

کمرکش افغانان کا بل رو لڑھو۔ جسوقت کا اپنے فرزند پرچی سنگد کا جودھوہر میں چھوڑنا۔ پرتھوہر سنگد کو حکم دیا کہ وہ اپنا اور اپنی بیب کا خلیق نہ
زہر لودھو کا کرنا۔ مرگ پرچی سنگد۔ اوسکی سیرت۔ اس خبر کا بل میں جسوقت کے پاس پہونچنا اور باعث اوسکی مرگ کا ہونا۔ سیرت
جسوقت۔ حالات جسے سیرت راٹھور کو گون کی ظاہر ہو۔ نامہ خان۔ اوسکا جنگ کرنا ساتھ شہید کے اور بچا ہلکے ہرنان و سیرت

باب فیہ

رانی حاکمہ جسبنت کو سستی ہونے سے منع کیا گیا۔ سات عورات و شہنشاہ اور ایک رانی کو سیکے ساتھ سوخت ہوئیں اور چند راونی
 رانی مسدور میں چٹان کا جل گئی۔ تمام اور افسوس عام مرگ جسبنت کا۔ بعد وفات اوسکے پیدا ہوا۔ اجمیت کا غلامان جسبنت اور فریم
 کتبہ جنت ہر لڑھی اوسکی کا بل سے واپس لڑ وائیں آئی۔ اٹھارہ راہ میں اور نگٹ بیٹے اؤکو برو کا اور اجمیت کو طلب کیا۔ ریشان
 فریم نے عورات کو قتل کر کے اپنی حفاظت کی۔ فقط محصوم ماجہ زادہ۔ ائیدون کا مسدور لینا۔ اوتکا اخراج۔ اور نگٹ
 کا حملہ مار وارت۔ اور لینا اور غارت کرنا جو دھپور کا اور لوٹنا شہر باہر کلان کا۔ شوالہ ہنود کا مسارکنا۔ اور حکم دینا کہ قوم رائٹور سلان
 سکیہ باہرینہ۔ زبونی اس حرکت کی۔ قایم کرنا بڑیہ سینہ روپہ اوپر کھار کے۔ سازش با اتفاق کرنی رائٹور اور سچیا اقدام کی
 غلامان بارشاہ۔ حالات جنگ از روی تواریخ۔ قوم میرتیا کا مقابلہ جلفوج شاہی سے اور قتل ہونا۔ راجپوتان۔ پیغام بھیجنا اتفاق
 کرنا۔ راجپوتان کا اکبر کو بادشاہ ماننا۔ دغا بازی اور مرگ تیرخان۔ اکبر کا فراموش ہونا اور دعویٰ حاکمیت راجپوتان سے کرنا۔ ورگا کا شاہزادہ
 اکبر کو مکس ہو چانا۔ جنگ بڑا ورگا کا فوج رائٹور لیانا۔ جنگ پیغام جو دھپور۔ جنگ سویت۔ ظہور و باہر پیغیدہ۔ اور رنگ زریہ کی
 پیغام صلح ہونا۔ شہر ایلا منظور کو دھنگ۔ مرگ سویت۔ اور رنگ زیب کا مستر کرنا غلامانہ کا۔ شاہزادہ اٹھارہ واسطے جنگ کے
 رکھ لیا۔ فوج قلعہ اراہل اسلام ملک مارواڑ۔ رائٹور کو لڑکا قیام کرنا کوہستان ارادلی میں۔ جنگ باہر مشکاڑ۔ جنگ باہر سویت
 اور بھوڑا اور بنیرا۔ اور ریزا پور اور بالی۔ قتل عظیم۔ فوج بھیجی کا شاش رائٹور ہونا۔ جنگام صلح رئیس میرتیا کا قتل ہونا۔ جنگ و
 دیکھ۔ حال احوال۔ فوج قلعہ اراہل اسلام کا قتل ہونا۔ نور علی کا عورت قوم زسانی کا خراب کرنا۔ اوسکا تعاقب اور قتل ہونا۔
 تباہی اور اسلام فوج تباہی۔ سانبر کی۔ بھالور کا شرطیہ زوالہ راجپوتان ہونا۔

باب پنجم

و خواستہ اہل قوم دوسرا پارت لیتے رہے۔ درجن سال کوئی والد شریک راتھور ہو گا ہے وہ بجانب کوہ آہور روانہ ہوتے ہیں۔
 دامن ہفتا ست اسیت سے اونکی چوٹی۔ اور اجیتہ کوڑیاں سے بمقام رہوا لے گئے اور سب ریاستوں میں اوسکا دورہ ہوا
 اندیشہ اور رنگ زیب۔ اس سے ایک وارث فرضی ریاست جو دیو پور قائم کیا۔ راتھور اور پراس نے متفق ہو کر شاہی
 کوہ بگاڑا اور اسے سرفراز کیا۔ بیرو بجائت میں اونہوں نے جنگ شروع کی۔ حملہ یومندل۔ قتل راجہ قوم پرا۔ درگا واسکی
 واپس آنا دھن سے۔ شکست دی مئی خان کو زینے ناگم اجیر کو اور بادشاہ کی نظروں سے گرہا اوسکا۔ مئی خان کا ارادہ
 گرفتار کرنا اجیت کا بجملہ صلح۔ اسمین کامیاب ہونا اور بدنام اور بے عزت ہونا۔ سرکشی میوڑ۔ راتھور کا مدد کرنا رانا کا۔
 اور رنگ زیب نے پیغام صلح بواسطہ ختر اکبر مراد میں بھی دیا۔ اجیت پھر پوری کو ہستان میں پناہ گزین ہوا۔ جنگ
 پنج پور۔ فتح راتھور۔ اندیشہ اور رنگ زیب واسطے اپنے پوتے کے۔ رانا نے نارجیل اجیت کے پاس بھیجا اور وہ لود پور
 روانہ ہوا اور اسنے وہاں جا کر رانا کی برادرزادی لینے بھتیجی کے ساتھ شادی کی۔ پیغام صلح پھر تہدید پزیر ہوا اور طے ہی ہوا۔
 واپس دینا نامزدی کا۔ جو دیو پور کا واپس ملنا۔ شان و شوکت درگا واس۔ اجیت کا قبضہ کرنا۔ اجیت کا پھر اپنی دارا گیت
 سے فرار ہونا۔ ریخ و ملال جنود۔ اجیت کو فرزند پیدا ہونا اور اوسکا نام ابھی سنگ رکھنا اوسکا ناز پھر تولد۔ جنگ در و دیا ہوا۔
 صوبہ لاہور کا براہ گجرات مار دیا جانا۔ وفات اور رنگ زیب۔ اسکے باعث خوشی عام ہونا۔ اجیت کا جو دیو پور حملہ کرنا۔
 اور فیض میں لانا۔ فوج شاہی کا قتل اور ختم ہونا۔ اجیت کا پھر اپنی ریاست پر قابض ہونا۔ عظیم کا لقب بہادر شاہ تخت نشین ہونا
 جنگ اگرہ۔ تیاری بادشاہ واسطے حملہ بارڈار کے۔ بمقام اجیر پوچھنا اور واپس بمقام باہیلا رہنا۔ ایک قاصد اجیت کے پاس بھیجا
 اور اوسکا خیمہ شاہی میں آنا استقبال اجیت دغا بازی بادشاہ۔ حملہ جوہور۔ اجیت کا مجبوری پہلو بادشاہ دھن جانا۔ ناراضا ہونا
 راجگان اور اوشکا۔ بادشاہ سے علیحدہ ہونا اور شامل رانا اور بمقام اود سے پور ہونا میں راجگان کا شریک ہونا۔ اجیت کا روبرو
 جوہور کے آنا اور جوہور کا اوسکو لشکر اے معقول ملنا۔ اجیت کا وعدہ کرنا کہ وہ پھر راجہ بے سنگ کو گدی امیر پر گدی نشین
 کرے گا۔ جنگ سانہر۔ فتیابی اجیت۔ امیر کو بے سنگ کے واسطے چھوڑ دینا۔ اجیت کا حملہ بیکانیر پر۔ ناگور کا لین۔

اختتام تواریخ راج روپک اور سوچ پرکاش۔ ایہ سنگہ کا واپس جو دھپور میں آنا۔ مالی لوٹ کجرات۔

باب یازدہم

۱۲۲ انتہایت ۱۲۹
براہ وران میں باہم حسد پیدا ہونا۔ ایہی سنگہ کو اندیشہ بخت کی شہرت جنگ جوئی سے ہونا۔ اوسکی تدابیر۔ ترغیب دہی کرکے جو دھپور ترک کے ناگبور گیل۔ مذہب جو بخت نے واسطے مقابلہ اپنے بھائی کے عمل میں لائے ایسے سنگہ کا حملہ اوپر بیگانہ کے عجیب طریقے اوسکے رئیسوں کا جو رسہ مصورین کو بھونچانے تھے۔ بخت کی تدبیر واسطے سزا دینے راجہ امیر کے ساتھ اپنے بھائی کی۔ اوسکی صلاح اور مشورہ دینا کہ غیبت بھائی میں حملہ جو دھپور پر کرے۔ بے سنگہ امیر والہ۔ اوسکا اس صلاح منظور کرنا کہ چلے رہی شان امیر میں اوسکا بعد گفتگو نا منظور ہونا۔ قاصد بخت کی سماعت راجہ امیر کی حصول مطلب ہونا۔ اوسکی چھٹی طعنہ آمیز بنام راجہ ایسے سنگہ۔ ایسے سنگہ کا جو اب مختصر دیا۔ جو سنگہ کا فوج کثیر جمع کرنا۔ دیگر راجگان کی شرارت ایک لکھ آدمی زیرہ یوارا ریاست جمع ہونا۔ کوچ بجایں سرحد مارواڑ۔ ایسے سنگہ کا محاصرہ بیگانہ اور بٹھالینا۔ بخت کا طریق متعجب۔ قسم اپنی رعیت سے لینا۔ مرنے اپنے ذاتی ہمراہی لیکر جنگ میں مان امیر جانا۔ جنگ لڑنا کہ باہو جنگ حملہ بخت سنگہ تباہی اوسکے گرد کی۔ ساتھ سپاہی سے راجہ امیر پر حملہ کرنا اور اوسکا حملہ بچا جانا۔ شاعر امیر کی تعریف بخت کی کرنا۔ کرن شاعر تیرے غم کی افساد کرنا۔ بخت کا بیخ واسطے نقصان اوسکے آدمیوں کے۔ رات کے صلح کی تجویز کرنا۔ بخت کا اپنے محافظوں کا گھوٹا۔ راجہ امیر کا واپس دینا۔ مرگ ایسے سنگہ۔ بیان سیرت ایسے سنگہ۔

باب دوازدہم

۱۳ انتہایت ۱۳۵
ایہ سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکی سخت فراہمی۔ اوسکے عمومی بخت کا رسوم گدی نشینی۔ میں شریک نہ ہونا اور اپنی دانی کو اپنے عوض بھیجنا۔ رام سنگہ کا اس فعل کو بطور ظن تصور کرنا۔ اوسکا معاوضہ لینا۔ اور جاگیر جہاں اور ضبط کرنا۔ مخبر رام سنگہ۔ رام سنگہ کا نہیں چھپاوت کو طعنہ دینا اور اوسکا دربار سے چلا جانا۔ اوسکی ملاقات ساتھ کوشش کے۔ بخت سنگہ سے لینا۔ کوشش کا بخت کو اپنا قول دینا۔ جنگ باہمی۔ جنگ میرتنا۔ شکست رام سنگہ۔ بخت سنگہ کا راجہ ہونا۔ رئیس گدی کا اپنی شمشیر سے اوسکو صدمہ پہونچانا وفاداری پر وہت نسبت راجہ معزول رام سنگہ کی۔ اوسکا دکن جانا بدخواست اعانت مرتبہ۔ کتابت منظوم فیما بین راجہ بخت سنگہ اور پرہیت مذکور کی۔ توصیف ظاہری و باطنی بخت مرہٹوں کا مارواڑ پر غم کرنا۔ حملہ فرقوں کا گرد بخت سنگہ کے جمع ہونا۔ بخت سنگہ کا واسطے جنگ کے جانا۔ مرہٹوں کا جنگ سے انکار کرنا۔ اوسکا قیام راستہ اجیر پر رانی امیر کا زبردیا۔ سیرت بخت سنگہ۔ خیالات نسبت بہت ماجہ توں کے۔ مظاہر ساتھ خصلت اگر نیران زمانہ جمالت۔ خیالات شاعر ہندی نسبت جرایم کے۔ اشعار بدہد نسبت راجگان جو دھپور اور آبر کے۔ بددعا سے سنی رانی اجیت۔ اوسکا بروی کار آنا۔ خیالات راجپوت نسبت ایسے اظہار شہیت ایڑوی کے

باب سیزدہم

۱۵۲ انتہایت ۱۵۲
گدی نشینی بے سنگہ۔ بمقام میرتا رئیسوں کا حاضر ہونا۔ دارالریاست میں جانا۔ رام سنگہ راجہ مخرج کا عہد نامہ ساتھ مرہٹہ اور گھوڑا کے کرنا۔ اشتمال ان سب سرکاری عہد نامہ کا۔ بے سنگہ کا اپنی قوم بمقام میرتا جمع کرنا۔ طلبی اوسکی واسطے حوالہ کر دینے گدی کے۔ اوسکا جواب۔ جنگ۔ شکست بھو سنگہ۔ خرابی رائے اور سپاہ چار آئینہ۔ تدبیر جنگ۔ بے سنگہ کا تنہا رہ جانا۔ اوسکا فرار ہونا۔ تعریف شاعر۔ قلعہات کا حوالہ رام سنگہ کے ہونا۔ قتل حاکم فوج مرہٹہ معاوضہ قتل۔ اجیر کا حوالہ ہونا۔ مقرر ہونا خراج چوند کا۔ مرہٹہ کا رام سنگہ سے علمدگی اختیار کرنا۔ اشعار سیاہو کار اس امر کے ساتھ جو آیا۔ وفات رام سنگہ اوسکی سیرت۔ بانی نظامی ملک مارواڑ۔ حکومت روسا اور رائے۔ قاعدہ نسبت بمقام جاگیر نوکران۔ گستاخی رئیس بجایا راجہ۔ راجہ کا بھرتی فوج کا کرنا۔ یہ امر جدید باعث نزول قاعدہ جاگیر داری ہونا۔ راجہ کا واسطے کم کرنے قوت امرائے تدبیر کرنا۔ موسا کا سازش کرنا۔ کور دھون گھسی۔ اوسکی نصیحت راجہ کو۔ عہد نامہ مصالحت آمیز فیما بین راجہ اور اوسکی فرما کر برطرفی فوج نو ملازم۔ وفات راجہ کے گردوئی۔ اوسکے کلام شہین گوئی۔ کرا یا کر مکرنا۔ ضرورت متعجب کرنے رئیسوں کی۔ اور اوسکی نسبت حکم قتل کا دینا۔ دہی سنگہ نوکران والہ کا طریق خوف آمیز۔ اوسکے کلمات اخیر۔ خیالات نسبت اوسکے ناقص طریق انتظام کے۔ سو قوی قاعدہ حق فرزند اکبر۔ نتیجہ اوسکے سستیل سنگہ کا صلح ہونا واسطے عرصہ لینے قتل اپنوالہ لکھ

[illegible]

باب چهارم

۱۵۳ / الغایت ۴۴۲ — راجہ بھیم کا قاتل اجن گدی پر ہونا۔ پریشان اور منتشر ہونا اور سکے بھید ظالم سنگد کا۔ بھیم کا تباہ کرنا جلد و عید ان گدی کا سواے مانسنگ کے۔
محصور ہو کر بیچ بھاگ اور سکے۔ قلعہ سے باہر واسطے رسد کے آنا۔ راجہ مان کا ایک گروہ کا سردار ہونا۔ اور اندیشہ گرفتاری میں پڑنا۔ رتیں
رہو کی بسبب بچنا۔ راجہ بھیم کا اپنے امرا کا ناراض کرنا۔ اور نکار وارست چلا جانا۔ جاگیر ترقی پر غلہ ہونا۔ بھاگور کا قریب سید و دشمن ہونا
حکومت اتفاقی راجہ بھیم۔ اسکی وجہ غالب۔ پڑوگ لینے ہوشیار آئی جو گرد راجہ کے رستہ میں۔ گدی نشین راجہ مان۔ سرکشی سوائی سنگد
پوکرن والہ۔ سرکشی چپا سٹی۔ انڈیا راج۔ رانی راجہ بھیم۔ مشورہ ساخو راجہ مان کے ولادت پسران بھومرگ بدر۔ اور نئے قہر اسے بر
نچ ملک رجائوہ کے۔ پیدائش فرزند۔ اوسکا غیہ پوکرن کو روانہ کر دینا۔ اور اسکی پیدائش کا حال غفیہ رکھنا۔ نام اوسکا دھونکل کینا
راجہ مان کا انڈیا پاسداری بلا غور کرنا۔ چپا سٹی مانیا۔ پیدائش فرزند راجہ بھیم کا۔ شہر ہونا جو بھومرگ راجہ پیدا ہوا تھا۔ ریشون کا
راجہ مان سے کہنا کہ مراتب جو تہ شوہ کو پوایا۔ والدہ دعویٰ احاطہ فرزند۔ ریشون پوکرن کا دھونکل کو پناہ ابھی سنگد لٹری والہ میں چپا
سوائی کا انڈیا۔ اپنی سازش غفیہ کا۔ راجہ مان کا نہ ہونا دربار امروہو است۔ اوس کا دھونکل کو بے پوایا۔ اوس کا راجہ
ماٹو اور منظور اور شہر ہونا۔ انڈیا مانسنگا ہونا۔ راجہ بھیم کا اوسکا جانب دار ہونا۔ فوج کا میدان جنگ میں جمع ہونا۔
کینڈہ بن ہو کر جس سند راجہ مان کو چھوڑ دیا۔ افواج کا قریب آجانا۔ راجہ مان کے ریشون کا اوسکو ترک کرنا۔ اوسکا یادہ خود کشی
اور ترغیب سے فرار ہونا۔ اوسکا جو دھپور حاصل کرنا۔ تیاری قبضہ بسبب حاکم رشتہ داران کے شہر ہونا۔ اور منع کرنا
کہ وہ حفاظت قلعہ کی نہ کریں۔ اوسکا شرکاب شہر کا ہونا۔ جنہوں نے جو دھپور کا محاصرہ کیا تھا۔ شہر کا قبضہ میں آنا اور لوٹا جانا۔
سکالیت محاصرہ میں۔ میرخان کی حرکات سے تفریق درمیان میں ہونا اوسکا ماٹو اور فرار ہونا اتفاقاً۔ سنگد کا چپا سٹی کا لڑائی جنگی جو کئی تباہی اور
شہر کا محاصرہ۔ ناما میدی راجہ۔ محاصرہ جو دھپور کا ادھیا لینا۔ تیسرا اکوہ۔ پیدائش حفاظت جانتے سب پر سکے دینا۔ مال فرار
جو دھپور پر دست اندازی۔ انڈیا۔ اور چپا سٹی میں لینا۔ سکال۔ میرخان کا نوری راجہ مان کی قبول کرنا۔ اور جو دھپور پہنچنا
ساخو جادو ریشان راجہ کے۔

باب پانزوم

[illegible]

اونکو اپنے پاس رکھنا۔ راجہ مان کی ناشکر گزاری نسبت انار سنگ کے بیٹے سان جلائے وطن شدہ کا استغاثہ رو برو گوئی نشست
انگریزی کے اور اونکا انکار دست اندازی سے کرنا۔ راجہ مان کا موقع قایم کرنے انتظام مارواڑ کا ہاتھ سے جانا رہنا سبالات۔

باب شانزدہم

۱۸۲۱ء اقلیت ۱۹۹
وسعت اور آبادی ملک مارواڑ تقسیم اقوام باشندگان۔ قوم جیت۔ مذہبی اور تہذیب اور دیگر اقوام رذیل۔ قسم زمین۔ پیدا
کشادری۔ پیداوار قدرتی۔ چشمہ پائے نکسار۔ کانہائے سنگ مرمر و سنگ سفید۔ کانہائے قلعی و شیشہ و آہن۔
پھنگری۔ دستکاری۔ منڈویاے تجارت۔ تجارت برونی۔ پالی مقام ریاست ہندوستانی مغربی۔ اقوام
کھتری اور اوسوال۔ کاروانہائے تجارتان۔ شمار اجناس درآمد و برآمد۔ چرن محافظین کاروان۔ تنزل تجارت۔ وجود
مستاجرہ افیون۔ میلہ ہادی موند ہوا و ہلو ترا۔ طریق انصاف گستری۔ سزا۔ راجہ بچے سنگ کا ترجمہ بچانے مقیدین جنگی پرورش
خیرات سے ہوتی ہے۔ رہائی قیدیان بروز کسوف و خسوف ماہ و خور و پیدائش اولاد و گدی نشینی راجگان۔ آمدنی بنائی۔
شعشکان و کیواری۔ جوب۔ محاصل انکایا گمس متری محاصل گیا سوات لینے ترے۔ محاصل کیواری گمس وروانہ
کس طرح محاصل قائم ہوئے۔ سائر۔ قدا و آمدنی محاصل۔ دیانی لینے تحصیلدار۔ آمدنی نمک سار۔ ٹانڈا لینے کاروان
جونک کی تجارت کر۔ تہین۔ تخمینہ آمدنی فوج۔ فوج تنخواہ دار۔ فوج جاگیر داری۔ فہرست جاگیر داران۔ لیاقت سواران

تواریخ بیکانیر

باب اول

۱۸۲۱ء اقلیت ۲۱
اعلیٰ ریاست بیکانیر۔ مسہ بیکانیری ریاست۔ حال سابق باشندگان قوم جیت۔ تعداد نفری اور بکثرت محیط ہوا اس
سنگ قوم کا جواب بھی بکثرت کا شکار راجہ تانہ مغربی ہین اور شادید شمالی سندھین ہین۔ اونکا پیشہ گڈر یا کا اور حکومت مذہبی گڈر
اونکا مذہب اہل قسم کا۔ فہرست مقامات جیت۔ بوقت آنے بیکانے۔ وجہ تخیالی بیکانے۔ تجوشی بیکانے کو دیدینا بیکانے
اور حکومت کابیزگان جیت نے۔ شرائط عادات قوم جیت درمیان ہند کے۔ دلائل وجہ ثبوت اوسکی۔ بیکانے کا مع
اپنی رعایاے جیت کے حملہ اور پر جوہیا کے کرنا۔ بیان حال جوہیا۔ جنگ بیکانے مغلوب کیا۔ اوسکا چھین لینا بھگور کا بھی
سے اور بنیا وڈا لئی بیکانیر اپنے دار ریاست کی مشہور امین۔ اوسکا عمومی کندل کا فتوحات بچانے شمال کرنا۔ وفات بیکان
اوسکے فرزند فون کرن کا گدی نشین ہونا۔ اور بھی سے جنگ کرنا ملک لینا۔ اوسکا فرزند جیت کا گدی نشین ہونا۔ ترقی
دینی فوج بیکانیر ہین راسے سنگ کا گدی نشین ہونا۔ قوم جیت بیکانیر کی آزادی کا ضائع ہونا۔ ریاست کا ترقی پانا۔ راسے سنگ کا شہر
کرنا اکر کے ساتھ۔ اوسکے اعزاز اور اختیارات۔ جوہیا کا سرکشی کرنا اور اونکا پنج دین سے خراب ہونا۔ سکندر اعظم کا درمیان
وہرانہ جوہیا کے نشانات ملنے۔ امتحان۔ پوتیا کے جیت کا مغلوب ہونا راسے سنگ کا راجہ سے۔ اونکی اطاعت ناوہیت
دختر راسے سنگ کی شادی ساتھ شادہ سلیم کے جسکا خطاب بعد ازین جہانگیر ہوا تھا۔ راسے سنگ کا بعد اوسکا فرزند کرن کا جلا
گدی ہونا۔ مین پیران کلاں کرن کے ملازم بادشاہ ہوئے۔ اقرب سنگ کا گدی نشین ہوا۔ کابل کی سرکشی کو سر کیا۔
راونکی وفات کا حال تحقیق نہیں ہے۔ سروپ سنگ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا قتل ہونا۔ سو جان سنگ زور اور سنگ اور
کے سنگ اور راج سنگ کا گدی نشین ہونا۔ راج سنگ کو اوسکے برادر غیر لٹنی کا زہر دینا اور گدی نشین ہونا گو خلاف راسے ریسان تھا
اوسکا اصلی وارث اپنے برادر زادہ کا قتل کرنا۔ جنگ باہمی۔ فہرست ریسان۔ زہر دہنی گدی نشین ہونے والہ کا حملہ کرنا اور
جودہ پور کے۔ اسوقت کا حال بیکانیر کا۔ بیان بیدارونی۔

باب دوم

۱۸۲۱ء اقلیت ۲۲
اصل حالات اور لیاقت ملک بیکانیر سبب اوسکی برابری کے۔ وسعت آبادی جیت۔ سار سوت برہمن چارن مالی نامی
چوہرا۔ تھا ورا راجپوت سطح ملک۔ پیداوار غلہ و سبزی۔ آلات کا شکاری۔ آب چشمہ ہائے نکسار۔ حالات زمین
پیداوار کافی۔ قسم زمین۔ پیداوار حیوانات۔ تجارت اور روست کاری پہلے۔ حکومت اور مالگداری۔ جوب و ہوران

باب سوم

تواریخ جیسلمیر
باب اول

جیلیر۔ وجہ تسمیہ نام جیلیر۔ راجپوتانہ جیلیر نام بہت مشہور ہوئے اور خاندان جادو سے ہیں۔ اولاد بہت راجہ بہارت
درشن یا اندرستیتیا۔ حدود ہندوستان جو حال میں ہے۔ ہنود تہذیب جو از قسم اون لوگوں کے مولا دیو باہن رہتے تھے
قدیم مقام جادو واقع ہند۔ ہراک مندر اور دارکا۔ اون کی جنگ ابھی رہی۔ برہم راجہ ہند اور دارکا حاکم جادو۔ باجیا قیام
کرنا اوسکی اولاد کا۔ اوسکے نیرگان ناب و کیرا۔ تاب کا دولہ کا سے خارج ہونا اور راجہ ماروستانی کا ہونا جسکے مارو یا مروا
قرار دیتے ہیں۔ جہاں راجا و جہان پسران کیرا۔ جہاں راجا یا فی خاندان سندھ ساکا ہوا اور جہاں راجہ ہرا واقع چٹا گیا ہوا
پر تھی یا بلوکا چٹا۔ تاب کر گدی نشین ہو گیا کا ہونا۔ اوسکا فرزند یا ہو۔ اوسکی اولاد راجہ گج کا بنیاد رکھنی بیٹے غزنی کے والہ۔
اوسپر حملہ کرنا بادشاہان سیرا اور خراسان کا اور اوسکا مغلوب ہو کر الپس جانے۔ راجہ گج کا حملہ اوپر کشتہ کرے۔ اوسکی شادی۔ حو
کرنا یا غزنی بادشاہ خراسان کا۔ بادشاہ سیرا کے نام کی نسبت گمان انٹی اوس کا ہونا پشپین گدی نسبت اندوست جانے
غزنی کے۔ گج کا قتل ہونا۔ غزنی کا لین۔ راجہ سالباہن کا پنجاب میں ہو چکا۔ بنیاد شہر سالباہن کی سمت وہ میں والہ
فتح کرنا پنجاب کا۔ شادی کرنا ساتھ دھڑ چپال نوار راجہ دہلی کے۔ دوبارہ فتح کرنا غزنی کا۔ یہاں اوسکے بلند کا گدی پر
ہونا۔ اوسکی اولاد کثیر۔ اونکو فتوحات خیالات نسبت خرم جادوں یوسف زلی کر افغان نسل جادو کو ہیں نہ یہودی۔
بلند کا سالباہن میں رہنا۔ اپنے بیٹے جگتا نے خٹا کو غزنی دینا جو مسلمان ہو کر بادشاہ خراجان کا ہوا۔ اور خٹا اوسکی نسل
سے ہیں۔ وفات بلند کی۔ اوسکی فرزند بھی کا اوسکی جگہ گدی نشین ہونا۔ اپنے موروثی نام جادو کو تبدیل کر کے بہت مشہور
کرنا اوسکے بعد منگل راو کا گدی نشین ہونا۔ اوسکے بھائی سہو لاو اور فرزند ان کا ہور دیاے گا راکر کے قبضہ اور جنگل لاکھی
سکا۔ بعد ان جنگل راو کا مہر راجپوت سے گیا جانا۔ اوسکی اولاد کا اچھو با اور جت کھانا قوم ناک دارالراست ٹیکس
کا ظہور ہونا۔ جنگل راو کا مہر راجپوت سے گیا جانا۔ اوسکی اولاد کا اچھو با اور جت کھانا قوم ناک دارالراست ٹیکس
سیر کا افغان گیا مانتہ پلہ جہاں ولایت کے۔ بنیاد تھانوی کی والہ کیرا گدی نشین ہونا۔ تھانوی پر حملہ کرنا قوم برا کا۔ تھانوی
میں بہت سے راجہ کے خیالات۔

باب دوم

راو کبیر صاحب دکن وکیل اولاد و رئیس قاضی اندا ہوئے۔ کبیر نے اول اپنے فتوحات میدان میں کین قتل اوسکا۔ گوری
 اسی تہ۔ اوسکی فرج کشی اور بیاہ۔ اور لاٹکا کے۔ توت کا عامرہ کرنا راجہ ملتان کا۔ اوسکی شکست۔ راو توت کی شہر
 توت رئیس بن۔ اوسکی اولاد۔ توت کا خزانہ مقول پانا۔ تعمیر قلعہ جوت۔ مرگ توت گوری کشی۔ بچے ماسے۔ اوسکی فرج کشی اور
 اوس کے جو خرب قوم لاٹکا ماسے فرج کشی اور پیدائش کے۔ توت نے قتل اوس کے رشتہ داران کے۔
 اوس کے رشتہ داران ایک برہمن کے۔ توت پر بغض کرنا۔ قتل باشندگان۔ دیواراج کا اپنی والدہ سے ہاتھ بٹا

یونان۔ تعمیر دیویر اول جس پر رئیس یونا نے فوج کشی کی۔ دیوراج کا اوسکو گرفتار کر کے قتل کرنا۔ راجبھٹی کا پاس ایک جگہ کے
 آنا۔ چلے ہونا اوسکا۔ خطاب راؤ سے راول کا ہونا۔ دیوراج کا قتل قوم لاکھا جنھوں نے اوسکی اطاعت منظور کی۔ بیان قوم لاکھا
 دیوراج کا فوج لودرو کا کرنا جو دارالریاست راجپوتان لودرو کا تھا۔ راجدھار سے معاوضہ ایک گستاخی کا لینا۔ عجیب حالات رسوم
 فوج کشی اور پر دھار کے۔ واپس آنا بیچ لودرو اسکے۔ تالاب بنانا بمقام کمدال۔ قتل راول سوڈ کا گدی نشین ہونا۔
 اوسکا بدل اپنے والد کے قتل کا لینا۔ اوسکے فرزند بھرا کی شادی ساتھ دختر بلب سین کے بنی انھل دارا والدہ کے۔ بمعصر محمود خونی
 کرنا کرنا ایک خانا بھرا ان اسپ۔ پامو جی کا فوج کرنا مقام لوگل کا قوم جہا سے۔ دوسراچ پسر بھرا کی فوج کشی اور قوم کچھ کر
 سچ بھرا دران۔ نے علاقہ کمرین جانا وہاں شادی کرنا ساتھ افسر رئیس گھلوت کے۔ مطابقت عمدہ مرگ بھرا۔ گدی نشینی دوم
 فوج کشی۔ سوارا پتہ ہمیر۔ اسکے عہد میں دریائے ساگہ بحرین بنتا سو فوج ہوا۔ قول سابق پسران دوسراچ۔ منجھل اسکے پسر فرو
 لاٹھا۔ بچے رائے نامی کا شادی کرنا ساتھ دختر سدہ راج سولگوارا بنی انھل دارا کے۔ دیگر پسران دوسراچ پیل وچو رائے۔ بھونج وچو
 لاکھا بھجے راجا کی رئیس لودرو اہونا بعد وفات دوسراچ کے۔ جیل کی سرکشی بھلاں اپنے برادر زادہ بھج دلو کے۔ استمطالب
 احانت سلطان خوری سے۔ اوس سے جا کر بمقام اور ملاقات کرنا۔ قسم درباب موافقت ساتھ سلطان کے۔ اعلانت حاصل
 کرنی واسطے اخراج بھونج دلو کے۔ لودرو اہونا حملہ ہونا اور اوسکا لونا جانا۔ قتل بھونج دیو جیل کارول ہونا بھٹی کا۔ لودرو اہونا
 بنظر اسکے چھوڑ دینا کہ اوس پر حملہ آسان تھا۔ دوسری بھگوارا ریاست تجو کرنا۔ تحریات پیشین گوئی نسبت ہمسر کرنا کے۔
 ہنسے جیلیر مرگ جیل۔ گدی نشینی سنا لہا میں دوم۔

باب سوم

حیالات تمہیدی تواریخ قدیم بھی جو خالی از لطف نہیں علامات اوسکے قدیم رسوم اور مذہب کے پھر تواریخ شروع ہونی۔ جیل بارہ
 سال تک بعد انتقال دارالریاستہ کے زندہ رہا۔ سسی کیلین وارث گدی کا جلاسے وطن ہونا۔ سنا لہا میں اوسکے برادر خرد کا گدی
 نشین ہونا۔ فوج کشی بمقابلہ قوم کا تھی۔ اوسکی اصلیت قیاسی۔ درخواست کرنا جو راجہ بدری ناخو سے واسطے ایک گدی
 ہونے اور گدی خالی کے۔ ایام غیر حاضری سنا لہا میں۔ اوسکا فرزند بھل کا گدی نشین ہونا۔ سنا لہا میں کا کھدال میں واپس
 آنا اور جنگ ہونی ساتھ بلوچوں کے۔ بھل کا خود کشی کرنا۔ کیلین کا طلب ہو کر گدی نشین ہونا۔ اوسکی اولاد رئیس فرخ ہونا
 خضر خان بلوچ کی فوج کشی دوبارہ اور کھدال کے۔ کیلین کا اوسکے مقابلہ پر آنا اور اپنی والدہ کا حوض لینا۔ وفات کیلین اوسکے بعد چاچیل
 کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا خراج کرنا راجپوتان قوم چاچا کا۔ شکست دینا امر کوٹ کی سودا قوم کا۔ جو راجہ عرصہ قلیل سے صول پز
 آئے تھے اونا نکلیت وہ ہونا۔ مخالفت سنیں۔ وفات چاچک اوسکے بغیر ورن کا خدات رائے اوسکے بزرگ جیت سی کی گدی
 ہونا اور جیت سی کا جیلیر سے چلا جانا۔ ایک برادر راجپوت کی خراجوں کی اصلاح کرنا۔ وفات کرن۔ اوسکے بعد لاکھ پسر کا
 گدی نشین ہونا۔ اوسکی سیرت ساوہ فرامی کی۔ اوسکے حوض اوسکے فرزند پون پال کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا خراج از گدی
 ہو کر جلا وطن ہونا۔ اوسکا بیٹہ راننگ دیو اپ کو بمقام ماروت اور لوگل کی قائم کرنا۔ اور خراج از گدی ہونی پون پال کی جیت سی
 طلب ہو کر گدی نشین ہونا۔ اوسکی بیٹہ دیو ایک برادر راجہ سندور کی جیلیر علاء الدین سے حملہ کیا تھا۔ پسہ ان جیت سی
 شاہی لاکھاری سقا تھتہ اور ملتان کی لی گئی۔ پادشاہ نے ارادہ فوج کشی کو پسر بھل کے کیا۔ جیت سی اور اوسکی فرزند ان کی
 تیاری مقابلہ کی۔ محاصرہ جیلیر کا۔ حملہ اول شکست کھا۔ قوم بھٹی کا میدان جنگ میں فوج کا قائم رکھنا۔ وفات راول
 جیت سی کی۔ محاصرہ کا جاری رہنا۔ اتفاقہ دوسری فیما بین اوسکے فرزند ترن ساتھ فرزند ایک جزل فوج محاصرہ کے۔ سو راج
 گدی نشین ہونا۔ فوج کشی نام۔ دوبارہ تھتہ کھانا اونا کا۔ فوج خلداری کا نہایت تنگ ہونا۔ اونا مشورہ کرنا۔ تجو کرنا کا
 قائم کرنے کی۔ طریق مراعات دوست اہل اسلام ترن بجا میں اوسکے فرزند ان کے حملہ اخیر۔ راول مولراج اور ترن اور اوسکے
 قریب رشتہ داران کا میدان جنگ میں قتل ہونا۔ جیلیر جو قبضہ ہو جانا۔ مسمار ہونا اور چھوڑ کر چلے جانا۔

باب چہارم

مسو کی راجپوتوں کا ویرانہ جیلیر میں آباد ہونا۔ خارج ہونا بیعت بھٹی ترس دودو کے جو راول بنایا گیا تھا۔ اوسکا اسپان فرزند
 لیما۔ دوسری مرتبہ فوج کشی اور ساکا باندھنا جیلیر کا۔ دودو کا قتل ہونا۔ فوج کشی مغل اور پسر سندوستان کے۔ راجگان بھٹی کا
 اپنی آزادی حاصل کرنا۔ راول گری کا دوبارہ قائم کرنا جیلیر کا۔ کپہر پسر دیوراج۔ پیشین گوئی سے اوسکی قسمت کا ظاہر ہونا

اوسکا شہنشاہ نے راول گڑھی کا جسکو قوم بدیسرے قتل کیا۔ کپہر کا راجہ ہونا۔ سیاہ تیم لائی کاستی ہونا۔ گدی نشینی
 اور پیر پیران پیر کے مختصر ہونی۔ پیغام شادی جیت ملک میواڑ سے۔ عمود کا شکست ہونا۔ برادر ان کا قتل ہونا
 کنارہ جرم یا درینک املا دیکھنا۔ دوم پیران کلان کا مع اپنے آپ کے چلا جانا اور آیا ہونا بمقام گراب۔ اپنا
 راونیک کا مسلمان ہونا واسطے عین لینے اپنی والدہ کے قتل کر۔ انسی باعث سے اونکا مردم الدت ہونا اونکا مہانا ساتھ
 ابھوریا جی کے۔ کلین پیر سوئی کپہر کا آباد ہونا بیچ علاقہ مشقبہ کے اور خارج کرنا قوم واسیا کا کدال سے کلین کا قلعہ کر دھیر
 کرنا اور دیاسے شہر باگارا کے اوسپر لکھ کرنا اقوام جو پیا اور لانگا کا۔ بسر کردی امیر خان قری اور اوسکا شکست لکھنا۔
 اقوام چاہل اور موہل کا فتح کرنا اپنی حکومت تاہیہ بیچ مذہب مانا۔ راول کلین کا شادی کرنا بیچ خاندان سما کے۔ بیان خاندان سما
 اوسکا قبضہ کرنا اور علاقہ سما کے اور دیاسے سندرہ اپنا سرحد علاقہ قرار دینا۔ وفات گیلن۔ گدی نشینی چاچک۔ مقام ماروت
 اپنا جاری قیام قرار دینا۔ سازش بر کردی رئیس ملتان بخلاف چاچک۔ اوسکی فوج کشی اور پراوس ملک کے اور مال اپنا کثرت لیکر
 ماروت میں واپس آنا۔ فتح ثانی۔ ایک فوج پنجاب میں چھوڑنا شکست دنیا مہال ٹیس دندی کو۔ آسنی یا اسونی کوت۔ اوسکا
 مقام قیاسی۔ بیان نکرار ساتھ ستائیر کے۔ اوسکے نتائج۔ اتفاق کرنا ساتھ ہیبت خان کے۔ راول چاچک کی فوج کشی اور پیر
 پنکا کی۔ بیان کوکریا لکھ کر۔ قوم لانگا کا اوسکی فوج کا دینا پور سے خارج کرنا۔ راول چاچک کا بیمار ہونا۔ بنگ ساتھ راجہ ملتان کے
 وارد ہونا دنیا پور میں۔ رسوم مذہبی جو قبل از شروع جنگ عمل میں آتی ہیں۔ پست شمشیر۔ چاچک کا قتل ہونا مع اوسکی بیوی
 کپہر کا جواب تک دیوانہ تاپنے باب کا سواضہ لینا۔ برسل کا پھر قائم کرنا دنیا پور کا۔ اوسکا آنا کرود میں۔ فوج کشی لانگا اور
 بلور چوکی اور پراوس۔ اوسکا شکست دینا۔ دوبارہ تاریخ حبیبیہ کا شروع ہونا۔ راول میر سی کے ملاقات ساتھ راول برسل
 کے بوقت اوسکے واپس آنے ہم پنجاب سے۔ فتح ملتان بابر کی۔ غالباً تبدیل مذہب کرنا اقوام بھی پنجاب راول پر سی جیت کر
 مجیم منوہر ہل و برسل سنگھ جڑ لبت

باب پنجم

جیل کا جاگیر مہتاب سلطنت مند ہونا۔ تبدلات گدی نشینی۔ بیل سنگھ کا ساتھ فوج بھیجی کی خدمت کرنا۔ بھلور سے اوسکی
 خدمت گزاری کی گدی جیل کا حاصل ہونا۔ جدو جیل سے ہنگام فوج کشی بابر سنگھ کے لہر اوسکے فرزند اس سنگھ کا
 گدی نشین ہونا۔ اسکا سنگھ واد ملک بلوچ میں لیوانا۔ میدان جنگ میں فتح نصیب ہونا۔ اپنی رعیت سے روپیہ واسطے
 چیز اپنی دفتر کے طلب کرنا۔ ایک رئیس کا قتل کرنا جسے انکار روپیہ دینے سے کیا تھا۔ سرکشی چناراجپوت راجپوت
 لینا بیکانیر کے راجپوتوں سے بات اور کی غارت گری کے۔ اصل بنا شازعات سرحدی۔ بھیجی لوگ رانکا قتیاب ہونا۔ راجگان
 جیل کو بیکانیر کا مصروف ہونا بیچ شازعات اپنے جاگیرداران کے راجہ انوب سنگھ کا اپنے حملہ سرداران سے درخواست معاوضہ تانی
 جو مری کرنا۔ حملہ اور جیل کے۔ شکست حملہ آوران۔ راول کا پھر لوکل حاصل کرنا اور مقام بریکر کا اپنا ماتحت کرنا۔ وفات امر۔
 جسونت کا گدی نشین ہونا۔ اختتام تواریخ ہندی تیرل جیل۔ پورکل۔ بربر اور فلووی کا راجپوت ویکاجین لینا۔ ان امور کا
 مفید کریمت لکھری کے ہونا۔ کدال سے کارانک داوود پور دن کا چین لینا۔ اسکے سنگھ گدی نشین ہونا۔ اوسکے عوی
 بیچ سنگھ کا حکومت چین لینا۔ اسکا قتل ہونا ورمیان اواسے رسوم لاس۔ اسکے سنگھ کا پھر گدی حاصل کرنا۔ چالین سال حکومت
 حاصل ملان کا کدال لے لینا۔ راول مور راج سروپ سنگھ مہتا کا وزیر مقرر ہونا۔ اوسکی دشمنی ساتھ حامد بھیجی کے سرکشی
 خلاف مہتاب واد۔ راول سنگھ کا خارج از گدی ہو کر چھوڑنا۔ راول کا راجہ ہونا۔ انکار گدی نشینی سے۔ رانی مور راج
 پر مہتاب ایک راجپوتی کے غرض گدی پر کرنا۔ رانی سنگھ کا لباس سیاہ جلا وطنی کا پانا۔ جودھ پور جانا اوسکا۔ حامد بھیجی کا اشتہار
 ہونا۔ اوسکے علاقہات کا سرحد ہونا اور تلجوات کا مسدار ہونا۔ لہذا ہر سال کے پھر اپنے علاقہ میں آنا۔ راول سنگھ کا ایک مہاجر
 قتل کرنا واپس راجپوتوں۔ قلعہ دیو میں پھانچا جانا۔ سالم سنگھ کا وزیر ہونا۔ اوسکی سیرت۔ اپنے دشمنوں کو ہاتھ سے گرفتار
 ہونا کرنا اور سنگھ کی غلامی سے زندہ رہنا۔ بندہ اور اوسکی بھوج لینے زن برادر کی تدبیر اوسکے قتل کی کرنا۔ زور اور سنگھ کو
 زبردستی مہتا کا اور اوسکے قتل کرنا۔ قلعہ دیو کو چلا نا۔ رانی سنگھ سوخت ہو کر مر جاتا۔ قتل اوسکے فرزند خان کا۔ وزیر کا
 بیچ سنگھ کو راجہ مہتاب سلطان غلام مور راج کا بیکانیر بھاگ جانا۔ زیادہ تر بن حکومت جسکا ذکر تواریخ راجپوت میں درج ہے
 دیوانہ شازعات کے دست و پاڑی کی تھی۔ نظراتی باخضار اور تواریخ بھیجی کے۔ خیالات۔

باب

راول پور کا عہد نامہ کرنا سادہ انگریزوں کو راجہ کا وفات پانا اور سنگا نیو کی منہ کشی کا راجہ ہونا اور سنگا کا اختیار وزیر بن کر ملحق کر ہونا۔ خیر واسووم ہند نامہ عدم
 مساوات اتفاق کر اور سنگا مقید مسیلینا الیہ اثبتہ تاجیکینا الیہ گورنمنٹ انگریزی۔ اندیشہ منبر اور اتفاق کرتے تاکہ کہ۔ فائدہ خیر ہونا میں۔ لکچر ورتن گشتی قوم ہر
 دنیا است ثابت انگریزوں کو تہنہ کرنیکی اوپر۔ گھائی سندھ کے۔ سالم سنگہ کا پیر نظام ملک میں تحصیل ہونا۔ اور سنگی طبع اور ظلم کا
 زیادہ ہونا۔ اولیٰ خواہش کہ منصب وزارت موروثی ہو جائے۔ رپورٹ صاحب اجنٹ انگریزی بھدمنت گورنمنٹ۔ بالیوال
 پکے کچھ دھارنا۔ وطن ہونا۔ عیال و احتیال مہاجران کا بطور اول رہنا۔ آمدنی اموال ضبطی۔ تمول وزیر۔ بیان تنازعات
 یہی بغرض تھیں مداخلت حکومت اسطے۔ مالدوت علاقہ باروکی۔ اورنگی تواریخ۔ اورنگا فریشتے بنیاد ہونا راجھور سیکانیر کے
 ہاتھ ان سے۔ ترغیب وہی منجانب سالم سنگہ وزیر۔ وجہ اس دعا کی اورنگی استعدا بابت مداخلت انگریزی۔ منظوری استعدا
 بتمہ اور سنگا۔ راول کج سنگا کا اودے پور ہو پنا۔ رانگی دفتر کے ساتھ شادی کرنا۔ اختیار اس رانی کا۔

باب ہفتم

موقع موافق دجرا فیدہ جیلبر کا۔ اوسکا رقبہ۔ فرست شہر ہای کلان۔ آباد کی۔ جیلبر زیادہ تر صحرائی ہے۔ مگر ایک ۲۹ سو ۲۹۰ ہیکٹار ہے۔
سلسلہ کوہ۔ جو ملک کچھ کے نشان دیا گیا ہے۔ سرینے کمیت نمک کے۔ کنواو سرینے قیم زمین۔ پیداوار کاشتکاری
۔ دشتکاری۔۔ بخارت قطار لینے کاروان۔ اشیای بخارت۔ آمدنی حاصل اراضی و دیگر حاصل۔ دہنی یعنی تحصیل
تعداد انگذاری جو کاشتکاری ان سے بجاتی ہے۔ محصول دھوان لینے و خان۔ محصول تھالی لینے خوراک۔ دند لینے جرتانی
انکا۔ باشندگان ادا کرنے اس دند سے دولت کثیر و وزیر نے جرتانی سے پیدا کی۔ ملازمین۔ اخراجات۔ اقوام بھٹی۔
اونکی طبیعت کا حال۔ اونسکے جسم کا بیان اور پوشاک کا۔ اونکی رغبت واسطے اینوں اور تما کو کے۔ قوم پالیوال۔ اونکا
مال۔ تعداد ونری۔ عجیب بہت پرستی خاندان جٹ۔ تعلقہ جیلبر۔

حالات محرمی مسند

باب اول

عام ہیئت۔ حدود اور انقسام صحرا۔ غالباً وہ تہہ تسمیہ گریک اویس یعنی قطعہ سرسبز و شاداب ریگستان۔ کم ہونا دریائی مہم مہم لایا ہوا ساگر کا۔ لونی۔ رن فرق درمیان قفل اور رومی کے۔ لونی کا قفل۔ جھالور۔ سوہانچی۔ مجولہ اور مورسین۔ مین مل اور سانجور۔ بھدر باجون۔ مہود۔ بھلوترا۔ اور تلوار۔ اندونی گوگا دیو کا قفل۔ زوری کا قفل۔ کھاور کا قفل۔ مالینا تھ کا قفل۔ یار میر۔ کھر دھر جو نایمین۔ نگر کورا۔

باب دوم

چو بان راج۔ قدامت اور عماد چو بان صحرائی۔ وسعت اور آبادی راج نگر بانگا سر۔ تہراد حثیت چو بان راج۔ ۳۴۲ لغت دار
آب۔ پیداوار۔ باشندگان۔ قلی۔ بہیل۔ پنچل۔ دھات اور اوسومر کا نخل۔ عمق چاہات۔ حالات قدیم
شہر اور قدیم دارالریاست سندھ۔ خاندان سودا سوسر اوسماراج۔ اوکی خدمات۔ خیال کیے جاتے ہیں کہ یہ دشمن
سکندر اعظم اور یونیندرا کرکھی۔ صوبہ ولیدکار اور کولینا۔ امرکوٹ۔ اوکی تواریخ۔ اقوام سندھ اور صحرائی۔ امراض۔
کرم نارو۔ یا کینوا پیداوار۔ حیوانات و نباتات صحرا۔ دارو پودے تفصیل متاثر

تواریخ آمیر بادھونڈھار

باب اول

وہ نام جو صاحبان پورپ زار یا ستھار راجپوتانہ کا مستعمل کرتے ہیں۔ دھونڈ مار ساتھ نام اپنی دارالریاست کے یعنی اس کے پورے مشورے ملک کچھ ابا جو اجتماع مالک مفتوحہ قوم کچھ امہ کا ہے۔ وچسمیہ دھونڈ مار۔ اصلیت کچھ امہ۔ راجنل کا بنیاد زور کی قائم کرنا۔ دھولارے کا خارج ہونا۔ دھونڈار کی بنیاد والٹی۔ بیانات بیدار تھیں نسبت دھولارے کے۔ اوسکی دفنائی نسبت اوسکے محسن لینے مالک کو کا نو جو قوم کا مینا تھا۔ اوسکی شادی کرنا ساتھ دختر ایک بیس قوم برگو کرک اور اوسکا وارث ہونا اسنے ملک کا ایذا کرنا۔ اور اپنی دارالحکومت کو محنت مرام کڈہ میں قائم کرنا۔ راجہ امہ کی دختر کے ساتھ شادی کرنا۔ اوسکا قتل ہونا بیچ جنگ مینا کے۔ اوسکے فرزند کا قتل کا بیچ دھونڈ مار کا کرنا۔ مہمل راسے کا بیچ کرنا امہ اور دیگر مقامات کا۔ بیچ مہند پور اور کوئٹل گدی نشین ہوں۔ خیالات نسبت خانہ بدوش اقوام اس جگہ کی۔ قوم مینا یون کی شادی کرنا ساتھ مہند پور یعنی راج دہلی والے کے۔ اوسکی قوت قوت اور اوسکا قتل ہونا بیچ مہند پور کے رانی تنج کے۔ ماسی کی گدی نشینی اوسکے وارثان کا حال۔ پرغی راج کا بارہ کوئی تیر کا قائم کرنا۔ اوسکا قتل ہونا۔ بھارل جواول راجہ حاضر باش اہل اسلام ہوا تھا۔ بیچو اناس اول راجپوت تھا جسنے دختر خاندان کشاہی میں دی تھی اوسکی شادی ساتھ مہاگیر کے۔ اوسکی اولاد مہو کا ہونا۔ گدی نشینی مان سنگ۔ اوسکی قوت فریب اور وفات راو بھار۔ مہارنار راجہ ہے سنگ برادر راجہ مان کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا لانی کرنا اپنی دوسرے قوتی بدنامی کا لانا خدمت عظیم سلطنت بجالانا۔ اوسکے فرزند کا اوسکو زہر دینا۔ رام سنگ۔ لہن سنگ۔

باب دوم

سوارے ہے سنگ کا گدی نشین ہونا۔ شریک کردہ اعظم شاہ کا ہونا۔ تیر کا بیچ سو۔ بیچ سنگ کا تھانہ کشاہی کو نکال دینا۔ اوسکی سیرت۔ اوسکا علم جوہم۔ اوسکا طریق بیچ مفسد سلطنت کے۔ حالات مہر فریج کثرت نو جگان۔ مہر وراج آمیر گدی نشینی ہے سنگ۔ شہر علیہ ہے پر فریج راجہ و دہوتی۔ حالات میں۔ بہت مہموت۔ ہی سنگ کی حادثہ وایم الفز مہو کی۔ بیکی طہیت۔ سارادہ رسوم۔ اشو میدہ جگ۔ ہنگندہ مہو اوسکی خویات کا۔ اوسکی وفات۔ مہو اوسکی مہا بیک اور واسندہ حورات کا شہی ہونا۔

باب سوم

سازش باجپوت۔ رتی آبر۔ گدی نشینی البیری سنگ۔ فساد اور رتی جو جو کثرت زور کرنے سے پیدا ہوا۔ مادھو سنگ کا راجگان جاٹ۔ غریب ریاست تیر پور جگان۔ جنگ۔ رتی اور اترل خوف کچھ امہ پورگ مادھو سنگ۔ پرغی سنگ تیر سنگ دفنائی اوسکی دربار میں۔ جنگ خوشحالی رام اور تیس ماچرا۔ مگ فیروز بیلان عاشق پرائی۔ تکرار ساتھ مہنہ کے۔ پرتاب کی جانب کثرت کا ہونا اور اوسکا بیچ نو گکان پانا۔ شکلات جو اوسکو عاید ہوئیں۔ چین لینا مہو کا جگت سنگ۔ اوسکی بیچ اور طبیعت ناگفتنی۔ اپنی طوائف رس کیر نامی کو مانی نصف آمیر کا بنانا۔ تجویز اوسکی خارج اندر گدی کرنے کی مگر اوسکا انسداد و کثرت ساتھ کچھ رہنے کے۔ مہو سنگ کا گدی نشینی کے واسطے پسند ہونا۔

باب چارم

بہ پور نے سب۔ اپہو تون۔ کے بعد دوستی انگریزی اختیار کے۔ تساہل اور التوا حاکم راجپوتوں کے مثل اور ابشیا والو کو ہے۔ مہجیات اور خیالات جنگ باعث دربار ہے پور نے ہماری دوستی سے انکار کیا۔ عمدہ نام منعقد ہوا۔ وفات جگت سنگ۔ بیچ ہماری مہالکت کا بیچ فریب نسبت گدی نشینی کے۔ قاعدہ وراثت لہرگان۔ وقت جو پور نام واقفیت رسوم راجپوت مہا مہو ہے۔ افضل قاعدہ گدی نشینی و صورت مہو سنگ کے گدی نشین ہونے کی وجہ خلاف وزری قاعدہ گدی نشینی۔ طریق احکام انگریزی۔ استحقاق مہو سنگ کی نسبت تکرار کرنا اصلی وارث بعدہ کا۔ مرانی اور شہنشاہ نظر اور اوسکی مہر پور۔ اندیشہ فساد کا انسداد و بیچ مہو کے ملے بنے گمان۔ ایک رانی جگت سنگ کی پیدائش فرزند بعد وفات پور۔

شیناوائی گروہ

باب پنجم

اصولیت گروہ شیناوائی۔ اوسکا ترتیب پانا۔ نسل رئیسوں کی بابو جی امیر والہ سے۔ اموکل جی۔ بذریعہ کرات پیدا ہونا اوسکو فرزند کا۔ شیخ جی۔ ترقی دینے اوسکے ملک کی۔ رائے مل۔ سوچار رائے مل اوسکو شجاعت۔ حاصل کرنا عطایات کا اگر سے۔ حاصل کرنا قبضہ کھنڈیلا اور اودے پور۔ اوسکی جماعت اور سیرت۔ گرد حرجی۔ پارہ پارہ ہونے قتل ہو کر۔ دوار کا داس۔ اوسکی جنگ جیت افزا ساتھ شیر بر کے۔ مقابلہ ہونا ساتھ خان جہان لودی کے۔ برسنگ دیو۔ اوسکے فرزند کا چھین لینا اوسکی حکومت کا۔ بہادر سنگ۔ اور رنگ نہیب کا حکم دینا واسطے مسامری مندر واقع کھنڈیلا۔ بہادر کا ترک کرنا اپنی دارالریاست کا۔ سوجان سنگ دیو کا۔ اپنی چانیری کے واسطے فرار ہونا۔ اوسکا قتل ہونا۔ مندر کا مسما ہونا اور شہر میں تھانہ قائم ہونا۔ کیسری۔ تقسیم ہونا ملک کا درمیان کیسری اور شیخ سنگ کے۔ فتح سنگ کا قتل ہونا۔ کیسری کا مقابلہ کرنا حکومت شاہی کا۔ اور میدان میں شہر کا قتل ہونا۔ اوسکے فرزند اودے سنگ کا امیر جانا۔ مقام کھنڈیلا کا دوبارہ قبضہ بن آنا۔ اور اودے سنگ کو بدرجائی اوسکے ملنا۔ اوسکا ارادہ واسطے نزدیکی رئیس منور پور کے کو حرم رہنا باعث فریب رئیس مذکور کے۔ محصور ہونا ساتھ جے سنگ امیر والہ کے کھنڈیلا کا خارج گذار امیر ہونا۔

باب ششم

بندرا بن واس کا شریک حال ماہو سنگ رہنا پچھلے مائے بانہی امیر کے۔ انقسام اراضی کا قاعدہ نسخہ ہونا برہمنان کا آپ کرنا نتیجہ اسکے جو بندرا بن واس کو بیچ تفرعات اندر سنگ رئیس دوم کھنڈیلا کے حاصل ہوئے جنگ ملک باہمی۔ جرات بکثرت کرنا بندرا بن واس واسطے اپنی بریت کے اوسکا تارک کرنا گو بندر سنگ اوسکا قتل ہونا۔ نز سنگ واس۔ ترقی اور غارتگری میں حصار کھنڈیلا۔ شرائط مخلصی قتل پیمانہ ملن جو مرثیہ نے کیا۔ اندر سنگ کا اسکے معاوضہ لینے میں مرجانا۔ پرتاب سنگ۔ ترقی رئیس سنگ معاملات جو درمیان پرتاب اور اوسکے شریک نز سنگ کے واقع ہوئے۔ پرتاب کا کل کھنڈیلا حاصل کرنا نز سنگ کا جنگ حاصل کرنا اپنا حصہ کھنڈیلا۔ خانگی فسادات اور تکرار عام اجتماع ریتان سدیلی اور اوسے سلوت واسطے مقابلہ دست درازی امیر۔ حمدنا مہر بن شیناوائی اور دربار امیر۔ انفساخ اوسکا سنجانب آخر الذکر لینے دربار امیر گروہ معلوم کرنا اور پھر گروہ ہشتم پیدا۔ نز سنگ کا انکار کرنا خارج گذاری دربار سے اور کھنڈیلا کا ضبط ہونا۔ نز سنگ اور پرتاب کا بغاوت کرنا ہو کر جے پور جانا۔ کھنڈیلا کا شامل علاقہ حاصل ہونا۔

باب ہفتم

باگہ سنگ کا مقابلہ چھوٹے دربار امیر کا کرنا۔ اوسکے شریک مشہور حاجی طاس صاحب کا ہونا۔ جنگ سخت باگہ سنگ کا باغیر ہونا اور معاملات مستحکم کھنڈیلا کے۔ اوسکی فرج قلعہ راری کا بیچ اوسکے برادر کے متوسلہ پرتاب سنگ سے قتل ہونا۔ باگہ سنگ کے معاملات پر قبضہ کرنا۔ علاقہ کھنڈیلا کی مستحرجی دربار امیر سے دو برہمنان کو ملنی انکا خارج ہونا باروتیا سے اور باروتیا کا مقابلہ دربار کا کرنا اور نکاحات کرنا جو جانا سنگ ام سنگ ہمیشہ زادہ پرتاب کا اوسکا سرغنہ ہونا اوسکا محفوظ رہنا فریب دربار سے۔ اوسکی وفات گروہ شیناوائی کا شریک سرکشی خلاف جو چہور کا ہونا۔ حمدنا مہر جدید ساتھ دربار امیر کے رہائی پرتاب اور سنگ کی ہنوت جمع کثیر شیناوائی۔ ابھی سنگ کا کھنڈیلا میں گدی نشین ہونا۔ وغا بازی دربار۔ کا دوبارہ گو بند گروہ اور کھنڈیلا وغیرہ کا پانا۔ خوشحالی رام کا پھر وزیر جے پور ہونا۔ خلعت اور پیر گروہ کھنڈیلا کو عطا ہونی۔ ابھی اور پرتاب کو دوبارہ فیل اپنے بزرگوں کے مکانات میں کرنا۔ دلائل بیثبوت نفص طریق جاگیر داری راجپوت کی۔ کھنڈیلا پر فوج کشی لچھن سنگ رئیس سیکر کی تحفظ ویرانہ ہنوت۔ اوسکی وفات۔ کھنڈیلا کا حاضر ہونا پاس لچھن سنگ کے۔ درباری شریک کا جلا وطن ہونا۔ قوت اور رسائی لچھن سنگ کی۔ شکست کرنا ارادہ ہائے پروہت کا۔ حیثیت حال لچھن سنگ۔ فروع خوش شیناوائی سدھانی اوسکے علاقہات کا چھین لینا۔ قائم خانی اور راجپوت سے فروع کھتری خاندان ساوہو کا برتری حاصل کرنا۔ باگہ سنگ کھتری واہ کا

اسپے فرزند کرنا۔ لار خانی۔ حاصل شہزادائی۔

باب ہشتم

خیالات۔ عادات باشندگان آمیر۔ حدود و سعت۔ آبادی نفری۔ تعداد یعنی شمار شہر یا محلہ یا تمام باشندگان باعتبار قومیت قسم زمین۔ کاشتکاری۔ پیداوار ارضی۔ حاصل افواج ملک غیر فوج جاگیر داری۔

تواریخ ہاراوتی

باب اول

ہاراوتی محدود کی گئی۔ جوئی اصلیت خاندان گنئی کل کی۔ کوہ ابو چوہان کا موتی و گول کنڈ اور کونگان کا پانا۔ ۵۲۹ سنہ ۵۲۹ ہجری کی بنیاد ڈالنا اسے پال ملک راو۔ اول فوج کشی اہل اسلام۔ امیر قہقہہ پانا۔ سانہر کی بنیاد قائم ہوئی۔ اس کے چشمہ ٹکسار۔ اولاد ملک راو۔ قائم ہوا بیچ راجہ پونا کے۔ جنگ ساتھ مسلمانوں کے۔ بیلن دیو امیر والہ۔ کوگا پونا مہراوالہ۔ دونوں کا قتل ہوا مجبور کے ہاتھ سے۔ سبیل دیو سہ سالہ فوج راجپوت۔ اس کا حریف قائم ہوا۔ اس کی بنیاد دیو مین۔ اس کی صلہ کرنی۔ اصلیت قوم ہر۔ انوراج کا اسی حاصل کرنا۔ بیدخل ہوا اس کا اشت پال کا اسٹیک حاصل کرنا۔ راہ سہیر۔ راوہند کا مقتول ہونا۔ امیر قہقہہ کرنا علاؤ الدین کا۔ ساجہ راجپوتی کا چتور مین فراری ہونا۔ قائم ہونا بمقام پنا۔ واقع میواڑ۔ اس کے فرزند کولن کا حاکم تہا راجہ ہونا۔

باب دوم

دوبارہ تذکرہ راجگان ہارا کا بانی مہاتمی انوراج سے تاجہدراسے دیا۔ اس کا تعمیر پونہ کرنا۔ فعل قوم اوسارا۔ دیو کا ۵۵۵ سنہ ۵۶۹ ہجری تک ہونا۔ رسوم جگر راج گدی نشینی سہیر سی کی۔ اوسکا تہی دنیا اپنی حکومت کو کیا بن شرق وربا سے چمیل۔ قتل کرتا پیل۔ اصلیت کوہ۔ ناپون کا گدی نشین ہونا۔ جنگ ساتھ سولانگی تہو واولہ کے۔ قتل ناپون۔ سہیر۔ گدی نشین ہونا۔ رانا کا دعویٰ نسبت چھار کے پیش کرنا۔ باسوں کی تکرار اسی بارہ مین اوسا و سکر دکر کے اوسپر فوج کشی کرنا بیان حالات۔ سہیر سنگہ پروراسے۔ باند۔ قوط۔ بیان حالات۔ باندہ کا تاریخ۔ باندہ کا تاریخ۔ باندہ کا تاریخ۔ اسلام قبول کرنا۔ فراین دس کا قتل کرنا سہیر سی کا لہذا اسے سولہ کی ملاو کا حاصل کرنا۔ حالات فراین دس اس کی مدد کرتی رانا چتور کی۔ فوج حاصل کرنی۔ شادی کرنے ساتھ ہمیشہ رازدی رانا راجی پال کے۔ اس کا شوق امینون۔ وفات راو سورج مل شادی ساتھ راج کمار سی چتور۔ نتیجہ اسے ملک۔ ایسا لینے شکار موسم بہار۔ قتل راو۔ اوسکا معاوضہ دو چند کستی ہونا۔ راو ستریان۔ اوس کی بیڑی۔ خارج ہونا اور جلاسل ملن ہونا۔ راو دین کا پسند کیا پانا۔ اوس کی ہرک عجیب۔ راو سورج کا گدی نشین ہونا۔

باب سوم

راو سورج کا قتل حاصل کرنا۔ اگر کا معاوضہ کرنا۔ راجہ پونہ کی کا قتل ملکہ کے باندہ کا گدی نشین ہونا۔ سادنت ہارا کا قربانی عظیم کرنا۔ اگر کا خطا یا کو راجہ پونا ہارا کر قتل کرنا اور سولہ کرنا واسطے فتح کرنے کو ڈال دیا۔ اوس کی پنجابی اور عزت افزائی راجہ بھوج کا گدی نشین ہونا۔ اگر کا تجویز امتحان کرنا سلتین شجاعت آمیز راجہ ہارا بمقامات سورت و احمد آباد۔ گرہ پنے شیر دہرست۔ بھر مٹی۔ راو بھوج۔ دھج وفات اگر۔ راو رتن۔ رکتی خللات شاہنشاہ جہانگیر۔ راجہ ہارا کا شکست کشن کو دینا۔ سانہر کی۔ جاگیر ات ہارونی راو چتر سال کا گدی نشین ہونا۔ امیر عالم اگرہ مقرر ہونا۔ خدات دکن۔ دولت آباد کا زمینہ لگا کر قہقہہ کرنا۔ کابل۔ داسکا۔ جنگ باہمی پسران شاہان۔ راجہ پونہ کی کا بیان نسبت سیرت امیرنگ مذہب فدا داری راجگان ہارا۔ جنگ اسے اوجین اور دھولپور شجاعت چتر سال۔ اس کا قتل ہونا مع بارہ راجگان نسل ہارا۔ راو بھاؤ کا گدی نشین ہونا۔ پونہ کی پر فوج کشی۔ فوج شاہی کا شکست کھانا۔ راو بھاؤ کا بھر مور و حیایت ہونا امیرنگ

مقرر ہونا۔ اوسکی جگہ راؤ انوراو کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا لاہور میں مقرر ہونا۔ اوسکی وفات۔ راؤ بوبہ۔ جنگ جاجو۔
 راجہ اسے کوٹہ اور بونڈی کا مقام مخالفت بہدر گریں آنا۔ قتل راجہ کوٹہ۔ شجاعت راؤ بوبہ۔ اوسکا فتح باب ہونا۔ منجانب شاہ
 رفاواری کا اچھو بونڈی کی محبوری فرار ہونا جنگ ساتھ راجہ امیر کے۔ اوسکی وجہ خیالات بلند امیر۔ اوسکی حالت ملک۔ دغا بازی
 اتھر جنگ تخت۔ راؤ بھادو کا بونڈی سے خارج ہونا۔ علاقہ بونڈی کا حاکم ہونا۔ راؤ بوبہ کا جلال وطنی میں وفات پانا۔
 اوسکے پاران۔

باب چہارم

۶۱۲ خاتیم ۵۹۔ راؤ امید کا فوج امیر کو شکست دینا۔ جنگ دیلنا۔ امیر کو شکست ہونی اور فرار ہونا۔ سقط ہونا پہنچا اوسکے امیر کا۔
 اوسکا پناہ لینا بیچ ویرانہ اور کمال چیل کے۔ دوبارہ حاصل کرنا اپنی دارالریاست کا۔ پھر دیان سے خارج ہونا۔ ملنا سا
 بیوہ اپنے والد کے۔ بیوہ مذکور کا استغلب اعانت ہو لکھ سے درباب دوبارہ قائم کرنے امید کے راجہ امیر کا۔ محبوری
 اعزاز کرنا حقوق امید کا۔ اوسکا بونڈی دوبارہ پانا۔ خود کشی راجہ امیر کا۔ اول مرتبہ علاقہ علیہ ہو کر مرثیہ کولن۔ مادھو سنگھ امیر والہ کا اظہار
 برتری اور ہروٹی کے اصلیت مطالبہ اور سیر ظالم سنگھ۔ دست اندازی مرثیہ۔ امید کا عرض لینا رئیس اندر گڑھ سے اوسکے وجود اور تباہی۔ امید کا
 یزید کرنا۔ اوسکی آوارگی۔ وجہ آوارگی کے روکنے کی۔ اجیت سنگھ کا قتل کرنا۔ رانا میواڑ کا سستی کی بددعا۔ مرگ زبولن اجیت۔
 پورا ہونا پیش گوئی کا۔ راؤ بھٹن سنگھ کا گدی نشین ہونا۔ امید کا اعتبار نہ کرنا اور پانچنے بنیہ کے۔ اوسکی مصالحت۔ وفات امید۔
 فوج انگریزی کا ہر بونڈی ملک ہروٹی میں گذر کرنا۔ دوستی ساتھ انگریزوں کے۔ قایدہ جو بونڈی کو حاصل ہوا۔ بھٹن سنگھ کا واپس
 رہیہ سے وفات پانا۔ اوسکی ممانعت واسطے سستی ہونے کے۔ اوسکی سیرت۔ مصنف کتاب ہٹا کا محافظ اوسکے فرزند اور راجہ
 رام سنگھ کا مقرر ہونا۔

باب پنجم

۶۱۳ خاتیم ۶۲۔ علحدہ ہونا کوٹہ کا بونڈی سے۔ کوٹیا بھیل۔ مادھو سنگھ اول راجہ کوٹہ۔ انقسام بیچ جاگرت سے۔ مادھنی۔ راجہ بکند۔
 ایک دلیل جان شاری ۱۰ اوسکا قتل ہونا ساتھ چار برادران کے۔ جگت سنگھ پیم سنگھ۔ خراج از گدی ہونا۔ کشور سنگھ۔ اوسکا
 بمقام ارکوٹ قتل ہونا۔ قاعدہ استحقاق فرزند اول فروگذاشت ہونا۔ رام سنگھ۔ اوسکا قتل ہونا بمقام جاجو۔ بھیم سنگھ۔ چکر پور
 راجہ بھیل۔ اوسکی قوت کا ضعیف ہونا بوجہ راجہ بھیم کے۔ قوم اومت۔ اصلیت دعوی کوٹہ نسبت اوسکے۔ راجہ بھیم کا حملہ
 کرنا اور نظام الملک کے اور قتل ہونا۔ سیرت راجہ بھیم کے۔ اوسکی بددلی نسبت بونڈی کے۔ تواریخ خطاب مہاراد کا راجہ
 بھیم کو عطا ہونا۔ راؤ درجن۔ مگر راجہ بھی درباب گدی نشینی کے۔ سیام سنگھ کا قتل ہونا۔ مہاراد درجن سال۔ اول فوج
 شکرک بخلات کوٹہ۔ محاصرہ اوسکا شکست کھانا بہت سنگھ جھالار سے۔ ظالم سنگھ کا پیدا ہونا۔ محاصرہ کا اوتھنا یعنی موقوف ہونا۔
 کوٹہ کا خراج گذار مرثیہ کا ہونا۔ مرگ درجن سال۔ اوسکی سیرت۔ اوسکی مہم شکار۔ اوسکی رانی۔ دلیری رئیس جھالا۔
 انتظام گدی نشینی کے دوبارہ قائم ہونا۔ مہاراد اجیت۔ راؤ چتر سال۔ مادھو سنگھ امیر والہ نے اپنی بزرگی اور برتری نسبت راجہ
 ہار کے بیان کی اور ہروٹی پر فوج کشی کی۔ جنگ بھوارو۔ ظالم سنگھ جھالا۔ فتح نصیب ہونا قوم ہارنا کا۔ مقرر ہونا فوج امیر کا اور چتر
 جھنڈ پورنگا۔ دعوی خراج لینے کا کوٹہ سے متروک ہونا۔ وفات چتر سال۔

باب ششم

۶۱۴ خاتیم ۶۷۔ مہاراد گمان سنگھ۔ ظالم سنگھ۔ اوسکی پیدائش۔ مورث۔ ترقی اختیار۔ عہدہ فوجداری اس خاندان میں موروثی ہو گیا۔
 اوسکا عہدہ اور علاقہ گمان سنگھ نے منہط کیا۔ اوسکا کوٹہ سے جلا جانا۔ میواڑ جانا۔ خدمت گزاری کرنا رانی کی۔ اور خطاب راجہ
 رانا۔ اور علاقہ پانا۔ خدمت گزاری بمقابلہ مرثیہ۔ مہاراد ہو کر مقید ہونا۔ واپس آنا کوٹہ میں۔ فوج کشی مرثیہ۔ حملہ اوپر
 بکینی کے۔ اوسکا غنیمت مردانہ وار ایک قوم کا قتل ہونا۔ تخریب و شکست فوج۔ قلعہ اری سوکیت۔ ظالم سنگھ کا معروف ہونا
 اوسکی مصالحت بامراد۔ دوبارہ اختیار حاصل کرنا۔ راؤ گمان کا تالیق اپنی فرزند امیر سنگھ کا مقرر کرنا۔ جو بیکہ در ریاست مقرر ہونا
 فتح قلعہ کیلوار۔ محافظین پر چوڑی حملات حامد بھٹن۔ سرکشی اور بیان میں بخلات اوسکے اختیارات کے۔ تخریب سرکشان۔
 جلال وطنی حامد۔ ضابطی علاقہات سرکشی اٹھون گردہ قزاقان۔ اٹھون کا حاضرنا۔ جلال وطنی حامد قوم ہارنا کی۔ تفرق ملکا

جاگرواری۔ سرکشی موسین۔ تدابیر بد بابت قتل کار پرواز اور امداد سر خاندان کی۔ رئیس موسین کا پناہ بیج ایک مندر کے لینا۔ دہانے
اوسکا انراج ہو کر قتل ہونا۔ ہمارا اوسکے برادران کا شریک سرکشی ہونا۔ اوسکی مقصدی اور مرگ متواتر۔ تدابیر بخلان میات
کار پرواز۔ سرکشی ویرات سلطان جلاوٹ کا افساد ہونا۔ ہوشیاری کا بہرہ داز۔

باب ہفتم

۶۵۲ تا ۶۵۳ خلاصہ نگار کا واضح قانون تصور کرنا۔ اوسکا ارادہ ہائے ملک گیری نسبت میوٹارک۔ اوسکے باہت کوٹہ کا خراب ہونا۔ اوسکا
ظلم۔ اوسکی توجہات مذہبی۔ اپنی ملک کا دورہ کرنا۔ ایک فوج سفیری دوامی تیار کرنا۔ آراستہ کرنا فوج کا۔ انگریزی اٹھ
اور تو امداد کا اختیار کرنا۔ ہر دقت کے انتظام مالگزاری کو ترسیم کرنا۔ بیان طریق چل۔ کونسل یعنی صلاح کار چار نفر ہونا۔ دوست حکومت
بیان ہونا۔ اوسکا فائدہ بخش ہونا بیچ قدیم طریق مستاجری ہندوستان۔ پٹیل کا اوسکی رسائی اور اختیار کا چین لینا۔ تباہی کا
پٹیل کا فریب بین اگر تہیہ ہونا اور جہان سہنا۔ طریق پٹیل کا خراب ہو جانا۔ اور طریق قدیمی جاری ہونا۔ راجپوتانہ کو کاٹنا
کی طبیعت کا بیان۔ بیان طریق تحصیل مالگزاری۔ اوسکا قواعد اور نقصان۔

باب ہفتم

۶۶۳ تا ۶۶۴ طریق مستاجری خلاصہ نگار۔ کسانک اسکی کارروائی ہوئی۔ اوسکی ترقی ظاہری و چند روزہ ترسیم طریق مذکور۔ قسم زمین کوٹہ۔
کار پرواز کا قلعہ ہاؤس کا داخل کرنا۔ رقبہ فروزہ اصل پیداوار۔ قیمت کتہ باغی۔ شرح منج ہنگام کثرت پیداوار و قلعہ۔
خلاصہ نگار نے ایک سال میں دس لاکھ روپیہ کا خط فروخت کیا۔ مستاجری۔ حاصل اور خطہ کے جو پٹری جگا کے لینے تحصیل
م حاصل عدم مناسبت اس حاصل کے نکاحی خام کوٹہ۔ مستاجری انیون۔ حاصل اور یوگان کے اور خراب اور نقصان کے۔ حاصل قبائلی
او جب بار بار۔ کبیش لوگ کار پرواز کو ناپسند کرنے لگے۔ حال ملک کوٹہ اس وقت اور بدقت خطی سکا مقابلہ کیا کیا سوال نسبت
نیچہ عقلی۔ اوسکی ترقی اور بہبودگی۔

باب ہفتم

۶۶۴ تا ۶۶۵ طریق انتظام ریاست۔ اوسکی تدبیرات نسبت ملک غیری کے۔ اوسکی عظمت بیچ رجواہ کے اوسکی اول ملاقات ساتھ گورنمنٹ
انگریزی کے۔ مسول صاحب کی مراجعت ویرانہ طریق اور مرگ رئیس کو بلا قوم ہارا۔ مدد ہی نایب باہت بدفرنگی ہو کر۔ اوسکا
کوٹہ میں۔ سان حملہ آوری اوپر کوٹہ کے۔ حجب و تنہائی کی ملاقات ساتھ ظالم کے۔ وکیل ظالم کا خطاب غیر میں رہنا۔ ملاقات ساتھ افسر
دو گروہ بیان پندارہ۔ بیان سیرت و عادات۔ ظالم کی تدابیر زلون۔ اوسکی تدابیر ناگی۔ بیان حال جہان ماؤ۔ امید سنگہ ظالم کا سلوک
اوسکے ساتھ۔ تجویز پسند کئی وزیر کی۔ بشن سنگہ فوجدار۔ دلیل خان پٹھان۔ قیامی تحصیل گروہ سر کوٹہ نہیاد عشر ہمارا لاشن۔
محباب خان حاکم فوج۔

باب ہفتم

۶۹۱ تا ۶۹۲ ریاست ہاؤس راجپوت کا طلب ہونا واسطے ملک سرکار انگریزی کے۔ ظالم سنگہ کا اول منظور کرنا۔ مارکوس ہینسٹ کا
ایک جنٹ ویرانہ ظالم سنگہ میں بھیجنا۔ اتفاق کرنا بخلات پندارون کے۔ اس نائب کا طریق درمیان جنگ کے۔ اوسکی
مقبول ہو کر ہوسد انعام ہونا۔ مصالحت بیچ ہندوستان کے۔ وفات عماراد امید سنگہ کے۔ عہد نامہ و تہمتہ شریط عہد نامہ۔
فرزخان ہمارا و امید سنگہ۔ اوسکی سیرت اور عادات۔ پسران نائب۔ حالات مذہبیں۔ نائب کا چھوٹی سے خدمت ہو کر
کوٹہ جانا۔ اوسکا بیان کہ کشور سنگہ وراثت رہبر حرم کا ہو۔ اوسکی تحریر بنام صاحب اجنٹ انگریزی۔ صاحب کا کوٹہ جانا۔
بیاری شدہ۔ نائب کی تدابیر واسطے برہم کرنے انتظام گدی نشینی کے۔ نائب کی مٹا فضا نسبت اس طرح کے۔ پیچیدہ
حال۔ کار انگریزی کا۔ دلائل بیچ نائب تہمتہ شریط کے۔ منظور کرنا عہد نامہ اصلی کا ہند سے عہد نامہ کی بنیاد کو۔ کشور سنگہ
انکار کرنا نسبت متفقہی تہمتہ شریط کے۔ نتیجہ اسکا۔ نائب کا بند کرنا راجہ کا امداد کے فرزند گورنمنٹ داس کا واپس طلب کرنا
مداد کا بند نہ توکل جانا۔ صاحب اجنٹ انگریزی کا ویرانہ چننا۔ عہد کر دینا گورنمنٹ داس کا اور اسکا جلاوطن ہونا۔
مصالحت عماراد کے ساتھ صاحب اجنٹ انگریزی کے۔ گدی نشینی ہمارا وکی۔ شریط ہاؤس کا تحریر ہونا۔ نائب کی مٹا

باب یازدہم

۶۹۱ لغات ۱۷

جلاوطنی گوردھن واس پسید اصل نایب کی۔ اوسکا پھر ملک مالوہ میں ظاہر ہوا۔ اسی سبب سے دوبارہ فسادات کا ملک کوڑے میں پیدا ہوا۔ فوج کا بلوہ کر کے شریک مہاراو کے ہونا۔ نائب کا قلعہ پر حملہ کرنا۔ رولہزار لانا مہاراو اور اوسکے گروہ کا اوسکا استقبال بیچ پونڈی کے۔ مہاراو کے دوسرے بھائی کا شریک نایب کے ہونا۔ گوردھن دوس کی کوشش واسطے شریک ہونی ساتھ مہاراو شکست خوردہ کے۔ مہاراو کا بونڈی سے روانہ ہونا۔ عام رحم دلی نسبت اوسکے۔ اوسکا مقام بندر بن پوچھنا۔ فریب گوردھن داس کا۔ اور اہل کاران جلیل القدر مہندوستانی ملازم گورنمنٹ انگریزی جنہوں نے مہاراو کو دھادی واپس آنا بیچ کوڑے کے۔ بسر کردگی فوج کثیر قوم ہارا کا اپنے جھنڈے کے گرد جمع ہونے کے واسطے طلب کرنا۔ اوسکی خواہشیں۔ تہمتہ شہرہ۔ عمدنا مہر پرورد کرنا۔ نائب کا طریق تکلیف رسان مہاراو کا حملہ درمیانی سے انکار کرنا۔ اوسکا عزم۔ خاص انگریزی فوج کا کوچ کرنا شامل ہونا ساتھ نائب کے۔ حملہ کرنا اور مہاراو کے۔ اوسکی شکست اور مغوری۔ وفات اوسکو بھائی پھر تہمتی سنگہ کی۔ جنگ عجیب۔ معافی قصورات کا۔ اشتہار دینا۔ رئیسان قوم ہارا کا اپنے گروہ بن آنا۔ مہاراو کا کرشن کے مندر واقع میواڑ میں جانا۔ اتفاق واسطے اوسکے واسطے آئیکے۔ اسکا انجام حسب مراد ہونا۔ خیالات نسبت ان جگہاں سے باہمی کے۔ میرٹ اور وفات ظالم سنگہ کی۔

روزنامہ مصنف

باب اول

روانگی اودے پور کی گھائی سے۔ چشمہ کھیرودا۔ قدیم مندر منڈیر کا۔ بھارتی داراوس میں مندر میں کے کھیرودا۔ متعلق تواریخ۔ تنازعات میواڑ کا راجا عظیم سنگہ۔ اوسکا مقام کھیرودا کا حاصل کرنا۔ عجیب موقع نازک جو سنگہ وارث شہنشاہ سنگہ کا۔ سہولیت جسکے ساتھ ملکی اتفاق مشرق میں عمل میں آؤ ہیں کھایت کا تشکار ہی کھیرودا۔ عجیب حصلت کا تشکاری پیشکر کی۔ مقام ہنتیا۔ قطعاً کلاں اراضی کے جو مذہبی بخشش میں دی گئی ہیں۔ مقامات ہنتیا اور دونڈیا کا اور اراضی عطیہ مذہبی کے آباد ہونا۔ راجہ منڈھانا۔ اوسکی نسبت کو اقوال۔ اوسکا اشیویدہ کرنا۔ اوشیو کو مقام ہنتیا عطا کرنا۔ عطیہ کا کندہ ہونا ایک تون کا راجہ نمایان راج سنگہ کے بمقابلہ مرثیہ۔ مورون سرحد ملک میواڑ۔ خیالات نسبت اوسکے۔ مصنف کی تداریک ملی ہنگام قیام اوسکے مقام مذکور میں۔

باب دوم

رئیس ہنتیا۔ مشکلات چہ ہنتیا کی علحدہ کرنے میں اراضی خالصہ سے واقع ہوئیں۔ بدو فی رئیس حال مانسنگہ سکتاوت۔ اوسکا حال۔ لال جی راوت تمہارا۔ اہلیت خاندان دوویا۔ ہم سنگہ نامی اوسکا فرزند چند بھان اور رانا راج۔ عجیب طریق جس طرح اوسنے ملک لاوا حاصل کیا۔ تنزل خاندان۔ نمونہ تحریط اراضی۔ حاکم اعلیٰ سے گفتگو مانسنگہ۔ قتل زبوں ایک پسید راٹھور کا۔ اوسکا نتیجہ عجیب۔

باب سوم

مورون۔ اس پھر ضلع کی حد تبادی۔ توجہ مرثیہ اور اونکی سپاہ تنخواہ دار ملک غیر۔ بد تدبیری ہماری بجانب مرثیہ حالات قدیم مورون۔ اقوال نسبت قدیم شہر کی آبادی اور برادری کی۔ تحریات کندہ۔ مندر قوم چین۔ شکار۔ حملہ آوری ایک شیر کی۔ بکالیک تبدیل ہونا موہم کا۔ کھرا خرابی کن۔ حالات بزرگان۔ مندر بابا دی۔ تحریات عظیم۔ نکالیف کا شکاران۔ احسان مندی کو کوئی نسبت مصنف کتاب ہذا کو۔ نیکو سبب۔ زیادتی کا شکاران۔ مرلا۔ مسکن قوم چارن۔ استقبال مصنف کتاب ہذا۔ عجیب تحقیق قوم چارن۔ اوسکی اہلیت۔ اقوام قدیم نسبت آباد ہونے اس قوم کے ملک میواڑ میں۔ بدو عاسی کی۔ مانڈا نیے کاروان۔ اوسکا تحفظ غارت گری اور زیادہ ستانی سے۔ نیمیرا۔ رانی کھیرودا۔

بے ادبی ایک خاکہ بلیک لون کی۔ مزارِ بوم۔ بیان کنندہ نسبت ایک سہی لینے سنگ تراش سے استقبال بمقام سیر

باب چہارم

چہار یا زمین مرگ وسط ہند۔ وہاں سے کیفیت نظر۔ تخیل نثر۔ نوید نثر جو ملک سیوار کو تصور تھی دیگر مملکت کے نوید
باشندگان کو مملکت تو جہات مذہبی تیار۔ منہ شکوہ۔ ریت کا لٹہ لٹہی استخوان ہن۔ ہر عجب یعنی دمن جنگ آدم ملک
چٹار۔ او کی پیداوار۔ پست۔ نتائج مضر و مست کی ترقی کاشتکاری سے۔ بیان داخل ہونے اور طریق کاشتکاری
افیون۔ اصل مقام کاشتکاری مذکور۔ تیار فیون ہن قدم تباہی و بیماری سیوار کی۔ تباہی کاشتکاری اور تیار فیون
او کی قیمت غیر مقرر۔ ایون خواب مقام کاشت کی۔ نتائج بہرہ متوال فیون کے۔ فراغ حکومت اعلیٰ واسطہ انداز
کاشتکاری مذکور۔ مکتات ایسی تدبیر کی۔ القسام فصلی۔ بدھیری گورنمنٹ دباب مستاجر فیون۔

باب پنجم

وہاں ریشہ۔ رتن گدہ کھڑی۔ آبادی چارن۔ انوار۔ نثر گدہ پارا گدہ۔ ڈونگ سنگ۔ شہر سنگہ عاقلہ نسبت۔ ۷۹ء تا ۸۲ء
کالا میکہ۔ امید پور و رئیس مقام مذکور۔ سنگولی۔ مندر بھوانی۔ تلوار ارضی رانا موکل۔ قدیم حال قوم ہرا۔
اسوار یا دوا۔ درنگ۔ عجیب تاثیر آفتاب او پر ہر اسے مقام تیار۔

باب ششم

ہنیرور گدہ۔ انبار سنگ علامت مدفن راجپوت۔ سنگنا سنگہ ہنیرور والا۔ قلعہ ہنیرور۔ راستہ جہیل سنے
وہاں بیان بہار کے بنایا ہے۔ اصلیت اور وجہ تسمیہ ہنیرور۔ چارن۔ راجپوتانہ۔ رئیس نوجوان مقام ہوگا
نام اور میوار ہو جائے۔ معاوضہ لینا رانا کی جنگ کا ساتھ جیلیر کے اور ہنیرور حاصل کرنا۔ مرگ دھا۔ او کی شکست
کی جو خیر اور رانا تھی۔ او کا جلاوہ ملن ہونا۔ حال راجپوتانہ قوم راجہ مقام ہنیرور۔ سبب او کے اخراج کا۔ لانگ
چو خاوت کا ہنیرور پانا۔ قتل کرنا اپنے دوست عمومی رانا کا۔ لانگ او کے فرزند کا گدی نشین ہونا مقید ہونا۔ اور ہنیرور
ہونا خیالات نسبت صاحب تدبیری گورنمنٹ انگریزی نسبت ان لوگوں کے۔ حالات قدیم۔ توشحات بمقام ہنیرور۔
انوار شہر راستہ سے بطور مقام نامیرا۔ انبار سنگ علامت مدفن ایک راجپوت کی۔ مدفن کھنڈر۔ راجہ لوگوں کی نسبت بنو
جاری مدافعت کے۔ او کی احسان بندی۔ انبار سنگ علامت مدفن ایک رئیس ہنیرور۔ گری پور شاہ حال ملک۔
توشحات بمقام سونہرا۔ معاہدہ جہیل۔ ویرانہ۔ تیوار موہلی۔ کوٹ۔ او کا بیان۔

باب ہفتم

ناموافقت آب و ہوا سے کوٹ۔ واقعات خیر ایام مصنف کے وہاں قیام کا۔ جانور کوئل۔ بیان مقام قیام۔ مقام
مدفن خالی قوم ہارا۔ مسافران کوٹ کی تلاش۔ تحقیقات پناہ ان سخت کا ہونا۔ عام ناموافقت آب و ہوا کوٹ۔ آب
چاہات کا مفر ہوا۔ خبا کہ پیدا ہونا۔ ہمارا اور نائب سے رخصت ہونا۔ نائب کا افسوس ظہر کرنا۔ جہیل
کرنا۔ مست باقی کتری۔ نائب کی موروثی ملاقت۔ متنا۔ استقبال۔ مصنف جو مادہ ہو سنگہ نے کیا۔ راجہ
پنجابی پتہ۔ تماشا طفولیت کی سیر کا بیان عالم سنگہ کا۔ تلیر۔ نواگانوں۔ نزدیک آثار راجہ ہندی کا۔ سال ہرا بیان خوشی
ہندی کا محل۔ ملاقات راجہ۔ بیاری ہرا ہر جوگی۔ روانہ ہونا ہندی سے۔ مقام مدفن بیچ موضع ستودہ
دبی خاندانی آسا پورہ۔ مندر بھوانی۔ کنارہ دریائی بیچ۔ خانو۔ تحریرات کندہ۔ جہا پور۔ شاندار ہرا بیان
رکھن سستی۔ عجیب بیاری مصنف۔

باب ہشتم

عجیب حد مر ملائت مصنف۔ اشتباہ زبرد ہی۔ سفر مندریل گدہ۔ احوال کرار۔ حالات انسیت ملک قوم
ہنیا کار علیہ شہر ہونا۔ تماشا راستہ۔ ساہن لینے ارضی ویرانہ۔ قلعہ کمر گدہ کھا چور او کی عظمت سابقہ

جلدی واجبی صاحب تدبیری نسبت فوج جاگیر داری علاقہ جات اوس نواح کے۔ مقام پٹیو۔ مقام مان پورہ۔ علامات دوبارہ ہونے
مسوی کے۔ وارد ہونا بیچ منڈیل گڈہ کے۔ دسہرہ۔ ہمارے گروہ جو بیچے تھے۔ اجتماع ہوٹیا وٹیل۔ بیان منڈیل گڈو
دوبارہ تعمیر ہونا اوسکا۔ ایک شخص غاندان کشک سے۔ تواریخ سابقہ منڈیل گڈہ نسبت نامہ کے۔ تختی سنگ۔ نسبت نامہ
اتوام۔ منڈر گڈہ کاراٹھور کو دنیا اورنگ زیب کا دوبارہ حاصل کرنا مانا کا۔ محاصل کا قایم ہونا۔ عطایات بنے حساب مقام
بجیٹہ۔ مصنف کا دوبارہ شامل اپنے گروہ کے ہونا۔ برسلایا۔ اکولا۔ ویرانی ملک۔ گڈہ۔ تعمیر گڈہ۔ سیدرو۔
تاشا عظیم میراج۔ شہادت لینے اظہار احسان مندی منجانب باشندگان کلان مقام پورہ۔ شگفتہ حالت مرولی رسمی حالات قدیمہ
۔ تانوں عجیب۔ حصہ۔ ملک ویران۔ کڈہ۔ کان سن۔ سونوار۔ توتینی۔ مندرپارس ناتھ۔ ویران حال
ملک۔ کرپا۔ مولیٰ۔ ملک بھر۔ مقام شکار بندر لگا۔ بلندی نوس ویرنا۔ اتمام سفر دوم۔

باب ہفتم

مصنف کا محبوبی بوندی جانا۔ وجہ سفر۔ مرگ اتفاقہ راو راجہ جسے اپنی فرزند کو سپرد مصنف کے کیا تھا۔ دباوی ہیفہ۔ ۸۳۹ لغایت ۸۴۰
اوسکی عمارت گری۔ عجیب طریق اوسکے اخراج کرنے کا کوٹہ اور بوندی سے۔ موسم خراب۔ مرگ مصنف کو ہاتھی کی۔
مقام پوہونا۔ بہیلوارا۔ استقبال مصنف۔ حال شہر بمقابلہ حال سابق۔ امور اوسکے ترقی زیادہ کے۔ خیالات اوسکی
ترقی پر۔ جہاز پور۔ دشواری راستہ۔ وارد ہونا بوندی میں۔ صورت دربار۔ ملاقات ساتھ راو راجہ خرد سال۔
متابعت مصنف۔

باب دہم

رسوم راج ملک۔ لیاقت ذاتی راو راجہ اور اوسکے بھائیوں کی۔ ملک لگانا۔ ملک اول مصنف کتاب ہدائی بحیثیت
نایب گورنمنٹ انگریزی کے لگایا۔ رسوم۔ پیغام والدہ راجہ۔ بلونت راو گوترا والا۔ بہورا۔ وزیر۔ اختیارات
اور مزاج ان دونوں عمدہ داران کے۔ انتظام جو مصنف کتاب ہدائے کمال ملاقات اور گفتگو ساتھ رانی کے۔ تحریری اور
تواریخی تلاش مصنف۔ مالگداری بوندی۔ اوسکی امید آئندہ۔ روانگی بجانب مقام کوٹہ۔ حالات فروع خرد مقام بارا۔ راونا
طریق تشکار سہرونی۔

باب یازدہم

گذر کندرا۔ تاشا بالا کوکھاٹ سے بیچ بچل کے۔ نشانات جو بنجارہ لوگ لگانے تھے۔ مکانات اتیت جوگی۔ اوسکی صورت
متوجش۔ مصنف کا چلیہ ہونا۔ سردار مقام۔ اوسکا بیان اصل بزرگ سیسودیا سے۔ مندر کلان برولی۔ خیالات
نسبت اوسکی تعمیر کنندہ کے۔ مقام برولی۔

باب دوازدہم

جولی لینے بہنور ویرا چمیل۔ نشان و شوکت تاشا۔ بیان جہنم اور کوہ درمیان چمیل کے جو راسی علاقے میں ہیں۔ دھارو سکی
بیان نہایت کم چوری ہے۔ زور می لینے سنگ پارہ جو بہنور میں سے نکلے ہیں۔ تاشا لنگا و بہیو کا۔ دہان جو مندر اور
جھاو گاہ عظیم ہے۔ بیان اوسکی تعمیرات کا۔ مندر کلان جو نسبت دیگر مندر ہاؤ گروہ میں کے ساخت جدید معلوم ہوتا ہے۔ ویرانی
ان عمدہ نمونہات فنون کی۔ تاثیر سنہری۔ امر محل نہایت کلان۔ نادلی۔ ناکا جی کا گڈہ لینے راجہ ماران جسکا نام کشک ہے اوسکا
کند۔ پارہ ہاؤ عمارت۔ چھتری جسونت راو پوٹو لکر۔ اسب ہو لکر۔ فیمل ہو لکر۔ بھانپورا۔ انیت اور سیو دی اعلیٰ علاقہ کی
گردت۔ نشانات راجہ ساتل پاتل عمدہ پانڈو۔ سنگ ریزی و سنگ سنخ۔ خار ہاؤ دھو منار۔ بیان خار ہاؤ مندر۔ بیانات
صورت فار کے۔ ایک جانب علامات میں اور بجانمب دیگر علامات برہمنان۔ صورت جین کے دیوتا کی۔ مجیم کا بازار۔

باب سیزدہم

راستہ اوس زمین جسے استہ مولسون صاحب واپس آئے تھے۔ جنگ مہلی۔ شجاعت امر سنگہ بارا رئیس کوٹلا۔ کار روڈائی جزل
مولسون صاحب کی بیچ بہار کے۔ کنوا۔ شگفتہ شکل ملک کی۔ جمال لڑائی۔ مندر۔ مراعات نسبت تجارت شہر کے۔
تدائیر شایستہ نایب کی بیچ قایم کرنے اس بازار کے۔ عام ملاقات باشندگان پاشن۔ شہر قدیم۔ بیانات نسبت اوسکی بنیاد کے۔

گزشت ویرانہ باغ قدیم کی - عمدہ نقاشی اور کاریگری مندر - تحریرات کندہ - خوب قدرتی سرحد بروئی اور مالوہ کا لڑا - چھاؤنی فرخ کوٹہ - چھاؤنی
پشاور - گگرون - ترابن پور - گھٹہ کندہ - تحریرات کندہ - حالات رئیسان گھٹہ - چھاؤنی بھیم - ویرانہ - اسکو راجگان قوم
بارا - واپسی بمقام کوٹہ - شکار میدان - مولف کتاب ہذا پر حملہ آور ہونا ایک خاک صحرائی کا - ویرانہ مقام اکمل کندہ -

باب چہارم

۹۱۱ تا ۹۱۵
دکن مقام بینال کو - تفصیل حالت زبون جسکو نشی کہتے ہیں - مقام بھولی - تحریرات کندہ - قدیم تواریخ بھولی - شہادت اس
امر کی کہ جو بان نے تخت دہلی بادشاہان تانا سے چھین لیا تھا - معاہدہ مذہب چین - تحریرات کندہ - مندر باغ بھیمو - گزشت ویرانہ
رئیس بھولی - دختر رئیس مذکور جو سستی ہوئی تھی - مقام بینال یا جمانال - اسکا موقع لائق تصویر - تحریرات پر پختی راج جو بان
کندہ سلاطنت واقعات زمانہ بی حیدر - روایتی بمقام بگو - مقام بادوا - قلعہ الوبار - شجرہ رئیس مذکور - بدعاؤ سستی جسکی شادی
نہیں ہوئی تھی - یادداشت ہارا اب تک سلاطنت اقوال قدیمہ کی رکھی ہے - مقام یاد واسی روانہ ہو کر وارد بمقام بگو ہوے -

باب پانزدہم

۹۱۵ تا ۹۲۹
مقام بگو - واردات عجیب معنی کو فائدہ ہوئے - انہما رہ پسند احسانندی راوت - افواج مرشد بگو سی - علاقہ راوت کا
حلیط ہونا - دوبارہ ملنا اسے - چور - چراغ اکبر - نیلات اور ویرانہ چور کے بیان شہر کتاب کمان رس سے اور خیالات
گشت شہر کی - اصلیت بگراوت تحریرات کندہ - فہرست - واپس آنا اور دیورین - اختتام قلمحات

فہرست تصاویر

نمبر شمار	تصویر	مندر صفحہ	نمبر شمار	تصویر	مندر صفحہ
۱	قلعہ محل مقام بوردی	۵۲۸	۱۲	کار سنگھ اشی پر نقش ونگا بمقام چندراوتی	۸۹۶
۲	سپرگاہ شہزادہ کوٹہ	۶۱۲	۱۳	درواز مسجد مقام چندراوتی	۸۹۷
۳	مقام بوردی - حصہ عمارات شکستہ کندہ	۸۵۲	۱۴	مند مقام چندراوتی کے چتر ونگا	۸۸۶
۴	مقام بوردی - مندر سنگ تراشیدہ کی	۸۵۵	ایضا	بر نقش ونگا	۸۸۷
۵	برودی گوشہ کی تصویر		۱۵	ویرانہ مندر پٹن سوماتہ مقام سولیر	۸۸۸
۵	مقام بوردی - سقف و پلین مندر	۸۵۶	۱۶	ستون مندر مقام چندراوتی	۸۸۸
۶	بقیر عمارت مندر مقام بوردی فریبنا پور	۸۵۸	۱۷	ویرانہ بھیم پادری	۸۹۲
۷	مند گنگا بہاؤ در صحرائی گاہی بمقام سیوار	۸۶۶	۱۸	ستون کندہ درہ کندہ	۸۹۵
۸	مند گنگا بہاؤ	۸۶۶	۱۹	مند بینال بمقام سیوار	۹۰۲
۹	شہید شاہ مالک بر فوارہ اجمیر	۸۶۸	۲۰	بمقام سیوار مندر بینال	۹۰۲
۱۰	مند اندرون غار کوہ مقام چند دلی اتر	۸۷۶	۲۱	بمقام چنوبیل کھیا	۹۲۰
۱۱	دروازہ مندر مقام چندراوتی خاص مقام پرستش	۸۸۶	۲۲	ستون قلعہ چنور	۹۲۲





حضور شاہنشاہی نے ازراہ پرورش منظور فرمایا کہ جلد دوم تواریخ راجستان بنام نامی واسم گرامی حضور شائع کی جائے *

بیچ اہتمام کرنے اس جلد کے میری کوشش بیچ تحریر کرنے صحیح حالات ریاستوں کے جنگا اصل اصول مربی گری حضور شاہنشاہی ہے مصروف ہوئی ہے اور ثبوت اس امر کا کہ یہ طریق مریدانہ موافق امر ہے عوام ہے اس سے ہو سکتا ہے کہ جنگ و جدل اور قحط اور بے انتظامی اور سکے استیقام میں رخنہ اندازی کرنے سے مجبور رہے گوراجپوتوں کا قول متفقہ اور مطلب بالاتفاق گدی حکومت ہے میری دعا یہ ہے کہ یہ طریق جاری اور ساری رہے اور شوق اقتحاح ملک اور غلط نمائے صاحب تدبیری ملک ہم لوگوں کو ترغیب برباد کرنے آزادی حکومت ان ریاستوں کی ندرنگے جنہیں سے بعض ریاست بمقابلہ ہنگامہ ہا وہ صدی کے قائم اور ثابت قدم رہی ہیں *

مجھے امید یہ ہے کہ میری دعا سے مربی گری حضور شاہنشاہی نسبت ان اقوام شجاع و ظلم رسیدہ قدیم کے گستاخی میں شمار نہ کی جائے گی اور اس مربی گری کے عوض یہ راجپوت دشمن شاہنشاہی کو اپنا دشمن تصور کر کے زیر سایہ علم بادشاہی وہ کیسے پایا کرینگے جو ایک علامت ان کی اقوام میں فتح کرنے یا قتل ہو جانے کی ہے *

خواہش دلی فدوی کی یہ ہے کہ تخت شاہنشاہی کے گرد ہمیشہ ایسے سردار نامدار حاضر رہیں جو مانند ان اجپوتوں کے مواقع خطرناک میں مغل احکام اور کار گزار رہیں فقط

عذری
فدوی رعایا و ملازم چان شاہجیس ٹاڈ

تہیہ

بیچ شائع کرنے اس آخر جلد تواریخ راجپوتانہ کے میں وہ امر برہمے کار لایا جو مجھ پر نسبت اور اقوام کے لازم تھا جن میں نے اپنی زیادہ تر عمر صرف کی ہے اور ہر چند ایسے امر میں کوئی شخص منظوری عوام کی نسبت میرے زیادہ قدر نہیں کر سکتا مگر میں چند ان خواہان اوس منظوری کا نہیں یہی عرض ہے کہ خبا کو کر میں نے اس کتاب میں درج کیا ہے یعنی فرحت افرا باشندگان راجستان اور انکی نسبت ترجمہ پیدا ہو *

مجھے یہاں زیادہ بیان تواریخ ہندوستان کا نسبت حالات مندرجہ تمہید جلد اول ضرور تھا اور مجھے امید ہے کہ جو درباب کتب تواریخ ماضیہ بہت کم مشابہت درمیان ہندوستان اور ملک یورپ کے ہے اور مدت سے یہ لازم عدم موجودگی کتب تواریخ پاستانی نسبت اہل ہند کے عائد ہوتا ہے یہ الزام حالات مندرجہ صدر سے رفع ہوگا اب مجھے اندیشہ یہ ہے کہ وہ حالات زائد اور فضول متصور نہ ہوں *

میں اپنے خیال میں باطمینان ثابت کرتا ہوں کہ جو کوئی اس کتاب کی ضخامت کلان سے دل برداشتہ نہ ہو کہ تاویل اور بدل اس تواریخ کو ملاحظہ کرے گا وہ بلا تاویل خوب واقف حالات اقوام ہندو سے ہو کر بنیاد اور ترقی ہر ایک ریاست راجپوتانہ سے اور نیز حالات و خصلت باشندگان سے جن پر آئندہ ہمارا قیام ہندوستان میں منحصر ہوگا اگر کسی حاصل کرے گا *

جو کچھ حالات جدید دربارہ اصلیت اقوام صفحات ہذا میں خواندہ ملاحظہ کرے تو بالعوض اور انکے البتہ میں تجرک بلندی نظری مستدعی استحقاق بالاثرا ہوں اور نہ بابت صرف تقریر متقدمین (یعنی باعث تحریر کرنے حالات تعمیر معروض نسبت اصلیت اقوام کے میں مستدعی تحسین و آفرین درجہ اعلیٰ کا ہوں) انسان کو ہر صورت میں ملاحظہ کرنا اور مختلف فرقہ ہائے مذہبی کا اثر ہیئت مجموعی انسان دیکھنا ہمیشہ باعث فرحت دلی ہے اندازہ کا ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ بیان خصائل مفردہ جو اس کتاب میں درج ہے حیطہ واقفیت کو جو ترو دو کرنے والے اس وسیع میدان تقریر کو نسبت مختلف فرقہ ہائے انسان کے حاصل ہو کے زیادہ تر وسعت بخشنے کا جن وجوہ اور صورتوں سے ان ریاستوں کو ساتھ حال میں اتفاق کیا گیا ہے اور نہیں ہر ایک علامت سیرت عامہ قوم اور نیز ہر ایک بیان زبانی حالات عجیبہ ماضیہ جو ہر کوئی انکی خصوصیت سے واقف کر کے اوس قوم کی دوستی اور پاسداری پر آمادہ کرتے ہیں نہایت کار آمد ہو سکتا ہے جس قدر زیادہ ہم انکی تواریخ کو ملاحظہ کریں گے اوس قدر زیادہ خوب ترین وجوہ سے ہم ان کے معاملات تنازعات باہمی اور اصلیت عمود خراج گزاری اور عہدہ منصفیہ اخراج ہمدیکر اور باعث قوت اور ضعف

ہمیت مجموعی سے آگہی حاصل کرنے کے لئے اس واقفیت کے ہم از روئے انصاف اولیٰ کے معاملات قومی کا انفصال نہیں کر سکتے اور اپنے واسطے صرف ایک طرح کی حفاظت بیچ عالم عداوت قلبی عامہ پیدا کر سکتے ہیں * میری غرض اس کتاب میں یہ پیش نظر رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس میں حالات اقسام و انواع درج ہوں میں نے ایک نہایت کلاں ملک کو فتح اور آبادی جو ایک جزوی نفری غیر ملک نے حاصل کی تھی بیان کیا ہے اور شاید زیادہ تر طول کے ساتھ تصریح حالات جزوی سلطنت طویل الایام راجہ اجیت سنگہ و جنگ سی سالہ کی اس غرض سے کی ہے کہ قوت ایک ریاست خرد منجمد ریاست ہائے خرد ملک ہذا کی محال ظلم رسیدگی بمقابلہ قوت عظیم اپنے دشمنوں کی ظاہر ہو اور یہ وہ مقام اونکی تواریخ کا ہے جسکو وہ لوگ جنگ و قوت حاکمی حاصل ہوئے اور ملاحظہ کریں کیونکہ اوزنگ زیب کو بھی کوئی وجہ شبہہ درباب استحکام اور قیام اپنی حکومت کے مثل ہمارے نہ تھی مگر اب خانہاں تیموریہ کی حالت دیکھو کیا ہو گئی آمدنی ملک مارواری کی استعداد کم جب قدر اب ہے آخر سلطنت اوزنگ زیب میں ہو گئی تھی تاہم اس ریاست نے اپنی حملہ کالیف پر سربر ہو کر فوج جرار آراستہ کر کے افواج شاہی کو زیر و زبر کیا پس بھولنا رہے کہ باعث سوء رحم اوس بخش کو جو بہ سبب ظلم و تعدی سالہا سال پیدا ہوتی ہے بیکار تصور کریں اور نہ نسبت ان عالی مزاجوں کے وہ طریق مدغنی اور حقارت مرعی رکھیں جو ستم نے نسبت رعایاے عمل قدیم جاری رکھا ہے * تواریخ قوم ہٹی ایک سلسلہ اشتمال درمیان اقوام ہندوستان خاص اور اقوام غربی دریائے سندھ جس کو انڈوسینیہا کہتے ہیں تصور کرنا چاہیے اور گویہ حالات صرف سیر کرنے والے کتاب ہذا کو خندان دلچسپی نہیں بخشیں گے مگر جو لوگ شائق حالات قدیمہ کے ہیں ان کے غرض کرنے کو اکثر حالات جدید اس سے پیدا ہونگے اور نیز اولیٰ حالات جنگل کلاں سے جن میں اب تک علامات و نشانہاں شہر ہائے عظیمہ موجود ہیں جنکے ثبات اور قیام ابدی میں ایک وقت شبہہ نہ تھا *

ساوہ وضعی عارفانہ اقوام جٹ سے جنکی آبادیہا سے ویران شدہ پر ریاست بیکانیر بنیاد پذیر ہوئی ہے
ایک صورت طوائف الملوک کی گونا گونا تمام پیدا ہے یہ صورت انتظام بادشاہی شرقی میں کم تھی اور اس سے عادت
طبیعی آزادی اقوام قدیم جٹ کی پاتہ ثبوت کو پہنچتی ہے *
امیر اور اسکے ہمسایہ شیخا واٹی بیاعت ہماری سرحدات کے طق اور ملحق ہونے سے زیادہ تر قابل توجہ ہے عجیب
قسم کے حقوق متکاثرہ ہئیت مجموعی شیخا واٹی کے متعلق ہیں جن سے کلیتہ آگاہ ہونا حاکم کلان کو واجب اور لائق ہے
تاکہ غلط فہمی سے کوئی ایسی صورت انتظام کی پیدا نہو جس سے خرابی اذکی اور ہماری متصور ہو اس گروہ کثیر سے قوم

سرکمانی بھی جس سے ہم بالکل آگاہ نہیں متعلق ہیں عرصہ قیام گزرتا ہے کہ انکا ایک ننگی نسا دایا ہوا تھا کہ اوسکو تاخت اپنے دشمنان قدیم نڈارون کا بننے تصور کیا تھا +

قوم ہرقتی بھی نسبت شجاعت قوم ہر کے اوزیر بوجہ سیرت عجیب و سریرت غریب اوس شخص کے جس کے حالات کی نسبت اونکی تواریخ ختم ہوتی ہے اور جن حالات سے اصل مابیت عقل ناپسندگان اس اقلیم ایشیا کی ظاہر ہوتی ہے قابل ہمارے لحاظ کے ہیں +

در باب طریق اجتماع اس جلد کے جسطرح راجپوت عذر سور تسلسل کو ناپسند کرتے ہیں اوسیطرح اون کا مورخ بھی اس غرض سے تکرار مضمون ذیل کرتا ہے تاکہ علم نکتہ چینی اسپر نصب نہو کہ اوسنے اس جلد کو حسب قواعد تاریخ تالیف نہیں کیا ہے بلکہ بطور خاص بیان تحریر کیا ہے +

اخیر میں اوس عالم فاضل افسر خدا دوست اور عالی دماغ ابوالفضل کا طریق اختیار کرتا ہوں جو اوسنے حاتمہ تواریخ ہند میں مرعی رکھا ہے یعنی شکر خدا کا کہ بیکت مرحمت ایزدی تواریخ راجپوتانہ باعتماد ہو چکی اسکے سامان اور حالات کے جمع کرنے میں مجھے نہایت وقت عائد ہوئی تھی اور ایسی پریشانی بیچ تحقیقات تواریخ مختلفہ کے اور صحیح کرنے حالات مختلفہ راجگان راجپوتانہ کے لاحق ہوئی تھی کہ میں نے مایوس ہو کر ارادہ ترک کرنے اس امر وقت طلب کا کیا تھا مگر حکم قضا کوئی رو نہیں کر سکتا مجھے امید یہ ہے کہ جن صاحبوں کو حالات صحیحہ بہ نسبت احوال مندرجہ کتب ہذا دریافت ہوئے ہوں وہ میری غلطی پر نظر فرما کر میرے نتیجہ مشقت کو منظور فرمائیں گے +



مقام یو رک پلیس پورٹ من سکواہ

تاریخ دہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۷ء +

حالات ماروار

باب اول

مختلف وجہ تسمیہ ماروار۔ اسناد تواریخ پاستانی۔ شجرہ انساب یاتی۔ خاندان راٹھور جو ملک مذکور ماروار میں سکونت پذیر ہیں اور جو اولاد راجگان پوتن مقام پارلی پور میں۔ شجرہ ثانی۔ نین پال اوسکی تواریخ۔ فتح قنوج۔ قواعد خاندانہ سے راجپوت۔ سوچ پرکاش کتاب قدیم کرند ہل کوئی۔ راج روپک کہیات حالات صنغر سنی و حکمرانی اجیت سنگ۔ بکچہ ولاس۔ کہیات سوانحات عمری۔ دیگر کتب معتبرہ یون واسواس یعنی اقوام ستہیا ہندوستان سیرہ خاندان راٹھور بنام کام دھوج راجہ جے چند راجہ قنوج۔ وسعت و شان و شوکت قنوج قبل از فتح مہند تا اندیم انتظام عظیم قنوج۔ خطاب منڈالک۔ اغرا خدائی راجہ مذکور۔ سونیر جگ بے چند۔ ناتمام رہنا اور نتیجہ اوسکے۔ حالت ہندوستان۔ چار راج ہاسے کلان مہود۔ دہلی۔ قنوج۔ میوار و انہل دارا۔ شہاب الدین غوری۔ حملہ ہندوستان۔ غالب آنا اوپر چوہان راجہ دہلی۔ حملہ قنوج۔ بربادی قنوج بعد عرصہ سات سو برس کے۔ وفات جے چند۔ تاریخ وفات۔

اسم ماروار غلط العام مارو وار ہے جو دراصل مارو ستھل یا مارو ستھان یعنی آبادی مردگان تھا اوسکو مارو دیس بھی کہتے ہیں اور یہ وہ ملک ہے جسکو متقدمین مورخان اہل اسلام بنام مردیس بیان کرتے ہیں شاعران ہندی اسکو موروہر بھی کہتے ہیں جو مترادف مارو دیس کا ہے اور رعایت وزن شعر کے لیے بعض وقت صرف مارو کہتے ہیں گو یہ ملک اب اوس ریاست پر محدود ہو گیا ہے جو زیر فرمان خاندان راٹھور ہے مگر سابق میں اور دراصل ملک وسیع دریائے ستلج سے تا کنارہ سمندر شمار کیا جاتا تھا *

ایک مختصر شجرہ انساب راٹھور حاکمان ماروار کا سابق یعنی جلد اول میں تحریر ہو چکا ہے لہذا ہم اس وقت مختصر حال درج کرنے کے جب تک شجرہ انساب کسی خاص مقام پر اپنی اصل قائم کرے اور بلند فطری راٹھور لوگوں کی جنکے فروغ یعنی ساکھانہایت جلد اس ملک آبادی مردگان میں مبسوط ہوئے ہیں۔ خاندان آذاب یعنی سوچ سے اپنا سلسلہ قائم کرتے ہیں اور چونکہ مرکز اور منظوریہ ہے کہ درباب اونکی اصلیت کے اونکا ہی بیان لیا جائے لہذا ہم اوسکے قدیم حالات کا خلاصہ جکا ذکر بعد ازین ہوگا کہ انکے اور مخلوط کر کے یکجائی سب حالات مثل بیان مندرجہ تواریخ میوار نہیں کریں گے بعض مقام پر ہم صرف ترجمہ دلچپ مضامین کتب راٹھور کا واسطے ملاحظہ ناظرین کے

دبج کریں گے +

اب ہم اون کتب اور تحریکات سے شروع کرتے ہیں جسے مکمل ہو سب حال دست یاب ہوا ہے اول شجرہ انساب راٹھور جو مکمل ایک یا تینے جین کے گورونے معبد مذہب سے جو ایک تہیم شہر مارواکھا ہے دیا تھا یہ شجرہ قریب پچاس فیٹ لینے قریب سترہ گز طول میں ہے اور شروع دیوتاؤں سے کر کے پیدائش راٹھور اوس میں راجہ اندکی استخوان پشت سے کی ہے اور گونسو نام سے راجہ پرلے پور کو والد براسے نام قائم کیا ہے راٹھور کو گون کو پرلے پور کے حالات سے صرف اس قدر لگتی ہے کہ مقام مذکور بجانب شمال تھا مگر خاندان منظرہ اون کے مورث سے جو ایک راجہ پیل قوم اسوایا انسی تھا مکمل ثبوت اصلیت اس خاندان راجپوت کی تنک قوم سے ہونے کا پایا جاتا ہے +

اون کی تاریخ قدیم میں من بعد بیان اصلیت کنبہ کنج یعنی قنوج (یعنی استخوان پشت زن باکرہ) اور اصلیت کاما دھوج (یعنی جندہ کام کا) جسکو غلطی سے کام دھج بھی کہتے ہیں اور یہ لقب راجگان قنوج کا تھا شروع کر کے اون تیرہ فروع کلان راٹھور اور اون کے گوترا اور آچار اور شجرہ خاندان پر ختم ہوتا ہے (گوتم گوترم وندنا ساکھا سوکرا چاچ گورو گرتی اگنی دکھانی دیوی)

ایک اور شجرہ نہایت قدیم میں شروع اوس زمانہ سلف سے ہے جسکا حال تحقیق معلوم نہیں ہوتا اوس میں بہت نام دھج ہیں مگر کچھ سو اٹھ اون کے ثبت نہیں ہیں اوسکی بزرگی بس اس قدر ہے کہ اوسکو قوم مذکور نہایت تعظیم سے کہتے ہیں ہم حملہ حالات جو تین پال سے پیشتر کے ہیں ظلم انداز کرتے ہیں اس میں پال نے سرت ۵۲ (سنتیک) میں قنوج فتح کر کے راجہ اسجے پال راجہ قنوج کو قتل کیا ا سوقت سے یہ قنوج قنوجیا راٹھور کہلاتی ہے یہ قوم بخلا اون چار قوموں کے ہے جنوں نے یونانی حکومت ملک بیکٹر یا کی رائی کی تھی اور قدیم مورخان ہند اس قوم سوا کو اپنے خاندان پیشین کی ایک فرع عظیم بیان کرتے ہیں اور بے شک حملہ تنک ہندوستانی یعنی جو تنک ہندوستان میں تھے دریائے گنگ سے دریائے گنگ تک سب ایک قوم کہتے +

۵۷ یہ ایک امر تعجب کا ہے کہ چار صدی سے پیشتر کی کوئی تاریخ کسی خاندان اسے کلان راجپوت کی موجود نہیں یہ سب شمال سے آئے تھے اور یہ وہ وقت تھا کہ جب خانانہ سے چنگ وسط ایشیاء سے نقل و حرکت سپاہیانہ کر کے اس جانب آئے تھے اور انہوں نے ریاست اسے مختلف ملک پنجاب میں اور کنارہ سندھ یعنی گنگ پر قائم کی تھیں یہ لفظ پال جو اخیر میں ہزام کے ہے ان تاخت آوران کی قوم رزویل جو پالی کے نام سے تیرا دن ہے +

شجرہ میں ہے چند تک کا حال جو اخیر راجہ قنوج کا تہا درج ہے شروع اس بیان سے ہے کہ راجہ جے چند کا برادر زادہ سبوجی یا سبواچی نامے سے چند برادران جو شکستہ حال حکومت طاقت دار قنوج سے تھے وطن سے فرار ہو کر جنگل مارواہ میں مقیم ہوئے اور ختم اوپر وفات راجہ جیونت سنگھ بیچ سمت ۱۷۴۳ء (سنگھ لایع) کی ہے اس میں بیان جملہ فروغ کلان و خرد کا اوس وقت تک کا ہے جب تک وہ سب ملک مارو میں محیط ہو کر آباد ہوئے *

احوال اسم نویسی انساب یعنی بیان نامہائے نباتات اول سے آخر تک اوس حالت میں باعث دل برداشتگی نہیں ہوتا جب وہ ہکونٹو نہاے نباتات سے یعنی غم سے شجر کے پیدا ہونے اور اوسکے درخت سایہ گستر ہونے تک گئی ہے اور حالات سوانحہ عمر کو معلم اخلاق اور مورخین کو کچھ امداد نہیں دیتے مگر ناظرین قدرت کو اوس سے وہ مادہ حاصل ہوتا ہے جو اور کسی حالات حیوان ناطق سے اوسے میسر نہیں آتا سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سخت جے چند کا سگوا ہو گیا یعنی جے چند کی سلطنت تباہ ہو گئی اور سکے برادر زادہ نے جزوی آدمی لیکر جنگل ہند میں ایک رئیس خود کی لازمی اختیار کی بیچ عرصہ کم از چار سو برس کے ان جلاوطنان کنارہ گنگا کی اولاد تمام جنگل میں آباد ہوئی اور تین مقامات قیام خود مثل دارالریاستہ قائم کیے اور طبعات اپنی ہمراہی سپاہ کے واسطے تعمیر کیے اور اسقدر کثرت انکی ہو گئی کہ بمقابلہ شاہنشاہ دہلی پچاس ہزار آدمی ایک مورث اعلیٰ کی اولاد سے میدان جنگ میں صف آرا ہوئے تھے کیا مختلف حالات ان لوگوں کی افزائش مخفی بیچ نظر ادن اہل اسلام متحیا بان ملک قنوج کے پیدا کرتا ہے جنگی پنج پشت ناوقف محض وجود قوم راٹھور سے رہی تھی اور انکو جب یہ حال پر تعجب معلوم ہوا جب وہ بیاعث بلند نظری شیرشاہ بمقابلہ اولاد سبوجی آئے اور اس اولاد سبوجی کی شجاعت سے اوسنے یہ زبان پر لایا کہ تمہنے اپنا تخت دہلی صرف ایک مشت جو کے واسطے ہاتھ سے دیدیا تہا مراد یہ کہ صرف ایک اراضی کم حاصل کے واسطے قریب تھا کہ ادن کا تخت دہلی ہاتھ سے جاتا رہے *

کون اثر دلپذیر ہونے سے باقی رہ جاتا ہے جب ہم یہ سمجھیں کہ خیال رشتہ داری اس بڑے گروہ متفقہ کی ہر ایک شخص کے دلیں اثر پذیر ہے اور ہر ایک شخص ہمیں یہ بتا سکتا ہے کہ اس درخت کلان کی فلانی فرع سے اوسکی اصل ہے اور اصل درخت سے کوئی جدا نہیں اور اپنے اصل رشتہ کو فراموش نہیں کیا جو نتیجہ اخلاق اس گروہ کا نظام پیدا کرتا ہے وہ سوانحہ نگاران اسوجہ سے قلم انداز کرتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ جو امر عام فہم ہوا اوسکا تحریر کرنا سبیل حاصل ہے اور اوسکے تحریر کرنے سے اوسکی کتاب میں سوائے اندراج اسماء اور کیا ثبت ہو سکتا ہے مگر یہ امر اولاد سبواچی کے نہایت قابل پسند ہو سکتا ہے *

تیسری کتاب سوچ پرکاش تصنیف مسے کرندیان کوی نیے شاعر مندی کی ہے جسے اس کتاب کو بیچ عمدہ حکم راجہ
 ابھے سنگھ تصنیف کیا تھا اس کتاب میں سات ہزار پانچ سو شلوک یعنی بیت ہیں اسکی نقل اصل کتاب سے تحریر
 کر کر راجہ مال نے سلسلہ میں ہمارے پاس بھیجی تھی (یہ کتاب اب کتب خانہ شاہی سو سائٹی ایشیا میں رکھ دی گئی
 ہے) اس کا وہیے کتاب نظم میں حسب قاعدہ سترہ احوال راٹھور کا شروع پیدائش سے تا بہ سو ترہ تحریر ہے
 بعد ازین کچھ حال کسیکا تا بعد کام بیچ مندرج نہیں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کام بیچ خطاب میں پال کا بعد فتح قنوج
 ہوا تھا اگرچہ کرندہ بان نے یہ سب حالات تحریرات راج سے حاصل کیا ہوگا مگر وہ کلیہ مطابقت اوس شجرہ انساب سے
 جو منڈئی سے حاصل ہوا تھا اس شاعر کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ اوسکو نہایت جلدی تحریر کرنے اوس حال کی تھی
 جس سے ظاہر ہوتا کہ کون بانی خاندان راٹھور ملک ماروار میں تھا اور اسی وجہ سے مختصر حال شکست اور مرگ کے چند
 کا تحریر ہوا ہے اور شاعر مذکور اوسکی اولاد کا حال بھی مفصل تحریر نہیں کرتا گو اوسنے اون سب کا نام اندراج کیا ہے
 اور واقعات بزرگ بھی حوالہ قلم کیے ہیں یہ اختصار نویسی تا بعد حبونت سنگھ جد ابھے سنگھ جسے حکم تحریر کرنے
 سوچ پرکاش کا شاعر مذکور کو دیا تھا جاری رہی ہے *

ایک اور کتاب راج روپک اکھیات تھی یہ کتاب حالات ابتداء سے سوچ نبی سے یعنی جیسے یہ فرقہ مقام جو دہیا
 میں پیدا ہوا تھا شروع کرتی ہے بعد از ان سنجی کا نقل کرنا اپنے وطن سے بارادہ قیام دوامی مقام دیگر تحریر
 اور اسی وقت سے تا ہونفات راجہ حبونت سنگھ مثل کتاب سبق الذکر اس میں بھی حالات بہت کم تحریر ہوئے
 ہیں مگر اس میں حالات تمام مکالمات صغیرینی اور سلطنت اجیت جو بعد حبونت کے گدی نشین ریاست ہوا تھا اور
 نیز حالات ابھے سنگھ تا باختتام جنگ سر بلند خان صوبہ گجرات مندرج ہوئے ہیں قطع نظر تصرفات بے سود تاریخ
 نویسی کو یہ صریحاً ایک تاریخ اون واقعات کی ہے جو سمت ۱۷۳۵ (۱۱۵۹ ش) سے سمت ۱۷۸۷ (۱۲۳۲ ش) تا
 تک واقع ہوئے تھے اور یہ وہی حالات ہیں جہاں تک سوچ پرکاش ختم ہوا ہے *

کچھ اجزا ابھے بلاس کے بھی جو ایک کتاب لاکھ بیت یعنی دو ہون کی ہے حکومتیاب ہوئی اس میں خاص کردہ
 حالات درج ہیں جو عہد حکومت اوس راجہ کے واقع ہوئے تھے جسکے نام سے یہ کتاب طیار ہوئی ہے یعنی بچے سنگھ
 ولد سخت سنگھ اوسمیں بیان اوس جنگ کا تحریر ہے جو فیما بین بچے سنگھ اور اوسکی ہمیشہ زادہ رام سنگھ ولد ابھے سنگھ
 کے وقوع میں آئی تھی اور جسکے باعث مرثا لوگ ملک ماروار میں داخل ہوئے تھے *

ایک اور کتاب سے جسکا نام صرف اکھیات ہے مگر وہ حالات معلوم ہوئے جو متعلق سوانحہ عمری راجہ اورے سنگھ

رفیق اکبر بادشاہ اور اونسکے فرزند راجہ گج اور بنیرہ یعنی پوتا بیری جیونت سنگھ کے ہے ان کتب سے اصل حال سیرت اور عادات راٹھور کا واضح ہوتا ہے *

ماورائے ان کتب کے میں نے ایک ہوشیار اور با علم آدمی سے جو عمدہ مغز پر بمقام جوہ پور مدت دہائی سے سرفراز تھا کھل حالات وفات اجیت سنگھ یعنی ۱۷۲۹ء سے تاہ ۱۷۸۷ء جس سال میں گورنمنٹ انگریزی سے عہدہ آ ہوا تھا لکھوایا اس شخص کے بزرگ عہدہ ہائے جلیلہ و مغز پر اس ریاست میں مامور تھے اور یہ شخص گویا تواریخ زندہ حالات گذشتہ و حال کا تھا *

کتب وغیرہ مذکورہ بالا سے اور راجگان تسلط اور عمائد اور وکلا اور عیال سے گفتگو کرنے سے ہم نے حالات راٹھور مندرجہ کتاب ہذا جمع کیے ہیں اور گو فی الحقیقہ اوائل یعنی شروع میں یہ کتاب خالی از اندراج واقعات ہے مگر بعد ازاں بکثرت ملو واقعات سے ہے *

ایک شرح انساب خاندان راٹھور کی اسمیں شامل کی گئی ہے اوس سے حالات فروع کلان کا جو اس سے نکلے یا پیدا ہوئے ہیں واضح ہوگا اور ان فروع کی اولاد اب وہ ہیں جو اب بھیوادی جو باہم جنگ میں شریک ہو جاتے ہیں مشہور ہیں اس شرح انساب سے باوی النظر میں دعاوی اور استحقاق ہر ایک خاندان کے واضح ہونگے اور گویا ہمیں نکرار اور نزاع سے وہ بحالت تباہ اب موجود ہیں اس حال میں بھی حاکم اعلیٰ کو بوقت ضرورت بلاپاس داری احدے استحقاق باہمی راجگان اور اونسکے رفقا کا معلوم ہوگا *

ہمارا ارادہ یہ نہیں کہ بیان اس امر کا کیا جاوے کہ راٹھور راو ونس یعنی سورج بنس ہیں یا نہیں اور ہیکو حجت اس امر میں ہے کہ پیدائش اور اصل راٹھور کی رتھ یا استخوان لشت اندر سے ہے اور نہ ہیکو تلاش اور ملک کی کرنی منظور ہو کہ شمال میں کس ملک سے اونسکے آبا و اجداد آئے تھے بلکہ ہم اکتفا اسپر کرتے ہیں کہ مداخلت آسمانی بیج امور خانگی راجہ پرلے پور بواسطے مخفی کرنے کسی عیب کے سی اور صاف ظاہر ہے کہ نام پول مع اسوایا اسی فوج شجرہ شہک باشندگان آنروے دریا سے سندھ سے مراد ہے شجرہ انساب سورج بنس اولاد بوبوہ اور آلا یعنی زمین سے جسکا ذکر جلد اول کے نقشہ اول میں درج ہے پیدا ہے کہ باج اسوا کے پانچ فرزند ان نے ملک واقع کنارہ درماے سندھ و آنروے سندھ آباد کیا تھا اور جو مختصر حال حملہ آوری سکندر پایا جاتا ہے اوسمیں حال اکثر اقوام مثل اب سینی واساکانی کا اسطرح درج ہے کہ اب تک یعنی شہگام حملہ سکندر تک وہ ان اضلاع میں سکونت پذیر ہیں *

اسوقت میں اکثر تہذیبیان قدیم خاندانہاے حاکمان ملک ہند میں واقع ہوتی تھیں کیونکہ اس عہد میں اکثر اقوام

سنجرائی مثل نہیں وپارتین وجیت نے آکر سرحدات غربی و شمالی منہدیہ آباد میاں سے متفرقہ قائم کی تھیں (اسکا ذکر احوال میواریں تہہ جلد اول میں درباب تحریرات جیت یا جت لکھا ہے) *

سمت ۵۲۶ (منشکج) میں نین پال نے قنوج حاصل کی اور اس وقت سے راتھور بنام کام دیج مشہور ہوئے مسے پدارت نین پال کا فرزند تھا اور اسکا فرزند پونجا نامے تھا اس پونجا سے تیرہ خاندانہاں کے کلان پیدا ہوئے اولکام اونکے بزرگون کے نام کے اخیر کام دیج شامل ہو کر مشہور ہوئے لینے

اول دہرم بہبواسکی اولاد بنام دغیر کام دیج مشہور ہوئی *

دوم بہانودا جسے بمقام کانگرہ افغانوں سے جنگ کر کے ابھے پور آباد کیا اسوجہ سے وہ ابھے پور کام دیج کہلانے لگے *

سوم دیر چندرا سنے اپنی شادی دختر میراچو بان اٹھل پور پٹن والہ کے ساتھ کی اسکے چودہ فرزند ہوئے اور وہ بجاہ وکسن جا کر آباد ہوئے اسکے اولاد ساتھ کیپولیا کام دیج کے نامزد ہوئی *

چارم امنہ بھی اسنے اپنی شادی پرمراراجہ گورا گدہ واقع کنارہ گنگا کی دختر کے ساتھ کی اور سولہ ہزار پرما قوم کے لوگون کو قتل کر کے گورا پر قبضہ کر لیا اسلیے وہ مسے باسم گورا کام دیج ہوئے (جو حال جلد نہم صفحہ ۴۴۴ ترجمہ ساہی ایسی ایک سوساٹی منسوب بمقام گورامین دیج ہے وہ متعلق ایک فرع خاندان قنوج سے ہے) پنجم سو جن بنو اسکے اولاد کو جبر کام دیج کہتے تھے *

ششم پرم جسے مقامات اور سا اور بوگلا تا کوراجہ تیج من یادو سے فتح کیا تھا *

ہفتم اہر جسے بنگالہ کو یادو سے لیا تھا اسوجہ سے اونکا نام اہرا کام دیج ہوا *

ہشتم بردیو اسکو برادر کلان نے بطور چراسی بنارس وغیرہ شہر و دیگر قصبات دیے مگر اسنے ایک شہر جدید بنایا اور اسکو بنام پارک پور مشہور کیا (اسکا حال پارکر کے سفر بجانب سندھ میں لکھا ہے) لہذا اس بردیو کی اولاد کا نام پارک کام دیج ہوا *

نہم اوگر پرہو یہ شخص ہنگ لاج چندیل کو تیرتھ کرنے گیا (ہنگ لاج اوپر کنارہ مکران کے واقع ہے) اور ہنگ لاج نے اسکی ریاضت اور جفا کشی سے غمیش ہو کر ایک تلوار چشمہ ہنگ لاج سے پیدا کر دی لینے جب یہ وہاں گیا تو چشمہ سے ایک تلوار نکلی اس تلوار کی برکت سے اسنے ممالک وکسن تا بکنارہ دریائے سونہ فتح کیا (اگر اسکا اعتبار

۱۰ شجرہ یاقی میں پدارت بنام بہرت تحریر ہوا ہے یہ غلطی کسی مولف کی ہے جسے کتب قدیم سے نقل کیا تھا *

کیا جائے تو ظاہر ہے کہ راٹھور راجپوت کل ہندوستان میں پھیل گئے تھے مگر میں صرف یہ زبانی بیان اسوئے
تحریر کرتا ہوں کہ کچھ نشانات ان اقوام کے (اوس ملک میں باقی ہوں) اوسکی اولاد جبہ بند کام وچ نامزد ہوئی *
دہم موکت من اسنے مقبوضات شمالی مسے بہان تنوار سے فتح کیے لہذا اوسکی اولاد بیر کام وچ مشہور ہوئی *
یاد دہم بہت اسنے بھر شہت ویک سالگی مقام کنکسر کو جو دہن کوہ شمالی پر واقع ہے مسے رودر سین سے جو
قوم کا پرگو جرتھا فتح کیا اوسکی اولاد بہر یو کام وچ ہوئی *

دوازدہم لنگل اسنے مقام کیر ودا آباد کیا اور کنارہ دریائے انک پر ساتھ اسور ونگے یعنی مسلمانوں کے وہ
جنگ آور ہوا اسکی اولاد بنام کیر ودا کام وچ مشہور ہوئی *

سیر دہم چند اسنے تارا پور واقع شمال کو فتح کیا اور چوہان تہرا والہ کی دختر کے ساتھ شادی کی اور اوسکو لیکر تھام
بنارس آیا (تہرا ایک شہر تھا جسکا ذکر اکثر فرشتہ نے اپنی تاریخ قدیم مسلمانوں میں کیا ہے) سطح ترقی سوچ نہیں
کی ہوئی *

بہبویا دہم بہبویا (اس سے نین پال پانچ یا چھ پشت پہلے ہوگا) راجہ قنوج کا ایک فرزند تھا اوسکا نام اچو چند
تھا (اسکو سوچ پرکاش میں ابھے چند لکھا ہے) اکیس پشت تک انکا خطاب صرف راجا تھا بعد ازاں راجہ
مشہور ہوئے اور بے چند - تربت - کنک سین - سہیس سال - میگ سین - بیر بہدر - دیوسین -
بل سین - دان سین - موکند - بہودو - راج سین - ترپال - سری پونجا - بچے چند - اسکو بچے پال بھی کہتے
ہیں اسکا فرزند بچے چند یہ بچے چند نایک قنوج مع خطاب دل نپگل ہوا (دل نپگل کے معنی گروہ لنگ)
ان راجاؤں کا کچھ حال سوانحہ و واقعات کا نین پال کی فتح قنوج سے لے کر اور اوسکے تیرہ فرزندان کے
مختلف مقامات پر آباد ہونے سے راجہ بچے چند تک وچ نہیں ہے اس راجہ تک ۹۳ سالع میں راجگی راٹھور
کنارہ گنگ میں رہی ہمکو صرف اکیس نام راجاؤں کے سات سو برس کے عرصہ میں ملے ہیں اگرچہ سوچ پرکاش
جس سے یہ سب حالات نقل ہوئے یہ منظر ہے کہ منجملہ ان راجاؤں کے اکیس شخص تھے کہ انکا خطاب راجا تھا
اور انکے بعد راجگی قائم ہوئی اور ایک امر ہم اور بھی متروک القلم ہوا ہے کہ کس شخص کو خطاب راجگی کا ہوا شجرہ
یاتی میں اکثر نام ایسے ہیں جو سوچ پرکاش میں وچ نہیں ہیں اور ہم سوچ پرکاش سے نقل کرتے ہیں منجملہ ان کے
ایک انگلت وچ تھا جو جس راج تنوار راجہ دہلی پر غالب آیا تھا اسکے عہد کا تحقیق حال ہمکو ملا ہے اور ہم اسمہاے
مندرجہ شجرہ یاتی مخلوط ساتھ نامہاے مشتبہ بالا بغیر بیکار اور مشکوک کر دینے دونوں کو نہیں کر سکتے اور چونکہ ہمکو

کہ حال انکا دستیاب نہیں ہوا ہے لہذا خواہ مخواہ صرف ناموں کے اختلاف میں اسقدر دقت پسند کرنی کیا ضروری
مگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خاندان نہایت عظیم اور ذی شان ہوگا اور جو واقعات اور سوانح میں پال سے راجہ چند
تک وقوع میں آئے ہیں وہ قابل یاد رکھنے کے ہیں اور اس میں شک اور شبہ نہیں کہ یہ سب تحریر میں آئے تھے
کیونکہ ہندوستان میں ہر زمانہ میں بھاٹ لوگ یعنی کوئے پیش تھے اور انکا کام تحریر سوانح تھا +
اگرچہ عظمت راج قنوج بوقت اوسکے تباہ ہونے کے محتاج ہتھشاد کا نہیں کیونکہ یہ حال چند کوئے اور مورخان
اہل اسلام سے ظاہر ہے مگر یہ عجیب اس امر کا ہے کہ اس شہر کی عظمت اور شان تواریخ راٹھور سے تو پائی جاتی ہے
مگر تواریخ چوہان سے بھی جو انکے دشمن تھے پائیدہ ثبوت کو پہنچتی ہے (یہ امر کتاب الیشی ایک رسرچر کی جلد نہم
و چاروہم سے جان بیان ہے چند اور بجے چند اور کوراہ کا ہے پایا جاتا ہے)

گرداگرد شہر قنوج کا قیس میل سے زیادہ کا تھا اور کثرت فوج کے سبب اوسکے راجہ کا خطاب دل نیگل تھا یعنی سب
گروہ ایک مرتبہ حرکت نہیں کر سکتا تھا بلکہ کچھ فوج کا مقام رہتا تھا اور کچھ فوج کوچ کرتی تھی اسکی شرح چند کوئی نے
اسطرح کی ہے کہ روز کوچ فوج پیشین مقام منزل پر پہنچ جاتی تھی اور فوج پسین منور اپنے مقام سے روانہ ہونے لگتی
تھی یعنی اونکی روانگی باعث کثرت فوج اتنا در راہ منزل مذکور امکان پذیر نہ تھی سوچ پرکاش میں تفصیل اس فوج
کثیر کی اسقدر وجہ ہے اور اسقدر فوج کہہی کسی ذی قوت راجہ سلف اور حال نے میدان جنگ میں نہیں بھیجی تھی
اسی ہزار سپاہ زرہ پوش قیس ہزار سوار پاکر والہ تین لاکھ پیدل اور تیر انداز و سفیریا وغیرہ و لاکھ سواے اسکے ایک
ابریاہہ لیلان خیر جنگ آوران سوار ہو کر روانہ ہوتے تھے +

یہ فوج کثیر واسطے مقابلہ یوکل لوگوں کے آزد سے دیاے اٹک تھی کیونکہ تاریخ میں وجہ ہے کہ بادشاہ غور دارکن نے
عبور دیاے اٹک کیا تھا مقام مذکور پر جا کر جے سنگہ میدان جنگ میں شامل ہوا اور نیل آب نے نام سنج آب کا
پیدا کیا وہاں شاہ حبش اور فرنگ جو ہرن سے باہر ہوتے تھے موجود تھے اور ان سبکو راجہ قنوج نے مغلوب کیا +
یہ ایک امر عجیب کا ہے کہ چند کوئی کہتا ہے کہ شہاب الدین کے ساتھ اوس جنگ میں فرنگ بھی تھے جنہیں
اوسکا راجہ پر تھی راج لڑا تھا اگر یہ صحیح ہے تو یہ فرنگ گروہ حجازان یا زایران تباہ شدہ یا مغرور شدہ ہیں ہونگے
تواریخ چوہان سے جو دشمن جانی راٹھور کے ہیں عظمت راجہ قنوج ظاہر ہوتی ہے اور وہ اونکو خطاب
مانداک یاد کرتے ہیں اونکو اس امر کا اقبال ہے کہ راجہ مذکور نے راجہ شمالی کو معلوم کر کے آہ مخرج گزار رہگا

راجہ شمالی سے مراد راجہ غری دیاے سند ہے +

کو قید کیا تھا اور اس نے دو مرتبہ سدھ راج راجہ اتھل دارا کو شکست دی تھی اور آخر کار بغیر واپسی عظمت اور قوت کے اس نے
سونیر جگ یعنی اشمید جگ کیا اور اس جگ میں اس کی غرت بلکہ پرستش بطور دیوتاؤں کے ہوئی یہ تو قیر جبین نہایت
نشان و شوکت کے رسوم ادا ہوتے ہیں اور اس سے اقبال بزرگی و برتری جہاں کا ہے ہر زمانہ میں باعث وقت اور
خرابی کی ہوتی ہے رسوم سونیر جگ میں ہر ایک کام ادا کرنے والے یہاں تک کہ صفائی رسوائی وغیرہ بھی متعلق خاندان
راجگان سے ہوتا ہے یعنی صرف راجگان حاضرین ہر امر کی تعمیل بذات خود کرتے ہیں اور بعد پانڈوان کے کسی راجا
ہندوستان نے مبادرت اس جگ کی نہیں کی تھی تھے کہ بکرم نے گوانیا سمت جاری کیا مگر اس امر کی دلیری جو راٹھو
نے کرنا تجویز کیا تھا نہیں کی تھی تمام ہندوستان میں بیانات عظمت سامان جگ مذکور سے ایک زلزلہ پیدا ہوا تھا اور
خطوط دعوت ہر ایک راجہ کے نام جاری ہوئے کہ اگر مدیج اس جگ پر نشان و شوکت کے کرے اور بعد اس جگ کے
شادی راجہ کی دختر کی ہوگی اور بموجب رسم سویمبر کے جو اس زمانہ میں مرعی تھا دختر مذکور جو گوہر کی مانند ج شایہ تھی اپنا
شوہر مجمع راجگان موجودین میں سے پسند کر لگی چوہان کو یہی شاعر نشان و شوکت و شور و شغب اس جگ کے
مکان کی بیان کرتا ہے کہ وہ باہر حیطہ بیان سے ہے اور اوسمیں جمع راجگان ہندو سوائے راجہ چوہان اور سمر موہا
کے حاضر تھے راجہ چوہان نے بچشم حقارت اس برتری راجہ مذکور کو دیکھا لہذا جے چند نے اولاد دونوں راجگان کی
صورت طلا سے بنوا کر خدمات رذیلہ تفویض اس کے کین راجہ چوہان یعنی پرتی راج کی تصویر طلائی کے سپرد کام پولیا
یعنی سبوجہ بردار بھی جگ کا کیا پرتی راج کو کہ اس کی تمام عمر بیچ امور سپاہیانہ و دلاورانہ کے گزری تھی دو وجہ حرکت
کی ہوئی یعنی محبت و معاوضہ اور اس نے عہد کیا کہ یا تو یہ دونوں امر حاصل ہوں اور یا جان بھی جاتی رہے تفصیل
اس کی یہ کہ راجہ نے عہد کیا کہ اس جگ کو اتبر کر کے محبوبہ قنوج کو مکان جگ سے لیجائے گا اوسمیں جمع شجاعان ہند
موجود ہوں اس امر کی تفصیل اوہتر جلدوں میں جو شاعر نے کوئی مذکور نے مرتب کی ہیں وجہ ہے راجہ چوہان نے
اس اپنے مطلب کو حاصل کیا اور بہرامی چیدہ جنگ آوران دہلی وہ بروز روشن راج کھاری کو قنوج سے لیکھا اور
پانچ روز تک جنگ سخت رہی مگر ایک مقام پر نہیں ہوئی یعنی چوہان اپنی ریاست کو جاتا تھا اور قنوج والی فوج اس کے
تلقا میں تھی اور تمام راستہ جنگ ہوتی جاتی تھی شاعر مذکور کا یہ بیان ہے کہ اس نے اپنے شکار کو نہیں چھوڑا اور
نام ابدی پیدا کیا مگر قوت دہلی کو برباد دیا اور جے چند نے بھی قوت قنوج کو زائل کر دیا اور دونوں راجہ جیسے تھے کہ
تینا دفع حملہ ہائے راجگان کرتے تھے شکار سلطان غوری کے ہو گئے سلطان غوری نے نزاع باہمی کو مفید اپنے
تصور کر کے ارادہ فتح دوامی کرنے دہلی کا کیا *

ہم بیان مختصر بیان اس حالت ہندوستان کا درج کرتے ہیں جس حالت میں وہ اس زمانہ میں تھا اور جس نسبت پر وہ
صد ہا سال پیشتر حملہ آوری محمود کے تھا +

ہندوستان میں چار ریاست ہائے کھان تھیں یعنی

اول دہلی تحت حکومت قوم تونو اور چوہان

دوم قنوج تحت حکومت رائہور

سوم پٹنہ زیر حکومت گملوت

چہارم اہل دارا ماتحت جوراس و سولنگھی

منجملہ انکے ہر ایک ریاست کے اکثر راجگان خرد خراج گزار اور خدمت گزار تھے +

سرحد درمیان دہلی اور قنوج کے کالی ندی تھی جسکو لینان سکے جغرافیہ دان کالندی کہتے ہیں دہلی کی حکومت اور

جملہ ممالک مغربی دریا سے سندھ یا انک اور جملہ اراضی کے تھی جو درمیان فروع اس دریا کے دامن کوہ ہمالیہ تک باکوہ

اراولی مع جنگل باہن کے تھی اور راجہ چوہان جو بعد تونو رکنی قوم کے گدی نشین ریاست دہلی ہوئے تھے ایک سو

رئیس ماتحت اپنے کر لیے تھے منجملہ انکے اکثر راجگان خرد تھے +

حکومت قنوج کی بجانب شمال تابدا من کوہ برہستان اور بجانب مشرق تابہ کاشی یعنی بنارس اور آگرہ سے دریا

چمبل تابہ اراضی چندیل (جسکو اب بندیل کہند کہتے ہیں) اور بجانب جنوب تابہ سرحد میوار تھی +

میوار یا مدیہ دار یعنی ملک وسطی کی حدود حسب تفصیل ذیل تھیں بجانب شمال اراولی اور بہت جنوب پر مراد پور ماتحت

قنوج) اور بطرف مغرب اہل دارا ہے اور اہل دارا کے جنوب میں ہمندرا اور مغرب میں دریا سے سندھ تا انک اور

شمال میں جنگل ہے +

ان سب راجگان کی جنگ ہائے عظیمہ کا ذکر موجود ہے چوہان اور گملوت قدیم سرحدی میں اکثر متفق رہتے تھے اور

رائہور اور تونو (جو قبل چوہان سے تھے) جنگ درمیان کالی ندی حد حاصل ہے اکثر اپنے خون سے اس ندی کو سرخ

کرتے تھے مگر کبھی جنگ ختم نہیں ہوتی تھی کبھی بیاعت شادی باہم متنازع رخص ہو جاتا تھا مگر ہر کوئی نہ کوئی وجہ تکرار کی

پیدا ہو جاتی تھی +

اگر ایام ماقبل محمود میں کوئی مسافر برابر ہائے یورپ کی کر کے اس راستہ سے جو ایام مابعد میں تھوڑے براہ پرین ٹیم

غزنین جو اموال مغرورہ ہند سے ملتی پذیر تھا دہلی اور قنوج اور اہل دارا انک اختیار کیا تھا سیر کرتا تو کس قدر زیادہ تھو

راجگان راجپوت کا درباب فضل و کمال کے اوسکو نظر آتا اور فنون میں ایسے ہی تھے اور علم حربہ میں کسی نوع سے کم نہ تھے اوس زمانہ میں ہر ایک ریاست کا انتظام شرق و غرب میں عقائد جنگی پر مبنی تھا خوش نصیبی یورپ سے قاعدہ طوائف الملوکی کا داخل ہوا اور اوسکے انتظام کو ایک صورت جدید بخشی اور ریاست سوم ہندوستان جو دراصل ایشیا کی ریاست سوم تھی اوسکو کچھ دخل اوس حکومت میں جہاں تک حمایت و سکی جانفشانی سے ہوتی تھی نہ تھا کوئی فن سوا سپہ گری کے عمدہ تصور نہیں ہوتا تھا اسوجہ سے اور بیاعتنا نزاعات باہمی قوم راجپوت ہنگام حملہ آوری سپاہ بادشاہان شمالی قتل ہو گئے ۔

شہاب الدین غوری نے ایسے نزاعات باہمی کو مفید مطلب تصور کر کے ہندوستان پر حملہ کیا اوسکا اول مقابلہ تریج چوہان دہلی سے جو پشت پناہ اور دمدہ ہندوستان کا تھا ہوا اور یہ راجہ مغلوب ہوا بعد ازیں شہاب الدین نے حملہ اوپر سے چند کے کیا یہ راجہ بیاعتنا مذکورہ بالا بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قنوج نے گوکل فصیح اور قوت اپنی پیش کی مگر سودمند نہ ہوئی اور قنوج کا یہ راجہ اخیر اولاد پر لے پور کے یوگ راجا ورن کا تھا جنگی حکومت اوپر کنارہ گنگ کے قائم تھی اس راجہ کو وہ مغل نصیب ہوئی جو موافق مذہب ہنود کے تھی یعنی دریائے پاک گنگ میں غرق ہو کر مر گیا جب وہ ارادہ فرار ہونے کا کرتا تھا ۔

یہ واقعہ سمت ۱۲۴۹ (۶۹۳ھ) میں ہوا تھا اور اس ہنگام سے عظیم اور کٹان شہر قنوج خارج از شمار شہر ہائے ہندو کے ہوا اور اسوقت چتیس خاندان راجگان ماتحت کوہ ہمالیہ سے کوہ بندہ پیا چل تک جو ماتحت بروہی سیک کے خدمتگزاری کرتے تھے اپنی اپنی ریاستہائے پری میں چلے گئے اگرچہ نام راٹھور کا کنارہ دریائے گنگ سے محرم ہو گیا مگر قسمت میں یہ حکم تھا کہ کچھ اصل اس خاندان کی باقی رہی اور چند ان فائدہ بخش ملک میں قائم نہ ہو کر آئیں پشت گزین میں بعد راجہ مال راجہ راجیشور یا مغرور ریاست مارو کا پیدا ہوا جیسا جے چند تھا جب اوسکی توقیر یا پرستش بطور دیوتا ہوتی تھی یا جیسے اسکا مورث اعلیٰ نین پال چوہہ صدی پیشتر تھا جب اوسنے اپنا تخت قنوج میں بنایا تھا قوم راٹھور اوسکی نسل میں ہونے کا فخر کر سکتے ہیں جب وہ تیرہ سو ساٹھ سال کا نشان اپنے خاندان کا نسلاً بعد نسل دے سکتا ہوا اور اس سے پیشتر کا حال اپنے بزرگون کا کتاب کو ہی یعنی شاعر سے یا تہمتہ پورانوں سے دے سکتا ہو ۔

۱۶ یہ بھی خطاب راجہ قنوج کا تھا دریافت ہوتا ہے کہ یہ بھی اوسیقدر واقعہ فن شاعری سے تھا جس قدر اوس کا مخالفت

چوہان راجہ دہلی تھا ۔

ترک وطن کرنا سنجی اور ستھ رام فرزند ان پسے چہ پند۔ اولکا وارو ہونا بیج جنگل مغربی کے۔ تفصیل اقوام
جو اس زمانہ میں سکونت پذیر بیج جنگل کے تابدریاست سندھ تھے۔ سنجی نے فرزند است ملا می نہیں کو لودہ
سے کی۔ اوستے منظور کیا۔ اوستکا حمایہ اوپر لاکھا پھولانا مشہور قزاق پھولارا او شیکست اوسکی۔ قتل ستھ رام۔
سنجی نے دختر بولا کی کے ساتھ شادی کی۔ براہ انمل دایا دورا کا کو جاتا ہے۔ دوبارہ مقابلہ ساتھ لاکھا
پھولانا کے اور اوستکا قتل ہونا بیج جنگل خست کے۔ قتل قوم والی ساکن ٹھو و اور قوم گوہل باشندگان کوہ و
سنجی اپنا قیام بیج زمین کہیر کے کرتا ہے۔ برہمان بانی اوستا عانت سنجی بمقابلہ اقوام کو ہی کرتے
ہیں اور زمین اوستکو دیتے ہیں۔ درخواست اوستکی منظور ہوئی۔ پیدایش فرزند۔ سنجی نے برہمان کو قتل
کر کے اولکا علاقہ چھین لیا۔ وفات سنجی۔ تین فرزندان رہے۔ پسر کلان اوستھما گدی نشین ہوا۔ فرزند
دوم سونک کو مقام ایدر اللد۔ سومی اجمل نے مقام رو کند الانج کیا اور ہلیت قوم بدھیل کی وہاں قائم کی
اوستھما کے آٹھ فرزند تھے ہر ایک رئیس ایک ایک گروہ کا ہوا۔ دوہر گدی نشین ہوا۔ اوستکا ارادہ
دوبارہ لینے قنوج کا۔ بیفائدہ کوشش اوسکی۔ مندود کے لینے کا ارادہ کیا۔ قتل کیا گیا۔ اوستکے سات فرزند
تھے۔ رائے پال گدی نشین ہوا۔ اپنے والد کے قتل کا معاوضہ لیا۔ اوستکے تیرہ فرزند تھے۔ انکی اولاد کا
ملک مارو میں پھیل جانا۔ راو کتل گدی نشین ہوا راو چلہن۔ راو چاندو۔ راو میدو۔ جنگ ساتھ بھٹی اور
دیگر اقوام کے۔ فتح بھمل۔ راو سلک۔ راو بیرم دیو بیج جنگ جوہیا کے قتل ہوا۔ اقوام۔ اوستکی اولاد۔
راو چندا۔ پرہار سے ملک مندور کا فتح کرنا۔ حملہ کر کے ناگور کو فوج شاہی سے چھین لیا۔ اور مقام نادول
دارالہیاستہ کو دور کو قبضے میں کیا۔ مندود کی راجکھاری کے ساتھ شادی۔ اسکے چودہ فرزند اور ایک دختر
تھی اسکی شادی ساتھ لاکھا رانا بہودر کے ہوئی۔ نتیجہ اس شادی کا۔ جنگ درمیان از نکوال سپرہاچم چنڈا
اور رئیس بھٹی ساکن بوگل۔ قتل چنڈا بمقام ناگور۔ راو رنمل گدی نشین ہوا۔ اپنی سکونت بیج جے پور کے
قائم کی۔ رانا کے واسطے اجمیر فتح کیا۔ اوزان اور پیمانہ سے میوار کو مساوی کر کے تفریق بیج علیحدہ ضلعوں
کے کر لی۔ قتل راو رنمل۔ اسکے چوبیس فرزند تھے۔ انکی اولاد اب بہیا داردار مشہور ہے۔ فہرست اقوام۔
سمت ۱۲۶۸ (سلاطین) میں لینے اٹھارہ سال بعد مغربی قنوج سنجی اور ستھ رام نے جو پوتے راجہ
سابق قنوج کے تھے اپنے موطن اور مولد کو ترک کیا اور دوسو نفر سپاہی جو تباہی زدہ رعایا سے قنوج میں ستر

ہمراہ لیکر بجانب مغربی جنگل کے سفر اختیار کیا بقول بعض مورخین اس ارادہ سے کہ درشن دوا کا کے کرن مگر قول بعضوں کا یہ ہے اور غالب یہی ہے کہ وہ اس ارادہ سے تارک الوطن ہوئے تھے کہ ملک غیر میں جا کر قسمت آزمائی کریں تاکہ وہاں ناز و نعم جسکے ساتھ انہوں نے پرورش پائی تھی تکلیف دہ نہوا اور اونکو غور اپنے افلاس اور ریت و بدبوء قنوج بھی تھا کہ یہ باعث اونکی یادری بخت کا ہوگا +

اب ہم مختصر تفصیل اوں اقوام اور اوں مقامات کی لکھتے ہیں جنکے اوپر قسمت ان جلا وطنان گنگا کی غالب آنیوالی تھی دریائے جمن سے دریائے سندھ یعنی اٹک تک اور دریائے کاوہ سے کوہستان اراولی تک اول بجانب مشرق کچھوہا زیر حکومت پلہسی جسکا والد راو پوجل جنگ قنوج میں قتل ہوا تھا اور اجمیر اور سانہرا اور اچھی اچھی اراضی چوہان جو فوراً تخت و ترف اہل اسلام میں آگئی تھی گو قلعہ اراولی میں چند اشخاص منہور ظلم اسلام سے محفوظ تھے اور مقام نادول میں سو برس تک اولاد میل دیو حاکم رہی مسے بانسی رانا سے قوم ایدوہ کے پاس جو ایک فرع قوم پرمار کی ہے مندر قائم رہا اور اکثر ہومیا گرو و پیش کے اوسکورئیس کلان جنگل کا سمجھکر سپاہ سے اوسکے مطیع الاحکام تھے اور بجانب شمال قریب وجوار ناگور کے ایک گروہ رہتے تھے جسکو موہل کہتے تھے (افانکا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے) اونکارئیس رانبت نامے تھا اور اوسکے ماتحت ایک ہزار چار سو چالیس دیہات تھے کل علاقہ بیکانیر سے بمیت تک منقسم اوپر طوائف الملوک قوم جت میں تھا انکا حال آئندہ بیان کیا جائے گا اور اس مقام سے تا بہ دریائے گارہ یہ اقوام تھے یعنی جوہیا اور دیا اور کا تھی اور لنگاہا اور دیگر اقوام جو آبست اور نا بود ہو گئی ہیں ان میں سے کچھ بزرگ مشیر قابض تھے اور کچھ بوجہ قبول کرنے مذہب اسلام کے تھے قوم بھتی صد سال سے اپنے ملک میں آباد تھی اور اونکو یہ خیال نہ تھا کہ یہ جنہوی اشخاص راٹھوراؤنسے برسر مقابلہ آئیں گے راجگان سودا ملحق جنوب علاقہ بھتی بود و باش رکھتے تھے اور قوم چہا ریجا سندھ اور کچ کی گھاٹیوں میں آباد تھی قوم سولنکھی درمیان انکے اور قوم پرمار ساکن آو و چند راوتی کی تھی اور یہ شمول نادول اس سلسلہ کو ختم کرتے ہیں اور اکثر رئیس خاندانہا سے قدیم کے جو کسی کے خراج گزار نہ تھے مگر گاہ گاہ کسی موقع پر اپنے قریب کے رئیس بڑے کی اطاعت کیا کرتے تھے اس لواح میں علیحدہ علیحدہ مقامات پر جاگیرین تھے مثل والی مقامات ایدرا اور لہور کے اور گوہل کبیر دہر کے اور دھورا ساکور کے اور سونگرا جالور کے اور موہل رانبت کے اور سالکلا سندھی وغیرہ کے منجملہ ان تمام اقوام مذکورہ بالا کے بعضوں کے تو حقوق موروثی راٹھور نے چھین لیے اور بعضے جزندہ اور اتک قابض ہیں وہ اونکی رعایا سے جاگیر دار میں شمار کیے گئے +

اول فعل شجاعت سنوچی کا مقام کو لوہہ وقوع میں آیا (یہ مقام بغا علیہ میں میل بجانب مغرب شہر بیکانیر کے جوا دوست میں آباد تھا ہے) اس میں ایک رئیس قوم سولنگھی حکمران تھا اس رئیس نے ان سافران کا جو خاندان راجہ سے تھے بتعظیم استقبال کیا اور ان مسافروں نے بعض ایسی توجہ اور تعظیم کے اپنی خدمت سپاہیانہ مقابلہ اس کے دشمن رئیس چادیر جاساکن پور کے پیشکش کی یہ رئیس اس زمیں کی تواریخوں میں دریا سے تلجست تا بکنارہ سمندر مشہور بنام لاکھا بولانا تہ جو ایک دریا سے مشہور ملک مارویہ بھی تھا اسکا قلعہ ہوا اور اوچے و بے گزار مقامات بلند واقع جنگل کے تعمیر تھا اس امداد بروقت کے ذریعہ سے سولانگھی نے اوپر لاکھا ننت پانی کو میدان جنگ میں سے سستہ رام اور اکثر اس کے ہمراہی سپاہی مقتول ہوئے شکر گزاری اس خدمت کے سولانگھی نے اپنی ہمیشہ کی شادی ساتھ سنوچی کے کردی اور بہت کچھ جہیز میں دیا سنوچی براہ انہل واپس چلائی راجہ نے بتعظیم و توقیر انکی مدارات کی روانہ دوار کاجی ہوا خوش نصیبی سنوچی کی بہت سے لاکھا قطع الطریق کرتا ہوا علامتہ انہل واپس دریا میں وارد ہوا اور سنوچی کو قطع نظر شوق شجاعت اور قائم رکھنے نام آوری اور شہرت اپنی قوم کے خیال معاوضہ اور خونہا نے بھائی کا تھا لہذا جنگ آور ہوا اور فتح اس کے نصیب ہوئی گواد کا برا در زادہ اس جنگ میں قتل ہوا سنوچی نے اپنے ہاتھ سے ہنگام جنگ دوید و حربہ آزمائی کر کے لاکھا کو قتل کیا اس فتح نے جلد علاقہ جات اس نواح میں شہرت اسکی دو بالائی کیونکہ بولانا اولکا و باسے جانتان تھا +

بعد ازیں ہلکو کچھ حال اس کے تیرتھ جاتا یعنی جانے دوار کاجی کا دریاقت نہیں ہوا اگر اس فتح سے خوش ہو کر اس قول را مشہور یعنی ملک گیری پر کار بند ہو کر سنا کہ وہ کنارہ لونی پر پہونچا اور وہاں ایک موقع دعوت پر مہووی قوم والی کا قلعہ فتح کیا اور جلد بعد اس کے کیر و بر کی قوم کو ہل کو تباہ اور برباد کیا ان کا رئیس ہمیشہ واس نام سے پیچید کے پوتے کی توار سے قتل ہوا یہاں زمین کیر میں جو دریاں کوہ ہاسے نیک صحرا تھل لونی واقع ہے (یہ دریا لونی آبشار نکمیں جنگل میں جاری ہے) اور جہاں سی قوم کو ہل کا استخراج کیا گیا تھا سنوچی نے چند قوم را مشہور کا قائم اور نصیب کیا +

۱۱ قوم والی چتیس خاندان را جھان میں سے تھے اور یہ موقع گویا اولکا اخیر تھا قبضہ بالا اختیار کیا ہے دیکھو جلد اول صفحہ ۱۱ اور نقشہ

معلوم ہوگا کہ مہو و اس مقام پر واقع ہے جہاں سے دریا سے لونی ختم ہوا کرتا ہے +

۱۲ جب پہلے مرتبہ میں نے ارادہ سفر اس نواح میں کیا تو میں نے رئیس کو ہل سے ہنگام ہونگر ملاقات کی اور اس سے بیان کیا کہ اوکی تواریخ کیسی غلط ہے کہ اس میں اولکا آنا مقام کیر دہر سے لکھا ہے مگر طرہ تریہ کہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مقام کیر دہر

کہاں ہے دیکھو جلد اول صفحہ

اس وقت میں ایک گروہ برہمنان کے قبضے میں شہر اور اراضی وسیع گرد و پیش پالی تھی اس سبب سے وہ پالیوں
 کھلاتے تھے اور چونکہ انکو اقوام کوہی مثل میر اور مینا اپنی تاخت اور تاراج سے بہت تنگ اور دق کرتے تھے
 لہذا انہوں نے اعانت فوج سنوجی سے چاہی اور سپاہ سنوجی نے منظور کر کے فوراً تدابیر کر کے برہمنان کو انکی
 غارتگری سے محفوظ اور مصئون کیا انکو جو اندیشہ تھا کہ اقوام کوہی پھر اپنی تاخت و تاراج شروع کر نیگی لہذا انہوں
 نے سنوجی کو کچہ زمین دی کہ اس میں آباد اور قیام پذیر ہو اسکو بھی سنوجی نے منظور اور قبول کیا *

اس مقام پر اسکو یعنی سنوجی کو ایک فرزند سولنگنی سے ہوا اور اسکا نام اسوتھما رکھا گیا اور سماء سولنگنی سے گویا ابتدا
 مقام پالی لینے کی شروع ہوئی اور ایک امر اور ایسا طور میں آیا جس سے پایا گیا کہ راجپوتان سابق حیدان پابند
 قول و قسم کتنے یعنی برورہ ہولی سنوجی کو معلوم ہوا کہ اس موقع پر اسکو زمین مل سکتی ہے اسنے ایسے موقع
 ہولی پر حملہ سرداران برہمنان کو قتل کر کے علاقہ اپنے ملک مقبوضہ میں شامل کر دیا سنوجی اس دغا بازی کے
 بعد صرف بارہ ماہ زندہ رہا اور اپنی اولاد کے پاس اپنا ملک اس حیثیت پر چھوڑا جیسے مغر مویا ہے کہ اسپر پست
 ایزاد پیدا ہو سکتا ہے یعنی انکی کوشش سے اور ملک اس میں ایزاد ہو سکتا تھا اسنے تین فرزند تھے ایک اسوتھما
 دوسرا سوننگ اور تیسرا اجل *

ایک تواریخ قدیم کا بیان یہ ہے کہ یہ وہی اسوتھما جانشین سنوجی تھا جسنے علاقہ گہر کو اقوام کوہل سے فتح کیا تھا
 اسنے اوسنی طرز دغا بازی سے جسطح اسنے والد نے علاقہ پالی لیا تھا اپنے برادر سوننگ کو اعانت دیکر اس کو
 مقام ایدر میں قائم کیا یہ ریاست خود جو اوپر سرحد گجرات کے واقع ہے اس زمانہ میں مثل مہود قوم والی کے
 پاس تھی اور شہنشاہ ماتم داری یعنی غزادری ایک راجہ ریاست مذکور کے اس راٹھور صغیر سن یعنی سوننگ نے
 پسند کیا اور روار کہا کہ یہ علاقہ جدید لیا جاے اسکی اولاد بنام ہاتونڈیا راٹھور کے مشہور ہیں برادر سوم اج (ہراد
 اجل سے ہے) اس تاخت و تاراج اخیر سرحد علاقہ سارسترا تک جاری رکھی اور وہاں جا کر مسے بیگم سارے قوم
 حرا دار رئیس اوکمانڈل کو معلوم کر کے خود علاقہ مذکور میں قائم ہوا اس فعل قتل سے اس کے خاندان کی خراج بنام
 بدھیل یعنی بدہ کرنے والی مشہور ہوئی اور اب بھی قوم بدھیل بکثرت اوس فوج میں ہیں جسکو ہندوان قدیم
 اخیر دنیا کہتے تھے *

اسوتھما نے وفات پائی اس کے آٹھ فرزند تھے جو ایک ایک گروہ کے سردار علیحدہ علیحدہ ہوئے یعنی دوہرہ

جیسی۔ کہیا۔ پوسو۔ دہاندل۔ جیت مل۔ باندہ۔ اوہر۔

منجھانکے چاراب تک مشہور ہیں یعنی دوسرے دہاندل جیت مل اور اوہر

مسمے اوہر بجائے اشوتھامکے گدی نشین ہوا اسنے اول ارادہ بے سود لے لینے قنوج کا کیا بعدہ قصد چین لینے
مندور کا قوم برابر سے بروے کار لایا سو اسے خون آلود کرنے اراضی مذکور اپنے خون سے اور کچھ نتیجہ مترتب نہیں ہوا
اوسکے سات فرزند تھے یعنی رائے پال۔ کیرت پال۔ بہر۔ بتل۔ جوگیل۔ دانو۔ بیکر۔

رائے پال گدی نشین ہوا اسنے اپنے والد کے خون کا معاوضہ لیا یعنی پٹار مندور کو قتل کر کے برائے چندے
اوسکے علاقے پر قابض رہا اوسکے تیرہ فرزند تھے انکی اولاد عرصہ قلیل میں اس حملہ نواح میں ملبوط ہو گئی اسکے بعد
اسکا فرزند کانہل گدی نشین ریاست ہوا اور اوسکے بعد جالہن اور جالہن کے بعد اوسکا فرزند جادو اور جادو کے
بعد اوسکا پسر تہیدو ایک بعد دوسرے کے گدی نشین ہوئے یہ سب مصروف جنگ اپنے ہمسایگان کے ساتھ
رہے مٹی جیسلمیر کی تواریخ میں درج ہے کہ جادو اور تہیدو دونوں نہایت تکلیف دہ ہمسایہ تھے اس سبب سے
مٹی لوگوں کو مجبوری اونسکے مقابلہ میں فوج علاقہ کہہ میں بھیجی پرتی تھی راوتہیدو نے ضلع نرخی میں محل مونگر سے
اپنے قبضے میں کر لیا اور اقوام دیورا اور یلیجا سے اور اکثر اراضی لیکر اپنے علاقے کے شامل کی اسکے بعد سلک یا سلکو
گدی نشین ہوا اوسکی اولاد سلکاوت جو بہو میا ہو گئی تھی اب بھی بکثرت ہود درار ورو میں موجود ہیں سلکو کی
جگہ اوسکا فرزند بیرم دیوریا ست دار ہوا اسنے حملہ اوپر اقوام جوہیا ساکنین شمال پر کیا اور خود قتل ہوا اسکی اولاد
جو بنام ہیرموت اور سجاوت جو اولاد جو پشپانی کی تھی بکثرت مقامات ستر اور میوانو اور دھو میں موجود ہیں
بیرم دیو کے بعد اوسکا فرزند چوندا گدی نشین ہوا یہ نام بہت مشہور تواریخ راٹھور میں ہے اسوقت تک باعث
شجاعت اور حملہ آوری کے ہوا قلعہ فتحیابی یہ لوگ نام برآوردہ تھے مگر اب گیارہ پشت میں یہ لوگ اسقدر کثرت سے
ہوئے کہ اب وہ اور بھی بلند پروازی کرنے لگے چوندا نے ہر ایک اپنی قوم کی فرج کو جمع کر کے بنام عام راٹھور کے
مندور پر حملہ کیا اور راجہ پٹار کو قتل کر کے جندہ قنوج اوپر قدیم دارالریاستہ مارو کے قائم کیا *

کستور متزلزل قسمت ان راجپوتان شجاع کی تھی جو ہمیشہ خواہان نام وزمین کے تھے کہ عرصہ قلیل قبل اس فتح کے
چوندا بالکل اپنے علاقجات موروثی سے بیدخل ہو گیا تھا اور محتاج مہانداری ایک بہاٹ لینے کوئی کا جو قوم سے
چارن بمقام کالو تھا ہو گیا تھا اور اب تک وہ کبت مشہور ہے جو کوئی مذکور نے اسوقت بنایا تھا جب بھی چاندو
پہر صاحب ثروت ہو کر مندور میں آیا اور وہاں کا حاکم ہوا تھا اور اس کوئی کو اوسکے حضور دخل نہیں ہوا تھا یہ آؤ

ایک سایہ مکان کے نیچے بیٹھ کر بنایا تھا اس میں اوسنے یاد دہانی چارن کالو والہ کی کی ہے (کبت) چوندا نہیں آوے
جت کھر کا لوتنا۔ ہوپ بھیو یہ بہیت مندا در رے ملیا۔ معنی اسکے یہ ہیں کہ چوندا کو شوربا کا لوکا یا دنینج اب
حاکم زمین ہو کر ایسا خوف و ہندہ اپنے منداؤں کے درپچہ سے معلوم ہوتا ہے *

جب اسطرح مندا در میں زانم ہو گیا تو اوسنے ولیری حاکم کرستہ ملہ ناگور کی تبیین بادشاہی فوج تھی کی یہاں بھی وفتح
نصیب ہوا اور یہاں سے بجانب جنوب فوج کشی کر کے اپنی فوج کا ایک دستہ قلعہ ناو دل میں جو دار الریاستہ کو ڈار
کا تھار کہا اسنے اپنی شادی ایک راجہ برہار کی دختر کے ساتھ کی (یہ راجہ برہار کی اند و فرج سے تھا لہذا دختر کو کا نام
اند و تھی تھا) اس راجہ کو یہ خوشی ہوئی کہ اوسکا نواسا نیچے پسر دختر مندور کی گدی پر نصب ہوا افضل الہی سے چوندا
کے چودہ فرزند تھے جو سب اوسکے حین حیات جوان ہو گئے تھے اونسکے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں اونکو
نام پر یہ نشان کیا جاتا ہے م۔ رنل۔ ستو۔ رندہیر۔ ارنگوال (یہ وہی راجہ ہے جسکا بیان جنگ ہائے عجیبہ
میں جلد اول صفحہ ۶۲ تواریخ جیسلمیر میں درج ہے اتفاقاً ان ریاستوں کی تواریخ میں اکثر مطابقت ظاہر ہوتی ہے
اور گو وہ جزوی امور ہیں مگر مطالب کلان اونسے حاصل ہوتے ہیں) پونجا۔ بہیم۔ کانا۔ بجو۔ رام دیو۔
بجو۔ سہس مل۔ باکہ۔ لوتو۔ شیوراج *

چوندا کو ایک دختر نہا نامے بھی تھی جسکی شادی لاکھارانا میوار کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکا فرزند نامی گرامی کو بہونام
کا تھا یہی شادی تھی جسکے باعث امور میوار میں مداخلت پیدا ہوئی اور اوسکا نتیجہ ایسا زہون و دونوں ریاستوں کو
ہوا جسکا ذکر جلد اول میں درج ہے *

احوال جنگ جو فیابین پسر چارم راجہ چوندا ارنگوال نامے اور راجہ بھی تو گل والہ کے واقع ہوئی تھی اوس سے جو
سیرت راجپوتوں کی خوبی ظاہر ہوتی ہے لہذا اوسکا نقل تواریخ جیسلمیر سے کر کے اس کتاب میں حسب موقع آئندہ
درج کیا گیا ہے مورخ راٹھور اسکی تفصیل بیان نہیں کرتا صرف نتیجہ پر اکتفا کرتا ہے کہ اس میں جان چوندا کی گئی یعنی
راجہ چوندا بمقام ناگور ایک ہزار راجپوت کے ساتھ قتل ہوا مگر اسکی تفصیل کے بارہ میں ہم اپنی اگلی تواریخ جیسلمیر سے
حاصل کرتے ہیں چوندا سمت ۱۷۳۸ (۱۱۵۸) میں گدی نشین ہوا تھا اور سمت ۱۷۶۵ میں قتل ہوا *

رنل اسکے بعد گدی نشین ریاست ہوا اوسکی والدہ قوم گوبل سے تھی جسامت میں یہ راجہ بہت قوی الحشمہ
تھا اور اپنی قوم کے وزرشی آدمیوں سے زیادہ وزرشی تھا نہنگام وفات چوندا کے ناگور راٹھور دن کے ہاتھ سے
جاتا رہا رانا لاکھار نے اپنی ہمیشہ کی شادی میں رنل کو جسکے ساتھ شادی ہوئی تھی شہر درلومع چالیس دیگر دیہات کے

۲۲
 اوسوقت میں دیا جب وہ چٹیو بین رہتا تھا اور رانا اوسکو رئیس الروسا تصور کرتا تھا فوج میوار کو اپنی فوج کے شامل
 کر کے بھیلہ اسکے کہ وہ ایک دختر واسطے صوبہ اجمیر کے لیجاتا ہے اوسنے اپنے رفقا کو داخل اوس قلعہ مشہور سے
 کیا جو قدیم دارالریاستہ چوہان کا تھا اور جو فوج اوس میں تھی اوسکو قتل کیا اور پھر قبضہ میوار اوسپر کر دیا جسے کہیم سے
 بیجونی کو جسکی رائے سے یہ مشورہ ہوئے کہ آیا تھا شہر کا توہ جو عرصہ قلیل سے قائم خانیوں سے لیا گیا تھا انعام
 میں دیا گیا بعد ازیں رنل گیا جی گیا اور جس قدر حصول بنام نہا کر جاتیوں سے لیا جاتا تھا وہ سب اوس نے
 اوسکے عوض ادا کیا ۔

بھٹاٹ اپنے کوی شاؤ ونا در بیان امور ملکی کا اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں اور کہہ میں ذکر کرنے ہیں تو وہ اتفاقاً
 کرتے ہیں یہ ایک امر خلاف عقل ہے اگر تصور کیا جائے کہ راجکان مار کو کوسٹہ بخیر کرینے واسطے قواعد ریاست کے
 نہیں رکھتے تھے اسکے ساتھ کوی اپنے شاعر حمید اتفاق کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے اپنی کثر شان گوارا کر کے
 ایک امر عظیم راور رنل کا بیان کیا اپنے اوسنے اپنے تمام ہاک میں اوزان اور پیمانہ بامیسان کر دیے اور وہ تسلیم
 اب تک جاری ہیں اخیر کام رنل کا یہ تھا کہ اوسنے ازراہ فریب و دغا چاہا کہ گدی میوار کی اوسکے راجہ صنوسن
 چھین لے اسکی سزا بھی اوسکو قرار واقعی ملی یعنی اوسکو مسے چونڈانے اندازہ تک جلایا قتل کیا اسکا بیان تواریخ
 ریاست مذکور میں درج ہے اس فساد کے سبب حدود و لون ریاستوں کی جدا اور ملحدہ کی گئیں اور وہ سرحدات اسی
 طرح اوسوقت تک رہے جب تک حدود ماروار کی اراولی تک پہنچیں اسکو عرصہ قلیل گزرا ہے راور رنل کے چوبیس
 فرزند تھے انکی اولاد اور اولاد اسکے فرزند کلان مسے جو دہا کی ماروار کے بیٹا و مشہور ہیں اسوجہ سے گو ایک فرست
 نام کی خالی اردو لچھی ہوتی ہے گراون کو بہت پسند ہوگی جنکی خواہش یہ ہے کہ اسی کلان گروہ بیٹا دتی ترقی کیونکر
 ہوتی (اور ایسی ہی واقفیت سے ہم اپنے حقوق نصفت وہی خلافت بواجبی ادا کر سکتے ہیں)

نام فرزند ہائے رنل فرقہ جو اوسکے نام سے مشہور ہوئے ریاست یا جاگیر

۱ جو دہا گدی نشین ہوا جو دہا

۲ کانمل کنڈلوت علاقہ جات فتح کیے بیکانیر میں

۳ چپاوت چپاوت

اچوا کا توہ پیری ہر سولا

رہٹ جاولا ستلانا شکاری

اسوپ کتالو چنداول سرپاری

کو سپاوت ۴ رکھی لے کے ہفت فرزند تھو اول کیپو

نام فرزند ہائے رنخل فرقہ جو اونکے نام سے مشہور ہو^{۲۳} ریاست یا جاگیر

کمارلو ہر سور بلو بچوریا

سولپورا دیوریو

سروندا

۵ مندلو مندلوٹ

۶ پتا پتا دت

کیرنجی نروہ اور ولینوکہ (میانکو سپاہی بڑے شجاع
ہوئے ہیں اور چونکہ باعث ریگستان محفوظ اور مصلحت
لہذا اس وقت ضرورت اور کبھی حد متکراری نہیں کرتے)

+

دھونارا

بلاسنے

لوناداس

چولا

بیکانیر

۷ لاکھا لکھاوت

۸ بالا بلاد

۹ جیت مل جیت ملوت

۱۰ کرنو کرنوت

۱۱ روپا روپاوت

۱۲ ناتھو ناتھوت

۱۳ ڈونگرا ڈونگروت

۱۴ ساندا سنداوت

۱۵ مانڈو مندلوٹ

۱۶ برو بروٹ

۱۷ جگل جگلوت

۱۸ ہمپو ہمپاوت

۱۹ سکٹو سکٹاوت

۲۰ کرم جند

۲۱ ارقال ارولوٹ

۲۲ کتسی کتسیوت

انکی ریاستوں کا ذکر نہیں ہوا ہے ان کی اولاد
ماتحت فرقہ ہائے کھان کے ہو گئی تھی *

ایضاً

ایضاً

نام فرزند ہاے نمل فرقہ جواونکے نام سے مشہور ہوئے ریاست یا جاگیر انکی ریاستوں کا ذکر نہیں ہوا ہے انکی اولاد ماتحت فرقہ ہاے کلان کے ہو گئی تھی +	۲۳ { ستر و سال ستر و سلوت ۲۴ { تیجمل تیجملوت
--	---

باب سوم

نوبت گدی نشینی جو دہا۔ انتقال ریاست کاہ مقام مندور سے مقام جو دہ پور کو۔ وجہ انتقال کی۔ باہرست۔ ریاضت ان لوگوں کی۔ چار دہ پسران جو دہا۔ آبادی ہاے جدید سائلیہ۔ ویرتا و بیکانیر۔ وفات جو دہا۔ بیان بعض حالات جو دہا۔ بیان شبابہت جو دہا۔ ترقی شتابی خاندان راتھور۔ نام اقوام جواون سے۔ سنہ ۱۸۷۱ء۔ نوبت گدی نشینی سے سوجا۔ اول جنگ راتھور۔ ساتھ فوج شاہی۔ بلکشیکنی و خترناکتھرا۔ از قوم راتھور مقام پیر۔ جواونری سوجا۔ وفات سوجا۔ بیان اولاد۔ گدی نشینی راوکنکا جو پوتا سوجا کا تھا۔ جنگ ساکھا عمو کے کنکا بابت گدی۔ اعانت پھانان لودی۔ جنگ باہمی۔ قتل ساگا۔ حملہ بابراور مہدوستان کے۔ رانا ساکا سہ سالار راجپوت۔ راوکنکا نے اپنی فوج بسر کردگی اپنے پوتے راے بل کے رعائت کی۔ قتل بمقام پانا۔ وفات کنکا۔ گدی نشینی راو بالدیو۔ ترقی اسکی کہ اول یعنی راجہ کلان راجگان راجپوتانہ سے ہوا۔ مقامات ناگورا و راجپور دو بارہ لودیوں سے چھین لیے اور مقامات جھالور اور سیوانو سندھیل لوگوں سے۔ مغربی جاگیر داران مکیش۔ فتوحات ملک جیسا پیر۔ بیان مالدوت۔ فتح کرنا یوکرن کا۔ فوج سے خالی کرنا سائلیہ کا۔ اس راجہ کی اکثر تعمیرات۔ چاوانی ہاے ماروار کا شمار۔ مالدیو کا اکثر ریاستوں کا لینا۔ سلسلہ جو دہا میں اچلی وروٹی کر دینی۔ موقع مضبوط کرنے قوت مالدیو کا۔ اسکی بڑے اعتنائی نسبت جہا یون بادشاہ کے۔ حملہ شیر شاہ اوپر مالدوہ ملاقات مالدیو۔ فوت فوج شاہی۔ باعث جنگ کے تباہی سے محفوظ رہنا۔ واپسی فوج راتھور۔ اطاعت دو خاندان کلان۔ اونکی بربادی۔ حملہ اکبر اوپر ماروار کے۔ اسکا مقامات میرتا اور ناگور کا لینا۔ رام سنگھ بیکانیر کو عطا کرنا ان دونوں مقاموں کا۔ مالدیو کا اپنے پسر دوجی کا دربار اکبر میں بھیجا۔ خود حاضر ہونے سے انکار کرنا۔ شاہنشاہ کا فرمان جو دہ پور کا راے سنگھ کو دینا۔ محاصرہ راو مالدیو با فوج اکبر۔ حفاظت جمعہ پور۔ اپنے فرزند او سے سنگھ کا دربار اکبر میں۔ اسکا استقبال۔ خطاب راجگی پانا۔ چندر سین کا انادی راتھور قائم رکھنا۔ مرزا بہمت سیوانو۔ محصور ہونا اور قتل ہونا۔ فرزند ان اس کے۔ مالدیو کا اپنے ملک کا طبع ہونا۔ بچشم خود دیکھنا۔

نہ سے جو با مقام و ملک و جاہ بیا کہ سمت ۱۳۸۳ میں پیدا ہوا تھا مقام مذکور جاگیر اوسکے والد کی ملک ہو اور میں تھی اوسکو
مقام سوخت سمت ۱۱ میں ملا اور جاہ جلیحہ سمت ۱۵ (۱۵۰۰۰۰) اوسنے بنیاد وجودہ پور کی ڈالی اور اپنی
دارالریاستہ مقام مندور سے اس شہر میں منتقل کی بیچ قوم راجپوتان کے مثل باشندگان قدیم روم کے جو ہم زیادہ
اپنے دلون میں رکھتے ہیں ہر ایک امر میں شگون لیا جاتا ہے یا پیشین گوئی ہوتی ہے اور یہ اوسکے خلاف قاعدہ ہوتا
اگر ایسے امر عظیم کا نتیجہ مثل تبدیلی دارالریاستہ اور وہ ریاست بھی ایک محصور یعنی کم سن راجہ کی کسی علامت نیک کے
ساتھ تعمیر نہ کیا جائے جسکے سبب ترک کرنا اوس شہر کا جو بزرگ و شہسوار تھا لیا گیا ہوا اور جو زمانہ ہاے دراز سے دارالریاستہ
ٹارہ لڑکا ہو واجب اور مناسب تصور کیا جائے مگر داخلت اس امر عظیم میں ایک وجہ صاف سے ہوتی تھی نہ پرواز
طیور سے اور نہ خارشیر بہر سے اور نہ آسمانی شگون سے بلکہ ایک مراضی فقیر کے حکم سے جسکا مکان مسکن علیحدہ
آبادی سے ایک غار کوہ پاکر چیا میں تھا احکام ایسے مراضون کے مہراون دیوتاؤن کے صرف ہو سکتے ہیں
جسکے وہ پیرو تصور کیے جاتے ہیں مثل دروید کلت والون کے اور باپرست جوگی جنگلون اور غار ہاے کوہ سے
اپنے احکام پیشین گوئی صرف اونکی نسبت جاری کرتے ہیں جو کسی وجہ یا اتفاق سے اوسکے مقام ہاے تنہائی
میں وارد ہوتے ہیں پس اس میں کچھ عجب نہیں ہے اگر احکام ایسے شخصون کے راجپوتان وہمی پر فرض تصور
ہوں ہم اون فقرائے نالائق سے مراد نہیں رکھتے جو ہندوستان میں در بدر پھرتے ہیں اور اونکو چشم بنیا سقارت
دیکھتی ہے بلکہ اون اصل جو گیشرون سے جو اسم باسمے ہیں اور جو اپنے جسم کو یہاں تک اذیت دیتے ہیں
کہ ہوسہلے انسانی صرف اوسقدر اوسکے دلمیں رہ جاتی ہے جسقدر تحفظ جسم و جان کر سکے اور جنہون نے
مغور و ضم رموز پنہانی پروا نصیت حاصل کی ہے اور طریق حکمت الہیہ و اشکاف کیا ہے تا بعد کے کہ تاثیر مایاکی
اوسکے دہر سے علیحدہ ہو گئی ہے یا اوسنے جسکے قاعدہ طریقت نفس کشی اور تنہائی کی ہدایت کرتے ہیں اور
نفس کشی بھی ایسی سخت کہ ہو کہ عجب آتا ہے کہ اونکی عقل کیسی ناقص ہے کہ ایسے امور کو گوارا کرتی ہے (یعنی ایک
ایسے شخص کو جس پر خود دیکھا ہے وہ ایسی نفس کشی کرتا تھا کہ چالیس سال تک سنبستہ پر ستراحت کرنا موقوف کیا تھا
اور جب بچے اوسکو دیکھا تھا تو اس مہیاد چالیس سال میں اوسکے تین برس باقی تھے اوسنے سفر بہت کیے تھے اور
با علم اور عقل تھا اور اپنی گوشہ گزینی سے ترش روا اور بخیرہ تھا بلکہ اوسکی وضع بہت نیک تھی اور طرز و طریق
بہترین اور بنیادی تھے اگرچہ اوسکے اخیار اوسکی لطافت کو طبیعت راغب ہوتی تھی وہ اپنی ریاضت کا بیان

کسی غرور کے ساتھ بیان نہ کرے تاہنا اور نہ اس ریاضت کے عرصہ قلیل رہ جانے کے بیان سے اسکو کچھ خوشی معلوم ہوئی
 تھی وہ اس طرح آرام کرتا تھا لیکن ایک رین اس نے ایک درخت کی شاخ میں آدھراں بطور جھولہ کر رکھی تھی اور وہیں
 ایک تختہ عرض کی طرف سے رکھ دیا تھا اور سپر کچ ہو کر آرام کر لیتا تھا اور سکا بیان یہ ہے کہ اس ریاضت میں ل
 چند سال نہایت تکلیف ہوئی تھی لیکن اعضا درم کر آئے تھے اور توقع زیست کی باقی نہیں رہی تھی مگر اب
 مدت سے یہ تکلیف رفع ہو گئی ہے یہیں ہی ایک طرح کی خود بینی معلوم ہوتی ہے اور یہ قرار دینا خوب ہے کہ آیا
 تو قبر انسان کی اور مقبولیت خدا کی جب ہوتی ہے جب اس طریق سے مشقت اختیار کرے (ایسے مراض
 لوگوں سے راجگان و رئیسان رجوع لاتے ہیں یہ مراض لوگ خواہان زمین یا زر کے نہیں ہوتے اس کے نزدیک
 سجاو کی دولت بشمار شل ذرہ خاک کے ہے پس ایسے مراض نے جو دہاکو حکم دیا تھا کہ وہ اپنا قلعہ کوہ خود اگر پر
 جواب تک بنام باکر چرپا مشہور تھا تعمیر کرے یہ جو دہا اگر ایک بلند مقام اسی پہاڑ پر ہے جس پر مندر واقع ہے
 مگر قریب چار میل کے فاصلہ پر مقام مذکور سے واقع ہے اس پہاڑ کی صعب گزاری بے شک اور تائید حکم میں
 میں ہوئی کیونکہ اسکی گردن نواح مثل دیوار ہائے قلعہ بہت مستحکم اور مضبوط تھی اور بلندی ایسی تھی کہ سپران
 جو دہا اوپر سے اور اپنے محلات کے در چون میں سے اپنی کل حکومت کی حدود پر نگران رہ سکتے تھے جب
 مطلع آسمان صاف ہوتا تو وہ اپنی جنوبی سرحد کوہ ارادلی کے بلند مقامات دیکھ سکتے تھے لیکن اور جنوب
 باعث میدانہا سے ریک نگاہ سرحدات تک کام نہیں کرتی تھی اور باقی اس قلعہ کا احاطہ اسکا حکم دینے والا
 لیکن شخص مراض مذکورہ بالا من تعمیرات سے واقف تھے لہذا وہ نہیں نے اس قلعہ کی بنیاد دہائی مگر یہ خیال
 نہیں کیا کہ ایسے مقام محفوظ میں جان آدمی پناہ گیر ہو سکتا ہے پانی بہت ضرور ہے لوگوں نے یہ تصور نہم
 نسبت جو دہا کے ماہ نہیں کیا بلکہ تمام الزام اسکا شخص مراض پر ڈالا گیا میر تعزیر جو دہا نے اس قلعہ کی خط کشی میں
 مناسب تصور کیا کہ مقام مراض مذکور بھی احاطہ قلعہ میں آجائے اور گو مراض مذکور نے اس میں عذر کیا کہ
 اسکا مقام اس کے قبضے میں بلا ضرورت احمیے رہنا چاہیے مگر اس پر التفات نہوا اور یہ کسی حالات تحریر سے
 دریافت نہیں ہوتا کہ جو دہا نے یا میر تعمیر کے التفات اس امر میں نہیں کیا جو گیشو مذکور اس سے ناراض ہوا اور
 اس نے ہر عادی کہ اس قلعہ جدید میں آب شور ہوگا۔ اور جوہر خد راجگان مابعد نے کوشش اور سعی و اجادہ
 بنیاد کے اور نکالنے جو آب شیرین کے عمل میں لائے مگر کچھ سود و بہبود نہوا اس جگہ کی یادگار بطور دلیان تبرک
 کے کی جاتی ہے کہ اسکی خنکی کے سبب اسکو بھوری ایک ایسی کل بنانے پڑی جس سے پانی اس شہر سے سٹے

مصارف فوج اندرونی قلعہ کے کھینچا جائے اور چشمہ مذکور ایسے موقع پر تھا کہ اس پر دشمن بباعث زدا تو اب دیوار
 قبضہ نہیں کر سکتے تھے شروع سکونت گزینی سیوچی یہ سوچی امر عظیم تختیاری راٹھور تہا جو وقوع میں آیا *
 ان راجگان کی اولاد اس کثرت سے ہوئی کہ ان کے ملک میں ان کی گنجائش نہ رہی کیونکہ تین راجگان سابق کی اولاد
 یعنی چودہ پسران جو دہا اور چوبیس فرزندان رمل اور چودہ پسران جو دہا نے اچھے اچھے علاقے آپس میں تقسیم کر لیے
 تھے لہذا اب ضرور پڑا کہ اور علاقہ فتح کرنا چاہیے جس میں تخم راٹھور کا بویا جائے *
 جو دہا کے چودہ فرزند تھے یعنی

نام رئیس	فرقہ	نام ریاست	کیفیت
۱ ساتل یا ساتل	+	ساتلیر	بفاصلہ تین کوس بوکرن سے ہے
۲ سوجو (شیوراج)	+	+	بجائے جو دہا کے گدی نشین ہوا
۳ گوہر	+	+	لاولہ
۴ دودو	میرپٹا	میرپٹا	دودو نے مقام ساہنر چوپان سے لیا اسکا ایک فرزند بہریم نامے تھا اس کے دو فرزندان جیل اور جگل نے دو فرقے قائم کیے یعنی جملوت اور جگملوت
۵ بیرنگ	برنگیت	نوتی	واقع مالوہ
۶ بیکو	بیکانت	بیکانیر	ریاست آزاد
۷ بہارل	بہارلوٹ	بے بہلدا	+
۸ شیوراج	شیوراجوت	دہوتارا	واقع لونی
۹ کرہی	کرہ سوت	کیون سر	+

* کسی کی اولاد کے پاس مقام پالی میں رہا جب وہ بجانب مغرب جا کر مقام لونی میں آباد ہوئے اقدام شیروا نے مقام مذکور کو مع دیگر
 اراضی کے تمام زمینداروں سے لے لیا تھا اور یہ وہی جنگ تھی جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے کہ نیوار کے ساتھ ہوئی تھی اور جس کے سبب اسکو اضلاع
 درہنیر پالی اور سرہند سے تھے اور ان اضلاع کے اشتمال سے اسکا ملک تا بدمن کوہ اروالی ہو گیا تھا اور اندیشہ قتل و غارتگری سے
 اس کے فرزند محسن کش نے اضلاع ساہرا اور اجمیر چھوڑ دیے تھے دیکھو جلد اول
 ۲۵

نام رئیس	فرقہ	نام ریاست	کیفیت
۱۰ رایل	رایلوٹ	+	+
۱۱ سٹسی	سٹسیوٹ	دوارو	+
۱۲ بیدا	بیداوٹ	بیداوٹی	واقع ضلع ناگور
۱۳ نبل			
۱۴ نیمبو			

انکی ریاست اور فرقہ کا مذکور نہیں ہے

فرزند اکبر سائل نامے نے جو رانی بوندی سے پیدا ہوا تھا قیام اپنا گوشہ شمال و مغرب میں اور زمین بٹی کے سکونت اختیار کی اور وہاں ایک قلعہ تعمیر کیا اور اس کا نام سائلیر رکھا یہ قلعہ بغاصلہ پانچ کروہ مقام بوکرن سے ہے یہ شخص جنگ خان صحرائی میں قتل ہوا اور اس نے بھی مرتے مرتے خان کو قتل کیا اسکی لاش بمقام کسمو جلائی گئی اور ایک برج اور سپر تعمیر کیا گیا اور اسکی سات رانیاں بھی اس کے ساتھ سنی ہوئی تھیں *

پسر چارم دو دونا سے ہے آپ کو اراضی میرتا میں قائم کیا اور اس کا فرقہ بنام میرتا بکثرت ہے اور ہمیشہ مشہور بہ نام شمشیر مارو ہے یعنی جملہ ساکنان ملک مارو میں یہ فرقہ شمشیر زن زیادہ تھا اور اسکی دختر میرا بانی زوجہ رانا کومو جیکا حال جلد اول میں مذکور ہے تھی اور وہ جدا مجد جیل شجاع کا تھا جس نے چور کو بقاء اکبر بچا یا تھا اور جسکی اولاد جیت سنگہ بد نور والہ اب بھی اون سولہ رعایا سے دربار اور سے پور میں سے ہیں *

پسر ششم بکونا سے ہے اپنے عموی کا ندل کا طریقہ اختیار کیا اور اس کے شریک رہا اور چہ گروہ جت کا علاقہ فتح کیا اور اس نے ایک شہر آباد کیا اور اپنے نام پر اس کو موسوم کر کے بیکانیر مشہور کیا *

میں بعد انتقال کرنے اپنی دارالریاست کے تیس سال زندہ رہا اور اس نے بچپن خود دیکھا کہ اس کے فرزند ان اور بیہرگان یعنی پوتوں نے علاقہ مارو کو آباد اور فتح کیا بیج سمت ۱۵۲۵ کے بھر اکٹھ سال اس نے اس جہان خانی کو پرورد کیا اور اسکی راکھہ بمقام مندور جہان اس کے بزرگوں کی راکھہ رکھی گئی تھی دفن کی گئی یہ راجہ جو اپنی قوم میں دوسرا شخص تھا جس نے بنیا کسی شہر کی ڈالی تھی اوائل عمر میں بد نصیب تھا اور بد نصیبی اسکی بسن کبیر باعث مرفہ الحالی کی ہوئی تھی ایام بد نصیبی میں اس کو تحقیقات لیاقت اون جاگیر داران لاخراج قدیم کی رہی جن کو اس کے بزرگوں نے اون کی جاگیر اس سے خارج کر کے جنگل میں نکال دیا تھا اور انکی عروس سے اس نے مقام مندور کو اس وقت میں دوبارہ حاصل کیا جب اس کو اقوام گلدوت نے خارج کر دیا تھا اور اس نے اپنے مردانہ نامے میں اون کی رفاقت فراموش نہیں کی

یہ جنگ آوران نے جنگی قصا ویر کوہ مندور میں کندہ ہیں اپنی شہرت دوامی بیاعت احسانندی جو وہاں کے حاصل کی ہے بذریعہ اونسکے جو وہاں نے نہ صرف اپنے ملک کو دوبارہ حاصل کیا بلکہ اوس میں اور علاقہ شامل کر کے اوسکو ترقی بخشی (دیکھو جلد اول صفحہ ۱) +

بیچ عرصہ قریب تین سو سال کے نہنگام نقل کرنے اونسکے ملک قنوج سے قوم راٹھور اولاد منفوجی قریب چارو گری اراضی طویل میں اور اسبقدر عرض میں یعنی قریب اسی ہزار میل مربع میں آباد ہو گئی تھی اور انکی نفی آجکی تاریخ باوجود جنگ و جدل و قحط دوامی کے پانچ لاکھ موجود ہیں جب ہم اسطرح تجدید خاندان راٹھور کی صرف ایک شاخ خود اوس درخت کلان سے جسکی فروغ ایک وقت کل زمین گنگا پرسیا گستر تہیں خیال کرتے ہیں تو سمجھو لازم ہے کہ چند نامی اشخاص کے نام بھی جواب صرف کتب کوئی یعنی شاعر میں زندہ ہیں مہانی سے حیان کرین قوم راجپوت اس متعارف قول کا اعادہ کر سکتے ہیں یعنی سب فانی ہیں زندگی مثل روشنی کرم شب تاب ہے مکانات اور اراضی باتے رہیں گے مگر نام نیک واسطے ہمیشہ کے رہے گا کونسی فہرست تمام عمدہ کی اب ہم تحریر کر سکتے ہیں جواب زندگانی آزادانہ سے گذر گئے ہیں سچرا اولاد سیوا کے یعنی پرہار - اندو - سانکلا - چوہان - گوہل - دابی - سندھل - موہل - سونگرا - کتی - خیت - ہرن وغیرہ اور اونسکے جواب بطور ہراسیان اٹھو کے بسر کرتے ہیں +

بعد ازیں سو جو (سو بیج مل) گدی نشین ہوا اور گدی جو وہاں پر سائیس برس حکمران رہا اور آخر کار گر وہ شیوجی میں داخل ہوا +

جو تنازعات بابت ملک گیری کے سچ عہد خاندان لودی کے جو بادشاہ دہلی تھے گو بخوبی قائم نہیں ہوئے تھے واقع ہوئے تھے انہیں اراضی بنجر ملک ماروا دن بادشاہوں کی خواہش سے محفوظ رہی مگر ایک خاندان دوسرا شیر شاہی کا قبل از طلبی سپران جو وہاں واسطے شمشیر آزمائی کے بخلاف بادشاہی کے درمیان میں پیدا ہوا اور سمت ۱۵۷۲ (سلاطین) میں ایک گر وہ ٹھانان نے اتفاقاً حملہ بروز میلے تہ جو شہر پیر میں ہوا کرتا ہے کیا اور ایک سو چالیس عورات ناکتھا مارو کی لے گئے اس امر کی اطلاع سو جو کو پہونچی اوسنے اسی وقت جس قدر

سلا شیوجی ہا کا زبان میں تیکو کو کہتے ہیں

ایک جگہ یہ بیان ہے کہ سلا متل بعد جوہا تین سال تک گدی نشین ہوا مگر یہ غلط معلوم ہوتا ہے نا مبرہ سچ غفلت کرنے سائیس کے قتل ہوا تھا +

سلا اس میلے کا حال جلد اول میں درج ہے +

آدمی اوسکے ہمراہ تھے اؤ کو لیکر تعاقب اؤ نکا کیا اؤ اؤنکے پاس پہونچکر عورات گرفتار شدہ کو ہمیں لیا مگر وہ نہیں
 واروگیر مین قتل ہوا اؤ شمالی وحوش سیرت یعنی پھانوں سے بھی اؤنکے خوب عرض اس امر قبیلہ گرفتاری عورت
 ناکتھڑا کا لیا اس مضمون کو مارو ملک کے جوگی لوگوں نے ایسا پسند کیا کہ وہ اب تک تیج کے میلے مین اسکا گیت
 بنا کر گایا کرتے ہیں کہ ایک سو چالیس عورات ناکتھڑا پیر سے گرفتار ہو کر گئی اؤ راون کے دلاور راجہ نے اپنی
 جان دے کر اؤنکی رہائی کی *

میسے سو جو کے پانچ فرزند تھے اول بہا گو جو کم عمری مین فوت ہوا تھا مگر اؤسکا فرزند کنکا گدی نشین ملک ہوا دوم
 اؤدھو اسکے گیارہ فرزند تھے اؤ راؤ نکا خاندان اؤ داوت کہلاتا تھا انکی ریاست گکامان حب تفصیل مین یعنی
 تیماج۔ جتین۔ گندوچی۔ براتیا۔ راسے پور۔ وغیرہ سوائے مقامات واقع میوار کے سوم ساگو اس سے
 خاندان ساگاوت پیدا ہوا اؤ در مقام اؤ نکا برو دتھا چارم پرگ اس سے خاندان پرگوت پیدا ہوا پنجم برہم دیو
 اسکے فرزند میسے نارو کو بطور دیوتا و پوتر مارو لوگ پرستش کرتے تھے اؤ راؤسکی صورت بنا کر مقام سو جت کے پرستش گاہ
 مین رکھی گئی ہے اسکی اولاد بنام ناروت جو دہا شہور مین انکی ایک فرع مقام ج پھار واقع ہوتی مین قائم ہے
 سمت ۱۵۷۲ (۱۹۵۱ء) مین میسے کنکا پوتا سو جو اپنے جد یعنی دادا کی گدی پر جانشین ہوا مگر اؤسکے
 عموی ساگانے اپنا حق گدی نشینی ظاہر کیا اؤ ردولت خان لودھی کو جنہو عرصہ قلیل سے راہنہور حاکم ناگور کو خاج کر دیا
 تھا اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اس فوج ککی کو ہمراہ لیکر اؤنکے جنگ شروع کی اؤ پسران جو دہا بمقابلہ لیکر
 صفت آرا ہوئے مگر کنکا کو اعتبار اؤ پر اپنے دعوی کی صداقت کے اؤ راٹھنیاں اؤ پر تلوار ملک مارو کے تھا لہذا
 اؤنکے پیغام صلح کو جوٹھان مذکورہ بالا نے اس شرط پر بھیجا تھا کہ دونوں اپنے ملک کو باہم تقسیم کر لو رد کیا اؤ
 جنگ شروع کی اس جنگ مین اؤسکا عموی ساگا مقتول ہوا اؤ فوج ککی دولت خان کو شکست فاش نصیب ہوئی
 بارہ سال بعد گدی نشینی کنکا کے پسران جو دہا کے پاس پیغام آیا کہ وہ اپنی فوج شامل فوج میوار کر کے مقابلہ
 حملہ مغل جو ترکستان سے آئے تھے کریں اؤر ساٹکارا نا نی جنے اپنے بزرگوں کا مقام بیج راجگان ہند کے اختیار
 کیا تھا فوج کی افسری جنگ اختیار کی اؤ راجہ مارو نے بھی اؤسکی بزرگی کا اعتراف کرنا اؤ را اپنی فوج کو اؤسکے
 یعنی میوار کے جھڈے کے نیچے جنگ کرنا کثر نشان مین تصور نہیں کیا اؤر میوار کی تاریخ قدیم زیادہ تر تعریف
 راہنہور کی بہ نسبت اؤنکے اپنے بھاٹ یعنی شاعر و نکلے کرتی ہے *

یہ جنگ جو اخیر لڑائی راجپوتوں کی واسطے آزادی اپنے ملک کے تھی جیسا ابھی ذکر ہو چکا ہے میدان بیانا مین

خراب ہو گئی اس جنگ میں اگر دغا بازی بابر شاہ شجاع کی امداد نہ کرتی تو تلواریں پناہ صبیح تحفظ اپنے ملک سے اطاعت اسلام سے حاصل کرتی اس قدر کہنا کافی ہے کہ ایک راٹھور میدان جنگ میں ہے اس سے مترشح ہوگا کہ وہ عین گرمی جنگ میں سینہ سپر تھا اور ہر چند ہکوا اطلاع اسکی نہیں کہ انکا مقام میدان جنگ میں کہاں تھا مگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مقدم یعنی پیشتر سب سے ہونگے مسمیٰ اسے مل راجہ خرد سال بنیرہ کنکامع رئیسان میرتیا مسمیان کہرتوی ورتنا و دیگر اشخاص نامی اس جنگ میں بمقابلہ چغتائی کشتے ہوئے *

چار سال بعد اس جنگ کے کنکامے وفات پائی (شجرہ یاتی میں درج ہے کہ کنکا کو زہر دیا گیا تھا مگر کسی اور تحریر سے اسکی صداقت نہیں ہوتی) اسکے بعد مسمیٰ مالدیو سمیت ۱۵۸۸ (سلسلہ شجاع) میں گدی نشین ہوا یہ بھی اوسقدر مشہور ہوا جس قدر راجگان نام برآوردہ تواریخ ملک ماروتھے اسوقت میں حالات ماروار نہایت عمن واسطے ترقی اور استحکام آمدنی کے تھے بادشاہ بابر کو کچھ ترغیب یا تحریص واسطے حاصل کرنے اس بنجر زمین بارو کے پیدا نہیں ہوئی کہ اراضی زریر گنگ سے توجہ اس جانب کرتا کیونکہ اوسکو اوس سرزمین میں بھی بہت شغل حاصل تھا لہذا اضلاع اور قلعجات سرحد شاہی ملک مارو کو جہان عمدہ داران خاندانہ سے قدیم قابض تھے مالدیو نے اپنے تصرف میں لائے اور اپنی فوج وسط دھوند ہار میں قائم کی وفات سانکارا نا اور خرابی خاندان ہوا جہان بد نصیبی سے چوٹے چوٹے راجہ قائم ہو گئے تھے جنکو مغل ہاے شمائی نے اور راجگان گجرات نے یکمترہ محاصرہ کر لیا تھا باعث اس امر کی ہوئی کہ مالدیو اپنی حکومت خود سری سے کرے اور اوسنے مانند صل راجپوت کے اپنی قوت اور طاقت کو بخلاف دشمن اور دوست کے ظہور میں لائے اور بلا شک و شبہ راجہ کلان کل جواڑہ کا ہوائی الحقیقت حسب بیان مورخ اہل اسلام یعنی فرشتہ یہ راجہ نہایت طاقت دار راجہ ہندوستان کا ہوا *

جس سال مالدیو گدی نشین ہوا اسی سال اوسنے دوبرے ملک اپنی خاندان قدیم کے دوبار فتح کیے یعنی ناگور اور جمیسر سمیت ۱۵۹۶ میں اوسنے جہا لور سیوا نوا اور بہدر راجون خاندان سندھل سے فتح کیے اور دو سال بعد اسکے پسران بیکا کو بیکانیر سے بیدخل کیا علاقہ جہا لور لونی جو قدیم اوسکے خاندان کے قبضے میں تھے اور جنہوں نے خود سری اور آزادی اختیار کی تھی اوسے بھی اپنے مطیع و منقاد کیا اور قدیم زمینداران لالہ لالہ علا قجات مذکور سے اپنی ریاست اور حکومت کا اعتراف کر لیا اور قرار کرایا کہ وہ اپنے اپنے گروہ لیکر خدمت گزار رہے کیا کریگیے من بعد وہ مشغول جنگ قوم ہٹی ہوا اور مقام بگیم پور کو فتح کر کے ایک فرج اپنی خاندان کی وہاں قائم کی وہ شامل ریاست جیل میں اور بنام مالدوٹ مشہور کہ زن صحرائی ہیں اپنی خاندان کی فروغ ہوا

لے مشرفن صاحب کوٹنا در راہ کابل میں اندیشہ ان مالدوٹ کوگون کی حملہ آوری کا پیدا ہوا تھا *

اور دہوندہ زمین بھی قائم کیں اور مقام چٹسو کو فوج سے مستحکم کیا یہ مقام کچھاپون کی دارالریاستہ میں ہل کے فاصلہ پر ہے بجانب جنوب مہنی ہے اس نے مقام سروہی کو دیوراس سے جس خاندان کی اسکی والدہ تھی لیکر واپس دیا اور مال دیو نے صرف ان مقامات کو ہی فتح نہیں کیا بلکہ انکو اپنے قبض و تحت میں رکھنے کا سامان بھی کیا اور اکثر مقامات مستحکم اکثر جگہ تعمیر اور قائم کیے اس نے سوائے تعمیر کرنے محلات اور دیگر آراستگی قلعہ کی اس نے شہر جوہ پور کے گرد دیوار شہر نیاہ تعمیر کی دیوار محاصرہ میرٹھا اور قلعہ کی تعمیر میں جسکو وہ بنام مالکوٹ نام رکھا تھا اس کے قریب دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے اس نے ساتلہ کو دیوان کیا اور اس کے مصالح سے استحکام پوکرن کا جسکو اس نے قوم بٹی سے لیا تھا کیا اور جس قدر آبادی وہاں کی تھی بے نہایت دولت مند تھاران راجستان کو اس میں آباد کیا اس نے قلعجات بمقامات بہدرابول اور اوپرکوم بھیم بود متصل سیوانو اور گوندوجی اور ریا پیر اور دہونار کے تعمیر کیے اس نے بمقام سیوانو کو نڈل کوٹ بنایا اور فلودی میں جس کو اول ہیرا رات نے تعمیر کیا تھا اکثر تعمیرات تیار کیں اس نے گڑھ پٹیلی میں وہ قلعہ بنایا (قلعہ جمیر) جسکو کوت برج کہتے ہیں اور اظہار اپنے علم و فن کا کرنے کے واسطے ایک چرخ بنایا جس سے پانی قلعہ میں نیچے سے جاتا تھا موزج بیان کرتا ہے کہ دواب ساہنہر سے یعنی آمدنی نکسا ساہنہر سے اس نے یہ سب تعمیرات تیار کیں اور جس قدر اس وقت علاقہ قبضہ جوہ پور میں تھا اسکی تفصیل درج کرتا ہے ہم بھی اسکو قلم انداز نہیں کرتے تفصیل یہ ہے - سوحت - ساہنہر - میرتھا - کھاتا - مدبور - لاونو - راسے پور - بہدرابول - ناگور - سیوانو - لوہاگرہ - جہاگل گرہ - بیکانیر - مین محل - پوکرن - برمیر - کسولی - رواسو - جھاور - جھالور - باولی - ملار - ناوول - فلودا - ساپچور - ویدواتا - چاتسو - لودین - ملارنا - دیورا - فتح پور - امرت سر - ناہور - مینا پور - توکب - تھودا - اجمیر - جہاز پور - اور پیرمیر کا - اووسے پور (واقع شیشا واٹی) میں ان کل اترتیس اضلاع تھے اور منجملہ انکے اکثر مثل جھالور - اجمیر - توکب - تھودا - اور بدلور - ایسے تھو جن میں فی ضلع تین سو ساٹھ شہر شامل تھے اور کوئی ان اضلاع میں کا ایسا نہیں جس میں آبی شہر سے کم شامل ہوں مگر منجملہ اضلاع مندرجہ ذیل تھے واقع دہوندہ ہار کے چند اضلاع میں مثل چاتسو - لودین - توکب - تھودا - اور جہاز پور واقع سوار پر قبضہ عرصہ قلیل تک رہا تھا اور گوہلورا اور اس کے تین سو ساٹھ شہر ٹھقہ قوم راٹھور سے آباد تھے مگر وہ اولاد میرتھا تحت جیل کے تھے اور یہ لوگ رعایا وفادار سپوار ہو گئے تھے اور ہر وقت اس کے تحفظ میں اپنی تلوار بھلاٹ اسنے وطن کے بھی کھینچے تھے یہ فرع خاندان جوہ ہا ایک

۱۵ یہ سومہرم (یعنی حق نمک) راجپوتان کا ہو کہ جسکے نوکر ہونگے اس کے ساتھ اپنے راجہ کے خلاف بھی جنگ آور ہوتے ہیں +

وقت میں نہایت قوی تھے اور میرتیا کو ادھنوں نے دوبارہ لے لیا تھا اس امر کا ملک میوار شکر گزار اس شجاع
 رئیس کا تھا اسی منہگام میں اکثر ماتحتان میوار جو قوت حاصل کرتے تھے مغلوب کیے گئے تھے اور ان کا علاقہ
 چھین لیا گیا تھا اور جے ترن جو خاندان اوداوت سے تھا اور اکثر رئیس شامل خزانہ کیے گئے تھے یعنی باج
 اوپر مقرر کر کے روپیہ اذکا داخل خزانہ ہونے لگا تنازعات باہمی کی وجہ تقسیم علاقہ کا کوئی قاعدہ نہ تھا اور جب قدر
 ریاست کی قوت ہوتی تھی اور جس قدر اولاد راجگان ہوتی تھی اور سقدراوس میں ایذا دگی ہوتی تھی ہر ایک کے
 نام وقت تولد سے جاگیر علیحدہ ہو جاتی تھی حتیٰ کہ کل اراضی مار ویشمار حصص میں منقسم ہو گئی اب بالدیو نے اس
 رسم کے انسداد کی ضرورت تصور کر کے مارج قرار دیے اور اسدوام جاگیر بعض فروع اولاد رنل اور جو دہا میں قرار
 دیا اس میں پھر کبھی تبدیلی نہیں ہوئی *

جو دس سال قبضہ بلا فساد و شر رہا اس عرصہ میں بالدیو کو موقع اپنی تدابیر کے پختہ کرنے کا حاصل ہوا اس عرصہ
 کے بعد پورا و سکو فکر اپنی حفاظت کی ہوئی تھی یعنی بابر ثانی خاندان مغلیہ نے وفات پائی اور اسکے فرزند
 اور جانشین کو اسکے صوبہ دار شیر شاہ نے تخت مفتوحہ جدید سے خارج کر دیا راست ہے کہ جہان شیر
 سرچ ہوتی ہے وہاں اس قسم کے واقعات فوراً پیدا ہوتے ہیں سمجھئے ایک مقام پر تحریر کیا ہے کہ بادشاہ
 مغرور نے بالدیو کے پاس پناہ لی تھی اور سمجھئے اسکے اس فعل کو خلاف رسم قوم تصور کر کے مذموم کر دیا تھا
 مگر سمجھئے یہ بیان فرو گذاشت کیا تھا کہ بالدیو کا جو اس وقت میں ولیعهد بنی ریاست کا تھا پسر سلطان مسیحہ رایل
 جو اس وقت میں وہی ایک فرزند مسیحہ اوسکا تھا جنگ بیانا میں جب وہ ملک مار واد کی جنگ سورہ مذکور میں
 کر رہا تھا قتل ہوا تھا لہذا نام خجائی خواہ عالم رفاہ یا فرار میں ہوں کچھ وقعت اوسکے نظروں میں نہیں کتنا
 تھا مگر اسکا بالدیو کو خواب و خیال بھی تھا کہ اوسکا نصیب بھی بعینہ مثل قسمت ہمایون مغرور کے ہو نہیو الا ہے
 اور اکبر صغیر سن جو اسی عالم فرار میں پیدا ہوا تھا معاوضہ اس بے اعتنائی کالے گا مگر راٹھور مغرور جو اپنی
 نسل راج قنوج سے ایک ہزار سال قبل پیدائش وحشی سیرت ساکن فرغانا سے نکلا تھا یہ بھی ظن غالب اوسکا
 تھا کہ اوسکو اغزازان ہاتھوں سے حاصل ہو گا یا اوسکے فرزند کو خطاب راج راجیو اس صغیر سن سے
 نصیب ہو گا جو اس وقت میں اسکے ملک صحرائی کی حدود کے جنگلوں میں پڑتا تھا یہ تعجب ہے کہ جب اکبر نے
 اووے سنگہ کو شمشیر غنایت کی اور تلک راج شاہ کو اوسکو مرحمت کیا اس وقت اوسکو خیال بد وضعی بالدیو
 دل میں گذرا کہ اس شخص کے سبب اوسکی پیدائش امر کوٹ کے قلعہ ویران میں بجائے محلات ویشان واپی کے ہوئی

۲۳
 بالدیو کو بھی کچھ فائدہ اس بڑی دہری اور پناہ ندی سے حاصل ہوا کیونکہ جب غاصب یعنی شیرشاہ نے خیال کیا کہ اسکی
 کوشش بیچ گرفتاری بادشاہ مغرور بے سود ہے یا اسنے یہ خیال کیا ہوگا کہ اسکی قوت ایسے ہمسایہ قوی کے
 روبرو محفوظ نہیں رہ سکتی اسنے ماروار پر فوج کشی کی اور ایشی ہزار سپاہ ہمراہ لیکر روانہ اس سمت کو ہوا بالدیو نے بھی
 انکو آنے دیا اور پچاس ہزار راجپوت اس کے مقابلے کی واسطے جمع کیے اور ایسی تدابیر اور ہوشیاری سے کارروائی کی کہ شیرشاہ
 کو گوفن جنگ سے خوب ماہر تر ہر قدم پر استحکام اپنے مقام قیام کا کرنا پڑتا تھا بجائے آبائی فتح کرنے کے اس کو
 افسوس اپنی شتاب زدگی کا ہوا جب طبیعت جنگ آزار راجپوتوں کی سے اسکو اندیشہ جنگ آوری کا پیدا ہوا اور جب
 اسنے دیکھا کہ اسکی مراجعت بھی اب اس کے امکان سے باہر ہو گئی تھی ایک مہینے کے عرصہ تک دونوں افواج
 ایک دوسرے کے روبرو مقیم رہیں اور ہر روز حال بادشاہ کا تغیر ہوتا جاتا تھا اور ایسا نازک وقت آگیا تھا کہ کوئی
 موقع کم از کم بھی اسکی رہائی کا نظر نہیں آتا تھا اس ہنگام میں اسنے وہی فریب کیا جس سے اکثر اسکو بہ مقابلہ
 راجپوت فائدہ حاصل ہوا تھا یعنی بے اعتباری رعایا اس کے دلیں پیدا کی اس طرح کہ اسنے ایک خط بنام ذکی یعنی
 رعایا کے لکھا اور ہر کارہ کو دیا کہ راستہ میں پھینک دے تاکہ معلوم ہو کہ واسطے سازش کے یہ خط بنام رعایا لکھا گیا
 تھا مگر اتفاقاً راستے میں گر گیا ہوگا شاید بیچ و سختی ضبطی ریاستوں نے اس تدبیر شیرشاہ کی معاونت کی ہوگی کیونکہ
 جب وقت معینہ حملہ نزدیک آیا تو راجہ نے خلاف اس کے عمل میں لایا وجہ اس امر کے جب فتح ظاہر تھی فوراً منتشر ہو کر
 اور ایک یا دوسرے داران کلان نے بہ ثبوت بے بنیاد ہونے ان وجہ کے ایک فعل ایسی اطاعت کا طور میں لایا جس کا
 بیان اس ملک میں اب تک زبان زد عوام ہے یعنی بے وفائی بارہ ہزار سپاہ کے انہوں نے حملہ کر کے بادشاہی ہو چال
 تک پہنچ کر بادی اور خرابی ڈالی مگر کثرت کا غلبہ رہا اور گروہ خیر خواہان ملک قریب تمام و کمال کے کام آئے بالدیو
 بھی جب وقت گزر گیا تھا تو اس فریب پر پے لگ گیا جس کے سبب اسنے شبہ بیچ نکال دیا اور اطاعت عایا
 و رفقا کے کیا تھا اب وہم و گمان اور ملاست رئیسان بابت ایسے بے بنیاد شبہ کے باقی رہا اور یہ اول اجتماع اولاً
 ہمنوی کا تھا جو صف آرا بابت حفاظت آزادی اپنی قوم کے ہوئے تھے کہ شکست نصیب ہوا شیرشاہ غاصب انصافاً
 تخریب انکی شجاعت کی کرتا ہے اور جب وہ اس شخص سے رہا ہوا تو اسنے بیان کیا کہ اسنے اپنی سلطنت
 ہندوستان واسطے ایک مٹی جو کے برباد کر دی تھی (مراد اس سے یہ ہے کہ یہ سرزمین سیر حاصل منقہ اور غلہ
 بیش قیمت زمین پیدا نہیں ہوتا تھا اس واسطے مٹی جو سے مشابہت دی ہے) *
 بالدیو کی قسمت میں خاندان شیرشاہی کے بعد تک زندہ رہنا لکھا تھا اور اسکو یہ رکھنا تھا

۳۵
 کہ تخت ہندوستان پر عایدین مفروضہ کے زیر نگین ہوا یہ امر واسطے قوم راٹھور کے بہتر ہوتا اگر اس راجہ کی عمر اور بھی
 دراز ہوتی کیونکہ اسکی ملائمت خراج اور ذاتی خاصیت سست اذکو ایک موقع پیدا کرتی اور ایسے خصائل اور ان کے
 بہتر دلیل گردانے جاتے مگر دوبارہ تسلط کے بعد وہ عرصہ تک زندہ نہیں رہا خواہ والدہ تخت نشین یعنی شاہ اکبر
 نے جو ابھی بسن پانزدہ سالگی بھی نہیں پہنچا خیال تکالیف بد نفسی اول دشمنی بالدیو کے یہ بیان تکالیف امر کوٹ
 اس کے دل میں منقوش کر دیے تھے اور بابت ایک امر مویشاری صاحب تدبیری کا تھا کہ قوت راجپوت محدود اور
 کم ہو جائے جو اس کے اپنی قوت کے موافق تھے اس نے سمت ۱۶۱۷ (س ۶۱۷) میں ماروار پر فوج کشی کی اور
 مالاکوٹ یعنی میرتا کا محاصرہ کر لیا اور بعد جنگ سخت کے مقام مذکور پر قابض ہوا مگر ایک جزو فوج قلعہ صف شہنشاہ
 میں سے دلیرانہ گذر کر اپنے راجہ کے پاس چلی گئی اور قلعہ کلان ناگور بھی قبضے میں آگیا اور یہ دونوں قلعے مع ملک
 متعلقہ اس کے اکبر نے حوالہ فرج خرد خاندان یعنی رائے سنگھ راجہ بیکانیر کے کیا یہ ریاست اب اپنے راجہ قدیم جوہ پور
 سے آزاد یعنی بلا واسطہ ہے *

سمت ۱۶۲۵ (س ۶۲۵) میں بالدیو نے موافقت ضرورت سے کی اور موقع وقت دیکھ کر اپنے سپرد دومی خندرسین
 نامے کو مع تحائف اکبر کے پاس جو اس وقت اجمیر مقام وسطی سلطنت میں تھا بھیجا لیکن اکبر اس قدر ناراض نہ
 اعتنائی راجہ جنگلی یعنی بالدیو سے تھا جو خود حاضر دربار شاہی نہیں ہوا تھا کہ اس نے صرف قبضہ بلا واسطہ تحیر
 علاقہ بیکانیر کا رائے سنگھ کو نہیں دیا بلکہ ایک فرمان واسطے خاص جوہ پور کے بھی مرحمت فرمایا اور اسکو بزرگ
 قوم کیا یہ خندرسین بھی خالی از غرور راٹھور تھا اور وہ آمادہ اسپر تھا کہ اپنے ملک کی آزادی کے واسطے اکبر سے
 بمقابلہ پیش آئے اور اپنے براہ کلان اودے سنگھ کے دعویٰ کا بھی جو اودی سنگھ دراصل زیادہ تر مائل بیچ حاصل
 کرنے مرحمت شاہانہ کے تھا مقابلہ کر بیچ عالم عمر رسیدگی کے راو صاحب سن کو مقابلہ محاصرہ اپنی ریاست گاہ
 کا کرنا پڑا اور بعد مقابلہ دلیرانہ گوبے سود ہوا اسکو اطاعت قبول کرنی پڑی اور اپنے فرزند اودے سنگھ کو
 خدمت شاہ میں روانہ کیا یہ اپنی فوج ملکی کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور منصب یک ہزاری پر سرفراز ہوا اور تھوڑے
 عرصہ کے بعد اسکو خطاب موٹا راجہ یعنی راجہ جیسیم کا مرحمت ہوا اور صرف اسی خطاب سے وہ تواریخ ایام
 مذکورہ میں مخاطب کیا گیا ہے *

۱۷ اس بادشاہ کا سوانح عمری بیچ کتب خانہ میجر ڈبلیو یول صاحب ساکن ایڈن برگ کے موجود ہے اس میں حال اس بادشاہ کی آوارہ گردی
 ایران جو اس کے رکاب میں لکھا ہے مندرج ہے اس کتاب کا جب ترجمہ ہوگا تو تسلسل حالات عمری خاندان تیمور تمام ہوگا *

چند ریسین کے ساتھ کثیر رعایا سے دلاور ملک مارو تھوڑی کہ ازادانہ جنگل میں رہنا اور زبان خشک کہانی گوارا ہے مگر کمینگی سے فوج کی متابعت اور ہمراہی منظر نہیں جبکہ جو وہ پورے نکالا گیا تو اس نے اپنا قیام بیچ سیوانو واقع سرحد مغربی ریاست میں اختیار کیا اور وہاں تا بزرگ قادم رہا سترہ سال تک اس نے دعویٰ گدی کا قائم رکھا اور رفاقت قوم راٹھور کو اپنے برادر کلان اودے سنگھ کے ساتھ جسکی مدد پر بادشاہ بھی تھا منقسم کرتا رہا اور مقابلہ حملہ آوری کیا اور اوسمیں مارا گیا اوسکے تین فرزند تھے اوگر سین اور عیش کرن اور رات سنگھ اسے جنگ ساتھ راو سترال سروہی والد کے کی اور اوسمیں سے اپنے چوبیس افسروں کے متصل شہر ومانی قتل ہوا +

بالدیونے گو بزرگی بادشاہ سے اعتراف کیا مگر وہ اس بدنامی سے محفوظ رہا کہ اوسکے خاندان کی ذخیر غلام مذہب کو دیجاے جب اوسکے فرزند کو خطاب عطا ہوا جس سے اطاعت ملک مارو پر ہو گئی وہ جلدی بعد موت ہوا اوسکے اخیر دن اون لوگوں کی نظروں میں جنہوں نے اوسکے فتوح ہر مقام راجپوتانہ میں دیکھے تھے بالکل برعکس تھے بہر حال وہ اس دنیا سے اپنی غرت لیکر بغیر کسی بدنامی کے گیا اور سب سے اپنے وقت کے ایک نہایت دلیر اور طاقت دار راجپوت کی ہمراہ لگیا اگر اوسکی عمر میں ازادگی ہوتی اور قدیم قوت اوسکی برقرار رہتی تو وہ بالفاق پر تاب میوار کہ جسے تنہا ہی طریق جاری کیا تھا جو بالدیو کی مرگ سے اوسکے ساتھ ختم ہو گیا تھا آزادی راجپوتوں کی بمقابلہ قوت روز افزون مغلیہ کے قائم رکھنا (اسکا حال میوار میں درج ہے) +

بالدیونے سمت ۱۶۷۱ (سلاطین) میں وفات پائی اوسکے بارہ فرزند تھے بیٹے اول رام سنگھ جو جلاے وطن کیا گیا تھا اور جس نے پاس رانا سے میوار کے پناہ لی تھی اس کے سات فرزند تھے منجملہ انکے پسر نچین مسے کیشو اس نے قیام بیچ چوبے ہیشہ کے اختیار کیا تھا +

دوم رائے مل جو جنگ میانیا میں قتل ہوا +

سوم اودے سنگھ راجہ ماروار

چہارم چندر سین جسکی پیدائش رانی قوم جیالا سے تھی اس کے تین فرزند تھے پسر کلان اوگر سین نامے نے تمام پنی حاصل کیا اس کے بھی تین فرزند تھے کرن کاجی اور کاہن پنجم عیش کرن جسکی اولاد جو نیا میں مقیم ہوئی +

۱۷۰۰ یہ چند اشخاص سے باہم خاندان راٹھور اور دودرا کے جو ایک نسل سے ہیں ہوئی تھی یہ دونوں نہایت شجاع خاندان تھے تمام خاندان راجپوت ہیں مگر وہ بعض جنگ یاد دلاتی ہیں جبکہ بیان فریڈنرٹ صاحب نے کیا ہے +

ہشتم گوپال داس جنگ اندر میں قتل ہوا *
 ہفتم ریتی راج اسکی اولاد مقام جہالور میں مقیم ہوئی *
 ہشتم رتن سے اسکی اولاد مقام بہدر راجون میں مقیم ہوئی *
 نہم بھی راج اسکی اولاد مقام اباری میں مقیم ہوئی *
 دہم بکراجیت
 یازدہم بہان
 دوازدہم

انکا کچھ حال معلوم نہیں ہوتا

باب چہارم

تبدیل حالات راجگان ماروار۔ راج تلک راجہ او دے سنگہ کا مگر او سکو منظور نہایت طاقت دار خاندان تھا
 راجپوت نے تاہم چندر سین نہین کیا حالات گذشتہ تواریخی میں اصل زمانہ تاریخ ماروار کے شروع جنگ سے
 تا باطاعت بادشاہی۔ تبدیل سلسلہ گزری نشینی و ریاست گاہ بمقامات میوار و آمیر و ماروار۔ وہ فروع جنگ
 ساتھ گزری نشینی محدود ہوئی۔ اندیشہ انحراف اس امر سے بظاہر انتظام جوہا نسبت جاگیر۔ آٹھ رئیسان کلان
 ماروار مال دیو نے اس انتظام کو بحال رکھا اور پر ویشا جاگیر ات ایڑا و کین۔ فروع کلان میں جاگیر ات واسطے
 دو ام کے قائم ہوئیں۔ برادران و پسران جوہا۔ بیانات مختلفہ جاگیر ات۔ قدامت راجپوتوں کی۔ طریق
 جاگیر داری اکبر اسکو بحال رکھتا ہے۔ بزرگی راجگان راجپوت غلط نہیں ہے جیسا ملک یورپ میں مشہور ہے
 غریب سے غریب راجپوت بھی اپنا رشتہ راجہ سے لگاتا ہے نام او دے سنگہ برباد کن راجپوتانہ۔ دنیا اسکی
 ہمیشہ جوہا بانی کا اکبر کو۔ جو فائدہ اس شادی سے راٹھور لوگوں کو حاصل ہوے۔ کثرت اولاد او دے سنگہ
 قائم کرنا جاگیر گو بند گڑھ اور پسان گڑھ کشن گڑھ اور رتلام۔ وفات قابل یادگار راجہ او دے سنگہ۔ حالات
 اسکے۔ اولاد او دے سنگہ۔ تفصیل اولاد *

مال دیو کی وفات کا ایک بڑا زمانہ تواریخ راٹھور میں ہو گیا اسوقت تک ورثہ کا حصہ او پر مرضی شجاع اولاد سیوا
 رہا تھا مگر اب رعایا سے مارونے اون سے ایک زیادہ ترقوی کو پسند کیا جہنڈہ ریاست نشان و شوکت او پر پھر لگا
 جہنڈے کے لہراتا تھا جسکے نیچے راٹھور لوگوں کو فتح او پر فتح کے نصیب ہوئی تھی اور جہانگیرستان امر کوٹ ہو گیا
 ساہتر تک اور جنگل کنارہ گارہ سے کوہ اراولی تک لہراتا تھا آئندہ راجگان راٹھور کو درجہ بدرجہ مراعات شائستہ

بذریعہ خیر خواہی خدمت گزاری حاصل کرنی پڑی اذکو حکم ہوا کہ فوج اپنی مقررہ بنایا کی بسر کردگی فرزند جانتر کہیں نہ پہنچ
مضی مغل یعنی بادشاہ ہوا اس طرح وہ لوگ کار بند ہوں اور اذکی خدمت گزاری سے اوزہ بذریعہ کسی اور بون کے اذکو
عزت و دربار شاہی میں پیدا کرانی اور اگر امورتا بعد از صرف وجہ ترقی ہوتے تو راجگان اٹھو کہ کبھی کوئی ترقی منجرب
اول کے جوادو سے شگہ کو عطا ہوا تھا نصیب نہیں ہوتی تاہم گوریاسے دولت نے بنجر میدان مارو کو زریز کر دیا اور
گو ایک حصہ مال مغزوہ گو لکندا و بیجے پورہ اذو کے خزانہ کو ترقی بخشی اور اذو کے قلات کو آراتہ کیا اور اذو کی تعمیرات
اور معابد کو قائم کیا اور گوجوانی راجگان کو دست قدرت سب جاگیر داران مندر خواہ ملکی یا بیگانہ جو شاہ میں مختبر
ریاستوں سے کم ہتے حاصل تھی مگر راٹھور اپنے خیالات تنزلی کو یاد رکھتے تھے اور اکثر روپرو سے بادشاہ بھی یہ
خیال اذکا ظاہر ہو جاتا تھا *

وفات مالدیو کی سمت ۱۶۲۷ میں واقع ہوئی مگر تواریخ سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اذو سے شگہ بعد وفات اپنے والد کے
گدی نشین ہوا بلکہ پایا جاتا ہے کہ تاہنگام مرگ چندر سین برادر مذکور وہ گدی نشین نہیں ہوا پس ہکواب یہ سمجھنا چاہیے
کہ وہ گو خود بنا لیکن اذو کو اذو کے والد اور دیگر روسا نے پسند کیا تھا اور یہی روسا اذو سے شگہ کی اطاعت اکبر کو
منظور نہیں کرتے تھے دراصل راجہ نے فوج شاہی بمقابلہ اپنی نہایت طاقت دار رعایا کے لگیا اور تمام علاقہ میرٹھا
پر قبضہ کیا اور دیگر روسا کی قوت شکست کر کے اذکو ضعیف کر دیا *

قبل از بیان کرنے حالات اذو سے شگہ کے جو مالدیو کی گدی پر سمت ۱۶۴۷ (۱۰۷۵ شمسی) میں قائم کیا گیا تھا ہکو مختصر
حال ملک پارو کا ہنگام جلا وطنی بنیرگان راجہ قنوج سے جو بمقابلہ تواریخ غری چندان دلچسپ نہیں بلکہ صرف شمار اسکا
غیر اوس ہے درج کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی خالی از حالات دلچسپ ملک گیری سے نہیں ہے *

جو فہرست واسطے اطلاع ناظرین ہذا کے درج ہے اور جو بیان اصل کتاب میں لکھا ہے اوس سے سب حال قنوج و
آبادی ایک نہایت قطعہ وسیع زمین کا معلوم ہو سکتا ہے اور نیز اوس کی تقسیم و حصص سے یہاں بے شمار بہیاد
جنکی اولاد کے قبضہ میں اب تک وہ بطور رعایا سے بادشاہ و برادر راجہ کے یعنی اولاد اول کے مورث اعلیٰ
سیواجی کی ہے اگلی حاصل ہو سکتی ہے *

ہم تواریخ ماروار کو شروع جلا وطنی سیواجی ملک قنوج سے تا بگدی نشینی اذو سے شگہ تین زمانہ میں تقسیم کرتے ہیں *

اول آباد ہونے سیواجی سے اور اراضی کہیں ۱۲۳۱ ع میں تا فتح مندور ۱۳۸۱ ع جو چندا کو حاصل ہوئی تھی *

دوم فتح مندور سے تا بنیاد بنا سے جو وہ پور ۱۳۸۱ ع *

سیم بنائے جو وہ پورے تابہ گدی نشینی اووے سنگہ کشہاع جب قوم راٹھور نے بزرگی شاہی کا اعتراف کیا *
 اول وہ زمانہ بیچ مطیع اور مغلوب کرنے مغربی ملک جنگل کے اور نیکے قدیم لاخراج رئیسوں سے گذرنا تھا بلکہ عہد
 چونکہ تک جسے مندور ہنگام ضعف چوہان مشرقی فتح کیا تھا یہ امر ظہور میں نہیں آیا کہ زریر زمین ہر دسوی لونی جاگیر
 میں اولاد نہ مل اور جو دہا کو دی گئی راجپوت کی قوم میں تبدیلی ریاست گاہ باعث تبدیلی انتظام اندرونی ریاست
 ہوتی ہے اور اکثر قوم اپنا نام بھی ساتھ ریاست گاہ کے تبدیل کر دیتے ہیں جو وہ پور کی بنیاد ڈالنا ایک سہل زمانہ
 تھا اور بعد ازیں گدی مارو پر صرف خاندان جو دہا اور اوس فروع کے لوگ جو رہا یاے گدی میں سے تھے اور مستحق
 گدی تھے بٹھائے جاتے تھے یہ ایک خاص حال صاحب تدبیری راجپوت کا ہے اور متعلق سب خاندان
 سے ہے اسکا مفصل حال حالات اجمیر میں درج ہوگا *

میسے جو دہا نے ساتھ بلند نظری بانی ہونے ریاست کے انتظام جدید جاگیر داران ملک کا کیا ضرورت اور غور کرنے
 اوسکو آدھ اسکا کیا ایک حد ماتحت جاگیر داران مارو کی قائم کیاے کثرت اولاد اوسکے والد نہ مل کی جسکے چوبیس فرزند
 تھے اور اوسکے اپنے چودہ فرزند اور انکی بھی اولاد کثیر باعث اسکی ہوئی کہ ضرورت تعداد اور شمار ایسی جاگیروں کا
 تعین کیا جائے اور اولاد میں سے آئندہ دوامی بنیاد مارو قرار دیے جائیں اسی نظر سے اراضی منقسم ہوئی اور
 مسے کندل مع اپنی اولاد کثیر جو بنام کندلوت مشہور تھی جاگیر بیکانیر میں قائم ہوئے اور دہبائی خرو جو دہا یعنی چمپا
 کیا مع دو فرزند ان دودو اور کر مسی کے اور بنیرہ اووہو کے بھی اپنے اپنے گروہ کے جو اوسکے نام سے مشہور تھے
 افسر مقرر ہوئے اوسکے گروہ یہ ہیں یعنی چمپاوت کیاوت میرتیا (پسران دودو) کر مسوت اور اوداوت اور
 یہی اراکین ملک مارو قائم ہوئے۔ آٹھ ریاست ہائے کلان جو بنام آٹھ ٹھا کر میت مارو مشہور تھے منجملہ انکے
 فی رئیس کے واسطے پچاس ہزار کی جاگیر ہائے نام مقرر ہوئی اور ان میں سے اکثر ٹھا کر وں نے اپنی چوٹی فوج کے
 واسطے بھی جاگیرات مقرر کرائیں خطاب رئیس اول ملک مارو کا چمپا اور اوسکی اولاد کو عطا ہوا تھا جسے اکثر اوسکے
 راجگان بھی گدی پر لہرزاں رہتے تھے سوائے انکے جاگیرات خرو فروع کو چاک کو مثل برادران و پسران و بیگان
 جو دہا کو عطا ہوئیں یہ بھی موروثی اور مشحکم منظور ہوئیں انکی زبان میں اسکو باٹھ یعنی حصہ کہتے ہیں اور اسکی
 نسبت وہ اپنا استحقاق ایسا واجب جانتے ہیں جیسا حق راجہ کے نسبت اوسکی گدی کے اور اذکایہ قول ہے کہ
 جب تک ہم خدمت کرتے ہیں اوس وقت تک وہ ہمارا مالک ہے اور جب خدمت
 کی ضرورت نہیں ہوتی تو ہم اوس کے بھائی اور رشتہ دار ہیں اور دعویٰ دار بھی ہیں اور

یہ لوگ راٹھور ہیں یا نہیں جیسا کہ کوئی شادی درپیش ہوتی ہے تو کتاب اس کے بھاشکی دیکھی جاتی ہے تاکہ فرق
تواحد راجپوت میں جو نسبت اونکی شادی کے مقرر میں نہ آئے اس کتاب میں انشروع اس کے اور غیر خاندان کے
درج ہونے ہیں اگر یہ نہ ہو تو اونکو واقفیت کسی ایسے امر کی نہ ہو *

جو کہ نام اس گروہ جنگلی کا ہو مگر ہم نے اب تک اسکو بنام جاگیر داران یا دیکھا ہے اور آئندہ بھی جان جاگیر دار
لکھا ہوا اس سے مراد اس گروہ سے جانا چاہیے اور ہنکو کہ شہد نہیں ہے کہ یہ رسم خاندان راجپوت میں
زمانہ دراز سے جاری ہے اور سنجی نے یہ رسم اپنے بزرگان قنوج سے لی تھی کوئی اور بہتر موقع اظہار شان و
شکوہ اس جاگیر داری سپاہ کا بہ نسبت فوج راجہ گذشتہ جے چنداے کا نہیں ہے جو وقت وہ جنگ چوہان میں گرم
تھا تواریخ ہر ایک ملک کی شہادت اس رسم کی دیتی ہے جو موافق رسم ملک یورپ کے تھی اور خاص کر تاریخ میوا
جہان تیرہ سو برس گذرے جب سے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جاگیر داران ملک نے عطیہ سے انکار کر کے اپنے مالک کے
برسر مقابلہ ہوئے اور اسکو اندیشہ اونکے عوض لینے کا رہا تاہم چونکہ اونہوں نے اسکا ٹھکانا کیا تھا لہذا
ایک سال تک جنگ سے دست کش رہے مگر بعد ازاں اونہوں نے اسکو خارج از گدی کر دیا (اسکا مفصل
حال جلد اول میں درج ہے) اکبر شاہ نے جو پاسداری ہندو مذہب کی کرتا تھا ایسے لوگوں سے بہت طریق نظام
کے لیے تھے *

بیچ مقابلہ کرنے ان رسوم کے ساتھ ایسی قسم کی رسوم مغربی کے ناظرین کو چاہیے کہ ایک امر پیش نظر رکھے اور
یہ مقابلہ دونوں مقامات کی رسوم کا کرے یعنی طریق بزرگی بزرگ خاندان سب ملکوں میں اصل اصول طریق
جاگیر داری کا ہے اور جیسے درمیان راجپوتوں کے تمام اونکی رعایا اور انکے رشتہ دار اور خاندان کے ہے (بہشتنا
چند رعایاں ملک غیر بزرگی راجہ میں مثل ملک یورپ کے فرق نہیں ہے پس سپر جیا سے جو بڑا راجہ تھا ایک
کینہ رعیت تک جو صرف پٹیا یعنی خوراک پر نوکری کرتا ہے دونوں رشتہ خاندانی سے منسلک ہیں اور اس
طریق کا بیان حسن وقع کرنا ایک امثلہ ہے کیونکہ اس میں دونوں طرح کی مثالیں اچھی اور زبون انسان کے
حالات میں واقع ہوتی ہیں قتل ہو جانا بارہ ہزار آدمیوں کا منجملہ پچاس ہزار سپران جو ہاکی ایک لیل وفاداری نسبت
بالدیو کے ایسی ہے کہ اب تک اسکو ساتھ تحریف کے یاد کرتے ہیں *

در باب گدی نشینی اووے سنگہ کے تواریخ میں مثل مذکورہ سابق اختلاف واقع ہے کسی میں لکھا ہے کہ سمت ۱۶۲۵
(۱۶۱۷ء) میں بعد وفات بالدیو کے ہوئی تھی اور کسی میں یہ درج ہے کہ بعد وفات اس کے براہ کلاں چندریچ

جو ہنگام حملہ کرنے اور پرسیوانو کے قتل ہوا تھا اودے سنگہ گدی نشین ہوا تھا نام اودے کا نہایت بد میں تاریخ پتہ ل
میں ہے جب اودے جسکا خطاب مونا تھا دم قوت شاہانہ مارتا تھا جس سے ہواے بہبودی ملک ماروین جاری تھی
پرتاب میوار کا جو پیارا جو پتون کا تھا ہر طرح کی سختی بیچ اپنے ملک کی آزادی حاصل کرنا میں جو بیچ والد اودے سنگہ نے
برباد کر دی تھی برداشت کرتا تھا از اس امر میں گو وہ کامیاب نہیں ہوا مگر اسکا نام ہموطنوں کے دونوں میں یادگار رہا
اور کبت یعنی شعر کو سے یعنی شاعر میں ہمیشہ زندہ رہے گا *

جب اشمال باہی خاندان شاہی اور خاندان جودہ پور کا بیاعت شادی جو دہ باہی ساتھ اکبر شاہ کے ہوا تو بادشاہ نے
نہ صرف تمام علاقہ جو ماروے سے چھینا گیا تھا باستثنائے اجیر کے اونکو دیا بلکہ اور اکثر اضلاع زریریا لوالا اونکو دیے
جسکے باعث آمدنی اونکی دو چند ہو گئی تھی بادشاہ جودہ پور کا ہنوتی تھا اودے نے اکثر جاگیرداران کی قوت کو زائل
کیا اور جب قدر رعایاے کلان میں سے تھے اونکو بے دست و پا کر دیا اور اکثر اراضیات معافیداران و رعایاے
قدیم کی ضبط کر لین تھے کہ یہ مشہور ہے کہ اودے نے از روے بندوبست جدید یا ضبطی کے چودہ سو مواضع شامل اپنے
ملک کے کر لیے اودے نے فریج سب اراضی سپران و دود کی جو بیاعت مقام قیام اپنے کے میرتا کہلاتی تھی ضبط کی
اور اوداوت سے ضلع جبتارن اور سپران چپا و کو پور سے اکثر مقامات جو چندان مشہور نہ تھے لے لیے *
اودے سنگہ ناشکر گزاران مراعات کا تھا جو بادشاہ نے اوسکی نسبت مبذول کی تھیں اور اودے کے عوض اوس کے
راٹھور لوگوں نے اکثر خدمات نمایان بر روے کار لائے وہ خود شریک تھا اس واسطے کہ اخیر دنوں میں وہ ایسا
خود سر ہو گیا تھا کہ کسی طرح جنگ میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا راہ جنگی رہے خطاب اکبر بادشاہ نے اوس کو
دیا تھا اولاد کثیر رکھتا تھا چونتیس اولاد ذکر و اثاث تھے ان کے سبب اور بھی ماروکی جاگیر داری میں
خاندانہاے اور علاقجات جدید سے ایذا کی ہوئی منجملہ انکے کلان جاگیر دار گونڈ گڑھ اور پسا گڑھ کے ہیں اور
بعض نے مقام بیرون حدود علاقہ کیا جو بیاعت آزاد اور سر خود ہونے کے بانی مقام مذکور کے مشہور ہوئے منجملہ
انکے کش گڑھ اور رتھام واقع مالوا ہیں *

اودے سنگہ نے تیرہ سال بعد گدی نشین ہوئے اور گدی جودہا کے اوتھتیس سال بعد وفات مالدیو کے وفات پائی
جس طریق سے یہ مرا ہے اور جو بیان اوسکی مرگ کا کتاب کہیات میں درج ہے ایسی ایک دلیل ادن کے تو ہم
لے ہنزلہ طلوع کے جو اودے کے معنی ہیں دونوں خاندان مارو اور میوار میں اسکو غروب کہنا چاہیے ایک کی بزدلی لے خاندان
میوار کو غرق کیا اور دوسرے کی کم ہمتی لے مارو کو *

۴۲
اور طریق راجپوت کی ہے کہ اوسکو قلم انداز کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا اس بیان کے پہلے چند خیالات نسبت تعلیم اخلاق
راجگان راٹھور کے اور نسبت تھیکہ جواوہی رئیسان لیسٹ اور وفادار کی رہتی تھی درج ہیں یعنی وہ اکثر عمر سبکداری
تک عورات سے ناواقف رہتے تھے مگر جبراجہ مٹوانے نے فریب اس قید کا پابند تھا تو اوسنے عمر بلوغیت میں اوسکو
فراموش کر دیا تھا کیونکہ گواوسکی ستائیس رانیان تھیں تاہم اوسنے نظر عشق کی اوپر ایک دختر کا تھذا رعایا پر
اور رعایا بھی کون کہ دختر برہمن پر ڈالی تھی *

حال یہ ہے کہ راجہ دربار سے اپنے علاقہ میں آتا تھا کہ اوسنے اس حسین عورت کو دیکھا اور باوجود بزرگی اوس کے
والد کے اور اپنے فرائض کے کہ وہ عدل اور انصاف کرنے والا تھا اور وہ کیا کہ اپنی مطلوبہ کو حاصل کرے یہ برہمن
ابانیت کا تعاقب پرستش ابانہ کی کرتا تھا جس کا مندر مقام لے بہرہ میں ہے یہ برہمنان مارو دیس بخلاف برہمنان
مستغصب ہنگامہ گوشت خور اور شراب خوار ہیں اور سب لذات عیش زندگی اپنی پرستش دیوی میں عمل میں لاتے
ہیں اسکا ذکر کتاب کمیات مذکور میں نہیں ہے کہ عورت مذکورہ کا شبہہ دل باعث ترغیب راجہ رقع ہو گیا
تھایا راجہ نے زبردستی کی تھی مگر اوسکے والد نے خیال کیا کہ سوائے قتل دختر کوئی صورت اوسکے حفظ آبرو کی نہیں
ہے اور اوسنے اس خیال کو قتل سے تبدیل کرنا باعث معاوضہ اور آبرو کا تصور کیا اور اوسنے ایک غار حبیبیاد
نہنگام پرستش اگن کھنڈ بناتے تھے طیار کیا اور اپنی دختر کو قتل کر کے پارہ پارہ کیا اور اپنے جسم سے گوشت کاٹ کر
اوس میں شامل کر کے اپنی دیوی کو ہم ہونما یعنی آگ میں جلانا شروع کیا اور جب دو اور شعلہ اوسکا آسمان کی طرف
صعود کرنے لگا اوسنے راجہ کو بدو عادینی شروع کی یعنی اس شخص کو آرام نہ ملے اور تین پہر یا تین دن یا تین برس
کے عرصہ میں میرا معاوضہ ملے اور یہ کہکر بولا کہ مجھے بعد مرگ دیوی بادی میں مقام ملے گا یہ کہکر اگن کھنڈ میں جب آگ
مشتعل تھی کو دپڑا یہ حال پر خوف راجہ تک پہنچا اور راجہ کے دل میں اندیشہ برہمن ہتھیائے مرگ برہمن اور اوسکے
برہمن راکشس ہونے کا ہوا اور عرصہ مذکورہ میں بعد پشیمانی مر گیا *

توہات بھی بعض وقت عقائد عقلی پر غالب آتے ہیں اور وہم برہمن راکشس ہوجانے ابانیت برہمن ساکن ہلدرا
زمانہ ہاسے آئندہ میں ایسا حاضر رہا کہ راجگان عیاش کو ایسے گناہ سے قید میں رکھ کر رجوع بطرف نیکی کیا جب اور
کوئی قید ایسی موثر نہیں ہوتی جسوقت سنگہ پر پوتا اودے سنگہ کا جو مشہور راجہ ہوا ہے ایک اپنے اہلکار ملکی
کی دختر پر عاشق ہو گیا اور بہقام دیوی بادی میں عیش پیدا ہوا تھا مگر خیال برہمن راکشس مذکور کا اوسکی خواہش ولی کے
سر انجام کرنے میں مانع آیا مگر ایسی جنگ عشق و عقل میں ہوئی کہ جسوقت دیوانہ ہو گیا اور کسی طرح ہوش میں نہیلتا تھا

۴۴
 برہم راکشس نے اوسکے دل میں اثر کیا اور یہ یقین عام تھا کہ اوسپر کسی کا سایہ ہے اور سبب وہ کسی عمل وغیرہ سے
 ہوتا تھا تو یہ کہتا تھا کہ کوئی رئیس جو رتبہ میں جسوت کے مساوی ہوا تھا اس سے تو یہ اچھا ہوا اس عرصہ میں ناہر خان
 رئیس خاندان کیاوت نے جو ہر ایک لڑائی میں فتحیاب جتھہ قائم کرتا تھا منظور کیا کہ میں بالعوض اپنے راجہ کے
 سرورنگا یہ حوت جسوت اوسکی زبان سے نکلا اوسوقت اون عالمان نے جو برہم راکشس نے کور کو بلائے تھے
 اوسکو ایک کوزہ آب میں اوتا مارا اور تین مرتبہ اوسکے سر پر سے اتار کر ناہر خان کو اپنے کو دیا ناہر خان کے بیٹے ہی
 جسوت ہوش میں آگیا یہ برہم راکشس کے اوتار نے کا حال ہر ایک رئیس راجستان بدل یقین کرتا ہے اور ہوجہ
 ناہر خان کا نام وفادار وفاداران ہوا قبل از مرگ اوسنے اپنے فرزند کو طلب کیا اور اوسکو اور اوسکی اولاد کو
 قسیمہ منع کیا کہ عہدہ پردہان لینے موروثی وزارت ماروارہ کو جسکے سبب یہ قربانی ہوئی ہے ترک کریں اور قوت
 سے خاندان چمپاوت رہو ابجائے خاندان کیاوت اسوپ کے قائم ہوئے اور کیاوت نے اپنی جگہ بجانب
 راست چوڑ کر شست اپنی بجانب چپ راجہ کے اختیار کی *

سلطنت اودے سنگھ کو ہم فہرست اولاد راجہ مذکورہ پر جو حکو از دے کتاب راجگان میسر آئی ہے ختم کرینگے
 یہ فہرست ایسے لوگوں کے واسطے نامناسب نہیں ہے جو خاندان اطلاع ایسے گریہ راجگان کے ہیں اور
 اوندکو تو کار آمد بھی ہوگی جنکو کچھ تعلق اس قوم کے امور ملکی سے ہے یہاں ہکومراتب فروع ساتھ درخت کے
 معلوم ہوتی ہے جنہوں نے ایک سو برس کے عرصہ میں تمام زمین پر اپنا سایہ ڈال دیا تھا اور جو باعث اخت
 اور حفاظت آزادی کشن گڑھ اور روپنگر اور تلام کے اور نیز ریتان جاگیر دار گوبند گڑھ اور کمیر دا اور پان گڑھ
 کی جو سب اولاد اودے سنگھ میں سے تھے ہوئی *

اولاد راجہ اودے سنگھ

- ۱ سور سنگھ گدی نشین ہوا
 - ۲ اسکے راج
 - ۳ ہگوانداس - اسکی اولاد بلوا اور گوپال داس اور گوبند داس بانی گوبند گڑھ ہوئے
 - ۴ نروداس
 - ۵ سکت سنگھ
 - ۶ ہوپت
- انکی کوئی اولاد نامی نہیں ہوئی

- ۷ دلپت اسکے چار فرزند تھے اول ہمیش داس جبکا فرزند رتنا بانی رتنام کا ہوا دوم جسونت سنگہ سوم پرتاپ سنگہ چہارم کے نراین
- ۸ جبت اسکے چار فرزند تھے اول ہر سنگہ دوم ادمرا سوم کتی رام چہارم برہم راج اسکی اولاد کے پاس اراضی علاقہ بلاتی و کبیر و امین تھی
- ۹ کشن۔ اسنے سمت ۱۶۶۹ (۱۳۱۳ھ) میں بنیاد کشن گڑھ کی ڈالی اسکے تین فرزند تھے شش مل جگمل سہار مل اسکا فرزند ہری سنگہ تھا اور اوسکا روپ سنگہ جسنے روپ نگر کی بنیاد ڈالی تھی +
- ۱۰ جسونت جسکے فرزند مان نے مان پورا بنایا اور اسکی اولاد نامزد پاد جو دہا کے نام سے مشہور تھی
- ۱۱ کیشو بانی بسان گڑھ

انکا کہیں کچھ ذکر نہیں ہے

۱۲	رام داس
۱۳	پورن مل
۱۴	مادہو داس
۱۵	موہن داس
۱۶	کیرت سنگہ
۱۷	نام معلوم الاسم

اور اس راجہ اودے سنگہ کے سترہ دختران تھیں اونکی اسم نویسی تواریخ میں درج نہیں ہے

باب پنجم

گدی نشینی راجہ سور۔ عزت افزائی باعث اوسکی لمباقت سپاہگہری۔ فتحیاب ہونا اوپر راو ستران سروٹی الہ
- فوج کشی بمقابلہ راجہ گجرات۔ فتح جنگ دھونڈو کا جو راجہ مذکور کے نصیب ہوئی۔ دولت اور ثروت جو اوسکو
نصیب ہوئی۔ انعامات جو بھاٹ کو دیے گئے۔ فوج کشی بمقابلہ امرا یلجا۔ جنگ ریوان۔ قتل چوہان
- عزت افزائی دیگر۔ حاضر ہونا راجہ سورا اور اسکے فرزند گج سنگہ کا دربار جہانگیر بادشاہ ہین۔ وارث ماروار کو
بادشاہ نے بدست خود شمشیر عنایت فرمائی۔ زینہ لگا کر چڑھ جانا قلعہ جالور پر۔ راجہ گج کا ہمراہ شاہزادہ خرم
۱۸ رتنام اور کشن گڑھ اور روپ نگر آزاد ہین یعنی ماتحت کسی راجہ کے نہیں ہین اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ زیر حمایت گورنمنٹ

انگریزی بسر کرتے ہین +

بمقابلہ رانا سے میوار کے جانا۔ وفات راجہ سور۔ مینار بردعائینے طلاق جو زبرد پر تعمیر ہوا۔ نارضا مندی
 رئیس راٹھور پیاٹ او سکے عرصہ وازتیک اپنے ملک سے باہر رہنے کے۔ راجہ سور کا آرایش دنیا جودہ پور کا
 اولاد راجہ گدی نشین گج سنگھ۔ عطا ہونا را جگی برہا پور۔ مقرر ہونا صوبہ وار دکن۔ انعامات جو اسکی فوج کو
 عطا ہوئے۔ اسکی جنگ بائے مختلف۔ عنایت ہونا خطاب دلہنہ کا۔ باعث راجپوتوں کی مداخلت کا
 بیچ تخت نشینی بادشاہ کرہا سلطان پرویز و سلطان خرم شاہراوگان کا ازبطن رانی راجپوت۔ کار سازی رانی کی
 و رباب تخت نشینی اپنی اولاد کے۔ سلطان خرم کی سارش واسطے قتل اپنے برادر کے۔ اسکی کوشش بیچ
 اپنی جانب کرنے راجہ گج کے مگر بے سود ہونا اس کوشش کا۔ شاہراو کا قتل کرنا اصل مشورہ دہندہ راجہ گج کو
 ۔ راجہ گج کا فوج شاہی سے روانہ ہونا۔ شاہراہ خرم کا اپنے بہائی پرویز کا قتل کرنا۔ اور عزم خارج از تخت
 کرنے کا اپنے والد جہانگیر کو اور اسکا مدد خواہ ہونا راجگان راجپوت سے۔ اولکام جمع ہونا گرد تخت کے
 اور مقابلہ کرنا فوج مفد کا متصل بنارس کے۔ بادشاہ کابل و قری کرنا راجہ راٹھور کو اور اس امر کا مضر ہونا
 بیچ اس کے مطلب کے۔ شکست مفدین مفور ہونا شاہراہ خرم کا۔ قتل راجہ گج اور سرحد گجرات کے۔
 گدی نشین راجہ جسونت پشرانی۔ وجہ انحراف راجپوتان قواعد حق فرزند اکبر سے۔ امرالسر کلان کا خادم
 از گدی ہونا۔ حکم جلا سے وطن بخلاف اس کے جاری ہونا۔ بیان طریق دیس دت سے جلائی طئی۔
 امر کا حاضر دربار مغلیہ ہونا۔ عزت افزائی مذکور۔ لوگ حسرت آمیز مذکور *

سمت ۱۶۵۱ (۹۹۵ھ) میں سور سنگھ گدی نشین ہوا یہ شخص فوج شاہی کے ساتھ بمقام لاہور خدمت شاہی
 سمت ۱۶۴۸ سے سرداری فوج کرتا تھا جب اسکو خبر وفات اپنے والد کی پہونچی اسکی کار داری اور خدمت گزاری
 نہایت عمدہ قسم کی تھی اور اسکو بحین حیات اس کے والد کے خطاب سوائی راجہ کا اور مرتبہ کلان سلطنت
 بجلد دے اس کے عطا ہوا تھا اکبر بادشاہ نے اسکو حکم دیا تھا کہ مفور راجہ سرودھی کو زیر اور مغلوب کرے
 اسپر ہی راجہ مذکور نے باعتبار استحکام اپنے مقام کے جو کہ ہستانی تھا اعتراف حکومت شاہی سے انکار کیا
 یہ امر موافق اس کے مطلب دلی کے طور میں آیا کیونکہ اسکو دشمنی ساتھ راو ستران کے تھی اور اس انکار
 کے سبب اس نے حسب بیان تواریخ معاوضہ تمام اوس سے لیا یعنی اس نے اپنی دشمنی کا بدلہ سرطان سے
 لیا اور سرودھی کو تاخت و تاراج کیا حتی کہ ستران کے پاس اب تک بستر ہی سونے کو باقی نہ رہا اور اس نے
 اپنی راہیوں کے واسطے زمین کا فرش بنایا اپنے دیور کو عاخر کیا جس نے تحریک غرور آفتاب کو اس علت پر

۴۶
 اوسکے اوپر تابش کیوں ڈالی یعنی دھوپ کیوں کی تیر مارے تھے متران مذکور نے فرمان شاہی اور تابعداری منظور اور قبول کی اور وعدہ کیا کہ وہ اپنی فوج کے ہمراہ خدمت گزاری شاہی جنگ گجرات میں جو محول راجہ سور کے تھی کرتا اس فتح کا بھی حال ہم حروف تواضع میں بیان کرتے ہیں یعنی راجہ نے پان رخصت بمقابلہ شاہ مظفر کے اٹھالیا اور اوسکو منصب صوبہ داری گجرات کا عطا ہوا فوج ہر دو طرف بمقام دہند کا مقابل ہوئی اور جنگ سخت بروئے کار آئی اس میں گوراٹھور لوگوں کے اکثر شجاع آدمی کام آئے مگر شاہ مذکور کی شکست ہوئی اور سب علامات اور سامان شاہی چھوٹ گیا راجہ نے سترہ ہزار شہر و نکا مال نیا بادشاہ کو بیجا اور ایک کروڑ روپیہ خود لیکر جوہ پورا رسال کیا اور اس روپیہ سے شہر اور قلعہ کو وسعت دی اس خدمت گزاری کے جلد و میں اکبر نے اوز کا منصب ایڑا دیا اور ایک قبضہ شمشیر اور خلعت اوسکے واسطے روانہ کیا اور جاگیرات عطا کیں *

اخیر میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راجہ سور نے بھاٹ لوگوں کو بہت دیا چند بہانوں کو جو چہ نفری سے کم نہ تھے انکی کوتاہی سے ایک ایک لاکھ روپیہ منجملہ مال نیا گجرات کے فی نفر کو دیا *

بعد فتح گجرات کے راجہ سور کو حکم دیا کہ جانے کا ہوا اوسنے منظور کیا اور سترہ ہزار سوار اور سب توپ کلاں اور بیس زنجیر فیل ہمراہ لیکر گیا تھا اور تین بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں اور کنا رہ رلیوا (نربدا) کے اوسنے امرالمیجا پر جو ایک قوم جو پان سے تھا حملہ کیا اسکے ہمراہ پانچ ہزار سوار تھے اور اوسکو قتل کر کے اوسکے تمام ملک کو مطیع فرمان کیا اس خدمت گزاری کے جلد و میں بادشاہ نے نوبت عطا کی اور ملک دہار مرحمت فرمایا *

بعد وفات اکبر بادشاہ تخت نشینی جہانگیر شاہ کے سور سنگھ مع اپنے فرزند اور وارث گج سنگھ کے حاضر دربار شاہی ہوا بادشاہ نے گج سنگھ کو بجلد فتح کرنے جہا لور کے جسکو شاہ گجرات نے فتح کر کے اپنے ملک میں شامل کر لیا تھا اپنے ہاتھ سے ایک قبضہ شمشیر عطا کی اسکا حال بھاٹ اس طرح بیان کرتے ہیں یعنی گج بمعنی فیل کو حکم ہوا کہ بمقابلہ بہادی ٹچان کے جاے اوسکا تقارہ جنگ بلند آوازہ ہوا اراندہ نے سنا اور لرزہ باندھام ہوا جو علی الدین نے چند سال میں کیا تھا وہ گج نے عرصہ تین مہینے میں ختم کیا وہ زنیہ لگا کر حالندرا پر جو اصل نام جہا لور کا ہے شمشیر بدست چڑ گیا اکثر راٹھور کے نامی لوگ کام آئے مگر اوسنے سات ہزار ٹچان قتل کیے اور انکی لوٹ کا اسباب بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا *

آئندہ معلوم ہوا کہ راجہ سور بعد تباہی خاندان گجرات مقام دارالریاستہ میں قیام پذیر رہا اور اوسکا فرزند اور وارث گج سنگھ تعمیل احکام شاہی کرتا تھا عقیل میں بعد لینے جہا لور کے اوس کو حکم ہوا کہ ہمراہ فوج ماروار بمقابلہ رانا امرا

۳۸
میوار والہ کے روانہ ہو یہ بھینہ او سوقت واقع ہوا جب اوسکی آنادی ختم ہوتی تھی کیونکہ تواریخ میں صرف اس قدر لکھا
کہ کرن نے اطاعت بادشاہ کی منظور کی اور گج سنگہ بمقام تاراگرہ وارالریاستہ اجمیر واپس آیا اس خدمت گزاری کے
عوض بادشاہ نے اوسکے اور اوسکے والد راجہ سور کے منصب میں اضافہ کیا *

اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ مورخان راجپوت کی خواہش صرف اپنے راجگان کی تعریف سے ہوتی ہے اور اسکو
ضرورت بیان دیگر شمر کاے کارزار نہیں معلوم ہوتی تھی پس ناواقف حالات امور سے اور آگاہ بیان اون کے
کارزار سے جو بمبالغہ کیا گیا تھا یہ خیال کرنا کہ ہر ایک جنگ عظیم میں راجگان راٹھور ہی سرگروہ تھے مثلاً ایسے میں
جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے یعنی اطاعت رانا میں راجہ گج ہی ایک سرگروہ نمج ہما ہ شاہزادہ خرم و لیعد مغلیہ تھا
وقائع جاگیر میں جہان اس جنگ کا بیان ہے۔ مان ذکر بھی راجہ راٹھور کا نہیں ہے بلکہ کوٹا اور دتیا کے راجہ کا
بیان اس طرح درج ہے کہ یہ دونوں راجہ اصل باعث تھے جس سے شاہزادہ خرم صلح کر سکا (اسکا حال جلد اول میں
درج ہے) پس اس سے یہ نتیجہ پیدا ہے کہ راجہ گج بھی شریک فوج کشی ہو کر حملہ میوار میں جنگ آور ہوا تھا *

سمت ۱۶۷۶ (سلسلہ) میں راجہ سور نے دکن میں وفات پائی اس راجہ نے راٹھور کے نام کو بڑی شہرت دی
تھی اور بادشاہ بھی اوسکی نہایت قدر و منزلت کرتا تھا اور بھاٹ اسکے بارہ میں یہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی بڑی
یعنی تیرہ سے دکن کے باشندے اندیشہ ناک تھے راجہ سور نے خواہ اس غرض سے کہ وہ جنگ و جدل و دامی جو
اوس ملک میں ہوتا تھا ناپسند کر کے یا اپنی خدمت گزاری بھید سے جسکے باعث وہ اپنے ملک میں بارگشت
نہیں کر سکتا تھا تنگ آکر وقت نزاع یہ حکم دیا کہ ایک بنیاد تعمیر کیا جائے اور اوسپر طلاق کندہ ہو کہ کوئی اوسکے
خاندان کا نزدیک پار ایک مرتبہ بھی بنجائے یہ شخص اپنے عہد طفلی سے بیگانہ وارا اپنے وطن سے تھا وہ ہمیشہ
اپنے والد کے ساتھ جاتا تھا جہاں اوسکا والد واسطے اعانت مارو کے فوج کشی کرتا تھا اور جب گدی نشین ہوا
اوسوقت لاہور میں خدمت گزاری بادشاہ کرتا تھا اور وقت وفات بھی اپنی نزرگون کے مدفن و مقبرہ سو جھکونڈ
میں سما دہ کھتے ہیں بہت دور و دراز مقام پر وسط ہند میں تھا گو بادشاہ نے ناقدردانی اوسکی خدمات لائقہ کی نہیں
کی اور نہ اوسکو فراموش کیا کیونکہ راجہ سور کے پاس جاگیرات کلان بذریعہ سند کم از سو لکھ جاگیرات کلان کے تھیں

۳۹
۱۶۶۹ (سلسلہ) میں بادشاہ نو وسطی مقابلہ رانا کے فوج آراستہ کی اور یہی سند بادشاہ اپنے قلع میں رکھی
تھا مغلہ انکے نو توڑ کوٹ مارو کے تھے کیونکہ جب یہ جاگیر دار کلان ہوا تھا تو اوسنے یہ کوٹ نذر کیے تھے اور یہ واپس پائے اور نہنگام واپس
ہلک کے ساتھ جاگیر وغیرہ اور بھی عطا ہوئی اور پانچ گجرات میں اور ایک مالو میں اور ایک دکن میں تھی اور ظاہر ہوتا ہے کہ باعث اس *

اور خطاب سوانی کا دیکر اوسکو جملہ راجگان حاضر باش دربار سے رتبہ عالی عطا فرمایا تھا تاہم اس سب کو بمقابلہ اوسکے ہمیشہ اپنے ملک موروثی سے علیحدہ رہنے کے اور اپنے ملک کے انتظام کو حوالہ ملازمین کے کرنے کے کافی معاوضہ تصور نہیں کرتا تھا اور دیگر اشخاص کلان اوسکے خاندان کے بھی جو جدا اپنی زوجہ و خاندان اور علاقہ سے ہونے تھے شریک اس نارضا مندی راجہ مین ہوئے کیونکہ اوسکے نزدیک شان بادشاہی یا نظر مہربانی بادشاہ کچھ وقعت بمقابلہ اسکے نہیں رکھتی تھی کہ وہ اپنے موروثی علاقہ مین اپنی حکومت کریں ایک اوسکے کمانا جنگل کا راٹھور لوگوں کو زیادہ پسندیدہ بہ نسبت جملہ نعمتہائے خوان بادشاہی سے تھا اور وہ اس نعمت سے دست کش ہو کر یاد منداور کی سنبھلی کی یا اپنی راہری یا جمار جوش خوردہ کی جسکو راٹھور لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیا کرتے تھے یہ جزوی شرکت خرابی ہائے بزرگ کی شریک واسطے زیادہ کرنے بدی معاوضہ زبون کے ہوئی اور اس کا خیال کسی انسان کو زیادہ تر شجاع راجپوتوں سے نہیں ہے *

راجہ سورجے اپنی دارالریاستہ کی رونق کو ترقی دی اور اکثر تعمیر بنائیں جسے اوسکا نام باقی رہے بھملان تعمیر نامی کے ایک وہ تالاب ہے جسکو سورساگر کہتے ہیں اور جو اس پورہ ملک مین کم کار آمد نہیں ہے اسکے پانی سے آبیاری باغات کی جو اوسکے کنارہ پر ہیں کی جاتی ہے اسکے چہ فرزند اور سات دختران تھیں انکی اولاد کا کچھ بیان ہکو نہیں ملا فرزند ان یہ ہیں یعنی گج سنگہ وارث گدی - سمبل سنگہ - بیرم دیو - بھو سنگہ - پرتا سنگہ اور جسونت سنگہ *

راجہ گج جو اپنے والد کی جگہ سمت ۱۶۲۰ مین گدی نشین ہوا بمقام لاہور پیدا ہوا تھا اور ٹیکہ راجگی اوس کو فوج شاہی مین بمقام بہمان پور ملا اس ٹیکہ کو داراب خان سپہر خاں نان رئیس اعظم دربار شاہی لایا تھا اور اوسے بحیثیت مرتبہ شاہی راجہ گج کی کمر سے شمشیر باندھی ماورائے نوکوٹ ماورائے کے جو اوسکے موروثی تھے اوسکی سند مین سات قسمت گجرات کی اور ضلع جلی واقع دھون دہار اور ایک جگہ جو اوسکے نہایت حب و لخواہ تھی گوچندان زریز نہیں یعنی مسعود واقع اجمیر جو موروثی مقام اوسکے خاندان کا تھا شامل تھی سوائے ان علامات توقیر کے اوسنے زیادہ اعتبار بباعث عطا ہونے صوبہ داری دکن کے حاصل کیا اور دلیل خاص توجہ شاہی کی یہ ہوئی کہ اوسکے سواران دافع سے بری کیے گئے یعنی نشان شاہی اوپر دافع نہ کیا جائے اوس کا فرزند اکبر امر اوسنگہ نامے اپنے والد کے ساتھ ہر ایک جنگ مین شریک رہتا تھا اور ہر جنگ عظیم کی فتح اوسکی

عجاگیر کے تیرہ ہزار سوار کی چاکری بنام نہاد فوج مارواری ہوئی تھی

شجاعت بچہ سے وابستہ رہتی تھی بیچ محاصرہ اور جنگ کر کی گزرتی اور کول کنڈا اور کیلیا اور برٹالا اور کنچن گڑھ اور
 اوسیر اور تارا کے راجپوتوں کو کوئی شجاعت بہت مصروف رہی اور اسی باعث سے ان کے حاکم کو خطاب و ملتہنا کا
 عطا ہوا ہے سابق بیان کیا ہے (جلد اول میں) کہ راجگان راجپوت درباب تخت نشینی بادشاہ اختیار رکھتے
 تھے اسوجہ سے کہ ان کی دختران کی شادی بادشاہ سے ہوا کرتی تھی اور اسی سبب سے ان کا مطلب اوسین
 بہت رہا کرتا تھا سلطان پر وزیر سپر کلان اور وارث جاگیر اولاد ماروار کی رانی کا تھا اور سپر دوم خرم نامے
 بطن رانی کچواہہ رانی آمیر سے تھا جو یہ شاہزادگان اولاد ایسے شخص کی تھے جسکی زوجہ بکثرت تھیں اور تعلیم
 انکی بھی مختلف طریق پر ہوتی تھی لہذا یہ اپنے خاندان میں شادی کرنا فرضیات سے نہیں تصور کرتے تھے اور انکی
 والدہ اپنے اپنے خاندان کی بلند نظری کے باعث اور کچہ خیال نہیں کرتی تھی مگر یہ کہ اپنی اولاد کو تاج شاہی محل
 ہوان دونوں رانیوں کے ساتھ اولاد شاہی کو جو انکی اولاد میں نہ تھے کچہ لگا لگت تھی اور نہ انکی اولاد کے ساتھ
 رابطہ اتحاد تھا اور یہ خیالات بد و پیدائش سے انکو تفہیم ہوتے تھے لہذا یہ اکثر واقع ہوتا تھا کہ وارث تخت کو
 رشک کی آنکھ سے دیکھتے تھے اور اوسکو ایک سدراہ تصور کر کے چاہتے تھے کہ اوسکا دفعیہ جان دیکر بھی اگر ہو تو
 بہتر ہے اس خرابی نے اوس فائدہ کو جو باعث شادی ساتھ باشندگان ملک ہند سے منظور تھا بیکار کر دیا تھا
 مگر یہ خرابی ایسی تھی کہ ساتھ رسم کثرت شادی کے موقوف ہو جاتی سلطان خرم آپ کو اپنے برادر کلان پر وزیر سے
 سوائے اس امر اتفاقی کے لینے وہ اول پیدا ہوا تھا اور اکبر تھا اور سب امور میں برتر تصور کرتا تھا اور وہ فی الحقیقہ
 ہر امر میں اوس سے بہتر تھا اور شجاع اور سپاہی تھا اور اوسکی بلند نظری اور علو ہمتی کو قوت سے ہم میوار انکو
 مہابٹ شجاع کے باعث سے صغیر بنی میں ہی حاصل تھی لہذا اوسنے تجویز کی کہ اس سدراہ تخت کو وضع کرے
 اوسکے خیالات اول اوسوقت ظاہر ہوئے جب وہ دکن میں فوج کشی کرتا تھا اور اوسنے اپنے ان خیالات
 کو راج گج ماروار کو تحریر کیے اسوجہ سے کہ وہ مرتبہ بعد شاہزادگان دربار شاہی میں رکھتا تھا اور اوسکی امداد دربار
 اپنی تخت نشینی کے چاہی مگر بوجہ عنایات و مراعات شاہی جو اوسکی نسبت مبذول تھیں اور اور بہ نظر اس کے
 کہ وہ خود پر وزیر کا خیر خواہ تھا اوسنے اس درخواست خرم کی کچہ سماعت نہیں کی بعد ازاں شاہزادہ مذکور نے اپنا
 حصول مطلب بذریعہ گوبند داس راجپوت قوم بھٹی سے جو ایک رئیسان مارو میں سے خاندان غوجر کا تھا چاہا

۱۔ اسکا اصل نام کرم لینے کچوہہ تھا مراد یہ کہ یہ قوم کچواہہ مارو میں ایسی تھی جیسے جانور کچواہہ پانی میں ہوتا ہے +

۲۔ اس سے عبارت ایک شخص خاندان رانا میں سے تھا جس نے مذہب اسلام قبول کیا تھا +

مگر گوبند داس حسب مضمون تواریخ کسی شخص کو سوائے اپنے مالک اور بادشاہ کے نہیں جانتا تھا یعنی کسی سے کچھ غرض نہیں رکھتا تھا اس سے بھی ناامید ہو کر خرم کو کوئی امید اب باقی نہ رہی اور وہ راٹھور کو بدلنا پسند کرنے لگا اور کشن سنگھ سے سازش کر کے اوسے گوبند داس وفادار کو قتل کرایا یہ حال دیکھ کر راجہ گج نے ناراض ہو کر اپنے عہدہ درباری کو ترک کر کے اپنے وطن کو چلا گیا قتل پر وزیر کے بعد جہدازین عرصہ قلیل میں واقع ہوا ایک یا مرتیش یا باقی رہا کہ بادشاہ کو خارج از تخت کرے اس نعرے سے اوسے اسکا مصالح اوسقدر جمع کیا جسقدر اوسے کافی تصور کیا اور جہانگیر نے وفاداری راجپوت سے اعانت چاہی کہ وہ مدد اوسکی بمقابلہ ناشکری فرزند اور سازش خانگی کے کریں جسوقت یہ درخواست اعانت عام اوسکے پاس پہنچی اونہوں نے اس قاعدہ اعلیٰ کو کہ وہ گدی کے ہن رونق بخشی اور وہ یہ امر بلا لحاظ لیاقت گدی نشین کے عمل میں لایا کرتے تھے لہذا راجگان ماروارا مبر کوٹہ اور بوندی اپنی اپنی فوج لیکر اس موقع پر حاضر ہوئے اس سے یہ امر صاف ظاہر ہوا جو انکی اپنی تواریخوں میں درج ہے کہ راجستان اپنے محاصرہ گولن کے فعل خلاف ہرگز اختیار نہیں کرتے اور یہ امر یہاں تک ثابت ہوا کہ انہیں سے ایک ایک کی فوج ہی واسطے دفع فساد کے کافی تصور ہوتی تھی اس امر کی تفصیل بعد ازین حالات بوندی میں درج ہوگی *

جہانگیر اس قدر خوش راجہ راٹھور کی گرجوشی سے ہوا چونکہ وہ مفسدین کی پیش قدمی سے اندیشہ ناک تھا کہ اوسے صرف راجہ کا ہاتھ نہیں پکڑا بلکہ اوسپر بوسہ بھی دیا کہ یہ امر خلاف شدادت تھا اتقدہ جب کہ راجگان جو یہاں جمع ہوئے تھے متعلقات تبارس کے روپروے لشکر مفسدین ہوئے تو بادشاہ نے فوج ہراول متعلق راجہ کچھواہہ مرارا راجہ آمیر فرمائی یہ امر خواہ بادشاہ نے مصلحت سے کیا کہ وہ بمقابلہ شاہزادہ خرم جو اوسے کے خاندان کی رانی سے پیدا ہوا تھا جنگ کرے یا صرف اس غرض سے جو مورخین ماروارا تحریر کرتے ہیں یعنی اوسکے ساتھ فوج بکثرت تھی ایک امر خپان قابل بحث نہ تھا مگر اوسکا نتیجہ قریب تھا کہ مضر اور نقصان دہندہ ہو کیونکہ مغرور راجہ راٹھور اس بے وقری سے خفا اور غصہ میں ہوا کہ یہ مرتبہ عزت اور حرمت جو اوسکا حق تھا اوسکے برابر کے دوسرے خاندان آمیر کو بخشا گیا اور اپنی چیدہ فوج لپیٹ کر فوج شاہی سے جدا ہوا اور یہ ارادہ کیا کہ جاسوس ایک مقام سے نتیجہ جنگ دیکھتا رہے مگر باعث تیزی سے ہم میوار والہ کے جو صلاح کار شاہزادہ خرم کا تھا یہ امر وقوع میں آئے یہ کشن سنگھ بانی کشن گڑھ کا تھا اس امر قریب کے سرانجام کرنے سے وہ راجہ سرخود اس شہر کا بنایا گیا جو اوسے تعمیر کیا تھا اس راجہ کی اولاد از روئے عہد نامہ اب رفیق گورنمنٹ انگریزی میں *

۵۲
 نہ آیا کہ شاہزادہ اوس روز شاہنشاہ ہندو جہاں اوسنے ایک پیغام طعنہ آمیز راج گج کو بھیجا کہ یا تو وہ شریک اولکا ہو
 ورنہ شمشیر کھڑے یہ پیغام سنکر راٹھور نے اوس حرکت بادشاہ سے مقابلہ طعنہ اپنے ہتھیاروں کے چٹم پوشی کی اور
 نتیجہ یہ ہوا کہ بہیم مذکور قتل ہوا گو بندہ اس کا معاوضہ لیا گیا فساد رفع ہوا اور خرم مفرور اور یہ سب قوم راٹھور اور
 بارو سے وقوع میں آیا *

سمت ۱۶۹۴ (۳۳۸۱) میں راج گج کیج ایک مہم گجرات کے قتل ہوا مگر یہ مورخین نے نہیں لکھا ہے کہ وہ بیج
 سرانجام احکام شاہی قتل ہوا یا بیج سزا دی اپنی چوٹی سرحدات کے قزاقان کے مارا گیا تو تاریخ ملک میں اوسکا بڑا
 نام باقی ہے اوسکے دو فرزند شجاع مسمیان امرا و جہونٹ اوسکے نام بلند کے قائم رکھنے کو موجود تھے اوس کا
 ایک اور فرزند اچل نامے تھا مگر وہ بھر صغیر فوت ہوا *

پسر دومی جہونٹ نامے گدی نشین ہوا اسکا گدی نشین ہونا ایک اور دلیل اور مثال تاریخ راجپوتانہ میں باقی
 ہے جس سے انفساخ قاعدہ دربارہ استحقاق فرزند اکبر وقوع میں آیا تھا اس انفساخ قاعدہ کی کئی صورتیں ہوتی
 ہیں بعض مقام پر صرف محبت پدری اور بعض موقع پر نالیاتی فرزند کی حکمرانی اور سرداری کو نے پچاس ہزار فوج
 راٹھور کے اور بعض وقت مثل موقع حالت فساد عظیم و سخت مزاجی شخص خارج شدہ جسکے باعث کل پابندی
 برطرف رکھی جاتی ہے *

گو ایک دشمن واسطے مقابلہ کے موجود تھا مگر اس شجاعت میں کم تھا اور جس قدر جنگ اوسکے والد نے کھن
 میں کین یہ ہمیشہ انہیں مقدم تر رہا کرتا تھا اوسکی دلیری مزاج کے باعث اوسکے ہتھیاروں کے گرو جمع رہتے
 تھے جو اوسکے ہم مزاج اور ہم خاندان تھے اور جنکے حرکات منہگام امنیت کے باعث نالاش بھید و بروئے اوسکے
 والد کے تھین اور اس قدر اوسکا والد اوسکے اور اوسکے ہمراہی کی حرکات زبون سے تنگ آگیا تھا کہ اوس نے
 بمجبوری اوسکو محروم الارث کر دیا *

سمت ۱۶۹۰ (۳۳۸۲) میں جاہ بلیا کہ پانچ سال قبل وفات راج گج کے بیج ایک جلسہ عام جاگیر داران مارکو
 فتویٰ محروم الارث ہو جانے امر کا بھود و مویشی اور حسب قاعدہ اداسے رسوم معمولی جاری ہوا اس رسمیات
 کے روز جو ایک روز غم و الم کے روز نامچہ ملک میں درج ہے تمام رسوم موتا کی ادا ہوتی ہیں فوراً جب یہ فتوے
 جاری ہوا کہ اوسکا حق ولایت کا ضبط ہو کر اوسکے برادر خرم کے نام منتقل ہوا اور وہ آمیزہ رعایا سے مارو میں
 شمار نہیں کیا جائے گا ایک خلعت جلا سے وطنی کا پیش ہوا اوس میں سب پارچہ سیاہ رنگ کے تھے اور وہ اوسکو

پہنائے گئے سپر سیاہ اوسکی پشت پر لگائی گئی اور شمشیر ہی اوسی رنگ کی کمر سے بندھی اور گھوڑا بھی مشک کی رنگ کا حاضر ہوا اور سپر امر کو اس پوشاک سیاہ میں سوار کر کر حکم ہوا کہ غلگی کے ساتھ یہ حکم تھا کہ جہاں مرضی ہو باہر جڑ ملک مارو کے چلا جائے *

مسمے امر اتنا جلائے وطن نہیں ہوا اکثر آدمی ہر ایک خاندان کے جو اوسکو اپنا مالک آئندہ جانتے تھے نجوشی اپنی اوسکے ہمراہ ہوئے وہ روانہ ہو کر دربار شاہی میں حاضر ہوا اور گوبادشاہ نے بھی فتوے جلائے وطنی کو منظور اور قبول کیا مگر اوسکو اپنے پاس ملازم رکھا اوسکی شجاعت کے باعث اوسکو خطاب راوکا اور منصب سہ ہزاری کا مع عطیہ ناگور بطور جاگیر سر خود حاصل ہوا اور حکم ہوا کہ ناگور کو بطور عطیہ شاہی تصور کرے مگر وہی تشریفی اور خود سری اوسکی جو باعث اوسکے محروم الارث ہونے کی ہوتی تھی اب وجہ اوسکی مرگ کی ہوئی وہ پندرہ روز دربار سے غیر حاضر رہا اور شکار خوک اور شیر میں جو اوسکے مرغوب حرکات تھیں مصروف تھا کہ اس غیر حاضری کی وجہ سے شاہ جہاں بادشاہ نے اوسکو زجر و توبیخ کیا کہ اپنے کار مفوضہ میں غفلت نہ کیا کرے اور خوف جرم نہ کھاؤ امرانے بغور جواب دیا کہ وہ صرف شکار کیلئے گیا تھا اور جرم نہ کا حال یہ ہے (یہ کہہ کر اوسنے قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھا) کہ اوسکے پاس سوائے اسکے اور کچھ مال نہیں ہے جس سے وہ زجر جرم نہ ادا کرے گا *

کچھ گستاخی جو اس جواب سے ظاہر تھی باعث اسکی ہوئی کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ زجر جرم نہ وصول ہوا اور نجوشی الملک صلابت خان کو حکم ہوا کہ امر کے مکان پر جا کر ادا سے زجر جرم نہ کرے اس سے امرانے انکار کیا اور جو گفتگو سید نے کی چونکہ وہ موافق مزاج امر کے تھے لہذا امرانے صاف کہا کہ اوسکے پاس سے چلا جائے یہ گستاخی اور بے حرمتی جو شاہنشاہ نے بذریعہ اپنے اہلکار مرسلہ نجوشی الملک کی اپنی طرف عائد کی تو حکم ہوا کہ فوراً حاضر ہو امر حاضر دربار ہوا اور عام خاص میں پہونچ کر دیکھا کہ بادشاہ کی چشم غصہ سے سرخ ہو رہی ہیں اور صلابت خان سے کچھ گفتگو اوسکے بارہ میں فرما رہے ہیں جو اوسکو رنج اور گفتگو کا تھا جو ابھی صلابت خان سے ہوئی تھی اور شاید اس وجہ سے بھی کہ بادشاہ نے اوسکی جلائے وطنی کے فتوے کو منظور کیا تھا اوسکا شعلہ غضب مشتعل

۱۔ صلابت خان نجوشی کہلاتا تھا اور کام نجوشی کا صرف تقسیم تھوڑا کا تھا بلکہ گہرائی و پرتال جمع تھوڑے تھوڑے ہیں کہ اوسکا کام حاضری لینے اور تقسیم تھوڑا کرنے کا نہایت معزز تھا مگر حفاظت اور اطمینان حفظ جان اور میں تھا خصوصاً ایسی فوج کے کام کرنے سے جو ہمراہ امر تھی جنکا حال یہ تھا کہ اگر ہوا سے اوسکے بروٹ کا بال پریشان ہو جائے تو وہ اوسکا معاوضہ لینے کو تیار ہوتے تھے تواریخ میں درج ہے کہ امر اور صلابت کے درمیان میں دشمنی تھی بیشک ایسی ہی وجہ اوسکی ہوگی کہ صلابت خان اپنے کار مفوضہ کو حسب اعتبار شاہی سرانجام دیتا تھا

اور اسی حالت میں بلا لحاظ منصب پنج ہزاری اور ہفت ہزاری اہلکاروں کے جو اپنے اپنے رتبہ سے حاضر باش تھے وہ قدم آگے ڈالتا ہوا قریب بادشاہ کے آیا گویا وہ کچھ بادشاہ سے عرض کرے گا اور ایک خجرائی آستین میں پوشیدہ رکھ کر چلا اور ملاست خان کے سینہ پر ایک ضرب خنجر دی اور تلوار نکال کر بادشاہ کی طرف ہاتھ مارا مگر یہ وار ستون تخت پہنچا اور تلوار پاش پاش ہو گئی بادشاہ تخت چوڑ کر محل سراسے میں داخل ہوئے اور دربار میں غل اور شور مچ پیدا ہوئی امر بازار مرگ گرم کر رہا تھا مگر یہ اب اوسکو حسرتی کہ کسکو مارتا ہے جو سامنے پڑا اوسے زخمی کیا خیاں پانچ بیس کلان قوم مغل سے گرے اس حالت میں امر کا بڑا ورزن ار جون گورنار نے عجلہ خوش آمد فریب سے اوسکے نزدیک آیا اور ایسا زخم اوسپر دیا کہ اوسکے صدر سے وہ مر گیا مگر جب تک اوسکی روح نے پرواز بدن سے نہیں کیا اوسوقت تک اوسکے خنجر کا ہاتھ ہلتا رہا اوسکے قتل کے معاوضہ لینے کو اوسکے ہمراہی بسر کردگی ملو چپاوت اور بہا و کیاوت کے آمادہ ہوئے اور اپنا کیسریا بنانے پوٹاک زرد کر کے آئے اور لال قلعہ میں ایک دوسرا کشت و خون واقع ہوا اونکا بھاٹ اسطرح یہ حال بیان کرتا ہے کہ اونکے کار ہائے نمایان کے شاہد سوائے ستون ہائے آگرہ اور کوئی نہیں ہے اور وہ ایسے نہیں کہ تادی ایام سے اونکے نقش تک ہو جائیں اون سب نے امر کو سلام سچ آفتاب میں مرا شاید بہشت سے ہے جا کر کیا یہ گروہ فدا دار سب فردا فردا قتل ہوئے اور زوچہ امر مع رانی بوندی کے بھی خود آئی اور لاش امر کو لگی اور اوسکے ساتھ تھی ہوئی یعنی آپ بھی لاش مذکور کے ساتھ جل گئی بخارا دروازہ جس راہ سے وہ گئی تھی تیغا کیا گیا اور بعد ازین اوسکا نام امر اسنگہ دروازہ ہوا اور اوسکے ثبوت کرنے کو کہ اس معرکہ کا تاریخ تھا یہ دروازہ

ایسے واقعات کا وجہ کرنا بمقابلہ صاحب تدبیری یا ملک داری مغرب کے بہت کارآمد ہوگا اور نیز اس خیال سے کہ جو حاکم اس وقت ہندوستان کے ہیں وہ اپنی کارروائی ایسی حالت میں جب کوئی راجہ ماتحت اونکے ایسی نافذانی کرے جیسی امرائے اپنے ملک شاہنشاہ کی کری تھی اسطرح کریں یہ خود سراجہ خود مختار بھی بن ترم کا طریق راجپوتان سے لیتے تھے اور راجپوت جرم خلاف سلطنت کو ایک جرم موروثی تصور نہیں کرتے تھے اور نام زنجیر کو ایک کڑی کے نقصان سے بدنام کرتے تھے شاہ جہان نے جب اسے اس کے والد کے جرم کو فرزند پر تصور کریں فرزند کو ناگور کی جاگیر قائم کیا اس فرزند کا نام اسے سنگہ تھا اور پھر یہ جاگیر اوسکی اولاد کے پاس رہی یعنی ہاتھی سنگہ اوسکا بیٹا انوب سنگہ اوسکا بیٹا اندر سنگہ اوسکا بیٹا محکم سنگہ یہ سلسلہ دار اولاد راج گج اور ذی حق وارث گدی جودہ پور کے شاہکاران خود مار وار میں شامل ہو گئے اس طریق میں ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور تخم دوبارہ پیدا ہونیکا کبھی خلیع نہیں ہوتا جب تک اندر سنگہ کو جو جہاں نسل میں سے تھائیں راشور نے خارج کیا اور بیاض فصیح سلطنت ناکو کر کے شامل جودہ پور کیا مگر سچے شاید اب تک اس قدر رہی نہیں ضبط کیا کہ ہم بھی نقل شانہ سے نقل یا مرٹھانی کرتے چونکہ اب تک

صد ہا سال تک بندر باب شجاع میں کپتان جارج سٹیل صاحب بنگال انجنیر نے اوسکو کھولا * ۹۰

باب ششم

راجہ جسونت سنگھ کی گدی نشینی ماروار۔ والدہ اوسکی جو راجکوماری میوار کی تھی۔ اوسکا حامی علم و سہر ہونا اوسکی اول خدمت گزاری بمقام گوندوانا۔ شاہزادہ دارا کا نائب سلطنت مقرر ہونا شاہ جہان اوسکے والد کے حکم سے۔ راجہ جسونت کا صوبہ مالوہ ہونا۔ سرکشی اورنگ زیب جو خواہان سلطنت تھا۔ جسونت کا حاکم اول اوس فوج کا مقرر ہونا جو واسطے اوسکے مقابلہ کے بھیجی گئی۔ جنگ فتح آباد یہ جنگ مساوی ہی جسونت کا واپس آنا۔ شجاعت راورانا رتلان کی۔ اورنگ زیب کا ہمت اگرہ آنا۔ جنگ جاجو مغلوب ہونا راجپوتان کا۔ شاہ جہان کا خارج از تخت ہونا۔ اورنگ زیب نے جلوس شاہنشاہی کیا جسونت کا قصور معاف کیا اور اوسکو حکم دربار میں حاضر ہونے کا دیا۔ حکم دنیا کہ شامل فوج ہو جو مقابلہ شجاع جاتی تھی جنگ کجوا۔ طریق جسونت۔ اورنگ زیب کو فریب دیکر اوسکی فوج کا لوٹنا۔ شریک دارا ہونا۔ اس شاہزادہ کی سستی۔ اورنگ زیب کا حملہ اوپر ماروار کے۔ دارا سے جسونت کا علیحدہ کرنا۔ صوبہ دارا

رحمت کی محنت پر ثوق حاصل نہیں ہے ہم رحم نہیں کر سکتے پس ہماری معاوضہ ستانی مثل برق آسانی سینہ ہارے دشمنان کو مجروح کرتی ہے دیکھو اکثر رئیس جو اپنی اپنی ریاست سے خارج کیے گئے ہیں زمانہ سازش ناپاک بغلاؤں روپیہا سے بربادی بہت پور تک جہان میں بظہر ثالث ہو کر وہ کام کیا جو شیر نے ایک قصبہ میں کیا تھا اب ہماری حالت اوس درجہ حکومت اور قوت کو پہنچ گئی ہے کہ اب ہم رحم ظاہر کر سکتے ہیں اور اگر بد نصیبی سے اوسکی درکار راجپوتانہ میں بھی ہو تو اوسکو کثرت ہونا چاہیے کیونکہ وہاں اوسکا اثر زیادہ تر مفہوم ہوتا ہے اور مثل شبنم آسمانی پر وہ ہم تک پہنچے گا لیکن اگر ہم اپنے امور سلطنت کو باندیشہ ہارے لنگازنگ اجرا کرینگے تو وہی خوف کا باعث ایک روز ہم پر شدید تمام عائد ہوگا ہمارا طریق انتظام بالکل مضر ہمارے محکوموں کے حق میں ہے اور ایک اشارہ رنجش صاحبان پولیسکل اجنٹ جو ہارے چندے ناموہ ہوتے ہیں ایک فساد برپا کر کے زمانہ ہارے دراز کی ریاستوں کو تباہ اور برباد کروٹیا ہے *

۹۱۔ بھگتے کیفیت بالا کے کپتان سٹیل صاحب نے مصنف کتاب ہذا سے ایک بیان عجیب متعلق اس امر کے ظاہر کیا یعنی جبہ تیغا دروازے کا کھولتے تھے تو باشندگان نے سٹیل صاحب کو اطلاع دی کہ اس فعل میں خوف ہے کیونکہ بروقت مسدود کرنے اس دروازہ کے یہ بدو عادی گئی تھی کہ اب آئندہ اس دروازہ کا محافظ ایک اژدر رہے گا اور تعجب یہ کہ جب دروازہ قریب ہمار ہونے کے شا ایک بڑا سانپ نکلا صاحب کی دونوں ٹانگوں میں سے لٹک گیا گویا وہ اوس دکان کو ثابت اور پورا کرنے نکلا تھا مگر خوش نصیبی سے

کپتان صاحب کو کچھ اذیت نہیں پہنچی اور بھفظ و امان رہے *

گجرات مقرر ہونا۔ روانہ ہونا واسطے خدمت گزاری دکن کے۔ سیداجی کاٹھیک رائے ہونا۔ تجویز مرگ
شائستہ خان لکھنٹ بادشاہ۔ اوسکی خدمت حاصل کرنا۔ راجہ امیہ بعد ازین اس خدمت پر مامور ہوا
دوبارہ مقرر ہونا بیچ فوج دکن کے۔ ترغیب سرکشی دنیا شانہ اور وہ عظم کو۔ دلیر خان کا اوسکے عوض مامور
ہونا۔ جسونت کی تجویز اوسکے قتل کی کرنا۔ تبدیل ہونا دکن سے گجرات کو۔ فریب کمانا بادشاہ کا۔
اوسکو حکم ہونا کہ مقابلہ سرکش افغانان کابل روانہ ہو۔ جسونت کا اپنے فرزند پرستی سنگہ کا جودہ پور میں
چھوڑنا۔ پرستی سنگہ کو حکم دوبارہ ہونا اور اوزنگ زیب کا خلعت زہر آلود عطا کرنا۔ مرگ پرستی سنگہ۔
اوسکی سیرت۔ اس خبر کا کابل میں جسونت کے پاس پہونچنا اور باعث اوسکی مرگ کا ہونا۔ سیرت جسونت
حالات جسے سیرت راٹھور لوگوں کی ظاہر ہو۔ ناہر خان۔ اوسکا جنگ کرنا ساتھ شہر کے اور بمقابلہ سرتان
سر وہی والا *

راجہ جسونت جسکو بعد جلا سے وطنی امر اسکے گدھی ماردار کی حاصل ہوئی بطن راجکوماری میوار سے پیدا ہوا
تھا اور اگرچہ یہ امر مشہور نہیں ہے کہ یہ وجہ باعث تبدیلی وارث گدھی نشینی ہوئی ہو مگر یہ یاد رہے کہ درمیان
کل راجپوتانہ کے راجگان اپنا رشتہ خاندان رانا میں شامل کرنے سے نخرنا تصور کرتے تھے باروی مورخ
کتا ہے کہ جسونت کا ثانی کوئی راجہ اوسکے مہمرون میں سے تھا جالت اور بے علمی کلیہ رنج ہو گئی تھی
اور جہان اوسکی حکومت تھی وہاں علم کو ترقی ہوتی تھی اکثر کتب اوسکی توجہ سے تصنیف ہوئی ہیں *
دکن ہمیشہ سے ایک مقام راجہاں راجپوت شجاعت پیشہ اپنی شہرت کے خواہاں ہوتے تھے اور
شاہنشاہ کو صرف اونکی سیرت پہچان کر یہ کرنا ہوتا تھا کہ رشک قوم تحریک میں آئے سوچ کتا ہے کہ شاہجہاں
غلام محلات کا ہو گیا تھا اور اوسنے اپنے فرزندان کو بطور صوبہ داران اوس ملک وسیع میں واسطے حکمرانی کے
بھیجا تھا اول خدمت گزاری جسونت کی جنگ گوندوانا میں ہوئی تھی اوسوقت اوسکے ماتحت بائیس مختلف
فوج کشنٹ افواج اوزنگ زیب سے تھیں اس جنگ میں اور مختلف معارکہ میں جنگایان ذکر کرنا گویا اعاد
بیانات ماسبق کرنا ہے راٹھور بڑے نامی رہے جسونت یک گوند بطور ماتحت خدمت گزاری اوسوقت تک
کرتا تھا جب تک بادشاہ نے بیمار ہو کر شہ سلطع میں اپنے فرزند اکبر دارا نامے کو اختیارات نیابت کے عطا کیے
تھے جو خواہاں اس امر کے ہوں کہ بادشاہاں اہل اسلام کی رائے نسبت اونکی راجپوت رعایا کے دریافت کریں اذکو چاہیے کہ ترجمہ جدید
تاریخ فرشتہ جو لکھنٹ کرنل برگ صاحب نے لکھا ہے اور جو کتاب بہت ضروری ہے ملاحظہ کریں *

اب شاہزادہ دارا نے جسونت کا منصب ریادہ کر کے پنج ہزاری کیا اور اپنی طرف سے صوبدار مالوہ کا بنایا *
 - اوس نزاع میں جو فیما بین سپہان شاہ جہان بباعث اوسکی بیماری کے واسطے لینے سلطنت کے پیدا ہوا تھا
 راجگان راجپوت کی خدمات لائقہ اور وفاداری جنگا ذکر ہمنے اکثر موقع پر کیا ہے نہایت درجہ روشن ہوئی
 جب راجہ جے سنگ کو حکم مقابلہ کرنے شجاع کا ہوا جو اپنی صوبہ داری ہنگالہ سے فوج کشی کر کے آتا تھا تو جسونت
 کو حکم ہوا تھا کہ ارادہ رشت اورنگ زیب کو جو اسوقت دکن میں حکم رانی کرتا تھا اور مدت سے بلہاس یا
 وزیر مجلس ہو کر آپ کو اہل شرع ظاہر کرتا تھا مگر نگاہ اوسکی سلطنت پر تھی شکست کرے *

یہ راجہ راٹھور اوس فوج کا حاکم کل مقرر ہوا جو واسطے مقابلہ اورنگ زیب کے روانہ ہوئی تھی اور اوس نے
 بسرکردگی افواج مشترکہ راجپوتانہ اور فوج شاہی کے جو اگر بیان مبالغہ شاعر تحریر کیا جائے تو شیش ناگ کو اسکا
 بارگراں تندرستی کرتا تھا اگرہ سے روانہ ہوا اور بجانب دریائے نربدا منازل طے کر کے ایک مقام پر جو
 ندرہ میل اوسطوں اوجین کے تھا خیمہ زن تھا کہ خبر نزدیکی مخالف اوسکو پہنچی اور جسونت اوس میدان
 میں منتظر آمد فوج مخالف قیام پذیر رہا جہان بعد از ان شاہنشاہ نے ایک شہر بنام فتح آباد آباد کیا *

یہ لڑائی جو ہوئی جسکو برنیر صاحب نے بچشم خود دیکھ کر مفصل بیان کیا ہے اور جسکا ذکر اس جلد میں آئندہ
 ہوگا صرف سپہ سالار راٹھور کی دلاوری بے محل سے جاتی رہی ورنہ وہ خیالات فساد انگیز اورنگ زیب کو کلیتہً
 معدوم کر دیتا وجہ یہ کہ اوسنے اپنی دلاوری سے بچشم حقارت مخالف کو دیکھ کر اوسکو اپنے بہائی برادر مراد
 سازش کرنے کی اس غرض سے فرصت دی کہ دونوں شاہزادوں کو ایک مرتبہ شکست دیجاگی مگر اس حقارت
 کا نتیجہ بھی اوسکو قرار واقعی ملا کیونکہ اس مہلت میں شاہزادہ حریف نے اپنی حرفت سے اوسکی فوج میں تجم
 و غابازی کا بویا اور اوسکا طور اسوقت ہوا جب جنگ شروع ہوئی یعنی سواران مغلیہ نے اوس سے
 کنارہ کیا اور صرف تیس ہزار راجپوت اوسکے پاس رہ گئے مگر سپہ سالار مذکور اور اوسکے راجپوت آپ کو
 بمقابلہ کسی قدر فوج کثیر مخالف کے کافی تصور کرتے تھے اس جنگ میں جسونت ہاتھ میں نیزہ لیکر اور اپنے سپہ
 محبوب نامے پر سوار ہو کر حملہ آور اوپر دونوں بہائی شاہزادگان کے ہوا دس ہزار مسلمان قتل ہوئے اور
 سرہ سوراٹھور کام آئے سوائے انکے قوم گہلوت اور ہرا اور گور اور ہر فرقہ کے کچھ کچھ آدمی رجوارہ کے قتل ہوئے
 اور اورنگ زیب اور مراد صرف جان بچا کر فرار ہوئے انکے ایام حیات پورے نہیں ہوئے تھے محبوب

سہ حالات کو تہ میں بیچ ہے کہ راجہ اور اوسکے پنج بہائی سب اس کشت و خون میں میدان جنگ میں گرے *

، و سکا سوار و دونوں خون میں ڈوبے ہوئے تھے جیسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک شیر گرینہ ہے کہ اسکا شکار
 ہاتھ سے جاتا رہا اس حال کے بیان میں صداقت شاعر نے کوئٹہ کی موخیں غلیہ اور برنیر صاحب دونوں
 کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ باوجود کثرت فوج شاہزادگان اور امداد تو بخانہ ویرہیں صرف باعث
 شب ہو جانے کے یہ جنگ موقوف ہوئی جو ساتھ علم اور کثرت اور تو بخانہ کے بمقابلہ شجاعت راجپوت ہوتی
 تھی افواج ہر دو جنگ آوران میدان جنگ میں شب باش ہوئیں اور اگرچہ ہلکے پھلکے اوس حال میں
 ہے جو بہتر جم اول تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے اور جو تحریر کرتا ہے کہ جس وقت نے اپنے غوریوں گاڑی پر سوار گرد
 میدان جنگ کے گشت کی مگر یہ تحقیق ہے کہ اورنگ زیب بہت ہوشیار تھا اور اسنے دوبارہ جنگ بانہ کی
 اور نہ مزاحمت مراجعت میں کی جو دوسرے روز بجانب اوسکے وطن کے ہوئی اور گو شاعر نے مناسبت
 الفاظ کی نظر سے گہلوت اور گورا قوام میوار اور شیو پور کا بیان کیا ہے مگر ہر ایک قوم راجپوت اس جنگ
 میں شامل تھی اور اگر راجپوت غم اپنے رشتہ داران کا جو جنگ میں قتل ہوئے تھے کیا کرتے تو یہ روز ایسا
 تھا کہ اس روز ہر ایک گھر میں ماتم ہوتا کیونکہ موخ غلیہ بیان کرتا ہے کہ اس جنگ میں پندرہ ہزار آدمی قتل
 ہوئے اور اون میں زیادہ تر راجپوت تھے یہ ایک روز ایسا تھا کہ اس میں شجاعت راجپوتان کی ظاہر
 ہوئی اور اولکا پاس حق نمک شاہجہان پادشاہ جو معمر اور ضعیف تھا اور جب کانک اور انون نے کہا تھا
 خلاف ترغیب اور تحریص بلند نظری نوجوان یہ امر مقابل میں زبردستی رکھا گیا ہے کہ خاص فوج قلعہ شہی
 تو نہ کام جنگ بھی آفتاب کی پرستش وقت طلوع کیا کرتے تھے مگر راجپوت کا ایمان صرف خون میں تھا
 خصوصاً قوم ہارا باشندگان کوٹنا اور بوندی تمام دنیا میں کسی قوم کی تاریخ میں ایسا امر مہج نہوگا کہ کل خاندان
 راجہ جوچہ بہانی تھے میدان جنگ میں زمین پر گرے اور سوائے ایک کے اور کوئی زخم نہ رہا (اسکا حال
 حالات کوٹہ میں مہج ہے کہ راجہ اور اوسکے پانچ بہانی سب اس کشت و خون میں میدان جنگ میں گرے)*
 جملہ کارہائے شجاعت جو اس دن بروئے کار آئے کارہائے نمایاں رانا رتنا رتلام والہ کے بنظوری
 نام فائق تر تھے اور کتاب رس راو رتنا میں شاعر نے انکو اشعار یادگار میں بیان کیا ہے (سچ کہ
 کے جو مصنف نے شاہی الیشی ایک سوسائٹی کے تذکرے ہے یہ لفظ یعنی رس راو رتنا مندرج ہے)
 قوم سے راٹھور تھا اور اولاد یعنی پوتہ اوڑے سنگہ راجہ اول مارو کا تھا اور اسنے بشائستگی ظاہر اور
 کیا کہ خون راٹھور میدانہائے نہ خیر مالوہ میں پیغام نہیں ہوا اگر کوئی امر اس قابل یادگار روز کے شہرت

کامل میں جس نے سلطنت دشمنان راجپوتانہ کو دی تھی باقی تھا تو وہ رانی جسونت کی حرکت سے پورا ہو گیا وہ یہ تھا اور اسکا حال مفصل جلد اول میں تحریر ہو چکا ہے کہ اوسنے جب اوسکا راجہ واپس آیا گو وہ اپنے پسر اور غرت کے ساتھ آیا تھا دروازہ دارالریاستہ کا بند کر لیا اور شہر میں نہ آنے دیا *

بعد مراجعت جسونت کے اوزنگ زیب بفتح و فیروزی داخل دارالریاستہ مالوہ ہوا اور وہاں سے بچتی و چاکی چٹایان فتحیابی ہے بجانب دارالریاستہ آگرہ نہضت فرما ہوا بمقام جاجو جتیس میل بجانب جنوب آگرہ واقع ہے وفاداری راجپوت دربارہ ایک سدراہ درمیان بادشاہ معمر اور دغا بازی فرزند کے ہوئی مگر اس سے سوا اسکے کہ اونکی وفاداری کا بیان اور اظہار ہوا اور کوئی مطلب مترتب نہیں ہوا راجپوت مغلوب ہوئے دارانیا سے خارج کیا گیا اور بادشاہ معمر خارج از تخت ہوا *

اوزنگ زیب نے بعد تخت نشینی کے اس نیت سے پیغام معافی تقصیرات سابقہ اور حکم حاضری دربار پاس جسونت کے معرفت راجہ آمیر کے بھیجا کہ وہ بھی شریک اس فوج کا ہو جو واسطے مقابلہ اوسکے بہائی شجاع کے جو بدعوی سلطنت آتا تھا تیار ہوتی تھی راٹور مذکور نے اس موقع معاوضہ لینے کو غنیمت سمجھ کر پیغام شاہی کو منظور کیا اور اپنے ارادہ دلی سے شجاع کو اطلاع دی فوج متخاصمین بمقام کھوجا جتیس میل بجانب شمال لکھ آباد واقع ہے صف آرا ہوئیں اول حملے سے جسونت مع اپنے راٹور شجاعان کے فوج کے گرد ہو کر فوج عقب شاہی بسر کر دگی شاہزادہ محمد پرتاخت لایا اور قلع قمع اوسکا کیا اور شاہی کمپو کو تاخت و تاراج کیا اس واسطے کہ اسکی حفاظت کم تھی اور قیمتی اشیائے مغرورہ شتران پر بار کر کے سحر است جزو فوج کے روانہ کیا اور دونوں برادران کو جنگ میں مصروف رکھ کر جو اسکی عین خواہش تھی کیونکہ اس سے وہ جانتا تھا کہ دونوں برباد ہو جائیں گے وہ خود ہمراہ متعلقین شاہی بجانب آگرہ روانہ ہوا اسقدر اندیشہ اوسکے مقام آگرہ میں آنے سے پیدا ہوا تھا کیونکہ خبر شکست اوزنگ زیب بھی مشہور ہو گئی تھی گو شکست فاش دراصل نہیں ہوئی تھی کہ اگر پیغام فوج قلعہ دار کے پاس جاتا تو وہ بے تامل قلعہ اوسکے سپرد کرتے اور اس حالت میں وہ شاہجہان کو بھی قید سے رہائی دیتا اور ہمراہ اس برج قوت کے ہو کر مقابلہ شاہزادہ کا اس طرح کرتا کہ شاہزادہ کے حق میں مضر ہوتا *

اسمین شک نہیں کہ یہ تجویز خیالی راے جسونت ہوئی تھی مگر سوائے اس اندیشہ کے کہ اگر فتح اوزنگ زیب کی ہوئی تو اپنی فوج کو متصل دارالریاستہ کے بند کرنا اچھا نہیں اوسکو اور بھی اندیشہ ہے چند در چند

مقام آگرہ میں تھے اوسکے جملہ شاہزادہ باتفاق دہرا کے تھے جو وارث اہلی تخت کا تھا اور جسکو اوسنے صلاح دی تھی کہ فوراً میدان جنگ میں آوے مگر جب تک جسونت عقب اورنگ زیب میں گشت کرنا رہا اور ہر لحظہ متوقع شامل ہونے شاہزادہ موصوف کا رہا شاہزادہ سرحدات جنوبی مارواڑ میں پڑتا تھا اور سطح اوس تخت کو دہستے ہمیشہ کے اپنے ہاتھ سے دیا جو اوسکو قریب دستیاب ہونے کے تھا جسونت اپنے وطن کی طرف راہ سپر ہوا اور اوسکو خوشی اسقدر ہوئی کہ اوسنے جملہ اسباب مغرورۃ قلعہ جوہا میں جمع کیا تھے کہ خیمجات شاہی بھی رکھ لیے دارا نے بھجوری سازش بمقام میرٹا کی گو وقت نازک ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور اورنگ زیب جسنے فوج شجاع کو پس ڈالا تھا فوراً بجانب اوسکے روانہ ہوا اب تو اکثر ارجکان راجپوت شامل اوسکے ہو گئے اور ارادہ کیا کہ اس بقیہ دشمنی کو بھی رفع کرے اورنگ زیب نے جو ہوشیار اور مدبر تھا اور جو ہمیشہ جنگ لفظی کو بفسیت اسلحہ برزاری کے جسکا نتیجہ مبہم اور عجیب معین ہوتا ہے پسند کرتا تھا ایک فرمان بنام جسونت اس مضمون کا جاری کیا کہ اگر وہ دارا کی مدد نہیں کرتا اور جنگ میں کسی کی جانب سے جنگ آور نہ ہوتا تو جملہ قصورات ماضیہ اوسکے معاف اور مرفوع ہوتے اور بلکہ اوسکو صوبہ داری گجرات کی دیجاتی جسونت نے اسکو منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ ہمراہ شاہزادہ معظم کے بمقابلہ سیوا جی جو آزادگی ہمارا شتر کی دوبارہ قائم کیا چاہتا تھا مع فوج راجپوت جا میگا بسطور راٹھور نے اپنا طریق آئندہ رکھا تھا اوس سے ہم یہ نتیجہ استخراج کر سکتے ہیں کہ اوسنے صرف دارا کو اسوجہ سے چوڑ دیا کہ وہ گوسوا سے استحقاق تخت کے یہ لیاقت بھی رکھتا تھا کہ راجپوت اوسکو پسند کریں مگر اوس میں ایسی لیاقت ضرورت نہ تھی جس سے وہ بمقابلہ اپنے براہ روزی حوصلہ کے قہیاب ہوتا جسونت دکن میں پہونچا ہی تھا کہ اوسنے سیوا جی ساتھ سازش و رباب قتل شایستہ خان سردار فوج شاہی کے کی اس سے اوسکو امید یہ تھی کہ وہ سرداری فوج اور سربراہی صوبہ صغریٰ کی حاصل ہوتی اورنگ زیب کو اسکی اطلاع صحیح اور جسونت کی شرکت کی خبر پہونچی مگر اوس نے چشم پوشی کی بلکہ خطوط مبارک دبوچہ اوسکے سردار فوج ہونے کے ارسال کیے اور فوراً بعد ازین اوسنے راجہ جے سنگھ آمیر والہ کو جسے سیوا جی کو گرفتار کر کے اس جنگ کو ختم کیا تھا اوسکی جگہ مقرر کیا مگر جو غرت اور توقیر اس امر میں ہوتی تھی وہ فوراً مبدل بہ بدنامی ہوئی کیونکہ جب راجہ آمیر نے دریافت کیا کہ ظالم درپے قتل اوسکے مجوس کے ہے جسکی خط جانکا وعدہ اوسنے کیا تھا اوسنے اپنے مجوس کی مفروری میں چشم پوشی کی۔ بعد ازین ایک مرتبہ ہر جسونت سردار فوج شاہی مقرر ہوا اور شاہزادہ معظم کو ترغیب ارادہ ہاسے وورازکار کی دی اسپر بادشاہ نے پھر اوسکی جگہ اور سردار کا نامور کرنا مناسب تصور کیا اور دلیر خان کو سردار فوج مقرر کیا یہ شخص بمقام اورنگ آباد

۶۱
 پہونچا اور جس شب یہ وہاں پہونچا تھا وہی اوسکی اخیر شب زندگانی ہوتی مگر اوسکو اطلاع اس امر کی ہو گئی اور وہ فوراً
 واپس روانہ ہوا اور شاہزادہ اور حبونت نے اوسکا تعاقب تابدریلے نبرد کیا بادشاہ نے حبونت کا ایسے مقام
 خطرناک سے علیحدہ کرنا ضروری مقصود کیا اور ایک فرماں بنام اوسکے بھیجا جسکی رو سے اوسے صوبہ گجرات مامور
 کیا اور حکم ہوا کہ فوراً بلا توقف روانہ مقام مذکور کا ہو حبونت نے اس فرماں کی تعمیل کی اور بمقام احمد آباد وارد ہوا
 یہاں اوسکو دریافت ہوا کہ بادشاہ نے اوسکو اور اوسکے جانشین حکومت کو فریب دیکر بے وقوف بنایا لہذا وہ
 اپنے وطن کی طرف راہ پیمایا ہوا اور وہاں بہشت ۱۴۲۶ (شعبان) میں وارد ہوا *

ان تبدلات میں ظالم متغنی نے ہر طرح کی کوشش کی کہ حبونت کو کسی حکمت عملی سے مغلوب کرے مگر درحالیکہ
 بیانات اسکے درست اور صحیح ہوں تو اوسکو کچھ تامل و بارہ ذریعہ مغلوب کرنے کے تھا بہر حال راجہ کی حافظ
 وفاداری اوسکی اپنی بہیا و رعایا کی تھی کوئے یعنی شاعر مندی کے الفاظ یہ ہیں کہ اشو پتی^۱ یعنی اوزنگ نے
 جب دریافت کیا کہ فریب پیش رفت نہوگا تو اوسنے رومال دوستی عارضی اپنی گردن میں لپیٹے اور آنزو سے
 دریائے انک اوسکو مرنے کے واسطے بھیج دیا *

شاہنشاہ نے جب دیکھا کہ حبونت کی دشمنی دوا می کا دفع سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ اوسکو ایسے مقام
 پر رکھنا چاہیے جہاں اوس سے کچھ اندیشہ پیدا نہو اوسنے اوس سرکشی اور فساد کو جو فیما بین افغانان کابل
 واقع ہوا تھا غنیمت سمجھ کر اوسکو بوعده ہائے پرورش و مرحمت نسبت اوسکے اور اوسکے خاندان کے سردار
 فوج مقرز فرما کر حکم دیا کہ اپنے مفسد راہجویان کو ہمراہ لیکر بمقابلہ افغانان مفسد و وحوش سیرت کے روانہ ہو۔
 حبونت نے اپنے فرزند کلان پرتی سنگہ کو اپنے ملک موروثی میں پاس اپنی رانی ہائے محلات اور خاندان کے
 چوڑ کبر اور چیدہ گروہ ملک مارو کو اوسکے ہمراہ چوڑ کر آپ بجانب ملک وحوش جہاں سے اوسکی قسمت
 میں واپس آنا نہیں لکھا تھا روانہ ہوا *

تواریخ ملک مارو میں درج ہے کہ اوزنگ نریب نے وارث حبونت کو حکم حاضر ہونے دربار کا دیا اور اوسنے تعمیل
 حکم شاہنشاہی کی جب دربار میں حاضر ہوا اوسکی عزت اور توقیر موافق اوسکے رتبے کے ہی نہیں ہوئی بلکہ
 اوس میں اور بھی کچھ ترقی دی گئی یعنی ایک روز دربار میں شاہنشاہ اوس سے مثل قاعدہ مستمرہ ملتفت
 تھے کہ زبان مبارک سے نزدیک آنے کا حکم دیا اور جب وہ نزدیک آیا تو اوسکے دونوں ہاتھ بستہ ہوئے
 ۱۔ اس نام سے اکثر کوئے یعنی شاعر مندی بادشاہان اہل اسلام کا ذکر کرتے تھے بعض جگہ بہت کتے تھے اصل اسکی اشو پتی یعنی مالک اپان ہے *

حسب قاعدہ وواب شاہانہ دست بستہ نزدیک آیا تھا ایک ہاتھ سے پکڑ کر زبان سے یہ ارشاد ہوا کہ اے راٹھور
 ہمنے سنا ہے کہ تو بھی مثل اپنے والد کے قوت بازو رکھتا ہے اب بتا تو کیا کر سکتا ہے راجہ راجپوت نے جواب
 میں عرض کیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے جب بادشاہ زمان اپنی کمینہ رعایا پر بھی دست شفقت رکھتے ہیں
 تو اسکی جملہ مرادات حاصل ہو جاتی ہیں نہ کہ جب حضور نے بندہ کے دونوں ہاتھ پکڑے تو مجھے یقین ہوا کہ
 میں روئے زمین کو فتح کر لوں گا اور یہ عرض اوسنے ایسی بے باکانہ اور زندہ دلی کے ساتھ کی کہ اورنگ زیب
 نے اوس وقت یہ فرمایا کہ واہ یہ ایک دوسرا کوتن پیدا ہوا ہے (اس نام کوتن سے بادشاہ جسونت کا ذکر
 کیا کرتے تھے) تاہم بظاہر اوسکی گفتگو سے صاف سے خوش ہو کر حکم خلعت کا ہوا راجہ مذکور نے خلعت حسب
 دستور پہن کر دوبار سے رخصت ہوا طہیان ترقی اپنے مقام قیام کو روانہ ہوا *

یہ روز اوسکا آخری زندگی کا تھا جب وہ اپنے مقام پر پہنچا اسی وقت بیمار ہوا اور نہایت تکلیف سے
 اوسنے جان دی مشہور یہ ہے کہ اوسکی مرگ باعث خلعت زہر آلود ہوا اوسکو بادشاہ نے عطا فرمایا تھا ہوتی
 پرتھی سنگھ عاصی زندگانی اپنے والد کا تھا اور اوسمیں وہ لیا قیتیں تھیں جو واسطے سربراہی شمشیر ملک
 مارو کے درکار تھیں اوسکی اس مرگ کی کیفیت سے باقی زندگی جسونت کی تلخ اور بیکار ہو گئی اور اوسکو بیچ اس
 حرکت ظالمانہ سے اور زیادہ ہوا جب اوسکے خیال میں آیا کہ اوسکے دشمن قلبی نے معاوضہ لینے میں اوس
 زیادہ پیش قدمی کی بعد مرگ پرتھی سنگھ کے اوسکے دو باقی ماندہ فرزند ان یعنی جنگ سنگھ اور دھنن نے بھی عیش
 ناموافقیت آب و ہوا سے کابل وفات پائی اور اس بیچ بریج نے جنگ آزمودہ راٹھور کی زندگی کو بھی ختم کیا
 سمت ۱۷۳۷ء (۱۱۵۷ھ) میں اوسنے کوہستان شمالی میں وفات پائی اور کوئی وارث اوسکا واسطے
 معاوضہ لینے کے باقی نہیں رہا اسنے باشندگان مارو پر بیالیس سال حکمرانی کی اس سال میں اورنگ زیب
 نے اپنے خوف جان سے نجات پائی کیونکہ مشہور سیوا جی اور جسونت دونوں نے چند ماہ کے فاصلہ یکدیگر
 سے وفات پائی نسبت راٹھور کے جو اوسکے ہم عصر راجا جنگ سنگھ میوار والہ کی تاریخ نویس نے لکھا ہے درج کرتے
 ہیں یعنی جب تک جسونت زندہ رہا اورنگ کے دل سے آہ زنی کسی وقت موقوف نہیں ہوتی تھی *

۱۷۷۷ء اس طریق کو جو نجات پانے دشمن سے تحریر ہے راجپوت یقین جانتے ہیں اور اکثر تیشل اسی طریق کی اس کتاب میں درج ہیں غالباً مسامحہ ہر
 اثر ہو جاتا ہو گا خصوصاً موسم گرام میں جب صرف ایک بابیک کتاب میں پر مکتبہ ہے زیادہ تر اثر ہوتا ہو گا مگر خیال میں نہیں آتا کہ گرام سے کیونکر ہوتی ہوگی
 مگر چونکہ یہ یقین زمانہ سلف کا ہے لہذا ہم کو بھی اس زمانہ کے حالات پر کچھ پس سے بیان کہے ہیں کرنا چاہیے جسے مضمون پوچھا ہے *

سوانحہ عمری جسونت سنگہ کی نہایت تعجب افزا تواریخ راجپوتانہ میں ہے اور اسکے مفصل بیان سے صحیح
 اور دلچسپ حالات اور طریق اور وقت کے ظاہر ہوں گے اگر اوسکی لیاقت جو درجہ اوسط سے زیادہ تر
 تھی موافق اوسکی قوت اور اعتبار اور ولاوری کے ہوتی تو وہ باعانت اکثر دشمنان قوی اور ننگ زرب
 تخت مغلیہ کو زیر و زبر کر دیتا۔ عرصہ طویل حکومت بیالیس سال کے کاربائے نمایان ایک دوسرے پر
 جمع ہوتے گئے یعنی اوسوقت سے جیسے وہ اول جنگ اور ساتھ اور ننگ زرب کے جنگ نربدا میں ہوا
 تھا تا بہ جنگ افغانان پچ کوہ برفستان کا کاس کے اگرچہ راٹھور درمیان شانہ زادگان شاہ جہان دارا کو
 بہ نسبت متغنی اور ننگ زرب کے پسند کرتے تھے تاہم وہ اس تمام قوم کو اپنا دشمن مذہب اور راوی ملک تصور
 کر کے ناپسند کرتا تھا اور وہ اس غرض سے ہج فساد بائے باہمی برادران بابت سلطنت کے ایک کا جانب دار
 ہوتا تھا کہ ان فسادات سے بربادی و دنون فریق جنگ آوران کی ہوگی اوسکی کور وانشی اور جو پسندی کے باعث
 جنگ نربدا میں فتح اوسکی نہیں ہوئی اور سستی دارا سے اوسکو ثمرہ اوس دغا بازی کا نصیب نہیں ہوا جو اس
 جنگ گجوا میں کی تھی اور اولین سے جسکے باعث جسونت کے وسیلہ اور شہرت کم ہو گئی تھی اوسکی ناپسندی
 نسبت فریق فتحیاب کے دو چند ہوئی اور اوسنے کوئی موقع معاوضہ ستانے کا فرو گذاشت نہیں کیا
 بتحریر اسوجہ کے اور بنظر بلند ہمتی کے اوسنے کبھی انکار عہدہ بائے اعتباری سے نہیں کیا اور ہر ایک
 عہدہ میں اوسنے اپنی علت غائی کے ظاہر کرنے کا موقع فرو گذاشت نہیں کیا اوسکا پیغام سیواچی سے (جو
 مثل اوسکے دشمن قلبی مغل کا تمام جسکے مقابلہ کے واسطے وہ بھیجا گیا تھا اوسکا دلیرانہ ارادہ خارج کرنے
 سرداران فوج شاہی کو جن میں سے ایک کو اوسنے قہقل اور دوسرے کو مقابلہ خارج کیا تھا اوسکی ترغیب
 شاہزادہ معظم بنابر سرکشی بخلاف اپنے والد کے گوا اوسکی ناتجربہ کاری کے باعث وہ اوسکا صلاح کار مامور
 ہوا تھا یہ سب اوسکی خواہش دلی معاوضہ ستانی کی حرکات متکاثرہ کے جزوی امور ہیں اور شاہنشاہ بھی
 بخوبی واقف اوسکی ناپسندی سے تھا مگر بوجہ چند در چند اوسکو زیر نہیں کر سکتا تھا گو ہمیشہ اندیشہ مند اوسکا
 رہتا تھا اور اوسکے زیر اور دفع کرنے کا خواہشمند تھا اور گو تدابیر اور حکمت عملی یہ شاہنشاہ ذی قدر جسونت کے
 راضی کرنے کی کرتا تھا یا شاید اوسکو اپنی طرف سے مطمئن کرنے کے واسطے کرتا تھا اوس سے صاف ظاہر ہے
 کہ جب قدر اندیشہ مند وہ اس سے تھا آخر کار اوسنے اوسکو صوبہ داری گجرات اور دکن اور مالوہ اور اجمیر اور

کابل کی دی جان اوسنے وفات پائی اور یہ عہدہ ۶۴ء جلیلہ اوسکو بعض مقام پر بطور سر خود اور بعض جگہ بطور سردار فوج شاہی اور ماتحت کسی شاہزادہ کے عطا ہوئے تھے مگر اوسنے ان تمام مراعات اور عنایات کو اول رتبہ اوس علت اصلی یعنی اپنی زندگی کا تصور کیا تھا بموجب اسکے اگر کوئی وقائع نگار دربار جسونت کے حالات درج کرتا گو اوسکو بطور رعایا سے ذی رتبہ شاہی بیان کرتا تاہم اوسکے ہر امر میں جو باعتبار اوسکے اوسکے سپرد ہوا تھا اوسکی دغا بازی کا اظہار ہم تک پہنچتا مگر خلاف اسکے اگر ہم سیرت بادشاہ پر خیال کریں جو دشمن جانی مذہب ہندو کا تھا تو ہم جسونت کو کہہ سکتے ہیں کہ اوسنے مذہب کی حفاظت میں اپنی جان تک دریغ نہیں رکھی تھی +

جسونت کو ایسے شخص سے کام نہ لیا تھا کہ وہ اوسکو یہ شخص عہدہ اوسکے ذاتی رتبہ کی نسبت نہیں دیتا تھا بلکہ اس خیال سے کہ تابعداری برائے نام بھی دشمنی صریحی سے بہتر ہوتی ہے لہذا راجہ بھی بمقابلہ امر خلاف واقع کے فریب کو اور قوت بزرگ کی دغا بازی کو کام میں لانا تھا اس میں شک نہیں کہ بعض وقت راٹھور بھی اوس عنایات سے جو بادشاہ صاحب تدبیری سے اوسکی خود بینی کی سیر کرنے کے واسطے کرتا تھا متعجب ہوتا تھا مگر جب جگہ راجگان ہیلوئی اوسکے بشوق تمام مراعات شاہی کے خوابان ہوتے تھے یہ ہی شخص بعض وقت منجملہ تمام رئیسان راجپوتانہ ملحق کیا جاتا تھا ایسے خیالات متزلزل سے دونوں فریق اپنے اپنے طریق اس قدر عرصہ دراز تک جو قریب عمر انسانی کا ہوتا ہے جاری رکھتے تھے اور یہ امر اورنگ زیب کی حکمت عملی پر ایک دال کافی ہے کہ اوسنے اس قدر عرصہ دراز تک جسونت کی قوت اور ناپسندی کو کچھ کرنے نہ دیا مگر اسکا باعث اوسکی خود بینی تھی اور بادشاہ کا اختیار تمام جو اپنے ملک موروثی میں بجد و سے خدایات صوبہ داری عطا کر سکتا تھا جسے سب راجگان راجپوت کو تابعدار کر لیا تھا ورنہ جس قدر مہمصر راجہ تھے مثل بے سنگہ آمیز والہ اور زما راج میوار والہ اور سیوا جی وہ اگر متفق ساتھ جسونت کے بخلاف اپنی قوم کے دشمن کے ہو جاتے تو قوت مثل کی زائل ہو جاتی اگر جسونت اوس قدر پر اکتفا کرتا جس قدر رضما سے اندرونی یعنی دلی اوسنے اس ظالم کو دیے تھے تو اوسکو معاوضہ تام حاصل ہو چکا تھا کیونکہ صورت راٹھور کی محلات میں بھی اوسکے پیش نظر رہتی تھی مگر ہیر جانا قتل اوسکے وارث کا اور وہ وحشیانہ خونریزی جس کا کہہ افسوس اوسکو تھا اور جس خونریزی سے اوسنے تعاقب جسونت کے خاندان بگیناہ کا کیا اوس سے ظاہر ہے کہ راٹھور مذکور نے اپنی حیات میں اوسکو کس قدر اندیشہ مند اپنا کر رکھا تھا +

قبل از اندراج کرنے اس حال کے اور حالات اس وقت واردات خیر کے جو بعد وفات جسونت کے بروئے کار آئے ہم کچھ حالات بیان کرتے ہیں جس سے طریق اور سیرت رئیسان ماتحت کی جنگی اعانت سے وہ بمقابلہ اورنگ زیب

کرتا تھا روشن ہونگے اور نہ ہم اس سے بہتر کہہ سکتے ہیں کہ نامہر خان رئیس کیاوت جو رئیس کلان تھا ایک شبیہ
فرقہ ہائے باشندگان ملک مارو کا تھا بوجہ چالاکی اور دلیرانہ اور بے دغدغہ حرکات کے اکثر تذابیر جانشانی
جسونت شکست اور بیکار ہو گئی تھیں اور جو حال ابھی بیان ہوا ہے جس میں اوس نے اپنی زوجہ کے غیض کو دور
کرنے کے واسطے جس غیض کا حال سابق ذکر ہو چکا ہے اپنے خاندان کو توہمات کی خلافت کیا تھا اوسکی وفاداری کا
ایسا امتحان سخت عمل میں آیا تھا جو اندیشہ جان سے کبھی ممکن نہ تھا جو حال دربارہ خطاب نامہر خان جو اوسکو جنگ
کرنے سے ملاتا اوسکی ذاتی اور دلی سیرت بخوف و خطر ہونے کی ضرب المثل ہوئی اس شخص کا اصل نام رئیس کیاوت
مسمیٰ مکند تھا اوس سے بادشاہ ناراض اسوجہ سے ہوا کہ اوس نے ایک جواب بے ادبانہ پیغام شاہی کا جو بذریعہ
ایک اجدی بادشاہ کے آیا تھا دیا تھا اس جواب سے ظالم نے حکم دیا کہ پتھر شیر میں جا کر بلا اسلحہ اوس سے جنگ آور
ہو ورنہ قتل کیا جائے گا بغیر ظاہر کرنے کوئی علامت خوف کے وہ شیر کے پتھر میں جہاں شیر موجود تھا اور چل قدمی
کر رہا تھا داخل ہوا اور اسطرح اوسکو آواز دی اے شیر میان (یہ لفظ میان کا ہنود اہل اسلام سے منسوب کرتے
تھے اور اہل اسلام اس لفظ کو واسطے معلمان کے مخصوص کرتے ہیں چنانچہ وہیات کے معلم اس نام سے مع
ایک لفظ تعظیم یعنی جی کے مشہور ہو کر میانجی کہلاتے ہیں) آ مقابله شیر جسونت کا کرا و چشمان سرخ سے جو
نشہ افیون اور غصہ سے چشم شیر سے کم سرخ نہ تھیں اوسکی جانب دیکھا شیر اس آواز سے چونکا اوٹھا اور اسکی
طرف کچھ عرصہ تک دیکھتا رہا بعد ازاں سر فرو کر کے دوسری جانب مائل ہو کر اوسکے پاس سے چلا گیا راٹھور
زبان پر لایا کہ دیکھو وہ میرے مقابلہ پر نہیں آیا اور اصل راجپوت کے طریق کے یہ امر خلاف ہے کہ جو مقابلہ کر
اوس پر خود حملہ آور ہو خود ظالم جو یہ دیکھ رہا تھا متعجب ہو کر تعریف کرنے لگا اور عطایات سے اوسے متنازع کیا اور
استفسار کیا کہ کوئی اوسکا فرزند مستحق وراثت ملک کے موجود ہے اسکا جواب اوس نے یہ دیا کہ ہکو اولاد کیونکر ہو
جب آپ ہکو ہماری گھر سے علیحدہ آنروے دریاے اٹک رکھتے ہو اس جواب سے بھی صاف ظاہر تھا کہ راٹھور اور
خوف باہم بالکل مبانت رکھتے ہیں اسوجہ سے اوسکا نام نامہر خان یعنی حاکم شیر ہوا ۛ

ایک اور موقع پر ایسی ہی بے باکانہ گفتگو سے اوس نے شاہزادہ یعنی ولیعهد کو ناراض کیا تھا اوس نے نامھی جوانی سے
حکم دیا کہ ایک حرکت کرے جو حرکت خلاف اوسکے مرتبہ کے تھی یعنی ایک درخت کی شاخ جو سیدھی تھی اوسکے نیچے
گھوڑا سر پٹے دوڑائے اور گھوڑا بھاگتا رہے اور وہ اوس پر سے علیحدہ ہو کر شاخ مذکور پر چڑھ جائے یہ حرکت جہین
چالاکی اور قوت دونوں درکار تھیں ایک عام خوشدلی کی حرکت تھی اور تواریخ میوار میں مذکور ہے کہ رئیس بونیرا کی

استخوان پاسے اس حرکت میں شکست ہو گئی تھی اور جس نے یہ حرکت خوش طبعی کی شاؤ ذنا و رصدمہ جہانی سے یا گریٹنے سے محفوظ رہا ہوگا جب نامہر خان نے یہ حکم سنا اس نے گستاخانہ یہ جواب دیا کہ وہ بندر نہیں ہے اگر شاہزادہ اس کے کیبل دیکھنا چاہے تو اس موقع پر دیکھے جان تو اور کیسلیتی ہو اس جواب کے سبب اس کو حکم ہوا کہ مقابلہ سرتان راجہ سروہی کے جائے اور اس میں کل فوج کشتنجنٹ راٹھوراؤس کے ہمراہ ہوئی یہ سنکر دیور راجہ مذکور جو میدان جنگ میں اس کے مقابلہ کا تھا اپنے قدیم مکانات کو ہی میں چلا گیا اور وہاں آپ کو محفوظ تصور کیا مگر کمند یعنی نامہر خان نے چیدہ سپاہی ہمراہ لیکر وقت شب جبل کوہ میں جان راجہ سروہی مقیم تھا گیا جو پہرہ والہ کو قتل کر کے راجہ کو اپنی گپڑی سے جس بستر پر وہ سوتا تھا اس کے ماتہ باندھ لیا اور اپنی قوم کے آدمیوں سے اس کا نزعہ کر کے نخل چایا اس نخل سے قوم دیور اپنے اپنے بستر سے بیدار ہو کر اپنے راجہ کے گرد جمع ہوئے اور آمادہ چوڑا لینے اپنے راجہ کے ہوتی کہ نامہر نے آواز دی تم دیکھو اس کی حیات میرے اختیار میں ہے اگر تم جہالت نہ کرو گے تو اس کی جان محفوظ رہیگی تم اگر کچھ بھی قصد میرے خلاف اس کے راجہ کے پاس لیجانے میں کرو گے تو اس کو نپاؤ گے میری غرض شور و غل کرنے سے یہ تھی کہ تم مطلع اس امر سے رہو اور دیکھو کہ میں اپنے شکار کو لیے جاتا ہوں لقمہ نامہر سرتان کو حبس و نعت کے پاس لے گیا اور حبس و نعت نے کہا کہ اس کو بحضور بادشاہ لیجاؤ پس دیور راجہ کو دربار میں لے گئے اور افسران لائق اور معمولی اس کے ہمراہ محل تک گئے اور اس کو نمائش کی کہ وہ رسوم متابعت فرمانبرداری ادا کرے جس سے کیسکو گزیرتی مگر راجہ دیور نے بغروری جواب دیا کہ زندگی اس کی بادشاہ کے اختیار میں تھی مگر عزت اور حرمت اس کی اپنے اختیار میں تھی اس نے کہی رو برو کسی انسان کے سر نہیں جھکایا ہے اور نہ کہی جھکائے گا چونکہ حبس و نعت نے ذمہ اس کی حرمت اور آبرو کا کیا تھا لہذا افسران ہمراہی نے جبکہ تعلق رسوم و آداب شاہانہ ادا کرنا تھا تجویز کی کہ کسی حکمت عملی سے اس کا سر جھکوا یا جائے اور اس لیے بجائے لیجانے کے ازراہ دروازہ کے انہوں نے ایک چوٹی کٹر کی اس کو دکھائی جو تانہرانو بلند تھی اور کہا کہ اس میں سے چلو راجہ مذکور نے اول قدم اس میں ڈالا اور سر انپا پیچے رکھا یہ ہیودہ اختراع اس کا اور اس کے عمدہ طریق اور مقابلہ دیرنیہ اس کا ذمہ داری حبس و نعت کی شریک ہو کر باعث مرحمت شاہانہ ہوئی اور بادشاہ نے نہ صرف اس کے قصورات معاف کیے بلکہ حکم دیا کہ جو علاقہ وہ چاہے وہ بھی اس کو دیا جائے گو بادشاہ نے معاوضہ کا نام نہیں لیا مگر سرتان عجب واقف شرائط سے تھا اور اس نے بدلیری اور بشتابی جواب دیا کہ حضور اچل گڑھ کے برابر اور کیا حمایت فرما سکتے ہیں مجھ کو وہاں جانے دو پس ہی میں مانگتا ہوں بادشاہ نے نظر اپنی غلٹ کے

درخواست اوسکی منظور کی اور ستران کو حکم ہوا کہ قلعہ آگ کو واپس جا سے اور یہ راجہ اور دیگر راجگان دیور اہر گز آپ کو رعایا سے سلطانی میں شمار نہیں کرتے تھے اور اب تک وہ بجاالت آزادی و خود سری کے وحشیانہ بسر کرتے ہیں۔ ان حالات سے ہمکو سیرت ناہر خان اسوب والہ کی اور اوسکے برادران راٹھور ماڑو آر کی دریافت ہوتی ہے یہ آدمی کچھ خوف زندگی کا نہیں کرتے جب آبرو اور وفاداری اپنے راجہ کی پیش نظر رکھتے ہیں یہ حال بخوبی واقعات وقوعہ اوس سلطنت سے جسکا حال ہم اب بیان کرتے ہیں روشن ہوگا۔

باب ہفتم

رانی حاملہ جسونت کو تپتی ہونے سے منع کیا گیا۔ سات عورات و ہشتم اور ایک رانی اوسکے ساتھ سوخت ہوئیں اور چند راوتی رانی مندور میں چٹا بنا کر چل گئی۔ ماتم اور افسوس عام مرگ جسونت کا۔ بعد وفات اوسکے پیدا ہونا اجیت کا۔ خاندان جسونت اور فوج کٹھنجنٹ ہر اہی اوسکی کابل سے واپس ماڑو اڑ میں آئی۔ اثنار راہ میں اورنگ زیب نے اونکو روکا اور اجیت کو طلب کیا۔ رئیسان فوج نے عورات کو قتل کر کے اپنی حفاظت کی۔ فقط معصوم راجہ زراہ۔ ایندوں کا مندور لینا۔ اونکا اخراج۔ اورنگ زیب کا حملہ مارواڑ اور لینا اور غارت کرنا جوہ پور کا اور لوٹنا شہر بے کلاں کا۔ شوالہ ہنود کا مسہار کرنا۔ اور حکم دنیا کہ قوم راٹھور مسلمان کیے جائیں۔ زبونی اس حرکت کی۔ قائم کرنا جزیہ یعنی روپیہ اوپر کفار کے۔ سازش باتفاق کرنے راٹھور اور سیسودیا اقوام کے بخلاف بادشاہ۔ حالات جنگ ازروے تواریخ۔ قوم سیرتا کا مقابلہ جملہ فوج شاہی سے اور قتل ہونا۔ راجپوتوں کا متفق ہو کر شاہی فوج سے جنگ کرنا بمقام نادول۔ قتل ہونا بیہیم سپہ رانا کا۔ شانہزادہ اکبر کا ماجنر کنا جنگ بمقابلہ راجپوتان۔ پیغام بھیجا۔ اتفاق کرنا۔ راجپوتوں کا اکبر کو بادشاہ ماننا۔ دغا بازی اور مرگ تبرخان۔ اکبر کا فرار ہونا اور دعویٰ حمایت راجپوتان سے کرنا۔ درگا کا شانہزادہ اکبر کو دکن پہنچانا۔ سوننگ برادر درگا کا فوج راٹھور لیجانا۔ جنگ بمقام جوہ پور۔ جنگ سو جت۔ ظہور وباسے ہیفہ۔ اورنگ زیب کا پیغام صلح دنیا۔ شرائط منظور کردہ سوننگ۔ مرگ سوننگ۔ اورنگ زیب کا مسترد کرنا عہد نامہ کا۔ شانہزادہ اعظم واسطے جنگ کرنے کے رکھا گیا۔ فوج قلعہ اراہل اسلام سبک ماڑو اڑ۔ راٹھور لوگوں کا قیام کرنا کوہستان اراہلی

۱۷ اہل گڑھ یعنی قلعہ مستحکم نام قلعہ راجگان دیور کا واقعہ اب اور سر وہی کہ ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام عجیب کا مفصل حال دوسری

کتاب میں درج کروں گا۔

میں۔ جنگ باہر سے لڑا۔ جنگ باہر سے سو جٹ اور چڑھی اور جتیاں اور رہن پورا اور پالی۔ قتلِ شہید۔
 قوم بھٹی کا شامل راٹھور ہونا۔ منہ کام صلح رئیس میرٹھا کا تشریف دیا۔ جنگ باہر سے دیگر۔ حرا سید اور پالی۔
 فوج قلعدار اسلام کا قتل ہونا۔ نور علی کا عورات قوم رسائی کا خراب کرنا۔ اوسکا تاقب اور قتل ہونا۔ تباہی اسلاف
 فوج قلعداری سانہر کی۔ جبالور کا شہر طبع حوالہ راجپوتان ہونا۔

جب جسونت نے آنر دیو دیا انکث فات پائی اوکو رانی نو چوبانان والدہ اجیتا کی ہنئی تن ارادہ کیا کہ ہمراہ اپنی مالک کے
 سوخت ہو جائے مگر چونکہ اسکا جہل سات ہیمنہ کا تھا لہذا اودا کیا دت فی زبردستی اوکو ہتی ہوئے دیا اوکی ریسری رانی اور تہ پڑا
 یعنی عورات، دشنہ چتا پڑے گئیں اور جب اسکی جوہ پور پوچھی تو رانی نے پڑا دتی اپنی مالک کی دستار لیکر مقام مندور پتا بنا کر
 سوخت ہو گئی قوم مندواس حامی مذہب ہنود کی وفات سے نا امید ہوئے شوالہ میں گھنٹے بجنے پڑا
 ہوئے اور وقت طلوع آفتاب نکلے کا جینا بھی متوفی ہوا برہمنان نے اپنے مسائل دینی بیکار کر کے مسئلہ مذہب
 اسلام کی تعلیم لی۔

رانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام اجیت رکھا جب وہ قابلِ سفر کرنے کے ہوا فوراً فوج کشی ہوئی راٹھور نے
 اپنے معصوم راجکمار کو اور اوسکی والدہ کو اور دختران کو اور دیگر ملازمین محلات راجہ مرحوم کو ہمراہ لیکر ارادہ واپس
 جانے اپنے وطن کا کیا مگر ظالم بے رحم نے اپنا عوض جسونت سے بعد اوسکی وفات کے بھی لینا چاہا اور جب
 یہ سب بمقام دہلی وارد ہوئے تو اوسنے فوراً حکم دیا کہ راجکمار معصوم اوسکے سپرد کیا جائے اور اوسنے بیٹھے
 اورنگ نے یہ پیغام بھیجا کہ اگر وہ راجکمار کو اوسکے سپرد کر دے گی تو وہ ملک مارواڑ میں تقسیم کر دیا گیا مگر انہوں نے
 جواب دیا کہ ہمارا ملک ہماری قوت دست و پا کے ساتھ ہے اور وہی یعنی قوت اوسکو اور ہمارے مالک کو خط
 میں رکھے گی اور اونکی چشم غصہ سے سنج ہو گئیں اور وہ دیوان عام خاص سے روانہ ہوئے اودن کے مقام
 قیام کا فوج شاہی نے محاصرہ کیا انہوں نے اپنے راجکمار کو ایک ٹوکری شیرینی میں رکھ کر روانہ کر دیا اور آپ
 اپنی آبرو کے تحفظ میں آمادہ ہوئے انہوں نے بلدان اپنے دیوتا کا کیا اور اونیون بمقدار دو خند کہا کر گھوڑوں
 پر سوار ہوئے اور مسے رنجور اور گونبد سپر جو دیا اور چند رہبان اوداوت اور سپر راگھو جسکے شانہ کے ساتھ بمقام
 اوجین شمشیر کی شادی ہوئی تھی اور پہاڑیل بیباک اوداوت اور رگھوناتہ سو جاوت زبان پر لائے ہکودریا
 جنگ میں تیرنے دواوران اسورون کی بنج وین اوکاڑنے دوتا کہ ہکوا ہسرا یعنی حوران ہستی بہشت یعنی
 سورگ میں جسکو بہان لوک بھی کہتے تھے لیجائیں ہر ایک نے جو ایسے ایسے کلمہ زبان پر لائے تو سو جا کوے

۴۹
 یعنی شاعر منہدی نے یہ کہا آجکے روز کے واسطے تھکو جاگیر ات وغیرہ ملی ہیں کہ تم اپنے مالک کے کام میں اپنا جسم سپرد
 تلوار کے کرو اور کجیاٹی ہو کر سورگ لوگ کو جیتو یعنی فتح کرو اور میرے واسطے جو میں مشمول اونکی مراعات اور انعامات
 کا رہتا تھا آجکے روز میں بھی حق نمک ادا کر دوں گا اور اپنے والد کی شہرت کو قائم رکھوں گا اور آجکی جنگ میں
 مرگ حاصل کروں گا تاکہ کوشیوران آئندہ میری تعریف کے شعر بنا کر گائیں گے بعد ازیں درگا پسر آسودہ بولا یوں
 کے دندان تیز ہو رہے ہیں مگر جو برق تجلی ہماری تلواروں سے نکلے گی اوسکی روشنی سے شہر دہلی ہمارے کارہے
 نمایان دیکھیں گے اور ہمارا شعلہ غضب فوج شاہی کو سوخت کرے گا جو ریکسان نے یہ کلمہ زبان پر لائے اور فوج شاہی
 قریب آئی تو راج لوگ یعنی عورات خاندان جسوت سب سورگ لوگ کو بھیجی گئیں اور برچیان باتہ میں لیکر
 اور چہرہ یم یعنی جم کے مانند بنا کر راٹھور دشمن پر گریسے اور راگ شمشیر اور سپر کا شروع ہوا اور میدان میں خون
 لہریں مارنے لگا شکر یعنی مہادیو نے اپنی موڈ مالا اس لڑائی میں پوری کی جو اولاد وہ پر نے کو چہ ہاسے دہلی میں
 بروے کار لائے تھے رتن تو ہر سپاہ دشمن سے لڑا آخر کار اوسکی تلوار نے خطا کی اور وہ گرا اور رہنا ماسے
 ابسرا یعنی حور بہشتی اوسکوا وٹھا کر لے گئی دھو درات نے اپنی جان دی اور اپنے مالک کے نمک کو ساتھ آب
 میدان یعنی خون کے ترکیا چند رہاں کو ابسرا یعنی حوران چندر پور یعنی چندر لوک کو لے گئیں بٹی کا اور نزدیک
 پسر سرتان کے میدان کا رزار میں قیمہ کیا گیا اور اووات و فادار مثل گل لالہ کے دکھائی دیتا تھا اور وہ بھی
 رگہراے سورگ واسطے ملاقات جسوت کے ہوا سندوہ کوے یعنی شاعر کو دیکھا کہ وہ دنوں ہاتھوں میں تلوار لیے
 ہوئے صف جنگ میں سب سے آگے تھا اور اوسنے بھی چندر لوک پایا ہر ایک قوم اور ہر ایک فرقہ نے آج
 ندیا کھرگ یعنی تلوار کے تیرہ پر اپنے اپنے فرائض ادا کیے اور ہمیں درگا دہس نے دشمن کو پس ڈالا یعنی
 ریزہ ریزہ کیا اور اپنی آبرو کا تحفظ کیا (یہ مختصر حال اس جنگ کا ہے جو شاعر نے بیان کیا ہے اور جس میں کام اور نام
 اور فرقہ ہر ایک جنگ آور کا جو قتل ہوا تھا درج ہے) *

جب ان شجاع آدمیوں نے دیکھا کہ ارادہ خصومت طویت بادشاہ کا سواے اسکے اور کچھ نہیں کہ راجپوت قوم
 حوالہ اونکے کر دین جو قوم راجپوت کو نہایت عزیز تھا اونکا اول ارادہ یہ ہوا کہ راجہ خمد سال کو محفوظ رکھیں اور
 دومی اپنی اور اپنے مالک مرحوم کی آبرو کا تحفظ کریں اور جن تدابیر سے اونہوں نے اس ارادہ کو سر انجام کرنا
 چاہا وہ نہایت وحشت انگیز تھے یعنی عورات راجہ مرحوم اور اپنی عورات کو اونہوں نے ایک مکان میں جہین
 بارو بہر دی تھی رکھا اور فتابی دیکھا کہ سب کام تمام کیا جب یہ قربانی ہو چکی تو اون کا مرت یہ مطلب باقی رہا

کہ ان کو ایک گوشہ مکان عمر جاودانی میں سے جسکے گوشے لوگ راجپوتوں کے اور برہمنوں کے نقال غریب کے اول سے آباد کرتے ہیں جو جوان مرگئے ہیں اور ان کو گوشے لوگ لگاتے ہیں اس مطلب کے واسطے فکر راجپوتوں کی ہمیشہ از حد رہی ہے یہاں تک کہ اس مطلب کے حاصل کرنے کو وہ معاوضہ ستانی بھی چھوڑ دیتے تھے غرض ان کی یہ تھی کہ شجاعت خان دین اور جافستانی نہ کرین اطمینان اس امر کا کہ وہ کبھی نہیں مرے گا بلکہ اس کا نام اشعار گویشیوروں میں ہمیشہ قائم رہے گا باعث ترغیب ایسے امر کا ہوتا ہے مطابق اسکے جو جنگ پیران و دھرمیوں نے کوچہ ہائے دہلی میں کی تھی وہ بھی ایک باعث ناز را شور منجملہ ان کا رہا ہے نمایان کے تھی جو ان سے بروئے کار آئے تھے اور ہفتہ ماہ ۱۷۳۶ء (دوم ماہ گریما سن ۱۱۸۷) ایک روز سعید خجری ملک مارو میں شمار کیجاتی ہے *

اس اثنار جنگ وجدل میں راجہ خرو کا تحفظ ہوا رفع شبہہ کے واسطے وارث ملک ماروا ایک سبوجہ شیرنی میں
مختفی ہو کر سپرد ایک مسلمان کے کیا گیا اور اس مسلمان نے اپنے وعدے کو بایمانداری پورا کیا اور مقام مورخہ
تک بھناطت ہو نچا دیا اس مقام پر شجاع دیگا داس اور وہ لوگ جو زندہ اس داروگیر سے بچ کر راہ سپر اس
جانب کے ہوئے تھے اور جو اپنا خون اپنے راجہ کے کام میں دینے کو تیار تھے جو اس طرح خدا کی قدرت سے زندہ
رہا تھا شامل راجہ خرو سال کے ہوئے یہ ایک امر خوشی کا ہے جب دریافت ہو کہ اگر بیاعت حامی دین یعنی
اوزنگ زریب متعصب کے وہ اس قدر تکالیف اور مصیبت میں گرفتار ہوئے تھے تو ایک کی نسبت جو افسوس
کا یعنی اہل اسلام کا تھا اور غریب اور مفلس تھا اوزنگ کا سلسلہ قائم رہا محافظ جان اجیت اوسکی جوانی اور اسکی
حق موروثی چوڑانے تک زندہ رہا اور اوسکو یہ بھی تحقیق ہوا کہ راجہ ہمیشہ احسان فراموش نہیں ہوئے اس واسطے
کہ وہ دربار میں نامی ہوا اور سوائے لفظ کا کا کے کبھی کسی اور لفظ کے ساتھ اسے مخاطب نہیں کیا اور برائے
عزت افزائی اوسکے ورثہ کے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو جاگیر اوسکو عطا ہوئی تھی وہ اب تک اوسکی اولاد کے
تھقبے میں ہے *

ہمراہ اس نوباوہ گلشنِ حبسوت کے جو زندہ رہ گیا تھا سسے درگا اور چند جدیدہ دوست اوسکے کو مہستانِ اہلین
 جہان آمدورفت کم تھی چلے گئے اور وہاں اوسکو ایک مجدد کے حجرۂ تنگ چلہ نشینی میں مستور رکھا وہاں
 یہ ایک قدیم دلیلِ بزرگوں کے تذکرہ کی بیچ اشعارِ شعرا کے ہے اور اسطرح وہ نام اور توصیف اشخاصِ لائقِ ایامِ سلف کی قائم رکھتے
 ہیں اور وہ ہر ایک قدیم راہِ بکارِ شہور ملک ماروسے تھا +

۲۰

وارث ملک مارو نے پرورش پائی اور اپنی پیدائش اُسے آگہ نہ تھا تاہم یہ افواہ شہور تھی کہ ایک اولاد جسوت
 مین سے زندہ ہے اور درگا اور چند رفیق اوسکے محافظ اوسکے ہین اور یہی بس واسطے تک حلال اجوت
 کے کافی تہا جو ریاست درونارا کے اعتبار کر کے صرف نام دہنی یعنی ملک کو اپنا حرف اتفاق بیج تحفظ
 اپنے حقوق کے تہا نہ یا تصور کرتا تھا انکے فوراً بعد اسکے اندیشہ ایک دشمن کا پیدا ہوا منجملہ اس دشمن کے قوم
 انیدو تھے جو قدیم راجہ ملک مارو کے تھے اور جنہوں نے اسکو خوب اچھا موقع واسطے چوڑانے اپنے حق
 موروثی کے دیکھا اور کچھ عرصہ تک جہڈہ قوم پر ہارکا اوپر دیوار مارو کے کٹرا کیا جب قوم انیدو اسطرح اپنی
 ریاست گاہ قدیم مین جوار روئے اقوال قدیم اونکو نہایت غریزہ تھی خوشی کر رہی تھی رتن پسر امر اوسنگہ نے
 (جسکی مرگ کا ذکر جو قابل یادگار ہے ہو چکا ہے) ارادہ لینے ریاست گاہ جودہ پور کا کیا یہ ارادہ جو تیر غریب بادشاہ
 تہا بیکار ہوا اور اون اقوام نے جو وفادار جسوت اور نام اجیت کے تھے فوراً قوم انیدو کو مقام مندور سے خارج
 کر دیا اور پسر امر اوسکے ناگورتک بھگا دیا اب خود اورنگ زیب نے فوج کشی اوپر ملک مارو کے کی اور
 دارالریاستہ کو محصور کیا آخر کار ریاست گاہ مذکور اوسکے قبضے مین آئی اور اوسنے اسکو خوب تاخت اور تاراج
 کیا اور دیگر مقامات کلان مثل میرتیا اور دیدوانا اور روہت کو بھی وہی تاراج نصیب ہوا جو جو علامات نہیں
 ہنود تھے وہ سمار کیے گئے اور معبد گاہ سمار ہو کر ادنی جگہ مساجد تیار ہوئیں اور اوسکے غضب کو نسبت راجوتوں
 مارو اوسکے کوئی امر سوائے اوسکے اختیار کرنے عقائد اسلام کے فرو نکر سکا نتائج اس متعصب اور سورتدبیری تھے
 نہ صرف اوپر بادشاہ کے بلکہ اوسکی جملہ قوم پر عائد ہوئے اسطرح کہ اوسکی اطاعت سخت کا مقابلہ شروع ہوا
 اور آخر کار ترک متابعت عمل مین آئی بادشاہ نے وہ مشہور حکم جزیہ کا بخلاف قوم ہنود کے مشترک کیا اس سبب
 جملہ لوگ جو خیر خواہ ملک یا صاحب دہرم تھے متفق ایک گروہ مین ہوئے اسوقت مین اقوام راٹھور اور سیو دیا
 بخلاف ظالم کے متفق ہوئے اور رانا راج سنگہ نے وہ مشہور حال تحریر کیا جسکا ذکر سابق اس کتاب کی جلد
 اول مین ہو چکا ہے *

کوئے یعنی شاعر ہندی بیان کرتا ہے کہ سترنار آدمی کو حکم ہوا کہ زیر حکم تبرخان کے جا کر راجپوتوں کو تباہ
 لے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے واقعات کا بیان اوسی طرح کیا جائے جس طرح کوئے یعنی شاعر ہندی راجپوتانہ نے ان واقعات کا بیان
 کیا ہے اور اوسی کی زبان مین یعنی محاورہ مین بیان کیا جائے اور یہ دوسری زبان کے محاورات مین کیونکہ دوسری زبان کے محاورات
 مین بیان کرنے سے حرف بھی نہیں کہ اصل مطلب فوت ہوتا ہے بلکہ دلچسپی بھی تصنیف اصل حال کی ضائع ہو جاتی ہے اور اوسکے

کروین اور اوزنگ خود اجمیر تک گیا قوم میرتیا جمع ہو کر واسطے اوسکے مقابلہ کے مقام پوشکر تک گئی اور جنگ روہروے معبد وراہ کے شروع ہوئی اور بشمشیر میرتیا گے جو ہمیشہ میدان جنگ میں اول نکلتی تھی خوب کھیل شکست اور برید کا اوپر سر اسورون کے کھیلا اور یہاں سب میرتیا برزیا زوہم بہا دون سمت ۳۶، اقل ہوئے تیرخان نے پیش قدمی جاری رکھی باشندگان مورہ کو ہستان میں فرار ہو گئے مقام گورہ دونوں بہائی روپا اور کوہواپنی قوم کے ساتھ قیام کیا اور بمقابلہ اوسکی جنگ میں مت اپنے پچیس برادری والوں کے قتل ہوئے جس طرح ابرپانی زمین پر برستا ہے اوسط اورنگ نے اپنے وحشیوں کو اس ملک میں دخل کیا اور خود پانچ روز بمقام اجید روگ یعنی اجمیر میں قیام کر کے بمقابلہ چتوہروانہ ہوا وہ ہی اوسکے قبضے میں آ گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آسمان ٹوٹ پڑا اجیت کو رانا نے پچایا اور رانا پنی پیش فوج کو گروہ سودیا میں لگے نوت یون لوگوں کی دیکھ کر انہوں نے اپنے راجہ صغیرن کو بطور مشعلہ جو ایک طرف میں بند کیا جاے مستور کیا دہلی پت یعنی شاہ دہلی بمقام دیاری آیا جسکے راستہ میں اوسکے مقابلہ پر کوہوا اور اوگر سین اورادوہوراٹوں آئے اس مقام دیاری میں جہاں وہ قتل ہوئے تھے وہاں اب تک علامات یادگار اون جنگ آوروں کی بجانب رہت بعد داخل ہونے دروازہ کے موجود ہیں (جب اوزنگ زیب نے اورسے پور پر حملہ کیا تو عظیم کو بمقام

نواورہ میں بیان کرنے سے اصل حال میں شبہہ واقع ہوگا اور اگر دوسری زبان کے محاورے میں بیان ہوگا تو شبہہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور اوسکی زبان کے محاورے کا بیان تاریخ مارواڑ کو جو ایسے ہی حالات سے مرکب ہے قائم لے گا اور نیز خواندہ حالات کو اس امر کا اعتراک کرنا ہوگا کہ یہ واقعات طرز تاریخ نویسی میں نہیں آسکتے اور منجملہ دیگر مطالب کے اس سے غرض ایک یہ بھی ہے کہ جو تہید اس کتاب میں خواندہ کے یقین کرنے کے واسطے تحریر ہوا تھا اوسکا ثبوت حاصل ہو یعنی ریاست راجپوت کسی زمانہ میں ایسے واقعات سے خالی نہیں رہتی تھی اگر ہم اوسکو فردیسرت یا مولٹرٹ سے مقابلہ نہ کریں تو وہ حالات انیکلو لیکسن سے مقابلہ پر ہو سکتے ہیں اور بالتحقیق الشرسے غالب ہیں اور ہکڑیا دہ تروہ نسبت استعجاب کے سچ جائز رکھنے شاعر مذکور کے اپنے بیان جنگ سالیہ راجپوتانہ کے دلیں ہے اور وہ وجہ خواہش دلی ہے جو اس کتاب میں شروع سے قائم اور جاری رہی ہے یعنی درست اور صحیح خیالات عظمت ان واقعات کے قائم رکھنا اور ایک اشارہ حاکمان حال ان شجاع لوگوں کو دنیا کیا اچا وہ لائق تاریخ نویس یعنی اورم ان واقعات کی عظمت کو نسبت ہمارے ذی اختیاروں کے سمجھتا ہے خواندہ خود دیکھے گا جب وہ اذکی کتاب فریگنٹ کے صفحہ ایک سو پینٹھ کا ملاحظہ کرے گا جہاں وہ کہتا ہے کہ کوئی ریاست یا حکومت ہندوستان میں ایسی نہیں ہے جسکے ساتھ ہماری قوم کو کچھ تعلق ہو جو اپنے حال موجودہ کا باعث سلطنت اوزنگ زیب کو تصور کرتے ہوں اور جنگا صدرہ سلطنت جانشینان اوزنگ زیب پڑ

چیتور چڑھتا اور بادشاہ نے یہ سنا کہ درگاداس نے جالور پر حملہ کیا ہے اس خبر کے سماعت کرتے ہی اپنے مقام مضبوط کو چھوڑ کر واپس اجمیر میں آیا اور مکرم خان کو واسطے ملک بہاری کے بمقام جالور روانہ کیا مگر درگاداس اس عرصہ میں دین نیچے خراج فتح تحصیل کر کے روانہ ہو رہا تھا اور وہاں بھی اس نے خراج تحصیل کیا ہوا کہ اندر شکہ منجانب بادشاہ حاکم ترکوتا یعنی پھارتین کو کون کا تھا اورنگ شاہ آسمان کی پیمائش کرتا تھا یعنی اس نے غم مصمم کیا کہ ایک مذہب روئے زمین پر ہو جائے شاہزادہ اکبر واسطے شامل ہونے ساتھ تبرخان کے بھیجا گیا غارتگری اور نکالیندگی کے علاقہ میں پھیل گئی ملک ویران ہو گیا خونِ نعتیاب کے ہمراہ تھا خدا کی مرضی اس رنج و تکلیف کی تھی قوم اندو کو جو وہ پور پر قابض کیا گیا مگر مقام کہتا پور میں قوم چپاوت نے اورنگا مقابلہ کر کے اورنگو تریغ کیا ایک مرتبہ پورا اورنگا خطاب راو مور در دس کا تلف ہو گیا اور اس طرح ارادہ بادشاہ کا درباب دیہی راج برہار قوم کو فسخ ہوا تب تاریخ ۱۳ ماہ صبیحہ سمت ۱۷۳۶ء *

کوہ اراولی نے جاے پناہ راٹھور لوگوں کی دی اس کے مستحکم مقامات سے وہ باہر آئے اور کل فصل مسلمان کی قطع کر کے گلہ یعنی خروار میں جمع کی اورنگ کو آرام تھا ایک گروہ رفقاے اجیت نے جالور پر حملہ کیا دوسرے سیوانو پر تاخت لائے انکی آن ہر روز ترقی پرتھی اور اورنگ کی کبھی متحرک نہیں ہوتی تھی بادشاہ نے جنگ رانا اسواسطے ترک کی تھی کہ اسکی فوج تمام وکمال ملک مارو میں جاے مگر رانا نے جسپر غصہ اورنگ کا بوجہ اسکی پناہ دیہی اجیت ہوا تھا اپنی فوج بسر کردی اپنے فرزند بہیم کے روانہ کی اور وہ جا کر شامل فوج راٹھور بسر داری اندر بہان اور درگاداس کے بمقام گودوار ہوا شاہزادہ اکبر اور تبرخان نے اون پر فوج کشی کی اور اون میں جنگ بمقام نادول ہوئی سیسودیا فتح نصیب ہوئے جنگ بہت عرصہ تک پہلی اور اوسمیں بہت خونریزی ہوئی راجکے بہیم بسر داری مہواری کام آیا یہ ایک عمدہ مورچہ راٹھور کا تھا اندر بہان اور جیت ادواوت عمدہ کارزار کرتے ہوئے قتل ہوئے اور سوننگ درگاداس نے کاربائے متعجب اس دن بروئے کار لائے یعنی پتی چار دہم ماہ اسوج

عائد ہوا ہولنا ہنگو لازم ہے کہ ہم واقفیت وجوہ اور سیرت اون لوگوں کی سی حاصل کریں جباغث بنا ہی ہمارے مابقی حاکمان کی سلطنت مہنگا ہوئے ہوں اس غرض سے شاعر مذکور کا بیان شروع پیدائش اجیت ۱۷۳۶ء تک جب تمام مقابلہ اورنگ زیب کا اندیشہ رنج ہوا تھا اور اس نے تخت ملک مارو دوبارہ حاصل کیا تھا *

۱۷۳۶ء تاریخ میوار دعوی فتح فوج مستحکم راجپوت کا کرتی ہے اور ایک عجیب جنگ کا بیان کرتی ہے جس میں اورنگو فتح نصیب ہوئی تھی مگر یا تو ہماری نظر سے نہیں گذرا اور یا کتاب راج بلاس صحیح اسکی نہیں کرتی کہ راجکے بہیم بسر رانا راج شجاع اس فرجواں نامی ن تواریخ ہر دور ریاست میں تھا قتل ہوا۔ دیکھو جلد اول

سمت ۱۷۳۰ (موسم سرما ۱۱۸۰ھ) ✽

طریق شجاعت آمیز راجپوتوں کا اس جنگ بھیتال میں اوراؤنکی جہہ تن جانفشانی واسطے اونکے ملک اور راجہ باعث تحریک دل شاہزادہ اکبر کا ہوا اوراؤسکی علو مہمتی نے اوسکے دلیں رحم پیدا کیا کہ ناحق مصیبت اپنی کیا ضرر ہے اوراؤسکا دل مشکوک نسبت صاحب تدبیری اپنے والد کے نسبت ان شجاع رعایا کے ہوا اور بلند نظری مود رحم کی بابت مصیبت راٹھور لوگوں کے اور تکلیف دہی سپر خرد سال حیثیت کی ہوئی اوسنے اپنی رائے سے تبرخان کو مطلع کیا اور ظاہر کیا کہ ایسی جنگ غیر واجب اور ناپاک میں آئادہ پیکار ہونا اور ایسی جانفشان اور شجاع رعایا کو جیسے راٹھور میں تخت سے جدا کرنا باعث بدنامی اور بے حرمتی ہے تبرخان بھی اوسکی رائے سے متفق ہوا اور اونہوں نے پیغام صلح درگا داس کے پاس بھیجا اور خواہش دوستی ظاہر کی درگا داس نے سب سرداران کو جمع کیا اور مضمون پیغام واکیا کسی نے دفا بازی شاہزادہ پر حمل کیا اور کسی نے خود غرضی درگا داس کا خیال دلیں بلایا نتیجہ ہا زبون ایسے شک و شبہ کے رفع کرنے کو درگانے خیال کیا کہ اگر رضامندی اپنی موافق رائی اس حال کے مدیجہ سے تو وہ محول اور اندیشہ ناکی اور خوف دلی کے ہوگا لہذا اوسنے کہا کہ آؤ سب ملکر ملاقات کو چلیں اور یہ کہنے سنائے کہ کسی نے ابر کو گرفتار کیا ہے امن میں یعنی دونوں فریق میں ملاقات ہوئی اور اپنی اپنی خواہش دلی طرفین نے ظاہر کی اور صلح ہو گئی اور رخصت کے وقت اکبر نے چتر یعنی چاہتہ بادشاہی اپنے سر پر رکھا سکے اپنے نام کا جاری کیا اور گزرا اور وزن اپنے قائم کیے یہ خبر متوجش بمقام اجمیر گوش زوا اورنگ ہوئی اوسکے دل کو تروید پیدا ہوا اور آرام مفارقت کر گیا اوسنے اپنی ریش کے بال اس رنج میں نوچے جب اوسکو یہ خبر ملی کہ اکبر اور درگا متفق ہوئے ہر ایک راٹھور ملک کا اکبر کے جھنڈہ کے نیچے آیا خاندان دہلی منقسم ہو گیا اور گوبند یعنی کرشن جی نے پھر دیا ہنود کی احانت اور مدد کی ✽

تخت سے خارج کرنا ظالم کا اب لابدی متصور ہوا راجپوتوں کا سزا دہندہ یعنی سرغنہ اونکے اختیار میں تھا اور وہ تنہا رہ گیا تھا اوراؤسکو امید فتحیابی کی بھی نہ تھی مگر اوسکی چالاک کی کہی اوس سے جدا نہیں ہوئی وہ اپنے دشمن کی سیرت اور طبیعت کو خوب جانتا تھا اوراؤسکی اپنی ہکلی فوج وقت ضرورت مقابل ایک فوج کے تھی چونکہ اس معاملہ بزرگ میں اختلاف در میان تاریخ مغلیہ اور تواریخ میوارا ورمارو کے ہے ہم حرف بھرت تاریخ ماروار ورج کرتے ہیں ✽

اکبر ساتھ گروہ راجپوتوں کے روانہ بجانب اجمیر ہوا مگر جب تک اورنگ نے تیاری حملہ آور ہی کی برو سے کاروائی

شاہزادہ متوجہ عورات اور رقص و سرود کے ہوا اور کل کاروبار حوالہ تبرخان کے کر دیا ہم پابند مقسوم کے ہیں طوئف جب رقص کرتی تھیں تو یہ مضمون اونکے ساز کی آواز سے نکلتا تھا تبرخان مذکور کو اب خیالات بے ایمانی کے محظوظ خاطر ہوئے اور یہ اوسنے سنا کہ اگر وہ اکبر کو حوالہ اوسکے والد کے کر دے گا تو اوسکو انعام ملے گا یہ خیال کر کے وہ بوقت شب خفیہ اور نگریب کے پاس گیا اور وہاں سے خطوط اس مضمون کے بنام راٹھور لوگوں کے روئے کیے یعنی بن تھارے اور اکبر کے درمیان ضامن اتفاق کا تھا مگر جو بند پانی کو جدا کرتا تھا وہ شکستہ ہو گیا اور اب والد اور ولد دونوں ایک ہو گئے اور تم یہ خیال کر دو کہ جو عہود ہوئے تھے وہ فسخ ہو گئے لہذا اب تم اپنے وطن کی جانب روانہ ہو اس خط کو اپنی مہر سے مسجل کر کے ایک قاصد راٹھور لوگوں کے پاس روانہ کیا اور خود روبرو سے اورنگ زیب واسطے لینے مرہ خدمتگزاری حاضر ہوا مگر اوسکو انعام مطابق اوسکی بے ایمانی کے ملا یعنی جس وقت وہ حاضر ہوا اور چاہتا تھا کہ یہ عرض کرے اسی عرصہ میں تعمیل حکم شاہی ہوئی یعنی خود بادشاہ کے ہاتھ کے ایک صدمہ سے تبرخان مذکور واصل جنم ہوا بوقت نصف شب قاصد مذکور جو ایک درویش کا راٹھور کے مقام قیام پر پہنچا اور اوسنے خط مذکور واکو دیا جس میں درج تھا کہ والد اور ولد دونوں متفق ہو گئے اور قاصد نے زبانی یہ کہا کہ تبرخان قتل ہوا اس سے تمام فرج میں گہرا سہٹ مچی یعنی پریشانی پیدا ہوئی راٹھور لوگوں نے گھڑوں پر زین رکھ کر تہیہ سوار ہونے کا کیا اور ایک کوس کے فاصلہ پر اکبر سے جا کر فروکش ہوئے یہ حال دیکھ کر فرج اکبر میں بھی اندیشہ پیدا ہوا اور وہ اس طرح فرار ہونے لگے جس طرح برگ خشک غیشگر گبولے میں آکر منتشر ہو جاتی ہیں اس وقت بھی اکبر مشغول رقص و سرود تھا *

اس بیان سے بوجہ موجہ پیدا ہے کہ راجپوت ہرگز فکر و مامل کو کام میں نہیں لاتے بلکہ وقت کو دیکھ کر کام کرنے میں کیونکہ انہوں نے کسی کو مقام اکبر تک بھی واسطے دریافت حال صداقت یا عدم راستی اس مضمون کے نہیں بھیجا کہ وہ پر متصل بلکہ ایک ہی گروہ میں اوسکے ساتھ تھا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر بیس میل کے فاصلہ پر جا کر دم لیا یہ صحیح ہے کہ ایسے وقت نازک میں وہ نہیں جانتے تھے کہ کون قابل اعتبار ہے اور جب انکے اپنی قوم کا سرگروہ اُنکا تھا تو وہ یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس فریب میں اوسکی شرکت کس قدر ہوگی *

دوسرے روز اُنکو یہ فریب واشگاف ہوا جب شاہزادہ اُنکے آنکر ملا جب اوسکو اطلاع اپنے زہا کی روٹی کی اور بے ایمانی اور قتل تبرخان کی ہوئی تو اُسکے پاس اس قدر قدرت بھی نہ تھی ایک ہزار آدمی اپنے پاس جمع کرے لہذا وہ اس خبر کو ہمراہی فوج کو لیکر اپنے زہا کے فریب خوردہ کے پاس گیا اور اپنی اور اپنے عیال و

اطفال کی پرورش اور حفاظت کے واسطے اور نسے بنتی ہوا ایسی التجا ہرگز نہ ہو سوز و برہ سے راجپوتوں کے نہیں ہوتی ہے اس موقع کا بیان یعنی ملاقات اور گفتگو سے اکبر کا مسہ کرندان کو یعنی شاعر ہندی نے خوب مفصل اور طرح کے ساتھ کیا ہے درباب سلوک نسبت اس شاہزادہ کے جسے آکر سرن یعنی پناہ لی ہے ایک تذکرہ نگار نے جنگ آوران اور برہمنان کے پیدا ہوتی اس موقع پر شاہزادہ کو رنے بیان کیا ایک راجپوت کے خاندان اور کار کا نمایان کیا ہے اور ہر ایک رئیس اپنے رائے اور طریق اور رسم قدیم بزرگان بالتفصیل زبان پر لایا اور اس میں یہ بھی تفصیل کے ساتھ کہا گیا کہ کس قدر طاقت نہیں کی ہوتی ہے اور اس کی پرورش بضرورت ساتھ موتیوں کے کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ ان کے ثنا خوان رہیں یہ جلسہ اس امر پر ختم ہوا کہ کچھ ہو مگر تحفظ اکبر کا ضرور ہے اور مسہ جتیا جو بہائی رئیس خاندان چمپاوت کا تھا واسطے حفاظت عیال و اطفال اکبر ما مور ہوا اور مسہ درگا جو راٹھور میں نامی شجاع تھا واسطے انتظام جنگی کے نامزد ہوا جنگی تفصیل تعریفی شعر ہندی سندرجہ ذیل سے فہم ہوگی اے مانا پوت ایسا جن جیسا درگا داس ۛ باند مور دراکھو بن تہیا آکاس ۛ یعنی اے ماورا ایسا فرزند پیدا کر جیسا درگا داس تھا جسے اول بند مور در یعنی ملک مارو قیام رکھا اور پھر آسمان کا ستون بنا ۛ یہ نمونہ راجپوت جو جس قدر شجاع تھا اور سیدر دانا بھی تھا اپنے ملک کا حافظ تھا اور اس کی تدبیر سے اس کے ملک کا راجہ محفوظ رہا اور اس کے متواتر کارہائے شجاعت و ہتھوری سے اس کا اخیر تحفظ جو نہایت دقت طلب تھا وقوع میں آیا اکثر روایات دربارہ خوف و اندیشہ اور نگ زیب کے جو اس کے دل میں اس حاکم راٹھور کی طرف سے جاگزین تھا مشہور ہیں مگر ایک اور نہیں کی نہایت دلچسپ ہے یعنی ظالم مذکور نے حکم دیا تھا کہ جو دو دشمن جانی اس کے ہیں جن کے سبب اس کا آرام تلف ہوتا ہے ان کی تصاویر کھینچی جائیں یعنی سیوا جی اور درگا کی حسب الحکم ان کی تصاویر کھینچی گئیں تو سیوا جی کی تصویر کو اس طرح کھینچ کر پلنگ پر بیٹھا ہے اور درگا کی اس کی معمولی بہت پر یعنی گھوڑے پر سوار اور باٹی یعنی قسم روٹی نیزہ کی نوک پر لگا کے آلاؤ کی آگ پر سینکنا ہے اور نگ زیب کی زبان سے بادھی النظر میں یہ نکلا کہ اس کو تو یعنی سیوا جی کو میں گرفتار کر سکتا ہوں مگر یہ سگ ہماری زندگی تلخ کرنے کو پیدا ہوا ہے ۛ

مسہ درگا بسروری اپنے گروہ کے مع شاہزادہ اکبر بجانب سرحد مغربی ریاست روانہ ہوا اس غرض سے کہ بادشاہ کا تعاقب کرے اس کو کوہ با سے ریگ علاقہ لونی میں لیجائے مگر بادشاہ حریف نے اور حریف کیلی یعنی اس نے اول ارادہ کیا کہ درگا کو تدبیر خلاف راستے سے اپنی جانب کرے اور اس نیت سے اس نے آٹھ ہزار

(اور از روئے تاریخ میوار چالیس ہزار) اشرفی درگا کے پاس پہنچے درگانے یہ اشرفی سب لیکر ضروریات اکبر میں ضرور
 لیکن اس امر میں تنہا خواہی سے اکبر کے ولیمین ایک اشرفی پیدا ہوا اور اسے تھوڑی اشرفیاں اور میں سے
 ہزار بیان درگا میں تقسیم کیں اور نگ زیب نے جب دیکھا کہ یہ تدبیر بجا رہ گئی اور سننے ایک دستہ فوج اپنے مرتبہ
 کے تعاقب میں مامور کیا جب خبر اکبر کو پہونچی تو اس نے یہ خیال کر کے کہ اگر وہ اپنے والد کے ہاتھ لگا تو کوئی
 توقع رحم کی نہیں ہے متوجہ اور خواہش مند اسکا ہوا کہ اسے جسے توسع فاصلہ پر رہے مگر درگانے عہد کیا
 کہ وہ اسکی حفاظت کرے گا اگر اسکا سبب جانا ہے اور نگہبانی اجیت صفدر سن کی اپنے برادر کلان تنگ
 کے ذمہ کر کے خود بسواری ایک ہزار سپاہ چیدہ کے بجانب جنوب روانہ ہوا شاعر مہندی نے ہر ایک رعین نامی
 کا نام اور خاندان بیان کیا ہے جو ہمراہ شاہزادہ اکبر کے اس امر بیکری میں تھے اس میں خاندان چپاوت
 کثرت سے تھے مگر شاعر مذکور اور اکثر خاندان ہائے خاندانی مثل جو دا اور میر تیا اور خاندانہائے راجپوتان
 دیگر مثل جادون اور چوہان اور بھٹی اور دیورا اور بونگر اور منگو لیا کا بیان کرتا ہے *

بادشاہ نے انکا تعاقب کیا اور فوج شاہی نے محاصرہ راٹھور لوگون کا کر لیا مگر درگانے مع اپنی اکیزار
 سپاہ کے بجانب شمال پشت کر کے بجناح استعجال مقام قیام سے کوچ کیا اور اورنگ نے تا بمقام جہالور
 تعاقب کیا وہاں اسکو دریافت ہوا کہ وہ غلط راہ پر تھا اور درگانے مع شاہزادہ گجرات کو بجانب رست
 اور چین کو بجانب چپ چوڑ کر بہمت زبرد گیا ہے غصہ اسقدر غالب اس کے مذہب اور ایمان پر آیا
 کہ اس نے قرآن اڑھا کر خدا کے سر پر دے ماری یعنی یہ کلمہ کفر زبان پر لا کر قرآن پھینک دی اور اسی حالت
 غیظ میں اعظم کو حکم دیا کہ راٹھور کو فتح وین سے تباہ کر دے اور ہر ایک تدبیر خلاف اس کے عمل میں لائے
 اور اول اس کے برادر کو گرفتار کرے مگر اسے پور کو محفوظ چوڑ دے کار ہائے کند یعنی کام و بیج نے
 جو خطاب راٹھور کا تھا اس طرح تمام وقت اور محنت میوار کو رفع کیا جس طرح ہوا اکبر کو جس سے روشنی ماہ
 تاریک ہو جاتی ہے منتشر اور براگندہ کر دیتی ہے دس روز بعد روانگی اعظم کے شاہنشاہ خود روانہ ہوئے
 اور اپنی فوج قلعہ داری بمقام جودہ پور اور اجمیر رکھی درگا کا نام گویا ایک اسم تھا جس سے گروہ تلخ بھی اپنے
 مقام کو چوڑ دیتے تھے درگا ایک مار دریائی تھا اور اکبر پہاڑ اس پہاڑ سے اونہون نے سمند یعنی انگریز
 کو مٹھا یعنی حرکت دی اور اوسمیں سے چودہ رتن نکالے منجملہ ان کے ایک ہمارے مذہب کے ہاتھ
 لگائے لہجہ اور ہمارا ایمان یعنی دہنتر دانا *

بیچ و فاداری کے کون شخص شیونگہ اور کمند کھی سے فائق تیرتا ہوں نے اسی وقت اجیت سے ملنے لگی
 اختیار زمین کی اور اس وقت میں کہ جب وہ معصوم کو ہستان اربو دین تو ای تھا اور صرف ان لوگوں کو
 اور وفا و رسوگہ اگر دگانے اپنی جاے سکونت مخفی سے اطلاع دی تھی رعایا سے ٹوکٹ مارو جانتے تھے
 کہ وہ انہیں پوشیدہ ہے مگر اس سے انکو لگتی تھی کہ وہ کہاں ہے اور کسکی حراست میں ہے بعض خیال
 کہتے تھے کہ وہ جیسلمیر میں ہے اور چند لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ وہ بیکم پور میں ہے اور کوئی یہ کہتا تھا
 کہ وہ سرحدی میں مخفی ہے آٹھوں فرقوں نے بخوبی ترین وجہ انکی ایام جلسے وطنی میں پرورش کی
 انکی پاسے مردی نے زمین مورد ہر کو قائم رکھا اور راوا اور راجہ اور رانا سب متفق اونسکے کام میں ہوے
 کیونکہ ہر ایک انہیں کایسان بیچ بند خرابی کے مبتلا تباہی تمام نو ہزار دیہات مورد ہر اور دس ہزار دیہات
 میوار کے کوئی بالندہ نہ تھا غایت خان کو حکم ہوا تھا کہ دس ہزار سپاہ ہمراہ لیکر واسطے حفاظت جوہ پور
 کے رہے مگر چپاوت جو بیچ سویر مارو کے بے خوف و خطر رہتا تھا سو ننگ برادر درگاہا سے کہیم کرن
 کرفت اور مسلسل جوہا اور پنچل ہتیا اور جیت مل سو جوت اور کیسری کرنوت اور برادران جوہا لیودان او
 بیسم اور دیگر رئیسان نے اپنے اپنے رشتہ داران اور مقوم کو جمع کیا اور فوراً جب انہوں نے شاہ
 بادشاہ چارکوس کے فاصلہ پر اجمیر سے ہے انہوں نے شہر جو دابین خان مذکور کو محصور کیا مگر خان
 مذکور کی رہائی کے واسطے بیس ہزار مغل جمع ہوے ایک اور جنگ عظیم دروازہ ہاے جوہ پور پر واقع
 ہوئی جس میں جاوون کسوری جو میدان جنگ میں اول صف آرا ہوا تھا اور دیگر رئیسان صد بادشمنوں
 کو قتل کر کے مقتول ہوے۔ نہم اساوہ سمت ۱۷۳۷ء

مسمی سو ننگ نے چار طرف شمشیر اور شعلہ سے کام لیا اور اورنگ نہ پیش قدمی کر سکتا تھا اور نہ پس پا
 ہو سکتا تھا وہ مثال اوس سانپ کے تھا جسے چھو نہ دیکری ہو یعنی اگر چوڑو تیا ہے تو نابینا ہو جاتا
 ہے اور اگر حلق سے فرو لیجاتا ہے تو وہ اثر سم ہلاہل کا پیدا کرتی ہے مسمیان ہر ناتہ اور کانہ ششکر
 بجانب سو جت روانہ ہوے وہ محاصرہ کر کے مویشی نکال لے گئے جنگی رہائی کے واسطے اکثر اسور جمع
 ہوے اور ایک جنگ سخت وقوع میں آئی رئیس الور قتل ہوا مگر اونسکے مقوم اور رشتہ داران نے
 زمین کو اپنے خون سے نم کیا یہ سا کہ سو جت کا آخر سمت ۱۷۳۷ء اور شروع سمت ۱۷۳۸ء میں ہوا چشیر اور وہاں

۱۷۳۸ء مری نام اوس دہاکا ہے جسکو ہیفہ کہتے ہیں اور جسے اس تیرہ سال میں اسفد جانوں کو ہندستان میں تلف کیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دہاکشہ

مری دونوں متفقہ ہنرمین کو بار انسانیت سے سبکدوش کرتے تھے +

میسے سونگ میدان جنگ میں مثل روور کے تھا آگرہ اور دہلی اور سکے کارہائے نمایاں سے لڑا آج اور وہ اورنگ کو مثل ماہ تار یک تصور کرتا تھا بادشاہ نے ایک پیغام سونگ کے پاس بھیجا مضمون اسکا خواہش صلح کا تھا بادشاہ نے منصب شہت ہزاری واسطے اجیت کے اور جو مرتبہ اس کے براور ان کے واسطے مناسب تجویز ہو منظور کیا اور نیز واپسی اجیر اور سونگ کو حاکم وہان کا مقرر کرنا قبول کیا اس عہد نامہ پر ایک پنجہ تصدقت عہد نامہ مع شہادت خداے تعالیٰ ثبت تھا دیوان اسدخان متوسط اس عہد نامہ میں تھا اور اردی جو ہمراہ اس کے گیا تھا اس نے قسم یاد کی کہ یہ عہود قائم رہیں گے عہد نامہ طے ہوا اور بادشاہ جسکا خیال کسی اور طرف سوائے اکبر کے نہیں جاتا تھا بجانب دکن روانہ ہوا اسدخان کو اجیر میں اور سونگ کو میرتیا میں چھوڑا مگر سونگ ایک خار اورنگ زیب کے پہلو میں تھا لہذا اس نے

+ ہندوستان میں آتی ہے اسکا بیان پہلے تاریخ میوا سلطنت رانا راج سنگھ میں درج کیا ہے (دیکھو جلد اول صفحہ ۳۹۰) سمت ۱۷۱۱ء یا ۱۷۱۲ء (یعنی میں سال پیشتر اس وقت سے جگہ ہم ذکر کرتے ہیں) اور اردی بیان کرتا ہے کہ دکن میں یہ دہائیکہ شلوع میں زور شور سے مٹی اور اکثر لوگ جو زندہ ہیں انکی یاد میں بھی یہ دیا آئی تھی +

در باب صلیت اس بیماری کے کہ وہ کس قسم کی ہے اور اس کے معالجہ کے ہم اب تک اوسقدر ناواقف ہیں جسقدر ہم اول میں تھی اسکے بارہ میں صدی خیالات اور رائے ہوتی ہیں مگر کوئی قابل اطمینان نہیں ہندوستان میں دس میں سے نو حکیم اور اکثر نادامی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسی نہیں ہے جو پاس رہنے سے ہو جائے بمقام اوڑے پور رانا کا ایک ہی لڑکا تھا اور اسکو انہوں نے محل سے باہر ہی اسی خون سے نہیں لگایا تھا مگر وہ اول اس بیماری میں مبتلا ہوا اس سے بخوبی ثابت ہے کہ یہ بیماری ہوائے بد سے ہوتی ہے اور یہ لڑکا غالباً بچہ والد کی ریخت میں تھا جو سابق کی طرح بیمار رہا ہو کیونکہ وہ نہایت ہوشیار اور مضابط تھا ہم نے بھی اسکو حالت بیماری میں دیکھا تھا ہم خود اس شخص کے علاج میں جو اخیر وارث بیمار اول کا تھا مبادرت نہیں کر سکتے تھے مگر ہم نے امرجی کو کما جوشاعر مندی یعنی کوڑے بھی تھا اور بید بھی تھا کہ مشک زیادہ اذاتہ دینی یعنی بارہ چاول بہرے مرتبہ مفید ہوگی اس نے بھی کیا اور ہم نے سرد پانی دیا موقوف کرایا اور احتیاط رکھی کہ وہ پارچہ پوشیدنی پنہیک کر عرف کو فرو اور اسکی قوت جسم اور جوانی نے مقابلہ اس بیماری کے حملہ سخت کا کیا +

۱۷ اس پنجہ کی تصریح جلد اول کے صفحہ ۳۸۸ میں درج ہے اور جو عہد نامہ اس سے پیشتر رانا راج سنگھ کے ساتھ ہوا تھا اسکی شرط چارم میں کچھ وعدہ نسبت پسرخود جونت کے منعقد ہوئے تھے +

۱۸ ہم کو معلوم نہیں کہ اس اردی سے کون عہدہ ارادہ ہو جو قسم کرنے در باب قیام عہود بادشاہ کے بیجا گیا تھا +

ایک برہمن کو اپنی جانب کیا اور برہمن مذکور نے سیاہ مچ کا ہوم کیا اور سونگ کو سورج مندل میں بھیجا دوسرے روز عہد نامہ مذکور کے اور لکا کے سحر و جادو سے سونگ نے وفات پائی ششم سورج سمت ۱۷۳۸ *
اسد خان نے یہ خبر بادشاہ کو بھیجی اور جیت خوف اسکا رفع ہو گیا تو اس نے عہد نامہ سے تہ نکال لیا اور بخوشی روانہ دکن ہوا وفات سونگ سے تاریکی ملک میں طاری ہوئی بعد ازاں مکند سنگہ میر تپا پسر کلیان نے اپنا منصب ترک کر کے اپنے ملک کی خدمت گزاری اختیار کی فوراً بعد ازاں ایک جنگ سخت ساتھ فوج اسد خان کے متصل میر تپا وقوع میں آئی جس میں اجیت پسر پتیل داس جو میدان جنگ میں جھٹکنا ہوا تھامع اکثر مردمان ہر فرقہ قتل ہوا اس سے اسور لوگوں کو نہایت خوشی ہوئی مگر وفادار راجپوتوں کو رنج و الم رونما ہوا۔ کاتنگ صدی دیچ سمت ۱۷۳۸ *

شاہزادہ عظیم اسد خان کے پاس تھا اور عنایت جوہ پور میں اور انکی فوج ملک میں منتشر تھی یہ حال انکی قبور سے معلوم ہوتا ہے جو ہر جگہ موجود ہیں حاکم خداداد سمبھو کیا و تاداب سردار راٹھوروں کا ہوا اس کے ہمراہ اوڈنگ سنگہ نجشی اور تیجسبی پسر خرد درگا جسکو دود مارو سے ہادیو کہتے تھے اور فتح سنگہ اور رام سنگہ جو ابھی اکبر کو مامن دکن میں چوڑ کر آئے تھے اور دیگر اشخاص شجاع راٹھورتھی یہ لوگ تمام ملک میں مہسوط ہو گئے اور بومندل کو انہوں نے محاصرہ کر لیا اور قاسم خان حاکم کو قتل کیا *

یہ کار ہائے کشت و خون سے گو فوج شاہی ہمیشہ خائف رہتی تھی اور ہزاروں آدمی انکے قتل ہوتے تھے مگر محافظان مارو کی تعداد بھی کم ہوتی جاتی تھی اور آخر کار انکو بہ مجبوری کہہ اراولی میں پہنچا یہ یعنی ضرور ہوتی اور اس مقام سے قابو پا کر وہ ہمیشہ اپنے شکار پر دست برد کرتے تھے ایک مرتبہ وہ قلعہ جتین پر حملہ آور ہوئے اور وہاں کی فوج شکست دیکر خارج کیا یا بقول مورخ جو لطافت سے یہ بیان کرتا ہے کہ وہ بھی خود سمت ۱۷۳۹ میں فرار ہو گئے اسی اثنا میں مقام سوجت کو بھوج چپاوت نے لے لیا اور جو دہاوت نے بسر کر دی رام سنگہ دشمن کو شمال میں مصروف رکھا اور بسر کر دی اودے بہان مرزا نور علی پر مقام جری حملہ آور ہوئے یہ جنگ تین گنٹھ تک رہی اور اکبار و نہیں نعش ہائے یول یعنی اہل اسلام پشتہ پشتہ گرین جتے کہ انکے نقارہ بھی چوٹ گئے *

۱۷ مشور ہے کہ اسکی مرگ سحر سے ہوئی مگر غالب ہے کہ زہر خدائی سے ہوئی ہو *

۱۷ تانچ کو یہ یعنی شاعر ہندی میں سب کا نام مذکور ہے کیونکہ وہ لوگ کسی نام کا موقع نام آوری میں متروک کرنا گناہ تصور کرتے تھے *

بعد جنگ جتین کے جب اوہے سنگھ چپاوت اور محکم سنگھ میر تیار کے سردار تھے اونہوں نے پیش قدمی بجانب گجرات کی اور مقام کھیرالونک پہنچ گئے یہاں سید محمد حاکم گجرات نے اون پر حملہ کیا اور انکا تعاقب کر کے کوہستان رتن پور میں انکا محاصرہ کر لیا تمام شب وہ مسلح رہے صبح کے وقت شمشیر نے بارش شروع کی اور ابرار یعنی دیویوں کے طاش بہرے کرن اور کیسری مقتول ہوئے اور گوکل داس بھیٹی بھی مع حملہ اہلکاران قتل ہوئے اور رام سنگھ نے بھی ترک جان اس روز کی مگر اسورون نے باگیں اٹھائیں اور اکثر اون میں کے بھی تلف ہوئے مقام پالی پر بھی باہ بہادون سمت ۳۹ء حملہ ہوا بعد ازین نور علی کے ساتھ کیل تباہی کاھیلا گیا یعنی تین سو راٹھور بمقابلہ پانچ سو فوج شاہی کے ہوئے اور فوج شاہی نے شکست پائی اور اون کا سردار افضل خان بعد جنگ سخت مقتول ہوا *

سمت بالا وہ شجاع تھا جس نے یول یعنی اہل اسلام کو اس مقام سے خارج کیا تھا اوہی نے سعدی پر مقام سوت حملہ کیا جتین پر بھی فوج کشی ہوئی باہ بیا کہ محکم سنگھ میر تیار نے مقام شاہی میر تیار پر حملہ کیا اور سید علی کو قتل کر کے فوج شاہی کو نذر کیا *

سمت ۳۹ء ایسا سال تھا جس میں ہمیشہ جنگ وجدل رہا اور لبنا اور چوٹ جانا مقامات کا ہوتا ہے جسکے ہر موقع پر بٹنیں بیس تیں ہر جانب کے کام آتے تھے انہی اکثر دلیل اونکی حب الوطنی کی پیداہیں جسمیں خون راٹھور لبشوق تمام کرتا تھا مگر جب انکا ایک آدمی بھی ضائع ہوتا تھا اور اسکے عوض دوسرا پیدا نہیں ہوتا تھا بادشاہ اپنی فوج کی کمک سپاہ جدید سے کرتا رہتا تھا اس سال بہتیاں جسیلیر پیش آئے اور راٹھور لوگوں نے جنگ ملکی کی کوشش اور سعی میں اپنی خوفشانی کی *

سمت ۴۰ء میں عظیم اور اسد خان شامل شاہنشاہ دکن میں ہوئے اور عنایت خان کو واسطے حکومت اجیر کے چوڑا اور اسکو حکم ہوا کہ جنگ مارو اور میں سستی کو دخل نہ دے گو موسم برشکال بھی شروع ہو جائے مقام میروار میں مرج اور مامن راٹھورون کا اور اونکے خاندان اور عیال و اطفال کے واسطے موجود رہتا تھا یہاں گیارہ ہزار فوج چیدہ عنایت خان نے حملہ کوہستان میں کیا تاکہ جو دہا اور چپاوت کی فوج مجموعی پر جنہوں نے مقامات پالی اور صوجت اور کودوار پر محوض لیا تھا حملہ آور ہوں قدیم مندور پر جس میں فوج قلعہ داری بسر کردگی خواجہ صالح رہتی تھی مانڈیجا بھیٹی نے حملہ کر کے انکو خارج کیا باہ بیا کہ ایک جنگ سخت

۳۹ء یہ رام سنگھ ایک رئیس شجاع منجھریاں ہراہی دگمین سے تہا جو دگاکے ساتھ اکبر کو لیکر عبادنگاہ میں ساتھ مرہٹوں کے گیا تھا *

بمقام باگری وقوع میں آئی جس میں رام سنگہ اور ساونت سنگہ رئیسان بھیٹی مع دوصد ہمراہی بعد قتل کرنے ایک ہزار
مئل کے قتل ہوئے کرسوت اور کیاوت بسرکردگی انوپ سنگہ کمارہ لونہی کے گرد ہو کر فوج قلعہ داری اوستردہ اور
جنگانی کو قتل کیا محکم مع اپنے ہمراہیان میرتیا کے اپنی اراضی موروثی پر تاخت لایا جس سبب سے کل فوج
محمد علی حاکم اوسپر حملہ آور ہوئی اوسپر میرتیا بھی اوسکے مقابلہ پر اپنے وطن کے میدانوں میں صف آرا ہوئے
یوں یعنی اہل اسلام نے صلح کا پیغام کیا اور وقت ملاقات رئیس میرتیا کو قتل کیا اسکے قتل کی خبر نے بھی
شاہ کو دکھ میں بہت خوشی دی *

شروع سمت ۱۷۴۱ میں بھی جنگ اور خوف کم نہیں ہوا سوجان سنگہ راٹھور و نکا سردار جنوب میں تھا اور
لاکھا چپاوت اور کیسر کیاوت باعانت بھیٹی اور چوہان فوج قلعہ داری جوہ پور کو اندیشہ میں رکھتے تھے جب
سوجان قتل ہوا تو ایک کوسے یعنی شاعر مندی شکر ام کے پاس جو ایک منصب دار اور جاگیر دار شاہی تھا بھیجا
کیا اور اسکو کہا گیا تھا کہ بھائیوں کے شریک ہواؤ سنئے تعمیل اسکی کی اور سب گرد شکر ام کے جسکے منصب اور
قومیت سے ہموگائی نہیں ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا منصب جلیل ہوگا جمع ہوئے مقام سیور پنجا پر جسکا
دارالریاستہ مقام سیوانو تھا ملکہ ہوا اور مع بھلو ترا اور مع مدر کے غارت زدہ ہوا اور فوج قلعہ داری جو محصور تھی
کچھ اعانت اونکی نہیں کر سکی ایک گنٹھ قبل غروب آفتاب کے جملہ دروازہ باسے مار و مسدود ہوئے تمامی
مقامات مستحکم قبضہ اسورون میں تھے مگر میدان میں آواز اجیت کی آن یعنی حلف اتفاق کی بلند آواز
تھی اودے بہان مع اپنے جو داوت کے رو بروئے مقام بہدر جون کے موجود ہوا اور دشمن پر حملہ آور
ہو کر اوسکی اتواپ اور خراین اپنے قبضہ میں کر لیے ایک قصد جو واسطے دوبارہ لے لینے اسباب تلف شدہ
مقام جوہ پور سے ہوا اوسنے اور بھی شہرت فتح جو دا کو دی *

پردل خان کے پاس سیوانو اور ناہر خان میواتی کے قبضہ میں کناری بھی ان پر حملہ کرنے کی غرض سے چپاوت
بمقام موکلسر جمع ہوئے اونکی خواہش معاوضہ اور بھی زیادہ ہوئی جب اونوں نے شاہ نور علی دو عورات
خرد سال قوم اسانی کی نکال لے گیا ہے مسے رتنا سردار راٹھور کا تھا وہ لوگ مقام کناری میں پہنچے اور
پردل خان سے جنگ آزما ہوئے اور اوسکے مع چہ سو ہمراہی کو قتل کیا راٹھور کے بھی اس روز یعنی نہم چیتا
ایک سوجان میدان جنگ میں خواب جنگ میں سوئے جب مرزا یعنی نور علی نے اس شکست کا حال سنا
وہ فوراً بجانب تھو دا مع حوران اسانی روانہ ہوا اور انہ سورس کو جو مچکی پر بھی دیکھتا تھا یعنی منتظر تھا اور

بہقام کو چال پہنچ کر خیمہ زن ہوا مسے ستیل سنگہ سپر عیش کرن نے یہ سنا اور افیون کھائی اور گومڑا کے گرد شیوہنگ
کلان تھے مگر خنجر سپر عیش کرن سینہ شکاف او سکی ہوئی مہٹی مہٹی پارہ پارہ ہوا اب راستہ ہاے ملک میں گذر
دشوار ہوا تھا نجات یوکل یعنی اہل اسلام بڑے بڑے مقاموں پر رہ گئے ۴

شروع سمت ۱۷۴۲ء ساتھ قتل فوج شاہی مقام ساہر کے ہوا انکو اقوام سکھات اور رساوت نے جو قدیم
رعایاے مارو سے ہین قتل کیا اور گودوار سے رئیسان نے دروازہ ہاے اجمیر پر حملہ کرنا شروع کیا ایک خشک
بہقام میت واقع ہوئی اس میں راٹھور شکست کھا کر منتشر ہوئے مگر مجاوضہ اسکے سنگرام نے قرب و جوار جو وہ پو
کو آتش زدہ کیا بعد ازاں بہقام و ہونارا وار دہوا یہاں ایک مرتبہ اور سب او سکے فرقے کے جمع ہوئے اور
وہاں سے روانہ ہو کر اونہوں نے جہا لور کو جاگیر اور بہاری جب بے اعانت رہ گیا تو او سنے بھجوری آپکو
بشرائط سپر واد نکے کیا اور دہرم دوار او سکے واسطے وادھا اسطرح سمت ۱۷۴۲ء ختم ہوا ۵

باب ہشتم

درخواست اہل قوم واسطے دیکھنے راجہ کے - درجن سال کوٹہ والہ شریک راٹھور ہوتا ہے - وہ بجانب
کوہ آہور واندہ ہوتے ہین - وہاں ملاقات اجیت سے اونکی ہوئی اور اجیت کو وہاں سے بہقام رہوا
لے گئے اور سب ریاستوں میں او سکا دورہ ہوا - اندیشہ اورنگ زیب - او سنے ایک وارث فرضی
ریاست جو وہ پور قائم کیا - راٹھور اور ہراس نے متفق ہو کر شاہی لوگوں کو مار وار سے خارج کیا - بیرنجٹ
میں اونہوں نے جنگ شروع کی - حملہ بور مندل - قتل راجہ قوم ہرا - درگا داس کا واپس آنا دکھوں سے
- شکست دینی صفی خان گورنر یعنی حاکم اجمیر کو اور بادشاہ کی نظروں سے گر جانا او سکا - صفی خان کا آراڈ
گرفتار کرنا اجیت کا سچیلہ صلح - اس میں کامیاب نہونا اور بدنام اور بے حرمت ہونا - سرکشی میوار -
راٹھور کا مدد کرنا رانا کا - اورنگ زیب نے پیغام صلح بواسطہ دختر اکبر جو مار وار میں تھی دیا - اجیت پہر
بھجوری کو ہستان میں پناہ گرین ہوا - جنگ بچے پور - فتح راٹھور - اندیشہ اورنگ زیب واسطے اپنے
پوتے کے - رانا نے نارجیل اجیت کے پاس بھیجا اور وہ او دے پور کو روانہ ہوا اور او سنے وہاں جا کر
رانا کی برادر زادی یعنی بھتیجی کے ساتھ شادی کی - پیغام صلح پر تجدید پذیر ہوا اور طی بھی ہوا - واپس دنیا
شاہزادی کا - جو وہ پور کا واپس ملنا - شان و شوکت درگا داس - اجیت کا قبضہ کرنا - اجیت کا پہر

۵ جواہرک ہونے اس بے حرمتی کا بدلہ لیا غالب ہے کہ حوران اسانی جگو مزانکال لگیا تھا اسکے خاندان کے ہون ۶

اپنی دارالریاستہ سے فرار ہونا۔ بیچ و مال ہنود۔ اجیت کو فرزند پیدا ہونا اور اسکا نام ابجے سنگہ رکھنا
 اسکا زایچہ تولد۔ جنگ درونارا۔ صوبہ لاہور کا براہ مار وار گجرات جانا۔ وفات اورنگ زیب۔ اس کے
 باعث خوشی تمام ہونا۔ اجیت کا جودہ پور پر حملہ کرنا۔ اور قبضہ میں لانا۔ فوج شاہی کا قتل اور منتشر
 ہونا۔ اجیت کا پہر اپنی ریاست پر قابض ہونا۔ عظیم کا بلقب بہادر شاہ تخت نشین ہونا۔ جنگ گروہ
 ۔ تیاری بادشاہ واسطے حملہ ماروار کے۔ بمقام اجیر ہو پچنا اور وہاں سے بمقام بای بلارو جانا۔ ایک قاصد
 اجیت کے پاس بھیجا اور اسکا خیمہ شاہی میں آنا استقبال اجیت وغا باری بادشاہ۔ حملہ جودہ پور۔
 اجیت کا بہ مجبوری ہمراہ بادشاہ دکن جانا۔ نارضا مندی راجگان اور اونکا بادشاہ سے علیحدہ ہونا
 اور شامل رانا امر بمقام اودے پور ہونا۔ تین راجگان کا شریک ہونا۔ اجیت کا روبرو سے جودہ پور
 آنا اور جودہ پور کا اسکو بشرائط مقول ملنا۔ اجیت کا وعدہ کرنا کہ وہ پہر راجہ ہے سنگہ کو گدی آمیر پر
 گدی نشین کرے گا۔ جنگ ساہنہ۔ فتحیابی اجیت۔ آمیر کو بے سنگہ کے واسطے چھوڑ دینا۔ اجیت کا
 حملہ بیکانیر پر۔ ناگور کا لینا۔ بادشاہ کارا جگان کو دھمکانا۔ پہر سائل ہونا۔ بادشاہ کا اجیر جانا۔
 راجگان کا اس کے شہ یک وہاں ہونا اور اپنی اپنی ریاست کا فرمان حاصل کرنا۔ اجیت کا کوروکستیر
 تیرہ کرنا۔ خیالات نسبت جنگ سی سالہ جو راجہ لوگوں نے اپنے ملک کی آزادی کے واسطے بمقابلہ
 بادشاہ کی تھی تعریف درگا داس *

سمت ۱۷۴۳ء میں چپاوت وکیاوت واوواوت و میرتیا و جودا و کرم سوت اور جملہ فرقہ ہائے مجموعہ ملک
 مارواہے راجہ کے دیکھنے کو نہایت بتیاب ہوئے اونہوں نے کہی مکنہ کو طلب کیا اور درخواست کی کہ
 وہ صرف اسکو دیکھیں گے مگر اس معتبر نے جواب دیا کہ جسے یعنی درگا داس نے راجہ کو اس کے اعتبار پر
 رکھا ہے وہ اب تک دکن میں موجود ہے اونہوں نے کہا کہ بغیر اپنے مالک کے دیکھنے کے ہکونان و آب بدفرہ
 معلوم ہوتا ہے مکنہ مذکور اس کے معاملہ کو رد نہیں کریگا اور جو درجن سال راجہ قوم ہارا و نکلی بد کو ایک ہزار
 سوار لیکر کوٹہ سے آتا تھا وہ بجانب کوہ آہور و انہ ہوئے اور ہر فوراً خیر ماہ چیت سمت ۱۷۴۳ء اونہوں نے

اس کا اصل مطلب یہ تھا کہ وہ اپنی شادی سانہ سو جان سنگہ چپاوت کی دختر کے جو ہمیشہ مکنہ سنگہ شجاع کی تھی جس کا ذکر اکثر تاریخ میں آیا ہے
 کرے ایسے موقع پر راجہ کوٹہ حسب رواج شجاعان راجپوت اس کی امانت سے انکار نہ کریگا گو ذاتی شجاعت اور کشا و دلی درجن سال کی

محتاج کسی سبب ترغیب کی نہ تھی *

اپنے راجہ کو دیکھا مثل گل لالہ جو شعاع آفتاب سے شگفتہ ہوتا ہے اور سطح ہر ایک راٹھور کا دل اپنے معصوم راجہ کے دیکھنے سے شاداب ہوا اور انہوں نے اس کی نگاہ سے امت پیا جسطح پیا جانور یا کھنوار میں گھسا چمپا سے قطرات امت چوتھا ہے اس وقت رئیسان مفصلہ ذیل موجود تھے یعنی اورے سنگہ سنگہ رام سنگہ بچے پال - تچ سنگہ - مکند سنگہ - اور ناہر سپریری رئیسان قوم چمپاوت اور راج سنگہ - جگت سنگہ - جمیت سنگہ - سامنت سنگہ - رئیسان قوم ادواوت اور رام سنگہ - فتح سنگہ - اور کیسری رئیسان قوم کمپاوت ماسوائے انکے رئیس اور خچکا اب نام و نشان باقی نہیں ہے اور جو اصل خاندان کا تھا اور کبھی مکند اور پروہت اور پرہارا اور چین گورو یا تی گیان بچے نام بھی موجود تھے مہنگام سعیداجیت دنیا میں ظاہر ہوا ہارا راو نے اول سلام کی اور اس کے بعد تمام ماروار نے اشرفی اور مروارید اور گھوڑے پیش کیے عنایت خان نے یہ خبر بادشاہ اورنگ شاہ کو بھیجی اور یہ کہلا بھیجا کہ بغیر سردار کے تو یہ لوگ اب تک اوس سے جنگ کرتے تھے اب اونسے کیا توقع رکھی جائے اور اسد عالمک کی کمری *

یہ نصرت تمام وہ اپنے معصوم راجہ کو بمقام رہوا لے گئے وہاں کی رئیس نے بدھی موتیوں کی بنا کر راجہ کو گھوڑے پیشکش کیے یہاں ان کی دعوت ہوئی اور یہاں انہوں نے تیاری سامان ٹیکا دور کیا یہاں سے روانہ ہو کر اور راستہ میں اسے پورا اور بلارا اور برندا کو لیتے ہوئے اور وہاں کے رئیسوں سے نذرانہ وغیرہ لیتے ہوئے بمقام اسوب گئے یہاں بھی ان کی تواضع رئیس کمپاوت نے کی اس مقام سے بمقام لوویر وجو جاگیر بٹی کی تھی گئے اور وہاں سے بمقام ریا جو اصل دارالمقام میرتیا کا تھا اور ریا سے بمقام کبولتر مقام کرم سوت میں گئے ہر ایک رئیس نے اپنے معصوم مالک کی تواضع کی اور اس کے گرد جملہ فرقہ جمع ہوئے یہاں سے وہ بمقام کالو جائے سکونت پاہورا و دہاندل گئے اور یہ رئیس مع اپنے ہمراہی کے استقبال کو آگے آیا اور آخر کار وہ بمقام پوکرن پہونچا اور یہاں اس سے درگاداس بھی دکن سے آکر شامل ہوا - دہم بہا دون سمت ۱۷۴۲ء *

عنایت خان کو اندیشہ پیدا ہوا اور اس نے ایک جماعت کثیر اس فساد کے رفع کرنے کو جمع کی مگر مرگ اور سپر راخت لائی اس وفات کی خبر سنگہ بادشاہ کو رنج کمال ہوا اور اس نے ایک اور تدبیر بروئے کار لائی اور ایک شخص کو فرزند حبونت قرار دیکر خطاب محمد شاہ کا دیا اور اجیت کو کہا کہ منصب پنج ہزاری لیکر اس کی اطاعت

سلہ پاہورا و راٹھور کے اپنا نام اس موقع پر بجاوت اپنی برہمی کے تا ابدالہر قائم رکھا یہ شخص قدیم شجاعان ماروین سے تھا اور

اب تک اپنی جاگیر میں قائم ہے اس کی تصویر جلد اول میں موجود ہے *

قبول کرے یہ فترتِ مصنوعی ہی جب روانہ جوہ پور ہوا مگر کیا بعد ازاں شجاعت خان کو بجائے عنایت خان کے حکم ماروار مقرر کیا اب راٹھور اور بارہا متفق ہوئے اور انہوں نے ملک مارو کو دشمنوں سے صاف کر کے علاقہ فتح غیرین بھی اون کا مقابلہ شروع کیا فوج قلعہ داری مال بورا اور پور مندل تیغ ہوئی اس جنگ میں راجہ ہارنے بوقتِ حملہ آوری کے بصرِ گولہ توپ جان بحق تسلیم کی یہاں سے انہوں نے آٹھ ہزار مہر پور خرچہ جنگ وصول کر کے واپس ماروار کو چلے گئے اس عرصہ میں اوسکے ملک کا روپیہ ہلکاران مال اور پروہت نے وصول کیا اس طرح سمت ۴۴ء گذر گیا +

سمت ۴۵ء کے شروع میں شجاعت خان نے درخواست کی کہ وہ ماروار کو مستاجرانہ لینا اور وعدہ کیا کہ وہ چارم آمدنی سائر راٹھور کو دے گا اگر وہ کچھ مزاحمت تجاران ملک غیر سے نہیں کریں گے اس امر کو انہوں نے منظور کیا اس عرصہ میں سپہ عنایت خان جوہ پور سے دہلی کو روانہ ہوا اور بمقام رنوار پہونچا یہاں دہڑا نے اوسکو آلیا اور اوسکی بیگیاں اور دولت کو چھین لے گیا خان مذکور کچھواہوں کے پاس پناہ گیر ہوا۔ سو جا بیگ اوسکی اعانت کو اجمیر سے روانہ ہوا مگر وہ بھی اوسی درجہ کو پہونچا اور سپہی حملہ ہوا اور اوسنے شکست کھائی اور کمنداس چمپاوت نے اوسکا مال و مطاع لوٹ لیا +

سمت ۴۶ء میں صفی خان حاکم اجمیر کا تھا درگاہ نے ارادہ کیا کہ اوسپر حملہ کرے حاکم مذکور نے اوس کو کون پر آپ کو قائم کیا جو راستہ کے سرے پر تھا اور جس سے راستہ کی حفاظت ہو سکتی تھی وہاں بھی درگاہ نے اوسکو پنڈورا اور حملہ کر کے اوسکو رو بفرار لایا وہاں سے مغرور ہو کر وہ بجانب اجمیر روانہ ہوا یہ خبر شکست بادشاہ کو پہونچی اوسنے خان مذکور کو تحریر کی کہ اگر وہ درگاہ اس کو مغلوب کرے گا تو وہ اوسکا مرتبہ سب خوانین سلطنت سے زیادہ کرے گا اور اگر اوس سے یہ نہوا تو وہ ایک ہار زنا نہ اوسکے واسطے بھیج کر شجاعت خان کو حکم دے گا کہ جوہ پور سے جا کر تمہاری جگہ مامور ہو (بارہ بیچنے کی علامت حقارت اور نامردی کی ہے) صفی نے قبل اپنے کار و خدمت کے ترک کرنے کے تجویز کی کہ اجیت سے فریب کر کے اپنے عزت اور حریت قائم کرے یہ ارادہ کر کے اوسنے ایک خط نام اجیت تحریر کیا مضمون اوسکا یہ لکھا کہ اوسکے پاس سند شاہی واسطے وہی اوسکے ملک موروثی کے آگے ہے مگر چونکہ وہ نیچے صفی خان بجانب بادشاہ سند مذکور دے گا لہذا اوسکو لازم ہے کہ وہ خود آکر سند شاہی لے اس خط کے پہونچنے پر اجیت میں ہزار راٹھور ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور کمند چمپاوت کو پیشتر روانہ کیا کہ جا کر دیکھے کوئی فریب تو اس میں نہیں ہے فریب صفی کا آشکارا ہو گیا اور اوسکی کیفیت

اجیت تک اس وقت پہنچی جب وہ سہار کے دوسری طرف پہنچ گیا تھا کیفیت فریب دریافت کر کے راجہ صغرن نے کہا کہ اب جو ہم اس قدر قریب آ گئے ہیں تو بہتر ہے کہ اجید ورک کو بھی دیکھیں اور خالص صاحب سے ملاقات کریں یہ کہہ کر وہ بجانب شہر روانہ ہوئے اب صفی خان کو کوئی اور امر سوا سے فرمان برداری اجیت کے باقی نہیں رہا تھا کوئی اس نظر سے کہ خان مذکور کا تردد دیکھیں یہ کہتا تھا کہ شہر کو اوڑا دو کیونکہ حاکم مذکور لرزان و پریشان و سطلی تحفظ شہر اور امان جان اپنی کر بیٹھا تھا اور جواہرات اور گوڑی اجیت کو مشکس کرتا تھا ۴ بیچ سمت ۴۲۸، اہر فساد میوار میں پیدا ہوا راجہ امر نے اپنے والد جے سنگھ کے خلاف سرکشی کی اور اس کے شریک جملہ رئیس ہو گئے رانا بمقام گودوار فراری ہوا اور اس نے مقام گنور میں فوج جمع کی اور امر اس کے مقابلہ کے واسطے آمادہ ہوا رانا مذکور نے مدد راٹھور سے چاہی اور جملہ میرتیا و سکی اعانت کو گئے اور اجیت بھی فوراً درگا داس اور بھگوان کو مع رنل جودا اور آٹہ دستہ راٹھور کے واسطے شرکت والد یعنی رانا کے روانہ کیے مگر جو ہمدات اور سکناوت جبالا اور چوہان نے گوارا نہیں کیا کہ غیر اگر اس فساد میں دست اندازی کریں لہذا ان کو مناسب معلوم ہوا کہ والد اور ولد میں مصالحت ہو جاوے راجہ چھپام نے گدی کو حسانند ماروا کا ہوا تھا ۴ سمت ۴۲۹، بیچ پیغام صلح واسطے واپس پانے دختر شائہ راوہ اکبر کے جو درگا داس کے حوالہ تھی اور جسکی نسبت اورنگ زیب کو نہایت اندیشہ تھا بلکہ ہر روز زیادہ ہوتا جاتا تھا جس قدر عمر اجیت کی بلوغت کو پہنچتی تھی گورنر امین داس ٹکمی اس مصالحت کے درمیان میں تھا اور صفی خان نے جنگ جمل تا ایام گفتگو موقوف کر دی تھی سمت ۵۰، امین مسلمان حاکمان جودہ پور جہالورا و رسیوانو نے اپنی جملہ فوج متفق کر کے بمقابلہ اجیت آراستہ کی اور اجیت پہر بھجوری پناہ گزین کو ہستان میں ہوا مسمر رکھو والا اس کے حملہ کے مقابلہ ہوا مگر باہ ماگہ او سکوت شکست ہوئی جلدی بعد اسکے ایک اور فساد باعث قتل ایک سانڈ یعنی نگا و آزاد شدہ کے پیدا ہوا اور حاکم حاکب کو مع جملہ رفقا کے بمقام موکسر مکند داس چمپاوت نے گرفتار کیا ۴ سمت ۵۱، امین یہ حالت اہل اسلام کی ہو گئی تھی کہ اکثر اضلاع نے چوہہ اور اکثروں نے خراج دنیا منظور کیا اور بہت سے لوگوں نے جنگ ہائے متواترہ سے داماندہ اور محتاج نان شبینہ کے ہو کر نوکری راٹھور کی اختیار کی اس سال میں قاسم خان اور لشکر خان نے بمقابلہ اجیت فوج کشی کی اور اجیت بمقام بھی پور تھا پس درگانے حملہ کر کے خان مذکور کو شکست دی ہر سال کہ عمر اجیت میں زیادہ ہوتا تھا راٹھور لوگوں کی امید بھی زیادہ ہوتی جاتی تھی اور اورنگ زیب اپنے پوتے کی عمر کے ہر عہد کے بڑھنے سے نہایت ملول ہوتا

تھا اور اوسنی شجاعتی نجان چمکے جو وہ پور کو لکھا کہ جطیح ممکن ہوا تو کسی غرت کا تحفظ کرنا چاہیے اسکی ذرہوت و خیر کبر متواتر ہوتی تھی
اس سال نابجیل صبح بجواہرات اور دوزخیر فیل اور وس راس سپ جملہ ساز و سامان سے زرق برق زمانے
اجیت کے پاس بطور پیغام شادی ساتھ اپنے برادر خرد گج سنگھ کی دختر کے بھیجے یہ تحفجات منظور ہوئے اور
بماہ جیٹھہ راجہ راٹھور اودے پور گیا اور رسوم شادی وہاں ادا ہوئی اور بماہ اسارہ اوسنے دوسری
شادی دیولامین کی (یہ پرگنہ دیولا ایک چوٹی ریاست میوار کی ہے) *

سمت ۱۷۳۵ء امین پیغام صلح پہ واسطے درگاہ اس کے درمیان آئے اور سلطانی لینے دختر اکبر کا بدیر پوس
ہونا باعث حاصل کرنے قدیم مقام بزرگان واسطے جو دالے کے ہوا درگاہ کو منصب پنہاری کے دینے کا
وعدہ ہوا مگر اوسنے انکار کیا اور اس امر کو پسند کیا کہ مقامات جالور اور سورنجی اور سانچورا اور تھرا دثال
اوسکے ملک کے کیے جائیں جو سلوک اورنگ کے پوتے کے ساتھ سلوک ہوا تھا وہ ایسا باعث اور توفیر تھا
کہ اورنگ نے بھی اوسکی تعریف کی *

بماہ پوس سمت ۱۷۳۵ء اجیت نے پہر اپنے بزرگوں کے مقام کا قبضہ حاصل کیا اور بروقت پوس پنچے
جودہ پور کے اوسنے ہر ایک دروازہ شہر مذکور پر جو پانچ دروازہ تھے ایک ایک گاؤں قربان کیا اور
جب شجاعت فوت ہوا تو شاہزادہ نے راستہ لیا یہ شاہزادہ شاید شاہزادہ عظیم ہوگا جو صوبہ گجرات
اور ماروار کا مقرر ہوا تھا) *

سمت ۱۷۵۹ء امین شاہزادہ معظم نے پور جودہ پور لیا اور اجیت نے اپنا مقام قیام جالور مقرر کیا اب چند
اوسکے رئیس ملازم دشمن کے ہو گئے تھے اور بعض رانا کے جسکی امید صرف اوپر ایک لٹکا کے تھی اور ریس
آمیر خدمت ماوکا کی دکن میں کر رہا تھا دشمنی اسورون کی اب انتہا درجہ کو پہنچی تھی اور گاوکشی
مقامات متبرکہ متہرا اور پریاگ اور اوکنڈل میں ہوتی تھی جوگی اور بیراگی پریش سے پناہ مانگتے تھے
اور بدعت ہر طرف ہوتا تھا جیسی قوت ہندو کی کم ہوتی تھی دعا باسے سحری مانگی جاتی تھی کہ ان ظالموں
کی بدعت سے زمین پاک ہو (جو حال بدعت ملکی اور مذہبی کا درج ہے وہ مطابق مضمون استغاثہ رانا
راج سنگھ کے ہے جو اوسنے اورنگ زیب سے کیا تھا دیکھو جلد اول) اس سال میں بماہ ماگھ سمت ۱۷۵۹ء

لے اب مجھے یاد نہیں کہ فیصل چار سال کیونکر ہوا آبا شاعر کندی کی اصل پوتی میں ہے یا میں نے باعث واقع ہوئے کسی ملائی تحریر کے ترجمہ میں
فرزند ہشت کیا ہے مگر ظالم معلوم اس حصہ میں جنگ دکن میں مصروف تھا اور راجپوتوں کو موقع دم لینے کا نہ لگاتا *

متھن لگن مین ایک چوہان کے لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام ابھے سنگہ رکھا اس ابھے سنگہ کا نایچہ اس باب کے اخیر مین درج ہے) *

سمت ۱۷۶۱ مین یوسف کی جگہ مرشد قلی جو رہ پور مین آیا اوسنے آکر سند شاہی بابت واپسی میر تیا نام اجیت پیش کی اور مسے کونسل سنگہ میر تیا سرور اور دہاندل گوہند و اس کو حکم ہوا کہ مقام مذکور پر قبضہ کریں اس امر سے محکم سنگہ پسر اندر ناراض ہوا کہ اوسکی خدمات سے جو اوسنے صغریٰ مین کی تھیں چشم پوشی ہوئی کہ دوسرے کو واسطے لینے قبضہ میر تیا کے حکم ہوا پس اوسنے بادشاہ کو تحریر کی کہ اوسکو حاکم مارڈوار متہ کر دین تو وہ دونوں ہندو اور مسلمانوں کو راضی رکھے گا *

سمت ۱۷۶۱ مین دشمنوں کا ستارہ تزل پر ہوا مرشد قلی مغل کی جگہ جعفر خان آیا محکم کی تحریر دست برد ہوئی یعنی بادشاہ تک نہ پہونچی اور وہ شاہزادہ سے منحرف ہو کر شامل فوج شاہی ہوا اجیت بمقابلہ اوسکے روانہ ہوا اور جنگ بمقام درونا واقع ہوئی فوج شاہی کو شکست نصیب ہوئی اور سرکش رنداوت مقتول ہوا یہ واردات سمت ۱۷۶۲ مین ہوئی *

سمت ۱۷۶۳ مین ابراہیم خان صوبہ دار بادشاہی لاہور نے جو سعدی بادشاہ کا بھی تھا درمیان مارڈوار کے دراندا درہ گجرات جہان وہ بجائے عظیم کے صوبہ داری گجرات پر جاتا تھا گذر گیا برزچیت بدی ورج خوشخبری وفات بادشاہ کی پہونچی مہتی پنجم اجیت سوار ہوا اور شہر جو دایین پہونچا اور دروازوں پر قربانی کی اور اسوراوسکے مقابلہ کرنے سے اندیشہ ناک ہوئے بعض روپوش ہوئے اور بعضے مفروز مرزا باہر آیا اور اجیت اپنے بزرگوں کے محلات مین گیا مسلمانان بد نخت پر اب اون راجپوتان برشتہ جگہ راج نے جنہوں نے چھبیس برس رنج اوٹھائے تھے کچر رنج نہ کیا نا امید ہو کر اونہوں نے راہ فراری جو دولت اونہوں نے ظلم و بدعت سے جمع کی تھی وہ پھر ہزاروں کے پاس پہونچی اور اب وہ ظالم بھی مقید ہوئے اونہوں نے مقابلہ کیا اور قتل اور مفروز ہوئے بعضوں نے سرن یعنی امان مانگی اونکی جان بخشی ہوئی خود حاکم ظالمان نے خوف جان ترک کر کے مسجد کیاوت مین پناہ لی اور فتح ہند کی کامل ہوئی اور اپنی جانبی کے واسطے دشمنان مفروزین ستیا رام اور ہر گوہند کہتے تھے اور ہر روز روشن دیونہ گری کرتے تھے اور شب تار مین راہ فرار لیتے تھے مسلمانوں کے ملا سے رام رام کہواتے تھے اور مسلمانوں کی ریش قطع کرنے کے

۹۰
 واسطے حجاموں کو زبردستی تھے سواسے آواز نا امیدی اور مضروری ملچھ لوگوں کے دوسری آواز تمام ملک میں
 میں نہیں آتی تھی مقام میرتا بہ قبضہ ہوا اور محکم مخزن ناگو کو قرار ہوا مقامات سویت اور پانی لئی اور علاقہ پیر
 جیرا نے کے پاس آیا جو وہ گرہ کو جو بدکرداری ظالمان سے ناپاک ہو گیا تھا آب گنگ سے دھو کر اور پانی
 سے پاک کیا اور اجیت کو خطاب راجگی کا ملا *

بعد ازیں عالم جنوب سے اور معظم شمال سے روانہ ہوئے اور مقام آگرہ ایک جنگ سخت واسطے تخت نشینی
 کے فیما بین اونسکے وقوع میں آئی مگر عالم غالب آیا اور تخت نشین ہوا یہ عالم شاہ عالم تھا جسے ہنگام تخت نشینی
 بختاب بہادر شاہ حکمرانی کی یہ خبر فوراً بادشاہ کو پہونچی کہ اجیت نے فوج شاہی کو ملک مارو میں تباہ کر کے
 اپنے بزرگوں کی گدی چھین لی *

موسم برشکال سمت ۱۶۴۲ء کا موقوف ہوا بادشاہ کو چین اور آرام نہ تھا لہذا اوسنے ایک فوج آراستہ کر کے
 بجانب اجیر کوچ کیا اسوقت ہری داس سپرہگوان مع رئیسان امرا اور منکالتیا اور زنا حاکم ادواوت مع
 آٹھ سو سپاہ مقوم داخل قلعہ ہوئے اور اجیت سے قسم کی کہ اوسکا کچھ بھی ارادہ ہو مگر اونکی نیت یہ ہے کہ
 قلعہ کوتا بزیت قائم رکھیے فوج شاہی نے مقام باسے بہدرامین کیا اور اجیت نے تیاری حملہ کی مگر بادشاہ
 کو اوسکے رفقاء نے صلاح دی کہ وہ کوئی حکمت مصلحت آمیز کریں لہذا پیغام کیا اور پیغامبر نامہ ہرنگہ کے ساتھ
 واپس بادشاہ کے پاس آیا یہ پیغامبر بادشاہی فرمان لیکر اجیت کے پاس آئے مگر قبل ازاں اوسکے منظور
 کرنے کے اجیت نے کہا کہ وہ پہلے فوج شاہی کو دیکھ گا اور بروز یکم ماہ پہاگن اوسنے کوہ جو داسے کوچ کیا
 اور روانہ ہو کر مقام بیلیپور پہونچا یہاں اوسکے پاس پیغام بادشاہی بوساطت شجاعت خان سپرہگوان
 کے آیا اور اوسکے ہمراہ راجہ بدوریا اور رابدہ سنگہ بوندی والہ تھے مقام ملاقات پیر قرار پایا یہ شب بچ تھوڑ
 عرصہ صلح کے گزری دوسری صبح اوسنے جملہ سپاہ مارو ہمراہ لیکر پیشتر کوچ کیا اور مقام اتندپور بادشاہ ملچھ
 کی آگاہ اور حاکم ملک کے پڑی دیکھتے ہی اوسنے خطاب متع بہادر کا عطا کیا مگر شدنی یہ تھا کہ شہر جو داس کے لینے
 کی طمع بادشاہ کو مہمی لہذا اوسنے خفیہ محراب خان کو محکم دغا باز کو ہمراہ دیکر بھیجا کہ جا کر قبضہ کرے جب اجیت نے
 یہ دغا بازی سنی اوسکا دل آتش غضب سے کباب ہوا مگر اوسنے مجبوری اس آتش نہانی کو مخفی رکھا اور عالم

۱۱ راجپوتوں نے بھی اپنی داڑھی بیٹے ریش دور کی تاکہ اودن میں اور مسلمانان میں تمیز ہو *

۱۲ شگالیا کیشی گلوٹ کی ہے اور عہد بابا راول میں بفرج اپنی اہل سے جدا ہوئی تھی اسکو عرصہ قریب گیارہ صدی کا ہوا *

کے ساتھ دکن گیا اور ماتحت کام بخش کے کارگزاری کرنی قبول کی جے سنگھ امبر والہ بھی ہمراہ بادشاہ کے تھا مگر وہ بھی اسوجہ سے ناراض تھا کہ مقام امبر میں فوج شاہی قلعہ میں رکھی گئی تھی اور گدی اوسکے برادر کو چک سجے سنگھ نامے کو دی گئی تھی اب فوج مثل سمندر کے ہر جانب موج زن تھی فوراً جب بادشاہ نے عبور دریا سے نبرد کا کیا ان راجاؤں کو موقع اپنے ارادہ کے تعمیل کرنے کا دستیاب ہوا اور بغیر کسی طرح کی گفتگو کے بسرداری اپنے اپنے ہمراہیان کے انہوں نے مراجعت بجانب رجواڑہ کی اور اودے پور گئے اور وہاں رانا امر نے اوسکا استقبال خجوشی خاطر اور تحظیم و تکریم کے کیا اور انکو ہمراہ اپنے ریاست گاہ میں لیجانے کے واسطے اونکے پاس آیا جب یہ تینوں یکجا ہوئے اور چوری اوسکے سر پر پڑتی تھی تو وہ بطور تری انا یعنی تری انگار برہا و شنواور شبنو معلوم ہوتے تھے اسوقت سے تحت مسلمانان حنیض بستی میں ہونے لگا اور نیک بختی نے جلوہ گری شروع کی اودے پور سے دونوں راجہ ماڑواڑ کو روانہ ہوئے اور بمقام اہواپونچے یہاں چمپاوت سنگرام نے فریق لینے پکندا اپنے مالک کے واسطے بھپایا ۛ

سمت ۶۵۰ اکامہ ساون شروع ہوا اور توقعات اسور قطع ہوئیں محراب کو اندیشہ پیدا ہوا جب اوسنے سنا کہ اجیت اپنے وطن مولدین واپس آیا بروز شمی محلات جو داکے گرد تیس ہزار راٹھور جمع ہوئے بروز وادشی دروازہ توقیر محراب کے واسطے واہوا اور وہ شکر گزار اپنے حفظ جان کے واسطے پسر عیش کرن لینے درگاہ کا تھا جسے سفارش کی تھی کہ جو شرائط محراب پیش کرتا ہے انکو منظور کرنا چاہیے محراب کو اجازت ہوئی کہ بجز واپس جائے اور اجیت ایک مرتبہ پھر داخل دارالریاست ملک ماروہوا ۛ

جے سنگھ نے مقام کنار ہائے سور ساگر پر کیا مگر راجہ بغیر راج کے وہ نہایت منغوم تھا مگر جب موسم ہرشکال ختم ہوا فوراً اجل گواوی کچھواہائے کہا کہ اوسکو پیر امبر میں قائم کرنا چاہیے جب سب شامل ہو کر بمقام میتراپونچے آکر وہ اور وہلی میں زلزلہ پیدا ہوا اور جب وہ اجیمیر میں وارد ہوئے وہاں کے صوبہ نے سرن لینے پناہ درگاہ ولی لینے خواجہ قطب میں لی اور جو روپیہ اوس سے طلب کیا وہ اوسنے ادا کیا بعد ازاں اجیت مثل باز کے ساہنہ پرتاخت آور ہوا اور یہاں جب قدر رعایاے امبر تھی ہر طرف سے آکر اپنے مالک کے جندہ کے گرج جمع ہوئی

۱۵۔ یہ جے سنگھ مرزا راجہ جے سنگھ اور جے سنگھ جو جدا سے پیدا ہوئے وہ سوائے جے سنگھ ہے ۛ

۱۶۔ مخدخان اہل اسلام جلد اول میں تحریر کرتے ہیں کہ اسوقت میں بہادر لاہور کے راستہ میں تھا ۛ

۱۷۔ شاعر ملک مارو ایک امر عظیم کو ظلم انداز کرتا ہے وہ امر یہ ہے کہ اس جلسہ میں شادی باہم ان تینوں راجاؤں کے قرار پائی اسکا حال جلد اول میں صبح ہی ۱۲

اور سید بارہ ہزار آدمی ہمراہ لیکر خیمہ نک کے کنارہ کنارہ روانہ ہوا کہ اجل سے جا مقابل ہو کیا پوت نے حملہ شروع کیا اور جنگ سخت پیش آئی اس میں جبین مع چہ ہزار سپاہ کے میدان جنگ میں گرا اور باقی بفرار لاکر قلعہ میں پناہ گزین ہوئے اور سکائیں فوج جو قوم سے برابر رہتا اور اسکا خطاب رئیس پاندو تھا اجیت کے دست قدرت میں گرفتار ہوا اور اسکو معلوم ہوا کہ اسنے مندور کو دوبارہ حاصل کیا جب اس شکست کی خبر پہنچی تو اسور لوگوں نے مقام آمیر کو چور دیا اور کچھ فوج قلعہ ساہنر میں بطور قلعہ داری رکھی باہر مگر یعنی اگن اجیت نے جے سنگھ کو آمیر میں مقرر کیا اور تیاری فوج کشی کی اور پربیکا نیر کے کی اجیت نے امور نصفت و عدالت سپرد اپنے وفادار رگونا تھہ بھٹداری کے کی اور اسکو خطاب دیوان کا عطا کیا یہ شخص اپنے تجربہ امور ملکی اور شجاعت سپاہیانہ کے باعث اس کام کے لائق تھا ۔

باہر ہما دون سمت ۱۷۶۶ اورنگ زیب نے کام بخش کو قتل کیا اور جے سنگھ نے مصالحت بادشاہ کے ساتھ کی اجیت اب بخلاف ناگور روانہ ہوا مگر اندر سنگھ کہ سب سامان تھا اٹھا اوستہ قدم اجیت اختیار کیے اور اجیت نے مقام لادو اسکو بطور وراثت کے عطا کیا مگر اس سے وہ جو رئیس ناگور تھا خوش نہیں ہوا اور اسنے استغاثہ دہلی میں کیا بادشاہ خفا ہوا اور اسکی خفگی راجاؤں تک پہنچی جنہوں نے ہنیت اپنی دوبارہ شریک ہونے میں دیکھی اور بمقام کو لیو متصل دو دن اوہ جا کر حاضر حضور بادشاہی ہوئے بادشاہ بعد ازین فوراً وارد اجیر ہوا اس مقام سے اسنے فرماں مع پنجہ کے بھود دوستی راجاؤں کے پاس ارسال کیے اور زباہر خان چیلہ بادشاہ فرماؤں کو لے گیا یہ سب منظور ہوئے اور بروز یکم ماہ اسادہ دونوں راجہ اجیر کو روانہ ہوئے اور اجیر میں بادشاہ نے بظاہر اونکی عزت و توقیر سے ملاقات کی اور اجیت کو سند نو قلعہ مارو کی اور جے سنگھ کو سند آمیر کی عطا کی یہ دونوں بادشاہ سے رخصت مقام پوشکر کو گئے اور یہاں سے

۱۷ اگرچہ شاعر یعنی کوئے مخرج مارو اس جنگ میں سب کا زرا نسبت اپنے ملک انکے منسوب کرتا ہو مگر اس جنگ میں سب شریک تھے دیکھو جلد اول ۱۷ پاندو محمد سپر بردار راجپوتان کو کہتے ہیں ۔

۱۸ کام بخش سپر اورنگ زیب کا تھا جو ایک راجپوت رانی سے بھر ضعیفی پیدا ہوا تھا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کو اسکے ساتھ زیادہ تر انس نسبت دیگر فرزندان کے تھا جیسا مضمون خط سے جو وقت وفات اسنے لکھا تھا واضح ہوتا ہے ۔ دیکھو جلد اول ۱۸ اندر سنگھ سپر امر کا تھا جو برادر کلان جسونت کا اور والد محکم کا تھا جو صوبہ داری ماروار سے ناامید ہو کر پاس

بادشاہ کے چلا گیا تھا ۔

علحدہ ہو کر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوئے باہ سائون ممت ۱۷۶ء اجیت اپنے جودہ پور میں پہنچا اس سال
میں اور نے ایک گور رانی کے ساتھ شادی کی اور اس طرح اوس عناد کو رفع کیا جو رجن کے مقام عام خاٹ
میں امر کے قتل کرنے سے پیدا ہوا تھا بعد ازیں وہ مقام کو وکیت یعنی مقام جنگ مہا بھارت ہشتان
کرنے گیا اور سہسٹا گنڈ پروان کیا اس طرح ممت ۱۷۶ء اگدر گیا *

۱۷۶ء ایک اور دلیل اختلاف طبیعت راجپوتان ہے امر ابراہن کلان جیونت کا اول ملک مار وار سے جلائے وطن کیا گیا اور سب حقوق
موروثی اوسکے کالعدم ہوئے اور بعد ازاں دربار عام خاص میں جیسا اوپر ذکر ہوا ہے قتل ہوا اور اوسکا فرزند اندر سنگہ اور پوتا حکم ناگور
جلا وطن ہوئے یہ اوسکے پاس بذریعہ اسناد جدا گانہ تھا اور انہوں نے ہرگز اپنا استحقاق فرج اعلیٰ خاندان کو ترک نہیں کیا اور آخر کار
اپنا دعویٰ نسبت اجیت کے پیش کیا تاہم باعث را شور ہوئی کہ اوپر معافہ خرابیاں را شور کا واجب آیا یہ عجیب اختلاف ہے *

۱۷۷ء اس چشمہ میدان جنگ مہا بھارت کا ایک قصہ مشہور ہے جس سے جنگ آوران راجپوت کا وہی یقین بخوبی ظاہر ہوتا ہے یعنی شہنشاہ
بہادر شاہ کو اوسکی راجپوت رانی اوسکی والدہ نے جو خود راجپوت رانی تھی شریک کی کہ اس مقام جنگ قدیم کو ملاحظہ کرے وہ وہاں گیا
اور اپنی رانی کے ساتھ درخت کے نیچے جو چشمہ مذکور پر بسکا نام کو رہن مطالبات نام جنگ آوران زبان جنگ ہے سایہ افکن تھا بیٹھا تھا اور
چار طرف قات کا پردہ کھپا ہوا تھا کہ کسی کی نظر رانی پر نہ پڑے اس ترجمہ میں ایک گد جا نور مردہ خوار درخت مذکور پر بیٹھا ایک استخوان اوسکی
پونچ میں تھی وہ اتفاقاً چشمہ مذکور میں گر پڑی اس استخوان کے گرتے سے گد مذکور قہقہہ مار کر مہسا بادشاہ نے متعجب ہو کر اوپر نظر کی اوسکا
تعجب اور بھی زیادہ ہوا جب جانور مذکور مثل انسان کے گویا ہوا اور یہ کہنے لگا کہ یہ رانی سابق خیم میں جو گئی تھی اور جنگ عظیم جو بیان
ہوئی تھی اوس میں یہ بھی موجود تھی اور ایک بازو کسی جنگ آور کا جو جدا ہو گیا تھا اوسکو لیکر یہ اسی درخت پر آ بیٹھی بازو سے مذکور میں
ایک حلقہ طلائی تھا اوپر ترہ مور تین شیو کی بنی تھیں اسنے جب بازو سے مذکور کا گوشت کھایا تو حلقہ مذکور گر پڑا اور اسی چشمہ میں گر گیا
چونکہ ویسی ہی حرکت آج بھی ہوتی تو وہ بات مجھے یاد آئی اس باعث میں قہقہہ مار کر مہسا بیان یہ بھی سمجھتا چاہیے کہ جانور مذکور نے زبان
سلکرت میں یہ گفتگو کی اور رانی نے اوسکا ترجمہ کر کے بادشاہ کو سمجھایا فوراً فردو طلب ہوئے اور چشمہ کو صاف کرایا اور وہ حلقہ طلائی مع
نقا ویر نشان مہا بھارت برآمد ہوا اور ایسی بڑی وہ مور تین تھیں کہ بادشاہ نے فرمایا کہ وہ لائق میر فرخ کے ہیں را جگان ہندو جو وہاں
موجود تھے اور جن میں راجہ اجیت اور راجہ جے سنگہ تھے یہ شکر لزان ہوئے کہ ایسی بے فو قیری ان مور تون کی ہوگی اور ہر ایک نے ایک
ایک مور کی استعا کی مزار راجہ کو دو عنایت ہوئیں اور وہ اب تک جے پور میں موجود ہیں ایک سیلیا دیوی کے مند میں اور ایک گندھی
کے مند میں اور اجیت کو ایک مور مرحمت ہوئی وہ بھی اب تک جودہ پور میں گردناری کی مند میں موجود ہے ہمارا استاد اور دوست پانی گپا چندر نے یہ
حال تواریخ سے پڑھ کر حکو بوقت ترجمہ سنایا کہتا ہے کہ اوسنے دونوں مقاموں میں یہ مور تین بچیم خاکڑ دیکھی ہیں اور اوسکے آگے سجدہ کیا

اب ہم کچھ عرصہ تک بیان تواریخ ملقبی راکھا ایک نظر اوان امور راٹھور پر کرتے ہیں جو سمت ۱۳۷۷ء یعنی ہنگام
مرگ راجہ جسونت بہقام کابل سے بوجہ دوبارہ قائم ہونے اجیت کے یعنی اس تیس سال مذہب الحركات میں
بروسے کا رائے ہین ہکو تواریخ کسی اور قوم کی واسطے ایسے ہنگامہ مفسدہ کے بنا بر تحقیقات عادات مختلف
راٹھوران کچھ ضرور نہیں جب اونکا خود یہ قول ہے کہ کوئی رئیس اپنے بستر پر نہیں مہا جو لوگ ہندو جنگ آوران
کو خالی از حب الوطنی تصور کریں۔ یہی ایک چاہیے کہ اس تیس سال کے واقعات کا ثوب ملاحظہ کریں اور دوسرے
کسی ملک کے ایسے واقعات سے مقابلہ کر کے راجپوتوں کی حب الوطنی کا انصاف کریں یہ بیان تو کلفت
سے عاری ہے وہی ایک دلیل اسکی صداقت کی ہے اس سے حب الوطنی اور ملک حلالی سے غرضانہ متواتر
ظاہر ہوتی ہے اور یہ وقت ایسا تھا کہ ایسی حرکات کے انحراف سے مراتب اعلیٰ تر منجانب بادشاہ ظالم
عطا ہوتے تھے اور اس میں ایسی ایسی ترغیب اور تحریص منجانب بادشاہ پیش ہوئیں کہ اونکا انکار مشکل تھا
مگر جب قدر وہ ہوئیں اونسے اور زیادہ رنگت اوس نیک نیتی قوم کو حاصل ہوئی جس نے بخلانہ اوس کے
کوشش بروسے کا رائے کیا ایک دلیل قوی شجاعت راجپوتان کی دنگا واس تھا شجاعت ملک حلالی اور
دیانت داری بشمول ہوشیاری اور حزم کہ ہر ایک موقع وقت طلب پر جواو سکوا واقع ہوا تھا استحقاق اوس
تعریف اور توصیف کا رکھتے ہیں جواو سکے بعد اوسکے یادگار کو اب تک حاصل ہے جو ترغیب اور تحریص
اوسکو دی گئی تھیں اونسے خلاف وزری شکل تھی اور یہ ترغیب کچھ صرف روپیہ کی منتی جسکو اوسکے اور بھی
برادری والے انکار کرتے مگر تحریص منصب پنہزاری جس سے وہ ایک مرتبہ راجگان اور رئیسان کلان ہزاروں
کا ہمسرہ ہوتا اس سے انکار بہت مشکل تھا دنگا کو فی الحقیقت اپنے انعام کے نامزد کرنے کا اختیار تھا مگر جیسا
شاعر ہندی کہتا ہے وہ اموک یعنی اموں اور انوکھا یعنی لاثانی تھا اور نیز خواہش بدلاجو اسقدر عسدر
راجپوتوں کو ہے جادہ راستی سے اوسے نفرت نہیں کر سکتی تھی قتل قبیحہ اوسکے بہانی سونگ کا جواو سکے

اور وہ بیان کرتا ہے کہ شاید ایک بوندی یا کوڑہ میں بھی ہے اور زانانے کسی طرح دوسری بھٹی اصل کی ہے یہ موتیں خالص جواہرات کی
ہیں اور وزن میں فی مورث کئی سیر کی ہیں پس مہابھارت کے وقت وہ لوگ مثل دیوؤں کے ہونگے جو ایسے وزنی حلقہ پہنتے تھے
جنہیں ایسی وزنی تیرہ موتیں ہوں ہمارا استاد گو نہایت عقلمند ہے مگر اس یقین عام سے نفرت نہیں ہوتا اور بیان کرتا ہے کہ
زمانہ جنگ مہابھارت سے اب تک اس میں شک نہیں کہ قد آدم گھٹا جاتا ہے اور بہت کم ہو گیا ہے اور آئندہ حایرے سے قبل تک ہقدر
گھٹ جائے گا کہ اوس وقت میں صرف ہاتھ لوگ پیدا ہوا کرے گا۔

دشمنوں نے کیا تھا اور اسکی انسانیت میں کچھ فرق نہ کر سکا جب اتفاق سے اس کے دشمن جنگ میں گرفتار ہو کر اس کے اختیار میں آ گئے تھے اور اس میں بھی اسکی صاحب تدبیری مدد اسکی نیک نیتی کی ہوتی اور اس کے طریق شجاعانہ بیچ استخلاص شاہزادہ اکبر کے اور اس خرابی و بربادی سے جو اسکو نصیب ہوتی اگر وہ اپنے والد کے ہاتھ آجاتا نہایت قابل تعریف کے تھا مگر اس پر زیادہ فوقیت وہ طریق فراخ حوصلگی اور خوش سلوکی رکھتی ہے جو اس نے نسبت عیال و اطفال شاہزادہ مذکور کے مرعی رکھا تھا جو اس کے حوالہ تھے بخلاف اس کے دشمنوں کے سلوک کے جو ایسی موقع پر اسے بروئے کار آئے عصمت یوتی اور نگ زیب کی مندر درو زار میں جو جاگیر درگا کی ٹوٹی پر تھی زیادہ محفوظ تھی نسبت حرم اگرہ کے جہان نین تین دیواریں پر دے کی موجود تھیں کیا دلیل اسکی فہم اور اختیار کی اوپر اس کے برادران کے ہے کہ اس نے اول چہ سال معصومی اپنے راجہ کے اسکی جائے سکونت مخفی رکھی مگر اب اسکی تعریف کو موافق قول شاعر مندی کے ختم کرنا چاہیے یعنی اس نے حیات جاودانی جو نیک کرداری کو نصیب ہے حاصل کی ہے اسکی یادگاری باعث مسرت ہے اس کے کام سب تعریف و دعامی سے ملحوظ کیے جاتے ہیں اور اسکی تصویر نقرہ رنگ کے گھوڑے پر سوار گو عمر ضعیفی کی ہے مگر اس سے قوت پیدا ہے تصاویر راجپوتانہ میں موجود رہتی ہے اسکا حال جلد اول میں درج ہے *

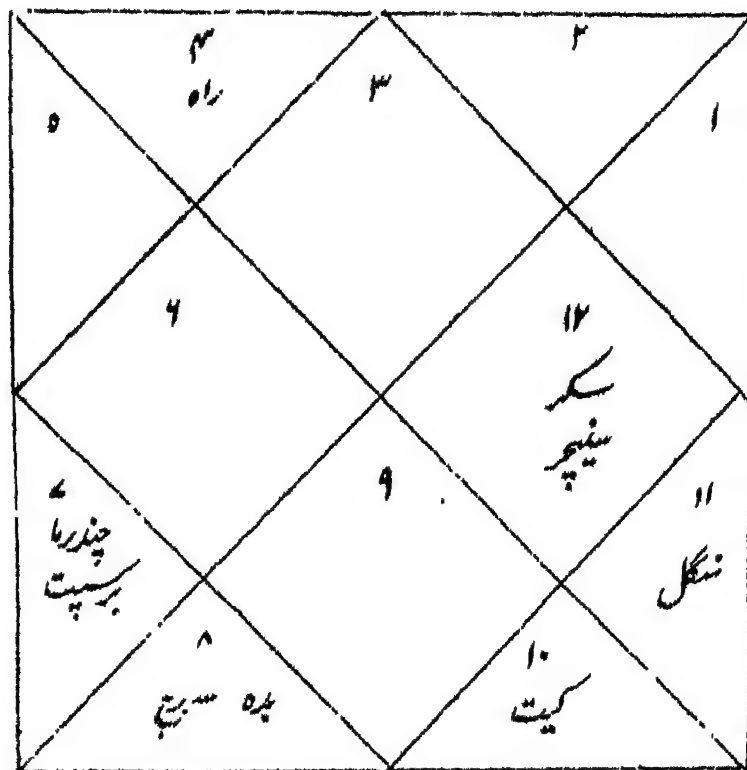
مگر کوئی خاندان یا فرقہ ایسا نہیں جس میں اس ہنگامہ کارزار طول طویل میں نام آور آدمی پیدا نہ ہوے ہوں اور جنگی ہمیشہ تعریف ہوتی ہو اور کوہے یعنی شاعر مندی ہر فرقہ کا اسباب شکاثرہ واسطے جلاوینہ صفیات اپنے ملک کی تاریخ کے مہیا رکھتا ہے مگر انکی سادہ دل اولاد ان امور کو یاد کر کے اوکی یادداشت کالیف کو باعث ظلم و زیادتی رئیس وقت آخر اولاد ورنہ راجہ کا جسکا حال سابق مرقوم ہو چکا ہے بیان کرتے ہیں (دیکھو جلد اول)

اب ہم پھر بیان تاریخ موافق تواریخ ملک شروع کرتے ہیں *

زایچہ راجہ ابھے سنگہ جسکا ذکر سابق آیا ہے

خانہ چارم و ہفتم و ہشتم و دہم و یازدہم و دوازدہم سے نصیب وارث اجیت کا ظاہر ہوتا ہے چارم میں راہ چہ ہفتم جو گھراؤلا کا ہے اس میں چند رمان اور برہنیت ہے خانہ ہشتم جو دشمن کا ہے اور میں بیوی اور پردہ دہم میں کیت نصیب کے خانہ میں شگل ہے اور شکر اور سینچر خانہ راج میں ہیں فقط مثل زایچہ ہر ایک شخص کے

زایچہ وارث ملک مارو میں بھی ستارہ ہلے سعد و خمس پڑے ہیں اگر نجم کوئی ستارہ مثل والدین نہ نما نہ نصیب
میں قائم کرتا تو اسکی ہوشیاری ظاہر ہوتی جس شخص نے کوئی سالہ اس علم پہ وقوفی میں دیکھا ہوگا وہ خیال
کرے گا کہ احکام انگریزی پنجان کے بھی مثل منور کے ہیں جسے ثبوت کر کے واسطے ہم نے یہ زایچہ لکھا
تاکہ معلوم ہو کہ تاریکی اور روشنی دونوں ہند سے ہیں *



باب نہم

اجیت نے حکم دیا کہ ناہن اور سرکشان سیوالا کو ہستان کو سر کریں - وفات بادشاہ - جنگ ہے
باہمی - اجیت کا صوبہ دار گجرات مامور ہونا - اجیت کو حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو روانہ دربار کرے - حملہ
شجاعت امیر اور رئیس ناگور کے اور انکا قتل ہونا - معاوضہ قتل - فوج شاہی ماروار پر حملہ آور
ہوتی - محاصرہ جودہ پور - شرائط - اسبے سنگہ کاروانہ دربار ہونا - اجیت کا وہلی جانا - اتفاق
ساتہ سید صاحبین شاہی - بادشاہ کو اپنی دختر پیشکش کرنا - واپس آنا جودہ پور میں - استر واد جزیرہ
اجیت کا اپنی صوبہ داری گجرات پر جانا - بندوبست ضلع - درشن دوار کا سکے کرنا - واپس آنا جودہ پور
میں - سیدوں کا اوسکو دربار میں طلب کرنا - شان سواری - اتفاق اور سازش ساتھ سیدوں کے -
شاہنشاہ کا اجیت سے ملاقات کرنا - علامات بد - حسین علی کا دکن سے واپس آنا - خوف اور
اندیشہ مندی مخالفان سیدان واجیت - اجیت کا محاصرہ محلات اپنی فوج راٹھور سے کرنا - قتل شاہنشاہ

جانشینان - محمد شاہ - اوسکا روانہ ہونا بمقابلہ آمیر - ۹۷ - رئیس آمیر کا پناہ لینا پاس اجیت کے - احمد آباد کا بطور جاگیر پانا - واپس آنا جوہ پور میں - اجیت کا راجہ آمیر کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کرنا - قتل سید اجیت کو اپنے اندیشہ سے آگئی ہونا - قبضہ کرنا اجمیر پر - قتل کرنا حاکم کا - مساری مسجد - دوبارہ قائم کرنا رسوم نہ بھی ہنود - اجیت کا خود سری ظاہر کرنا - اپنے نام سے سکہ جاری کرنا - قائم کرنا اوزان و گز وغیرہ آلات پیمائش - اور اپنی طرف سے عدالت قائم کرنا - اپنے سرداروں میں مناصب عطا کرنا - شاہنشاہ والوں کو حملہ ماروار - ابھے سنگہ کا بسر کردگی تیس ہزار راٹھوروں کے ان کے مقابلے میں جانا - فوج شاہی کا انکار بمقابلہ سے کرنا - راٹھوروں کا اضلاع شاہی کو غارت کرنا - ابھے سنگہ کا نام دھونکل مشہور ہونا یعنی غارت کنندہ - واپس آنا جوہ پور میں - جنگ ساہنر - اجیت کا چورامل جاٹ بانی بہت پور کو پناہ دینا - شاہنشاہ کا خود سرداری فوج واسطے لینے معاوضہ ساہنر کے جانا - اجمیر کا محاصرہ کرنا - اجمیر کی حفاظت - اجیت کا اجمیر وینے کا وعدہ کرنا - ابھے سنگہ کا مقام فوج شاہی میں جانا - اوسکا استقبال - اوسکا طریق غرور آمیز - قتل ہونا اجیت کا اپنے فرزند کے ہاتھ سے - بیوفائی شاعر منہدی - اس امر کے بیان میں صفحہ سفید یعنی سادہ ہونا پوتھی راج ادبک کا - خلاصہ تاریخ مذکور کا - رسوم موتا - چہ رانی اور اٹھاون کنیزوں کا ارادہ سستی ہونے کا - عاجزی اور فہمائش ناظر اور کو سے یعنی شاعر منہدی اور پروہت کی - انکی عاجزی اور فہمائش کا بے سود ہونا - اداسے رسوم - اختتام رسوم - خیالات نسبت سوانح عمری اور تاریخ اجیت *

سمت ۱۷۶۸ میں اجیت بمقابلہ ناہن اور رئیسان کو ہستان برفی کے مقابلہ میں بھیجا گیا اور اوس نے انکو مطیع کیا بعد ازاں وہ گنگا گیا اور اشنان اور دہرم کر کے بموسم بہار جوہ پور واپس آیا *

سمت ۱۷۶۹ میں شاہ عالم بہشت نصیب ہوا اور شعلہ نا انصافی کا درمیان اوس کے فرزندان کے مشتعل ہوا جس نے ان کے گھر کو سوخت کیا عظیم الشان قتل ہوا اور چتر شاہی مغرالدین کے سر پر رکھا گیا اجیت نے اپنے بھنڈاری کا میسی نامے کو روانہ حضور کیا وہ سند صوبہ داری گجرات لیکر واپس آیا باہ گنسر یعنی اگن سمت ۱۷۶۹ اوس نے ایک فوج آراستہ کی تاکہ قبضہ سترالشی یعنی سترہ ہزار شہر گجرات کا حاصل کرے اس عرصہ میں تنازعات جدید خاندان خجٹائیہ میں پیدا ہوئے سیدوں نے مغرالدین کو قتل کر کے فرخ سیر کو بادشاہ بنایا ذوالفقار خان قتل ہوا اور اوس کے ساتھ طاقت مغلیہ ختم ہوئی اور سپہ صاحب اقتدار ہوئے اجیت کے نام حکم کیا کہ اپنے فرزند

اسے سنگہ کو جو اس وقت تیرہ سال کی عمر کا تھا مع اپنی فوج کے روانہ و بار کرے مگر جب اجیت نے سنا کہ حکم دیا باز
 دیان موجود ہے اور مصدر عنایت ہے اس نے ایک گروہ سپاہ معتبرین کو بھیجا جنہوں نے اسکو دریاں شہر
 دہلی کے قتل کیا اس حرکت دلیرانہ نے سید فکو مع فوج جو وہ پورمیں لایا اجیت نے سب ہتھمول آدمیوں کو
 سوانو میں بھیج دیا اور اپنے فرزند اور عیال کو سحر سے رارہ ورجو بجانب مغرب لونی واقع ہے روانہ کیا دارالکریا
 پر حملہ ہوا اور واسطے نیک چلنی اجیت کے اسے سنگہ کو بطور اول طلب کیا اور اجیت کو بھی حکم ہوا کہ حاضر دربار
 ہوان دونوں امر میں راجہ راضی نہوا مگر بصلاح دیوان اور خصوصاً بمشورہ کیسے کرے یعنی شاعر مندی جسے
 بطور تمثیل بیان راو کنگکا کا جسر دولت خان لودی حملہ آور ہوا تھا اور جس نے اپنے سب کام سپرد اپنے فرزند
 مالدیو کے کیا تھا گیا اور وہ سب نے منظور کیا اسے سنگہ رارہ ورجو سے واپس طلب ہوا اور ہمراہ حسین علی
 باخراہ اساوہ سمت روانہ دہلی ہوا وارث ملک مارو کو منصب پنچہاری پیشگاہ بادشاہ سے عطا ہوا
 اجیت بھی بعد اپنے فرزند کے دربار میں جو دہلی میں بیچ اس وقت کے منعقد ہوتا تھا آیا بیان جب
 اس نے سہادہ اون لوگوں کی دیکھیں جنہوں نے اسکی حفاظت صنوسنی میں اپنی جان دی تھی اس کا
 غصہ مشتعل ہوا اور اس نے نیت معاوضہ لینے کی جملہ خاندان تیموریہ سے درست کی چار امور مختلف مفصل
 باعث نارضا مندی اہل تھے یعنی

اول۔ نوروزہ (دیکھو جلد اول)

دوم۔ جزیہ شادی اونکی دختران کے ساتھ بادشاہ کی

سوم۔ گاوکشی

چارم۔ جزیہ (جسکا ذکر جلد اول میں ہوا ہے)

بیان ہم اس حال کو موقوف کر کے وہ بیان کرتے ہیں جو شاعر مندی نے فرو گذاشت کیا ہے اور
 جو شرط نہایت سخت اجیت سے بروقت حملہ سیدان بیان آئی تھی یعنی وہ اپنی دختر فرخ سیر کو دے
 اسکے نتیجہ ہائے سیاست ملک داری کا بیان شروع جلد ہذا میں ہو چکا ہے اور جلد اول میں بھی مذکور ہیں
 اس جزیہ شادی نے اور بھی اجیت کی خواہش معاوضہ کو ترقی دی اور وہ سیدون کے مشورہ میں اسے

لے وہ لوگ اصل طلب کو فرو گذاشت کرتے ہیں یعنی طلب دختر واسطے ازدواج بادشاہ اس امر میں اجیت نے تامل کیا تھا

اور اسکے ثبوت میں تمثیل دی گئی تھی *

گرم جوشی کے ساتھ شریک ہوا جس طرح اوسکا والد ہوا تھا اور اس شریک مشورہ ہوئے کے باعث اوسکی خواہش ہمارے عظیم مفصلہ ذیل سوائے اور مراتب کم قدر کے منظور ہوئیں یعنی جو محلہ ہمارے راجپوتانہ شہر میں واقع ہیں اور ان میں گھنٹہ پوجا کا بجا کرے اور انکی عبادت گاہان کی توقیر قائم رہے اور سب سے بڑی آخر خواہش یہ تھی کہ اوسکا ملک موروثی بڑھا دیا جائے اب ہم ہر حال تواریخ شروع کرتے ہیں *

بہاہ جیٹھ سمت ۱۷۷۱ء جب جملہ خواہش ہمارے دلی اوسکی منظور ہوئیں جب وہاں سے رخصت ہوا اور سند جدید صوبہ داری گجرات لیکر جوہ پور میں واپس آیا بوساطت کامیسی اوسکے وزیر کے خیرہ موقوف ہوا قوم منوہ شکر گرا مور یعنی تاج مور دہر کے ہیں جو بہاہ راجگان تباہی زدہ کو دیتا تھا *

سمت ۱۷۷۲ء میں اجیت نے تیاری اپنے ملک کے دیکھنے کی کری اور اپنے سنگہ اپنے والد کے ہمراہ روانہ ہوا اول وہ بمقام جہا لور گیا اور وہاں موسم برشکال بسر ہوا وہاں سے روانہ ہو کر اوسنے حملہ اوپر میوا سوسکے کیا اول نیچھہ پر جسکو اوسنے قبضہ کیا اور دیورا لوگون نے اوسے خراج دیا فیروز خان اوس کی ملاقات کے واسطے پالمن پور سے آیا رانا تھراو نے ایک لاکھ روپیہ دیا مقام کمہی کا محاصرہ کیا اور اوس سے بھی روپیہ لیا اور کہیم کرن رئیس کوئی کو مغلوب کیا مقام ٹپن سے سکنا چپاوت اور بچے بنداری جو سال گذشتہ واسطے انتظام ضلع کے بھیجا گیا تھا اوسکی ملاقات اور استقبال کے واسطے پیشتر آئے *

سمت ۱۷۷۳ء میں اجیت نے جیالا ہلواد کو فتح کیا اور خام بوانگر کو بھی مغلوب کیا جس نے تین لاکھ روپیہ بطور خراج ادا کیا اور پچیس تحفہ راس اپ نذر کیے اسطرح ضلع کا بندوبست کر کے وہ دوارکا کے درشن کو گیا اور گوتمی میں نہایا وہاں سے واپس جوہ پور میں آیا اور یہاں آکر سنگہ نے پرنال گور حاصل کیا مگر وہ اجیت کے مقابلہ میں قائم نہیں رہا *

۱۷۷۴ء میں اوسوا دن قلعہ جات اور گڑھی کو کہتے ہیں جو اقوام اذیک مثل کولے لینا اور میر اور نیر راجپوت بطور اپنے مامن کے کوہستان میں بنائے تھے اور اس موقع پر شاعر مہندی کے مراد میوا سوسے وہ قلعہ جات کو ہی ہیں جو دیورا لوگ ساکنین مروہی اور آبوسے بنائے تھے اور جو اب تک خاندان اجیت کو تنگ اور دق کرتے ہیں اور ازادی اس قوم چوہان کی قائم رکھتے ہیں *

۱۷۷۵ء یہ سب ضلع اوکا میں جسکو اوک منڈل بھی کہتے ہیں واقع ہیں اور جہاں بدھیل اور سوخت مقیم ہوئے تھے جب سیوا جی قنچ سے آیا تھا یہ نہایت مفید ہوتا اگر شاعر مہندی ازراہ حریفی کچھ بیان نتیجہ کا کرتا جو اس ملاقات سے مستخرج ہوئے تھے اور جنگ واسطے بے شبہ کتب تواریخ اور سوانح راجگان پر حوالہ کیا جاتا *

اب سمت ۱۷۷۷ء شروع ہوا سیدان اور اونکے مخالف جنگ ہاے باہمی میں مصروف تھے حسین علی دین
میں تھا اور عبداللہ کا دل باوشاہ سے بد ہو گیا تھا کاغذ پر کاغذ طلبی اجیت کا آتا تھا اونسنے کوچ واسطے
دہلی کے براہ ناگورا اور میرتا اور پوشکرا اور مروت اور سانہر کیا اور وہان کی فوج ہاے قلعہ داری تھو مستحکم کیا
اور قوت دی اور مقام ماروت سے اونسنے ابھے سنگہ کو جوہ پور بھیجا کہ جا کر تحفظ اوسکا کرے سید دہلی سکا
واسطے ملاقات دہنی یعنی راجہ ماروار کے روانہ ہو کر علی وروی خان کی سہراے میں آیا جہان راجہ قیام پذیر
تھا اور وہان سید اور اجیت نے صلح کی کہ جے سنگہ اور مغلیہ کا مقابلہ کریں اسوقت باوشاہ مثل اوس
سانپ کے تھا جو کسی طرف تنگ میں بند ہوا اور اونہوں نے یہ مشورہ کیا کہ اول ذوالفقار خان دشمن
اصلی سے فراغت حاصل کرنی چاہیے *

جب بادشاہ نے سنا کہ اجیت دہلی پہنچ گیا اوسنے ہری راو بہیم کوٹہ والہ کو اور خان دوران خان کو اوسکے پاس بھیجا کہ اوسکو حاضر حضور کریں۔ اجیت نے تعمیل حکم کی اور سواے اوسکے اپنے راٹھور لوگوں کے اوسکے ہمراہ راویشن سنگہ جیسلمیر والہ اور پدم سنگہ دراول والہ فتح سنگہ جو ایک رئیس مہوار کا تھا اور اور ہنگہ راٹھور رئیس سیتامٹو اور چند راوت اور گوپال رام پورہ والہ ماورے اودے سنگہ کندہلا والہ بسکت سنگہ منوہر پور والہ اور کشن بکلی پور والہ اور اکثر اور رئیس تہی ملاقات ہوتی باغ میں ہوئی بادشاہ نے منصب نہت نہاری کا اجیت کو عطا فرمایا اور ایک کروڑ دام اوسکی جمع میں انزا دیے اور علامات ماہی مراتب اور زنجیر فلکان اور راس اسپان اور قبضہ شمشیر اور خنجر اور سپرچ الماس کار اور برہما اور دولہری مالائے مروارید اور سپر افزودگی حضور سے رخصت ہو کر اجیت عبداللہ خان کے پاس گیا سید مذکور نے پیش قدمی کر کے اوسکا استقبال کیا اور اوسکا اور اوسکے ہمراہیان کا استقبال بہت شان کے ساتھ ہوا دونوں نے باہم پہرا قرار کیا کہ دونوں باہم زندہ یا قتل ہونگے اونسکے اتفاق نے مغلوں کو ناامید کیا اور وہ مقامات خفیہ مثل جباری وغیرہ کے قابو میں رہے کہ اجیت کو قتل کریں +

بروز دوم ماہ یوس سودی سمت ۷۷۷۷ بادشاہ خود اجیت سے ملاقات کرنے تشریف لے گئے اجیت نے
اس نمرست سے ظاہر بخوبی ہوتا ہے کس قدرت کو راٹھوراب پہونچے تھے مگر یہ سب گروہ کلان اوس کے ہمراہ باعتبار اوس کی
صوبہ داری گجرات کے تھے راقم ان سب رئیسوں سے اوس قدر واقف ہے جس قدر وہ اپنے قلم سے ہے جو اوس کے ہاتھ

لاکھ روپیہ کے توڑدن کا چہرہ نہ بنا کر اوپر بادشاہ کو بٹایا اور ہاتھی اور گھوڑے اور دیگر اقمشہ و اسباب قیمتی بطور نذر پیشکش کیا *

بماہ پہاگن اجیت اور سید بادشاہ کے مجرے کو گئے اور بعد مشورہ باہمی حسین علی کو اپنے ارادے سے مطلع کیا اور لکھا کہ جلدی دکن سے آکر ان کے شامل ہواب زمین و آسمان سے علامات بدین ظاہر ہونے لگیں تمام دیس سرخ اور آتشناک معلوم ہوتا تھا شغال بوقت بولنے لگے اور سنگ بھونکنے آواز رعد بغیر ظہور ابر پیدا ہوئی دربار جو نہایت سنگھنے معلوم ہوتا تھا اب مغموم اور ست معلوم ہونے لگا اور ان سب علامات بد سے پیدا تھا کہ کچھ انقلاب دہلی میں وقوع میں آئے گا بیچ عرصہ میں روز کے حسین علی دہلی میں پہونچا اور اسکا چہرہ خوفناک معلوم ہوتا تھا اور نقارہ یعنی دھونس جو قریب محلات یعنی قلعہ کے بجاتا تھا آواز تزل تزل ترقی کی دیتا تھا اس کے ہمراہ ہزار ہا سوار تھے دہلی اس کے سواران کی گرد میں مخفی ہو گئی تھی اس نے بجانب شمال شہر مقام کیا اور اجیت اور اس کے برادر سے ملاقات کی بادشاہ نے کہ لرزان اور ترسان تھا سگھنے و ترہات بھیجے اور جو مغل رئیس تھے وہ اپنے اپنے مکانون میں علیحدہ اس معاملہ سے رہے بلکہ اس طرح تھے جیسے بٹیر باز یا شکرے کو دیکھ کر گیارہ مین پوشیدہ ہو جاتا ہے یہ حال مغلوں کا تھا جب حسین علی دہلی میں وارد ہوا رئیس امیر اس طرح تھا جیسے مشعل بے روغن ہوتی ہے *

بروز دوم خمیہ اجیت میں بربد و ریاسے جن سب جمع ہوئے کہ مشورہ کر کے جو تجویز قرار پائی ہے اس کا سربراہ کیا جائے اجیت اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے راہور ہمراہ لیکر قلعہ کی جانب روانہ ہوا اور ہر مقام پر آوٹے اپنے سپاہی تعینات کیے اسکا چہرہ اور سوقت ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے شعلہ مشتعل ہوا آدھ پرلے یعنی قیامت کا ہو جب آفتاب روشن ہوتا ہے تو تاریکی رفع ہو جاتی ہے اور جب روغن ختم ہو جاتا ہے تو چراغ گل ہو جاتا ہے پس یہی حال بادشاہوں کا ہوتا ہے جب ایمان اور انصاف جو بجائے روغن خداوند کے چراغ قوت کے ہوتے ہیں معدوم ہو جاتا ہے جس صدمہ سے چتر دہلی شکست ہوا اسکی آواز کل ملک میں پہونچی خزانہ ہے شاہی غارت گری میں آئے کوئی مغلوں میں سے واسطے رہائی بادشاہ فرخ سیر کے نظر نہیں آیا اور جیسنگھ اس تباہی سے فرار ہو کر محفوظ رہا اور بجائے فرخ سیر کے دوسرا بادشاہ تخت نشین کیا گیا مگر چار مہینے کے عرصہ میں یہ بادشاہ جدید بیمار ہو کر راہی ملک عدم ہوا بعد ازاں دولہ یعنی رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا مگر مغلیہ دہلی نے بنگو شاہ کو آگرے میں تخت نشین کیا اور حسین علی

مقابلہ اونکے روانہ ہوا اور اجیت اور عبداللہ دیوان بادشاہ کے پاس رہے *
 سمت ۷۷۶ء میں اجیت اور سید بھی دہلی سے روانہ ہوئے مگر مغلیہ نے بنکو شاہ کو حوالہ کر دیا اور وہ سلیم گڑھ
 میں مقید ہوا اس وقت بادشاہ نے وفات پائی اور اجیت اور سیدوں نے محمد شاہ کو تخت نشین کیا اس
 عرصہ غزل و نصب بادشاہان میں جو اجیت نے کیا اکثر شہر غارت اور اکثر آباد ہوئے اور برباد و وفات
 فرج سیرجے سنگہ کی امید بھی منقطع ہوئی اور سیدوں نے ارادہ اوکی مراد ہی کا کیا اور رئیس آمیر مثل اس
 پانی کے تھا جو کسی طرف نہیں لیجاتے ہیں بادشاہ اٹناے راہ آمیر درگاہ سیکری میں پہونچا اور یہاں دیوان
 اجیت کی پناہ میں آئے اور کہا اگر وہ اونکو سیدوں سے نہیں بچا ہے تو کورم یعنی خاندان جاتا رہتا ہے
 اور اجیت نے اس طرح بے سنگہ کو اپنی پناہ میں رکھ کر محفوظ رکھا جس طرح سری کرشن نے ماہبہارت میں اربن
 کو بچایا تھا اور اس نے رئیس چمپاوت اور اپنے وزیر کو اس کے پاس بھیجا کہ جا کر اسکا رفع اندیشہ کریں اور
 وہ جا کر رئیس آمیر کو اپنے ہمراہ لائے اور اسکو یقین ہوا کہ وہ اس پر لے لینے قیامت سے محفوظ رہا اجیت
 نے ایک بادشاہ کو تخت نشین کیا اور دوسرے کو تباہی اور بربادی سے محفوظ رکھا بادشاہ نے اسکو
 احمد آباد جاگیر میں دیا اور اجازت دی کہ اپنے مکان کو جاسے وہ بے سنگہ آمیر والہ اور بودہ سنگہ بڑی بوندی
 کو ہمراہ لیکر روانہ جودہ پور ہوا اور اٹنا راہ میں اس نے شادی ساتھ دختر شجاعت رئیس منوہر پور کے کی اور
 بہ ماہ اشون یعنی کنوار بمقام جودا گڑھ وارو ہوا رئیس آمیر نے اپنا قیام سورساگر پکھا اور ہری راو بجانب شمال
 شہر خمیزن ہوا *

موسم ہرما گز گیا اور موسم بہار نزدیک آیا طامس قطرات آب خوشگوار سے جو میوہ انہ سے مثل عرق تقاطر
 کرتے تھے مست تھے اور گلس انگینی گرد و گلہائے شگفتہ کے ہجوم لائی تھیں برگہائے نومووار ہوتے تھے اور
 سر و شربت آمود گرم آوازہ تھے اور دل دیوتا اور آدمیوں کا مینے ہر ایک ذکر و انات کا خوشی سے بالیدگی
 میں تھا ایسے وقت خوش اور منہگام دلکش میں رئیس آمیر کو پوشاک زعفرانی سے آراستہ کیا کہ وہ سورج کاری
 لے اس کا مفصل اور صحیح بیان کیا گیا ہے اور اسقدر مفصل ہے جس قدر بیان مورخان اہل اسلام نے اس امر قبیحہ کا کیا ہے ہم نے
 ہی اس کا حال جلد اول میں مع ترجمہ خط راجہ آمیر جو اس روز ستم میں تحریر ہوا بتا دیا ہے اسکا دوبارہ بیان کرنا بظہر عظمت
 اس امر کا وزیر غرض اظہار لیاقت شاعر ہندی لازم اور واجب آیا *

۱۰ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قائم المزاج تھا یعنی دونوں پہلو بچاتا تھا اور اس میں موراراجہ یعنی راجہ آمیر ہمیشہ مشہور تھا *

۱۰۳
 دختر اجیت کے ساتھ شادی کرے اس معاملہ میں اوسنے مشورہ بموجب رسم قدیم کے چمپاوت کو اور آو پر دیا
 یعنی وزیر اعظم کے اور کمپاوت کے اور ہندواری دیوان کے اور گورو کے ساتھ کیا اگر ہم ایسے آرایش اور جلسہ کا
 بیان قرار واقعی کریں تو یہ کتاب بہت ضخیم ہو جائے گی لہذا ہم اسکو مختصر کرتے ہیں *

موسم برشکال سمت ۱۷۷۷ء کا شروع ہوا اور بے شک اور بوہ سنگہ اجیت کے پاس تھے جب ایک قاصد یہ خبر
 لایا کہ مغلوں نے سیدون کو قتل کیا اور وہ اب واسطے اجیت کے درمیں ہیں اجیت نے یہ سکرٹ مشیر برہنہ تہ
 میں لیکر قسم یاد کی کہ وہ خود جا کر اجیر پر قبضہ کرے گا یہ کہہ کر اوسنے رئیس امیر کو رخصت کیا اور بارہ روزہ میں مقام
 میرتا وارد ہوا اور بروز روشن تارا گڑھ یعنی قلعہ اجیر پر اپنا قبضہ کر لیا اور وہاں کے حاکم کو جو بادشاہ کی طرف
 سے تہا قتل کیا ایک مرتبہ پہر معاہدین میں آواز گھنٹہ بلند آوازہ ہوتی اور بانگ مساجد میں خاموش جان
 قرآن پڑھی جاتی تھی وہاں اب پوران ہونے لگے اور بجائے مساجد کے مندر قائم ہوئے بجائے قاضی کے
 برہمن جانشین ہوئے اور اگن کونڈ ہوم کرنے کے واسطے اوس مقام پر تیار ہوئے جان گاؤں کشتی ہوتی تھی
 اوسنے جا کر چشمہ نمک ساربا بندر اور دیدوانا پر قبضہ کیا اور روزنامہ میں ہمیشہ تحریر ایک نفع جدید کی ہوتی
 تھی اجیت اپنے تخت پر بیٹھا اور چتر نرگی اور برتری اپنے سر پر رکھا اپنے نام کا سکہ جاری کیا اور اپنے گز
 اور سیر قائم کیے اپنی عدالت مقرر کی اور اپنے رئیسوں کے واسطے نئے خطاب تجویز کیے اور پالکی اور
 چوہدار اور نوبت اور نشان اور ہر ایک علامت حکومت شاہانہ قائم کی اجیر میں اجل مثل اسپتی دہلی
 کے تہا یہ خبر روئے زمین میں شہر مونی بلکہ مکہ اور ایران تک پہونچی کہ اجیت نے اپنے دہرم کو ترقی
 دی اور رسوم مذہب اسلام ملک مارو میں ممنوع ہوئیں *

سمت ۱۷۷۸ء میں بادشاہ نے قرار دیا کہ اجیر کو دوبارہ لینا چاہیے اور اوسنے حکم مظفر خان کو دیا
 اور خان مذکور موسم برشکال میں بجانب مارواڑ روانہ ہوا اجیت نے اس جنگ کی سربراہی اپنے فرزند
 ابھے سنگہ کے سپرد کیا جو طبیعت بے وغرہ اور وسواس رکھتا تھا اوسکے ہمراہ آٹھ رئیس کلان اوتیس نہا
 سوار کیے بجانب رہت چمپاوت اور بجانب چپ کمپاوت قائم کیے گئے اور درمیان میں کرم سوت

لے اب تک دربار شاہی کی تتبع جودہ پور میں ہے جو بیان حالات بعد قبضہ اجیر درج ہوا ہے وہ کتاب سوچ پرگاش سے نقل ہے اور
 یہ ہی بیان کلیتہً ترجمہ راج ادیک اکبات سے نہیں ہوا نام اجل بیاعث وزن بیت شاعر منہدی نے بجائے نام اجیت کے درج کیا ہے
 اسپتی یعنی مالک ساپان خطاب نسبت شاہنشاہ دہلی کے ہے اور یہ درج دوم حکومت کا ہوا اور درج اول گجپتی یعنی مالک فیلان ہے *

اور میرتیا اور جودا اور ایندوا اور لی اور سونگرا اور دیورا اور کینچی اور دھونڈل اور کوکا وٹ قائم کیے گئے بمقام
 آمیر اشورا ورنج شاہی مقابل ہوئی مگر مظفر نوبہ جیتی اختیار کی اور بغیر جنگ و جدل کے شہر میں پناہ گیر ہوا
 ابھے سنگہ کو غصہ اس اظہار بزدلی پر اور بھی آیا اور اسنے ارادہ کیا کہ بادشاہ کو سزا دی کرے اسنے
 شاہجہان پور پر حملہ کیا نارنول کو لے لیا اور نسل بندی بنا اور دیواری سے لی اس کے مواضع جلا دیے اور
 علی وردی کی سرسے تک اپنا خوف پیدا کیا وہلی اور اگرہ خوف سے زلزلہ میں آئے اور اسور لوگ ابھے سنگہ
 کی کارزار دیکھ کر رہنہ پا فرار ہوئے اور اسکو دھونڈل یعنی برباد کنندہ کہتے تھے بعد ازیں وہ براہ ساہنہ اور
 لودھیانہ کے واپس آیا اور یہاں شادی ساتھ دختر رئیس نارو کا کے کی (یہ نارو کا ایک فرقہ کلان آمیر میں سے
 ہے اور اولکا حال آئندہ تحریر ہوگا) ✽

سمت ۱۷۹۹ء میں ابھے سنگہ ساہنہ میں مقیم رہا اسنے مقام ساہنہ کو مستحکم کیا اور یہاں اسکا والد اجیت
 مقام اجیر سے اسکی ملاقات کے واسطے آیا یہ ملاقات ایسی تھی جیسی کشمپ اور سورج کی ہوئی تھی کیونکہ
 اسنے مظفر کی کھان توڑ کر منہ دون کو خوش کیا تھا بادشاہ نے اپنے چیلہ ناہر خان کو واسطے عذر خواہی کے
 پاس اجیت کے بھیجا مگر اسکی زبان سخت تھی لہذا میدان ساہنہ نے ناہر خان اور اس کے چار ہزار ہمراہ
 کو گداخت کر دیا پس چرامن جاٹ نے جو بانی بہت پور کا تھا پناہ اجیت کے پاس لی ان تنازعات سے
 تنگ ہو کر محمدا شاہ نے ناخوش ہو کر یہ دل میں قرار دیا کہ ترک تخت و تاج کرے اور روانہ کرے ہو گیا یہ قرار
 دیا کہ قبل ناہر خان کا معاوضہ لے لہذا اسنے ایک فوج کثیر جمع کی اسنے سپاہ بائیس سائے تھے
 صوبہ سلطنت کی جمع کئے اور انکی سرداری میں جے سنگہ رئیس آمیر اور حیدر قلی اور رات خان بنگش
 وغیرہ مامور کیے بمادہ ساون (ماہ جولائی) تا اگرہ پر حملہ ہوا ابھے سنگہ باہر آیا اور اندر کی حفاظت امر سنگہ
 کے مجول کی چار جہینے تک مقام مذکور قائم رہا بعد ازاں بوساطت راجہ آمیر یعنی جے سنگہ اجیت سنگہ نے
 شرائط منظور کیں جو از روئے قرآن عائد بادشاہ نے اس کے ساتھ کی تھیں مطابق اسکے اجیر کے واپس

۱۔ یہ دو فرقہ آخر الذکر نہایت قدیم جاگیر داران جنگل سے ہیں دھونڈل اولاد اور کنگو اور کوکا وٹ اولاد کوکا چوہان سے
 ہیں جنہوں نے سچ اول حملہ مسلمانان کے تلج کی حفاظت کی تھی اور کوکا اور اسکا گھوڑا جو دیا ناسے اب تک رحبتان میں یادگارانہ
 موقع کے پاس ہی ایک کیت گھوڑا کا ٹہا دار کا تھا اسکا بھی نام جو دیا تھا نہایت خوبصورت اور ایک پرکاٹہ آتش تھا جب اوپر
 سواری ہوتی تھی وہ پوتی قدم نہیں چلتا تھا صرف مثل ہرن کے ٹھیکہ پر جاتا تھا ✽

وینے کا اونے وعدہ کیا ابے سنگہ ہمراہ جے سنگہ مقام فوج میں گیا کیونکہ یہ عہد ہوا تھا کہ باطنی فرخاں ہمدانی اپنے وہ حاضر حضور ہو راجہ امیر اوسکا خاصن ہوا مگر ابے سنگہ نے ہر اس نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہ میری خاصن ہے *

وارث ماروار کا استقبال بادشاہ نے نہایت عزت اور توقیر کے ساتھ کیا مگر چونکہ اوسکے مزاج میں وہ غمزدہ اور تکبر و وحید تھا جو مشہور سیرت اوسکے خاندان کی ہے (خصوصاً راٹھور اور چوہان کی جیسے وہ پیدا ہوا تھا) اوسکے استقبال میں وہی صورت پیدا تھی جو اوسکے بزرگ امرا و کے استقبال میں مقام اگرہ ظہور میں آتی تھی چونکہ اوسکو معلوم تھا کہ اوسکے والد کا رتبہ اول بجانب دست رہت بادشاہ کے ہے اور وہ اوسکا قائم مقام ہے لہذا اوسکا بھی وہی رتبہ چاہیے پس وہ بلا لحاظ تکلفات دربار جو اس وقت میں نہایت تکلف کے ساتھ بہ نسبت کل دربار دنیا کے تھا وہ قدم بڑھاتا ہوا اور سب ذوی رتبہ سرداران سے گذر کر قریب تخت کے پہونچا بلکہ اوسکے ایک زینہ پر قدم رکھا یہاں اوسکو ایک رئیس نے جو ہوکا تو اونے ہاتھ خنجر پڑا اور اگر خرم بادشاہ کام نہ کرتا جسے اپنی روباں اوسکی گردن میں لڑی دیوان مذکور جسے اوسے روکا تھا غرق خون ہوتا *

اب ہم تواریخ نویسی موقوف کرتے ہیں اور سچ بیان قتل اجیت جو گناہ کبیرہ مندرجہ تاریخ راجستان تھا ہم وہ طریق بیان کرتے ہیں جو شاعر مورخین اوان کے ایسے امور کے تحریر کرنے میں اختیار کرتے ہیں اجیت کے خلاف مرضی تھا کہ اوسکا فرزند دربار میں جائے گویا کہ اوسکو پیش بینی سے وہ حال دریافت ہو گیا تھا جو وہاں ہونا تھا اور جسکا بیان حسب موقع ابھی بیان ہوا ہے (دیکھو جلد اول) وہ مورخین جنگی تحریر سے یہ تالیف کی گئی ہے اپنی خوش خلقی سے نہیں چاہتے تھے کہ ایسی بدنامی کی تحریر انکی کتاب میں مندرج ہو کیونکہ انکی کتاب حسب خواہش اور بعد ملاحظہ جانشین اجیت جسے قتل والد کیا تھا ترتیب ہوئی تھی کتاب سوچ پرکاس میں صرف یہ درج ہے کہ اسوقت اجیت سورگ لوک کو گئے مگر یہ نہیں بتاتے کہ کسے اوسکو سورگ میں بھیجا اور کتاب راج روپک کا مصنف اسقدر دلاور تھا کہ اپنے راجہ کے قتل کا اقبال کرتا مگر بنظر راست بیانی یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اسکی تحریر فرود گزشت کرے لہذا اوسنے اس موقع پر ایک صفحہ سا وہ اپنی تحریر میں چھوڑ دیا اور یہ اتفاقہ تھا کیونکہ یہ موقع درمیان اوس خال کے تھا جس میں ذکر استقبال ابے سنگہ کا دربار میں اور واردات جو بعد مرگ اوسکے والد کے

واقعہ میں آئی وجہ تھا مگر ہم اوسکو زبانی ایک شخص کے منہ سے کہتے ہیں کیونکہ اوس سے ظہور تاسع کا ہوتا ہے جو بعد
مگر ایک راجپوت رئیس کے واقعہ میں آتے ہیں *

اسیہ سنگھ نے اجیت ثانی کو ایشیت کی ملاقات کے واسطے لیکھے اوسکے والد نے سنا اور خوشی کی مگر یہ دنیا ہے
اور پس و پیش سب پر دست بردور کر کے گئی کونسا راجہ اور کون بادشاہ راستہ فتنہ سے بچ سکتا ہے ہمارا
ایام سفر اس میں اول ہی سے محدود ہو چکا ہے وہ افراد نہیں ہو سکتا جو حکم دست پیدا کنندہ نے جاری کیا ہے
وہ ہر ایک کی پیشانی میں وقت و لاوت تحریر ہو چکا ہے اوس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی ہونا جو ہے وہ ہوگا
یہ حکم گونہ جی کا تھا کہ اجیت اوتارا اندر حیات جاودانی پائے اور اپنی شہرت دنیا میں باقی رکھے اجیت جو اس قدر
عرصہ دراز تک ایک خار پہلو سے دشمن میں تھا پر لوک گو گیا اوسنے و ہرم ہنود کو شہر آیا اور مسلمانان کو دیا سے
ندامت میں غرق کیا اور روس میں رئیس ملک مارونے راستہ بیکٹھ لوک کا لیا بعد ازاں بدانتظامی شہر میں
واقع ہوئی ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ کی صورت دیکھ کر خوف کہتا تھا جب وہ یہ کہتا تھا کہ ہمارا آفتاب غروب
ہو گیا مگر جب وقت جہم راج کا آتا ہے تو کون اوسکو مال سکتا ہے کیا پانچون پانڈو ہالیا میں لوپ نہیں ہوئی
ہر چند سہی حکم عام سے محفوظ نہیں رہا اور نہ دیوتا اور آدمی اور کثیر اپنے کرم اسکو مال سکتے ہیں اور نہ بکرم اور
کرن سچ سکا سب روبرو جہم کے جاتے ہیں پس کسطح اجیت اس سے بچ سکتا *

بروز اساتذہ بدی تیرس سمت ۱۰۰ تیرہ سو جنگ آوران آٹھ عمارت لگا کر مارواخیر روز اپنے ملک کے آگے
چلتے تھے اونہوں نے اوسکی لاش کو ایک ہمان میں رکھا اور چٹاپا پہنے گئے جو خوب صندل اور دیگر خوشبو
سے بنی تھی اور اس میں پیہ اور روغن اور کا فور ڈالا ہوا تھا جو یہ ایک موقع ماتہ کا ہے کسطح شاعر مہدی
اس مطلب کو طول دے سکتا ہے ناظر را ولا یعنی محلات میں گیا اور جب اوسنے یہ کہا کہ را وسدا ڈے
یعنی سد ہارے رانی چوہان مع سولہ سہیلیوں کے نکلی اور اوسنے یہ کہا یہ روز خوشی کا ہے ہماری قوم کا
نام روشن ہوگا ہماری عمر باتفاق گذری ہے اب کیونکہ میں اوسکو چھوڑ سکتی ہوں *

عالی خاندان کی رانی ہتھیالی سا کہا جسل دختر سر جنگ تھی اوسنے سری کرشن کو جو چکر دہاری ہے یاد کیا اور
کہا میں پنجوشی اپنے ملک کے ساتھ جاتی ہوں اور میرا ست منظور کرنا تیرے اختیار ہے اسطرح رانی مرکابی
دراہل والی جو قدیم دارالریاستہ بہائی کی ہے اور رانی نو ارحیل نسب جو اولاد قدیم راجگان دہلی سے تھی اور

۱۰۰ رانی کے ساتھ اجیت کی شادی صنونی میں ہوئی تھی اور یہی والدہ اوس فرزند کی تھی جسے اجیت اپنے والد کو قتل کیا تھا *

چادر رانی جو خاندان انہلوارہ میں سے تھی اور رانی شیخا واٹی نے غم اپنے مالک کے ساتھ جانے کا کیا تو نام ہری کا یا کیا ان چہ رانیوں کے ستی ہونے میں کچھ اندیشہ نہ تھا کیونکہ وہ منکوحہ رانی راجہ کی تھیں مگر اٹھاون رانیان اور جو صرف محبت سے رانی ہوئی تھیں انہوں نے بھی ارادہ اگن میں جلنے کا کیا اور کہا کہ پھر ایسا موقع ستیا نہوگا اگر ہم اب زندہ رہیں بلکہ بیماری وغیرہ اگر چھو ہماری محل میں ہلاک کر گئی پس پھر کس واسطے صحبت اپنے لہک کی ترک کریں جب بہر حال بھوکو جسم کے ہاتھ میں جانا ہوگا جسکا ایک لقمہ انسان ہے اب بھوکو کھوگ چوڑنا چاہیے بغیر اپنے مالک کے ہماری زندگانی بھی موت کے برابر یہ کلمہ رانی بیتانی کہتی تھی اور تلمبی کی مالا اپنے گلے میں پاندھتی تھی اور اوسنے لنگا کی ریگ کا تلک اپنے ماتھے پر لگایا جب اسطرح سب نے کیا تو ماہو ناظر نے اسطرح اوسنے گفتگو کی یہ منہسی نہیں ہے یہ لکڑی صندل کی جسپر تم روغن لگاتی ہو سروسے مگر جب یہ آگ میں پڑے گی تو اوسوقت تمہارا دل تحمل ہوگا جب یہ تمہارے جسم کو جلائے گی اوسوقت شاید تمہارا دل حوٹ جائے پھر اگر تم ارادہ تبدیل کرنیکی خواہش کرو گی تو باعث بدنامی تمہارے مالک کا ہوگا اسکو خوب سمجھو اور اپنی جگہ قائم رہو تم نے بطور اندرانی کے بسر کی ہے اور عطر و گلاب میں رہی ہو ہو اے بہشت نے بھی کبھی تمہارے جسم کو مس نہیں کیا شعلہ آتش کا تو کیا ذکر ہے مگر انہوں نے اسکی سب تقریر کا یہ جواب دیا جان کو ہم چوڑوین گے مگر اپنے مالک کو ترک نہیں کرنیگی یہ کہہ کر انہوں نے دان کیا اور پوشاک لطیف سے آراستہ ہو کر اپنے مالک کے آگے آخر مرتبہ اوسکے ہان میں سرنگوں کیا عمائد اور کوئے یعنی شاعر منہدی اور پروہت خاندان نے ایک بعد دوسرے کے انکو فہائیش کی رانی کلان تیرانی چوہانی کو انہوں نے کہا کہ اپنے فرزند ان کی انہی اور تخت کی محبت رکھیں اور غریب اور محتاج اور برہمنان کو کھانا دین اور عمر پوجا پاٹ میں بسر کریں رانی نے جواب دیا کہ کونتی رانی پانڈو نے اپنے مالک کا ساتھ نہیں دیا اور اپنے پانچ پسران یعنی پانچ پانڈوان کی ترقی دیکھی مگر اوسکی امیدیں کیا برآئیں یہ زندگی صرف ایک سانس ہے یہ مکان عمر عالم کا ہے پس بھوکو اپنے مالک کے ساتھ خانہ آتش میں جانے دو اور وہاں اس دنیا کو ختم کر دے دو

راجہ سینا شروع ہوا اور بان اجیت کا لیکر چلے سب نے نام ہری کا لیا خیرات میں زر و سیم مثل بارش باران
 سہ ہری کرشن نام شفیق اور مہادی نہروہم کاسہ جنازہ کے ساتھ اوسکا نام صرف لیتے جلتے ہیں (دیکھو جلد اول) ڈاکٹر وکس صاحب نے جڑ تھیر
 لگیتا کا کیا ہے اوسکا خلاصہ ذیل میں درج ہوتا ہے اس سے اوپری قوت اور قدرت ظاہر ہوگی۔ سہری کرشن کہتے ہیں بھوکو کا مرجع ہون میں

برسنے لگا اور چہرہ رانیوں کا مثل آفتاب تابندہ ہوا شوگر لوک سے امباغیے دیکھا دیسی دیکھنے کو آئی اور
 بالعوض اس قربان جان کے اوسنے وعدہ دیا کہ ہر خون میں وہ اجیت کے ساتھ رہیگی جب وہاں خانہ
 چٹا سے نکلا اور آسمان کو سعوو ہوا جو لوگ وہاں جمع تھے وہ چلائے کمان کمان یعنی شاباش شاباش
 چٹا مثل کوہ آتشی شعلہ ورتھی رانی ہاے وفادار نے اپنے جسم شعلہ سے دھو کر پاک کیے جسطح روحانی مان سڑو
 میں آکر غسل کرتے ہیں رانیوں نے اپنے جسم اپنے مالکوں پر قربان کیے اور اپنے خاندان کا نام روشن کیا
 دیوتاؤں نے آسمان سے کہا وہن وہن اجیت جسے دہرم قائم کیا اور سورون کو مغلوب ساوتری۔
 گوری۔ سرسوتی۔ گنگا۔ اور گومتی۔ سب جمع ہو کر ان رانیوں کی عزت افزائی کو آئین تینتالیس سال
 اور تین ماہ بائیس روز اجیت کی عمر تھی بعد ازاں وہ امرپور یعنی مقام جاودانی میں بود و باش کرنے گیا *
 اسطرح ایک نہایت مشہور راجہ کی زندگی ختم ہوئی جس نے گدی ملک مارو کو رونی بخشی تھی اوسکی زندگی
 میں واقعات اس کثرت سے ہوئے جیسے اس قدر عرصہ میں ہو سکتے تھے یہ راجہ کابل کی برفستان میں
 پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی والدین جاتے رہے ایک نعم والم سے اور دوسرا خود کشی سے اور ظلم و ستم بادشاہ
 سے باعث شجاعت اپنے رئیسوں کے محفوظ رہ کر کوہ آباو اور مقامات قلب اراولی میں اوس روز تک
 مخفی رہا جب تک ایام اندیشہ بسر ہوئے بعد ازاں اون میں سے نمودار ہوا گو ہنوز صغر میں تھا اور اپنے
 شجاع فرقہ کے لوگوں کی سرداری میں اپنے موروثی ملک کی لینے کا جذبہ رہتی اوس ہی چھن گیا تھا ارادہ کیا کسی
 تواریخ انسان میں کہیں ایسی صورت و فاداری روشن نہیں ہوئی جیسی خاندان راٹھور نے سچ خدمت گزاری
 اپنے راجہ کے پیدا کی تھی اور اوس وقت تک یہ نوبت رہی جب تک بدو پیدائش سے اوسنے اپنی اور
 اپنے ملک کی آزادی حاصل کی یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے روشنی شان و شوکت کی چہرہ تاریک جاگیر داری
 پر والی جھکا نتیجہ قبیحہ اور نہ حسنہ پیدا ہوتا تھا اور راجپوت واصل جنہیں قرابت غنی یعنی خاندانی زیادہ تر
 ملحوظ بہ نسبت باہمی رشتہ داری کے رہتی ہے ایک صورت و پذیر خاندان وسیع کی پیدا کرتے ہیں کس قدر
 اثر دلیر پیدا ہوتا ہے جب خیال کیا جائے کہ یہ شجاع آدمی ہر روز خون فشانی اوس راجہ کے واسطے

آسائش و نیکو فال ہوں میں پیدا کر نیوالا ہوں میں گواد اور شاہ ہوں میں آرام گاہ ہوں اور جاو پناہ ہوں اور میں مترغیے درست ہوں میں پیدا
 اور نابود ہوں یہاں چلے فرار اور سب کی جان میں مرگ اور عمر جاودانی ہوں میں وہ وقت ہوں جو کہیں کم نہیں ہوتا میں محافظ ہوں اور
 چاروں طرف دیکھتا ہوں میں وہ مرگ ہوں جو سب پر قابض ہے اور میں حیات بخش اوزکا ہوں جو قریب المرگ میں *

کرتے تھے جسکو اونہوں نے سات برس کی عمر تک اٹکھون سے بھی نہیں دیکھا تھا اور جو یہ کہتے تھے کہ بغیر دیکھے راجہ کے ہکو خور و نوش میں مزہ معلوم نہیں ہوتا اور کس خوش اسلوبی سے شاعر سندھی اونکا اونکی خوشی کا اظہار کرتا ہے جب وہ بیان کرتا ہے کہ جس طرح گل آفتاب کے دیکھنے سے شگفتہ ہوتا ہے اویسی طرح ہر ایک راٹھور کا دل اپنے معصوم راجہ کے دیکھنے سے شگفتہ اور شاداب ہوا اور اونہوں نے اوسکی نگاہ سے قطرات آب حیات پیے جس طرح پیپا جانور ماہ اسوج یعنی کنوار میں قطرات امرت گل چپا سے چوستا ہے *

جس کثرت سے ہر ایک فرقہ نے اس عرصہ چوبیس سال میں خوفشانی کی ہے وہ کچھ ایک تواریخ سے معلوم ہو سکتی ہے مگر زیادہ تراون تعمیرات سے دریافت ہو سکتی ہے جو کل ملک میں پیداہین اور جو یادگار اولن جانتا زون کی ہین جو اس جنگ مذہبی میں کام آئے ہین اگر اور بھی شہادت اسکی درکار ہو تو اونکے ہر لگان اور مخالفین کی تواریخ سے پیدا ہو سکتے ہی اور جو گیت شاعران کے ہر ایک راجپوت کے زبان زد ہین وہ بھی اولن کے بزرگان کی کارزار کے یادگار کو بخیر یاد دلاتے ہین *

اجیت ایک تصویر قوت دل و جسم کا تھا شجاعت اوسکی موروثی تھی اور اوسنے اپنی خصلت موروثی بھر یا زوہ سالگی ظاہر کی تھی جب اوسنے اپنے دشمن سے اپنی دارالریاستہ میں ملاقات کی تھی اور جو اوس موقع پر اوسنے ظاہر داری کام میں لائی تھی وہ ایک راجپوت ہے خوب سمجھ سکتا ہے درمیان اکثر دارا کے جو بکثرت ہر سال واقع ہوتی تھیں بہت سی اون میں سے ایسی تھیں کہ اون میں کل قوت یعنی فوج راٹھور لوگوں کی اونکا راجہ مصروف کرتا تھا منجملہ انکے ایک جنگ سا بنہر تھی جو سمت ۱۷۵۰ء میں اوسنے بمقابلہ سیدان بروہے کار لائی تھی اور جسکے نتیجہ میں اتفاق بغرض ہوا تھا اور باقی عمر اوسکی بیچ نا اتفاقی دربار کے گذری اس میں وہ سر رہا جاتا اگر اوسکی طینت میں اوسقدر فریب اور دغا بھی ہوتی جس قدر شجاعت تھی اور اسوقت سے تا بزرگ اجیت جو بادشاہ فرخ سیر سے محمد شاہ تک تخت تیموریہ پر جلوہ گر ہوا اوسکے ہر ایک فریب اور دغا میں خیال اجیت کی ظاہر ہوتا تھا اوسکو ناپسندی موروثی نسبت نام مسلمان کے تھی اور اوسکو کچھ تامل درباب اختیار کرنے اون امور کے تھا جو باعث پرگندگی بیچ خاندا اوسکے دشمنان کے ہوتے جب ہم وجوہ میں بابت اس ناپسندی کے دیکھتے ہین تو ہکو لازم نہیں کہ ہم نکتہ چینی یا عیب گیری اوسکی کریں کہ اوسنے سازش سیدوں کے ساتھ اوس حالت میں بخلاف

فرخ سیر کے کی جب وہ مصیبت میں گرفتار رہا اور جسکی نسبت اوسکو و ذوالفضل ناما بعداری اور رشتہ داری کے تھے +

ایک داغ یا وگا راجیت میں البتہ لگا ہے اگرچہ وہ تواریخ میں درج نہیں ہے اور جو اوسکے حالات میں کئی وجہ سے فرو گذاشت ہو گیا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ وہ فعل مقتضائے قومیت اور وقت کے ہوا تھا اور وہ واضح اوس انتظام بہت کا ہے جسکے باعث یہ سب ریاستیں متفق تھیں یعنی وہ شجاع و رگا داس محافظ اسکی معصومی کا نصیحت گرا و سکی صغرنی کا اور رہنما و سکی جوانی کا اس مثل کو صادق کرتا ہے یعنی راجاؤں پر اعتبار نہ کرو وہ شخص جسے اکثر اپنی خود غرضی سے چشم پوشی کر کے وہ دولت اور ثروت نامنطور کی جسکے بسبب وہ اپنی حالت ناما بعداری سے گذر کر خود مثل راجہ کے بناتا اوس زمین سے جلاے وطن کیا گیا جسکو اوسکی دیانت داری اور دانائی اور شجاعت نے بچا یا تھا مگر کس وجہ سے اور کس وقت اجیت نے یہ بار بڑنا می اپنے سر پر رکھا معلوم نہیں ہوتا الا یہ امر اتفاقہ ظاہر ہوا کہ راقم ایک جلد اخبار کی تلاش راجہ کے کو انڈین کرتا تھا جو اخبارات مقام فوج بہادر شاہ سے آئے تھے اوس میں سے ایک میں یہ لکھا تھا کہ و رگا داس مع اپنے خانگی مہراہیوں کے برکنارہ چشمہ تولا واقع او دے پور مقیم تھا اور رانا اوسکو پانچ سو روپیہ روز بابت خرچ دعوت کے دیتا تھا اور جب بہادر شاہ نے رانا سے اوسکو طلب کیا اوسنے صریحاً انکار حوالہ کر دینے سے کیا جب مہنے یہ خیال کیا کہ اجیت نے مجبوری یہ فعل کیا ہوگا جسکا ذکر تاریخ میں نہیں ہے تو مہنے ایک یاتی سے جو اس ریاست کے امور سے بخوبی واقف تھا بیان کیا اوسکو بھی جو یہ معاملہ معلوم تھا اور شاعر مہندی نے بھی اوسکو فرو گذاشت نہیں کیا تھا اوسنے فوراً یہ دوپتی زبان پر لائے جو اوسوقت کے گئے تھے +

و رگا داس دیس سے خارجیا۔ گولا کنکانے۔ یعنی و رگا داس جلاے وطن ہوا اور کنکانے ایک غلام کو دی گئی۔ کنکانے ایک مقام اوپر کنارہ شمالی لونی کے واقع ہے اور اصل شہر خاندان کرنوت کا ہے جسکا رئیس و رگا تھا اب یہ شہر خالصہ ہے مگر عرصہ قلیل سے خالصہ ہوا ہے یا و رگا کے عہد سے ہو معلوم نہیں کرنوتی اب تک اپنے مردے وہاں کنکانے میں لیجاتے ہیں اور وہاں انکی چتریان یعنی تمیرات بنام مروگان بہت ہیں مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ و رگا داس کی بھی چتری بنظر اظہار نامشکوری راجگان ہاں موجود ہے یا نہیں جو تصویر اجیت کی نہ کام خزان کی اجیت کی ایک اولاد نے ہکو دی تھی وہ جلد اول میں واسطے

ملاحظہ ناظرین کے موجود ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ طریق جاگیر داری کا نتیجہ حسانات عظمیٰ اور جرائم قبیحہ کا ہوتا ہے دیکھو وفا داری مدت العمر درگاہ پر عرض گوئی غرض گویاں سے۔ اوندہ مارنا مشکوری کے دندان سمیت سے محفوظ رکھ سکے مگر جب خیال کو اس جرم سے جسکے بیان سے صفحہ تواریخ بھی سادہ رکھا گیا ہے عبرت ہوتی ہے تو وہ جب دوسرے جرم پر گزر کرتا ہے جو فی الحقیقت خلاف قواعد قدرت ہے تو ہماری ناپسندی اسبے کی نسبت تو کم نہیں ہوتی مگر مجرم درگاہ اس کی نسبت ہمارا رحم کم ہو جاتا ہے ۛ

باب دہم

پسر کے ہاتھ سے مرنا اجیت کا باعث خرابی ماروار۔ قتل والد ابے سنگہ کا راج تلک ہونا دست خاص بادشاہ ہے۔ اوسکا دربار سے واپس جودہ پور میں آنا۔ اوسکا استقبال۔ اوسکی خیرات نسبت شاعرانہ مندی اور برہمنان۔ شاعران ماروار۔ مسے کرن ناظم تواریخ نویس ماروار۔ ضروریات کا خیال کرنا واسطے بنانے ماروی کے ابے سنگہ کا فتح کرنا ناگورکا۔ اور اپنے بہائی نخت کو بطور جاگیر اولاد راج۔ جاگیر داران کا زیر کرنا۔ دربار میں حاضر ہونیکا حکم آنا۔ اپنی ریاست میں وورا کرنا۔ چچک کلنچ۔ دربار میں پہونچنا۔ سرکشی صوبہ دار گجرات اور راجہ جنگلی دکن۔ اسوقت کے دربار کا بیان۔ بیڑہ واسطے خدمت گزاری کے بمقابلہ سرکشان مذکور پیش ہونا۔ سب رئیسوں کا اوسکے اوٹھانے سے انکار کرنا۔ راجہ راٹھور کا اوٹھا لینا۔ اوسکا اجیر پہونچنا اور اجیر کو استحکام دینا۔ بمقام کو شکر راجہ آمیر سے ملاقات کرنا۔ تجویز غارت گری سلطنت۔ بمقام میرتا اپنے بہائی نخت سنگہ سے ملنا۔ جودہ پور پہونچنا۔ کہیر یعنی سب فوج جاگیر داران ماروار جمع ہونی۔ توپوں کی پوجا۔ قوم منیا کا مویشی مہارسیان کا لیجانا۔ راجپوت فوج کا شمار ہونا۔ ابے سنگہ کا مینوں کے قلعہ سروہی کا لینا۔ راجہ سروہی کی اطاعت قبول کرنا اور اپنی دختر بطور علامت صلح دینا۔ فوج سروہی کا شامل ابے سنگہ کے ہونا۔ بمقابلہ احمد آباد روانہ ہونا۔ صوبہ دار کو واسطے اطاعت کے طلب کرنا۔ راجپوتوں کا جلسہ اور مشورہ جنگ۔ بخت سنگہ کا فوج پیشین کی سرداری اختیار کرنا۔ راجہ راٹھور کا اپنے سرداروں کو کیسر یا بانا کرنا۔ سر بلند کی تدابیر حفاظت۔ اوسکی توپوں پر فوج انگریزی کا ہونا۔ اوسکے ہمراہ انگریزی بندوچنیوں کا ہونا۔ حملہ فتح راٹھور۔ سر بلند خان کا حاضر ہونا۔ اوسکا گرفتار ہو کر بادشاہ کے حضور بھیجا جانا۔ ابے سنگہ کا حکومت کرنا گجرات میں۔ فوج راجپوت کا شمار ہونا۔ اختتام تواریخ راج روپک اور سوچ پرکاش۔

اسے سنگہ کا واپس جوہ پور میں آنا - مال لوٹ گجرات ۱۱۲ *

قتل اجیت کا بدست فرزند باعث تباہی کہلاتا ہے جو خیالات فاسد بیج باہمی تعمیر بارہ وار کے واقع ہو کر آخر کار
افزونہ نے اسکو مسما کر دیا اس جرم کا ثمرہ نہایت تلخ پیدا ہوا پتھر پتھر اور چوٹی پشت اس ناسخا و مند
لڑکے کی اسکی اولاد اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو غالب تھا کہ نہایت طاقت دار راجہ مندوستان کی ہوتی اور تنہا
ترقی مرٹھا کو ہونے نہ دیتے *

شاعر ہندی کہتا ہے کہ سمت ۸۱ء امین اجیت سوگ لوک کو گیا اور شاہنشاہ محمد شاہ نے اپنے ہاتھ سے
ٹیکا راج کا اسے سنگہ کی پیشانی پر دیا اور اسکی کمر میں شمشیر لگائی اور اس کے سر سے طرہ باندھا اور ایک خنجر
مرصع جواہرات اسکی کمر میں لگایا اور ساتھ چوری اور نوبت اور نقارہ اور دیگر قوم قیمتی کے اس راجہ چود
کو اس کے والد کے مراتب کے ساتھ غرت بخشی ناگور بھی پسر امر اسے نکال کر شامل اس کے سند کے کیا گیا ان
علامات عنایات شاہنشاہی وہ دربار سے رخصت ہوا اور اپنے موروثی ملک کو واپس آیا اٹھارہ مہین
دیہہ بدیہہ کلکے آب کے سروں پر آئے اور جب وہ جوہ پور میں پہنچا اس نے اپنے جملہ رئیسوں کو اور
کوئے لوگوں کو اور چرن کو خلعت بخشے اور پروہتوں کو زمین عطا فرمائی *

رور دربار راجہ جنگل جبکا ذکر تواریخ میں اصطلاحاً ہوا ہے بہت دلچسپ اور منظر طرز دربار ہوگا اس سے
خواندہ کرن سے بھی جو نہایت مشہور شاعر ہندی آخر زمانہ آزادی راجہ پٹانہ کے تھا آگاہ اور واقف
ہو جائے گا مگر اس مضمون کو اپنے محل کے واسطے باقی رکھ کر بیان ترک القلم کرنا چاہیے اور یہاں صرف
اسی قدر پر اکتفا کرنا لازم ہے جو بیان مورخان مارونے کیا ہے *

کرن کوئے جو اپنا نسب آخر خاندان شاعر ہندی آخر راجہ قنوج سے لگاتا ہے مدبر امور سلطنت اور جنگجو
اور ذی علم تھا اور تینوں علموں کی لیاقت و لامل اس کے یادگار ہیں بیچ اول فن یعنی تدبیر امور سلطنت
کے اسکا ثبوت لیاقت یہ ہے کہ وہ ہر ایک امر جنگ باہمی راجگان ملک میں شریک درجہ اول کار ہوا

۱۰ کلکے ایک طرف آب کا گھر میں کام آتا ہے ہر ایک گھر کی ایک عورت کلکے پانی سے ہر کر رئیس دیہہ کے گرجاتی ہے اور جب سب جمع
ہو جاتی ہیں تو وہاں سے ایک گروہ نکلا اسکے روبرو جاتے ہیں جبکہ واسطے یہ امر وہ کرتی ہیں اور سب ملکر سیلیا یعنی راگ خوشی کا
گاتی ہیں کلکے پانی پیش کرنا ایک دلیل حرمت اور آبرو کی ہے راقم کے سامنے بھی کئی مرتبہ یہ امر ہوا ہے خصوصاً میوا میں جان ہر ایک

موضع کے لوگ اس سے اسی ہیئت سے ملنے آتے تھے *

وہ سرے میں کوئی جنگ ایسی تھی جس میں وہ لاشانی کار گزار نہ رہا ہو نیز اوس جنگ میں جس میں ولیہی راجپوتوں کی مذکور ہوتی ہو اور تیسرے میں اس کتاب کی ابتدا میں دلائل فصیح آمیز اوس کے موجود ہیں جسے ظاہر ہے کہ اوسنے صرف اپنے والد کی شاعری موروثی کا ورثہ نہیں لیا ہے بلکہ اوسنے شاعری کی رونق قائم رکھی ہے صرف شمار کتابوں کا جو اوسنے پڑھی تھیں اور جسے ظاہر ہے کہ اس کو شیر کو شاہ راہ تحصیل حاصل نہیں ہوا تھا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی راہ تحصیل میں بہت مشکلات ایسی واقع ہوئیں تھیں کہ اولاً کا وضع کرنا آسان تھا اور صرف فہرست اور کتب کلاں قواعد و تاریخ کی جنگو یاد کر کے وہ امید نام آوری کر سکتا تھا باعث اوسکے یہ کلمہ کہنے کے ہو سکتی تھیں یعنی کس قدر مشکل اوس بلندی پر چڑھتا ہے جسکے اوپر فاصلہ سے ہم اوسکے یعنی نام آوری کے مکان کو دیکھتے ہیں وہ جنگو خواہش اس امر کی ہے کہ ایسے خاندان انسان کے حال سے واقفیت حاصل کریں جو گوچندان مشہور نہیں مگر اولگا حال دلچسپ ہے تو وہ ہمارے ناظم مورخ کی لیاقت سے واقف ہو سکتا ہے اور اوسکے طریق تحصیل سے اگلی حاصل کر سکتا ہے جس لیاقت کے باعث کرن لائق اسکے ہوا تھا کہ وہ دروازہ جو داگرہ پر بیٹھ کر ایک نئی کتاب اوس کے راجاؤں کے حال کی تصنیف کرے *

یہ جو دو بخشش راج جدید کی پابند نہ تھی بلکہ اس بخشش و عطایات کے بعد سامان جنگ ناگور شروع ہوا جو سچ اوس عرصہ کے جب نزاع فیما بین اجیت اور شاہنشاہ کے قائم تھی اولاً و قدیم راجگان مندور کو دیا گیا تھا *

جب اجمیر کا محاصرہ فوج مجموعی سلطنت نے کیا ارادت خان بگش تحصیلدار جزیہ نے اندوکا ماتہ پکڑ کر اوسکو ناگور میں بٹھایا مگر فوراً جب ہولی گزری تو اوتا رہا لاکھنی یعنی اتاپ کی پوجا ہوئی اور بکرے

۱۷ اس سے مراد سوچ پرکاش دہتی سے ہے جس میں سات ہزار پانسویت ہیں *

۱۸ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ محلات مقام قیام شاعر کا ہوتا تھا پانچواں مصنف پونپانی شہی عزانج گوکا مقام دروازہ تعمیر شہرت پر بیان کرتا ہے *

۱۹ اصل کتاب میں اس فوج مجموعی سے مراد بائیس ہے یہ فوج بائیس صوبہ داران ملک *

۲۰ محصول جو آدمیوں پر لیا جاسے *

۲۱ ناگور کو شاعر ہندی ناگ اور کا بھی لکھتا ہے *

۲۲ ہولی ایک تیوہار منہود ہوتا ہے اسکا حال جلد اول میں مفصل درج ہوا ہے *

چڑھائے گئے اور خون اور تیل اور سیدورائے دہانہ پر چڑھا گیا اور بھیجے باہر نکلے گئے یہ سنکر راوندر نے
فرمان شاہی پیش کیا اور سندر معافی سے شگہ آمیز والہ کی۔ مگر اسے شگہ نے کہ لہذا اسکا نہیں کیا اور ناگور
کا محاصرہ کیا مگر اندر مذکور نے اپنی حرفت اور قلعہ لائیں بے وسواس یعنی اسے شگہ کے واسطے چھوڑ دیا
اور اسے شگہ نے قلعہ مذکور اپنے بہائی تخت کے حوالہ کیا اور سکومبارکبادی میوار اور جیلیر اور بیکانیر اور
آمیر سے دی گئی اور وہ اپنی دارالریاستہ میں آیا اور اسکی رعایا اور سکودیکر خوش ہوئے یہ واقعات
سمت ۸۱ء میں وقوع میں آئے تھے *

سمت ۸۲ء میں وہ چچ انسداد فساد و بھومیا واقع سرحد مغربی اپنے ملک کے مصروف رہا اور اقوام ہند
اور دیورا اور بالا اور بورا اور مالچا اور سودا نے پجوری خدمت گزاری قبول کی *

سمت ۸۳ء میں فرمان بطلب اس کے وارد ہوا کہ بمقام دہلی حاضر حضور ہوا اسنے اسکو سر سے
لگایا یعنی منظور کیا اور سب اپنے روسا کو جمع کیا اور اثنا راہ دربار اپنے ملک کا دورہ کیا اور اپنے
قلعجات کا ملاحظہ کر کے مرمت اور انتظام انکا کیا بمقام پر بت سر اور سکوپچک نکلی اور اسکی قوم نے
جگ رانی یعنی سیتلا ماتا سے آرزو اور اسد عاکی کہ یہ گزند سے محفوظ رہے *

سمت ۸۴ء میں راجہ دہلی پونچا خان دوران خان جو عمدۃ العائد سلطنت تھا اور سکوحکم شاہنشاہی
مواکہ پیشوائی کر کے راجہ کو دارالسلطنتہ میں لائے اور جب وہ حضور میں حاضر ہوا تو شاہنشاہ نے
حکم نزویک آئیکا ویا جب قریب شاہنشاہ کے پونچا تو شاہنشاہ نے زبان سے فرمایا خوش آمدی
خوش بخت مہاراجہ راجیشور بعد مدت دراز ملاقات ہوئی آج ہکونہایت خوشی ہوئی رونق عام خاص کی
دوبالا ہوئی جب رخصت ہوا تو شاہنشاہ نے اس کے مکان پر بمقام اسے پور میوہا سے عمدہ شمالی و عطریات
گلاب وغیرہ بھیجا *

راجہ مارو جملہ عمائد سے برتر رتبہ پر رکھا گیا قریب اختتام سمت ۸۴ء اسر بلند خان کی سرکشی ظاہر ہوئی اور
اوس سے زیادہ موقع اظہار شجاعت راٹھور کا اور اسباب شاعر مہدی کو دستیاب ہوا اور شاعر مذکور نے
اسطرح حسب موقع اسکا بیان کیا ہے *

فساد و کمن میں زیادہ ہوا شاہزادہ جنگلی نے سرکشی اختیار کی اور ساٹھ ہزار فوج کی جمعیت بہم کر کے حاکمان ہوا
اور صورت اور احمد آباد پر حملہ کیا اور شاہی افسران فوج مذکورہ ذیل کو قتل کیا یعنی گروہر بہادر ابرہیم قلی

رستم علی اور محل شجاعت *

یہ سنکر بادشاہ نے سر بلند خان کو حکم دیا کہ اس مفسدہ کو فرو کرے اور وہ بسر داری سپاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوئے اور سکے ہمراہ ایک کروڑ روپیہ واسطے خرچ کے کر دیا گیا مگر اوسکی فوج پیشی جس میں دس ہزار سپاہ تھی جواول ہی جنگ میں شکست نصیب ہوئی اوتنے صلح سرکشان کے ساتھ کر لی اور یہ شرط کی کہ ملک تقسیم ہو کر اوسکو دیا جائے گا *

اسی اثنا میں راجہ مارو نے درخواست واپس جانے اپنے ملک موروثی کی کی شاعر نے جو اس موقع پر بیان دربار اور فکر شاہنشاہ بیان کیا ہے اگرچہ طویل ہے مگر قابل تحریر کے ہے یعنی

شاہنشاہ اپنے تخت پر جلوس فرامتا اور بہتر عمائد سلطنت حاضر تھے جب یہ خبر سرکشی سر بلند پہونچی اوسوقت وزیر قمر الدین خان اعتماد الدولہ خان دوران سپہ سالار (میرنجشتی) مصمام الدولہ امیر الامرا منصور علی روشن الدولہ طرہ باز خان (سم کا بنجشتی) رستم جنگ افغان خان خواجہ سید الدین حاکم اسطے توسچانہ (میر آتش) سعادت خان (داروغہ خواص) (جو بعد ازین صوبہ اودہ مامور ہوا تھا) برہان الملک عبدالصمد خان دلیل خان طفریاب خان صوبہ لاہور دلیل خان میر حملہ خاٹخانان ظفر خلیگ اراوت خان مرشد قلی خان جعفر خان الاوردی خان (نواب بنگالہ و غا باز و مفسد ثانی) مظفر خان حاکم اجمیر حاضر دربار اور سوائے انکے اور بھی اکثر موجود تھے *

یہ باور بلند سنایا گیا کہ سر بلند نے گجرات فتح کر لی اور اوسکو از ان اپنے مشہور کیا اور اقوام قلی کو خاک میں ملا دیا اور اقوام مندلا اور جھالا اور حوراسما اور گبیل اور گوہیل کو سر کیا اور قوم بالا کو بنیر بیج دین سے نابود کر دیا قوم ہالار نے خراج گذاری منظور کی اور اس مسلمان کی ایسی آتش افشانی تیر ہے کہ خود ہومیالوگون نے اپنے اپنے قلعہ چوڑ کر اوسکی نپاہ قبول کی اور اب اوسکو سترہ ہزار یعنی حملہ دیہات گجرات نے جو سترہ ہزار شمار میں ہیں اپنا بادشاہ کہتے ہیں اور اوسنے آپ کو بمقام احمد آباد بادشاہ مشہور کیا اور سوتھرون کے ساتھ اوسنے صلح کر لی ہے *

شاہنشاہ نے خیال کیا اگر یہ مفسدہ فرو نہین کیا جاتا تو جملہ صوبہ داران آپ کو آزاواور سر خود قرار دیں گے بلکہ جگر یا خان نے جنوب میں اور سعادت خان نے مشرق میں اور نظام الملک نے دکن میں اپنے ارادہ کیا سیاہ یعنی بدکی کچھ علامات ظاہر ہی کی ہیں تب سلطنت کا جانا رہا *

ایک بیڑا لاکھ ٹھٹھ طلائی سین رکھا گیا اور اس ٹھٹھ کو میر تنک نے اپنے ہاتھ پر کیا اور آیت تہ نامہ پڑھ
 عمامہ حاضرین کے روہرو ہوتا ہوا جو وصفہ اتنا وہ تھے چلا یہ عمامہ ایسے تھے کہ ان کی صورت ایک بکرہ بن گیا
 آدمی بھی لرزتا تھا مگر وہ سب کے روہرو سے گذر گیا اور کسی کا ہاتھ اس کے لینے کو آگے نہ بڑھا کر کے پیشہ
 سے خوف اور کسی کی صورت سے لرزہ معلوم ہوتا تھا اور کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی بیڑہ مذکور کو نہیں دیکھا
 اب پرمیشہ بادشاہ جو ایک فقیر کو بست ہزاری اور ایک دواڑہ ہزاری کو فقیر کر سکتا تھا کچھ علاج
 اسکا نہیں کر سکتا تھا ایک نے کہا کہ جو برق جندہ کو گرفتار کر سکے وہ سر بلند کے مقابلہ میں جاے دوسرے
 نے کہا کہ جو کشتی بکڑ کر مع کشتی گرداب میں جاے وہ سر بلند کے ساتھ جنگ کرے تیسرے نے یہ زبان پر لایا کہ
 جو زبان مار جو ہر طرف پھرتی ہے پکڑے وہ سر بلند سے مقابلہ کرے بادشاہ کو یہ کلیات سن کر نہایت رنج ہوا
 اور اس نے میر تنک کو حکم دیا کہ بیڑا اسکو واپس دے +

راجہ راٹھور نے بادشاہ کے رنج اور فکر کو دیکھا اور جب وہ عام خاص سے روانہ ہوئے کوٹھاراوس نے ہاتھ
 بڑھا کر بیڑہ اٹھا اپنی دستار میں رکھ لیا اور عرض کی کہ بادشاہ عالم فکر مند نہوں میں سر بلند کو سبے پر
 کراؤں گا اور اسکی شاخ بلند نظری بے برگ ہو جائیگی اور اسکا سر اڑے مگر سر بلند ہی کے باعث
 فرق ہوگا +

جب اسبہ سنگ نے بیڑہ اٹھایا اسوقت دل ہر ایک صاحب اقتدار کا رشک سے مثل انار پختہ پارہ پارہ
 ہونے کو تھا کیونکہ بادشاہ نے عطیہ گجرات کی سند اس راٹھور کے ہاتھ پر رکھی شاہنشاہ کا دل خوش ہوا
 اور یہ فرمایا اسطرح تمہارے بزرگوں نے اعانت تحت کی کی ہے اور عہد جہانگیر میں اسطرح مفسدہ خرم اور
 بھیم فرو کیا گیا تھا اور اسطرح محکو امید ہے کہ تمہارے بسبب عزت اور حرمت تحت محمد شاہ کی قائم رہیگی +
 عطیہ قیمتی مع سات رقوم جواہرات بیش قیمت راٹھور مذکور کو مرحمت ہوئے قفل خزانہ کو لا گیا اور
 اکتیس لاکھ روپیہ واسطے خرچہ فوج کے عطا ہوا اتواپ گدّام سے نکالی گئیں اور اسناد صوبہ داری احمد آباد
 اور اجیر لیکر باہر اسارہ سمت ۱۷۸۶ء اسبہ سنگ نے رخصت بادشاہ سے حاصل کی +

ماروار کے ملک کا منقسم ہونا اس تاریخ سے شمار کیا جاتا ہے کیونکہ سرکشی سر بلند کی گویا آمد انقسام سلطنت
 تھی یہ امر باہر جون سنگلیج میں واقع ہوا کہ راجہ ماروار دربار دہلی سے رخصت ہوا اسکے اول براہ رست
 اجیر جانے کی جبکا وہ صوبہ دار تھا دو وجہ خاص تھیں اول یہ کہ اسکے قلعہ کا قبضہ کرے کیونکہ یہ قلعہ کلید

لینے کبھی صرف مارواڑ کی نہیں بلکہ کل راجپوتانہ کی ہے اور وہی یہ کہ اس معاملہ نازک بین مشورہ راجہ آمیر سے کرے یہاں مورخ یہ بیان نہیں کرتا کہ وجہ ہے سنگہ کے اجیر میں اس وقت موجود ہونے کی کیا تھی مگر دوسرے مقامات میں جو بیان ہے اس سے پیدا ہے کہ وہ کہ اپنے بزرگوں کی اداسے رسمیات متاثر کرنے بہ مقام پوشکر آیا تھا شاعر منہدی نہایت طویل بیان اس ملاقات کا کرتا ہے جسے کہ فریش گیتر یعنی پا انداز کا بھی بیان کیا گیا ہے القصہ ان دونوں نے کمانا ساتھ کیا اور تہذیب رات خرابی سلطنت تہذیب کی اس بیان سے پایا جاتا ہے کہ کرن شاعر آگاہ اس فعل سے تھا :

ابے سنگہ نے اپنے افسر مقام اجیر قائم کر کے خود میرتا کو روانہ ہوا اور وہاں اپنے بھائی بھت سنگہ سے ملاقی ہوا اور اس موقع پر جاگیر ناگورا اسکے بھائی کو ملی دونوں بھائی وہاں سے روانہ ہو کر بجانب دارالریاستہ راہی ہوئے اور جگہ رکیان کو یہ کہہ کر رخصت اپنے اپنے مقام کو جانے کے واسطے کیا کہ اپنے اپنے ہمراہی ہمراہ لیکر واسطے جائے بمقابلہ سر بلند کے جمع ہوں وقت مقررہ پر گھر میں پہنچ جاؤ گا کہ دارا زریور جو پور جمع ہوئی یہ موقع بھی شاعر مذکور کے واسطے اچھا تھا وہ بیانات خوش شان و شوکت اور واردات جنگ کے کرتا ہے تواضعات عرفیہ سے روانگی خیمہ تک اور پوجا اتواپ کا جنکو وہ بنام ہاسے مختلف مثل بلوانل - کوہ آتش میدان - یا مگر کبھی نشان جم راج کرتا ہے اور اون پر خون نرکا جو اس کے نیچے پل دیے جاتے تھے چھڑکنا بھی بیان میں آیا ہے اور وہ ہر ایک قوم کی آمد اور انکی تہذیب ان اور جلو علیحدہ علیحدہ تحریر کرتا ہے مگر بجائے اسکے کہ براہ راست مقام جنگ پر جائے ابے سنگہ نے اس فوج کثیر سے جو باعث اسکے صوبہ دار گجرات ہونے کے اسکے ماتحت کی گئی تھی اپنا فائدہ حاصل کرنا مقدم رکھا یعنی اونے چاہا کہ بدلا اپنے ہمسایہ یعنی راجہ شجاع سروہی سے لے جس نے اپنی قوت پر اعتبار کر کے ہر ایک تہذیب اپنی آزادی کی عمل میں لائی تھی اس ارادہ کو اونے بوجہ اپنے تحریک فرج اور قوت رفقا و ہمراہی اقوام کے جنوں نے اسکی ریت خرد کو چار طرف سے ہستنا، جانب مارواڑ محاصرہ کر لیا تھا قائم رکھا :

ان مینوں نے جو ایک قوم کو ہی ارادہ ہن ابے سنگہ کو رنج دیا تھا کیونکہ جب راجہ مذکور اس عرصہ میں کہ وہ جودہ پور آیا اور اسکی گھر جمع ہوئی مصروف ایفون خوری اور سستی کے تھا وہ مویشی اسکے ہمراہیوں کی پہاڑ پر لے گئے جب یہ خبر ابے سنگہ کو پہونچی اونے آہستہ سے یہ کہا کہ لوگو لیجئے دواؤں کو معلوم ہے کہ ہمارے پاس اس قدر چارہ وافر نہیں ہے اور صرف اس واسطے لے گئے ہن کہ اپنی چارگاہ کو ہستانی میں اون کی پرورش کریں

۱۔ تعجب یہ سمجھ کہ جب تیاری روانگی فوج کی ہوئی تو وہ انکو خوب تیار کر کے واپس دے گئے۔ یہ سبہ سنگ
 نے یہ سنا تو اوسنے انما کہ میں نہیں کہتا تھا کہ دنیا لوگ رعیت ایماندار ہیں *
 اب حکم روانگی کا صادر ہوا اور شاہ عزم کو یہ سبہ بیان ہر ایک راجپوت راجہ کے نام کا اور اسکی ہمراہی فوج کا
 جو اس فوج میں شامل تھے کیا ہے اون میں دو رئیس اہل اسلام لائق بیان تھے۔ باراکوٹہ اور بونری کے
 کپہی گلہ روں کے گورشیو پور کے کچواہہ امیر کے اور نیز جنگلی اقوام لودا ماتحت اپنے اپنے سرداروں کے
 زیر حکم راجہ مارواڑ کے تھے اوسکے ہمراہی مہمقوم یعنی جملہ اقوام مارواڑ بازو سے راست جملہ فوج زیر حکم اوسکے
 براہ تخت کے تھے *

بروز چیت سدی دسویں سمت ۱۱۸۶۔ بٹ سنگہ براہ بہدر جون دیال گڑھ اور سیوانوا اور جہالود کے جودہ پور سے
 روانہ ہوا ریوار پر حملہ کیا تلوار دشمن کی خوب برسی اور اکثر پیاوت کے کشتوں سے پستے ہو گئے قوم
 دیورا کو ہتان چور کر فرار ہوئی درخت کاٹ کر براہ زرین کے کیے گئے اور ایک دستہ فوج بطور قلعہ داری
 دیال چور کر باقی فوج مقام یوسالیو کو روانہ ہوئی اسوقت کوچ آجوبی خوف سے لرزہ میں آیا اور سر دی
 نکرا اور بیچ پیدا ہوا اوسکے راجہ پرنا امیدی طاری ہوئی جب اوسنے سنا کہ ریوار و اور لوسالیو تباہ ہوئے
 قوم چوہان نے پسند کیا کہ دختر اوسکی بلباس عروسانہ آراستہ ہو کر شادی میں دیجائے بہ نسبت اسکے کہ
 فوج بمقابلہ اسبھ مل آراستہ ہو *۔

راوزمین داس نے توسل ایک رئیس راجپوت مبارام نامے قوم چارور کے التجار اٹھور کی کی اور وعدہ
 ملایہ دونوں مقام مشہور ہتھکام علاقہ سروہی میں ہیں اور راقم کو جبکہ ہر داور پولٹیکل علاقہ مذکور کے تھے نہایت وقت عائد ہوئی تھی مگر خوش نصیبی
 راجہ دیورا کی تھی جواد لاو راوزمین داس سے ہے کہ راقم انکی تواضع سے واقف تھا اور انکی نسبت جو دعویٰ جودہ پور نے بوجہ ایسی ایسی
 حملہ آوری کے پیش کیے تھے اون میں تیز و اجبی راقم نے کیلئے ایسا تمیز کیا جیسا دعویٰ راجہ مارواڑا و دعویٰ حاکم فوج شاہی گجرات
 تھے ایسے صلحاجات میں جنہیں راجہ جودہ پور نے دعویٰ راجگی سروہی کیا اور دعویٰ بہت مضبوطی کے ساتھ پیش ہوئے اور راقم نے
 دعویٰ راجگان جودہ بحیثیت صوبہ داری گجرات صاف ظاہر کر دیا اور لائل اس امر میں لاسٹے کہ جودہ دعویٰ سروہی کے اوس خلیفہ میں
 اوسکو فائدہ بخش نہیں جیسے رئیس مارواڑ میں ایک فرق چاہیے مگر وہ مباحثہ کرتے تھے کہ وہ انکی فہم میں نہیں آتا اٹا حاکم بالائے
 اوسکو منظور کر کے اوسپر عمل درآمد کیا لہذا سروہی اپنی حالت سرحدی میں قائم رہی اور یہ صرف بوجہ واقفیت سابقہ کے
 طور میں آیا ورنہ حق تعالیٰ ہوجاتی *

کیا کہ وہ اپنے بہادر مرحوم مانسنگہ کی دختر شادی میں والے گا اور درمیان جنگ کے نابھیل مع آٹھ چیدھاگر گھوڑوں کے اور چار ہاتھی کی قیمت بھیج دی گئی اور منظور ہوئی نقارہ جنگ موقوف ہوا اور سامان شادی شروع ہوا اور دس مہینے بعد رام سنگہ جو وہ پور میں پیدا ہوا شاعر مذکور کو رخصتہ امور پر بھی لگایا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ راجپوتوں میں رخصتہ شرائط بھی ہوتی ہیں اور امرائے انگیزی میں بھی یہ طریق جاری ہے یعنی ماورائے چوہانی عورت کے راوند کو راضی ہوا کہ وہ پیش اجانی لینے خراج رخصتہ بھی دیا کرے گا راجہ دیورائے اپنی فوج ساتھ فوج شاہی کے واسطے مطیع کرنے سر بلند کے شامل کی اور کوچ بھی براہ مالہن پورا اور سد یو اکتارہ دریائے سرسوتی کے شروع ہوا یہاں اونہوں نے مقام کیا اور ایک قاصد پاس سر بلند کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر جلد سامان شاہی واثواب و سامان جنگ شاہی واپس دے۔ اور جو محاصل اوسنے تحصیل کیا ہوا اسکا حساب دے اور اپنی فوج کو قلعہ احمد آباد میں سے نکال لے اور جس جس مقام پر اس علاقہ میں اوسکی فوج ہوا اوسکو ادھالے اوسکا جواب مختصر اور بدیدہ کا یہ تھا کہ وہ غور بادشاہ ہے اور اوسکا سر احمد آباد کے ساتھ ہے *

ایک بڑا جلسہ مشورہ جنگ کے واسطے مقام قیام راجپوت میں منعقد ہوا جسکا بیان بشوق تمام شاعر مذکور نے کیا ہے گفتگو اور اوسکے اقبال کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اور جو گفتگو اسپر بیان آئی کہ آئندہ کیا کرنا چاہیے اوسکی بھی تفصیل درج ہے شاعر مذکور نے صرف آٹھ ذمی رتبہ رئیسان مارو کی تقریر درج کی ہے *
 اول رئیس اولاد چھاپا سے کوسل نامے سپر ہر ناتہ رہوا والہ جسکی نشست بجانب رہت تخت کے ہے اور بعد کنفی رام اسوب والہ رئیس کپاوت جسکی نشست بجانب چپ ہے بولا کہ آؤ ہم مثل کلکلا جانور کے جسکو ماہی گیر کہتے ہیں اب جنگ میں عوطہ مارین اسکے بعد کیسری میرتیا سر مور یعنی رئیس اور بعد اوسکے رئیس روداوت جو مسن اور شجاع تھا اور جس نے اکثر جنگ دیکھی تھیں بعدہ رئیس کہانوا جو رئیس جو دکاتھا زبان پر لایا کہ میں اول دعوی دار اوس بار کلاما سے ہمیشہ بہار کا ہونگا جو اسپر یعنی حور بخشین گی لہذا ہم اپنی پوشاک کو زعفران سے رنگ دیں اور اپنی برچی کو ساتھ سرخی کے رنگ کریں سر بلند کے سر کے گیند کھیلین فتح چھاپاوت اور ابے مل کر باوت نے بھی اپنی زبان کو لی اور سب نے شور مچایا کہ جنگ جنگ اور بعض بعض نے اپنے کپڑے بھی رنگ لیے اور غم فتح کرنے بھان لوں یعنی ملک آفتاب کا جس سے مراد بہشت ہے کیا کرنا چھاپاوت نے باہر آئے کہ مقام آفتاب میں ہمارا مسہر

پیالہ یا بیڑہ لٹوئیگی، ایک ایک دھڑا رہ رہ کر ایک رئیس اور ایک ایک کو سے یعنی شاعر نہیں جگا۔ جگا کہتا تھا کہ
 تات شکہ کھرا ہوا، کوٹاک میں اچھا اول حملہ کرنے کا اور جنگ کرنے کا نہ باندھ کے ساتھ۔ اور اور
 سہاٹی اور سکے بیڑہ کو اپنے خیمہ میں سے دیکھے ایک طرف پر از آب زعفران راجہ کے روبرو کہتا تھا اور اس مانی
 رنگین سے جو خواہش کرتا تھا کہ امر پور یعنی ملک جاودانی آباد کرینگے اور سکے پوٹاک پر راجہ اور سکے چیمپین دیتا تھا
 اب شاعر اسپ سواران راجپوت کا حال بیان کرتا ہے جمیں بہیر اتھلی کے گھوڑے قسم اول کے مشہور
 مین اور سکے اسپ سے دیہات اور راور واقع مارواہی اچھے ہوتے ہیں اور سار شہر کے کامٹیا وار۔

سر بلند کی تدبیر تحفظ کا بیان مفصل کیا گیا ہے یہ دروازہ پر اوٹے دو ہزار سپاہی اور پانچ ضرب توپ ہاتھام
 انگریزان یعنی گورہ رکھی تھیں اور ایک گروہ ان گورون کا بندو بھجی اور سکے ہمراہ رہا کرتا تھا گوکہ رانی مین اور سکے
 رہے اس عرصہ میں سر بلند کا فرزند قتل ہوا آخر کار رنجت نے حملہ کیا اور جملہ اوٹ اور اوٹا نے شجاعت بے پایا
 ظاہر کی کوسل چپاوت اول ملک جاودانی کو گیا اور اگرچہ آفتاب ابھی موجود تھا اور سپاہی ہاتھ کے کارہائے
 نمایان دیکھتا تھا سب بہرست شجاعان قتل کی جو اس دن سوچ لو کہ کس گئے نہیں لکھ سکتے مگر اپنے اپنے اچھوتوں
 کے خون دیوار احمد آباد کے نیچے جاری ہوئے دونوں راجہ بہائی اپنی اپنی شمشیر کے کیل دیکھاتے تھے اور ہر ایک
 نے کئی نامی سرداروں کو قتل کیا اور مارے جسے اکثر اجمیر کی حفاظت کی تھی پانچ رئیس، راجہ، تین ہزاری قتل کیے۔

۱۷۰ رئیس خرو سال سالو میراجہ رئیس کلان میوار سے ہے میرے پاس بیٹا تھا اور بغور سنتا تھا بیابان ترجمہ جنگ سر بلند کا کرتا تھا اور
 اور سکا حال میرا اوتاد مجھے سناتا تھا اور سکے خاندان کو پشت پشت سے مار سے یعنی شراب خوری سے انکار ہے مگر کس وجہ سے یہ
 انکار اولکا ہوا ہے مجھے معلوم نہیں اور یہاں تک پرہیز کو کو ہے کہ اس رئیس کے دادا نے جب ایک مرتبہ کسی محفل میں ایک قطرہ اور سکے
 جسم پر گر پڑا تھا تو اوٹے اور سفدر جسم اپنا خمر سے کاٹ ڈالا تھا چونکہ مجھے اس انکار سے واقفیت تھی میں اور سکے جانب مخاطب ہوا اور
 میں نے اس سے کہا کہ بھلا رات صاحب تم پیالہ اسپر کے ہاتھ سے لوگے یا اپنے خاندان کے عہد کے موافق انکار کرو گے اور سفدر کہا کہ
 بے شک ہم لینگے کیونکہ اور سکے پیالہ ہمارے پیالوں سے مختلف ہیں پر میں نے کہا کہ تمکو یقین ہے کہ جو جنگ میں قتل ہوتا ہے اور
 روح کو اسپر اپنے حوران ہستی سوچ منڈل کو لیجاتی ہیں جواب دیا کہ کون اس میں شبہ کر سکتا ہے اور جب ہمارا وقت آئیگا ہم ہی وہ پیالہ
 جمیں گے یہ کیا ایک ترغیب سپاہی کے واسطے ہے وہ عرصہ دراز تک لینے کئی گنڈہ تک بیٹھ کر میرے دوست اور استاد کو سنا کرتا تھا
 کیونکہ اولکا کوئی کو شیر ایسے ہو چکا شعر میں کہتا تھا میں نے رات صاحب کو سپیان بھی کیا تھا کہ وہ اپنے خاندان کا شجرہ چننا سچے تک
 نہیں دے سکے مگر اولکا کو شیر مر گیا اور کوئی اور سکے بعد اس ورتہ کا لینے والا باقی نہیں بایہ راجہ اب بھی شہنا مین بائیس برس کے ہیں اور ہونا معلوم

آٹھ گھنٹی روز باقی رہا جب سر بلند رو بفرا لایا مگر الہ یارا اسکے افسر فوج پیشی نے پہونچکر مقابلہ کیا اور اسوقت لڑنا رہا جب تک وہ تخت سنگہ کے ماتہ سے قتل ہوا نقارہ فتح بلند آوازہ ہوا نواب نے پانی اپنا لینے آب شمشیر رن کنڈمین چوڑا اور مصنوعی بادشاہ زخمی ہوا اوسکا ماتھی مثل ہرن کے گریزان تھا چار ہزار چار سو ترالوے آدمی مقتول ہوئے منجملہ انکے ایک سو پانچ لکی نشین تھے اور آٹھ ماتھی نشین اور تین سو ایسے تھے کہ جب وہ دیوان عام میں آتے تھے تو اونکی تعظیم ہوا کرتی تھی (بیان ایک نہایت طویل نہرست درج ہے مگر ہم اوسکو بخیاں اسکے کہ خواندہ کے پسند نہوگا درج نہیں کرتے مگر ایک نام عجیب اوس میں تھا اوسکو ہم درج کرتے ہیں

یعنی بولا کہ خان انگریز) *

ایک سو بیس رئیس نامی اور پانچ سو سوار منجانب ابے سنگہ مقتول اور سات سو مجروح ہوئے *

بروز دوم سر بلند مع مال و اسباب حاضر ہوا اوسکو سب راست سپاہ روانہ آگرہ کیا اور جملہ مغلیہ مجروح اوسکے ہمراہ روانہ کیے جنہیں سے ہر منزل پر مرتے جاتے تھے مگر دل اس بلے و سواس راجہ یعنی ابے سنگہ کا باعث قتل اوسکے رشتہ داران کے ملول تھا ابے مل نے اوپر سترہ ہزار شہر گجرات اور نو ہزار شہر مارواڑ اور ایک ہزار شہر متفرق کی حکمرانی کی اور راجگان ایدرا در ہوج اور پاکر اور سندھ اور سروچی اور جاکوکن فتح پور جل جو نو جیسلمیر ناگور ڈونگور باسوارہ لونا وارا اور ملو دہر روز صبح کو ابے مل کو سلام کرتے تھے *

اسطرح بروز فتح مند دسمی شوکل سچھ سمت ۱۷۸۷ء (۱۲۰۴ھ) جس روز رام چندر نے لنکا کو فتح کیا تھا اوس روز جنگ سر بلند جو رئیس بارہ ہزاری تھا ختم ہوئی *

۱۷ کوے یعنی شاعر ہندی ہر ایک شخص کا حال خواہ راٹھور تھا یا کوئی اور جو فوج ماتحت راجہ مارواڑ جنگ کرتا تھا ساتھ تعریف کے بیان کرتا ہے چپاوت سے جنگ سخت ہوئی اونکی جانب کرن مانی والہ اور کشن سنگہ سداری اور گوردیان جہا لور اور مکھیا قتل ہوئے اور کپاوت کے اکثر سردار مثل نرسنگہ اور ہر پال سنگہ اور بدن پسر و جن کام آئے اور قوم جودا کے تین رئیس یعنی ہیت مل اور گمان اور جوگ داس جان پیر ہوئے اور میر تیا کے بھی تین افسر مارے گئے ہوم سنگہ کو سل سنگہ اور گلاب سرانی اور رئیس جانگیر داران جادون اور سو نگرا اور دھوندل اور کبھی کے بھی اکثر شجاع آدمی تھان لوک کو گئے اور سوائے انکے شاعران اور پردھان بھی مقتولون میں تھے *

۱۸ جسکو بچے دسمی کہتے ہیں *

۱۹ اس جنگ تک پوتھی راج روپک اور سورج پرکاش ختم ہوتی ہیں *

سترہ ہزار آدمی واسطے سرانجام کاردارائریاستہ ملک کے چور کر ابے سنگہ مع مال نیا گجرات جو وہ پوروس
آیا اور میان چار کروڑ روپیہ اور ایک ہزار چار سو ضرب اتواپ ہر قسم سواسے اسباب اور سامان جنگ
اوسنے رکھا اسی روپیہ سے جب سلطنت کو ضعف ہوا تو اس راجہ جنگلی نے اپنے قلعہ جات اور فوج
قلعداری آراستہ اور تیار کیا تھا اور بیچ عام خواہش ملک گیری کے یعنی جب سب خواہش ملک گیری کی
رکتے تھے اوسنے طیاری ایسی کی کہ اپنے مطلب کو فرو گذاشت نہیں کیا ۛ

باب یازدہم

برادران مین باہم حسد پیدا ہونا۔ اسبے سنگہ کو اندیشہ بخت کی شہرت جنگ جوئی سے ہونا۔ اوسکی
تدابیر۔ ترغیب دہی کرن کوے جو جوہ پور ترک کر کے ناگور گیا۔ تدبیر جو بخت کے واسطے مقابلہ اپنے
بھائی کے عمل مین لائے اسبے سنگہ کا حملہ اوپر بیکانیر کے۔ عجیب طریق اوسکے رئیسوں کا جو رسد
محصورین کو پہنچاتے تھے۔ بخت کی تدبیر واسطے سزا دینے راجہ آمیر کے ساتھ اپنے بھائی کے۔
اوسکی صلاح اور مشورہ دنیا کہ غیبت بھائی مین حملہ جوہ پور پر کرے۔ جسے سنگہ آمیر والہ۔ اوس کا
اس صلاح کا منظور کرنا مگر جلسہ رئیسان آمیر مین اوسکا بعد گفتگو نا منظور ہونا۔ قاصد بخت کی عمت
راجہ آمیر کے حصول مطلب ہونا۔ اوسکی چٹھی طعنہ آمیز نام راجہ ابے سنگہ۔ اسبے سنگہ کا جواب مختصر
دینا۔ جسے سنگہ کا فوج کثیر جمع کرنا۔ دیگر راجگان کی شرکت۔ ایک لاکھ آدمی زیر دیوار دارالکرہاستہ
جمع ہونا۔ کوچ بجانب سرحد ماروار۔ اسبے سنگہ کا محاصرہ بیکانیر اوٹھا لینا۔ بخت کا طریق متعجب۔
قسم اپنی رعیت سے لینا۔ صرف اپنے ذاتی مہر ہی لیکر جنگ میزبان آمیر جانا۔ جنگ کنکار یا۔
پونچک حملہ بخت سنگہ۔ تباہی اوسکے گروہ کی۔ ساتھ سپاہی سے راجہ آمیر پر حملہ کرنا اور اوسکا حملہ
بچا جانا۔ شاعر آمیر کی تعریف بخت کی کرنا۔ کرن شاعر کا تیسرے حملہ کی انسداد کرنا۔ بخت کا بیخ
واسطے نقصان اوسکے آدمیوں کے۔ رانا کا صلح کی تجویز کرنا۔ بخت کا اپنے محافظ دیتا کا کہنا۔
راجہ آمیر کا واپس دینا۔ مرگ اسبے سنگہ۔ بیان سیرت اسبے سنگہ۔

ایام امنیت جو بعد جنگ گجرات کے ہوئے تھے وہ عرصہ دراز تک نہیں رہے شوق آرام طلبی اور
افیون خوری جو اسبے سنگہ کی عمر کے ساتھ ترقی پاتا گیا اوس مین ہمیشہ تھل اور اندیشہ منجانب دلاوری
اور جنگ جوئی اوسکے بھائی کے سے پیدا ہوتا رہا اور اوسکی جاگیر ناگور ایک میدان مختصر اوسکی لیاقت

اور بلند نظری کے واسطے تھا اور سکویہ بھی معلوم تھا کہ اوسکی عادت دیوانہ سے جسکے باعث عہود اتفاق اوسکے مفسد اور سادہ دل مہوطنوں کا یا شمشیر کا ہوا ہے وہ باعث ناپسندی ہو گیا ہے اور بغیر نگرانی کا حقہ کے وہ اپنی حکومت جو سچ حکومت دوسرے کے ہے قائم نہیں رکھ سکتا یعنی حکومت قلعہ اور تین سو ساٹھ شہر ناگوہ کی نہیں رکھ سکتا وہ بہت ہوشیار تھا کہ اوسکے قیام کی صورت امداد وغیرہ سے اور تنازعات اندرونی ملک سے ممکن ہے مگر بادشاہ اور اسنے ایک ترکیب اختیار کی جسکے بیان سے ایک لڑتے عادت جبلی راجپوت ظاہر ہوگی اور اوسکی خصوصیت واضح ہوگی کہ ان کو بے بعد ختم کرنے اپنی تاریخ نویسی تاجنگ سر بلند دروازہ جو وہ پور ترک کر کے ناگوہ میں آیا مثل دیگر اشخاص اوسکے فرقہ کے یہ کو بے یعنی شاعر خوب ماہر طریق فریب و دغا میں تھا اور اوسکی سیرت نیک یعنی سیرت کو بشرے سے طریق مخفی اسکے عمل میں لائے کے پیدا ہوتے تھے اوسکے صلاح بنی کہ راجہ کو راجہ امیر سے لڑا دین اور اوسکے واسطے ایک موقع پیدا کرنے میں کچھ عرصہ نہیں ہوا ۛ

راجہ بیکانیر نے جو ایک فرع کو چک نگر سرخو مار وار کی ہے اپنے برائے نام حاکم ابھے سنگھ کو خفیہ کیا تھا اور اب ابھے سنگھ نے ضعف عام حاکم یعنی شاہنشاہ کو مفید اپنے تصور کر کے ارادہ کیا کہ معاوضہ اوس سے لے لہذا بیکانیر کا محاصرہ کیا اور چند ہفتہ تک محاصرہ قائم رہا اس پر سخت نے ارادہ کیا کہ بیکانیر کی مائی اوسکے مطلب ولی کی درپردہ مدد ہوگی اور وہ اس سے بہتر کوئی اور تدبیر اپنی مطلب برآری کے واسطے نہیں کر سکتا تھا اگرچہ راجہ مار وار نے اپنی رعایا اور رفقہ کو جمع کر کے سب کو بمقابلہ بیکانیر لے گیا تھا مگر وہ نہ صرف نسبت اپنی فتح کے تھی بلکہ منافق ایسی جنگ کے تھی جو باہم کسی تکرار کے سبب سے ہو جیسا تاریخ سے ظاہر ہوگا لہذا وہ محاصرین کو اسباب محافظت سے امداد کرتے تھے اگر امداد افیون اور نمک اور سامان جنگ کی محاصرین کو نہ تھی تو وہ مجبور ہو کر حاضر ہو جاتے ہم اسکی وجہ بیان کر سکتے ہیں یعنی بیکانیر اوسکے اپنے رشتہ دار تھے اور ایک فرع اوس بڑی اصل کی تھی جنکی بنیاد سنجی سے تھی اور وہاں وہ وقت ضرورت جایا کرتے تھے القصد بیکانیر نے اوسکی اور اوسکے سردار کی قوت کو تول دیا ۛ یہ تجویز جو منظور ہوئی تو اس امر میں گفتگو بیان آئی کہ اس تجویز کو کس طرح سے ظاہر کیا جائے اور کس طرح یہ عمل میں آوے کرن نے کہا کہ اوسکے غور کو تحریک دینا چاہیے اور جو بد وضعی تمہارے بزرگوں نے نسبت امیر کے کی ہیں وہ مکر ہے سنگھ کو کہنا چاہیے کہ اوسکا معاوضہ اب تک نہیں ہوا اور اوسکو

اس سے بہتر اور کوئی موقع گولہ اندازی کہنے کا جو وہ پوزیٹر دستیاب نہیں ہوگا *
 بخت نے ایک خط اس مضمون کا جسے سنگھ کو لکھا اور سفیر بیکانیر حاضر باش دربار کو ہدایت کی کہ ایسا اس
 بارہ میں کرنا چاہیے *

راجہ آمیرانی صغر سنی میں شائقِ مے نوشی کا ہو گیا تھا اور جو وہ واقعہ تھا کہ اسکے نشہ میں مخمور ہو جاتا ہے لہذا
 اس نے حکم دیا تھا کہ جب تک وہ عالم نشہ میں ہو اور سوقت تک کوئی امر ریاست کا اسکے سامنے پیش نہ ہو اگر
 اور بھی یہ تحریر بنام راجہ جو بخت نے لکھی تھی جلسہ ریشیاں آمیر میں اول پڑھی گئی اور مداخلت امور رشتہ داروں
 میں جلسہ مذکور نے ناپسند اور نامنظور کی مگر سفیر مذکور کا ایک دوست بدیا دہرنا سے وزیر اعظم ریاست تھا اور اسکے
 ذریعہ سے وہ راجہ تک پہنچا اور اس نے زبانی عرض کیا کہ بیکانیر خطرہ میں ہے اور اسکی مدد بغیر وہ خراب
 ہو جائیگی اور راجہ بیکانیر راجہ ماروار کو اپنا حاکم تصور نہیں کرتا ہے بلکہ راجہ آمیر کو اپنا مالک جانتا ہے اس قدر اسے
 عرض کیا باقی کام سب اسکی خود بینی اور شراب نے کیا راجہ نے قلم اٹھا کر اسے سنگھ کو تحریر کی کہ وہ سب ایک
 خاندان کلان کے ہیں لہذا بیکانیر کو چور دوا و محاصرہ اٹھا لو بعد اسکے اسنو ایک اور پیالہ پیا اور برہوت کو
 تاب دیکر خط مذکور بند کرنے کو دیا سفیر مذکور نے یہ عرض کی کہ ہمارا راجہ دو حرف اس میں اور ورج فرمایا یعنی میرا
 نام جسے سنگھ ہے یہ بھی اوسمیں لکھ دیا یہ سنگھ سفیر مذکور بہت خوش خوش آیا اور فوراً خط ایک شتر سوار چالاک کے
 سپرد کیا سفیر اسی وقت رخصت ہوا تھا کہ رئیس بہانکو دوست جسے سنگھ پہنچا خط کا مذکور اس سے بمیان آیا
 کہ اس خط سے اوسکا سگایئے رشتہ دار دل تنگ ہوگا رئیس معمر نے اس بارہ میں گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم جملہ
 کچھ وہ کونا بود نہیں کیا چاہتے ہو تو اس خط کو واپس طلب کرو آدمی برآمدی اوسکے لینے کو گیا مگر سفیر اپنا کام
 خوب جانتا تھا وقت کمانے کے جملہ ریشیاں رسوائی میں جمع ہوئے بختار ریشیاں مسے دیب سنگھ نے جو شخص مسن
 تھا جواب گفتگو اپنے راجہ کے عرض کیا کہ اوسنے کارزبون اور بلا غور کیا ہے اور اوسکو اسکی نادانی کا نتیجہ
 اٹھانا ہوگا *

اوسکا جواب مختصر اور تریدا آمیز فوراً آیا وہ کہو لا گیا اور پڑھا گیا جسے سنگھ نے خود اوسکو پڑھ کر اپنے رئیسوں کو سنایا
 مضمون یہ تھا کہ آپ کس استحقاق سے ہکو حکم دیتے ہیں اور ہمارے مٹوسلین کے معاملہ میں مداخلت کرتے ہیں
 لہ یہ بدیا دہر ایک بنگالی برہمن تھا اور بہت ذی علم اور صناعت تھا شہر جدید آمیر جسکو جسے پور کہتے ہیں اوسکے نقشہ کے موافق تعمیر ہوا
 اور وہ شریک اوس شجرہ الساب میں بھی تھا جو جلد اول کتاب ہذا میں مندرج ہیں *

اگر تمہارا نام ہے سنگہ یعنی شیر نصرت ہے تو میرا نام ابجھے سنگہ یعنی شیر ہے و سوا س ہے *

معمر رئیس دیب سنگہ نے کہا میں کیا کہتا تھا کہ کیا ہوتا ہے مگر اب کچھ گزیر نہیں ہے اور چار کام اب دوستوں کے جمع کرنے کا ہے اور اشتہار دیا کہ سب کسیر جمع ہوں اور ہر ایک کچھواہہ کو حکم ہوا کہ زیر جہنڈا جو باہر ریاست گاہ نصب کیا گیا تھا اگر جمع ہو سب خاندان کے آدمی جمع ہوئے اور بدو قوم ہارا بوندی والہ اور جاوون کروٹی اور ہور باساہ بروا والہ اور کینچی اور جات سے آئے اور ایک لاکھ آدمی زیر قلعہ آمیر جمع ہوئے اور یہ سب فوج روانہ ہوئی اور کوچ بلوچ چلکر مقام گنگو نامین جو ایک موضع سرحد ماڑواڑ پر واقع ہے پہنچے اور یہاں مقام ہوا اور شیر بی سوس کی انتظار میں بخوش وضعی مقیم رہی *

کچھ زیادہ عرصہ تک اونکو انتظار نہیں کرتے ہوئے اس مداخلت جیسا سے بدل رنجیدہ ہو کر اور اپنے مطلب کے جو قریب الحصول تھا ترک کر کے اسے سنگہ نے اپنا توخچانہ محاصرہ بیکانیر سے اٹھا کر فوراً واسطے جنگ کے روانہ ہوا *

سخت کو اب اندیشہ پیدا ہوا اور سکویہ خیال تھا کہ اوسکا فریب اسقدر طول کیسے چکا اور اوسکے ملک کو منہر ہونا ہوگا اوسنے یہ تصور کیا تھا کہ راجگان ہم سہرادی کو سزا دے نہ یہ کہ حملہ ملک میں نائرہ آتش شعلہ و ہوا اور اوسکا اندیشہ اس امر میں تھا کہ اوسکا فریب طشت از بام ہو مگر ملک ماڑواڑ کی عزت اور حرمت کا اوسکو اندیشہ تھا کہ اس قدر فوج کثیر اور سہر حملہ آور ہوگی لہذا وہ اپنے بہائی اور راجہ کے پاس گیا اور جا کر عرض کی کہ محاصرہ مت اٹھاؤ اور میں صرف برفقارے ناگور بھگتیا یعنی پوجا کرنے والہ سے جنگ کر کے بفضل خدا بخوبی اوسکو حساب سمجھا دوں گا اسے سنگہ کو خلاف اس تجویز کے تھا کہ اوسکا بہائی واسطے اپنی بد وضعی کے سزا یاب ہوا اور گوا اوسکا ارادہ تھا کہ وہ اوسکو تیسری جنگ میں رکھے مگر اوسنے بابانت اوسکی فریاد پر تقریر کو نا منظور کیا *

نقارہ واسطے جمع ہونے سواران ناگور کے بلند آوازہ ہوا سخت اوپر بام دروازہ کے بٹیا اور و ظروف برنجی اپنے سامنے رکھے ایک مین اوسنے گھولوا ایون کا اور دوسرے مین آب زعفران رکھا اور ہر ایک راجپوت جو آیا اوسکو اوسنے اول ایون دی اور پہر اپنے دست راست کا پنجہ آب زعفران سے اوسکے سینہ پر لگا دیا اس طرح اوسنے آٹھ ہزار راجپوت جمع کیے جنہوں نے قسم کھائی کہ وہ اوسکے ساتھ جان و نیکی مگر اوسنے چاہا کہ ان میں سے مضبوط آدمی اپنے ہمراہ رکھے لہذا وہ ایک کیت باجوہ کے کنارے پر

جا کر کھڑا ہوا اور وہاں اوسنے اونسے کہا کہ جو شخص مرنے اور فتح کرنے پر آمادہ نہ ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے
 اگر تم میں سے کوئی واپس جانے کو راضی ہو تو وہ برائے خدا جلد جائے اور یہ کہکروہ باجرہ کے کھیت میں
 گیا اور سب کو اوسی راستہ آنے کا حکم دیا تا کہ جو کوئی واپس جائے اوسکو واپس جاتے ہوئے کوئی
 نہ دیکھے اس میں پانچ ہزار سے زیادہ آدمی اوسکے پاس رہ گئے انکو ہمراہ لیکر وہ جنگ کرنے چلا
 راجہ آمیر انکا منتظر کنگوانا میں تھا اور فوراً جب دشمن کی فوج نظر آئی سخت نے حکم دیا اور ایک مرتبہ
 اوسکے شجاع گروہ نے برجی اور تلوار لیکر جو اسلحہ خاص آمیر کے ہیں حملہ کیا اور ہر قدم پر تباہ کرتے چلے
 وہ اوسنکے رخ میں سے مارتا ہوا نکل گیا اور جب دشمن کی فوج کے عقب میں پہنچا تو صرف ساٹھ آدمی
 اوسکے گروہ کے اوسکے ساتھ تھے اسوقت رئیس گج سنگہ پورائے جو رئیس اپنی جملہ رعایا سے جاگیر داران
 کا تھا بتایا کہ عقب میں جنگ ہے یہ سکر راٹھور بے وسواس اور بے خوف و خطر نے جواب دیا کہ سامنے
 کیا ہے جو ہم جس راستہ آئے ہیں اوسی راستہ پر نہیں جاسکتے اور جب اوسنے جہذا پچرنگا دیکھا جو نشان
 قیام گماہ راٹھور کا تھا پھر حکم جنگ کا صادر ہوا یہ دیکھ کر مویشیا کو ناراضی نے جنہاں فرقہ رئیس بہانکو کا تھا
 اپنے راجہ کو صلاح دی کہ حملہ بچا جانا چاہیے اور کچھ وقت کے ساتھ وہ اپنے راجہ کو میدان جنگ سے
 نال کر لے گیا اور تحفظ آبرو کی نظر سے اوسکو ایک بازو فوج کی طرف سے جو بجانب شمالی کنڈیلونکے تھی
 لے گیا تا کہ پھر کوئی نہ سکے کہ اوسنے پشت دشمن کی طرف کی تھی جب وہ واپس آیا تو اوسنے کہا کہ میں نے
 سترہ لڑائی دیکھی ہیں مگر آج تک کوئی جنگ ایسی نہیں دیکھی جسکا فیصلہ صرف تلوار سے ہوا ہو اسطرح
 بعد ایک عمر فتح اور نصرت کے نہایت دانا اور ذی علم اور ذی قوت راجہ رجوارہ نے بے حرمی توڑی
 دشمنوں کے مقابلہ میں میدان جنگ ترک کرنے کی اپنے ذمہ لی اور اس مثل کو استحکام دیا یعنی
 ایک راٹھور برابر دس کچوا ہون کے ہے *

خود بے شک کا کوئے یعنی شاعر ہندی گلمائے شجاعت اوسکے دشمن کے دینے سے باز نہیں رہا ہے
 اوسنے بیان ذیل اس موقع پر کیا ہے یہ غل جنگ کالی کا ہے یا شور جنگ ہنونت یا آوار سین ناگ
 یا آوار اندیشہ ناگ کیلیش کی ہے اور یہ کیا اوتار نہر سنگہ کا ہے یا شعاع سوچ کی یا نگاہ مرگ انگیز ڈاکنی
 کی نگاہ ترنیتر یعنی نیو کی ہے جو سمہار کرتا ہے کون اسادگی روبرو شعلہ اس کوہ آتشین کے کر سکتا ہے
 جب تلوار سخت کی قطع وقت کرے *

بخت تیسری مرتبہ بھر دشمن کی فوج میں گھس جاتا مگر بٹا بحث کرن کو پیشہ کے جوا و سوقت بھی اوس کے
 جزوی ہمارا ہیون مین تھا اس سے باز رہا اور جب تک کہ آمیر والد میدان جنگ سے چلا نہیں گیا اوس
 تک اوسکو اپنے نقصان مردمان سے آگہی نہیں ہوئی تھی (اور اگرچہ کویشہ بیان نہیں کرتا مگر خیال
 میں آتا ہے کہ گروہ قوی جسکو مین بودی کہتے ہیں اوسنے اگر یہ حرکت کی ہوگی) مگر یہ اختلاف طبیعت
 ہے کہ ایک شخص جسے ایک لمحہ پیشتر مرگ کا مقابلہ ہر قوم پر کیا ہوا درج وہ اپنے باقی ماندہ زلفا کے
 گروہ قلیل پر نظر کرے تو مثل اطفال گریہ و زاری کرے مگر یہ سب باعث کمی بلند نظری کے تھا نہ کمی
 انسانیت کے جو اوسنے کیا کیونکہ اوسکو ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ اوسکو اوسکی پرورش نہیں کرے گا اوس
 یہ خیال کیا کہ مارواڑ غارت ہو جائیگی اور یہ وقوع مین اوسوقت تک نہیں آیا جب تک اوسکے بھائی
 نے آکر اوسکی اطمینان کی کہ اس روز جنگ کے حملہ بہادری اور حرمت اوسکی ہے یہ سنکر اوس کی
 خاطر جمع ہوئی اور اوسنے بروٹ کوتاب دیکر کہا اور قسم کھائی کہ اوسکو یعنی ابھی سنگہ کو قلعہ آمیر سے
 خارج کرنا باقی ہے *

جے سنگہ نے بھی گوا اپنے مقام سابق کی بدولت بڑا نقصان اٹھایا مگر اپنا مطلب اصلی حاصل کیا یعنی
 رہائی بیکانیر محاصرہ اسبے سنگہ سے اب رانا سے اوسے پور درمیان مین آیا کہ یہ فساد اب طول و زیاد
 نہواور یہ اب چندان مشکل بھی نہ تھا کیونکہ دونوں فریق نے اپنا اپنا مطلب حاصل کیا تھا گو جے سنگہ کو
 بعد شکست جنگ اپنا مطلب حاصل ہوا تھا *

یہ بھی بیان ہوا ہے کہ خاندانی دیوتا بخت سنگہ کا راجہ آمیر کے ہاتھ لگا تھا اور یہی گویا بطور فتح مندی وہ
 لیکر اپنی ریاست میں گیا تھا اسکی اوسنے شادی اپنی آمیر کی دیوی کے ساتھ کی اور بعد ازاں اوسکو
 مع اپنے سلام کے بخت کے پاس بھیج دیا یہ مدارات کے طرفی راجپوت جنگ آوران کے ہیں بعد جنگ
 کے تین راجگان کلان راجپوت کا اتفاق ہوا اور انکا باہم رشتہ دختران میوار کی وجہ سے ہوا یہاں
 وہ سب مع اپنے زلفا کے ملاقی ہوئے اور اوسنے رسوم شادی اور دور پالہ میں اپنی رنجش باسے ولی
 کو فراموش کیا اور اسطرح کی تواضع اور تمکیم کی مراسم بیان آئے کہ دشمنی بلکہ قومی رشک بھٹے
 دلہن جو اتنی ہی راجپوت ایسی ہوتی ہیں اور کسی مثال سے وہ خیال نہیں آسکتے یعنی ہتھیال ہیں اور ہٹانہ نہیں فر دہیں *

۱۔ یہ عجیب بیان راٹھور کا تاریخ مارواڑ میں درج ہے اسکی صداقت ڈراڈرا از روئے رک سوہو جنگ باسے جیسکا اعظم آمیر والد

یہ اخیر جنگ عظیم اچھے شگہ کے وقت میں درج تواریخ ہوئی ہے اوسنے سمت ۱۸۰۶ میں (شش شاع) بمقام جودہ پور وفات پائی اوسکی شجاعت جسکو نہایت سخت کہہ سکتے ہیں صرف اوسکی تسستی ذاتی سے نرم ہوتی تھی جسکے مادہ میں اکثر روایات جاری ہیں منجملہ اوسکے ایک یہ ہے جس سے اوسکی اصل سیرت دریافت ہوگی تواریخ میں لکھا ہے کہ جب اجیت چوہانی کو شادی کرنے جاتا تھا اوسکو راستہ میں دو شیر ملے ایک سوتا تھا اور دوسرا جاگتا تھا ایک سگونی تعبیر اسکی یہ تھی کہ چوہانی مذکورہ سے اوسکو دو فرزند پیدا ہونگے ایک اون میں سے سوتے خان یعنی سست ہوگا اور دوسرا چالاک سپاہی اگر وہ سوگتی یہ بھی کہدیتا کہ یہ دونوں اپنے باپ کے خون میں با تھ آلودہ کرینگے تو وہ اس ملک کی تباہی کو رنج کرتا کیونکہ جب سے یہ امر قبیحہ وقوع میں آیا تھا وہی روز گویا تاریخ شروع تباہی ملک مارواڑ ہوا راٹھور کچواہہ کی سپاہ گری کو منظر حقارت دیکھتے ہیں اور اچھے شگہ کی نظر بھی نسبت اون کے راجہ کے اس سے کم تھی کیونکہ گو وہ حسد راجہ آمیر کا تھا مگر وہ خود راجہ آمیر کے روبرو یہ طعنہ دیا کرتا تھا کہ تم کچواہہ باکسو کسوا سے کھلاتے ہو اور تمہاری تلوار اوسقدر کاٹ کر سکتی ہے جس قدر اوس کا پہل ہے یعنی مثل کسوا گیاہ کے یہ شکر گو راجہ کی طبیعت حرکت میں آتی تھی مگر جواب دینے سے اندیشہ کر کے وہ ایک تدبیر سے اپنی رنجش دبا کر یہ کہا کرتا تھا کہ اوسکا باعث میرا صنعت بدن ہے اور جب جے شگہ ہمیں نازان تھا کہ وہ حکمت و صنعت انگریزی کو حکمت و صنعت قدیم ہند سے مل کرے اچھے شگہ کی بلند نظری مقتضی اسکی تھی کہ وہ سب رجواڑہ میں کیتا شمشیر زن تصور کیا جائے اس صناع راجہ آمیر نے اپنے مطالب پر دکر پارام کے جو بخشی السلطنت اور مصاحب بادشاہ اور شطرنج با تھا اور اکثر جب اور عائد کٹرے ہوتے تھے بادشاہ کے ساتھ شطرنج کھیلتا تھا کر کے تھے اور دکر پارام نے راجہ راٹھور کی تعریف بادشاہ سے کی کہ وہ گاومیش کا سراوڑا دیتا ہے اسپر بادشاہ نے فرمایا کہ راجہ شمشیر مینے تمہاری شمشیر زلی کی بڑی تعریف سنی ہے اوسنے عرض کی کہ ہاں حضرت میں کبھی موقع پر اوس سے کام ملے سکتا ہوں اوسوقت ایک بڑا گاومیش جسے چراگاہ ہریانہ میں پرورش پائی حاضر کیا گیا سب دربار راٹھور کے دیکھنے کو جمع ہوئے مگر جب راٹھور نے اس کلان گاومیش کو دیکھا اوسنے بادشاہ سے عرض کی اور اجازت خواہ ہوا کہ اپنے مقام پر یعنی بادشاہی پرہ پر دنا جا کر کچہ کھا آئے اور

کے ہوتی ہے دشمن داد انصاف نسبت شجاعت راٹھور کے دیتا ہے +
۲ ج

۱۲۹
 اپنے مکان پر جا کر اوسنے دو چند محتاد فیون کی کہانی اور وہاں سے واپس آیا اور اوسکی آنکھ اس غصہ
 سے سرخ ہو رہی تھیں کہ اوس سے یہ کہا فریب کیا گیا اور جیسے وہ نزدیک گاومیش کے آیا وہ لوگ جنہوں نے
 یہ قوی جسہ اوسکی تضحیک اور بدنامی کی بدی تھی اوسکے گرد جمع ہوئے امیر رئیس نے دیکھا کہ اوسکی شرارت
 چلنے پر ہے اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کی کہ اوسکے داماد کے بہت متصل نہ آؤ اور تلوار دونوں ہاتھ
 سے پکڑ کر اچھے سنگہ نے اس زور سے ہاتھ مارا کہ گاومیش کا سر اوسکے زانو پر گر پڑا اور اچھے سنگہ اوسکی پشت
 پر گرا سب نے کہا بہت اچھا مگر مورخ بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے پہر کبھی راجہ سے نہیں کہا کہ کسی دوسرے
 گاومیش کو کاٹو *

اچھے سنگہ کے وقت میں نادر شاہ نے ہندوستان پر فوج کشی کی تھی اور جو طلبی بنام راجگان راجپوت واپس
 ظاہر کرنے اپنی قوت کے باعانت تخت بمنزل تھوڑے کے ہوئی اوسپر خیال نہیں کیا گیا کوئی رئیس نامدا
 اپنی فوج میدان کرنال میں نہیں لے گیا اور دہلی کا محاصرہ ہوا اور وہ غارت بھی ہوئی اور اوس کا بادشاہ
 تخت سے خارج کیا گیا مگر کسی نے ایک آہ بھی اسکے واسطے نہیں کہی سطر حلی سرد مہری اس امر میں تھی کہ
 جب دیوانہ محمد شاہ اور نگریب کے تخت پر بیٹھا کہ ان بادشاہی کے ستم رسیدگان نے اپنے ہاتھ سے
 بنیاد سلطنت کو برکنہ کیا *

راجپوتانہ کی بد نصیبی سے یہ ہوا کہ اوسکے راجاؤں کی بد نیستی سے جنکے شریک حرکات لدھیانہ و جہانم قبحہ
 وہ بھی ہوتے تھے یہ ضعف سلطنت اوسکے مفید نہیں ہو سکا *
 ساتھ زبون اور قبحہ قتل راجہ اجیت سمت ۵۰ء کے یہ امور بخونی شروع ہوئے جسے بدنامی تاریخ مارواڑ کی
 وقوع میں آئی مگر تاہم اوسکے بیان جہانم میں کچھ حرکات نیکی بھی ظور میں آتی ہیں جنکے باعث پھر رخ
 پیدا ہوتا ہے کہ رونق ایک کی دوسرے کے موجود ہونے سے کم ہو جائے اونسے وہ اصل راستی طینت
 ظاہر ہوتی ہے کہ ہر ایک زمانہ عقل میں ہر ایک جرم اپنی پاداش کو پہنچتا ہے اور نہایت افسوس کے ساتھ
 قتل اجیت نے اپنا کام بانیجہ ساتھ اوسکے خاندان اور ملک کے پیدا کیا ہم اوسکو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے
 پالائے ہوئے ایام سہرا اوس درخت کلان پر جو اپنی زمین اصلی کنارہ گنگ سے علحدہ ہو کر ریگستان
 جنگل میں قائم ہو کر اوسنے اچھا سا یہ ایسی ایک قوم دلاور کو دیا ہو جس نے مفلسی کے ساتھ فتوحات تازہ
 حاصل کی ہوں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اوسکی شگفتگی متعجب ہوئی اور اوسکے وسیع اور اکثر فروغ گویا برق آسانی

۱۳۰
سے سوختہ ہو کر شرمزدہ اور خزان دیدہ ہو گئے ہیں اور بالکل نیست اور نابود ہو جائیگی اگر کوئی شاخ و رخت
باک ایدر سے اوسکا پیوند نہ دیا جائے اگر ایسا ہوگا تو البتہ وہ بہتر قائم ہو کر شرمزدہ کامل دیکھا *

باب - دوازدهم

رام سنگہ کا گدی نشین ہونا - اوسکی سخت مزاجی - اوسکے عمومی بخت کا رسوم گدی نشینی میں شریک نہ ہونا
اور اپنی دانی کو اپنے عوض بھیجنا - رام سنگہ کا اس فعل کو بطور طعن تصور کرنا - اوسکا معاوضہ لینا اور
جاگیر جہاں ضبط کرنا - معتبر رام سنگہ - رام سنگہ کا رئیس حمیاء کو طعنہ دینا اور اوسکا دوبار سے چلا جانا
اوسکی ملاقات ساتھ کوئٹہ کے - بخت سنگہ سے ملنا - کوئٹہ کا بخت کو اپنا قول دینا - جنگ باہمی - جنگ
میرتیا - شکست رام سنگہ - بخت سنگہ کا راجہ ہونا - رئیس نگری کا اپنی شمشیر سے اوسکو صدمہ پہنچانا
وفا داری پر وہمت نسبت راجہ معزول رام سنگہ کے - اوسکا دکھن جانا بدرخواست اعانت مرٹھا - کتابت
منظوم فیما بین راجہ بخت اور پر وہمت مذکور کے - توصیف ظاہری و باطنی بخت سنگہ - مرٹھوں کا مادہ اور
پر غم کرنا - حملہ فرقوں کا گرو بخت سنگہ کے جمع ہونا - بخت سنگہ کا واسطے جنگ کے جانا - مرٹھوں کا
جنگ سے انکار کرنا - اوسکا قیام راستہ اجمیر پر - رانی آمیر کا زہر دینا - سیرت بخت سنگہ - خیالات
نسبت سیرت راجپوتوں کے - مطابقت ساتھ خصلت انگریز ان زمانہ جہالت - خیالات شاعر ہندی
نسبت جوائنم کے - اشعار بدیمہ نسبت راجگان جوہ پورا اور آمیر کے - بد و عاہتی رانی اجیت - اوسکا
بروسے کا آنا - خیالات راجپوت نسبت ایسے اظہار مشیت ایزوی کے *

رام سنگہ ایسے وقت خطرناک میں گدی نشین ہوا تھا جو وقت رعب بزرگان یعنی والدین بہت ضرور
واسطے انسداد سختی مزاج کے تھا عین بیس سال او سو وقت سے گزرے تھے جب شادی سروہی میں ہوئی
تھی جب بہیا نے اس منافقت کو فرو کیا تھا اور جب اوسکی والدہ شاخ زیتون لیکر ایسے سنگہ کے پاس
آئی تھی گروہ اوسکا گھر تباہی سے محفوظ رکھے راجپوت جو ہر امر کو نسبت اوسکی اصل سے دیتے ہیں اس اتفاق
خاندان اگنی اور گرم خون راٹھوروں کی نسبت تھی استحقاق حکم لگانے کا کہتے تھے رام سنگہ نے خود ہندی
اپنے والد کی اور سختی مزاج جو پان کوٹہ ورثہ میں پایا تھا اور اظہار ان خصلتوں کا اوسکی گدی نشینی سے ظاہر

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸

ہکوا سکی اطلاع نہیں ہوئی کہ اوسکے عمویے بخت سنگھ نے کیوں شراکت جلسہ گدی نشینی اوسکے راجہ اور
 براوز راوہ کی منظور نہیں کی جب جملہ رشتہ داران اور خاندانان بارو نے آکر اپنا اتفاق اس امر میں ثابت
 کیا چونکہ وہ خاندان اور مرتبہ میں کلان تھا لہذا یہ اوسکا کام تھا کہ وہ اول ٹیکا اس راجہ کی پیشانی پر
 لگائے اور اس موقع پر اوسنے اپنی طرف سے اپنی دلی کو بھیجا یہ دلی بھی اس ملک میں بڑی نام آور تھی
 یا ایسے شخص کو اپنی طرف سے بھیجنے سے جنگ اور شہر میں کی مراد یہ تھی کہ اوسکا براوز راوہ ہنوز مغرب سے
 تواریخ کچھ تحریر نہیں کرتی مگر وہ رام سنگھ کے طریق کو جو اوسنے نسبت اس ذی عزت شخص کے مرعی رکھا زبون
 کر ڈالتے ہیں ورنہ اوسکو حسب دستور اوسکی نسبت وہ طریق مرعی رکھنا تھا جو نسبت والدہ کے رکھا جاتا
 مگر اوسنے یہ سوچا کہ اوسکے عموی نے اوسکو کیا بن مانس تصویر کیا جو ایک مادرِ خوکی ضعیفہ اور معمرہ کو اوسکے
 ٹیکا لگانے کے واسطے بھیجا اور فوراً ایک تحریر ضروری روانہ کی کہ جہاں لوہا پس دے اور اوسکا غضب ہنوز
 منطقی نہیں ہوا تھا کہ اوسنے حکم دیا خیمہ باہر نکالے جائیں اور وہ اس طعنہ کی سزا جو اوسکے مرتبہ کی نسبت
 باعثِ سوادب کا ہوا ہے دے گا جو جو کچھ کلمات نصائح آمیز اوسکے صلاح کاران دانا اور ہوشیار
 کہی اوسکو اوسنے نا منظور کیا اور اپنا مافی الضمیر ایک کم رتبہ اہلکار سے جسکا نام امیا تھا اور جو اوسکا
 نقارچی اور اوسکی طرح سخت مزاج تھا بیان کیا معمر رئیس کیا وت یہ حرکت مجنونی سماعت کر کے قلعہ
 میں آیا کہ اوس سے اس امر میں گفتگو کرے مگر وہ ہنوز بٹھیا بھی نہ تھا کہ راجہ نے اوس سے یہ چٹھیر شروع
 کی کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا چہرہ خطرناک حتم المقدور کم نظر آیا کرے اوسنے غصہ ہو کر اپنی سپر فرس
 پر ڈال دی اور کہا اے لڑکے تم نے ایسے راٹھور کو ناراض کیا کہ وہ کل ماروڑا کو مثل اس سپر تہ و بالا کر سکتا
 ہے اور اوسکی آنکھوں سے غصہ ظاہر تھا اسی حال میں وہ حضوری سے جدا ہوا اور اپنے ہمراہیوں
 کو جمع کر کے مقام موند ہیا ور کو چلا گیا یہاں مقام اوس کو تیر کا تھا جو مسے بارو روٹا جو ہمراہ شیوجی
 کے قنوج سے آیا تھا اولاد میں تھا جو عزت اور توقیر اس کو دے یعنی شاعر مہدی کی تھی وہ اوس کے
 علاقہ چاگیر سے ظاہر ہو سکتی ہوا ایک لاکھ روپیہ مالگزاری کے اور برابر رئیس اول ملک کے تھی ۛ
 بخت سنگھ جو نہایت صاحب تدبیر تھا اوسنے جب سنا کہ رئیس کلان ماروڑا کا اوسکے علاقہ
 کی سرحد پیا ہے وہ فوراً ناگور سے روانہ ہوا اور گواہ سوقت نصف شب تھی مگر وہ اوسوقت
 واسطے ملاقات کے روانہ ہوا جب یہاں پہونچا تو رئیس معمر مذکور خواب میں تھا بخت سنگھ نے منع کیا کہ

اُنکے خواب میں ہرچ نہ کریں اور خاموش اور نکلے پلنگ^{۱۳۲} کے قریب جا بیٹھا جسوقت اوسکی آنکھ کھلی اُسنے حسب معمول حقہ طلب کیا اور اوسکے ہمراہیوں نے راجہ کی طرف اشارہ کیا رئیس مذکور چونک اٹھا اور خواب نے اوسکے غصہ سابقہ کو فرو کر دیا تھا اب اوسکے دل کا جوش سب اوسکی طبیعت پر طاری ہوا مگر اب جائے گریز منتی لہذا اُسنے کہا کہ اچھا اب میرا سر حاضر ہے اور یہ سر اب تمہارا ہے کویشتر مذکور جو اس ملاقات میں موجود تھا اب اوسکی نیت دریافت کرنے کے واسطے اُس سے یہ کہا کہ تم رئیس مذکور کے عیال و اطفال کو مقام رہواسے ناگور کو لے آؤ اُسنے موافق اپنے پیشہ کے اس امر کو قبول کیا مگر کہا کہ دروازہ جو وہ پورا پورا آجہ نے فوراً جواب دیا کہ دروازہ جو وہ پورا اور دروازہ ناگور میں کچھ فرق نہیں اور جب تک اوسکو ایک ماں باجرہ دستیاب ہوگی اوسوقت تک وہ اوسکو تبرکت کویشتر مذکور کے کھانے گا +

رام سنگھ نے بہت فرصت اپنے عمومی کو واسطے جمع کرنے فوج کے نہیں دی اور اول جنگ بمقام کیرلی واقع ہوئی اور چھ جنگ متواتر ہوئیں اور جنگ اخیر مقام لونادابس واقع میدان میرتا میں وقوع میں آئی اس میں نقصان طرفین کثرت سے ہوا یہ جنگ سابق جلد اول میں مذکور ہو چکی ہے اس میں رام سنگھ کو شکست نصیب ہوئی اور روبرو لڑنے سے جان برہوا بعد ازیں جو وہ پور کا محاصرہ ہو کر حوالہ بخت سنگھ کے ہوا اور بخت کوراج ملک اور شمشیرچنپاوت رئیس ماکری کے ہاتھ سے بلا یہ خاندان آجک یہ مہنہ رکھتا ہے اور اوسکو خطاب ماروارکا ماریوارکا حاصل ہے +

ساتہ قبضہ مقام جبکوت اور اعانت اکثر خاندان کے بخت سنگھ کو اطمینان بخلاف جملہ ارادہ ہاسے براور زارادہ بنا بر دو بارہ حاصل کرنے حکومت کے تھے مگر گو اوسکی ہر دل غزیری باعث اسکا ہوئی کہ جملہ رشتہ داران جنگ جونی عہد و پیمان واسطے قیام گدی کے جو اُسنے بزور شمشیر لی تھی کیے مگر مہنوز کشر خیالات بخت سنگھ کے دل میں آتے تھے جنکو وہ براہ صاحب تدبیری ظاہر نہیں کرتا تھا اور وہ بھی شرکت موروثی اہلکاران ملک خصوصاً خاندانی راجہ اور یہ بہت ضرور واسطے حک کرنے نام چہن لینے گدی کے ہے اور یہ نام نہر حال کیسے قدر بخت سنگھ کی اس گدی نشینی کا ہوگا افسر کلان فوج اور تیرنگی نے عہد اوس سے کر لیا تھا اور نیز اُس نے جسکے نسبت باعث اوسکے ہمیشہ دہرم کے اوسکے گناہ پاک ہو سکتے تھے یعنی کویشتر مرتبہ اول جسے قبل ازین اپنا مقام دروازہ ناگور پر قائم کیا تھا مگر ایک شخص قادی

۱۳۳
 لازم تھا جسے جملہ غلطی ہائے راجہ کو منسوب بہ بیوقوفی کر کے جاوہ وفاداری سے قدم باہر نہیں رکھا اور
 جب تک اوسکے راجہ کو پناہ جے پور میں ملے اوس عرصہ میں وہ دکن گیا تاکہ اعانت مرہٹہ کی جو فوج
 ملکی راجپوتانہ کی تھی حاصل کرے اس شخص کا نام جگوتتا اور اوسکا کام پروہتائی کا متابخت سنگہ نے
 اس نظر سے کہ اوس سے بھی عہد موافقت کا حاصل کرے اور بیگانہ حکومت کے حملہ سے محفوظ رہے
 پروہت مذکور کو ایک شعر لکھ بھیجا مضمون اوسکا یہ تھا اے گس شہد جس پھول کے عرق سے تم خوش
 تھے وہ سموم سے پرمردہ ہو گیا اور درخت گلاب میں اب ایک برگ بھی باقی نہیں اب کیون خار
 درخت میں اولجھے پڑے ہو جواب اوسکا یہ تھا اس امید پر گس خالی درخت گل میں اولجھی ہے کہ
 موسم بہار پہ آئے اور گلہائے تازہ پیدا ہوں *

بخت سنگہ نے باعث اوسکی عزت اور توقیر کے اوس وفاداری کو جسکے باعث اوسکی تحریر نامنطوب
 ہوئی تھی پسند کیا *

بخت سنگہ کی خوش مزاجی اور اوسکی بے وسوہی اور فیاضی بچہ کے سبب وہ ایک نمونہ یعنی ضرب المثل
 راجپوت کا ہو گیا تھا اس سبب پراوسکے طریق شایانہ اور جسم خوش اسلوب فوقیت لے گیا تھا اور
 اوسکی طبیعت ہر ایک علم ملک سے ماہر تھی اور مزید سے بران اوسکی لیاقت شعر گوئی اچھی تھی اگر صرف
 ایک وہ قبح نہ تھا تو وہ نہایت عمدہ راجگان رجوارہ میں سے بعد اوسکے شمار کیا جاتا اور جو لیاقتیں
 اوسکی اوپر مذکور ہوئی ہیں باعث اوسکے صرف اوسکے خاندان کے لوگ ہی اس سے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ
 جو اور رشتہ داران بعیدہ تھے وہ بھی اوس سے راضی تھے پس جب مختار راجہ خارج شدہ نے اعانت
 سیندھیا کی واسطے دوبارہ قائم کرنے رام سنگہ کے حاصل کی تو ہر دل غزیری بخت سنگہ کو ایک ایسی فوج
 کثیر جمع کی کہ دکتی سپاہ کو اندیشہ ہو جب اونہوں نے دیکھا کہ جملہ اچھے شمشیر زن رجوارہ کے اوسکے
 مقابلہ میں صفت آراہین جملہ جاگیر داران جنگل اولاد سیوجی ہر قسم کے واسطے مقابلہ ارادہ مرہٹہ جو
 اس اول مرتبہ بیچ تنازعات ملکی کے دست اندازی کرنے آئے تھے استادہ اور آما دہ ہوئے اور
 بسرداری بخت سنگہ واسطے مقابلہ ماداحی پتیل کے آگے بڑھے مرہٹوں کو جبکا اصل مطلب غارت گری کا
 تھا نہ شجاعت کا جب دیکھا کہ اونکو موقع دونوں امور کا حاصل نہوگا اونہوں نے اپنی برہمی کو مقابلہ
 سانگ اور سروہی راجپوتوں کے اوٹھانے سے انکار کیا *

جو کام شمشیر سے نہیں ہو سکتا وہ زیر ہلال نے تمام کیا بخت سنگہ نے ارادہ کیا کہ اوسی مقام پر قیام کرے جس کو او
 ملک میں اوسکی رسائی ممکن تھی یعنی راستہ کو ہی متصل اجیر بیان راٹھور قوم کی رانی مادہ ہو سنگہ راجہ آمیر کی
 واسطے ملنے اپنے رشتہ دار کے آئی اور اوسکے نول یہ امر ہوا تھا کہ اپنے براور زادہ رام سنگہ کے دشمن کو وضع
 کرے جس طرح یہ امر عمل میں آیا اور حالت باز پسین شجاع مگر مجرم بخت سنگہ کی جلد اول میں بیان ہو چکی ہے
 وہ سمت ۱۸۰۹ (سٹشع) میں فوت ہوا اوسکی گدی اوسکے فرزند بچے سنگہ کے واسطے خالی ہوئی
 مگر ایسے وقت میں کہ جب تکرار درباب گدی نشینی کے اور اندیشہ اسے تنازعات باہمی بروے کار تھے
 بیچ عرصہ تین سال راجگی کے بخت کو موقع اور بروہ ملا اور اوسنے جملہ مقامات جنگ ماروار کو مستحکم
 کیا اور مقامات جدید قائم کیے اوسنے قلعہ ریاست گاہ کو مستحکم کیا اور محلات جو دایین تعمیرات جدید تھیں
 مغروہ احمد آباد سے بنوائیں اوسنے اہل اسلام سے بد لایا اونکی خانقاہان اور مساجد واقع ناگور کو مسما
 کر کے اونکے مصالح سے تعمیرات قدیم شہر کی مرمت کی اور وہ بخت سنگہ تھا جس نے اپنے ملک میں اہل اسلام کی
 باہگ دینی موقوف کی اگر کوئی دے تو مستوجب قتل ہوا اور یہ حکم اب تک ماروار میں جاری اور قائم ہے
 مگر وہ چند سال اور اس مفسدہ کے دور کرنے کو زندہ رہتا ہوا وسوقت جمع ہو رہا تھا تو غالب یہ ہے کہ
 اپنے راجپوتوں کے جملہ حقوق تک ہندوستان میں قائم کر دیتا اس مفسدہ سے مراد وہ ہے جسکے باعث
 قوت مغرور خاندان تمار دہلی کی منتقل ہو کر سپاہیان کرشنا پر قائم ہوئی تھی ہر ایک ریاست کو ایک ٹی جہ
 شامل ہونے کی تھی یعنی تخریب قوت ہوا وونکی بہبودی کی دشمن تھی مگر جرائم ذاتی اور ملکی نے وہ موقع پیدا
 کیا کہ ویسا کسی تاریخ میں پایا نہیں جاسے اور جو کچھ فائدہ بخش اونکی زیادتی دینی و دنیوی سے رہائی
 پاتے ہیں نہیں ہوا *

اب ہم بیان تاریخ نویسی ملتوی کرتے ہیں کیونکہ خواندہ کو ایک حیرت بلکہ وحشت پیدا ہوگی جب وہ دیکھے گا
 کہ جرم مجرم وقوع میں آتے ہیں اور ایک قتل قاتل کو منراے قتل کو پہونچاتا ہے اس خیال سے ہم
 بیان کرتے ہیں جس سے یہ بدنامی خاندان راجپوت کی نسبت عائد کرے کیونکہ ایسے افعال زشت
 صرف ایک جزواونکی تواریخ میں واقع ہوئے ہیں خواندہ کو لازم ہے کہ اپنی نظر اوپر صفحہ تواریخ منور
 قلم اور وسوقت سے شروع کرے جب سنجی گیارہ صدی میں ترک وطن کر کے آیا تھا اور جب پڑ
 تاریکی ولایت یورپ سے اٹھتا تھا اور اوسی طرح چہرہ راجپوت کے روبرو سے بھی اٹھتا تھا تقابل دونوں کی

۱۳۵
 عادات اور طبائع کا کرے معلوم ہوگا کہ رئیس راجپوت اوں جملہ محاسن ذاتی سے وارستہ تھے جو مغربی شہزادوں
 کی عادات میں تھے اور یہ رئیس اونسے علمیت میں زیادہ تر تھے کوئی وقت ایسا نہ تھا جس میں یہ ہندو
 راجگان اپنے نام کسی فرمان پر نہیں لکھ سکتے ہوں بلکہ اکثر اوں میں کے خود فرمان تحریر کر سکتے تھے
 بلکہ اگر ضرورت ہوتی تو اوسکو حلیہ نظم سے بھی آہستہ کر سکتے تھے اور اگرچہ یہ خیال شاید جہانم کو سچا
 کم کرنے کے ترقی دیتا تھا مگر ہم پوچھتے ہیں کہ یہ جہانم کیا اصل روبرو اوں جہانم کے رکھتے ہیں جنڈل انجیر
 یورپ میں وقوع میں آتے تھے +

یہ بھی غلطی خواندہ کی ہے اگر وہ یہ نتیجہ نکالے کہ مورخین کو سے یعنی شاعر کچھ پر اسے نسبت جہانم راجگان
 نہیں دیتے تھے شاعر کا یہ شعر حبکا نام و بسو شلوک تھا ہر ایک امیر و غریب کی زبان پر ہے اوس سے
 برعکس اسکے ظاہر ہوتا ہے ایک شعر سچ بدنامی بخت سنگہ کے بابت قتل اپنے والد کے تحریر ہے اور
 ایک دوسرا گیت کا ہے جو اوسنے بدیمہ اوسوقت کہا تھا جب اسے سنگہ اور جے سنگہ امیر والہ کچھ کار
 دینی پوشکر پر کر رہے تھے اور ایسے کار میں خوش روزہ یعنی خور و نوش تکلفانہ نہیں ہوتا ہے غرض
 کہ ایک شب یہ دونوں راجہ اور اونسکے رفقا نہایت خوش بیٹھے تھے اور شاعر سے اونہوں نے کہا
 کہ کچھ بدیمہ کو جس سے خوشی کو ترقی ہو اوسنے استادہ ہو کر یہ شعر گوشگزار مستحضر جمع کے کیا +

جودہ پور اور امیر + دونوں تہا پرتھاپ + کورما مارا ویکرا + کامیج مارا باب +
 یعنی راجہ جودہ پور اور امیر گدی نشینوں کو خارج از گدی کر سکتے ہیں مگر کورما یعنی کچھواہہ راجہ
 امیر نے اپنے فرزند (شیو سنگہ) کو مارا اور کامیج یعنی راجہ راٹھور نے اپنا والد قتل کیا +

یہ الفاظ شاعر کے ہر ایک سامع کے دل میں موثر ہوا اور ہر ایک کی زبان سے مکر یہی نکلتا تھا یہ شعر
 غالباً نہایت سخت معاوضہ ان دونوں راجاؤں کے حق میں تھا اور ایسا کہی اور کوئی اونسے اس
 دنیا میں نہیں لیا گیا ہوگا اور یہ اخیر دنیا تک زبان زد خلایق رہے گا یہ زادہ طبع اوسی شاعر کرن کے
 تھے جو ہمراہ اپنے راجہ کے بمقابلہ فوج امیر حملہ میں شریک تھا +

اس بارہ میں بددعا اوس رانی اجیت کی بھی تھی جو سستی ہوئی تھی اور جس نے اپنے مالک کے ساتھ
 بروقت چتا پر چڑھنے کے یہ کہا تھا کہ قاتل کے استخوان ملک مارو سے باہر جلین اس پیشین گوئی
 کے بروے کا آئے میں جو قدر وہ لوگ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ ایسی عورت کو جو خود سستی ہو قدرت اعلیٰ

رتبہ بزرگان دین یعنی دیوانوں کے ساتھ منسوب کرتے ہیں تحریر تقریر دم و ہپین بخت سنگہ جو اس نے حکیم کے ساتھ کی تھی اور جسکا مذکور جلد اول میں ہے نہایت دلچسپ بطور کارنامہ شجاعت اور نیک نیتی کے ہے اور اگر اس پر خیال کیا جائے اور اسے کرنی ہو تو اس سے امور اس دوقح و نیوی کے اور ناپسندی راجحوت نسبت ایسے جرائم کے ظاہر ہوتی ہے +

باب سیر و ہم

گدی نشینی بچے سنگہ۔ بمقام میرٹھ ریونیو کا حاضر ہونا۔ دارالریاستہ میں جانا۔ رام سنگہ راجہ مخوج کا عہد نامہ ساتھ مرثیہ اور کچھواپہ کے کرنا۔ اشتعال ان سب سرکاری عہد نامہ کا۔ بچے سنگہ کا اپنی قوم کا بمقام میرٹھ جمع کرنا۔ طلبی اوسکی واسطے حوالہ کردیو گدی کے۔ اوسکا جواب۔ جنگ۔ شکست بچے سنگہ۔ خرابی راجہ پراہ چارائینیہ۔ تدبیر جنگ۔ بچے سنگہ کا تنہا رہ جانا۔ اوسکا فرار ہونا۔ تعریف شاعر۔ قلعجات کا حوالہ رام سنگہ کو ہونا۔ قتل حاکم فوج مرثیہ۔ معاوضہ قتل۔ اجمیر کا حوالہ ہونا۔ مقہور ہونا پرتہ کا۔ مرثیہ کا رام سنگہ سے علیحدگی اختیار کرنا۔ شعار بیاوگا راس امر کے۔ سادہ جو آیا۔ وفات رام سنگہ۔ اوسکی سیرت۔ بدانتظامی ملک ماروار۔ حکومت روسا راجہ۔ قاعدہ تہنیت بمقام جاگیر پوکرن۔ گستاخی رئیس بجانب راجہ۔ راجہ کا بھرتی فوج کا کرنا۔ یہ امر جدید باعث تزلزل قاعدہ جاگیر داری ہونا۔ راجہ کا واسطے کم کرنے قوت امر کے تدبیر کرنا۔ روسا کا سازش کرنا۔ کوردھن کیسچی۔ اوسکی نصیحت راجہ کو۔ عہد نامہ مصالحت آمیز فیما بین راجہ اور اوسکے رفقا کے برطرفی فوج نو ملازم۔ وفات راجہ کے گورو کی۔ اوسکے کلام پیشین گوئی۔ گریا کرم کرنا۔ ضرورت مقید کرنے رئیسوں کی اور انکی نسبت حکم قتل کا دنیا۔ دیہی سنگہ پوکرن والہ کا طریق خوف آمیز۔ اوسکے کلمات اخیر۔ خیالات نسبت اوسکے ناقص طریق انتظام کے۔ موقوفی قاعدہ حق فرزند کبر نتیجہ اسکے۔ سیٹل سنگہ کا مسلح ہونا واسطے عوض لینے قتل اپنے والد کے۔ اوسکا قتل ہونا۔ انداز قوت امر۔ اوٹکا بمقابلہ راہنزان جنگل کے جانا۔ امر کوٹ کا سندھ سے لینا۔ اور گودوار کا میوار سے ماروآر اور بے پور کا شامل ہونا بمقابلہ مرثیہ اور انکی شکست بمقام توٹکا۔ ڈسے پاٹن صاحب کا اول آنا۔ اجمیر کا پہلے لہنا راٹھوروں کا۔ جنگ پاٹن اور میرٹھا۔ اجمیر کا حوالہ ہونا۔ خودکشی حاکم۔ بچے سنگہ کی عورت داشتہ کا متنبہ کرنا مانسنگہ کا۔ اوسکی گستاخی سے روسا کا کنارہ کرنا۔ اور انکی تدبیر کرنی واسطے خارج کرنے راجہ کے۔ قتل عورت مذکورہ۔ وفات بچے سنگہ +

بجے سنگہ بے نسبت سالگی اپنے والد کی جگہ گدی نشین^{۱۳۴} ہوا اور اسکی گدی نشینی کو صرف شاہنشاہ نے نہیں بلکہ جملہ راجگان گرد و پیش نے منظور کی اور وہ بمقام سرحدی میرٹا گدی نشین ہوا بعد ازاں میرٹا میں آکر اسنے ایام غزاداری طے کیے اس مقام پر اسکے خاندان کے فروع سرخو یعنی بیکانیر اور کشن گرہ اور روپنا گرہ واسطہ تغیرت اور تمنیت کے آئے اس مقام سے وہ بجانب دارالریاستہ روانہ ہوا اور یہاں آکر جملہ رسوم موتا اور اپنی گدی نشینی کے اوس فیاضی اور عطایات کے ساتھ ادا کیے کہ امیدوار ذکی خواہش کو مالا مال کیا مرگ عمومی نے رام سنگہ راجہ خاج شدہ کو پھر موقع واسطے دوبارہ حاصل کرنے ورثہ کے پیدا کیا اور شراکت راجہ آمیر کی اسکے ایک عہد نامہ ساتھ مرٹہ کے منعقد کیا جسکی شرائط کی تعمیل سب حاکمان دکنی نے بقسم منظور کی بعد ازاں دکنی براہ کوٹا اور بے پور کے روانہ ہوئے یہاں رام سنگہ مع اپنے ذاتی ہمراہیوں کے اور ایک فوج جہاں آمیر کے شامل اسکے ہوا اور وہاں سے یہ سب واسطے مقام مقصود کے روانہ ہوئے کہ بجے سنگہ کو خاج از گدی کریں +

بجے سنگہ بھی آمادہ حملہ تھا اسنے اپنے ملک کے سواروں کو میدان میرٹا میں قائم کیا اور وہاں اس خیال سے کہ مداخلت غیر کو دفع کرے مرٹہ کے انتظامین رہا تاکہ فیصلہ دعاوی سخت جنگل کرے اس مقام پر شاعر بخوشی ہر فرقہ اور خاندان کا نام لکھتا ہے جو اسکی فوج میں شریک تھے اور زیادہ تر حوالہ جاگیردار تبادت کا کرتا ہے جو اس موقع پر سب سے آگے تھا مقام پوشکر سے جہاں فوج مجموعی جمع تھی ایک پیغام بنام بجے سنگہ آیا کہ گدی مارو واپس دے یہ پیغام جلسہ عام میں پڑھا گیا اور اسکے جواب میں سب نے باور بلند کہا جنگ جنگ یہ بایا یعنی آیا کون ہے جو ہم پر طعنہ زنی کرتا ہے اگر آسمان گرے گا تو ہمارے ماتہ بطور ستوفون کے ہو کر نہاری حفاظت کرینگے یہ لن ترانی راجپوتوں کی ہے جیاد کی تحریک ہوتی ہے اور اسنے فعل بھی کچھ اس سے کم نہیں ہوتے شمار میں فوج اونکی بہ نسبت راٹھوروں کے بہت کثیر تھی مگر وہ کچھواہہ کی کچھ اصل نہیں سمجھتے اور اونکی شجاعت کم متحمل کمکی دکنی فوج کی تھی جنگ نہایت سخت ہوئی اور شاعر ہر ایک کی تعریف حسب لیاقت اسکے انصافاً لکھتا ہے +

۱۳۵ اس عہد نامہ کا نام ملہوی یا مال تیر یعنی کاغذ مستحکم تھا جو ریش اسین شریک تھے یعنی جنوں نے اپنے دستخط اسپر کیے تھے اسنے ۱۴ ذیل میں درج ہوتے ہیں یعنی جھنگو جی سیندھیا اور ساننوجی بولیا دنتو پتل رانا پوریا اتوجیونت راو کا سوار چھو قوم جاوون چھو اپنوا بیلو جی ستھ سیندھیا ملتی تانتیا چنورا گئی بگیا گوسولیا جاوون ملایار علی فیروز خان پسر اسوقت میں حاکمان کلان فوج دکن تھے +

دو درازات اس جنگ میں ایسی ہوئیں جنہیں کی فوفا فوفا کا فی تہی کہ فتح و نصرت بچے سنگہ کی جب قریب
 ہونے والی تھی اس وقت بھی اسکو لیا اول فوج بچے سنگہ سے باز رکھے ایک کا مذکور جلد اول میں ہو چکا
 ہے یعنی بربادی سپاہ سلج پوش چارائینہ داران جو چیدہ گروہ راٹھور کی تھی اس طرح پرکہ وہ ایک حملہ
 ماکھ کر کے واپس فوج میں آئے تھے کہ اون پرگمان فوج اعدا کا ہوا اور چہرہ گریپ سے اونکو
 اڑا دیا گیا یہ غلطی ایسے وقت میں کہ شجاعت مرثہ کی متزلزل تھی درست ہو سکتی تھی مگر وہم نے
 اس بربادی کو شکون بد قرار نہیں دیا و حقیقت سیندھیا تیاری ترک میدان ٹوٹا تھا ایک روز
 گروش چنچ نے فیصلہ جنگ اس کے نصیب کیا اس بیان سے متلون فراہی راجپوت ظاہر ہے *
 راجہ کشن گزہ نے اپنے رشتہ دار روپا گزہ والہ سے اسکا علاقہ چھین لیا تھا یہ دونوں فروع
 خورو مار وار کی ہیں اور شاہنشاہ سے اسکو علاقہ ملے ہیں یعنی سرخو راجہ بنی مطیع کسی راجہ کے
 نہیں ساونت سنگہ رئیس روپا گزہ آیا باعث ضعف جسم یا عمر ضعیف کے بمقام ہند راجن جو رلب
 دریا سے جمن واقع ہے چلا گیا تھا اور وہاں سری کرشن جی کے آگے شکر گزاری ظاہر کی کہ اس کی
 ریاست کے چوٹنے سے وہ ترک سبج گیا اور اسنے چاہا کہ رئیس خرد کو بھی وہی ترغیب جناب
 شان و شوکت و نبوی دے اسکا نصائح کا جواب رئیس خرد نے یہ دیا کہ باپ جی یہ تمہارے واسطے
 بہتر ہے جسنے عمر کا خطا اٹھایا ہے کہ اس کے لذات بلاتا سفت ترک کرے مگر میں ابھی اون سے واقف
 بھی نہیں ہوا ہوں اس موقع کو غنیمت تصور کر کے اسنے ارادہ کیا کہ تماش کسی مضبوط کمان کی واسطے
 دوبارہ حاصل کرنے اپنے حقوق موروثی کے بہ سبب صرف راجہ جے دیوا کے ضرور ہے اور طریق
 اسکے وہ شریک سفر رام سنگہ ہو کر گیا اور فوج مرثہ لیکر واپس آیا جنگی فتح پر اسکی امید حصول ورثہ
 منحصر تھی اس وقت تذبذب میں آیا سرور مرثہ نے اس طرح رئیس خرد سے کہا اے سردار خرد سال
 تیرا ستارہ بخت ساتھ ستارہ رام سنگہ کے شامل ہے اور بخت اسکی یاری تہیں کرتا اب کیا کیا جائے
 اگر یہاں سے حرکت نہ کی جائے یعنی میدان جنگ سے علیحدگی اختیار نہ کی جائے گو وہ ناسمجہ بہ کار
 تھا مگر وہ اپنے ملک والوں کو اور انکی طبیعت متلون کو درباب امور توہمات کے خوب جانتا تھا
 لہذا اسنے اجازت حاصل کی کہ وہ ایک قریب کرتا ہے یہ کہہ کر اسنے ایک اپنے سوار کو واپس گرو
 فریق ثانی میں بھیجا جنگا زور بہت ان پر تھا سوار مذکور میتوت کے رئیس کے پاس گیا گویا اوس کی

۱۳۹
ہر اہی میں تھا اور اس سے جا کر کہا کہ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ یہ کس واسطے جنگ کرتے ہیں بھئی سنگھ تو
ایک گوشہ میدان جنگ میں مردہ پڑا ہے اور سکو ایک گولہ توپ کا لگ گیا مثل اس کے جسکا کام دن بھر کا
ہوتا ہے میتوں نے دیکھا کہ اونکا آفتاب غروب ہو گیا اور میدان سے فرار ہوئے اونکو دیکھ کر اور فرقہ بھی
اونکے پیرو ہوئے اور یہ خبر مثل آتش کے جو ہوا سے دوڑتی ہے سب میں مشتہر ہوئی گواہی ایسے قریب
اونسے اکثر ہوتے تھے اور اونکی تواریخ میں درج ہیں مگر راجپوت ہرگز اس سے ہوشیار نہیں رہتے لیکن یہ
دریافت نہیں کیا کہ یہ خبر صحیح ہے یا نہیں اور بھئی سنگھ جو اپنی فتح قریب تر چاہتا تھا اور مشغول کارزار تھا
تنہا چھوڑ دیا گیا تھے کہ اسکا ایک خدمتگار اور سواری کا گھوڑا بھی اس کے پاس نہ رہا راجہ مار وار جو صبح کو
حاکم ایک لاکھ راجپوتوں کا تھا اب واسطے اپنی حفاظت جان کے ایک گاڑی دو بلدہ کا یعنی جسمین دینر گاوا
لگے تھے مرنے والا ہوا *

ہر ایک فرقہ بنام اپنے اچھے جنگ آور ان کے چوتہ نہوایا کرتے تھے اور چونکہ اونکی جنگ ہاے باہمی میں
ہر ایک پیشہ قدم رکھتا تھا لہذا اکثر رئیسان نامی مقتول ہوئے شاعر مندی نسبت فوج لکھی کے بھی انصاف
بات سے نہیں دیتا خصوصاً نسبت قوم سکناوت ساکن میوار جنگی تلواریں مقدمہ اپنے راجہ کے داماد کے
بے میان ہوتی تھی اور نہ برجھی دکھنیوں کی بغیر تعریف کے رہی اور اسکی تعریف گویا اونکی اپنی تعریف ہے *
ساتہ شکست اس جنگ کے اور منتشر ہونے راجپوتوں کے مقامات مستحکم جلدی سر ہو گئے اور مقابلہ
رام سنگھ کا فتح نصیب ہوتا تھا اور مرٹھا علاقہ مارو میں پھلتے جاتے تھے مگر قتل قبیحہ نے اونکی ترقی کا انسداد
کیا اور مرگ جی آیا جسکے بسبب اسکی فوج بجائے لکھی ہونے کے خود فریق جنگ ہو گئی تھی با واز بلند معاوضہ طلب
۱۴ اسکا حال جلد اول میں درج ہے کتاب بھئی بلاس میں درج ہے کہ ایک زیدار کو جس نے اس صورت میں راجہ کو روٹی اور گورس کھلایا تھا راجہ نے
پانچ سو بیگہ اراضی معاف واسطے دوام کے دی تھی اور اسکی اولاد اب تک اوسپر قابض ہے *

۱۵ راجہ سنگھ رئیس کپاوت مارو دارکار رئیس مرتبہ دوم یعنی بعد راجہ اور قبل سنگھ رئیس سنساوت من رئیس کپاوت چیدہ رئیس تھے جنہوں نے
اپنے خون سے مہر وفاداری کی تھی مگر جلاوت اور آوت ملک کے اپنے اپنے درجہ سے شجاعت کے حصہ دار تھے *

۱۶ اسکا حال بیچ روزنامہ چواتی راقم جلد اول میں درج ہے بیان ہو چکا ہے کہ اسکا مفصل حال تاریخ بھئی بلاس میں لکھا ہے جس سے ہم اب
تخیر کرتے ہیں اس تاریخ میں بیان ہے کہ جی آیا نہنگام محاصرہ ہوا گیا تھا اور راجہ راٹھور نے اپنے بید سوچ مل نلے کو اس کے پاس بھیجا کہ جا کر
معالجہ کرے مگر بید نہ کرنے اول جانے سے انکار کیا اور کہا کہ تم اگر کوہ جا کر اسکو زہر دو تو میں تعمیل اسکی نہیں کروں گا اس پر راجہ نے کہا کہ

ہوتی اور معاوضہ یہ قرار پایا کہ اجیر اور نکو دیدیا جائے اور خراج ملک مارو خواہ جاگیر خواہ خالصہ قرار پائے جب یہ بندوبست ہو گیا تو مرٹھا کی فوج نے وہ نیکی بروئے کار لائی جو ایسی ملکی فوج کیا کرتی تھی یعنی انھوں نے رام سنگہ کو حوالہ دے کر بد نصیبی کے کر کے اس کے قلعہ پر قبضہ کیا جو باعث اس کے وسط راجستان میں ہونیکے حکومت اپنی اوپر کل راجگان ملک مذکور کے رکھتا تھا *

اس جواہر پارہ کے ساتھ جو اس زبردستی یا بھیدگی سے اپنے مقام تاج سے نکال لیا گیا تھا آزادی ماروار کی خطرہ میں پڑی یعنی اس تاریخ سے ماروار کی آزادی کم ہونی شروع ہوئی ماروار نے فی الحقیقہ صد ہاجلہ اور سرکشی ہنگامہ اور جرائم میں جو سب مثل ساوہ صفحہ تاریخ ماروار قبل اجیت سے شروع ہوئے تھے مصروف ہوئے تھے اور بقول شاعر دشمن کے جو اس موقع پر اسے کہتا ہے ذیل میں درج ہوتا ہے *

یاد گئے دن آوے بایا والہ ہیل

بھاگا تینوں بھوپتی مال خزانہ میل

یعنی نجات اور رنگ آپا کا وقت یاد رہے گا جب تینوں راجہ اپنے مال اور خزانہ چھوڑ کر بھاگ گئے تینوں راجہ مراد راجہ ماروار اور بیکانیر اور کشن گدہ ہے جو اس روز کی تباہی اور بے حرمتی میں شریک تھے *

جوان وارث روپنا گدہ نے اس فتح کے بسبب اپنا دعویٰ کر دنا اور انصافاً اس کا یہ دعویٰ رست اور درست تھا اور آپا کے پاس واسطے مبارکباد کے جا کر اپنی زبان میں یہ کہا آپ دیکھیں یہ سرسوں میں نے ہتیلی پر جاتی ہو یعنی اس جنگ کی فتح کو تحنم کے جننے سے نسبت دی مگر سردار مذکور کم لیاقت تھا اس واسطے کہ جب سیندھیا نے شکر گزاری میں کہا کہ اس کو فوراً روپنا گدہ پر قابض کرتا چاہیے اس نے جواب انکاری دیا اور کہا کہ یہ فعل حساب سے باہر ہو گا اول اس کے مالک رام سنگہ کے واسطے تجویز کرنی چاہیے جس کی فتح درحقیقت اس کا حصول مطلب ہوگی مگر جب وغانے اپنا کاروبار اور پرچی آپا کے کیا شبہ فوج مرٹھا کا جو نسبت راجپوتوں کے ہوا اس سے یہ سردار بھی بری نہیں رہا یعنی یہ بھی مشکوک ہوا اور تلوار ہر طرف کھچی اور پینا مبران فصلع اس سفیران پر بھی حملہ ہوا اور جو قبل از فرو ہونے اس ہنگامہ کے قتل ہوئے ان میں ایک راحت کو پر سنگہ رئیس کلان میوار کا تھا جو اس وقت منجانب رانا پاس مرٹھا کو سفارت میں

تم خلاف اس کے اگر چار روز میں آرام ہوتا ہو تو اپنی حکمت سے دو روز میں آرام کر دو تعجب یہ ہے کہ آپا نے بھی انکار اس کے معاملہ سے

نہیں کیا اور بید مذکور کی دوا استعمال کی اور شفا پائی *

آیا تھا۔ جی آپا نے دم واپسین میں بھی اس سردار کا تحفظ اور بریت کی تھی اور حکم دیا تھا کہ جو اس نے وعدہ درباب دوبارہ دلائے اوسکے ورثہ کے کیا ہے اوسکی تعمیل ضرور ہے لاش اس مشہور اور نامی حاکم فوج کی مقام طاوس پر جلانی گئی اور ایک سادہ اوسکی بنائی گئی اور جو لحاظ اب تک اولاد اوسکے دشمن کی اوسکا کرتی ہیں اوس سے ہم دلیل طاقت قیاح اور مفتوح کی حاصل کرتے ہیں *

یہ جنگ اون بائیس لڑائیوں کی اخیر جنگ تھی جنہیں رام سنگہ کو اپنی جان سے بھی دینے بیچ دوبارہ حاصل کرنے اپنی حرمت کے نقصان بدبختی اوسکی اخیر عمر کی نے اوسکے مزاج کی بلند ہمتی کم کر دی تھی اور اوسکی سابق خطاؤں کو فراموش کر دیا تھا مگر اوسکو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوا اوس نے مقام جے پور سے شائع میں جلائے وطنی میں وفات پائی اوسکا جسم بہت جیس اور طویل تھا اوسکی وضع ملائم اور ساتھ انکسار کے اور اوسکی طبیعت خطاپوش تھی اوسکا دل اچھا اور تسلیم یافتہ تھا مگر اوسکی طمع جسکا کہ حد و حساب نہ تھا باعث ناپسندی امرائے بلند طبعان ملک مارو کے تھی اور اسی وجہ سے وہ خرابی اور جلائے وطنی میں تاہرگ رہا یہ مقولہ عوام ہے کہ بیچ ظاہر داری اور نیک باطنی کے اجیت اعظم مہی رام سنگہ کے مقابلہ میں نہ تھا اور جو فریب تر غیب رئیس آسوب وہ کرتا تھا وہ اوسکے دورہ دیوانگی سے منسوب کیے گئے تھے اور یہ دورہ دیوانگی اوسکا باعث افیون ہوسکتا ہے جو وہ صغرنی سے روز بے اندازہ استعمال میں لاتا تھا مگر قطعہ فطر اوسکے قیوح کے دلاوری بے وسواس جو ہر موقع پر ظاہر کرتا تھا اوس سے اکثر شجاعان خاندان اوسکی قیمت کے شریک تھے خصوصاً شجاعان مرٹھا بسواری شیر سنگہ زیاہ جسکی یا وکار ہرگز راٹھور کے دلون میں محو نہیں ہوسکتی اور اوسکے رفقا گرم جوش میں جاگیر دار رئیس روپ سنگہ خاندان تپاوت کا بھی تھا جو خاندان اب فراموش ہوتا جاتا ہے اور جس شخص نے فیض روپ سنگہ نے بمقابلہ حملہ تدابیر کے فلو دی میں ثابت قدمی اپنی قائم رکھی تھی اور جس نے جب رسد کم ہو گئی تھی تو اپنے رفقا کے ساتھ شتران فوج کر کے کھائے تھے یہ مضمون بہت دل پسند مارو کی جو گیون کا ہے جو فاداری روپا کے اور اوسکے ہمراہیوں کے گیت اپنے رباب پر اونکی اولاد کے روبرو گاتی ہیں *

ہم درباب سیرت رام سنگہ کے شاعر منہدی کے الفاظ لکھتے ہیں جنہیں اوس نے رام سنگہ کو بمقابلہ اوسکے شریک دشمن کے لکھا ہے یعنی نصیب سبج سنگہ کے ہرگز ہمراہ رکاب اوسکے نہ تھا اوس نے کہی کوتی

لے ہمارے پاس اکثر دستخطی خطوط اس مشہور راجپوت کے درباب امور اس وقت کے موجود ہیں کیونکہ یہ وہی شخص تھا جس نے صلح اور عہد نامہ فیما بین راجہ مادھو سنگہ راجہ جیپور برادر زادہ میوار اور مرٹھا کو کرائی تھی اور اس وقت اوسکی غرض یہ تھی کہ جی آپا محاصرہ ناگور کا اٹھائے *

لڑائی نہیں پائی گواؤسکے ہمراہ لاکھ آدمی تھے مگر رام سنگ اپنی شجاعت اور طریق کار روانی سے جزوی آدمیوں سے فہمیاب ہوتا تھا +

مرگ رام سنگ علاج عام غمہاے مارواریا اوسکے راجگان کا تھا قوم مرٹھانے جسنے ایک مقام محفوظ اور استحکم رجوارہ میں حاصل کیا تھا تنازعات پیدا کرنے شروع کیے نتیجہ اوسکے مفید ہوتا تھا اور جب موقع ہوتا ہوتا وہ ملک میں دورہ تہلاش زرتخواہ دینا کرتے تھے بچے سنگ خرد سال اور ناتجربہ کار لا علاج ہو گیا تھا جنگل غارت کن اور صلح ہاے زیادہ تر مفر نے تمام خزانے بشیار جو اوسکے بزرگوں نے فراہم کیے تھے راگان صر کرانے علاقجات خالصہ بے ترد ہو گئے اور کاشتکاران منتشر اور پریشان تجارت باعث عدم اطمینانی اور عادات قبیلہ امرا جو ہر طرح اور ہر جگہ اپنا اپنا محصول مقرر کرتے تھے اور بعض اوقات کاروان کو لوٹ لیتے تھے کم ہو گئی تھی معہذا اوسکا دعویٰ رنجت زندہ تھا کہ راجہ کو بھجوری اس دست درازی سے جو اوسکے اصلی اختیار پر ہوتی تھی چشم پوشی کرنی پڑتی تھی اور اسوجہ سے اوسکا اختیار اور رعب اس قدر کم ہو گیا تھا کہ اوسکے محل میں بھی باقی نہیں رہا تھا +

امراے ماروار ہمیشہ ذی اختیار بہ نسبت لوگ مالک گردو پیش کے رہے وجہ اوسکی یہ ہو سکی مہے کہ وہ اول آکر جنگل میں آباد ہوئے تھے اور اونکا اختیار ہمیشہ بوجہ خاص حالات اوسکے اور خصوصاً اوس تکرار اور جنگ طویل الايام کے جو واسطے حقوق اجیت خرد سال کے بمقابلہ حکومت شاہنشاہ وقوع میں آئی تھی بروے کار آتے تھے ایک سبب اور بھی اسکا تھا جسکا فی الحال نتیجہ بد پیدا ہوا اور جو بوجہ قاعدہ تنہیت کو وقوع میں آیا +

جاگیر پوکرن فوج کو خسر و مگر قوی تر فرج خاندان چپاوت ہے راجہ اجیت کے فرزند دیبی سنگ کو متنبہ کیا استحقاق متنبہ کرنے کا جیسا ابھی بیان ہو چکا ہے منہر اور پر زوجہ متوفی اور کلان خاندان کے ہے کیون وہ اس استحقاق کو عمل میں لاتے ہیں جیسا اونھوں نے اس موقع پر کیا کسی تحریر سے ظاہر نہیں ہوتا مگر غالب کہ حسب خواہش اخیر رئیس متوفی جسکی خواہش یہ ہوئی کہ اپنے راجہ کے خاندان کلان کو موقع خوش دستیاب ہو کیونکہ اوسکا اپنا کوئی فرزند نہ تھا یا اسوجہ سے کہ جو کوئی قریب رشتہ دار دعویٰ دار تھا اونہیں قیامت ضروری سرداری خاندان ماروار کی تھی اگرچہ ایسی تنہیت جسوقت وقوع میں آئی یعنی جب پگری راجہ مرحوم کی اوپر سر راجہ حال پوکرن کے بندھی تو شخص متنبہ کو لازم ہے کہ وہ فراموش کرے کہ اوسکا کوئی اور اولاد

سوائے اسکے تھا جسکی جگہ وہ قائم ہوا ہی مگر ہم پہلا وقت خیال کر سکتے ہیں کہ معاملہ حال میں اسکا خیال قریب تخت جوا ورمواقع پر وہ فراموش کرتا اور اسکے دلپسیر وقت باعث تنازعات اسکے برادران بطنی اور اونکی اولاد کے بنا بر گدی مار و اہرجوم لانا تھا اس سے ایک اور صورت قواعد راجپوت کی پیدا ہوتی ہے جسے وہ اس فرزند کو (گویہ شریک کسی گناہ خلاف ریاست میں نہو) گدی نشینی سے خارج تصور کرتے تھے اسوجہ سے کہ وہ شریک جاگیر داران کے ہو گیا تھا مگر اولاد دوسری اور برادر کو چاک کو گوہ بھی متنبہ خاندان سر خود ایڈر میں ہو گیا ہے ضرورت وارث ماروار گردانتے ہیں بلکہ اسکو لازم آتا ہے کہ در صورت نہونے وارث کے وہ حاکم مقرر کرے اگرچہ اسکے ایک ہی فرزند ہوا اور اسکی جگہ وہ متنبہ دوسرے کو کرے ۴

چچاوت اس پر آمادہ ہوئے کہ اونکا اختیار اوپر راجہ اور ملک کے رہے اور دیہی سنگہ نے سازش ساتھ رہوا اور دیگر اقوام اس فرقہ کے واسطے اخراج اپنے ہم عصرون کے کی اونھوں نے اپنے گروہ میں سے سپاہی واسطے پہرہ اور تحفظ جسم راجہ تعینات کیے نصف اولن میں کے قلعہ میں رہے اور نصف شہر میں جب راجہ افسوس کرتا کہ حالت اسکے ملک کی تباہ ہے اور اقوام کو ہی غارت گری کرتے ہیں اور اسکے اپنے رئیس بدعت کرتے ہیں دیہی سنگہ پوکرن والہ جواب دیتا کہ تم فکر مارواری کیوں کرتے ہو وہ میرے خنجر کے میان میں ہے راجہ خرد سال اپنے غم والم کو اپنے برادر غیر بطنی جگونا مے سے کہہ کر اپنے دل کو خالی کرتا تھا یہ شخص صاحب حزم اور تجربہ تھا اور یہ صفات وہ اپنے راجہ کے دل میں ممکن کرتا تھا غلط نمائی اور بظاہر اسکی تدابیر سے اتفاق کرنے سے اسنے صرف نفع شہرہ اونکا نہیں کیا بلکہ اونکی سست طینیت کا فائدہ اٹھا کر اونسے اس امر کی اجازت ہی صرف حاصل نہیں کی کہ ایک گارد سپاہ بند ہی کا واسطے حفاظت شہر کے ملازم رکھے بلکہ اونکی بسر قوت کی بھی منظوری حاصل کی اور یہ اسوقت تک کبھی نہیں ہوا تھا کہ فوج تنخواہ دار بھرتی کیجاسے اس سے ہماری یہ مراد نہیں ہے کہ راجگان راجپوت کسی اور فوج کو سوائے جاگیر داری فوج کے نوکر نہیں رکھتے تھے اونکے پاس اور فوج راجپوت کی بھی نوکر رہتی تھی مگر وہ سپاہ زمین پایا کرتی تھی اور اسوقت تک اونکے نوکر سپاہی تنخواہ دار نقدی کے نہ تھے یہ گروہ عاریتی یعنی دوسرے ملک کے صرف پیادگان کے تھے اور وہ کچھ قواعد انگریزی سے بھی واقفیت رکھتے تھے اور اونکی بڑی اوپر

۱۵ یاد ہوگا کہ ابد وہ مقام ہے جسکو وہ برادر سیوچی نے فتح کیا تھا ۴

۱۶ اسکا حال ہم شہر و انساب بنا کر تحریر کریں گے اور زیادہ تر فائدہ مقصور ہوگا اگر ملک حکم اس معاملہ میں فیصلہ کرنے کا حاصل ہو ۴

اوسکے لائق سواران کے اونھون نے جنگ مرٹھامین بہ نقصان کثیر معلوم کی تھی یہی وجہ دربار اوسے پور اور جے پور میں بھی باعث ترغیب اس امر کے اختیار کرنے کے لیے ہوئے اور یہی ایک وجہ قوی تر نسبت عام بدینتی کے جو بعد شکست سلطنت کے وقوع میں آئی تھی واسطہ تزل جاگیر داری پچ راجپوتانہ کے ہوئی تھی اس سپاہ میں پوربیا راجپوت سندھی اور عرب یار و سپاہی تھے اونکو حکم خاص راجہ سے ہوتا تھا مگر متوسط اہلکاران ملکی ریاست کے اور وہ اوسکے سپرد حبلہ کار ہائے عظیم و جلدی کے کرتے تھے اس طرح یہ ایک حد فاصل درمیان راجہ اور اوسکی رعیت کے ہو گئی اور اسی وجہ سے محمود سوکر باعث تکرار و نزاع ہوئی اسی طرح دیگر ریاست ہائے نے بھی اس فوج کے لیے تدابیر کیں اور اگرچہ وجہ ہر ایک ریاست کی ایک ہی تھی یعنی انسداد بلکہ معدومیت قوت رئیسان جاگیر دار کی مگر ہر ایک جگہ یہ فائدہ اوس سے مترتب نہیں ہوا مان مگر کوتاہی جان میں اچھی آراستہ پلاٹن اور ایک سو فرب توپ فسطی جاگیر داران سے قائم کی گئی ہیں ۔

پھر جانب تاریخ نویسی رجوع کی جاتی ہے وہاں ہائے یعنی پسرہائے نے سات سو سپاہ جمع کر کے اور اوسکے اخراجات رئیسان سے لیکر اونکو باہر کے کام سے منتقل کر کے دروازہ ہائے قلعہ پر تعینات کیا اس طرح راجہ کچ ایک متابعت گروہ مختلف سے رہا ہو کر اپنے بھائی اور دیوان فتح چند سے صلاح اس امر کی کیا کرتا تھا کہ کس طرح بہبودی اور انتظام دوبارہ قائم کیا جائے اور راجہ خرچ کی طرف سے استعداد تنگ تھا کہ وہاں ہائے اوسکا بھجوری اپنی والدہ کے پاس گیا اور اوسکو وراثت خود کشی کی دیکر پچاس ہزار روپیہ جو روپیہ اوسکی حقیقت رانی راجہ چل کتھو اوس سے طلب کی اور لیے اور ایسا گھوڑوں سے ملک خالی ہو گیا تھا کہ اوسنے بہ بھجوری اپنے سواران کو (جو پیادہ پانہیں چل سکتے تھے) گاریوں پر سوار کر کرنا گور لے گیا اور وہاں بحیلہ تنبیہ اقوام کو ہی اوسنے ایک فوج آراستہ کی اور اتواپ دیوار ہائے شہر سے اوتار کر اوسنے اس فوج بے سامان کے ساتھ بخلاف کوہی سرحدی کے کوچ کیا اور فتح نصیب ہو کر وہاں سے مراجعت کر کے قلعہ تہل نگری پر حملہ کیا اس سے اوسکا مافی الضمیر بخوبی واضح ہو گیا اور جملہ جاگیر داران مار و اندیشہ ناک ہوئے اور بمقام برسل پور جو با فاصلہ بیس میل دارالریاستہ سے واقع ہے واسطے اپنے تحفظ کے جمع ہوئے ۔

وہاں ایک راجپوت غیر فرقہ کا تھا جسکی شجاعت اور وفاداری اور نیک چلنی نے بخت سنگہ کاغیرزا اوسکو کروا تھا جتنی وقت نزع بخت نے اوسکی سفارش اپنے فرزند سے کی تھی گورہن کھچی سے جسکا نام آخر تاریخ ریاست راجہ مذکور میں بہت مشہور ہو گیا تھا راجہ خرو سال نے درخواست کی کہ وہ اوسکے رئیسوں کو

سرکشی کرنے سے باز رکھے اور سنے موافق اسے اسیل^{۱۲۰} راجپوت کے اپنے راجہ کو اصلاح دی کہ اون ٹیوٹکی عزت اور آبرو پر اعتبار کر کے وہ تنہا اونکے پاس جائے اور خود گفتگو کرے اور خود قبل راجہ کی روانگی کے اونکے پاس گیا تاکہ اونکو زیادہ استقبال راجہ کرے طلوع آفتاب کے وقت گوردھن بہقام سرکشان کے پہونچا اور جا کر اونسے اونسے کہا کہ تمہارا راجہ تمہاری نمک حلائی پر اعتبار کر کے اونکے پاس آتا ہے اور اونسے کہا کہ باہر جا کر اوسکا استقبال کریں مگر کسی نے اوس کا کہنا سماعت نہیں کیا اور نہ اوسکی گفتگو پر عمل کیا اسی عرصہ میں راجہ ناخواندہ اور نامشکور یعنی کوئی اوسکا شکر گزار بھی نہیں ہوا اونکے مقام پر وار ہوا چونکہ راجپوتوں کے ہر ایک کام میں اعتبار اور اعتماد ہوتا ہے لہذا گوردھن ہلک لفظ بھی متامل نہ رہا اور اپنے مالک کو سید باخیمہ رئیس رہوا میں جو رئیس کلان ماروار کا تھا لے گیا یہاں سب جمع ہوئے اور خاموش تھے کہ راجہ نے خود قفل خاموشی توڑا اور کہا کہ میرے ٹیوٹ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ؟

چمپاوت نے جواب دیا کہ ہمارا راجہ ہمارے سب گروہ ایک ہی بلندی یعنی مرتبہ رکھتی ہیں اگر دوسرا ہوتا تو وہ ہمارے کے اختیار میں تھا اسکے بعد تکرار طول طویل بمیان آئی سلوک آئندہ اور عادیہ گذشتہ ہوئے آخر کار راجہ نے دراندہ اور تنگ ہو کر یہ کہا کہ کہوں شرائط پر تم بھرا نیا اتفاق کرو گے اس پر شرائط پیش ہوئیں

اول - دباہائے کی فوج برطرف کیجائے

دوم - پٹہ جات جاگیر داری اونکے سپرد کیے جائیں

سوم - دربار قلعہ سے شہر میں قائم ہو

اب کوئی موقع سوائے اسکے نہ رہا تھا کہ یا تو نزاع باہمی پیدا کیجائے یا منظوری ان شرائط کی دی جائے اور شرط اول جو مقدم تر تھی یعنی برطرفی سپاہ زبون جو راجہ راجپوت کے جسم کی محافظہ قاعدہ تھی فوراً عمل میں آئی اور شرط اول اور آخر میں راجہ کچھ متعجب یا ناراض نہیں ہوا مگر شرط دوم نے بنیاد اوسکی حکومت کی قطعہ کر دی یعنی راجہ کو وہ اختیار اور استحقاق عزیز یعنی اختیارات و عطا کر دینا حاصل نہیں رہا یہ سہری مصالحت جو ہو گئی تو رئیسان ناراض منتشر ہوئے بعضے اپنی ریاست کو روانہ ہوئے اور چند اوت رئیس ہمراہ راجہ دارالریاستہ کو گئے اس امید پر کہ اونکے پہلے اختیارات چھوٹے راجہ اور ملک پر تھے پھر حاصل کریں

اس طرح ہر امر جاری رہا جب آتارام گروہ سبجے سنگھ کا بستر تارضت پر گرا اور جو وہ ہمیشہ اوسکی خبر کو آتا تھا

۱۲۶
 گورقرب المگ اوسکو یہ کہتا کہ تم خوش رہو جب میں مرنے کا تو مجھے نکالیں تمہاری اپنے ہمراہ لیجاؤ گا آخر کیا
 گورقرب کو فوت ہوا اور اس کے کلام کی تعبیر جو منبر لہ مشن گوتی متصور ہوتا تھا وہاں سے لڑکی راجہ نے بظاہر
 نہایت افسوس اپنے گورو کے مرنے کا کیا اور اسکی عزت افزائی کی نظر سے ایک حکم جاری کیا کہ اوس کے
 کر یا کر م قلعہ میں کیے جائیں اور رانیان بہ بہانہ اوسکی لاش کی تعظیم کرنے کے محلات سے آئیں اور اپنی سپاہ
 اور ہمراہی ساتھ لائیں یہ موقع ایسا تھا کہ اگر شبہ بھی ہوتا تو بھی اوسکا وہم نہ کیا جاتا اور جگہ رئیس گورو کے
 کر یا کر م میں شامل ہونے کو گئے جیسے وہ زمین پر جو ہار میں کٹا ہوا تھا اور گردا گرد کوہ جو داکے ہے چڑھی
 دل دی سنگہ کا یکا یک گھبراہٹ اور اوسنے کہا کہ یہ دن منحوس معلوم ہوتا ہے مگر اس کے جواب میں کلمات خوشامد
 بیان آئے یعنی آپ ستون ملک مارو کے ہن کون آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکتا ہے قصہ وہ آہستہ
 آہستہ ہر ایک مقام سے چلے جب تک وہ نقارہ دروازہ تک پہونچے یہ دروازہ بند تھا رئیس رہوانے کہا
 کہ دغا ہے اور اپنی تلوار کھینچی اور کار مرگ شروع ہوا اکثر قتل ہوئے اور باقی مغلوب یہ مقیدی اوس کے اونکی قسمت
 کا حال پیشین کہتی تھی مگر مثل اصل راجہ پوتوں کے جب دہا ہی نے اوسے کہا کہ وہ قتل کیے جائیں گے
 اونکی اخیر درخواست یہ تھی کہ اونکی جان تلوار سے لیجائے اور نہ ناپاک گولی سپاہ تھا ہمارے مورخ یہ نہیں کہتا
 کہ یہ درخواست اونکی منظور ہوئی یا نہیں مگر تین رئیس ان کلان چپاوت مع اجیت سنگہ رہوا والہ اور دیہی سنگہ
 پوکرن والہ اور رئیس ہر سولا اور چتر سنگہ رئیس کپاوت کیسری سنگہ چندرین والہ وارث بنج اور رئیس رول
 جو اوس وقت جاگیر دار کلان اوداوت کا تھا اپنی قسمت کو پہونچے مگر دم واپس دیہی سنگہ کا حال قابل
 بیان کے ہے باعث اوس کے خاندان راجہ سے نمونے سنگے اوسکے خون سر نہایا مگر اوس کو
 پیغام مرگ ایک مرتبہ ان افیون میں بھیجا جب وہ اوس کے پاس پہونچا اور نیز حکم راجہ کہ وہ زندگی سے
 جدائی اختیار کرے اوس سے کہا گیا دیہی سنگہ اپنا عمل مٹی کے طرف میں کرے گا ہمارا پیالہ طلبائی لاؤ
 اور ہم بخوشی اسے نوش کریں گے مگر یہ اخیر خواہش رئیس اوسکی جب نامعلوم ہوئی تو اوس نے اپنا سر دیوار قید خانہ
 سے پھوڑ ڈالا اور قبل اوس کے وفات پانے کے کسی بڑے رحم شخص نے یہ کہا کہ اب وہ میان خبر کا کمان ہے
 جس میں ملک مارو اور بند تھا اوس نے یہ مختصر جواب دیا کہ وہ سیالائی کر میں بمقام پوکرن ہے *

بیان ایک نقارہ کہتا ہے جکی آواز پر رئیس وغیرہ بار میں طلب ہوا کرتے ہیں اور اس دروازہ تک راجہ مصنف کے استقبال کے
 آیا تھا جب وہ اجنب گورنر جنرل ہند تھا *

یہ ایک متوحش قربانی ایسے آدمیوں کی بیچ قائم رکھنے حکومت کے تھی جنہوں نے اپنے جسم بیچ تخطا اپنے ملک کے جان سے خالی کر دیے تھے مگر ہر دل غزنی کامل تھی جو مقابلہ بدعت شخص غیر کے ہو تو بھی جرم خلافت سلطنت کے قیوج کم نہیں کر سکتے اور نہ اس کے معاوضہ میں کمی کر سکتی ہے اس حال میں کہ جب باعث ضعف قوت راجہ امراسے مغرور اور خود سر ارادہ زیر کرنے اپنے راجہ کے رکھیں یہ وہ طریق ہو جس طرح معاوضہ لیا گیا تھا جس سے دل متوحش ہوتا ہے اور جس سے بوجہ دیگر دلائل کے بدنامی فریب وہی کی انصافاً طریق رویہ راجپوت میں ہو سکتی ہے مگر جو ہم اس میں غور کریں تو ہلکے وجوہ اس خیال کے بطلان کرنے کے حاصل ہوتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ راجپوت جرم فریب اور جرم خلافت سلطنت کو ناپسند کرتے ہیں مگر وہ لوگ جن میں راجپوت پسر اور جسے اونکو کام پڑتا ہے اکثر باعث ترغیب ضروری ایسی قربانی کے واسطے اپنے تخطا کے ہوتے ہیں اور یہ نتیجہ اونکے سورا نظام کا ہے ورنہ یہ فعل نہ اچھا تعلیم میں سکھایا جاتا ہے اور نہ اذکی عادات کے موافق ہے +

نزاع دوامی فیما بین امر اور راجہ کے جو ایک نتیجہ زبون مجمع جاگیر داران کا ہے ملک ماروار اور نیز ملک میوا میں بیٹ لطف ہو جانے اس سنگ بادشاہی قرار دادہ یعنی حقوق فرزند اکبر کے نہایت ترقی پر تھی مگر ہر حال میں امر خلافت رسم و رواج کرنا گویا خود حق ولیعہد ریاست اور خواہش مخوفی پوری کے تصدق کرنا کسی ملک دنیا میں وہ حکم خدا یعنی حرمت والدین کی کرنا بہتر راجپوتانہ سے واضح نہیں ہوتا ہے اگر اس ملک کی تواریخ میں ہم دو دلائل قبیحہ اس سے اخراج کرنے کے دیکھتے ہیں تو ہم دلائل کثیر رشد فرزند کی کہ بیچ قوم چوندا میوار والہ اور چپا ماروار والہ میں دیکھتے ہیں جنہوں نے وہ حکومت ترک کر کے جواز رو سے پیدائش کے اونکو کرنی تھی اطاعت بجائے حکمرانی کے منظور کی ہے صرف بوجہ تعمیل رضا پر جسکی محبت نسبت ثمرہ عمر ضعیفی کے زیادہ تر تھی اور یہ امور فروتنی بشکل اعتبار میں آسکتے ہیں اور اس لاغر ضانہ حرکات سے اونکے جانشین اس رتبہ اعلیٰ کے و عہد ار ہو سکتے ہیں جو کو قرین قیاس ہو مگر خیال میں نہیں آسکتا اور جو کثرت معاوضہ سے قائم رہ سکتا ہے وہ اپنا استحقاق باعث بزرگ ریت ہونیکے اس امر کا بیان کرتے ہیں کہ وہ صلاح کار یا تعلیم دہندہ اپنی راجہ کے خصوصاً عمر صغر سن میں ہیں اور اس دعویٰ سے اپنا استحقاق پیدائش ترک کر کے یہ مشہور مثل سنجو دینی زبان پر لاتے ہیں کہ باٹ یعنی تخت کا مالک میں ہوں راج کا مالک وہ اور اس استحقاق کی نسبت محبت کرنے ہیں کہ ہر موقع عطیہ زمین پورا اس

مشورہ کیا جائے اور پسند پر اوسکے ہاتھ کے دستخط ہو اگرین (اسکا حال جلد اول میں درج ہے) یہ تحقیق محتاج ہمیشہ کی کوشش راجہ کے واسطے اوسکے مقابلہ کے تھے اور اس غرض سے راجہ نے ایک رقابت یعنی رشک اور حیدر علی کو قوت جاگیر داران ہم مشورہ کے پیدا کیا اور اس طرح قوت کو تقسیم کیا اس تقسیم قوت کو اگر راجہ عقیل ہو تو اپنے مطلب کے موافق کر سکتا ہے مگر یہ حیدر بھی باعث کمی اختیار راجہ بیج ملک ماروار کے نہیں ہو سکتا تھا اور نہ طریق حال تنہا فرزند راجہ بیج طاقت دار جاگیر دہر کے اگر والد کش فرزند ان اجیت راجگی کو بیج نگاہ اپنے مغرور اور ہمیشہ آمادہ جاگیر داران کے کم رتبہ نہ کر دیتے جو جاگیر داران بیج جنگ ہارے مابعد میں جو بعد قتل اجیت وقوع میں آئیں کبھی مورد الطاف اور کبھی مصدر بدنامی و صورت اتفاق یا معاملہ و عہد از قلم نصیب راجہ کے ہوئے اس زبون داغ بدنامی سے ہر ایک قباحت جو بعد از ان اس خاندان بلند مہمت پر عائد ہوئی اور نیز بربادی عقیدہ فرمان برداری ہمہ تن جو اس تواریخ کے اوائل ایسی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے منسوب ہوتی ہے اور اس کینہ تک اوس سے وہ تنازعات فیما بین راجہ و امرا پیدا ہوئے ہیں جو منہج باخراج اور خرابی راجہ اور ضبطی اور جلا سے وطنی اور قتل امیران ہوئے ہیں۔ اس مضمون کو ختم کر کے کہا جاتا ہے کہ رام سنگھ کی بیماری نے اوسکے تاج کو کھویا اور وہ تاج اوسکے جانشین کے سر پر بے آرامی کے ساتھ رہا لہذا اوسکو کوئی صورت محفوظ رہنے کی نظر نہیں آئی مگر وہ سختی اور بدعت جسکا بیان اوپر ہوا ہے گو اس حرکت سخت نے اوسکو عرصہ قلیل کے واسطے آرام دیا مگر کلمات و موالسین رئیس کو پرین اوسکے گوش میں ہر وقت صدا دیتے تھے یعنی خنجر رئیس مذکور کی کمر میں ہے اور یہ خیال اوسکے خواب کو مدت دراز تک جب تک حال ریاست مغذذب رہا منقص کرنے تھے بلکہ مرگ نے اوسکی تلخی سے نجات دی *

وصیت برائے نام چپاوت کی جنگل میں اوسکے فرزند کو بمقام پوکرن پہونچائی گئی اور جس شتابی سے اوس دی گئی اوسی چپتی اور چالاک سے سیلانے تمیل اوسکی کی یعنی اوسنے بسر داری اپنے رنقا کے واسطے لینے معاوضہ کے کوچ کیا اور اول اوسنے ارادہ تاخت و تاراج کرنے اور جلا دینے پالی کا جو ایک مقام تجارت کا تھا کیا اس میں ناکام ہو کر وہ ایک دوسرے پر دولت شہر علاقہ لینے بلوارا واقع لونی پر چارم ہوا اور یہاں دونوں امر لینے اوسکا ارادہ معاوضہ اور زندگانی ختم ہوئی جیسے اوسنے حملہ کیا اور زینہ شہر پر لگا دیے کہ دو گولی اوسکو لگیں جنھوں نے اوسکو اوسکے رشتہ داران مرحوم کے پاس پہونچا دیا اور دوسرے روز

اوسکی خاک نے ریگستانی تہ زمین سونے کو سفید کیا *

کچھ عرصہ کے واسطے تراع اور تکرار باہمی کا انسداد ہوا بدعت اور زیادتی کم ہوئی تجارت پھر رو بہ شگفتگی لائی اور یہودی دوبارہ زندہ ہوئی مورخ کا بیان یہ ہے کہ رعایا کو اغیت حاصل ہوئی اور شیر اور بکری کیجا پانی پیتے تھے بچے سنگہ نے تدابیر بہتر واسطے حاصل کرنے و فاداری رئیسوں کے عمل میں لائے اور اون کو مصروف رکھا کہ دوسری جانب اوسکو فرصت توجہ کرنے کی نہوا دے فوج کشی اور بے قاعدہ گروہ جنگلی یعنی اقوام کہوسا اور صحرائی کے کی جسکے باعث اوسکو مقابلہ ساتھ سندھ کے راجہ برائے نام کے رہا اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ قلعہ امرکوٹ جو کبھی یعنی کلید گھاٹی سندھ کی تھی اور جواب بعید تر مقام مقبوضہ ماروار ہے فتح ہوا اوسنے نیز کمی بیچ ملک جیلپیر کے جو سرحد شمالی اور مغربی پر اوسکے علاقہ کے واقع ہے کی یعنی اوسکا بھی کچھ علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا مگر جس قدر اوسنے علاقجات فتح کئے اون میں نہایت عمدہ علاقہ زریز گو دوار کا تھا جو اوسنے راجہ میوار کا فتح کیا یہ علاقہ جو مساوی الجمع کل ملک مارو کے ہے قدیم راجگان مندور سے قبل راٹھوروں کے چھینا گیا تھا اور قبضہ سسودیا والوں میں قریب پانچ سو برس کے رہا اور جب تنازعات باہمی وقوع میں آئے تو رانائے اوسکو زیر حایت بچے سنگہ کے رکھا اوسوقت سے وہ میوار کے قبضہ سے جاتا رہا *

ملک ماروار میں کئی سال تک امن وامان رہا جب کوشش ہائے مرٹھانے جو دوبارہ ٹوٹ کے اور فتح کر نیکی وہ کرتے تھے راجپوتوں کو ایک مرتبہ پھر مجبور کیا کہ وہ باہم اتفاق واسطے تحفظ اپنے انتظام ملک کی کریں اسوقت میں پرتاپ سنگہ نامے ایک راجہ علوہمت اور چالاک گدی نشین امیر تھا سمت ۱۸۲۳ (۱۸۲۳ء) میں اوسنے ایک قاصد بچے سنگہ کے پاس اس مراد سے بھیجا کہ وہ بھی اتفاق اوسکے ساتھ بخلاف دشمن عامہ راجپوتانہ کے کرے اور وعدہ کیا کہ وہ خود فوج کشی بسر وادی فوج شملہ کے کر گیا جنگ تو نگا وقوع میں آئی اور اوس میں شجاعت راٹھور ہر طرح روشن ہوئی تو اعد جنگ سے قطع نظر کر کے اودھوں نے جلیج پلوتن ڈمی باٹن کے کیا اور تو نچانہ والوں کو اونکی توپوں پر قتل کیا اور سیندھیا کو یہاں تک مجبور کیا کہ اوسنے صرف میدان جنگ ہی نہیں چھوڑا بلکہ اپنے تمام علاقہ مفتوحہ سے دست بردار ہوا (اس جنگ کا حال مفصل جلد اول میں درج ہے) بچے سنگہ نے اس فتح سے قلعہ اجیر دوبارہ حاصل کیا اور اوسکی کمک کو بیکار گردانا مگر عقل سیندھیا اور لیاقت ڈمی باٹن نے اس نقصان کا

معاوضہ جلد حاصل کیا لیکن چار سال کے عرصہ میں رفعِ مذمت کی واسطے مرہٹاؤ اور سقندر فوج کو ساتھ حملہ کیا کہ ہندوستان کی کسی جنگ میں اس قدر سختی اور اس کے دیکھنے سے تعجب ہوتا تھا سمت یہ مہم ۱۸ مین (۱۷۹۷ء) جنگا سے مین پائن اور میرتا کو واقع ہوئیں جس میں دیوی راجپوت کو شجاعت ظاہر ہوئی مگر مقابلہ قواعد انگریزی اور سامان ہتھیار کے اور جان فریب اور دشمن بھی معدوم نہ تھی بسو وہوئی نتیجہ اسکا یہ پیدا ہوا کہ ساٹھ لاکھ روپیہ خراج فوج کشی کا دنیا پڑا اور جو ہندو زرخیز ملک سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا لہذا اسباب مال ہر جگہ فرق ہوتا تھا اور اول سطح بھایا دیو گئے۔

مقام اجمیر جسے چند روزہ فتح تو لگا کے سبب سرکشی اختیار کی تھی پھر ایک مرتبہ اون کے حوالہ ہوا اور واسطے ہمیشہ کے ماردار سے علیحدہ کیا گیا جب دیوی پائن صاحب نے اسکو گھیرا تو حاکم وفا وار دہرم راج نامے نے بخوف بدنامی سپرد کر دینے جگہ کے یا نا فرمانی حکم طلبی راجہ کے ہیراپس کر کھا لیا اور یہ کہا کہ راجہ سے کہہ دو کہ اپنی وفاداری اس طرح ظاہر کر سکتا ہوں یعنی میں میرے مرنیکے دکھنی لوگ داخل اجمیر ہونگے۔

اختیارات نامہ جو رسم و طریق دربار اور پر قوم کے رکھتے ہیں ہر جگہ مقبول ہیں بیچ حکومت مقررہ دوامی کے تھے ایک روک اوپر اختیارات اور بد وضعی دربار کے دربارہ قبول اور لیاقت کے رہتی ہے جو اونکے حیطہ سے باہر ہوتی ہے مگر ان ریاست ہائے خرد میں ایسی روک کوئی نہیں معلوم ہوتی اور حکم تبدیلی اور کاروبار کا تخت سے لینے راجہ سے دیا جاتا ہے آئین اقوام لطیف وحشی یعنی جن میں وحشیوں کی نسبت کچھ تمیز نیک و بد ہوتا ہے جسکی رو سے عیاشی اور زنا کاری جائز ہے ہندوستان میں بادشاہان با فرنگ یہودی سے تا بوقت بچے سنگہ ماردار والہ کے جاری تھا اور اس کے نتیجہ ہائے ملکی بھی ویسے ہی تھے یعنی املاف حق وارث ذی حق بمقابلہ وارث یعنی اولاد عورت محبت دار کی اخیر عمر راجہ مارو کی بیچ محبت ایک زن اسوال کے مصروف تھی اور وہ اسکی وہی عزت کرتا تھا جو ایک منکوحہ رانی کی ہوتی ہے بدنامی یہاں تک اسکی مشہور ہے کہ وہ اسکی محبت میں ایسی حرکات کرتا تھا جو لائق مرتبہ راجہ کے تھے یعنی وہ عورت اسکو اپنے روبرو سے پاپوش کاری کر کے نکال دیتی تھی چونکہ اس نالائق محبت نے بد نظمی ملک مارو

۱۷۹۷ء یہ دہرم راج راجپوت تھا بلکہ سکوی قوم سے تھا اور ایک اہلکار ملکی اگرچہ یہ ایک امر تعجب کا اور شاذ ہے کہ اقوام تجارت پیشہ مغربی ہند کے دراصل راجپوت ہیں اور جیسے انھوں نے جین مت اختیار کیا اس وقت سے یعنی راجہ ہیم برار کے وقت سے نام اور پیشہ سپاہ گری ترک کیا اس راجہ کا نام تحریات چتور میں مذکور ہے (دیکھو جلد اول اور یادداشت) یہ ایک بزرگ راجہ مان کا تھا اور اس کا سمت ۱۷۹۷ء (۱۷۹۷ء) اس سے ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی قبل شائع کے ہوئی تھی۔

کو سب مرتبہ پہنچایا اور چونکہ اوسکے نتائج بیاعتجا ذکر کرنے کا عمدہ گدی نشینی سے ہمیشہ منجر جرائم اور جنگ باہمی کے ہوئے ہیں جس خرابی میں اب تک یہ بد نصیب ملک بیجان اور سرگردان ہے ہم یہاں تک اوس کا بیان مفصل کرینگے گو وہ دلچسپ بھی نہوگا کہ وہ لوگ جسکے سپرد فیصلہ تنازعات اس خاندان کا جواب بھی عمدہ ہی ہوگا واقفیت تصفیہ واجبی کرنے کی پیدا کرین اور آگاہ ہوں کہ اس سے کشت و خون دوا می پیدا ہوتا رہا ہے *

راجہ جیت کے چودہ فرزند تھے

دی سنگہ	راسو	اند سنگہ	بخت سنگہ	بجے سنگہ
جو خاندان لوکرین میں مشتبہ ہوا تھا	جو خاندان جابرا واقع علاقہ مالوا میں مشتبہ ہوا تھا	جو خاندان ایدرین مشتبہ ہوا تھا	بجے سنگہ	رام سنگہ

سردار سنگہ	گمان سنگہ	بہوم سنگہ	شیر سنگہ	ساونت سنگہ	ظالم سنگہ	فتح سنگہ
جسکو ہم نے قتل کیا	مان سنگہ	بہیم سنگہ	جسے ہنگو کو شمشیر کیا	سور سنگہ	بطن رانی بیوار سے ذی حق وارث بجے سنگہ	بہوم سنگہ سے چھوٹا ہوا

(جسے انحقاق سخت کیا)

ایسا مفتون بجے سنگہ اس پاسبانی عورت پر تھا کہ جب اوسکی محبت کا ثمرہ یعنی ایک لڑکا اوسکا مر گیا تو اوسنے اوسکی گود اپنا اصلی نبیرہ مان سنگہ دیدیا اور اس تنہیت کے جائز کرنے کو اوسنے اپنے امر کو حکم دیا کہ نذر مبارکبادی اس وارث ماروار کو دین مگر اون مغرور امرائے اس نذر دینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ ایک عورت غلام یعنی داسنہ کے فرزند کو اپنا مالک قرار نہیں دے سکتے اور راجہ کو مجبوری دوسرے کے نام اوسکو متنبہ کرنا پڑا۔ وہ عورت پاسبانی خوش ہوئی کہ اوسنے اس طرح اپنا مطلب حاصل کیا تھا اوسے مان سنگہ خدو سال کو قلعہ جہا لور کو روانہ کیا مگر اوسکو اندیشہ اس امر کا ہوا کہ شاید شیر سنگہ جکا وہ متنبہ کیا گیا تھا اس عورت کی حکومت جائز نہ رکھے اوسنے اوسکو دوبارہ طلب کر لیا اور عورت مذکور نے ملازم واسطے پرورش اس راجہ آئندہ ماروار کے رکھے محبت بجے سنگہ اور گستاخی اوسکی عورت کی باعث نا اتفاقی جدید ہوئی اور

جملہ فرقہ بہ مقام مالکسی جمع ہوئے کہ مشورہ کر کے اسکو خارج از گدی کریں *
 راجہ کو پہلی تدبیر رئیسوں کی بلا لینے کی یاد تھی لہذا بچے سنگھ اونکے مقام پر چلا گیا اور جب وہ اوسے صلح اور آشتی
 کر رہا تھا جلد اپنے نزدیک وہ اس امر میں کامیاب ہونے کو تھا کہ رئیسان سرکش نے رئیس راس کا جسکا پہرہ
 قلعہ میں تھا لکھا کہ وہ بھیجیم کو لیکر آئے رئیس مذکور نے اوس عورت پاسبانی کو اطلاع دی کہ راجہ اوسکو بہ مقام قیام
 یاد کرتا ہے اور پہرہ راجہ اوسکے ساتھ جانے کو موجود ہے اسطرح وہ اپنی سپاہ سے جدا ہوئے اور جب وقت
 بالکی میں سوار ہوئی اوسی وقت کسی شخص نے ایک ایسا صدمہ اوسے مارا کہ وہ مر گئی بعد ازاں اوسکا مال
 و اسباب فوراً ضبط ہوا اور رئیس راس بھیجیم کو جسکے خیمے شہر کی سرحد پر بجانب ناگور تھے ہمراہ لیکر روانہ ہوا
 اگرچہ اسے وہاں قیام کرنے کے وہ مقام قیام رئیسان سرکشان پر چلے جانے تو اوسکا وہاں پہونچنا
 اور بچے سنگھ کا خارج از گدی ہونا ایک مرتبہ ہو جانا مگر راجہ کو بھی اوس وقت اسکی اطلاع ہوئی جو وقت رئیسوں
 کو ہوئی تھی وہ فوراً واپس چلا گیا اور یہ امیدوار اوسکے ہاتھ لگا اوسنے اوسکو راضی کرنے کے واسطے بطور
 پرورش یا مدد خرچ اضلاع سوجت اور سیوانو عطا کیے اور اوسکو قلعہ سیوانو کو روانہ کیا اور اپنے فرزند اکبر ظالم
 کی رنجش رفع کرنے کو جسکی پیدائش کی حق کا اتلاف اوسنے اس نالایقی سے کیا تھا اوسنے اوسکو خوش
 کرنے کو زریر ضلع گودوار عطا کیا اور خفیہ یہ حکم دیا کہ اپنے بھائی بھیجیم پر حملہ آور ہوا اور گو بھیجیم اسکی اطلاع
 بروقت ہوئی تھی اور اگر وہ چاہتا تو آپ کو آمادہ مقابلہ اپنے عمومی کے کرتا مگر اسپر بھی اوسکی شکست ہوئی
 اور اوسنے بہ مجبوری فرید سے خط جان کی اور بہ مقام پوکرن پناہ گیر ہوا اور وہاں سے جیلگیر کو چلا گیا *
 اس جنگ و جدل میں راجہ بچے سنگھ کی ریاست کم ہو گئی اوسکے رئیس روہسہر کشتی لائے اوسکے فرزند ان اور
 بغیرگان باہم جنگ آور ہوئے اور جو ایک شے باعث اوسکی حیات کی تھی وہ اس زبردستی اور خرابی کے ساتھ
 اوس سے جدا کی گئی پس اس غم و الم سے بچے سنگھ نے باہ اسارہ سمت ۱۸۵۰ء بعد اکتیس برس حکمرانی
 کرنے کے وفات پائی *

باب چار و ہم

راجہ بھیجیم کا قابض گدی پر ہونا۔ پریشان اور منتشر ہونا اوسکے ہمعصر ظالم سنگھ کا۔ بھیجیم کا تباہ کرنا جملہ
 دعوی داران گدی کا سوائے مان سنگھ کے۔ محصور ہونا بیچ جالور کے۔ قلعہ سے باہر واسطے رسد کے آنا۔
 راجہ مان کا ایک گروہ کا سردار ہونا۔ اور اندیشہ گرفتاری میں پڑنا۔ رئیس رہوا کے سبب بچنا۔

راجہ بھیم کا اپنے امرا کا مارا ض کرنا۔ اذکا ہار وار سے چلا جانا۔ جاگیر بیچ پر حملہ ہونا۔ جھالور کا قریب
 سپرد دشمن ہو جانا۔ مرگ اتفاقی راجہ بھیم۔ اوسکی وجہ غالب۔ بدیا لوگ یعنی ہوشیار آدمی جو گرد
 راجہ کے رہتے ہیں۔ گدی نشینی راجہ مان۔ سرکشی سوانی سنگہ لوکرن والہ۔ سرکشی چپاسنی۔ اظہار حمل
 رانی راجہ بھیم۔ مشورہ ساتھ راجہ مان کے۔ ولادت پسراں بعد مرگ پدر۔ اوسکے نتیجہ ہائے بدیع ملک
 رجوارہ کے۔ پیدائش فرزند۔ اوسکا خفیہ لوکرن کو روانہ کر دینا۔ اور اوسکی پیدائش کا حال خفیہ رکھنا
 نام اوسکا دھونکل رکھنا۔ راجہ مان کا اظہار پاسداری بلا غور کرنا۔ چپادوت کا علحدہ ہونا۔ پیدائش
 فرزند راجہ بھیم کا مشہور ہونا جو بعد مرگ راجہ پیدا ہوا تھا۔ رئیسوں کا راجہ مان سے کتنا کہ مراتب مجوزہ مشورہ
 پورا کرے۔ والدہ کا انکار و دعویٰ فرزند۔ رئیس لوکرن کا دھونکل کو نپاہہ بھی سنگہ کتھری والہ ہیں
 بھیجنا۔ سوانی کا اظہار اپنی سازش خفیہ کا۔ راجہ مان کا تنگ ہونا دربار امیر اور میواڑ سے۔ اوس کا
 دھونکل کو جیلور لیجانا۔ اور اوسکا راجہ مار وار منظور اور بیشتر ہونا۔ اکثر روسا کا حمد اوسکا ہونا۔ راجہ بیکار
 اوسکا جانب دار ہونا۔ فوجوں کا میدان جنگ میں جمع ہونا۔ کینہہ پن ہو کر کا جس نے راجہ مان کو
 چھوڑ دیا۔ افواج کا قریب آ جانا۔ راجہ مان کے رئیسوں کا اوسکو ترک کرنا۔ اوس کا ارادہ خود کشی۔
 اور ترغیب سے فرار ہونا۔ اوسکا جوہ پور حاصل کرنا۔ تیاری تحفظ۔ بسبب جملہ رشتہ داران کے
 مشتبہ ہونا۔ اور منع کرنا کہ وہ حفاظت قلعہ کی نہ کریں۔ اوسکا شریک شکر کا ہونا۔ جنھوں نے جوہ پور کا
 محاصرہ کیا تھا۔ شہر کا قبضہ میں آنا اور لوٹا جانا۔ تکالیف محاصرین۔ میرخان کی حرکات سے تفریق
 درمیان میں ہونا۔ اوسکا مار وار سے فرار ہونا۔ تعاقب اوسکا کما تیرجے پور کا کرنا۔ جنگ۔ فوج جیلور کی
 تباہی اور شہر کا محاصرہ ہونا۔ ناامیدی راجہ۔ محاصرہ جوہ پور کا اٹھا لینا۔ بیس لاکھ روپیہ دانٹے
 محافظت جانے جیلور کے دینا۔ مال مغرورہ جوہ پور پر دست اندازی راٹھور۔ اور کچھو اہوئے جسے چھین لینا
 اوسکا۔ میرخان کا فوکری راجہ مان کی قبول کرنا۔ اور جوہ پور جانا ساتھ چار رئیسوں راٹھور کے۔
 خبر مرگ سبجے شک بہت جلد اوسکے بنیرہ بھیم کے پاس بمقام جیلور بھیجی گئی بیچ عرصہ جو بیس گھنٹہ کے
 وہ وار جوہ پور ہوا اور سید با قلعہ میں جا کر گدی پر بیٹھ گیا جب اوسکا طبیعت یعنی دوسرا دعویٰ ارگدی جبکا
 استحقاق موروٹی تھا اس شتابی اور جالاکسی سے خبر میرتا دروازہ پر مقیم تھا اور منتظر اوس وقت نیک کا واسطے
 قبضہ کرنے کے تھا مگر یہ وقت نیک اور ساعت سعید نہیں آتی اور اول خبر بھیم کی گدی نشینی جوہ کے

باشندگان شہر کو اوس آواز نقارہ سے دیافت ہوئی جو اوس کے دوسرے دعویدار نے شہر سے جاتے ہوئے
 بجایا تھا اسکا تعاقب مقام ہلدرا تک ہوا اور سپر حملہ ہوا اور اسکی شکست ہوئی اوسنے جا کر اودیو پور میں
 پناہ لی جان رانائے اوسکا وظیفہ معقول مقرر کر دیا اور اوسنے اپنی باقی عمر نوشت و خواند میں ہارن جرن کی
 اسکی مرگ عین جوانی میں اسطرح ہوئی کہ وہ ایک رگ اپنے ماتے سے کھولتا تھا اور رگ مذکور کٹ گئی اور خون
 بند نہوا اور سیلان خون سے مر گیا یہ شخص نہایت لیسق اور شجاع سپاہی تھا اور شاعری میں بھی کم نہ تھا *
 اسقدر نصرت مند ہو کر راجہ بھیم نے قرار دیا کہ کوئی ملاقات رنج افرادہ نہیں کرے گا یعنی ایسے شخصوں کے
 ساتھ ملاقات کرے جنکی ملاقات سے کچھ رنج پاتا سب بیا د آوری حرکات زبوں و مجرمانہ سے پیدا ہو اور
 چاہا کہ وہ دراصل راجہ ہو گو از رو سے استحقاق کے نہو مرگ نے اوسکے تین عموی کو اور اوسکے والد کو قبل
 اس معاملہ کے اٹھالیا تھا مگر منور دو شخص زندہ تھے ایک تو شیر سنگھ جنہ اوسکو متنبہ کیا تھا اور دوسرا
 سردار سنگھ جو دعویدار گدی تھا سردار سنگھ قتل ہوا اور شیر سنگھ کی آنکھیں نکلائی گئیں جسکے بعد عرصہ قلیل میں
 یہ بھی اپنا سر پھوڑ کر مر گیا ایک سور سنگھ بھی زندہ تھا جو اولاد بچے سنگھ میں سب سے زیادہ عزیز تھا اوس کا
 دعویٰ قوی اوسکے حق میں سم ہوا اور یہ بھی قتل کیا گیا *

صرف ایک دعویدار خاندان راج ملک مارو سے باقی رہا جو محل آرام بھیم تھا یہ شخص مان تھا جسکو عورت
 داسی نے متنبہ کیا تھا یہ شخص قلعہ جالور میں اوسکے حیطہ امکان سے باہر تھا اگر بھیم کے خیر اوس تک
 پہنچ سکتے تو بھیم صرف تنہا جو ایک شاخ درخت مثل والد تھا باقی رہتا کوئی اوسکا اور وہ کسی کا نہ تھا اور
 وہ ایک آلہ دست قدرت میں ہوتا جو زمین کو اس درخت بذنبیب سے پاک کرتا پھر سب اولاد بھی سنگھ
 کی کائیٹا بود ہو جاتی اور اوسکی رکھ ہوا میں اورتی اور کوئی سماوہ تعمیر بطور یادگار اونکی بنتی اور خاندان ایدر ایک ارث گدی بنتا ہوتا
 لہ میراویب اوشادیا تکیان چند زمانے جو دس برس میرے ساتھ رہا بیان کرتا تھا کہ اوسنے علم اور خصوصاً علم شعر خوانی جس میں وہ
 عدیل اور مثل اپنا اوسے پور میں نہیں رکھتا تھا ظالم سنگھ سے سیکھتا تھا *

لہ درمیان اکثر خطوط و تخطی راجگان راج پوتانہ بنام راجگان مہوار جو مجھے دیے گئے ہیں میں نے ایک خط و تخطی جے سنگھ امیر والا دربار سنگھ
 جو وہ پوروالہ جو سمت ۸۴۷ یا ۸۴۸ء کے تحریر ہوا تھا ایسا تعجب افزد کیا کہ اوسکا تجربہ حرون بھوت میں نے
 تمہ کتاب ہذا میں نیز ایک تحریر کیا ہے مجھے بادی النظر میں اوس سے یہ دریافت نہیں ہوا تھا کہ اوس سے ثابت کیا جاتا کہ اسے سنگھ کا ارادہ
 یہ تھا کہ سب خاندان والوں کو سوا سے اپنی اولاد کے جھون نے جرم قتل واند کیا تھا گدی سے محروم کر دے مگر شجرہ جو باب اسبق کے

اور استحقاق مشتبہ دہونکل کے جو مشہور اور بعد مرگ پدر فرزند کلیہ مقتولان بھیم کا تھا نسبت گدی اجیت کے پیش نہوتے جسکے سبب ایک دوسرا ترابع خونی درمیان اولاد وجود کے پیدا ہوتا *

اول سب دعویداران گدی کو جو اس کے اختیار میں تھے قتل کر کے بھیم نے قصد کیا کہ اس باقیماندہ عویداً کو بھی جو جھالور میں ہے اپنے قبضہ میں کرے مگر محاصرہ اس مستحکم مقام کا ساتھ اسکی جاگیر داری فوج کے اور سپاہ بے آئین تنخواہ داران کے ایک امر مشکل تھا اور گویہ راہی اوپر اسی سبب سے کامل نہیں ہوتی تھی مگر اس میں بھی مان اکثر شکست کھاتا تھا اور بذریعہ علامات کے اس کے شرکاء کے ساتھ اتفاق کر کے خالصہ اراضی کو واسطے اپنی بسر کے لوثا تھا اس قسم کے یورش غارتگری میں ایک مرتبہ جب اوسنے ارادہ غارت کرنے پالی کا کیا قریب تھا کہ وہ نہایت پریشانی اٹھاتا بلکہ قتل ہوتا یعنی وہ جب واپس آتا تھا تو اوپر حملہ ہوا اور چونکہ مان اکثر تعلیم تنہا پایا کرتا تھا اور وہ صرف اسی سبب سے نوشت و خواندگی زیادہ رہتی تھی بہ نسبت ورزش سواری وغیرہ کے وہ اس دار و گیر میں گھوڑے سے گر گیا اور گدھ قمار ہو جاتا اگر رئیس رہا اسکی مدد کرتا اور اس رئیس نے اسکو اٹھا کر اپنے ساتھ گھوڑے پہ بٹھالیا اور سلامت لیکیا اور بان کی زندگی صرف بوجہ فساد رئیسان جو مہم کے تھے باقی رہی گدی نشینی متنازعہ فی ہمیشہ منجر بحکات زبون ہوتی ہے اور بھیم جو نہیں جانتا تھا کہ روسا کا کسی طرح زیر ہو کے رہے سب ہوشیاری مثل رام سنگہ خارج شدہ کے رکھتا تھا اوسنے اونکو دھمکایا جو فہمہ دا

آخر میں وجہ اس سے واضح ہو گا کہ اندر سنگہ ایدر والد جسکے نسبت بھی زندہ رہنے کی اجازت تھی برادر کو چک اسکا تھا جو مشتبہ اس خاندان میں ہو گیا تھا *

۱۵۵ دہونکل سنگہ جو بعد مرگ بھیم کے پیدا ہوا تھا اور جو اخیر شخص اس نسل والد کش سے ہے خواہ وہ حیل ہو یا مشتبہ مگر گدی سے علیحدہ اسکو رکھنا چاہیے اور اصل خون یعنی اولاد راٹھور جو بیوجی اور جو دا او جسوت اور اجیت سے چلے آئے ہیں ایدر سے لا کر گدی جو اپر قائم کرنا چاہیے یہ طریق اور کارروائی عام پسند ہوگی بہشتنار اونکے جو خود بین لوگ ہزارہ اس غیر معتبر فرزند بھیم کے ہونکے یا بہشتنار رئیس پوکرن کے جو اپنی اور اپنے جد کی نزاع کے واسطے جکا عوض اوسنے اب تک نہیں لیا ہے پاسدار اسکا ہو گیا ہے ایک تفصیل اون واقعات کی جو انکی تواریخ سے لکھے گئے ہیں اور ادون پر آسے اشخاص اور خیالات وجہ ہیں جسے خرابیان پھر اصل کے قائم کرنے کی پیدا ہیں اونکے خیال میں آئینگی اور وہ شکرانہ اس حاکم کا بیدار کر نیگی جو اپنا کارخط کو انجام دیکر بنیاد فساد و دوا می رفع کر کے اونکو ایک راجہ اصل خون کا ہم کر دینگے اور اس اجہ کی سبطا عیادہ فرمانبرداری بدل کرینگے اگر اس امر کو اتفاق میں شبہ ہو تو اول یہ معاملہ سپرد پنچایت کیا جائے اور پنچایت میں انجان ملک مثل راجہ بیوار راجہ امیر راجہ گوما بوندی جیسلمیر وغیرہ ہوں مگر وہ شریک پنچایت نہ ہوں جب کارشتہ بذریعہ شادی دہونکل سنگہ کے ساتھ ہو *

۱۵۶
محاصرہ کے تھے کہ وہ اوکو نرگاوان بجائے گھڑوں کے سواری میں دیکھا یہ طعنہ سکر سب رئیس سوختہ ہوئے اور مقام گنورا کو جو جاگیر کلان گودوار میں ہے چلے گئے مگر وہ دونوں ایسے ناراض اور تنگ آگئے تھے کہ جب اوکو مان نے طلب کیا تو وہ اس کے پاس بھی نہ گئے بلکہ ملک چھوڑ کر گودنواح کی ریاستوں میں جا کر رہ گئے لہذا اکثر جاگیر میں ضبط ہوئیں اور نیچ پر جو اصل مقام اوداوت کا تھا حملہ ہوا اور بارہ مہینے کے بعد جس عرصہ تک اس کا تحفظ رہا قبضہ میں آگیا اس کے تمام بروج جنگی سمار کیے گئے اور نصرت مند فوج نے جو خاص کر تنخواہ تھی محاصرہ چھالور کی جا کر مدد کی +

بیاخت جلائے وطنی اس کے جانب داروں کے اور بوجہ کمی آمد رسد جب شہر پائین پر قبضہ دشمن کا ہو گیا تھا کوئی امید مان کی باقی نہیں رہی تھی تھوڑا آٹا غلہ کثیف لینے موٹا ناچ کا اس کے قلعہ کی سیاہ واسطے باقی رہ گیا تھا اور اب وہ یہ خیال کرتے تھے کہ جا کر حاضر ہو جائیں کہ ایک تحریر طلبی مان میں منجانب ایک حاکم فوج دشمن کے آتی مضمون یہ تھا کہ تم لینے مان اب راجہ ہوئے اور ہمارا کام خدمت گزاری کا ہے ہمارے مقام قیام میں چلے آؤ اسی روز (کاٹک سووی دیوچ سمت ۱۸۶۰ ماہ دسمبر سن ۱۸۶۰) بعد گیارہ سال کے حفاظت قلعہ کی جب اس کی رسد کم ہو گئی تھی اس کے دوست جلائے وطن ہو گئے تھے اور مرگ خواہ گرنگی یا تلوار سوا نیوالی تھی کہ یہ خبر آئی کہ راجہ بھیجیم نے وفات پائی یہ امر حقد و خلاف قیاس تھا اوس قدر مبارک تھا اول قابل اعتبار تصور نہیں کیا گیا اور پیغام تابعداری حاکم فوج بنام مان بنام نہادر راجہ گوہرہ ایک تحریر دیوان اندراج کی تھا مگر اس پر اعتبار اس وقت تک نہیں ہوا جب تک گورو دیوانہ مقام قیام فوج سے واپس نہیں آئے اور انھوں نے صداقت اس خبر فرحت اثر کی نہیں کی انھوں نے کہا کہ ایک موٹو چھ لینے بدلت تمام فوج میں نظر نہیں آتی یہ سکر راجہ وہاں گیا اور اس کی تعظیم مثل راجہ راٹھور ہوئی +

یہ مشہور ہے کہ آتارام گورو کے جانشین نے جو بچے سنگہ کی خرابیوں کو اپنے ہمراہ دنیا سے لے گیا تھا یہ پیش گوئی اس وقت میں کی تھی جب مان سنگہ نہایت اتر حال میں مبتلا تھا کہ اس کا نصیب بلند ہوگا کس وسیلہ یا سبب سے راجہ بھیجیم کے گورو نے اپنے ملکی جام جہان نما کو درست کیا تھا ہم کو معلوم نہیں مگر پیشین گو گورو اور کب لینے شاعر ہندی اور نجومی اور حکیم اور جملہ ہڈیاوان لوگ جو ہمراہ راجگان کے

۱۵۷
یہ علامت ماتم کی کل ہندوستان میں ہے اور جس کے موٹو نہیں ہوتی ہے اس کے سر کے بال دور کیے جاتے ہیں اور بعض وقت اور موقع پر دونوں تراش دیے جاتے ہیں +

۱۵۷
رہتے ہیں اور سوت نہایت خطرناک ہمراہ راجہ ہوتے ہیں جب ماورای اونکے اپنے پیشہ اور علمی امور
وہ اپنے شکون وغیرہ سے پیش گوئی کے مجاز متصور ہوتے ہیں *

بروز پنجھی ماہ مگسریغے آگن سمت ۱۸۶۰ (سنہ ۱۲۷۷) راجہ مان اپنے اندیشہ ہائے گوناگون سے رہا ہو کر
سجے سنگہ کا بیج اوسکے اغراض اور معاملات نزاع میں جانشین ہوا وہ گدی ملک مارو پر بیٹھا مگر تھوڑے
عرصہ میں جبائیس پوکر نے ریجیدہ ہو کر بجلاٹ راجہ عداوت گزین ہوانام اس مغرور رعیت کا جو قوت میں
اول مرتبہ پر تھا گو درمیان چپاوت کے درجہ ثانی رکھتا تھا سوائی سنگہ تھا جسکے پاس اب وہ میان خنجر کا
تھا جسکے ساتھ نصیب ملک مارو کا تعلق رکھتا تھا اگر عہد معاوضہ کا پورا کرنا نیک ہے تو سوائی سنگہ نہایت
نیک آدمی دنیا میں تھا خنجر دی سنگہ کی جو سیلا کو دی گئی تھی وہ کوئی حالی اسلحہ اوسکے نبیرہ سوائی سنگہ کے
ہاتھ میں تھا بلکہ ایسا تھا کہ اوسکو سوائی سنگہ نے راجہ مان کے گروہ پر ہنگام گدی نشینی اوسکے سے تابقت
مرگ آویزان رکھا تھا فوراً بعد گدی نشینی راجہ مان کے سوائی مع اپنے رفقا کے مقام چپا سنی میں چلا گیا
جو مقام دارالریاستہ سے قریب پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہان سامان سرکشی تیار ہوا اوسنے
ریسون کو کہا کہ راجہ بھیم کی رانی حاملہ ہے اور اوسے یہ اقرار نامہ بتفہیم لکھا لیا کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ گدی
جو دار پر بیٹھے گا یہ مشورہ کر کے وہ سب ایک گروہ ہو کر دارالریاستہ میں آئے اور رانی حاملہ کو قلعہ سے نکال کر
ایک دوسرے محل میں جو شہر میں تھا اپنی حفاظت میں رکھا ماورائے اسکے اونھوں نے ایک جلسہ مشورہ
کا منعقد کیا جس میں راجہ بھی موجود تھا اور راجہ نے یہ وعدہ کر لیا کہ اگر اولاد نہ پید ہوگا تو وہ اوسکو
ولیعہد ملک مارو کا منظور کرے گا اور ناگور اور سیوانو اوسکو بطور جاگیر دیگا اور اگر دختر پیدا ہوگی تو
اوسکی شادی راجہ دھوندار سے کیجاگی *

پیدائش بعد مرگ پدر ہمیشہ ان ریاستوں میں باعث نا اتفاقی ہوتی ہیں اور ایسا اولاد بلا تفاوت کسی گروہ
سے بدنامی اولاد مشتبه ہونے کی اٹھاتا ہے اور یہ ایک مقولہ بلکہ بجائے ضرب المثل کے ہے کہ اولاد ذکور
اسم قسم کا ایسی ہی حالت اشتباہ میں پیدا ہوتا ہے ایام معہودہ میں اس رانی کو فرزند پیدا ہوا مگر اوسکی
والدہ کو جانڈیشہ نسبت اوسکی امنیت کے تھا لہذا اوسنے اوسکی پیدائش کو اور نیز اوسکے فرقہ کو مخفی
رکھا یعنی نہ تو اوسکی پیدائش مشہور کی اور نہ یہ کہ لڑکا یا لڑکی ہے بلکہ اوسکو ایک ٹوکری میں رکھ کر ایک معتبر
ملازم کے ہاتھ شہر سے باہر بھیج دیا اور وہاں سے وہ فوراً سوائی سنگہ کے پاس بمقام پوکر نہ پہنچایا گیا

۱۵۸
 اوسنے اوسکا نام بدین دھونکل رکھا دھونکل سے مراد اوس لڑکے سے ہے جو واسطہ فساد برپا کرنے اور
 نزاع پیدا کرنے کے پیدا ہوا ہو مشہور ہے کہ اوسنے دو برس کے عرصہ تک اوسکی پیدائش کو نہایت مخفی
 رکھا اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ وہ اور عرصہ تک بھی مخفی رہ سکتا تھا اگر راجہ مان حالات گذشتہ کو فراموش کرتا
 اور انصاف عدل کے ساتھ کیا کرتا جو یہ راجہ اوس علو ہمتی سے ماری تھا جو عادت شاہنشاہ فرانس بری جہاں
 کی تھی جسے معاوضہ تقصیرات شاہ توارکالینا اپنی حقارت میں تصور کیا تھا اس راجہ نے اون پر جہرانی کرنا
 اور اون کا اعتبار کرنا جنھون نے اوسکی اعانت جالور میں کی تھی اور اونکو ناپسند کرنا جنھون نے باطاعت احکام
 اپنے راجہ کے اوسکی خلافت وزری کی تھی پیش نہاد خاطر رکھا ایسے رفقا میں صرف دو رئیس نامی اوس کے
 رشتہ دار اور فرقہ کے تھے اور باقی بہٹی راجپوت تھے اور ایک گروہ اون نے یہی فقیروں کا تھا جنکو بشوئی
 کہتے تھے اور جبکہ منست اور حاکم کا نام قائم واس تھا ۛ

بعد منتفی ہونے دو سال کے سوائی نے اس امر کی اطلاع اپنے رفیق رئیسان کو دی اور انھوں نے
 راجہ مان سے کہا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے اور ناگور سیوانوا و سکودے اوسنے وعدہ ایفا سے وعدہ کا
 کیا اوس صورت میں کہ اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ یہ لڑکا اصلی اولاد اپنے والد کا ہے خوف جان
 محبت مادری پر غالب آیا اور رانی نے جو جوہ پور میں تھی اس لڑکے سے انکار کیا جب اوسکا جواب الکاری
 رئیسان مذکورین کو تحریر ہوا تو تھوڑے عرصہ تک اسکی گفتگو موقوف ہوئی اور رئیسان کی کچھ غرض ظاہر
 میں باقی نہیں رہی خصوصاً اس وجہ سے کہ رانی کے وضع حمل کی خبر بروقت نہیں ہوئی تھی ۛ

گو سوائی نے منع اپنے ہمراہیوں کے بظاہر موافقت کی اوسکا ارادہ اختیار کیا گیا تھا مگر بجائے
 رجوع باسلحہ کرنے کے اوسنے ایک تدبیر صائب عمل میں لائی جسکے نتیجہ کا اوسکو خیال تھا مگر جو باعث
 اوسکی خرابی اور بربادی کا اور آزادی ملک کے تلف ہونے کا ہوا اور ملک بیگانہ کے قبضہ میں آگیا جو
 مابین ہر ایک طریق اور مذہب اور عقائد میں اوسنے تھے اول فعل اوسکا یہ تھا کہ کوئی زیادہ قوی ترکی

۱۵۹
 یہ دشمنوں کے اوسکا کہہ میں اور اونکو گوسائین کہتے ہیں جیسے اکثر فرقہ فراقہ میں جو شیو کو پور پتھر میں یہ لوگ برائی نہیں کرتے
 اور یہ دونوں فرقہ بعض وقت بمقابلہ ہر یک آجاتے ہیں تو اوسنے اپنے مذہبی عقائد کی تکرار میں اکثر جنگ سخت اوسکے درمیان میں واقع
 ہوتی ہے میلہ ہر دو زمین ہکو سپاہی ہیں کے واسطے تحفظ امنیت کی اوسوقت سے رکنو ٹپتی ہیں جب قریب بیس برس کا عرصہ ہوا ان
 دونوں فرقوں میں جنگ سخت ہوئی تھی یہاں تک کہ شاید ایک فرقہ جنگ میں نابود ہو جاتا یہ راجتان کے مذہبی فرقہ کے سپاہی ہیں ۛ

خاطمت اور جانب داری نہ سبت پوکرن والہ کے حاصل کرنی چاہیے اور بضمانت چتر سنگہ بھٹی کے آونے
 نپاہ اسجے سنگہ کھتری والہ کی لی جوشنیا واٹی کا ایک رئیس کلان تھا اس مہین کامیاب ہو کر اوس نے
 ایک خفیہ سازش کی جس سے اوسکا فن فریب و دغا بھی کم اوسکی شجاعت سپاہیانہ سے ظاہر نہیں ہوا۔
 راجہ بھیم مرحوم نے درخواست رانا سے میوار سے واسطے اوسکی دختر کے کی تھی مگر قبل ازاں اسے
 رسوم اولین اوسنے وفات پائی چہاوت نے یہ امر کافی واسطے بنیاد اپنی سازش کے کافی منظور کیا
 اوسنے تدبیر سے ترغیب خود پسند جگت سنگہ راجہ جیپور کو دی کہ وہ درخواست کرشنا بانی کی کرے جب یہ
 سب امور شادی طے ہوئے رسوم شادی سجاوٹ چار سوار سپاہ کے اودیپور کو بھیج گئی تو سوائی نے
 راجہ مان کو اطلاع دی کہ یہ نہایت بے حرمتی ہوگی اگر راجہ آمیر اپنی منوبہ کو لیجائے کیونکہ وہ منسوب
 ملک مارو سے ہوئی تھی اور نہ اوسکے ساتھ جو کوئی اوسپر معینہ جائے یہ چارہ فوراً خلق سے اوتر گیا اور
 حکم کبیر یعنی فوج جاگیر داری کے جمع ہونے کا صادر ہوا مان نے فوراً تین ہزار سوار جمع کیے اور اوس کو
 شریک فوج تنخواہ دار ہیر سنگہ کے کر کے جو اوسوقت میوار کی سرحد پر تھا اوسنے رسوم شادی آمیر کو راستہ
 میں روکا اس غارت گری سے خطا ہو کر جنگ سنگہ نے اسلحہ اٹھائے اور نگہداشت فوج جاری کی او
 حکم دیا کہ جو اس جنگ کے واسطے جو مقابلہ مارو ہوگی نوکری کرنی چاہی وہ چہرہ لکھاوے *

اسطرح جنگ کے سامان کر کر سوائی نے پردہ کھول دیا اور خود کھتری کو گیا اور وہاں سے دعویٰ تہنیت
 یعنی دہونکل کو ہمراہ اپنے دربار جنگ سنگہ میں بمقام جے پور لے گیا یہاں اوسکی اصل اور نسل کو قائم
 کر کے یہ منظور کرایا کہ وہ ایک طرف میں راجہ کے ہمراہ کھائے اور اوسکا دعویٰ وراثت مارو دربار میں
 منظور ہو کر مشہر ہوا اور اوسکو راجہ نے اپنی خالا کا چورانی راجہ بھیم مرحوم کی تھی متنبہ کیا اوسکا معاملہ
 اب اختیار کیا گیا اور جو خالہ زاد بھائی آمیر کا مشہور ہوا تو روسا سے مارو اور جنھوں نے دعویٰ اس عہد
 کا ترجیح پر راجہ مان سے پایا وہ سب فوراً اوسکے گرد جمع ہوئے منجملہ ان روسا کے ایک رئیس بیکانیر
 تھا جسکے سبب (بوجہ اوسکی قوی تر ہوتی جملہ سر خود خاندانہاں سے خاندان ہذا کے) معاملہ دہونکل کا
 قرین انصاف منظور ہوا اور راجہ مان کی اعانت پر کوئی نہیں رہا باوجود اس سب امور کے بوجہ
 موروثی شجاعت اپنے خاندان کے راجہ مان سرحد کو روانہ ہوا کہ مقابلہ دشمن کے جسکی تعداد فوج
 بسر کر وگی راجہ جے پور لاکھ آدمی سے زیادہ تھی درآئے اس لڑائی نے جسکا مطلب اصلی رانی میوار تھی

مثل غازیان قدیم مقامات بعیدہ ہندوستان سے رنقا کو جمع کیا مرٹھانے بھی اس میں تحریک ملی پا کر قطع نظر تخواہ اور
 مال بنیاسے جو باعث اونکی فوج کشی کا ہوتی تھی صرف بوجہ علت غائی جنگ یعنی رانی کے ارادہ آنے کا کیا
 اور گروہ گروہ آدمی دونوں فریق کے اعانت کے واسطے اپنے اپنے مقامات چھوڑ کر آ کر رانی کبسہ جیو پر بڑبڑ
 بصداقت معاملہ راجہ مذکور اور دعوی دار کے تھی اور راجہ مان کا صرف ہو لکر اسوجہ سے شکر گزار تھا کہ راجہ مان
 اوسکے عیال و اطفال کو اسوقت میں پناہ دی تھی جب لارڈ لیک صاحب نے اوسکا تعاقب دیا ہے
 انک تک کیا تھا یہاں بھی سوائی نے اوسکو دغا دی یعنی مرٹھانے جو اوس روز صرف اٹھارہ میل کے
 فاصلہ پر مان سے تھے اور اوس سے وعدہ تھا کہ دوسرے روز اوسکے شریک ہونگے کوچ جانب جنوب
 کیا دس لاکھ روپیہ کا وعدہ ہوا کہ جب ہو لکر وہاں سے روانہ ہو کر کوٹہ میں جائے گا تو وہاں اوس کو
 یہ روپیہ ملے گا اس روپیہ کی وجہ سے ہو لکر نے میدان چھوڑ دیا جب وہ میدان سے روانہ ہو گیا تو جنگ
 اور دعوی دار نے آگے کوچ کیا کہ جا کر دشمن کو مغلوب کریں اسوقت راجہ مان بمقام جنگولی تھا جب افواج
 طرفین نزدیک ہوئیں راجہ مان کے رئیس رنقا سوار ہو کر اوسکے سلام کو گئے مان نے تو یہ خیال کیا کہ
 وہ رخصت ہو کر اپنے اپنے گروہ کی سرداری میں میدان جنگ کو جاتے ہیں مگر یہ اوز کا سلام الوداع تھا
 گولہ رانی شروع ہوئی اور فوج نے زیر نشان دعوی دار حملہ کیا اور جب سوائی بجانب رہت فوج رنقا گیا
 تو اوسکو معلوم ہوا کہ فوج کلیتہً فرار ہو گئی ہے سر خاندان میرتا سے تنگ آویگی اور نام آوری اس میں بھی کہ
 وہ تخت کے ہمراہ رہتے تھے کوئی تخت نشین ہو یعنی وہ لوگ آپ کو گدی کے نوکر کہا کرتے تھے وہ بھی
 ہمراہ چپاوت اور چیت اوت اور رئیسان خود کے تارک المیدان ہو گئے تھے صرف چار رئیس ایسے
 وقت بد میں شریک راجہ مان رہے یعنی رئیس کو جا من اور رہوا اور جھالور اور نیچ انہیں کو ہمراہ لیکر
 اور فوج ملکی بوندی کو ساتھ لیکر وہ صف جنگ میں گھس جانا مگر اس حرکت سے اوسکو جب باز نہ کھا تو اوسنے
 قصد خود کشی کا کیا اور شیوناتہ کو جا من والہ نے اوسکو یہ حرکت کرنے نہیں دی بلکہ اوسکو ہاتھی سے
 اقدار کر صلاح دی کہ گھوڑے پر سوار ہو کر جلدی راہ فرار اختیار کرے اور کہا کہ وہ اوسکے فرار ہونے کو
 پوشیدہ رکھیں گے راجہ نے اسوقت یہ کہا کہ میں اپنے خاندان میں پہلا ہوں جس نے نام راٹھور کو داغ
 لگایا اور کچھو با کو پشت دکھائی جس موقع پر راجہ مان اس روز مقیم تھا وہ نہایت اچھا موقع فرار ہونیکا تھا
 یعنی وہ مقام ایک میل کے فاصلہ پر درہ بریت سے تھا پس فرار ہو کر وہ جلدی اس درہ میں پہنچا اور

ملکی حفاظت عہدہ طریق سے فوج بوندی اور فوج ہندل خان ملازم راجہ مان نے کی تھی اس سبب سے
 اقب جو فوج بسر کردگی راوا دنیروالہ کے کرتی تھی تعویق میں پڑ گیا اور راجہ مان بامں واماں مقام میرتا
 میں پہونچا مگر اس مقام کو قابل مقابلہ و محاصرہ طول طویل تصور نہیں کر کے وہ وہاں سے بھی روانہ ہوا
 اور براہ پیر ارادہ دارالریاستہ کا کیا اور اس مقام پر وہ جمعیت قلیل اور چاروں رئیسان مذکورہ بالا کے
 جواب تک شریک بیچ و تردداؤں کے رہے تھے وارد ہوا کنپور راجہ مان کا غارتی میں آیا اٹھارہ توپیں
 اوسکی بالاراوا نگلیا کے جو سیندھیا کا ایک کمانیر میں سے تھا ماتہ لگیں اور اسباب کم وزن مثل خمیہ
 فیل و دیگر اسباب میرخان نے قبضہ میں کیا اور مقام پر بت سر اور موضع گرد و پیش اوسکی غارت گری
 میں آئے *

یہاں تک تدبیر سوائی اور دعویٰ کی بفتح و نصرت سرانجام ہوئی اور جب افواج مشترکہ مقام میرتا میں پہونچی
 راجہ جے پور نے جبکہ مطلب رانی میوار کے حاصل کرنے کا تھا سوائی سے کہا کہ اب وہ بہ نخت یا ور روانہ
 ہوں اور خود راجہ جے پور روانہ اودے پور ہوا اور وہاں شادی کی رسوم ادا کی مگر درمیان اوسکے بدلانے
 کے سوائی درمیان حق مان سنگہ اور گدی مار وار کے تمیز کرتا تھا اور ترقی فتمندی جے پور اوسکی تجویز کا
 کوئی جزو نہ تھا جو تجویز اوسنے صرف اپنی مطلب برآری کے واسطے کی تھی اس امر میں ایک اور شخص نے
 اوسکاشش و بیچ رفع کیا اور وہ خود اس میں پے نہیں لے گیا تھا اسکا خیال بھی اوسکو نہ تھا کہ راجہ مان اراریت
 میں قیام کرتا کیونکہ اس میں کوئی مقام مستحکم موجود نہ تھا مگر اوسکے خیال میں وہ جالور کو جانا اور جودہ پور کو
 ترک کرتا کہ دعویٰ ارلے لے لہذا اوسنے بخیال اسکے کہ دیگر ہمراہی غیر ملک میں زیادہ تر بجائیں فوج کو دو تین روز
 مقام میرتا میں رکھا اوسکی پیش بینی یہ صحیح تھی کیونکہ راجہ برہسپور میں پہونچ گیا تھا اور اوسکا ارادہ جالور کا
 تھا مگر چین مل سنگوی نے جو ایک اہلکار ملکی و مالی اوسکے ہمراہ تھا لکھرا اس غزم کو تبدیل کرایا اور کہا کہ
 جودہ پور یہاں سے نو کوس بجانب راست ہے اور جالور سو کوس زیادہ اس سے ہے اور دونوں مقام
 کا لینا اسوقت یکساں ہے اور اگر تم دارالریاستہ میں مقابلہ نہیں کر سکتے تو اور جگہ حکم کیا امید ہے اگر تم
 اپنی گدی کو بچاؤ گے تو تمہارا کچھ نقصان نہوگا یہ شکر راجہ مان نے اوسکی نصیحت قبول کی اور چند گھنٹہ
 میں جودہ پور پہونچا اور اپنی محافظت کا سامان مہیا کرنے لگا یہ تبدیلی غزم اتفاقہ اور مقام فوج مشترکہ نے
 افواج منتشر کو فرصت اور وقت دیا کہ جمع ہو کر دارالریاستہ میں پہونچیں اور اس طرح سوائی کی تدبیر کو بے نفع کیا

ساتھ جمہیت تین ہزار سپاہ چیدہ فوج ہندال خان اور فوج تین سو امیون کے بسر کردہ قائم رہا اور ایک ہزار راجپوت اقوام وغیرہ ہیں جو ہان اور بھٹی اور اندولوگ تھے (یہ اندولوگ قوم مالک سندھ وار کے ہیں) راجہ مان نے ایک فوج پانچ ہزار کی قلعہ میں جمع کی جس پر وہ اعتبار کر سکتا تھا اور اس فوج کو آؤشہ اس قدر زیادہ اور قوی تر تصور کیا کہ آؤشہ ایک مضبوط فوج قلعہ داری کے واسطے فوج ہندال میں سے بلکہ ہمراہ چند راجپوتان دیور کے جہاں میں بھیجی اور قلعہ امرکوٹ کی حفاظت بھی جو فاصلہ پادوس سے تھا کی تاکہ فوج سیدھی اوسکو حملہ کر کے نہ لے لے اس طرح پر سامان انسداد حملہ کر کے وہ بخون و خطر منتظر نتیجہ کار رہا مگر اوسکا دل اس قدر اپنے رشتہ داران سے بد ہو گیا تھا کہ وہ اعتبار تحفظ تخت اور پراون چار رئیسوں کو بھی جو اوس کے شریک خرابی اور وقت میں رہے تھے جب سب نے اوسکو چھوڑ دیا تھا نہیں رکھتا تھا اور گو اونھوں نے درخواست کی کہ اونکو قلعہ میں آنے دے تاکہ وہ بروج قلعہ جو داکا تحفظ کریں آؤشہ منطو نہیں کی اور جواب دیا کہ اگر اونکی مرضی ہو تو وہ حفاظت شہ کی کریں اس امر خلاف مشہدات سے جو ہان اون کی وفاداری کا خلاف ملا وہ ناراض ہوئے اور اونھوں نے ترقی فوج دشمن کو دی جو محاصرہ جو دہ پور کر رہی تھی یعنی جا کر اوس کے شریک ہو گئے۔

شہر جو قابل اپنی حفاظت کرے کے نہیں تھا اوس کے قبضہ میں آ گیا اور خوب لوگ مارا گیا اور باشتہا قلعہ دیو جسکا تحفظ تین مہینے تک نہایت شجاعت کے ساتھ رہا اور جو بنظر رفاقت بیکانیر کو دیا گیا آن و عوید کیا تمام ملک مار واریں مشہر ہوئی اور اوس کے رفیق صرف انتظار قبضہ قلعہ کی کہتے تھے جو اوس کے راجہ بنانے میں ضرور تھا کہ ایک واردات وقوع میں آئی جس نے جب وطن راٹھور کو زندہ کر کے اونکی امید بہتری کو شکست کیا اور راجہ مان کو اوسکا اندیشہ رہا کیا اور اوس کے دشمنوں کو اوسی جال میں مقید کیا جو اونھوں نے اس کے واسطے پھیلا یا تھا۔

یہ محاصرہ پانچ مہینے تک قائم رہا مگر کچھ کمی دل محافظین و محصورین کی نہیں ہوئی اور گو حفاظت گوشہ شہر و مشرق کی کالعدم ہو گئی تھی تاہم جو محاصرین کو انشی فیٹ بلند پہاڑ سید ہاڑھنا تھا جب وہ اوس گوشہ تک پہنچتے وہ اپنے مطلب کے نزدیک نہیں پہنچ سکے اور دراصل بغیر سیل کے گولہ کے قلعہ جو داکا محاصرہ پر خندہ مار سکتا ہے فوج کثیر و متفرق قسم کی جو زیر نشان جے پور اور دعویدار کے تھے تنخواہ کے واسطے شور انگیز ہوئی چارہ کم ہو گیا اور سواران زفقانے بد مجبوری غارت گری اضلاع جنوبی ہند کی

ان سواروں کی علی گئی کا فائدہ امیر خان نے جو شاگرد رشید مدرسہ مرٹھا کا تھا حسب مراد تصور کر کے
 علاقجات خالصہ سے روپیہ لینا شروع کیا اور مقامات خالصہ مثل پالی و پیر دیہلارا وغیرہ نے اوسکی
 خواہش پوری کی اور علاقجات اون ریکسون کے جوہراہ یا طر فدار دعویدار کے تھے اور ون سے بہتر حالت
 میں نہیں رہے لہذا اونھوں نے اس حاکم فوج کی نالاش زیادتی اپنی مالک یعنی جسکے ساتھ وہ تھے پیش کی
 تحفظ قلعہ جو عرصہ کثرت تک رہا اسوجہ سے خزانہ امیر خالی ہو گیا اور دو روپیہ رئیس پوکر ن کو
 کہا گیا کہ شور فوج کو ساکن کرے جب اپنے گروہ کے خراج کو بھی اوسکے پاس نہیں رہا تو اوسنے اون چا
 رکیون سے درخواست کی جو باعث اشتباہ راجہ مان کے جانب دار دعویدار کے ہو گئے تھے کہ کچھ روپیہ
 دے یہ درخواست گویا امتحان اونکی گرم جوشی اور جانب داری کا تھا پس اونھوں نے فوج دعویدار کو
 چھوڑ کر راہ مقام قیام فوج امیر خان پیش لی چندان طلاقت لسانی درکار نہ تھی جس سے اوسکو اوس کے
 معاملہ سے منحرف کر کے طرفدار معاملہ راجہ مان کیا جاتا اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو وہ اوسکو اس
 بہتر کوئی اور صلاح نہیں دے سکتے تھے کہ ملک دشمن میں جنگ آوری کرے اور جے پور کو جواب بغیر
 حفاظت کامل کے ہے حملہ کر کے اوس میں غارت اور لوٹ کرے اس نازک وقت میں راجہ جیسپور نے
 بصلاح رئیسان ماروار اپنے سپہ سالار فوج شیولال کو حکم دیا کہ جاکر امیر خان کو پاداش اوسکی بد وضعی کا د
 شیولال نے اونکے خیالات کا سد باب کیا اور حملہ کر کے اذکو لونی سے پار کر دیا اور مقام گونڈ گڑھ میں
 جاکر اوان پر حملہ کیا اور مکرر وقت شب بمقام برسوری شب خون مار کر تعاقب خان مذکور کا تا بہ مقام
 پہاگی جو سرحد جے پور پر ہے کیا اپنی اس فتجائی اور نصرت مندی سے خود متعجب ہو کر اور یہ خیال میں
 نہ لاکر کہ شکار اونسے اپنے راستہ پر ہے جو دشمنان شکاری نے اوسکے واسطے تجویز کیا تھا شیولال نے
 یہ خیال کیا کہ وہ اس ہم کو سر کر چکا اور اونسے خان مذکور کو ملک ماروسے خارج کر دیا یہ خیال کر کے
 اوسکے مقام پر مقام کیا اور اپنی فوج وہاں چھوڑ کر واسطے کھانے دعو تون کے جے پور چلا گیا جو خان
 مع اپنے رفقاء کے بمقام پلو متصل ٹوک پہنچ گیا تھا جب اوسنے یہ خبر سنی تو اوسنے فوراً فوج کثیر مشاہد
 اور راجہ ہنادر کی (جو اسوقت محاصرہ اسرو میں مصروف تھی) اپنی مدد کو طلب کی اور بے محل
 عدم موجودگی اپنے دشمن کو مفید اپنے تصور کر کے رسالہ حیدر آباد کو جو اسوقت میں مشہور جنگ آور
 تھے اپنی جانب کر لیا اس مطلب میں کامیاب ہو کر اوسنے فوج جے پور پر حملہ کیا مگر فوج مذکور گوا اسوقت

آراستہ نہ تھی اور اڈنکا حاکم بھی موجود تھا نہایت شجاعت کے ساتھ جنگ آور ہوئی اور پلاٹن ہیراسنگہ فرداً فرداً قتل ہوئی مگر یہ جنگ منہج شکست فاش ہے پوروالہ کے ہوئی اور اڈنکا سب اسباب کیوں اور اتواپ اور دیگر سامان قبضہ دشمن میں آیا ترغیب رئیس ان راٹھور جنگی شجاعت سے یہ نتیجہ برے کا رآیا تھا میرخان پیشتر بافتح و نصرت روانہ ہوا اور جیپور بوجہ موجود ہونے فتحیاب دشمن کے اوپر دروازہ شہر کے از بس ناامید ہوا جہتلی یعنی افسری کلان فوج خان مذکور کی باعث زلیت راجہ مان ہوئی اور اوسنے سرکشی کو شکست دی اور قسمت سوائی جو بانی اس فساد کا تھا کیس کو دی +

اب تھوڑے عرصہ تک فساد جمع ہوتا رہا راجگان بیکانیر اور شاہ پور اسرکشی سے علیحدہ ہو کر روانہ اپنے اپنے وطن کے ہوئے اب مثل صدمہ برق نامزد کچھواہا کو جسے اس ہم کے شروع میں خیال کیا تھا کہ یہ باعث نام آوری اور حصول حجت ہوگی دریافت ہوا کہ اوسکی فوج تباہ ہوئی اور اوسکی دارالریاستہ کا محضر خان مذکور نے ساتھ جزوی راٹھوروں کے کیا وعدہ ہاے سوائی سے راے چند دیوان جیپور نے بتوف ہو کر یعنی اعتبار عہود سوائی کر کے یہ حالات خرابی و تباہی اپنے مالک سے پوشیدہ رکھے اور راجہ کو ایک خاص قاصد نے آکر جواب دہ والدہ نے بھیجا تھا خبر دی یہ سکر نہایت خفا اور رنجیدہ اور اندیشہ ناک اپنی جان کا ہو کر اوسنے محاصرہ اٹھالیا اور مال مغزوۃ جودہ پور جس میں چالیس ضرب توپ بھی تھیں اپنے رئیس ان کے ہمراہ آگے روانہ کر کے اوسنے حاکم فوج مرٹھا کو طلب کیا اور اڈنکو بارہ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا اگر وہ اوسکو بھلائی اوسکے دارالریاستہ تک پہنچا دین بلکہ اوسنے خفیہ ایک تسک نو لاکھ روپیہ کا اپنے بانی مہانی بھیر متی یعنی امیر خان کو دیا کہ وہ اوسکی واپسی میں مزاحم اور خلل انداز نہ ہو اوسکی واپسی نہایت بدنامی کے ساتھ ہوئی اوسنے ہر مقام پر اپنے خیمہ اور اسباب کو جلا دیا اور آخر کار اپنے ہاتھ اپنے عزیز فیمل سواری کو جو زیادہ بھاگنے سے عاری تھا قتل کیا +

مگر اوسکی بے غرتی ہنوز ختم نہیں ہوئی تھی اون رئیسوں نے جنگی دانائی اور شجاعت نے اس طرح طوفان راجہ مان کو دفع کیا تھا ارادہ کیا کہ لشا نہاے بے حرمتی راٹھور جے پور میں بجائیں لہذا اوسخون نے

۱۰ بابو سیندھیا بالاراؤ انگلیاے برکٹ جی پیٹ جلد ملازمین سیندھیا شروع شہر میں ہوا تھا اور مصنف کتاب ہذا اس وقت میں فوج سیندھیا میں تھا اور اس فوج کو کوچ کرتے اڈنکو دیکھا تھا اور شہر میں جب وہ تحقیقات جزائیہ ملک کرتا تھا تو وہ جیپور بھی گیا تھا اور وہاں اسے شنگلی فوج جیپور برای بعض دیکھی تھی جقدر رنگ گرد شہر کو تھی سب اتھوان سپان و خاک سواران سے جو بامید خام حصول تھواہ باقیانہ مرگے تو سفید موہری تھی +

سب اپنی قوم کے آدمیوں کو قریب بیس میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق متیرا جو راہ واپسی راجہ مذکور میں واقع تھا جمع کیا اور اندراج سنگولی کو حاکم اور سردار نصح مقرر کیا یہ شخص دوست کار راجہ مان کا دیوان تھا مگر ایسی سبب سے جو باعث علمی گی ان چاروں رئیسوں کا ہوا تھا یہ بھی مشکوک اور معزول ہو گیا تھا مگر انھوں نے یہ چاہا کہ دافع جدائی کو جو انھوں نے راجہ مان سے کی تھی اس کے دشمنوں کے خون سے دھو ڈالیں اور بطور شان و فاداری اپنے جو مال مغزوۃ ہوا و سکو چھین کر پیش کریں یہ جنگ بمقام سرحدین واقع ہوئی گو تھوڑے عرصہ تک جاری رہی مگر نہایت سخت تھی اور کچھ ابا جو مقابلہ راٹھور کا نہیں کر سکتے تھے شکست نصیب ہو کر منتشر ہو گئے اور مال مغزوۃ غارت گران جسمیں وہ چالیس ضرب توپ بھی تھیں ان کے ہاتھ لگا اور انھوں نے اسکو بھاطت مقام خاص میں رکھا اس فتح سے خوش ہو کر انھوں نے راجہ کشن گدہ کو جو کہ قوم سے راٹھور تھا مگر اس فساد میں فریقین سے علیحدہ تھا لکھا کہ روپیہ دین تاکہ مدد میر خان کی قائم رہے دو لاکھ روپیہ سے یہ مطلب حاصل ہوا اور خان مذکور نے عہد کیا کہ وہ اعانت راجہ مان کرتا رہے گا اور اسی فطر سے جو وہ پور کو روانہ ہوا یہ چاروں سردار جنھوں نے اس طرح آپ کو مشہور اور نیک نام کیا تھا اس سے پیشتر گئے اور انکی ملاقات بکشاوہ پیشانی ہوئی ان کے قصور معاف ہوئے اور ان کے علاقجات واپس ہوئے اور اندراج بخشی فوج مقرر ہوا *

باب پانزدہم

میر خان کی تواضع و تعظیم جو وہ پور میں بوجہ بے بنیاد کرنے گروہ سوائی کو - راجہ سے پکڑی بدلی -
 خان مذکور کا ناگور جانا - ملاقات سوائی - عہد اعانت و عہد ایدار قتل رئیس راجپوت - مغرور ہونا
 دعویدار کا - خان مذکور کا ناگور کو لوٹنا - دس لاکھ روپیہ راجہ مان سے لینا - تباہ ہونا بے پور کا -
 حملہ اوپر بیکانیر کے - میر خان کی برتری ماروار میں - ناگور میں اپنے چٹانوں کی فوج بطور قلعہ داری کھینا -
 تقسیم اراضی و زمین اپنے سرداران کے - حکمرانی اوپر چشمہ نکسار نو و سا بنھر - قتل ہونا اندراج دیوان و
 گورو دیونا تھہ کا - راجہ مان کی عقل میں فتور آنا - اسکا خارج ہونا - گدی اپنے فرزند چتر سنگ کو دینا -
 اسکا امور خلافت میں مشغول ہونا - دیوانگی راجہ مان کا ترقی پذیر ہونا - اس کے وجہ - شبہ نسبت
 راجہ کے کہ اس نے اندراج کو قتل کر لیا - قوت و سالیہ داری ظالم سنگ پورن والہ - پسر سوائی کا ہتہام
 حکومت کا اختیار کرنا - نہ کام بزرگی و برتری انگریزی - عہد نامہ ماروا جو عہد حکومت چتر سنگ کے

منعقد ہوا تھا۔ قوت روسا بعد وفات اوسکے گدی ماروا کا خاندان ایدر کو دینے کا ارادہ ہونا۔
 انکار گدی۔ اوسکے وجہ۔ راجہ مان سے درخواست کا ہونا کہ وہ پھر حکومت اختیار کرے۔ شہادت
 وثبوت اس امر کا کہ اوسکی دیوانگی مصنوعی تھی۔ راجہ کی نارضا مندی نسبت بعض شرائط عہد نامہ۔
 ایک عہدہ دار انگریزی کالجے پور میں بھیجا جانا۔ اگلی چند اہلکار اعلیٰ انتظام ملکی کا۔ ظالم سنگہ
 پوکرن والد کا وزیر ہونا۔ خلاف وزنی فتح راج۔ فوج انگریزی کا باختیار راجہ رہنا۔ اس امر سے
 انکار ہونا۔ اسکے وجہ۔ اجنٹ انگریزی کا واپس اجیر میں چلا جانا۔ ایک اجنٹ دوامی دربار
 راجہ مان میں مقرر ہونا۔ اوسکالجے پور میں پہنچنا۔ حال دارالریاستہ۔ ملاقات راجہ۔ مطالب
 ضروری کا بیان۔ اجنٹ کالجے پور سے جانا۔ عام ضبطی جاگیرات۔ راجہ مان کا بظاہر پھر اپنی
 حالت سابقہ میں آنا۔ اوسکی غایت مرتبہ کی پردہ داری۔ فریب اور گرفتاری گروہ۔ ضبطی آون
 اموال کی۔ اونکی مرگ بذلت و خواری۔ خزانہ رایگان کا اس ضبطی سے جمع ہونا۔ راجہ مان کی خواہش
 خون ریزی۔ اوسکا رئیسوں کو گرفتار نہ کر سنا۔ حملہ اوپر رئیس نیچ کے۔ اوسکا مقابلہ شجاعانہ۔
 قتل اوسکا۔ قرار ہونا رئیس پوکرن کا۔ فتح راج کا وزیر ہونا۔ راجہ مان کی گفتگو اوس کے ساتھ۔
 نیچ پر حملہ ہونا۔ اوسکا قبضہ میں آنا۔ راجہ مان کا اپنے وعدہ کا پورا نہ کرنا بے ایمانی سے۔ عمدہ طریق
 حاکم ملازم کا۔ خوشی جلسے وطن ہونا جملہ رئیسان ماروار کا۔ راجگان قرب وجوار کا اونکو اپنے پاس کھانا۔
 راجہ مان کی ناشکر گزاری نسبت انار سنگہ کے۔ رئیسان جلسے وطن شدہ کا استغاثہ روبرو گورنمنٹ
 انگریزی کے اور اذکار دست اندازی سے کرنا۔ راجہ مان کا موقع قائم کرنے انتظام ماروار کا ہاتھ
 سے جانا رہنا۔ خیالات۔

امیر خان کا استقبال راجہ مان نے بڑی تعظیم اور توقیر کے ساتھ کیا ایک محل قلعہ میں اوسکے رہنے
 کے واسطے علحدہ مقرر کیا گیا اور تحفجات بیش قیمت اوسکو دیے گئے اور انعامات بیش بہا کا متوقع اوسکو
 کیا اگر اوسکی وجہ سے سرکشی بالکل معدوم اور رضع ہو جاتی اوسنے بھی قسم یاد کی کہ وہ گروہ سوانی کو نسبت
 اور نابود کر دیگا اور راجہ مان کے ساتھ یکدل اور یک راے ہونے کے ثبوت میں اوسنے راجہ سے وٹا
 تبدیل کی اور اوسکو تین لاکھ روپیہ پیشگی واسطے ادا سے تمکات کے دیا گیا۔
 بعد برخواست کہ نے محاصرہ حیدر پور کے سوانی دعویدار تخت کو جاگیر وراثت سے ماروار لینے مقام ناگور میں لگیا

اور وہاں اونھیں سنے تجویز واسطے اونکی آئندہ تدابیر کے کرنی شروع کیں اس عرصہ میں ایک قاصد امیر خان کا مقام موندھا ور سے جو بفاصلہ دس میل واقع تھا آیا اور اوسنے درخواست کی کہ اجازت ہو تو وہ زیارت پر ترکیں صاحب کی کہ ایک درگاہ صرف بخت سنگہ نے باقی رکھی تھی کرے اوسکی درخواست منظور ہوئی اور وہ تھوڑے سوار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور زیارات کرنے واسطے ملاقات سوائی کے گیا وقت رخصت اوسنے کچھ اشارۃ اور کنایتہ راجہ مان کی نامشکوری بالعوض اپنی خدمات کے ظاہر کی اور نیز یہ کہ اوسکی سپاہ اور طرح بہترین وجہ سے مصروف ہو سکتی تھی سوائی نے اس اشارہ کو غنیمت سمجھا اور خان مذکور سے کہا کہ اپنی شرائط خدمت بیان کرے اور کہا کہ جس روز دھونکل گدی نشین جو وہ پور ہوگا اوس روز اسکو بیس لاکھ روپیہ دیا جائے گا خان مذکور نے یہ شرط منظور کی اور تصدیق اسکی از روئے قرآن کے کی اور یہ ثبوت ایفا اپنے وعدہ کے اوسنے سوائی سے دستار بدلی بعد ازین اوسکی ملاقات دعویٰ دار تخت سے کرائی گئی معمولی تنگیاں اوسکو دیے گئے اور اوسنے وعدہ کیا کہ وہ جان سے بھی دعویٰ دار کے معاملہ میں دریغ نہیں کرے گا اور رخصت ہو کر اپنے مقام قیام پر آیا اور وہاں سے دوسرے روز پیغام دعوت راجہ اور اوسکے رفقا کے نام بھیجے +

بوقت صبح اونیسویں ماہ چیت سمت ۱۸۶۴ (سنہ ۱۲۸۱) سوائی دعویٰ دار کے عہدہ رفقا کو جو قریب پانچ سو تھے ہمراہ لیکر مقام قیام خان مذکور پر گیا میان خان مذکور نے ہر ایک تدبیر واسطے سرانجام امر خون نشان ودعا و فریب کے جو اوسے منظور تھا کر رکھے تھے ایک عہدہ اور وسیع خیمہ وسط مقام مذکور میں وسطی مہمانان کے نصب کیا ہوا تھا اور اتواپ مین گراب کی گولیاں بھر کر اسطرح توپوں کو لگا رکھا تھا کہ مہمانان کے اوپر فراسی حرکت میں بارش گولہ کرے مہمانوں کا استقبال نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ہوا پگڑی بیان پر بدلی گئی طوائف واسطے رقص و سرود کے آئین اور بظاہر ہر طرح کا سامان تواضع مہیا تھا اس عرصہ میں خان مذکور محفل سے اٹھا اور کچھ عذر ضرورت کر کے باہر نکلا رقص جاری رہا اور گولیوں نے جو ایک مرتبہ لفظ دعا زبان پر لایا کہ خیمہ راجہ توپوں پر لکھا ایک گرا اور یہ غریب راجہ پوت پھانان جبار کے شکار آسانی ہو گئے ہالیس رئیس اسطرح پردہ مہاندازی میں قتل ہوئے اور جو مقتولان مین عہدہ تھے اونسکے سر راجہ مان کے پاس بھیجے گئے جو ان رئیسوں کے ہمراہی تھے وہ بھی اس حیرت افراطی قتل سے قتل ہوئے اور جنھوں نے راہ فراری وہ گولہ بارے اتواپ سے مارے گئے مگر دعویٰ دار ناگور سے فرار ہوا اور خان مذکور نے مقام براکو

لوثا اور سوائے اسباب ان لوگوں کے اسباب نجات سنگہ کا جو بکثرت وہاں تھا اور تین سو غریب توپ اس کے ہاتھ لگیں اور یہ سب بمقام سنبھل اور دیگر مقامات میں جو خان مذکور کے قبضہ میں تھے بھیجے گئے اس طرح تعمیل ہدایت کر کے وہ جوہ پور گیا اور وہاں اس کو دس لاکھ روپیہ مشروطہ اور دو شہر کلان مونا بیا و اور کچھ اور جمعی تیس ہزار روپیہ سالانہ کے دیے گئے مابقی اس کے سو روپیہ اور واسطے خوراک کے ملتا رہا یہ بطور انعام بیچ معاوضہ اس بد وضعی کیلئے دیا گیا *

اس طرح قتل سوانی اور اس کے رفقاء قوی سے گورکشی جو بھلاؤ راجہ مان کے تھی کا لحد مہوکی اور گوراجہ نے اس طریق خلاف قیاس سے تدابیر مستحکم جو بھلاؤ اس کے ہو رہی تھیں معدوم کیا مگر یہ طریق جو اختیار کیا گیا تھا باعث خرابی ہمارے ہمیشہ کی نسبت اس کے اور اس کے ملک کے ہوا بربادی گروہ دعویٰ دار کے بعد جو اور شریک اس کے تھے ان کی نسبت معاوضہ لینا شروع ہوا ملک جیپور کو فوج میر خان نے برباد کیا اور تدبیر فوج کشی بھلاؤ بیکانیر ہونے لگی ایک دستہ فوج بارہ ہزار راجہ مان کے جاگیرداران کا بسر کردگی اندراج مع برکت میر خان اور ہندال خان تین تین توپ لیکر مقابلہ رئیس آزاد یعنی سر خود راٹھور بیکانیر کے روانہ ہوا راجہ بیکانیر نے بھی فوج جمع کی جو شمار میں اس سے کم تھی اور بمقام باپری اپنے حاکم سے مقابلہ آرا ہوا مگر بعد جبری لڑائی کے جس میں بیکانیر کے قریب دو سو آدمی کام آئے وہ اپنی ریاست گاہ کی جانب رہ گیا ہوا اس کے تعاقب میں فوج دشمن گئی اور جا کر بمقام گنجیر خیمہ زن ہوئی یہاں پیغام صلح پیش ہوئے دو لاکھ روپیہ بطور فوج کشی اور اصل بنیاد فساد یعنی شہر فلودی جو بیکانیر کو واسطے اس کے شریک سرکشی ہونے کے ملا تھا دیا گیا *

میر خان اب حاکم ماروار کا تھا اوسنے غفور خان کو مع فوج قلعہ داری ناگور میں رکھا اور اراضی میرتا کو درمیان اپنے ہمراہیوں کے منقسم کر دیا اور ایک فوج قلعہ داری اوسنے بمقام فوج رکھی جس کے سبب اس کو اختیار اوپر چشمہ مکسار فوج اور سانہر کے حاصل ہوا اب اندراج اور دیونا تہ گورو صلاح کار راجہ مان کے تھے اور جو کچھ زیادتی رئیسوں پر بباحث اس مداخلت غیر کے ہوئی بمشورہ ان دونوں کے ہوئی تھی لہذا اس کے قتل کے واسطے رئیسان مذکور نے میر خان سے درخواست کی اور اوسنے سات لاکھ روپیہ پر وعدہ کیا کہ وہ دونوں کو دفع کر دے گا پس ایک تدبیر اوسنے کی اور چند چٹان اس کے سحیلہ تکرار بابت اپنی بقایا تنخواہ کے اندراج سے بررو آئے اور انھوں نے اس کو اور دیونا تہ گورو کو قتل کیا *

۱۶۹
قتل دیونا نے ظاہر راجہ مان کی محل میں فوراً دال دیا اور سنے آپ کو اپنے مکان میں بند کیا اور ہر ایک سے گفتگو موقوف کی اور بعد ازاں ہر ایک امر ملکی و مذہبی سے بھی کنارہ کیا آخر کار اسکو فہمائش کی گئی کہ وہ اپنے فرزند چہرنگہ کو اپنا جانشین مقرر کرے یہ اسنے منظور کیا اور اپنے ہاتھ سے راج تلک اسکو لگایا مگر اسکی جوانی اور کمینہ دلالان نے اسکو عیش میں ڈالکر امور ریاست سے علیحدہ کیا اور اسنے جلدی وفات پائی بعضے کہتے ہیں کہ مرگ اسکی باعث کثرت عیاشی ہوئی اور بعض کی یہ رائے ہے کہ وہ ایک رئیس کی خیر سے جبکی دختر کو وہ ترغیب دیتا تھا مر گیا *

مرگ صغریٰ اسکے تنہا فرزند کی جو ہنوز عمر جوانی کو بھی نہیں پہنچا تھا زیادہ تر باعث اختلال مزاج راجہ مان اور اسکی علیگی کی امور ریاست میں ہوئی اور اسکا شبہہ درباب اپنی جان کے اس درجہ غایت کو پہنچا کہ اپنی رائی کی نسبت بھی اسکو شک و غاکا پیدا ہوا اور سوائے ایک ملازم معتبر کے اور سب کے ہاتھ سے کھانا کھانے سے بھی انکار کیا اور امور مذہبی ہر روزہ بھی متروک ہوئے اور حجامت موقوف ہوئی انقض وہ یا تو دیوانہ ہو گیا تھا یا اسنے جلد دیوانگی کا کیا تھا وہ کسی سے گفتگو نہیں کرتا تھا اور جو اہلکار جنگو بضرورت سر انجام امور ریاست کرنے پڑتے تھے کچھ گفتگو کرتے تو وہ اسکو اس سادگی سے شاکر یا جطر کوئی دیوانہ سنتا ہے اکثر بالیقین یہ کہتے تھے کہ یہ طریق اسکا دانستہ تھا تاکہ وہ اس طرز دیوانگی سے اپنی جان سلامت رکھے مگر بعضے یہ بھی خیال کرتے تھے کہ یہ طور اسکے اون خیالات پشیمانی سے پیدا ہوتے تھے جو اسکے دل میں اسوقت آتے تھے جب وہ خیال کرتا تھا کہ اسنے اپنی استرخا واسطے قتل اندراج کے دی تو اسکا گورو بھی اوسی ضمن میں مارا گیا قصہ اسکی شرکت ساتھ اس غورخوار جان کے باعث اس شبہہ عام کی ہوئی کہ وہ اسکے جمیع امور قبضہ میں شریک ہے گو اسکو اب بضرورت ملکہ داری اوس سے سارز کہنا لازم آتا تھا اس حالت میں کہ حکومت امر السرداری ظالم شکہ سپر سواتی ہو گئی تھی راجہ مان اسوقت تک رہا جب تک اتفاق وقت سے سپاہ انگریزی خجکل مارو میں بھی داخل ہوئی *

جب اشاع میں مہنے راجہ پتون کو طلب کیا کہ حاکم غارت گری سے علیحدگی اختیار کر کے ہمارے شامل ہوں تاکہ انتظام کل ہند میں قائم کیا جاوے پسر خرد راجہ مان نے یاد دراصل اسکے سرداروں نے سفیر مقام دہلی روانہ کیا مگر قبل از تصدیق ہونے عہد نامہ کے یہ عیاش راجہ نہ رہا یعنی اسنے وفات پائی

۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اس واقعہ سے گروہ پوکرن نے باندیشہ ضبطی حکم^۱ سے راجہ مان خاندان ایدر سے درخواست کی کہ ایک ایک فرزند اونکو دیں کہ وہ اونکا راجہ بنایا جائے مگر گویہ پیغام نہایت عمدہ تھا راجہ نے جبکہ صرف ایک فرزند تھا اوسکی منظوری سے انکار کیا کہ بغیر تصدیق عمائد کے یہ پیغام منظور نہیں ہو سکتا جو اتفاق برائے آپس میں حاصل کرنی ناممکن تھی لہذا ان لوگوں کو سوا سے اسکے راجہ مان کو بچہ قائم کرین دوسرا امر نظر نہیں آتا تھا لہذا اونھوں نے اس جدید حال بہبود کی فمائش اوسکو کی کہ جو بوجہ دوستی اور اتفاق انگریزان سے پیدا ہونے اور جسکے بروے کار آنے میں صرف اوسکی منظوری و تکرار ہے مگر یہ سودمند نہوئی اور اونھوں نے یہ بھی فمائش کی کہ جو وہی صرف خاندان راج میں ایک شاخ باقی رہا ہے لہذا اوسکو حکومت اختیار کرنی لازم ہے اوسنے یہ سب تقریر اونکی دیوانہ وار عدم توجہی سے سماعت کی اور گواہوں نے دیکھا کہ حالات ملک ایسے نازک تھے کہ اوسکو موقع اپنے اختیار کے حاصل کرنے کا موجود تھا مگر اوسکا دل اسطرح تجربہ ہائے زبوں گذشتہ سے پروردہ تھا اور اگلی بہم ہو چکا تھا کہ وہ ایک لحظہ بھی اوسکی تعمیل کو روا نہیں رکھتا تھا آخر کار اوسنے اس تبدیلی کے نتائج کو خوب غور کیا جس تبدیلی کے واسطے اوسکا گروہ اوسکو کج تنہائی سے باہر آنے کو کہتا تھا اور بجائے خوش ہونے کے اوسنے جزو عہد نامہ کو نا منظور کیا خصوصاً اوس شرط کو جس میں ورج تھا کہ اوسکی جاگیر داری کی فوج میں سے ایک فوج کٹمنجٹ حاکم محافظ کی اختیار میں رہے گی اسوجہ نا منظور کیا کہ اوسکے ہمراہ حاکم غیر کے رہنے سے تخم نا اتفاقی کا بویا جائے گا کیونکہ حاکم غیر کی مداخلت اوسمیں ضرور رہے گی ۔

باہر دسمبر شائع عہد نامہ جو مقدمہ نمبر ۲ میں ورج ہے بمقام دہلی بوساطت ایک برہمن بیاس بشن رام نامی کے منجانب راجہ کارپرداز کے منعقد ہوا اور باہر دسمبر شائع ایک افسر انگریزی مشرکہ نامے جو سپرنٹنڈنٹ ضلع اجمیر کا تھا اس نظر سے بھیجا گیا کہ اصل حال اوسکا بیان کرے باوجود کلیہ بے انتظامی اور خرابی راج کے جو باعث امور بند کردہ صاحب بالا کے وقوع میں آئی تھی دربار کی شان اور شوکت اور دواب و قرینہ میں کمی نہیں ہوئی تھی سب کی عزت اور حرمت متعلق اسکے تھی کہ مرتبہ گدی قائم رہے گو گدی نشین اوسکا ایک غیر معتبر بلکہ قابل نا پسندی کے تھا سب اہلکاران میں کلان بالفعل کچھ چند دیوان اور ظالم سنگہ پوکرن والہ تھا اور یہی دونوں منجانب دیگر روسا خطاب بہانجگر کارکن تھے جملہ قلعجات اور کارہائے معتبر ملک مصاحبین عمائد کے تفویض تھے جنکے سردار گویا یہ دونوں

شخص تھے مگر اب بھی تخم مخالفت اور عناد کا برادر دیوان مقتول فتح راج نامی کے ولیم جسکو خطا طت شہر کی مفوض تھی موجود تھا ہدایت صاحب اجٹ مذکور کی یہ تھی کہ واسطے طے کرنے امور راجہ مان کے اعانت سرکار انگریزی کی لیجا سے اور میں روز بعد آنے صاحب اجٹ کے ایک ملاقات خانگی ہوئی اوس میں وعدہ فوج کے اوسکے سپرد ہونے کا ہوا ہوشیاری صاحب موصوف کی اوس سے ظاہر ہوئی کہ کس طرح اوس نے اس وعدہ کی تعمیل کرائی اوسنے دریافت کیا کہ اب وہ کل اوسکے ہاتھ میں تھی جس سے وہ جملہ فرقہ کو خاک میں ملا دیتا مگر ہوشیاری اور ذکاوت سے اوسنے یہ سوچا کہ بالفعل اس کل کا قائم رہنا کافی ہے اور اوسکی قوت علم یقین سے سب کو معلوم ہو مگر عین یقین سے نہو یعنی اندیشہ اوسکا دل میں رہے مگر برائے العین مشاہدہ کسی فعل قوت مذکور کا نہوا اور وہ اوسکے فوائد سے مستفید ہو مگر اوسکے بروے کار لانے میں جو قباحتیں ہیں وہ ظہور میں نہ آوین اس طرح گو اوسنے اس امر کے فوائد اصلی سے انکار کیا مگر شکر گزاری اور اپنے انکار کو بوجہ کافی وثوق دیا یعنی وہ خود اوسکی ریاست کا انتظام کر سکتا ہے مگر اوسنے اس امر کی تاثیر فرعہ دل رئیسان میں بونے میں کمی نہیں کی اور اسقدر اوسکی مطلب برآری کو کافی تھا اور نیز اوسنے اوس حکومت اور مداخلت کا افسردہ کیا جو ایسے مختلف مدارج کے اتفاق کرنے میں لا بد لازم آتے ہیں :

مشورہ ہائے چالاک اور فیصلہ جات جلد و بار تعلیم ایشیا میں بگیا نہ ہیں اور انکی رعایا ہمیشہ مائل شبہہ کر نیکی ہوتی ہیں جب چستی و چالاک لانا انتہا ظہور میں آتی ہے اور راجہ مان کی تعلیم طفولیت سے ہوشیاری اور نگہ رانی کی ہوئی تھی وہ آمادہ اسپر تھا کہ واقعات گذشتہ کو فراموشی حوالہ کر کے دونوں فریق کے آدمی واسطے جزوی امور ریاست کے تجویز کرے اور اوسکے محبتی طریق اور تسلی افزا گفتگو اکثر شبہہ کنندگان کو اطمینان بخشی تھی بعد از قیام چندے صاحب اجٹ واپس اجمیر گیا گو ایام قیام میں اوسنے کوشش کی کہ راجہ مان کو یقین اس امر کا ہو کہ اوسکے امور ریاست ہرگز اصلاح پذیر بغیر اعانت صریحی حاکم اعلیٰ کے نہونگے اور اوسنے اکثر تکرار اس امر میں کی اور اپنے وجہ اس طرح بیان کیے کہ جو تدابیر اب ہوتی ہیں اوسکو وہ خود سر انجام کر سکتا ہے اور ان تدابیر کی بنا بظاہر تسلی افزائی تھی مگر کچھ سوہ اس کوشش اور رضائیش کا مترتب نہیں ہوا :

اب ایک سفیر نواب گورنر جنرل بہادر نے اختیارات دیکر راجہ مان کے پاس بھیجا مگر ایہ سفیر

۱۷۲
اس دربار میں آنے میں التوا چند ماہ کا اکثر وجوہ سے واقع ہوا۔

صاحب ایجنٹ جو جوہ پور میں شروع ماہ نومبر میں وارد ہوا اوسنے امور ریاست کو اوسی نہایت میں پایا جیسوہ بروقت روانگی صاحب ایجنٹ سابق بامہ فروری تھے اوسی گروہ کے اختیار میں ماحہ اور جملہ ملہ منجملہ ان وجوہ کے ایک ناملائم تکرار جو فیما بین باشندگان مشرقی تجارت پالی اور ایک صاحب انگریز کے جو بغیر سند سرکاری کے وہاں سے غرض سے بھیجا گیا تھا کہ جا کر اپنے طور پر کارروائی ترقی تجارت کی کرے اور جو منوختا اشیائے نفیسہ تجارت انگریزی اپنے ہمراہ لایا تھا واقع ہوئی تھی یہ تھی یہ مداخلت انکی تجارت اسلئے میں صاحبان پالی کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے اس ہم پیشگی کا اندیشہ کر کے ایک دبیر پیدا کی یا دراصل وہ اگر وقوع میں آئی تھی تو اسکو اپنے مفید مطلب واسطے انقطاع خلل انداز کے تصور کر کے پیش کی صاحبان اس نواح کے قریب جملہ چین مہب کے ہیں اور انکی اصل عقیدہ نہ ہی تحفظ جان حیوان اور انسان ہے پس وہ پارچا اور باناب اور شیشہ آلات انگریزی تجارت کو استفادہ ناپسند نہیں کرتے جقدر اوسکے گوشت کی رکابی کو اور جو خولفتانی بر و غیرہ جو اسکے ملازمین نے قسیمہ بیان کیا کہ حدود پالی میں کی گئی تھی باعث اوسکے اشتغال طبع کا بخلاف اوسکے مالک یعنی صاحب انگریز تجارت کو رکھی ہوئی اور انھوں نے اوسکی نالائش روہروے راجہ مان کے کی اور نہایت جلد اوسنے اسکی اطلاع بذریعہ اپنے متوسط بہمن شبن رام کے اور پور میں بھی صاحب موصوف نے جنکا نام روز فرورد صاحب تھا انکار اس الزام سے کیا لہذا تحقیقات اسکی ریاست گاہ فینجٹ ہوئی مگر جہاں باشندگان پالی اور حاکم مقام مذکور جہاں دیوان کا تھا ثبوت کافی نہیں دے سکے لہذا حاکم مذکور کو متنبہ کیا گیا کہ یہ سلوکی اچھی نہیں یہ بیان خواہ راست ہوا یا غلط مگر انکی مطلب آری کو کافی تھا مگر ار جو فیما بین مشرور فرورد صاحب اور باشندگان پالی کے وقوع میں آئی زیادہ ٹوٹا اس سے تھی جو انگریزی دشاہ کسی دبا کے روکنے کو سدرہ بناتے ہیں رنجیدگی جو خلافت اوسکے پیدا ہوئی تھی صاحب ایجنٹ گورنمنٹ کے گوش زد ہوئی صاحب موصوف نے بھوری تائید اوس امر کی کی جو اوسکے نزدیک واجب اور قرین انصاف معلوم ہوا اور نیز ہزار روے بیانات جو اوسکی عدالت میں تحریر ہوئے تھے ظاہر ہوا لہذا وہ دشمن یا برخلاف اس راجہ اور گروہ باشندگان کا قرار دیا گیا جنکی ہدایت کے واسطے اوسکا مشورہ لازم تھا بعد ازیں مشرور فرورد دیہان سے وچا اسباب تجارت دکن کے کوٹا کو گیا یہاں بھی وہ باعث حد تجارتان ہوا گوانزو روے تحریرات صاحب ایجنٹ یہ حد افکا ظاہر نہیں ہوتا تھا مگر یہ ظاہر تھا کہ یہ مداخلت تجارت کا رگہ ہوگی یہ بہت بہتر امر تھا کہ اوس صاحب کا وہاں جانا بمنظوری گورنمنٹ نہیں تھا کو نسی برائی پیدا نہیں ہو سکتی اگر مداخلت بے محابا اور بے موقع ایسے آدمیوں میں کیجائے جو ہمارے اسباب کو بوقت ضرورت لے سکتے ہیں اور بغیر حاضری ملک اصل کے لیتے ہیں جو مالک بذریعہ ملازمی سرکار کمپنی ہو یا ہو میری اسے میں ایسی مداخلت زبردستی راجہ پوتانہ میں نہیں ہو سکتی ورنہ تحقیق وہ دن جلدی آوے گا جس روز علیحدگی جا نہیں لایا ہوگی

اہلکاران ریاست بھی اور اونکی کارروائی میں راجہ نہایت کم دخل دیتا تھا صرف اسقدر کہ اونکی رائے کے ساتھ اتفاق کرے یا اونکی تجویز منظور کرے سپاہ تنخواہ دار سندھی اور پٹھان نہایت تباہ تھوڑا لاشی اپنی تنخواہ کے تھے اون کا حساب تین سال کا نہیں ہوا تھا اور دیکھا کہ وہ گداگری کر کے دارالریاستہ میں اوقات بسر کرتے تھے اور بعض گھانس بچکر قوت لایموت پیدا کرتے تھے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ فاقہ شکنی اس طرح کرتے تھے بروقت وارد ہونے صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے حساب کتاب درست کیا گیا اور سپاہ نے منظور کیا کہ وہ فارغ خطی کل زرتخواہ کی دیدرنگیے اگر اونکو تیس روپیہ فیصدی بھی ملجائے مگر یہ بھی ایک کارروائی موافق وقت کے تھی کیونکہ جب صاحب موصوف بعد قیام تین ہفتہ کے وہاں سے روانہ ہوا تو اسکو اسقدر سے بھی مایوسی نصیب ہوئی *

نام انصاف کا معدوم تھا اگرچہ سبوالہ مذہب اشخاص ذی اختیار کے یہ مثل عموماً سماعت میں آتی تھی کہ تم قتل کرو کوئی مزاحم اسکا نہوگا مگر افسوس اس شخص پر ہے جو صدمہ پہونچاتا ہے یا مجروح کرتا ہے کسی قسم کے حیوان کو کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ سگ بازاری کی عموماً پرورش ہوتی ہے مگر سپاہ فاقہ کشی سے قریب المگر ہے الفصہ اصل مطلب گروہ کا یہ تھا کہ تمام واسطہ جو باعث راجہ کے بری ہونیکا اونکے اختیار سے ہوا ور رہے ہیچ عرصہ قیام صاحب ایجنٹ جو قریب تین ہفتہ تھا اسکی ملاقات خانگی کئی مرتبہ راجہ مان کے ساتھ ہوئی جو واقفیت صاحب موصوف کو اونکی قدیم تواریخ سے اور اس راجہ کے حال سے تھی اور نیز جو اگلی صاحب موصوف کو اس حال راجہ کے باعث سے تھی باعث اعتبار صاحب موصوف ہوئی اور ان ملاقات خانگی میں گفتگو درباب تاریخ قدیم اس ملک کے اور راجہ کے امور متعلقہ کے بیان آیا کرتی تھی بوقت رخصت ہونے صاحب موصوف کے صاحب نے یہ کہا میں آپ کی جملہ تکالیف اور اندیشہ ہائے گذشتہ سے واقف ہوں اور ہکویہ بھی معلوم ہے کہ آپ کیونکر اون پر سر برائے اب آپ کے ارادہ سے آپ کے جملہ دشمنان بیرونی رفع ہو گئے گورنمنٹ انگریزی کیلپی دوست ہوئی اوسی استقلال کے ساتھ اون پر اعتبار رکھو اور عرصہ قلیل میں جملہ امور آپ کی خواہش کے موافق سرانجام ہونگے *

ان کلمات کو راجہ مان نے بشوق تمام سماعت کیا اسکا چہرہ اگرچہ وثوق اسکو کارروائی اندرونی پر نتھا خوشی سے شگفتہ ہوا اور اسنے فوراً جواب دیا کہ کوئی ایک سال میں میرے جملہ امور حسب خواہش

دوستان سرانجام پذیر ہو گئے اسکا جواب صاحب ایجنٹ نے دیا کہ اوس سے بھی نصف عرصہ میں ہمارا چہ اگر آپ استقلال رکھیں گو کہ جن امور کی نسبت اونکو توجہ کرنی تھی وہ تھوڑے نٹھے اور نہ خفیہ تھے اسوا سٹے کہ وہ متعلق ہر ایک فرع حکومت کے تھے یعنی

اول - انتظام ریاست کو ایک صورت اور اسلوب خوش دنیا +

دوم - سمجھنا آمدنی کا - دریافت حال اراضی خالصہ - ضبطی اراضی متنازعہ جو اکثر موقع پر خلاف انصاف ہو مگر وہ باعث نا اتفاقی عظیم ہے +

سوم - دوبارہ تربیت دینا اور تصفیہ کمانا فوج غیر قوم کا جسکی خدمت گزاری پر راجہ کا خاص اعتبار تھا +

چارم - فوج پولیس معقول سرحدات پر قائم کرنا تاکہ غارت گری قوم میر جانب دکنی بہت شیر گھاٹی بہت شمال اور صحرا سے اور کھوسا بجانب مغرب مسدود اور موقوف ہو اور تربیم حاصل

تجارت جو اس قدر سنگین ہو گیا تھا کہ اوس سے تجارت بند ہو گئی تھی اور نیز تدریج تحفظ اموال تجارت

صاحب ایجنٹ نے اوسی وقت جو وہ پورے کوچ کیا تھا کہ گروہ مذکور نے اس سردار کے علیحدہ ہو جانے سے جو ان کے خیالات دل تنگ کے ظہور میں لانے سے مانع ہوتا تھا خوش ہو کر اپنے طریق بد نظمی

اور بدعت کو پھر شروع کیا اونکا مطلب خواہ روپیہ جمع کرنے کا یا قدیم دشمنی کے بدلہ لینے کا تھا

طریق کارروائی دیوان اور اسکے ہمراہی عمائد کا یکساں تھا مقام گنورا اصل جاگیر گو دوار قرق کیا گیا

اور ایک سال کی مالگذاری سے زیادہ لیکر اوسکو رہا کیا اور جملہ رئیسان خرد اس زریر علاقہ کے نے

اسی طرح نقصان اٹھایا اور سوائے اسکے یہ اور ہتک اونکی ہوئی کہ اونکا علاقہ سپرد غیر یعنی برادر

دیوان کے کیا گیا مقام چند اول بھی ترقی میں آیا اور اوس سے زر خطیر لیکر اوسے قرق سے واگذار

کیا آخر کار دیوان مذکور نے دلیری کر کے ہاتھ اوپر رہا اسکے بھی جو اصل جاگیر ماروار کی تھی ڈالا مگر اولاد چپانے

جواب دیا کہ ہمارا علاقہ آج کا نہیں ہے کہ اس طرح چھوڑ دیا جائے نا امیدی اور سورا اعتبار اور بیخ حملہ گروہ

جاگیر داران پر حاوی ہوا اونھوں نے دیکھا کہ ایک گروہ حقیر اونکی حرمت اور علاقہ سے کھیل رہے ہیں اور

اونکو یہ خیال بعد غور دلیں آیا کہ کوئی قوت عظیم غائبانہ اونکی مدد ہے اور اوس قوت سے مراد راجہ سیو تھی

اگر راجہ اونکو یہ حکم دیتا تھا تو وہ بہت احتیاط رکھتا تھا کہ یہ امر یعنی شرکت اوسکی طشت ازبام نہ ہو کیونکہ

بغیبت صاحب ایجنٹ انگریزی اوسنے پھر اپنی عادت عزلت گزینی اختیار کی تھی اور ظاہر کسی امر ریاست

یا حکومت میں مداخلت نہیں کرتا تھا مگر ایسے امور میں جو باعث ترقی اتفاق اکھے چند اور فتح راج کا ہو جسکی تائید میں ایک گروہ قومی بیسیان کا تھا اور رانی مقتولہ بھی اوسکی معاون تھی مگر اکھے چند جو اختیار کل آدمی ملک کا اور قلعہ جات کا بلکہ قلعہ جوہ پور کا بھی بذریعہ اپنے آوردون کے رکھتا تھا ان امور کو ناپسند تصور کرتا تھا اور بہانہ اور جیلہ اس امر کا لیکر کہ اوسکی جان کے واسطے سازش ہو رہی ہے شہر سے جا کر قلعہ میں رہنا اوسنے اس نظر سے اختیار کیا کہ وہاں سے اپنے مخالفین کو بے قابو کرے اور اوسکو راج کے پاس بار نہونے دے *

چھ مہینے اسطرح گزر گئے حکم اکھے چند کا بڑا تھا وہ صرف نظر پڑتا تھا اور صرف اوسکے حکم کی تعمیل ہوتی تھی راجہ مان صرف بطور ایک پتلہ کے تھا دیوان جدہر چاہتا تھا اوسے حرکت دیتا تھا مگر عین اوسوقت میں جب یہ دیوان آفتاب ترقی میں تانبہ اور عمائد ملک کا ناپسند اور ہم وطنوں کا محسوس ہو رہا تھا اوسکے تنزل کی خبر سماعت میں آئی اب ثابت ہوا کہ دیوانگی اوسکے مالک یعنی راجہ کی بابت پوشیدہ رکھنی کثرت غم و غصہ تھی اور معاوضہ ستانی شدائد راجہ مان کی تسلی نہیں کرتی شکار اوسکی حیلہ سازی کے جو مقید تھے اذکو امید جان بخشی کی دی گئی اور ترائد شدائد کی نسبت اونھوں نے مال منسوبہ راجہ اور رعایا کا بتانا شروع کیا ایک فرو چالیں لاکھ روپیہ کی دیوان اور اوسکے مصاحبین نے داخل کی اسطرح اوسکے حساب اس دنیا میں طے کر کے اذکو دوسری جہان کو پکڑ پکڑ اور بشدائد و تکالیف شدید جس سے مرگ بھی پشیمان ہوتی تھی رخصت کیا نگ جی قلعہ دار کو جو بد راہ کرنے والا راجہ سابق کا تھا مع موچی ڈاؤنڈل کے جو منجملہ قدیم خاندان جاگیر داران راج سے تھا زہر کا پیالہ دیا گیا اور ایدون دونوں کی لاش دروازہ فتح پل سے پھینک دی گئی جیولراج برادر ڈاؤنڈل کا مع بہاری داس کھچی اور ایک خیاط کے سر تراشا گیا اور اونکی لاش بدر سے نیچے پھینک دی گئی اوسوقت میں سیرت بید خوانی کی اور نجوم کی جو حال غیب بتلاتا تھا باعث پناہ نہیں ہوئی بیاس شیو داس مع سری کشن جو تیشی کے شامل نہرست واجب القتل میں ہوئے نگ جی قلعہ دار اور موچی بعد مرگ راجہ سابق اپنے اپنے مقام کو چلے گئے تھے اور جو دولت اونھوں نے راجہ مذکور کی بیوقوفی سے جمع کی تھی اوس سے اونھوں نے قلعہ وغیرہ تعمیر کیے تھے جب راجہ مان پھر گدی نشین ہوا اور اشتہار معانی تصور کا جاری ہوا تو وہ بھی اپنے قدیم علاقہ قلعہ پر آئے اور مورد عنایات ہوئے اور اودن کو ان عنایات سے یہ امر فراموش ہو گیا تھا کہ وہ کبھی خلافت

۱۷۶
 راجہ ہو گئے تھے جبکہ اس طرح اس کے قابو میں آگئے تو اس نے وہ جواہرات اونسے لے لیے جو انکو حکومت
 اس کے فرزند میں دیے گئے تھے بعد ازیں اونکی نسبت حکم سزا کا جاری ہوا اور انکو وادی برہم قلعہ سے
 نیچے پھینکا گیا جنکی حفاظت اونکے سپرد تھی اور اس حکمت کے ساتھ یہ فعل ترتیب دیا گیا تھا کہ مصائب
 دیوان کہ اضلاع و دروست میں تھے وہ بھی اوسی وقت گرفتار کیے گئے جو وقت دیوان یہاں گرفتار
 ہوا اور منجملہ ان اہلکاران خرد کے جو مقید ہوئے تھے اکثر رہا کیے گئے جب اونھوں نے اپنا روپیہ تبا دیا
 اس قسم کی قرضی مال و اسباب سے راجہ مان نے بہت روپیہ اور اسباب حاصل کیا کہتے ہیں کہ ایک کروڑ
 روپیہ ملا اگر اس سے نصف بھی ملا ہو تو بھی یہ وسیلہ اور باعث اچھا واسطے اوس فعل کے ہوا جسکو
 وہ سزائے نصف قرین کہتا ہے گو وہ مستحق نام معاوضہ و حشیانہ کی ہو اگر وہ راضی صرف اس پر ہوتا کہ
 اکھے چند بدنام کو سزائے انتہائے قانونی یعنی مرگ کی دیجاوے اور چند اس کے اہلکاران خانگی کو
 جنکی وفاداری نسبت اس کے ثابت اور قائم ہوتی اور ضبطی علاقہ دیوان جاگیر داران جنکی قوت سے
 اندیشہ تھا اور جنکی دغا بازی صریح تھی اور قابل چشم پوشی کے تھے تو اسکی خدمت گزاری باقی سب لوگ
 کرتے اور جو لوگ ان امور سے آگاہ ہوتے وہ اوس کی تعریف کرتے مگر اس اول امر میں جو وہ کامیاب ہوا
 تو اسکی معاوضہ ستانی اور زیادہ ہوئی اور اسکو تلاش دیگر عمدہ سرکار کی واسطے تشفی سیر کرنے اس کے
 درپیش ہوئی اسکی ہوشیاری اور حیلہ سازی اس کامیابی سے بجائے کم ہونے کے اور بھی دو بالا ہوئی
 اکثر رئیس جو واجب القتل گردانے گئے تھے صرف چند روز پیشتر بنظر عنایات اور ملاقات اونکی مالگداری
 کے شامل کیے گئے تھے اور صرف اتفاق حسنہ سے اکثر کلان جاگیر دار اس حال سے جمیع اکھے چند بھی
 تھا محفوظ رہے عالم شگہ پوکرن والہ اور اسکا رفیق ہدم سرتان نیچ والہ اور انارنگہ رہوا والہ اور دیگر
 رئیسان خرد اونکی قوم کے باعث اپنے اصل صلاح کار راجہ کے ہونیکے ہر روز دیوان میں آتے تھے اور دیوان
 کے انتظام کے یہ بھی شریک تھے اونھوں نے مقیدی دیوان شکر منجانب اللہ اندیشہ کیا جسکے رفع کرنکو
 راجہ نے ایک پیغام اس کے نام بھیجا کہ مقیدی دیوان سے جسکی بدعت اور بد وضعی سزاوار نہ تھی اس نے
 اپنا مطلب دلی حاصل کر لیا ہے اور واسطے گردانی بربادی رئیس پوکرن کے وہ کچھ تامل اور اونکی بھی بربادی
 میں نہیں کرتا راجہ نے خود اپنی زبان سے محمد انارنگہ کو جو اسکا نیا دوست بھی تھا کہا کہ وہ بھی دیگر روسا
 ہمراہ آئے مگر اونکی بے اعتباری نے اسکو بچا دیا اوسے شب سپاہ تنہا ہارنے جو آٹھ ہزار آدمی تھے مع

اتواپ جا کر ستران سنگہ پراو سکے مکان پر حملہ کیا اس رئیس نے اپنی قوم کے ایک شواسی آدمیوں سے اہوت تک اپنا تحفظ بمقابلہ اتواپ و بنا دلیق سپاہ تخواہ دار کے رکھا جب تک اوسکا مکان قابل مقابلہ کر نیکی رہا بعد ازان جب دیکھا کہ مکان اب اونکی حفاظت نہیں کر سکتا تو اونھوں نے تلوار پکڑ کر مکان سے باہر آ کر ساتھ عہدگی اور شجاعت کے زو و ضرب کی اور رئیس مذکور نے مع اپنے برادر اور اسی سپاہ معہ قوم کے گروہ شمشیر میں جا کر بہ دلاوری جان دی باقی ماندہ سپاہ مذکور میدان سے مع اسلحہ نیچ چلی گئی کہ وہاں جا کر مقام مذکور کو اور اپنے راجہ صفر سن کو محفوظ رکھیں اس شجاع تحفظ نے جس میں اکثر باشندگان شہر بھی قتل ہوئے تھے یہ نتیجہ خجشا کہ پھر دوبارہ عزم بمقابلہ رئیس پوکرن نہوا اور رئیس مذکور نے اپنے تحفظ کا سامان مہیا کر کے اوسوقت تک حفاظت کی جب تک اوسکو قابو اپنی جا سے پناہ جنگل میں جانے کا بہم پہونچا اور وہ وہاں چلا گیا اگر نجاتا تو وہ اوس میان خنجر کو ہاتھ سے دیتا جس میں قسمت مار وار کی شامل تھی او جس میں اب معاوضہ لینا چارشت کا جمع ہو گیا تھا یعنی دیونگہ کا اور سیلا کا اور سوائی کا اور اوس کا رہتا اور اوسکی مرگ اوس فرع اولاد اجیت کو ختم کرتی جو متنبہ خاندان پوکرن میں ہوا تھا اور جسکی تباخ میں ہکو بوجہ بوجہ صورت چند روزہ ہونے عمر کی بیچ ملک مار وار کے نظر آتی ہے

کیا بہترین راجہ مان کی سیرت اور طبیعت کا اس سے ہو سکتا ہے کہ اوسنے جب بروز دوم اس واردات کے فتح راج کو حاضر ہونے کے واسطے تحریر کی تو یہ چند الفاظ درج کیے کہ اب تم دیکھو کس وجہ میں نے تمکو قبل اسکے کام سپرد نہیں کیا تھا یہ شخص جو بھائی اندراج مرحوم کا تھا دیوان مقرر کیا گیا اور اس روپیہ سے جو قرقہا سے سابقہ میں وصول ہوا تھا فوج بھی خوش رہی اور اسوجہ سے کہ ایک خیال بغور تمام مشتر اور یقین ہوا تھا کہ جو دوا و سکودر کار ہوگی اوسکے صرف اوسکو طلب کرنا حکومت انگریزی سے ہے جملہ گروہ جاگیر داران بیدل ہو گئے تھے اور وہ آدمی جو اس ظالم کو گدی سے علیحدہ لے بیچ ایک خط کے جو دراب ان امور کے بنام گورنمنٹ تبلیخ ۷۷ ماہ جولائی ۱۸۵۷ء تاریخ تحریر ہوا تھا میں نے یہ دیکھا کہ اندیشہ یہ ہے کہ یہ کامیابی مبادی باعث ترغیب ہو کر خواہ بنظر انصاف یا تحفظ حد ضرورت سے زیادہ طول کیجے اگر وہ رئیس پوکرن اور و ایک رئیس ان غرور پر جو شریک سرکشی شجاع اور زبردستی گدی نشینی اوسکے فرزند کے تھے اکتفا کرتا اور چند اہلکاران کو سزا دیتا تو اوسکی عالی طبیعتی پروال ہوتی مگر در صورتیکہ وہ رئیس رہتا اور دیگر رئیس ان کلان کی مرگ کے گروہ ہوتا تو اوس سے فساد برپا ہوتا جس پر اوشو کبادہ قرین انصاف و نیر معاوضہ ستانی کو تھا مگر اوسو ستران سنگہ کو قتل میں حد معاوضہ ستانی سے باہر قدم کھا اور اسکو قتل کا ہکو بوجہ فوسن

کر سکتے تھے اب صرف یہ خیال کرتے تھے کہ کیونکر اوسکی فریب آمیز تدابیر سے جو جنگ سے بھی زیادہ سخت ہیں تحفظ کیا جائے *

مقام نیچ کا محاصرہ ہوا اور اسکا تحفظ منجانب فریق محصورین بعد کی طور میں آیا مگر آخر کار پسر پسران سنگہ حاضر آیا جب اوسکے پاس دستخطی راجہ کی تحریر بوجہ معافی و واپسی علاقہ پہونچی اور پسر ضمانت افسر سپاہ تنخواہ داران بھی تھی مگر راجہ کی دوامی بدنامی اس میں ہے کہ اوسنے اپنے وعدہ کا انفساخ کیا اور جب پسر مذکور حاضر فوج محاصرین ہوا تو اہلکار ملکی یعنی مالی نے ایک حکم راجہ کا دکھایا کہ پسر مذکور کو گرفتار کر کے حاضر لائیں اگر اس امر کی تحریر کرنے میں ملال ہوتا ہے تو خوشی بھی ہو ورنہ اسکے ہرے یعنی افسر مذکور بھی خلاف اس حکم کے عمل میں لایا اسنے کہا کہ ہم تعمیل اسکی نہیں کریں گے وہ ہمارے بچے یعنی قول پر حاضر ہوا ہے اور اگر راجہ نے اپنے وعدہ کا انفساخ کیا تو ہم اپنا عہد قائم رکھیں گے اور اوسکو مقام محفوظ میں پہونچائیں گے اور اوسنے ایسا ہی کیا یعنی افسر مذکور کے پسر مذکور کو ہستان اراولی میں پہونچا دیا اور وہاں سے وہ میوار کو چلا گیا اور وہاں پناہ گیر ہوا *

ایسی ایسی حرکات فریب اور ظلم نے جملہ رئیسان کو کلیتہ پریشان کر دیا جو وہ فرد فرد ہو گئے تھے لہذا وہ مقابلہ فوج تنخواہ دار کا جو سوائے دیگر دستہ ہا سے فوج کے قریب دس ہزار کے تھے نہیں کر سکتے تھے اور نہ وہ اس خیال سے جسکا خوف اونپر طاری تھا باہم اتفاق کر سکتے تھے کہ وہ فوج انگریزی کی طلب کر لیا لہذا عرصہ چند ماہ میں جملہ گروہ جاگیر داران ماروار نے اپنا اپنا گھر اور ملک راجہ کی بیرحمی اور ظلم سے چھوڑ کر علاقہات ہمسایہ میں پناہ لی یہ جو اوسکی صاحب تدبیری اسطرح سرانجام ہوئی یہ صرف باعث اوسی گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ورنہ وہ اسکا ذکر بھی باطنیان نہیں کرتا اور نہ اسکا سرانجام ہوتا اور کبھی کسی وقت میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ کسی نہایت دلیر اور صاحب قوت راجہ ماروار نے یہ امر اختیار کیا ہوا اور اوسکو کچھ نتیجہ کامیابی پیدا ہو جو اس راجہ مان نے باعث دوستی انگریزی کے اتمام کو پہونچایا *

ان شجاع لوگوں نے بیچ علاقہات ہمسایہ کوٹہ اور میوار اور بیکانیر اور جے پور میں پناہ پائی انہیں سنگہ وفادار بھی جسکی وفاداری کا معاوضہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا جلائے وطن ہوا یہی شخص راجہ مان کا محافظ راجہ بھیم نے حکم قتل دیا تھا جسوقت راجہ مان جالور میں محصور تھا اور اسنے اپنی رانی کا

جملہ زیور بلکہ اوسکی ناک کی تھہ بھی فروخت کر کے واسطہ بہم پہونچانے رسد اور فوج حفاظت کے صرف کیا تھا اور وہ بھی یہی انا رسنگہ تھا جسے اوسکو جنگ پالی میں جب وہ گھوڑے سے گر گیا تھا اور قریب گرفتار ہو جانے کے تھا بچایا تھا اور یہی منجلہ اون چار رئیسوں کے تھا جو اسوقت بھی اوسکے شریک تھے جب سب روسا اوسکو چھوڑ کر دعویٰ درگدی کے ہمراہ ہو گئے تھے اور یہ بھی ایک اوس گروہ میں سے تھا جنھوں نے رفع بدنامی اور یجرتی کے خیال سے تمام نشان راستہ جے پور میں دشمنوں سے چھین لیے تھے اور یہی شخص باعث راجہ کی رہائی کا اور حکومت اختیار کر نیکا تھا دراصل اوسکا غصہ معاوضہ تسانی بنام نہاد دیوانگی ہو سکتا ہے ۱۸۱۱ء میں اکثر رئیسان کلان ماروار جو اسطرح جلائے وطن ہو گئے تھے اس امر میں کوشش کرتے تھے کہ حکومت انگریزی کی مداخلت اونکے بارہ میں حاصل کیجائے مگر ایک سال اور اسطرح گزرا اور کچھ صورت رفاہ اونکو نظر نہ آئی اوسکا چلن اور طریق استدلال کے لائق تھا اور اونکی محتاجی اس نظر سے کہ وہ دوسرے کے احسان خفیہ سے بسر اوقات کرتے تھے خود علاج پیدا کر سکتی تھی اونکے وجہ مردانہ وار جو انھوں نے حاکم انگریزی کو لکھے تھے جلد اول میں ناظرین کتاب ہذا کی نظر سے گزرے ہونگے اور حاکم انگریزی نے بے تامل اونکو جواب دیا تھا کہ اگر عرصہ معقول میں اون کے بارہ میں مداخلت انگریزی نہوئی تو وہ خود اپنی حق رسی کر لیں *

اسطرح کا حال ملک ماروار کا ۱۸۱۳ء تک تھا اگر وحشت انگیز طبیعت معاوضہ تسانی نے راجہ مان کو اندھا نہ کر دیا ہوتا تو اوسکو خوب موقع واسطے قائم کرنے قاعدہ انتظام ملک اوپر بنایا و بالا استقلال کے اور واسطے جاری کرنے اون اصلاحوں کے جو اوسکی اور اوسکی ریاست کے رفاہ کے واسطے ضروری تھیں دستیاب ہوا تھا یہ اوسکے اختیار میں ہو گیا تھا کہ وہ انتظام میں ترمیم کرے اور رئیسان جاگیر دار کو بغیر اونکی پناہ کرنے کے مطیع اپنا کرے اور جملہ رعایا کو معمل اوپر قاعدہ ترمیم شدہ امور ریاست کے کرے بجائے اسکے کہ وہ نیکنامی قائم کرنے انتظام ملک کی حاصل کرتا اوسنے ظاہری حفاظت پیش نظر رکھ کر وہ جاگیر داران کو کلیۃً شکست کر دیا اور حکومت اعلیٰ کو بجائے اسکے کہ لوگ اوسکی غرت اور ادب کریں سب کی نظروں میں نا پسند کر دیا *

اسطرح مختصر تاریخ و لحظہ اس خاندان راجپوت کی شروع بربادی اونکی قدیم ریاست گاہ قنوج سے اوں کے آباد ہونے سے پہلے جنگل ہندوستان کے جسکو چھ سو سال سے زیادہ ہوا آجکی تاریخ تک تحریر کر کے

یہ ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ یہ مطلب تحریر بغیر تحریر کرنے خیالات اوپر حال متزلزل اونکے اتفاق اور عہود
ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے جو باعث موجودگی ان امور کا ہوئے تو جبکا ہم نے اب ذکر کیا ہے ختم کیا جاوے
وہ میان جو ہم نے جلد اول کتاب ہذا میں درباب نامحدود ہونے عقائد ہمارے صلحا محبات کے جو راجپوتوں
ساتھ متفق ہوئے ہیں تحریر کیا ہے اور جبکا علاج اگر جلدی نہوگا تو وہ عرصہ قلیل میں وہ واقعات پیدا
کریں گے جسے خرابی اون لوگوں کی ہوگی اور ہکو بھی اندیشہ خواہ مخواہ پیدا ہوگا روشن ہوتا ہے یہ زمیں
جو اپنے نام زمینداری کو مضبوطی بیان کرتے ہیں اپنی زمین اور حقوق قدیم و قبضہ شدہ کو اوس مضبوطی کو
قائم رکھتے ہیں کہ اوسپر غالب آنا امکان نہیں رکھتا اور اونکے تحفظ میں نسل بعد نسل غائب ہو گئیں مگر
جب زیادتی اس بارہ میں ہوئی اونکی قوت زیادہ پائی گئی اب زیادتی کرنے والے کہاں ہیں یعنی
خاندان غزنی وغور و غلجی و لودی و پٹھان و تیمور و مرہٹا سے بدطینت مگر راجپوت باشندگان ان
تبدیلیات میں بھی آباد رہے اور اونکے معدوم ہونے میں بھی قائم رہے اور اگر اونکے ملک کا انتظام
اندرونی خصوصاً ایسے اتفاقات سے برا نہوتا تو وہ اپنے مخالفان کی بربادی میں اپنی قوت زیادہ
کرتے مگر اونکے باہمی تنازعات سے اور تباہ کنندہ آتے رہے اور اونکی بے وقوفی کے سبب مرہٹا
جو طامع تھے اور پٹھان جو ظالم تھے اگر فائدہ مند ہوئے مگر یہ جملہ بیوقوفی اور نقص اونکے ساتھ دوستی ایسے
شخصوں کی رفع ہوتی جنکی خاص نام آوری اس میں ہے کہ اونکی حکومت کی بنیاد اوپر امور دانا می اور انصاف
اور رحم دلی کے ہے اور وہ اونسے اوس سے زیادہ طلب نہیں کرتے جو مکنتی اونکے تحفظ کے واسطے
اور اون کے امور انتظام کے واسطے ہو کس قدر حکومت محافظ نے اپنے وعدے کو پورا کیا ہے کہ اوس
سالہا سال میں بھی کوئی تدبیر واسطے رفع کرنے اس بد انتظامی اور ظلم کے جبکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے
نہیں کی ناظرین کتاب ہذا خوب غور کر سکتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ہم مجبور ہیں اسوجہ سے کہ ہم نے اون کو
مختار اپنے ملک کے انتظام کا کیا ہے تو رئیس کو بھی امید امداد مثل بادشاہان بیچ ظلم رسانی اوسکی رعایا
اور اونکے اٹلاف حقوق کی نیکجائے اور اگر ہماری مداخلت نہیں ہو سکتی ہے تو ہکو وہ روک بھی جو اونکے
اپنے طریق انتظام میں ہم کرتے ہیں دور کرنی چاہیے اور اوسکو درحقیقت مختار کل چھوڑ دینا چاہیے
سب سے بہتر اور مناسب اور عمدہ تدبیر انتظام یہ ہے کہ ہم اپنے اوپر اونکے انتظام کو رکھیں اور اپنے
اختیار کو فعل میں لا کر اونکی ہبودی دوا می کو دوبارہ قائم کریں اور اوسکے ضمیمہ میں امنیت حال اور آئندہ

اپنی کلان جزو سلطنت کو بخشین ان خیالات سے جو تذبذب پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تائید رے کے کثرت اشخاص
 راٹھور کی کیجائے اور اول موقع جو دستیاب ہو اوس میں ہماری منظوری و رباب متنبہ کرنے کے خاندان
 ایدر سے دیجائے جو خاندان نسل راٹھور سے ہے اور یہی نہیں کہ اب تک اوس میں کوئی فتور نہیں آیا ہے
 بلکہ وہ وارث جو در صورت نہونے اصلی وارث کے ہے اور اس نسل والہ کش کو جس سے ہمیشہ بربادی
 ملک کی متصور ہے خارج کیا جائے اگر ہم بادشاہی قاعدہ کو یا خود حاکمی قاعدہ کو نسبت اس گروہ جاگیر داران
 کے مرعی رکھیں اور اپنی مداخلت صرف بیچ قائم رکھنے یا تائید کرنے ظلم صریح کے کریں جس سے یہ شجاع
 رئیس محروم اور نا امید ہو جائیں تو جو کارزار اونسکے ہمنے بیان کیے ہیں اوسے خیال کر کے غور کرنا چاہیے
 کہ وہ کیا کر سکتے ہیں حرکات ایک راجپوت کے جو جان سے ہاتھ دھوے ہو دراصل حرکات پنداران
 سرگردان اور مرثیہ ظالم سے بہت مختلف قسم کے ہونگے پھر کیا ایک میدان زیادتی اور واپس جانیکا
 ہوگا انواہا مشہور ہے کہ اونھوں نے اپنی دادرسی کر لی ہے یعنی جب وہ نا امید ہوئے اور کسی حکمت
 نے اونسکے بارہ میں مداخلت اور توجہ نہیں کی تو خیر راجہ مان کے سینے تک اونھوں نے پہونچا دیا
 اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہی بدلا پیش نظر تھا اور یہی ایک امر مظلوم رئیسوں کو واسطے اپنی دادرسی کے
 باقی تھا اور یہ بھی مشہور ہے کہ راجہ بھیم کالیکا جو اصل نہیں ہے گدی جو داپراب قائم ہوا ہے اسکا
 نہایت افسوس ہے کیونکہ راجہ دھونکل صرف اوسے گروہ پر نظر عنایت رکھے گا جو اوسکے دعویٰ کے
 پاسدار تھے اور رئیس پوکرن اور اوسکے گروہ اوس مقام پر مصاحبت اور صلاح کاری راجہ میں
 مقرر ہونگے جو حق اوسکے خاندان چپاوت رئیس رہوا تھا جواب میوار میں جلائے وطن ہو کر لبر
 کرتا ہے حسد اور تنازعات اور فسادات اور خونریزی نتیجہ اسکا ہوگا اور یہ سب رنج ہوں اگر ایدر سے
 کوئی متنبہ کیا جائے اگر ایک گروہ کثیر راجپوتوں کے اس امر کے تصفیہ کے واسطے جمع کیجائے تو
 فوجہ دس میں سے تصفیہ حسب تجویز بالا کریں گے اور اندیشہ مداخلت بھی بیکار ہو جائے گا اور امن و
 امان ہزاروں کو نصیب ہوگا اور یہ بھی ایک امر کچھ مطلب سے خالی نہیں ہے کہ ہمارا بھی اندیشہ آئندہ
 رنج ہو جائے گا +

باب شانزدہم

وسعت اور آبادی ملک ماروار - تقسیم اقوام باشندگان - قوم جت - راجپوت - مذہبی اور تجارت اور دیگر اقوام رذیل - قسم زمین - پیداوار کشاوری - پیداوار قدرتی - چشمہ ہائے نمکسار - کانہائے سنگ مرمر و سنگ سفید - کانہائے قلعی و شیشہ و آہن - پھٹکری - دستکاری - مندوہیا تجارت - تجارت بیرونی - پالی مقام ریاست ہندوستانی مغربی - اقوام تجارت پیشہ - کھتری اور ادووال - کاروانہائے تجاران - شمار اجناس درآمد و برآمد - چرن محافظین کاروان - تترل تجارت - وجہ - مستاجری افیون - میلہ ہائے موند ہوا و بہلو ترا - طریق انصاف گسری - سزا - راجہ بچہ سنگہ کا ترجمہ بجانب مقیدین جنگی پرورش خیرات سے ہوتی ہے - رہائی قیدیان برادر کسوف و خسوف ماہ و خور و پیدائش اولاد و گدی نشینی راجگان - آمدنی ثبائی - شھنگان و کیواری - جوب - محاصل اٹھکایا نکس مٹری - محاصل گیا سوائے یعنی ترنی - محاصل کیواری یعنی نکس دروازہ - کس طرح محاصل قائم ہوئے - سایر - تعداد آمدنی محاصل - دہانی یعنی تحصیلدار - آمدنی نمکسار - ٹانڈا یعنی کاروان جونمک کی تجارت کرتے ہیں - تخمینہ آمدنی فوج - فوج تنخواہدار - فوج جاگیردار - فہرست جاگیرداران - لیاقت سواران -

انتہائے عرض ملک ماروار کا دو مقاموں میں جو مساوی المسافت دارا الریاست سے ہیں واقع ہے یعنی گراپ بجانب مغرب اور شام گڈہ واقع کوہستان اراولی بطرف مشرق فاصلہ دونوں مقاموں میں دوسو ستر میل انگریزی کا ہے اور انتہائے طول سرحد سروہی سے جو سرحد شمالی پر واقع ہے دوسو بیس میل ہے اور گوشہ شمال و شمال مشرق واقع علاقہ دیدوانو سے تا انتہائے سرحد ساپخور بجانب جنوب و مغرب فاصلہ سید باتین سو پچاس میل ہے حدود ماروار ایسے پچ و خم کے ہیں اور اس قدر گوشہ اور قطعات اراضی دوسری ریاستوں میں واقع ہوئے ہیں کہ بغیر پیمائش علمی کے ہم صحیح تخمینہ اسکی وسعت کا نہیں کر سکتے مگر فیصل ضروری نہیں ہے نہایت عمدہ نقش و نگار و صفحہ چہرہ ملک مارو کو منقش کرتا ہے اور زینت بخشتا ہے دریاے لونی ہے جو سرحد شرقی مقام پوٹکر سے نکلتا بجانب مغرب روان ہو کر قریب قریب ملک مذکور کو تقسیم کر کے حدود زیر اور بنجر اراضی سے پیدا کرتا ہے مگر گو علاقہ جانب جنوب اس دریا کے جو درمیان اسکے اور کوہ اراولی کے واقع ہے

نہایت زریر اور زرخیز ماروار میں ہے مگر یہ کہنا بھی داخل غلطی ہے کہ جملہ علاقہ شمالی دریائے مذکور خیر ہے اگر غور کیجیے تو جو علاقجات جو ناگور اور جودہ پور ہو کر پہلو ترا تک ہے اس سے صحیح فرق معلوم ہوگا بجانب جنوب اس سلسلہ علاقجات کے اضلاع ذیل واقع ہیں یعنی دیدوانو ناگور میرتا جودہ پور پالی سو جت گو دوار سیوانو جالور میں محل اور ساپنخور منجملہ اسکے اکثر زریر اور آباد ہیں حتیٰ کہ ہم اشنی آدمی فی میل مربع شمار کر سکتے ہیں علاقجات بجانب شمال اس سلسلہ کے اس سے نہایت مختلف قسم کا ہے مگر اس میں بھی تفریق درکار ہے کیونکہ جب شمال و مشرقی حصہ اسکے میں ایک جزو علاقہ ناگور اور شہر کلان فلو دا اور پو کرن وغیرہ ہے جو شمار میں تیس درجہ ہیں تو باقی حصہ جنوب مغربی میں جس میں گوگا دیو کا تہل اور شیو اور پر سارا اور کوترا اور چوتن واقع ہیں یہ دس درجے سے بھی کم ہے آبادی ماروار کی شمار تخمینہ میں بیس لاکھ نفری ہوگی *

اقوام اور اقسام باشندگان - اس نفری کی تقسیم اقوام اس طرح ہے جٹ آٹھ میں پنج اور راجپوت آٹھ میں دو اور باقی اقوام مذہبی یعنی برہمنان (سانجور کے علاقہ میں صرف برہمن ہی آباد ہیں اور وہ ملقب سانجور برہمن ملقب ہیں) اور تجار اور اقوام زویل ہیں اگر یہ تخمینہ صحیح ہو تو راجپوت مردوزن و بچہ پنج لاکھ نفری ہونگے اور ان میں سے پچاس ہزار آدمی قابل اسلحہ بندی موجود ہو سکتے ہیں خصوصاً جب ہم یہ خیال کریں کہ قوم جٹ صرف اہل حرمہ اور مختلی قوم ہے *

یہ بیکار معلوم ہوتا ہے اگر ہم مفصل حال سیرت راکھور کا تحریر کریں جسکا حال ہم نے بھداونکے افعال سے استنباط کیا ہے یہ قوم حسب لیاقت اپنے چھبیس اقوام میں اعلیٰ مرتبہ پر ہے اور اگرچہ ایک فعل قبیح کے باعث بدنام ہے یعنی افیون کے استعمال سے تاہم قوم راکھور عمدہ انسانوں میں ہے اور اسکو صرف ایک وجہ برا بکھیتی واسطے اظہار اس امر کے درکار ہے کہ وہ طبیعت اور دل جسے افواج سلطنت اور بادشاہی کو عین اوسکی ترقی اور اقبال میں جواب دیا تھا وہ صرف عاطل ہو گیا ہے معدوم نہیں ہوا حکومت راجہ حال نے وہ کام دربارہ خرابی راکھور کیا ہے جو افواج اور نگ زیب سے بھی سرانجام پذیر نہیں ہوا امنیت اونکی کمی سپاہ کو پورا کر دیگی مگر بے اعتباری نے جو بیوقوفی از حد اور ناشفقتہ کے سبب ہر ایک خاندان میں غالب آگئی ہے نہایت زبون سیرت عام قوم کو کر دیا ہے جو سیرت عامہ اونکے عرصہ قلیل گذشتہ کہ گرو نواج کی اقوام میں درجہ اعلیٰ پر تھی ایک ہر دل عزیز راجہ پشٹنا چند سال گذشتہ بلا وقت ایک فوج کثیر

ہجری بھائیوں کی یعنی ایک باپ کے بیٹے گدی چڑھ گئے گرو جمع کر سکتا تھا دراصل ایک قول یہاں جاری ہے کہ پچاس ہزار تلوار اور اٹھ سو کی ہے یعنی اس قدر سپاہ ملک مارو کی خاص ہے اور انہیں سے پانچ ہزار سوار ہیں اور یہ پچاس ہزار تلوار اس سپاہ سے مستثنیٰ تھی جو مملات میں رہتی تھی اور جو بالعوض اراضی کے سپاہ راجہ تھے یعنی وہ سپاہ جو اراضی بابت اپنی وجہ قوت کے پاس لے ہوئے تھی سواران راٹھور ہندوستان میں نہایت عمدہ تھے اس ملک کے اکثر مقام پر میلے گھوڑوں کے ہوتے ہیں خاص کر مقامات بہلو ترا اور پوشکریں جہاں گھوڑے کچھی اور کاٹھیا دار اور جھل اور ملتان کے بکثرت آتے ہیں قیمتی گھوڑے بھی سرحد مغربی میں اوپر لونی کے پیدا ہوتے ہیں راروروں کے گھوڑوں کی نہایت قدر ہے مگر واقعات بہت سال گذشتہ سے ظاہر راہ آمد کو سدود کر دیا ہے مقامات پیدایش واقع راروروں اور کچھ اور بجل قریب معدوم ہونیکے ہو گئے ہیں اور جو آمدنی سندھ کی مغرب سے تھی اسکو قوم سلجھ روک لیتے ہیں شکستگی طریق غارت گری نے جسک غارت گری کی بحث سابق ہمیشہ درکار گھوڑوں کی ہوتی تھی ظاہر آمدنی کو کم کر دیا ہے اور نیز امنیت عامہ جو نتیجہ فتوحات انگریزی کا ہے ضرورت گھوڑوں کی خرید کی کم کر دی ہے *

ہنگام فسادات باہمی اور جب امنیت ملک کے اندیشہ میں تھے ہمنے سنا ہے کہ ایک قوم یعنی چپاوت کو پاس چار ہزار گھوڑا تھا اگر کبھی اس قدر اولاد چپاوت ایک وقت میں شمار کی جائیں تو یہ امر باعث تعجب اور مائل عظیم ہے اور ریاست بھی اس قدر اولے بوجہ نمک حلالی اونکے طلب نہیں کر سکتے بنظر اس کے کہ اس قدر ان جاگیر داران سے سوار لیے جائیں ہم صرف اونکی مالگذاری کے پانچ سو روپیہ کو قابل اس کے تصور کرتے ہیں کہ ایک سوار ملک مارو کا وہ دے اور دو پیادہ سپاہی سوائے اسکے دے ایک فہرست کلان جاگیر داران کی ہر دھن اسکے تحریر ہوگی *

زمین کاشتکاری اور پیداوار۔ اقسام زمین ملک مارو در ذیل میں درج ہے جیکل چکنی پتلی سفید قسم اول کا وجہ تسمیہ مجھے معلوم نہیں مگر ایسی زمین زیادہ تر اس ملک میں ہے یہ قسم زمین نہایت کم زور ہے اور مٹی کا لگاؤ کچھ بھی نہیں پاتا جاتا اور اس میں صرف باجرا مونگ موٹہ تل خربوزہ اور جوار پیدا ہوتی ہیں قسم دوم چکنی یہ رنگ سیاہ ہوتی ہے اور اضلاع دیدوانو میر تاپالی اور اکثر جاگیرات واقع گودوار میں بکثرت ہے گندم اور دیگر غلہ اس میں پیدا ہوتا ہے قسم سوم پتلی اس میں بالوطا ہوا ایسی زمین قریب کیوں سر اور ریاست گاہ کے اور نیز جالورا اور بہلو ترا میں اور جزو اضلاع دیگر میں ہے

یہ زمین پیداوار جو کے موافق بہت ہے اور اوس قسم گندم کے جسکو نیا گیہون کہتے ہیں (دوسرے قسم گیہون کو نیا گیہون کہتے ہیں) اور نیز تاکو اور پیاز اور دیگر سبزی لینیے سبز ترکاری کے موافق ہے باجرا لائق خرید و فروخت تجارت یہاں بہت کم پیدا ہوتا ہے قسم چارم سفید یہ قریب قریب زمین اوسر بنجر کے ہے آہن کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا مگر در صورتیکہ بارش بکثرت ہو۔

اضلاع جنوبی لونی مثل پالی وسوجت و گودوار میں جن میں آبپاری اکثر آب روان سے جو کوہستان اراوڑی سے جاری ہوتے ہیں ہوتی ہے بافراط ہر قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر باجرا نہیں ہوتا کیونکہ یہ غلہ زمین ریگ آمیز میں اچھا ہوتا ہے اور اضلاع ناگورا و میرتا میں قیمتی غلہ بکثرت آبپاری چاہات سے پیدا ہوتا ہے زمین وسیع اضلاع مغربی جالور سا پچور اور تین محال کی جنہیں پانچ سو دس دیہات خرد و بزرگ ہیں اور جو سب خالصہ میں بہت اچھی ہے اور اوس میں آبشار کوہ آبو سے اور حد جنوبی سے آتے ہیں مگر بد نیت حکومت راجہ مان اونے کبھی ایک ٹکٹ اصلی نکاسی کا نہیں پاتی اور صحرائی قوم اور وزوان جنگل سندھ اکثر اون پر دست غارت گری بلا مزاحمت دراز کرتے ہیں پیداوار زریر زمین کی گندم جو برنج جو ارمونگ تل میں ارضی ریگ آمیز میں صرف باجرا مونگ اور تل پیدا ہوتا ہے اگر حکومت اچھی ہو تو ملک مارو اور وسیلہ جمع کرنے وغیرہ کا بمقابلہ اون واقعات کے جو شمالی ملک میں عائد ہوتے ہیں رکھتا ہے مگر بد گمانی باہمی داخل ہو کر قحط سالی کی دست برد کی تائید کرتی ہے اور اگرچہ پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر چاہات یہاں کے کچھ اندازہ بہ نسبت چاہات میواڑ کے نہیں رکھتے ضلع کلان ناگور جس میں پانچ سو ساٹھ شہر اور دیہات واقع ہیں اور جو جاگیر ولید ملک مارو کی ہے باوجود وقت اور مشکلات ارضی اس سے مستثنیٰ ہے اور تختہ سنگ مرخ جسر ارضی مرطوب واقع ہے حکمت ایام قدیم سے کھودا گیا ہے اوس سے از حد اعانت کاشتکاری اس مقام کو بہ نسبت دیگر اکثر قطعات ارضی زریر ملک ہذا کے پہونچتی ہے۔

پیداوار قدرتی۔ ملک مارو اور اپنے بنجر میدانون کی بعض قیمتی پیداوار کی شیخی کر سکتا ہے جسکے باعث یہ ملک نہایت فصل کے اور مشہور ملک ہند میں نام آور ہو گیا ہے نکسا پچھدرا ویدوانو و سا بنجر کا منا قیمتی ہیں اور اونکی پیداوار زیادہ تر ملک ہندوستان میں جاتی ہے اور کان سنگ مرمر و کراٹو جس نام سے کان مذکور بھی مشہور ہے اور جو ہر حد شرفی پر واقع ہے باعث شان و شوکت تعمیر لمبے بادشاہی ہے و مصالحہ محلات دہلی اور اگرہ میں اور سا جدا اور مقبرہ ہاے مقامات مذکور میں صرف ہوا ہے ملک مارو اور

گیا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ اس وقت تک اس کان کا محاصل بہت آتا تھا مگر اب زمانہ تعمیر محلات کا باقی نہیں رہا اور اولاد و نسل کو گون کی اب نہایت تعجب کے ساتھ حال مخرج ایسی عیاشی کا دریافت کر نیگے اور دیگر بکاشا سے سنگ سفید متصل جوہر پورا اور ناگور واقع ہیں اور اکثر اضلاع میں کنکر بھی بکثرت ہے جسکا چونہ خاص کرتیار ہوتا ہے۔ قلعہ اور شیشہ تمام سوخت میں دستیاب ہوتا ہے اور پھنکری متصل پالی کے اور لوہا لینے آہن میں محل اور قریب و جوار گجرات میں ملتا ہے +

دستکاری — دستکاری مارواڑ کی بکار تجارت عمدہ نہیں ہوتی پارچہ سوتی از قسم گندہ اور مکمل نمبہ اور اون مارواڑ سے تیار ہوتے ہیں اور وہ اسی ملک میں حرف میں آتے ہیں بندوق اور تلوار اور دیگر آلات حربہ بمقام دارالریاستہ اور پالی کے تیار ہوتے ہیں اور بمقام پالی میں صندوق آہنی اور قلعہ کے مثل صندوق انگریزی تیار ہوتے ہیں ظروف آہنی باور چنیا نہ کا اس کثرت سے اس ملک میں حرف ہے کہ لوہا خانہ ہمیشہ جاری رہتے ہیں +

ہندو تجارت — کوئی ان ریاستوں میں ایسی نہیں ہے کہ جس میں ہندو ہی نہ ہو بلکہ ایک میں اپنا اپنا بازار اور ہندو ہی موجود ہے جب میواڑ کو نازاپنی ہتھیوارا پراور بیکانیر کو مقام چورپراور امبر کو مال پور ایر ہے تو راتھور کو اپنی پالی پر ہے اور یہ مقام صرف برابر اور مساوی مرتبہ کا دربارہ تجارت کے نہیں بلکہ مقام گدی راجپوتانا ہے اور ان دعاوی کو اوکے ہم بے تامل منظور کرتے ہیں جب ہم خیال کریں کہ دس فیصد حصہ مہاجنابان اور تجاران ہندوستان باشندگان ماروہیں کے ہیں اور اون میں اکثر جہین مذہب کے ہیں اشخاص قوم کثیرا ہزاروں آدمی اپنے ہر طرف ہندوستان کے پیچھے ہیں اور قوم اوسوالی جبکا نام عیش اون کے شہر اوسی میں رہنے کے مشہور ہو گیا ہے ایک لاکھ گھر ہیں جبکا پیشہ تجارت ہے یہ سب قوم راجپوت سے ہیں یہ امر ولایت نالوگون کو جو تحقیقات طریق ہند میں مشغول رہتے ہیں بالکل معلوم نہیں ہے جو روپیہ یا دولت ملک بیگانہ میں تلج سے سمندر تک حاصل ہوتی ہے وہ اون کے ملک میں واپس ملتا ہے مگر چونکہ جہین کے قانون میں حق فرزند اکبر یا شخص مسن کا تفوق نہیں رکھتا لہذا سب فرزندان میں تقسیم مساوی المخصص میں ہوتی ہے گو اکثر فرزند کو چاک (جیسے قوم جیت ملک ایشامین اور قوم جوت ضلع کنٹ ولایت میں) حصہ دو چند پاتا ہے مگر یہ تقسیم جہین حیات والدین اگر ہو تو عمل میں آتی ہے اور ایک حصہ والدین اپنی بسر کے واسطے لیتے ہیں جو حصہ بعد اون کی وفات کے فرزند فرد کو ملتا ہے

۱۶
اسوجہ سے کہ والدین اپنا حصہ لیکر بشمول فرزند کو چک کے بقیہ عمر بسر کرتے ہیں مگر اس طریق تقسیم جایداو کو اگر ہر جگہ مرعی تصور کیا جائے تو غلطی ہے گو اکثر وجہ سے پایا جاتا ہے کبھی یہ طریق عام تھا صرف اپن قوموں کا نام لکھنا جو تجارت پیشہ ہیں ایک باب خود ہو جائے گا *

ایک قوم چین کے گورو نے جو میراوتا دتھا کئی سال تک کوشش کر کے ایک فہرست اقوام تجارت پیشہ کی تیار کی اس میں قریب انہارہ سوا اقوام کا نام درج ہوا تھا مگر پھر اوسنے اوسکو نا تمام اسوجہ سے چھوڑ دیا کہ ایک اوسکا گور بجائی کسی مقام بعید سے آیا اور اوسنے اوسکو ڈیرہ سونام اور اقوام تجارت پیشہ کے تہائے پالی مقام منڈی شرقی و غربی ممالک کی تھی جہاں پیداوار ہندوستان اور کشمیر اور چین کے آکر ساتھ اجناس ملک یورپ و افریقا و پریشا یعنی ایران اور عرب کے تبدیل ہوتی تھی کاروان لنگر گاہان پھر اور گجرات سے حاج تانبا یعنی مس اور خرم اور گوند عربی بوریس چار مغربانہات ابریشم خوب صندل کا نور رنگ ہر قسم مصالحہ ہر قسم بن وغیرہ لاتے ہیں اور اوسکے عوض پارچہ چھپٹ میو جات خشک زبرہ ہنیاک ملتان شکر تری وافیون کوٹہ و مالوہ پارچہ ریشمی و دیگر اقسام پارچہ باریک شورہ پشمینہ کلمہا سے رنگین اسلحہ اور نمک خانہ ساز لیجاتے ہیں *

راستہ کاروان کا پالی تک براہ سوئی باہ و سا بنجور و تین محال جہاں لور تھا اور محافظ اسباب تجارت اکثر

۱۷
اس ملک میں کوئی امرثالان پچاپت کو زیادہ معروف نہیں رکھتا نسبت معاملات جایداو مصنف کی شکر گزاری ایک معاملہ جایداو کے فریقین نے از حد کی تھی جو جایداو پنج لاکھ روپیہ کی تھی یہ معاملہ کئی مرتبہ پچاپت اور اپیل عدالت میں پورا کر نتیجہ اوسکا حسب اطمینان پیدا نہیں ہوا تھا اب اوتھوں نے اقرار کیا جس عدالت کو مصنف واسطے فیصلہ کے مقرر کر دیں اوسکی تجویز کو وہ منظور کرینگے جب یہ معاملہ بذریعہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اجیر مشر ولد صاحب کے مع اقرار نامہ مصنف کے پاس آیا تو اوسکو بھی اسکے منظور کرنے میں مل ہوا مگر مصنف دوتھوں سے واقف تھا جکی دیانت داری اور معاملہ فیہی لاثانی تھی لہذا اوسنے اس امر سے انکار نہیں کیا منجملہ ان دونوں کے ایک نے خوب تقریر آزادانہ بنائے اپنے فیصلہ کے کی اور جب اپیل میں اوسکا فیصلہ منسوخ ہو گیا تو آئندہ اوسنے ہر ایک پچاپت سے جو اسکے سپر کی گئی انکار کیا پیش دوتھوں نے نہا مگر اسطرح کی توقیر اوسکی دیانت داری اور لیاقت کی تھی کہ حاکم علی ہند نے مناسب تصور کیا کہ پچاپت پھر منعقد ہوا اور مقدمہ کی تحقیقات دوبارہ کیجائے اور نصفت وہی عمل میں آئے اوسکا قاعدہ یہ تھا کہ قبل تحقیقات کرنے حالات مقدمہ کے وہ یہ درخواست کرتا تھا کہ فریقین اقرار نامہ داخل کریں کہ جو فیصلہ وہ کروے اوسکو وہ منظور کرینگے مصنف کو یاد نہیں کہ

پھر انہیں اس مقدمہ کا کیا ہوا *

چرن لوگ ہوتے تھے جنکو راجپوت متبرک قوم سے تصور کرتے ہیں نہایت دلیر غارت گر بھی دلیری
 اوپر اوس کاروان کے نہیں کرتا تھا جو زیر حفاظت ان لوگوں کے ہوتا تھا جو لوگ بھاٹ راجپوتوں
 کے ہیں اگر یہ لوگ سپہ سالار سے قوت اپنی بیچ تحفظ اسباب محولہ کاروان کے نہیں سمجھتے تھے تو یہ لوگ
 وزدان غارت گر کو ارادہ خودکشی سے خوف دیتے تھے اور ایسے موقع پر اول زخم خفیف اپنے جسم پر
 لگاتے تھے اور اگر ضرورت ہوتی تھی تو زخم کشاری بھی لگاتے تھے اور اگر سپہ سالار بھی وزدان باز نہیں کرتے
 تھے تو ان کے زن و بچہ بھی خودکشی کرتے تھے اور مثل نابینا بھاٹ کے انکے خون کا بھی جو باعث
 ہوتا تھا وہ جو ابدہ عقبے میں شمار کیا جاتا تھا ۛ

قریب بیس سال سے تجارت قریب معدوم ہونے کے ہو گئی ہے اور یہ امر خلاف واقع معلوم ہوتا ہے
 مگر اس مرتبہ زیادہ جتنی ودلیری درمیان اس قسم کی جنگ غارت گری میں تھی جس نے ہندوستان کو
 ایک موقع وسیع جنگ و جدل کا بنایا تھا یہ نسبت اس ایام عام امنیت اور صلح کے خیال خام منافع
 زیادہ تر تاثیر اوپر کٹا رہنے نہج کے رکھتا ہے یہ نسبت برہمن صحرائی لوگوں کے یا برہمن یعنی اشتہاری
 راجپوتوں کے اور بمقابلہ اوسکی بے حس کرنے والی تاثیر کے چرن کی کٹا رہیاری ہو کر گرہ پڑی یہ غریزی
 نہیں کرتی مگر خون ریزی کو خشک کرتی ہے اگر پیداوار نمک سار راجپوتانہ مقام بنارس بھی نسبت
 نمک سمندر بنگالہ کے مرغوب تر ہوتا ہے یہ باعث زیادہ ہونے محصول درآمد کے وہ بازار میں ہرگز
 نہ آتا اگر افیون مالوہ اور ہروٹی کی بازار چین میں ہماری جنس فائدہ مند پٹا کے مقابل ہوتی مگر ہم
 پھر انسداد لگانے محاصل گران کے جسکا ہم کو اختیار تھا مگر اوسکے مقام پیداوار سے بذریعہ ممانعت
 روانگی اوسکا انسداد کیا ہے اور اس ملک میں ہمارے اجنٹ صرف بنظر تحفظ واسطہ ملکی اور وفاسے
 عمو و عہد نامجات کے جنگی بنیاد اوپر عدم مداخلت انتظام اندرونی ملک کے ہے قائم اور مامور ہیں گو
 ایسا ہی ہو مگر ہماری حکومت ایک قدم بھر جگہ پر بھی نہیں ہے ہم پروانجات مثل احکام روسی جاری
 کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ کچھ افیون اس ملک سے باہر نجانے پائے اگر راستہ ہمارے معمولی سے
 جاگی اور گزرتا رہو گی تو نیلام کی جائے گی مگر بعض شخص جو اعتبار اپنی چالاکی پر کرتے ہیں کہ ہماری ہوشیاری
 سے بچ کر لیجائیں گے یا انکو ترغیب باعث گران قیمتی کے ہوتی تھی یا شاید وہ یہ تصور کرتے تھے کہ انصاف
 ہوگا اور اگر گزرتا رہو گے تو کچھ سزا نہو گی افیون راستہ ہمارے جدید سے لیجائے تھے مگر جب ہر طرح بھی گرفتار ہو

اور سزاے ضبطی اونکو ملی تو وہ مطیع الحکم ہوئے :

بعد ازین سہنے قیمت حسب مرضی اوپر اوسکے قائم کی اور کاشتکاران کو حکم دیا کہ ہمارے پاس آئیں اور ہمپر اعتبار کریں کہ ہم اونکی منفعت مد نظر رکھیں گے اگر فرض کیجیے کہ یہ قیمت نفع بخش تھی اس سبب سے کہ وہ موافق اوسط سالہائے گذشتہ کے مقرر ہوئی تھی مگر تاہم وہ کچھ کم قیاسی سے نہ تھی کچھ واگداشت آئین بابت موسم موافق یا خراب کے نہیں دی گئی تھی جس موسم میں باعث کمی پیداوار قیمت و وچند ہو جاتی ہے ہمارا قانون واسطے ہر قسم کے موسم کے اور اوسکے انقلاب کے ہے مگر یہ دراصل انفساخ شرائط عہد نامہ کچھ محدود اوپر کاشتکاران یا فروخت کنندگان کے نہیں تھا اوسکا اثر اوروں پر کئی طرح سے عائد ہوتا ہے وہ ہماری شہرت نیکنامی کو اور اوں لوگوں کے رفاہ نقصان کو پہنچاتا ہے جنکی نسبت بہ خیال مہربانی ہم اپنا تحفظ مرعی رکھتے ہیں محاصل برآمد جوائینوں پر لیا جاتا تھا وہ ایک رقم آمدنی راجگان راجپوتانہ ہوتی تھی مگر ضبطی نگہبان راستہ ہائے اراولی اور گجرات کی ہے اور اگر خفیہ لیجائے والا کئی پردہ ہائے فریب میں اوسکو ستور کر کے نہ لیجائے تو راجپوت بغیر اپنے عمل پانی کے رہیں جو عمل پانی اوں کو غیر زیر زندگی سے ہے یہ بیان کرنا بے سود ہے کہ سہنے اونسکے صرف کے واسطے بہت چھوڑ دی ہے کون سکی تحقیقات کر سکتا ہے اور کون ایسا نابینا ہو جائے گا جو نہ دیکھے گا کہ کوئی مراعات اس قسم کی شکست منافع نہیں کر سکی جو منافع کو خود خلاف عہود صاحب تدبیری ملک ہو جب مرعی نہ ہے گا تو فریب اور دغا اور تغافل و دیکر کفایت شعاری عظیمہ کاشتکاری پیدا کرے گا مگر یہ تدبیر خود اپنے شکست کی باعث ہوگی کثرت پیداوار قیمت اصل پیداوار پٹنا کی کم کر دیگی اگر اوسکی خراب خاصیت سرچشم چینی مینے چین کے رہنے والے کی چشم کشائی نہ کرے اور اوسکو کلیتہً خارج از بیع و شرا بازار سے نہ کرے :

میلہ اس ملک میں دو میلے سالیانہ ہونے ہیں ایک بمقام موند ہوا اور دوسرا بمقام ہلو ترا۔ اول مقام میں مولیشی آتے ہیں اور ایشیائے تجارت اکثر مقامات سے یہاں آتی ہیں اور تجاران علاقہ تجارت گردنواح اونکو خرید کرتے ہیں یہ میلہ شروع ماگھ سے شروع ہوتا ہے اور چھ ہفتہ جاری رہتا ہے دوسرے مقام کے میلے میں بھی حیوانات ہر قسم کے مثل اسب و نرگا وان و شتر اور ایشیائے تجارت لے مصنف نے شاہجہاں کے واقع قوانین ولایت ترمیم عظیم اس طریق میں عمل میں لایا ہے مگر کس قدر ترمیم ہوا ہے وہ نہیں جانتا مگر سقہ کہ رئیسوں کو معاوضہ بابت نقصانی اونسکے محاصل برآمد کے قلم انداز نہیں ہوا ہے یہ فعل لائق کرنے کے تھا :

جنگی آمد رفت پالی میں ہوتی ہے آتے ہیں ہندوستان کے ہر تہر کے خریدار یہاں آتے ہیں مگر جملہ یہودی
بہودی کم ہوتی جاتی ہیں *

انتظام نصف دہی۔ انتظام عدالت ان ملکوں میں اب بہت سنت ہے مگر کسی وقت میں قوانین
فوجداری راجپوتانہ سخت نہ تھے صرف درباب جرائم خلاف ملک جنگی سزا نہایت سخت تھے الا مکان
و بجائی تھی ایسے تنازعات مجموعی میں جرائم مثل جرائم شخصی قرار دیے جاتے تھے اور تمام قوت اور طاقت
راج کی واسطے اونکی سزا دہی کے یکجا ہوتی تھی مگر جو یہ جرائم بمقابلہ مجمع کے سرزد ہوتے تھے تو انصاف
صلاح پذیر رحم سے ہوتا تھا اگر بالکل زائل رحم سے نہ تو باج مقدمات خون کے بھی جرم نہ پر انصاف کا
اکتفا کیا جاتا تھا یا اوپر سزائے جسمانی یا قید یا ضبطی اسباب یا جلا سے وطنی بیچ جرائم خفیہ مثل ذہنی
وغیرہ کے سزائے جرم نہ اور قید تھی اور در صورت امکان معاوضہ دلایا جاتا تھا اور در صورت ادائیگی
زر معاوضہ کے سزائے جسمانی اور قید اضافہ ہوتی تھی مگر حسب طریق نسبت زمانہ حال جب ریاست
مفلوک شدہ کو خرچ خوراک مجرمان دینا ہوتا ہے تو اب خیال میں آتا ہے کہ اونکے محبس زیادہ پر نہیں
ہوتے نہنگام وفات راجہ بیچ سنگہ سے عدالت خالی ہے اور سکو نہایت تعظیم کے ساتھ یہ معاملات
نصف دہی یا دکر تے ہیں گو اسکا ترجم زیادہ درجہ کا تھا اونسے کبھی منظوری سزائے قتل کی نہیں کی
اب تک ایک قول درمیان مجرمان کے جاری ہے جس سے اسکی انسانیت زیادہ تر بہ نسبت
صاحب تدبیری مناسبہ کے ظاہر ہوتی ہے یعنی جب ہم آزاد رہتے ہیں تو ہکو را بڑی بھی کھانے کو
نہیں ملتی مگر قید خانہ میں ہم لڈو شیرینی کھاتے ہیں یہاں بھی مثل ہے پور کے قیدیوں کی خوراک منحصر
اور پرخیرات شہر والوں کے ہے اور امر صحیح مشہور ہے کہ جے پور میں اگر اقوام مہاجران اور خصوصاً
جین مذہب والے انسانیت کو صرف نکرین تو یہ قیدی خاقہ کشی کریں شاید اس امر کی آگہی کے عہت
ریاست یا اس کے نائب اپنا ہاتھ کھینچتے ہیں اور خوراک قیدیوں اپنے صرف میں لاسکتے ہیں جب ایک
مرتبہ قید ہو جائے تو پھر کوئی اسکا خیال نہیں کرتا اور غفلت جملہ شدائد برہمی کا کام کرتی ہے اور کو
ایک نسل رہتی تھی جو انکو نصیب تھی جو پل آہ سرد سے گزر چکے تھے یا جو ہم جلس قید بیدر ماک
ذی علم کے ہوتے تھے (قید بیدر ایسا ہوتا ہے کہ اس میں دروازہ نہیں ہوتا صرف ایک سوراخ سقف
میں ہوتا ہے اس میں سے قیدی کو نیچے ڈال دیتے ہیں ہندی میں اسکو ہوزا کہتے ہیں) وہ مضبوطی اور

اور مثلاً قصاص جزنا جو صرف مذہب سے ایک شخص کو حاصل ہوتا ہے وہی وہم دلی سے بھی دوسرے شخص کو حاصل ہو سکتے ہیں اور قیدی ہمیشہ دست بدعا واسطے ایسے واقعات قدرتی کے رہا کرتے تھے جو مغرور کے غرور کو رفع کر کے اوسکو متوجہ برجم نسبت دوسروں کے بغرض اپنی جانب رحم بردار کے کنس کرنے کے کرتے تھے یعنی واقعات کسوں و خسوں ہر ماہ جسکو گو بندت پیشتر بتا دیتے ہیں مگر زمانہ سابق سے اوسکی نسبت اکثر خیالات ہوتے آئے اور اب بھی اکثر اشخاص اونکو از رو مسائل مذہبی بہت اندیشہ ناک تصور کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ اونسے تبدیلی راج کی خبر آتی ہے لہذا جب تازیکی شعاع آفتاب یا چہرہ ماہ کو تاریک کرتی ہے تو چہرہ قید یاں ملک مارو کا خوشی سے روشن اور تابندہ ہوتا ہے کیونکہ اوسکے باعث اوسکی رہائی ہوگی اور وہ بھی اور لوگوں میں شامل ہو کر شور و غل مچائے گا تاکہ راہو خوف میں آکر نقرہ چہرہ ماہ کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دے اور پیش راج کمار یعنی فرزند راجہ اور گدی نشینی راجہ جدید رہی باعث خوشی قیدیوں بواسطہ رہائی اونکو پہنچے ہیں تحقیقات از روے ٹگولہ کے اور آگ وغیرہ کے اب تک جاری ہے اور بعض وقت ملک مارو میں بھی مثل دیگر ریاستہائے راجپوتانہ عمل میں آتی ہے اور اگر وہ عمل میں نہ آوے تو یہ وجہ نہیں ہے کہ طریق (خدا ئی) یہ نام اس طریق تحقیقات کا ولایت یورپ میں بھی جاری تھا جب باشندے دیان کے جاہل تھے معتبر نہیں شمار کیا جاتا تھا بلکہ یہ وجہ ہے کہ مخلوق ایسی پریشان ہو گئی ہے کہ ایسی تحقیقات اتفاقیہ کا بھی موقع عمل میں لانے کا دستیاب نہیں ہوتا مگر ظالم سنگھ عمل میں لانا تھا اور اونسے تو اپنی توجہ نسبت ڈاکٹی یعنی عورات جاوگر ملک ہر دتی کے بھی مرعی رکھی تھی اور اونسے کام تحقیقات کا بذریعہ آب پاشی کے لیا جاتا تھا تحقیقات آگ وغیرہ کی قدیم رسم ہندوستان کا ہے اسی آگ سے رام چند نے اپنی سیتا کی پاکدامنی کا ثبوت کیا تھا جب اوسکو راون لے گیا تھا اور اوس طرح تحقیقات کی تھی جس طرح ایک ہمارے لیکن بادشاہ نے کی تھی یعنی اوسکو ایک ہل کی پھار یعنی پھل آہنی پر جو آگ میں سبز کیا گیا تھا چلایا تھا سو ان دو طریق تحقیقات آگ اور پانی کے ایک طریق اور تیسرا ہے جس میں گرم تیل میں ہاتھ ڈالتے ہیں یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ جملہ مقدمات میں پسند کرنا اس قسم کی تحقیقات کا منحصر اور برابر سے فریقین معاملہ کے رہتا ہے

۱۔ راجپوت اور ہندو ہی خیالات نسبت گرمی کے رکھتے ہیں جو قوم جیٹ سکینڈینیویا کے خیال کرتے ہیں *

۲۔ چندرما کو نقرہ اس واسطے کہا کہ اوسکے نام سے نقرہ یعنی چاندنی مشہور ہوئی ہے *

اور اس وقت میں خصوصاً یہ عمل ہوتا ہے جب پنچایت اور عدالت سے فیصلہ نہیں ہو سکتا جس معاملہ میں انصاف نہ دیا جائے یا رشوت دروازہ نصفت وہی مسدود کر دے تو مظلوم اپنے مخالف کو سوگن پر یا اس طرح کی تحقیقات آگ وغیرہ پر رجوع کرتا ہے اور اس طریق کی تعظیم مذہبی ایسی ہے کہ اس کے عمل میں لانے سے حق سبھی لاکلام ہو جاتی ہے اور ایسے مقدمات واقع ہوتے ہیں خود مصنف کتاب ہڈائے گفتگو اور جنھوں کے ساتھ کی ہے جنھوں نے ایسی تحقیقات کو بحشم خود دیکھا ہے +

پنچایت - پنچایت مقدمات مالی میں ہوتی ہیں اور انکا مرافعہ راجہ کے پاس ہوتا ہے مگر چونکہ پنچوں میں اتفاق چاہیے اور راجہ کے پاس مرافعہ کرنے میں کچھ نفیس لینے کر دیا جاتا ہے جو مرافعہ کرنے والے کو قبل از رجوع مرافعہ دینا ہوتا ہے لہذا معاملہ قبل از مرافعہ ختم ہو جاتا ہے اس پنچایت کا مقرر کرنا بہت صاف طریق سے ہوتا ہے یعنی مدعی اپنا مقدمہ روپر و حاکم ضلع لینے پٹیل اپنے موضع سکنی کے پیش کرتا ہے اور مدعی اور مدعا علیہ کو اختیار دوگانہ کے نامزد کرنے کا جن میں سے بچ طلب کیے جائیں دیا جاتا ہے جن موضع کا نام رکھا جاتا ہے وہاں کے پٹیل کو اطلاع اس امر کی دی جاتی ہے اور پٹیل مع اپنے ہوار یون کے بمقام اتہائے یعنی مقام عدالت موضع جمع ہوتا ہے یہاں گواہ طلب ہوتے ہیں اور انکے شہادت بجلت لیجاتی ہے حلف تحت گدی کی آن ہے یعنی متابعت گدی یہ حلف ویسا ہی ہے جیسا ستھین کی قوم میں ہوتا تھا جسکا ذکر برودونس کے کیا ہے یہ حلف خاص راجپوتوں کا ہے اور دیگر اقوام اپنے اپنے عقائد مذہبی کے موافق علیحدہ علیحدہ حلف لیتے ہیں جب کارروائی ختم ہوتی ہے اور اسے تحریر ہوتی ہے تو حاکم اپنی حرا دسیر کرتا ہے اور اسکی تعمیل کا حکم ہوتا ہے یا واسطے مرافعہ کے ترتیب مثل کی ہوتی ہے یہ ثابت ہے کہ عہد خوش راجپوتوں میں ایسی عدالت پنچایت ہر ایک امر طے کر دیتی تھی +

محاصل اراضی - آمدنی اراضی ملک ماروار کئی مدت سے حاصل ہوتی ہے خاص اوٹھین کی یہ ہیں +

اول اراضی خالصہ

دوم چشمہ ہائے نکسار

سوم محاصل راہداری درآمد اشیا

چہارم محاصل متفرق جنگو حاصل کھتے ہیں

کل رقم ذاتی آمدنی راجگان ماروار کی اب زیادہ دس لاکھ روپیہ سے نہیں ہے گو عہد بچہ سنگھ میں جبکو

پچاس برس گذرے سولہ لاکھ تھی اور نصف اسکی صرف نمکسار سے حاصل ہوتی تھی اور آمدنی اراضی جاگیر داران کی پچاس لاکھ روپیہ ہے مگر شبہ اس میں ہے کہ اب اس سے نصف آمدنی بھی حاصل نہیں ہوتی سپاہ جاگیر داری کا شمار پانچ ہزار سوار کا ہے سوائے پیادگان کے قاعدہ لیاقت جاگیر کا یہ ہے ایک ہزار روپیہ کی آمدنی پر ایک سوار اور دو پیادہ مقرر ہیں یہ تخمینہ خفیف اس واسطے رکھا گیا ہے کہ لیاقت جائداد کی قائم رہے گواون میں نہایت خرابی واقع ہوتی ہے اور سابق ایک نائب یعنی جاگیر دار ماروار کا کرینے فیس پانچ سو روپیہ تھی یعنی پانچ سو پر ایک سوار اور دو پیادہ لیے جاتے تھے *

جو دس لاکھ روپیہ بنام نہاد آمدنی ذاتی راجہ سابق مذکور ہوا ہے وہ رقم وہ ہے جو خزانہ میں داخل ہوتی ہے گو اکثر ملازم ریاست کے ایسے ہیں جن کی تنخواہ آمدنی اراضی خالصہ سے دی جاتی ہے اور وہ جائداد شامل اس دس لاکھ روپیہ کے نہیں ہے *

محاصل رعیت سے قسم ضبب بھی لیا جاتا ہے یہی طریق جسکو ٹبائی کہتے ہیں قدیم طریق ہندوستان کا ہے یہ طریق نصف نصف کا ہے یعنی نصف پیداوار راجہ کو دی جاتی ہے اور نصف کاشتکار لیتا ہے سابق یہ طریق بہت ملائم تھا یعنی چارم پشتم حصہ راجہ لیتا تھا سوائے اسکے خرچہ تحفظ جائداد اور خرچہ غلہ ٹبائی کاشتکار کو دینا ہوتا ہے اور اس خرچہ کے نام سے دو روپیہ فی دس من غلہ کے لیا جاتا ہے اور یہ روپیہ تنخواہ شمنہ اور کوتواری یعنی کوت کرنے والہ سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے پس بعد ادا کرنے ان کے جو روپیہ باقی رہتا ہے اسکو پٹیل اور پٹواری باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور ایک بار چکڑہ کڑی کا ہر ایک کاشتکار سے واسطے چارہ راجہ کی مویشی کے لیا جاتا ہے اور یہ بھی نقد فی بار چکڑہ ایک روپیہ مقرر ہے مگر جب فصل کم ہوتی ہے تو نقد نہیں لیا جاتا کڑی لی جاتی ہے دیگر عملہ یعنی پٹیل اور پٹواری ہر دو حصہ میں سے یعنی حصہ کاشتکار اور راجہ میں سے اپنا وظیفہ پاتے ہیں یعنی فی من پاپا وانا یا کل آمدنی میں سے اسیوان یعنی مہتام حصہ پس کاشتکار ان علاقجات جاگیر داری بہتر حال میں کاشتکاران علاقہ خالصہ سے زمین اونے صرف دو حصہ پانچ حصوں میں سے لیے جاتے ہیں اور بالعوض دیگر محاصل وجوب کے محاصل اراضی بارہ روپیہ فی سو بیگھہ اراضی مزروعہ سے لیا جاتا ہے اور یہ زیر مشخصہ ملائم کاشتکار اپنے رئیسوں کو بھرتی ادا کرتے ہیں *

محصول انگایہ ایک محصول ہے جو فی جوان ایک روپیہ بیج ملک ماروار کے بلا تخصیص فرقہ زن و مرد لیا جاتا ہے *

گھاس پانی۔ یہ محصول مولیشی پر بطور ترنی لیا جاتا ہے فی بھیر یا بڑا ایک آنہ فی گاومیش آٹھ آنہ فی شتر تین روپیہ
کیواری۔ یہ محصول روزہ پر لیا جاتا ہے اور یہ خاصکر سخت تصور کیا گیا ہے یہ اول بچے سنگہ نے
اوسوقت لگایا تھا جب اخیر وقت اوسکے راج میں اوسکے رئیسوں نے سرکشی اختیار کی تھی اور سب
جمع ہو کر مقام بانی میں چلے گئے تھے اور وہاں جا کر تجویز اوسکے خارج از گدی کرنے کی کرتے تھے اور وہ
وہاں اس نظر سے کیا تھا کہ اونکو اصلاح پر لائے گرنے کا فائدہ اوس سے مترتب نہیں ہوا اور جب وہ
واپس اوسکے پاس سے آیا تو دروازے سے شہر ریاست گاہ کے بند پاسے اور بھیم سنگہ کو گدی پر پایا
اوس حالت تنگ میں جو ضرورت او سکوروپیہ کی لادہی معلوم ہوئی تو اوسنے رعایا سے مشورہ کیا اور
یہ آمدنی واسطے اجراء ضرورت کے بطور مراعات چاہی اور تعداد اوسکی تین روپیہ فی گھر مقرر کر کے
جس وجہ سے یہ تجویز ہوئی تھی یعنی دروازہ بند ہونے سے اوسی نام سے اوسکو مشہور کیا لینے
کیواری اوسکا نام رکھا خواہ یہ محصول بطور سزا دی اون لوگوں کے تھا جنھوں نے مدد اوسکے دشمن کی
کی تھی اور یا بنظر رفع ضرورت روپیہ کے یہ تجویز ہوا تھا مگر اوسنے اس محصول چند روزہ کو دوامی مقرر
کر دیا اور یہ محصول ایسی نیت پر اسوقت تک جاری رہا جب تک یاعت سرکشی بخلاف راجہ حال لینے
راجہ مان کے اور بوجہ چھین لینے پٹھانوں کے ارا نسی خالصہ کی ضرورت روپیہ کی ہوئی اور اوسنے اس
محصول کو دس روپیہ فی گھر کر دیا مگر یہ برابر اس طرح اور اس تعداد سے تحصیل نہیں ہوتا ہر شہر کے مکانات
کا شمار ہوتا ہے اور حسب حیثیت کس یہ محصول لیا جاتا ہے یعنی غریب آدمی سے دو روپیہ اور متوسط اور
دولت مند سے بیس روپیہ اور علاقہ جاگیر داری بھی اس سے مستثنا نہیں ہے مگر بعضی نفر خاص مراعات
کی وجہ سے اس محصول سے بری ہیں *

بیج تخمینہ کرنے آمدنی سائرہ روار کے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فہرست منسلکہ سے وہ تعداد واضح ہوگی جو ساق
تھی اور یا شاید آئندہ ہو مگر حال میں اوسقدر نہیں ہے یہ محصول ہر ملک میں تبدیل ہوتا رہتا ہے پس کس قدر
نیا وہ ایسے ملک میں تبدیل پذیر ہوگا جنان اسقدر دشمنان غارت گرتے ہیں اور تنازعات باہمی اور
قطر واقع ہوتے رہتے ہیں کوئی وجہ شبہ اس امر میں نہیں ہے کہ زمانہ قدیم آبادانی ملک مارو میں اسقدر
محصول جو اوسکے کو انقدر قدیم سے نقل کیا گیا ہے تحصیل ہوتا ہو یعنی

محصول ہزار

جودہ پور

ناگور	محکمہ ہزار
ویدوانو	محکمہ ہزار
پریت سر	محکمہ ہزار
میترا	محکمہ ہزار
کولیا	محکمہ ہزار
جالور	محکمہ ہزار
پالی	محکمہ ہزار
جسول اور میلہ بھلو ترا	محکمہ ہزار
نین محل	محکمہ ہزار
سانچور	محکمہ ہزار
فلودا	محکمہ ہزار

محکمہ ملک ہزار

دہانی یعنی تحصیلداران محاصل جو شہر ہائے کلان میں مامور ہیں تنخواہ ماہوار پاتے ہیں مگر جو اکثر چھوٹے مختار اون کے ہیں وہ زر تحصیل شدہ میں سے کچھ فیصدی کے حساب سے پاتے ہیں اس سائے میں وہ محصول بھی شامل ہے جو اوپر غلہ کے بطور راہداری لیا جاتا ہے خواہ وہ پیداوار ملک غیر کا ہو خواہ اسی ملک کا ہو مگر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاوے *

آمدنی پیداوار یکساں مثل آمدنی زمین و تجارت تخیل پذیر ہوتی ہے اور گواہ میں نقصان امور ملکی کی وجہ سے بھی واقع ہوا ہے تاہم ایک فرع آمدنی بالتحقیق ہے فرست ذیل سے وہ آمدنی واضح ہوگی جو ان منفعت بخش وجہ اول سے حاصل ہوتی تھی *

پچھم ہندرا	لکھان
فلودا	ایک لاکھ
ویدوانو	محکمہ ملک
سانچور	لکھان

ایک لاکھ
سے لاکھ ہزار

یہ شمر فرج سحر مشقت میں اب بھی ہزار ہا آدمی اور لکھنا نرگاوان مائل رہتے ہیں اور یہ فرج خاصکر اوس قوم کے ہاتھ میں ہے جنکو بنجارہ کہتے ہیں جنکے ٹانڈا یعنی کاروان میں چالیس ہزار نرگاوان تک رہتے ہیں یہ نمک ہر ایک ملک ہندوستان میں سندھ سے لنگانک جاتا ہے اور ہر جگہ بنام نمک سانجھ مشہور ہے اور اسی نام سے فروخت ہوتا ہے گو خاصیت ہر ایک چشمہ نمکسار کی مختلف ہے اور نمک چنبدرا کا جولوئی سے آگے ہے بہت بہتر تصور کیا گیا ہے یہ نمک قدرتی تجویر میں سے پیدا ہوتا ہے ہر طرح کہ زمین میں کیا ریاں عمیق کھود کر بناتے ہیں جسکے باعث تجویر زیادہ ہوتی ہے اور اوس پر نرکل کی گھاس کے بوریابنا کر ڈال دیتے ہیں کہ اوس مادہ تجویر شدہ کو اوپر سے حرکت نہو بعد ازاں اس نمک کو جمع کر کے انبار کرتے ہیں اور اوسکے اوپر اکثر قسم کے درخت مثل سبزی وغیرہ کے جلاتے ہیں جسکے باعث نمی موسم اوپر سرایت نہیں کرتی *

ہمکو دوبارہ توجہ نسبت اوسکے کرنی چاہیے جو قدیم کو اغذ درباب محل آمدنی اراضی ایام گذشتہ کی واضح کرتے ہیں کہ وہ قریب تیس لاکھ روپیہ کے تھی اور اب اس امر کی بیان کرنے میں ایک خوف پیدا ہوتا ہے کہ وہ اب کس قدر زیادہ ہو گئی ہے *

اول - خالصہ جو ایک ہزار چار سو چوراسی شہرات اور دیہات سے تحصیل ہوتی ہے
دوم - سائریا محصول درآمد
سوم - نمکسار
چارم - حاصل یعنی محاصل مختلفہ جو تبدیل ہوتے ہیں اور ایک تعداد پر قائم نہیں رہتے
اس سے کم نہیں ہیں *

جاگیر داری اور اہلکاران کے علاقہ

میزان کل

ایک لاکھ
سے لاکھ ہزار
ایک لاکھ
سے لاکھ ہزار
ایک لاکھ
سے لاکھ ہزار

۱۔ اوسط قیمت جودہ پور میں دو روپیہ فی من ہے اور ساہنہر اور دیدوانو میں چار روپیہ اور چنبدرا اور فلورا اور نوامین پنج روپیہ
۲۔ کسوجہ سے دارالریاستہ میں قیمت پچاس فیصدی کم ہے ہکو معلوم نہیں گویہ بیان قرین صدق ہو *

اس طرح جلد آمدنی خالصہ اور جاگیر داری ماروار کی کہتے ہیں کہ قریب اسی لاکھ کے تھی اگر یہ تعداد صحیح ہے
اس میں جھوٹا شبہ ہے تو ہم اس میں غلطی سے نہیں کہتے بلکہ تصدیق کرتے ہیں کہ اب اگر اس سے نصف
بھی قرار دیا جائے تو جمع سنگین ہوگی مشہور ہے کہ بہت دولت بیچ خاندانہاں الہکاران محض کے جمع
خصوصاً خاندان سنگونی میں جسکو لوگ سب سے زیادہ مہتمول مشہور کرتے ہیں اونکی دولت ریاست ہا
دیگر میں رکھی ہوئی ہے مگر اس ملک کی بہت اشرفی باعث عادت مخفی رکھنے روپیہ کے جاتی رہی
ہیں ایک خزانہ عظیم مقام ناگور میں بچے سنگہ نے پایا تھا جب وہ چند عمارات کو مسمار کرتا تھا *

افواج - اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہا ہے کہ کس قدر فوج راکھوڑ کی ہے جو کم و بیش مطابق اونکی
آمدنی کے ہوا کرتی ہے راجہ سپاہ ملک غیر تنخواہ دار اپنی آمدنی علاقہ خالصہ میں واسطے مخوف رکھنے
اپنے مفید جاگیر داروں کے رکھتے ہیں یہ سپاہ قوم روہیلا اور افغان سے ہیں اور پیادہ ہیں اسلحہ
اونکی بندوق اور اونکے ہمراہ توپ بھی رہا کرتی ہے اور قوا عبد بھی اس قدر جانتے ہیں کہ ایک گروہ
میں جمع ہو کر جنگ کرتے ہیں اونکا خوف راجپوت سواروں کے دل میں بہت ہے چند سال گذرے
کہ راجہ مان کے پاس ایک فوج تین ہزار پانچ سو پیادگان اور پندرہ سو سوار کی مع پچیس ضرب توپ
بسر کردگی ہندال خان ساکن پانی پت کے تھی یہ اس راج میں بچے سنگہ کے وقت سے ہے اور
اوسکو راجہ لفظ کا کا لیئے عمومی کہتا ہے اور ایک برگٹ اون مذہبی سپاہ کا بھی ہے جنکو شبن سوامی
کہتے ہیں اونکا سردار قائم داس نامی اونکا گروسہ یہ لوگ سات سو پیادہ اور تین سو سوار ہیں
اور ایک گروہ تیر اندازان جو قدیم حربہ ہند کا ہے اور اس حربہ کا ذکر قبل اوسوقت کے تھا جب
بارود کا اجرا ولایت یورپ میں ہوا تھا ایک مرتبہ راجہ نے فوج سپاہ غیر ملک یہاں تک بڑا دی تھی
کہ وہ گیارہ ہزار ہو گئے تھے اور منجملہ اسکے دو ہزار پانچ سو سوار تھے پچیس ضرب توپ اور ایک گروہ
تیر اندازان سوائے تنخواہ ماہواری کے سرداران فوج کے پاس جاگیر بھی بہت تھی اس فوج کثیر کے
باعث جو بنظر اسکے رکھی گئی تھی کہ رئیسان جاگیر دار پر خوف رہے اور اون پر بزرگی حاصل رہے
جو رئیسان بوجہ مذکورہ تباہ ہو گئے ہیں خرابی اور بربادی ملک کی جلدی ہوئی موجودگی اس قسم کی
فوج کی جنکے عادات اور مذاہب مختلف اونکی ریاست والوں سے ہوں خود دودلی درمیان اون
اور اون کے رئیس کے پیدا کرتی ہے اور اعتبار ہر طرح کا کالعدم ہو جاتا ہے *

میواریں سولہ رئیس کلان ہیں اور امیرین بارہ اور بارواریں آٹھ *
 فہرست ذیل اونکے نام اور قومیت اور سکونت اور آمدنی واضح کرتی ہے اونکی فوج کنٹنٹ کا قیاس جوڑ
 اپنے راجہ کو دیتے ہیں اونکی لیاقت آمدنی سے کرنا چاہتے ہیں ایک سوار بالخصوص پانچ سو روپیہ آمدنی کو *

نام رئیس	قومیت	سکونت	محصّل	کیفیت
۱ کیسری سنگہ	چمپاوت	بہوا	درجہ اول ایک لاکھ	رئیس کلان ماروار کا ہے اس جمع میں نصف تو اصلی عطیہ ہے اور باقی زبردستی اپنی قوم کی فروع کم زور سے چھین لی ہے *
۲ بختا ورسنگہ	کیپاوت	اسوپ	۵۰۰	
۳ ظالم سنگہ	چمپاوت	پوکرن	ایک لاکھ	رئیس پوکرن سب رئیسان ماروار سے قوت میں زیادہ ہے *
۴ ستران سنگہ	ادواوت	ینج	۵۰۰	جاگیر نیچ اب ضبط ہے جیسے کہ رئیس سابق کو راجہ نے قتل کیا تھا *
۵	میرتیا	ریا	۵۰۰	خاندان میرتا نہایت شجاع جملہ اقوام راٹھور میں مشہور ہے *
۶ اجیت سنگہ	میرتیا	گنورا	۵۰۰	یہ جاگیر منجھ جاگیر ماروکلان موسومہ میوار کے ہے *
۷	کرسوت	کیونسربا	۵۰۰	شہر بڑا عظیم ہے مگر مسمار ہو گیا ہے اور اکثر دیہات ضبط ہیں *
۸	بہٹی	کھجلا	۵۰۰	یہی رئیس قوم غیر ہے جو مرتبہ ریاست پر مارواریں ہے *
درجہ دوم				
۱ شیوناتہ سنگہ	ادواوت	کوچان	۵۰۰	اس رئیس کی قوت بھی بہت ہے *
۲ ستران سنگہ	جودا	کھارچی دیو	۵۰۰	
۳ پرتی سنگہ	ادواوت	چنداول	۵۰۰	
۴ تیج سنگہ	ایضاً	کھادا	۵۰۰	
۵ زار سنگہ	بہٹی	بہور	۵۰۰	جلائے وطن ہے *

نام رئیس	قومیت	سکونت	محفل	کیفیت
۶ جیت سنگ	کیپاوت	بگوری	س	
۷ پدم سنگ	ایضاً	گج سنگہ پورا	س	
۸	یہ تیا	متری	س	
۹ کرم سنگ	ادواوت	مروت	س	
۱۰ ظالم سنگ	کیپاوت	روات	س	
۱۱ سوائی سنگ	جودا	چاپر	س	
۱۲	بووشو	س	
۱۳ شیودان سنگ	چیپاوت	کاوتا کلاں	س	
۱۴ ظالم سنگ	ایضاً	ہر سولا	س	
۱۵ ساول سنگ	ایضاً	وگود	س	
۱۶ حکم سنگ	ایضاً	کاوتا خور	س	

یہ رئیسان کلاں ماروار کے ہیں جنکو زمین بابت خدشہ نگذاری وقت جنگ کو دی گئی ہے سوامی انکے اور بھی بہت ہیں جو بوقت ضرورت اتفاق اور خدشہ نگذاری کرتے ہیں یعنی خاندان راج کو جاگیر دار جنگا ذکر اس فہرست میں نہیں ہے مثلاً بابر میر کوترا جصول پھل سونڈر بگانو بانگہ پالا کا گندری دھارا گلی ضابوئی طوطہ رہی تو یہ بہت فوج دے سکتے ہیں اور راجہ زبردستی فوج لے سکتا ہے جو تصریح علاقہ جات کی کی گئی ہے وہ نہایت صحیح گمان میں نہیں آتی مگر فہرست بالاک ایک قدیم کا سونقل کی گئی ہے اور اس سے بہتر کوئی اور کاغذ موجود نہیں مگر اس ملک میں تبدیلی ایسی جلدی باعث بد نظمی اور سرکشی کو جنگا ذکر ہم کر چکے ہیں واقع ہوتی ہے کہ ایک صحیح یہ بھی یعنی افضل جاگیرت کا پتا علمہ ریاست وصول حضور کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اسکی ترتیب میں تضحی اوقات کیجاوی قدیم لیاقت جاگیر درباب دینو سپاہ کی فی پانچ سو روپیہ آمدنی پر ایک سوار اور دو پیادہ بیان وقت ضرورت تھی مگر چونکہ علاقہ جات وسعت میں کم اور آمدنی میں بھی کم ہو گئی ہیں لہذا بنظر قائم رکھنے اونکی تعداد کو جو براے نام ہے ایک ہزار روپیہ بجائے پانچ سو کے قائم ہوا ہے فقط

تواریخ بیکانیر

باب اول

اصلیت ریاست بیکانیر۔ مسے بیکا بانی ریاست۔ حال سابق باشندگان قوم جیت۔ تعداد نفری اور بکثرت محیط ہونا اس شہک قوم کا جواب بھی بکثرت کاشتکار راجپوتانہ مغربی ہین اور شاید شمالی ہندوین ہین۔ اون کا پیشہ گڈریا کا اور حکومت مذہبی لوگون کی اونکا مذہب آئیر قسم کا۔ فہرست مقامات جیت بہ وقت آنے بیکاکے۔ وجہ فتحیابی بیکانجوشی بیکا کو دیدیا بزرگی اور حکومت کا بزرگان جت نے۔ شرائط۔ عادات قوم جت درمیان ہندکے۔ دلائل وجہ ثبوت اوسکے۔ بیکا کا مع اپنی رعایاے جت کے حملہ اوپر جوہیا کے کرنا۔ بیان حال جوہیا جنکو بیکاکے مغلوب کیا۔ اوسکا چھین لینا بگا گور کا بھٹی سے اور بنیا دوالنی بیکانیر اپنی دارالریاستہ کی ۱۹ شائع میں۔ اوسکا عمومی کندل کا فتوحات بجانب شمال کرنا۔ وفات بیکا۔ اوسکے فرزند لون کرن کا گدی نشین ہونا۔ اور بھٹی سے جنگ کرنا ملک لینا۔ اوسکا فرزند جیت کا گدی نشین ہونا۔ ترقی دینی قوت بیکانیر میں رائے سنگھ کا گدی نشین ہونا۔ قوم جت بیکانیر کی آزادی کا ضلع ہونا۔ ریاست کا ترقی پانا رائے سنگھ کا رشتہ کرنا اکبر کے ساتھ۔ اوسکے اغوا اور اختیارات۔ جوہیا کا سرکشی کرنا اور اونکا بیخ و بن سے خراب ہو جانا۔ سکندر اعظم کا درمیان پرانہ جوہیا کو نشانات ملنے۔ امتحان۔ پونیا کے جت کا مغلوب ہونا رام سنگھ برادر راجہ سے۔ اونکی اطاعت نادرست۔ دختر رائے سنگھ کی شادی ساتھ شاہزادہ سلیم کے جسکا خطاب بعد ازین جہانگیر ہوا تھا۔ رائے سنگھ کے بعد اوسکا فرزند کرن کا جانشین گدی ہونا۔ تین پسران کلان کرن کے ملازم بادشاہ ہوئے۔ انوپ سنگھ پسر خرد گدی نشین ہوا

کابل کی سرکشی کو سر کیا۔ اوسکی وفات کا حال تحقیق نہیں۔ ^{۲۰۱}سروپ سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا قتل ہونا۔ سوجان سنگہ زور آور سنگہ گج سنگہ اور راج سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ راج سنگہ کو اوسکے برادر نعیر طینی کا زیر ہونا اور گدی نشین ہونا کو خلاف اسے رئیسان تھا۔ اوسکا اصلی وارث اپنے برادر نانا کا قتل کرنا۔ جنگ باہمی۔ فرست رئیسان۔ زبردستی گدی نشین ہونے والہ کا حملہ کرنا اور جو وہ پورے۔ اسوقت کا حال بیکانیر کا۔ بیان بیداوتی *

بیکانیر درجہ دوم کی ریاست درمیان ریاست ہاسے راجپوتانہ کے ہے یہ ایک فرع ماروار کی ہے اور اوسکے راجہ شاخ خاندان جودا سے ہیں جو آکر بذریعہ فتح و نصرت کے سرحد شمالی ریاست ہذا میں آباد ہوئے اور اوسکا جنگل میں واقع ہونا باعث اوسکی آزادی کے قائم رہنے کا ہوا *

سمت ۱۵۱۵ء (۹۹۵ھ) میں جس سال جودا نے اپنی دارالریاستہ مندور سے منتقل کر کے جودہ پور میں قائم کی اوسکے فرزند بیکانے ہدایت اپنے عمومی کندل کے تین سو سپہ سالار شہوجی کو ہمراہ لیکر واسطے ترقی دینے وسعت ملک راٹھور کے درمیان ریگستان ملک مارو کے ملک گیری شروع کی بیکانے غریب اور براہ گنتی خاطر بسبب اس ارادہ کے بوجہ فتوحات اپنے بھائی بیدا کے ہوئی تھی جسے عرصہ قلیل گذرا کہ اوس علاقہ کو فتح کیا تھا جس میں زمانہ ہاسے دراز سے قوم ہویل آباد تھی *

ایسی فتح کشتی جیسی بیکانے کی تھی جسکی علت غائی فتح کرنے کی تھی ہمیشہ فتیاب ہوتی تھی کیونکہ ایسے حملہ کرنے والے ہمیشہ اس نیت سے برآمد ہوتے ہیں کہ قتل کریں یا قتل ہوں اور ان ارادوں کے واسطے ایک اور ترغیب اچھی تھی کہ ان روزوں میں جنگ اور قوم راجپوت لینا ملک کا دشمن یا دوست سے ایک امر مذہبی شمار کرتے تھے *

بیکانے اپنے گردہ تین سو کے حملہ آور اور سائیکلا جنگلو والوں کے ہوا اور انکو اوسنے قتل کیا اس فتح کی وجہ سے وہ مقابل قوم بھٹی کے جو پوکل میں رہتے تھے ہوئے اور انکے رئیس نے اپنی دختر بیکانے کو دی اب بیکانے اپنا مقام قیام کورم ڈیسر میں مقرر کیا اور میان اوسنے ایک قلعہ تعمیر کیا اور اپنے اس علاقے کو مہسایوسنے فتح کر کے ترقی دی بیکانے نزدیک مقامات جٹ یعنی جاٹ کے جو زمانہ ہاسے دراز سے ان مقامات خشک میں آباد تھے اور چونکہ جس زمین پر وہ قابض تھے وہ ایک جزو اعظم ملک بیکانیر کی ہے لہذا خالی از لطف نہوگا اگر ان لوگوں کے حال کا بیان جو قبل اس پر جودا

آنے سے اور قائم کرنے طریق جاگیر داری رجوارہ سے درمیان طوائف الملوک ان گڈڑیوں کو تنہا کیا جاویں +

اس مشہور اور وسیع قوم کا ہم نے مختصر حال جلد اول کتاب ہذا میں بیان کیا ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم سابق وقت قدیم میں نہایت کثرت سے اور بڑے طاقت دار تھے عہد تمپورا اور قیصر سے راجہ حال لاہور تک جو جاٹ ہے اور جبکا جانشین بھی اگر ایسی ہی قوت اور اولوالعزمی کھیکا تو در صورت پھر ترقی آبادی کے آپ کو اپنے قدیم مکان وسط ایشیا میں پائے گا جس جانب اوسنے ابھی زیادہ قدم بڑھایا ہے چوتھی صدی میں دریافت ہوتا ہے کہ ریاست جاٹ کی پنجاب میں تھی (اسکا حال جلد اول میں درج ہے) مگر کس قدر بیشتر ان لوگوں نے اوس ملک میں آبادی اختیار کی تھی ہر کو معلوم نہیں ہر ایک قوم پر جو حکومت اسلام نے ہندوستان میں رکھا تھا جنگ جاٹ لوگوں سے اوس قوم پر ہوتی تھی اولکاتامل یا درکھنے کے تحفظ راستہ سندھ یعنی انک کا مقابلہ محمود اور انکی جنگ غارت کن کا حال جو تمپور نے اوس کے ساتھ کی تھی دونوں اوس کے قدیم مقامات ماورالنہر میں اور نیز بجانب مشرق تبلیج کے ہم نے سابق مفصل بیان کیا ہے اور بابر نے بھی اپنے روزنامہ میں یہ اطلاع دی ہے کہ اوس کے ہر ایک حملہ ہند میں اوس کے مقابلہ میں گروہ کثیر جاٹ کا بیج ملک پنجاب کے آتا تھا جہاں کے کاشتکار گواہ مسلمان ہو گئے ہیں سابق اسی قوم کے تھے اور نیز سپاہ جو پیر و نانک کی ہو کر نام جاٹ کو تبدیل ساتھ نام سکھ یعنی مرید کے کرتے ہیں +

القصہ یہ قوم خواہ یا تی ہوں یا جیت یا جت یا جٹ یا جاٹ ہوں مگر یہ تین سو برس گزرے ہر ایک قوم ہند سے زیادہ تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ وہ اب مغربی رجوارہ میں اور شاید شمالی ہند میں بکثرت ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں +

۱۔ رنجیت سنگھ دت سے قابض ہوا پر ہر اور قبیلہ کا بل کی کہتا ہے اور روٹنی بدھنٹھی یا چٹا ہوا واسطے پور کرنے اوسکی فیت کے دیگی +
 ۲۔ برزجمہ تاریخ چارم ص ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱

۲۰۳
کس عہد میں ان جانوں نے سکونت اپنی جنگل ہند میں قائم کی جیسا کہ سابق کہا ہے بلکہ معلوم نہیں مگر جب
راٹھور نے حملہ اس گروہ پر کیا اور سوقت میں بھی اونکی عادات ثبوت کرتی تھیں کہ اونکی اصل سہک
ہے کیونکہ وہ اکثر زلیست گڈریوں کی مانند کرتے تھے اور جو اونکے بزرگ ہوتے تھے اونکی ہدایت کے
بموجب وہ کار بند ہوتے تھے مگر اونکی حکومت اون پر نہ تھی اور ہتھنار اس امر کے کہ وہ پرستش دیوی
کی اس طرح کرتے تھے کہ کسی عورت جو ان جاتنی کو اپنی بہوانی قرار دیتے تھے اور سب رسوم مذہبی بہنو
بگیا نہ تھے اصل یہ ہے کہ شیخ فرید کے مسائل نے جملہ رسوم بت پرستی جو اونکے وطن جیکارٹس سے
ہمراہ اونکے تھے منسوخ کر دیے تھے اور بغیر کسی ایک رویہ مقررہ مذہبی کو یہ جات صحرائی نے اکثر طریقوں کو
منحلو کر دیا تھا وہ آپکو ایک مختلف قوم تصور کرتے تھے اور جیسے ایک جات ساکن پونیا نے بلکہ کہا تھا اوسکا
وطن پنجاب سے بہت دور فاصلہ پر ہے اور نیز ایک اس چہ قوم کے نام سے یعنی اسیاغ سے جن کی
اطاعت کی وجہ سے بیکا نے اپنی نئی ریاست کی بنیاد لی تھی بلکہ نام اسی کا پایا جاتا ہے جو نام ایک رئیس
حاکم چار اقوام کا بنجھلان چہ اقوام کے تھا جو اقوام میان دواب اوسس و جیکارٹس میں سکونت رکھتے
تھے اور جنھوں نے ملک بکیر یا واقعہ یونان کو تہ وبالا کر دیا تھا +

عہد حکومت راٹھور اور ان اقوام کے در عہد تیمورا اور بابر کے جملہ ہندوستان کے تھا تیمور جو بانی خاندان
ختمانی کا تھا فخریہ کہتا تھا کہ اوسے ہزاروں جاتوں کو اور جنگل کی زمین ہند کے اور آئروے دریا۔۔۔
اوسیانہ کے مرگ کو پہونچایا تھا پس ہم خیال کر سکتے ہیں کہ متواتر آمد ان لوگوں کی اوس بڑے مجمع عام
اقوام سے بجانب شرق دریا سندھ ہوتی تھی اور وہ گروہ جسے بیکا کو اپنا راجہ پسند کیا تھا وہ زمانہ ہرے
درار سے سکونت وہاں رکھتے تھے اور وسعت اونکے علاقجات مقبوضہ کی صداقت اس ہمارے خیال کی
کرتی ہے کیونکہ قریب کل ملک جواب حدود بیکانیر قرار دیے جاتے ہیں وچ قبضہ چہ مقام قیام جات میں
شامل تھا یعنی

- ۴۔ اسیاغ
- ۵۔ بنی وال
- ۶۔ جوہیا یا جوہیا

- ۱۔ پونیا
- ۲۔ گودارا
- ۳۔ سارن

اگرچہ اس پچھلے نام یعنی جوہیا کو بعض ایک فرع یا دو بھٹی کی بتاتے ہیں تاہم یہ السابق کی طرح اولیٰ کے
۲ ج

اس دعویٰ کو باطل نہیں کرتا کہ وہ جٹ یا پوتی اصل کے تصور کیے جائیں گے۔
 ہر ایک مقام قیام کا نام اور سکے گروہ باشندگان سے مشہور ہو گیا اور اس میں تفریق اضلاع وقوع میں
 آئی ہے سوائے ان چھ مقامات جٹ کے تین اور مقام ہیں جو اس طرح راجپوتوں سے لیے گئے تھے
 یعنی بہاگور اور کھاری پٹا اور موہلا سابق چھ مقام جٹ کے وسطی اور شمالی حدود بتاتے ہیں اور یہ مقام
 راجپوتوں کے مغربی اور جنوبی سرحد قائم کرتے ہیں۔

مقام قیام	تعداد دیہات	نام اضلاع
۱ پونیا	سام	بہادران اہیت پور سدھو مکھ
۲ مینی وال	ماسم	راجگڑہ داوریوہ سانکو وغیرہ بوکر کو سندری منوہر پور کوی باسے وغیرہ
۳ جہرمیا	سام	جیت پور کبانو مہاجن پیپرا وغیرہ
۴ ایساغ	ماسم	راوت سر: ہم دانو سر کنڈا کی
۵ سارن	سام	کیچر ہواگ پوچاواں سوانی بادنو سر سلا وغیرہ
۶ گودارا	لما	پونڈرا سر گوسین سر کلان شیخ سر
میزان کل چھ جٹ کو مقامات قیام کا بہاگور	ماسم	گرسی سر غریب دی سر رنگی سر کالو وغیرہ
۷	سام	بیکانیر مال قلعہ راجا سر شاسر چتر گڑھ رندی سر بیت نوکھہ بوانی پور جیل سر وغیرہ
۸ موہلا	ماسم	چاپر (دارالریاستہ موہلا) ساوندا میرا سر گوپال پور چارواں بدہر لاونو

۱۱ جٹ اگر وہ کو آکھوا والا وغیرہ منکوہ یا دیویانہ والہ کی تصور کرتے ہیں اور ایک قول انکو بیان جاری ہے کہ انکا وطن قندھار ہے۔
 ۲ ج

اس وقت میں ایسی جلدی ریاست تیار ہوتی تھی کہ چند سال میں بعد اس کے کہ بیکانے اپنے موروثی مقام مندور کو ترک کیا تھا وہ مالک دو ہزار چھ سو ستر دیہات کا ہو گیا اور اس کو خطاب بھی مضبوط تر اور اصلی بہ نسبت فتح کے ذریعہ کے حاصل ہوا یعنی بخوشی پسند کرنا مقامات مذکورہ بالا کا بیکر قریب تین سو برس اون کے شامل ہونے سے ایک ریاست میں گذرے ہونگے کہ نصف دیہات معدوم ہو گئے اور اب ایک ہزار تیس دیہات راج ریاست سورت شگہ میں ہیں جو قابض حال اور اولاد بیکانے سے ہی قائم ہے۔
جست اور جوہیا اس علاقہ کو جو بنام جنگل شمالی میں تا بمقام گارا پہیلے ہوئے ہیں بطور گڈریوں کے عمر بسر کرتے ہیں اون کی دولت مشتمل بیچ اون کی مولیشی کے ہے جن کو وہ بکثرت پالتے ہیں اور اون کی لید اور بھی اور آون بذریعہ سار سوت برہمنان کو جو اس ملک میں تجارت کرتے ہیں فروخت کرتے ہیں اور قیمت میں غلہ اور دیگر ضروریات قوت لایموت حاصل کرتے ہیں *

مختلف وجوہ واقع ہوئے جس سے ترتیب ریاست بیکانیر میں سہولیت حاصل ہوئی اور جو باعث کم ہونے قدیم شہک ساوگی گروہ جٹ کے بہ نسبت حکومت جاگیر داری راجپوت کے ہوئی اور اگرچہ فتح یا بانی اوس کے بہائی بیدانے جو اس کو اوپر قوم موہل کے نصیب ہوئی تھی راستہ اس امر کا صاف کیا تھا مگر اوس کی فتح مندی بلا کشت و خون ہرگز واقع نہوتی مگر باعث موجودگی قباحت کے جو جملہ حکومت طوائف الملوک دنیا میں واقع تھی رشک قوم جوہیا اور کو دالاکا جو دو قوم نہایت زبردست ہرش اقوام جاٹ کی تھی جو مقیم یہاں تھی وجہ صریحی ترقی اور بہبودی پسر جو داک کی ہوئی سوائے اسکے اون کو گروہ بیداکو جنھوں نے قدیم موہل کو جنگل کے ساتھ وہ دشمنی رکھتے تھے برباد کر دیا تھا نہایت تکلیف مند ہمایہ پایا تھا قطع نظر اسکے اون کی خواہش یہ تھی کہ ایک نہایت زبردست روک درمیان اون کے اور بھٹی جیلیر کے قائم ہوا اور اخیر وجہ جو کم تھی یہ تھی کہ وہ اندیشہ ناک اوس دلاوری گرم خون اور خواہش

لینے زمین کی تھی جو عادت ملازمان بیکا کی تھی جو زونیاک^{۲۶} اوسکے مقام جنگل میں پہنچ گئے تھے ان جوہر دوست کے سبب بیچ ایک جلسہ بزرگان کو دارا کے یہ ارادہ قرار پایا کہ دلجمعی راشنور کی کر دیجائے *
 مسے پانڈو رئیس کو دارا کا تھا اوسکا مقام شیخ سرمن تھا اور رئیس رونیا بیچ رتبہ اور قدر کے درجہ دوم پر بعد پانڈو کے اوس گروہ میں تھا جان مساوات اوس قدر ضرورت تھی جس قدر حق مالکانہ ارضی جوہر ایک شخص کے قبضہ میں تھی ضرورت تھا حق چراگاہ کا عام تھا *

رئیسان شیخ سر اور رونیا بطور سفیر بھیجے گئے کہ ساتھ راجہ راجپوت کے شرائط قائم کریں اور اوسکو اپنا راجہ قرار دین شرائط ذیل میں درج ہوتے ہیں *
 اول - اولکا شریک طلب عام میں بجلاف جوہیا و دیگر اقوام کے ہونے کے ساتھ وہ اوس وقت میں مخالفت رکھتے تھے *

دوم - تحفظ سرحد مغربی کا مقابلہ غارتگری بہی کرے

سوم - حق مرقع گروہ مذکور کے بلا تخلل بجا اور برقرار رکھے *

اوپر پورا کرنے ان شرائط کے اوتھون نے بیکا اور اوسکی اولاد کو حکومت کل قوم گودارا کی دیدی اور یہ بھی اختیار اوسکو دیا کہ وہ واسطے ہمیشہ کے محصول دھوان ایک روپیہ فی گھرا و محصول ارضی دو روپیہ فی صد بیگہ اراضی مزروعہ اندراونکی حدود ملک کے لیا کرے *

نخوت اسکے کہ بیکا یا اوسکی اولاد دوست درازی اوپر اوسکے حقوق کے کرے اوتھون نے دریافت کیا اطمینان با ضمانت درباب اس امر کے وہ وے گا اسپر راجہ راجپوت نے جواب دیا کہ یہ نظر زعم کرنے اوسکے اندیشہ کے نسبت اس امر کے اور نیز بنجیاں اسکے کہ اوسکی یادگاری واسطے دوم کے بابت اس حکومت کے جو اوسکو بنجی اور رضا مندی کے دی گئی ہے وہ عہد کرتا ہے کہ وہ اور اوسکی اولاد و بیکارا جلی کا اولاد رئیسان شیخ سر اور رونیا کے ماتہ سے جاری کرے گا اور جب تک یہ رسم نہوگی اوس وقت تک گدی بغیر راجہ کے خالی تصور کی جائے گی *

ان صحرائی لوگوں کی اسطرح ساوگی سے اپنا اتفاق کرنے میں بھی ہم و عشق آزادگی دیکھتے ہیں کہ ہر ایک

۱۱۱ یہ شہر کام سلمانی بنام شیخ فرید پاک پٹن دارا کے مشہور ہوا اس شیخ فرید کا اعتقاد جٹ میں بہت ہی تھا قبل اسکے کہ یونادیا نے

صورت جاکنی کی بنا کر نام اپنا کرنی تاں رکھا پہرہ قوم اسکا سجدہ کرتے لگی *

جٹ کے ساتھ ہر مقام پر پورے حال میں رہتا ہے جو آمادہ اوپر کنارہ دریا سے اوس اور جیکسارٹس ہو خواہ ریگستان ہندوستان ہو اور گواڈلکی ملکی آزادی اب جاتی رہی تھی مگر اب بھی وہ آمادہ خونریزی ہوتے ہیں اگر اونسے مالک راجپوت اٹلاؤ اونسے استحقاق لانیفک یا پرتا بیخے موروثی اراضی کا کرے *

یہ کم ہوتا ہے کہ اس طرح بے تردد خطاب بزرگی حاصل ہو جس طرح کم زوری اور رشک قوم گودارا نے بیکا کو دیا اور یہ دریافت کرنا ایک موقع خوشی کا جملہ ہندوستان میں بنظر بعض حقوق کے ہے کہ اصل اتفاق اور صلح نامہ یاد کیا جاتا جسکی وجہ سے اختیارات راجکی بلکان اراضی منتقل ہو کر راجپوت فتح یا بان کو حاصل ہوئی تھی اس طرح میوار میں وہ امر جس سے اختیارات اوپر گسلوت کی بنیاد کندہ کی قوم بھیل سے منتقل ہو گئی تھی قابل یاد رکھنے کے اوس رسم سے ہے جو اب تک جاری ہے (دیکھو جلد اول) مقام آمیر میں یہی دفاتر ضروری ہیں درج ہے جو مینوں کے پاس جو قدیم باشندے اس ملک کے تھے موجود ہے اور گونا اور بوندی والد بھی اپنے نام میں ہر تہی کو جو قدیم مالک ملک کے تھے یاد رکھتے ہیں اور اولاد بیکا بھی دو طرح سے اپنی بلاکشت و خون فتح یا بل اور قوم جٹ کے یاد رکھتے ہیں آجکی تاریخ تک وارثان پانڈو راج تلک پشانی وارثان بیکا پر لگاتے ہیں اور راجہ اس موقع پر پچیس مہر سرنج جٹ کو دیتا ہے ماورائے اسکے وہ مقام جس پر دارالریاستہ تعمیر ہوئی ہے مولد ایک جٹ کا ہے جسے صرف اس وعدہ پر یہ جگہ واسطے تعمیر کی دی تھی کہ اوسکا نام واسطے ہمیشہ کے اوسکے نام کے ساتھ شریک رہے اور اوسکا نام میرا مہانسر بیکانے اپنے نام کے ساتھ اوسکا نام شریک کر کے نام اپنی دارالریاستہ کا بیکانیر رکھا *

ماسوا سے اس وقت اوقاف یا دیگر انتقال اختیارات کے بیخے اوپر مواقع گدی نشینی کے یہاں سالانہ کچھ یادگار حقوق گودارا کے ہنوز قائم ہیں اور یہ یادگار نہ صرف راجگان عمل میں لاتے ہیں بلکہ جملہ راجپوت جاگیرداران خاندان راجہ جو قابض اوپر اراضی جٹ کے ہیں اوسکی تعمیل ہر سال کرتے ہیں اور گواولا و بیکا اب بکثرت تمام ملک میں پھیل گئے ہیں اور چندان لحاظ قدیم صلح نامہ کا نہیں رکھتے تاہم انکو اعتراف ان یادگار کی تعمیل کرنے سے اونسے قدیم باعث اختیارات سے ہے *

اوپر موقع موسم بہار و خزان کے تیو ہار ہولی و دیوالی کے وارثان شیخ سر اور رونا راجہ اور اسکے جملہ جاگیرداران کو تلک لگاتے ہیں جٹ رونا پیا لہ فقرہ اور رکابی جہین وہ شے جکا ٹیکا لگاتے تھے رکھا جاتا تھا اور اوسکا ہمعصر بیخے شیخ سر راجہ کی پشانی تلک لگا دیتا تھا اور راجہ نذرانہ میں ایک مہر اور پانچ روپیہ اوس

رکابی ہین رکھ دیتا تھا بعد ازاں باقی رئیس اپنے اپنے رتبہ کے موافق بموجب عمل راجہ کے کار بند ہوتے تھے اور یہ روپیہ اس طرح تقسیم ہوتا تھا یعنی جس قدر عمر ہوتی تھیں وہ جٹ شیخ سر اور جس قدر روپیہ آتے تھے وہ رئیس رو نیا لیتا تھا +

پھر قصہ شروع ہوتا ہے جب معاملہ سب قسم بیکاکے طے ہوا اور یہ وعدہ ہوا کہ حقوق اوس گروہ کے جس نے اس طرح اپنی آزادی اوسکے حوالہ کر دی تھی قائم رکھے جائینگے تو وہ مع اپنی اپنی فوج کے شریک اوسکے بٹے اور بعد ازاں اوپر قوم جو میا کے اونھوں نے حملہ کیا اس گروہ آبادان و کثیر کے جو بجانب شمالی علاقہ جنگل کے بہت دور تک بلکہ دریا سے تلج تک آباد تھے گیارہ سو دیہات تھے مگر اب کہ اس کو قریب تین سو سال ہی کچھ زیادہ گزرا کہ نام بھی جو میا کا باقی نہیں رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ وہ جھوہی ہین جو بابر کے ساتھ تھے جسے بوقت حملہ ہند کے اؤ کو جو دو لوگوں کے ساتھ شامل قریب کوہستان واقع دو آبہ اول پنجاب کے جس کو کوہ جوہہ کہتے ہین پایا تھا اور یہ مقام وہ ہے جکا دعوی شروع اپنی تاریخ میں جادو لوگوں نے کیا ہے اور اؤ کو بنام جادو کا دانگ یا دکیا ہے اس سے تائید اس خیال کی ہوتی ہے کہ وہ خاندان جادو سے ہین مگر یہ امر اؤن کے دعوی اولاد جٹ ہونے کو ناجائز نہیں کرتا اس کا شروع تو اسٹج یا دویا جادو بھٹی میں رچ ہوگا +

بزرگ خاندان جو میا بمقام بہروپال قیام رکھتا تھا اؤسکا نام شیر سنگھ تھا اؤسنے سب علاقہ کی فوج جمع کر کے مدت تک مقابلہ سعی ہاسے متواترہ راجپوت اور گودوار کا کیا اور اؤسوقت تک جو میا نے متابعت حکومت رائٹورا اختیار نہیں کی جب تک دغانے اپنا کام تمام نہیں کیا یعنی جب تک اؤنکا رئیس دغا بازی سے قتل نہیں ہوا اور قبضہ بہروپال پر ہین ہو گیا +

اس فتحیابی سے بیکانے اپنی فوج بجانب مغرب بڑبائی اور بھٹی سے ہاگور چہن لیا اور اس ضلع میں جو دراصل قوم بھٹی نے قوم جٹ سے چینا تھا بیکانے اپنی دارالریاستہ بیکانیر بٹی ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-

(سلسلہ ۱۹) تیس سال بعد اپنے موروثی مقام مندور کے ترک کرنے سے تمیر کی *

جب بیکاسطرح باتحکام تمام قائم ہو گیا تو اسکے عمومی کندل جسکے اہتمام پر یہ فتوحات منحصرتہیں مع اپنی شہزادان کے بجانب شمال روانہ ہوا اس ارادہ سے کہ اور فتوحات تازہ حاصل کرے اوستے بفتح و نصرت گروہ قوم ایساع وینی وال و سارن کو مغلوب کیا اوسکی اولاد اکثر اون میں اب بنام کنڈالوت راسٹور کے آباد ہیں اور اگرچہ یہ علاقجات ایک جزو ریاست بیکانیر کے ہیں مگر وہ اپنے رئیس کی نسبت اپنی آزادی بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اون کا علاقہ غلبہ افونکی اپنی شمشیر کا ہے اوسکا نہیں ہے اور وہ متابعت بھی اوسکی بناخو اور برائے نام کرتے ہیں جب طمع یا ضرورت استطلب کسی خراج کی کرتی ہے تو اوسکا صاف جواب ملتا ہی اور ایسے ایسے کلمات اوسکی نسبت زبان پر آتے ہیں یعنی کہنے اسکو راجہ بنایا کیا وہ ہمارا بزرگ کندل نہ تھا جسے اسکو راجہ بنایا تھا اور یہ کون ہے جو ہم سے خراج طلب کرتا ہے کندل کے سلسلہ فتحیابی کو بادشاہی صوبہ حصار نے شکست دی اور وہ اس قلعہ کے لینے کے ارادہ میں قتل ہوا *

بیکانے سمت اہ ۱۱ (سلسلہ ۱۹) میں وفات پائی اوسکے دو فرزند بطن دختر بھٹی رئیس پوگل سے تھے یعنی نون کرن جو گدی نشین ہوا اور گر سی سر اور ار سی سر آباد کیے گر سی کی اولاد بہت ہے اور بنام گرسوت بیکامشہور ہیں جنکی اصلی جاگیر گر سی سر اور غریب دی سر میں جنکے تعلق چوبیس چوبیس اور دیہات ہیں *

نون کرن نے اکثر مقامات سرحد مغربی پر بیٹوں کے فتح کیے اوسکے چار فرزند تھے پسر کلان نے اوسکے حین حیات میں علاحدہ حکومت پسند کی کہ اوپر جاگیر مہاجن اور ایک سو چالیس دیہات کے راضی ہو کر اپنا استحقاق فرزند کلان ہونے کا ترک کیا لہذا اوسکا بہائی جیت سمٹ میں گدی نشین ہوا اور اسکے بہائی دو باقی ماندہ نے جاگیر ات پائین جیت کے تین فرزند تھے اول کلیان سنگہ دومی شیوجی سومی عیش پال جیت سی نے ضلع نارنوٹ کو چند رئیسان آزاد کر ثیا سے چھین لیا اور اپنے پسر دومی

لہ اون چند صاحبون کو جو اس تواریخ اقوام جنگلی کا ملاحظہ کرنیکے یہ بہت غرض معلوم ہوگا کہ تصریح خاندانوں کی پیدا ہوتی ہے اور انکے بزرگوں سے افونکی صلیت قائم ہوتی ہے بیچ تواریخ اس ریاست دور دست کے ہم اونکی ٹرائیون کا حال مفصل تحریر نہیں کرنیکے کیونکہ وہ بہت شمار اختلاف نام و مقام اور سب طرح بکمان ہیں مگر بعد بیان مختصر اونکی صلیت انساب کے ہم طریق اور وضع باشندگان اور پیداوار اور حکومت ملک کا بیان تحریر کرنیکے *

شیوجی کی جاگیر میں دیدیا اور یہی جیت سی تھا جسے اولاد پیدا کو جو اول آباد کنندہ اس ملک کا تھا اپنا
 مطیع کر کے خراج سالیانہ اوپر مقرر کیا اور سوائے اسکے اور چند محاصل اوپر قائم کیے *
 سمت ۱۶۰۳ میں کلیان سنگہ گدی نشین ہوا اوکو تین فرزند تھے اول رای سنگہ دومی رام سنگہ سومی پرتھی سنگہ *
 سمت ۱۶۱۳ (۱۶۱۳ء) میں رائے سنگہ گدی نشین ہوا اس راجہ کے عہد تک قوم جیت نے
 زیادہ تر اپنے قدیم حقوق کو قائم رکھا تھا مگر اب اونکا قائم رہنا کثرت آبادی راجپوت کے سبب
 خالی از وقت معلوم نہیں ہوا لہذا وہ جملہ حکومت ملک سے علیحدہ کی گئی جب اونکی آزادی تلف ہوئی
 تو اون کو دل سے شجاعت شعاری بھی کم ہو گئی اور آخر کار وہ صرف کاشنکار بن گئے اور اسی راجہ
 عہد حکومت میں یکانیر جملہ ریاست ہائے اس ملک سے کلان تر ہو گئی اور اگر جب اپنی آزادی سے
 بمقابلہ راجپوت محروم ہو گئے تو راجپوت بھی اپنی آزادی اس طرح کو کر ملازم دہلی ہو گئی بعد وفات
 اپنے والد کے رائے سنگہ نے خود اختیار کیا کہ وہ پھول والد کے خود گنگا جی ایچائے گا اس وقت میں کہ بادشاہ
 شاہنشاہ دہلی تھا رائے سنگہ اور شاہنشاہ ہمراہ تھو دونوں نے شادی رانی ہائے جیلیر سے جو دونوں
 آپس میں ہمیشہ تہمین کی تھی اس رشتہ داری کو سبب جب وہ بذریعہ مان سنگہ امیر والد کے دربار میں حاضر ہوا
 تو اسکو خطاب چارہزاری اور راجہ اور صوبہ حصار کا عنایت ہوا اور اسے اس کے جب مالک یو جوہ پور
 معوض ناخوشی بادشاہ میں آیا اور ضلع زرخیز ناگور اس سے چھین لیا گیا تو ضلع مذکور بھی رائے سنگہ کو
 عنایت ہوا تھا ساتھ ان اختیارات کے اور اختیار مزید باعث بادشاہ کے صوبہ دار ہونیکے حاصل
 کر کے وہ اپنے ملک میں واپس آیا اور اپنے برادر رام سنگہ کو بمقابلہ بہنیر کے روانہ کر کے اسکو فتح کیا
 یہ شہر ایک ضلع قوم بھٹی کا جو دراصل جیت اولاد جادو سے تھی مگر اونکا یہ نام باعث اس کے اختیار
 کرنے مذہب اسلامیہ کے ہو گیا تھا شہر کلان تھا *

رائے سنگہ نے اب جہمیا کو کلیتہ مطیع فرمان کر لیا یہ قوم کو ہمیشہ تکلیف دہندہ تھی مگر عرصہ قلیل سے انہوں
 نے پھر اپنی آزادی قدیم حاصل کر لی تھی اس ملک میں راجپوتوں نے شمشیر و آتش زنی ایسی کی کہ اسکو
 جنگل کر دیا اور اسوقت سے اب تک وہ ویرانہ ہے حتیٰ کہ نام جہمیا کا بھی معدوم ہو گیا گو علامات شہر کا
 کلان سے پیدا ہے کہ وہ قدیم آباد تھا *

درمیان ویرانہ جہمیا کے نام سکندر رومی کا قائم ہے اور یہ نقل اب تک اس ویرانہ میں مشہور ہے کہ علامات

رنگ محل متصل داندوسر جو پیدائش یہ مقام دارالحکومت ایک راجہ اس ملک کی تھی جسکو ایک مسلمان نصرت مند نے آکر تباہ کر دیا تھا تواریخ سے معلوم نہیں ہوتا کہ سکندر نے عبور کارہ سے کیا ہوا اگرچہ اوسکی جنگ عظیم جو پنجاب میں ہوئی تھی وہ اوس مقام پر ہوئی تھی جو بہت فاصلہ پر اس ملک جو ہیا سے تھا لیکن اگرچہ مورخین سکندر ہمارے اس خیال کی تائید نہیں کرتے مگر ہم جو کلیتہ ناواقف تاریخ بیکریا اور ریاستہائے خود یونانیان واقع دریائے سندھ سے جو سکندر نے آباد کی تھیں ہیں تو ہماری ناواقفیت مانع ہمارے اس خیال کرنے کی نہیں ہوتی کہ شاید کسی نے اونہیں سے یا شاید اولاد پائنتہن نے اس ملک میں یہ امر کیا ہوا اور یہ بھی یہاں مشہور ہے کہ یہ ملک ہمیشہ بخر یا غیر آباد نہ تھا اور اوسی شخص نے جسکا ذکر کیفیت سابق میں وچ ہے یعنی باشندہ داندوسر ایک شعر جو ایک مقام پر وچ ہے میری رو برو پڑھا اوسکا مضمون یہ ہے کہ یہ ملک اوسوقت سے خراب ہو گیا جسے دریائے ہاکرا جو پنجاب سے آکر اس ملک کے وسط میں سے ہو کر دریائے سندھ میں درمیان رو رہی بیکریا اور وچ کے شامل ہو جاتا تھا خشک ہو گیا *

مطابقت جو یہ لفظ ہاکرا ساتھ سگرا اور سانکرا کے رکھتا ہے اوس سے پیدا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اوس سے یہی دونوں دریا مراد رکھے گئے ہیں دریائے اولین کو ہم جانتے ہیں کہ وہ ریگستان میں قریب حدود ہریانہ کے غائب ہو گیا اور سانکرا ایک ندی ہے گو اب خشک ہے مگر عمدنا درشاہ میں یہ ایک خط حدود کا تھی یہ دریا بجانب مشرق برابر دریائے سندھ کے جاری تھا اور نادر نے اوسکو اپنی سرحد قرار دیکر حملہ زریر اراضی سندھ کو شامل ملک پرشیا یعنی ایران کے کر لیا تھا (دیکھو نقشہ) اور جو تاریخ اس شعر مندی سے نسبت اس کم نصیبی کے پیدا ہے وہ مطابق عہد ہیر راجہ سودا کے ہے *

رام سنگھ نے اس طرح قوت مقابلہ آئندہ جو ہیا کی تباہ کر کے اپنے اسلحہ مقابلہ جت پونیا والوں کے راست کیے یہی ایک قوم جت آخرین باقی رہ گئی تھی جس نے اپنی آزادی قدیم قائم رکھی تھی یہ قوم بھی اسے جس شخص نے اس نقل کی اطلاع ہو دی ہے وہ ایک قدیم باشندہ داندوسر کا ہے اور اگرچہ اب عمر اوسکی قریب تر رہیں کے ہے مگر اوسنے کہی اپنے وطن کو ترک نہیں کیا اب البتہ اوسکو میرے پاس لائے تو اسے قدم باہر اپنے وطن سے رکھا یہ شخص مشہور واقف حالات گذشتہ کا ہے *

اسے باشندہ اس ملک کو حرف میں نہیں بول سکتے پس جیسا بنے اوپر تحریر کیا ہے حرف میں (ہ) کے ہو گیا ہوا (س) بطور نقل جاچکے کا لکھا ہوا جسکے معنی کوہ جابلان ہے بجائے نام جیل کے اور اس طرح لفظ ساکرا ہاکرا ہو گیا *

منسوب ہوئی اور راجپوت بیچ اونکی نہایت زیر علاقون پر قابض ہوئے مگر قہیاب راجہ نے اپنی جان بہت
 نیکنامی آباد کرنے اراضی پونیا کے دی وہ بیچ ایک کوشش جٹ مذکور کے جو اونھون نے درباب رفع کرنے
 متابعت غیر شخص کے عمل میں لائی تھی قتل ہوا اور گورام سنگھ تعداد نفری میں زیادہ ہوتے ہیں اور
 ملک و ارٹان بیک کو وسعت دیتے ہیں مگر وہ مثل کند ولوت کے قوت ریاست کو کم ترقی دیتے ہیں جبکی
 نسبت اونکی اطاعت برائے نام ہے حیدر مہارہ اور سانگو و مقامات کلان رام سنگھ کے ہیں *
 اس طرح ساتھ اطاعت قوم پونیا کے تباہی ملکداری چہ اقوام جٹ ساکنین جنگل ختم ہوئی یہ
 قوم اب بیچ کاشتکاری کے اور اونکے قدیم پیشہ شاتی کے معروف ہیں اور ایک قوم محنت کش اور
 خراج گزار اپنے سست راجپوت مالکوں کے ہیں *

راجہ رائے سنگھ نے اپنے گروہ شجاع راٹھور کو بیچ جملہ جنگھارے اکبر کے معروف کیا تھا وہ مشہور حملہ احمد آباد
 کے ہوا تھا جس میں اونے ایک ہی جنگ میں مرزا احمد حسین حاکم مقام مذکور کو قتل کیا تھا شاہنشاہ نے
 جو خوب قدر ایسے شجاع رعایا کی جانتا تھا بنظر زیادہ تر مضبوط کرنے رشتہ منہی کے جواب بھی درمیان
 شاہنشاہ اور راٹھوروں کے جاری تھی رائے سنگھ کی دختر کی شادی ساتھ شاہزادہ سلیم کے جو بعد ازاں
 ملقب بلقب جہانگیر ہوا تھا کر دی اس شادی کا نتیجہ بد نصیب پرویز تھا *

رائے سنگھ کے بعد کرن اوکا فرزند جو ایک ہی فرزند اوکا تھا سمت ۱۶۹۸ (سلسلہ ۱۶۷۷) میں گدی نشین ہوا *
 کرن کو منصب و وزارت اور حکومت دولت آباد کی بیچ حین حیات اپنے والد کے حاصل تھی جو
 یہ تائید کرنے والا دعویٰ واجبی دارا شکوہ کا تھا ایک سرکشی کی تدبیر اوکے دشمن کے جرنیل فوج نے جسکے
 ہمراہ ملازم تھا واسطے اوکے قتل کو تجویز کی مگر اوکا اسنے باعث اطلاع پابی بروقت بواسطت ہمارا
 راجہ بوندی کے اندر اوکیا اسنے بمقام بیکانیر وفات پائی اوکے چار فرزند تھے اول پدم سنگھ دومی کیسری سنگھ
 سومی موہن سنگھ اور چارمی انوپ سنگھ *

یہ خاندان بھی ایک دلیل خون فشانی راجپوت نجدت شاہنشاہ کے ہے دورا جگان کلان بیچ جنگ
 بیچ پور کے قتل ہوئے تھے اور تیسرے یعنی موہن سنگھ کے قتل کا حال پر اختلال بیچ مقام قیام فوج شاہی کے
 باعث تحریر ثمنوی بیچ فرشتہ کی تاریخ و کن کے ہوا *

یہ نوجوان رئیس جنگل جو جہا سے بھی لڑتا تھا اگر وہ اوکے سامنے سے آتے تھے رنجیدہ ایک بات پر جو برادر زن شاہزادہ نے اوکو

انوپ سنگہ سمت ۳۰، ۱ (سنت ۶۷) میں گدی نشین ہوا اور بالخصوص خدمات اس خاندان کے اوسکو قلعہ اور علاقہ اودنی مع منصب پنچزاری عطا ہوا اور حکومت سبجے پورا اور اورنگ آباد کی عنایت ہوئی انوپ سنگہ اپنے خاندان کے لوگوں کو مع رئیس خاندان راجہ جودہ پور کے واسطے فرو کرنے ایک سرکشی کے جو افغانان کابل نے کی تھی گیا اور اوسکو فرو کر کے واپس دکن میں آیا وہاں اوسکی وفات کے اختلاف بیچ فرشتہ اور دیگر حالات دیسی کی ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اوسنے دکن میں وفات پائی مگر حالات و بیانات دیسی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ باعث کچہ رنجش اور تکرار کے جو غیا میں اوسکے اور حاکم فوج شاہی کے درباب تجویز مقام قیام کے بیان آتی تھی وہ وہاں سے واپس چلا آتا تھا اور بمقام بیکانیر اوس نے وفات پائی اوسکے دو فرزند تھے سروپ سنگہ اور سوجان سنگہ ۛ

سروپ سنگہ جو سمت ۶۵، ۱ (سنت ۶۹) میں گدی نشین ہوا زیادہ اپنی عزت اور توقیر کا خطہ اڑھا ہے پایا بیچ ایک تکرار درباب ایک نزال کے کہی تھی ہو کر دست قبضہ ہوا اور جنگ باہم بیچ دیوان عام کے ہوئی اور وہیں اوسی جگہ قتل ہوا یہ خبر اوسکے بھائی پدم کو جو بہت دور تھا ہوئی جو بخودی آدمی اوسکے ہمراہ تھے اذکو لیکر وہ مقام واردات پر گس گیا اور اپنے بھائی کو خون میں غرق پایا اور اوسکا قاتل اوسی جگہ برابر لاش کے کڑا تھا جب اوسنے دیکھا کہ بھائی مقتول واسطے عوض لینے کے شمشیر سپر لیے ہوئے آتا ہے وہ ایک ستون دیوان عام کی پناہ میں جا کر کھڑا ہوا مگر تلوار پدم کی اوسکے پاس وہاں ہی پہنچی اور عوض اپنے بھائی کا اوسنے لیا تو بیچ میں لکھا ہے کہ اوسنے اوسکو زمین پر ڈال دیا اور ستون کے بھی دو ٹکڑے کیے اور اپنے بھائی کی لاش کو اڑھا کر سب اپنے ہمراہی کے ساتھ اپنے مقام قیام پر آیا اور وہاں سب راجگان راجپوت کو جو اپنی اپنی فوج لیکر وہاں حاضر تھے مثل جے پور جودہ پور اور ہررتی جمع کیا اور اوسنے کہا کہ یہ ایک امر شک کا ہے کہ اوسکا بھائی اسطرح قتل ہوا پھر کہ اوسنے وعدہ کیا کہ فوج بادشاہ کو چور کر دے اپنے اپنے ملک کو چلے جائینگے ایک رئیس بادشاہ نے مناجات شاہزادہ مسلم کے واسطے عذر خواہی کی اوسکے پاس بھیجا مگر کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا اوسنے کہا کہ شاہزادہ نے صرف یہ تصور مان نہیں کیا بلکہ جو بلا اٹھوئے فوراً لیا اوسکو وہ بہت پسند کرتا ہے مگر اوسنے کچھ سماعت اسکی نہیں کی اور سب حج ہو کر نہیں مل سے زیادہ فاصلہ تک چل گئے کہ شاہزادہ خود اوسکے پاس آیا اور عذر و معذرت سے وہ پہنچا چار ہو کر واپس مقام قیام پر آئے اسکے بعد وہ جگہ ہوئی تھی جس میں دونوں بھائی قتل ہوئے تھے اوسکے باقی ماندہ بھائی کا حال وجہ ہے کہ اوسنے تنہا ایک شیر کلان بہتہ کو قتل کیا تھا اس جنگ سے وہ لائق اوس نام تھا اور اسکا نام تھا یعنی کشمیری سے شیر پر لپٹے وہ اسم باسے تھا اوسکو ایک جاگیر پچیس دیات کی بادشاہ سے عطا ہوئی تھی اوسکا نام زیادہ تر ایک حبشی کے قتل کرنے سے بھی ہوا تھا جو حبشی حاکم فوج ایک راجہ دکنی کا تھا ۛ

اوپر سچ دوبارہ حاصل کرنے اور شاہ نے بیاحتشاشی اپنے والد کے فوج میں سے
ضبط کر لیا تھا قتل ہوا *

سوجان سنگھ اور اسکے جانشین گدی نے کوئی اعمال نیک تحریر کے نہیں کیا *
سمت ۱۷۹۳ء میں زور اور سنگھ راجہ ہوا (۱۷۹۳ء) اس کو بھی امور خانگی مثل حکومت ہائے مابقی بلا وقت
دلچسپ کے ہے *

سمت ۱۸۰۲ء (۱۷۹۹ء) میں گج سنگھ گدی نشین ہوا اور اسکے کل عہد حکومت طول طویل چل و یک سالہ
بیچ جنگ ہائے سرحد کے ساتھ قوم بھی اور خان بہادر پور کے گزرے بھٹیوں سے اور نئے مقامات ذیل
راجپوت کیلا زیر ستارہ بنی پور موٹالی اور دیگر دیہات خود کم مشہورہ اور خان مکر کو سے اور نئے
سرحدی قلعہ انوپ گڑھ جو اسکے نہایت کارآمد اور ضروری تھا دوبارہ لیا *
بجانب مغرب مقام سرحدی انوپ گڑھ اور نئے بہت علاقہ برباد کر دیا اور چاہات بند کر دیئے تاکہ ماخت
اور پور تیرہ مسدود ہو *
گج سنگھ مشہور بوجہ کثرت اولاد کے تھا اور اسکے اکٹھے فرزند تھے مگر سوائے چھ فرزند کے اور سب غیر منکوحہ

سے تھے اور اسکے اصلی فرزند یہ تھے چہر سنگھ جسے صغریٰ میں وفات پائی۔ راج سنگھ جس کو والدہ سورت سنگھ
راجہ حال نے زہر دیا تھا سورمان سنگھ اور عجب سنگھ جو اپنے بہائی کے حال سے خوف زدہ ہو کر فرار ہو گئے
اور اب سب پور میں ہیں سورت سنگھ راجہ بیکانیر اور سام سنگھ جس کے پاس جاگیر بیکانیر میں ہے *
راج سنگھ سمت ۱۸۲۳ء (۱۸۱۰ء) میں اپنے والد کی گدی پر جانشین ہوا مگر صرف تیرہ روز اور نئے راج کیا
اس میں والدہ سورت سنگھ نے جو سپرنٹنڈنٹ گج سنگھ کا تھا اور سکونہر ویکار والا اس لائق فرزند ایسی والدہ
کے لئے جس کو گدی اس زبون حرکت سے دستیاب ہوتی تھی تجویز کی کہ اپنی حکومت ویسی ہی بدکرداری
سے قائم رکھے تاکہ کوئی شریک اور سکا دعویٰ باقی نہ رہے اور اس نیت سے اور نئے جو خلاف اور اسکے
اور گدی بیکانیر کے تھا اور سکونہر قتل یا جلائے وطنی سے دفع کیا *

۱۷ داؤد پور یعنی اولاد داؤد یہ نام اس علاقہ اور باشندگان کا ہے جو علاقہ بہادر پور میں اور یہ نام ان کو اور کے بانی مہارانی
بہادر پور سے جو داؤد خان نامی باشندہ سیستان تھا ملا ہے *

۱۸ پھر رانی ہمیشہ رئیس جلی کی تھی جو وارث بعید ہے پور کے میں دھور تیکہ کوئی وارث اصلی موجود نہ ہو *

راج سنگہ کے بعد دو فرزند اوسکے حی القائم تھے پرتاپ سنگہ اور جے سنگہ بعد وفات راج سنگہ کے کام
 کار پر داری کا جو ایک لفظ ان ملکوں میں بننے زشت مشہور تھا یعنی اوس سے مفہوم ہوتا تھا کہ بعد از ان
 خرابی اس سے پیدا ہوگی سورت سنگہ نے اپنے محول رکھا اور اٹھارہ مہینے تک ایسی احتیاط اور تواضع کے
 ساتھ اوس نے اپنا طریق رکھا اور عطایات کیں کہ رئیس اوسکی جانب ہو گئے آخر کار اوس نے اپنی تدابیر
 رئیسان مہاجن اور بہادران سے ظاہر کیا اور اونکو علاقہ اور دیگر شریک اپنا واسطے لینے گدی کے
 کر لیا تھا اور سنگہ وفادار نے جسکے خاندان میں چار پشت سے دیوانی چلی آتی تھی اس تدابیر سے آگہی حاصل کی
 اگرچہ ایسے وقت اوسکو آگہی ہوئی کہ اوسوقت وہ اوسکا کچھ دفعہ نہیں کر سکتا تھا اور جو ارادہ اوس نے اس
 بارہ میں کیا اوسکے عوض اوسکو سزا قید کی نصیب ہوئی اب کار پر داری نے اخیر تدبیر کی تیاری کی واسطے
 فوج بھرتا اور دیگر جوانب سے طلب کی اس غرض سے کہ اگر اوسکی گدی نشینی میں کوئی خلافت وزری
 کرے تو اوسکی سرکوبی بذریعہ اوس فوج کے کیجائے راجہ معصوم علیحدہ رکھا گیا تھا کار پر داری نے اپنے
 نام سے احکام طلبی رئیسان جاری کیے کہ وہ اگر دارالریاستہ میں جمع ہوں بجز اون دو دغا بازوں کے
 جبکا ذکر اوپر ہوا ہے اور سب رئیسوں نے انکار کیا مگر بجائے اسکے کہ سب متفق ہو کر اوسکے مقابلہ کو آمادہ
 ہوں وہ سستی سے اپنے اپنے مقام پر رہے یہاں اوس گدی نشینی والہ نے سب فوج جمع کر کے نوہر کے
 جانے کا ارادہ کیا اور وہاں پہنچ کر اوس نے رئیس لوگو کو ترغیب ملاقات کی دی اور جب وہ آیا تو اوسکو
 قلعہ نوہر میں رکھا اور پھر وہاں سے اجیت پورہ کو گیا اور اوسکو لوٹا اور بمقام سانکو جا کر اوسپر حملہ کیا دیرینہ
 نے اپنی حفاظت ولیرانہ کی اور جب لاچار ہو گیا تو خود کشی کر کے اوسکے ہاتھ سے نجات پائی مگر اوسکا وارث
 قید کیا گیا اور بارہ ہزار روپیہ بطور جربانہ رعایا سے سانکو سے لیا گیا بعد از ان اوس نے مقام چور پر جو ایک
 تجارت کا مقام تھا حملہ کیا اس مقام میں چہ مہینے تک اوسکا مقابلہ ہوا آخر کار مقید رئیس بوکر کو نے بامید
 اپنی رہائی کے عرض کی کہ وہ اوسکو قابض اوپر مقام مذکور کے کرادے گا اور اوس نے اپنی عرض پوری کی
 اور وہ لاکھ روپیہ قرار پایا کہ ساکنان مقام مذکور دین تو اون کا شہر غارت گری سے محفوظ رہے ۛ

بعد اس تعدی کے اور حاصل کرنے روپیہ کے سورت بیکانیر کو اس ارادہ سے واپس آیا کہ جو ایک
 اخباراتی رہ گیا ہے اوسکو بھی نفع کرے یعنی راجہ اوسکا براہ و زادہ اس امر میں اوسکو کچھ وقت نظر آئی کیونکہ
 اوسکی ہمیشہ نہایت نیک نیتی اور ہوشیاری سے ہر وقت اوس معصوم کی نگرانی کرتی تھی جب اوس نے دیکھا کہ

کوئی تدبیر اسکی بوجھ اسکی ہمیشہ مذکورہ کے پیش نہیں جاتی اور وہ بخوف و اندیشہ اس امر کو صریحاً عمل میں نہیں لاسکتا تھا لہذا اسنے راجہ نروار کو جسکو خود ہمیشہ روپیہ کی بھٹی طلب کیا کہ اسکی ہمیشہ کے ساتھ شادی کرے ہمیشہ مذکورہ نے عذر اپنی مہمری کا کیا مگر کچھ سود مند نہیں ہوا اور اسنے گونہ بڑا اسکی کہ راجہ نروار اس امر سے باز آئے بیان کیا کہ اسکی نسبت ساتھ رانا اسی واقعہ میوار کے ہو چکی ہے اگر اسکی جملہ شکوک رفع ہو گئے جب تین لاکھ روپیہ بطور جنیر کار پر دازنے وعدہ کیا کہ وہ اس مفلس اولاد راجہ تل کو جو مشہور راجہ تھا دے گا اسکی عزرات کی سماعت نہیں ہوئی اور بھجیوی اسکو یہ شادی منظور کرنی پڑی اور گوا اسنے بوجھ اسقدر اصرار اپنے بھائی کے دیکھا کہ کیا مطلب اسکا اسکی علیٰ کرنے سے ہے اور اسنے دلیرانہ اسکو کہا بھی کہ کیا اسکا ارادہ بد اسکی علیحدہ کرنے سے تھا مگر اسکی بھائی نے اقبال اس سے نہیں کیا بلکہ اسکی کئے سے قسیم اطمینان اسکا کیا کہ لڑکا محفوظ رہے گا مگر اسکی روٹا گویا آمد اس لڑکے کی مرگ کی تھی اور تھوڑے عرصہ کے بعد ایک روز اسکو مردہ پایا کہتے ہیں کہ خود کار پوز اپنے ماتہ سے اسکا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا جب اسکی کوشش بیچ ترغیب رئیس مہاجن کے واسطے کرنے اس کام کے بے سود ہوئی اور رئیس مذکور نے قتل اپنے راجہ کا منظور نہیں کیا *

اس طرح ایک سال کے عرصہ قلیل میں بعد وفات راجہ راج سنگھ کے گدی بیکانیر کی باعث گدی نشین ہونے قاتل راجہ کے بذمہ ہو گئی سمت ۱۸۵۷ء (سنہ ۱۲۷۵ھ) میں براوران کلان اس گدی چھیننے والے کے بیٹے ستران سنگھ اور عجب سنگھ جو مقام ہے پور پناہ گیر ہوئے تھے بھٹی کو گئے اور وہاں رعایا سے ناراض اور قوم بھٹی کو انہوں نے جمع کیا کہ ظالم کو خارج از گدی کریں مگر ظالم مذکور نے بعض رئیس کو اندیشہ اپنی سخت گیری کا اور بعض کو طمع روپیہ دیکر انکی شرکت سے باز رکھا اور خود بے تامل واسطے مقابلہ اپنے دشمنوں کے روانہ ہوا جنگ جو فیما بین ان کے مقام بگور ہوئی نہایت سخت اور خون ریز تھی میں نے ہزار صرف قوم بھٹی اس میں کام آئے اس فتح نمایان نے اور بھی استحکام سورت سنگھ کی گدی نشینی کا کیا اسنے ایک قلعہ میدان جنگ میں تعمیر کیا اور اسکا نام فتح گڑھ رکھا *

اس فتح شایان سے خوش ہو کر سورت سنگھ نے ارادہ کیا کہ اپنی حکومت کی اطاعت صدر اور فصل میں

سلہ قصہ تل و دینیتی جو اس ملک میں نام تل و من مشہور ہے کتب شکرت میں تصریح لکھا ہے تل کے نام مشہور قلعہ زور نامزد ہوا ہے اور

اس قلعہ کو اس راجہ سے چکی شادی رانی بیکانیر سے ہوئی ہے سینہ بیانے چین لیا تھا *

کرائے اور اس نیت سے اپنے وقت دہندہ مہوطن بیداوت پر حملہ آور ہوا اور اس کے علاقہ سے پچاس ہزار روپیہ تحصیل کیے مقام چور و جسے وعدہ مدد دی کا سرکشی مذکورہ بالا میں کیا تھا دوسری مرتبہ محصور ہوا اور اس سے روپیہ بطور جبرانہ لیا گیا اور سوائے ان کے دیگر مقامات پر بھی حملہ ہوئے قبل اسکے کہ وہ آکر شریک اسکے ہوں صرف ایک قلعہ خوب محفوظ رہا یعنی قلعہ چہلی متصل بہادران میان گدی نشین مذکور نے نہایت وقت اٹھائی اور چہ مہینے تک محاصرہ اسکا بے سود رکھ کر آخر کار اسکو چھوڑ کر واپس اپنی دارالریاستہ کو چلا گیا *

عرصہ قلیل کے بعد اوسنے ایک موقع کو غنیمت تصور کر کے بخوشی تیاری واسطے سترادہی زیادتی داؤد پوترون کے عمل میں لائے عرض یہ تھی کہ اگر اس جنگ میں آدمی بمقابلہ ایسے ہمایہ طاقت دار اور وقت دہندہ کے مصروف ہو جائینگے تو اوسکی نسبت خیال اوسکا نہ رہے گا موقع مذکور یہ تھا کہ کرانی رئیس تیوارہ والہ نے بمقابلہ اپنے مالک بہادر خان کے مدد چاہی چونکہ ایسے تنازعات سرحدی ان ایام امنیت عامہ میں بھی موقوف نہیں رہتے لہذا تفصیل افواج رئیس جنگل جو ایسے موقع پر اوسنے جمع کی تھی اور نیز ان کے طریق کا ہزار درج کرنا خالی از لطف خواندہ نہوگا یہ امر تھوڑے عرصہ پیشتر اوس فتحیابی کے واقع ہوا تھا جس نے وزن راٹھور کا باعث حملہ شجاعت آمیز اوس مالک جنگی بیکانیر کے جس نے قلعہ موج گڑھ ایک حملہ نصف شب میں لے لیا تھا زیادہ کر دیا تھا اس موقع پر شخص شجاع کوئی راٹھور تھا بلکہ ایک رئیس سہٹی ملازم بیکانیر بنام ہندو سنگ تھا جس نے اپنے نام کو زندہ جاوید اس جنگ میں اس طریق ذلیرانہ سے کیا یعنی اوسنے مدد زینہ سے دیوار پر جا کر محمد معروف کرانی حاکم کو اور اوسکی فوج قلعہ داری کو تنہا تنہا کیا اور حاکم مذکور کی زوجہ کو گرفتار کر کے بیکانیر لا با بعد ازاں پانچ ہزار روپیہ اور چار سو مہار شتر و دیگر وہ رہا ہوئی *

اوس اشتہاری نے جسے ایسے موقع پر پناہ بیکانیر نہیں لی تھی اوسی قوم کرانی کا تھا اوسکا نام خدا بخش تھا اور وہ رئیس تیوارہ کا تھا جو مقام جاگیر داران کلان داؤد پوترہ میں سے تھا مع اپنے جملہ ہمراہی کے جو تین سو سوار اور پانچ سو پیادہ تھے وہ صورت سنگہ سے حفاظت خواہ اپنا ہوا اور صورت سنگہ نے اوسکو بے وسایات اور سوروپیہ روز بطور مدد خرچ دیے یہ قوم کرانی نہایت طاقت دار رعایا سے بھراؤں تھان کی تھی اور اگر بھاول خان تیوارہ کو ضبط کر لیتا تو اوسکا نہایت نقصان جان و مال ہوتا اور رئیس تیوارہ نے راجہ راجپوت سے وعدہ کیا کہ وہ اس قدر کہ وہ اس کے ملک کو دریائے

سندہ تک وسعت دینا اس طمع میں آکر اس نے فوج کھیر طلب کی اور سپہران بیکار ہر طرف سے آکر
جمع ہوئے *

فوج توپ	پیادہ	سوار		
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	بوکر کو	ابھے سنگہ رئیس
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	پوگل	راورام سنگہ رئیس
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	رینر	تہی سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	ستی سر	کرن سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	جباروہ	انوپ سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	جیمین سر	کھیت سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	جنگلو	بینی سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	بٹ نوک	یہوم سنگہ
	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	کل جاگیر داری فوج	

لہ فوج	توپخانہ ماتحت موچی پر بار			
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	خاص پاگیاہ	فوج ملک غیر ملازم راجہ
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	کمپو گنگا سنگہ	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	کمپو درجن سنگہ	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	انوکھا سنگہ	فوج گلی
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	لاہوری سنگہ	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	بدھ سنگہ	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	سلطان خان	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	افغان	۱۰۰ نفر
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	احمد خان	
۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	۱۰۰ نفر	میزان کل	

سرواری اس گروہ آراستہ و پیراستہ کی سب سے بہتر و موثر توپسرو دیوان کو عطا ہوئی تاہم ۱۳ ماہ کی سمیت ۱۸۵۶

(فصل بہار شمع) وہ روانہ ہوا اور فوج جاگیر داری مقامات ذیل میں اوسکی شریک ہوتی گئی یعنی بھم
 کنا سر راجا سر کیلی رنیر اور انوپ گڈہ جہان مقام مرجع اخیر فوج قرار پایا تھا یہاں سے وہ براہ ٹھیو گڈہ
 موج گڈہ اور پھولرا کے روانہ ہوا اور یہ سب مقامات چند ہفتہ کے محاصرہ میں مفتوح ہوئے اور مقام
 پھولرا سے اوسنے سوا لاکھ روپیہ اور دیگر اشیائے بیش بہا اور نوضرب توپ حاصل کیں وہاں سے
 روانہ ہو کر بمقام خیر پور جو بفاصلہ تین میل دریا سے سندھ سے واقع ہے وارد ہوئے یہاں اوسکے شریک
 دیگر رئیسان سرکش ہوئے اور وہ براہ رست جانب دارالریاستہ بہاولپور روانہ ہوا اور مقام مذکور سے
 تھوڑے فاصلہ پر اس نیت سے خیمہ زن ہوا کہ تیاری حملہ کر کے آئندہ روانہ ہو یہاں کے توقف سے
 بہاول خان کو موقع ہاتہ آیا اور اوسنے اپنے رئیسان کلان کو ہمراہی راجپوت سے جدا کر دیا یہ حال
 دیکھ کر دیوان بیکانیر ایسے امر پر راضی ہو کر کہ اوسنے بھاو لپور پر طعنہ فوج کشی سے مارا ہے وہاں سے
 مع مال معزوتہ واپس چلا آیا وقت واپسی گدی نشین نے حقارت کے ساتھ اوس سے ملاقات کی اور
 مرتبہ اوسکا بوجہ جنگ نہ کرنے کے کم کر دیا *

بہٹی لوگ اپنی بے حرمتی شکست سابقہ سے پھر چونکے اور اوصحون نے دو برس بعد جنگ بیگور کے
 ارادہ حملہ کرنے اور بیکانیر کے کیا مگر اس مرتبہ بھی وہ بہ نقصان تمام خارج کیے گئے اور ایسی جنگ
 (شمع) تک جاری رہی جب راجہ سورت نے خان بہٹی پر یعنی اوسکی دارالریاستہ بھنیر کے حملہ کیا
 اور چھ مہینے کے محاصرہ کے بعد مقام مذکور حوالہ اوسکے ہو گیا اور ضابطہ خان کو مع اوسکی فوج قلعہ داری
 اور اسباب کے اجازت ہوئی کہ مقام راٹیا کو چلا جائے اس وقت سے مقام مذکور جاگیر خاندان راجہ
 بیکانیر میں آ گیا *

اجتماع فوج بمقابلہ جوہ پور باعث بربادی صورت شکہ ہوئی جنھوں نے تائید مقابلہ دعویٰ رکھ دی کی
 کری تھی اور اس میں گدی نشینی والہ نے چوبیس لاکھ روپیہ یعنی قریب پانچ سال کے آمدنی اس جنگی
 ملک کی صرف کی اس موقع پر وہ خود بسر واری فوج بمقابلہ جوہ پور گیا اور شریک محاصرہ ہوا اور بذلت
 اوسکو محاصرہ اٹھانا پڑا اور اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے اس سبب سے گدی نشینی والا بیمار ہو گیا
 اور قریب ملک تھا جسے کہ رسوم موتا کی بھی شروع ہو گئی تھی مگر اوسنے پھر شفا پائی اور اوس کی رعایا کو

۱۔ اسکا قدیم نام بڑہ ہے اور ایک قدیم شہر جنگل کا ہے جیسے پورہ علاقہ جہا میں شہر قدیم ہے *

افسوس اور پنج پھر پیدا ہوا واسطے پر کرنے خزانہ خالی کے اوسکی زیادہ ستانی کی کچھ حد باقی نہیں رہی اور اس خیال سے کہ اوسکے گناہ سابقہ کا بدل برہمنان کو دینے اور خیرات کرنے سے ہوگا ہر وقت گروہ برہمنان باطع اوسکے گرد رہتے تھے اور اونکی فضول خرچی بصرف رعایا ہوتا تھا اوسکی برہمی برابر اوسکی طمع اور اندیشہ کے تھی رئیس بوکر کو کو اوسنے قتل کیا باوجودیکہ اوسنے خدات لالہ کی تہیز اور ناہر سنگہ سید موکہ والا اور گیان سنگہ اور گمان سنگہ گندیلی والا جو منجملہ جاگیر داران کلان ریاست تھے اوسی قسمت کو پہونچے مقام چورواب مرتبہ سوم محصور ہوا اور مع رئیس مقام مذکور اوس ظالم کو ماتہ آیا اس طریق خوفناک سے اور اوسکی ترقی توہمات سے اور کم توجہی امور ریاست سے ہر سال یہ ملک آبادی اور طول میں کم ہوتا جاتا تھا اور گویا اونکی یہ مظلومی کم تھی کئی سال سے اونکے ملک میں کبھی کوئی فصل بھی اچھی نہیں ہوئی (یہ حال ۱۸۳۰ عیسوی میں درج ہوا تھا) بیاعتنا فرمانی رئیسان شمالی کے اور متواتر تاخت قوم راٹھہ یعنی دزون بہٹی جو مویشی لیجاتے تھے اور اکثر تمام فصل کاٹ کر لیجاتے تھے جت کاشتکار قدیم ملک زمین کو دوامز باقی تھو یا تو فاقہ کشی کریں اور یا کسی اور ملک میں چلے جائیں اس سبب سے اکثر لوگوں نے پناہ بیج علاقہ سرحدی انگریزی کے مقامات لائسی اور ہریانہ کے لی اور وہاں اوسنے رعایت ملحوظ کی گئی جسے کہ انگریزی عملداری مقام سرسہ اراضی بہار خان بہٹی میں ہو گئی ہے بد نصیبی کاشتکاران شمالی علاقہ بکائیہ کی دو چند بوجہ غارتگری ایک گروہ کے جنگے پاس کچھ سرمایہ باقی نہیں رہا ہے ہو گئی ہے بعض علاقجات میں قوم جت متفق ہو کر مقابلہ اس غارت گری کے اپنا تحفظ کرتے ہیں ہر ایک موضع میں ایک مقام حفاظت بنا ہے برج خام تیار کیا گیا ہے جس پر ایک نگہبان اور نقارہ رکھا گیا ہے تاکہ ایسے موقع پر نقارہ بجا دے اور وہیہ بدیہہ اون غارت گروں کے آنے کی خبر جلد پہونچ جائے اور جب کوئی دشمن پیدا ہو تو سب جوتیار اور مسلح ہو کر اپنے مال و اسباب کی حفاظت میں مصروف ہوں اور یہ بد نصیب جت لوگ بھجوری قلبہ رانی کرنے میں بھی اپنی سپر اور سانگ لینے پر بھی اپنے ہمراہ رکھتے ہیں پس عرصہ قلیل میں یہ ملک ویسا ہی برباد اور ویران ہو جائے گا جیسا اوسوقت میں تھا جب قوم جو بہکا قبضہ میں تھا ۱۸۰۰ بعد تین سو تیس برس کے ایسی ایک تبدیلی حالات جت میں راجپوت گدی نشین بننے کی

۱۸۰۰ جب یہ طبع میں گئے تھے اوسوقت یہ خبر مشہور ہوئی کہ رئیس بکائیہ نے علاقہ جت اپنے راجہ کے سرکش ہو گئے ہیں اور اچانک سے دروغ ہوئے

کہ قوم جت جو ایک مرتبہ خوب آیا تو تھی اب ایسی تباہ ہو گئی عہد بیکانہ بانی بیکانہ سے عہد حکومت راجہ ظالم تھا کہ
 صرف گیارہ پشت گزری ہیں گوریاست تیرہ ہوئیں اس حساب سے اوسط عہد دولت ہر ایک کا تیس سال
 اور پچیس سال دوسرے کا ہوتا ہے اس امر سے صاف ظاہر عام خوش نیتی اولاد بیکانہ کی پیدا ہے *
 قبل بیان کرنے حالات ملک کے ہمارے ذکر بیدار تھی کا یعنی علاقہ اولاد بیدار کا جواب ایک جزو
 بیکانہ کا ہو گیا ہے کرنا لازم آیا یا دہو گا کہ بیدار اور بیکانہ اول مندور سے بتلاش ملک جدید کے نکلا تھا اسکا
 اول قصدا پر ضلع گودوار کے تھا جو اس وقت میں متعلق ہرانہ کے تھا مگر اسکا مقابلہ وہاں ایسا سخت
 ہوا تھا کہ وہ وہاں سے بجانب شمال روانہ ہوا اور ملازمی رئیس کھل کی اوسنے بخشی اختیار کی یہ قدیم قوم
 موہل کی بعضے کہتے ہیں کہ ایک فرع قوم جادو کی ہے مگر بعضے اسکا ملک علیحدہ قوم منجمہ چھتیں اقوام
 خاندان راج سے تصور کرتے ہیں مگر اسکی قدامت سے سب کو اعتراف ہے مقام قیام رئیس موہل کا
 چارنامے تھا اس مقام سے وہ بلبھٹھا کر حکمرانی اوپر ایک سو چالیس شہر میں کے کرتا تھا بیدار نے
 تصور کیا کہ فریب سے اپنا مطلب حاصل کرنا بہتر نسبت جنگ فاش کے ہے مگر بموجب قولہ راجہ چوٹو
 کہ غم ملک گیری میں فتح مبارکباد دیتی آتی ہے اوسنے ایک ایسی تدبیر قیام کی جس میں کچھ شبہ پیدا نہ
 اور جو ایسے امور کے حاصل کرنے میں اکثر کام میں آتی تھی یعنی وہ متوسط شادی رئیس راج میں سات
 رانی ماڑوڑ کے ہوا اور جو وہ رشتہ دار اور موہل دولہن کا تھا اس واسطے وہ شادی کے ہمارے ہونے کا شکوک
 ہونے کے اندر قلعہ موہل کے لے گیا جہاں سب رئیس واسطے شامل ہوئے شادی کے جمع تھے مگر بجائے
 اسکے کہ پالکی اور دیگر سواری زنانه میں سوارانی اور اسکی خدمت ہماری نکلیں ولیہ پسران جو دشمنیہ برآختہ بدست
 اور دغا بازی سے اونھوں نے اچھے اچھے آدمیوں کو جو موہل کے وہاں جمع تھے قتل کیا اور اس وقت
 تک قبضہ قلعہ کا رکھا جب تک یہ خبر مشہر ہوئی اور انکی کمک جو وہ پورے آگئی بالخصوص اس بددہی کے
 بیدار نے اپنے والد کو مقام لاہور میں اس کے بارہ دیہات کے دیے جواب تک شامل علاقہ جو وہ پورے
 تیج سنگھ پسر بیدار نے ایک دارالریاستہ جدید کی بنیاد لی اور اپنے والد کے نام سے اسکا نام بیدار سر رکھا مگر وہ
 بیدار کا نہایت مضبوط ملک بیکانہ میں ہے اور انکا راجہ صرف اپنی حکومت برائے نام اونپر رکھنے پر
 راضی ہے اور مطالبہ بھی اون سے جدا اعتدال کرتا ہے ورنہ دیگر اقوام سے مطالبہ اسکا بحد و نہایت ہے

مدکی گورنٹ انگریزی سے کی گئی مگر انگریزی نے مدنیہ دی یہ اگر صحیح ہے تو مناسب اور واجب ہی امر ہے *

یہ چوتھا علاقہ موہلا کا جو گردوارہ ریاستہ قدیم چا پر کے واقع ہے ایک وسیع سطح زمین ہے اوس میں بانی مومن
 برشگال میں باعث گردنوح کے ٹیلوں کے جمع ہو جاتا ہے زمین یہاں کی اچھی ہے اور گندم بکثرت پیدا
 ہوتا ہے یہ زمین زرخیز درمیان ریگستان کے پچیس میل فیض بارہ کوس طول میں ہوگی اور قریب چھ میل کے
 عرض میں ہم یہ مقبولہ نہیں کر سکتے کہ کل ضلع بیداوت میں ایک سو چالیس دیہات اور آبادی جسکی
 چالیس یا پچاس ہزار نفری ہو جس میں کے ایک ٹلٹ رائٹور یعنی پسران بیدا ہوں اس سطح میں ہو یہ
 علاقہ بارہ جاگیر میں منقسم ہے اور منجملہ اونکے پانچ کلان جاگیر میں قدیم قابضان یعنی باشذے موہل
 یہاں میں سے زیادہ خاندان نہیں ہیں باقی سب جٹ کاشتکار اور اقوام تجارت پیشہ ہیں *
 ہم اگر پسران بیدا کو ایک گروہ نہلات گران سے نامزد کریں تو بعید از انصاف نہیں ہے مثل اولاد لیا
 اون کے ہاتھ ہر ایک پر اوستا ہے اور وہ ایسے طاقت دار ہیں کہ معاوضہ ثانی کا اندیشہ نہیں کرتے
 سابق وہ شریک باہم لارخانی کے جو ایک گروہ دزدان ہے ہوا کرتے تھے اور دست غارتگری
 اچھے آباد علاقہ پور میں دراز کرتے تھے اس عادت میں وہ شریک عادت اون قوموں کے ہیں جو
 جنگل میں سکتا رکھتے ہیں جو قدرت اونکو نہیں دیتی ہے اوسکو وہ اون شخصوں سے چھین لیتے ہیں
 جنکو قوت سے بکثرت وہ شے ملتی ہے مگر یہ فعل اون راجپوتوں کا جو اس ملک میں بکثرت آباد ہیں
 ہمسرا پر عدم موجودگی خوش انتظامی کے زیادہ تر کرتے ہیں یہ سبب اونکی ذاتی سختی کے اور
 جو کچھ فرق درمیان اپنے اور بیگانہ کے مال کے نہیں کرتے ہیں یعنی جو ہمایہ کا ہے اوسکو اپنا ہی
 تصور کرتے ہیں *

باب دوم

اصل حالات اور لیاقت ملک بیکانیر - سبب اوسکی بربادی کے - وسعت آبادی جٹ - ساریو
 برہمن چارن مالی نانئی چہر - تہاوار راجپوت سطح ملک - پیداوار غلہ و سبزی - آلات کاشتکاری -
 آب - چشمہ ہائے نکسار - حالات زمین پیداوار کانی - قسم زمین - پیداوار حیوانات - تجارت
 اور دستکاری میلہ - حکومت اور مالگداری - جوب و ہوان - انگا - سائر - پسائی بلہ -
 آمدنی غیر معین - فوج جاگیر داری - فوج خانگی *

اس علاقہ سے یورپ نے صاحبان انگریز بہت کم واقف ہیں اور وہ اب تک اوسکو بالکل جنگل تصور

کرتے ہیں اور قابل ملاحظہ کے اور کو نہیں جانتے اور اسکے حالات حالی کچھ مشابہت اور سے نہیں کہتے
 جو قدیم زمانہ کے قول اور اسکا حال بیان کرتے ہیں اور اسکی بربادی سے جو تین سو سال میں جب سے
 راجپوتوں نے قوم جٹ کو خارج کر دیا ہے ہوئی ہے ظاہر ہے کہ یہ یقین کرنا کہ یہ میرا نہ ملک کہی رخیہ
 اور آباؤ تھما صحیح ہے بلکہ یہ بھی راست اور بے شبہ امر ہے کہ اس ملک کی لیاقت اب بھی ایسی ہے کہ
 مشہور ہے کہ ہر سال ریگ یہاں ترقی پاتی ہے کہ اوسمیں کہرت آبادی کی گنجائش ہے راجگان بیکانیر
 میدان جنگ میں اپنے رشتہ داران وں ہزار آدمی لیکر جایا کرتے تھے اور اگرچہ اونکو بادشاہ کی طرف سے
 بہت عطایات واسطے رکھنے اس فوج کے ہوتی تھیں تاہم بے شبہ اونکے اپنے ملک کی لیاقت ایسی تھی
 کہ اسکی آمدنی سے وہ اسقدر فوج خود رکھ سکتے تھے سوائے سختی حاکمان کے اور سبب بھی ایسے ہیں
 جنکے باعث یہ ملک اس حالت خراب کو پہنچا ہے درحالیکہ اوپر ہمیشہ وزدان غیر ملک کے آکر تاخت اور
 ماراچ کیا کریں اور اونکا اپنا راجہ مطالبہ سخت اور سے کرے جسکے معاوضہ میں اونکو منافع کا سا یہ بھی
 نصیب نہ ہو تو جائے تعجب ہے اگر سوائے تزل اور بد نصیبی کے اور کچھ پیدا ہو سچ تین سو سال کو نصف
 مواضع سے زیادہ جو بدل یا زبردستی اطاعت بیکانیر کی جو بانی ریاست تھا کیا کرتے تھے اب نیست اور
 نابود ہو گئے ہیں اول کانٹان بھی باقی نہیں ہے اور جو باقی ہیں وہ رفتہ رفتہ قریب اوس حالت کے
 پہنچ گئے ہیں کاروانہاں تجاران جو اس علاقہ سے گزر کرتے تھے اور محاصل راہداری وغیرہ سے خزانہ
 کو ترقی دیتے تھے اب بالکل باعث خطرات راہ و بد نظمی ملک موقوف ہو گئے اور قطعہ نظر نقصان
 ذاتی راجہ کے رعایا کا بھی نقصان سبب بربادی مقامات چور و دراج گڈہ ورنیا کے جو بطور منہ تھے
 اور جہان پیداوار ملک سندھ اور دیگر مقامات مغربی اور گنگا سے متصل کے شہروں کی آتی تھی ہوا ہے
 اور یہ حال صرف بیکانیر کا نہیں ہے بلکہ یہی حال جیسلمیر اور دیگر ریاست ہائے مشرقی کا ہے جنکی بد نظمی
 مثل بیکانیر کے بہت غارت گری کو پیدا کرتی ہے قوم مالدوت جیسلمیر کی اور لاخانی جے پور کی اسقدر
 مشہور ہیں جس قدر بید اوت بیکانیر کے ہیں اور ایسی ہی اقوام صحرائی کو سا اور راجہ رنج جنگل مغربی
 کے ہیں جنکی عادات اور طبیعت ایسی ہی خراب اور زبون ہیں جیسی عادات بید اوتی غرب کی ہیں
 وسعت آبادی زمین ٹیکہ خط کشی عرض اس ریاست کی مقام پوگل سے راج گڈہ تک
 ہے اور پچاس ہزار میل کے ہے اور طول اسکا شمالاً و جنوباً و میان بھٹیہ اور مہاجن کے

قریب ایک سو ساٹھ میل ہے کل رقبہ اسکا بائیس ہزار میل سے زیادہ نہیں ہو سکتا سابق اسمین دیہات
 سات سو شہر اور دیہات اور مواضع آباد تھے اب اونکے نصف کے قریب بالکل معدوم ہو گئے ہیں +
 تخمینہ تقریباً باشندگان اس ملک یگتہ ان کی بغیر کسی قاعدہ کے بیان کرنا قابل اطمینان نہ ہوگا
 علاقہ بجانب شمال و مغرب جیت پور کے سب بالکل غیر آباد ہے اور قریب اسی حالت میں علاقہ مقام مذکور سے
 تھنیر تک ہے اور بجانب شمال و مشرق آبادی کم ہے اور یہی خیال اسکا علاقہ کا کیا جاتا ہے جو وسط
 بیکانیر سے سرحد جیل تیر تک ہے اندرونی مقامات ان حدود کے یکساں حال میں ہیں اور شل شمالی علاقہ
 ماڑوار کے ہیں خانہ شماری بارہ شہر ہائے کلان سے اور ایک تخمینہ سے جو بڑے واقف باشندگان نے
 نسبت باقی ماندہ علاقہ کے دیا ہے ہم اس امر میں بصحت و اجہی تحریر کر سکتے ہیں +

شہر ہائے کلان	تعداد و خانہ
بیکانیر	۱۰۰۰۰۰
نوپر	۱۰۰۰۰۰
بہادران	۱۰۰۰۰۰
رینا	۱۰۰۰۰۰
چرو	۱۰۰۰۰۰
صاحبن	۱۰۰۰۰۰
جیت پور	۱۰۰۰۰۰
بیداسر	۱۰۰۰۰۰
رتن گڈہ	۱۰۰۰۰۰
وس موکہ	۱۰۰۰۰۰
سنتال	۱۰۰۰۰۰
راجگڑھ	۱۰۰۰۰۰

میزان

میزان

یک صد دیہات جن میں فی دیہہ ۱۰ گھر ہیں
 یک صد دیہات ۱۰۰ گھر

شہر ہائے کلان

دو صد دیہات

آٹھ سو موضع

ما-گھر ہین

ب-گھر

تعداد خانہ

ع-

سویع

مسک لاکھ ہین

کل تعداد خانہ

فرض کرو پنج نفری فی گھر تو کل نفری پنج لاکھ اوتالیس ہزار دو سو پچاس نفری ہوئی اور اس کل کی اوسط پچیس نفری فی میل ملے ہوئی یہ کچھ زیادہ یا مبالغہ کی تعداد نہیں ہے اور آبادی اس جنگلی علاقہ کی جو بہت بیکانیر کے ہے برابر آبادی ہائے لنڈ متعلق سکوت لنڈ کے ہے *

منجملہ اس آبادی کے پوری مین رینج یہ جت اصلی باشندے ملک کے ہین اور باقی اونکے فتح کرنیوالے یعنی اولاد بیکانیر اور سار سوت برہمن اور جرن اور بہاٹ اور تھوڑے سے اقوام رزیل ہین جنگی تعداد نفری دہم حصہ راجپوت کی بھی نہیں ہین *

جت - جت لوگ سب سے زیادہ متمول اور تعداد نفری مین ہین اور اکثر اون مین کے ہومیا مالک زمین اولاد اونکی قدیم رئیسوں کی مالدار ہین مگر اونکی دولت اونکے کسی کام کی نہیں اور محفوظ رہنے کو طمع حاکم سے وہ مفلسی اپنی ظاہر کرتے ہین صرف شادی بیاہ مین اونکے پارچہ مفلسی اونکے جدا ہوتے ہین ایسے موقع پر وہ اپنے اندوختہ کو ظاہر کرتے ہین اور خوب فیاضی اور فضول خرچی کرتے ہین اور وہ راستہ کلان یعنی شارع عام اس غرض سے مسدود کرتے ہین کہ آدمی کثرت سے اون کے یہاں جمع ہوں اور جس قدر کثرت آدمیوں کی ہوتی ہے اوس قدر فیاضی اور بزرگی دعوت کرنے والے کی مشہور ہوتی ہے *

سار سوت - برہمن اس ملک مین بکثرت ہین وہ بیان کرتے ہین کہ قبل جت لوگوں کے وہ لوگ مالک ملک کے تھے یہ قوم بے شر اور جفاکش ہے اور بغیر کسی طرح کے توہمات گروہ برہمنان کے وہ گوشت کھاتے ہین حقہ پیتے ہین کاشت اراضی کرتے ہین اور تجارت کرتے ہین بلکہ وہ لوگ گاؤں فروشی بھی کرتے ہین گو وہ اولاد سنگی رکھ پس رہا کے ہین *

چرن - اس ملک مین ایک فرقہ گورو کے ہین مگر جنگ اور اقوام زیادہ تر قدر اشعار شجاعت مضمون کبیشہ کی نسبت مصلحت آمیز اور خانگی گفتگو برہمنان کی کرتے ہین فرقہ چرن سب ملک مین جاؤا

۲۲۶
 راجپوتوں کے ہین اور قابض زمین دراصل بذریعہ قدیم راگ کے ہین انکا احوال زیادہ تر تاریخ
 جیسلمیر میں لکھا جائے گا *

مالی اور زانی یعنی باغبان اور حجام۔ یہ اقوام بڑی کار آمد ہر ایک خاندان راجپوت میں ہین اور
 ہر موضع میں یہ لوگ موجود ہین اور اکثر کام نان پڑی کا کرتے ہین *

چوری اور تھادری۔ یہ قوم درحقیقت دزد ہین چوری لاکھی جنگل کے ہین اور تھادری میوار کے
 اکثر رئیس انہیں کے بھی تھوڑے سے آدمی نوکر رکھا کرتے ہین اور ان سے کار سخت اور جانبازی کا
 لیا کرتے ہین رئیس بہادران نے تمام اپنے راجپوت نکال کر چوری اور تھادری نوکر رکھے ہین
 چوری نہایت مشہور واسطے وفاداری اور ایمان داری کے ہین بروج اور دروازہ تمام ملک میں ان
 لوگوں کی حفاظت میں ہین یہ ایک عجیب قسم کا رسوم پاتے ہین جس سے بختبرین وجہ ثابت ہوتا ہے
 کہ یہ لوگ اصلی اور قدیم باشندے ملک کے ہین یعنی ہر ایک مردہ رعایا پر جب رسوم موتا ادا ہو جا
 یں ان کو چار فلوس ملتے ہین *

راجپوت۔ راجپوتوں کی لیاقت شجاعت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور ان کی شہرت
 ایسی ہی بلند آوازہ ہے جیسی کسی اور قوم ہند کی اور جبکہ ان کے بھائی ماروار اور امبر اور میوار کے
 سالہا سال بیاعث طمع مرٹھا اور ٹھانوں کے تکلیف اٹھاتے تھے ان کے بعد مسافت اور صہب گزرا
 ہونے ملک کے باعث ان کے تحفظ کا ان تکالیف سے ہوا تھا اگرچہ درحقیقت ان کو اپنے ملک
 میں اپنے حاکموں کے ظلم سے کافی تکالیف عائد ہوتی تھیں اور راجپوتوں کے توہمات مذہبی
 بہت کم بہ نسبت اپنے مہقوم مشرقی کے رکھتے ہین وہ کمانا بغیر دریافت کرنے اس امر کے کہ کس نیت
 کیا ہے کھا لیتے ہین اور شراب یا پانی بھی پی لیتے ہین اور دریافت نہیں کرتے کہ پیالہ یا ظرف
 کسا ہے یہ نہایت اچھو سپاہی تمام دنیا میں ہوں اگر قواعد سیکھیں کیونکہ یہ شجاع اور سخت ہین اور
 تھوڑے میں راضی ہو جاتے ہین اور صابر بھی ہین اگرچہ انھوں نے بعض صفت اس ملک میں
 آنے سے اختیار کی ہین جو بغیر دوسری پشت کے رافع نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً کثرت استعمال افیون
 اور حقہ میں نشہ اشیا نوش کرنا ان دونوں چیزوں میں اولاد بیک باقی چھتیس راج کالی سے گوسے سہقت
 لگتے ہین پیالہ کو ہر ایک راجپوت نہایت عزیز رکھتا ہے اگر عیسر ہو اور یہ مثل افیون کے صلاح عام اس

ستی کا ہے جو جوش دلی کے فقدان سے پیدا ہوتی ہے اور جوش طبیعت ان لوگوں میں آب و ہوا کے سبب نہایت کم بہ نسبت اونکے دیگر موطن جناب اور لوگوں کے ہے *

سطح ملک — تمام یہ ریاست باستاندار بعض مقامات کے جو کہیں کہیں واقع ہیں کم و بیش رگستان ہے حد شرقی سے غربی تک عرض میں ایک سطح میدان ریگ کا ہے گوٹیلہ ریگ کے وسط ملک میں واقع ہیں اور یہ ٹیلہ بجانب جیلیر چلے گئے ہیں اور اونکی فروع ہر جانب نکل گئی ہیں اور رہت رہت اسکا بیان یہ ہو سکتا ہے کہ یہ زرخیرہ اوس علاقہ سے شروع ہوتا ہے جو دریائے سندھ کے شرقی کنارہ پر واقع ہے اور اگر ختم وسط ریاست بیکانیر میں ہوتا ہے بجانب شمال و مشرق راج گڑھ سے نوہر اور اوت تک زمین اچھی ہے سیاہ رنگ کی ہے اور کچھ ریگ آمیز ہے اور پانی بھی واسطے آبیاری کے نزدیک سطح زمین کے ہے یہاں گندم نخود بلکہ بنج بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اسی قسم کی زمین بھنیر سے دریائے گارہ تک ہے کل علاقہ موہل کا زریر قطعہ ہے اور ٹیلہ اوسکے شمالی سرحد پر ختم ہوتے ہیں اور جب موسم برشکال میں یہ زمین غرق آب ہو جاتی ہے تو گندم بکثرت پیدا ہوتا ہے *

مگر قطعہ نظر ان مقامات سے جو تھوڑے اور فاصلہ پر وسط میں ہیں ہم کل اس جنگل کو ایسا ویران نہیں کہہ سکتے جہاں درخت یا سبزی نہیں ہوتی کیونکہ گو کم قوتی زمین مانع پیدائش غلہ نفیسہ کی ہے مگر خدا تعالیٰ نے اوسکو اور نعم البدل اسکا دیا ہے اور وہ ایسا ہے کہ اور اچھے ملکوں میں ویسا بہتر اور خوشتر پیدا نہیں ہوتا یعنی باجرا اس جنگل کا بہت بہتر ملک مالوہ سے ہوتا ہے اور باشندے یہاں کے ایسے شفت اس سے ہیں کہ جب اونکو اچھے کھانے میواریا امیر کے ملتے ہیں تاہم وہ اپنے باجرے کی بہاتی کو یاد کرتے ہیں اور کچھ اسوجہ سے نہیں کہ اونکو پاسداری اپنے وطن کی ہے بلکہ اوسکی خوش فزگی کے باعث اوسکو پسند کرتے ہیں اگر موسم اچھا ہو تو وہ لوگ دو سال کی خوراک کے برابر حاصل کر لیتے ہیں اس غلہ کو بہت پانی درکار نہیں ہے مگر اسقدر ہے کہ تھوڑا پانی جو وہ چاہتا ہے وہ وقت پر مل جائے *

سوائے باجرے کے ہم ذکر موٹھے اور تیل کا بھی کر سکتے ہیں موٹھے کہ آدمی اور مویشی کے کام آتی ہے اور تیل کا تیل کھانے اور جلانے کے کام آتا ہے گندم نخود اور جواون مقامات استثنیات میں پیدا ہوتے ہیں اور یہی اصلی پیداوار بیکانیر کی شمار کی جاتی ہیں *

پنبہ یعنی رومی اون مقامات میں پیدا ہوتی ہے جو لائق گندم کی پیداوار کے ہیں اسکا درخت سات برس

یا دس برس تک اس ملک میں رہتا ہے جب پنبہ نکال لیتے ہیں تو اسکی فروغ سب قطع کر ڈالتے ہیں صرف بیج اسکی باقی رکھتے ہیں اور ہر سال یہ درخت زیادہ قوت پکڑتا جاتا ہے اور اسقدر دراز اور

بلند ہوتا ہے کہ جان پنبہ زیادہ کاشت کیجاتی ہے وہاں بھی اوس بلندی کا نہیں ہوتا ۛ

قدرت نے دیگر اشیاء سے سبزی وغیرہ بھی واسطے انسان اور حیوان کے پیدا کی ہیں گوارا اور کچری اور لکڑی اور تربوز نہایت کلان بکثرت پیدا ہوتے ہیں تربوز نہایت عمدہ ہوتا ہے اور اسکے پارچہ کر کے اسکو خشک کر رکھتے ہیں تاکہ جس موسم میں سبزی نہیں ہوتی یا قحط سالی میں جبکا اونکو ہمیشہ خیال رہتا، اوسوقت اسکو استعمال میں لائیں اور یہ اشیاء سے تجارت میں سے ہے اور بہت تعریف اوس کی اون ملکوں میں بھی ہوتی ہے جان سبزی بکثرت پیدا ہوتی ہے خوش مزہ عرق اس خشک تربوز کا نہایت اچھی غذا ہوتی ہے اور سمجھنے بھی اسکو بہتر مثل انٹس کو ریوٹک جو سفر دریا میں کام آتا ہے تصو کر کے کئی سال گذرے کلکتہ واسطے امتحان کے بھیجا تھا میں نے نمونہ اسکے مور کر وٹ صاحب کے پاس بھی اسامع میں بھیجے تھے مگر کچھ نتیجہ معلوم نہوا دیکھو آرککل درباب رکھنے خوراک یعنی اشیاء خوردنی کے بیچ انڈن ریویو کے نمبر ۴ صفحہ ۱۱۵ کے ہمارے ہندوستان کے جازون کو کچھ وقت اس سے بکثرت حاصل کرنے میں نہوگی کیونکہ اسکی کاشت جسقدر چاہو ہو سکتی ہے اس میں دو فائدے تصویں ایک تو ہماری کشتی کے ملازمین کو اور نیز ساکنین جنگل مذا کو کلائی اس مقام کے تربوز کی نسبت تربوز مقامات اندرونی یعنی وسطی ہند اسقدر مبالغہ کے ساتھ مشہور ہے کہ مسافران جو یہیں گزر کرتے ہیں بلا مبالغہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نہایت کثرت سے ہوتے ہیں اور عرق ایک کا کافی واسطے نفع تشنگی ایک راس اسپ مع اس کے سوار کے ہوتا ہے ۛ

ان علاقہ جات ریگستانی میں جان اونکا توکل واسطے پانی کے صرف اوپر آسمان کے ہوا اور جان ہر سات برس کے بعد وہ خیال قحط کا کیا کرتے ہیں کوئی چیز جو نفع حاجات انسانی کرتی ہے ضائع نہیں کی جاتی تخم صحرائی انگور کے جنکو ہورت اور ہرو اور ہراو اور سیون کہتے ہیں جمع کرتے ہیں اور باجرے کے آرد میں آمیز کر کے غذا کرتے ہیں غریب اسکو زیادہ تر آمیز کر کے کھاتے ہیں اور سوائے اسکے وہ لوگ

ۛ مشہور صاحب اپنی کتاب بیش بہا میں جو انہوں نے درباب حالات جنوبی افریقہ کے لکھی ہے ذکر تربوز کا کرتے ہیں کہ خود را در بکثرت ہوتا ہے ۛ

۲۲۹
 بیر اور کھیر اور کھل بری جمع کر رکھتے ہیں اور کھجرا کے لنبے پھیل لیغے تمر جو تلخ اور سیلے ہوتے ہیں اونکو وہ لوگ خشک کر کے میدہ بناتے ہیں کوئی چیز جو خوردنی ہے ان علاقجات میں ضائع نہیں ہوتی *
 کوئی درخت اس ملک کی پیدائش کا نہیں ہے (درخت انبہ اور تر مندی گرد دار ال ریاستہ کے نصب کیے جاتے ہیں مگر خار دار درخت مثل ببول اور پیلو جو ہمیشہ سبز رہتا ہے اور حمال وغیرہ بہت ہیں جنکے ثمر کام میں آتے ہیں قوم بیداوت روپرا کو بھی درخت کہتے ہیں اور بعض وقت یہ درخت بیس فیٹ کی بلندی کو پہونچتا ہے اور ہر مقام میں اوسکو واسطے تعمیر کے کام کے لیجاتے ہیں اور ایسا ہی ایک درخت نیم ہے جو مشہور کل ہندوستان میں ہے مگر ان سب سے پھوک بڑے کام کا ہے اسکی شاخوں سے وہ رنگ اپنے چابات کے واسطے بناتے ہیں تاکہ رنگ اوسمیں بھر جائے *
 آکھہ جسکو ہندوستانی مدار کہتے ہیں یہاں بہت بلند اور مستحکم ہوتا ہے اوسکی چھال سے یہاں کے لوگ رسن بناتے ہیں اور وہ ہر کام میں آسکتی ہے اور اس رسن کو وہ لوگ زیادہ مضبوط اور پائیدار نسبت مونج کی رسی کے تصور کرتے ہیں اور مونج اراضی بیداوت میں کاشت ہوتی ہے *
 اونکے آلات کشا وزری بہت سادہ اور موافق اونکی اراضی کے ہیں ہل اونکا ایک جوڑے شتر کا یا نرگا وکا ہوتا ہے دوہرا لیغے جوڑی کی کبھی ضرورت ہوتی ہے مگر بان مالی لیغے بانغبان البتہ جوڑی کے ہل کو کام میں لاتے ہیں جب زمین کہیں سخت ہوتی ہے اور ہل ضرور جتا جاتا ہے اور دانہ یکہ یکہ ڈالتے ہیں اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر ہر ایک میں بارہ بارہ اور بیس بیس کلہ نکلتے ہیں اور ایک جاڑو سے جو ہماری کی بناتے ہیں کام سر اون کا لیتے ہیں غلہ نرگا وان سے اور موٹھ جو زیادہ تر باجرے سے بھی پیدا ہوتی ہے شتران سے روندتے ہیں *
 آب - یہ شے ضروری نہایت فاصلہ پر سطح زمین سے اس جنگل ہند میں واقع ہے اور اس امر میں اور کمی اور امور میں یہ جنگل مختلف جنگل کلان افریقہ سے ہے گو ایک ہی درجہ پر عرض زمین کے یہ دونوں واقع ہیں پانی بیس فیٹ پر جبکا حال کپتان لاؤن صاحب بیج حال مقام مود روک کے تحریر کرتے ہیں یہاں سماعت میں نہیں آتا ہے اور جس سردی کا ذکر وہ مقام زونٹا کا کرتے ہیں وہ سردی یہاں جنگل صحراے ہند میں ہر ایک پیداوار کو سوخت کر دے کپتان لاؤن صاحب بیان کرتے ہیں کہ تھرماسٹریم بیس درجہ عرض زمین پر درمیان دو درجہ زیر ولیم کے اور میجر وٹم صاحب ریکارڈ میں صاحب

کبھی اوسکو کم از چالیس درجہ فہرہیٹ نہیں دیکھتے اور ذکر برف کا کرتے ہیں مہنے یہ کبھی نہیں دیکھا
مگر ایک مرتبہ جب تہرما میٹر اٹھائیس درجہ پر تھا اور اس وقت ہماری مشک آب کے دہانے صرف
جم نہیں گئے تھے بلکہ مہنے سنا کہ ایک تالاب خرو جو ہوا سے محفوظ تھا اوسکے روبرو بھی پانی جم گیا تھا
جب تیس درجہ پر تھا تو باشندگان مارو کنارہ صحرا پر نہایت سردی کہتے تھے اور درخت آکھہ اور دیگر
درخت سوخت ہو گئے تھے اور پچیس درجہ شمالی لیٹے میوڈ میں جب تہرما میٹر اٹھائیس درجہ پر تھا
تو نقصان اور افسوس تمام علاقہ میں پھیل گیا تھا اولکا قول یہ تھا کہ فصل نخود وغیرہ کلیتہ سوخت
ہو گئی تھی گویا برق اوسکے خرمین پر پڑی تھی اور تابش آفتاب اوسکو پچاس درجہ یعنی اسی درجہ تک
بلند کرتی تھی جو یہ درجہ تبدیل ہوتا رہتا ہے لہذا کپتان لاون صاحب نے اسکو تحریر نہیں کیا ہے
مقام دیس نوکریہ متصل دارالریاستہ کے چاہات ووسو کیونٹ یعنی تین سو فیٹ عمیق میں
اور یہ شاذ و نادر ہے کہ پانی لائن سپنے انسان کے کم از کم ساٹہ فیٹ کے فاصلہ پر سطح زمین سے
مقامات تہل میں لگے گو چند مقامات مثل موہل وغیرہ اس سے نشٹنہ ہیں مگر کھارا پانی اس سے
نصف فاصلہ پر یعنی تیس فیٹ کے عمق میں لائن مویشی کے نکلتا ہے جملہ چاہات میں نگ شاخا
درخت پھوک کی ڈالی جاتی ہیں اور پانی بذریعہ سن کے کھینچا جاتا ہے *

سریانکسار۔ یہاں چند چشمہ نمک کے بھی ہیں جنکو کل علاقہ صحرا سے ہند میں سرکتے ہیں گو کوئی
اون میں کا ایسا فائدہ بخش نہیں جیسو ماروار کو ہیں منجملہ انکے کلان تر چشمہ شہر سر میں واقع ہے اس شہر
کا نام اس چشمہ کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہے یہ چشمہ قریب چہ میل دور ہے اور ایک چشمہ بمقام چاہر ہے
وہ قریب دو میل طویل ہے اور گو ہر ایک ان میں کا قریب چار فیٹ عمیق ہے یعنی قریب چار فیٹ
پانی اون میں رہتا ہے مگر یہ موسم گرما میں بالکل خشک ہو جاتے ہیں اور ایک چادر گندہ نمک کی
تہ پر رہ جاتی ہے ان دونوں چشموں کا نمک ایسا نہیں ہوتا جیسا چشمہ ہاسے واقع جنوب کا تہا ہے
لہ شہر ہاسے کلان میں قوم مالی پالی فروخت کرتے ہیں اونکا ذمہ یاٹیکہ اوسکا ہے اکثر گروہن میں تالاب ہاسے کلان بنے ہوئے ہیں اوسکو
وہ ٹانگا کہتے ہیں یہ تالاب بختہ چرنے کے بنتے ہیں اور ایک دروازہ اوسکے دہانے پر لگا رہتا ہے کبھی کبھی اوسکو کول دیتے ہیں تاکہ
ہواسے خارجی خارج ہو جائے ورنہ اوسکو مقفل رکھتے ہیں بعض ٹانگے کلان ایک ایک گروہ کے مشترک ہوتے ہیں اور مہنے شاہی
کڑا کا پانی آٹھ مہینے اور بارہ مہینے تک خواب نہیں ہوتا اور شیرین رہتا ہے *

سطح ملک - اس علاقے کی صورت تبدیل کرنے کے واسطے یہاں اسباب بہت کم ہیں اور اسی وجہ سے تعریف اسکی ظاہری یا باطنی خوبصورتی یا نیک سیرتی کے کرنے کا موقع بہت کم ہے مگر تعجب اس امر کا ہے کہ ہموکثر ایسے آدمی یہاں کے ملے ہیں جنکا حب وطن زیادہ مضبوط بنسبت خواہش دیکھنے مختلف عجائبات کے تھا جو اپنے وطن کے کمالات کا تذکرہ کرتے ہیں اور ایک پیالہ راہری کا یا پوری باجرے کی اونکو گوارا تر لذائذ دیگر حاکم لیا مقدار سے ہے ایسے آدمیوں کو ٹیلہ ریگ کے کوہ ہمالیہ مفید ترین اور یہاں کی جاڑیاں وہاں کے درخت باسے سبز اور کھان سے بہتر معلوم ہوتی ہیں بلکہ سبزی خود ایسی چشم کو جو خوگر دیکھنے ریگستان کی ہے ناپسند ہوگی اور جس سرزمین میں طوفان بادیاں گولے یا طغ نہ آتی ہوں اگر مثل طوفان کے غارت نہ کرتے ہوں اور اونکا سایہ زمین پر نہ پڑتا ہو ایسے ملک کو ایک متعصب چشم ناکارہ تصور کرتی ہے۔ اکثر ریگ کے ٹیلے مثل چھوٹے پہاڑوں کے جمع ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ جو اوپر کنارہ یا حدود ناگور کے سکونت رکھتے ہیں اگر اونکو خواہش دیکھنے زیادہ تر بلندی کی بنسبت اونکے کوہ ہمالیہ ریگ کے ہوتو وہ دور سے کوہستان اراولی کے نیچے کے پہاڑوں کو دیکھ لیں *

پیداوار کافی - پیداوار کافی اس ملک میں کم ہے اونکے یہاں کانہائے سنگ اکثر مقامات پر خصوصاً بمقام ہسیر اسکے جو بقا صلہ تیرہ کوس بجانب شمال و مشرق دارالریاستہ سے واقع ہے موجود ہیں مگر اسکی آمدنی بہت کم قریب دو ہزار روپیہ سالانہ کے ہے کانہائے مس یعنی تانبہ بھی بمقامات بیرم سر اور بیرم کے ہیں مگر کان اول الذکر یعنی بیرم سر میں تو زرمزدوری بھی حاصل نہیں ہوتا اور کان ثانی الذکر یعنی بیرم سر میں تیس سال سے کام جاری ہے لہذا اب وہ قریب الانقضاء ہے *

ایک قسم کی مٹی چکنی ایک فارمین سے متصل مقام کولاتہ کے بکثرت نکلتی ہے اور وہ بطور اشیائے تجارت کے اور ملکوں میں جاتی ہے سوائے اسکے پندرہ سو روپیہ سالانہ اسکا خزانہ میں جمع ہوتا ہے یہ مٹی واسطے صاف کرنے جسم اور بال کے کام میں آتی ہے اور عورت کچھی اپنی رنگت کے بہتر کرنے کے واسطے اوسکو کھاتی ہیں *

پیداوار حیوانات - مادہ گادان صحرائی نہایت قیمتی ہوتی ہیں اور نیز شتران خصوصاً وہ شتر جو واسطے تیز روی اور سواری کے آراستہ کیے جاتے ہیں اور اونکی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے ایک شتر سواری کی قیمت ایک ہزار روپیہ تک ہوتی ہے اور ایک سو روپیہ تو اوسط قیمت ہے اور وہ ہندوستان

سب جگہ سے بہتر ہوتے ہیں یہ شتر نہایت خوبصورت ہوتے ہیں اور ان کے سر میں خون اور منہایت اجڑا سے سر بہت ہوتی ہے بھیڑ بھی یہاں بہت پرورش کرتے ہیں اور ان کے واسطے گاہ اور برگشت کی بھی کچھ کمی نہیں ہے پہوک اور جو اس اور دیگر درختان خاردار جو یہاں کے پیداوار میں سے ہیں دیگر مقامات کے شتر ان کے بھی صرف میں آتے ہیں نیل گاہ اور ہرن ہر قسم کے یہاں بکثرت ہیں اور لومڑی صحرائی یہاں کی بہت خوبصورت اور چھوٹی ہوتی ہے شغال اور بچو کی بھی یہاں کمی نہیں ہے اور بیکانیر میں شیر بہر بھی ہوتا ہے *

تجارت اور دستکاری۔ ایک ملک میں مقام راج گڈہ کلان مقام منڈوی ہے اور اس مقام میں تہاران ہر شہر و دیار آ کر فروکش ہوتے ہیں پیداوار پنجاب اور کشمیر کی بھی سابق براہ ہانسی حصار یہاں آتی تھی اور پیداوار مقامات شرقی براہ دہلی و ریواڑی و دادری وغیرہ جس میں اسباب پارچہ ریشمی و باریک پارچہ سوتی و نیل و شکر و آہن و تھاکو وغیرہ ہوتا ہے اور براہ ہروٹی و مالوہ افیون آتی ہے اور سب ریاست ہائے راجپوت میں یہاں سے جاتی ہے اور مقام سندھ سے براہ جیلیر اور کاروانان ملتان اور شکار پور کے چوہارہ اور گڈم اور برنج اور لونگی ریشمی اور میو جات وغیرہ آتے ہیں اور پانی سے ممالک کنارہ دریائے شور کی چیزیں مثل مصالحہ ٹین اور نازیل و عاج وغیرہ آتی ہیں منجملہ ان سب اشیاء کے بہت سا اس ملک میں فروخت ہوتا ہے اور دیگر مقامات میں بھی یہاں سے جاتا ہے جن کا محصول بکثرت حاصل ہوتا ہے *

پشم۔ پشم یعنی اون بھیڑ صحرائی کی اصل شے و دستکاری اور تجارت کی اس ملک میں ہے اور اس کی ہر قسم کی پوشاک مردانہ اور زنانہ بنتی ہے اور سب امیر و غریب اس کو کام میں لاتے ہیں یہ اون سب قسم کی ہوتی ہے یعنی موٹی اور باریک اور لوئی یہاں کی تین روپیہ سے تیس روپیہ تک کی بنتی ہے تیس روپیہ کی لوئی بہت باریک ہوتی ہے اس میں پشم اور اون آمیز ہوتی ہے اور سپرد رنگے نہیں ہوتے اور اس کے کنارے بھورے یا سبز رنگ کے ہوتے ہیں اسی قسم کے دوپٹے عورات کے ہوتے ہیں عمامہ یعنی پگڑی بھی اس کی بنا کرتی ہیں اور اگرچہ چالیس فیٹ سے اکتھ فیٹ طول میں ہوتی ہے مگر ایسی باریک ہوتی ہے کہ وہ سر پر پڑی نہیں معلوم ہوتی *

بھیڑ اور بکری اور گاہ کے شیر سے روغن زرد پیدا کرتے ہیں اور تجارت اس کی بہت ہوتی ہے *

دستکاری آہن۔ بیکانیروالے لوہے کا کام خوب بناتے ہیں اور دارالریاستہ اور دیگر شہر ہائے گلان میں تلوار اور بندوق اور خنجر اور برچی وغیرہ تیار ہوتے ہیں قبضہ ہائے شمشیر کے جسمیں کام فولاد کا ہوتا ہے اور روغن دیا جاتا ہے بہت قدر ہے اور ہر ملک ہند میں جاتے ہیں بیکانیروالے کا علاج کے کاریگر بھی اچھے ہیں اگرچہ ایسی چیزیں تیار ہوتی ہیں جو عورات کے کام آویں مثل چڑری وغیرہ کے *
موٹا کپڑا سوتی بھی یہاں واسطے صرف اس ملک کے بہت کثرت سے بنتا ہے *

میلہ۔ میلہ حیوانات کے باہ کاتک اور پہاگن بقامات کو لاتہ اور گجنیر کے ہوتے ہیں اور گردنوں کے سودا گروہاں اکثر آتے ہیں ان میلون میں مویشی بہت آتی ہیں خصوصاً مویشی صحرائی مثل شتر و گاو اور اسپان ملتانی دلاکھی جیکل بھی جنکی نسل اب قریب معدوم ہو گئی ہے آتے ہیں اس میلہ کی بھی اب شہرت بالکل معدوم ہو گئی ہے بلکہ سب قسم کی تجارت اب موقوف ہو گئی *

محاصل سرکاری۔ ذاتی آمدنی راجہ کی کئی طرح سے آتی ہے اراضی خالصہ کے محصول درآمدیاسی اور محاصل کاشتکاری سے اور اس رقم سے جو ہندوستان میں خزانہ پورا کرتی ہے یعنی ڈنڈگران سب قسم کی آمدنی ہونے پر بھی ملکی آمدنی اس صحرائی راجہ کی کبھی پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہیں ہوتی اراضی جاگیر داری اس ریاست میں بہ نسبت دیگر ریاست ہائے راجپوتانہ کے از روئے بندوبست اصلی قدیمی کے کثرت سے ہے اور بیداوت اور کندوت کی قومیں جنکی آمدنی مشترکہ بیکاسے زیادہ ہے راجہ کو اپنے علاقہ میں اراضی خالصہ قائم کرنے نہیں دیتے اور اسکی بزرگی کی منظوری میں

کچھ جزوی روپیہ دیتے ہیں جن اضلاع میں اراضی خالصہ واقع ہے حسب تفصیل ذیل ہیں *

راج گڑہ رنی فوہر غریب رتن گڑہ رانیا اور چورو میں بھی اب ہو گئی ہے رقوم آمدنی یہ ہیں اول آمدنی اراضی خالصہ دوم دہوان سوم انکھ چارم محاصل شہر و راہداری پنجم پستی یعنی محصول ہل یعنی قلعہ ششم ملہ *

اول۔ آمدنی اراضی خالصہ سابق اس فرع محاصل سے دو لاکھ روپیہ آتا تھا مگر بیاحت توہمات مذہبی و فضول خرچی روز افزون کے راجہ نے قریب و وثلت مواضع بری کر دیے ہیں جبکا محصول سابق آتا تھا سابق سب ایسے دیہات دو سو تھے مگر اب اسی سے زیادہ نہیں رہے اور انکی آبادی ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ نہیں ہے صورت شکہ کے فراج میں تلون جلجی لکھ ہے اور اس کا انعام اکیسا

بغیر لحاظ خدمت اور خدمت کنندہ کے خواہ وہ قوم کا برہمن ہو خواہ ساربان ہو صرف اراضی خالصہ کی آمدنی کو وہ اپنی زندگی کا باعث تصور کرتا ہے اور اس کمی کے پورا کرنے کو وہ اپنی رعایا سے روپیہ بلا حیلہ طلب کر لیتا ہے *

دوم - دھوان یہ محصول الاو یعنی مقام آتش سوزی کا ہے گو لفظی معنی اسکے دھوان یعنی دود و دھان ہے سب لوگوں کو کھانا پر ضرور ہے اور کھانا پکانا لازم اور جو یہاں آتش دان یا دیوچہ ہاے شیشہ دار نہیں ہیں لہذا صورت سنگہ کے کارپردازان مال نے دھوئین کو ایک شے قرار دیکر اس پر محصول راہداری قبل اس کے مکان سے باہر نکلنے کے لگایا تھا اور اس کی صرف ایک روپیہ فی گھریا خاندان ہے اور یہ روپیہ بہت ہوتا اگر رئیسان ذی قوت اس سے انحراف ورزی نہ کرتے تاہم اس سے ایک لاکھ روپیہ حاصل ہوتا ہے شہر مہاجن جو رتن سنگہ ولد راجہ نوکرن کو اس صورت میں دیا گیا تھا جب اس نے اپنا استحقاق فرزند اکبری و گدی نشینی کا ترک کیا تھا مستثنیٰ اس محصول سے ہے اس محصول میں مثل دیگر محاصل کے کمی بیشی نہیں ہوتی ہے اگر نصف شہر خالی ہو جائے تاہم باقی ماندہ پر یہ کل محصول بچھاٹ کر دیا جاتا ہے یہ محصول دھوان صرف دوریاست ہاے مغربی میں مشہور ہے یعنی بیکانیر اور جیلیر میں *

سوم انگہ - یہ محصول فی نفری کا نہیں ہے بلکہ فی جسم کا ہے کیونکہ معنی انگہ کے جسم میں اور راجہ انوپ نے یہ محصول قائم کیا تھا اس محصول کو محصول جایدا کہنا واجب ہے کیونکہ اس میں چار پایہ اور دو پایہ ہر فرقہ اور عمر کے شامل ہیں اور تعداد اس کی موافق عمر اور فرقہ انسان کے اور فائدہ مندی چار پایہ کی قائم ہوتی ہے ہر ایک مرد بے زن ایک انگہ کا مستوجب ادا کرنے کا تصور کیا جاتا ہے یعنی چار آنہ اور ادا گاہ اور نرگا و اور گاہ ویش افضل پیدائش کی یعنی انسان کے برابر تصور کیے گئے تھے دس بکری یا ہشیر برابر ایک انگہ کے اور ایک شتر برابر چار انگہ کے یعنی ایک روپیہ محصول کے منظور ہوتا تھا اور راجہ گج سنگہ نے اسکو دو چنڈ کر دیا ہے یہ محصول جو نہایت تحقیقات کے ساتھ ملک میں ہوتا ہے اسکی نگرانی بھی بہت ہوتی اور گوجب سے یہ قائم ہوا ہے اور وقت سے اکثر تبدیلی اس میں واقع ہوئی مگر تاہم اس سے اب بھی دو لاکھ روپیہ سالانہ آتا ہے *

چارم سائر - یہ فرع بہت تبدیل ہوتی ہے یعنی اس میں کمی بیشی اکثر ہوتی ہے اور عہد صورت سنگہ سے اس میں بہت کمی واقع ہوئی ہے جو محصول سابق صرف دارالریاستہ سے آتا ہے اس سے بھی کم اب

کل ملک سے آتا ہے ایک مرتبہ اوسکا تخمینہ دو لاکھ کا ہوا تھا مگر اب ایک لاکھ سے کم ہے اور اس رقم کا نصف راجگڑھ سے جو اصل منڈوی کلان بیکانیر کی ہے آتا ہے صرف قوم راجگڑھ کا جنھوں نے راستہ پنجاب کا مسدود کر دیا ہے اور بے ایمانی اس ریاست کی مانع تجارتان کے آنے کی ہوئی ہے اور کاروان جو ملتان اور بھاول پور اور شکار پور سے آتے تھے وہ بیکانیر ہو کر بجانب ممالک مشرقی جاتے تھے اور انھوں نے بھی یہ راستہ قریب ترک کر دیا ہے اب صرف محصول غلہ پر معین ہے اور یہ چار روپیہ فی سو من غلہ کے ہے خواہ وہ یہاں فروخت ہو یا دوسری جگہ یہاں سے جاسے اور یہ بموجب اوسط فروخت اس ملک کے قریب دو روپیہ فی صدی کے ہو جاتا ہے *

پنجم پستی - یہ محصول پانچ روپیہ فی ہل پر ہے جو کاشتکاری میں کام میں آتا ہے یہ محصول راجہ راسے سنگھ کے بالعوض محصول غلہ کے جو قدیم سے چارم اصل پیداوار کا تھا قائم کیا تھا قوم جت اس سے بہت خوش تھی کہ بجائے محصول غلہ کے یہ مقرر ہوا اور انکو فرصت اہلکاران رشوت خوار سے ملی سابق اس سے دو لاکھ روپیہ آتا تھا مگر کاشتکاری کے کم ہونے سے یہ بھی مثل دیگر محاصل کے قریب نصف کے ہو گیا ہے تاہم سو لاکھ روپیہ اس سے آتا ہے *

ششم ملکہ - یہ نام اوس اصل محصول کا ہے جو قوم جت نے خود اپنے اوپر اوسوقت قائم کیا تھا جب انھوں نے تابعداری بیکانیر اور اوسکی اولاد کی واسطے دوام کے قبول کی تھی یہ محصول اراضی ہے دو روپیہ اور فی صدی بگیہ مزدور بیکانیر اب اس سے کم پیدا نہیں ہوتا پچاس ہزار بھی نہیں آتے اور یہ مشہور ہے کہ اب ایک تجویز ہوتی ہے جسکے سبب یہ موقوف کر دیا جائے گا یا موقوف ہو گیا ہے اگر یہ ایسا ہی ہے تو صورت سنگھ نے اپنی اس ایک وجہ آمدنی جائز کو ترک کیا اور یہی ایک جائز آمدنی اوسکی تھی *
تیسری

اول خالصہ ۵۰ لاکھ روپیہ

۱۰ لفظ مال ایسی زمین سے مراد ہے جس میں آب پاشی صرف قدرتی ہو یعنی بارانی *

۵۰	ضلع نوہر	سوم	آمنی	ایک لاکھ
۱۰	رنی	سوم	.	۱۰
۱۰	رینا	سوم	.	۱۰

دوم دھوان	ایک لاکھ
سوم انگہ	لکھان
چارم سائر	محمب
پنجم پستی	میک
ششم بلہ	م
	میک
	میزان

سوائے اسکے کہ کل روپیہ راجہ کو اس سالانہ محاصل سے حاصل ہوتا ہے دور قوم اور ہین جو بعض وقت خزانہ صورت شکہ کو پر کرتی ہین *

دہتولی - یہ محصول سہ سالہ پانچ روپیہ فی ہل کا ہے اسکو راجہ زور آور سنگہ نے قائم کیا تھا کل ملک ہین یہ محصول جاری ہے بہشتنا سے پچاس مواضع آسٹیا گاتی اور شتر مواضع بنی والی کے جنگو شرطیہ یہ محصول معاون ہوا ہے تاکہ وہ محافظت سرحد کی کریں اب اسکو اکثر رئیسان جاگیر دار نہیں دیتے اور کبھی لاکھ روپیہ تک اس سے آتا ہے *

ماورائے ان رقوم مصرعہ کے اور بھی کئی طریق زبردستی کے ہین جنہ طمع اور ضرورت راجہ حال کی رفع

جلوی	ایکم	محمب
		میک
		میک

کل آمدنی اراضی خالصہ

بعد انہین راج گڈہ اور چرو اور دیگر مقامات شامل ہو گئے ہین *

آمدنی زمانہ سابقہ

شہر نوکرن	اک
راج گڈہ	م
شیخ سر	م
دارالریاستہ بکاینر	م
از چرو و دیگر شہر	م
	میک

ہوتی ہے اور ایک گروہ ملازم غارتگران کے ہیں جو کاشتکاران اور تجاران سے اپنی بسر کرتے ہیں اس قسم کی تحصیل سے مشہور ہے کہ سورت سنگہ نے آمدنی مقررہ کو دو چاند کر دیا ہے *

ڈانڈ اور خوشحالی۔ گوان دونوں کے معنی مختلف ہیں کیونکہ ایک شے یعنی ڈانڈ سے مراد برہمستی لینا اور دوسری یعنی خوشحالی کے معنی بخوشی اور باستر ضالینا ہے مگر اس ملک میں دونوں کی تعبیر ایک ہی ہے اور اس ملک کو رعایا بدل دیا کرتے ہیں کہ ان کے راجہ کے گھر میں بجائے خوشی کے غم رہا کرے اور ان کی سپاہ کی بجائے فتح کے شکست ہو کر رہے تو بہتر ہے *

لفظ ڈانڈ ہم عصر انتظام ہند کے ہے یعنی جیسے انتظام ہندوستانی ہوا ہے اس وقت سے یہ بھی جاری ہے مسے چند کیشتر اسکو اس طرح بیان کرتا ہے اور موضع سوانحہ عمری سدہ راج انہل دارا جسے سات داد کو یعنی امور داؤ فریا کو موقوف کیا تھا اسکا حرف اولین (و) ہے لہذا ڈانڈ کو بھی منجملہ ان کے شمار کرتا ہے اور اسکو دہونی اور دہان کے سرپر رکھراون ساتون داد سے فوقیت دیتا ہے جو اس کے بزرگوں کی رسم قلم آئینہ نے رعایا پر عاید کی تھیں افسوس کہ اب سدہ راج واسطے انتظام راجپوتانہ کے موجود نہیں ہے اگرچہ وہ داد ہوتے جنکے ذریعہ سے صورت سنگہ اپنی آمدنی کی ترقی کرتا تو وہ اون سبکو قائم رکھتا تاکہ اس کے مفلس جت پر اور بھی زیا دتی ہو اور یہ جت اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو حرف (س) کو اپنے بیان سے خارج کر دیتے لیکن زرخیز تو رعایان اور تجاران اور رعایا جان لیا جاتا تھا گو وہ پورہ غریب کاشتکار بھی اپنی حصہ دیتی تھی اس ڈانڈ کی تحصیل کرنے کے واسطے جو وہ تحصیلدار یعنی ہرچر یا ضلع میں ایک تحصیلدار مقرر ہو اور انکو فہرست ہر ایک شخص کی مع تعداد روپیہ دیجاتی ہو اور یہ اخذ زر سقد سخت اور زیادہ تعداد کا ہو کہ رئیس گندیلے نو تحصیلدار اپنی ضلع کو دس ہزار روپیہ دنیا منظور کیا تھا اگر وہ پھر دس اور مطالبہ دو سال تک نہ کرے بلکہ ایک ہی سال اسکو دیگر مطالبہ اس قسم کو بری رکھو مگر اسکو منظور نہیں کیا اس پر رئیس مذکور نو تحصیلدار کو اپنی ضلع سے نکال دیا اور اپنی قلعہ کو دروازہ بند کر کے دلیرانہ اپنی مالک کی عدول حکمی اختیار کی *

اس راجہ کا ایک موقع تحصیل کرنے زرخوشحالی کا قابل بیان کے ہے یعنی جب وہ بہنیر کو فتح کر کے جسکے باعث یہ مشہور مقام اور قلعہ اسکی ریاست میں شامل ہو گیا تھا اور جس جنگ میں سب سکی جاگیر داری فوج بیکانیر شریک تھی آیا تو اس فتح سے خوش ہو کر اس نے حکم جاری کیا کہ اسکی ریاست میں دس روپیہ فی گھر واسطے ادائے خرچہ جنگ مذکور تحصیل کیا جائے اگر رعایا سے ظلم رسیدہ صورت سنگہ اسکی فتح کی خوشی اس طرح کریں تو اسکی شکست میں لگا کر نیگے اس کے نزدیک دونوں نقصان رسائی ہوگی

کیسان ہیں جب ہر ایک امر اختیار کیا جاتا ہے اور ہر ایک فریب عمل میں آتا ہے جس سے وہ انعکاس کو پہنچیں بدعت اور ظلم اوج ترقی پر ہے اور خود اپنا علاج پیدا کرے گا *

فوج جاگیر داری - تعداد فوج جو ریاست یا سے جاگیر داری دے سکتی ہیں منحصر اور پربلیاقت ذاتی راجہ کے ہے اگر صورت سنگہ ہر دل عزیز ہوتا اور ضرورت ملک میں جمع کرنا کمیر کا معنی فوج جاگیر داری اولاد بیک ہوتا تو وہ میدان جنگ میں دس ہزار راجپوت جمع کر سکتا تھا جنہیں کے بارہ سو اچھے سوار ہوتے سوائے فوج قوم غیر اور محلات کے مگر حال میں جو صورت ہے اور ہر ایک فرع گروہ راجپوت تنزل پر ہے تو اس سے نصف بھی جمع ہونے میں شبہ معلوم ہوتا ہے *

فوج محلات کی معنی جو محلات میں تعینات ہے ایک پلٹن پیاوگان قوم غیر ہے اور پانچ سو نفر تو سچا نہ مع پانچ ضرب توپ اور تین دسہ سواران جو قریب دو سو پچاس سوار کے ہونگے شمار میں ہے اور یہ سب زیر حکم اشخاص قوم غیر کے ہیں اور انکو کچھ تعلق فوج قلعہ داری دارالریاست سے نہیں ہے اور فوج قلعہ دار کا حاکم ایک راجپوت قوم پر ہار سے ہے اسکو پچیس دیہات واسطے تقسیم تمخواہ اپنی فوج کے دیئے گئے ہیں *
فہرست جاگیر داری بیکانیر

نام رئیس	قومیت	سکونت	مالگذاری	ملازم سپاہ		کیفیت
				پیادہ	سوار	
بیرجیال	بیکو	مہارن	ص	ص	مانفر	ایک سو چالیس مواضع اس جاگیر میں متعلق ہو وارش راجہ نوکر کو دیئے گئے اس سبب سے اسنے اپنی گدی کا استحقاق ترک کیا *
ابجے سنگہ	بنی روت	بوکر کو	ص	ص	مانفر	رئیس اعظم رئیس بیکانیر کا ہے *
انوپ سنگہ	بیکو	جانو	ص	امانفر	ص	
پیم سنگہ	ایضا	بائے	ص	امانفر	ص	
چین سنگہ	بنی روت	ساوہ	ص	انفر	سانفر	
ہمت سنگہ	راوت	راوت سر	ص	انفر	سانفر	

کیفیت	ملازم سپاہ		مالگذاری	سکونت	قومیت	نام رئیس
	سوار	پیادہ				
اس قوم کی ایک سو چالیس کوٹھی یعنی خاندان کے موجود ہیں	مار نفی	ام نفی	ص	چورو	بنی روت	شیونگہ
	ام نفی	ام نفی	ص	[بیداسر] [سادندوا]	بیداوت	[امیدنگہ] جیتنگہ
				[مین سر] [تیا ندیسر] [کوت چور]		[بہادرنگہ] سوج مل گماننگہ
	مار نفی	ام نفی	ص		مارنوت	اتی سنگہ
	مار نفی	مار نفی	ص		مارنوت	شیرنگہ
				[سید موکہ] [کری پورا] [جیت پورا] [بیادہ سر]		[دی سنگہ] امیدنگہ سورتاننگہ کرند بان
	مار نفی	ام نفی	ص		مارنوت	سورتاننگہ
	مار نفی	مار نفی	ص		پوار	پدم سنگہ
	مار نفی	مار نفی	ص		بیکو	کشن سنگہ
	مار نفی	مار نفی	ص		پوگل +	راوسنگہ
جاگیر پوگل کی بہی جلیلیہ سے لی گئی تھی + پوگل تپا	مار نفی	مار نفی	ص		ایضاً	سلطان سنگہ
	ام نفی	ام نفی	ص		ایضاً	لکیر سنگہ

کیفیت	ملازم پاء		مالگداری	سکونت	قومیت	نام رئیس
	سوار	پیادہ				
	لہ نقری	لہ نقری	اے	تاسر	بہمی	کرنی سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	چکرا	ایضاً	بہوم سنگہ
						چار یسٹا نل
						سرواران
						کھاری پٹاکلا
						ہنچ اول مقام
						منقبہ بیکابی
						ریاست کانتا
	لہ نقری	لہ نقری	اے	پنج نوک	بہمی	بہونے سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	گرہالا	ایضاً	ظالم سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	سورجرا	ایضاً	سروا سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	زندیسر	ایضاً	کایت سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	لکھو	کریم سوت	چند سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	بدیلا	روپاوت	ستے وان
	لہ نقری	لہ نقری	اے	جنگلو	بہمی	بہوم سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	جامن سر	ایضاً	کایت سے
	لہ نقری	لہ نقری	اے	ساروندا	سندیلا	ایشری سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	کودسو	بہمی	پدم سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے	نینیا	ایضاً	کلان سنگہ
	لہ نقری	لہ نقری	اے		میران کل	

ستائیں دیہات ماتحت اس خاندان کے جو وہ پورے
ہیں اور گیارہ برس یہاں سکونت پذیر ہوئے ہیں

ستائیں مواضع

اگر کبھی فوج جاگیر داری بیکانیر کی اس قدر تھی مگر اب فی الحقیقت نہایت وقت سے اگیاں بھی مشترک کیا جائے
تو اس کے چارم بھی جمع نہیں ہونگے *

فہرست انواع اقوام غیر

نام	پیادہ	سوار	توپ
سلطان خان	.	مالہ نفی	.
انوکھا سنگہ سکھ	.	مالہ نفی	.
بودہ سنگہ دیوارا	.	مالہ نفی	.
ٹیلین و درجن سنگہ	لما۔ نفی	بھمہ نفی	بھمہ فرب
ٹیلین گنگا سنگہ	السا نفی	حسب نفی	بے فرب
کل فوج اقوام غیر	السا نفی	سائوب نفی	ع فرب
محلات			لہ فرب
	السا نفی	سائوب نفی	لہ فرب

باب سوم

مقام بھٹنیر اسکی اصلیت اور وجہ تسمیہ بنام تاریخی شہرت تو مہجت بھٹنیر۔ اگر آباد ہونا بیرسی کا اوس کا
جانشین بھٹیرون۔ اختیار کرنا مذہب اسلام کا۔ راویلیج۔ حسین خان حسین محمود امام محمود بہادر خان
ضابطہ خان حاکم حال حالات ملک۔ تبدلات جو اسکی حیثیت ظاہری میں وقوع میں آئے۔ ویرانہ
مکانات قدیم۔ ان سے دریافت حال سلف پیدا ہے۔ عجائبات کافی و نباتاتی۔ فہرست شہر کے
قدیم۔ علامات حروف قدیم خاص قسم کے جنکے سراسر طرح مثال اس نشان ناخن کے (ب) ہوتے تھے
بج صحرائے بھٹنیر کے *

بھٹنیر جو اب ایک جزو بیکانیر کا ہے قدیم مقام سکونت ایک علیحدہ قوم جت کا تھا اور یہ لوگ ایسی قوت
رکھتے تھے کہ بعض اوقات انکی حرکت سے بادشاہ اونسے عوض لینے کو آمادہ ہوتا تھا اور بعض
وقت جب بادشاہ کو کوئی وقت عائد ہوتی تھی تو وہ اسکی مدد کرتے تھے۔ بیان یہ ہے کہ اوسکانام
کچھ تعلق بھٹی سے نہیں رکھتا جو آکر وہاں آباد ہوئے تھے مگر اصلیت اسکی ایک بہاٹ سے ہے جو

کسی راجہ کلان کا بہاٹ تھا اور یہ زمین اوسکو عطا ہوئی تھی اور اوسنے اپنے نام سے اسکو مشہور کیا اور اصلی نام اپنا اسواسطے نہیں رکھا کہ اوسکی خوشنیش اپنے خاندان کے نام مشہور کرنے سے تھی تاریخ جیلیمین درج ہے کہ نسبت اسکے نام کے ایک اور قصہ مشہور ہے جو بنیاد و مقام کا تہج اور بیر سا کو یاد دلاتا ہے مگر غالباً دونوں بیان نہیں ہیں اور تاریخ بھٹی ثبوت اسکا کرتی ہے اور بغیر شہبہ کے منظور بھی ہو سکتا ہے کہ قوم بھٹی جو آباد ہوئی اوسکے نام سے یہ مشہور ہو گیا گو اصل بنیاد اوسکی اس نام سے شمالی جزو اسکا بیچ قدیم نہرست مقامات ماروستانی میں بنام نیر مشہور ہے اور جب بعض خاندان بھٹی نے مذہب اسلامیہ اختیار کیا اونھوں نے اس نام سے الف دور کر کے صرف فتح قائم رکھا تاکہ اوسکے قدیم خاندان سے تمیز کیا جاسے یعنی بہاٹی سے بھٹی مشہور ہو مگر ہم شہادت اس امر کی ابھی بیچ حال اصلی خاندان کے بیان کرینگے کہ غالباً یا دو بہاٹی اصل میں یونے گروہ سے تھے جو وسط ایشیا سے آکر آباد ہوئے تھے اور جو راجہ جت سالپور کا تھا جسکا حال جلد اول کتاب ہدایین درج ہے مورث اسکا اول اقوام کا تھا *

یہ امر نہ تو اوس علاقہ سے معلوم ہوتا ہے جو متعلق مہنیر نے ہے اور نہ اوس سے جو بجانب شمال اوسکے تابدریا سے کارا واقع ہے کہ سابق بھی یہ علاقہ ایسا غیر آباد تھا جیسا اب ہے اور ہم ایک نہرست اون مقامات کی بیچ کرینگے جو قدیم شہر یہاں کے تھے اور جنگی علامات اب تک باقی ہیں جنسے شاید کچھ ثبوت یا عدم ثبوت اسکا ہوگا *

مقام مہنیر کی بہت شہرت تواریخ میں بوجہ اوسکے موقع آبادی کے حاصل کی ہے وہ آثار راہ میں وسط ایشیا کے حملہ آوران ہندوستان نے تھا غالب اسے یہ ہے کہ جن جٹ نے مقابلہ پیش و تدمی محمود غزنوی کا بیچ جنگ دیالی اور دریا سے سندھ کے کیا تھا وہ اوس وقت سے مدت پیشتر سے آکر اس صحرائین اور پنجاب میں آباد ہوئے تھے اور جو ہم دریافت کرتے ہیں کہ وہ ایک منجلہ جتیں راج کلی قدیم کہ ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اذکو قوت ملکی صد یا سال پیشتر آدا اوس فتح کرنے والہ سے حاصل تھی سنہ ۱۱۰۰ میں صرف بارہ سال بعد فتح شہاب الدین بیچ ہندوستان کے اوسکے جانشین قطب کو ضرورت فوج کشی کرنے کی بذات خود بمقابلہ قوم جت شمالی صحرائی کے اس عرض سے ہوئی تھی کہ وہ سلطنت ہند سے مقام کلان ہانسی چہن لین اور جب بد نصیب اور خائف اور بزدل شاہزاد

رضیہ وارث شاہ فیروز کو تخت سے خارج کیا تو اوسنے پناہ اس قوم جت میں حاصل کی جنھوں نے مع اپنے
 شہک بھائیوں کے جو بنام گنکر مشہور تھے اپنی سب فوج مجتمع کی اور اس شاہزادی کو اپنی سردار پیر قائم کر کے
 مثل ٹھوٹ قدیم روانہ واسطے مقابلہ اوسکے دشمن کے ہوئے گو اوسکی قسمت میں فتح اور عوض لیا گیا
 معاملہ کا نتیجہ اگر اوسنے مرگ بنام آوری سے ارادہ مسترد کرنے اور قاعدہ ہندوستان کے جسکی رو سے
 صرف ذکور تخت نشین ہو سکتے ہیں حاصل کی بعد ازاں ۱۷۹۳ء میں جب تیمور نے حملہ ہندوستان پر
 کیا تو اوسنے بھٹیئر پر بھی فوج کشی اسوجہ سے کی کہ اونہوں نے اوسکو ججنگ ملتان کے نہایت وق
 اور تنگ کیا تھا اور یہ فوج کشی اوسنے بذات خود کی اور فوج قضاقان کو جو جت کھلاتے تھے قتل کیا قصہ
 قوم بھٹی اور جت اسقدر مخلوط ہیں کہ ان میں تمیز کرنا ناممکن ہے اس حال کو اب اسی مقام پر چھوڑ کر
 کیونکہ اسکا حال تاریخ بھٹی میں تحریر ہوگا ہم تواریخ اوس گروہ کی اب شروع کرتے ہیں جسکی حکومت میں
 مقام بھٹیئر بعد فتح راسخوڑ کے رہا +

عرصہ قلیل کے بعد فتح تیمور کے ایک گروہ بھٹی مقامات ماروت اور پھولرا سے بسر کردگی بیر سے جو حاکم اوسکا
 تھا آئے اور حملہ کر کے بھٹیئر کو اوس مسلمان رئیس سے جو دہانکا تھا چھین لیا مگر یہ معلوم نہیں کہ یہ حاکم
 منجانب تیمور تھا یا ملازم شاہ دہلی گو غالباً تیمور کا معلوم ہوتا ہی اوسکا نام چیت خان تھا اس سے بھی
 معلوم ہوتا ہے کہ اونہوں نے قوم خجانی سے جسکا تیمور رئیس تھا یہ نام اوسکا رکھا تھا خان مذکور نے
 بھٹیئر کو قوم جت سے فتح کیا تھا اور بہت ملک سر کیے تھے اور بھٹی کے گروہ نے اپنا فائدہ اوسکے حملہ
 کرنے اور فتح کرنے میں نکالا سولہ پشت اسوقت سے گزری ہیں اس حساب سے بھی واقعہ مذکور عہد حملہ
 تیمور میں آتا ہے اس سے بھی ایک وجہ پاتی جاتی ہے کہ خان مذکور یعنی حاکم بھٹیئر کوئی اوس کے
 سرداروں میں سے تھا جسکو اوسنے اس غرض اس مقام پر جو بہت کار آمدیچ آمد شد ہند کے تھا چھوڑا
 کہ اگر وہ پھر ارادہ ہند کا یا تحریرات ساتھ ہند کے کرے تو یہ وسیلہ اچھا ہوگا +

مسمے بیر سے نے تائیس سال حکمرانی کی اوسکے بعد اوسکا فرزند بیرون جانشین اوسکا ہوا اسوقت میں
 پسران چیت خان نے شاہ دہلی سے مدد حاصل کر کے بھٹیئر پر حملہ کیا اور دو مرتبہ نقصان عظیم اٹھا کر
 پس پا ہوا مگر تیسری مرتبہ فتحیاب ہوا اس مرتبہ بھٹیئر کا محاصرہ ہوا اور سب بہت چار ہو گئے بیرون نے

۱۷۹۳ء میں شاہزادی کو اسکا پناہ دیا ہے +

نشان صلح کا ہلایا اور کہا کہ جو شرط ہوگی بشرطیکہ وہ متعلق اونکے محل کے ہوگی اور سکودہ منظور کر لیا دو شرط لفظ
کئی گئیں یا تو مذہب اسلامیہ قبول کرے اور یا بہ ثبوت اپنی وفاداری کے اپنی دختر شاہ دہلی کو دے بیرون
نے شرط اول منظور کی اور اس روز سے واسطے مشہور کرنے ان نو مسلموں کے نام کے اسکا نام بہاٹی سے
بہٹی ہو گیا چہ رئیس بعد بیرون کے تابہ عہد

راے دیچ ملقب بہ حیات خان گزرے تھے کہ اس حیات خان سے راے سنگہ بیکانیر والہ نے بہنیر
چھین لیا اور بعد ازاں سکونت آئندہ بھی مقام فتح آباد قرار پایا اسکے بعد
حسین خان نمیرہ حیات خان جانشین ہوا اور اس نے بہنیر کو بھیرا جہ سجاون سنگہ سے واپس لیا اور
عہد حسین محمود اور امام محمود تک قبضہ میں رہا بعد ازاں صورت سنگہ نے بہادر خان سے جو والد رئیس
برائے نام قوم بہٹی کا ہے چھین لیا *

ضابطہ خان جو رنیا میں رہتا ہے اسکے ماتحت قریب پچیس دیہات ہیں مقام رنیا کی بنیا وراہی سنگہ
بیکانیر والہ نے ڈالی تھی اور نام اسکا اپنی رانی کے نام پر رکھا تھا جکویہ علاقہ دیا گیا تھا یہ علاقہ اس نے
امام محمود سے لیا تھا بہٹی خان نے اب پیشہ وزوی کا اختیار کیا ہے اور اسکی آمدنی جو سابق تین لاکھ
روپیہ کی تھی اب بزور برچہ لیجاتی ہے یہ غارت گری اس نے درجہ غایت کو پہنچائی ہے اور عربیت
ہمیشہ اندیشناک درباب حفاظت اپنے مال کے رہتے ہیں نزدیکی سرحد انگریزی نے اونکی تاخت بجا
شرق کو موخوت کر دیا ہے لہذا وہ اپنے قدیم مقامات پر رجوع ہوئے ہیں اور کل شمالی علاقہ کو اپنا
شکار اونھوں نے کر رکھا ہے اسوجہ سے یہ مقام اکثر لوگوں سے چھوٹ گیا ہے جبکہ پاس مویشی بکثرت
رہتے تھے اور اونکی قیمت بھی زیادہ ہوتی تھی یہ بیان ہوتا ہے کہ شمالی سرحد بہنیر و دریاے گارہ تک اکثر
مقامات قابل الزراعة ہیں اور وہاں پانی بھی نزدیک سطح زمین کے ہے اور اکثر مقامات کلیتہً ریگ
پتھر سے خالی ہیں دریاے باکرا یا ساگرا جو خشک ہو گیا ہے اور جبکہ خشک ہوئے کو کئی صد سال

۱۷ سمیت ۱۸۰۰ (سنہ ۱۲۰۰) میں جہج طامس صاحب نے جو نامی گرامی صاحب تھے بالخصوص تین لاکھ روپیہ کے بھی کا قبضہ چند روزہ
بہنیر پر کرا دیا تھا مگر سال آئندہ پھر راٹھور نے اسے چھین لیا *

۱۸ یہ حال سنہ ۱۸۳۰ء میں لکھا گیا ہے اور ہمیں شاید اکثر غلط حال بھی ہونگے کیونکہ یہ مقام فاصلہ بعیدہ پر واقع ہے اور اسکے
صحیح حال دریافت کرنے میں بہت وقت ہی ہے *

گذرے ہیں ویرانی موجودہ اس علاقہ کی اس کے خشک ہونے کا باعث گردانا گیا ہے بوجہ اقوال قدیم کے یہ دریا سب جانب مغرب براہ پہولرا بہتا تھا اور مقام پہولرا میں اس کے نشان اب تک موجود ہیں اور نیچے مقام اوج کے دریا سے سندھ میں جا ملتا تھا وہ شعر سندی جس میں اسکا گم ہو جانے کا مقام خیر کے درجے سابق لکھا گیا ہے یہ واقعہ جی عہدرا و مہیر راجہ دھلت کے ہوا تھا اگر کوئی سیاح یورپ یا اس جنگل منہ میں سفر کرے اور کسی اولاد قدیم راجگان سودا کی تلاش مقام چور میں جو متصل امر کوٹ کے کرے تو اسکو اونکے کبیشرون سے اگر اون کے پاس یہ حال تحریری موجود ہوگا دریافت ہوگا کہ کس وقت میں یہ راجہ تھا اور کب یہ امر عظیم ہوا دے ملکی اور ریاست کی تواریخ میں ہے واقع ہوا تھا نشانات شہر ہائے کلان کے جواب ریگ میں غرق ہو گئے ہیں اس احوال کی صداقت کرتے ہیں اور اکثر ادین کے بہت قدیم معلوم ہوتے ہیں مثل رنگ محل واقع مغرب بٹنیر جکا ذکر سابق ہو چکا جسکے تہ خانی اب بھی قائم اور محفوظ ہیں ایک عمر باشندہ دہاندو سنو جو بجانب جنوب بٹنیر پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے میرے استفسار پر دوبارہ اس مقام کے جواب دیا کہ یہ تعلق ایک پوار راجہ سے رکھتا تھا جسکے زیر حکومت ایک مرتبہ یہ سب علاقہ تھا جب سکندر رومی نے اونپر حملہ کیا تھا ۛ

ایک سفیر یونانی حصار سے جو ہارمی مغربی سرحد ہے اس علاقہ جات میں اس اقوال کی صداقت کی تصدیق کرے کا جان تک یہ نشانات قدیم متعلق ہیں اگرچہ جواب نشانات محلات پر مرا اور جوہیا اور جت زمانہ قدیم کے اب معلوم ہوتے ہیں بقابلہ عرب ساکین کلبہ ہائے صحرائی کے صرف اسقدر ثابت کریں کہ یہ بنیاد بعض مقامات محصورہ لیکن ایسے ہی اقوال و بیاب مغربی جنگل بعیدہ کے ہی مشہور ہیں اور کہتے ہیں کہ ویسے ہی نشان و بان بھی موجود ہیں اور احوال و ہانکی دارا ریاستوں کا کل بتلاتے ہیں جواب بالکل نامعلوم ہیں بلحاظ اسکے کہ ایسے سفر میں تحفظ ہر طرح کارستے میں ہے اور سہولیت سفر بھی ہے ہم کوئی اور زیادہ دلچسپ کام بہ نسبت تحقیقات مقامات قدیم بیچ شمالی جنگل راجو تانہ کے تصور نہیں کرتے جہاں اکثر اقوال مشہور ہیں اور جہاں طریق حال باوجود کثرت اقوام کے حالات بکثرت واسطے یادداشت اور تواریخ کے موجود کرتے ہیں دہانکی پیداوار ملکی یا کبھی گرج پیداوار نباتات اور حیوانات بہت کم ہیں ہمارے نزدیک دراصل مختلف پیداوار مقامات گنگا کے کنارہ سے ہے اور زیادہ تر شاہت ساتھ پیداوار اصلی اور نقلی صحرا سے عظیم ملک فریقہ کے رکھتے ہیں

اقوام بھی دکھو ساو را جبر و صحرا سے وینگو نیا و سو دوا اور دیگر صحرائی اقوام کی نسبت خیالات بکثرت دل میں پیدا ہوتے ہیں اور ایک حکیم جب حالات عادات انسان سے باعث لطالت حالات مذکور تھک جاتا ہے تو وہ رجوع حیوانات ناطق اور عمدہ سے بجانب حیوانات مطلق مثل شیر بہ و خر صحرائی و غزال ہر قسم و بہیر وغیرہ کے کرتا ہے جو گھاس شاداب کھاتے ہیں اور چہ چہ مہفتہ پانی کے نزدیک نہیں جاتے سوائے اسکے اکثر سبزی اور چھوٹے درخت اور جھاری اور چشمہ ہا سے تک سار وغیرہ واسطے تحریز نکات اور مشاہدات کے مادہ بکثرت نچتے ہیں وہ اون میں کچھ لذت نہیں پائے گا اور لیاقت کا نشان بھی کم ہوگا جیسے جو پڑا یعنی مکان خن جی بنایا ہوا لکڑی اور شاخا سے درخت کا ہوا اور اندراو کے مٹی اور اوپر مٹی کے گھانس بچھی ہو تو یہ جھوٹے مکانات باشندگان افریقہ سے کچھ بہتر ہونگے +

ہم اس حال نام بیکانیر اور صحرائی کو ساتھ نام اون قدیم شہروں کے ختم کرتے ہیں جو اعانت ایسے مسافر متلاشی کی کرنیکے جو شمالی سرحد اس ملک پر سفر بنیت استفسار حالات قدیم کے کرے یعنی راتھور اور سجارا کانگر اور رنگ محل اور سو دل یا سورت گدہ اور بھوپال اور رانی بنگ اور کالی بنگ اور کلیان سر اور پھولا اور ماروت اور تلوار اور گلاوار اور بنی اور مانک کمر اور سور ساگر اور بہامٹی اور کوری والا اور کلہ پانی چند نام اس فہرست کے کلاں ہنوں مگر دیا ایک بھی انہیں کا اگر کچھ خبر ایام گذشتہ کی دے تو یہ فہرست بیکانیر تصور نہوگی +

مقامات پھولا اور ماروت اب بھی مشہور ہیں پھولا نہایت قدیم شہر ہے اور ایک نوکوٹ ماروکا میں تھا کیا جاتا ہے جو نوکوٹ اوائل عہد ریاست پرمرا میں جب کوپوار کہتے ہیں تھے ہماو اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ حروف خنکے سرے مثل ناخن کے ہوتے ہیں اور جو چین کے وقت کے حروف مروج تھے یہاں کہیں دستیاب ہوں کیونکہ ہم نے ایک مقام لو و داسی واقع جنگل کے پایا تھا اور یہ مقام سو سو برس سے ویران ہے مقام پھولا جاے سکونت لاکھا پھولانی کی ہے یہ نام اون لوگوں کو خوب معلوم ہے جو وقت قدیم احوال صحرائی سے ہیں یہ شخص ہم عصر شدہ اسے انہل دارا والہ کا اور ارباوت دہارا والہ کا تھا۔ فقط





جیلیمیر۔ وجہ تسمیہ نام جیلیمیر۔ راجپوتان جیلیمیر نام بھی مشہور ہوئے اور خاندان جادو سے ہیں۔ اولاد بہرت راجہ بہارت ورش یا اندوشتیہ حدود معینہ ہندوستان جو حال میں ہے۔ ہنود قدیم جواز قسم ان لوگوں کے تھے جو اکثر دریا میں رہتے تھے قدیم مقام جادو واقع ہند۔ پراگ متھرا و دوارکا۔ اول کی جنگ ہارے باہمی۔ ہری راجہ متھرا و دوارکا حاکم جادو۔ جاسجا قیام کرنا اوسکی اولاد کا۔ اوسکے بنیرگان ناب و کیرا۔ ناب کا دوارکا سے خارج ہونا اور راجہ مارو شہانی کا ہونا جسکو مارو یا مرو ایران قرار دیتی ہیں۔ — جہاریجا و جد بہان پسران کیرا۔ جہاریجا بانی خاندان سندھ ساما کا ہوا اور جد بہان راجہ ہیرا واقع پنجاب کا ہوا۔ پرتھی باہو کا بجائے ناب کی گدی نشین ملک مارو کا ہونا۔ اوسکا فرزند باہو۔ اوسکی اولاد راجہ گج کا بنیاد گجی یعنی غرنی کی ڈالنا۔ اوسپر حملہ کرنا بادشاہان سیریا اور خراسان کا اور انکا مغلوب ہو کر واپس جانا۔ راجہ گج کا حملہ اوپر کشمیر کے۔ اوسکی شادی۔ حملہ کرنا بارشانی بادشاہ خراسان کا۔ بادشاہ سیریا کے نام کی نسبت گمان انٹی اوس کا ہونا۔ پیشین گوئی نسبت از دست جانے غرنی کے۔ گج کا قتل ہونا۔ غرنی کا لینا۔ راجہ سالباہن کا پنجاب میں پہونچنا۔ بنیاد شہر سالباہن کی سمت ۷۲ میں ڈالنا فتح کرنا پنجاب کا۔ شادی کرنا ساتھ دختر جیپال تواریج راجہ دہلی کے۔ دوبارہ فتح کرنا غرنی کا۔ بجائے اوسکے بلند کا گدی نشین ہونا۔ اوسکی اولاد کثیر۔ انکی فتوحات خیالات نسبت قوم جادو

یوسف زلی کہ افغان نسل جادو سے ہیں نہ یہودی۔ بلند کا سالباہن ہیں رہنا۔ اپنے نبیرہ چکناہنی
 چیتا کو غزنی دنیا جو مسلمان ہو کر بادشاہ خراسان کا ہوا۔ اور نخل چیتا اور سکی نسل سے ہیں۔ وفات
 بلند کی۔ اور اسکے فرزند بھٹی کا اور سکی جگہ گدی نشین ہونا۔ اپنے موروثی نام جادو کو تبدیل کر کے بھٹی
 مشہور کرنا۔ اور اسکے بعد منگل راو کا گدی نشین ہونا۔ اور اسکے بھائی مسور راو اور فرزند ان کا عبور دریا
 گمارا کر کے قبضہ اور پر جنگل لاکھی کے کرنا۔ پسران منگل راو کا مرتبہ راجپوت سے گر جانا۔ اور انکی اولاد کا
 اہور دیا اور جت کھلانا۔ قوم تاک۔ وارا ریاستہ ٹیکسائل کا ظاہر ہونا۔ منگل راو کا صحرا سے ہند
 میں آنا۔ اور سکی قوم۔ اور سکا فرزند معظم راو۔ اور سکا شاوی ساتھ راجہ ماری امر کوٹ کے کرنا۔ اور سکا
 فرزند کیکر اتفاق کرنا ساتھ دیو راجہ لوروالہ کے۔ بنیاد تھانوتی کی ڈالنا۔ کیکر کا گدی نشین ہونا۔ تھانوتی
 پر حملہ کرنا قوم براہ کا۔ تھانوتی کا فتح ہونا سمت ۸۷ء میں صلح ساتھ براہ کے۔ خیالات +
 جیلین نام جدید اور حصہ ملک کا ہے جو بموجب جغرافیہ قدیم کے شامل مارو تھالی یا صحرا سے ہند کے
 تھا اس ملک کی قدیم فہرست میں اسکو میر کہتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ درمیان کوہ کے وسط صحرا سے
 ریگ میں ایک قطعہ زمین سرسبز اور شاداب ہے اور بوجہ اور سکی ظاہر حیثیت کے اور باعث اور اسکے
 ایسے موقع پر ہونے کے کہ جاے پناہ یا اخیر سرحد آزاد مذہب ہنوو کی ہے وہ دلچسپ بھی ہے اور
 گو وہ قابل لحاظ بوجہ اور سکی حیثیت زمین کے اور پیداوار کے ہے تاہم تواریخ ادس قوم کی جو اوسین
 آباد ہیں زیادہ مطالب دلچسپ و اسطے تخیلات کے پیدا کرتی ہے +
 یہ قوم جو بھٹی ہے ایک فرخ خاندان یا دو یا جادو سے ہے جنکی قوت تین ہزار سال کا عرصہ ہوتا ہے
 کہ درجہ اول کی حملہ ہند میں تھی اور جو راجہ آپ اس گوشہ بعید ہندوستان میں حکمرانی کرتا ہے
 و عوی اپنی نسل کا اون راجگان جادو سے کرتا ہے جو زمانہ سلف میں دریا سے جمن سے حد دنیا تک
 زیر حکم اپنے رکھتے تھے +

یہ توقع رکھنی خلاف قاعدہ ہے کہ تواریخ ایسے لوگوں کی سی جنکی قسمت ہمیشہ متزلزل رہی ہے ایک
 سلسلہ بلا شکست تسلسل شہادت تحریری کا بتائید اس نسل قدیم کے دریافت ہو کر انھوں نے کچھ
 پیوند اس سلسلہ کے قائم رکھے ہیں جنسے اصل رشتہ شادی کا ظاہر ہوتا ہے تواریخ جادو بھٹی میں تلاش
 لے جگت کشد یعنی وہ قطعہ زمین آندھ سے ددرا کا جو قطعہ اخیر جادو کا تاج اور انکی قوت زالی ہوگی تھی +

کرنے سے دو امر متواتر پیدا ہوتے ہیں ایک سے یہ خیال میں آتا ہے کہ اصل بھٹی کی شہک ہے اور دوسرے سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہندو ہیں یہ فرق اسطرح رفع ہو سکتا ہے کہ انکو دونوں خاندان قدیم مذکورہ بالا میں شریک تصور کیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ جو زمانہ قدیم میں ایک حد فاصل درمیان ستیا اور ہندوستان کے تصور کیجاتی تھی وہ خیالی تھی یعنی دراصل نہ تھی اور یہ منظور کیا جائے کہ جو گروہ باشندگان کیسپین سے کنارہ گنگ تک تھے وہ ایک خاندان کلان میں سے تھے انکی زبان ایک تھی اور مذہب ایک تھا اور وہ وہ سلطنت عظیم وسطی تھی جسکے وجود کی نسبت تکرار بلکہ انکار درمیان صاحبان علم درجہ اول کے تھی یعنی بھارت ورش ہندو اور سلطنت انڈو شہک راجہ بھرت ولد بودہ جو بزرگ قدیم جادو بھٹی کا تھا اور جواب ایک قطعہ صحرا سے پر محدود کی گئی ہے یہ خیال کرنا بے سود ہے کہ اول آبادی خاص ہندوستان کنی راج کلی سے تھی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اوس میں قبل خاندان سوچ یا انڈو کے خاص باشندے جسکی پیدائش ہند کی تھی رہتے تھے اگرچہ نسب نامہ سے جنہیں اصلیت ان خاندان ہا سے پست شدہ کی لینے کا بٹ و ہیل و میرو گوند

۱۱ مینو کا قول ہے کہ خاندان ہا سے ذیل چتر دیوں کے بوجہ ترک رسوم مذہبی اور نہ ملنے برہمنان کے رفتہ رفتہ چوتھے برہن لینے سود سے بھی بدتر ہو گئے یعنی پاڈیک اور س اور ڈور و دیو کیوچ اور یون اور ساک اور پار داس اور پہلاوا اور چنیا اور سرات اور در ۱۲ اور کہا سا دفعہ ۴۳ و ۴۴ باب دہم صفحہ ۳۲۶

یہ خیال کرنا عین غلطی ہے کہ یونانی بکیر یا کی ان یون کی اولاد سے ہیں جو اولاد یون پسر نجمن بیات فرزند سویمی ناہس گورو کے ہیں گوا و نہیں اس خاندان سے ہو سکتے ہیں اور ساک وہ ساسی ہیں جو وسط ایشیا میں سکونت رکھتے ہیں (ساکھاراجپوت) اور پہلاوا قدیم فارس کے لوگ یا گبر ہیں اور چنیا ساکنین چین اور کہا سا باشندگان کوہ برقتانی (کوہ) جس سے نام کو کہا سا (یعنی کوہستان کیسیا ٹو لومی کے) ہوا اور اپر موکر کاکیشس نام مشہور ہوا

۱۲ مشہور کیو دیر صاحب موجودگی ایسی سلطنت عظیم وسطی سے انکار کرتا ہے اور اپنی زبان میں ایک فقرہ سندی صرح کرتا ہے اگر یہ قول اوسکا صحیح ہے تو اولاد تو گرا کون متی (جنگا ذکر انیکمیل صاحب نے کیا ہے) جنوں نے فتح کر کے مدت تک مہر کو اپنے قبضہ میں رکھا تھا

۱۳ خاندان کاب بالفعل معدوم ہے یہ خاندان محمد کرشن جی میں تھے مشہور بنام وحشی باشندگان سااشر کے تھاج صحرائی ہیل نے جنے کرشن کو زخمی شدید کیا تھا اپنی عذر خواہی بابت اس حرکت بے ارادہ کی اور وہ تصور اسکا معاف ہوا تھا تو اسوقت سری کرشن نے

وغیرہ درج ہے ظاہر ہے کہ وہ سب ایک اصل سے تھے اور ان کے انتظام ملکی کی زبونی نے ان کی طبیعت پر بھی اثر پیدا کیا تھا مگر چونکہ کوئی دلیل ثبوت اسکی نہیں ہے لہذا ہم کو یہ حال اصلیت پر مشتمل مطابق خواہش برہمنان قدیم کے جو حالات قدما سے واقفیت رکھتے تھے تصور کرنا چاہیے ان امور کی تحقیقات حال میں وہ خیالات فاسد اور محدود وہ اون قدیم لوگوں کی قوت کے اور ان کی قوت کی تاثیرات یعنی حرکات کے سدراہ ہوتے ہیں یہ پایا جاتا ہے کہ جو توہمات سچ فتح کرنے اہل اسلام کے پیدا تھے یعنی مانعت عبور دریائے انک اور نیز سواری جہاز کی وہ ہمیشہ سے جاری تھی اگر علمی گی ان خیالات فاسدے اور صحیح امر کے دریافت کرنے میں نہوتی تو یہ ظاہر ہوتا کہ مانعت اولین یعنی عبور دریائے انک عرصہ قلیل سے جاری ہوا ہے بلکہ بخلاف اس مانعت کے قدیم زمانہ کے ہنود قوت جہازی یعنی دریائی زیادہ رکھتے تھے اور اس سے ظاہر ہے کہ ان کی آمد و رفت کنارہ افریقہ اور عرب اور فارس سے بلکہ جزیرہ آسٹریلیا سے یہ کہتا تھا کہ حرکت معاوضہ انصافی ہے کیونکہ پہلے جہم میں جب کرشن رام تھا تو اس نے اس کو قتل کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رام اس قوم کو فتح کر کے تعلیم انکی کی تھی جنہیں انکی قوم کاب کا بیان ہے کہ انہوں نے غاندان کرشن کو بعد وفات اس کے لڑا تھا +

۱۰ اسی وجہ سے نام مقامات واقع اتصال دریائے گیمیا اور دریائے سنیکل کے مثل تہہ کند و دیگر کند وغیرہ جکا ذکر ابھی ہو چکا ہے مشہور ہوئے ہیں +

۱۱ مشر مارٹین صاحب نے جب اول وہ تلاش علم ہنود کر لے تھے یہ دریافت کیا ہے جیسا سرٹولبیو جون صاحب نے دریافت کیا تھا کہ زبان ملیان میں جو اس کل جزیرہ میں جاری ہے اور مقام گڈا سکار سے ایسٹ جزیرہ تک جو فاصلہ دو سو دس گری نویمیل ڈکاسے آگے محاورات سنسکرت کے مخلوط ہیں اور یہ امر کئی صدی پیشتر اس سے واقع ہوا تھا یعنی محاورات سنسکرت کے سو سال پیشتر اس سے مخلوط ہوئے تھے جب وہ مذہب اسلام میں آئے تھے صاحب موصوف کی رائے یہ ہے کہ آمد و رفت باہمی انکی گجرات سے ہوتی تھی نقیض مذہبی ان جزائر کی مانند انکی اکثر محمول اوپر مہابھارت اور راماین کہ میں (دیکھو ایٹنی ایک سرچیز جلد چارم صفحہ ۲۲۶ چاہئے دوم)

بعد مشر مارٹین صاحب کے تحریر کرنے کے جو تلاش تعمیرات قدیم کی ان جزائر میں قبل فتح انگریزی کے ہوتی تھی وہ بھی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ انکی آبادی سورہ سے ہوتی ہے جکا بیان خدائی اور تواریخی انکی تعمیرات پر کندہ ہے اور انکی تحریرات میں بھی موجود ہے اور ہم کو ناامیدی نہیں ہے بلکہ امید ہے کہ اب بھی کچھ نشان اسکا دستیاب ہو کہ ہند اور مصر سابق میں شامل تھا اور ان میں ملک سیلون میں قدم اول تھا اور رام چندر کو خوب لکھی جاز رانی میں تھی اس میں تو شبہ نہیں ہے اور یہ علم انکا موروثی میں ثبت کا تھا یعنی ساگر راجہ سے انکو حاصل ہوا تھا اور میں مدت سے خیال کرتا ہوں کہ انکا نام اتھوپیا کا تھا جس مقام سے ازروے تحریر مورخان قدیم مہری لوگ کو

بہت تھی جس قدر واقفیت ہو جاوے اوس سے یہ خیال کرنا باعث خندیدگی ہے کہ ہندو ہمیشہ ان
 حدود میں محدود تھے جو اب ہندوستان کی قرار پائی ہیں پورانوں میں جو حال دنیا لکھا ہے گو وہ نادرست
 اور مثل باریکچہ مطلقان ہے اور بعض اقوال میں جو اس بارہ میں لکھے ہیں اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ آمد و رفت
 بکثرت درمیان ممالک دریا سے اوس سے دریا سے گنگ تک کی تھی اور نیز اونکے استعارات سے بھی
 پایا جاتا ہے کہ اون ممالک سے بہت علم اور ہندوستان میں آئے ہیں جنکو اب بنام رنوں ملک پچھتہ
 کرتے ہیں مینو مطابق پوران کے بیان کرتا ہے اور اوسکی تائید کرتا ہے اوس بیان سے بھی پیدہ ہے
 زمانہ قدیم میں ایک مذہب ساکا دیپ یعنی ملک ساسی سے کنارہ گنگ تک جاری تھا یہ خیالات ہنر
 قوم جادو کا جا کر آباد ہونا تیس سو سال یعنی تین ہزار سال میں ظاہر کرتے ہیں قبل اوس سے کہ ہم قصد
 اونکی نشانہ ہی کا اندر پرستہ اور سور پورا اور متھرا اور پرگ اور دوار کا اور جادو کا دانگ اور بہیرا اور
 اونکا انتظام ملکی اور بودیاش حاصل ہوا تھا اور باشندگان اتھوپیا اصل میں ہندو تھے اور کیویر صاحب یہ بھی بحوالہ سنسلس تحریر کرتے
 ہیں کہ عہد حکومت سنسوفس وہ وقت تھا جب اتھوپیا ہند کے لوگوں سے آباد ہوئے تھے (صفحہ ۸۰ ڈسکورس غیرہ)

۱۔ جو حال دنیا گنی پوران میں درج ہوا وہیں کل جان جو ہندو کو اوس وقت میں معلوم تھا سات دیپ یعنی اقلیم میں منقسم تھا
 ایک اول میں سے ساکا دیپ بھی تھا جسکی باشندے اولاد بیا سے تھی اور مشہور بنام ساکس ورتھی اولاد بیا یہ تھی جلد سوگما
 منی چک - کورم - اوتر - دریک - وروم - انہوں نے اپنے نام سے کھنڈ یعنی ٹکڑے ملک میں کیے (مثل سوگما کھنڈ)
 کوہ ہائے کلان میں یہ تھے جلدس ریوات سیاہ اندک انکی رم اور کیسری سات دریا کا کلان گنگا گدڑا ورنہ وغیرہ باشندے یہاں کے
 پرستش آفتاب کی کرتے ہیں *

یہ خبر جو حقیقت ہے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ ساکا دیپ یا سکا تہ قدیم ستیا کا نام ہے اور ساکس ورتھی بنو بنام ساکس یا ورتھا ہے وہ
 ساسی ہیں جو تاریخ مغربی میں مشہور اولاد پار تھیں کی ہیں جسکا اول راجہ اسکا تھا پرستش آفتاب سے مراد پرستش کنندہ مترا یا متر یعنی
 سورج ہند ہے اور اور ورنہ سے یاد رکھیں کی آتی ہے یعنی جیسکائیں اور جلد جو نام فرزند اول راجہ ساکا دیپ کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ
 دراصل جلدس ہے جسکا حال ابوالغازی مورخ تاتار نے درج کیا ہے اور اسکے معنی بھی وہی ہیں جو ہندو کہتے ہیں یعنی سلسلہ کوہستان
 پس اس امر میں مطابقت پوران اور تاریخ نامہ کی ہے *

ایک رئیس قوم برہمن کو گرد و شنو کا اوٹھالایا تھا اس طرح ساکا دیپ کے برہمن جنہو دیپ یعنی ہندوستان میں آئے (کو لبروک کا حال
 اقوام ہند اور الٹی ایک رنر جلد پنجم صفحہ ۳۵) اور مینو کہتا ہے کہ جب باشندگان اس ملک بعیدہ مغربی نے برہمنان کو اپنے ملک میں

غزنی واقع نوابستان سے کرین اور پرومان سے اونکا آباج ہند کے بمقام سالباہن یا ساپور واقع پنجاب اور تھوت اور دراول اور لودو واقع صحرا سے ہند اور آخر کار بیچ جنیلیر کے جسکی بنیاد سمت ۱۲۱۲ یا

۵۶ سالع میں ڈالی گئی تھی *

جو مہنے دوسری کتاب میں مفصل حال جادو کے خاندان کا درج کیا ہے پس جو شائق اس کے مطالعہ کے ہوں وہ اس کتاب کا ملاحظہ کرین اور ہم اب وہ بیان کرتے ہیں جو ملکوتی موجودہ سے من ابتداء سے وفات ہری کرشن حاکم جادو تا منتشر ہونے اس قوم کے ملک ہند سے دریافت ہوتا ہے صرف اس امر سے کہ وہ ہندوستان سے منتشر ہو گئے تھے وہ آمدورفت ثابت ہوتی ہے جسکے باعث بودہ اور جادو کے خاندان کے ہندوستان میں آنے کا حال (بیان) اوسنے ایلا سے جو ایک راجہ کی دھرم خاندان سورج بنس سے تھی شادی کی اور اوسکی اولاد اوس سے بکثرت ہوئی) فراموش نہیں ہوا تھا گو اوس اوتار سے ہری کے پیدا ہونے تک پچاس پشت گذری تھیں اب اوسکا حال اور اپنی تواریخ ہم شروع کرتے ہیں *

پریاگ (جسکو آکا آباد کہتے ہیں اور جو بمقام اشتال دریا سے جمن اور گنگا کے واقع ہے اور جو دارالریاست میگاستھنی کا ہے) مقام بودو و باش جادو کا تھا یہ لوگ قوم سے سوم نبی تھے اسکو بعد تھرا بنا کر وہ پروردروا زمانہ ہاسے دراز تک دارالحکومت رہی نام جادو کا جسکی چہنچن اقوام تھی دنیا میں مشہور ہو گیا تھا اور اسی خاندان سے ہری کرشن بانی دوار کا تھا (یہ قوم چہنچن کھی اور چہنچن کرور مشہور تھی اور چونکہ وہ کل ہندوستان کے حاکم تھے لہذا یہ شمار نفری اونکا قابل نامنظوری کے نہیں *

جنگ ہاسے عظیم باہمی جوان چہنچن اقوام جادو میں بمقام کورو چھتیر اور بعد ازاں بمقام دوار کا وقوع میں رہے نہیں دیا اسواسطے وہ طبعی کلمات کے یہ شہادت ہاسے قطعی دربارہ آمدورفت اور موافقت ہاسے باشندگان وسطی ایشیا یعنی تاتار وغیرہ اور ہند کے زمانہ ہاسے سلف کی ہیں *

۱۰ کتاب ایسی اور ہندو اور تہذیب ہر کیوں کے ترجمہ رائل ایشیائیک سوسائٹی جلد سوم *

۱۱ بھاگوت میں لکھا ہے کہ بودہ جو دانا اور اوتار تھا بہت کمند میں واسطے ریاضت کرنے کے آیا تھا یہاں اوسکی شادی کی اور اوس سے پروردروا بانی منہرا پیدا ہوا اسکے چہرہ عزیز ہوسے ایک ماونین کا آیتا جس سے سورج بنس ہندوستان میں جاری ہوا اب خیال کرو کہ یہ آیتا ایک پیغمبر تاتاریں ہی تھا اور زبان تاتاری میں نام چاند یعنی ماہ کا ہے اور یہ نام سی ایک پیغمبر کا ہے جو دونوں تاتار اور راجپوتوں میں قابل پرستش کے ہے اور یہ آفتاب سے پیدا ہے کہ اصل دونوں کی ایک ہی تھی پس خاندان جادو کو انڈوشک کہنا صحیح ہے (دیکھو شجرہ انساب جلد اول)

آئی تھیں اس شخص کو خوب معلوم ہن جسے تواریخ ہنود کا ملاحظہ کیا ہے اور اس کا حوالہ اوپر دوسری جگہ کے ہو سکتا ہے یہ واقعات از روے حساب معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے برہمچے کا آتے تھے بروقت منتشر ہونے ان اقوام میں اکثر ہندوستان کو ترک کر کے اور ملکوں میں چلے گئے منجملہ اول ہنودین کے دو فرزند کرشن کے بھی تھے اس حاکم اور اوتار جادو لوگوں کے آٹھ رانیان تھیں اور اولاد رانی اول اور ہمتی کی عجیب اتفاق سے اب سکونت اون مقامات میں رکھتے ہن جو خارج از ہنود مشہور ہن (چامپوتی نام رانی ہمتی کا تھا اسکے پسر کلان کا نام سامبا تھا اونے قبضہ اوس ملک کا پایا تھا جو ہر دو جانب دریا سے سندھ یعنی اٹک کے واقع ہے اس سے خاندان سندھ سامبا پیدا ہوا اور اس نسل کے چار بیجا قوم کے ہن غالب اسے یہ ہے کہ سامیس سامبا نگری والد (نیا گہ) جسے مقابلہ سکندر کا کیا تھا اولاد سامبا پسر کرشن سے تھا اور تاریخ چار بیجا اپنے نام کی اصلیت سے ناواقف تھی جو وہ کہتی تھی کہ اونکے بزرگ ملک شام یعنی سیریا سے آئے تھے *

مسماہ روکھی ان سب رانیوں میں بڑی تھی اور اس کا پسر کلان پردیو مہ تھا اسکی شادی ساتھ رانی بدریا ہوئی تھی اسکے دو فرزند تھے از روہ اور بھرا اس بھرا سے قوم بھٹی پیدا ہوئی بھرا کے دو فرزند تھے ایک ناہہ اور دوسرا کر *

جب جادو جنگ دوار کا میں برباد ہو گئے اور ہری بہشت نصیب ہوئے بھرا مترا سے اپنے والد کی ملاقات کو اٹنا راہ میں تھا اور صرف بیس کوس مترا سے گیا تھا کہ یہ خبر وحشت اثر اسکو پہنچی کہ اسکے رشتہ دار سب برباد ہو گئے یہ شکر وہ اوسی مقام پر فوت ہوا اور ناہہ کو راج گدی ملی وہ واپس مترا کو آیا مگر کیر دوار کا کو روانہ ہوا *

چندیل اقوام راجپوت نے جنگ اب تک قوم جادو نے مغلوب کر رکھا تھا اور جو حکومت دنیا کی مدت تک رکھتے تھے اب ارادہ معاوضہ ستانی کا کیا ناہہ مجبور ہو کر شہر مترا کے دوار کا سے فرار ہوا اور ماہر ستھالی دھرم مغرب میں جا کر راجہ ہوا *

مورخ بھٹی بیان کرتا ہے کہ بیان بھاگوت کا مضمون ہے اور میں تاریخ بھٹی کی حسب بیان برہمن کہ دھرم متھرا والے کے تحریر کرتا ہوں *

۱۔ ترجمہ رائل ایشیائیک سوسائٹی جلد سوم بحوالہ کاغذ جہان نام مناسب ہنود اور تہیب کے پرنٹس *

نامہ کا ایک فرزند پر تھی باہو تھا *

کہر کے دو فرزند تھے ایک جہار سجا اور دوسرا جد بہان (زبان سہا کہا میں جد اور جدا جادو سب ایک ہی نام جادو کے ہیں اور جد بہان یعنی گولہ آتش بازی جادو پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی جادو کے کام سے لوگ واقف تھے)

یہ جد بہان تیرتہ کرتا تھا دیوی نے اسکی آرزو سنی اور اسکو خواب سے بیدار کر کے وعدہ کیا کہ جو اسکی خواہش ہے وہ اسکو عطا کرینگے یہ جد بہان نے عرض کی کہ مجھے زمین رہنے کو دو دیوی نے جواب دیا کہ ان پہاڑوں میں حکمرانی کر اور یہ کہکڑی غائب ہوگئی جب جد بہان بیدار ہوا اور خیال شبینہ کی فکر میں تھا کہ شور اور غل اوسکے نزدیک سماعت میں آیا اوسنے جو باہر جا کر دیکھا تو دریافت کیا کہ وہاں کا راجہ لا ولد مر گیا ہے اور تکرار اس امر میں ہو رہی ہے کہ کون راج گدی پر بیٹھے گا وزیر اعظم نے بیان کیا کہ اوسنے ایک خواب دیکھا ہے کہ اولاد ساری کرشن مقام بھیرا میں آیا ہے اور اوسنے کہا کہ اسکی

لے صحیح واقفیت حالات اس ملک کی جو تاریخ بھٹی میں مندرج ہے ایک دلیل نہایت قابل اطمینان کے درباب صداقت اوسکے مذکور ہے فی الحال کسی باشندہ جیلیر سے یہ دریافت کرنا بے سود ہے کہ وہ جیسا مقام بھیرا کہاں تھا مگر ترجمہ جو ستراسکین صاحب نے کتاب باری کا کیا ہے اگر موجود نہ ہوتا تو ہم شہادت ذیل اس بارہ میں پیش نہیں کر سکتے بابر نے تاریخ ۱۹۱۹ء فروری ۱۹ء میں جو دریا ندہ

کیا اور تاریخ ۱۹- درمیان دریا سے نکورا اور شہر بہت میں پہونچا جو منجھلا اون شہر کے کلان کے تھا جس میں اولاد کرشن پچیس سو برس پیشتر اسکے آکر آباد ہوئی تھی بابر تحریر کرتا ہے کہ سات کوس بجانب شمال پیرا کے ایک کوہ واقع ہے یہ کوہ ظفر نامہ قیوریہ اور دیگر کتب میں

بنام کوہ جد تحریر ہے اول میں اس نام کی اصلیت سے ناواقف تھا مگر بعد ازاں مجھے دریافت ہوا کہ اس پہاڑ میں دو قوم رہتے تھے جو دونوں ایک مورث اعلیٰ کی اولاد سے تھے منجھلا ونگل ایک قوم بنام جدا و دوسری باسم جنجو بہ مشہور تھے زمانہ سابق سے اب تک وہ حاکم اور مالک ساکنان کوہ ہذا کے ہیں اور نیزالس اور الوس کے جو درمیان نیلاب اور بیرا کے واقع ہیں حاکم تھے انکی حکومت بطریق دوستانہ اور براورانہ ہے وہ اوسے حسب مرضی اپنی کچہ نہیں لے سکتے ہیں مگر جو ایک حصہ انکا قدیم سے مقرر ہے وہی وہ لیتے ہیں اور یہ قوم

جد مختلف فروع میں منقسم ہے اور نیز قوم جنجو بہ رئیس انکا بنام راسے ملقب ہوتا ہے کتاب اسکینے بارہ صفحہ ۲۵۴ *

یہ سبہ شبہ ثبوت اس امر کا ہے کہ اس ہندو گروہ کو پی نے اپنے قدیم طریق اور رسوم عہد بابر تک قائم اور جاری رکھتے قوم جنجو بہ بلاشبہ قوم جوہیا سے ہے جو مشہور ساکنین کنارہ دریا ستلج میں انکا عالی آئندہ تحریر ہوگا ہے ایک کتاب درباب اس قوم کے تحریر کر کے رائل ایشیائیٹک سوسائٹی کو پیش کی ہے بقول بابر یہ قوم سہی خاندان جد سے ہے غالباً یہ اولاد جنج برادر بھٹی کی ہیں جسے نام بزرگان جادو

تلاش کر کے اوسکو راجہ بنایا چاہیے سب اس رائے میں اوسکی متفق ہوئے اور جد بہان کو راجہ بنایا یہ بہت بڑا راجہ ہوا اوسکی اولاد بہت ہوئی اور اوسکے رہنے کے مقام کا نام اسی سبب سے جاو کاوانگ مشہور ہوا یعنی کوہ جاوو *

پر تھی باہو پسز نامہ راجہ مار ستھالی نے نشانہ سے سری کرشن مع حق راجگی جو بسوکرمانے بنایا تھا ورثہ میں پائے اوسکا ایک فرزند نام باہو بل تھا جسکی شادی مسماہ کلاوتی دختر بھج سنگہ راجہ مالوہ کے ساتھ ہوئی راجہ کو نے جنیر میں ایک ہزار اسپ خراسانی اور ایک سونچر فیل اور مر واریدا اور جواہرات اور زیور طلائی پیشاں دیے اور پانچ سو خدمتہ مع رتھہ اور پلنگ طلائی بھی دیے یہ کلاوتی جو قوم کی پوار تھی اصل رانی ہوئی اس سے ایک فرزند پیدا ہوا یعنی

باہو یہ باہو گھوڑے سے گر کر مر گیا اسکا ایک فرزند تھا بنام

سوبا ہوا سکو اوسکی رانی نے جو دختر خند راج چو بان اجیر والہ کی تھی زہر دیا اسکا ایک فرزند بنام رجمہ تھا * اس رجمہ نے بارہ سال راج کیا اسکی شادی ساتھ سوبھاگ سندری دختر بیر سنگہ راجہ مالوہ کے ہوئی تھی یہ رانی حاملہ تھی ایک شب اوسے خواب میں دیکھا کہ اوسکی ایک فیل سفید پیدا ہوئی ہے منجھن اور عقلانے اسکی تعبیر اچھی بیان کی اور کہا کہ وہ فرزند بڑا قوی ہوگا اور یہ چاہا کہ اوسکا نام گج رکھا جاوے جب یہ جوان ہوا تو جد بہان راجہ پورب دیس نے نارجل یعنی پیغام شادی اوسکے واسطے بھیجا اور وہ منظور ہوا اس عرصہ میں خبر آئی کہ کنارہ سمندر سے قوم ملیچہ خنچون سابق سو باہو پر حملہ کیا تھا پھر

تبدیل کر کے نام بھی رکھا تھا پس ظاہر ہے کہ جب فرع اعلیٰ غزنی سے خارج کی گئی تو وہ اپنے رشتہ داران ساکنین کوہ جہین آکر شامل ہو گئے برابر از حد شتاق حسن ساکنان کوہ جدا تھا اور باعتبار وہاں کے حسن کے اور چشمہ ہائے آب اور درہ ہائے شاداب کے برابر اوسکو بنام بچہ کشمیر تحریر کرتا ہے صفحہ ۲۰۵ *

۱۰ سابق میں پر مار یعنی پوار نہایت طاقت دار وسط ہند میں تھے اور راجگان ہند ہمیشہ خدمہ اور پلنگ طلائی جنیر میں دیا کرتے تھے *

۱۱ ابو الفضل نام جوگا کا تحریر کرتا ہے راجہ کاسمین اور کشمیر جیکو اور غر خان بزرگ خاندان تانار نے قتل کیا تھا *

۱۲ بیچ ان حالات قدیمہ تواریخی کے ایک عجیب غلط واقعات ہے جس سے پیدا ہے کہ اقوام جاو نے اپنا پیوند ساتھ سیریا اور بیکٹرا گریک والوں کے اور ساتھ مسلمانان کے جنہوں نے اہل فتح کیا تھا کیا ہے جو یہ اطلاع نام در باب سوبا ہوا اور اوسکے فرزند رجمہ اور بیرہ گج کی خبر اصل جملہ فرید خراسان (بیکٹریا) اور اوسکے محدث شاہ بروم (سیریا) نے کیا تھا ہم اسکی نسبت بوجہ قوی ساتھ ایٹنی اوکس اعظم کے کرتے ہیں جس نے

بسر کر دگی فرید شاہ خراسان والی کے چار لاکھ سوار ہمراہ آما وہ جنگ چلے آتے ہیں اور اونے لوگ ناہید ہو کر فرار ہوتے ہیں راجہ نے جاسوس واسطے لائے خبر صحیحہ کے روانہ کیے اور خود روانہ مقام سرلو واسطے متعلق

دو سو چار سال قبل پیدائش جیسے کے حملہ اوپر بیکتریا اور ہند کے کیا تھا اس مہم کی صداقت میں بعض حالات ہیں جنکا تذکور اس عہد نامہ میں درج ہے جو اس نے ساتھ سوغا گنیش راجہ ہند کے کیا تھا جس میں شاہ سیر پائے عہد خراج قبلاں کا کیا تھا اور اس اخلاط واقعات میں بھی وجہ اسکے پیدا ہونے کو سوغا گنیش راجہ قوم جادو مقام غزنی کا تھا اور یہ امر لائق قیاس اور غور ملاحظہ کرنے والے کے ہے کہ گریک والوں نے سوغا گنیش نام آیا سو باہو اور گج سے مخلوط کر کے پیدا کیا ہے یا راج گج بنام سوہاگ سین بیاعث نام اپنی والدہ سوہاگ سندری مالوہ الی مشہور تھا اور یہ بھی خراج از قیاس نہیں کہ خراج فیل جو راجہ ہند کے شاہ گریک کو دینا قرار کیا تھا بیاعث اسکے مقرر ہوا ہو کہ نام راجہ کا گج تھا اور گج ہاتھی یعنی فیل کو کہتے ہیں *

اکثر امور ایسے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ مذہب اسلام ان ممالک وسطی ایشیا میں نہایت پہلے داخل ہوا تھا پریس صاحب اپنی تواریخ میں جو انہوں نے خلاصہ الاکبر سے لکھی تھی بیان کرتے ہیں کہ حجاز کو حکومت خراسان کی ملی تھی اور عبداللہ کو سیستان کی اور عبداللہ کو حجاز نے جسکے وہ ماتحت تہا حکم دیا کہ کابل پر حملہ کرے اور سوقت میں کابل کا راجہ رتیل یا رتیل تھا یہ نام مکتوباتاری یا ہندی معلوم ہوتا ہے یہ راجہ حکمت علی سے میدان دیکر فوج اسلامی کو درہ میں لایا اور اونکے عقب میں راستہ بند کر کے اونے اذکو قتل کیا عبداللہ کے ساتھ لاکھ درم کی اپنی جان بچائی *

یہ واقعہ ششم ہجری یا ششم قریب میں ہوا تھا جو اس کے بعد واقع ہوا تھا اس سے پیدہ ہے کہ یہ راجہ مجدد گج تھا۔ بہر حال تحریر ہوتا ہے * عبداللہ اور عبدالرحمن نے چالیس ہزار سپاہ سیستان چلے کیا راجہ کابل نے بہر وہی تدبیر عمل میں لائی مگر مسلمانوں نے اسکا تدارک کر لیا تھا انہوں نے اکثر علاقہات کابل کے فتح کیے اور بہت مال غنما حاصل کیا اور مال مغرورہ لیکر سیستان کو واپس چلے گئے حجاز اس حرکت سے اونے بہت ناراض ہوا اور عبدالرحمن نے سازش ساتھ راجہ رتیل کے کی کہ متفق ہو کر حجاز پر حملہ کریں اور کابل کو اسکی خراج گذار سے بری کریں مگر عبدالرحمن کے بعد خراسان کا حاکم ہوا اسوقت میں اسکا والد موسیٰ بن ابرہہ صوفی مصر و کانہ و اوان بیابحین ہو کر مقام سرلو گیا اور حکومت دہلی کی اونکو نیکو دی *

جو بیان مرگ مغیرا حاکم خراسان کا کیا گیا ہے کہ وہ بمقابلہ راجہ رتیل کابل والہ کے جنگ میں مصروف تھا اور مرگیا وہ مطابق اس بیان کے ہے جو در باب مرگ اتفاقیہ مہر و دشمن راجہ مجید راجہ المستان کا ہوا ہے اب ایک اقرا بت ہو کہ سابق زمانہ اسلام میں اس ملک میں سب راجگان ہندو حکمران تھے اور کئی عہد میں انہوں نے ارادہ دوبارہ لینے اس ملک کا کیا ہے اس کی دلیل قوی بابر اپنے بیان غزنی میں بتا ہے وہ کہتے ہیں کہ تواریخ قدیم میں دیکھا ہے کہ جب اسے ہند نے سکنگین کا محاصرہ غزنی میں کیا تھا تو سکنگین نے حکم دیا تاکہ مردہ گوشت

ہوا جب اوسکا دشمن بھام کچھ شہر بھاگنے کے مقیم تھا جنگ باہم وقوع میں آئی دشمن پس پھا ہوا
 اوسکا نقصان تیس ہزار آدمی کا ہوا اور ہنود کے چار ہزار آدمی کام آئے مگر دشمن نے پھر حملہ کیا اور راجہ
 راجہ نے پھر اوسکا مقابلہ کیا مگر اس مقابلے میں وہ زخمی ہوا اور جو وقت گج نہیں ساقی دختر جہان شرعی
 اپنی زوجہ کو لیکر یہاں پہونچا اور سوقت راجہ راجہ نے جان بحق تسلیم کی دو لڑائیوں میں شاہ خراسان
 شکست نصیب ہوا بعد ازاں اوسنے مدد شاہ روم سے اس غرض سے حاصل کی کہ ملک کفارین
 قرآن اور طروق امامیہ داخل اور قائم کرے جب فوج اسور اسطرح اپنی قوت زیادہ کرنے کی تدبیر
 کر رہی تھی راجہ گج نے اپنے سب ارکان دولت کو طلب کیا مشورہ میں یہ امر قرار پایا کہ وہاں کوئی
 قلعہ نہیں ہے اور بغیر قلعہ کے اس قدر فوج کثیر کا مقابلہ غیر ممکن ہے لہذا ایک قلعہ درمیان کوہستان شمالی
 کے تعمیر کرنا پر ضرور بعد ازاں اوسنے اپنے دوستوں کو مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی خاندانی وجہ
 سے التجا فتح کی کی دی گئی کہ یہ حکم ہوا کہ قوت ہنود کی زائل ہو گئی مگر یہ بھی حکم ہوا کہ وہ ایک قلعہ تعمیر کرے
 اور اوسکا نام غرنی رکھے یہ قلعہ قریب الاقلام تھا کہ خبر قریب آئے شاہ روم اور شاہ خراسان کی
 اوسکو پہونچی *

رومی پت خراسان پت ہاے گام پاکہ پاسے
 چلتا تیرے چت لگی سنجو جد پت راے

یعنی شاہ روم و شاہ خراسان مع سوار و فیل و پاکہ و پیادہ تیرے دلمین خیال رہے سن جد پت راے
 راجہ جادو کے نقارہ پر چوب پڑی فوج آراستہ ہوئی انعامات تقسیم ہوئے منجھان کو حکم ہوا کہ

اور دیگر ناپاک شے چشمہ آب میں ڈال دیجائیں اس حرکت کے وقوع میں آئے ہی ایک طوفان باد و باران و برت پیدا ہوا اور اس ترکیب
 اوسنے اپنے دشمن کو نکال دیا بابر یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ اوسنے غرنی میں اس چشمہ کا حال دریافت کیا تھا مگر کوئی اوسکے نشان نہ دے سکا
 صفحہ ۱۵۰۔ جب بابر نے ہند کو فتح کیا اور جنگ آوران ہند سے واقع ہوا تو اوسکو نشان اسکا معلوم ہو گیا ہوگا اور اوسکو دریافت
 ہوا ہوگا کہ بنگلہ کی فتح باعث مذہب اوسکے دشمن کے حاصل ہوئی تھی کیونکہ وہ لوگ ایسا پانی نہیں پی سکتے تھے جس میں گوشت گائے کا
 پڑا ہو مشہور مقام پلاسی ہی اسی ترکیب سے فتح ہوا تھا *

۱۵۔ ان دونوں مقامات کا نشان کسی نقشہ جغرافیہ میں دستیاب نہیں ہوتا ایک شہر کنج رشاک خراسان میں ہے اور خجربخ میں
 (دیکھو سر ڈبلیو اولی کی کتاب ابن ہیکل صفحہ ۲۱۳ سے ۲۱۴ تک) ج ۲

ایسی ساعت سعید واسطے روانگی کے مقرر کریں جسکی برکت سے فتح و نصرت نصیب ہو *
 روزِ پنجشنبہ سنیہ ۱۳ ماہِ ماگہ شبِ اہتاب ایک گھنٹی روزِ برآمد ہو گئے پر ساعت سعید قرار پائی
 اور وقت پر نقارہ روانگی کا بلند آواز ہوا اور اس روز اس وقت آٹھ کوس کی منزل کی اور دولہ پور میں
 مقام کیا اور ہر سے دونوں شاہ نے باتفاق کوچ کیا مگر وقت شب شاہ خراسان نے سورہ نضحی کی
 شکایت سے جان بحق تسلیم کی جب یہ خبر شاہ روم نے شاہ سکندر رومی کو پہنچی کہ شاہ مہر نے وفات
 پائی اور سکوندیشہ پیدا ہوا اور اس نے یہ حکم زبان پر لایا ہم معدوم شدنی کیا کیا ارادہ ہائے عظیم دل میں
 رکھتے ہیں مگر وہ کچھ اور ہی خیالات میں ہے یعنی سمن ورجہ خیالیم و فلک درجہ خیال * اس کلام پر
 بھی اسکی فوج مثل امواج دریا جوش زن ہو کر قدم زن پیشتر کی ہوئی زنجیر اور ساز فیلان کی آواز
 شروع ہوئی اور اسلحہ جنگ آپس میں ملکہ بلند آواز ہوئی فیلان مثل کوہ متحرک حرکت میں تھے اور
 آسمان کو غبار نے مثل ابر کے تاریک کیا تھا چار آئینہ بڑا آرمیاں شعاع آفتاب سے تابندہ تر تھے
 چار کوس کا فاصلہ افواج ہر دوسو میں باقی تھا راج گج اور اس کے رئیسوں نے خیرات مذہبی کر کے جو گنی
 کوشت پر رکھ کر میدان جنگ کی جانب روانہ ہوئے ہر ایک فریق مثل شیر گرسنہ حملہ آور ہوا زمین لرزہ میں
 آئی آسمان تیرہ تار ہوا کچھ چیز سوائے چار آئینہ تابندہ کے نظر نہیں آتی تھی ساز جنگ پر آواز ہوئے
 گھوڑے غل مچانے لگے جوق جوق سپاہ ہر طرف سے مثل لکھ ہائے ابر تار یک ماہ بہادون حرکت میں تھی
 آواز سے بال و پر نیزہ کو اور تیرنی حاصل ہوتی تھی آواز دلیرانہ شیر مردان گوش زد ہوتی تھی دم شمشیر زمین کو
 غرق خون کرتی تھی دونوں جانب سے جو دار ہوتے تھے وہ استخوان جسم پر جا کر آواز دیتے تھے ایک طرف
 جبرائیل تھا اور جانب دیگر فرغانہ اور امیران تھے گویا زمانہ جنگ میں تھا جنگ آوران قومیں زمین
 خون سے تر کرتے تھے اور شجاعان اپنے اپنے مالک کے کام پر جان دیتے تھے فوج شاہ رو بفرار لاتی
 پچیس ہزار سپاہ شاہ کی دام قتل میں مبتلا ہوتی اس کے فیلان و اسبان چھوٹ گئے بلکہ اسکا تخت بھی بگیا
 سات ہزار ہنود قتل ہو کر میدان جنگ میں گرے نقارہ فتح بلند آواز ہوا اور سپاہ جادوان فتح مند اپنے
 دارالریاستہ کو واپس آتی *

بروز یکشنبہ سوم ہیکہ، موسمِ بہار سن ۳۰۰۸ ۲۰۰۸ء بم راج جو ہنٹر کے تحت غزنی پڑھیکر
 ۱۲

اوسنے خاندان جادو کو قائم رکھا اس فتح سے اوسکی قوت اور بھی مستحکم ہوئی اوسنے تمام ملک مغربی فتح کیا اور ایک پیغام راجہ کشمیر کنڈرپ کیل نامی کو واسطے حاضر ہونے کے بھیجا مگر راجہ مذکور نے روپیہ کیسے کیا اور کہا کہ اگر وہ بغیر جنگ کرنے کے دوسرے کے ہمراہ رکاب ہوگا یعنی اطاعت قبول کرے گا تو جہان اوسپر خندہ مارے گا یہ سنکر راجہ گج نے کشمیر پر فوج کشی کی اور وہاں کے راجہ کی دختر سے شادی کی اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا جسکا نام سالباہن رکھا گیا *

جب یہ لڑکا بارہ برس کے سن کو پہونچا تو خبر آئی کہ خراسانیان دوبارہ فوج کشی کرتے ہیں راجہ گج تین روڈ تک اپنی کل دیہی کے مندر میں دروازہ بند کر کے پٹار ہا برز چارم دیہی موجود ہوئی اور اوسکو اوسکے نصیب سے اطلاع اونھوں نے دی کہ غزنی اوسکے ہاتھ سے جاتی رہے گی مگر اوسکی اولاد بچھرا و سپر قابض ہون گے اور ہندو دھرم ترک کر کے مسلمان ہونگے اور یہ بھی ہدایت کی کہ وہ اپنے فرزند سالباہن کو درمیان ہندو شتی کے روانہ کر دے اور ہدایت کرے کہ وہ وہاں جا کر ایک شہر اپنے نام سے آباد کرے اور دیہی نے یہ بھی کہا کہ اوسکے پندرہ فرزند ہونگے اور انکی اولاد بکثرت ہوگی مگر راجہ گج غزنی کے تحفظ کرنے میں قتل ہوگا اور عقبہ میں اوسکو اجر عظیم حاصل ہوگا *

اپنی قسمت کا حال دریافت کر کے راجہ گج نے اپنے خاندان اور رشتہ داران کے لوگوں کو جمع کیا اور بھیلہ درشن جوالا لکھی کے اوسنے انکو بجانب مشرق مع سالباہن اپنے فرزند کے روانہ کیا *

فوراً بعد اسکے دشمن پانچ کوس کے فاصلہ پر غزنی کے آ پہونچا راجہ گج نے اپنے عمومی سدیو کو واسطے تحفظ قلعہ کے چھوڑ کر آپ روانہ پیشتر واسطے مقابلہ دشمن کے ہوا شاہ خراسان نے اپنی فوج کو پانچ حصص میں تقسیم کیا اور راجہ نے اپنی فوج کو تین گروہ میں منقسم کیا جنگ عظیم واقع ہوئی اور راجہ اور شاہ دونوں قتل ہوئے پانچ پہر جنگ قائم رہی اور لاکھ مسلمان اور تیس ہزار ہندو جنگ میں قتل ہو کر میدان میں گرے فرزند شاہ نے غزنی کا محاصرہ کیا اور تیس روز تک سدیو نے اوسکا تحفظ رکھا بعد ازاں اوسنے ساکھا (جسکی تصریح جلد اول میں ہو چکی ہے) کیا اور نو ہزار شجاع نے اپنی جان دی *

جب خبر اس واقعہ جانکر اکی سالباہن کو پہونچی اوسنے بارہ روز تک پلنگ پر سونا ترک کیا یعنی زیریں پر

سایر و مسدودیا و اہل اسلام کی تواریخ میں وجہ ہے اجازت اس امر کی تجتین *

۱۰ ایسا کوئی نظم و حسن صاحب کے ترجمہ راج ترنگنی میں مذکور نہیں ہے *

ہوئے یہ علامت عرافاری کی ہے آخر کار وہ پنجاب میں پہنچا اور ایک مقام پر اپنی وغیرہ کثرت سے دیکھ کر
اوسنے اپنا قیام وہاں قرار دیا اور اپنے فرقہ کے آدمی جمع کر کے اوسنے ایک شہر کی بنیاد ڈالی اور اوسکو
اپنے نام سے سالباہن پور مشہور کیا جو بہو میا گرد نواح کے تھے سب اوسکی اطاعت منظور کی بہتر سالہمت
بکرماجیت کے گزرے تھے جب بنیاد سالباہن پور کی برقرار کی شنبہ ہشتم ماہ بہادون پڑی تھی +
سالباہن نے کل ملک پنجاب کو فتح کیا اسکے پندرہ فرزند تھے اور سب راجہ ہوئے یعنی بلند رسالو
دیر منگد بچہ روپا سندر لیکھ جس کرن نیامات نیک گنگو جگو یہ سب اپنی اپنی قوت و
راجہ موجود تھے +

راجہ جیپال تواردہلی والے نارجیل شادی بھیجا اور وہ منظور ہوا بلند روانہ دہلی ہوا اور راجہ دہلی کے
استقبال کے واسطے آگے آیا ہنگام واپس آنے بلند کے مع اپنی رانی نوکتھاکے سالباہن نے ارادہ کیا
کہ غزنی کو پھر لیکر اپنے والد کا عرصہ اس نیت سے اوسنے عبور دریا سے اٹک کیا جلال اوسکی خجک
کے واسطے میں ہزار سپاہ لیکر آیا مگر سالباہن فتحیاب ہوا اور اوسنے غزنی پر قبضہ کیا بعد ازاں بلند کو وہاں
چھوڑ کر آپ اپنی دارالریاستہ پنجاب میں آیا اور تھوڑے عرصہ میں راہی ملک عدم ہوا جس حکومت تین سال لوہا کی

۱۱۰۰ یہ بھی ایک سمت حسب موقع لکھا گیا ہے یعنی سمت ۲، یا سلسلہ جس میں بنیاد سالباہن کی پنجاب میں ایک مفرور راجہ راؤ غزنی
خاندان جادوئے دالی تھی وہ اصلی مقام کمان ہے ہم خیال نہیں کر سکتے مگر قیاساً حاوم متواسبہ کہ زیادہ فاصلہ پر لاہور سے نہوگا
ہکو یہ دریافت کرنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ قدیم تحریرات اس دارالریاستہ کی جو نام سالپور مشہور تھا (جسکا ذکر جلد اول میں
ہو چکا ہے) جو سکھ دستیاب ہوئیں اوسے ظاہر متواسبہ کہ چار صدی میں ایک جٹ میان کا حاکم تھا اس سے پیدا ہے اور نیز دیگر وجہ
بھی پایا جاتا ہے کہ یہ جادوئی اولاد غیر منگودہ جیسا آخر میں درج ہے جٹ کہلاتی تھی) اوس ہیودہی نسل کے نہیں ہیں جو وسط ہندیا
سے آئے تھے اور یہ امر بھی کم تعجب افزا اونکا نہوگا جو قدیم حالات ہند کے شائق ہیں کہ سمت سال سالباہن جادو اور ساکھانا لکھا
تکشک کا ایک ہی تھا کیا تعجب اگر ان جادوئے تکشک مذکور کو اس ملک سے خارج کر دیا ہو اس امر کی تائید میں دیکھو نوٹ ۳۳ صفحہ

۹۶ اور انکس ۲ صفحہ ۹۹ اور ۶ صفحہ ۸۰۳ +

۱۱۰۰ اس تواریخ کے ہر صفحہ سے ظاہر ہے کہ کسی ناواقف کی لکھی ہوئی ہے جسے واقعات قدیمہ و جدیدہ کو یکجا کر دیا ہے بیپال کوئی راجہ
دہلی کا ہو مگر جو کچھ بھی اعتبار اوپر تواریخ خاندان پوار پر لکھا جا تو کوئی راجہ اس خاندان کا ہر جادو سالباہن کے نہیں ہو سکتا ہماری رائے میں
بزرگان سالباہن کا غزنی سے آنا سمت ۲، سے بہت بعد ہوا ہوگا اسکا حال بھی ہم آئندہ تحریر کریں گے +

بلند گدی نشین ہوا اس عرصہ میں اوسکا بھائی حملہ علاقہ تاجات کو ہستانی پنجاب میں متصرف اور محیط ہو گیا تھا مگر قوم ترک نے اب ترقی پکڑنا اور سب کو اپنے زیر حکم کرنا شروع کیا اور پھر علاقہ تاجات گردنواح غزنی اوسکے قبضہ اختیار اور اقتدار میں آئے بلند کے پاس کوئی اہلکار نہ تھا لہذا وہ اپنی حکومت کے حملہ امور کی نگرانی خود کرتا تھا اوسکے سات فرزند تھے یعنی بھٹی بھوپتی کو لڑ چنگ سرمور بہینس ریچھ منگریو اور سپر دومی یعنی بھوپتی کا ایک فرزند چکیتو نامے تھا جس سے قوم چکیتو یعنی چغتائی پیدا ہوئی چکیتو کے آٹھ فرزند تھے یعنی دیوسی بیرون کہیم خان ماہر جیپال دہری بجلی خان شاہ سمنڈ بلند نے جو مقام سالباہن پور رہتا تھا غزنی کو سپر دانے بنیرہ چکیتو کے کیا اور جو قوت ملیچھ کی ترقی پر تھی اوسنواوس قوم کی فوج ہی صرف نوکر نہیں رکھی بلکہ اوسکے حملہ عمائد اور رئیس بھی اوسی قوم کے تھے انہوں نے اوسکو ترغیب دی کہ اگر وہ اپنے والد کے مذہب کو ترک کرے تو وہ اوسکو بادشاہ بلخ بخارا کا کردینگے جس ملک میں قوم ازبک رہتی تھی اور جنکے بادشاہ کو کوئی اولاد نہ تھی صرف ایک دختر تھی چکیتو نے اوس سے شادی کی اور بادشاہ بلخ بخارا کا ہوا اور مالک اشہائیس ہزار سوار کا ہوا درمیان بلخ اور بخارا کے ایک دریاے کلان جاری ہے اور چکیتو بادشاہ بلخستان سے ہندوستان تک کا ہو گیا اور اوس سے قوم چختہ مغل پیدا ہوئی ۛ

۱۰ ترک اور اقوام کو ہندو اپنی زبان میں کہتے ہیں جو وسط ایشیا میں سکونت رکھتے ہیں اور پورانوں میں ترشک اونکو کہتے ہیں ۛ
۱۱ بے شبہ یہ شخص مورث اعلیٰ خاندان جو ہیا کا تھا جسکو بابرنے بنام خجہوہ مذکور کیا ہے اور جو ہمراہ قوم جد کے کو ہستان جد یعنی حدو کی دانگ میں قیام پذیر نہی چکا ذکر تحریرات بھٹی میں ہوا ہے ۛ
۱۲ کیسا ہی تعجب افزا یہ بیان معلوم ہوتا ہو کہ چغتائی خاندان جادو سے تھے مگر ہیکو اس میں تعجب کرنا چاہیے کیوں کہ میں اعادہ اس بیان کا کرتا ہوں کہ جلد یہ اقوام خواہ اونکو اندو شہک کو یا تاتار سے تعبیر کرو قبل جاری ہونے اسلام کے اوس قسم کا ایک مذہب رکھتے تھے جو مذہب ہندو کہلا سکتا تھا ۛ

۱۳ جو یہ ظاہر ہے کہ یہ عہد گویا سال اول اسلام کا ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ پیران گج مذہب اسلام قبول کرنے کے پس غالب یہ ہے کہ یہ وہ جیپال ہے جو راجہ ہندو غوازم کا تھا دیکھو براس صاحب کی تواریخ اسلام ۛ

۱۴ یہ ایک اعتراف قوی اس امر کا ہے کہ قدیم راجگان قوم اندو سک جادو نے مذہب اسلام اختیار کیا تھا اور اس میں کچھ شبہ عقلی باقی نہیں رہتا تنہا جو بنام خلیفہ خان مشہور تھا اور جو والد چغتائی کا تھا صاحب بیان مورخین اہل اسلام ایک کا فر تھا اور ایسا ہی حال نکش والد محمد غوازم کا

کولر سپر سومی بلند کے آٹھ فرزند تھے جنکی اولاد بھی کولر کہلاتی تھی اونکے نام یہ ہیں یعنی شیو دس رام دس
اسو کرشن سمو گنگو جیو بہاگو اور قریب سب انہیں کے مسلمان ہو گئے تھے یہ اقوام کشمیر میں اور
بجانب مغرب دریا سکونت پذیر ہیں اور مشہور ڈاکڑن ہیں *

جج سپر چارمی کے سات فرزند تھے یعنی چبو گوکل حراج ہنسا بہا دون رہو جگو ان سبکی اولاد
بنام جج مشہور ہیں اور اسطرح باقی فرزندان بھی مورث اقوام مختلفہ کے ہوتے *

بہٹی اپنے والد بلند کے بعد گدی نشین ہوا اونسے چودہ راجہ فتح کیے اور اونکے مال و خزانہ کو شامل اپنے
خزانہ کے کیا اوسکا مال و متاع یہ تھا یعنی چوبیس ہزار چرخزانہ ساٹھ ہزار سوار اور بیس ہزار پیادو جب وہ
لکھا ہے ایک انہیں کا قوم جبک یعنی یوٹی سے تھا اور دوسرا خود اوسکے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان تاک یا ٹنگ سے تھا
اور یہی دو بڑی قومیں وسط ایشیا کی ہیں اس مقام پر یہ تفصیل ثبت نامہ کلیتہً قدیم حالات نسب و نسل کو بیکار کرتی ہے تاہم ہم نہیں کہہ سکتے
کہ اگر وہ کسی بنیاد صمیمہ پر مبنی نہ تو کیوں اور کس مطلب سے وہ تحریر کی جائے *

۱۱۰ ترجمہ بابر سے ہجو اکثر اقوام اس قسم کا حال معلوم ہوتا ہے *

۱۱۱ یہ ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ پندرہ براہ وران بلند نے آپ کو علاقہ تجات کو ہی پنجاب میں قائم اور ساکن کیا تھا اور اوسکی اولاد پنجاب
مغرب دریا سے سندھ میں سکونت پذیر ہوئی تھی اقوام افغان جنکی نسل یہودی ہونے نے نہایت تعجب پیدا کیا ہے اور جو ان
علاقہ تجات میں سکونت رکھتے ہیں جو پیران سالباہن نے فتح کیے تھے غالباً خاندان جادو سے ہیں جنہوں نے جب مذہب اسلام
اختیار کیا تو بنظر اسکے کہ انکی قدامت کی اور بھی نمائش ہو نام یا دوسرے جادو کو بنام یہودی تبدیل کیا اور باقی اپنے حال کو قرآن سے
نقل کیا وہ فرقہ علیہ افغانان جو بنام یوسف زئی یعنی اولاد یوسف مشہور ہیں اور جکا اصل وطن کابل اور غرنی تھا ان میں ابھی
ایک فرقہ اسے موجود ہے جسکو جادو ن کہتے ہیں اور لفظ جادو ن تخریب لفظ جادو کی ہے اور یہ فرقہ اب بھی کوہستان مشرقی
دریا سے سندھ میں سکونت پذیر ہیں جسکو پیران بلند نے فتح کیا تھا یہ حقیقت تعجب افزا امر ہے اگر ہم ثابت کر سکیں کہ افغانان نسل
یہودی سے نہیں ہیں بلکہ خاندان جادو سے ہیں *

۱۱۲ جب لفظ جج سے جو سپا کے جو ایک اور قوم کلان ہے شامل کیا جائے تو لفظ ججو یہ جکا ذکر بابر نے کیا ہے پیدا ہوتا ہے جو سپا جکا
مذکور تواریخ بہٹی میں ہوا ہے اب معدوم ہیں صرف نام اولکا باقی ہے مگر انکی تواریخ کی ایک جلد ضخیم ہے پیران جج کے بہت
نشان باقی ہیں مثل جنیان واقع کنارہ گاہ اور جنیان واقع صحرا وغیرہ *

۱۱۳ جن نام ایسے ایک جانور کا مذکور ہے جسکو علاقہ تجات صحرائی میں کوئی نہیں جانتا تھا اس سے ہی ظاہر ہے کہ یہ جانور کمان پیدائشی ہو ہیں

گدی نشین ہوا تو اس نے اپنی کل فوج کو بمقام لاہور منظر تیار کیا اور مقابلہ بیرہبان گھیل راجہ کنگ پور کے طلب کی (اس جنگ کا حال جلد اول میں درج ہے) بیرہبان اس جنگ میں مقتول ہوا یہ راجہ بسواری چالیس ہزار آدمی کے میدان جنگ میں آیا تھا +

بہٹی کے دو فرزند تھے منگل راو اور مسور راو بہٹی کے وقت سے نام بزرگان کا تبدیل ہوا اور بعد ازین قوم اوس کے نام سے مشہور ہوئی +

منگل راو گدی نشین ہوا مگر اوسکی قسمت مثل اوس کے والد کے نہ تھی دوندی بادشاہ غزنی نے فوج کثیر کے ساتھ لاہور پر فوج کشی کی اور منگل راو اوس کے مقابلہ میں نہیں آیا بلکہ اپنے فرزند کلان کو ہمراہ لیکر بیچ صحرا کے کنارہ دیار و لغزار لایا اس پر دشمن نے محاصرہ سالباہن پور کا کیا جان خاندان راجہ سکونت کرتے تھے مگر مسور راو مغرور ہو کر لاکھی جنگل میں گیا اور جو اس جنگل میں صرف کاشتکار لوگ رہتے تھے اون پر وہ غالب آیا اور مالک ملک ہو گیا مسور راو کے دو فرزند تھے ابھے راو اور سارن راو پسر کلان ابھے راو کی لاکھی جنگل کو اپنے زیر حکومت کیا اور اوسکی اولاد جو کثرت سے ہوتی تھی وہ سب بنام ابھو یا بہٹی مشہور ہوئی سارن نے اپنے بھائی سے تکرار کر کے علیحدگی اختیار کی اوسکی اولاد کاشتکار ہو گئی اور مشہور بنام سارن جٹ کے ہیں +

منگل راو پسر بہٹی کے جنے اپنے ملک کو ترک کیا تھا چھ فرزند تھے معطم راو کلر سی مولراج شیوراج اگر گروہ جاو اس وقت میں صحرا سے جنوب دریا سے تلج سے آئے ہوتے تو شمار خزانہ میں بارشتر لکھتے نہ بار قاطران یعنی خچر +

۱۱ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہور اور سالباہن ایک ہی مقام کا نام تھا جو ذکر میں بعد ہوا ہے اوس سے پیدا ہے کہ فاصلہ ان دونوں شہروں میں بہت نہ تھا ایک مقام سانگلا بجانب جنوب لاہور متصل خانقاہ سکندر کے ہے اور ایک مقام سیالکوٹ ہمارے نقشہات جدید میں ہے شہر سالباہن یا سالباہن پور یا سالپور اوپر مقام دیرانہ کیل نگری کے آباد ہوا ہوگا حکو امید ہے کہ جو جس میں بارہین پنجاب میں جبکہ حال سے ہنوز اگلی نہیں ہے کیا جائے تو حال تواریخ قدیم اوس سے نہایت روشن ہوگا +

۱۲ لاکھی جنگل مشہور کل ہندوستان میں بیاحت نسل جنگل کے گھوڑوں کے ہے مگر اب قریب تیس سال سے یہ نسل جاتی رہی +

۱۳ اسی سبب سے جو قوم جٹ کاشتکار کل ہندوستان میں کثرت میں ہیں ان میں ایک قول چلا آتا ہے کہ وہ اولاد خاندان جادو کے ہیں اور ان کا اصل وطن قندہار ہے یہی بیان ہمارے سامنے ہوا ہے کہ جو جٹ بنایا اور بہت پور کے ہیں انکی نسل یہی ہے مگر یہ دریافت نہیں ہوتا کہ اولاد سادون نے کیوں نام جٹ کا اختیار کیا تھا +

پہول اور کیولا *

جب منگل راو بادشاہ سے بہاگ گیا تھا تو اسکی اولاد خانہما سے رہایا میں مستور ہوئی تھی ایک ہومیا سستی واس قوم تاک نے جسکے بزرگون کو بزرگان راجہ ہٹی نے خراب اور تباہ کر دیا تھا ارادہ بدلہ لینے کا کہ کے بادشاہ کو اطلاع دی کہ بعضے اولاد ایک ساہوکار کے گھر میں مخفی ہیں بادشاہ نے تاک کو مع ایک گروہ فوج کے بھیجا اوسنے محاصرہ سے سری دہر کے گھر کا کیا اور اسکو گرفتار کر کے بادشاہ کے رو برو لے گیا اور بادشاہ نے قسم کھا کر کہا کہ اگر وہ سپران سالباہن کو حاضر نہیں کرے گا تو اسکے سب زن و بچہ قتل کیے جائینگے ساہوکار مذکور نے جسکو اندیشہ اس حکم شاہ سے پیدا ہوا تھا عذر کیا کہ اسکے پاس راجہ کے لڑکے نہیں ہیں بلکہ وہ لڑکے ایک ہومیا کے ہیں بروقت حملہ آوری فوج کے فرار ہو گیا ہے اور وہ مقروض اولاد کا تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اولاد کو حاضر کرے اور اونسکے گاون کا نام دریافت کیا اور جو نام اوسنے بتایا اوس گاون کے ہومیا طلب کر کے اوسنے اولاد سالباہن کو حکم اونسکے ساتھ کھانیا صرف نہیں دیا بلکہ اولاد کی شادی اون ہومیا لوگون کی دختران کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ساہوکار مذکور کو کوئی اور موقع بخر تسلیم کرنے اس امر کے واسطے تحفظ اولاد کی جان کے باقی نہیں رہا تھا لہذا وہ بچ

۱۱ اس موقع پر بیان خاندان تاک کرنا اور بیان اونسکے قابل لحاظ ہونے کا بچ آبادیہا سے جادو واقع پنجاب کے بر ضرور ہے ہمنے تفصیل اس خاندان کی جلد اول میں درج کی ہے مگر بعد لکھنے اوسکے ہکو دریافت ہوا کہ دارالریاستہ تاک کی اوسی مقام پر تہی جان ہو خیاں مقام کملہ دارالریاستہ کسٹل دست اور رفیق سکندر کا تھا اوس تفصیل میں بھی بتاے اعلیٰ درج کیا ہے کہ بنام ذاتی کیسا نہیں ہے بلکہ بنام باعث سرداری تکٹک یعنی قوم ناگ کے مشہور ہوا اور اسکی تصدیق بھی پہونچی ہے یہ حال ہکو کتاب بابری یا ترجمہ کتاب مذکور سے حاصل ہوا ہے یہ بیان کرنے مدد دیا فو کے بار اسطرح تحریر کرتا ہے کہ بجانب مغرب ایک دشت ہے کہ جسکو بازار یا تاک بھی کہتے ہیں ترجمہ ذی علم کتاب مذکور اس بارہ میں یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ تاک دشت سے دارالریاستہ دمان کا رہا ہے اور نقشہ مرتبہ مشرفشن صاحب میں بازار تاک جسکو بابری نام تاک بھی مذکور کرتا ہے چند میل کے فاصلہ پر ریاستہ اٹک سے واقع ہے ہمنے شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ شہر اور دیا دونوں بنام خاندان تاک یا تکٹک مشہور ہوئے ہیں اور قوم ناگ یا ناگ جسی کل ہندوستان میں محیط ہو گئی تھی ہم با تحقیق اس سے استخراج کر سکتے ہیں کہ نام اومفس کا جو اولاد کسٹل نے بعد وفات اپنے والد کے قائم کیا تھا اومفس تھا جو زبان گریک میں یونانی میں نام تاک یعنی نائپ کا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تاک لوگ سابق میں اس علاقہ میں آکر قائم ہوئے تھے مہابھارت میں ذکر ہے کہ نازا نے فیما بین چوٹی اور تکٹک کے واسطے عرض لینے اونسکے راجہ سے اپنا مرگ اپنے والد پر بکھت کے جو راجہ اندر پرستہ لینے دہلی کا تھا ہوا تھا *

پوشاک زینداران کے حاضر کیے گئے اونھون نے اون جہون کے ساتھ کھانا کھایا اور انکی دختران کے ساتھ شادی بھی کی اسطرح اولاد کو لڑائے کلور یا جاٹ ہو گئی اور اولاد موندراج اور شیوراج مونداجت اور شیوراجت ہو گئے اور پسران خرد پھول اور کیولا جونانی اور کھار مشہور کیے گئے تھے وہ دس فرقہ کے ہو گئے *
 منگل راؤ جنے پناہ صحرائے کنارہ دریاے گارامین پائی تھی دریاے مذکور کے پار چلا گیا اور وہاں سے اونے ایک علاقہ جدید کو اپنے زیر حکم کیا اسوقت میں قوم براہا کنارہ دریاے مذکور پر آباد تھی اور آگے اونکے بتو راجپوت بتو ماناٹن کے رہتے تھے پوگل میں پرما قوم رہتی تھی اور وہ بات میں سودا اور قوم سودا راجپوت مقام لودروا میں سکونت پذیر تھی (اسکا یعنی لودروا کا بیان بعد ازین کیا جائے گا) یہاں منگل راؤ نے منیت حاصل کی اور باسٹرخاے راجہ سودا اونے اپنا مقام قیام آئندہ سچ وسط علاقہ لودروا و براہا اور سودا کے اختیار کیا بعد مرگ منگل راؤ کے اوسکا فرزند

معظم راؤ جو ہمراہ اپنے والد کے مقام سالباہن پور سے فراری ہو گیا تھا گدی نشین ہوا اور سب راجگان قریب ہوا اوسکی راجگی منظور کی اور ہنگام گدی نشینی اوسکے اونھون نے نذر باے معمولی اوسکے پاس بھیجیں اور راجہ سودا امرکوٹ والہ نے اپنی دختر کی شادی اوسکے ساتھ تجویر کی یہ شادی منظور ہوئی اور مقام امرکوٹ میں رسوم شادی ادا ہوئیں اوسکے تین فرزند پیدا ہوئے کپہر اور مولراج اور گوگلی *

۱۷ نام ان اقوام راجپوت کے جنہیں کے اکثر اب صفحہ موجودگی سے معدوم ہو گئے ہیں صداقت اصل تحریر کی کرتے ہیں یہ براہا اب سلمان ہیں *

۱۸ بتو کی قوم بھی اب معدوم ہو گئی ہے *

۱۹ مقام پوگل میں قدیم سے قوم پریر آباد ہے یہ قوم نوکلی مارو کا سے ہے *

۲۰ قوم سودا امرکوٹ والہ زمانہ ہائے دراز سے صحرائیں سکونت رکھتے ہیں اور غالباً یہ قوم سوگدی سے ہیں جنکا ذکر سکندر کے محمدین ہوا ہے (دیکھو جلد اول)

۲۱ مولراج کے تین فرزند تھے راج پال توہوا اور چوہرا اور فرزند کلان یعنی راج پال کے دو پسر تھے ریوا اور گیگوا درنیو کے پانچ بیٹے دیوکر پوہر بودہ کو لرو جیپال اور ان سب سبھی اولاد تھی اور وہ سب رئیس زمانہ سے جدا گانہ ہوئے اولاد گیگونا نام منگر مشہور ہوئی (یہ رئیسان گرنار تھے) ان سب ریاستوں کی تواریخ میں نسب نامہ مفصل درج ہیں اور وہ راجپوتوں کے بڑے کارآمد ہیں کیونکہ اونکے ذریعہ سے وہ خاندانوں کی یکا فکت دریافت کر سکتے ہیں مگر ہم اوسکو متروک نظر کرتے ہیں کیونکہ اوس سے کچھ دلچسپی انگریزی

کیہا نئی تاخت اور تاج کرے۔ شہزادہ اور اس کے شاہک ایک قافلہ پانچ سو سال سپ لیکر مقام اردوستان کو جاتا ہے یہ نگر اور شہر اپنے چمیدہ رفیق نیراد لیکر بحیلہ تجارت شہر ان اوز کا مقاب کیا اور ان کو پنج ہزار اونٹ دوپا ہوا اور ان پر حملہ آور ہو کر ان کو گرفتار کر کے اپنے مقام قیام پر واپس آیا ایسی تاخت اور تاج کرنے سے وہ شہزادہ گیا اور اس سے دیو راجا لوروالہ نے نابیل واسطے شادی اوسکی اور اوس کے دو پسران کا ان کے بھیجا رسم شادی بہت دھوم دھوم کے ساتھ عمل میں آئین اور بعد واپسی کے کیہ نے ایک قلعہ کی تباؤالی اور اس کا نام ثنوت اور پر نام تنوہی کے رکھا قبل اختتام ہونے اس تعمیر کے معطر راؤ نے وفات پائی +

کیمرنگ گدی نشین ہوا ہنگام اویسکی گدی نشینی کے تنوت پر جس پر رئیس برابہا نے فوج کشی کی اسوجہ سے کہ
مقام مذکور اویسکی قوم کی سرحد پر تعمیر ہوا تھا مگر مولراج نے تحفظ اسکا قرار واقعی کیا اور برابہا کو بہ مجبوری
واپس جانا پڑا ۔

ملاحظہ کرنے والے کتاب ہذا کی نہیں پہچنے جو خلاصہ اولاد مولراج ورج کیا ہے وہ صرف اس قدر حال روشن کرنے کے واسطے تحریر کیا ہے
خاندان کنگلی ملک سارا شتر این مشہور ہے خیل کے اوتھو شخصوں حکومت جونا گڑھ کرنا رہیں کی ہے بھرا اس امر کے اور کسی وجہ سے اونکی صلیت کا
اطہار نہیں ہو سکتا تھا بلکہ موزین کی نظر سے مخفی رہو کیونکہ یہ خاندان اب بالکل نابود ہو گیا ہے آئندہ ہم نقشہ محلات کنگرا اس کتاب میں لکھینگے
جراویر کوہ متبرک گرنار کے موجود ہیں +

۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱

پنج نذا و س مقام دریا سے سندھ کا نام ہے جہاں پانچوں دریا شامل ہو گئے ہیں جن کا نام پنج نذا و س ہے۔ پنج نذا و س کا اس تواریخ کی صلا کرتا ہے کہ نقل کنندگان کم عقل اور خود بین اور سین تعمرات کرین اور اور اور اور پنج نذا کا حال سوائے اس کے جو ہمیشہ قاصدی کیا کرتے ہیں اور کوئی شخص جیسلمیر میں کچھ بھی نہیں جانتا اور نہ کچھ حال وہاں کا بیان کر سکتا ہے +

۱۷۷
اس سے ظاہر ہے کہ قوم براہ اوسی مذہب کی تھی جو جادو بھی کادہرم تھا دراصل اشارہ اسلام ان ممالک میں کچھ عرصہ تک تاباں لگن نہیں ہوا
گو عمر نے اول صدی میں ایک گروہ مذہبی بمقام سکیتھ قائم کی تھی جسکا نام بعد ازاں مانسورا مشہور ہوا پوٹنیو صاحب نے اپنی کتاب سفر میں ذکر
قوم براہ کا بیچ بلوچستان کے تحریر کیا ہے +

بروز شنبہ ماگہ سدی پورناشی سمت ۸۷۷ (اس طرح قلعہ تنوت کی تعمیر ختم ہوئی اور مندر نو مانا کا آٹھین تعمیر ہوا عرصہ قلیل کے بعد ایک عہد نامہ ساتھ قوم بڑا ہاس کے عمل میں آیا اور شادی رئیس قوم مذکور کی ساتھ دختر مولراج کے وقوع میں آئی *

اس طرح بریاست جاوہر ہٹی کی بیچ ملک مارو کا کے قائم کر کے یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس باب ابتدائی کو ساتھ چند خیالات نسبت تواریخ مختلف المضمون اس قوم کے جو حیثہ اختصار میں لایا گیا ہے ختم کیا جائے گو حواشی مبینہ ہر مقام پر درج ہوئے ہیں اور ان کے بسبب اور کیفیت اور اسے کم درکار ہوگی کیونکہ ان کے ملاحظہ سے خواندہ اپنی رائے نسبت بہتر ہونے اس جزو بیان قوم ہٹی کے دے سکتا ہے اور یہ بیان چار ازمنہ پر منقسم ہو سکتا ہے یعنی

اول - زمانہ بڑی بزرگ خاندان جاوہر

دوم - اخراج یا بخوشی جانا اونکی اولاد کا ہندوستان سے مع اپنے رشتہ داران ہر کلی اور پانڈو کلی کے باراؤ ممالک مغربی دریائے سندھ یعنی انک اور کا قیام بیچ مارو ستھالی کے بنائے غرنی اور جنگ ساتھ شاہ روم و خراسان کے *

سوم - اونکا اخراج زابلستان سے اور آباد ہونا بیچ پنجاب کے اور تعمیر دارالریاستہ جدید سالباہن پورکی *

چارم - اونکا اخراج پنجاب سے اور آباد ہونا بیچ میر کے جو ایک مقام سرسہ واقع ملک مارو ہے اور تعمیر مقام تنوت *

یہ بھی غیر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تفصیل تواریخ قدیمہ جاوہر کی کیجائے کیونکہ یہ حال دوسری جگہ تحریر ہو چکا ہے کثرت واقعات متفرقہ اور بیانات جغرافیہ تجویزی ہماری استرضاء اور تصویب درباب صدقت لہ صرف چہ پشت کا ذکر سالباہن جیکے ہمراہ گروہ جاوہر زابلستان سے پنجاب میں آئے تھے اور کیر میں جو بانی آبادی اول صحراے ہند کا تھا ہوا ہے سمت ۷۲ اول کا ہے اور سمت ۸۷ دوسرے کا اب یا تو اوریشو کا مذکور ہونا قلم انداز ہو گیا ہے اور یا سمت سالباہن کا غلط ہے سمت ۸۷ کیر کا علامات سابقہ اور بیانات مورخین صداقت آئین سے پائے تصدیق کو پہنچتا ہے پس اگر ہم سو برس کا عرصہ درمیان سالباہن اور کیر کے فرض کریں تو سال اخراج کا زابلستان سے سمت ۶۸۷ ہوتا ہے اور یہ ٹھیک مطابق شروع سنہ محمدی یعنی ہجری ہے *

۷۷ دیکھو ایسی کوئی رائے زنی درباب ہندو اور تھیین ہر کیوں کے ترجمہ رائے ایسی ایک سو ساٹھی جلد سوم

اس بیان کے کہ خاندان جادو کی حکومت وسط ایشیا میں تھی اور یہ کہ وہ منگام ترقی اسلام پھر ہندوستان میں وہ وہاں سے خارج ہو کر آگئے تھے حاصل کر سکتا ہے بیان عجیب مشہورہ ان کی جنگ کا ساتھ بادشاہان متفقہ سپا اور بیکٹریا کے کلیتہ دروغ معلوم ہوتا اگر شہادت اس امر کی موجود نہ ہوتی کہ بادشاہانیٹی اوکس اعظم اس علاقہ میں ایک راجہ اندو شہک کے ماتہ سے قتل ہوا تھا اور اس راجہ کو مورخین یونان نے ساتھ نام سوفوگاسینا کے مذکور کیا ہے غالباً یہ نام مشترکہ سوبا ہوا اور اس کے بنیو گج کا ہے (شاید اس میں لفظ سینا ایزاد کیا گیا ہے) اور یہ دونوں راجہ غزنی کے تھے جنگی جنگ ساتھ بادشاہ بیکٹریا یعنی خراسان کے ہوتی تھی *

ملک سیستان (جو ملک سر دیر ہے) اور اس کے دونوں جانب کے درہ بین زمانہ سلف میں ایک اور فرع خاندان جادو کی آباد تھی کیونکہ خاندان سندھانا اولاد ساما کے ہیں (جو مانند جادو کے نام بزرگ سے خاندان کا نام ہو گیا تھا) جسکو یونان والہ سابس کہتے تھے اور جسکی اولاد میں سے ایک شخص نے سکندرا کا مقابلہ بیج عبور کرنے دریا سے سندھ کے کیا تھا اس خاندان کا دارالریاستہ ضمانیکا کوٹ یا سامانگری تھا جو اب تک نیچے دریا سے سندھ کے موجود ہے اور یونانی جسکو خراب کر کے سیناگر کہتے ہیں *

یہ خیال نہایت دلچسپ ہے کہ چغتائی اولاد جادو سے ہیں اسلئے باپ بزرگ رانایان میوٹرنے وسط ہند کا ملک ترک کر کے اور اپنی اولاد چھوڑ میں قائم کر کے اب خراسان کو چلا گیا ان سب باتوں سے ثابت ہے کہ مذہب ہندو اور مقامات بعیدہ میں جاری تھا اور آمدورفت درمیان وسط ایشیا اور ہند میں

۱۷ مسرولس صاحب کو نام پانڈو کاچ تولومی صاحب کو جغرافیہ کو نگہداریا میں دریافت ہوا ہے اور حسب بیان اس کی پہلی شہرت مشہور نام سری ہے یہ شامل کرتا ہے مارویار کو اور اردشالی کو جان پانڈو اور ہرکلی کے بیٹے خاندان ہری آئے تھے جب وہ ہندوستان سے جلائے وطن کیے گئے تھے اگر ان مقامات بعیدہ میں تلاش قدیم تحریرات کندہ کی کیا ہے تو ہم اب بھی وقت یعنی زمانہ کے زینہ پر چڑھ سکتے ہیں یعنی دریافت کر سکتے ہیں کیا وہ ہمیری زبان ظاہر کرتی ہے جو دروازہ سرحد پر تحریر ہے (اسکا حال ابن ہیکل اوسلی صفحہ ۲۰۴ میں درج ہے) مرگنٹاک اور مسافر اولو لغزم یعنی مشرہون کی نے اوسوقت میں جب وہ آمادہ مسافرت ٹرنس اوکسیانا کا تہا بہت اس تحقیقات طلب چوڑے ہیں بودھت کی تحریرات کندہ اور فاربا سے واقعہ بیان جس میں تحریرات کندہ ہیں بہت کارآمد ہیں اور ہیکو کو شبہ اس میں نہیں ہے اگر تحقیقات ان کی کیا ہے تو وہ اسی قسم کی تحریرات ہونگی جو ہند میں ان مقامات میں کندہ ہیں جو پانڈو کی مشہور ہیں *

بلا مزاحمت ہوتی تھی اب بھی بہت امور تحقیقات طلب ہیں علاقہ ٹرنس اوکسیا یعنی آئروے وریاے اوکسیا تا
 اوسک پنجاب کے جان ہماری رسائی ہو سکتی ہے باقی ہیں اور تلاش کنندہ کو معاوضہ کلام انہیں حاصل
 ہو سکتا ہے یعنی سالباہن پورکیل نگری ہر اکوہ جہ یعنی جاو کا دانگ یا شاید میوسی فیلیا سات شہراج کے
 مگر ان سب سے زیادہ تر دارالریاستہ ٹیکسا سٹنر کی ہے ہکوا امید ہے کہ اس زمانہ مستعدی میں ان امور کا لحاظ
 رہیگا اور ہم وعدہ کرتے ہیں تلاش کنندہ کو اس سے مختلف معاوضہ دستیاب ہوگا جو تلاش کنندگان جالا
 پیشین کو ملک افریقہ میں حاصل ہوا ہے کیونکہ اس ملک میں وہ اون مقامات میں جا یگا جان مل علم ہنر کا
 مخزن تھا اور اس ضرب المثل کو جواب بھی انسان صحیح جانتے ہیں غلط کر دیاگا +

باب دوم

راوکیہر مہر خلیفہ ولید - اوسکی اولاد رئیس خاندانہا ہوتی کیر نے اول اپنی فتوحات میدان میں کین +
 قتل اوسکا - گدی نشینی تنو - اوسکی فوج کشی اوپر براہ اور لانگا کے - تنوت کا محاصرہ کرنا راجہ پتا کی -
 اوسکی شکست - راوتنوت کی شاوی ساتھ دختر رئیس ہوتا - اوسکی اولاد - تنو کا خزانہ مدفون پانا -
 تعمیر قلعہ بچوت - مرگ تنو - گدی نشینی بچے رائے - اوسکی فوج کشی اوپر قوم براہ کے جو شریک قوم لانگا
 واسطے فوج کشی اوپر راجہ ہٹی کے ہوتی تھی قبل تقریب بچے رائے اور اوسکے رشتہ داران کے -
 دیوراج کا محفوظ رہنا بندہ ایک برہمن کے - تنوت پر قبضہ کرنا - قتل باشندگان - دیوراج کا
 اپنی والدہ سے ملنا بمقام بوتابان - تعمیر دیوراول جسر رئیس ہوتا نے فوج کشی کی - دیوراج کا اوسکو
 گرفتار کر کے قتل کرنا - راجہ ہٹی کے پاس ایک جگہ کا آنا - چیلہ ہونا اوسکا - خطاب راجہ دیوراول کا ہونا

ایک جزو میں اوس ایسی جگہ رہنے لگی کے جو دیار تہیں اور دیار کوس کے ساتھ جگہ تھے اس خیال سے ظم انداز کیا کہ وہ ملک
 اوس موضع کے ہیں جان بیان تعمیرات دیوہی راجپوت کا ہوا اور جہیں مشاہدات اس قوم کے جنگ آوران کے حاکم کی ساتھ سکھ سکھ دیوہی
 جنگ آوران کے ہے ہاں خیال خاص کر اوس تعمیر عجیب کی طرف راجہ ہوا جسکو فوج صاحب نے دریافت کیا اور جو نام تو رہا نکلیا نام مشہور
 بنے اہل خیال کیا تھا (تجربہ لایا) ایک سو ساٹھ جلاوطن (تجربہ ۱۳۰۳) کہ اوس قوم کی تعمیر ہوگی شہر کے طور پر ہوتی ہیں مگر جہاں ہر شے کر دیکھ کر
 حیران کہہ دیا کہ یہاں اوس مقام پر ہے جان شہر جو سینکڑوں سال قبل تھا جس نے مندر کا خیال ترک کر کے اسے کھنڈ کا بنایا ہے
 اوسکے نام کیا ہے جو چٹن نام اسے ملے گا تھا اور ہر کو بہت پریشتر اوس سے دریافت ہوا تھا جب وہاں صاحب نے اوسکو
 کندہ کرایا تھا اب صاحب مصروف کے توجہ تحقیقات کے ہم شائق ہیں +

دیوراج کا قتل قوم لائکا جنھوں نے اوسکی اطاعت منظور کی۔ بیان قوم لائکا۔ دیوراج کا فتح لودروا کا کرنا جو دارالریاستہ راجپوتان لودرا کا تھا۔ راجہ دہار سے معاوضہ ایک گستاخی کا لینا۔ عجیب حالات رسوم غریبی۔ فوج کشی اوپر دہار کے۔ واپس آنا چ لودروا کے۔ تالاب بنانا بمقام کہداں۔ قتل اول موند کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا بدلا اپنے والد کے قتل کا لینا۔ اوسکے فرزند بچہ راکی شادی ساتھ دختر بکسین پٹن انہل دارا والد کے۔ ہمعصر محمود غزنوی۔ گرفتار کرنا ایک قافلہ تجاران اسپ۔ پاموہٹی کا فتح کرنا مقام لوگل کا قوم جوہیا سے۔ دوسراچ پسر بچہ راکی فوج کشی اوپر قوم کہچی کے۔ مع اپنے تین برادران کے علاقہ کھرمین جانا وہاں شادی کرنا ساتھ افسر رئیس گہلوت کے۔ مطابقت عہد۔ مرگ بچہ را۔ گدی نشینی دوسراچ۔ فوج کشی سودا راجہ ہیر۔ اسکے عہد میں دریا سے ساگر صحرا میں بہنا موقوف ہوا۔ قتل سابق پسران دوسراچ۔ منجملہ اسکے پسر خرو لائکا بچہ را سے نامی کا شادی کرنا ساتھ دختر سدہ راج لائکی راجہ انہل دارا دیگر پسران دوسراچ جیل و بچہ را سے۔ ہوج دیو پسر لائکا بچہ را سے کا رئیس لودروا ہونا بعد فات دوسراچ جیل کی سرکشی بخلاف اپنے برادر زادہ ہوج دیو کے۔ استغلاب اعانت سلطان غورزی سے۔ اوس سے جا کر بمقام اور ملاقات کرنا۔ قسم درباب موافقت ساتھ سلطان کے۔ اعانت حاصل کرتی واسطے اخراج ہوج دیو کے۔ لودروا پر حملہ ہونا اور اوسکا لوٹا جانا۔ قتل ہوج دیو جیل کا راول ہونا ہٹی کا۔ لودروا کو نظر اسکے چوڑ دنیا کہ اوپر حملہ آسان تھا۔ دوسری جگہ دارالریاستہ تجویر کرنا۔ تحریرات پیشین کوئی نسبت برہم کرکند کے۔ بنائے جیل۔ مرگ جیل۔ گدی نشینی سالباہن دوم *

جہاں تاریخین مختلف حالات کی باب سابق میں درج ہیں اونکی صداقت مشتبہ ہو مگر ہم نے آخر کار ہٹی کے راجگان کے حالات کی نسبت ایک بنیاد مستحکم دریافت کی ہے ہم ان تاریخوں کو غیر معتبر تصور کر سکتے ہیں یعنی سمت ۳۰۰۸ جو دہشیر کے درباب فتح جادون راجہ غرنی اوپر بادشاہان روم و خراسان کے اور سمت ۴۰۰۸ درباب اخراج سالباہن اور اوسکے جادوئ کے زابلستان سے اور اونکی آبادی پنج بٹ کے مگر

۱۰ شاہ بابا نے رخصتا چھین تحریر کرتا ہے کہ باشندگان ب علاقہ ہندوستان مغربی دریا سے سندھ کو بنام خراسان کہتے تھے *

۱۱ باوجود گذر گیارہ سو سال کے جیسے ہٹی پنجاب سے خارج ہوئے ہیں اور باد صفت تبدیل ہوئے عقائد اور زبان اور مذہب کے جب سے

سالباہن آدس ملک کو ترک کیا تھا اب تک وہاں کے خزانہ سے پیدا ہے کہ ہٹی وہاں رہتے تھے دیکھو نقش جیل کا نقشہ اوس سے معلوم ہوگا کہ لیکھا

مقام ہٹی بیٹیا یا ہٹی کا چک اوس مقام پر ہے جہاں سالباہن پور کی جگہ تھی *

در باب اونکی آبادی پنج صحرا کے اور بنادانے تنوت اونکی دار الحکومت اولین کے جو سمت ۸۰ (آٹھ سو) مین
 وچ ہے اونکی مطابقت ہر ایک حال حکومت مابعد سے ہوتی ہے *

کیروہ نام ہے جسکی تعظیم مجید چ تواریخ خاندان ہٹی کے ہوتی ہے اور جسکی کار فرمائی ابھی تحریر ہو چکی ہے
 مہر خلیفہ ولید کا ہوگا جسکی فوج اول مرتبہ میدان ہند میں گئی تھی اور جسکے مقام فتح اول اور اصل مقام
 قیام اردور دارالریاستہ سندھ بالا تھا *

کیروہ کے پانچ فرزند تھے یعنی تنو اتنی رائے چتر کا فریو تھائم یہ سب صاحب اولاد ہوئے اور رئیس
 علیحدہ علیحدہ خاندان کے جنکے نام سے اسکا خاندان مشہور ہو اسب بھائی خوش نصیب تھے انہوں نے
 علاقہ چتر راجپوتوں کا فتح کیا (یہ قوم اب معدوم ہے) مگر ان راجپوتوں نے عوض کیروہ سے لیا یعنی
 وہ شکار میں تھا کہ انھوں نے اس پر حملہ کر کے اسکو قتل کیا *

تنو کی نشین ہوا اسنے علاقہ برٹا اور علاقہ لنگا ہا ملتان والوں کا تباہ اور برباد کر دیا مگر حسیہ
 مع لنگا ہا بیٹانوں کے جو خود اور چار آئینہ اور زرہ آہنی وغیرہ سے آراستہ تھے اور مردمان وادی ویرہی

۱۰ اگرچہ ہم علامت ترجمہ کی قلم انداز کرتے ہیں مگر خیال کرنا چاہیے کہ یہ اصل کا ترجمہ صحیح ہے *

۱۱ اتنی رائے کے پانچ فرزند تھے سونا سہی جیوا چاکو جو اونکی اولاد عام نام اتنی رائے سے مشہور ہیں اس سب سے
 اون کا فرقہ زیادہ از حد ہو گیا ہے اور انکے بھاٹ لوگوں کی ہوشیاری دیکھا ہے کہ اون کے بزرگوں کو جدا جدا رکبین تاکہ
 ایک ہی بزرگ کے خاندان میں شادی باہم نہ ہو جائے یہ بیان گو قابل تحریر نہ تھا مگر چونکہ اون کے حالات کی صداقت
 اس سے ہوتی ہے لہذا صریح ہوا *

۱۲ انڈو شہک لوگ نام حیوانات سے مشہور ہوتے تھے مثلاً براہیئے خوک لوٹری یعنی شغال تکشک یعنی سانپا شویا ایسے یعنی سپ *
 ۱۳ یہ لنگا ہا بیٹان دراصل سولانکی راجپوت جو منجھ چار اقوام گنی گیل کے تھے غالباً یہ لوگ بمقام لنگان جو بجا بن غرب دریا سے سندھ
 واقع ہے سکونت پذیر تھے یہ دریافت ہونا نہایت عجیب و غریب کن ہی ہے کہ سولانکی کو تراچاج اپنا ملک کو کوٹ بتلاتے ہیں اور
 لفظ پٹان اونکو کیسلیج اونکے ہندو ہونے سے متشنے نہیں کر سکتا *

۱۴ بابر نے اپنے سوانحہ عمری میں ہر ایک قوم کا نام جو ابکو ہندوستان جانے میں ملی وچ کیا ہے اور اونکی تحریر سب اقوام کی صداقت
 تواریخ قدیم ہٹی کی کرتی ہے مگر اسنے کہیں ذکر قوم وادی کا نہیں کیا ہے *

۱۵ اس نام کا پہلا وچ کرنا بہت ضرور اون لوگوں کے واسطے ہے جنہوں نے کتاب بھٹون میں اون کی تواریخ قدیم ملاحظہ کی ہیں

اور کھوکرا اور منغل اور جوہیا اور جو اور سید لیکر واسطے حملہ کرنے اور پر جا دو کے روانہ ہوا یہ سب سوار تھے اور شمار میں دس ہزار تھے یہ سب علاقہ برامین پہونچے اور وہاں قیام کیا سب برابا شریک اور نیک ہو گئے تنو نے بھی اپنی برادری کے لوگ لینے مقوم جمع کیے اور آما وہ مقابلہ ہوا چار روز تک اونے تحفظ قلعہ کا کیا برورنچم راوند کورنے حکم دیا کہ دروازہ قلعہ کھول دے جائیں اور اپنے فرزند بچے راے کو ہمراہ لیکر شمشیر بدست باہر آیا اور محاصرین پر حملہ آور ہوا اول قوم برابا رو بفرار لائی بعد ازاں سب فوج اسور نے ادنیٰ پیروی کی فتحیاب راوند نے مال نیا جوا و سکومیدان جنگ میں ملا اپنے قبضہ میں کیا اور وہ اسکو مقام منوت میں لایا فوراً جب فوج ملتان اور لنگاہا کی شکست نصیب ہو کر مفرور ہوئی نارجیل شادی منجانب جیورئیس ہوتا ہوتا بن والہ کے آیا اور ایک عہد نامہ مشارکت بمقابلہ راجہ ملتان فیما بین منعقد ہوا +

تنو کے پانچ فرزند تھے بچے راے مکور جی تنگ الن اور راکھو سپر و می مکور کا فرزند سیپاہ تھا اسکے دو فرزند تھے مہولا اور دکا واس و کا وے ایک تالاب کندہ کرایا تھا اور اپنے نام سے مشہور کیا

بہاٹ کہی قوم کے اصل سکونت ادنیٰ بجانب شمال بتاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ سب سندھ گر جو ایک درآہ پنجاب میں ہوا دکھاتا +
 ۱۷۰۰ کو کرنا لبادہ اصل لنگر ہیں با برہی ذکر قوم لنگر کا کرتا ہے یہ ایک قوم عجیب ہے اور ایک ذکر طریق مثل تہا لگ گونے ہیں +
 ۱۷۰۰ نسبت جوا در جوہیا کے ہننے ابھی تحریر کیا ہے کہ وہ لوگ باشندہ محدود کا وانگ کے ہیں جسکو بارنام کوہ جد مذکور کرتا ہے اور جو
 کنارہ دریا سے بہتہ پر واقع ہے مقام ہیرا کا بیچ کتاب مہور نیل میں اور ۲۲ ڈگری شمال اور ۲۲ ڈگری دس دقیقہ مشرق کے
 درج ہے اور نقش صاحب ۲۲ ڈگری دس دقیقہ کے لکھتے ہیں مگر ایک ڈگری زیادہ یعنی ۲۳ ڈگری ۱۵ دقیقہ مشرق کے
 تحریر کرتے ہیں یہ مقام جو اویاسیچ تواریخ ہنسی کے مذکور ہے کہ مقام قیام اڈکا تھا جب ہ ہندوستان سے خارج ہو کر وسط ایشیا
 میں گئے تھے با بر نے بھی اسکا خاص مقام اپنی کتاب میں اوس موقع پر درج کیا ہے جب اوسے حملہ اڈپر کو ہی اقوام جت و گوہر
 و لنگر و حیر و متھل کشمیر کے کیا تھا اور اوسے باگی لنگر کو مقام ہیرا سے جوا در کنارہ دریا سے بہتہ متصل خاکورک کوتری واقع مکر کے
 واقع ہے خارج کیا تھا عایشہ کرنے والا اسکا راے زنی کرتا ہے کہ یہ اوریت بامیان غالباً بودہ مذہب کے تھے با بر نے اچت لوگوں کو
 حاکم سیالکوٹ کا بھی پایا تھا یعنی اوسے عہد میں جت حاکم سیالکوٹ کے تھے غالباً یہ وہی ساہیوہو جکا ذکر جلد اول میں آیا ہے اور جو بارہ صدی میں
 راجہ پٹن نے ایک راجہ جت سے فتح کیا تھا اور گمان ہے کہ یہ وہی ساہیوہو پور ہے جسکو فرور جاد و راجہ غنی نے تعمیر کیا تھا +

۱۷۰۰ برتائن غالباً لفظ بن سے ہے جو زبان ہندی میں جگل کو کہتے ہیں یعنی جگل ہوتا +

اسکی اولاد تجارتی ہوئی (سوتر) اویاج تک مشہور بنام مکور سوتر کے ہیں *
 پیر سومی جی تنک کے دو فرزند تھے رتن سی اور چوہ رتن سی نے رمت شہر ویران ٹھیکہ پر کی کی اور
 چوہر کے بھی دو فرزند تھے کولا اور گریاج اونھوں نے شہر کولا شہر اور گریاج سر تعمیر کیے *
 پس چارمی الن کے چار فرزند تھے دیوسی ترپال بہاؤنی اور راکھو اولاد دیوسی کی باری یعنی ساربان ہوئی
 اور اولاد راکھو کی دکانداران یعنی بقال ہوئی اور اب شامل قوم اور سوال ہیں *
 تنو کو بوساطت بھاسنی دیہی کے ایک خزانہ مخفی دستیاب ہوا اوسنے ایک قلعہ تعمیر کیا اور نام اوسکا اسی
 دیہی کے نام پر بھینوت رکھا (دیکھو نقشہ) اور اس قلعہ میں اوسنے دیہی کی مورت باہ گسرنی اکھن ہودی
 تیرس کورونہی پختہ رسمت ۸۱۳ میں (ششع) استہاپت یعنی قائم کی اور اسی سال حکمرانی کر کے
 اوسنے وفات پائی *

سمت ۸۷۰ (ششع) میں سبجے رائے اسکی جگہ گدی نشین ہوا اوسنے شروع حکومت گویانیکا دور
 یعنی فوج کشی سے بمقابلہ اپنے قدیم دشمن قوم براہ کے کی اور اوسکو شکست دیکر تاخت اور تاراج کیا
 سمت ۸۹۲ میں اوسکو ایک لڑکا رانی بوتاسے پیدا ہوا اوسکا نام دیوراج رکھا ایک مرتبہ پھر اقوام
 براہ اور لانگا واسطے فوج کشی اوپر راجہ بٹی کے متفق ہوئی مگر اونکو شکست نصیب ہوئی اور وہ
 روہنار لائے جب اونکو یہ دریافت ہوا کہ وہ مقابلہ اور جنگ سے سربرہن ہیں ہوتے اونھوں نے
 رجوع بدغا کیا اور پیغام بھیجا کہ اس عداوت قدیمی کے رفع کرے کو رئیس براہ اپنی دختر سبجے را کو دیتا *

۱۰ اولاد غیر منکوہ ہرگز اس خرابی کو درمیان راجپوتوں کے رفع نہیں کر سکتی ہر قسم کو اہل فرقہ ہند میں ہم اولاد غیر منکوہ راجگان کہتے ہیں *
 ۱۱ یہ شہر اور تالاب مشہور ہیں مگر بیکانیر کے قبضہ میں ہیں دیکھو نقشہ *

۱۲ قوم اور سوال چوراسی اقوام تجارت پیشہ ہند میں سب زیادہ تر متمول اور کثرت سے ہیں مشہور ہے کہ ایک لاکھ گھرانے ہیں یہ لوگ اور سوال
 اسوجہ سے کہلاتے ہیں کہ وہ اول شہر اسی میں آباد ہوئے تھے وہ سب صحیح النسل راجپوت کی اولاد ہیں مگر ایک فرقہ کے نہیں ہیں خصوصاً پوار
 سوال کی اور بٹی اقوام سے ہیں سب مذہب جین رکھتے ہیں اور یہ ایک امر متعجب کا گو کہ مشہور ہے کہ اوس مذہب کے گورو جو ماناں شہر اسی
 پیدا ہوں جا جان دولت مند اور تجارتان اس ملک کے جو کل ہندوستان میں موجود ہیں ایک نام مارواری مشہور ہیں اور یہ نام غلطی سے ہندوگان
 ملک جوہر لوکا تصور ہوتا ہے گو درحقیقت وہ نام باشندگان صحرا کا ہے تعجب یہ ہے کہ دولت جملہ ہند کی اس ملک میں جمع ہو جو نسبت اور ملکوں کے
 نتیجہ ہے یعنی پیداوار زمین اوس میں نہیں ہوتی *

اسپر بھی جان گئے اور بچے راسے اور اسکے آٹھ سو رشتہ دار اور مقوم قتل کیے گئے دیوراج بہاگ کر
 پروہت کے گھر میں گیا (شاید وہ پروہت براہ کا تھا) وہاں بھی اس کا تعاقب ہوا جب کوئی امید تحفظ
 جان کی وہاں بھی باقی نہیں رہی تو برہمن مذکور نے زنا راجہ صغرن کے گلے میں ڈال دیا اور اس غرض سے
 کہ تعاقب کرنے والوں کو اون کی غلطی کا اطمینان کرے کہ جسکی وہ تلاش کرتے ہیں وہ نہیں ہے برہمن اپنے
 رو برو اسکے ساتھ ایک طرف میں کھانا کھانے بیٹھا شہر تنوت کا خاصہ کر کے فتح کیا اور قریب ہر ایک
 شخص جو اس میں تھا اسکو اونھوں نے قتل کیا پس عرصہ قلیل کے واسطے نام مہٹی کا معدوم ہو گیا +
 دیوراج مدت تک ملک براہ میں مخفی رہا مگر آخر کار جرات کو کام کر کے وہ وہاں سے نکل کر مقام
 بوتامین جو اس کے والد کا شہر تھا آیا اسکو نہایت خوشی حاصل ہوئی جب اس نے دیکھا کہ اسکی والدہ
 قتل تنوت سے محفوظ رہ کر وہاں موجود ہے اسکی والدہ اپنے فزند کا منہ دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور
 اس کے سر پر سے نمک اوتا کر پانی میں ڈالا اور یہ کہا کہ تیرے دشمن اسیطج گل جابمین دیوراج نے ایسی
 زیت محتاجی سے تنگ آکر درخواست ایک دیہہ کی کرتی حسب درخواست اس کے وعدہ منجانب رئیس ہوا
 کہ ایک موضع اسکو دیا جائے گا مگر رشتہ داران رئیس بتائے رئیس کو مخوف اس فعل سے کیا اور اس نے
 اپنے وعدہ کو ستر کر کے یہ کہا کہ وہ اسکو اس قدر زمین دے گا جس قدر وہ ایک چرسہ لینے کھال
 کا ویش کے تسمہ سے محصور کر کے اوز زمین بھی اسکو عین صحرائین دے اس امر میں وہ شکر گزار لگیا
 نامے مہار کا تھا جس نے قلعہ بھٹی تعمیر کیا تھا دیوراج نے فوراً تعمیر ایک قلعہ کی شروع کی بتی ماگہ سودی غچی

سے یہ قریب چوبیس بیٹی نے واسطے حاصل کرنے زمین بابر تعمیر قلعہ عمل میں لایا اور مالک ہند میں اور جو فاصلہ مجیدہ پر واقع ہیں اول
 ملکوں میں بھی غیر معلوم تھا بھٹی کی اصل ہی اسیطج ہے یعنی بھٹیا یا تقسیم ہوتا چرسہ کا وچر تسمہ کلکتہ کا ہی اسی بیج پر ہے بلکہ اسکو کمال گٹھانی
 کا ناکمال کا کہنا چاہیے نسبت برسا کے جو قلعہ کا تیج کے شہر میں ہے یہی بیان ہے اگر کہ نسبت درمیان قدیم زبان پالی جو ہند میں تھی
 اور زبان پونک تیشین میں (جیسا اسکے بادشاہوں کے نام اور انکا اشتراک ساتھ لفظ بال کے پیدا کرتا ہے) موجود ہوا اور حروف بے
 وچے پونک اور سنکرت میں قریب الیبت ہیں تو برسا چرسا ہو سکتا ہے اور جو افریقہ میں مارٹینیا ہے وہ ہند کا ماروتھان ہو سکتا
 اسیطج شہر مور کو بھی ماروکا ہو سکتا ہے یعنی متعلق مارو صحرا ہند اور غالباً اصل شہر وکی جابریان میں ہے یہی مارو ہوا و نام
 مور کا بھی اسیطج اصل میں ماری ہو جو نام باشندگان ماروکا ہے اور نام صحرائی ہمارے ہند کے صحرائے لوگوں کا اور انکا پیشہ
 موافق صحرائیان عرب کے ہے اسی طور پر شاہان گڈریا مارٹینیا کے ہمارے پالی یعنی گڈریا را جھان ماروتھان کے ہو سکتے ہیں

روز و شبہ کو کہہ پختہ سمت ۹۰۹ اور نام او کا اپنے نام پر دیو گدہ یا دیو راول رکھا *

صحراے کلان واقع افریقہ اور یہ فلٹا یا پالی شاہان باربری اور مصر کے کون ہیں یہ خوب معلوم ہے کہ قوم بربر جو ہسپانیہ میں جلیں
میں اور کنارہ جنوبی بحر سرخ یعنی ریڈ سی پر سکونت گزین تھے وہ شمالی کنارہ دریائے مذکور کی طرف چلے گئے اور وہاں جاکر صرف
وہاں اور کوہ اٹلس پر آباد نہیں ہوئے بلکہ اپنی قوم کو صحراے کلان میں قائم اور آباد کیا ان آیاد کنندگان کے نام سے وہ باربری
کہلانے لگا بعد سلیمان اور اسکے معمر شاہک سے آمد و رفت دو شانہ فیما بین شرقی سرحد افریقہ اور ہندوستان میں جاری تھی
اور چہنہ ابھی یہ رائے زنی کی ہے کہ لٹکا جو رائٹر ہندوستان کی ہے وہ اسی کنارہ اتھو بیا اور ہسپانیہ کے ہوگی اور جو اچھے مورخ ہیں
وہ بیان کرتے ہیں کہ مصر میں جوت پرستش کے ہیں وہ انکو ملک سبق الذکر سے دستیاب ہوئے تھے اور نیز طریق پرستش لنگم
حسب بیان بروس صاحب بربر گڈریا کو کہتے ہیں کیونکہ زبان ہند میں بزنام بکری کا ہے تو بربر ضرور گڈریا ہوا پس بربر اور پالی مترادف ہو
یہ بیان بھی ہوا ہے کہ یہ قوم ان حدود افریقہ میں ہند سے آکر بیچ عہد القحوف کے آباد ہوئی تھی اور وہ راجگان یکسو یعنی گڈریا تھے
جنہوں نے مصر فتح کی تھی اب چاہیے کہ تقابل قدیم تعمیرات ویران واقع ہسپانیہ اور اتھو بیا کا ساتھ ویران تعمیرات قدیم ہند کے کیا جائے
یہ بیان ہو چکا ہے اور قرین صدق معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر میناروں کی از روئے نجوم کے ہے ہندوستان میں جو مذہب کے گوشوں پر
تعمیر ہوتی ہے وہ میناروں کی طرح ہوتی ہے اگر تواریخ بربر جو آئندہ آویگی یہ حال مخفی ظاہر کوئے کہ وہ کب آکر ہسپانیہ میں آباد ہوئے
تو ایک امر عظیم حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ہائے مذکور کے غار ہائے معبد کی تلاش کی جائے تو جو کندہ حروف ادن میں ہونگے اون سے
اونکی مناسبت ساتھ قدیم پالی مشرق کے ظاہر ہوگی یہ رائے تجربہ سے حاصل ہوئی ہے کہ کچھ حروف کندہ جو صحراے کلان میں قوم
تارک سے دستیاب ہوئے ہیں وہ مشابہت حروف پونک کی ساتھ اور اون حروف کے ساتھ جو غیر مستقل ہیں مگر انڈو شہک کے
سکہ جات اور معبد میں کندہ ہیں رکھتے ہیں یہ مقامات جو فاصلہ بعیدہ پر ایک دوسرے سے واقع ہیں اگر کوئی ارادہ کم کرنے فرق تواریخ
دل میں رکھیں تو اسکو ایک روز یہ خوشی حاصل ہوگی کہ اس کے نزدیک بھی الساق درمیان اتھو بیا اور سرشتر یعنی ملک قناب یا سیر یا
ہند کے مستحکم تر قائم ہوگا فرشتہ (جسکا ترجمہ برگ صاحب نے کیا ہے جلد چہارم صفحہ ۴۰۸) اسناد اصلی کی رو سے بیان کرتا ہے کہ باشندگان
سلنڈیب یعنی سرانڈیب سیلون ہمیشہ زمانہ سلف سے کشتیان کنارہ افریقہ پر اور نیز بحر سرخ اور بحر فارس میں بیچتے تھے اور زائران
واسطے درشن کرنے اپنے دیوتاؤں کے کہ اور مصر میں جایا کرتے تھے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ لوگ سیلون سے جو تجارت کرتے تھے
اول ہی یعنی عہد خلیفہ اول میں مذہب صادق میں آگئے تھے یہ سب اس امر کو تصدیق اور ثبوت کرتی ہیں کہ مصر اور ہند میں ہم سوا آمد و رفت تھی
۱۰ مقام دیو راول نقشہ میں موجود ہے اسی مقام میں لفسٹن صاحب نے اپنی آمد و رفت کابل میں قیام کیا تھا اس سے ہم کو مقام علاقہ بٹی کا ظاہر ہوگا
اور جو ثبوت نجومی دے گئے ہیں وہ لوگ جو بٹی تواریخ کو ثبوت یا عدم ثبوت کرتے ہیں انکو مواقع بھی ملتے ہیں *

سب رئیس ہوتے تاکہ اوسکا بیہوشی فرزند وندہ پاس، تعمیر مکان کے ایک تہا تعمیر کرنا ہے۔ اور
ایک فوج بھیجی کہ جا کر اوسکو منہدم کریں دیوراج نے اپنی والدہ کوٹ کلید قلعہ حملہ آوران کے پاس بھیجا
اور پیغام دیا کہ افسران فوج آکر قلعہ کو اپنے قبضہ میں کریں اور وہ انکی عزت اور آبرو کریگا جب سب
سردار جو ایک سو بیس تھے آئے اونکو کہلا بھیجا کہ دس دس آویں اونے کچھ شورہ کرنا ہے جب وہ
دس سردار آئے اونکو قتل کر کے اونکی لاشوں کو دیوار سے باہر پھینک دیا سیطح دس دس سردار آتے
تھے اور قتل ہوتے تھے جب سب سردار آچکے اور قتل ہوئے تو یہ خبر منتشر ہوئی اور فوج بے سردار
و بغیر لائی +

عرصہ قلیل کے بعد راجہ کے پاس اوسکا مربی یعنی وہ جوگی بنے اوسکو درمیان براہ کے بچایا تھا
ملاقات کو آیا اور اوسکو خطاب سدا کا دیا یہ جوگی جسکو فن کشتہ بنانے کا آتا تھا اوسی مکان میں رہتا تھا
جس میں دیوراج کو مقام انیت ہنگام قتل اوسکے والد اور دیگر رشتہ داران کے ملا تھا ایک روز
جوگی مذکور باہر کسی کام کو گیا تھا اور اوسکی جڑا کوٹ رہنے ہوئی وہاں مکان میں رکھی تھی جس میں
ایک رس کوٹپ یعنی طرف جس میں کشتہ پر تھا رکھا تھا اس کشتہ کا ایک قطرہ جو رسا میں تھا دیوراج
خنجر پر جو گرا تو وہ طلائی ہو گیا یہ دیکھ کر دیوراج و دون چیرین یعنی جھولی اور رس کوٹپ لیکر وہاں سے
فراری ہوا اور اسی کشتہ کی وجہ سے اوسکو قوت تعمیر دیو اول کی حاصل ہوئی تھی جوگی اپنے چورے
خوب واقف تھا اور آپ اوسکی ملاقات کو آیا اور اوسنے کہا کہ وہ اوسکو و دون چیرین بختا ہے
بشرطیکہ وہ اوسکا چلیہ یعنی مرید ہو جائے اور بہ ثبوت اپنی اطاعت اور فاداری کے وہ ظاہری
علامات جوگی کی بھی اختیار کرے دیوراج نے اپنی استر ضا ظاہر کی اور پوشاک گیر و سے رنگ کی
زیب تن کی اور موند سے آویزہ گوش کیے اور لنگی گلے میں لٹکائی اور لنگوٹا کسا اور کہہ باتہ میں لیکر
اپنے رشتہ داروں کے مکانوں میں گیا اور ہر مکان پر صدا الگ الگ کی دی اور انہوں نے کہہ اوسکا
طلا اور مردارید سے پر کیا اور اب خطاب راو کا تبدیل کر کے خطاب راو کا اختیار کیا میکا پیشانی پر
لگایا گیا اور یہ وعدہ کر اگر کہ یہ رسوم پشت با پشت تک جاری رکھی جاوینگی بابا تہا یعنی جوگی مذکور خطاب
ہو گیا +

لہ یہ راو اب بھی خطاب راجگان جیلہ کا ہے اور یہ خطاب ایک مرتبہ خاندان میوا کا بھی تھا +

دیوراج نے غزم معاوضہ لینے کا قوم براہ راست کیا اور اونسے بدلا لیا یہاں تک کہ ان کی عورت کے سر چادر تک بھی اوتار لی ہنگام واپسی بمقام دیوراول اونسے تیاری فوج کشی کی اور قوم لنگاہ کے کی اس وقت میں وارث گدی لنگاہ شادی کرنے علی پور میں جاتا تھا مقام مذکور میں دیوراج نے اول پر حملہ کیا اور ایک ہزار آدمی اونسے قتل کیے باقی ماندہ نے اطاعت اوسکی قبول کی قوم لنگاہ بڑے شجاع راجپوت ہیں *

چونکہ قوم لنگاہ یا لنگا اس وقت سے جملہ جنگ ہائے جادو پھٹی ہیں برابر مذکور ہو گئی یعنی اونسے اخراج پنجاب سے تا بہ اونسے قیام پذیر ہونے پر صحرا سے ہند کے تو لازم اور ضرور ہوا کہ ان کی اصلیت اور نسب کا حال بھی رچ کیا جائے۔ یہ صاف تحریر ہے کہ اس وقت میں قوم لنگاہ راجپوت تھے اور دراصل وہ ایک نفع مستخرج خاندان و نسلی یا چاکوں کی ہے جو منجملہ چار گنی گلی کے ہیں اور یہ خیال کرنا بہت کارآمد ہو گا کہ وہ اپنے گوترا چارج میں کثیر ہیں کہ ان کی اول جائے قرار مقام ٹوکوٹ واقع پنجاب ہے یہ امر غالب کہ قبل اوسکے ہو گا بسبب وہ پھر جا کر کوہ آبو پر گئے اور وہاں اونسوں نے عقاید برہمنی اختیار کیے *

سمت ۸۷ (۱۳۱۷ء) سے جب قلعہ تنوت سردار بھٹی نے تعمیر کیا تھا لغایت سمت ۱۵۳ (۱۳۷۲ء) جو ایک عرصہ سات سو تینا لیس سال کا ہوتا ہے ہمیشہ فسادات اور جنگ جلد سرحدی نیماہین قوم بھٹی اور لنگاہ کے جاری رہے اور آخر کار سمت ۱۵۳۰ میں اوس جنگ کے بعد ختم ہوئی جو عہد حکومت راجہ جاجک کے دونوں قوموں میں بغیر داخلت تیسرے کے وقوع میں آئی تھی عرصہ قلیل بعد اسکے بابر نے فتح ہندوستان کیا اور ملتان ایک صوبہ اوسکی سلطنت کا ہوا اور حکومت قوم کی زائل ہوئی فرشتہ ہماری اعانت اس بارہ میں کر کے اس قوم کے کل خاندان کو راجگان ملتان سے تعبیر کرتا ہے منجملہ ان پانچ راجاؤں کے اول راجہ نے اپنی حکومت ششم ہجری (۱۲۷۳ء) میں یعنی تیس سال قبل وفات راول چاک کے شروع کی تھی مسلمان مورخ (حسب مضمون ترجمہ فرشتہ جو برگ صاحب نے کیا ہے جلد چہارم صفحہ ۳۸۸) بیان کرتا ہے کہ جب خضر خان سید بادشاہ دہلی کا ہوا تھا اونسے شیخ یوسف کو اپنی جانب سے صوبہ دار مقرر کر کے ملتان بھیجا تھا اور اوسکی اطاعت سب راجگان نے کی تھی منجملہ ان راجگان کے رائے مہارائیس سیوی سردار قوم لنگاہ تھا جو صوبہ دار مذکور کو

۲۰۰
 رہا کیا دوشہ آیا تھا اور اوشہ اپنی خدمت اور اپنی دختر کو پیشکش اوسکے کیا تھا یہ پیشکش مقبول ہوا
 اور خط کتابت دوامی درمیان سیوا اور ملتان کے جاری رہی جب آخر کار اسے سہرا سے لے کر نپو مطلب کا
 اظہار کیا یعنی پردہ فریب کا اٹھا دیا اوشیخ کو قید کر کے دہلی روانہ کیا اور خود تاج اسٹے سر پر رکھ کر
 بادشاہ ملتان بھنگا قطب الدین ہوا +

فرشتہ رائے سہرا اور اسکی قوم لنگا کو افغان قرار دیتا ہے اور ابوالفضل تحریر کرتا ہے کہ باشندگان
 سیوا قوم لومری ست تھے یہ قوم فی الحقیقت بہت کثرت سے اقوام جٹ میں رہ گئے اور انھوں نے
 بعد اختیار کرنے مذہب اسلام کے آپ کو بنام بلوچ مشہور کیا ہے تو انج بہتی میں قوم لنگا کو ایک
 صفحہ میں بھجان اور دوسرے میں راجپوت لکھا ہے اور یہ بالکل مناسبت رکھتے ہیں کیونکہ کسی طرح
 یہ پایا نہیں جاتا کہ بھجان یا افغان اوس زمانہ سلف کے اور نیز زمانہ حکومت رائے سہرا کے
 اہل اسلام سے تھی خطاب رائے کا دلیل کافی اس امر کا ہے کہ وہ اس وقت میں بھی ہندو تھے
 شرافتیں صاحب اس قبیل میں غیہ معتبر تصور کرتے ہیں کہ افغان نسل یہودی سے ہیں اور کوئی لفظ
 زبان یہودی کا بیچ زبان پشتو جو زبان اس قوم کی ہے پایا نہیں جاتا بلکہ وہ کچھ مناسبت ساتھ
 زبان زندا اور سنسکرت کے رکھتی ہے ہم پھر اعدا وہ اپنے اوس یقین کا کرتے ہیں کہ اصل نغانی
 جادو سے ہے اور لفظ جادو یا جادو تبدیل لفظ یہودی میں ہو گیا ہے ابھی یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ
 یہ جادو جٹ یا یوٹی ہیں یا نہیں ہیں +

بجانب جنوب دیوراول پور راجپوت رہتے ہیں اونکی دارالریاست مقام پورولہ ہے یہ بہت کلان
 شہر ہے اور اوسکے بارہ دروازے ہیں خاندان پرہت یعنی گرو ناراض ہو کر دیوراج کی سر جگہ
 اور مرغیب دی کہ وہ اوسکے قدیم مالکان کو علاقے سے خارج کر دے شادی زبھان نئیں کو در
 تجویز ہو کر منظور کرانی گئی اور دیوراج بسرداری بارہ ہزار سواران جدیدہ روانہ ہو کر واکا ہوا جب دولت نزدیک شہر
 پہونچا تو دروازے شہر کے کھل دیے گئے اور جب وہ مع اپنی مہارہیوں کو داخل ہوا دیوراج تو اسکی قتل شروع کیا
 اور قابض اور مالک ہو کر واکا ہو گیا اوسنے شادی ساتھ دختر رئیس کے کی اور ایک دست فوج قلعہ داری
 لے حکومتانہی اس امر کی نہیں ہوئی کہ در راجپوت کس کل کو ہیں غالباً وہ قوم پرہیا پورہ میں جو ایک وقت میں قابض تمام مہارہیوں کے تھے
 ظاہر ہوگا کہ پور وادار ریاست بھی کا اس وقت تک رہا جب تک انھوں نے اپنی جدید دارالریاست جیسلیہ کو نہ کیا اور وہ مقام بہت قدیم ہوگا بالکل

لودرو امین چھپر کر آپ دیوراؤل مین واپس آیا دیوراج اب سردار چھپن ہزار سوار اور لاکھ شتر کا ہو گیا تھا۔
 اس عرصہ مین ایک تجار دیوراؤل کا جس کرن نامی جو دہار انگری کو گیا تھا اور وہاں برج بھان پو
 راجہ شہر مذکور نے اوسکو گرفتار کیا تھا اور روپیہ اوس سے لیکر اوسکو رہائی دی تھی آیا اور اوسے نشان
 رنجیر محبس کا اپنے جسم پر اپنے راجہ کو دکھایا راجہ دیکھ کر نہایت خفا ہوا کہ اوسکی رعیت کی سحیر متی ہوئی اور
 قسم کھائی کہ جب تک معاوضہ اس سحیر متی کا نہیں لیا اوسوقت تک وہ پانی نہیں پیے گا مگر اوسکو یہ خیال
 نہیں کہ آیا کہ کس قدر فاصلہ اوسکے اور اوسکے دشمن کے درمیان مین ہے الغرض اس قسم کے تحفظ کے واسطے
 اونھوں نے ایک دہار پٹی کی بنائی اور تجنیر کی کہ اس دہار پر فوج کشی کر کے اپنے غصے کو کم کرے مگر اوسکی
 فوج مین قوم پوار بھی تھی اونھوں نے یہ تجنیر کی کہ اوسکی دارالریاستہ کی نقل جو نبی ہے وہ کو یا اصل تصور
 کرنا چاہیے پس مناسب کہ اوسکا تحفظ عمل مین آئے اور جب اوسکا راجہ اوسکو برباد کر نیو گیا وہ یہ مثل زبان پر لا

جہان پوار تھان دہار ہی اور دہار تھان پوار

دہار بنا پوار نہیں اور نہیں پوار بنا دہار

یعنی جس جگہ پوار ہو گئے وہاں دہار بھی ہوگی اور جہان دہار ہوگی وہاں پوار ہو گئے کوئی دہار بغیر پوار کے
 نہیں اور نہ پوار بغیر دہار کے کہیں ہوگا۔

بسر کردگی اپنے سرداران تیج سی اور سازنگ نامی کے اونھوں نے نقل دہار کا تحفظ کیا اور
 ایک سو بیس سپاہی قتل ہوئے دیوراج نے اوسکی شجاعت کو پسند کیا اور اوسکی اولاد کی پرورش کی
 اس طرح اپنے قول و قسم کو پورا کر کے وہ بجانب دہار روانہ ہوا اور جسے راستے مین اوسکا مقابلہ کیا
 اوسکو اوسو مغلوب کیا برج بھان نے باخ روز تک تحفظ دہار کا کیا اور اُسے سو سپاہی ساتھ قتل ہوا بعد ازیں دیوراج نے شہر کا

ویرانہ ہو گیا اور اب اوسمیں چند خاندان گذر نیو کر رہتے ہیں اکثر شہر اس صحرا مین باقی بہت مشہور اور نامی تھو مگر اب وہاں مین باعث اسکا
 فسادات مدامی اور ٹیکہ بازی ریک کو جاسجا ہو جاتی ہیں ہیکو ایک پارہ مس دس صدی کا مقام لودرو واسو دستیاب ہوا وہ عہد حکومت بھجراج کا تھا
 اوس پر عورت قوم جن کندنہ تھو اور کچھ مور مین گلی دستیاب ہوئی ہیں اون مین بھی کچھ علامت مذہب جن کی موجود ہیں ان سب سے ظاہر ہوتا ہے
 کہ مذہب عام جن تھا۔

۱۔ یہ بالکل موز کا معلوم ہوتا ہے اور یا نقل نویس نے غلطی سے ایک صفرو دونوں شمار مین زیادہ کر دیا ہے۔

۲۔ دہار یعنی دہار انگری نہایت قدیم دارالریاستہ اس قوم کا ہے جو قوم گنی کل کی اقوام مین سب سے کثیری دیکھو حلال پوار یا پوار جلد اول مین۔

باند کیا اور اپنے سابق شہر مفتوحہ لودرو کو واپس آیا ۔

دیوراج کے دو فرزند تھے موند اور چیدو یہ چیدو جو ایک رانی قوم براہ سے پیدا ہوا تھا پنج فرزند رکھتا تھا اور اسکی اولاد چیدو راجپوت کہلاتی تھی دیوراج نے اکثر تالاب بیچ سنا تھا کہ دال کے جسمین دیوراول واقع کندہ کرائے ایک تنوت میں جسکا نام تنوت سر رکھا اور دوسرا دیونسر اپنے نام پر مشہور کیا ایک روز غریبی ہمارہی لیکر وہ شکار کو گیا ایک گروہ خناراجپوت نے جو قابو میں نہیں تھے اسے جلد کیا اور اسکو اور اس کے چھ بیٹے ہر اسی کو قتل کیا اس راجہ نے پچیس سال حکمرانی کی اس کے رشتہ داران اور محقون نے موسے سر اور بہوت دور کیے ہستنا موند کے ۔

موند گدی نشین ہوا اور اس نے بارہ روز تک جہاں رسوم مہاسے ادا کئے جب اس نے اسٹھ چاہ کے پانی سے جسمین برگ ایک سوانہ درختان مقررہ کی دالی کوئی تھی مہاسے کو پانی دیا تو ایک عورت نیک سیرت نے کافر جلا کر اس کے سر پرست اتارا اور اس کے روبرو بیچ امرت جو جہات اور شیر اور روغن اور شکر اور شہد سے بنتا ہے آگے رکھا اور موتی اور جواہرات اور تیشا ہی اور دھب گیا اور گھما سے الوان اور آمینہ اور ایک عورت باکرہ اور ایک رتہ اور ایک جھنڈا اور گھما سے میلا اور سات قسم کا غذا دیا وہی اور ایک اسپ اور ایک نمٹک (یہ شے معلوم نہیں کیا ہے) اور ایک نرگاہ اور ایک سنگھ اور ایک کنول کا پھول اور ایک ظروف آب اور ایک چور ایک شمشیر ایک بچیا ایک میانہ زرد مٹی اور غذا سے پختہ آگے اس کے موجود کی گئیں بعد ازاں اسکو ایک شیر کی کھال پر بٹھایا جس میں ساتون وپ یعنی قسمت مہند منقش تھے اور پوشاک اسکو جو کیون کی سی پہنائی اور بھوت اس کے جسم پر لگائی اور مندر سے اس کے گوش میں آونیزان کیے گئے اور چور اس کے سر پر بایا گیا اس مہبت سے اسکو دیوراج کی گدی پر بیٹھ گیا اور پروہت اور رئیسوں نے اپنی اپنی پیشکش معمولی پیش کیے بعد ازاں ٹیکا دور بخلاف قاتلان والد کے اس نے کیا اور انہوں نے جمع ہو کر تحفظ اپنا کیا مگر آئہ سواونین کے اس نے قتل کیے راول موند کا ایک فرزند تھا جسکا نام بھرا تھا یہ جب قریب چودہ سال کی عمر کو پہنچا تو بلب سین سولانکی راجہ میں نے نابیل

لے رجوارہ کو ملک میں کچھ عرصہ وفات ایک راجہ کے اور گدی نشینی اور کے وارث کو نہیں ہوتا ہی گویا انہیں کوئی راجہ نہیں مہتا ۔

۱۵ اس سے مطابقت حالات مندرجہ تواریخ ہذا بخوبی ہوتی ہے راجہ بلب سین ٹپن (انہل وارا) والا بعد چندر اس کے جسکو محمود غزنوی نے سال ۱۰۶۷ میں خارج کیا تھا بلب سین جس سال گدی نشین ہوا تھا اسی سال قضا کر گیا اس کے بعد دوبرب

شادی کا اسکے واسطے بھیجا وہ فوراً روانہ ہوئے اور وہاں جا کر اس نے شادی سولانکی رانی کو ساتھ کی اور بعد مرگ اپنے والد کے عرصہ قلیل کے بعد خود بھی مر گیا *

بروز شنبہ ۱۲ ماہ ساون سمت ۱۰۳۵ ہجری گدی نشین ہوا وہی رسوم گدی نشینی عمل میں آئی اول کن چٹھا جوگی نے اسکو راج تلک لگایا اور اسکی پشت پر ماتہ پھیرا اول بھرا کے پانچ فرزند تھے دوسرا سگہ مانی راو انکھو اور مال پیاو یہ سب صاحب اولاد ہوئے اور مورث ایک فرقہ کے تھے *

ایک سو اگر اسپان بمقام لودروامع کاروان اسپ آیا اوس میں ایک گھوڑا ایسی اچھی قوم کا تھا کہ اسکی قیمت ایک لاکھ روپیہ قرار پائی یہ مال ایک بھٹان رئیس کا تھا جو مغرب سندھ کا رہنے والا تھا اس گھوڑے کے لینے کو دوسرا سگہ اور اس کے فرزند انکھو نے ایک گروہ ہمراہ لیکر سندھ سے عبور کر کے غازی خان میں بھٹان کو قتل کیا اور اس کے کاروان کو لے آئے *

سگہ کا ایک فرزند سچا رے نامی تھا اور اسکا فرزند بلا جکے دو فرزند ایک رتن اور دوسرا جگا تھا انہوں نے فوج کشی اور راجہ جگر ناتھ پر بار مندور والہ کے کی اور اس کے پانچ سو شتر چھین کر لے گئے اسکی اولاد سگہ راو راجپوت کہلاتے ہیں *

بانی راو کے دو فرزند پاہو اور ماندن تھے اور پاہو کے بھی دو فرزند ہیرم اور تورا تھے جنکی اولاد کثیر بنام پاہو راجپوت مشہور ہیں اولاد پاہو نے اپنے مقام بہکیم پور سے روانہ ہو کر اراضی یعنی علاقہ جوہیا کو تہا بمقام دیہی چال فتح کیا اور مقام پوکل کو اپنا دارالریاستہ مقرر کیا انہوں نے اوس تہل میں

گدی نشین ہوا اسکا عہد نبی مطابق اوس تحریر کے درج ہے جو پرانا لکھنوی جو (دیکھو ترجمہ اہل لیشی ایک سوساٹھی جلد اول صفحہ ۲۲۳) *
 ۱۰۳۵ یتاریخ سمت ۱۰۳۵ ظاہر غلطی نقل نویس کی معلوم ہوتی ہے پھر انے شادی ساتھ دختر بلب میں نے سمت (۱۰۶) میں کی تھی اور اسے سمت (۱۰۰) میں وفات پائی پس یہ خواہ سمت (۱۰۵) یا سمت (۱۰۶) ہوگا اب یہ ضرور پڑا کہ اسکی صحت کیجائے جو راول بھرا خالفت محمود غزنوی کا تاج اوسے ۳۹۳ ہجری شجاع اور سمت (۱۰۵) یا سمت (۱۰۶) میں فوج کشی اور پربند کے کی تھا سمت میں فرق دس سال کا ہوتا ہے (کوہرک) اگر چہ یہ بیان صحیح ہے تو فقرہ تاریخ فرستہ اس طرح ہونا چاہیے جسکے ترجمہ میں اکثر مترجان کو وقت عائد ہوئی ہے یعنی محمود بمقابلہ بٹھی کروانہ ہوا اور سلطان ہو گئے کہ کہ بمقام ہیرا جو ایک شہر بٹھی کا تھا داروہو مقابل کروڈو صاحب کی جلد اول صفحہ ۲۸۱ کا اور برگ صاحب کی جلد اول صفحہ ۲۸۱ کا *

۱۰۳۵ دیکھو نقشہ یہ ایک مقام منجہ اول مقامات کے ہے جسکا مذکور نفس میں صاحب کے سفر میں ہوا ہے *

اکثر چاہات کندہ کیے جنکا نام اب تک پاہوکا کوٹ ریونیو چاہ یا ہونٹھور ہے +
متصل کہا تو واقع ناگور ضلع ماروار کے ایک شخص جنگ جو قوم کیچی بنام جدر رہتا تھا جسے اکثر غارت گری
تا بدروزہ پوگل کی تھی اور اکثر بے تنگ بستی قتل کیے تھے۔ دوسرا بے ایک قافلہ بدین جیلہ تیار کیا کہ وہ
واسطے غسل گنگا کے جاسے گا اور بنجری مین علاقہ کیچی پر حملہ کیا اور شخص مذکور کو مع اوکو نو سو ہراتی قتل کیا +
دوسرا مع اپنے تین برادران کے علاقہ کھر مین گیا وہاں پر تاپ سنگہ رئیس گھلوٹ رہتا تھا اوسکی دختر
سے اونہون نے شادی کی بیچ علاقہ کھر کے جاوون نے بارش طلا کی کی اور علاقہ مذکور کو متبول کر دیا
جینر مین گھلوٹ مذکور نو بندرہ دیو داری یعنی دختران باکرہ جمع ہر داری عرصہ قلیل کے بعد بلوچوں نے علاقہ کھلا
حملہ کیا ایک جنگ واقع ہوئی جس مین پانچ سو قتل ہوئے اور باقی آرزو دریا فرار ہوئے پھر اس نے وفات پائی +
اور دوسرا جہاہ اسارہ سمت (۱۱۰) گدی نشین ہوا ہیر راجہ سودا نے اوسکے
علاقہ مین تاخت اور تاراج کیا گو دوسرا نے گفتگو بنیادہ اوس سے کی اور قدیم رشتہ داری
اوسکو یاد دلائی اوسنے مقام دھلت مین کوچ کیا اور فتح حاصل کی دوسرا کے دو فرزند تھے جیل
اور بچے راج اور عمر صغیر مین اوسکی ایک اور عزیز زانی راناوت خاندان ہوار سے لگنا بچے راج نام پیدا ہوا
اور اسی کو ہنگام وفات دوسرا عمائد اور اہلکاران ریاست نے گدی نشین کیا قبل از گدی نشینی کے اوسنے
شادی ساتہ دختر سدہ راج جیسنگہ سولانکی والہ کے کی تھی بیچ ادا کر کے رسوم شادی کے جب اوسکی فرزند مین
اوسکی پیشانی پر تلک لگانے لگی اور یہ زبان پر لائی کہ امی میرے فرزند تو دروازہ شمال کا ہو کر ایک سد
در میان ہمارے اور بادشاہ کے ہو جسکی قوت اب ترقی پاتی جاتی ہے رانی مین سے اوسکو ایک فرزند
۱۰ یہ رئیس گھلوٹ اب ہاؤنگر مین جبرلب دریا سے میسی واقع ہے رہتا ہے اوس سے بننے سلسلہ مین ملاقات کی تھی یہ خاندان کدوہر
قریب ایک سو برس بعد اس وقت سے آیا تھا موجب کو اندر موجدہ بیچ خاندان راوند گور کے یہ حال معلوم ہوا اور ہکو شروع تاریخ ماروڑیا
دیکھنا چاہیے کہ جیسے راہور اگر آباد ہوئے اوسوقت سو گول کھر کی باشندہ کلینہ گنام ہو گئے اوس مؤرخ کو جو عام حالات تحریر کرتا ہے
یہ حالات چندان کار آمد نہیں ہیں مگر یہ بیکار نہیں تصور ہو سکتا جب وہ صحت تاریخ کا ثبوت کرتے ہیں +
۱۱ اگر یہ ہیرا دہی ہے جسکا مذکورہ تواریخ بیکار نہیں آیا ہے اور جسکے عہد مین دیارے سگاریا ساگر اس ملک مین سبھنے سے
موقوف ہو گیا تھا تو ہکو ایک اور تواریخ ایک امر عطیہ ملک کی حاصل ہوئی +
۱۲ بیان ہکو ایک اور موافقت سنہین حاصل ہوئی بیچ کتاب کما پل جڑ کے جن مین حال راجگان انہل دانا پٹن کا درج ہے راج اور حکومت

جبکہ نام پہنچ دیو تھایہ پہنچ دیو باعث وفات اپنے والد کے جب وہ پچیس سال کی عمر کا تھا مالک لودرو کا
 ہوا اور دیگر سپران دوسراج اب عمر ہو گئے تھے جیل پنتیس سال کا اور بچے راج بتیس سال کا تھا *
 چند سال بعد وفات دوسراج کے رائے دیوال پوار پسر یا اولاد دیاوت دہار والدہ کی تین دختران تھیں
 منجملہ انکے ایک کی شادی ساتھ جے پال یا اے پال سولانکی پسر سڈہ راج کے اور دوسری کی شادی ساتھ
 بچے راج بھٹی اور تیسری کی شادی ساتھ رانا چتور کے ہوئی تھی راجہ بھٹی لودرو اسے واسطے دہار کے
 بسرداری سات سو سوار کے روانہ ہو کر بمقام مذکور اوسی وقت وارو ہوا جب راجہ سیو دیا اور راجہ سولانکی
 وہاں پہنچے تھے بروقت اوسکے واپس آنے بمقام لودرو کے اوسنے ایک مندرش لنگ کا اور
 متصل اوسکے ایک تالاب بنوایا رانی پوار سے اوسکو ایک فرزند نام راہر پیدا ہوا تھا اسکے دو فرزند
 منسی اور کیکیسی *

سدرج کی سمت ۱۵۰ سے سمت ۲۰۱ تک یعنی ۵۰ سال سے ۱۵۰ سال تک لکھی ہے ان دونوں سین کے درمیان کا عرصہ وہ تھا جس میں محمود
 غزنوی اور شہاب الدین نے فتوحات ہند میں کی تھیں اور جس عرصہ میں اکثر فوج کشی بسر کر دی اکثر افسران فوج بادشاہ غزنوی کے کی تھیں
 ایک مرتبہ فوج کشی عہد سعود میں ۱۰۲۲ ہجری کے (۱۶۱۱ ع) چار سال بعد گدنی نشینی سدرج کے ہوئی تھی اور دوسری مرتبہ ۱۰۲۸
 میں ۱۰۲۸ عہد بہرام شاہ کے ہوئی تھی جس میں رانی پٹن نے راجہ بھٹی کو اپنی طرف سے جنگ آوزنا فر دیا تھا *

۱۰ ذکر ان شادی باہمی کا بیچ ان تین ریاست ہائے کلان وقت کے یعنی دہار اور پٹن اور چتور کے ایک بڑی بات ہے نہ صرف
 اس نظر سے کہ ایک تازہ موافقت سین اس سے پیدا ہوتی ہے بلکہ اس غرض سے کہ اس سے آمد و رفت اور واسطہ فیما بین بھٹی
 اور خیم خاندان ہائے راجگان ہند کے ظاہر ہوتی ہے عہد اولاد دیاوت پر ملنے پوار کا بلاشبہ قائم ہو چکا ہے (دیکھو ترجمہ
 رائے لکشی ایک سو ساٹھی جلد اول صفحہ ۲۲۳) اور عہد سڈہ راج کا بھی جبکہ فرزند اور گدنی نشینی اے پال نے توڑے ہی عرصہ تک لاج
 کیا تھا اور جبکہ مار پال نے خارج از گدی کیا تھا اسکا سنہ بھی از روئے تحریرات کے ظاہر ہوتا ہے یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ جملہ
 خاندان ہائے راجپوت اس ملک کے ایک ہی عہد میں قائم ہوئے تھے یعنی پٹن میں قوم چوہا اور چتور میں گملوت اور دہلی میں دوبارہ
 تواریا در ریاست بھٹی اولاد سا لیاہن سے آباد اور قائم ہوئی یہ سب بیچ وسط آٹھ صدی سمت بکرا جیت میں قائم ہوئی تھی جب قدیم حکومت ہند
 زوال پذیر ہوئی تھی اقبال اس امر کے سے کہ بھٹی لوگوں کی شادی ان خاندانوں میں ہوتی تھی دو میں سے ایک مرثابت کرنا ہے باتویر بھٹی باوجود
 اونکی آنروزی دریا سندھ کی بود و باش کے راجپوت تصور کیے جاتے تھے اور یا جن خاندان کا مذکور ہے وہ بھی مثل اونکا اندو شک تھے *

بہوج دیو کو گدی نشین لودروا ہوئے بہت عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اوسکے عموی جیل نے اوسکے خلاف سرکشی اختیار کی مگر چونکہ اوسکے گریہ اور ہمراہ ہمیشہ پانچ سو سوانکی راجپوت موجود رہتے تھے لہذا اوسکے جسم کو آسیب نہیں پہنچ سکا اسوقت میں راجہ پن انکھ ساتھ فوج شاہی کے مصروف مقام تھہ سے رہتا تھا جیل نے پائیڈ اپنی تہہ سے اراوہ کیا کہ بادشاہ سے موافقت پیدا کرے اور پھر حملہ اور پن (انہل وارا) کے کرے صرف اسی تدبیر سے اوسکو امید تھی کہ سوانکی راجپوت اوسکی پاس سے علاحدہ ہوں جیل مع اپنے رشتہ داران قریب کے ہمراہی دو سو سوار کے روانہ ہو چکا تھا اور اپنے ملاقات ساتھ بادشاہ غور کے کی جو اس عرصہ میں غالب اور راجہ ٹٹہ کے آیا تھا اور اپنے قلعہ میں رکھے تھے اور وہاں سے بادشاہ کے ہمراہ بمقام اور قدیم دارالریاستہ سندھ کو گیا وہاں اوسنے اپنا مافی الضمیر ظاہر کیا اور بادشاہ کے ساتھ رفاقت کی قسم کھائی بعد ازاں اوسکو ملک واسطے بیدخل کرنے اپنے برادرزادہ کے اوسکے ملک سے حاصل ہوئی اوسنے مقام لودروا کا محاصرہ اور بہوج دیو کو جب وہ تحفظ اپنے مقام مذکور کا کرتا تھا قتل کیا دو روز تک باشندگان کو اجازت ہوئی کہ اپنا مال و اسباب لیکر باہر چلے جائیں اور تیسرے روز فوج شاہی کو اجازت لوٹنے کی دی گئی مقام لودروا لوٹا گیا اور کریم خان اس مال معزوتہ پیکر کو روانہ ہوا *

اسطرح جیل کو گدی لودروا کی نصیب ہوئی مگر چونکہ یہ مقام محفوظ حملہ سے نہ تھا لہذا اوسنے تلاش ایسے مقام کی کی جو قابل محفوظ رہنے کے ہو اور یہ مقام اوسکو صرف پانچ کوس کے یعنی دس میل فاصلہ پر مقام لودروا سے نظر آیا اور قلعہ کوہ کے ایک برہمن اوسکو ملا جبکہ مقام قیام کہ علاحدہ آبادی سے تھا متصل شیمہ برہمن سر کے واقع تھا اوسکے پاس وہ گیا اور بعد رسوم معمولی تعلیم فقرا لے ہر ایک حرف سے ہم صداقت اس حال تواریخی کی دیکھتے ہیں گویا کیا متنبہ ہو بہوج خواہے فرشتہ کے سہلہ ہجری (۱۱۵۹ سنہ ۱۷۱۵) میں یہ واقعہ ہوا تھا کہ بادشاہ غوری نے غزنی فتح کر کے ملتان اور سندھ کو فوراً بعد از انکھ اخت اور تاراج کیا تھا (دیکھو تواریخ برگ صاحب جلد اول صفحہ ۱۵) اور بے شہس موقع پر راجہ مٹی نے قسم رفاقت شہاب الدین کی یاد کیا اور اوسکو فوج ملی جکی مدد سے اوسنے اپنے برادرزادہ کو لودروا سے خارج کیا اور جو اسکی لکھی فوج نے اوسکو لوٹا اور مہاراجا لہذا اوسنے سنہ ۱۲۱۲ میں جیل کی بنیاد ملی جو تین سال کا فرق درمیان سنہ محمدی اور سمت ہندو کے ہو وہ چندان مہاج نہیں ہے مگر یہ فرق بھی نفع ہو جاتا ہے جب ہم بقول کوہلوک صاحب خیال کریں کہ سمت میں فرق دس سال کا ہو جاتا ہے *

۲۸۰
 اوسنے اپنے وہان آنے کا حال بیان کیا اوس گوشہ نشین اور عزلت گزین نے تواریخ ترکوٹا پہاڑ کی جو
 اوپر اوس کے مقام کے تھا بیان کی اوسنے کہا کہ تریا جوگ میں ایک گوشہ نشین کاگ نام اس چشمہ پر
 رہتا تھا اور اوس کے نام سے جو ندی اس چشمہ سے جاری ہے کاگ کہلاتی ہے وہان پانڈو ارجن
 مع ہری کرشن کے ایک جگ کرنے آیا تھا اور ہری کرشن نے اوس سے کہا تھا کہ زمانہ وراز کے بعد
 اوسکی اولاد میں سے ایک شخص آکر ایک شہر اس ندی کے کنارہ پر آباد کرے گا اور اس ترکوٹا
 پہاڑ پر ایک قلعہ تعمیر کرے گا جب ہری کرشن نے یہ کہا تو ارجن نے کہا کہ پانی یہاں کا خراب ہے
 تو ہری کرشن نے اپنے چکر سے اوس پہاڑ میں سوراخ کیا اور چشمہ آب شیریں کا اوس سے پیدا ہوا
 اوس کے کنارہ پر وہ پیشین گوئی نظم میں کندہ تھی اور اوس عزلت گزین ایل ناس نے راجہ ہٹی
 کو وہ تحریر دکھائی اور اوسنے اوس کو پڑھا وہ اس مضمون کی تھی *

اول مصرعہ ہندی کا ترجمہ

اے راجہ جدو بنس اس ملک میں آ اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ ترکوٹہ یعنی تین گوشہ کا تعمیر کر *

دوم

لودروا مسمار ہو گیا پر اوس سے صرف پانچ کوس کے فاصلہ پر جانا ہے وہ اوس سے دو چند مضبوط
 اور مستحکم ہے *

سوم

اے راجہ جکانام جیل ہے اور جو جادو کے خاندان سے ہے لودروا کو چھوڑ اور تو یہاں ایک قلعہ تعمیر کر
 ایل عزلت گزین صرف جاتا تھا کہ وہاں ایک چشمہ ہے جس کے کنارہ پر یہ کندہ ہے
 عزلت گزین مذکور نے اپنی نسبت یہ درخواست کی کہ جو میدان بجانب مغرب قلعہ مذکور واقع ہے
 وہ اوس کے نام سے مشہور ہو یعنی میدان ایل اور اوسنے یہ بھی پیشین گوئی اوس سے کی کہ قلعہ
 دہائی مرتبہ مسمار ہوگا اور دریا خون کے جاری ہونگے اور ایک مرتبہ اوسکی اولاد کو قصبہ سے سب جانا رہیگا *

۱ اگر کوئی اور ثبوت قوی بابت نسل قوم ہٹی بانی جیل کے خاندان جادو بھارت سے ہونیکے سوائے اس پیشین گوئی کے نہ ہو
 تو ہکو اپنا رنج شک کرنا چاہیے کہ یہ ایک گروہ یوٹی سے تھے اور برہمنان نے اوسکے نام سے مستفید کیا اور اون کو
 چتیس کلی راجپوت میں شامل کیا *

برنیز کشتی (جو ایک دن نہایت متبرک درمیان ان اقوام کے واسطے جملہ کارہائے عظیمہ کے تصور کیا جاتا ہے) سراون یعنی ساون سودی دواوشی سمیت ۱۲۱۲ (سلاطین) بنیاد جیل کی ڈالی گئی اور فوراً باشندگان نے اپنا اپنا مال قیمتی لیکر لوہے واکو ترک کیا اور میان مکانات جدید تعمیر کرنے شروع کیے جیل کے دو فرزند تھے کیلن اور سالباہن اور سنے اپنے اراکین اور صاحب اولاد سول سے جو قوم کے پاہوتھے پسند کیے اور وہ بہت صاحب قدرت ہوئے اوسکے قدیم دشمن چناراجوچون کے پرفوج کشی اور علاقہ کمال کے کی مگر اپنی جرات کے عوض اوسکو نقصان نصیب ہوا اس واقعہ کے بعد پانچ سال تک جیل زندہ رہا بعد ازاں اوسنے وفات پائی اور اوسکا پسر خرو سالباہن دوم گدی نشین ہوا *

باب سوم

خیالات تمیزی تواریخ قدیم ہندی جو خالی از لطفت نہیں علامات اونکی قدیم رسوم اور مذہب کی پر تواریخ شروع ہوئی۔ جیل بارہ سال تک بعد انتقال دارالریاستہ کے زندہ رہا۔ مسے کیلن وارث گدی کا جلاء وطن ہونا۔ سالباہن اوسکے براور خرو کا گدی نشین ہونا۔ فوج کشی بمقابلہ قوم کامتی۔ اونکی اصلیت قیاسی۔ درخواست کرنا جاو راجہ بدری نامتھ سے واسطے ایک گدی نشین ہونے اور گدی خالی کے۔ ایام غیر حاضری سالباہن۔ اوسکا فرزند جیل کا گدی نشین ہونا۔ سالباہن کا کمدال میں واپس آنا اور جنگ ہونی ساتھ بلوچون کے۔ پھل کا نحو کشتی کرنا کیلن کا طالب ہو کر گدی نشین ہونا۔ اوسکی اولاد میں فرقہ ہونا۔ خضر خان بلوچ کی فوج کشی دوبارہ اوپر کمدال کے۔ کیلن کا اوسکے مقابلہ پر آنا اور اپنے والد کا محض لینا۔ وفات کیلن اوسکے بعد چاچک دیو کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا خارج کرنا راجوچون قوم چنار کا شکست دینا امر کوٹ کی سودا قوم کا۔ جو راتھور عرصہ قلیل سے صحرائیں آئے تھے اوسکا تکلیف وہ ہونا۔ مطابقت سنیں۔ وفات چاچک اوسکے بعد اوسکے بنیرہ کرن کا خلاف رائے اوسکے بزرگ جیت سی کے

سلاہ لودرواکی دیرانہ عمارت اب بھی موجود ہیں اوسکی سر سے مقصد تلاش کنندہ حالات قدما کا حاصل ہو سکتا ہے اور وہ احوال اصلیت قوم بھی کو وضاحت دے سکتا ہے جنے اس کو نقشہ میں بیچ نہیں کیا ہے یہ مقام دس میل کے فاصلہ پر بجانب غرب و شمال و دارالریاستہ حال کے واقع ہے *

گدی نشین ہونا اور جیت سی کا جیلیر سے چلا جانا۔ ایک برابر راجپوت کی خرابیوں کی اصلاح کرنا۔
وفات کرن۔ او سکے بعد لاکھ سین کا گدی نشین ہونا۔ او سکی سیرت سادہ مزاجی کی۔ او سکے عوض
او سکے فرزند پون پال کا گدی نشین ہونا۔ او سکا خارج از گدی ہو کر جلا وطن ہونا۔ او سکا بنیرہ رانگ پو
آپ کو بمقام ماروت اور پوگل کے قائم کرنا۔ او پر خارج از گدی ہونے پون پال کے جیت سی کا طلب ہو کر
گدی نشین ہونا۔ او سکی پناہ وہی ایک پر بار راجہ مندور کی جہر علا الدین نے حملہ کیا تھا۔ پسران
جیت سی شاہی مالگداری مقامات ٹٹہہ اور ملتان کی لی گئی۔ پادشاہ نے ارادہ فوج کشی اور جیلیر کے
کیا۔ جیت سی اور او سکے فرزندان نے تیاری مقابلہ کی کی۔ محاصرہ جیلیر کا۔ حملہ اول شکست
کھانا۔ قوم بٹی کا میدان جنگ میں فوج کا قائم رکھنا۔ وفات راول جیت سی کی۔ محاصرہ کا
جاری رہنا۔ اتفاقہ دوستی فیما بین او سکے فرزند رتن ساتھ فرزند ایک جنرل فوج محاصرہ کے۔
مولراج کا گدی نشین ہونا۔ فوج کشی عام۔ دوبارہ شکست کھانا اونکا۔ فوج قلعہ دار کی نہایت تنگ
ہونا۔ اونکا مشورہ کرنا۔ تجویز سا کا قائم کرنے کی۔ طریق مراعات دوست اہل اسلام رتن بجانب
او سکے فرزندان کے۔ حملہ اخیر۔ راول مولراج اور رتن اور او سکے قریب رشتہ داران کا میدان جنگ
میں قتل ہونا۔ جیلیر پر قبضہ ہو جانا۔ سمار ہونا اور چوڑ کر چلے جانا۔

اسطرح تواریخ قوم بٹی کو من ابتدا سے اونکے اخراج ملک پنجاب سے اور قائم ہونے موت سبج
صحرا سے ہند کے ساحل لغایت بنائے دارالریاست حال جیلیر کے سج ساحل کے قضا
دیکر ہم اس حال کو آجکی تاریخ تک اوس زبان یعنی محاورہ میں جاری رکھتے ہیں جس میں اصل تاریخ
اونکی لکھی ہوئی ہے ہاں مگر اوس میں کچھ عواشی لکھے جائینگے جسے حال روشن تر ہوگا۔
عرصہ درمیان تعمیر قلعہ موت اور آجکی تاریخ کے ٹھیک گیارہ سو سال کا ہوا اور اس عرصہ میں اقبا
تواریخی گو کیسے ہی ہوں ہمیشہ ہوتے رہے اور جو واقعات مذکور ہوئے ہیں گو نہایت جہالت کے
عہد کے تھے مگر اونکی مطابقت تواریخ دیگر ریاست سے پیدا ہوتی ہے اور اگر بغور ملاحظہ کیا جائے تو
اوس سے واقعات عجیب منداشی تواریخ ہند کو معلوم ہونگے جو عرصہ چار سو پچیس سال کا باب سابق میں
مذکور ہے مملو واقعات متواترہ سے ہے وہ ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو اپنی موت اور شہرت کو لازول
تصور کرتے تھے اور اگر اوس میں عواشی مبین بھی تحریر نہوتے تاہم وہ مستحق اور لائق توجہ کے تھے

کیونکہ اوس میں ایک نہایت کلان صحرا سے ہند کے تدریج آباد ہونے کا حال مذکور تھا ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر اقوام اور شہر معدوم ہو گئے اور اقوام اور ریاست ہاں سے جدید اوس کے عیوض پیدا ہوئی اور گو ایک جوت بھی ایسا تحریر نہیں جس سے مہرئی بیان نہ مہرب کا ہو مگر ہم دریافت کر سکتے ہیں مطابقت ان اقوام اندوستان اور سالباہن کے ساتھ ہنود کی اور تصدیق قوم منو کرتے ہیں کہ اقوام ساکا اور یون اور پہلوی اور خاصا وسط ایشیا کے جملہ چتری اور راجپوت ہیں۔ اب ہم پھر تواریخ شروع کرتے ہیں +

جیل بانی جیل صرف بارہ سال بعد انتقال دارالریاست کے زندہ رہا اوس کے پسر کلان کیلین نے پاہو وزیر کو جو ناراض کیا تھا اس واسطے وہ خارج کیا گیا اور اوس کا پسر خرو گدی پر بٹھایا گیا +

سالباہن جو ایک مشہور نام تواریخ میں ہے وہی جیل کے فرزند کا نام تھا اور وہ سمت ۱۲۲۴ (شمار ۱۱۷۰) میں گدی نشین ہوا اوس کی اول مہم خلافت قوم کا تھی کے تھی جو وزیر حکومت اپنے حاکم جگ بہان کے درمیان شہر جالور اور اراولی کے رہتی تھی اس میں راکا متی کا مقتول ہوا اور اوس کے گھوڑے اور اسپ جیل پر بٹھائے گئے اس مہم کی شہرت نے سالباہن کی شہرت زیادہ کی اوس کے تین فرزند تھے۔

بجرباز اور ہسو +

کوہستان بری ناتہ میں ایک ریاست تھی جان کا راجہ قوم جادون سی اولاد سالباہن اول کا جوت غزنی

لے صحرا میں ایک قوم مسلمانوں کی ہے جن کا نام کوسا ہے افسس صاحب کو سا جیل کا ذکر کرتے ہیں کا شہر مقام قوم کوسا کا ہے

کیشیا راجہ ٹولومی +

۱۱ ہم اسکے یقین کرنے سے انکار نہیں کر سکتے کہ قوم کا تھی جکا ذکر بیان ہے وہ اسی قوم کے پس ماندہ ہیں جنہوں نے مقابلہ سکندرا کیا تھا اوس زمانہ میں وہ گرد نواح ملتان میں آباد تھے جان اب قوم لاٹکا کہلاتی ہے جس گردہ پر قوم مٹی نے طے کیا تھا وہ قریب اولیٰ قریب غالباً یہ قوم خاند بدوش اوس ملک کی تھی جس میں وہ آباد تھی اور جب کو انہوں نے نام کاٹھیاوار کا دیا تھا جو ملک سارہتر میں واقع ہے

۱۲ مسٹر افسس صاحب جادون کو ایک ذریعہ قوم یوسف زئی سے جو ایک اقوام افغانان میں سے قوم کلان ہے اور جو دراصل بائند کے گرد نواح کابل اور غزنی کے کمین شمار کرتے ہیں ہم اس امر میں شبہ کو دخل نہیں دے سکتے کہ یہ دراصل اندوستانک جادون یا جادون اور اسی سبب سے افغان اپنی اصل سال بادشاہ یودی سے مشہور کرتے ہیں اور رسوم افغانوں کی تائید اس امر کی کرتی ہیں (بادشاہ بابر صفحہ ۱۰۹ میں تحریر کرتے ہیں) یہ افغان جنگ میں جب بہت تنگ ہوئے تو حاضر ہوئے اور گمانس انتوں میں دبائے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم تمہارے پیل ہیں یہ رسم خاص راجپوتوں کی ہے اور نیز فتح میں بھی اونکی رسم موافق ہے اول میں بھی

خارج ہوئے تھے تھا اس وقت میں جو راجہ اس ریاست کا لاؤلفوت ہوا تو ایک پیغام جیل میں آیا کہ کوئی راجہ وہاں کے واسطے بھیجا جائے تاکہ خالی گدی پر وہ وہاں بیٹھے مسے ہو کو انھوں نے وہاں بھیجا مگر وہ ریاست مذکور میں پہنچتے ہی فوت ہو گیا اور اسکی رانی جو حاملہ تھی اسکو راتہ میں دروزہ پیدا ہوا اور زیر درخت پلاس کے اسکو فرزند پیدا ہوا اس سبب سے اونکا نام پلاسو رکھا اور یہی لڑکا گدی نشین ہوا اور اس کے نام سے اس ریاست کا نام پلاسو رکھا *

پیغام شادی کا مانسی دیوراسروہی والہ نے بھیجا اور راول نے جیلیر اپنے فرزند کلان جیل کے سپرد کر کے آپ روانہ ہوا فوراً بعد اسکی روانگی کے اس کے دیابھائی نے یہ خبر مشہور کی کہ راول ایک شہر کو شکار میں مارا گیا اور جیل کو ترغیب دی کہ راجگی کا خطاب اپنے نام کرے سالباہن جب واپس آیا اور اس نے دیکھا کہ اسکی گدی چھن گئی اس نے اپنے دغا باز فرزند کی خوشامد کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا لہذا وہ مقام کمدال میں جکی دارالریاستہ کا نام دیوراول تھا چلا گیا اور وہاں مع اپنے تین سو ہمراہی کے سج مقابلہ بلوچوں کے جو اس پر حملہ آور ہوئے تھے قتل ہوا مگر جیل بھی زیادہ غصہ راجگی نہ کر سکا ایک روز غصہ میں اس نے اپنے دیابھائی کو مارا اس نے بھی پھر کر اسکو مارا اس پر جیل کو غصہ اور شرم آئی اور آپ کو خبردار کر گیا *

کیلین برادر کلان سالباہن جب کوپا ہونے نکال دیا تھا اب سنلے میں وہ پہر طلب ہو کر بہ عمر پنجاہ سالگی راجہ ہوا اس کے چہ فرزند تھے چاچک دیو لہن جیچند پیتم سی پیتم چند اور اسرا و منجملہ ان کے پسر دوم و سوم کثیر الاولاد تھے انکی اولاد جیلیر اور یہاں راجپوت کہلاتے ہیں اب پھر خضر خان بلوچ نے مع پانچ ہزار سپاہ کے عبور دریائے مہراں یعنی سندھ کیا اور علاقہ کمدال پر حملہ آور ہوا یہ حملہ اسکا بعد قتل سالباہن کے دوسری مرتبہ تھا کیلین اپنے سات ہزار راجپوت ہمراہ لیکر اس کے مقابلہ کو روانہ ہوا اور بعد جنگ سخت کے رئیس بلوچ کو متع

شاعر بیان کرنے والے فتوحات کے مثل راجپوتوں کے ہیں اور انھیں صاحب نے اونکا ذکر خوب تفصیل اور دلچسپ کیا ہے اور ثبات بھی اونکی مثل راجپوتان شمالی کہ ہے اونکی ناک یعنی بینی مثل چنچ طوطہ کے ہوتی ہے انھیں صاحب نے پونہ صحران میں لکھتے ہیں کہ اونکی ثبات مثل ہیودی ہے اس ایک شخص کہ کہتا ہے جو کہتے ہیں کہ جادو غرنی کے اور افغان دراصل ہیودی ہیں باقی ایک قوم ہر تیل سے ہیں *
 لہ سنلے صاحب کا نقشہ دیکھو وہ جادو فرج یوسف زئی کو دامن کوہ سواک پر لکھتے ہیں *

راول چاچک نے تیس سال حکمرانی کی اور اسکا صرف ایک فرزند تھا تیج راویہ بھریا بیس سا لگی بھانسی چپک فوت ہوا اور اسکے دو فرزند تھے جیت سی اور کرن اس چھوٹے بیٹے کرن سے راول کو نہایت محبت تھی جب قریب المگ ہوا تو اوسنے اپنے رئیسوں کو جمع کیا اور اوسنے درخواست کی کہ وہ اوسکی ایک زوجہ اختیار منظور کریں اور وہ یہ تھی کہ اوسکا نبیرہ خردا اوسکا جانشین ہو۔

جب کرن گدی نشین ہوا تو اوسکا برادر کلان جیت سی نامی نے وطن ترک کر کے ملازمی مسلمانان بمقام گجرات اختیار کی اسوقت میں مظفر خان جو ساتھ پانچ ہزار سواروں کے مقیم ناگور تھا نہایت عبت اور غارت گری کرتا تھا یہاں ایک بھومیہ قوم براہ سے بھگوتی داس نامے تھا جو پندرہ کوس کے فاصلہ پر مقام ناگور سے رہتا تھا اور مالک پندرہ سو سوار کا تھا اوسکے صرف ایک دختر تھی جسکی درخواست خان ناگور نے کی جو اوسکی مرضی دختر دینے کی نہ تھی اور نہ اوسکی اسقدر قوت تھی کہ اوس سے بمقابلہ پیش آئے لہذا اوسنے ارادہ ترک وطن کا کیا اس نیت سے اوسنے گاڑیاں سواری کی تیار کیں اور اون میں اپنے سب عیال و اطفال کو سوار کر کر اور اسباب کو بار کر کو بوقت شب جانب جیلیمیر روانہ ہوا مگر خان ناگور نے اطلاع اس روانگی کی پا کر تعاقب اوسکا کیا اور اوسکو راستہ میں گھیر لیا جنگ باہم شروع ہوئی چار سو براہ کام آئے اور دختر مذکور مع دیگر عورات کے گرفتار ہوئی براہ مذکور نہایت رنجیدہ ہو کر وطن کو واپس نہ گیا اور جیلیمیر میں آیا اور راول کرن کے پاس جا کر اپنی مصیبت کا بیان کیا راول نے فوراً بھرداری اپنی فوج کے حملہ خان مذکور پر کیا اور خان کو مع اوسکی تین ہزار سپاہ کے قتل کیا اور بھومیہ مذکور کو اوسکے مقبوضات سابقہ پر قابض اور متصرف کیا کرن نے اٹھائیس سال حکمرانی کی اوسکی جگہ اوسکا فرزند لاکھن سین نامی گدی نشین ہوا۔

سمت ۱۳۲۷ (۱۸۱۰ء) میں لاکھن سین گدی نشین ہوا وہ اسطر حکا سادہ دل تھا کہ جب شغال شب کو بولتے تھے اور لوگ اوس سے کہتے تھے کہ یہ باعث سروری کے غل مچاتے ہیں تو وہ حکم دیتا کہ اوسکے واسطے دکلہ تیار کرادو جب غل اوندکا پھر ہی جاری رہا تو اوسنے حکم دیا گوا و سکو

دو سو برس قبل اسکے بیچ عہد و سراج کے جب دارالریاستہ جہی کی مقام لودروا میں تھی ایک حملہ اوپر علاقہ کیر کے ہوا تھا جس میں اسوقت اقوام گملوت رہتے تھے اور جنکو حسب تحریر تواریخ ماروارا مٹور نے خارج کر دیا تھا سوائے اوسکے اور کوئی زیادہ ترغوش اس امر سے نہیں ہو سکتا کہ کس طرح مطابقت حالات کی ہوتی جاتی ہے۔

یقین اس امر کا کر دیا گیا تھا کہ حکم سابق اسکا در باب دنگہ کے تعمیل میں آچکا ہے کہ اس کے واسطے مکان مندرجہ میں بنوا دیے جائیں اکثر وہ مکانات اب بھی موجود ہیں یہ لاکھن میں ہر گز نہ ہو سکا اور اسکی زندگی لاکھن کی رانی کے شکون جانتے سے بھی تھی لاکھن پر اسکی رانی جو قوم سودا سے تھی حاوی اور حاکم تھی اسنو اپنے برادران کو امر کوٹ سے طلب کیا مگر اس کے خاوند دیوانہ نے اسکو قتل کر کے اسکی لاشیں دیوار سے باہر پھینکوا دیں چار سال صرف اس نے حکمرانی کی بعد ازاں اسکو خارج کر کے اس کے فرزند کو گدی نشین کیا ۔
یون پال اسکا نام تھا یہ ایسا سخت مزاج کا تھا کہ امر نے اسکو خارج کر کے جیت سی کو گجرات سے طلب کیا جیت سی کو ایک مکان علیحدہ ریاست کے مقام بھیدہ میں رہنے کو دیا اسکا ایک فرزند لاکھی تھا اور اسکا ایک پسر اور نینگ دیوانا بھی تھا اس نے سب رنگ کھل راجوٹ ایک جنگ خفیہ کر کے جوہیا سے مقام ماروت اور قوم تھوڑی سے مقام پوگل چھین لیا یہ لوگ دزدان پیشہ ورتھے اور اسکا رئیس راو کھلاتا تھا جسکو اس نے گرفتار کر لیا اور اپنے خاندان کو مقام پوگل میں رکھا اور نینگ کا ایک فرزند سادول نامی تھا یہ بھی دریا سے عیش میں غوطہ مارتا تھا اور کبھی یہ جنگا بہن دست و پا مارتا تھا اس کے مقامات میں والد اور فرزند نے جو مال لٹا کر دونوں سے پایا رکھا ۔
جیت سی کو سمت ۱۳۳۲ (۱۷۱۷ء) میں گدی نصیب ہوئی اس کے دو فرزند تھے مولراج اور ترسی دیو راج پسر مولراج نے سونگرا رئیس جھالور کی دختر کے ساتھ شادی کی محمد (غونی) بادشاہ نے فوج کشی اوپر علاقہ رانا روپ سی جو راجہ پرہار منڈور کا تھا کی یہ راجا شکست کھا کر مع اپنی بارہ دختران کے فرار ہوا اور آکر راول کے پاس پناہ گیر ہوا راول نے اسکو مارو واسطے رہنے کے دیا ۔
دیو راج کو سونگرا قوم کی رانی سے تین فرزند ہوئے جگمن سروان اور ہمیر۔ یہ ہمیر بڑا جنگ آور تھا جس نے کیپوسین مہودوالہ پر حملہ کر کے اس کے علاقہ کو لوٹا اسکی بھی اولاد میں تین فرزند تھے۔ جیتو لونکران اور میرو۔ اس عہد میں علاء الدین غوری نے شروع جنگ ساتھ قلعجات ہند کے کی تھی خراج ٹٹہ اور سلطان کا جو پندرہ سو گھوڑے اور پندرہ سو قاطران پر از رو جو ہر تھا مقام بکیر میں مقیم تھا اور شاہ دہلی کے پاس جاتا تھا پسران جیت سی نے ارادہ کیا کہ سپاہ قابو میں پوشیدہ رکھ کر

اس کا یہ قوم اب وسط ایشیا سے معدوم ہے ۔

۱۷ خطاب اور قوم اور دارالریاستہ اس فرقہ سے ظاہر ہے کہ بھٹی گرد نواح کی ریاستوں کے ساتھ رشتہ قریب رکھتے تھے ۔

خراج مذکور لوٹ لین بقالان کا بھیس کر کے بھیلہ غلہ فروشی سات ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار شتر ہزار بکری وہ اس نیت سے روانہ ہوئے اور اوپر کنارہ پنج ند کے اوس قافلہ سے دو چار ہوئے اونسے سات چار سو مغل اور سپہ سالار تھے ان بھیلوں نے جا کر اونسے قریب مقام کیا اور بوقت شب ہنگامہ کر کے سپاہ ہمراہی خراج کو قتل کیا اور خزانہ جیلیمیر کو لے گئے جو کچھ سپاہ محافظین خزانہ سے زندہ ہی اونسوں نے جا کر بادشاہ کو اسکی اطلاع دی اور بادشاہ نے حکم سزا دی غارتگران صادر فرمایا جب خبر راول جیت سی کو پہونچی کہ بادشاہ آنا ساگر واقع اجمیر میں فروکش ہیں اونسے ارادہ تیاری جیلیمیر کا واسطے تحفظ کے کیا اونسے غلہ بکثرت جمع کیا اور گرد و فصیل قلعہ کے بہت پتھر اس نیت سے جمع کیے کہ وقت ضرورت محاصرین پر مارے جائیں جملہ آدمی مع اور ضعیف اور اوسکی عورات خاندان یعنی پوتیان جنگل میں بھیج دی گئیں اور کئی کوس تک زمین گرد و دار الیاستہ کے ویران کر دی گئی اور شہرات مسمار کر دیئے گئے صرف راول مع اپنے دو پسران کلان اور پانچ ہزار سپاہ جنگ آزمودہ اندر واسطے حفاظت قلعہ کے رہی اور دیوراج اور ہمیر نے ایک فوج اپنے ہمراہ اس نیت سے رکھی کہ باہر سے بمقابلہ دشمن جنگ کرین سلطان بذات خاص مقام اجمیر میں مقیم رہے اور فوج کثیر خراسانیان اور قرشیان کی جو زہ اور خود سے آراستہ تھی روانہ کی یہ فوج مثل ابراہہ بہادرون جوش زن تھی چھپن مورچال تیار ہوئے اور تین ہزار سات سو شجاع اونکی حفاظت کے واسطے مامور ہوئے اور دو ہزار سپاہ واسطے لڑنے کے باقی رہی کہ جہان ضرورت ہو مدد دین اول ہفتہ میں کہ محاصرین نے اپنے مورچال درست کیے سات ہزار مسلمان قتل ہوئے اور میر محبت اور علی خان میدان جنگ میں رہے دو سال تک محاصرین اپنی مقامات پر باعث جنگ آوری دیوراج اور ہمیر کے قائم رہے کہیں حرکت نہ کر سکے دیوراج اور ہمیر اون کی رسد جو مندور سے آتی تھی روک دیتے تھے اور قلعہ میں کھدال اور بر میر اور دہات بکثرت موجود تھے آٹہ سال تک محاصرہ جاری رہا اب راول جیت سی نے وفات پائی اور اوسکی لاش اندرون قلعہ جلائی گئی *

اس محاصرہ طویل الايام میں رتن سی نے دوستی ساتھ نواب محبوب خان کے پیدا کی اور وہ دونوں ہر روز ملاقات دوستانہ زیر درخت کھجور فوج سے فاصلہ سے کیا کرتے تھے ہر ایک کے ساتھ تھوڑے آدمی

۱۰ یہ کچھ بھی سخت یا متعجب نہیں اس سے بھی زیادہ تر سخت جنگ بمقابلہ دارالریاست بھٹی وقوع میں آئی ہیں اور یہ بھی تحقیق ہے کہ اسے کبھی خود فوج کشی کر کے جیلیمیر نہیں گیا *

ہوتے تھے وہ دونوں وہاں شطرنج کھیلا کرتے تھے اور کلمات دوستانہ باہم ہوتے تھے مگر جب کام مقابلہ کا پڑا تو ان کے کارہائے شجاعت سے تمام دنیا عاشق اونکی ہو گئی جیت سی نے اٹھارہ سال حکمرانی کر کے وفات پائی +

مولراج سوم سمت ۱۳۵۰ (۹۱۲ھ) میں گدی نشین ہوا جب دشمن اوسکے گرداگرد تھے اس موقع پر جلد رسوم شادی گدی نشینی طور میں آئی جب یہ دونوں دوست یعنی رتن سی اور محبوب خان زیر دست ملاقات میں تھے جب وجہ خوشی کی محبوب خان سے بیان کی گئی اوسنے کہا کہ سلطان نے اونکی ملاقات کا حال سنا ہے اور نہایت خفا میں اور یہ کہتے ہیں کہ وجہ طول ہونے محاصرہ کی یہی دوستی اور ملاقات ہے لہذا رتن سی کو اطلاع دی کہ کلہ کے روز حکم حملہ کرنے کا ہوا ہے اور وہ خود یعنی محبوب خان ہر دار حملہ آور ان کا ہوگا یعنی اوسکے زیر حکم حملہ ہوگا یہ حملہ وقوع میں آیا اور بہت سخت تھا مگر تحفظ قلعہ ہی نہایت زبردستی کے ساتھ کیا گیا اور حملہ آور ان باتلاؤت نو ہزار سپاہ کے پس پا ہوسے پھر اونکی کمک اور آئی اور اخیر سال میں فوج قلعہ داری کے پاس رسد نہیں رہی اور باہر سے گولہ رانی برابر ہوتی تھی لہذا مولراج اپنے رشتہ داران کو جمع کر کے یہ کہا اسقدر عرصہ دراز سال تک ہمنے اپنے مکان کا تحفظ کیا مگر اب ہماری رسد کم ہو گئی اور آنے کا کوئی راستہ بھی باقی نہیں اب کیا کیا جاے رئیسان شہر اور یکسی نے جواب دیا ساکا کرنا چاہیے اور آپ کو قتل کر دینا چاہیے اور تو یہ نوبت تھی اور او دہر اوسی روز فوج شاہی خرابی محصورین سے ناواقف تھی پس پا ہوئی +

رتن سی کے دوست کا ایک برادر خرد تھا جب فوج شاہی پس پا ہوئی تو اوسکو قلعہ میں لے آئی تھی اوسنے جو یہ حال خرابی اور کمی رسد وغیرہ کا دیکھا وہ فوراً روانہ ہوا اور جا کر اوسنے اسکی اطلاع فوج کو دی اونھوں نے آکر پھر محاصرہ کیا مولراج نے اپنے بھائی کو ملامت کی کہ وہی اس خرابی دوبارہ کا باعث ہوا۔ ہر اوس سے پوچھا کہ اب کیا کرنا مناسب ہے رتن سی نے جواب دیا کہ ایک راستہ اب باقی ہے کہ عورت کو قتل کر کے اور جو ضائع ہوئے لائق اسباب ہے اوسکو آتش اور آب سے ضائع کر کے اور جو خراب ہوئے لائق نہیں اوسکو دفن کر کے دروازے قلعہ کے کھول دیے جائیں اور تلوار پکڑ کر دشمن پر گھس جانا چاہیے اور اس طرح سورگ یعنی بہشت حاصل کرنی چاہیے اسپرپ رئیسوں کو جمع کیا سب نے متفق الہیے ہو کر یہ کہا کہ جیونگر کو اپنے کارہائے نمایان سے مشہور اور روشن کرنا چاہیے اور عزت خاندان جادو کی

بچانا لازم مولراج نے یہ کہا تم ایک فوج جنگ جو ہو اور تمہارے اسلحہ اپنے راجہ کے کام میں بہت مضبوط
 ہیں کون شجاع تم سے زیادہ ہے کون اسلحہ چتری کی راہ پر چلتا ہے وقت جنگ فیل دمان ہی تمہارے
 روبرو کھڑا نہیں ہو سکتا میری عزت کے بچانے کو تمہارے ہاتھ میں تلوار ہے جیسلمیر کو اس کے صدقات
 جو دشمن پر مارو گے روشن کرو اسلحہ رئیس اور سپاہ کو دلدادہ کر کے مولراج اور رتن سہی محل میں اپنی
 رانیوں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ سوہاگ اپنا لوا اور آمادہ ملاقات بیچ بہشت کے ہو اور ہم اپنی
 زندگی بچ تحفظ اپنی آبرو اور ایمان کے دیتے ہیں سو دارانی نے متبسم ہو کر یہ جواب دیا کہ آج کی شب
 ہم تیاری دہانگی کرنیگی اور صبح ہوتے ہی سورگ میں جائیگی اور اسی طرح سب رئیسوں نے اپنے اپنے محلات
 میں قرار دیا یہ شب باتفاق بیچ تیاری کا صبح کو گزرنیگی اور صبح نمودار ہوئی پوجا اور دان کیا گیا اور راج و قزاق
 سب صغیر و کبیر اور بڑا و پیر جمع ہوئے و سب اپنے رشتہ داران سے الوداع زبان پر لائے
 اور شور جو ہار کا شروع ہوا اور چوبیس ہزار عورات خرو و بزرگ نے جان دی کسی نے تلوار سے اور کسی نے
 آگ سے خون کے دریا بہے اور شعلہ چٹاؤں کا آسمان تک پہنچا کیسکو خوف مرنے کا تھا ہر شے پیش بھا
 اونکے ساتھ سوخت کی گئی ایک پرکاہ بھی دشمن کے واسطے باقی نہیں بچا جب یہ ہو چکا تو بھائیوں نے
 بکراہیت اوس طرف دیکھا زندگی اب ایک بار تھی اونھوں نے اس کے ترک کرنیکی تیاری کی اونھوں نے
 غسل سے جسم کو پاک کیا پوجا کی دان غربا کو دیے تلسی دل اپنے خود میں رکھے اور سالک رام گلے میں
 لٹکائے اور زرہ بخت رہن کر زرد پوشاک پہنی اور مورسری باندھا اور باہم بغلگیر ہوئے اب منتظر وقت
 جنگ کے رہے تین ہزار آٹھ سو جنگ آور غصہ میں چہرہ سرخ اور آمادہ مرگ اپنے رئیسوں کے ہمراہ تھے
 رتن سہی کے دو فرزند تھے گرسی اور کنر سپر کلان صرف بارہ سال کی عمر کا تھا اوسنے چاہا
 کہ قتل سے اونکو محفوظ رکھے اور اپنے دوست و دشمن نما سے استدعا کی اوس رئیس مسلمان نے
 قسم کھائی کہ وہ اونکا تحفظ کرے گا اور دوا اپنے معتبر آدمی اونکے لانے کو بھیجے اوسنے اونکے سپرد
 کر کے اونسے الوداع کی جب یہ دونوں فوج شاہی میں پہنچے نواب نے اونکی بڑی خاطر داری کی
 اور اپنا ہاتھ اونکے سر پر پھیرا اور اونکی تسلی کی اور دو نفر برہمن اون کی حفاظت اور کھانا پانی کے
 اور تعلیم کے واسطے مامور کیے *

دوسرے روز فوج شاہی حملہ پر تیار ہوئی دروازے کھول دیے گئے اور جنگ شروع ہوئی رتن آ کر تک

دیریا سے جنگ میں آشنا تھا اور ایک سو بیس امیر و نیکو اپنی تلوار سے قتل کر کے آپ میدان میں گراموں کے
 اپنی برجھی مسلمانان کے جسم میں پروئی میدان خود گویا خون میں بہتا تھا بدینیت لوگ خوب قتل ہوئے
 آخر کار رئیس جاو قتل ہوا اور اسکے ساتھ سات سو اور اسکے رشتہ داران چیدہ کام آئے اور اسکے مرتے ہی
 جنگ ختم ہوئی فتحیاب قلعہ پر چڑھ گئے اور محبوب خان نے بے ایمان کی لاشیں میدان سے لیجا کر
 جلوادین یہ سا کا سمت ۱۳۵۱ (۱۸۳۵ء) میں وقوع میں آیا تھا دیوایچ جو باہر جنگ کرتا تھا
 بعارضہ بخار رگہراے ملک عدم ہوا دو سال تک فوج شاہی نے قلعہ اپنے قبضہ میں رکھا آخر کار
 دروازہ ہائے قلعہ بند کر کے مسمار کرا دیے اور اسکو چھوڑ دیا مدت تک یہ غیر آباد رہا کیونکہ بھٹی لوگوں
 کو نہ اس قدر قدرت تھی کہ اس کے کنگوریا کی مرمت کرتے اور نہ اس کے پاس آدمی تھے کہ اسکا
 تحفظ کرتے +

باب چہارم

مہود کے رائٹھوروں کا ویرانہ جیلیر میں آباد ہونا۔ خارج ہونا باعث بھٹی رئیس دودو کے جو
 راول بنایا گیا تھا۔ اسکا اسپان فیروز شاہ کا لیجانا۔ دوسری مرتبہ فوج کشی اور ساکا باندھنا
 جیلیر کا۔ دودو کا قتل ہونا۔ فوج کشی مغل اور ہندوستان کے۔ راجگان بھٹی کا اپنی آزادی
 حاصل کرنا۔ راول گرسی کا دوبارہ قائم کرنا جیلیر کا۔ کیر سپر دیوایچ۔ پیشین گوئی سے اسکی
 قسمت کا ظاہر ہونا۔ اسکا متنبہ کرنا رانی راول گرسی کا جسکو قوم جیسر نے قتل کیا۔ کیر کا
 راجہ ہونا۔ مسماۃ بیم لادی کی کاستی ہونا۔ گدی نشینی اور پسران ہمیر کے منحصر ہونی۔ پیغام شادی
 ملک میوار سے۔ عہود کا شکست ہونا۔ برادران کا قتل ہونا۔ کفارہ جرم راولینگ۔ اولاد
 کیر۔ دوم پسران کلان کا مع اپنی ابی کے چلا جانا اور آباد ہونا بمقام گراب۔ پسران راولینگ کا
 مسلمان ہونا واسطے عوض لینے اپنے والد کے قتل کے۔ اسی باعث سے اونکا محروم لارٹ ہونا
 اونکا طماننا ساتھ ابھوریا بھٹی کے۔ کیلن سپر سومی کیر کا آباد ہونا بیچ علاقہ منضبطہ کے اور خارج کرنا
 قوم داہیا کا کدال سے۔ کیلن کا قلعہ کروہ تعمیر کرنا اور دیریا و ٹھٹھہ یا گارا کے۔ اور سپر حلقہ کرنا
 اقوام جو ہیا اور لانگا کا۔ بسر کر وگی امیر خان قری اور اسکا شکست کھانا۔ اقوام چاہل اور موہل کا
 فتح کرنا اپنی حکومت تا بہ پنج ند پر بانہ را و کیلن کا شادی کرنا بیچ خاندان سا کے۔ بیان خاندان سا۔

اوسکا قبضہ کرنا اور علاقہ سما کے اور دیا سے شدہ کو اپنا سرحد علاقہ قرار دینا۔ وفات کیلن۔ گندی نشینی چاک۔
مقام روت اپنا جاسے قیام قرار دینا۔ سائیش بسر کردگی رئیس ملتان بجلان چاک۔ اوسکی فوج کشی
اور پراس ملک کے اور مال بغیا بکثرت لیکر روت میں واپس آنا۔ فتح ثانی۔ ایک فوج پنجاب میں چھوڑنا۔
شکست دینا مہیال رئیس دوندی کو۔ اسنی یا اسونی کوٹ۔ اوسکا مقام قیاسی۔ بیان تکرار ساتھ
ساتھ لکیر کے۔ اوسکے نتائج۔ اتفاق کرنا ساتھ ہیبت خان کے۔ راج چاک کی فوج کشی اور پریلی جنگ
۔ بیان کو کریم گھمرا کا۔ قوم لانگا کا اوسکی فوج کا دینا پور سے خارج کرنا۔ راج چاک کا بیمار ہونا۔ جنگ
ساتھ راجہ ملتان کے۔ وارد ہونا دینا پور میں۔ رسوم مذہبی جو قبل از شروع جنگ عمل میں آتی ہیں۔ پیش
شمشیر۔ چاک کا قتل ہونا مع اوسکے ہمراہیوں کے۔ کبھو کا جواب تک دیوانہ تھا اپنے باپ کا
معاوضہ لینا۔ برسل کا پھر قائم کرنا دینا پور کا۔ اوسکا آنا گور میں۔ فوج کشی لانگا اور بلوچوں کی اور
اوسکے۔ اوزکو شکست دینا۔ دوبارہ تاریخ جیلیر کا شروع ہونا۔ راول برسی کی ملاقات ساتھ راول
کے بوقت اوسکے واپس آنے مہم پنجاب سے۔ فتح ملتان بابر کی۔ غالباً تبدیل مذہب کرنا اقوام مہم پنجاب
راول برسی جیت نوکارن بھیمن منوہراس اور سلنگہ چہ نشیت *

چند سال بعد اس واقعہ غارت کن مندرجہ تواریخ مہم کے جملہ ولد بالو جی راجھور رئیس مہو وارا وہ آباد ہو گیا
بیچ اس ویرانہ جیلیر کے کیا اور فوج کثیر اور سات سو چھکڑہ رسد کے اپنے ہمراہ لایا یہ خبر سنکر رئیسان مہم
دودو اور تلکسی نامی پسران جیلیر نے اپنے رشتہ داران جمع کیے اور راجھور پر بے اطلاع حملہ آور ہوئے
اور قلعہ سے اوزکو نکال دیا اور اوزکی رسد پر قبضہ اپنا کر لیا اس جنگ یافتہ کے سبب دودو کو خطاب
راول کا دیا گیا اور اس نے مرمت جیلیر کی شروع کی اوسکے پانچ فرزند تھے تلکسی اوسکا برادر بھی مشہور
واسطے جنگ آزمائی کے تھا اوس نے اقوام بلوچ اور منگولیو اور مہو وارا وریوزا کو شکست دی اور قوم سونگرا
ساکن ابو اور جبالور نے بھی اوسکی قوت کا اثر اٹھایا اوس نے تاخت و تاراج اجیر تک پہنچائی اور
اسپان فیروز شاہ کو جو بمقام آنا ساگر پانی پینے آتے تھے لیکر اس گستاخی کی وجہ سے دوسرے مرتبہ
جیلیر پر حملہ ہوا اور اوسکے نتیجے بھی ویسے ہی تباہی اور پریشانی افزا ہوئے جیلیر میں پھر ساکا کیا گیا
جس میں سولہ ہزار عورت قتل کو پہنچیں اور دودو مع تلکسی اور سرہ سو مہم قوم اوسکے جنگ میں کام آئے

راجپوت اہل ساکا کر نیسے تسہیل ارا دے اہل اسلام کو دیتے تھے ہر ایک ریاست کے حال میں ہم یہ واقعہ دیکھتے ہیں *

یہ شخص دس برس گدی نشین رہا +

سمت ۱۳۶۲ (سنہ ۱۳۶۲) میں بعد مرگ راول وودو کے راجہ گرسی اور راجہ کنیر جو جمن تھے اپنے مربی محبوب خان کی وفات سے حوالہ اسکے فرزند ان ذوالفقار اور غازی خان کے ہوئے جسے کنیر خضہ جیلیر کو چلا گیا اور گرسی نے اجازت بجانب مغرب علاقہ مہور کے جانے کی حاصل کی جہاں اونے شادی ساتھ بھلا دیہی کے جو بیوہ اور ہمیشہ راٹھور کی تھی اور جسکی نسبت ساتھ دیورا کے ہوئی تھی اس شادی کی رسوم ادا ہوئی تھی کہ اسکے پاس اوسکا رشتہ دار سونگ دیونا می جو نہایت قوی ہیکل تھا آیا جسے وعدہ کیا تھا کہ بروقت اسکے واپس دہلی جانے کے وہ اسکے ہمراہ جانے گا بادشاہ نے اوسکی قوت کا امتحان کیا اور اوسکو ایک کمان آہنی جو بادشاہ خراسان نے بھیجی تھی واسطے چلہ چڑھانے کے دی بھٹی قوی ہیکل نے نہ صرف اوسکو نہ کیا بلکہ توڑ ڈالا جو اس وقت میں تیمور شاہ نے دہلی پر حملہ کیا تھا اوس میں خدمات گرسی کی ایسی لائق پسند ہوئیں کہ اوسکو اوسکا موروثی ملک واپس عطا ہوا اور حکم ہوا کہ مرمت اور آبادی جیلیر کی کرے بوجہ اپنے رشتہ داران کے اور بعد واسطے دوست جمل مہور والہ کے اوسنے جلدی انتظام ملک کا کیا اور فوج آراستہ اسکے زیر حکم تیار ہو گئی ہمیر اور اسکے رشتہ داران اور مہمقوم نے اتفاق گرسی کے ساتھ کیا مگر اولاد جیلیر نہایت مغرور تھی +

دیوراج جسے شادی ساتھ دختر روپرا رانا مندور کے کی تھی ایک فرزند رکھتا تھا جسکا نام کہیر تھا اور جب جیلیر کا محاصرہ ساتھ فوج سلطانی کے قریب ہونے والا تھا اوسکی والدہ اوسکو اپنے ہمراہ مندور لگی تھی جب صرف بارہ سال کی عمر کا تھا وہ راوند کور کی گاسے چرانے والوں کے ساتھ جایا کرتا تھا اور اس بات میں بہت خوش تھا کہ گاسے کے بچھڑوں کو ایک چھڑی اکہ کی لیکر پابند کرے جطرح گھوڑوں کو

لہ صرف نسبت ہوئیے دوبارہ شادی کر نیکی قابل نہیں رہتی اور شو بہی راندنیے بیوہ ہو جاتی ہے گو کنواری بیٹے باکرہ ہو +

لہ یہ مطابقت سنیں ہی صداقت ان تواریخوں کی کرتی ہے ہندی مورخین کم آگاہ صرف ایک فوج کشی مثل حال بیٹے تیور کا بیان کرتے ہیں مگر کئی مرتبہ مغلون نے عبد سلطنت علاء الدین بن فوج کشی کی ہے غالباً وہ فوج کشی جس میں راجہ بھٹی نے اپنا ملک بدروٹی واپس پایا ہے کردگی ایک خان کے تھی جو بڑل فوج سپاہ ٹریفیس اوکھا نڈیے ملک آرزو سے سندھ کا تہا اور جسے فوج کشی سنہ ۱۳۶۲ (سنہ ۱۳۶۲) میں کی تھی اور ایسی شکست فاش اوسے نصیب ہوئی تھی کہ بھلا تاون ہزار سوار کے صرف تین ہزار شیر سے بچے تھے اور یہ بھی بڑا فیضان ملک کے گئے تھے اور فتنے سرونگے یا دکانج نمایان ہو گئے تھے (دیکھو ترجمہ فرشتہ برگ صاحب کا جلد اول صفحہ ۳۶۴) +

رسی لگاتے ہیں ایک روز اس کام سے ماندہ ہو کر کیر ایک جگہ پر سو رہا وہاں سورج سانپ کا تھا
 سانپ نکل کر اوسکے سر پر اپنے کفچہ سے سایہ کر کے گھرا ہو گیا اس عرصہ میں ایک بھاٹ نے اوس طرف
 گزر کیا اور یہ حال دیکھ کر فوراً رانا کو خبر دی اور اوسکے غیچہ عظیمہ سے بھی آگئی وہی رانا خود وہاں پہنچنے
 گیا تو اوسکو معلوم ہوا کہ وہ اوسکا نبیرہ تھا اور اوسکی قسمت میں حکمرانی اور راج ہونے والا ہے جو گری کو
 کوئی اولاد بلا دی ہے سے نہیں تھی لہذا اوسنے اپنی خواہش متبنے کرنے کسی ارٹ کے کی ظاہر کی جملہ خرد سال ہی
 جمع ہوئے مگر کوئی مثل کیر کے فطر نہیں آیا پس وہ پسند اس امر کے واسطے کیا گیا مگر اس فعل سے پسران صبر
 ناراض ہوئے اور اویں خون نے سرکشی واسطے حاصل کرنے گدی کے اختیار کی اس عرصہ میں اول گری
 ہر روز واسطے دیکھنے ایک تال کے جاتا تھا جو اوسنے کندہ کرایا تھا یہ موقع پاکر اویں نے اوسکو قتل کیا
 یہ سکر بلا دی ہے واسطے شکست اوسکے ارادوں کے فوراً کیر کو راجہ بنا دیا اور بنظر اسکے کہ جو دو خواہشیں
 اوسکے شوہر مرحوم کی تھیں یعنی ایک تو پورا کرنا گری ساگر کا یعنی جو تالاب گری کندہ کرتا تھا اور دوسرا
 تحفظ قرار واقعی اوسکے متبنے فرزند کیر کا کرنا یہ دونوں باحسن وجوہ ظہور میں آوین اوسنے اپنا سستی ہونا
 ملتوی کیا بعد از شش ماہ جب یہ دونوں امور باحسن تدبیر صورت پذیر ہوئی وہ چتا پر جا کر سستی ہو گئی بلا دی
 پسران ہمیر کو متبنے اور جانشین کیر کا مقرر کیا ان فرزند ان ہمیر کا نام جیتا اور لونگرن تھا *
 کبھو رانا چتور نے نابریل شادی کا واسطے جیتا کے بھیجا اور راجہ بھی سجانپ ماڑوار روانہ ہوا جب مقام
 انکا بارہ کوس کے فاصلہ پر کوہ ارادلی سے ہوا تو نامی سانکلا میراج رئیس سالبنی اوسکے پاس پہونچا
 دوسرے روز جب قریب سوار ہونے کے تھے ایک تیر جانب دست راست سے بولا یہ شگون بد تھا
 اور اوسکی بدبینی کا حال برا اور ان سانکلا نے جو خوب واقف شگون اور زبان طیور سے تھا بیان کیا
 جیتا نے باگ گھوڑے کی پھیری اور اس بدبینی کے رفع کرنے کو اوس روز اوسی مقام پر قیام رکھا اور
 حکم دیا کہ تیر مذکور کو گرفتار کریں جب وہ گرفتار ہو کر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک چشم سے نابینا تھا اور
 زخم اوسکا باکل پر تھا دوسرے روز جب پھر وہ سوار ہوئے تو ایک مادہ شیر نے آواز دی پھر وہ رئیس
 شگوننی طلب ہوا اور اوس سے تعبیر دریافت کی گئی اوسنے جواب دیا کہ بڑے گھروں کا راز فاش کرنا
 مناسب نہیں مگر اب کسی کم سن کو بلباس زنانہ نایں کے کوٹھیر کو روانہ کرو اوسکو وہاں جا کر سب حال
 ظاہر ہو جائے گا ایسا ہی عمل میں آیا اور وہ کم سن لعل میواری تک پہونچا یعنی وہاں تک پہونچا

جواو سوقت پیل اور بنہ شادی کا لگا رہی تھی اوسنے وہاں کچھ اچھا نہیں دیکھا اور واپس آکر سب حال بیان کیا یہ سنکر راجہ بٹی نے شادی ساتھ مارو دختر سانکلا نہیں کے کر لی رانا اس فعل سے نہایت غصہ ہوا مگر بوجہ شرم اوسنے دست معاوضہ و راز نہیں کیا اور بجائے اظہار کرنے اس بلے آبروئی کے اوسنے اپنی دختر کی نسبت ساتھ نامی راجہ کپھی اچھا اس نامے لگروان والہ کے کردی اور اوس نے منظور کی جیتا اور اوسکا براور لونکران اور براور زن مع ایک سو بیس مہر ہی کے بیچ ایک ارادہ کے جواو سے بلا اطلاع یعنی ناگہان اوپر مقام پوگل کے کیا تھا کام آیا جب راو کبرن رینگ دیونا نے دریافت کیا کہ وہ کسے مقابلہ میں اب تک اپنا تحفظ قرار واقعی کرتا تھا اوسنے پوشاک سیاہ رنگ پہنی اور واسطے کفارہ اوس جرم کے جملہ معابد گاہان ہندوئین درشن کرنے گیا منگام واپسی اوسکے تصور معاف ہوئے اور کپھر نے اوسکی تسلی کی +

کپھر کے آٹھ فرزند تھے اول سوماجی جو نہایت کثیر الاولاد تھا اور اوسکی اولاد بنام سوما بٹی مشہور ہیں دوم لکمن سوم کیلین جسے زبردستی ہیکم پور جو جاگیر اوسکے براور کلان سوما کی تھی چھین لیا تھا اور سوما مع اپنے جملہ بھتیجی کے یہاں سے ترک وطن کر کے بمقام گروپ جا کر آباد ہوا تھا چارم کلکرن لے ہم خیال کرتے ہیں کہ کپھی راجہ کے پاس کوئی شگونی نہ ہوگا اونکی تواریخ سے پیدائش کو وہ بہت خوش باش تھے اور راجہ کو اوس سے ایک فرزند ہوا تھا جگدن سے خارج کیا گیا نہایت بڑا می جو محل میواری کی ہوئی تھی وہ بے شبہ ایک فترا ریس سانکلا کی معلوم ہوتی تھی اور پامر اوسکے بیٹے سے بھی دریافت ہوتا ہے گویہ حالات چندان کلان قسم کے اور لائق تحریر نہ تھے مگر جواو سے موافقت سنیں پائی جاتی ہے اور جس سے قدر اور صداقت ان ریاستوں کی تواریخ سے پیدائش ہوتی +

سی مادو فرزند اور وارث رینگ دیو کا تھا اور اس مقام کی تواریخ بٹی سے بخیر وہ حال خلاصہ کیا ہے جو جلد اول میں درج ہے اور جس سے ظاہر ہے کہ رسوم قومی بن عورت راجہ تانہ کا برادر دخل ہے سن و سال اس میں جنگ آد کا موجب تاریخ بٹی کے سمت ۱۲۱۲ تھا اور تانا موکل جو مہر راول جیت راو رینگ دیو کا تھا گدی ماژدار پر سمت ۱۳۵۴ سے سمت ۱۴۰۴ تک تھا تواریخ اس ریاست سے شادی بعل کوہ کی ساتھ درج ہے راجہ اس کے ظاہر ہوتی ہے مگر اہد کہ حال اوس سے پیدائش ہے مگر کچھ طعنہ دیا نسبت کے اب بھی مشہور ہے کیونکہ جب گنگو ایک شادی کی بوساطت راقم سماع میں درمیان دختر رانا سے اودھی پورا دی گچ شگہ راول حال جیلیر کے ہوئی تھی تو یہ بیان ہوا تھا کہ یاد نہیں آتا کہ کبھی کوئی شادی ان دونوں خاندانوں میں باہم ہوئی ہو اتفاقہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختراع خود پسندی کی بٹی مورخین نے پیدا کی ہوگی +

۳۰۱ لفظ بی کا بیان جلد اول میں ہو چکا ہے بی ایک طرح کے غلام کو کہتے ہیں ایسے کو جو رزق سے یا کسی تکلیف سے تنگ ہو کر

پہچم سائل جسے اپنے نام سے ایک قدیم شہر کو بنام سائیر مشہور کیا باقی ماندہ کے نام بھوتنوا ورتج سی تھے
جب پسران رنگ دیو نے مذہب اسلام اختیار کیا واسطے عوض لینے اپنے والد کے راجہ اہور
ناگور سے اونکا ورثہ مقامات پوکل اور ماروت کا ضبط ہو گیا لہذا بعد ازاں وہ ساتھ اہور ابھی کے شامل ہو
اونکی اولاد میں مسلمان بھٹی کہلاتے ہیں اس موقع پر کیلین پسر سومی راول نے قبضہ اور علاقہ جات
منضبطہ کے کر لیا اور سواے بہیم پور کے مقام دیور راول بھی جو اس کے قدیم دشمن داہیا راجپوت نے
چھین لیا تھا دوبارہ حاصل کیا *

کیلین نے ایک قطعہ اوپر کنارہ بیاہ کے تعمیر کیا اور اسکا نام اپنے والد کے نام پر کر وہ یا کرور مشہور کیا
اس سبب سے پھر بھٹی قوم نے سازش ساتھ اقوام جوہیا اور لانگا کے کی اون کے رئیس عمر خان
غوری نے فوج کشی کیلین پر کی مگر شکست کھائی کیلین کا اندیشہ اب اقوام چاہل اور موہل اور جوہیا کے
دلوں میں جو اس نواح میں بود و باش رکھتے تھے پیدا ہوا اور اسکی حکومت تابہ پنج مذہب پوچی کیلین نے
شادی بیچ خاندان سما جام والد کے کی اور جو مکرار در باب گدی نشینی کے اون میں ہوتی تھی اور جسکے
سبب خونریزی بہت ہوا کرتی تھی رفع کردی شجاعت جام جسکی اون نے مدد کی تھی اس کے ہمراہ روت میں
آیا بعد دو سال کے اون نے وفات پائی بعد اسکی وفات کے کیلین نے کل علاقہ سما کا اپنے قبضہ میں
کر لیا اب اسکی ریاست کی سرحد دیریاے سندھ ہو گئی کیلین نے بہتر ہر سالگی وفات پائی اس کے بعد
چاچک دیو گدی نشین ہوا (بعضے کہتے ہیں کہ رمل اس کے بعد گدی نشین ہوا تھا مگر یہ صرف علاقہ جات

غلامی اختیار کرے ایسے غلام کا مالک غلام کی چلی سر پر سے تراش دیتا ہے یہ علامت غلامی کی ہے اور وہ مثل مولیشی دوسرے کے جوں
بھی ہو سکتے ہیں اور یہ رسم زیادہ تر ریاست ہائے صوبائی میں جاری ہے نسبت وسطی ہندوؤں کے وہاں ہر ایک کلان آدمی بستی رکھتا ہے
شام نیکہ کیاوت چو کرن والد کے پاس دوسو تھے جب وہ چوپور میں فرار ہو کر آیا تھا اور وہ سب جنگ مرشاہین کام آئے اور سب قسم برہمن
اور راجپوت بھی ہو سکتے ہیں اور ہر کچھ روپیہ دیکر اپنی آزادی حاصل کر سکتے ہیں *

۱۰ یہ تینوں اقوام معدوم ہو گئی ہیں اور یا جب وہ مسلمان ہو گئے تو کم ہو گئیں *

۱۱ قوم سائیر کا ذکر تواریخ اسلام میں بصرحت مذکور ہے کہ اب بھی ایک قوم اس نام کی سندھ میں موجود ہے ایک فرع کلان خاندان جاو
ہے اور اولاد سامبا پسر کرشن سے ہیں اور جب فرع ثانی زابلستان میں آباد ہوئی اور اصلی نام اونکا یعنی جاوون فائم ہے پسران
سامبا نے اپنے بزرگ کا نام سیستان اور گماٹی سندھ میں قائم رکھا ساکا کوٹ یا ساگانگری اونکی دارالریاست تھی جو اب تک موجود ہے

شمالی مین جو اسکی جاگہ بھی حکمرانی کرتا تھا اور صرف دو مہینے بعد انین زندہ رہا۔

چاچک دیوگدی نشین ہوا اور اسنے اپنا مقام قیام اس غرض سے بمقام روت قرار دیا کہ اپنے علاقہ کو ماتحت و تابع ملتان سے جنہوں نے باعث واپس آنے بہٹی کے آن روے دریا سے گارہ رنج اوٹھایا تھا محفوظ رکھے رئیس ملتان نے جملہ قدیم دشمنان بہٹی مثل لاٹکا جو مہیا کپچی اور جملہ اقوام اس نواح کو شریک سازش کیا چاچک دیو نے بھی ایک فوج سترہ ہزار سوار اور چودہ ہزار پیادگان کی تیار کر کے عبور دریا می بیاہ واسطے مقابلہ دشمن کے کیا جنگا طرفین مین ہوئی اور نہایت سخت ہوئی مگر بہٹی فتحیاب ہوئے اور خوب مال دنیا لیکر روت مین آئے دوسرے سال دوسری مرتبہ جنگ فیما بین ہوئی جس میں بات سوچاں بہٹی اور تین ہزار ملتان کی قتل ہوئے اس فتح کے باعث ملک چاچک کا وسعت پذیر ہوا اور وہ ایک تھانہ زیر حکم اپنے فرزند کے بمقام اسنی کوٹ آنروے دریا سے بیاہ چھوڑ کر واپس لوگل مین آیا بعد ازاں اسنے فوج کشی اور پرہپال رئیس دوندی کے کی اور اسکو شکست دی بعد اس فتح کے وہ جیلیر مین واسطے ملاقات اپنے بھائی لکھن کے آیا اور جو علاقہ اسنی کوٹ کے ماتحت تھا اسکا محاصل واسطے

اور بے شہہ عینگری گریک یعنی یزان والون کی اصلیت ایسے ہے یہ بھت قیاس ہو سکتا ہے کہ مابین جسے مقابلہ سکندرا کیا تھا رئیس قوم ساما کا تہا سامبا کو سنی کا یا یہ لفظ تعلق شام سے رکھتا ہے اور شام سری کرشن کو باعتبار اون کے رنگ کے کہتے تھے اور یہ ساما پسر جابنتی رانی اتوار جاو کا تہا چار بجا کچ والہ اور جام مندہ والہ۔ قوم سائر تہر ایک ہی خاندان سے ہیں خاندان ساما جب اپنے مذہب کو ترک کر کے مذہب اسلام اونہوں نے اختیار کیا اونکو خواہش نسب نامہ بنانے کی ہوئی جس سے اونکے غالب دشمن اونکا اعتبار کرتے ہذا اونہوں نے سام کو تبدیل جام سے کیا اور بادشاہ جمشید فارس والہ کو بجائے اصلی سامبا کے اپنا بزرگ خاندان قرار دیا فرشتہ اس خاندان کا حال بیان کرنا ہے مگر وہ اونکی اصلیت سے ناواقف تھا وہ بیان کرتا ہے کہ زمینداران سندھ و فرقہ کے مین ہونا یا سومرا اور رئیس ہونا بنام جام مشہور تھا ترجمہ فرشتہ برگ صاحب جلد چارم صفحہ ۴۲۲ مؤرخ مذکور کو اقبال ہے کہ وہ ۱۲۰۰ ہجری تک (۱۸۳۶ء سمیت) ہندوستان میں شہہ نہیں ہے ہم دیکھتے ہیں کہ راجہ بہٹی اس خاندان کے ساتھ بیس سال بعد تک تھے اس شہہ سے جمین فرشتہ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے شادی کرتے تھے +

اس مقام پر ہم ہر ایک مرتبہ تحریر کرتے ہیں کہ ایسی کیفیت لکھنے سے ہماری مراد مداخلت کرنیکی بیچ صداقت کے نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ اصل تاریخ کا ہے +

۱۰ مقام اسگجہ کا سلام نہیں اگر وہ مقام نوجکوڈی انول صاحب تہن کوٹ لکھتے ہیں جو اس مقام بر واقع ہے جان دیا کابل

صرف دربار کے ہمراہ لیا منہ کام مراجعت بجانب اپنے گھر کے براہ باروا و سکوا ایک جنگ را جیوت راستہ میں
 جو ایک گروہ کثیر بز و غیرہ کا چراتا تھا اوسے ایک بہت تازہ اور تحفہ بز جو سب میں بہتر تھی پیشکش اذکر کی
 اور اپنی حفاظت بخلاف جملہ بر جنگ راٹھور کے چاہی اس رئیس نے یعنی بر جنگ راٹھور نے مشورۃ
 سائیکس جس میں صاحب دول رہتے تھے ایک رئیس بھی سے چھین لیا تھا اور تاخت تالچ کا
 ہاتھ صحرا میں پھیلا یا تھا اور جنگ مذکور بھی ایک اوسکے مظلومان یعنی ستم رسیدگان میں سے تھا جب
 چاچک اوسکے گروہ بز کے قریب سے گذرا تھوڑے عرصہ کے بعد پھر جنگ مذکور نے آکر نالش کی کہ
 بر جنگ پھر اوسپر تاخت لایا اور وہی بز جو اوسکو پیشکش کی گئی تھی لے گیا چاچک نے اپنے رشتہ داران کو
 جمع کیا اور ساتھ شمار خان رئیس قوم سیتا کے اتفاق کیا وہ تین ہزار سوار لیکر اوسکے ہمراہ ہوا ایک سم
 بلکہ عادت سائیکس کے راٹھور لوگوں کی تھی کہ اپنے سوار کسی تالاب کے کنارہ آبادی کے تھوڑے فاصلہ پر
 مقیم کرتے تھے اور جو رؤسا و شہر ہر روز صبح کو باہر جاتے تھے اذکی نگرانی کرتے تھے چاچک نے اس طرح
 عمل کر کے جو شہر سے باہر نکلا اوسے گرفتار کر لیا صاحبان اور دیگر اشخاص صاحب دول نے
 بہت روپیہ واسطے اپنی رہائی کے دیا قبول کیا مگر اوسے منظور نہیں کیا اور نہ اوسکو رہائی دی مگر
 اس شرط پر کہ وہ جیل میں جا کر آباد ہوں تین سو بیسٹہ رئیسان خاندانہ اسے متفرقہ نے یہ شرط منظور کی
 اس سبب سے جیل میں صاحب دول بہت نہیں اوسو ان سبکو متفرق شہر و زمین مثل لور اول اور پوکل اور روت وغیرہ
 اور ایک واسطے ہیں تبہ نہیں کہ یہ قلعہ بھی پنجاب میں تھا اور اس سے بھی دو بالا یقین ہوتا ہے کہ اوسکا اتفاق ساتھ رئیس سات یاسوات
 ہوتا تھا کہ وہ تین کوٹ یا عیش نگر مذکورہ صاحب بوضوح کا ہے پس یہ اسیاں گریک یعنی یزان والون کا ہے یعنی جسکو گریک انسان کہتے ہیں

یہ وہی مقام ہے *

اس مقام پر ہم پر کر تحریر کرتے ہیں کہ جنگ اور جرمیابے شہدہ فروع ایک ہی خاندان کی ہیں جسکو بابر و جوی لکھتا ہے اور اون کا مسکن
 گردنواح کوہ جودہ مذکور کرتا ہے *

اب یہ مقام تعلق ماروار کے ہے اور اوسکے شمال و مغرب کی سرحد پر واقع ہے مگر محققین ہوتا ہے کہ اب وہ ویران ہو گیا ہے *
 غالباً سیواتی یعنی سیوات کے باشندہ جسکا ذکر اقصیٰ صاحب نے (جلداول صفحہ ۵۰۶) میں کیا ہے کہ وہ دراصل ہند سے تھے اور اوسکا
 دریائے ہند پس یعنی سندھ سے جلال آباد تک تھا ٹولمی کے سوسیتن ہیں *

یہ خراوش ہوتا چاہے کہ سائیکس ایک قلعہ بھی کا ہے جو راٹھور نے اوسے چھین لیا تھا اور جنہوں نے اذکی سرحد بہت کم کردی تھی *

آباد کیا تین فرزند راٹھور کے بھی مقید ہوئے تھے بھلہ اوسکے دو فرس سال کو اوسنے رہا کیا مگر سے میرا میرا
کو بطریق اول بابت خوش رویگی اوسکے والد کے اپنے پاس رکھا چاچک نے اپنے رفیق رئیس سنگا کو
رخصت کیا اور اوسکی پوتی سال دیہی کے ساتھ شادی کی والدہ واپس یعنی میہت خانہ نے اپنی دختر کے
جنیر میں پچاس گھوڑے اور پینتیس غلام اور چار پالکی اور دو سو ماود شتر یعنی ساڈنی دین اور چاچک اوسکو
ہمراہ لیکر مقام روت میں واپس آیا +

دو سال بعد اسکے چاچک نے فوج کشی اور تہ راج کو کر رئیس پٹی بنگال کے کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ ایک گھوڑا
ایک بٹنی کا چور کر لے گئے تھے کو کر لوگوں نے شکست پائی اور لوٹے گئے مگر اوسکے دشمن قدیم لاٹکانے
یہ موقع غنیمت سمجھ کر کشتی بخلاف چاچک اختیار کی اور اوسکے تھانہ کو اوسکے مقام مقبوضہ جدید
دنیا پور سے نکال دیا آخر کار بیاری نے اوپر راول چاچک کے غلبہ کیا تعداد اوسکی جنگاں سے فتح نصیب
متواترہ کی جس میں اوسنے اکثر ملک فتح کیے اور وسط پنجاب تک اوسکے اسلحہ نے زیر کیا تھا اس حالت
بیاری میں بھی اوسنے چاہا کہ بطرح اوسنے شمشیر بدست زندگی بسر کی ہے اوسی طرح موت بھی اوسکی
شمشیر سے ہو مگر چونکہ کوئی دشمن اوسکا نزویک نظر نہیں آیا اوسنے ایک پیغام پاس لاٹکانے میں ملتان کے
بھیجا اور درخواست جو وہ دان یعنی جنگ دان کرنے کی اوس سے کی اور کہلا بھیجا کہ یہ اوسکی آخری
درخواست ہے تاکہ اوسکی روح پولا و دشمن سے نکلے اور نصف بیاری کی قربانی منور رئیس مذکور سے

۱۷ اسوجہ سے اوزیر دیگر دلائل سے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ آثار یعنی اندوشتک میں خطاب خان خاص گراہل اسلام کے واسطے نہ تھا
بیان ہو گا ظاہر ہوتا ہے کہ نام سوات کی دختر کا مثل ہندو ہے +

۱۸ مقام پٹی بنگال کا معلوم نہیں ہوتا غالباً جب مذہب تبدیل ہوا تو نام ہی تبدیل ہو گیا ہے جیسا سابق مذکور ہوا ہے ہاری راکھین قوم کو کر وہی
قوم مگر یہ چکا یا برنے ذکر کیا ہو کہ وہ اوسکے دشمن پر ایک فوج کشی ہند میں تھی اذکو طریق خصوصاً طریق شوہر کرنگا درجین حیات شوہر اوسکا
ذکر فرشتہ اپنی تواریخ میں کتاب ہوشل اندوشتک کو ہر اوسکے رئیس کا نام بے شبہ ہندو کا نام ہے وہ بشرکت قوم جوہ کے مغرب پنجاب میں آباد ہیں
اور حسب بیان الفتن صاحب اوسوں نے اپنے قدیم مقام کو متصل یوسف زئی جادوں کے قائم رکھا ہے +

۱۹ دنیا پور کا مقام معلوم نہیں ہوتا +

۲۰ اس لیرانہ جنگ میں یا جوہ دان میں ہم ایک اور بڑی شاہت رسوم شہک کی جو ہر ڈوٹس نے بیان کی ہے باتو میں قدیم جٹ نس کی سنا
کی تاریخی مزینکہ نہایت غراب جانتے ہو انکی اولاد اسی عادت کو انچہ مرادہ تار کنارہ بالک اور تارہ جٹ لینڈ لگتی ہے +

کچھ دغا تصور کر کے تامل کیا مگر پیغام بر بھی نے قسم یاد کی کہ اسکا مالک صرف مرگ باحرمت چاہتا ہے اور صرف پانچ سو آدمی بھی ہمراہ لائے گا اس صورت میں اوسنے جنگ قبول کی اور راول نے اپنے رشتہ دارانکو اپنے پاس جمع کیا اور جب اوسے یہ حال بیان کیا گیا تو سات سو چیدہ راجپوت جو اوسکی فتوحات میں شریک تھے بخوشی اوسکی ہمراہی میں موجود ہوئے اور انھوں نے اپنی جان اپنے مالک کے ساتھ تشکب دی قبل از روانگی کے اوسنے اپنے سب امور کا انتظام کیا اوسنے اپنے فرزند گج سنگھ کو جو رانی قوم ستیا سے تھارانی مذکورہ کے ہمراہ اوسکے والد کے گھر روانہ کیا سوائے اسکے اوسکے پانچ فرزند اور تھے یعنی کو مبہو برسل بھیم دیو (یہ سودا قوم کی لالہ رانی سے تھا) رتو اور رند ہیر جکی والدہ سوراج می قوم چوہان سے تھی اوسنے برسل اپنے فرزند اکبر کو مالک کل علاقہ کا کیا ہستنا سے علاقہ کدال (جسکا دارالریاستہ شہر دیو راول تھا) اور یہ علاقہ اوسنے رند ہیر کو دیا اور ان دونوں کو ملک لاج کا لگایا اور علیحدہ علیحدہ علاقہ دونوں کے کر دیئے برسل اپنی دارالریاستہ کٹور کو بسواری سترو ہزار سپاہ کے روانہ ہوا *

بعد ازیں راول چاچک روانہ دنیا پور واسطے مرنے کے ہوا وہاں پہونچکر اوسنے ساکھ دشمن یعنی رئیس ملتان دوکوس کے فاصلہ پر ہے اوسکی طبیعت نہایت خوش ہوئی اوسنے وان دیئے تلوار چوچی اور دیوتاؤں کی پرستش کر کے خیرات دی اور اس دنیا سے اپنے خیالات اٹھائے *

چار گھڑی جنگ قائم رہی راجہ جادون مع اپنے جملہ رشتہ داران کے کارہائے نمایاں اور حربہ ہا و لیوانہ کر کے کام آئے دو ہزار خان اوانکی تلوار سے قتل ہوئے خون کے دریا میدان جنگ میں جاری ہوئے اس طرح بھی نے اندر کامکان حاصل کیا اور اوسنے اپنے تخت پر ان شجاع لوگوں کو جگہ دی راجہ دیپاے بیاہ مجبور کر کے واپس ملتان کو چلا گیا *

جب رند ہیر مقام پور اہل بارہ کی کرایا موتہ کی کر رہا تھا اوسکا برا در کلان کمبود دیوانہ وار مجمع میں آیا اور قسم کھا کر لے یہ قلعہ کروں جیکو راؤ گیلون نے تعمیر کیا تھا بائیس کوس بہا و دیور سے بتاتے ہیں مگر کوئی جانب اوسکی تحریر نہیں ہوئی یہیں شہ نہیں کہ وہ بجانب شمال تھا اور غالباً پانچ اوس دو آبہ کے جکوندہ ساگر کہتے ہیں واقع تھا *

۱۷ یہ رسم بھی جو وہ دان کی شریک ہو کر ایک اور وجہ ثبوت جادو کے اندر تھک ہونیکا پیدا کرتی ہے دیکھو جلد اول جہان بینا کمرگ تہا نہا کا کیا گیا ہے *

زبان پر لایا کہ وہ اپنے والد کا عوض لگیا اور اوسے روز ایک غلام ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور راجہ کے مقام قیام پہنچا مقام مذکور کے گرد خندق گیارہ گز چوڑی تھی اوسے تاریکی شب میں بہتی نے اپنا گھوڑا پھینک دیا اور خندق سے پار بھاگ کر حرم رئیس مذکور میں پہنچا اور کافو شاہ کا سر کاٹ کر اپنے بھائی کے پاس دیوڑا دل میں واپس آیا برسل نے دنیا پور کو پھر قائم کیا اور بعد ازاں مقام گروہ کوردانہ ہوا اوس کے قدیم دشمن لالنگا نے ہسر کر دگی ہدیت خان اوس پر حملہ کیا مگر اوس کو شکست نصیب ہوئی اور اوند کا بہت نقصان ہوا اسی عرصہ میں حسین خان بلوچ نے ہیکم پور پر حملہ کیا +

ہا دل برسی جو اس وقت میں گدی نشین جیلیر کا تھا واسطے ملاقات راو برسل کے جو ہم پنجاب کے واپس آتا تھا گیا بیچ سمت ۱۵۳۰ (سنت ۱۲۷۷ ع) اوسے روانہ اور محل ہیکم پور کے تعمیر کیے +

اس مقام پر ہم ترجمہ لفظ بہ لفظ تواریخ ہندی کو متروک کرتے ہیں کیونکہ اوس میں صرف ایسے ہی تنازعات سرحدی و جنگ ہائے خفیہ باہمی کا بیان ہے جو فیما بین پیران کیلین اور رہیمان پنجاب کے وقوع میں آئی تھیں اور کبھی وہ فوج کشی کرتے تھے اور کبھی اون پر فوج کشی ہوتی تھی اور گویہ بیان بالفاظ سنگین اور حالات دلیری کے مذکور ہوا ہے مگر کوئی واقعہ قابل تحریر تواریخ کے نہیں پایا گیا آخر کار اکثر اولاد کیلین جدا ہو گئی اور علاقہ ہر دو کنارہ دریائے گارا کو باہم تقسیم کر لیا اور جو فوراً بعد اسکے سلطان بابر نے فتح اخیر ملتان بمقابلہ لالنگا کے کی اور اپنا حاکم اوس میں مقرر کیا تو غالباً جو بہتی قابض گروہ کوٹ اور دنیا پور اور پوگل اور باروت تھے (اب یہ سب مسلمان ہیں) اونھوں نے اپنا مذہب (اس بیان کی تائید منو بھی کرتا ہے) واسطے تحفظ اپنے علاقہ کے تبدیل کر دیا مگر شاعر ہندی ایسا مصروف اس فرج پوگل میں ہے کہ تواریخ ظاہر صرف اس قوم کی معلوم ہوتی ہے یعنی اس مقام پر صرف اس خاندان لہ اور جویان ہوا ہے یعنی کاربائے کیلین اور چاچک اور برسل اسکو خاص ایک خاندان کی تاریخ تصور کرنی چاہیے کیونکہ اس میں حال راو دے پوگل کا جسکو کیلین سپر سومی راو دل کیر جیلیر والد نے قائم کیا تھاج ہے اور جو یہ تواریخ میں لکھے قابل تہا حاشیہ پر اسکا تحریر کرنا مناسب تصور نہیں ہوا +

۵ راو کیلین نے اپنی حکومت نو طعجات پر قائم کی تھی جو ایک ایک ضلع کی دار الحکومت تھی یعنی انسئی یا سونی کوٹ اور ہیکم پور باروت پوگل دیوڑا دل گروہ جوبائیں کوس پاتھرب چالیں میل کے ہاں پوٹو واقع ہے) گوہن باہن دانو اور قیلو واقع کنارہ سندھ +

۶ کوئی فضل اپنا بے آبروئی کا نسبت راج کے منتقل ہے تحفظ اپنا اس لائے کر گس ہندو نے کیا وہ کتاب ہے مصیبت اوشا کر دہیت

پوگل کا بیان اوسنے کیا ہے *

وہ اصل شہنشاہ ہے یعنی راول برہسی سے راول حبیت اور لون کرن اور بھیم اور منوہر داس اور سبل سنگہ پنج پشت تک کچھ حال بیان نہیں کرتا صرف شمار اونکی اولاد کا کرتا ہے اس راجہ اخیر یعنی سبل سنگہ کے وقت میں بھٹی کے ملکی انتظام میں نہایت عظیم تبدلات واقع ہوئے *

باب پنجم

جیلیر کا جاگیر منجانب سلطنت ہند ہونا۔ تبدلات گدی نشینی۔ سبل سنگہ کا ساتھ فوج بھٹی کے خدمت کرنا۔ جلد دوسے اوسکی خدمت گزاری کے گدی جیلیر کا حاصل ہونا۔ حدود جیلیر ہنگام فوج کشی بابر۔ سبل سنگہ کے بعد اوسکے فرزند امر سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اسکا ٹیکا دوار ملک بلوچ میں لیجانا۔ میدان جنگ میں فتح نصیب ہونا۔ اپنی رعیت سے روپیہ واسطے جہیز اپنی دختر کے طلب کرنا۔ ایک ٹیس کا قتل کرنا جسے انکا روپیہ دینے سے کیا تھا۔ سرکشی چٹا راجپوت۔ رئیسان بھٹی کا عوض لینا۔ بیکانیر کے راٹھوروں سے بابت اونکی غارت گری کے۔ اصل باتنا زعات سرحدی۔ بھٹی کو گولکا فتحیاب ہونا۔ راجگان جیلیر اور بیکانیر کا مصروف ہونا بیچ تنازعات اپنے جاگیر داران کے۔ راجہ انوپ سنگہ کا اپنے جملہ سرداران سے درخواست معاوضہ تانی بے حرمتی کرنا۔ حملہ اوپر جیلیر کے شکست حملہ آوران۔ راول کا پھر پوگل حاصل کرنا اور مقام برہمیر کا اپنا ماتحت کرنا۔ وفات امر۔ جسونت کا گدی نشین ہونا۔ اختتام تواریخ ہندی۔ تنزل جیلیر۔ پوگل پر میر اور غلووی کا راٹھوروں کا چھین لینا۔ ان امور کا مفید گورنمنٹ انگریزی کے ہونا۔ کدال سے کاراتک داؤد پوترون کا چھین لینا۔ اسکے سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکے عمومی تیج سنگہ کا حکومت چھین لینا۔ اسکا قتل ہونا درمیان ادا سے رسوم لاش۔ اسکے سنگہ کا پھر گدی حاصل کرنا۔ چالیس سال حکومت کرنا۔ بہاول خان کا کدال لے لینا۔ راول مولراج۔ سروپ سنگہ مہتا کا وزیر مقرر ہونا۔ اوسکی دشمنی ساتھ عمائد بھٹی کے۔ سرکشی سبلاں اوسکے منجانب ولیعہد۔ اسے سنگہ کا خارج از گدی ہو کر مقید ہونا۔

جمع کرنی چاہیے اور دولت خرچ کر کے تحفظ اپنے زبجہ کا کرنا لازم ہے مگر بہر حال اپنا تحفظ بطرح ممکن ہو کر سے اور دولت اور زبجہ افسوس نہ کرے لیکن اگر یہی جاتی رہیں تو مضافتہ نہیں مگر تحفظ جان لازم ہے یہ حال منومین اوس مقام پر درج ہے جان وہ بیان انتظام ملک یا اقوام سپاہی پیشہ کا کرتا ہے کل تواریخ راجپوتوں سے پیدا ہے کہ وہ کچھ لانا اس مثلہ نامردی کا نہیں کرتے *

راول کا راجہ ہونا۔ انکا رگدی نشینی سے۔۔۔ بائی مولراج بذریعہ ایک راجپوتنی کے۔ قبضہ گدی پر کرنا۔
 اسے سنگھ کا لباس سیاہ جلاستے وطنی کا پانا۔ جو وہ پور جانا اوسکا۔ عمائد بہٹی کا اشتہاری ہونا۔ اوسکے
 علاقجات کا ضبط ہونا اور قلعجات کا مہار ہونا۔ بعد بارہ سال کے پھر اپنے علاقہ میں آنا۔ راجسنگھ کا
 ایک مہاجن کا قتل کرنا۔ واپس آنا جیلیمین۔ قلعہ دیوا میں بھیجا جانا۔ سالم سنگھ کا وزیر ہونا۔ اوسکی
 سیرت۔ اپنے دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہونا مگر زور آور سنگھ کی حکومتی سے زندہ رہنا۔ بذریعہ اوسکی
 بھابھ یعنی زن برادر کے تدبیر اوسکے قتل کی کرنا۔ زور آور سنگھ کو زہر دینا۔ متا کا اوسکو اور اوسکے
 شوہر کو قتل کرنا۔ قلعہ دیوا کو جلانا۔ اسے سنگھ کا سوخت ہو کر مر جانا۔ قتل اوسکے فرزند ان کا۔
 وزیر کا گج سنگھ کو راجہ بنانا۔ پسران خرد مولراج کا بیکانہ بھاگ جانا۔ زیادہ ترین حکومت جسکا ذکر تواریخ
 راجپوت میں درج ہے۔ درمیان وزارت کے دست درازی کی تھی۔ نظر ثانی باختصار اور پرتواریخ
 بہٹی کے۔ خیالات +

باب ہم اس وقت تک تاریخ بہٹی میں پہنچ گئے ہیں جب شاہجہان شاہنشاہ ہند تھا دوسرے مقام پر
 جسے یہ بخوبی بیان کیا ہے کیا تدابیر اکبر اعظم نے واسطے شامل کر لینے اپنی حکومت میں راجپوت جاگیردار
 علاقجات جاگیر کے بروئے کالائی تھے مگر ان تدابیر کو اوسکے جانشین نے سرانجام کر دیا بلکہ
 اول راجہ جیلیمین نے اپنے علاقہ کو بطور جاگیر عطیہ شاہنشاہی اپنے قبضہ میں رکھا تھا وارث اصلی گدی
 جیلیمین کا تھا منوہر داس نے گدی قبضل اپنے برادر زاوہ راول نامہو فرزند اور وارث بہیم کی زیرکستی
 حاصل کی تھی جب راول نامہو اپنی شادی کر کے بیکانیر سے آتا تھا اور ایک روز مقام غلووی میں
 لے نوکران کے تین فرزند تھے ہراج مال دیو کلیان داس ہر ایک کو اولاد تھی ہراج کا پسر بہیم تھلا جو گدی نشین بعد اپنے جد کے ہوا تھا مال دیو کا
 فرزند کایت سی تھا جسکا فرزند دیال اس مال دیو کا تھا جو بطور جاگیر شہنشاہی انصاف نوکران دیا گیا تھا پسر سوم کلیان داس کا فرزند منوہر اس تھا
 جو بعد بہیم کے گدی نشین ہوا رام چند فرزند منوہر داس کا تھا شجہ انساب ہر ایک نظر کرنے سے سب حال صاف معلوم ہوگا +

نوکران

ہراج	مال دیو	کلیان داس
۲	کایت سی	۳
بہیم	دیال داس	منوہر داس
نامہو	۴	رام چند
	بل سنگھ	

جواہر زمانہ میں ایک شہر متعلق جیلیر کرتھا اور قیام کیا تھا وہاں اوسکو بذریعہ ایک عورت زہر دیا گیا مگر قسمت میں یہ لکھا تھا کہ نسل قاتل کی حکمرانی نہیں کریگی لہذا وہ مرتبہ بیل سنگہ کو نصیب ہوا یہ بیل سنگہ سوم اولاد مال دیوسے تھا جو پسر دوم راول لونکرن کا تھا *

نیک فحلت بیل صغریٰ کی اور بد اطوار رام چند پسر گدی چھین نے والد کے لئے ایک اور وجہ واسطے قبول کرنے بیل کے پیدا کی سوا سے اڑھائی بیل برادر زادہ راجہ امیر کا تھا جسکے ماتحت اوسکو ایک عمدہ جلیل حکومت پشاور میں حاصل تھا اور وہاں اوسنے خزانہ شاہی کو دست برد افغانان کو ہی سے محفوظ رکھا تھا بجلد اس خدمت کے اور بوجہ اسکے کہ سب رئیس جواہر اپنی اپنی فوج سے خدمت گزار کر کے تھے اوسپر مہربان تھے بادشاہ نے جو نٹ سنگہ جوہر پور والہ کو حکم دیا کہ اوسکو گدی نشین کرے ناہر خان کیا پلٹ جوامی رئیس تھا اس کام کے واسطے مامور ہوا اور اس کام کے سر انجام کرنے کی وجہ سے اوسکو شہر اور حکومت علاقہ پوکرن کی دی گئی اوسوقت سے وہ علاقہ علیحدہ جیلیر سے ہو گیا *

یہ اول مرتبہ علی گئی علاقہ کلان اوس ملک سے ہوئی تھی جبکو رفتہ رفتہ راول جیل اور اوسکے جانشینوں نے ایذا دیا تھا مگر بعد ازیں اور بہت کمی اس ملک کے علاقجات کی ہوئی تھوڑے عرصہ قبل فوج کشی بابر کی علاقجات ماتحت جیلیر کے بجانب شمال تا بدریاے گارا اور بجانب مغرب تا بدریاے نہران یعنی سندھ اور بطرف مشرق وجنوب تا بہرحد بیکانیر اور ماڑواڑ ملک راتھوروں کے تھی مگر یہی راتھور دو سو سال سے تدریج دست اندازی اس ملک میں آجکی تاریخ تک کرتے رہے ہیں جملہ اراضی تہل بار میر اور کوتوراجو بجانب جنوب واقع ہے یہی کے رئیسوں کا علاقہ تھا اور بجانب مشرق تا بہرحد بیکانیر خاص *

امرنگہ پسر بیل سنگہ جانشین ہوا یہ میکا دیوار بجلاں بلوچوں کے لیکھا جنھوں نے حملہ اوپر علاقجات مغربی کیا تھا اور میدان فتح میں اوسکو حکومت ملی فوراً بعد اسکے اوسنے امداد روپیہ کی اپنی رعایا سے واسطے

۱۵ یہ ایک اور موافقت سنیں کہ قید کار آمد ہے (دیکھو تاریخ ماڑواڑ درباب حالات ناہر خان کے) کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ اول

راتھور نے اسوقت کچھ علاقہ یہی سے جدا کر لیا تھا *

۱۶ گارا ہمیشہ تواریخ ہندی میں نام بیاہ مشہور ہے گارا غالباً اسواسطے کہلاتا ہے کہ اوسکے پانی میں گارا یعنی مٹی مخلوط ہے اور گارا بیاہ اور تلج کے پانی سے پیدا ہوا ہے یعنی تلج اور بیاہ ملکر گارا کہلاتا ہے *

دینیے اپنی دختر کے چاہی جو رگناتھ راجپوت وزیر نے دینے سے انخواہ کیا اوسنے فوراً اوسکو قتل کیا جو پٹناراجپوتوں نے شمال و مشرق سے پھرانے قدیم تخت و تاج کے سلسلہ کو قائم کیا وہ خود سوار ہو کر ۲۰ فرسنگ دور ہوا اور اوسکو بچھڑ کر کے اوسنے ضمانت اور تحریری اقرارات واسطے نیک و بیکلی آئندہ کے لکھالیے *

۳۰ روزہ کی دست درازی کندلوٹ راجپوتوں سے تنگ اور ضیق میں آکر سندراس اور دلپت ریسانہ سلیم پور نے قصد معاوضہ ستانی کا کیا دلپت نے کہا اوسکو ایک نام جہان میں پیدا کرنے و واپس راجپوتوں کے غلام و راجہ کرنے دو بموجب اسکے انھوں نے حملہ کیا اور غارت کر کے شہر چھو جو سرحد بیکانیر پر واقع تھا سخت کر دیا کندلوٹ نے اسکا عوض شہر ہارے جیسلمیر سے لیا اور ایک جنگ قائم ہوئی جس میں بٹی قیاب ہوئے اور انھوں نے دوسرا ٹھور قتل کیے راول بھی شہر بیکانیر اپنی رعایا کے جاگیر داری کا ہوا راجہ انوپ سنگھ بیکانیر والہ اسوقت میں ساتھ فوج شاہی کے دکن میں خدمت کرتا تھا جب یہ حال اوس تک پہنچا اوسنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ ہر ایک کندلوٹ کو جو قابل اسلحہ بندی کے ہوا اوسکو طلب کر کے جیسلمیر پہنچا دے فوج کشی کرو اور ہیکم پور کو لیکر سہارن پور و وزیر و وہ اوسکو دغا باز تصور کرے گا وزیر نے طلبی جاری کی اور ہر ایک راجپوت نے اوسکی تعمیل کی اور اوسے ایک کروہ بھر دیا ایک رئیس چھان کے مقام حصار سے اوسکے ہمراہ دیا راول امر نے اپنے سہیلی جمع کیے اور بجائے اسکے اوسکے حملہ کا منتظر رہے خود اوسے جنگ کرنیکو پیش قدمی کی اوسنے اکثر سردار قتل کیے اور شہر ہارے سرحدی کو چلا دیا اور پوگل دوبارہ چھین لیا اور پھر ریسانہ باریمر اور کوتورا سے اقرار نامجات جدیدہ تا بعداری اور خدمت گزاری کے لکھالیے *

امر کے آٹھ فرزند تھے پسر کلان اوسکا حیوت نامی سہ سالہ (سٹال) میں گدی نشین ہوا اور اوسکی دختر کی شادی ساتھ ولیمید میوا کے ہوئی *



یہاں وہ تواریخ ہندی ختم ہوتی ہے حکما خلاصہ اور تحریر ہوا ہے اخیر حصہ تواریخ کا قلمی ہے اور ایک مورخ زندہ اور حقیقی القائم نے لکھو دی اوسکی تصحیح دیگر تحریرات سے بھی ہوئی ہے جو ہماری اطلاع کے واسطے تحریر ہوئی تھی مضمون اوسکا مگر حالات نظم اور زیادتی کے ہیں *

فوراً بعد وفاقا راول امر کے پوگل اور باریمر اور فلو دی اور دیگر شہر ہارے علاقہ قجرات

جیلیراٹھوڑوں نے اس ریاست جیلیر سے چھین لیے +
 علاقہ برکنارہ گارا کو داؤد خان رئیس افغان شکار پور نے قبضہ کر لیا اور اب وہ علاقہ منغراوس علاقہ کا ہوا
 جو اس کے نام سے باسم داؤد پوتہ مشہور ہے +

جسوت سنگہ گدی نشین ہوا اس کے پانچ فرزند تھے جگت سنگہ جسے خود کشی کی تھی اشیری سنگہ تیج سنگہ سردار سنگہ
 اور سلطان سنگہ جگت سنگہ کے تین فرزند تھے اکے سنگہ بودہ سنگہ اور زور اور سنگہ +

اکھی سنگہ گدی نشین ہوا بودہ سنگہ چچاک میں بر کیا تیج سنگہ عیسوی نے حکومت چھین لی اور راجگٹا
 اپنی جان کے تحفظ کے واسطے دہلی چلے گئے اس وقت اونکا عمومی کلان ہری سنگہ (برادر راول جسوت)

خدمت بادشاہ میں حاضر تھا یہ حال سکر وہ وہاں سے آیا کہ تیج سنگہ کو بیدخل اور خراج کرے یہ ایک رسم تھی
 کہ راجہ جیلیر ہر سال نشان و شوکت گری سر جایا کرتا تھا کہ او سمین کارلاس کرائی یعنی جو کل ولا کے

اوس میں جمع ہو گئی ہوا اسکو صاف کراوے راجہ اول اپنے ہاتھ سے تھوڑی مٹی نکالتا ہے بعد ازاں
 امیر و غریب سب او سمین مصروف ہوتے ہیں ہری سنگہ نے یہ موقع واسطے حملہ آوری اور تیج سنگہ کے

بہتر تصور کیا اور موقع مذکور پر اسکو عمل میں لایا گیا کھل فنیاب اس مہم میں نہیں ہوا مگر تیج سنگہ ایسا زخمی
 شدید ہوا تھا کہ وہ بعد ازاں فوت ہوا اور اسکا فرزند اسکی جگہ گدی نشین ہوا +

سوائی سنگہ معصوم سہ سالہ تھا اکھی سنگہ نے ہر طرف سے بھٹی جمع کیے اور قلعہ پر حملہ آور ہو کر معصوم کو
 قتل کیا اور دوبارہ اپنے استحقاق پر قابض ہوا +

اکھی سنگہ نے چالیس سال حکمرانی کی اس کے عہد میں بھاؤل خان پسر داؤد خان نے مقام پوراؤل
 اور جملہ علاقہ کھدال جواؤل فتح کر دہ بھٹی تھالے لیا اور اپنے علاقہ جدید بھاؤل پورا یا داؤد پوترا

میں شامل کیا +

مولراج سمت ۱۸۱۸ (۱۲۰۷ ع) میں گدی نشین ہوا اس کے تین فرزند تھے راسے سنگہ جیت سنگہ

لہ تیری اس محنت کا نتیجہ اس کام میں لکھا ہوا کہ سرکار انگریزی کو جب اونکو ضرورت اپنے منصب کو کارروائی کی یعنی تحفظ حقوق و تصفیہ تنازعات
 باہمی راجپوتان کی موجودہ اصل وجہ تنازع بذریعہ اس کتاب کے ہمیں بیان ہم اصل وجہ تنازعات سرحدی کی جسکے باعث استغرض خوئی و بیانی

بیکانیر اور جیلیر کے ہوتی ہے اور جس میں بیکانیر کی طرف سے زیادتی پائی جاتی ہے سمجھوتہ میں گرجیلیر بھی بغرض حاصل کرنے اپنے علاقہ از دست رفتہ
 اکثر محل امنیت عام ہوتے ہیں پس ہکولارم ہے کہ اول وجہ قدیم دریافت کریں بعد ازاں اپنا فیصلہ جاری کریں +

اور مان سنگہ مولراج نے جو ایک وزیر تحریک بدقسمتی سے پسند کیا وہ باعث خرابی ریاست بھٹی کا ہوا اس فیہر کا نام سرورپ سنگہ تھا قوم سے یہ بنیاد مذہب جین سے لے کر اوگنی اور خاندان مہتا سے تھا اسکی قسمت میں لکھا تھا کہ یہ بنیاد برکن قواعد اور دول سپران جیل کا ہوگا وجہ ناپسندی اور ارادہ معاوضہ ستانی اس سپر تجارت پیشہ کا نسبت امراسے قوم بھٹی باعث ایک تکرار امر بے حرمتی کا تھا جو درباب ایک بھگتن کے جو موبد و لطف مہتا مذکور کی تھی مگر وہ ایک راجپوت سرور سنگہ نامی قوم ایٹ کو چاہتی تھی ہوئی تھی بھٹی رئیس نے اپنی نالائش بخلاف وزیر مذکور اسے نگاہ کے پاس جو ولیمید تھا اور بکونج فہبت وزیر مذکور کے بوجہ اسکی آمدنی کم ہو جانے کے ولیمین تھا کی تھی ولیمید سے یہ کہا گیا کہ وہ اس گستاخ وزیر کو قتل کرے اور راستہ اپنے ہاتھ سے یہ فعل قتل ہو جو تھی اپنے والد کے ایسا اور جو مہتا کرتے ہوئے مولراج لپٹ گیا کہ اسکی وجہ سے اسکی جان کی خطرات ہوگی یہ تجویز مہتا کی کہ مولراج کو بھی لے لیا جائے مگر یہ تجویز ولیمید نے کہ یہ قصور کر کے نام منظور کی اور اسکا ارادہ معاوضہ ستانی کا فریو ہو گیا راول کو فرست محل میں بھاگ جانے کی دی گئی مگر رئیس یہ خوب جانتے تھے کہ راول سے موقع معافی کی غیہ ممکن تھی اونہوں نے بہت کی کہ اسے سنگہ کو راول بناوین اور اگر وہ انکا یکہ سے تو اس کے بھائی کو کہہ بی نشین کرین مگر آن راستہ سنگہ کی ہشتہ ہوئی اور کچھ اتعاب یا خوف دہانی کو درباب اس کے گدی نشین ہونے کے خیال میں نہ لائے اور بجائے گدی کے وہ ایک کھاٹ سینہ چار پائی پر بیٹھا تھا تین سینے اور پانچ روزا خراج اور پییدی مولراج کے گدی سے تھے کہ ایک عورت نے ارادہ اسکی رہائی کا کیا یہ عورت زوجہ ایک رئیس سرکش کی اور صاحب اور صلاح کار ولیمید کی تھی یہ عمدہ عورت جو راٹھور راجپوتنی خاندان جیچا سے اور زوجہ انوپ سنگہ بنجینالی والد رئیس قدیم تلاقہ جیلیمیر کی تھی اس رئیس نے ظلم وزیر سے اور ضعف راجہ سے تنگ آ کر یہ کہا کہ وزیر کو قتل کرنا اور راجہ کو خراج از گدی کرنا مناسب ہے سو سو ویرم یعنی نمک حلالی کے اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی جس سے ترغیب اس راٹھورنی کو واسطہ رہائی اپنے راجہ کے در صورت اندیشہ اتلاف جان اپنے شوہر کے تھی ہوئی تھی اور اسکی گفتگو جوتا اپنے فرزند زور آور کے برابر عمل میں لائے اس فعل کے اوسنے کی تھی وہ بعینہ اوسی کی زبان بند کی موافق درج ہوتی ہے یعنی اگر تمہارا والد مقابلہ تمہارا کرے تو اسکو بھی اس فعل کے عمل میں لانے میں تم قتل کرو میں اسکی لاش کے ساتھ چپا پرستی ہو جاؤ گی فرزند نے تمہیں حکم اپنی عمدہ الدہ کی منظور کی

اور اوس عورت نے برادر شوہر خود راجن نامی کو اور میگہ سنگہ رئیس بارو کو اس ارادہ کا شہرہ کر کے لیا تھا یہ تینوں سردار محبس راجہ مین زبردستی چلے گئے اور چاہا کہ راجہ کو زنجیر سے رہا کریں مگر اونٹوں کے منظر پر کیا اور دریافت کیا کہ مہیچی نے اور بھی کچھ تدبیر اوسکی رہائی کے واسطے کی ہے یا نہیں آواز نقارہ نے جو واسطے دوبارہ گدی نشین ہونے مولراج کے بلند آوازہ ہوا پس کو خواب سے بیدار کیا اور جب قاصد نے جا کر اوسکی کھاٹ پر سیاہ سرو پائے خلعت اور جملہ علامات جلا وطنی کے رکھ دیے یعنی اس پر سیاہ رنگ اور پوشاک سیاہ اوسکے آگے موجود کی اوسنے رافل رہا شدہ کے حکم کی تعمیل کر کے پوشاک منسلک پہنی اور اپنے گروہ کو ہمراہ لیکر الوداع جیل میں سے کی اور راستہ کو توڑا کالیا جب وہ اس شہر میں پہونچا جو سرحد جنوبی ریاست پر واقع ہے اوسکے ہمراہی رئیسوں نے کہا کہ ملک مین غارت گری کریں مگر اوسنے جواب دیا کہ ملک ہماری والدہ کا ہے اور ہر ایک راجپوت جو اوسکو خراب کرنے کا ہمارا دشمن ہے وہاں وہ جو وہ پور چلا گیا مگر رئیسان مذکورین گرد و پیش شیو کو توڑا اور بار میر کے رہے اور بارہ سال تک جو وہ خارج اور اشتہاری رہے اونھوں نے دست غارت گری تا بدروزانہ جیل میں دراز کیا جو تین سال اول تک اونھوں نے ملک کو تباہ کیا اونکے قلعجات مسمار کیے گئے اور چاہات پر کر دیے گئے اور اونکے علاقجات ضبط ہوئے آخر سال دوازدہم میں جب اونھوں نے طلاق لکھا اور عہد کیا کہ آئندہ وہ غارت گری نہیں کریں گے تو اونکے علاقجات اونکو واپس دیے گئے اور اونکو اجازت پھر ملک میں آنے کی دی گئی ۔

راجہ جلا وطن ڈہائی سال پاس راجہ بھج سنگہ کے رہا جسے اوسکو مثل ایک فرزند کے رکھا مگر اوسکا نام تندراجی اور تطلیم کے اوس کے ساتھ جو وہ یور میں بھی رہا کیونکہ ایک روز وہ شکار کو جاتا تھا ایک بیٹے نے جکا وہ قرضدار تھا اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑی اور بھج سنگہ کی آن بان پر لا کر اپنے قرض کا روپیہ طلب کیا راجہ نے خفا ہو کر قسم مولراج کی کھائی کہ اوسکی باگ چھوڑے مگر اوس حاجت نے کچھ لحاظ اوسکی گفتگو اور قسم کا نہیں کیا بلکہ گستاخانہ جواب دیا کہ مولراج اوسکا کون تھا پس یہی وہ کہنے پایا کہ اسے سنگہ نے اپنی تلوار میان سے لی اور سر بقیال مذکور کا زمین پر نظر آیا بعد ازاں اوس نے اپنے گھوڑے کی باگ بجانب جیل میں معطوف کی اور زبان پر یہ کلمہ لایا کہ غلام ہو کر رہنا بہتر ہے نہ دوسرے تو سل سے بسر کرنا اس طرح وہ جو اپنے شہر موطن کے باہر خلافت توقع باشندگان پہونچا تو سب اوسکو دیکھنے

باہر شہر کے آئے اوسکے والد راول نے وجہ اوسکے آنے کی دریافت کرنے کو آدمی اوسکے پاس روانہ کیا
 اوسنے جواب دیا کہ وہ تیرتھہ کرنے کے سامان کرنے کو آیا ہے مگر اوسکو شہر میں آنے کا حکم نہیں ملا اور
 اوسکے جلد ہمراہی کے اسلحہ لے لیے گئے اور اوسکو حکم ہوا کہ جا کر قلعہ دیوا میں رہے اور اپنے پسران
 ابھے سنگہ اور وہونکل سنگہ اور اونسکے عیال و اطفال کو ہمراہ لیجائے ۛ
 سالم سنگہ جو اپنے والد کی جگہ وزیر جیل میں مقرر ہوا تھا صرف گیارہ سال کی عمر کا تھا جب اوسکا والد قتل ہوا
 اور طبیعت طفلانہ سے اس صغریٰ میں بھی پیدا تھا کہ اوسکا دل واسطے معاوضہ ستانی کے بیتاب تھا
 اور جو تخم بونے گئے تھے وہ ایسے اچھے پیدا ہوئے کہ اون ملک میں بھی جن میں زندگی انسان کی
 کوہ قدر نہیں رکھتی ایسے نہیں ہوتے بعدم موجودگی اوس بے تامل شجاعت کے جو شہر راہ جو توئی
 وہ ایک عرصہ میں جملہ اپنی دشمنان پر غالب آیا اوسنے اونسے طبیعت میں ہوشیاری اور قہار جوئی
 مار کے ساتھ شہر طبیعت شیر مخلوط تھی جسم اوسکا نازک مثل عورت کے تھا گفتگو ملائم اور طرز و طریقہ ساتھ فروتنی
 اور تواضع کے تھا اور بے تامل ہر ایک امر کا وعدہ کرتا تھا گو اوسکے ایفا کا ارادہ خود میں بھی نہوالم
 جسکو اوسکے ہقوم مہتا کہتے تھے ایک دلیل عجیب ایسے واقعات کا تھا جسکی اکثر تمثیل ان تواریخ میں
 دیں ہیں یعنی امورات دینی کی چندان پابندی تھی اور گو سخت طبیعت کا تھا مگر طریق عقلی کا ایک ستارہ
 تھا کیونکہ گو مذہب اوسکا جین تھا جسکا خاص ایک قاعدہ یہ ہے کہ کسی ذی روح کو تکلیف دینی چاہیے
 جسے کہ شب کو تاریکی میں رہنا قبول کرے مگر شمع روشن اس باعث نہ کرے کہ اگر کوئی پروانہ اوسپر آکر
 سوخت ہو جائیگا تو اوسکو عذاب برابر ملاکت ایک جانور کے ہوگا مگر اوسنے اولاد جیسو کو اوس شہر
 بھی زیادہ جم لوک کو بھیجا ہے جس قدر اونسکے دشمنوں نے اونکی ریاست واری طویل میں قتل کیا
 ہوگا وہ ہنوز سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ اوسنے اشتہاری رئیس کو عجیب اختراع اور بندش
 کر کے اونسکے علاقہ پر پھیر قابض کر دیا راجہ بہیم سنگہ اب ماڑواڑ میں گدی نشین ہوا اور راول
 جیل میں نے اس مہتا کو اپنی طرف سے واسطے مبارکباد کرنے کے اور اونکی گدی نشینی بجای راجہ سنجو
 کے منظور کرنے کے بھیجا اس پیغام کے ادا کرنے کے بعد جب وہ واپس آتا تھا راستہ میں اوس کو
 رئیس ان اشتہاری معلوم نے گرفتار کر کے حکم قتل کا نسبت بانی مہانی اونکی خرابی کے حصار کیا اور
 تلوار قتل آختہ ہوئی کہ اسنے اپنی دستار زور آور سنگہ کے قدموں پر رکھی اور امان چاہی امان جان

اوسکو دی گئی ایسا راجپوت اپنے فرقہ میں مستثنیٰ ہوتا ہے راجپوت کی سیرت مثل اور خصائل ہندی ہوتی ہے جسکے سبب انسان نیکی اور جرم دونوں کرتا ہے۔ اب ہم ملاحظہ کریں کتاب ہذا کو یاد دہانی کرتے ہیں کہ محافظ اس شیطان کا فرزند نیک طینت اوس نیک خصلت راجپوتانی کا تھا جس نے اوس اعلیٰ ہمتی سے جو درباب عورت روم و یونان کے زبان قلم پر آئی ہے آپ کو اور اپنے شوہر کو جسکے ساتھ اوسکو بدل محبت تھی صرف ایک مسئلہ سوم دہم یعنی شک حلالی راجہ پر قربان کر دیا تھا تاہم توفیقی اور مقبری متاثر نہ ہوئے حرمتی اوس رئیس شجاع کی عمل میں لایا جس نے راول کو قید سے رہا کر کے دوبارہ گدی نشین کیا تھا اور اوسکو محبوب اس امر پر کیا کہ ریگستان باریمر میں جا کر شامل ریسان اشتہاری کے ہو کوئی چیز اس اول درجہ کے رئیس بھی سکے زیادہ تر موثر اور پرانے راج کے نہیں ہوتی بہ نسبت اوسکے تحفظ جان کرنے اپنے جانی دشمن کے جو اسطرح اونکو قابو میں لایا تھا اور اونہوں نے صرف اوسکو اس حرکت سے منع ہی نہیں کیا تھا بلکہ پیشتر کہہ دیا تھا کہ اس حم دلی کا نتیجہ باعث افسوس دائم ہوگا اوس سے صرف یہ شرط ہوئی تھی کہ وہ اونکے گروں میں پھر اونکو آباد کرادے اور وہ پھر طلب ہو کر آباد ہوئے مگر دربار میں آنے کی اونکو اجازت نہیں ہوئی یہ اجازت صرف زور آور کے واسطے ہوئی تھی ۛ

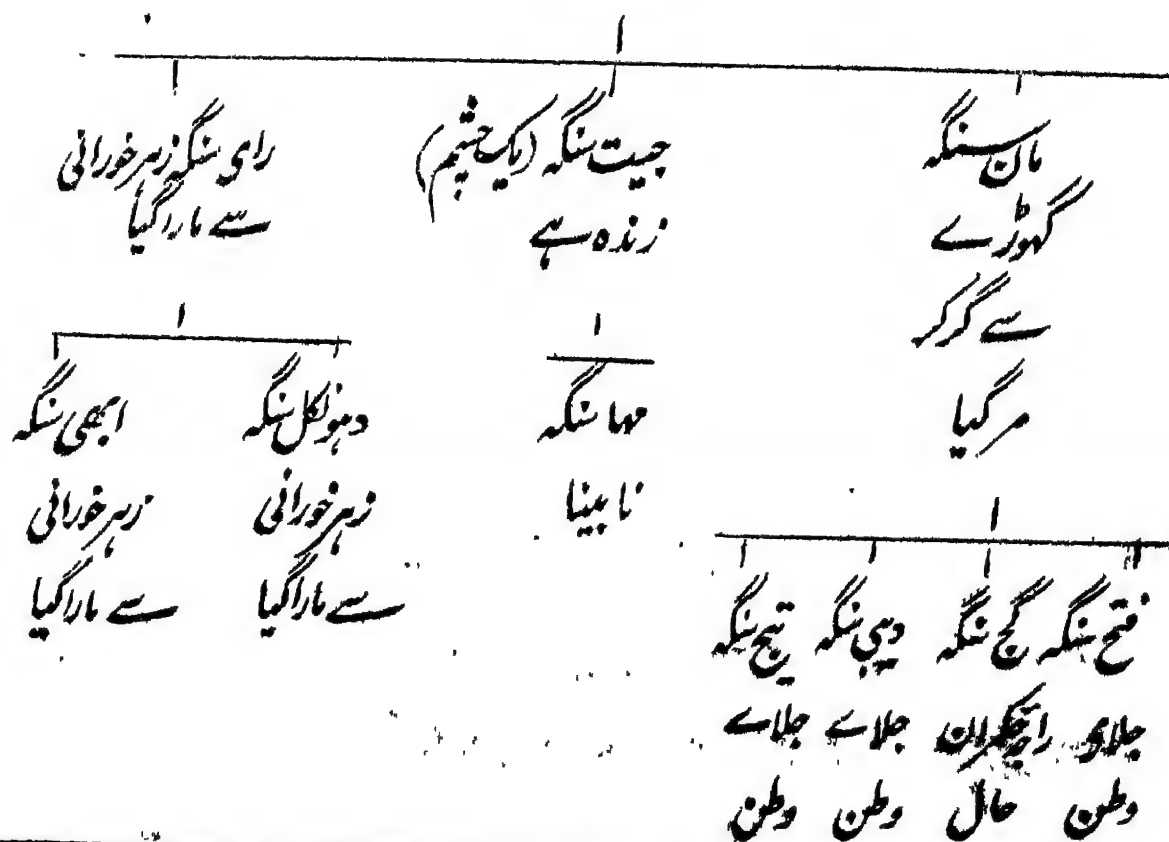
جب اسے سنگ قلعہ دیو امین محبوب کیا گیا تھا اوسکا فرزند کلان ابھے سنگ راج کمار یعنی ولیم مع سپردمی دہونکل نامی کے مقام باریمر میں پاس ریسان اشتہاری کے چھوڑ دیے گئے تھے راول نے اپنے بنیرگان کو طلب کیا اور جب اوسکو نہ ملے تو اوسنے فوج کشی کر کے باریمر کو محصور کیا چھ مہینے تک اوسکا تحفظ قلعہ داران نے کیا آخر شش وہ لوگ حاضر ہوئے اور لڑکے مولراج کے سپرد ہوئے صرف اور ضمانت زور آور سنگ کے جس نے اونکی جان بری کا وعدہ کر لیا تھا اب وہ قلعہ دیو امین بھیجے گئے جہاں اونکا والد محبوب تھا فوراً بعد اسکے قلعہ کو آگ لگا دی گئی اور سنگ مع اپنی زوجہ کے جگہ خاک ہو گیا۔ اس سے محفوظ رہ کر جو ناگہانی مشہور ہوئی تھی یہ راجگان خود سال رام گروہ میں جو قلعہ ایک گوشہ بعید صحرا میں اوپر کنارہ گھاٹی سندھ کے واقع ہے محبوب کیے گئے پھر بغرض اوسکے تحفظ جان اور جان راول کے عمل میں آیا تھا (یہ بیان متا کا ہے) اور نیز اس غرض سے کہ وہ گروہ اوسکو منقرض قرار دیکر پست اوسکے گروہ جمع نہ کریں مگر زور آور کو کچھ شبہ نسبت حرکات اور

ارادہ متنا کے پیدا ہوا اور اس نے راول کو اطلاع دی کہ مقام محفوظ واسطے ولیعہد کے برابر تھا اور
 یہ کہما کہ اس کے تحفظ کے واسطے آبرو اس کی ضامن تھی یہی امر متنا کی بدعتی کے واسطے کافی تھا
 اور اس نے اوس وقت سے ارادہ اور منصوبہ اپنے ولین قرار دیا کہ ایسے نیک صلاح کار سے
 بیکری حاصل کرنی بہتر اور مناسب ہے یعنی ایسے صلاح کار کو درمیان سے رفع کرنا واجب ہے
 زور آور کا ایک برادر کیت سی نامی تھا اس کی رانی نے حسب رواج ملک رجوارہ وزیر کو اپنا بھائی
 بنایا تھا سالم نے اپنی ہمیشہ یعنی زوجہ کیت سی کا دل لیا اور اس کی خواہش کو دریافت کیا اگر وہ
 جانتی تو اس کا شوہر رئیس جنجیالی بنادیا جاتا یہ صلاح اس کی مقبول ہوئی سالم نے اس رانی کو کچھ
 شیر خاں خشک زہر آلود دی اور اس نے اس کو زور آور شجاع کو کھلا دی، اس کا شوہر علاقہ جنجیالی میں
 دخیل ہوا اس طرح پر رئیس بھٹی کی جان لیکر اس نے نبوت ریسان مارا اور دانگری اور دیگر رئیسوں کو
 ہلاک کیا اکثر رئیسوں کو ایسی ہی تدبیر زہر خورانی سے اور بعض کو ساتھ خنجر کے کیت سی جو خواہ بیگناہ
 یا شکیب جرم وفات برادر کا تھا اور اس سے متمتع ہوا تھا اس مکار کی نہرست طویل ممتد لان میں
 شکیب ہوا اس کا ارادہ عزم یہ تھا کہ یہ ایک باجپوت نامی کی بیغ و بن باقی نہرست کیت سی بہت
 واقف تھا اور اس کے متعلقین بھی اس اندیشہ ناک آگہی میں شریک اس کے تھے یعنی اس کی زوجہ
 اور پسر بھی علیٰ ہذا القیاس آپ کو ایسے مدد کے اونٹھانے کے قسمت کے شریک تصور کرتے تھے
 وجہ صریح دشمنی کی یہ تھی اس وزیر کا ارادہ یہ تھا کہ دعاوی اولاد اسے سنگہ گدی سے یکسو کر دی جائے
 اور پسر خورو مولراج وارث اور ولیعہد قائم کیا جائے مگر کیت سی نے اس راے کے خلاف اپنی
 راے اس کو دی اور کہا اوس وقت تک ممکن نہیں جب تک اسے سنگہ کی اولاد باکل قتل نہ ہوں
 یہ سکر وزیر نے جواب دیا کہ اس کی راے کو خوفستانی اس کے مالک کے خاندان کی منظور نہ کرنی چاہیے
 مگر ولین اس نا اتفاقی راے کو رکھا گو ظاہر میں کوئی علامت مار نہ گئی کی پیدائش کی فوراً بعد اس کیت سی
 اور اس کا بھائی سرور مقام کینہ واقع ضلع بہلوترا سے رسوم شادی ادا کر کے واپس آئے تھے
 جب وہ مقام بھیراے میں جو سرحد جیلپور واقع ہے اور جہان متوسلان متنا واسطے عوض لینے اس
 نا اتفاقی کے نامور تھے پہونچے وہاں سے زور آور شجاع کو مع اس کے بھائی کے قلعہ میں لے گئے
 بعد ازاں قلعہ مذکور سے اس کی لاش واسطے جلائے کے باہر آئی کیت سی کی رانی نے جب سنا

کہ کچھ ارادہ بدست او کے مالک کے منہ میں ہے تو وہ مع اپنے معصوم بچہ سیکھانا می کے جا کر اس کی وزیر کے گھر میں پناہ گیر ہوئی کیونکہ وہاں او کے خیال میں وہ ہر ارشتہ او کا تھا کہ وہ او کی ہمیشہ بھی تھی اور او کو خیال تھا کہ وہاں او کو پناہ اور تحفظ جان ملیگی پنج روز تک یہ فریب وہاں عمل میں آیا کہ کھانا او کے واسطے اور او کے فرزند صغیر کے واسطے بھیجا گیا مگر جو عورت کھانا او کے واسطے لیجاتی تھی وہ خود بخود یہ حرف ناشیندنی زبان پر لائی کہ او کا شوہر اور بھائی دونوں اپنے اپنے والد کے پاس گئے یہ شکر او سے غم و الم کرنا شروع کیا اور چاہا کہ معاوضہ اس کا لینا ضرور ہے جب یہ خبر متا کو پہنچی تو او نے ایک خیر اور نکی تسلی اور آرام جاودانی کیو واسطے بھیج دیا۔

راجہ ابھی سنگہ اور دھونگل سنگہ جو قلعہ رام گدہ میں محبوس تھے فوراً بعد قتل کیت سی کے مع او کے عیال و اطفال کے بذریعہ زہر جان فانی سے روانہ کیے گئے بعد ازیں قاتل نے کچ سنگہ کو جو صرف ایک پسر خرد سال اولاد مولراج میں سے باقی رہ گیا تھا ولیعهد مقرر کیا او کے دیگر برادران بنظر تحفظ اپنی جان کے اس دشمن وزیر سے فرار ہو کر اپنی جان بری کی اور اب وہ پناہ کرنی علاقہ بیکانیر میں ہیں شجرہ الساب کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ کون کون فرع اس کی اس جبار کے ہاتھ سے ضائع ہوئی *

مولراج



حاشا کہ جو یک چشم ہے گدی نشین نہیں ہو سکتا اور مان سنگہ جو گھوڑے سے گر کر مر گیا لہذا متنا مذکور
اس شخص کے جرم قتل سے محفوظ رہا *

یہ ایک عجیب امر ہے کہ نہایت طویل سلطنت جو حکور جوارہ مین دریافت ہوئی ہے وہی تھی جس مین
وزیر کے اختیار مین سب قوت رہی ہو ہمارا و مرحوم کوٹا گدی پر پچاس سال سے زیا وہ رہا اور راول
مولراج نے حکومت کو براے نام کی مگر اس مقام سرسبز و شاداب واقع صحرا کے اٹھا و ن سال حکمران رہا
اور اوسکا والد چالیس سال گدی پر رہا تھا ہمو شبہ ہے کہ کوئی حکومت تمام تواریخ مالک مین ایسی
نہیں ہوئی کہ والد اور ولد دونوں نے حکومت عرصہ سو برس تک کی ہو اور یہ سو برس خاندانوں کی
تبدیلی مین مشہور تھے اور انکی جملہ تواریخ متزلزل واقعات کی تھی اگر ہم جو ننت سنگہ جد مولراج کا عہد
یا دکرین تو یاد ہوتا ہے کہ ریاست بھٹی کی بجانب شمال تا بدریاسے گارا تھی جو حد فاصل درمیان آو
اور ملتان کے تھا اور بجانب مغرب اوسکی سرحد پنج ند تھی پس اس سرحد کے ہونے سے وہ ایک
طول و طویل قطعہ زرخیز گھاٹی سندھ کا اس ریاست مین شامل تھا اور ہمو یا ڈپرتا ہے کہ عرصہ قلیل گذرا
کہ یہ ریاست اوس قدیم دارالریاستہ تک پہونچی تھی جسکو مانورا کہتے ہین اور ہنود اوسکو دوری بکھر
بھی کہتے ہین اور وہ دارالریاستہ محصورہ اب قوم سوگدی یعنی سودا کا تھا جسکا ذکر سکندر نے لکھا ہے

لہ بموجب قواعد ہنود کے یک چشم آدمی گدی نشینی کے لائق نہیں ہوتا کانا ایک نام نہیں کا اوس شخص کا ہوتا ہے جسکے جسم مین
یعنے اعضا مین کوئی نقصان عائد ہوا ہو یہ لفظ شاید آنکھ سے لیا گیا ہے مگر ایک آنکھ کا نقصان کسی شخص کو اوسکے اتھاق سے
محروم نہیں کرتا اسکی ایک دلیل عجیب ہکو ملی تھی جب محاصرہ شہر شاہنشاہی دہلی کا ہوا تھا اور دیان یہ شہر ہوئی تھی کہ تین شاہ
جلیل القدر صرف ایک آدمی کے برابر ایک حضور کہتے تھے یعنی شاہنشاہ کے تو ایک بھی آنکھ نہ تھی اذکی دونوں آنکھیں یعنی چشم
غلام قادی کی بھائم سیرتی نے ضائع کی تھیں رئیس محاصرہ کر رہا لایئے ہو لکر یک چشم تھا اور محافظ یعنی سردوٹو اکثر لونی صاحب بھی
یک چشم تھا اب ہو لکر کانام گویا علامت یک چشم کی ہو گیا جو کوئی گھوڑا یا گایا آدمی یک چشم ہو لکر کھاتا ہے ہنود نہیں معلوم کس وجہ سے
ہر ایک یک چشم آدمی کے برے برے نام رکھتے ہین اور کچھ تمیز درمیان یک چشمی پیدائش اور کسی صدمہ سے بعد از پیدائش یک چشم
ہو جانے کی نہیں کرتے اور ایک یک چشم کو وہ ایک اور نام بھی جو بہت بزرگ ہے دیتے ہین یعنی شوکر اچلج اور گویہ نام یعنی
شوکر سب دیوتاؤن کے گوروکانام ہے مگر اوس کے کوئی ایسا کار بد خستیا کیا تھا جسے جو پڑنے سے بچ دیوتاؤن دیوتاؤن
اور رومن کے کیا تھا *

۳۱۹
 بجانب جنوب اوسکی سرحد مقام دہات تک تھی اور اوسمیں قلعجات شیو کو تورا اور بار میر شامل تھے جنہر
 قبضہ مارڈوار کا ہے اور بجانب مشرق اضلاع فلودی پوکرن اور دیگر اضلاع تک بھی جو قبضہ مارڈوار
 اور بیکانیر میں ہیں جملہ ریاست بہا پور کی ریاست بہٹی سے بنی ہے اور راٹھوروں کو بھی بڑا ملک
 اوسکی مغربی سرحد کا اس ریاست سے حاصل ہوا ہے یہ علیحدگی اضلاع اور ملک کی وجہ صاف پتہ
 کہ باعث اوسکا تنازعات قلبی باہمی اور سرحدی تھے جو ہمیشہ فیما بین بہٹی اور راٹھور کے اور اولاد
 داؤد یعنی داؤد پوتروں کے واقع ہوتے تھے *

اگر وہی پیشین گوئی جو ستون برہم سر پر کیندہ تھی جہیں قسمت اولاد یعنی بنیرہ سری کرشن ہری کی
 گیارہ سو سال پیشتر مدیش عیسے کے لکھی تھی عائد اولاد جس پر کجے کہ کیا نصیب اوس کی اولاد
 مولراج کا ہونا تھا تو بے شک یہ خیال میں آسکتا ہے کہ اوسمیں سب غلط کندہ تھا اور ایسی غلطی
 واقع ہوتی ہے جسکا یقین نہیں ہو سکتا یعنی اولاد و تارڈوار کا کی جنہوں نے غزنی کی بنیاد
 ڈالی تھی اور جو ساتھ شاہان مجموعہ سیر یا اور بیکٹریا سے جنگ آور ہوئی تھی آخر کار ہندوستان میں
 مجبور ہو کر چلے آتے اور پناہ نیچے صلیب کے لیتے اور جزوی گروہ بگیا نہ یعنی باشندگان ملک غیر سے
 آوارہ صحراے ریگستان ہوتے جنکے بزرگ جب عین نام آوری پر تھے اور وقت بھی اپنے
 وطن کے جنگلوں میں آوارہ پھرتے تھے اور اپنے جسم وحشی آدمیوں کے مانند رنگ سے رنگین
 کیا کرتے تھے اور آفتاب کی پرستش میں قربانی انسان کی کیا کرتے تھے زیادہ مثل بالیو کے تھے
 نہ مانند بالکرشن کے یہ سب حرکات خلاف وضع انسانی نہایت وحشت انگیز و سٹو یقین آنکے ہیں *

باب ششم

راول مولراج کا عہد نامہ کرنا ساتھ انگریزوں کے - راجہ کا وفات پانا - اوسکا بنیر گج سنگہ کاراجہ ہونا -
 اوسکا باختیار وزیر مثل طفل کے ہونا - شرط سوم عہد نامہ - عدم مساوات اتفاق کی - اوس کا
 مفید جیلیر ہونا - اندیشہ نتائج بنجیال گورنمنٹ انگریزی - اندیشہ منجر اور اتفاق کثرت ممالک کے -
 فائدہ بخش ہونا جیلیر کا در صورت فوج کشی قوم روسی - خیالات نسبت انگریزوں کے قبضہ کر نیکی
 اوپر گھائی سندہ کے - سالم سنگہ کا پھر انتظام ملک میں وخیل ہونا - اوسکی طمع اور تطلسم کا زیادہ ہونا -
 اوسکی خواہش کہ منصب وزارت موروثی ہو جائے - رپورٹ صاحب اجنٹ انگریزی بنجریٹ گورنمنٹ -

پالیوال لوگوں کا خود تارک وطن ہونا۔ عیال و اطفال مہاجران کا بطور اول رہنا۔ آمدنی مولیٰ۔
 تمول وزیر۔ بیان تنازعات سرحدی بغرض تصریح مداخلت حکومت اعلیٰ تالودت علاقہ بارو کے۔
 اوکی تواریخ۔ اولکا فریب بے بنیاد ہونا راٹھور بیکانیر کے ہاتھوں سے۔ ترغیب دہی مہاجران سالم سنگہ وزیر
 وجہ اس دغاکی۔ اوکی استدعا بابت مداخلت انگریزی۔ منظوری استدعا۔ نتیجہ اوکی اسکا داول گہ سنگہ کا
 اووے پور پہونچنا۔ رانا کی دختر کے ساتھ شادی کرنا۔ اختیار اس رانی کا +

بیچ سمت ۱۸۱۸ اکبر ماجیت کے راول مولراج گدی نشین جیسو کیا گیا تھا اور شائع میں عہد نامہ دوستی
 و اتفاق دوامی و یکسانی معاملات فریقین عہد نامہ فیما بین آریل ایٹ انڈیا کمپنی اور مہاراول مولراج
 راجہ جیلیم اور اوکے ورثا اور جانشینان کے منعقد ہوا اور راول نے یہ وعدہ کیا کہ وہ باتفاق
 خدمت گورنمنٹ انگریزی کی کرے گا اور معترف اوکی بزرگی کا رہے گا (یہ عہد نامہ نمبر ۳۳ میں
 درج ہے یہ ایک امر اخیر راول مولراج کا تھا جو ہمیشہ بطور تحصیل کے با اختیار مہاراجہ سالم سنگہ اور اوکی والد
 رہے شائع میں راول نے وفات پائی اور اوکے بنیرہ گج سنگہ راجہ بنایا گیا +

راول گج سنگہ بوجہ اپنی عمر کے اور بیدخلی ایام گذشتہ کے اور تاریخ کے جو اسے برائے العین دیکھی تھی مفت
 خواہش سالم سنگہ کے مطیع اوکا رہتا تھا جو ہر طرح تجویز وزیر وہ علیحدہ ہر ایک شخص سے رہتا تھا لہذا
 کوئی دوست اوکا تھا جو رحم اوکے حال پر کرتا یا جسکی اعانت کا وہ گمان دعویٰ کرتا محصور متوسلان
 سالم سنگہ سے جبکہ ہر روز یہ افسوس ہوتا تھا کہ جو امر ہوتا تھا اوکو وہ اوکی رعایت کا تصور کرتا تھا لہذا
 جو اوکی زبان سے نکلتا تھا اور جو حرکت وہ کرتا تھا اوکی نگہانی رہتی تھی اور اوکی کیفیت سالم سنگہ کو
 لکھی جاتی تھی خود راجہ اوکی رانیان اور عیال و اطفال محتاج وزیر کی فیض رسانی کے تھے اور وہ بطریق
 بے شاتی کے جاتے تھے اگر راجہ کو کوئی گھڑا درکار ہوتا تھا تو اوکے واسطے وزیر سے استدعا کرتی
 ہوتی تھی اور اگر کسیکو راجہ کو دیا چاہتا تھا تو وہ بھی وزیر سے طلب کرنا ہوتا تھا اور دل میں راضی ہوتا تھا
 اگر طلب سے نصف بھی اوکو وزیر سے ملتا +

تاریخ عہد نامہ ہذا سے یعنی ماہ دسمبر شائع سے یہ تخیل ہو سکتا ہے کہ جیلیمیر جملہ ہندوستان میں
 سب کے بعد زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی آیا ہے اوکے فاصلہ بعیدہ پر ہونے سے حکومتی چندان
 خواہش اوکی نہ تھی اور مشہور ہے کہ وزیر نے مدت تک اپنے دیوانوں سے شکون لیا اور صلاح لی

بعد ازان اوسنے اتفاق اور اشتهال ہمارے ساتھ کیا اوسکو شبہ یہ تھا کہ اگر راول ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہو جائیگا تو اوسکا اختیار جاتا رہیگا اور اوسکو اندیشہ یہ ہوا تھا کہ جب سے اوسنے رجوع انگریزوں سے کی اوسکا زیادہ تر نقصان اس وجہ سے ہوتا کہ رجوٹا کے ملک میں صرف وہی بلا ضمانت تحفظ ہے اور جنگو اوسنے اپنے قلم سے دشمن بنالیا تھا وہ اوسکو نہایت تنگ اور دق کرتے مگر شرط سوم عہد نامہ نے جو بڑی کار آمد تھی اوسکی اندیشہ دشمنی بیرونی کو رخص کیا ان اندیشوں کی وجہ سے کل خوف نتیجہ جو قلم وری سے پیدا ہوتا نسبت راجکان جلاے وطن کے رفع ہو گیا تھا اور آئندہ معلوم ہو گا کہ اس اتفاق نے بجا اندہ طمع و بدعت کے اونکو اور بھی ترغیب دی زیادہ ظہور میں آیا مگر یہ ضروری مقصور ہوتا ہے کہ اول کہ کیفیت صاحب تدبیری اتفاق کی جو نسبت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوئی لکھی جائے *

اوسکے عدم مساوات ہونے میں حاجت تکرار یا دلیل کی نہیں ہے جو مطالب اوس سے فرستیں کو حاصل ہوتے وہ قریب برابری کے نہیں فوائد جیلیر کے صریح تھے اور عہد نامہ کے مضمون پر اگر غور کیا جائے صرف کلام نہ تھے بلکہ نہایت عظیم تھے جو وقت سے یہ عہد نامہ باہم ہو گیا اوسوقت اس ریاست کا وجود و دوا می مقصور ہوا گو پچاس سال کی بھی توقع اوسکے قائم رہنے کی نہ تھی کیونکہ اوسکی قوت تدریج کم ہوتی جاتی تھی اور ہر راج میں اوسکے علاقہ کم ہوتے جاتے تھے ایک پوری ریاست بجا و پور کی صرف اس کے شمالی علاقہ جات سے بنی ہے اور سندھ اور بیکانیر اور جوہ پور کی ریاست اس کے علاقہ جات سے نہایت وسیع ہو گئی ہیں اور سب کا یہ ارادہ رہتا تھا کہ جب موقع دستیاب ہو پس ریاست ضعف سے اپنی دست اندازی عمل میں لائیں اور بے ایمانی وزیر سالم سنگہ کے باعث جنگ باہمی ہوتی تھی اور بد انتظامی اوسکی ہمسایہ ریاستوں کی صرف محافظ اوسکے اخیر سالہا سے سرخودی میں ہوتے تھے اب کہ گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی قوت سے تحفظ اس ریاست کا چ موقع فوج کشی عظیم کے کریگے تو اوسکا اندیشہ سندھ اور فاؤڈ پور یا رانہور کا ساکت ہو گیا اس وعدہ کی پوری وسعت شاید خیال میں نہ آتی ہو جب یہ وعدہ کیا گیا تھا مگر مثل دیگر جملہ درستی کے یہ بھی بنیاد ایک اور امر پیش آمدنی کی ہے بجاے اسکے کہ ہمارے وسیع احاطہ اتفاق ساتھ ممالک متفرقہ کے یہ اتفاق جو جیلیر کے ساتھ ہوا ہے

۱۔ شرط سوم۔ در صورت کسی فوج کشی عظیمہ کے جو وسط غارت کرنے ریاست جیلیر کے ہوگی یا کوئی اور وجہ خوف عظیم ریاست کو واقع ہو تو گورنمنٹ انگریزی اپنی قوت سے تحفظ ریاست کرگی بشرطیکہ وجہ تکرار یا نزاع غلوب براہ جیلیر پانی نہ جائیگی *

ہمکو ہندوستان سے باہر پہنچاتا ہے اور ہمکو دراصل حاکمان سندھ اور باشندگان آئروے سندھ کے ساتھ مقابلہ پر پہنچاتا ہے اور چونکہ مارواڑ اور بیکانیر ہماری رفاقت میں آچکے ہیں اختیار اونکے تنازعات کا تصفیہ ساتھ بھی کے نسبت اسکے بہت صاف اور آسان ہے مگر ساتھ داؤد پوترون کے ہمارا اتفاق نہیں ہوا ہے اور ساتھ سندھ کے صرف عہد و پیمان دوستی و وامی اور آمد و رفت تحریکات وغیرہ کا ہونا مگر یہ شرط اونکے ساتھ نہیں ہوئی ہے کہ اگر اونکی رعایا زیادتی ہمارے دوست بھی پر کریں تو ہماری تحریکات جو اس بارہ میں ہونا نظر رکھا جائے پس کیا ہم اپنی فوج اس صحرا میں سے واسطے دفع کرنے ایسی حرکات کے بھیج سکتے ہیں یا ہمکو کچھ روپیہ کی مدد واسطے بھرتی کرنے فوج ملکی کے (جو طریق آسان اور کم خرچ ہے) اسکو دینگے کہ اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو فوج بھرتی کرے ہمکو اس امر پر غور کرنا چاہیے اور افسوس کرنا چاہیے کہ یہ امر صرف غیر ممکن نہیں ہے بلکہ ایسا ہی ہونے والا ہے ہماری دوستی اور اتفاق جو علاقہ کچھ کے ساتھ ہوا تھا او سکی وجہ سے ہمکو لشعاع میں بہت قوت اور تمھانی ٹپری تھی ہماری فوج آراستہ ہو کر سرحد کو روانہ ہوئی تھی اور اشتہار جنگ صرف ہمارے ایک معاویہ نجل منظور کرنے سے ملتی رہا جو معاوضہ بدل اس بذمائی کا نہیں ہو سکتا تھا جو ہماری فوج کشی سے پیدا ہوئی یعنی حملہ کرنا اور قتل کرنا اور غارت کرنا ہمارے زہقا کا اس موقع پر ہمارے وسیلہ نیرادھی کو تسلیل ہماری جانی فوج سے حاصل ہوئی تھی اور دشمنین کو لپٹ جانا مناسب تھا لیکن اگر ایسی طعنہ زنی حکومت سندھ بالا سے (جو صرف ہمارے نام ماتحت حیدر آباد کی ہے) پیدا ہو یا بھاو پور سے ہو تو کس طرح ہم مقابلہ ان دشمنان زہقا کا کرینگے ایسے موقع کی جنگ ہمکو ملک واقف اور غیر ملکی ہندو کرنی ہوگی ورنہ مضمون اور تحریر عہد نامہ کی باطل ہوگی ❖

پس کیا فوائد ہم اپنے واسطے باعث ہماری بخوشی و عہدہ دوستی اور تحفظ اس اراضی سرسبز واقع صحرا کے کرنے سے تمھیل کر سکتے ہیں جیلیمیر کی درخواست حفاظت طلبی پر لحاظ نہ کرنا اور ہمارے واسطے اتحاد سے لے جو مشکل ہار دے ہوش گھڑ نبی مشہور شخص صاحب اس موقع پر پیدا کی مدت تک ایک نصیحت حاکمان سندھ کو رہی مگر موافقت نہ ہوئی اب بھی وہ باعث افسوس ہو کہ باوجود ہوسا مان کافی اور موسم موافق اور ہر شے جس طرح اور نصرت پیدا تھی مگر طریق لاڈ ہینٹنگ صاحب کا باعث افساد و افکار واجبی ہمارا قتل کرکا ہوا ورنہ نیرادھی بابت اس طعنہ بدذامی کو جو ہر صورت ترقی پذیر تھی مناسب اس فوج کشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہدہ دوستی اور آمد و رفت ریل و سرائی منقطع ہوا اور گویا سال اس عہدہ کو گزند کو گھر ہماری خط کتابت اسی صورت پر رہی جیسی اب بھی ہو رہی ہے کہ گویا

کل راجپوتانہ میں اوسکو تہمتنا کرنا گویا اوسکو اوسکے دشمنان شکاثرہ کے سپرد یا حوالہ کرنا ہے اور ہم
 غارت گری اور معاوضہ ستانی کو شہ وینی ہے جسکا انسداد اصل مطلب ان عمدنا محبات کا ہے اس
 صورت میں قوم بھٹی ایک فرقہ وزوان اور بدوین صحراے ہند کی ہوجانی جیلیر اول حلقہ زنجیرہ یا ستکا
 سرخود کا تھا اور یہ واسطہ شامل ہوئے تجارت گنگ کا ساتھ تجارت دریائے سندھ کے تھا مگر تنازعات
 بے پایاں نے اس تجارت کو بالکل اسیلے علحدہ کر دیا اور اب وہ پہر شامل اس صورت میں ہو سکتی ہیں
 کہ مدت دراز تک امن اور اطمینان اس ملک میں رہے یہ مطلب صرف ہمارے عمدنا نہ کا باعث ست
 جیلیر کے ہو سکتا ہے لیکن اگر ہم خیال آئندہ کا کریں اور فوج کشی اوپر ہندوستان کے ممکن تصور کریں
 جو فوج کشی صرف اضلاع فارس واقع کنارہ دریائے شور سے ہو سکتی ہے تو اس حالت میں گھائی
 سندھ کی گویا بنیاد جنگ حملہ آور کی کارروائی کی ہوگی اور وقت میں قبضہ جیلیر نہایت فائدہ بخش ہوگا
 کیونکہ اوس سے حکومت سندھ بالاکمی حاصل ہوگی اور ہم بمقابلہ دشمن کے اپنی فوج سے بجانب مشرق
 مقام وٹنا قابل جنگ کرنے کے ہونگے جو مقام صرف ہندوستان پر آئے کے واسطے بہتر ہے اور
 یہ خیال کرنا کہ فوج کشی اودن قدیم راستوں سے جن راستوں سے سکندرا اور محمود اور تیمور آئے تھے
 ممکن ہے اوس فوج کی نسبت جسکے ہمراہ سب سامان فتح کرنے کا موجود ہو صرف قیاسی ہے اور
 گھائی سندھ صرف راستہ قابل گذر کرنے کے دے سکتی ہے لیکن یہ بڑی غلطی دونوں طرح یعنی
 بنظر انتظام ملکی و جنگی معلوم ہوتی ہے کہ ہم اس گھائی پر قبضہ کر لین گو پھر یہی کوئی موقع اسکا یہ آئے
 یہ صحیح ہے کہ آمدنی اوس زریر قطعہ کی مثل پیداوار مصر کے ہمارے زیر اہتمام واسطے رکھنے فوج
 کافی بنا بر تحفظ علاقہ کے ہو جائیگی مگر یہ ہمکو اوس حکومت یعنی فارس کے ہم سرحد کر دیگی جو ہمیش ہماری
 رعایت کی رکھتا ہے اور صرف اوس وقت میں ہماری خلاف و زیدی کرے گا جب وہ مطیع روس ہو جائیگا
 اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر روسیونکی کم حکومت اور قوت ولایت یورپ میں ہو جائے تو غالباً
 اونکو ترغیب اس امر کی ہو کہ اونکا قدیم ارادہ تزیید کرنے ملک کا مشرق میں عمل میں آوی بعض شخص
 ان تدابیر کو اور خیالات کو مبالغہ تصور کرتے ہیں اور میں بھی شریک اونکی رائے کا ہوں جسقدر
 زیادہ واقعہ روس والے اودن ممالک سے ہونگے جنہیں اونکو گذر کرنا ہوگا اوسقدر کم خواہش اونکی اس
 امر کے نسبت ہوگی اور اگر وہ اس امر میں قیاب بھی ہونگے تاہم اونکا کچھ مطلب حاصل نہوگا کیونکہ

اگر روس نے فتح بھی کیا تو بھی وہ ہندوستان کو اپنے قبضہ میں قائم نہیں رکھ سکتے لیکن میری رائے اب بھی یہی ہے کہ اس حکومت کو یہ ارادہ سب قاعدہ ترک کرنا چاہیے کیونکہ اسکا موقع ایسا ہے کہ بروقت تیاری فوج رکھنی ضرور ہوگی اور اس سے ہمارا خراج اس قدر زائد ہوگا کہ اگر فی الواقع جنگ ہی ہوتا ہم اسکا صرف بے طلب ہوگا جسے اپنی کفایت شعارتی نامناسب پر خیال کر کے ایک نہایت اچھا موقع ہاتھ سے دیدیا جسکے سبب ہمکو برتری و برکابل میں حاصل ہوتی اور بالعوض اپنے خرچہ کے ہم اسکو سمجھا کر حکومت سندھ کی اگر ہماری خواہش ہوتی تو لے لیتے کیونکہ سندھ ایک ضلع عظیم کابل کا تصور ہوتا ہے *

قطع نظر معاملہ ملک گیری کے اگر منظر معاملہ فوجی قبضہ گھاٹی سندھ کا تصور کیا جائے تاہم اسکا قبضہ ہمکو فائدہ ہندو گاہمکو ایک بڑے راستہ کی حفاظت کرنی ہوگی اور وریا زمانہ حال میں چند ان سدرہ جنگ آوران نہیں ہو سکتے جب تک ایک صحرائے دشوار گزار درمیان ہمارے واقع ہے اور جب تک ہمکو قوت بذریعہ ہمارے رفقا کے اس قدر حاصل ہے کہ ہم مقابلہ دشمن کا کئی مقام سے کر سکتے ہیں گو ہم ہر فوج کشی صرف ایک مقام سے ہو سکتی ہے اسوقت تک کوئی حملہ آور ایک فصل تک بھی قائم نہیں رہ سکتا اسوجہ سے قائم رہنا دوستی کا اس ممالک بعیدہ راجو تانہ سے باعث تحفظ ہے اور ہمکو ایک یہ اور ترغیب اس امر کی پیدا ہے کہ ہم نہایت جفاکش اور متمول گروہ ہندوستانی خطہ پنجہ ظالم سے کر سکیں گے۔ اب ہم اس کا حال اور اسکی حکومت کی بے عنوانی کا حال درج کرتے ہیں *

کوئی زبان ایسی نہیں جو کافی بیان اس اختیار کی بدوضع کے ساتھ کام میں لائے گا کرے جوہا عہد نامہ نے اس خوشنواز وزیر حبلیہ کے ہاتھ میں گویا اسلحہ قبل بدوضع کرنے کی دی اور یہ ایک دلیل منجملہ اکثر دلائل عدم شایستگی ہمارے طریق اتفاق کی ہے جو منظر مہبودی یا انیت اس ملک خرابی ویدہ و سختی کشیدہ قدیم کے منعقد ہوا تھا اور گویہ ملک فوج کشی غیر سے محفوظ ہوا مگر نا اتفاقی اور غصہ باہمی کا اب بھی شکار ہو رہا ہے اسکا حسب موقع بروقت خاص بیان کرنا کچھ مشکل ہوگا

۱۔ میرا ارادہ یہ ہے اگر موقع ہوا کہ ایک مختصر بیان نتیجہ دوستی اور اتفاق کا جو فردا و نکوما ملک جوارہ میں پیدا ہوا ہے اسے اپنی رائے بطور حاشی اور ترکیب اصلاح طریق اتفاق آنور جلد نہا میں درج کیا جائے *

۳۲۵
مسا اون فوائد کو سمجھا جو اس عہد نامہ سے اوسکو نسبت ریاستہائے ہمسایہ حاصل ہوئے تھے مگر یہ بھی وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ اپنے ملک کے خاندان کے اور اوسکے عمدہ رئیسوں کے خون میں بالکل عرق ہو رہا ہے اور کی طرح کی غمخواری خواہ وہ اصلی ہو یا ساختہ اوسکا اعتبار رو بروے اون لوگوں کے جو اوسکے ہاتھ سے ظلم رسیدہ تھے پیدا نہیں کر سکتا رو بروے اشخاص تجارت پیشہ اور کاشتکاران مشقت کش اور گروہ چرواہہ کے اوسنے اس قدر اپنا اختیار ساقط کر رکھا تھا کہ اوسکا قول و قسم ایک دانہ ریگ اپنے ملک صحتائی کے برابر وقعت نہیں رکھتا تھا *

موزخ کبیشہ یعنی شاعر ہندی راجپوتانہ جب بھوپوری بیان حرکات کسی ظالم کا کرتے ہیں تو اول اوسکی زوال عقل کا بیان کر کے بعد ازاں پھر مہریت اوسکی قائم کر کے اوسمیں دخل روح شیطان محلول کر کے بیان حرکات ظلمت آمیز کرتے ہیں اسی طرح بیان بسا لہ یونامی چو بان راجہ اجمیر کا ہوا ہے یہ فیہ مہٹی بھی بعد وفات ایسا ہی غدر اپنی بدکرداری کے واسطے حاصل کر گیا یا نہیں موزخ حالات آئندہ تحقیق اور دریافت کر لے گا مگر بالتحقیق جان اوسکا ذکر نظم یا نثر میں آگیا ہے وہاں اوسکا بیان ساتھ نام اوس جانور کے آیا ہے جو انسان کا خون پیکر اوسکو ہلاک کر دیتا ہے تھوڑے عرصہ تک بعد نقاد اس عہد نامہ کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ راستہ عام ترمیم ورفاہ پر چلتا تھا مگر نہیں معلوم کس وجہ سے یا تو اس باعث کہ اوسکے جرائم نے اوسکو اس قدر مشہور کر دیا تھا کہ اوسکے ہمراہی اوسپر رحم اور دلسوزی نہیں کرتے تھے اور یا اسوجہ سے کہ اوسکو تسلی بغیر مرتکب ہونے اپنے عادی جرائم کے نہیں ہوتی تھی اوسنے فوراً اپنی طبیعت خونخواری کی اور بھی زیادہ اعانت کرنی شروع کی وجہ اس چند روزہ رحم دلی کی یہ بیان کرتے ہیں کہ اوسکی فکر میں یہ تھا کہ ایک شرط اور عہد نامہ میں ایذا کیجائے کہ عہد وزارت اوسکے خاندان میں رہے شاید یہ شرط اس نظر سے وہ ایذا دکرایا چاہتا تھا کہ اوسکی غارت گری باقاعدہ ہو جائے مگر جب اوسکو کچھ توقع قائم کرنے خاندان خونخوار کی بطور وراثت اس ملک میں باقی نہیں رہی تو اوس کی غارت گری حد سے تجاوز کر گئی اور صاحب اجنٹ انگریزی کو آخر کار ایک پورٹ بخدمت اپنی گورنمنٹ کے تبارخ، ۱۱ ماہ و ستمبر ۱۸۵۱ء شروع کرنی پڑی اس مضمون کی کہ اوسکی رائے میں یہ عہد دوستی باعث بدنامی ہماری نیکنامی کی ہے جب یہ خیال کیا جائے کہ ایسی حرکات اوسکے تحفظ میں عمل میں آتی ہیں اور جو یہ حال زبونی وزیر سے لیا جاتا تھا تو اوس سے کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ ان سب چیزوں کی راستی اور صداقت پر

نہراور ہوتا تھا اور اپنی انصاف پسندی اور رحم ملی بزبان شایستہ ادا کرتا تھا اور اپنے طریق ضبطی و
جبرستانی و سزا دہی کو دو چندان سختی کے ساتھ عمل میں لاتا تھا اور ان حرکات میں جملہ راجاؤں شامل تھا
کیونکہ صاحبان جیلدیر جو بد دولت اور قوم سے تھی جو بالیوال کھلاتی تھی اور وہ تمام ہندوستان
پھیلی ہوئی تھی اور یہ قوم متمول جنگے قریب پانچ ہزار گھوڑے یہ اب بخوشی اپنی جلا وطن ہو گئی تھی
وہ بھائیوں اپنے وطن میں اپنے مفاد کا روبرو کے آگے سے اندیشہ مند تھے اور وہ اپنی وطن کو
بظاہر ترک کر دیتے مگر جیو اس امر سے تھے کہ ان کے عیال و اطفال بطور اول وطن میں تھے
ان کی کھیتی باڑی بالکل معدوم ہو گئی تھی اور تجارت اندرونی و بیرونی بوجہ عدم اطمینان کے خوف
ہو گئی تھی اور آری ملک میں وہ اپنی ضبطی اہوال کے رہ گئی تھی شہر یہ سمجھ کہ اس وزیر نے دکر ورتو
سے کم نہیں جو کیا تھا اور یہ روپیہ سب اکثر شہر سے ہندوستان میں رکھا گیا تھا اور یہ سب روپیہ
نہایت گری اور لوٹنے خازانہ سے متمول ملک سے بیچ عرصہ میں سال کے حاصل ہوا تھا اور یہ بھی
لوگ کہتے ہیں کہ اس نے جملہ جواہرات و اموال بیش قیمت راجہ لیکر ملک سے باہر بھیج دیے تھے
اشخاص تجارت پیشہ ہر روزہ درخواست بخیریت صاحب اجنٹ انگریزی گذرانتے تھے کہ پروانہ راجہ
اونکو حاصل ہو کہ اپنے عیال و اطفال کو ہمراہ لیکر اس ملک سے چلے جائیں مگر اس میں بھی بعض
قیود ایسے تھے کہ ان کی نسبت ان کے چلے جانے میں بھی اونکو اندیشہ تھا گو اس کا روائی
پروانہ راہداری میں اور طرح پر اندیشہ سے بری متصور ہوتے تھے یعنی جب تک وزیر صلا جارت
صاحب اجنٹ پروانہ راہداری دیتا تھا اور میں اندیشہ یہ ہوتا تھا کہ ان کی روانگی سے واقع ہو کر
مصرعہ میں وہ اونکو قتل نہ کروا ڈالے اسوجہ سے اکثر لوگ اپنی بنصیبی کے متحمل ہوتے تھے اور
یہ بھی نہیں کرتے تھے *

ہم اپنے اس تواریخی حالات جیلدیر کو اور بیان اس تنازع سرحدی پر ختم کرینگے جس کے سبب وہ اصل
بشرط عہد نامہ اتفاق انگریزی عمل میں آئے یعنی استحقاق فیصلہ عام بیچ تنازعات باہمی اقوام راجہ پوتانہ
عادات غارت گری اقوام مالدوت نے ایک فساد پیدا کیا جس سے اندیشہ دونوں ریاستوں کے باہم
جنگ آزمائی کا پیدا ہوا اور جس سے راجہ پوتانے ایسی فوج کشی کی جس کے باعث مداخلت انگریزی آگئی
اور ضروری ہوئی یہ یقین سے باہر ہے کہ اس فساد نے جسے مالدوت کے اوپر غصہ بیکانیر کا عائد کیا

۳۲۴
غائبانہ برائگیختہ کیا ہوا وزیر کا اس غرض سے تھا کہ وہ تجارت اور تباہ ہو جائیں اور اس کے وجہ بھی اچھی نظر
ہو جائیگی مگر یہی وزیر اول ثالثی معاوضہ ستانی کا ہوا اس واقعہ کے سمجھنے کے واسطے ایک بیان مختصر
قوم مالدوت کا ضروری متصور ہوتا ہے *

اقوام مالدوت اور کیلین اور برنگ اور پور اور تیرملوت یہ سب اقوام بھٹی سے ہیں مگر باعث اونکی عادت
بقیاعدہ کے اونکے نام مثل نام بدوین اور فراق اور پندارا کے بنام راہزن مشہور ہوا ہے اقوام مذکورہ
اولاد اور مالدوکی ہیں اور یہ علاقہ باروکا جس میں اٹھارہ مواضع ہیں اور جو متصل علاقہ کے جو بنام
کھاری تپہ مشہور ہے واقع ہے اور جسکو بھٹی سے راٹھور بیکانیر نے چھین لیا تھا اونکے نام سے ہی
راٹھور بیکانیر اگر راست راست بیان کیا جائے تو لائق دلی دشمنی رہیں بھٹی کے ہیں اسوجہ سے کہ
وہ قریب دست انداز اس کے ملک میں ہوتے تھے اور یہی کی قوم سے بہت سا اونکا علاقہ اونھوں نے
چھین لیا ہے مگر راٹھور لوگ کہ استحقاق قوت کا رکھتے تھے قریب بچیں ہاں گذرے کہ اپنی قوت کو
نہایت وحشی ظہر پر کام میں لائے اس طرح کہ بارو پر فوج کشی کر کے اونھوں نے کل باشندوں کو ہلاک کر
یا فرقہ زن و مرد تہ تیغ کیا اور شہرین کو مسبار کر ڈالا چاہات پر کر دیے اور اونکی مویشی اور جو کچھ قیمتی مال تھا
لوٹ لے گئے جو کچھ زندہ باقی رہے اونھوں نے پناہ چھوڑے ماس میں لی اور وہاں اونکی اولاد ہوئی
اور یہ انگریزوں سے اتفاق ہوا اور وقت میں اونھوں نے پھر اپنی اراضی متروکہ پر دخل کیا یہاں
یہ بیان ہوتا ہے کہ وزیر اس کروہ نوزائیدہ کو اس سے زیادہ نظر رعایت سے نہیں دیکھتا تھا جس
نظر سے اونکے دشمن بیکانیر والے اونکو دیکھتے تھے اور مشہور ہے کہ اسے اونکو ایک مرتبہ پھر اون
تباہ کرنے کے واسطے طلب کیا تھا اور عادات بقیاعدہ اور خلاف قانون اس قوم نے وزیر کو اون کے
تباہ کرنے کے واسطے موقع اور خواہش بخشی تھی مگر ہم جو نظر حالات گذشتہ پر کریں تو ہکو دریافت ہوگا کہ
اصل وجہ اسکی متواتر دشمنی نسبت اس قوم کے صرف واسطے قتل اونکے رئیس کے تھی جو شریک
ارادہ ہاے ولیعہد اسے شک کے مع اسکی تجویز سکدوش ہونے اس بارگراں کے تھا جو اونکی آزادی
اور سرخوہ ہونے میں حائل تھا اور قاقو معاوضہ ستانی کا قوم مالدوت سے اسکو بوجہ ایک خدمت کے
جو گورنمنٹ انگریزی کی کی تھی گو وہ صریح نہ تھی حاصل ہوا تھا اسکا بیان یہ ہے کہ جب پیشوائے کشمی کی
تواوٹے اپنے مختار واسطے خرید کرنے شران کے مقام بیلیمین بھیجے اور ایک کروہ قریب چار سو

شتران کا سرحد بھی سے گذر کر علاقہ بیکانیر میں جاتا تھا کہ قوم مالدوت اور سہتر تاخت لائی اور سب کو گرفتار کر کے بارو میں لے گئی یہ مشکل خیال میں آسکتا ہے کہ ایسی دست اندازی اور آڑاوی بیکانیر کے اذکی فوج کثیر کو رنجیت حملہ آوری دیتی یا جس شتابی سے اوسکی فوج سرحد بھی سے گذر کر واسطے معاوضہ تپانی ایسی زیادتی کے گئی بغیر کچھ اشارہ غائبانہ وزیر کے جو آواز بلند خواہان مداخلت انگریزی تھا ممکن ہوتی کہ جب تک کہ نوکما اور بارو اونسے شہر باسے کلان سمار نہیں ہو گئے اور انکار رئیس قتل نہیں ہوا اور چاہات پر نہیں کیے گئے اور فوج فتحیاب باقی و نصرت روانہ ہو کر اوپر پہلے پور کے نہیں پہنچی اور اوس شہر میں اراضی خالصہ راج کا نقصان ہونے لگا اوسوقت تک وزیر کو یہ دریافت نہیں ہوا کہ وہ نشانہ سے گذر گیا اور اوسے استدعا ہماری مداخلت کی کی جو اوسکو فوراً اور اوسکی بامر اودی گئی اور افسر بیکانیر نے بخوشی منظور کیا کہ وہ اپنی سرحد میں چلا جائے گا کیونکہ اوسنے اپنی خواہش اور طلب سے زیادہ معاوضہ لے لیا تھا *

پوچھیدہ صاحب تدبیری اور تنازعات پیدا رو بیرون از قیاس اس ملک کے مدت تک ایسی درخواست یا مالش پیدا کرنے کے کیونکہ یہ گروہ شملہ اپنے پیشہ غارت گری کو بھیر متی تصور نہیں کرتے لہذا کچھ عرصہ درکار ہے کہ وہ لوگ صحیح اسے حاصل کریں مگر جب اذکو معلوم ہوگا کہ کوئی ایسا فعل اوسکا انجسہ سزایابی کے نہ ہے گا تو وہ فوائد حرکات امنیت کے سیکھیں گے اب تو اوتکی تمام تواریخ میں نام بھی امنیت کا کہیں پایا نہیں جاتا *

ہم نے حرکات عظیمہ وزیر کے روبرو راول کا ذکر بھی جو خطاب راجہ جیسلمیر کا ہے فرو گذاشت کر دیا لہذا اب اوسکا ذکر ہم کرتے ہیں گج سنگھ جو گدی جیسو پر اب ہے اور جو خلافت اپنے برادر اکلان کے جو جلا وطن ہو کر اب بیکانیر میں موجود ہیں گدی نشین ہوا تھا موافق اسے وزیر کے تھا اوسکو سواسے اپنے گھوڑوں کے یا کھانے کے اور کچھ مطلب تھا بشرہ شناس جیسلمیر کے پیشین گوئی کرتی ہیں کہ لیاقت طبعی اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہے یہ ایک نتیجہ بدل مطلوب اور خواہش کہا گیا ہے ملہ مولف نے یہ تحریر کرنا فراموش کیا ہے کہ وہ پولیٹیکل اجنٹ جیسلمیر کا تھا پس اوسکی حکومت سندھ سے سندھ تک تھی یعنی بڑے سندھ چوٹے سندھ تک (دیکھو نقشہ) وسط ہند میں اکثر دریاؤں کا نام سندھ ہے یہ لفظ خاص تاتار زبان کا یا تہک زبان کا ہے اور اباسین یعنی والد دریا بھی ایک نام دریا ہے سندھ کا ہے *

اول علامت اسکی یہ ہوگی کہ جس طرح ممکن ہو رہائی اپنے وزیر سے حاصل کجائے مگر سالم ہوشیار و خیال کیا کہ اسکا اعتبار دوبارہ حاصل ہوتا اور اس کے مطلب کی اعانت ہوتی اگر شادی رانا سے میواڑ کو خاندان میں ہو جاتی یہ پیغام منظور ہوا اور ارجیل شادی راول کے پاس آیا اور راول اپنے بھئی سواران ہراؤ لیکر شادی کرنے گیا کہ اپنی رانی کو صحرائین اپنے ساتھ لائے اور راجگان راٹھور مقامات بیکانیر اور کیشن گڑھ کو بھی جنگی نسبت دوسری دختر اور دختر پسر رانا کے ساتھ ہوئی تھی اپنے ہمراہی ساتھ لیکر اودے پور میں پہنچے یہ تین شادی کے سامان نے ایک شان دار الیاست عیسو دیامین پیدا کی ایسی شان پتیر کبھی وہاں دیکھنے میں نہیں آئی تھی گج سنگھ اپنی رانی کے ساتھ بہت خوش رہتا ہے اس سے ایک وار ملک صحرائی بھی پیدا ہوا ہے تاثیر علوم و تربیتی کی اس ادب اور لحاظ سے پیدا ہے جو راناوت جی کا ہوتا ہے (اس نام سے یہ رانی بیان مشہور ہے) خود وزیر بھی اسکا بہت پاس ادب رکھتا ہے اور یہ رانی کوشش بدل کرتی ہے کہ اسکی رعایا کی بہبودی عمل میں آوے۔

باب ہفتم

موقع موافق جغرافیہ جیلیر کا۔ اسکا رقبہ۔ فہرست شہر ہائے کلان۔ آبادی۔ جیلیر زیادہ تر صحرائی ہے۔ مگر و ایک سلسلہ کوہ۔ جو ملک کچھ سے نشان دیا گیا ہے۔ سر زمین کمیت نمک کے۔ کنوا دسیر۔ قسم زمین۔ پیداوار کاشتکاری۔ و شکاری۔ تجارت قطار یعنی کاروان اشیاء تجارت۔ آمدنی محاصل اراضی و دیگر محاصل۔ دہنی یعنی تحصیلدار۔ تعداد مالگنداری جو کاشتکاران لیجاتی ہے۔ محصول دیوان یعنی دھان۔ محصول تہالی یعنی خوراک۔ ڈنڈ یعنی جبرستانی۔ اذکار باشندگان ادا کرنے اس ڈنڈ سے۔ دولت کشیر جو وزیر نے جبرستانی سے پیدا کی۔ ملازمین۔ اخراجات۔ اقوام بھٹی۔ اونکی طبیعت کا حال۔ اونکے جسم کا بیان اور پوشاک کا۔ اونکی عفت واسطے افیون اور تماکو کے۔ قوم پالیوال۔ اونکا حال۔ تعداد نفری۔ دول۔ پیشہ۔ عجیب طریق پرستش شکر پالی۔ پوکرن برہمنان۔ خطاب تعداد نفری۔ عجیب ست پرستی خاندان جٹ۔ قلعہ جیلیر۔ جو ملک اب ماتحت راول کے ہے وہ خط مشرق سے مغرب لانگٹی ٹیوٹ یعنی ٹوٹا، دگری اور بہت سے

ملہ ہمارے نام ہی اس رانی کے کئی خطوط آئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد کی اور اس کے دوستوں کی اعانت بہت چاہتی ہے مگر ایسا ایک شخص یعنی سالم ملک اسکا اور اس کے شوہر کا ہے۔

۲، ڈگری ۳۵ منٹ تک ہے اور درمیان خط شمالی الٹی و بیسویں عرضاً ۶۰ ڈگری ۱۷ منٹ سے ۴۰ ڈگری
۵۵ منٹ تک ہے اور ایک پچوا گوشہ اور کمانوں کے شمال و مشرق میں ۱۰ ڈگری ۱۷ منٹ تک گیا ہے۔
یہ سطح ابھرا تختہ پندرہ ہزار میل مربع کا ہے جس پر آباد افراد ۱۸ لاکھ ہیں جو بڑے چاروں جگہ آباد ہیں
وہ سو پاس ۱۰ لکھ ۵۰ ہزار افراد ہیں جن کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے وہ ۱۰ لکھ ۵۰ ہزار افراد
صحیح نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ ان کا تعداد کیا ہے بلکہ اس کی ایک آباویں تقریب پر عبور ہو کر ایک
ساب بنایا دینی اور اسی اطلاع کے ذیل میں دن کرتے ہیں کہ باشندگان واقفین سے حکمو دستیاب
ہوتی ہے اور جو ۱۵ لکھ ۵۰ ہزار مرتب ہوئی تھی مگر یکجہ یہ بھی بیان دن کرنا لازم ہے کہ ظلم وزیرت آباویں
دارالریاست کی (جو قریب نصف ملک کے برابر ہے) نہایت کم ہو گئی ہے *

نام شہر	خالصہ یا جاگیر داری	تعداد و نوازا	تعداد و نفری	کیفیت
جیلیمیر	دارالریاست	مسجد خانہ	دست نفری	یہاں کے رئیس کا خطاب راوستہ اور اس کے تحت
بہیکم پور	پتیت	مسجد خانہ	دست نفری	سوسم بہن اس تختیہ میں وہ شامل نہیں ہیں *
سیرورو	ایضاً	سا۔ خانہ	اساتذہ نفری	کیلین بہن قوم کیلین مقام پوگل تک آباد ہے *
سینا	ایضاً	امما خانہ	اساتذہ نفری	رئیس راولوت *
کٹوری	خالصہ	سا۔ خانہ	اساتذہ نفری	
سکا	ایضاً	سا۔ خانہ	اساتذہ نفری	
کولہرو	ایضاً	مال خانہ	بانا نفری	
ستوہ	پتیت	سا۔ خانہ	اساتذہ نفری	
جنینیا	ایضاً	سا۔ خانہ	اساتذہ نفری	راولوت اول درجہ کے رئیس جیلیمیر *
دیپ کوٹ	خالصہ	مال خانہ	لان نفری	
بہاپ	ایضاً	مال خانہ	لان نفری	
بلانا	پتیت	مال خانہ	سان نفری	

نام شہر	خالص یا جاگیر داری	تعداد خانہ ہا	تعداد نفری	کیفیت
ستیا سہ	پتہ پتہ	ما۔ خانہ	اما نفری	مال روٹ کے ماتحت اٹھارہ موضع ہیں یہیں شامل نہیں ہیں یہ سب خاندان راولپوت سے ہیں *
بارو	ایضاً	ما۔ خانہ	لا نفری	
جان	ایضاً	ما۔ خانہ	لا نفری	
لوہار کی	ایضاً	ما۔ خانہ	سا نفری	
نوان تلا	ایضاً	ما۔ خانہ	سا نفری	
لاہتی	ایضاً	ما۔ خانہ	سا نفری	
ڈانگری	ایضاً	ما۔ خانہ	سا نفری	
بجور سے	خالصہ	ما۔ خانہ	لا نفری	
مندانی	ایضاً	ما۔ خانہ	لا نفری	
رام گدہ	ایضاً	ما۔ خانہ	لا نفری	
بریل پور	پتہ پتہ	ما۔ خانہ	لا نفری	دوسو پچیس دیہات اور موضع نہیں چار لکھ پچاس گھر تک آباد ہیں پس اور پچیس گھر فی موضع لیا گیا اور چار نفری فی گھر قرار دی گئی *
گراچ سر	ایضاً	ما۔ خانہ	سا نفری	
		میزان کل		مطابق اس نقشہ مردم شماری کے ہمارے نزدیک آبادی نفری ایک دوسرے درجہ شہر انگلستان کی زیادہ اس پندرہ ہزار میل مربع میں نہیں ہے اور قریب نصف نفری صرف دارالریاست کی ہے اگر اسکو منہا کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ قریب دو یا تین نفری فی میل مربع حساب سے ہوگی *

سطح ملک - زیادہ تر ملک جیسا کہ تہل یا روٹی سب ان دونوں کا معنی صحرائے خیر آباد ہے مقام کوڑے جو سرحد جوہ پور واقع ہے تاہم کہا گیا گوشہ نہایت بعد از انقلاب و ... ہاں اس صحرائی خشک کھلا سکتا ہے ہیمون بلند ٹیلر ریگ سبک با بیاہن بعض بعض جگہ البتہ جہاں بلندی نہ ہو قریب قریب ملک جیسا کہ نصف نصف حصہ میں تقسیم کرتا ہے ایک خط لائن ترشی کا یہی ہے دریا ان تہا اور زروع کے ہے بجانب شمال ایک صحرائے صاف ہے اور اطراف جنوب سلسلہ کوہ سکوگر و اور روٹی اور زمین کم پیدا کرتے ہیں واقع ہے *

یہ سلسلہ کوہ اس ملک صحرائی میں ایک صورت عجیب پیدا کرتا ہے اس کے نشان کچھ بھوج سے معلوم ہوتے ہیں کہیں زیادہ نمایاں ہیں اور کہیں کم جہاں جیسا کہ ملک ہے بعض جگہ جیسے جوہن میں وہ بریت کوہ کی پیدا کرتا ہے وہاں سے کم ہوتے ہوتے آخر کو نامعلوم ہو جاتا ہے اور اکثر مقام پر سدرہ کوہ ریگ کے ہوتا ہے جو ریگ آگرا و سکو بعض وقت فطر سے پوشیدہ کر دیتی ہے جب وہ قریب جیسا کہ پہونچتا ہے تو وہ زیادہ ہیں ہو جاتا ہے اور بمقام دارالریاستہ جو ایک چوٹی کوہ پر بہ بلندی قریب دوسو پچاس فٹ کے تعمیر ہے وہ بہت صاف نمایاں ہے اور اس کی بہت محدود دارالریاستہ بہنی بطور تخم اس سلسلہ کوہ کے معلوم ہوتی ہے جو مقام مذکور کی ہر طرف پندرہ میل کے فاصلہ تک نکل جاتے ہیں ایک شاخ اس کی رام کڈہ میں جو تیس میل شمال مغرب جیسا کہ واقع ہے ختم ہوتی ہے ایک اور شاخ بجانب مشرق تاہم پورن (واقعہ جوہ پور) جاتی ہے اور وہاں سے بطرف شمال و مشرق جا کر مقام فلو دی تک پہونچتی ہے اور وہاں سے کہیں کہیں ہوادار ہو کر مقام گریلا تک جو قریب پچاس میل کے بجانب شمال واقع ہے اس کا نشان پیدا ہوتا ہے اس میں تھہر زرد رنگ کی مٹی کا ہے اور اس میں اوپر بہت پیدا ہوتا ہے جس سے آدمی اپنے مکانات کو جنگ کرتے ہیں *

یہ سلسلہ کوہ جس میں کچھ پیا نہیں ہوتا اور بلند ٹیلہ ریگ جو متقل ہوتے رہتے ہیں صرف چارچین ہیں جو اس ملک کے یکساں شجر حثیت کو تبدیل کرتے ہیں کوئی درخت ایسا نظر نہیں آتا جسکی سبز شاخ و برگ سے آنکھوں کو طراوت پیدا ہو اور نہ کہیں سایہ پایا جاتا ہے جہاں مسافر و اماندہ پناہ لے یہ قریب صحرائے بیک کے ہے ہاں کہیں کہیں جاڑی پھول کے یا اور خاردار درخت کے مثل ہورت یا بک

۳۳۳
 نظر آتے ہیں جو اس کے پارچہ پوشیدگی میں اور جھکرا اور بھی مسافر کو تکلیف دیتے ہیں تاہم مقابلہ زیادہ تر شمالی علاقہ کے جہان ایک دریا سے ریگ بلانستان سبزی نظر آتا ہے قرب و جوار دارالریاستہ ایک بہشت ہے۔ ملک جیل میں کوئی دریا جاری نہیں ہے مگر اکثر تالاب اور چشمہ نکسار ہیں جنکو سر کرتے ہیں اور جہان پانی کوہ ہا سے ریگ سے بہہ کر جمع ہو جاتا ہے اور بند آب یہاں بنانا بہت آسان ہے یہ چند روز ہوتے ہیں اور کبھی چند ماہ سے زیادہ نہیں رہتے گو بعد باد و موافق کے بعض بعض سال بھرتک ہوتی ہیں منجملہ اس کے ایک بنام کنواو سر مشہور ہے یہ مقام کنواو سے موہن گڈہ تک اٹھارہ میل کی مسافت میں ہے اس میں تھوڑا پانی ہمیشہ رہتا ہے جب یہ طغیانی پڑتا ہے اور حد سے باہر نکل جاتا ہے تو اس میں سے ایک ندی خرو جاری ہوتی ہے اور تیس میل تک بجانب مشرق بہتی ہے بعد ازاں ریگ میں غائب ہو جاتی ہے اور اسکا سیلان منحصر اوپر اس سر کے ہے جس میں سے وہ پیدا ہوتی ہے چونکہ اس سے پیدا ہوتا ہے وہ مال گدی کا ہے اور آمدنی میں شامل ہے۔

قسم زمین اور کاشتکاری اور پیداوار۔ باوجود ظاہری نقص اس زمین صحرائی کے قدرت نے اسکو بالکل قوت نامیہ سے محروم نہیں رکھا ہے وہ موافق پیداوار بعض غلہ کے بھی ہے خصوصاً باجو کہ جو زمین ریگ آمیز کو قبول کرتا ہے اگر موسم موافق ہو تو باجرہ اوسط قدر پیدا ہوتا ہے کہ دو بلکہ تین سال تک صرف کو کفایت کرتا ہے اس صورت میں وہ صرف گندم سندھ سے لاتے ہیں جب وہ قطعات زمین باجرا پیدا ہوتا ہے دو یا تین بارش باران سے تر ہو جاتے ہیں تو اس میں تخم پاشی شروع ہوتی ہے اور فصل بہت جلد تیار ہو جاتی ہے بڑا نقصان فصل کا جب ہوتا ہے کہ جب بارش بکثرت بعد تیاری فصل کے ہو اسوجہ سے کہ سب اس سر زمین میں مضبوط نہیں ہوتے اور کثرت بارش سے درخت باجرہ بیج دین سے کندہ ہو کر ضائع ہو جاتا ہے باجرہ اس ریگستان کا جملہ ہندوستان سے اچھا ہوتا ہے اور یہاں کے لوگ تعصب سے اسکو گندم سے بھی بہتر تصور کرتے ہیں اور کی پیداوار میں اسکی چند ان قیمت بھی نہیں ہوتی اچھی فصل میں باجرہ ڈیڑھ من فی روپیہ فروخت ہوتا ہے مگر ایسا کم وقوع میں آتا ہے کیونکہ یہاں والے

۱۔ مسٹر سٹرن صاحب ایسا ہی بیان علاقہ گردنواح پوکل کا بھی لکھتے ہیں جو قبضہ اولیں بی کا تھا اور ایک منجملہ کوٹ مار کا جسکے گرد ایسی شجاع ایک آبادی نے پرورش پائی تھی اور قیام کیا تھا جسے کوئی برچی والا سپاہی ہوتا ہے رادو رنگتائیں پوکل کا تھا جسکے فرزند نے وہ شجر کی تھی جو جلد اول میں جمع ہیں کیونکہ ریگ جی چین باہر نو بر سر سٹرن صاحب نے کوئی نشان تیری کا نہیں دیکھا تھا جسے آراستہ ہو سکتے ہیں کہ ان میں باجرا پیدا ہو۔

اگر ایک فصل اچھی ہوتی ہے تو پانچ فصل خراب کے برابر تھوڑے ہین جو ابھی یہاں پیدا ہوتی ہو مگر اسی مقام پر جو اٹھ مہینے پہلے ہوا وہیں زمین میں باجرہ ہوتا ہے اور اس میں روئی یعنی پنبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ معلوم نہیں کہ یہ درخت بھی تھوڑا پانی چاہتا ہے اور ہندوستان میں یہ درخت کثرت آبیاری سے خراب ہو جاتا ہے یہ اسے کاشتکاران صحرائی کی ہے جو لوگ سرد تھاہات میں اوسقدر پانی نہیں دیتے جسقدر مالوہ کی سیاہ روئی میں دیا جاتا ہے اکثر پہلے اوپر محفوظ جانب تیار کے مثل مونگ اور مونجھ وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور نیز تل اور گوار کے پہلے اور کچری جو بیضہ مرغ سے زیادہ مقدار کی نہیں ہوتی پیدا ہوتی ہے اور صدہا کوس بطور تحفہ جاتی ہے گردوار الریات کے اور درمیان گھاٹیوں کے جہاں زمین بنائی جاتی ہے اور جہاں بند پانی کے بنائی ہوئی ہین وہاں گندم اور گڑھی اور درخت باغی بکثرت نشوونما پاتے ہین جو ونحو بھی اچھے موسم میں یعنی جب موسم موافق ہوتا ہے بولے جاتے ہین مگر کم اور بربخ سندھ سے لایا جاتا ہے یعنی یہاں پیدا نہیں ہوتا ۛ

آلات کشا و زری۔ جہاں زمین نرم ہے وہاں آلات کشا و زری سادہ ہونگے اور انکے یہاں دو قسم کے ہل یعنی قلمبہ ہوتے ہین کوئی ایک زرگا و کا اور کوئی دو کا اور کوئی شتر کا یہاں شتر کی بڑی قدر اور خواہش ہوتی ہے مثل دیگر علاقہات ہندوستان میں زرگاوان سے دانہ نکالتے ہین اور اکثر زرگاوان کا زری یا چھکڑہ میں جوت کر غلہ کے اوپر چلاتے ہین یعنی غلہ کو اس ترکیب سے ماندٹے ہین ۛ و شکاری۔ اس ملک میں نہایت کم موقع واسطے تیاری کل کے ہے وہ پارچہ موٹا سوت کا بناتے ہین مگر یہاں سے اسباب خام باہر جاتا ہے اور انکی بڑی سی تجارت اون بھیری کی ہے جو اونکے صحرائین چرا کرتی ہین اسکے وہ کوئی اور کل اور روٹا اور گرتے اور دستار ہر قسم کے اور ہر قیمت کے بناتے ہین پیالہ وغیرہ ابری کے یہاں بپتے ہین اور انکی رنگت سیاہ ہوتی ہے اور خط سرخ اور سہین نمایاں ہوتے ہین اور زیور زمانہ علاج کم قیمت یہاں تیار ہوتا ہے اس دار الریات صحرائی ملک کی یہ اشیائے و شکاری ہین ۛ

تجارت۔ جو کچھ شہرت جیلیمیر کی بطور منڈی تجارت ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ وہ ایسے موقع پر

لے ہم کئی جڑی ایسے رمال کی ولایت میں لاتے تھے اور انکے کنارے سرخ رتیلے اور بطور رمال اس ملک میں اونکو کام میں لاتے ہین یعنی اوزنہ ہین ۛ

آباد ہے کہ او سین گزرتجاران مالک شرقی اور سندھ اور آئرو سے دریائے سندھ اور قطار شتر کا جوید ربار
 روری بیکر شکار پورا وچ اور اضلاع گنگ اور پنجاب سے آمد و رفت کرتے ہیں ہوتا ہے نیل و باب اور
 افیون کوٹہ اور مالہ اور مشہور مہری بیکانیر آلات آہنی جے پور مقامات شکار پور اور سندھ پائین کو جاتی ہیں
 اور وہاں سے حاج (ملک افریقہ) اور خرا اور نارجل اور صالحہ اور چندن آتا ہے اور پستہ و دیگر میوہ
 خشک بھاو پور سے آتا ہے *

محاصل مالگذاری اور دیگر ابواب — آمدنی ذاتی راجگان جیلیر کی تخمیناً چار لاکھ روپیہ سے زائد ہے اور
 منجملہ اسکے ایک لاکھ سے زیادہ زر مالگذاری اراضی ہے یا یہی آمدنی راہداری سابق ایک فرخ مستحکم اور
 فائدہ بخش تھی مگر بے ایمانی وزیر اور طریق غارت گیری رئیسان بھی اور کمی تجارت سے یہ سبیل آمدنی
 قریب مسدود ہو گیا ہے جو ایک وقت میں تین لاکھ روپیہ تک تھا یہ محاصل دان کھاتے ہیں اور
 ان کا تحصیل کنندہ دانی جسکو مقامات مناسبہ شایع عام پر جو دارالریاست سے جاتے تھے قائم کرتے تھے *

مالگذاری اراضی — پنجم حصہ تاہم قسم حصہ کل پیداوار اراضی کا بطور مالگذاری سرکار راج علیحدہ
 رکھا جاتا تھا اور یہ مالگذاری کبھی پنجم حصہ سے زائد اور ہفتم حصہ سے کم نہیں ہوتی تھی *

یہ مالگذاری غلہ میں ادا ہوتی تھی اور اسی مقام پر غلہ مذکور کو برہمنان پالیوال یا اقبال خرید کر کے روپیہ
 اسکی قیمت کا خزانہ میں داخل کرتے ہیں *

دھوان — تیسری فرج مالگذاری کی جواب نہایت قیام پذیر ہے دھوان ہے جسکے معنی دو دیا و خان
 کے ہیں ہم اسکو ٹکس چینی یعنی آتشدان یا الاو کہہ سکتے ہیں مگر اس ملک میں یہ دونوں امر نہیں ہیں اس
 محصول کو تھالی بھی کہتے ہیں اور تھالی روس طرف کو کہتے ہیں جس میں کھانا کھایا جاتا ہے یہ مترادف

۱۰ لہ شکار پور مقام تجارت یعنی منڈی کلان سندھ میں ہے بجانب مغرب دریائے سندھ واقع ہے *

۱۱ لہ ہلکوئی صحیح کاغذ واسطے تخمینہ کرنے آمدنی رئیسان کے دستیاب نہیں ہو سکتا اصل قریب دو چار مالگذاری راجگان را جوارہ کہے شاید
 قریب دو لاکھ کے ہے اسکے عوض میدان جنگ میں سات سو سوار آ سکتے ہیں *

۱۲ لہ یہ اگر صحیح اور مستعمل ہے تو موافق قاعدہ قدیم کے ہے منوشتم حصہ لکنا ہے میں چاہتا تھا کہ کرنل برگ صاحب بھی جب وہ کتاب
 دربارہ زر مالگذاری زمین پر لکھتے تھے اس سے واقف ہوتے مگر میری یاد سے یہ فرگداشت ہو گیا تھا اس گوشہ بعیدہ ہندوستان میں باوجود تعدی
 اور نظم عجیب حال یہ کہ قدیم رسم جاری ہی کیفیت دریا سبیل آمدنی جیلیر کے ہکو لکھ اس میں ملتی تھی اور اسکو پیشگاہ گورنمنٹ بنگالہ اور اسلئے اس میں کئی

ہمارے خرچ میز کے ہے اس سے کبھی بیس ہزار روپیہ سالیانہ سے زیادہ حاصل نہیں ہوا جو روپیہ ایک میلہ حبیلیر کے واسطے کافی ہے کوئی گھر اس محصول سے بری نہیں ہے +

ڈانڈ۔ یہ محصول جبریہ کل اس ملک میں ہے اور سب اسکو جانتے ہیں اور بنام ڈانڈ ناپسند کرتے ہیں اس سے اندازاً ونکے جملہ طریق اور باعث آمدنی نظامہ ہواست یہ محصول حبیلیر میں اول سمت ۱۸۳۱ (۱۸۳۱ء) میں جاری ہوا تھا اور اسکا نام اسوقت اضافہ دھوان یا تھالی رکھا گیا تھا تاکہ لفظ ڈانڈ حبیلیر ناپسند ہے ویسا یہ نہوا اور آمدنی اسکی صرف دو ہزار سات سو روپیہ مہاجنات متول ہو لیا جاتا تھا حبیلیری لوگوں نے اپنا حصہ دینا منظور کر لیا تھا مگر قوم اسوال نے (یہی دو قوم تجارت پیشہ ہیں) سترالی کی اونکو زبردستی گرفتار کر کے قلعہ میں بھجودیا وہاں اونپر بانسون کی مار پڑی ناچار اونھوں نے بھی یہ محصول ادا کیا مگر بعد ادا کرنے کے جب رہا ہو کر گھر آئے تو اونھوں نے قسم کھائی کہ راول مولراج متہ نہ دیکھیں گے اور اس عہد کو اونھوں نے تابزیت قائم رکھا یہاں تک کہ جب وہ بازار میں نکلتا تھا تو اسوال اپنی دکان اور کوٹھی مہاجنی چھوڑ کر اپنے گھروں کے اندر چلے جاتے تھے کہ اسکا چہرہ نظر نہ آئے یہ عہد کئی سال تک جاری رہا اور یہاں تک اسکا اثر راجہ کے دل میں پیدا ہوا کہ وہ خود اس قوم کے بزرگوں کے پاس گیا اور دامن بھیلہ کر عفو چاہی اور ایک عہد تحریری کرویا کہ وہ آئندہ محصول ڈانڈ نہ لگے گا بشرطیکہ وہ لوگ محصول دھوان کو دوامی قائم کر لیں اسوال لوگوں نے راجہ کی درخواست منظور کی اور وعدہ ادا کرنے محصول عفو کا کیا بیج سمت ۱۸۴۱ اور سمت ۱۸۵۲ کے اسکو ضرورت تحصیل کرنے روپیہ کی ہوئی اور اسنے قرض لیا یعنی اول سمت میں ستائیس ہزار اور دوسرے سمت میں چالیس ہزار اور یہ اسنے با یا نڈاری ادا کر دیا جب والد وزیر حال کا مختار ہوا اسنے کوشش کی کہ تحریر نسخہ محصول ڈانڈ جو راجہ نے لکھ دیا تھا واپس کرے اور یہ شہ دیکر طمع دی کہ وہ محصول دھوان بھی موقوف کر دے گا اسوال لوگوں نے اسکے اس عہد پر زیادہ تر اعتبار کیا گو وہ قابل اعتبار نہ تھا اسوجہ سے کہ بھلائی اس عہد کے اسنے سمت ۱۸۵۴ میں ساٹھ ہزار روپیہ لیا اور سمت ۱۸۶۳ میں اسی ہزار جب راول گنگا نہانے گیا تو اسکی رعیت نے یہ موقع نہایت مناسب واسطے دادرسی اپنی کے اس زیادتی اور جبر سے تصور کیا اور راجہ نے عہود جدید قائم کیے اور وزیر نے اونکو بھی فسخ کیا اور اپنی ظلم پندی اور بدعت شکاری کو اپنے فرزند کے محل کیا +

جیسے گج سنگہ گدی نشین ہوا مینے دو برس کا عرصہ گزرا (یہ حال ۱۲۲۱ء تا ۱۲۲۲ء عین لکھا گیا) سالم سنگہ نے جبراً چودہ لاکھ روپیہ تحصیل کیا ہے اور بدوہان ایک مہاجن متمول اور ذی عزت جسکے بزرگ کل راجاڑہ مین ساہوکار مشہور تھے کئی مرتبہ اوسکی تمام دولت اس وزیر اور اوسکے والد نے چھین لی تھی اس ظلم کشیدہ کا قول یہ ہے کہ یہ شخص کبھی راضی نہ ہوگا جب تک ایک روپیہ بھی حبس میں باقی رہے گا *

ملازمین اور خرچ - ہم تخمیناً ستر سڑی ملازمین خانگی وغیرہ اس راجہ ملک صحرائی کا ذیل مین ورج کرتے ہین *

روزگار سردار

سہ بندی

اسپان خانگی اور وس زنجیریل اور دو صد شتر و گاڑی

پانصد سواران بارگیر

ملازمین رانی

پوشاک وغیرہ رانی

افعامات

باورچی خانہ

مہائی وغیرہ

تیوہار وغیرہ

سالانہ خریداری اسب و شتر و زرگاوان

میزان کل

لکھان

۱۰ برمین شامل جلد ہر اسپان خانگی و رانی و سپاہیان پرہ و غلامان وغیرہ ہین اور کو خوراک ملتی ہے اور باقی خرچ اپنا وہ شہر مین مزدوری کر کے پیدا کرتے ہین اس برمین قریب ایک ہزار آدمی ہوتے ہین اور انکے خرچ کا تخمیناً ۱۰ سالانہ کیا گیا ہے *

۱۱ روزگار سردار سے مراد خرچ کا نہ ہے بلکہ خوراک اور رکیون کا ہے جو ہمراہ راجہ حاضر رہتے ہین سابق انکا چٹہہ انی پر ہوتا تھا مگر اس وقت بہت ہوتی تھی بنا بران پت ساہ وزیر اعلیٰ جرنلے اوسکے عوض روزنیہ مقرر کر دیا یہ روزنیہ حسب لیاقت رئیس آٹھ آٹھ سے سات روپیہ روز فی رئیس ہے اس خرچ کا تخمیناً سالانہ ۱۰ ہوا ہے *

۱۲ سہ بندی سپاہی قلعہ کے ہین ایک ہزار کا خرچ ۱۰ سالانہ تخمینہ ہوا ہے *

وزراء دیگر انکار ان پانچ راجاؤں کے لئے برات اور پر محاصل راہداری وغیرہ کے پاتے ہیں اور بعضوں کو ہین ملی ہے یہ کل خرچہ راج بعض سال میں زیادہ اس قدر تھا کہ محاصل راہداری وغیرہ سے ادائیں ہوتا تھا گو یہ مشہور ہے کہ یہ محاصل تین لاکھ روپیہ تک کا ہو گیا تھا *

اقوام - ہم حالات تواریخی جلیلمیر کو اور بیان کیفیت اقوام جو خاص اس ملک کی ہین ختم کرتے ہیں گو شمار اول کا ہم منحصر اور کیفیت صحرا کے رکھتے ہیں یعنی آئندہ جو کیفیت صحرا کی لکھی جائے گی اوس میں شمار انکا درج ہوگا *

راجپوت باشندوں میں جو قوم بہی ہے اوسکا ذکر مہنہ بیچ اوس تحریر کے درج کیا ہے جو جلد اول میں در باب اقوام کے لکھی گئی ہے وہ لوگ جو حدود حال جلیلمیر میں آباد ہیں وہ اپنے ہندو مذہب کو ابھی قائم رکھے ہوئے ہیں گو کچھ ہستی اونسکے اعتقاد میں بیاعت صحبت مسلمانان سرحدات شمالی و مغربی کے آگئی ہے گو اون لوگوں نے جو مدت سے علاقجات شمالی و مشرقی میں بجانب پہولہ اور گارارستے ہیں اور جنھوں نے مذہب اسلام اختیار کر لیا ہے اپنی اصل ریاست سے ترک معاملہ و رشتہ کر دیا ہے فی الحال بہی ایسے مشہور بیچ شجاعت کے نہیں ہیں جیسے راکھو یا چوہان یا سیدو یا ہین مگر وہ برابر کچھواہہ یا اونکی فروعات رشتہ مند زوکا یا شجاعت کے منظور ہوتے ہیں بعض بعض مواقع ولیری بھی کے ایسے مردانہ ہیں جیسے اور اقوام کے دیکھو جنگ جو فیما بین پوگل اور مندور کو ہوتی تھی مگر یہ امر سیرت قوم کو جو جب اسے باہمی قائم ہوتی ہے تبدیل نہیں کر سکتا اگرچہ ہم زمانہ سابق شجاعت اور پرتھی راج کو دیکھیں تو دریافت ہوگا کہ ایک اچلیس بھی نہایت شجاع جنگ جو اوسکے ہمارا ہون میں سے تھا اور اس سے قیاس کل قوم پر کہیں بھی راجپوت جسم سے شاید ایسے قوی نہیں ہیں جیسے راکھو اور نہ ایسے طویل قد کے جیسے کچھواہہ مگر عموماً اونکی رنگت چہرہ کی اون دو کو سفید ہوتی ہے اور نقشہ اونسکے چہرے کا مثل یہودیوں کے ہے جو مسٹر لفسٹن صاحب شناخت بیکانیر راجپوتوں کی لکھتے ہیں بھی قوم کے لوگ شادی سب خاندانہاے راجوٹا کے ساتھ کرتے ہیں مگر شاؤنا در ساتھ رانا میوار کے جگت سنگھ جیپور والہ مرحوم کی پانچ رانی اس خاندان کی تھیں اور اوسکا فرزند جو بعد وفات اوسکے پیدا ہوا تھا اور جو اوسکا اصلی فرزند تھا یا مشہور اوسکا فرزند ہو گیا تھا اوسکی والدہ بھی بھٹیانی تھی *

پوشاک - پوشاک قوم بھٹی کی جامہ سفید یا چھینٹ کا تانزا ہوتا ہے اور کمر بند جو بہت اوپر تک باندھا جاتا ہے اور شلوار جو ایک قسم کا پاجامہ ہوتا ہے اوپر بہت ڈھیلا اور نیچے ٹخنہ کے پاس نہایت تنگ اور عمامہ جو اکثر سبز رنگ کا ہوتا ہے اور بہت اونچا اور لمبا باندھتے ہیں قریب ایک فٹ بلند سر پہ ہوتا ہے اور ایک خنجر کمر بند میں لگاتے ہیں اور سپرن کی کھال سے بندھی ہوئی شانہ چپ سے لٹکتی ہے اور تلو اور بھی اسی کھال کی ڈاب میں لٹکتی ہے اور عام لوگوں کی پوشاک وہ ہوتی جو اکثر اون کی ہوتی ہے اور اسی قسم کا ایک پارچہ سر پہ باندھا ہوتا ہے اور پوشاک بھٹیانی عورات کی ایک گھنگرا قریب تیس فٹ عریض ہوتا ہے اور ایک چادر یہ بھی دونوں اون کی سبز گلنار رنگ کی ہوتی ہیں بڑا زیور امیر اور غریب کا چوڑی ہے گو فرق شے میں ہوتا ہے جسکی وہ بنتی ہے مثل نقرہ یا طلا وغیرہ مگر عموماً عاج یا شاخ کی ہوتی ہیں اور شانہ سے لیکر تمام بازو میں پہنی جاتی ہیں یعنی شانہ سے کلائی تک قیمت اسکی ساٹھ روپیہ سے پینتیس روپیہ تک ہوتی ہے اور مقام مسکا منڈی سے آتی ہیں گو وہ جیلیمین بھی بنتی ہیں کرہ نقرہ سب قوم پہنتی ہیں اور اگر یہ زیور اون کو نہ ملے تو وہ کھانا ترک کر دیتی ہیں راجو تانی قوم غریب سے مثل مرد کے کام کرتی ہیں اور کاشتکاری میں دیتی ہیں بھٹی لوگ بھی مثل دیگر برادران کے افیون کی عادت بکثرت رکھتے ہیں اور بعد عمل بانی کے وہ حقہ پیتے ہیں میان تک کہ جب بیخیر اور بیہوش ہو جاتے ہیں اور انکو کچھ خبر اپنے گرد و پیش کی نہیں رہتی اوس حالت میں بھی حقہ اونکے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا تھے کہ یہ مشہور ہے کہ تم اون کے جسم کو خراش کرو یا چنگی کا ٹوٹو اونکو اوس حالت میں کچھ معلوم نہیں ہوتا حقہ عمل بانی کا موقوف کر دیا

چوڑی عاج یا شاخ یا سیپ قدیم زیور عورات اندر دھمک کا ہے اور قدیم تصاویر اور اشکال میں یہ موجود ہے مجھے نہایت تعجب ہوا جب میں نے قدیم گاتھک معابد مقام مولیک واقع لنگیو ڈاک میں قدیم اشکال جو اوسین نبی ہیں یہ زیور دیکھا اس قدیم معابد کا صوف دروازہ آمد و رفت خالی ہے اور یہ زمانہ دگوبرٹ میں تھا یہ تبدیلی کدوس کے عہد کی معلوم ہوتی ہے جب یہ امر بالکل جدید تھا مگر چونکہ یہ نہایت دلچسپ معلوم ہوتا ہے تو یاد کر کے بھی نہیں ہے جب مقابلہ اشکال بائین میں دیکھا جاسے جو ایک جدا گانہ زمانہ کی ہیں و شکاریانکی نہایت عمدہ ہے گو بہت میں کچھ اختلاف ہو یہ بے شبہ رسم ایشیا کا ہے یعنی چادر اور چھپا کالی اور چوڑی جھکا ابھی مجھے ذکر کیا ہے پس سوائے دسی گوئہ کے اور ہم کس سے اسکو منسوب کر سکتے ہیں اور کیا یہ زنجیرہ ہندی اقوام ایشیا کی بنظر تبدیلی نہایت طبعی اور پرکے نہیں کرتے ہر ایک مناسبت سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں اگر اسکو شوق ایسی مطابقت کر لیا ہو تو معابد یونیک کا ملاحظہ کرو گو یہ معابد گر و نواح مقام کوڑیں جہاں مشہور ہے

یعنی حقہ کے ساتھ عمل پائی نہیں کرتے جب عمل پائی ہو جاتا ہے تو حقہ آتا ہے اور جو خرابی یا وقت راجح پر
عائد ہوتی ہے اسکا علاج گویا اولیٰ کا عمل پائی ہے جو کر کر وہ آپ کو گویا بہشت میں تصور کرتے ہیں اگر
کسی بھی سے کہو کہ حقہ کا دم لگا تو وہ اسکو ایک طعنہ صریح تصور کرے گا غرض یہ کہ حقہ تو وہ بہت
پتے ہیں مگر دم نہیں لگاتے اور وہ اسکا منہ سے باہر نہیں آتا آہستہ آہستہ پیا کرتے ہیں *
پالیوال - بعد از راجپوتان کے جو مالک تصور کیے جاتے ہیں مگر انکے برابر شمار نفری میں اور
اونسے زیادہ دول میں قوم پالیوال ہیں یہ قوم برہمنان کی ہے اور پالیوال اسواسطے کہلاتے ہیں
کہ وہ تھوڑے عرصہ تک مالک مقام پالی کے اور اوسکے کل علاقہ کے بہت پیشتر اوسوقت سے
جب راجپوت آکر ماروار میں آباد ہوئے تھے ہو گئے تھے یہ حال کیسطح معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیونکر اس
علاقہ کے مالک ہو گئے تھے مگر یہ متعلق تاریخ پالی سے یا اقوام چرواہا سے ہے جنکی علامات سکونت
شہر پالی سے تا بہ پالی تھا واقعہ سارا شتر موجود ہیں اور ہم بڑی غلطی میں ہیں اگر ہم خیال کریں کہ ایک روز
یہ امر طے ہوگا کہ جملہ فروع جنگو اگنی کل کہتے ہیں دراصل پالی تھیں خصوصاً چوہان کیونکہ اونسکے راجہ
اور رئیس بہت زمانہ تک اپنے نام کے آخرین لفظ پال لگاتے تھے *

تواریخ ماروار سے پیدا ہے کہ یہ برہمنان پالیوال اوسوقت میں حاکم پالی کے تھے جب بیوجی نے آخر بارہ صدی
قمری سے اس علاقہ پر فوج کشی کی تھی اور دغا باری کر کے اول اپنی حکومت یہاں قائم کی (اسکا حال
شروع باب دوم ماروار کتاب ہذا میں درج ہے) اور ظاہر ہے کہ اوسنے ان کو خارج وطن سے نہیں
کیا تھا کیونکہ عہد اونسکے جانے کے صحراے جلیلمین وہ لکھا ہے جب اہل اسلام نے ماروار پر
فوج کشی کی تھی اور ایک عام ڈانڈ باشندگان پر تجویز ہوا تھا جسکو پالیوال نے بغیر اپنی قومیت یعنی
برہمن ہونے کے نام منظور کیا تھا اس نام منظوری سے راجہ کو غصہ آیا اسوجہ سے بھی کہ اون کے طریق
صرف تجارت کے تھے اور دیگر اقوام سے اونپر ڈانڈ زیادہ تجویز ہوا تھا لہذا اوسنے اس قوم کے رئیس
آرمیونکو مجبوس کیا اس امر کی معاوضہ تانی سے مجبور ہو کر اونکوں نے ایک بڑی جانتھی کو عمل میں لایا
یعنی فعل خود کشی کیا مگر اس فعل سے بھی اوسکا مطلب حاصل نہوا بلکہ اونکو اونکی نسبت حکم ہوا کہ کوئی
پالیوال ملک میں رہنے نہ پائے اکثر اون میں کے آکر جلیلمین پناہ گیر ہوئے گو بعض بیکانیر میں اور
بعض دہات میں اور بعض گھاٹی سندھ میں جا کر آباد ہوئے ایک زمانہ میں اونکی تعداد نفری بمقام جلیلمین

برابر نفرمی راجپوتوں کے شمار کی گئی تھی قریب تمام تجارت اندرونی معرفت اونکے ہوتی ہے اور وہاں
تجار بھدوانکی دہل کے بیرونجات میں بھی جا کر تجارت کرتے ہیں یہ لوگ میتر اس صحرائی ملک کے ہیں
کاشتکاروں کو روپیہ بھمانت اونکی فصل کے دیتے ہیں اور وہ سب اون اور گھی لینے روغن زرد
خرید کر کے باہر بھیجتے ہیں اور یہ لوگ بھیڑ بھی پالتے ہیں سالم سنگ وزیر چاہتا ہے کہ اونکی دولت
کم کر دے اور اس طرح اصل شے معاون ہوو ملک کو تلف کرے اور پھر اقوام بالدوت اور تیج ملوت
اور دیگر غارت گران بھی تاخت کرتے ہیں مگر وہ اس ملک کو بھی باعث سخت روک اور انسداد
مہتا کے ترک نہیں کر سکتے پالیوال سوائے اپنی قوم کے اور کسی کے ساتھ شادی نہیں کرتے اور خلاف
حکم مینو دولہ والد دولہن کو کچھ روپیہ دیتا ہے اور یہ امر تواریخ توہات مذہبی میں مستحب معلوم ہوگا کہ ایک
قوم جو برہمن کہلاتے ہیں گھوڑے کی باگ کی پرستش کرتے ہیں جب آہین یہ امر بھی شامل کیا جائے کہ
قدیم سکھ جو بیان دستیاب ہوئے ہیں اون میں حروف پالی اور تصویر گھوڑے کی ہے تو اس سے
ظاہر ہوگا کہ قدیم باشندے اس ملک کے طریق شہک کار رکھتے تھے جو شہک گوار قسم حروا یا یعنی پالی تھے
مگر گھوڑے بھی وہ رکھتے تھے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ پالیوال برہمن اولاد پالی قوم کے گورو کے ہیں
جو کار چرواہا اور تجارت اختیار کر کے اپنی قوت برہمنی سے دست کش ہوئے ہیں *

پوکرن برہمن - ایک اور عجیب قوم برہمنان کی پوکرن ہے گمان یہ ہے کہ اس قوم کے قریب پندرہ سو
یا دو ہزار گھر جسیلمیر میں ہیں اس قوم کے لوگ مقامات ماروارا اور بیکانیر میں بھی بکثرت ہیں اور اس صحرائی
اور گھائی سندھ میں بھی آباد ہیں اونکا پیشہ خاص کاشتکاری اور چرواہاگری ہے اور کچھ خیال تجارت کا
نہیں کرتے اونکی اصلیت کا حال بھی متعجب ہے مشہور ہے کہ یہ میلدار تھی اور انھوں نے تال لینے
تالاب پوکریا پوشکر کا گھوڑا تھا اور دنیا اسے راضی ہوئی اور انکو برہمن کی پردی تھی اور نام پوکرن کھا
اس کیفیت کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہ کوہال لینے آئے کندیگی کی پرستش کرتے ہیں *

قوم جٹ - جٹ یا جاٹ اس ملک میں مثل دیگر مقامات کے ایک فرقہ کاشتکاران ہے اونکی اور بھی
اقوام ہیں مگر اونکا حال اچھی طرح عام حالات صحرائی میں مروج ہوگا *

قلعہ جسیلمیر - قلعہ اس صحرائی راجہ کا اوپر ایک کوہ کی بلندی کے تعمیر ہے یہ کوہ دو سو یا دو سو پچاس فیٹ
بلند ہے اور ایک مضبوط دیوار پہاڑ کے اوپر گرد اس قلعہ کے بنی ہوئی ہے اس کے چار دروازے ہیں

۳۲۲
مکراتواپ او سپر کم چرپی ہونی ہین شہر اس سے شمال کی جانب آباد ہے اور اسکے گرد شہر نیاہ بھی ہے
گرداوسکا قریب تین میل کے ہوگا اوسمین تین دروازہ اور دو کھڑکی ہین شہر ہین چند مکانات تجارتان
متمول کے اچھے ہین مگر زیادہ تر خس پوش ہین کہتے ہین کہ راجہ کے محلات دعوئی شان داری کا
رکھتے ہین شاید بمقابلہ اوروں کے ہو اگر راجہ اپنی رعایا کے ساتھ بسلوک ہوتا تو وہ اپنی حفاظت اور
قلعہ کے تحفظ کے واسطے پانچ ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار جمع کر سکتا تھا سوائے اوسکی شتری فوج کے
مگر اب شبہ اس ہین بھی ہے بوجہ طریق بدعت اور زیادتی کے جو وہ خونخوار اسقدر بدت و راز کے واسطے
ویرانی ملک کی کر رہا ہے کہ نصف بھی اس سے فوج جمع ہو ۛ

۱۵ اب یہ شہرت ہوئی ہے کہ خیر نے اس ملک کو اوس ظالم کے پیچھے رہا کر دیا ہے آدے سے چندان مراد نہیں ہے اگر کام پورا ہو گیا تو بھی
اگر اس غرض سے عمل ہین آدے نو زبونی جرم قتل کی بہت کم تصور کیجاتی ہے ۛ

حالات صحرائے ہند باب اول

عام ہست۔ حدود اور انقسام صحرا۔ غالباً وجہ تسمیہ گریک اویس یعنی قطعہ سرسبز و شاداب وریان گیتان
- کم ہونا دریا سے ساگر کا۔ لونی۔ رن۔ فرق درمیان تہل اور روئی کے۔ لونی کا تہل۔ جہا لور۔
سوانجی۔ مجولا اور موربین۔ مین بل اور سانچور۔ بہدراجون۔ مہود۔ بہلو ترا۔ اور تلوارا۔ اندوتی
گوگا دیو کا تہل۔ ترور سی کا تہل۔ کماور کا تہل۔ مالینا تہہ کا تہل۔ بارمیر۔ کھروہر جونا چتن نگر گورثا
جو ہم خود اس صحرائین مندور سے آئے جو قدیم دارالریاستہ مارو ستھالی کا ہے جسکی شمال و مشرقی
سرحد پر قلعہ قدیم حصار اور بجانب جنوب کوہ ابو اور نہر والا اور بہوج واقع ہے نہیں گئے لہذا یہ ضرور ہوا
کہ واسطے رفع کرنے الزام مبادرت اور غلطی کے قبل از بیان کرنے تفصیل حالات اس صحرا کے ہم در خوا
خواندہ کتاب ہذا سے کریں کہ وہ اپنے دلمین یاد رکھے کہ ہمارے ہمراہیان نے جو واسطے تحقیقات کے
روانہ کیے گئے تھے انھوں نے ہر سمت اسکی خوب دیکھی اور اپنی صداقت بیان کے واسطے زندہ
شہادت ہلو دی یعنی ہر ایک تہل کے آدمی ہٹنیر سے امرکوٹ تک اور ابوسے اڑوڑ تک کے ہمارے پاس لاکر
لے بیان مسافرت ان راستوں کا اور نیز دیگر راستوں کا گیارہ جلدوں میں ہے انکی مدد سے تفصیل راستہ ہمارے ملک ہذا ترتیب
ہو سکتی ہے اور ہمارا ارادہ یہ تھا کہ اون میں سے ایک صحیح اور تمام و کمال نقشہ تیار کیا جائے مگر اختلاف طبیعت مانع اسکی
ہوئی اب وہ گیارہ جلد کمپنی کے دفتر میں موجود ہیں اگر انکا ملاحظہ ہو تو جو کئی نقشہ کلان ہند میں باقی ہے وہ جواب حسب الحکم
اوسکے تیار ہوتا ہے وہ کمی رفع ہو سکتی ہے *

حاضر کیے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف ایک طرح کا خاکا اس صحرا کا ہے اس سے جو یہ معلوم ہوگا کہ آئندہ کیا کرنا لازم ہے تو شاید آئندہ جس اس امر میں مطابق اس کے عمل میں آوے اور بصورت موجود نہ ہونے اس صحرا کی آگہی کے ہم بے تامل اس کو شائع کرتے ہیں اگر غلطی بھی اس میں ہو کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ بطور پیشرو فیج ہو کر آئندہ نہایت بسیط اور صحیح آگہی پیدا کرے گا اس قدر تمہیداً بیان کر کے اب تفصیل حالات ہم شروع کرتے ہیں اور یہ خیال اگر وجوہات مذکورہ بمیان نہوتین تو قابل اس کے تھا کہ جغرافیہ کتاب میں درج ہوتا اور نیز گو متابعت ساتھ تواریخ کے نہیں رہتا مگر ایسا بھی کم قدر نہیں کہ بطور حاشیہ لکھا جاتا ہم یہ بھی درج کرتے ہیں کہ جو نتائج ملاحظہ ذاتی اور خاص کر سبیل مذکورہ بالا سے پیدا ہوئے ہیں ان کی صداقت مشرفنٹن صاحب کے بیان سفر درمیان شمالی صحرا کے سے جب وہ سفارت میں کابل گئے تھے ہوتی ہے اسوجہ سے جو ہمارے خیالات نسبت صداقت اس اپنے بیانات کے تھی ان کی اطمینان کلی بھی ہوگئی یہ بھی یہاں ظاہر کرنا مناسب ہے کہ کچھ خفیف اعادہ بیانات بھی ہمیں ہو کیا ہے کیونکہ اکثر حالات صحرائیچ تواریخ بیکانیر کے ہمنے اتفاقاً تحریر کیے تھے اور وہ بوجہ موقع ریاست مذکور خواہ مخواہ درج ہونیکے لائق تھے *

دست قدرت نے حدود اس صحرا سے کلان ہند کی بخوبی محروم کر دیے ہیں مگر محکوم صرف جو خط کشی حدود ہوگئی ہے اس کے موافق درج کرنا لازم ہے گو برابر اس کے کہ خوب تمہید میں آوے ہو کہ وہ لفظ درج کرنا چاہیے جو مشہور ہے یعنی ماروستانی یہ لفظ سنسکرت ہے یعنی مرہٹھی مرگ اور ستھالی بمعنی اراضی خشک اور بہو اور یہ آخر لفظ ستھالی کثرت استعمال سے خراب ہو کر تھل رہ گیا اور تھل اس کو کہتے ہیں جو برعکس اس اراضی کے ہو جس کو زبان گریک میں اولیس یعنی قطعہ سرسبز درمیان ریگستان کہتے ہیں ہر ایک تھل کا نام جدا گانہ ہے کاور تھل اور گوگا تھل وغیرہ اور قطعات مزوہ نسبت اس کے شمار اور کلانی میں اس قدر کم ہیں کہ بجائے اس قدیم شلہ روم کے جو مشابہت ملک افریقہ کو ساتھ پوسٹ چتے کے دیتے ہیں اور جو داغ اس کے اوپر ہوتے ہیں ان کو بجائے قطعات سرسبز تصور کرتے ہیں ہم اس صحرا سے ہند کو مثل پوسٹ شیر کے خیال کرتے ہیں اور اس کے سیاہ خط سے مشابہت میدان بیک کی دیتے ہیں جو میدان کم ریگستانی پر واقع ہیں اور اس پر اکثر آباد شہر اور دیہات مشرق مقامات پر واقع ہیں *

ماروستانی محدود بجانب شمال ساتھ ایک سطح زمین کے ہے جو کنارہ ہائے گار پر واقع ہے

اور بجانب جنوب ساتھ اوس عظیم کمسار کے لیغے رن اور کوئی وارا اور سمت مشرق ساتھ ارادلی کے اور
 بطرف مغرب ساتھ گھاٹی سندھ کے یہ دو پچھلی حدود بہت کارآمد ہیں اور خصوصاً ارادلی اگر یہ حدود
 سداہ نہ ہوتے تو وسطی ہندریگ میں غرق ہو جاتا بلکہ یہ سلسلہ کوہ بلند جو کنارہ سمندر سے تا بہ پہلی سینیٹ
 جہان اسمین نشیب یا راستہ ہے وہاں یہ ابرریگ اوسپر آ جاتا ہے اور زمین سیر حاصل کو بھی مثل تہل کے
 بنا دیتا ہے جسے عبور بناس متصل ٹونک کیا ہے جہان یہ ریگ چند میل تک مثل موج دریا نظر آتی ہے
 وہ اس ہماری کیفیت تحریری کو خوب سمجھے گا اوسکی سرحد مغربی بھی اسی طرح محدود ہے اور انگریز مسافر کو جو
 گھاٹی سندھ کا سفر اختیار کرے وہ قول نیپولین کا یاد آئے گا جو اوسنے نسبت صحرائی علاقہ لبین کے
 کہا ہے کوئی شے ایسی مشابہت نام سمندر سے نہیں رکھتی جیسی ریگ اور مشابہت کنارہ مثل گھاٹی
 دریائے نیل اس دریا کے بجائے دریائے سندھ فرض کرو یہاں سے بجانب شمال اوسکے کنارہ پر
 مقام حیدر آباد سے اوج تک سفر کرنے میں خیال بھی بجانب مشرق ایک ٹیکہ ریگ سے محدود
 اور بند ہو جاتا ہے اور یہ ٹیکہ اکثر مقام پر دو سو فیٹ بلند سطح دریائے ہراس سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ یہ ٹیکہ
 جس سے یہ زریزہ گھاٹی بنی ہے دراصل برف کوہ کاکیشس سے بنا ہو گا یعنی برف مذکور اتفاقاً گل گئی ہوگی اور
 اوسکا جو پانی جمع ہوا اوسکو کاٹ کر کوہ شگاف جملہ مارستانی میں کر دیا ورنہ یہ ملک شامل صحرائی اریکوسا کو ہوتا +

اس مقام پر ہم اعادہ اوس قول کا کرتے ہیں جس سے جغرافیہ صحرا واضح ہوتا ہے یعنی یہ کہ زمانہ سلفین
 یہ حکم راجگان قوم پوار (پرہار) کا تھا جسکی تائید شلوک یعنی شعر کبیشرو نکے سج ذکر نام (کو کوٹ مارو کا)
 جو ایسی اچھی طرح باعث اون کے مواقع کے لائق اسکے تھے کہ ان ملکوں کو ماتحت اپنے رکھیں
 زیادہ تر کرتا ہے ہم اوسکی انتظامی ہئیت سے قطعہ نظر کر کے پوکل سے شروع کرتے ہیں جو اوسکے
 شمال میں واقع ہے اور مندور شہر وسطی کل مارو اور البوا اور کمر الو اور پار کمر بجانب جنوب اور چوٹن
 اور ارم کوٹ اور ارور اور لودروا سمت مغرب جبکا قبضہ در حقیقت دلیل حکومت صحرائی ہے اس
 علاقہ کی قدامت کی تائید ترک کرنا جملہ شہر باے جدیدہ کا ہے اور متروک القلم مونا دار المیاستہ جدید
 بھٹی کا مقامات لودروا اور ارور جو زمانہ دراز سے ویرانہ ہیں ایسے ہیں کہ اوسکے نام بھی صرف اوسکو
 معلوم نہیں جو اس صحرائی آمدورفت کرتے رہتے ہیں اور چوٹن اور کمر الو صرف اقوال منظومہ میں ہیں

لہ افسوس کہ یہ مقام نقشہ میں نہیں ہے مگر فاصلہ بندہ میل مقام چوٹن سے واقع ہے +

۳۲۶
جنگوہنے نہایت تلاش سے دریافت کیا اور ہرگز نقشہ سے معلوم نہیں ہوتے +

ہمارا ارادہ یہ ہے کہ قدرتی انقسام اس ملک کے ہین اور نکلے موافق بیان کریں یعنی وہ انقسام جو باشندوں نے کیا ہے اور جنگو وہ حسب بیان بالاتہل کہتے ہین اور بعد بیان بفضل اور نکلے مختصر بیان شہر ہائے کلان کا خواہ اب وہ زیران ہوں یا آباد کیا جاوے اور حالات اقوام بھی بعدہ درج ہوں اور بیان راستہ ہائے کلان جو جیلیر سے جاتے ہوں یا وہاں کو آتے ہوں حوالہ قلم کیا جاوے +

تمام ملک بیکانیر اور وہ جزو علاقہ شیخا والی کا جو بجانب شمال اراولی واقع ہے شامل حصار کر دیا گیا ہے اگر خواندہ ملاحظہ نقشہ کا کریں اور مقام کنور کو جو اندر سرحد انگریزی کے واقع ہے اوسمیں دیکھیں تو اوکو دریا ہو کہ کیا مسٹر الفنسٹن صاحب ابتدا اس صحرائی بیچ اپنے سفر کا بلتکے خیال کرتے ہین دہلی سے کنوؤ تک (یہ کنوؤ ہمارے نقشہ میں بنام کنور درج ہے) جو فاصلہ سو میل کا ہے درمیان ممالک انگریزی کے واقع ہے لہذا اوسکا ذکر کچھ ضرور نہیں اسقدر کہنا کافی ہے کہ یہ علاقہ ریگستان ہے گو کاشتکاری اس میں بُری نہیں ہوتی متصل مقام کنوؤ کے اول نمونہ اوس صحرائے جسکے ہم نہایت شوق سے خواہان دیدار تھے نظر آتا ہے جب یہ مقام تین میل پہنچا تھا تو جھوکوہ ہائے ریگ نظر پڑے جو اول جہاز یونسے پوشیدہ ہو رہے تھے مگر بعد ازاں انبار ریگ کے معلوم ہوئے کہ ایک بعد دوسرے کے مثل امواج دریا تھے اور سطح زمین پر بیا بحث ہوا کہ مثل انبار برف جمع شدہ کے دکھائی دیتے تھے اور نکلے درمیان میں سے راتہ چلتا ہے اور راستہ بیا بحث آمدورفت حیوانات کے سخت ہو گیا ہے مگر راستہ سے علیحدہ چلنے میں ہمارے گھوڑے تا بہ زانو ریگ میں غرق ہو جاتے تھے اسطرح ہیئت ظاہری اسکی تھی اور راستہ اوس گروہ سفیران کا یعنی الفنسٹن صاحب وغیرہ کا براہ سنگنا اور جو پنجوٹو تا بہ چورو تھا جہان سے وہ داخل بیکانیر ہوئے درباب شیخا والی کے جس سے اونھوں نے ابھی گذر کیا تھا مسٹر الفنسٹن صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ وہ یعنی شیخا والی استحقاق شامل ہونے صحرائے کائف کرتی ہے جب اوسکو بمقابلہ اوس دوسو اسی میل کے دیکھا جا جو درمیان اوسکے مغربی سرحد اور بہاولپور کے واقع ہے خصوصاً اُسکے صرف سو میل ایسے ہین کہ اون میں آبادی اور پانی اور نہری بالکل نظر نہیں آتی ہمارا راستہ شیخا والی سے پوگل تک اوپر کوہ اور گھائی ریگستان کے تھا پہاڑ یعنی ٹیلہ ریگ کے بعینہ ویسے ہین جسطرح کے بعض وقت ہوا سے لے یہ لوگ تباہ ہوئے۔ ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء مقام دہلی سے روانہ ہوئے تھے +

کنارہ سمندر پر پہنچاتے ہیں مگر اوسے یہ بہت زیادہ بلند ہیں لیکن میں فیٹ سے سو فیٹ تک بلندی اور مشہور ہے کہ یہ اپنا مقام اور اپنی تہیت صدہ ہاؤ سے تبدیل کرتے ہیں اور موسم گرامین اس نواح کا سفر خالی از اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ اس موسم میں ابر ہائے ریگ حرکت زیادہ کرتے ہیں مگر ہم نے جب انکو موسم سرما میں دیکھا تھا تو اون سے ایک صورت قائم رہنے کی پیدا تھی کیونکہ اون پر گھاس جمی ہوئی تھی اور سوائے اسکے درخت بول اور بری موجود تھے انہی تہیت قریب سبزی کے نظر آتی تھی درمیان ان نابکار کوہ ہائے ریگ کے بعض جگہ ایک موضع بھی آباد ہے اگر اوس آبادی کو جان دو چار چھپر کاہ کے چھوٹی چھوٹی دیواروں پر دوپاکھ مثل انبار خرد کاہ کے پڑے ہوں اس نام سے ملقب کرو اس بیان شمالی حصہ صحرا کے سے جو ایک ایسے مصنف نے لکھا ہے جکا شیوہ قوی صدق مقالی اور بے آمیزش گفتاری ہے خواندہ اپنی رائے نسبت اوس حالات کے دیکھتا ہے جو بعد ازان مذکور ہونگے

اس کیفیت کو پیش نظر رکھ کر اور جو ابھی در باب حیثیت زمین ان علاقجات کے بیان ہوا ہے اوسکو ولیمین رکھ کر تفصیل اون مختلف تہل اور قطعات سرسبز کی تحریر کرتے ہیں جو ان میں واقع ہیں قدیم ہنود کے انقسام علاقجات سے قطع نظر کرنا باعث سہولیت کا ہوگا کیونکہ اس میں مقام مندور دارالریاست ماروستانی قرار دیا گیا ہے اور بوجہ حیثیت اور موقع کے جیلیر اوسکے لائق ہے کیونکہ وہ اوسکے وسط میں جو بالکل صحرا کہلا سکتا ہے اور درحقیقت وہ ایک قطعہ زمین سرسبز اور سیراب ہر طرف سے علیحدہ کیا گیا ساتھ بڑے بڑے تہل کے بعض خمیں کے چالیس میل عرض میں ہیں جس میں نشان امرانات پیدا نہیں اور نہ کوئی شے ایسی اون میں ہوتی ہے جس سے ہمارے انسان کی ہوسکے جیلیر سے ہم ماروار جائینگے اور بغیر عبور کرنے کوئی کے جھالور اور سیوانچی کا بیان کرنے کے بعد ازان

۱۔ مسٹر نفٹن صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہماری منازل بہت کم طویل ہوتی ہیں منزل طویل چپیس میل کی اور خرد پندہ میل کی ہوتی تھی مگر کان جو ہمارے ہمارے ہونکو ہوتا ہے بانڈا فاصلہ نہیں ہوتا تھا ہمارے قافلہ کی قطار جب سبندیک ایک دوسرے کے چلتی تھی دو میل طویل ہوتی تھی جس راستہ ہم سفر کرتے تھے وہ پیچیدہ بہت اسوجہ سے تھا کہ کوہ ہائے ریگ سے بچتے رہیں اور راستہ ایسا تنگ تھا کہ دو شرابا نہیں چل سکتے تھے اور اگر ہم سے کوئی جانور علیحدہ ہو جاتا تھا تو وہ اس طرح ریگ میں غرق ہو جاتا تھا جیسے برون میں ہو جاتے ہیں اس طرح کا اور بھی حال درج ہے از روئے جلد اول بیان علاقہ کابل

خواندہ کو وہ حال پیش کرینگے جو درباب اوس نامعلوم راج پارکر اور ویراباہ کے ہے جسکا عالم جوہان خاندان سے ہے اور لقب اوسکا رانا ہے بعد ازان ملکی حدود حال راجپوتانہ کے متصل ہو کر مالک دست اور اوسر سومر کا جواب اندر حدود سندھ کے ہیں مذکور کر کے قلم اوپر مختصر حال داؤد پوترون کے اور گھائی شدہ کے کرینگے اس تفصیل کی زیادہ تر تشریح حاشی اور کیفیت سے ہوگی جو ہر ایک شہر اور موضع کی ہیز جو کوہ حبیب سے یعنی جیلیر سے پیدا ہوئے ہیں لکھی جائیگی اگر سیر کرنے والا اس کوہ ترکونہ سے جسر قلعہ جیلیر تعمیر بجانب مغرب درمیان سندریک کے تا بہ دریائے نیلاب یعنی سندھ ملاحظہ کرے اور وہ بھی اپنے ولین جاگزیں رکھے جو تمام راستہ میں حیدرآباد سے اوج تک ہے تو وہ ملاحظہ کرے گا کہ درمیان ان کھائیوں کوہ ہائے ریک کے آبادیہائے خروزی روح موجود ہیں ایسے مقاموں پر جان پانی قطعہ اراضی کو قابل بود و باش کے کرتا ہے درمیان اس قطعہ کے چار سو سے پانسویں میل طول اور ایک سو سے دوسویں میل عرض میں ماضعات خرو موجود ہیں جس میں مکانات خاص پوش تنفر کڈریوں کے یعنی قوم صحرائی کے ہیں اور ارون میں وہ لوگ واسطے چرانے اپنے ریوڑ بھیرنے یا کاشت کرنے قطعہات خرو قابل الزراعة کے بنا بر اپنی خویش کے رہتے ہیں اور وہ بڑی قطار شتر کی بھی ملاحظہ کرے گا (قافلہ اور کاروان سے نام قطار کا یہاں بہت مشہور ہے) جو اکثر بدل مصروف راستہ ہائے مشتبہ میں ہونگے اور ہر منزل میں چارن راہبر جو ایک گرہ اپنی بگڑی کے سر پر دیتے ہیں اور وہ ایک گروہ صحرائیوں کے تھے مثل ہمارے جسکو قوم بدو میں دیکھے گا کہ کسی جھاڑی میں شتر پر یا گھوڑوں پر سوار قابو لوٹنے کا روان کا دیکھتے ہیں یا اس سے کم حرکت قبیلہ میں مصروف ہیں یعنی قوم شبانان راجہ یا سنگولیا کے گروہ بھیر کو بجانب تریا بادا کے بے تردد لیے جاتے ہیں یا درپے سترہ اوس پیداوار کے ہیں جو مقامات ہمیشہ سبز جالون کے جمع کی گئی ہے یہ مقامات واسطے رکھنے غلہ کے اور نیز اوس کے تحفظ کے آفتاب سے ہوتے ہیں اور ایک گروہ نقل کرنے والوں کا اوس ہنرمین سے اپنے گروہ بھیر وغیرہ لیکر جاتے ہوئے نظر آئینگے جسکو اونھوں نے چرا کر صاف کر دیا ہے سچ لباس نئی چہرا گاہ کے۔

وہ لوگ ایسے ہیں جیسا اس قوم میں لکھا ہے یعنی

لہ فرشتہ نے اس نام سے اکثر دیاسے سندھ کو لکھا ہے +

اگر دوسرے روز او کو خوراک جدید مل جائے یا
چشمہ جسمین سے پیشتر پانی نہیں پیا گیا ہو
تو وہ اپنے سارہ کا اوج تصور کرتے ہیں اور
اوسکو بڑا عیش افزا تصور کرتے ہیں

یا اون لوگوں کو رابری بناتے ہوئے دیکھے گا یہ رابری ایک کھانا ویسا ہوتا ہے جسکو اونکے یومین
بھائی یعنی خانہ بدوشان دیکر کوس کوس کہتے ہیں یا اونکو اپنی سرسبز زمین کے چشمہ سے پانی پیتے ہوئے
دیکھے گا اس سرسبز زمین کا قبضہ وہ مثل راجگان باختیار اوسوقت رکھتے ہیں جب تک اوسین
چرائی ہو سکے یا جب تک کوئی اور زبردست گروہ اونکے مقابلہ میں نہ آجائے +

ہم یہاں تامل کر کے یہ غور کرتے ہیں کہ آیا یہ لفظ باہ یا باد یا ولاح سے جو صحرا سے ہند میں معروف ہے
لفظ اویسن گریک والون کا تو پیدا نہیں ہوتا جسکے معنی ایسی سرسبز اراضی کے ہیں اور جسکو اونھوں نے
انواج کو خراب کر کے نہ بنا لیا ہو یا جیسا بلزونی (بیچ اپنے بیان صحرا سے لبیا کے جہان وہ بیان تلال
معاہد امون کرتا ہے) لفظ ایلودا ہ لکھا ہے اس علاقہ صحرائی میں الفاظ بکثرت واسطے پانی کے مستعمل ہیں
مثلاً پار رار ترومی یا وی باہ بادا اور ولاح منجملہ اسکے سوا سے نام آخر کے سب خاصکر ایک چشمہ یا تالاب
کہتے ہیں اور نام اخیر یعنی ولاح سے مراد آب جاری سے ہے گو چشمہ اور تالاب بھی اس سے مراد کہتے ہیں
الواح کسی معنی میں تو پانی یا آب کو کہتے ہیں اور وی یا وی ایک لفظ اکثر واسطے تالاب کے کام میں آتا ہے
اور اکثر اس سے مراد آب جاری مثل دریا سے بھی لیتے ہیں مگر ایسے آب روان سے جو موسم
گرمیا میں خشک ہو کر جا بجا پانی جمع ہو کر رہ جاتا ہے اوسکو ہمیشہ وی کہتے ہیں ایسے دریا را جوتا نہ میں
اکثر ہیں جسمین آب جمع ہو کر مثل تالاب کے جا جا رہ جاتا ہے اونکے خاص نام ہوتے ہیں مثل
باتمی وی یعنی ایسا دی جس میں پانی ایک باتمی کے غرق کرنے کو کافی رہ جاتا ہے اب اس لفظ وی
یادی کو لفظ عام ولاح سے جس سے مراد خالص پانی سے ہے شامل کرو تو لفظ عربی وادی جس سے مراد
آب روان سے ہے حاصل ہوتا ہے اور اس لفظ کو سیا حان حال ملک افریقہ واسطے ایسے مقامات
قابل السکونت کے کام میں لاتے ہیں اگر گریک والون نے یہ لفظ وادی کسی کتابت تحریری سے لیا
تو قائم مقام ہونا اس لفظ کا بہت آسان طریق سے بیان ہو سکتا ہے کیونکہ لفظ وادی اگر ایک نقطہ

لگایا جائے تو لفظ واوی پیدا ہوتا ہے اور اس لفظ کی تقلیب اور تخمین سے لفظ اوئیس پیدا ہو سکتا ہے۔
بالزام مکرر تحریر کے ہم اس مقام پر چند اشکال نمودی جو اس دریا سے ریگ میں جا بجا نمودار ہیں
بیان کر کے ہیں اور بعد تصریح اختلاف روئی اور تہل کے جو اکثر تفصیل راستہ ہمارے سفر میں واقع ہونگے
ایک مرتبہ دریا سے بیان میں غوطہ مارینگے +

میں دوسری جگہ وہ اقوال قدیم درج کیے ہیں جو درباب غائب ہونے دریا سے ساگر کے مشہور ہیں
اور یہ بھی ایک وجہ منجملہ دیگر وجوہ ویرانی شمالی صحرا کے ہے جس شرمندی میں اسکا بیان ہے اور کو
ہم مکرر نہیں لکھتے اور نہ حالات راجہ ہمیر جو خاندان سودا سے تھا اور جسکے عہد میں یہ واقعہ بروک کا
آیا تھا مگر فائدہ ان قدیم اشعار مشہورہ کا جسکے نسبت میں اکثر توجہ خاندانہ کی خواہش کی ہے پھر
بخوشی واضح ہوتے ہیں کیونکہ نام ہمیر کا اوس شادی تین را جگان سے جو تواریخ بھی میں تحریر ہے
اتفاقاً پیدا ہوا ہے اور اسکا ہم عصر جلیلیر میں دو ساج تھا جو گدی نشین سمت .. ایسا سنہ ۸۸۷ ع میں
ہوا تھا پس ہم ایک تاریخ اسکی مقرر کر سکتے ہیں اگر خیال کرو کہ یہ وہی ہمیر تھا جسکا ذکر ہے دریا ہماگر
جو سیوالک سے آتا ہے ہانسی حصار سے گذر کر نیچے دیوار بہنیر کے ہوتا تھا اس مقام میں اوسکی
تہ میں اب بھی جاہات موجود ہیں اور وہاں سے رنگ محل اور بلرا اور پورہ اسے گذر کر اور کدال کے
لے جب میں وجہ تسمیہ اس لفظ کا لکھتا تھا تو مجھے معلوم تھا کہ اس لفظ پر اوروں نے بھی غور کیا ہے مگر اب دریافت ہوا کہ سیوالک میں جو

لفظ اوسیر مذکور کا استخراج جو کئی دفع سے کریک میں لکھا جاتا ہے لفظ عربی واح سے بیان کیا ہے اور ڈاکٹر واٹ صاحب بیج بیان
وجہ تسمیہ الفاظ اکثر یہ کہ (دیکھو ایٹھ ایک جنرل بابت سنی شائع) بیان کرتے ہیں کہ لفظ بے بس سے جسکے معنی سکونت کے ہیں
پیدا ہوا ہے اور داسی اور پاسی مترادف ہیں اور میرے دوست سر ڈبلیو ادسلی صاحب نے بھی یہی معنی واوی کے لکھے ہیں
کتاب جاتس صاحب چارڈسن سے واضح ہوتا ہے ہیفے واوی کے معنی صحرا اور تہ دریا اور دیا کے ہیں مثل واوی الکبیر ہیفے دریا کلان
اسکو تقلیب کر کے گوواکبیر بنایا یہ مثل کتاب ہرلوت میں بھی درج ہے (دیکھو واوی جنم) اور طاسن صاحب جنوں کے لفظ واٹر ہیفے
پانی کو ہر ایک زبان ولایت یورپ میں مثل کریک اور اوڈیک اور یلٹونک میں تلاش کیا تو اوڈکونابت ہوا کہ لفظ واٹر عربی لفظ دو سے
یا سنکرت واح سے استخراج کیا ہے اور ڈاکٹر واٹ صاحب چاری تصریح راستہ سفر کو ملاحظہ کریں گے تو اوڈکو معلوم ہوگا کہ اوس
تائید اونکی وجہ تسمیہ کی لفظ باس یا واس کی ہوتی ہے جو ان مقامات سکنا کے ایک مقام کا نام ہے اور لفظ بستی بھی جو اکثر اوس
آیا ہوا سی لفظ ونا یعنی سکونت کر ڈیو داسی یعنی ہندو اور ہنر یعنی مقام سکونت شاید لفظ واح سے متخرج ہو ہو جو جب ایک اوس یعنی مقام سربز کا ہے +

میدان میں ہو کر (جسکا دارالریاستہ وراول ہے) حسب بیان بعضوں کے نیچے مقام اوج کے انکو دوسرے دریا میں خالی کرتا ہے یعنی شامل اوسکے ہو جاتا ہے مگر موجب بیان ابوترکات کے (جسکو ہم نے سنہ ۹۰۰ میں اسکی تحقیقات کو بھیجا تھا اور جس نے ایک دریاے خشک کی تہ جس کا نام کمر تھا متصل شاہ گدہ کے گذر کیا تھا) درمیان حبلیہ اور روری بیکر کے یہ خالی ہو جاتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہم بے تامل کہہ سکتے ہیں کہ یہ شامل فرع دریا سے دراہو کر بنام سینگرا مشہور ہوا جو سینگرا لونی سے شامل ہو کر فرع مشرقی ویٹا سندھ کو ترقی دیتا ہے *

دوسرا اور شاید نہایت مشہور چیز اس صحرا میں لونی یا دریاے نمک ہے جو جمع اپنے متعدد رود ہاے مد کے ابتدا اپنی چشمہ ہاے کوہ اراولی سے رکھتا ہے ماروار میں وہ ایک حد درمیان زریزہ اراضی اور صحرا کے ہے اور جب وہ اس ملک سے گذر کر چوہان تہل کو جاتا ہے وہ اوسکو بھی تقسیم کرتا ہے اور ایک خط فاصل حسب قاعدہ جغرافیہ کے بناتا ہے اور حصہ مشرقی راج سوتی باد کہلاتا ہے اور حصہ مغربی کا نام پارکھار یعنی آرزو سے دریاے لونی ہے *

بعد ازین ہم متوجہ ملک چوہانی کے ہوتے ہیں جسکی سرحد جنوبی پر وہ عجیب شے علاقہ صحرا کی ہے یعنی رن یارن جسکا ذکر خفیف ابھی نقشہ جغرافیہ جو اس کتاب کے شروع میں موجود ہے درج ہو چکا ہے وہ عظیم نمکسار جو زیادہ ازیک صد و پنجاہ میل عرض میں ہے بوجہ دریاے لونی کے ہے جو مثل دریا ورون کے بعد بنانے چشمہ لیمن کے پھر اپنا نام سابق آگے جا کر حاصل کرتا ہے اور جہاں ختم ہوتا ہے وہاں بھی وہی لائق پریشش کے سیرت ہوا کرتا ہے جیسی اوسکو شروع میں حاصل ہے یعنی جہاں وہ سمندر میں ملتا ہے وہاں ایک مند زار میں کا بنا ہے اور جہاں سے وہ لکھتا ہے یعنی پوشکر سے وہاں مندر برہما کا بنا ہوا ہے نام رن یارن لفظ ارنیا کو خراب کر کے کہتے ہیں جسکے معنی ویرانہ یعنی غیر آباد اراضی کے ہیں اور کوئی چیز دنیا میں ایسی خوف و ہندہ نہیں ہے جیسے موسم گرما میں یہ صحراے سوختہ نمک و تہ زمین کا جہاں خرگدہ ہے یعنی خرصرائی رہتے ہیں جسکا حال تنہائی پسند کرنے کا ایک مصنف قابل یادگار کے قلم سے تحریر ہوا ہے اور اس امر کی کہ یہ نمکسار چند روز کی ساخت کا نہیں ہے بلکہ یونان کے مورخین کی تحریرات سے اگلی ہوئی ہے جسکی توجہ بھی اس طرف راجع ہوئی تھی اور جنہوں نے مشابہت ارنیوس کے ساتھ ہمارے اصلی ارنیا کے قریب قریب

دی ہے بہ نسبت اوسکے جواب ہمارے رن یا رن میں موجود ہے اگرچہ دراصل ممتنع لونی کا بابت
 شک کے ہے جسکی تہ اور اوسکے ممد آشار و نکی تہ ہمیشہ پڑکا مار سے رہتی ہے اوسکو اور اوطعیانی
 دریا ہوسندہ بھی کرتا ہے اور اس دریا سے ذخائر پر پھر اوسکا پانی بہت بیان چلو ایک اور وجہ شہرہ دریا
 گھٹائی سندہ اور دریا سے نیل کے دستیاب ہوئی جسکی نیولین بے تامل کتا ہے کہ وہ کا قدرت پر
 ہماری مراد ابتدا سے چشمہ میرس سے بہت جو ایک شہر باہر رباط قدرت انسانی تو معلوم ہوتی ہے
 جو غنائندہ کو اکثر الفاظ تہل اور رونی اس میں ملین گے لہذا اوسکا رشتہ فوق سے وقت ہوا
 پر ضرور ہے تہل سے مراد صاف صحرا سے ہے اور رونی سے مراد گوصحرا ہے مگر ایسا جس میں قدرتی
 سرسبزئی موجود ہو اپنے جبلت صحرائی *

لونی کا تہل - اس میں شامل اراضی ہر دوسوے دریا ہے جو بنام جہا لور اور اونکے ماتحت علاقہ جات کے
 مشہور ہے اگرچہ ملک جنوب دریا تہل میں شمار نہیں ہو سکتا تاہم وہ ایسا ملحق اور ملحق تہل سے ہے کہ
 ہم اس موقع کو جو اوسکے بیان کرنے کا ہمو ملا ہے نہ فرو گذاشت نہیں کر سکیے *

جہا لور - یہ علاقہ جسٹہ کلمان ماردار کا ہے یہ سیوانچی سے سات سو کروی اور کماچی کے علاوہ کیا گیا
 جو ساتہ اکثر اشار ہائے خورد کے اول میں اراولی اور ابوت جاری ہے اور اعانت چہ نہ کرے اوسکے
 تین سو ساتہ شہر اور دیہات کے کرتا ہے اور یہ خالصہ علاقہ ماردار کا ہے مقام جہا لور مطابق سند
 جغرافیہ کے جسکا حوالہ اکثر دیا جاتا ہے ایک کوٹ منجہ کوٹ مارو کے تھا جب پرار کل حکومت ماریہالی
 کی رکھتے تھے اور کب اونسے یہ ملک چھن گیا چلو کوئی سلسلہ اوسکے دریافت کرنے کا دستیاب
 نہیں ہوا ہے مگر مدت تک یہ ملک قبضہ چوہان میں رہا ہے جنھوں نے اپنے دارالریاستہ کو بمقابلہ

لے زیادہ سے زیادہ عرض گمانی دریا سے نیل کا چار لکھ ہے اور کم از کم ایک پس جو کم از کم عریض حصہ گمانی سندہ کا ہے وہ برابر زیادہ
 زیادہ عریض حصہ گمانی نیل کا ہے کہتے ہیں کہ صرف مصر میں اسی لاکھ باشندے ہیں پس سندہ میں کس قدر ہونگے وہاں کے کاشتکاران کا
 حال حسب بیان یورپا کے جینہ مثل راجو مانہ کے ہے دیہات جاگیر میں اولن لوگوں کے ہیں جنکو راجہ نے عطا کیے ہوں کاشتکار اپنی
 لگنے آری اپنے رئیس دیہہ کو دیتے ہیں اور مالک اپنی اراضی کے ہیں درمیان جملہ تبدیلیات اور منادات کے اوسکے حقوق زائل نہیں ہوئے

یہ استحقاق جواب بھی قائم ہے یوسف نے چین لیا تھا مگر سیدو شرس نے پھر واپس دیا *

لے یہ دوسرا دریا سے شک ہے *

۳۵۳
 غلام الدین کے استماع میں ایسی نام آوری کے ساتھ بچایا تھا کہ اوسکا ذکر فرشتہ نے بھی اپنی تاریخ میں لکھا ہے اور قوم مذکور کے بھاٹ نے بھی اوسکا حال تحریر کیا ہے یہ فرع خاندان چوہان کی ساتھ نام ملائی کے مشہور ہے الکا ذکر دوسری جگہ موقع پر اس بیان میں اور خیالات ہر وقتی میں کیا جائے گا یہ وہ جزو حکومت چوہان میں شامل ہے جسکو پانچ راج کہتے ہیں اور جسکا دارالریاستہ جونا پور تھا جسکے باعث حکومت انکی بیچ علاقہ کٹناہ لون کے اجیر سے پارکھارتک شامل تھی اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونھوں نے اپنے اگنی کل بھائی پر پارکو مغلوب کر کے قبضہ اوس ملک کا کر لیا تھا جو دریا لون کے کنارے پارکھارتک تھا *

سوناگر یعنی کوہ طلا اس قلعہ کا قدیم نام ہے یہ نام چوہان کی قوم نے اپنی قوم کے فرق کرنے کو رکھا تھا جب قدیم نام ملائی کا سونگرا سے جاتا رہا تھا یہاں اونھوں نے مندر اپنے دیوتا مالی ناتہ کا یعنی دیوتا مالیوں کا بنایا تھا اور اسے اپنا مقام اوسوقت تک قائم رکھا جب تک اولاد شیوجی اس ملک میں آئی اب اوسکا نام سوناگر سے تبدیل ہو کر جالور ہوا یہ محض جہاندہر ناتہ کا ہے جس کا مندر قریب ایک کوس کے فاصلہ کے بجانب مغرب قلعہ واقع ہے آیا جہاندہر ناتہ یا دیوتا جہاندہر گنگا سے لایا گیا تھا یا نہیں مثل دیوتا مالی کے سابق ملائی والوں سے تحقیق نہیں ہو لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ یہ بقیہ دشمنان سکندر کے ہیں جو ملتان سے خارج کیے گئے تھے تو غالب رہ کی ترقی یا تائید غار باے جہاندہر سے (جو مشہور معابد ہنود عہد بابر میں تھا) جو متصل اوسکے ہیں ہو جائیگی پھر کس طرح پر ہو مگر اٹھوڑنے مثل روم والوں کے فتحیاب گروہ کے ان دیوتاؤں کو بھی اپنے دیوتاؤں میں شامل کر لیا تھا ایک تصویر مالی ناتہ کی مندور کی موڑتوں سے استنباط کر کے

۱۰ ملتان اور جونا (چوہان یعنی چوہان تان) یہ سب مترادف ہیں یعنی مقام قدیم اور ان دونوں میں قوام مالی یا ملائی جو خاندان چوہان سے کہلاتے ہیں آباد تھے اور تعجب یہ ہے کہ جالور (یا جہاندہر) وہی دیوتا ہیں جو اوسکے مکانات واقع پنجاب تھے یعنی مالی ناتہ جہاندہر ناتہ اور بال ناتہ ابو الفضل (جلد دوم صفحہ ۱۰۸) وجہ کرتا ہے کہ مقام بال ناتہ کاندہ ساگر میں ہے اور بابر (صفحہ ۲۹۳) لکھتا ہے کہ بال ناتہ جوگی دامن کوہ جہین تھا یعنی پنج منزل بجانب مشرق سندھ یہ وہی مقام ہے جس کا دعویٰ جاوہر کے گورون نے اپنی حقیقت کا کیا تھا جب اول کوادون کا اوتار بلدیو یا بل تا تہ ہندوستان سے لے گیا تھا *

جلد اول میں لکھی گئی ہے اولاد خارج شدہ سوگیراکی اب سکونت اراضی چٹیل و نمونین متصل کوئی
رکھتی ہیں *

جہاں زمین شامل اضلاع خرد سوانچی و بینیل و ساپچور و مورسین میں جو سب خالصہ ہیں سو اپنییت ہا کلان
و دیگر ریاستوں بہدراجون اور محمود اور جیسول اور سندری کے ایک علاقہ نوی میل طول اور قریب
اسی قدر عرض کے جسکی زمین بھی اچھی ہے اور پانی بھی نزدیک سطح زمین کے ہے صرف انتظام
ملک کا محتاج ہے کہ وہ اسی قدر پیداواری کے قابل ہو سکے جس قدر کوئی اور علاقہ اس وسعت کا
پیدا کر سکتا ہے اور کافی واسطے ذاتی اخراجات راجہ جو وہ پور کے یا قریب نولا کہہ روپیہ کو ہو سکے
مگر باعث بد نظمی ریاست گاہ کے اور بدینتی مہمان کے اور تاخت صحرائی لوگوں کے اور
قوم بنیا کینین ابواور اولی کے وہ نہایت تباہ ہو رہا ہے یہاں اکثر سلسلہ کوہ کے (جس میں سے
ایک پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا گیا ہے) اس ضلع میں ہیں مگر کوئی اولن میں کا میواڑ کے سطح سطح سے الگ
نہیں رکھتا گو اکثر مقامات پر شکستہ ہو کر سلسلہ مذکور تباہ کوہ ابوجا ہے ایک طرح وہ کچھ مشابہت
ساتھ صحرا کے پیدا کرتا ہے یعنی مشابہت چ درختوں کے کیونکہ اس میں سوائے درخت جھال
بول کریل اور دیگر درخت یاے تل کے اور پیدا ہیں *

قلعہ مشہور جہاں لورکا جس سے حفاظت جنوبی سرحد مارڈاڑ کی ہوتی ہے اور اقصا ام اس سلسلہ کوہ کے
ہے جو بجانب شمال تباہ سوانو جاری ہے اسکی بلندی تین سو سے چار سو فیٹ تک ہے استحکام
اوسکا ایک دیوار اور برج سے ہے منجملہ جنکے بعض پراتواب بھی چڑھی ہوئی ہیں اوسکو چار دروازے
جو شہر کی طرف ہے اوسکو سورج پل کہتے ہیں اور جو بجانب شمال و مغرب ہے اوسکا نام بال بل ہے
وہاں ایک مندر جین کے گورو پارس ناتہ کا ہے یہاں چاہات بھی بکثرت ہیں اور دو برہمی باؤلی
بھی ہیں جن میں پانی شیرین اور خوش مزہ جمع رہتا ہے اور بجانب شمال ایک تالاب خرو بھی بنا ہوا
جو کوہی نالہ کے پانی کو بند کر کے بنایا گیا ہے مگر پانی اوسمیں چھ مہینے سے زیادہ نہیں رہتا ہے
یہ شہر جس میں تین ہزار سترہ گھر ہیں بجانب شمال و مشرق قلعہ کے آباد ہیں اور اس کے مشرق
کی طرف قریب ایک کوس کے فاصلہ پر دریا سے سوکری جاری ہے اس کے بھی گرد دیوار مثل
قلعہ کے ہے اور اتواب چڑھی ہوئی ہیں اور ہر قسم کی اقوام اس میں سکونت رکھتی ہیں

مگر تعجب یہ ہے کہ اس میں صرف پانچ خاندان راجپوت کے اس قدر آبادی متلون میں رہتے ہیں خانہ شماری ذیل ہمارے ایک ہر ایک نے سلسلہ میں تیار کی تھی *

اقوام	خانہ	اقوام	خانہ
مالی یعنی باغبان	مالک خانہ	جولاہہ ابریشم	مک خانہ
تیلی جنکو بیان کہاچی کہتے ہیں	ما۔ خانہ	یاتی (گوروجین)	دو خانہ
کھار	س خانہ	برہمن	ما۔ خانہ
ٹھٹھیر	مک خانہ	گوجر	سک خانہ
چھپیا رنگسار	عک خانہ	راجپوت	مہ خانہ
مہاجن تبار وکاندار	الک خانہ	بہوجک	عک خانہ
مسلمان	مماک خانہ	مینا	س خانہ
کٹھیک	عک خانہ	بھیل	مک خانہ
ناتی	عک خانہ	دکاکین حلوائی	مہ خانہ
کلال	عک خانہ	لوہار اور نجار	سک خانہ
جولاہہ	ما۔ خانہ	چوری والہ	مہ خانہ

اسکی عام صداقت کا ثبوت ہو گیا ہے *

سیوانچی وہ قطعہ اراضی ہے جو درمیان دریائے لونی اور سوکری کے واقع ہے اوسکا دارالریاستہ سیوانو ہے جو قلعہ اوسی سلسلہ کوہ کے اخیر میں واقع ہے جسر ہمالور ہے حیثیت علاقہ کی ایک خاص بیان کرنا کچھ ضرور نہیں ہے کیونکہ یہ بھی اوس قسم کا جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے سابق میں یہ علاقہ مغناگوری جاگیر ولیمہ ماروار میں تھا مگر جسے دھونکل سنگہ دھوبدار زبردستی ہوا تھا اوسنے اسکو شامل علاقہ خالص کر لیا دراصل کوئی وارث مارو کا نہیں فرشتہ اپنی کتاب میں ذکر تحفظ سیوانو بمقابلہ فوج علاء الدین کرتا ہے *
ماچولا اور موہنپن دو بڑے علاقہ ماتحت جہالور کے اندر حدود لونی کے ہیں ماچولا میں ایک مضبوط قلعہ ہے جس سے تحفظ اوسکی جنوب و مشرق کی سرحد کا بمقابلہ تجارت گری مینا کو رہا ہے

لے ماچولا نقشہ میں نہیں لکھا گیا ہے *

اور مورسین جہین ایک قلعہ ہے اور شہر پانچ سو گھر کا اوپر مغربی حد جہالور کے واقع ہے +
 مین مال اور ساپنچور دو بڑے علاقہ جنوب مین مین ہی دونوں ملکر برابر باقیانڈہ ملک کے مین ہر ایک مین
 ایسے مواضع شامل مین یہ شہر اوپر شائع عام کے واقع مین جو کچھ اور گجرات کو جاتا ہے جنگی نسبت اونکو
 قدیم سے ایک شہر تجارت کی حاصل ہے کہتے مین کہ مین مال مین مندرہ سو گھر مین اور ساپنچور مین
 قریب نصف اسکے نہایت مملو مہاجن اسمین رہتے تھے مگر عدم اطمینان اندرونی و بیرونی نے
 ان شہروں کا بڑا نقصان کیا ہے شہر مذکور اول کا جو نام مال ہے وہ محل نہیں ہے جیسا نقشہ مین
 لکھا ہے مگر باعتبار دول و منڈی کے مال ہے وہاں ایک مندرہ راہ کا ہے یعنی بارہ یعنی خوک کا ہے
 اوس مین مورت ایک بڑے خوک کی ہے ساپنچو بھی ایک خاص شہر رکھتا ہے اوس مین ایک قسم کے
 برہمن رہتے تھے جنکو ساپنچور کہتے مین اور یہ برہمن پوجاری بعض نہایت مشہور معابد منہو اس علاقہ
 کے مین مثل دوار کا اور مستھرا اور پوشکر اور نکر پارکمار وغیرہ اصل نام ساپنچو کا سستی پورا یا شہر سستی قدیم سوتھا
 مگر وہ مخففت اور خراب ہو کر ساپنچور ہو گیا +

بہدراجون - کم توجہ نسبت اصل جاگیرات جہالور کے اور یہ خالص دیہات پاس علاقہ کے کیجاتی ہے
 بہدراجون ایک شہر پانچ سو گھر کا ہے اور تین ربع انکے خاندان مینا کے مین یہ درمیان کو مہتان کے
 واقع ہے اور ایک قلعہ آخر بھی اوس مین ہے رئیس مینا کا خاندان جو دہاسے ہے اور اوسکی جاگیر
 جہالور کو ساتھ پالی واقع گو دوار کے شامل کرتی ہے +

مہو - یہ ایک مشہور قلعہ اوپر ہر دو کنارہ لونی کے واقع ہے اور راسٹھور کا اول قبضہ اوپر ہوا تھا
 اگر صحیح بیان کیا جائے تو یہ علاقہ سیوا پنچی کے تعلق ہے اور وہاں کے رئیس کو یہ حشرج بھی
 ادا کرتا ہے اور وقت ضرورت خدمتگداری بھی کرتا ہے رئیس مہو کا خطاب راول ہے اور اوسکی اکثر
 سکونت شہر جیسول مین رہتی ہے رئیس حال بیان کا صورت سنگہ ہے اور اوسکے رشتہ دار سورج مل کا
 خطاب بھی راول ہے اوسکی جاگیر اور قلعہ سندری مین ہے یہ بھی اوپر لونی کے بائیس میل بجانب جنوب
 جیسول کے واقع ہے ان دونوں مین نزاع جاری ہے وجہ یہ کہ یہ دونوں دعویٰ برابر حقوق کا رکھتے مین
 اور نتیجہ یہ ہے کہ دونوں مین سے کوئی مقام مہو دارالریاستہ علاقہ مین رہنے نہیں پاتا یہ دونوں رئیس
 پیشہ دزدی کو بے حرمتی نہیں تصور کرتے تھے جب یہ تواریخ ۱۳۳۷ مین لکھی گئی تھی مگر امید یہ ہے

کہ اب یہ اپنے طریقہ سابقہ کے انجام خطرناک کو سمجھ کر گواؤ اسکے نقص ذاتی کو تصور نہیں کر کے متوجہ تردد کرنے
اراضی زیریں واقع دریا نے مک کے ہونگے جہاں گندم جوار اور باجرا بکثرت پیدا ہوتا ہے +

بہالوترا اور تلوارا دو مشہور نام جغرافیہ ملک مین مین و بان ہر سال ایک میلہ ہوتا ہے اور ایسا برا میلہ
ہوتا ہے جیسا جرمنی کے ملک مین مقام لیکپ مین ہوتا ہے گواؤ سکو میلہ بہالوترا کا کہتے ہیں مگر وہ
مقام تلوارا مین جمع ہوتا ہے جو سات میل بجانب جنوب متصل خبریہ لونی کے واقع ہے اوسکو ایک
تیرتہ کا مقام یعنی معابد اسوجہ سے تصور کرتے ہیں کہ اوس مین مندر مانی ناتہ کا ہے جو دیوتا مالیون کا ہے
مگر اب حسب مذکورہ بالا اوسکو راٹھور بھی دیوتا مانتے ہیں مقام تلوارا ایک دوسرے رشتہ دار خاندان
مہو دین ہے اور بہالوترا جو خالصہ ہوتا تھا اب تک متعلق اہوا کے ہے جو ایک عمدہ رئیس ماڑواڑ ہے
اور بہالوترا اور سندری ایک اور وجہ بھی مشہور ہیں یعنی وہ شامل علاقہ درونرا ہو کر جاگیر و گاداس کی
تھی جو ایک شخص لاثانی تواریخ مارو مین ہو گیا ہے جسکی اولاد اب تک قابض سندری پر مین جاگیر مہو
جسمین یہ سب شامل ہیں جمعی سچاس ہزار روپہ سالانہ کا ہے پتیت مع اپنے اپنے جاگیر داروں کے
کبھی کبھی دربار مین جاتے ہیں مگر آپ کو خود متگذاری سے بری تصور کرتے ہیں الاہنگام ضرورت
اونکی طلبی خصوصاً واسطے حفاظت سرحد کے ہوا کرتی ہے اسکے وہ سوم ایشور یعنی محافظ
سرحدات کہلاتے ہیں +

اندوواتی - یہ علاقہ جسکا نام قوم اندورا چوت سے مشہور ہوا ہے اور یہ اندو ایک فرخ خاندان برہما
ہین اور قدیم راجہ مندور کے تھے بہالوترا سے بجانب شمال دارالریاستہ جو وہ پور سے بجانب مغرب
واقع ہے اوسکے شمال کی سمت گوگا کا تہل ہے اور وسعت اس تہل اندوواتی کی قریب تیس گوس
کے گرو مین ہے +

گوگا دیو کا تہل - گوگا کا نام تواریخ جنگی چوہان مین جسمین ذکر شجاعون کا درج ہے بہت مشہور اور
مذکور ہے یہ تہل اندوواتی کے شمال مین واقع ہے اور ایک ہی بیان دونوں کے مطابق ہے
تہل کے ٹیلہ بہت بلند اس علاقہ مین مین آبادی بہت کم ہے دیہات دو چار آباد مین پانی سطح
زمین سے بہت دور ہے اور جنگل اس مین بہت ہے تھوپ اور مہولی سوند اور بیاسلس روکی
شہر ہائے کلان مین یہاں والے آب باران چشمون مین جمع کر رکھتے ہیں اور بضرورت اوس کو

بکفایت صرف کرتے ہیں کثرت یہ ہوتا ہے کہ وہ پانی نہ لے رہے ہوں اور اس سے بھاری یعنی
ارضہ تر و تری لینے کی کثرت سے بھر پڑتا ہے ۔

تر و تری کا تزلزل - یہ نہر اور میان گوگا دیو کے تہل اور حال سمر و جیسا میر کے واقع ہے اور اس کا
ملاقہ نہر حیدر کہ وہ تھوڑے سے ہے پورے دارالریاستہ سے اور یہ دارالریاستہ صرف تر و تری کی نہیں بلکہ
اس تمام صوبہ کو ہے جو درمیان وہ دارالریاستہ باہر سے مارستہالی کے واقع ہے جنوبی حصہ اس تہل کا
اس سے مختلف حیثیت کا نہیں ہے جو سابق مذکور ہوا ہے بلکہ اس کا شمالی حصہ میں اور خصوصاً
سولہ یا بیس میل میں اگر وہ نہر پورے کر کے کہ وہ باہر سے خرو و متفرق ہیں اور جو اس سلسلہ کوہ کے ہیں
جسے دارالریاستہ بھی واقع ہے اسی سبب سے جیسا کہ ذکر کیا ہے اس قبضہ سرسبز کو بنام میر
یعنی کوہی کا حاصل ہوا ہے نام تر و تری کا لفظ تہ سے لیا گیا ہے یعنی فی پاتری چشموں کی باخود
چشموں سے جو اس پھاڑ سے جاری ہوتے ہیں شہر پور کر کے جانے سکے سالم سنگ (جسے خاندان کی)
تو اس میں تہے فصل حال بیان کیا ہے تاریخ ماہ وائرمین آبادی و نہر اگر گھر کی ہے گرد اس کے
دیوار سنگی ہے اور ایک تہہ ہیں سبب جبہ اکثر تو پورے بجانب مشرق چڑھی ہوئی ہیں بجانب
اس شہر کے خلاف چھداشت اس نواح کے ایک دریا جاری ہے گو وہ موسم برشکال میں ہی جاری
رہتا ہے اور پھر ریگ میں گم ہو جاتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ کنوؤں سے لگتا ہے اور بعض کا
یہ بیان ہے کہ گوہ سے دریا سے مذکور جاری ہوتا ہے بہر حال باشندے اون چال بات سے جو
اس کی تہہ میں گذرتا ہے پانی خوشگوار اور بکثرت حاصل کرتے ہیں رئیس پور کر کے قبضہ میں سو
چوبیس ہزار ہاتھ کے دریا راغی ہیں باہرین دریا سے لونی اور بانڈی کے مجموعی لاکھ روپیہ کی ہوتا تھا
درونا را ان درمناں جاگیر تک حامل درگا واس کو اب اس دریا با سالم سنگ کے قبضہ میں ہے
تہہ کوں بجانب شمال پور کر کے محترم رام دیو واقع ہے یہاں ایک اندر رام دیو کے
یہ تمام اس محضہ کا مشہور ہے کہ یہ رام دیو بڑا شجاع آدمی تھا اکھا اور پھان میلہ باہر ہارون
لہ میر کہ باشندے یہ بیان کرتے ہیں کہ باحدث رونڈیہ کا ایک کیرا مثل سون کے ہوتا ہے کہ گوہ انکھ میں اس پانی سے پیدا ہوتا ہے
اور رونڈیہ انکھ میں بھی ہوتا ہے تہہ رونڈیہ انکھ میں خود دیکھا ہے کہ نہایت تیزی سے اور زور سے ہوتا ہے ایک پانی دوا
ڈاکٹر یہ لگی اور سونڈ کال دیتے ہیں ۔

۳۰۹
 موسم برشکال میں ہوتا ہے جس میں سب طرف کے آدمی جمع ہوتے ہیں تجارتان کو انجی بندر و ٹھیکہ
 اور ملتان اور شکار پور اور کچھ بہان اکثر ملکوں کے اجناس لاکر خرید و فروخت کرتے ہیں اس پر رشتہ
 وزگاہ بھی بہان کثرت آتے تھے مگر قحط سالی ۱۳۳۱ء اور بد نظمی حوراجہ بان کی گدی نشینی سے ہے
 اور مزید بہر ان تہن ازعات جو فیما بین بھی اور راتھور کے ہیں باعث انسداد اس رسم و لحواہ ملاقات
 میلہ کے ہوئے ہیں جو بروقت میلہ اس صحرا سے لوگوں کو بھی ایک موقع خوشی و اتہزاز کا کرتا تھا
 کہا اور کا تہل - یہ تہل جو درمیان جیلیر اور بار میر کے ہے اور سرحد اوسکی مقام گراب واقع صحرا سے
 وہاں تک ہے نہایت گہرے قیدیہ ہاڑڈا رہیں واقع ہے گو اس میں آبادی کم ہے مگر اوس میں اکثر مقامات
 کلان واقع ہیں کہ جنکو نامہ گرا اس ایک بارو میں دے سکتے ہیں منجملہ اون کے مقام شیوا اور کوٹور
 نہایت کلان شہر ہیں شیو میں تین سو ادر کیٹور میں پانچ سو گھر ہیں اور اوس پہاڑ پر واقع ہے جو
 بہوج سے جیلیر تک جاتا ہے یہ وزان شہر متعلق خاندان راتھور کے ہیں اور رئیس وہاں کے
 برائے نام اطاعت راجہ جو وہ پور کی کرتے ہیں بہت عرصہ نہیں گزرا ہے کہ ایک بڑی تجارت درمیان
 انہلوارا ہیں اور اس علاقہ کے جاری تھی مگر صحرائیان بد اطوار نے اس قدر قافل غارت کیے کہ وہ خرو
 خراب ہو گئے اس تہل میں چراگاہ اور چاروا سٹے پھیر اور شتر کے کثرت پیدا ہوتا ہے

مالی ناتہ کا تہل یا بار میر - سابق اس کل علاقہ میں ایک قوم مالی یا ملانی کی سکونت رکھتی تھی اور
 بیان یہ ہے کہ یہ قوم دراصل راتھور تھی مگر برائے تحقیق یہ لوگ چوہان تھے اور اوس خاندان سے
 تھے جبکہ قدیم حاکم جونا چوہن کے تھے قبل از قحط سالی کے بار میر میں کہتے ہیں کہ ایک ہزار دو سو گھر تھے
 اور سب قسم کے آدمی آباد تھے چارم اول میں کے ساچورا برہمن تھے یہ شہر اوس ہی پہاڑ پر آباد ہے جس پر
 شیوا کوٹور آباد ہے اور یہاں یہ کوہ دو سو سے تین سو فٹ تک بلند ہے مقام شیو سے بار میر تک خوب
 سطح زمین ہے کہیں کہیں ٹیلے ایک کے چھوٹے چھوٹے نمودار ہوتے ہیں اور پیداوار یہاں موسم موافق
 میں کافی واسطے بہان والوں کی بکریوں کے ہوتی ہے پرم سنگہ رئیس بار میر اوس خاندان سے ہے
 جس خاندان کے رئیس شیوا کوٹور و بار میر کے ہیں رئیس جیلیر کی یہ سب اولاد ہیں تھے اور وہ چوتھیں
 موافق اپنی جاگیر میں شمار کرتا ہے سابق ایک طانی بہان واسطے تحصیل حوسلی راہاری کے رہتا تھا
 مگر حوسلی نے اس زمین کو خود مختاری کر لیا ہے اور رئیس بار میر جو کچھ تحصیل میں پاتا ہے آپ لیتا ہے

۳۹۰
اونکی آسائش ہٹی کے ساتھ دوستی رکھنے میں ہے اور اپنے مالک سے رجوع کم ہیں جسکے اہلکاران کا وہ بعض وقت مقابلہ کرتے ہیں خصوص جب وہ اونسے ڈانڈ طلب کرتے ہیں اور ایسے موقع پر وہ برو اپنے دوستان صحرائی کی طلب کرنے کو ناپسند نہیں کرتے کل اس علاقہ میں اچھے اچھے شتر پائے جاتے ہیں اور ہر اطراف ہندوستان میں اونکی قیمت اچھی ملتی ہے *

کہیہ دہریئے اراضی کہیں۔۔۔ اس علاقہ کا حال اکثر ان ریاستوں کی تواریخ میں لکھا ہے ایسے مقام بعیدہ میں اول رانٹھورا کر قوم گویل کو خراج کر کے آپ آباد ہوئی تھی اور قوم مذکور بہان سے خارج ہو کر بتقام کہم بات چلی گئی تھی اور اب مالک گوگا اور بہاؤنگر کی سب اور بالعوض اسکے کہ اپنے جہاز صحران کو بیچ اونکی تاخت لانے اور قافلین کے نکبت دین وہ اب سمندر منہ کو بیچ تجارت ناجائز اور ممنوع علما ان کے تاپہ کنارہ سو فالا قطع کرتے ہیں اسکا دریافت کرنا مشکل ہے کہ کس قدر عرض اس اراضی کہیں کا ثابت ہے اسے مگر عہد گویل میں وہ نزدیک لونی تاک تھی اور اس نکتہ چینی کی کچھ ضرورت بھی یہاں نہیں ہے کیونکہ ہم یہ نام صرف بیان حال کے واسطے ہی لکھتے ہیں غالباً اوسمیں شامل کل وہ قبہ تھا جو بعد ازاں اون ملانی یا چو بان نے قبضہ میں کیا تھا جنہوں نے بنیاد جونا چوٹن وغیرہ کی ڈالی تھی لہذا ہم بھی اوسکو شامل کہیں دہریئے کرتے ہیں کہرا لوارا ریاستہ ایک قطعہ منجملہ لوکوٹ مار کو تھا جب پرار اوسکے مالک تھے اب وہ کم ہو کر ایک موضع کے برابر بکھیا ہے جس میں چالیس گھر سے زیادہ نہیں اور گرد اور سکے چاروں طرف شک سیاہ کا پہاڑ اور جزو اسی سلسلہ کوہ ہر جو بیج سوتا ہے *

جونا چوٹن یا قدیم چوٹن - گوہ دونوں ایک ہی نام معلوم ہوتے ہیں مگر وہ مقامات مختلف ہیں اور مشہور ہے کہ یہ دونوں بہت قدیم شہر تھے اور دارالریاستہ راج ہاپاسکے تھے مگر ہاپاراج کا سوا اسکے کہ یہ راجہ خاندان چو بان سے تھے اور کچھ حال اقوال وغیرہ سے دریافت نہیں ہوتا مگر ان دونوں سے اب بھی علامات شہر ہائے کلان کی پیدا ہیں خصوصاً جونا قدیم سے جو کوہ سے محصور ہے صرف ایک راستہ اوسکا ہے اور سپر بھی ایک قلعہ کے نشان موجود ہیں جو تحفظ اوس ایک راستہ کا

۲۷
لے یہ نام غالباً کثرت شکل کہیں سے اوسکا ہو گیا ہے اور اوسکو کہرا لوارا اور جھمت کہرا لہی کہتے ہیں یعنی مقام کہرا ایک رخت بہت کار آمد اس علاقہ میں ہے اسکے پہل کو وہ لوگ کہاتے ہیں اور اوسکا گوند اشیا تجارت میں سے ہے اور اوسکی شاخ فروتر کھاتے ہیں اور اوسکی لکڑی باشزگان کے چہر کے کام میں آتی ہے *

کرتا تھا اور پہاڑ کے اوپر بھی نشان دو قلعوں کے موجود ہیں ویران شدہ علامات مندرجہ ذیل کی اور ہالیوڈ کی
 جواب پر ہو گئی ہیں سب ثبوت اس کی وسعت سابقہ کا کرتی ہیں اور مشہور ہے کہ اس میں اس وقت
 بارہ ہزار مکانات تھے مگر اب یہاں دو سو مکانات خس پوش سے زیادہ نہیں ہیں اور شہر چن
 تو صرف ایک موضع خرد رہ گیا ہے بچ و بھروسہ کے جو آخر حد اس کوہ پر واقع ہے جس پر چونا اور چوٹ
 آباد ہیں ایک عجیب مقام عبادت کا ہے وہاں سب باشندے برفریج ماہ ساون جمع ہوتے ہیں
 دیوتا الندیو کہلاتا ہے اس کی وجہ سے ایک فتح عظیم قوم ملائی کو حاصل ہوئی تھی پرستش وہاں تانبے کی
 مورتوں کی ہوتی ہے یہ سب مورتیں کوہ الندیو کی چوٹی پر رکھی ہیں اونکو اشو موکھی کہتے ہیں
 اس وجہ سے کہ اونکے چہرہ گھوڑوں کے ہیں اب یہ غور کے قابل ہے کہ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے
 یا نہیں کہ ملائی کے قدیم بزرگ شہک تھے اور ایک فرع خاندان ایشی یا اشو وسطی ایشیا کی تھی *
 نگر گورو۔ درمیان بار میر اور نگر گورو کے ایک عظیم تہل یا روٹی چلا گیا ہے اس میں بہت گنجان
 جنگل کھیر اور کجری اور کریل اور کیب اور پھول کے ہیں جنکا گوند اور ثمر کو بھیل اور قلی اخلاص
 جنوبی کام میں لاتے ہیں مگر اور گورو دو بڑے شہر لونی پر (انکا ذکر تفصیل منازل میں درج ہے)
 اوپر سرحد چوہان راج سوئی باہ کے واقع ہیں اور سابق جزو اسکے تھے *
 یہاں چار بیان تہل وغیرہ واقع مغرب مارڈار کا ختم ہوتا ہے جو دست قدرت سے ناقابل تھکے مگر
 اونکی خرابی اور بربادی اور بھی زیادہ بلکہ کامل اس قحط سالی سے ہوئی جو سمت ۱۸۶۸ (۱۲۸۷ء)
 میں اس تمام ملک میں ہوئی تھی اور جسکو یہ تیس سال ہے جن بدانتظامیوں کا منہ بیان کیا ہے
 نے سینے تلے لے لیا ہے۔ ہم اس تاریخ کی اپنے روزنامہ سے نقل کرتے ہیں جب ہمارے گروہ تالاشی دن مقامات سے واپس آئے تھے
 تو اپنے ہمراہ باشندگان دہات کو لائے تھے جو اونکے بیان کے موافق پائیش اس صحرائی اونکے کف دست میں تھی کیونکہ وہ تیس سال تک
 ہر کاروں میں نوکر تھے بعد ازاں دو اونہیں سکھ اپنے عیال و اطفال کے میرے پاس آئے اور پانچ سال سے زیادہ جاری ملازم ہیں
 رہے اور جو کام اونکے سپرد ہوا تھا میں نے جمہور ڈاک اس میں وہ نہایت وفادار اور لائق اور دیانت دار ثابت ہوئے یہ ڈاک
 ہمارے سپرد تھی جب ہم دربار سیندھیا میں تھے اور یہ ڈاک ایک مرتبہ گنگا سے بٹی تک تھی اور ایسے ایسے مقامات سے گزر کرتی تھی جو
 نہایت جنگلی اور کم مشہور ہندوستان میں تھے مگر جن لوگوں کو سمجھنے تعلیم ان امور تلاش کے واسطے کیا تھا اون کے
 کام میں کوئی ایسا ہکو نہیں ملا جو علاج ہو *

کہ تیس سال سے دارالحکومت میں واقع ہیں اونکے باعث یہ علاقجات بعیدہ صرف اوپر رحم اقوام صحرائی کے چھوڑے تھے یا اور رحم اونکے اپنے بد اطوار حاکموں کے دراصل اس سے ہمارا تعجب زیادہ ہوتا ہے کہ ایسے علاقجات میں انسان کیونکر رہتے تھے جہاں سوائے چند سریا نکمیا کے اور کوئی شے فائدہ بخش مالک کی نہیں تھی اور یا شتر بھی جو خاص کر علاقجات جنوبی میں ہوتے ہیں اور نسل اونکی صحرائین اچھی ہوتی ہے *

باب دوم

چوہان راج - قدامت اور عمائد چوہان صحرائی - وسعت اور آبادی راج نگر یا نکاسر - تہراو - حیثیت چوہان راج - آب پیدار - باشندگان - قلی - ہیل - پیل - دہات اور او مسومہ کا تہل - عمق چاہات - حالات قدیم - شہر اور قدیم دارالریاست سندھ - خاندان سودا سومرا و سماراجہ - اونکی خدمات - خیال کیے جاتے ہیں کہ یہ دشمن سکندر اعظم اور زینندر کے تھے - صوبہ ولید کا اور کولینا - امرکوٹ - او سکی تواریخ - اقوام سندھ اور صحرائی - امراض - کرم مارو - یا گینوا پیدوار - حیوانات و نباتات صحرا - واؤد پوترا - تفصیل منازل -

چوہان راج - راج چوہان کا ایک گوشہ بعیدہ راجپوتانہ میں ہے او سکی موجودگی اب گویا اول مرتبہ دریافت ہوئی ہے جو کلانی اور نیک انتظامی زیادہ تر متعلق ہے لہذا راج چوہان رئیسان خرد صحرا کو ایک سلطنت ہوتا ہے باہر کی طرف وہ محدود اسطرح پر ہے بجانب شمال و مشرق ساتھ علاقہ ریاست مارواڑ کا حال ابھی مہنے لکھا ہے بطرف جنوب و مشرق ساتھ کولیارا کے اور سمت جنوب ساتھ راج کے اور بطرف مغرب ساتھ صحرا سے دہات کے اور اندر کا انتظام یہ ہے کہ وہ دو مختلف حکومت میں منقسم ہے مشرقی حکومت کو ویرا باہ کہتے ہیں اور مغربی کو جہاوس کہتے ہیں واقع ہونے آنروے لونی بنام پارکر مشہور ہے جو نام لفظ نگر سے شامل ہو کر دارالریاست کا نام بھی ہے لفظ امتیاز سرنگر یعنی دارالریاست اوسمیں اور شامل ہوتا ہے یہ وہی نگر پارکر ہے جسکا ذکر اوس مشہور اور نامی رینل صاحب نے کیا ہے اور یہ وہی مقام ہے جسکو بوقت ہمارے

لہ لفظ پار کے معنی آنروے کے ہیں اور لفظ گریا کہ مترادف لونی یا دیا نے نک کا ہے راجپوتانہ میں اکثر نالے نک کے جاری ہیں سمندر کو لونی پانی کہتے ہیں یا کھاری پانی اور مٹلا حاکموں کو کالا پانی کہتے ہیں یہ کیسٹج بے معنی نہیں ہے *

شروع مراسم خط کتابت کے اوس اولوالعزم و ننگین صاحب نے جا کر زمانہ کثیر گزرا جب کچھ تھا +
 اس صحرے کے چوہان نازا اپنی قدامت اور عمدگی نسل کا کرتے ہیں وہ حوالہ مالک رائے اور
 نبیل دیو اجیر والہ کا دیتے ہیں اور یہ بھی راج کا بھی جو اخیر راجہ ہندو دہلی کا تھا بہ نظر ثبوت
 امر آخر الذکر حوالہ دیتے ہیں امر اول الذکر کو ہم حوالہ اوپر قیاس اور ان کے بہاؤن کے کرتے ہیں
 اور ہم بے وسوسہ یہ بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اولاد سودا اور دیگر فروع خاندان پر مار کے ہیں
 جو ہر طرح ثابت ہے کہ جب سکندر سندھ سے گیا تھا تو وہ مالک یہاں کے تھے اور یہ بھی خیال
 غالب ہے کہ مالی یا ملانی نے جنکو سکندر نے اُس گوشہ پنجاب میں نکال دیا تھا اراضی کہیر کو
 سودا قوم سے لیلیا تھا بہر حال یہ تحقیق ہے کہ سلسلہ چوہان کی ریاستوں کا آٹھ صدی سے
 تیرہ صدی تک اجیر سے سرحد سندھ تک جاری تھا اور اُس کے شہر ہارے کلان اجیر اور
 ناہول اور جہا لور اور سر دہی اور جونا چوٹن تھے اور اگرچہ یہ سب اپنی اپنی تواریخ میں حکومت
 آزادانہ اور سر خود کا دعویٰ کرتے ہیں مگر یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ اطاعت اجیر کی کرتے تھے
 اور ہمارے پاس تحریرات اس گمان کے تصدیق کرنے کو موجود ہیں سوائے اسکے ہر ایک انہیں کا
 تواریخ اہل اسلام میں بہت مشہور ہو گیا ہے عہد غزنوی سے علاء الدین تک جس کا خطاب سکندر پانی
 تھا محمود نے بیچ اپنی مہم دواروہم میں لٹان سے اجیر تک (جس کے قلعہ کے بارہ میں فرشتہ تحریر
 کرتا ہے کہ اُس نے بھجوری اوسکو اپنے دشمنوں کے قبضہ میں چھوڑ دیا تھا) اندر گزر کیا تھا
 اور ناہول کو تاخت کیا تھا (ترجمہ میں بازول لکھا ہے) اور احوال قدیم میں اب تک موجود ہے
 کہ وہ جونا چوٹن میں بھی آیا تھا اور وہ اب تک اون سرنگون کا نشان دیتے ہیں جس کے
 ذریعہ سے یہ قلعہ کوہی فتح ہوا تھا ہکویہ معلوم نہیں ہوتا کہ آیا یہ امر بعد اوس کے آنے اور برباد کرنے
 نہروالہ (اندلواریٹن) کے وقوع میں آیا تھا یا جب وہ سفر میں تھا مگر جب ہم اس امر کا خیال کریں کہ
 بیچ اس اپنی اخیر مہم میں اوسے ارادہ واپس جانے کا براہ سندھ کیا تھا اور اس صحرائے اوسکی
 قریب جملہ فوج کے تباہ ہو گئی تھی تو ہم یہ قیاس بواجی کر سکتے ہیں کہ اوسے جو ارادہ عارت کرنے
 جونا چوٹن کا کیا تھا اوسے سے یہ خطرہ اوسکو ہوا کیونکہ بوجہ اوس امر قوی تر کے کہ کفار کو مذہب میں لا
 یا تباہ کرے راجگان خارج شدہ نہروالہ نے پناہ پاس چوہان کے بیچ کوہ ہارے ریگ کہر دہر کے لی ہو

کہ سات کو سن بجانب جنوب نگر جاری ہے اس سے ہم تصور کرتے ہیں کہ اوسکی تہ کا نشان بخوبی درمیان
 رن کے معلوم ہوتا ہوگا رئیس پارکر کا خطاب رانا ہے اور اوسکے مالک رئیس ویرا باہ کا بھی یہی
 خطاب ہے اوسکی دوستی اب اوسنے بالکل ترک کر دی ہے اور ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ کبھی وہ دونوں
 کچھ سلسلہ باہمی رکھتے ہوں یہ سب ایک ہی خاندان کے ہیں یعنی ہا پاراج کو جسکا دارالریاستہ جونا پور تھا
 بانکا سر بعد سرنگر کے مستحق تذکرہ کا ہے بہت عرصہ نہیں گزرا کہ یہ شہر بہت کلان تھا
 اور بوجہ جنگل کے ایک اچھا شگفتہ شہر تھا مگر اب سلع مین اور مین صرف تین سو ساٹھ مکانات
 آباد ہیں ایک فرزند رئیس نگر اسمین سکونت رکھتا ہے اسکا بھی خطاب مثل اوسکے والد کے رانا ہے
 اب ہم کچھ زیادہ ذکر شہر ہائے خرو کا نہیں کریں گے کیونکہ اؤکا ذکر فہرست منازل میں آجایگا +
 تہراد - ایک اور انقسام چولان لونی کی ہے اسکا دارالریاستہ بھی اسی نام کا ہے اور چند گروہ بجانب مشرق
 سوئی باہ کے واقع ہے اور یہ بھی مثل پارکر کے ہائے نام ماتحت اوسکے ہے +

ہمان ہم بیان ویرا باہ کو ختم کرتے ہیں جسکا ہم اعادہ کریں تو اوسمیں اکثر غلطی واقع ہوگی +
 حیثیت علاقہ راج چولان - چونکہ فہرست تفصیل منازل میں حیثیت ملک کی بہ تفصیل درج ہے لہذا
 بیان ارادہ زیادہ صراحت کا فضول معلوم ہوتا ہے وہی ناقابل سلسلہ جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کہ
 درمیان چوتن کے گزر کر جیلیم تک جاتا ہے ہمان بھی بانکا سر سے دو کوس کے فاصلہ پر بجانب
 مغرب واقع ہے اور وہاں سے نگر تک جدا جدا ٹیلے چلے گئے ہیں اراضی دونوں جانب دریا سے
 لونی کے پیداوار گندم اور دیگر غلہ باریک کی اچھی ہوتی ہے اور ویرا باہ کو اوسمیں ایک تہل عظیم
 مگر ایک اچھا سطح زمین بھی اوس میں ہے خصوصاً بجانب راوہن پور جو بقا صلہ سترہ کوس سوئی سے
 واقع ہے لونی سے آگے تہل میں ٹیلہ ہائے کلان ہیں اور چوتن سے بانکا ستر تک دراصل تمام
 بنجر بلکہ بھوڑ ہے اور اوسمیں ٹیلہ ہائے بلند اور لوہ متفاضل جا بجا غرق ریگ میں ہیں +

آب و پیداوار - بیج تمام راج چولان کے یا ہکو کہنا چاہیے کہ اوس علاقہ یا قطعہ زمین راج مذکور میں
 جو قابل آبادی کر سکی بانی بقا صا مناسب سطح زمین ہو نکلتا ہو یعنی چاہات و بانکے دس سے بیس پر شا تک
 لے اس جو زمین پر شا کا اندازہ چھ سے سات فٹ تک کا ہے یعنی قد آدم مگر اس طرح کہ وہ کھرا ہو کر اپنا پاتاہ اونچا کرے تو اوسکی انگشت دست
 پیمانہ لیا جاتا ہے پر شا قط پرش یعنی آدمی سے مراد ہے +

لیغے قریب پینٹھ فیٹ سے ایک سو تیس فیٹ تک عمیق ہیں مگر یہ عمق کچھ بھی نہیں ہے جب تک چاہات مقام دہات کا تصور کیا جائے جہاں بعض چاہ قریب سات سو فیٹ کے عمیق ہے سوائے گندم کے کوئی پرتل اور مونگ اور موٹہ وغیرہ اور باجر کافی واسطے مصارف کے پیدا ہوتا ہے مگر اس ملک میں غارت گری اصل پیشہ باشندگان کا ہے اور قوم چوہان جو رئیس یہاں کے ہیں اور قوم کولی جو ایک قوم رذیل سے ہیں دونوں اس پیشہ میں اپنی چالاکی اور چستی ایک دوسرے سے زیادہ ثابت کرنے کی تمنا رکھتے ہیں جہاں زمین کچھ بھی قابل الزراعة تصور ہوتی ہے وہاں چارہ وغیرہ بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً واسطے شتر کے جو خاردار درخت بہت کھاتا ہے بھیڑ اور بکری بھی یہاں بکثرت ہیں اور نرگاوان اور گھوڑے اچھے پیدا ہوتے ہیں اور فوراً بکوارا کے میلہ میں فروخت ہو جاتے ہیں *

باشندگان - ہکوبیان کہنا چاہیے کہ اولاد خواہ قوم مالی کی جو دشمن سکندر کی تھی اور خواہ پرتھی راج کی جو کم شجاع اوس سے تھا ایک گروہ وزدان اور قزاقان ہیں جو باخت و تاراج بیچ ملک شدہ اور گجرات اور ماڑواڑ کے اس نظر سے کرتے تھے کہ جو سوء انتظامی اور زیادتی جو وہ پور کی جو آپ کو اونس کے حاکم تصور کرتے تھے اور دعوی غارت گری کا کرتے تھے اوسکا معاوضہ رعایا کے مال سے لیا جائے ہر قوم کے آدمی چوہان راج میں موجود ہیں مگر وہ اقوام زیادہ ہیں جنکا نام مترادف نام وزدان ہے جیسے صحرائی اور کھوسا اور کولی اور بھیل اگرچہ چوہان ذی قوت ہیں مگر وہ کم ہیں اور اقوام کولی اور بھیل مع ایک اور قوم کے جنکو پتل کہتے ہیں بہت کثرت سے ہیں قوم پتل جنکا نام آخر میں لکھا گیا ہے اگرچہ قوم رذیل برابر اقوام دیگر کے ہیں مگر اس ملک میں یہی قوم مزور و دہکے سوائے کاشتکاری کے وہ تجارت گوند وغیرہ کی کرتے ہیں اور یہ گوند وہ اون وزخان سے نکالتے ہیں جنکا مذکور اوپر آچکا ہے قوم چوہان مثل دیگر اقوام راجپوت جو ملک بعیدہ میں آباد ہیں زنا رتھلے میں نہیں رکھتے اور اون توہات مذہبی سے بھی وہ خالی ہیں جو صحبت برہمنان سے ایک شخص کے دلیں پیدا ہوتے ہیں اور وہ اون سے متعید مثل سلاسل آہنی کے ہوتا ہے اور بالعوض اس سستی عقائد کے ایک اصلاح بھی اون کی طبیعت میں ایسی ہوتی ہے جس سے اونکی سیرت میں بہتری پیدا ہوتی ہے لیغے چوہان مشرقی سے

اونکی سیرت بدرجہ بہتر ہے وہ یہ ہے کہ انہیں وہ رسم خلاف قاعدہ و خرقہ کشی کی جاری نہیں ہے
 بخلاف ان کے اونکی ہمسایہ قوم جہاریجا میں یہ رسم بدرجہ غایت جاری ہے کہانے میں بھی
 یہ لوگ مقید توہات کے نہیں ہیں اونکے یہاں چوکا نہیں ہوتا اور نہ چولا ہوتا ہے اون کے
 نان پر عموماً نالی قوم کے ہیں اور جو کھانا کھا کر بچ رہتا ہے وہ اسکو بخلاف طریقہ ہارنیک کے
 اسکو باندھ رکھتے ہیں اور دوسرے وقت کھا لیتے ہیں *

کولی و بہیل - قوم اول یعنی کولی ان علاقجات میں بکثرت ہیں اور نہایت زشت خو
 انسانوں کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں گو وہ لوگ پوجا ہر ایک دیوتا کی کرتے ہیں جنکو ہندو چتے
 ہیں اور خصوصاً ماما گو کہ وہ ہر ایک قاعدہ دینی و دنیوی کی نسبت طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان صحرائی سے
 کچھ بالاتر ہیں وہ ہر ایک شے خورونی کھاتے ہیں مثل گاؤگا ویش اور شتر اور ہرن اور خوک اور اڑانے
 وہ بھی نہیں چھوٹا ہے جو اپنی مرگ سے مر جائے مثل دیگر اقوام رزیل کے وہ بھی اپنی نسل راہبوت
 ملاتے ہیں اور آپ کو چوبان کولی اور راٹھور کولی اور برہار کولی وغیرہ کے نام سے مشہور تو ہیں
 اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بداصل اولاد و قریم خاندان کولی کی ہیں قریب جملہ پارچہ باف
 ہندوستان کے کولی قوم کے ہیں گو وہ اپنی اصل پوشیدہ کر کے آپ کو جلاؤ یعنی جلاہہ کہتے ہیں
 اور یہی صرف فرق مسلمان پارچہ بافان سے کرتا ہے بھیل بھی شریک جملہ بد وضعی کولی کے ہیں
 بلکہ شاید ایک درجہ اور کم انسانیت میں اون سے ہیں کیونکہ یہ لوگ اور جانور ہر ہی کھا لیتے ہیں مثل روٹا
 و شغال و موش و بولہ و سانپ اور گوہر شتر اور طاؤس کو مستثنیٰ اپنی خورش سے کرتے ہیں اور وہ
 طاؤس کے مستثنیٰ کرنے کی یہ ہے کہ وہ ماما سے جسکی وہ پرستش کرتے ہیں متعلق ہے تاہم اونکی
 طبیعت کے نقص اور بد طینتی میں وہ برابر کولی کے ہیں مگر کولی اور بھیل باہم شادی نہیں کرتے
 اور نہ وہ باہم یکجا کھانا کھاتے ہیں یہ قومیت ہے اونکے اسلحہ کمان و تیر ہیں اور بعض وقت
 تلوار بھی اپنے پاس رکھتے ہیں مگر بنذوق شاذ و نادر اونکے پاس ہوتی ہے *

قوم تہیل اصلی کاشتکار اس ملک کے ہیں اور بقال یعنی بنیا اور یہی صرف قوم شریف ہیں انکو پاس
 بھیر بھی رہتی ہیں اور کاشتکار بھی یہ لوگ ہیں اور اوسقدر کثرت سے یہ بھی ہیں جبکہ بہیل یا کولی
 قوم تہیل مثل قوم کوری ہندوستان اور کولہبی ملک مانوا اور دکن کے ہیں یہاں اور اقوام ہی آباد ہیں

مثل رباری جو شتر پالتے ہیں ان کا حال ہمراہ دیگر اقوام صحرائی کے بیان کیا جا گیا +
 دیات اور اومر سومرا۔ اب ہم راجپوتانہ کو اسی جگہ چھوڑ کر اوس صحرا کا حال شروع کرتے ہیں جو متعلق
 سندھ کے ہے یعنی وہ قطعہ اراضی درمیان سرحد راجپوتانہ اور گھٹائی سندھ کے جو اوس کے مغرب میں
 واقع ہے اور داؤد پوترا سے بجانب شمال اور بلاری واقع دریا سے رن کے ہے یہ قطعہ زمین پیمائش
 میں قریب دو سو بیس میل طول میں ہے اور اتنی عرض میں یہ کل ایک تہل ہے اوس میں جزوی دیات
 آباد ہیں گو اکثر مواضع بہتر والا یعنی راسے کے جابجا اوس میں آباد ہیں مگر یہ قابل درج نقشہ کے
 اسوجہ سے نہیں ہیں کہ وہ ہمیشہ آباد نہیں رہتے جزوی پورے جنگو میان داس کہتے ہیں اور جو برب
 چشمہ آب واقع ہیں ہمیشہ آباد رہتے ہیں اور اوس کے نام بھی مقرر ہیں مگر ان میں اور ایذا کرنے میں
 مغالطہ دہی ہوگی کیونکہ یہ اوس وقت تک آباد رہتے ہیں جب تک سنبری موجود رہتی ہے یہ جملہ قطعہ
 ایک صحرا سے اصلی کہلا سکتا ہے جس میں پچاس میل تک ایک قطرہ آب نظر نہیں آتا اوس میں گزر کر نا
 بغیر زیادہ حزم اور ہوشیاری کے ناممکن ہے کہ وہ اسے ریک مثل پہاڑ کے بلند ہوتے ہیں اور
 چاہ ایسے عمیق ہیں کہ اگر کوئی قافلہ وہاں آجائے تو پانی نکالتے نکالتے اکثر تشنگی سے ہلاک
 ہو جائے دو چار کا ذکر ہم کرتے ہیں جس سے خواندہ کتاب ہذا کو معلوم ہوگا کہ ایسے وقت ملک
 مارو کے سفر میں عائد ہوتی ہے یہ چاہات گیارہ پرشا سے بچتر پرشا تک عمیق ہیں یعنی ستر فٹ سے
 پانچ سو فٹ تک ایک جینگہ دیس میں پچاس پرشا عمیق ہے اور دھوت کا بستی میں ایک ساٹھ پرشا
 اور کراپ میں بھی ساٹھ پرشا اور مہیر و لور میں ستر اور جھنیا لی میں پچتر اور چلیاک میں پچتر سے اسی
 پرشا تک عمیق ہے +

کس روشن رنگ سے فرشتہ نکالیف شاہنشاہ مفرور یعنی ہایون کی اور اوس کے وفادار ہمراہیوں کی
 بیان کرتا ہے جب وہ منجملہ ان چاہات کے ایک چاہ پر وارد ہوئے تھے جس ملک میں وہ لوگ
 فراری ہوئے تھے وہ بالکل جنگل ریک کا تھا لہذا اون مغلوں کو نہایت تکلیف پانی کی ہوئی تھی بعض
 دیوانہ بیاعت خشکی کے ہو گئے اور بعض تشنگی سے گر کر مر گئے تین روز تک برابر اونکو پانی کہیں
 نہیں ملا بروز چارم وہ ایک چاہ پر وارد ہوئے جس کا پانی اس قدر عمیق تھا کہ ایک نقارہ اوس کے
 کنارہ پر رکھا تھا جب ڈول اوپر آتا تھا تو واسطے آگئی اوس شخص کے جو ہمراہ جیدی رنگاوان

جو ڈول کا رسہ کھینچتے تھے نقارہ بجایا جاتا تھا اب کم نصیب ہر اسی شاہنشاہ ایسے تشنہ اور خشک لب ہو گئے تھے کہ جب اول ڈول نظر پڑا اور وہ ہنوز اوپر نہیں آیا تھا وہ اوپر بے اختیار اوپر بھاڑ ہو کر گرے کہ اکثر انہیں کے چاہ میں گر گئے دوسرے روز وہ ایک نالہ کے کنارہ پر دارو ہوئے وہاں شتران کو جنھوں نے کئی روز سے پانی نہیں پیا تھا پانی دیا گیا یہ بھی جو تشنہ کئی روز کے تھے انھوں نے بھی پانی بکثرت پیا اور اکثر مر گئے بادشاہ بھی تکالیف ناشنودنی اٹھا کر آخر کار جزوی ہر اسی ساتھ لیکر مقام امرکوٹ میں پہنچا وہاں کے راجہ کو جو بختاب رانا مشہور تھا اوسکی تکالیف اور کم نصیبی پر رحم آیا اور جس چیز سے اوسکی تکالیف کم ہوتی یا اوسکی خرابی دفع ہوتی وہ اوسے اوسکو دی۔ یہ حال برگ صاحب کے ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۹۵ میں درج ہے *

ہم اب اوسی علاقہ میں ہیں جہاں ہایون کو یہ سب تکالیف عائد ہوئی تھیں اور جسکی دارالریاستہ امرکوٹ ہے اب جیسا ثانی کوئی اور بادشاہ ہند میں نہیں ہوا پیدا ہوا تھا اب ہکو وہ پڑور میں اٹھانا چاہیے جو تاریخ محافظ ہایون پر پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ وہ اب صرف براسے نام راجہ امرکوٹ کا اور حاکم موضع چوکارہ گیا ہے جو اوسکو سکونت دیتا ہے اور نام اوسکا جس سے باقی عہد فوج کشتی فتحیاب سید وینین یعنی سکندر کے تھا *

ملک دہات جیسا شہر کلان یعنی دارالریاستہ امرکوٹ ہے ایک قسمت منجملہ انقسام ملک ماہستہالی ہے جو زمانہ دراز سے مطیع قوم برار کا تھا منجملہ پتیش اقسام اس ملک کے نہایت مشہور اقوام گنی کل سودا اور اومرا ورسومرا تھے جو پچھلی دو اقوام ملکنام شمالی تہل کا پیدا کرتے ہیں جواب بھی بنام اومر سومرا مشہور ہے گو کئی سو سال گزرے کہ اونکا کچھ اختیار یا اونکی قوت تھی *

مقام اردو جیسا حال دریافت ہونے کا مہنے سابق تحریر کیا ہے اور جو نقشہ میں قریب چہ میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق بیکھر کے اوپر دریاے سندھ کے واقع ہے اس ملک میں بنام اومر سومرا مشہور تھا اور کسی وقت میں بڑا وسیع ہو گا جب ایک خاندان کے چھتیس راجگان قوم سومرا نے ان ملکوں میں پانچ سو سال تک حکمرانی کی تھی (یہ حال فرشتہ اور ابوالفضل کی تحریر سے دریافت ہوتا ہے) جب اُسکی قوت زائل ہو گئی اور اوسکے دشمن قدیم سندھ سما قوم کے راجہ پھر اس میں

سے دیکھو فرست اقوام اور حالات پر بار جلد اول *

دخیں اور تابض ہوئے بعد ان کے قوم بھی قابض ہوئی اور اسکا نام بھی پوہ قرار پایا مگر اسکا قدیم
 اور اصلی نام امر سور اہل تک مشہور ہے اور اکثر چیمپ گڈریون کے لینے بھیری چرنے والے دونوں
 اقوام امر اور سمر کے درمیان کوہ ہائے ریگ کے اب تک موجود ہیں انکا حال ہم بعد تحریر کروانگے
 براہوران کلان بھی سو کے حال کے لکھیں گے ہم نشان آبادی بھی اور چار اور سولائی گملوت اور
 راسٹھور کا درمیان ان ملکوں وسطی اور مغربی راجھو مانہ کے پاتے ہیں اور جہان ہم جاتے ہیں
 اور جو کوئی دارالریاستہ جدید ہمکا معلوم ہوتی ہے وہ ہمیشہ اور آبادی پر مار کے دریافت ہوتی ہے
 اور ایک مثل ہے (برہمنی تین نہ پر مار کا) یعنی دنیا پر مار کی ہے بنگا ہم اعادہ کرتے ہیں دوبارہ
 دنیا سے راجھوت کے مبالغہ نہیں ہوتا

اروریا اور جواہر الفضل نے لکھا ہے اور یہی حال اوس مشہور جغرافیہ دان امین بیکن نے لکھا ہے
 کہ برابر ملتان کے سب سے وسعت کے ہے ایک نجلہ اون نو انقسام ہارو کے تھا جس کے برابر ملتان
 اور جس کا ہم بیان اعادہ کرتے ہیں کہ قوم سور ایک فرع کلان تھی وہ جزیرہ بیکھر جو ہندوستان
 محصور ہے اور جسکا نام خلیفۃ اللہ کے صوبہ دار نے منصورہ لکھا ہے اور جو ہندوستان کے
 فاصلہ پر بجانب مغرب ارور واقع ہے دارالریاستہ قوم سوگڈی کا کہلاتا تھا جب سکندر نے سفر
 ریائے سندھ کیا تھا اور اگر ہم نظر اس امر صحیح کے کہ قدیم حکومت اس ملک میں تھی ان دونوں
 ناموں کے قریب المنجج ہونے کے خیال کریں تو شاید بلا تکلیف سادہ مزاجی یہ کہہ سکتے ہیں
 کہ سوگڈی اور سودا دونوں ایک ہی تھے اور راجگان سودا مالک صحرا کے تھے جب بھی شمال سے
 وہاں آئے تھے مگر ازرو سے تو اسخ یہ اطلاع ہکو نہیں ہوتی کہ انھوں نے اونسے ارور اور
 نو دروا بھی لے لیا تھا یا نہیں اور یہ بھی کیس طرح خلاف قیاس نہیں کہ ارور اور سمر بجائے ہمسر
 یا برابر ہونے سودا کے ان کے انقسام سے ہوں

چیم پیروی ابو الفضل اور فرشتہ کی بیج تو اسخ مختصر قوم سندھ اور ان خاندانوں کے کرتے ہیں
 لے خاندان کتاب ہذا کے اس امر کے یقین کرانے میں کہ ہم قیاس اور قریب المنجج ہونے نام کے نہیں کرتے ہماری خواہش اوس سے ہے
 کہ وہ ہمیں یاد دہانے کہ ہم نے سابق تحریر کیا ہے کہ پنجاب کی جادو قوم کی عزت اوس مشہور راج پورس سے ہوئی تھی جواد کی قوم کا تھا
 اگرچہ نام پورا اصل نام پرانکا ہے اس بیان کو علحدہ کر سکتا ہے

ابو الفضل کہتا ہے کہ زمانہ سلف میں ایک راجہ بنام سہرس تھا اسکا دارالریاستہ اندھرا پرادش میں تھا۔ ملک تاحکومت بجانب شمال کشمیر تک اور بہمت مغرب ہران سینے سندھ تک تھی اور بجانب جنوب اس کے سمندر تھا ایک فوج فارس نے اسپر فوج کشی کی اور راجہ جنگ میں قتل ہوا اور فارس والوں نے بعد لوٹنے ہر شے کے مراجعت اپنے وطن کو کی اس راجہ مقتول کے بعد اسکا فرزند راسی ساہی گدی نشین ہوا اور یہ خاندان تابعد خلافت ولید قائم اور جاری رہا جب حجاز حاکم عراق نے ۹۹ھ ہجری یاسع میں محمد قاسم کو بھیجا اور وہ یہاں فتحیاب ہوا اور ہندو راجہ داہر کو اسے قتل کیا بعد ازاں یہ ملک زیر حکم انصاری کے آیا جو خاندان بعد خاندان ہو مرا کے تھا اور ان کے بعد خاندان سیمہ یا سہا

۱۰۰ھ کرنیل برگ صاحب اپنے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ یہ نام ہلی سا تھا اور اسی مقام پر اسے زنی اور خراب کرنے نام ہنود کے نسبت میں جن میں اہل اسلام کے کرتے ہیں مگر ان پر خاندان اعتبار نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو ہم یہ دریافت کر سکتے تھے کہ شامل ہونا لفظ سا ساتھ ہلی یا ہری کے جن نام فرزند سہرس کا تھا ایک علامت اسکی قوم سودا کی تھی جو ابو الفضل نے اسے ساہی یا راسے سا لکھا ہے اور اسکے معنی راجہ سا یا راجہ سودا کے ہیں اسی خاندان کا داہر تھا جسکا دارالریاستہ حسب بیان ابو الفضل ۹۹ھ ہجری میں الوریہ میں تھا اس میں ہونے والے غلطی جغرافیہ کی کی ہے کیونکہ الوریہ اور دارالریاستہ سندھ بالاکا تھا اور دیل جسکا صحیح نام دیول یعنی مندر یا تما تھا دارالریاستہ سندھ پائین کا تھا مگر غالباً داہر کی قید میں دونوں تھے ہم نے سابق تواریخ سوار میں مذکرہ ایک راجہ قوم غیر کا بنام داہر دیس پتی کے لکھا ہے کہ وہ بھی حفاظت کرنے والا اسکا تھا جب اول اہل اسلام نے فوج کشی اسپر کی تھی اور وہ فوج کشی ہماری راسے میں وہ تھی جو محمد قاسم نے بعد فتح سندھ کے کی تھی باپا راجہ چتور براہ زراہ راجہ مان موری کا تھا اسوجہ سے دو سبب جلائے وطن فرزند داہر کو باعث تائید اور امداد چتور بقابلہ اپنے دشمن قاسم کے ہوئے تھے موری اور سودا دونوں ایک ہی طرح فروغ خاندان پر مار کے تھے (دیکھو جلد اول صفحہ ۹۴) اسپر بھی توجہ طلب کرنا لائق ہے جو ہم نے سابق درباب حرکت کرنے حجاز خراسانی کے لکھا ہے کہ اس نے قاسم کو سندھ کی جانب روانہ کیا اور خود زابلستان کے ہندو راجگان کی طرف متحرک ہوا کہ ایک رفراس سے پیدا ہے گواہ اس میں تکرار بہت واقع ہو مگر وہ بہت کارآمد بھی ہے یعنی اس سے ظاہر ہے کہ قبل ظہور اسلام کس قدر وسعت ملک خاندان راجپوت میں تھی +

علم ہند میں ایک نقصان عظیم ایسا عائد ہوا ہے کہ اسکی تلافی مشکل ہے یعنی جو تحریرات کرنیل برگ صاحب نے کئی سال میں جمع کی ہیں اس غرض سے کہ ایک عام تواریخ اون امور کی تیار ہو جس سے وہ حال دریافت ہو جو اہل اسلام نے اول شیعہ مذہب میں کیا تھا وہ ضائع ہو گئیں +

جہاں کو خاندان جمشید سے گردانتے ہیں اور ہر ایک نام میں جام ہوتا ہے *
 فرشتہ بھی ایک ایسا ہی بیان کرتا ہے۔ بعد وفات محمد قاسم کے ایک قوم نے جو اپنی اصل انصاری
 لگاتے ہیں ایک حکومت سندھ میں قائم کی بعد ازاں زمینداران نے حکومت چھین لی اور اپنی حکومت
 سرخودا و پر ملک سندھ کے پانچ سو سال تک قائم رکھی ان سمرامی قوم والوں نے ایک اور خاندان ملک کو
 جس کا نام سونما تھا لے لیا (اس قوم کا نام ابوالفضل سیمہ لکھتا ہے) اسکے رئیس بھی نام جام کا اختیار
 کرتے تھے (دیکھو برگ صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد چارم صفحہ ۴۱۱ و ۴۲۲) *

قائم کرنا اس امر کا کہ یہ اقوام ایک ہی ہیں بوجہ اختلاف تحریر گریک یعنی یونانی اور فارس کے مورخین کے
 جو وقت عائد ہوتی ہے اسکی صحت فرشتہ نے اپنی کتاب میں ایک اور موقع پر کی ہے وہ اس قوم کو
 سونما لکھتا ہے اور ابوالفضل سوما قوم سنہا کی اصل پوشیدہ ہے یعنی معلوم نہیں ہوتی مگر وہ دراصل
 سکونت اوس قطعہ ملک میں رکھتے ہیں جو درمیان بکھر اور ٹھٹھہ واقع سندھ کے ہے اور وہ اپنی نسل جمشید
 سے بتاتے ہیں ہم اسکی غلطی تحریر لفظ سے قطع نظر کریں گے اوسکے مقام سکونت اصلی پر نظر کرتے ہیں
 جس سے پیدا ہے کہ اگر کوئی اوندکو سونما لکھے یا سنہا یا سیمہ مگر وہ قوم سما خاندان کلان جادو سے ہیں
 جبکہ دارالریاستہ سما کا کوٹ یا سما نگر تھا اور جو تبدیل ہو کر مینا گڑھ ہو گیا اوسکے راجہ کو گریک والہ سمبا
 کہتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ قوم سودا بیچ اور اور بکھر واقع سندھ بالا اویسح سما واقع سندھ پابین
 حکمرانی کرتی تھی جب سکندر نے اس علاقہ میں گزر کیا تھا اقوام جابریجا اور جام نوا نگر واقع ساہتر کے
 اپنی نسل قوم سما لگاتے ہیں اسوجہ سے ابوالفضل نے ایک اور مقام پر اس قوم کو بنام خاندان سندھ سما
 مذکور کیا ہو مگر چونکہ وہ شامل ساتھ با ایمان آدمیوں کے ہو گئے اور مسائل ہنود و خارج ہو گئے لہذا انھوں نے اپنی اصلیت خاندان
 سما جادو کو پوشیدہ اور مخفی کرنے کو نسل جمشید قائم کیا اور بجائے سما کے جام نام اپنا رکھا *

۱۷ اس پچلے خاندان کی وہ فہرست سترہ راجگان کی دیتا ہے۔ گلدون صاحب کا ترجمہ آئین اکبری جلد دوم صفحہ ۱۲۲ *
 ۱۸ ہنود کی تواریخ سے پیدا ہے کہ جو چار اقوام گنی کل کہلاتی ہیں اور جہیں قوم پر بار بکثرت ہیں وہ ہمیشہ خاندان جادو کو خارج
 کرتے رہے ہیں بیان جواد نہیں تکرار واقع تھی اسکی مطابقت دو بہتر مورخین اہل اسلام کرتے ہیں جنکی آگئی ایک ہی شہسوپہ
 یعنی تواریخ قدیم سے جو ہمارے پاس بہت کم پہنچی ہیں یاد رہے کہ اقوام سودا اور اورا ورا اور سومرا سب پرما قوم تھے جنکو
 پورا ہی کہتے ہیں تھے اور سما جادو بھی انکی اصل تواریخ جیلیر میں درج ہے *

لہذا ہم یہ منظور کرتے ہیں کہ ایک راجہ قوم سودا کا اس خیر و عظیم ریاست پوار پر قابض تھا جس کا اور دیا
 جزیرہ بیکھر اور سوقت میں دارالریاستہ کا جب سکندر نے سفر دریا سے سندھ کا کیا تھا اور یہ بھی خلافت
 قیاس نہیں ہے کہ وہ فوج جسکو ابوالفضل ساتھ تمام فوج فارس کے تعجیل کرتا ہے اور جسے حملہ اوپر
 اور رگے کر کے اوسکے راجہ سہرس کو قتل کیا تھا وہ فوج گریہ بیکھرین کی بسر کردگی ایو لوڈ ولس یا عینندہ
 کے تھی جس نے اس ملک میں گزر کیا تھا جب سکڑا یڈ یعنی راجہ سہرس حکمران تھا اور جسکا گزر شارتھنک
 ہوا تھا جان مطابق بیان اونکے مورخین کے سکھ اوسکا اونکی حین تاریخ نویسی کے یعنی دوسری
 صدی میں موجود تھا جن تواریخون کا حوالہ بکثرت دیا گیا ہے اونسے ہکو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ داہر
 اور اوسکا فرزند راے سا جپر اول حملہ اہل اسلام کا بسر کردگی قاسم کے بفتح و فیروزی ہوا تھا اوسی
 نسل سے تھے جسکا راجہ سہرس تھا اور تواریخ بھٹی سے بلا تکرار ثابت ہے کہ اوسوقت میں یعنی
 جب وہ صحرا میں آکر آباد ہوئے تھے قوم سودا کلان تھی (دیکھو صفحہ ۲۲۰ کتاب انگریزی) اسے جزیرہ موافقت
 نام مقامات اور راجگان سے ایک وجہ قرین عقل اس خیال کے واسطے پیدا ہے جو مہنے تحریر
 کیا ہے کہ قوم سودا خاندان پوار قابض سندھ بالا پرا و سوقت میں تھی جب یسید زمین یعنی سکندر
 سفر اس دریا کا کیا تھا اور یہ بھی کہ یہ چنگل انقلابات نصیب میں اوسنے (مقابلہ اپنے قدیم دشمن
 خاندان جاو یعنی سما کے) اپنی قدیم حکومت کا جزو قلیل اون ایام میں قائم رکھا تھا اس خبر کے
 حال سے ہم خوانندہ کتاب ہذا کو آگہی دینگے بعد دینیے ایک سرسری کیفیت اوپر اون کی قدرتی
 لہ مجملہ ان سکون کے مولف کتاب ہذا کو خوش نصیبی سے سکو تفصیل دستیاب ہوئے ہیں یعنی ایک عینندہ کا اور تین ایو لوڈ ولس کے
 جسکے بیان آئے ہیں اب تک شبہ تھا ایو لوڈ ولس کا ایک تو دیرانہ سو پوری میں جسکو منور ایرین نے بنام سوراسنی لکھا ہے اور
 ایک قدیم شہر آونتی یعنی اوجین میں جہاں کاراجہ حب بیان جسٹن خط کتابت ساتھ آگٹس کے رکھتا تھا اور سومی مع دیگر شہر
 اور بیکھرین سکون کے مقام آگرہ ایک طرف میں دستیاب ہوا تھا یہ ایک مقام قدیم کے کندہ کرے میں ملے یہ ہننے
 دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ مقام قیام آگرہ یا آگرہ گرام ایشور کا یعنی حاکم شہر آگرہ کا ہوگا جسکا ذکر ایرین نے لکھا ہے کہ نہایت
 قوی راجہ شمالی مہنڈکا تھا جو بعد وفات پورس کے آمادہ مقابلہ ہو کر سکندر کی پیش روی کے اندھا کر کے کوستہ ہوا تھا اب
 ہکو امید ہے کہ پنجاب کچہ اور اطلاع حالات قدیم میں دیگا (واسطے زیادہ میان ان سکون کے دیکھو ٹرین بکس رائل

ثابت قدمی کے جسے اس قوم کو جو اس صحرائی مقامات کے کم از کم واسطے ایک عرصہ دو ہزار دو سو سال کے سکونت گزین رکھا بمقابلہ ان کے دشمنان بیرونی مثل گریک اور بیکیرین اور اہل اسلام کے اور نیز قدرتی آفات مثل قحط اور وبا اور زلزلہ وغیرہ کے جو کبھی کبھی اس اراضی کو صاف کرتے تھے اور آخر کار انھوں نے اس نوبت تباہی اور بربادی کو پہونچایا جو اسکا حال اب ہے کیونکہ اس صحرائے میں مثل صحرائے ملک مصر کا ایک احوال مشہور ہیں کہ اوسکی لیے بنائے وغیرہ کی ترقی ہمیشہ سے ہوتی آتی ہے اور اب بھی اوس ملک میں ہو رہی ہے اور نیز گہائی سندھ میں اور بجانب دریائے جمن کے ملکوں میں خرابی اور بربادی روز افزون ہے +

امرکوٹ - یہ کوٹ امرکا چند سال گزرے دارالریاستہ راج سودا کا تھا اور وسعت اوسکی دو سو سال کا عرصہ ہوا کہ گھائی شدہ کے تھی اور بجانب مشرق لونی تک تھی مگر راکھور ماڑ وارنے اور اوس خاندان نے جواب حکمرانی سندھ میں کرتے ہیں متفق ہو کر اولاد سہرس کو امرکوٹ سے جو ایک قلعہ منجملہ نوکوٹ مارو سے ہے خارج کر دیا ورنہ اولاد سہرس کی حکومت اور سے جو اولاد الریاستہ تھا ایسی وسیع تھی کہ کشمیر سے کنارہ سمندر تک جاری تھی امرکوٹ کی شان و شوکت از حد زائل ہو گئی ہے جسے کہ سابق جو اوسمیں عہد حکومت راجگان قوم سودا میں پانچ ہزار گھر تھے تو اب دو سو پچاس گھر ہیں جو صرف چھپر کے ہیں قلعہ قدیم شہر کے شمال و مغرب کی طرف واقع ہے یہ قلعہ خشتی ہے مگر بروج جو اٹھارہ ہیں سنگین ہیں اس قلعہ کے اندر ایک اور قلعہ یا محل مستحکم ہے اور بجانب شمال قلعہ ایک نہر قدیم جاری ہے اور اب بھی اوسمیں سال بھر کچھ پانی رہتا ہے جب راجہ ان قابض امرکوٹ پر تھا اوسنے کئی دیہات اوسمیں آباد کیے تھے تاکہ آمد و رفت قائم رہے مال پورہ کے لوگوں نے اسوقت اپنی غرض سے بوجہ اندیشہ اپنے حاکم قندیار کے راجگان راکھور سے موافقت رکھنی اور انکی خوشامد کرنی ضروری متصور کی مگر جب اوس علاقہ میں اور ماڑ وار میں جنگ باہمی پیدا ہوئی تو ایک کے رفع اندیشہ سے دوسرے نے وہ خوش آمد اور موافقت

لے کپتان پونچر صاحب جواب کرنل ہیں اپنی کتاب دلچسپ ہیں جو درباب سندھ اور بلوچستان کے ہے جان وہ ترجمہ کتاب فارسی مجموعہ واعدا تو کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ قدیم دارالریاستہ سندھ کا الورت تھا اور اوس مقام پر حال غارت ہوئے خاندان ہاہر کا تحریر کرتے ہیں (جکبوسہری) ابوالفضل نے لکھا ہے) انکے بزرگوں نے سندھ میں حکومت دو ہزار سال تک کی ہے +

ترک کردی اور اب امرکوٹ کی خرابی جو ہوتی تھی تو اسکو قوم کلورا ساکمان سندھ اور راجپوتوں نے
 اپنی اپنی سرحد مفید اپنے تصور کر کے چاہا کہ اپنے قبضہ میں رکھیں لہذا ہم اب بیان اس جنگ کا
 کرتے ہیں جو فیما بین ان دونوں جنگ آوران کے شروع ہوئی اور جسکے باعث قسمت راجہ سوہا
 ختم ہوئی اور جس سے کچھ حال خاندان حاکمان سندھ کا بھی معلوم ہوگا جو اب تک پنجابی دریافت نہیں
 جب سچے سنگہ ماٹروا میں حکمرانی کرتا تھا اسوقت میان نور محمد کلورا حاکم سندھ کا تھا مگر
 اسکو ایک فوج قندہار نے خارج کر دیا تھا اور وہ جیلیمیر میں پناہ گزین ہوا تھا اور اسی مقام میں اس
 وفات پائی سپر کلان اسکا انترخان اور اس کے برادران نے اغیت بہادر خان خیرانی کے پاس
 حاصل کی تھی اور ایک اسکا برادر بد اصل بنام غلام شاہ جو ایک طوائف سے تھا قابو پا کر نشین
 حیدر آباد کا ہو گیا تھا رئیسان واؤد پوترا نے جانب داری انترخان کی اختیار کی اور سامان غلام شاہ
 کے خارج کر دیا کیا بہادر خان سہل خان اور علی مراد اور محمد خان اور قائم خان اور علی خان جو
 رئیس قوم خیرانی کے تھے سب متفق ہو کر ہمراہ انترخان بجانب حیدر آباد روانہ ہوئے غلام شاہ
 یسکراونکے مقابلہ کے واسطے پیشتر آیا اور ان برادران میں جنگ بمقام اوبابورا (جو نقشہ میں
 درج ہے) واقع ہے اور اصلی فرزند کوشکت ہوئی قریب جملہ رئیسان خیرانی کام آئے اور انترخان
 گرفتار ہو کر مقام گج کا کوٹ میں جو ایک جزیرہ دریائے سندھ میں بقا صلہ سات کوس بجانب
 جنوب حیدر آباد ہے محبوس کیا گیا غلام شاہ نے اپنی سند اپنے فرزند سرفراز نامی کو دی مگر
 اسنے جلدی قضا کی اور اسکی جگہ عبدالبنی سند نشین ہوا۔ ایک رئیس قوم تالپورہ جو ایک
 فرع بلوچ کی ہے کورام نامی شہر ابھی پورہ میں جو سات کوس بجانب مشرق شیو دا پور واقع کوہری
 سندھ کے ہے رہتا تھا اس کے دو فرزند تھے پچرا اور سبدان سرفراز نے کورام کی دختر کے ساتھ
 شادی کرنے کا پیغام بھیجا مگر کورام نے انکار کیا لہذا سب خاندان اسکا قتل ہوا پھر صرف
 قتل سے محفوظ رہا اور اسنے اپنی قوم کے آدمی جمع کر کے معاوضہ لینے کا ارادہ کیا اور اس
 ظالم کو خارج از ریاست کر کے خود سند نشین حیدر آباد ہوا جملہ قوم کلورا منتشر ہو گئی مگر جب وہ
 سخت مزاج اور مغرور تھا اسکی دشمنی ساتھ راجپوتوں کے درباب قبضہ امرکوٹ کے ہو گئی یہ بھی بیان
 لیماں ہوا ہے کہ اسنے صرف راجپوتوں سے خراج طلب نہیں کیا تھا بلکہ انکی دختر بھی شادی میں

چاہی تھی اور شمال اوسکے جد یعنی دادا دیت کہ وہی جسے ایک عورت فتح سیر کو دی تھی اس طرح آمیز
 پیغام سے جہات نہ تمام ہوگا اور جو لوگ دہریہ سے واقف ہیں وہ بیان آئی جس میں فتح
 ہونے سے نہایت فائدہ پائی اور راجہ پوری فتحیاب ہوئے مگر جسے سنگ اس فتح سے راضی اور
 متسللی نہ ہو کر خواہشمند اسکا ہوا کہ یہ خارا اوسکے پہاڑ سے رفع ہوا ایک بھی اور ایک چوڑاوت نے
 شرکت کی اوسکے خاندان کو اراضی دی گئی اور وہ دونوں بلباس سفیر روانہ ہوئے جب ہجر کے
 حضور پہونچے ہجر کے کہا کہ راجہ نے اوسکی خواہش پسند کی یا نہیں چوڑاوت نے اسکے جواب میں
 اوسے خطا معتبہ ہی کا دکھایا اور خود آدھیک زبان پر لایا کہ ذکر روپے کا نہیں ہے مگر چوڑاوت نے
 اپنا خنجر اوسکے سینہ میں نصب کیا اور کہا کہ یہ عوض ڈولا کے ہے اور اوسکے ہمراہی نے
 اپنا خنجر اوسکے سینہ میں مار کر یہ کہا کہ یہ عوض خراج کے ہے ہجر سرد ہو کر مسند پر گر پڑا اور قاتلان
 جب دیکھا کہ یہاں سے فرار ہونا یا جان بچانا ناممکن تھا اوسھوں نے اپنے خنجر کو مقابلہ حصار کے
 کام میں لانا شروع کیا اور چوڑاوت نے اکیس آدمی مارے اور بھٹی نے پانچ بعد ازاں اوزکا
 قریب ہو گیا اور راجہ پوری فتح علی آباد میں رہتا تھا اور اوسکی جگہ مندر نشین کیا گیا اور قدیم خاندان
 کلورا بھیج اور راجہ پوری میں مقیم ہو گئے اور وارث قوم مذکورہ قندھار کو چلا گیا وہاں شاہ نے
 اوسکو پچیس ہزار فوج دی یہ فوج لیکر وہ آیا اور اوسنے سندھ کو فتح کیا اور ظلم کرنا شروع کیا
 فتح علی نے جو بھوج گیا تھا پھر اپنے ہمراہی جمع کیے اور فوج شاہ پر حملہ آور ہوا اور شکست دیکر اوزکا تعاقب
 شکار پور تک کیا اور اوزکو خوب قتل کیا وہاں سے بھی اوزکو خارج کر کے شکار پور پر اپنا قبضہ کیا اور
 ساتھ فتح اور فیروزی کے واپس حیدر آباد میں آیا ظالم کلورا جواب مجبور ہو گیا تھا پھر شاہ کو واپس گیا
 مگر شاہ اوسکی بزدلی اور نتیجہ خلاف شجاعت سے بہت ناراض ہوا یہاں تک کہ اوسنے
 اوسکو اپنے حضور سے نکال دیا ناچار ہو کر یہ ملتان ہو کر حبیل میں آیا اور لوکرین میں سکونت گزین ہوا
 اور اسی مقام میں اوسنے وفات پائی رئیس لوکرین اوسکا وارث ہوا اور اوسکی دولت اور جاہرت
 کے سبب رئیس لوکرین متمول رئیس ماڑواڑ کے ہوئے قبر اس جلا وطن رئیس کی بجانب شمال شہر
 مذکور کے تعمیر ہے *

اس کتاب ہوا تو میں یہ بھی لکھا ہے کہ فتح علی کے بعد اوسکا بھائی غلام علی حال گدی نشین ہوا تھا اور اسکے بعد کرم علی اوسکا فرزند مندر نشین ہوا

یہ حال غیر جو دراصل متعلق تواریخ ماٹرواٹیا سندھ کے ہے یہاں اس غرض سے داخل کیا گیا ہے تاکہ واضح
 کہ قوت سندھ کی کستور اور پرفٹنٹ راجگان سودا کے اثر پذیر تھی بوجہ ہجر کے جو قتل پیغامبران بچے سنگ
 کے ماتہ سے ہوا تھا واقع ہوا کہ راجہ سودا مرکوٹ سے خارج کیا گیا اور قبضہ مرکوٹ نے سندھ کے
 لوگوں کو ہم سرحد بھیجی اور راٹھور کا کر دیا مگر بعد اسکے قتل کے اور شکست فوج سندھ کے اوپر کنارہ دریا
 رن کے بچے سنگ نے پھر راجہ سودا کو گدی ا مرکوٹ پر بٹھایا گو مدت تک وہ نہیں رہا اور فوج کشتی قندہار
 نے اس غریب ملک کو نذر قتل و غارتگری افغانان کا کیا اور مرکوٹ پر حملہ کر کے قبضہ اڈکا ہو گیا جب
 فتح علی نے مقابلہ فوج قندہار کا کیا اور اڈکا کو اعانت راٹھور شکست دی تو اوسنے بالعوض اعانت کے
 دعویٰ ا مرکوٹ کا چھوڑ دیا اوپر قبضہ بچے سنگ کا ہوا اور اسکے بروج پر نشان راٹھور کے لہراتے رہے
 جب تک کہ جناب باہمی مین سندھی لوگوں نے اوسکو خارج کر دیا اگر راجہ مان جانتا کہ کس طرح خواہش
 عام رلیان سے درباب واپس لینے اس مقام بعیدہ کے نفع اٹھائے تو اوسکو بعض اشخاص شور انگیز کر

عام صداقت اس بیان کی اوس کتاب دلچپ سے ثابت ہے (یہ کتاب ہکوا لیسے وقت دستیاب ہوئی کہ ہم اوسمیں سے کچہ خلاصہ
 نہیں تحریر کر سکے) جکانام بیان ملاقات و بار بار سندھ ہے جو ڈاکٹر برنس صاحب نے لکھی ہے ہجر خان وزیر حاکم سندھ کا تھا جو حاکم خاندان
 کلورا سے تھا اور یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ مسند اوسکے خاندان سے گذر کر وزیر مذکور کے خاندان میں آگئی تھی یہ مشکل سے خیال میں آتا ہے
 کہ راجہ بچے سنگ واسطے کلورا کے قاتل مقرر کرتا کیونکہ وہ باسانی سندھ میں مل سکتے تھے مگر وہ طعنہ جسے ہجری قسمت ختم کر دی تھی اوسکے
 مالک کی طرف سے ہوگا گو یہ بھی بیوقوف بنایا گیا ہوا فوس یہ ہے کہ مصنف کتاب ملاقات سندھ امیر کے ساتھ مقام سوان میں نہیں گیا
 (اسکا حال ہم لکھیں گے جو حال ہکوا قریب بیس برس گذرے ملاقات) روزنامہ معتبر اور نقشہ جو اوسکے برادر فٹنٹ برنس نے دریا
 رن کو لکھا ہے اوس سے اور بھی روشنی اور تواریخ اور جغرافیہ اس جزو عظیم و دلچپ ہندوستان کے ہوتی ہے خواہش اب یہ ہے
 کہ ازلیں صاحب کو امتحان اس علاقہ کا سپرد کیا جاسے ہکوا امید تھی کہ ہم بھی اس صحرا میں حبیلیر سے اوج تک جاؤ نیگے اور وہاں سے
 سفر دریا کر کے مقام مانسور جا کر اور اور سوان اور ساگر میں اور با من واسکو دکھیں گے اور جو فساد سندھ میں شائع میں ہوا تھا
 اوس سے مجھے امید قوی تھی کہ یہ مطلب تمام ہوگا اور میں نے ایک نقشہ راستہ کا دریاں اس صحرا کے تحریر کر کے لارڈ ہسٹنگ صاحب
 کو بھیجا تھا جس راستہ فوج روانہ ہو سکتی تھی اور مقام قیام فوج دارالریاستہ سوگدی میں جو محصور پانی سے ہے ہو سکتا تھا مگر
 اوسوقت میں صلح مناسب تصور ہوئی اوسوقت میں میری خط کتابت ساتھ میر سہراب حاکم سندھ بالاکے تھی اور کچہ شہید نہیں
 کہ میر مذکور ہماری رائے پر کام کرتا +

اور طرح رہائی حاصل ہو سکتی تھی نہ کہ اون طریقوں سے جنسے اوسکے نام بدنامی ہوئی +
چور۔ جیسے امرکوٹ سودا سے لیلیا گیا ہے اوسوقت سے راجہ خارج شدہ جکا خطاب اب تک رانا کا
جاری ہے شہر چورمین رہتا ہے جو بفاصلہ پندرہ کوس بجانب شمال و مشرق دارالریاست سابق سے
واقع ہے اولاد اون راجاؤں کی جنھوں نے غالباً مقابلہ سکندراور فیڈراور قاسم افسر فرج ولید کا کیا تھا
اور جنھوں نے ہائیو کو جب وہ تخت شاہنشاہی ہند سے خارج کیا گیا تھا پناہ دی تھی وہ اب ہسرانی اون
لوگوں کے عطیہ اور خیرات پر کرتے ہیں جنسے اونکا رشتہ شادیکا ہو اور چند قطعات اراضی پر جو اون کے
صوامین حاکمان سندھ نے اونکو دے رکھی ہیں اوسکو آٹھ بھائی ہیں اور وہ سب محتاج ماسیحتاج کے ہیں اور اپنی
قوت لایموت صرف اسی قسم کی آمدنی سے پیدا کر سکتے ہیں جو ان ملکوں میں مقرر ہوئیے غارتگری +
اقوام سودا اور جہاز بکار بحیرہ آمیزش ہندو اور مسلمان کا ہے اسوجہ سے کہ جسقدر مغرب کی طرف ہم
جائیں اوسقدر رستی بیچ عقائد توہمات مذہبی راجپوتان کے پائی جاگی مگر یہ امر سوا سے اسوجہ ملک کے
اور بھی سبب سے متعلق ہے یعنی اسے خلاف قوم ہونیکے جس سے اونکو اجازت حاصل ہے کہ
شادی ساتھ سندھی کے کیا کریں یہ وجہ افلاس کی ہے اور بعضے گرمجوش یہ کہتے ہیں کہ یہ وجہ نہیں ہے
بلکہ حکم منوکا ہے ہر ایک تیسرے سال بیان قحط ہوتا ہے اسیں جن لوگوں نے غلہ نہیں بھر رکھا ہو
وہ اپنے مہیا یہ کے پاس جاتے ہیں اور خصوصاً گہائی سندھ میں کھانے کے واسطے چلے جاتے ہیں
اور جو رشتہ وہ پیدا کرتے ہیں وہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اونکو کھانا دیتے ہیں وہ اون کو اپنی
دختران عوض میں دیدیتے ہیں مگر اسپر بھی وہ اسقدر پابندی طریق قدیم کی رکھتے ہیں کہ جبکی
شادی وہ اسطرح کر دیتے ہیں اوسکو بچہ اپنے خاندان میں نہیں ملائے سودا کے رانا سے حال نے
یہ مثل پوری کی یعنی اوسنے دختران میر غلام علی اور میر سہراب کو دین بلکہ کوسا رئیس و ہار کو بھی
دی اور اسوجہ سے اوسکے دیگر برادران راجگان جیلیر اور باہ اور پارا اگرچہ دختر سودا راجگان کی
اپنے گھر میں لاتے ہیں (اسوجہ سے کہ وہ اوسکی نسل میں فرق نہیں تصور کرتے) مگر اپنی دختران کو
نہیں دیتے اسوجہ سے کہ شاید اوسکی اولاد کسی بلوچ کے حرم کو رونق بخشے مگر راتھور ماٹوار ہرگز
دہات کی لڑکی نہیں لاتے اور نہ اونکو دختر دیتے ہیں اس علاقہ صحرائی کی عورتاں حسن میں مشہور ہیں
لہذا وہ ایک شے تجارت کی ہو گئی ہیں اور یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی سندھی کسی دہاتی کا حسن سنتا ہو

۳۹
 وہ اوسکے والد کے پاس غلہ بقدر قیمت اوسکے بھیج دیتا ہے اور شاؤنا اور رور دیکھا جاتا ہے ورنہ عورت
 بالعرض اوسکے دیدی جاتی ہے اب ہم میان زیادہ تر حال طریق اور دیگر رسوم سودا کا ذکر نہیں
 کریں گے گو بھیہ حال عام بیانات اقوام میں درج ہو گا جسکے بعد ہم حالات صحرائے ہند کو ختم کریں گے
 اقوام۔ اکثر اقوام جو صحرا اور گھاٹی سندھ میں سکونت رکھتی ہیں اونکی تحقیقات صرف بہت ہے
 اور غالباً اوس سے کچھ تصدیق راستی بھی ہو درمیان اونھوں کے جنھوں نے مذہب اسلام اختیار
 کیا ہے ایک متلاشی فہرست اقوام اونکے نام دریافت کر سکتا ہے جو کبھی مشہور تھے مگر اب بوجہ تبدیلی
 مذہب کے پوشیدہ ہو گئی ہیں مگر اونکی اصلیت کے دریافت کرنے میں اوسکو کم امداد اون سے
 حاصل ہوگی اوسکو دریافت اور وجہ بیان کرنیکی حاصل ہوگی کہ سودا اور کاتی اور ملانی جسکے مقام
 اور شاہد بہت نام تواریخ میں درج ہیں اولاد سونگدی اور گاتسی اور پاتی کی بھی جنھوں نے مقابلہ
 میسڈونین یعنی سکندر کا کیا تھا جب وہ سفر دریائے سندھ کرتا تھا علاوہ انکے گروہ جتی یا یوتی کا
 جنہیں کے اکثر دن نے عام لقب بلوچ کا اختیار کیا ہے یا اپنا قدیم خاص نام لومڑی کا قائم رکھا ہے
 اور دیگر ان نے بیچ زٹ کے قدیم نام باقی رکھا ہے جھوکہ آدمی اون خاندانوں کے بھی ملے ہیں
 جو نام جوہیا اور داہیا مشہور تھے جسکا اکثر حال تواریخ جیلیر اور دیگر مقامات میں درج ہے یہ خاندان
 اور جتی یا جت اور نہیں منجملہ چھتیس راج کلی ہندوستان کے ہیں اور یہ اقوام مع پراہا اور یوہانا کے
 جو دو چار سو سال گزرے کہ پنجاب میں بکثرت تھے اب صرف جزوی آدمی ملک مارو میں دیکھنے میں
 آئینگے جسے مشہور نام کورو کا جو سری کرشن سے مہا بھارت میں لڑے تھے اب تک قائم رکھا ہے
 قوم صحرائی یا دروان کلان مغربی صحرائے صرف ایک موقع تگرا کا اوپرا و سکی غارت اور تاخت تاراج
 ہر فرقہ کے پیدا کرتی ہے مگر ہم اول اونکا حال شروع کریں گے جنھوں نے اب تک نام ہندو کا باقی
 رکھا ہے (۱) نین اور اونین جنھوں نے اسلام اختیار کیا ہے ہم فرق کریں گے بعد از ان کیفیت
 اونکی خاصیت کی درج ہوگی بھی اور راٹھورا وجود اور چوان اور ملانی کورو جوہیا سلطانو لوہانا
 اور راٹھورا سندل میسوری وشنوی جاگہر شیاگ یا اشیاگ اور پونیا +

مسلمانوں کی صرف دو قوم ہیں کالورا اور صحرائی جنکی اصلیت میں کچھ شبہ باقی ہے اور علیہ وہ لوگ جسکا حال

ہم تحریر کرتے ہیں تو اوہین یعنی وہ لوگ جو راجپوت اور دیگر اقوام ہندو سے مسلمان ہو گئے ہیں +
 زرت راجا اور سوسرا میر مور یا موہر بلوچ لومریا یا لوکا سمیجا منگولیا باکریا دہیا
 جوہیا کیروٹی جاگھریا وندرہو وی باوری تادری چرمندی کھوسا سدانی اور لوہانا +
 قبل از کتبہ کیفیت عادات ان اقوام کے ہم ایک امر اسم جو عادات قوم بناہ یعنی نو مسلم
 دین سے ہے تحریر کرتے ہیں یہ لوگ جب اپنے اصلی مذہب سے تارک ہوئے تو انھوں نے اہل
 قاعدہ او سکالے تحمل کو بھی ترک کیا اور جو خصلت اس مذہب کی ہے جسکو انھوں نے اختیار کیا
 یعنی تعصب او سکود و چند قوت کے ساتھ اختیار کیا خواہ یہ امر باعث صفت ذاتی مذہب اسلام کے
 ہو خواہ بنظر شرمندگی (گویہ ہم خیال نہیں کر سکتے) بوجہ ترک مذہب قدیم مگر کوئی شخص ایسا متعصب
 اور دنیادار دنیا میں نہیں جیسا راجپوت نو مسلم ہوتا ہے ہم یہ اقوام ایک ہی نام سے ملک سندھ
 اور علاقہ صحرائی میں پاتے ہیں گواون میں سے ہندو بھی اب تک ہیں اور مسلمان بھی ہیں
 یعنی ہندو اور مسلمان دونوں ایک ہی نام سے اور ایک ہی قوم سے مشہور ہیں اور انہیں
 جواب تک ہندو ہیں اور ان کے قدیم طریق اور عادات قائم اور جاری ہیں مگر جو مسلم ہو گئے ہیں وہ
 نہایت بیرحم اور متعصب اور بزدل ہیں اور اوان میں مہان نوازی بالکل نہیں ہے اقوام مالدوت
 اور لارکھانی اور بھیڑی اور نیز تادری کے بارے سے جو لدا الشیطان مشہور ہیں ایک شخص جانبر ہو سکتا ہو
 بلکہ کچھ اپنا مال بھی پاسکتا ہے مگر اقوام کھوسا اور صحرائی اور بھیڑی سے کہ امید مفر نہیں ہے ہتھکڑ
 اونکی جہالت اور وحشت آمیز حرکات اور عادات ہیں کہ اگر کوئی باشندہ ملک غیر نام رسنہ یا رنہ کا
 زبان پر لائے تو او سکونینیت تصور کرنا چاہیے اگر وہ ضربات ورہ کی سزایابی کے بعد جان بے لگات
 لیجائے کیونکہ رستہ اور راستہ تلفظ میں قریب رسول کے ہے وہ لوگ رستہ کو کلہر یا رندوری کہتے ہیں
 اور راستہ کو ڈگریا ڈگ آون صاحبون کو تعجب ہوگا جنھوں نے حالات سفر پارک صاحب اور
 ونہم صاحب اور کلہرین صاحب کا ملاحظہ کیا ہے یہ نام ہمیشہ سچ تواریخ حالات ممالک جدید کے
 زندہ ہیں کہ کس قدر مشابہ عادات اور طریق میں رنگی قوم سچ عدم ایذا رسانی اور مہربانی اور
 مدارات کے ساتھ راجپوتوں کے ہیں مگر جو قوت یہ کلمہ محمدی لا ایلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں

لہ ہاتھی راہین نواد لفظ نو اور آد سے مرکب ہو یعنی نو یعنی جدید اور دہ یعنی اول یعنی جو کہ اول مسلمان ہوئے تھے +

۲۸۱
اوسے نمط کس قدر وحشت جانوران وحشی اور صحرائی کی اونہیں پیدا ہو جاتی ہے اور یہ کہ کس قدر تبدیلی درمیان عادات اقوام تمار کے ہنگام جاری ہونے مساکل مذہب بودہ کے سچ مالک وسطی ایشیا کے پیدا ہوئی ہے *

ہم نے بیان کافی اقوام بھٹی اور راتھور اور چولان کا اور نیز اونکی ایک فرع ملانی کا موح کیا ہے بلکہ سودا کا حال بھی لکھا ہے مگر سودا کی چند عادات کا ذکر باقی رکھا ہے وہ یہ ہے *
سودا - قوم سودا جس نے اب تک نام ہندو کا نسبت اپنے قائم رکھا ہے مگر اس قدر قدیم تو ہوتا مذہبی کو ترک کیا ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ ایک ہی طرف سے آب نوشی اور ایک ہی حقہ سی حقہ کشی کرتے ہیں صرف حقہ میں اس قدر تمیز رکھتی ہیں کہ منال حقہ کی اوتار ڈالتے ہیں یعنی اگر کسی مسلمان کا حقہ ہے تو وہ منال اوسکی اوتار کر اوس میں حقہ کشی کر لینگے بیا عتقا غلام قوم سودا نے اپنا نام شجاعت کا بھی تلف کر دیا ہے صرف اب اونکی لیا قتب سح وزومی کو مشہور ہے یعنی بڑے چالاک وزوہیں اور شریک گروہ صحرائی اور کہو سارہتے ہیں جو غارتگری ملک اودو پوترہ سے تانبہ گجرات کرتے ہیں اسلحہ قوم سودا کے صرف شمشیر اور سپر ہے اور ایک چھرا کر میں رکھتے ہیں جو اونکے گوشت بنانے کے بھی کام میں آتا ہے بعض بعض ہندو بھی رکھتے ہیں مگر اولن کا قدیم اور اصلی حربہ گوچن ہے یعنی وہ جس سے اکثر دہقان پتھر طیور کو مار تے ہیں اور وہ اس حربہ گوچن کو خوب چلاتے ہیں پوشاک اونکی بھٹی اور مسلمانا کی ٹوسب ملی ہوئی ہے مگر اونکا عمامہ ایک خاص قسم کا ہے جس سے وہ لوگ پہچانے جاتے ہیں قوم سودا صحرا میں اکثر مقامات میں بودو باش رکھتے ہیں مگر سودا کی فروع اور بھی بکثرت ہیں بیان تک اصلی سودا کے وہ بہت زیادہ ہو گئے ہیں منجملہ اونکے ایک فرع سمیچا کی بہت بڑی ہے خواہ وہ جواب تک ہندوہیں اور خواہ وہ جنھوں نے مذہب اسلام اختیار کر لیا ہے *

کورو - یہ عجیب قوم راجپوت کی جنگی عادات کو غارتگری کی ہیں مگر ساتھ خانہ بدوشی کے خاص کردہات تمل میں رہتی ہے اور تعداد نفری اونکی بہت نہیں رہتی اونکا کوئی مقام مقرری نہیں ہے مگر اپنے حیوانات کو ہمراہ لیکر پھرتے ہیں اور جہان کوئی چشمہ یا چراگاہ نظر آتا ہے وہاں مقیم ہو جاتے ہیں اور مقام مذکور پر چھپر دخت پیلو کی شاخ و برگ سے بنائے اسطرح کہ سبز شاخ پیلو کی لیکر آپس میں الجھاؤ ہیں

اور اوپر برگ سے پوشش کرتے ہیں اور انڈر چھپر کی مٹی لیس دیتے ہیں اور یہ چھپر اس حکمت سے بناتے ہیں
 کہ باہر سے کچھ نشان سکونت انسان کا معلوم نہیں ہوتا ہے تاہم قوم صحرائی ان مقامات مشہور کی
 تلاش کر لیتے ہیں جہاں یہ اپنا کچھ غلہ جو وہ گرد و فواج کے قطعات اراضی سے جو بہت کم ہیں پیدا کر کے
 جمع کرتے ہیں۔ قیاری طبیعت کو روکی جاوے دیکر برادران خانہ بدوشوں کی باہر صفت موصوف ہیں
 ایک دہاتی بیان کرتا ہے کہ بوجہ بدو عامے زمانہ ہمارے دراز کے ہے یہ لوگ شتر اور گائے اور گاوٹیش
 اور بز پرورش کرتے ہیں اور قوم چارن اور دیگر تجاران کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں تعجب ہے کہ یہ
 قوم نہایت صلح پسند ہے اور مثل اپنے دیگر برادران راجپوت کے حسب مرضی اپنے صحرا کو محلات اپنے
 تصور میں ساتھ عمل میں لانے عمل پانی کے جو ایک عام علاج امراض و مانعی و بیماریاں ہوتے ہیں *
 و موت یا دہاتی۔ ایک اور قوم راجپوت کی ہے جو بیات میں سکونت رکھتے ہیں اور کورو سے کچھ
 زیادہ شمار میں نہیں ہیں ان کے عادات اور طریقہ بھی مثل کورو کے ہیں چرائی کرتے ہیں اور کچھ زمین بھی
 مختصر کاشت کرتے ہیں مگر اوس کے نشو و نما اور پیداوار کو تو کل خدا پر چھوڑ دیتے ہیں جو کبھی یعنی روغن زرد
 ان کے حیوانات سے پیدا ہوتا ہے اوسکا وہ معاوضہ ساتھ غذا اور دیگر ضروریات انسانی کے کرتے ہیں
 ربڑی اور چھا چھ او کی نہایت پسندیدہ خوراک صحرائی ہے دوسرے آرو باجرا اور جوار اور جسر می کو
 وہ چند شیر میں ملا کر آتش دیتے ہیں مگر بہت جوش نہیں تیرا اور یہ غذا کافی ایک بڑی خاندان کی واسطی ہوتی ہے
 گائے صحرائی نہایت کالان نسبت دیگر مقامات میدانی ہندوستان کے ہوتی ہیں اور آٹھ سیر سے
 دس سیر تک شیر ہر روز دیتی ہیں چار گاؤں کے دوہ کا روغن زرد اس قدر ہوتا ہے کہ اوسکو فروخت
 کر کے ایک خاندان دس نفی کا بخوبی بسر کر سکتا ہے قیمت ان گاؤں کی مختلف موافق اوس کے
 دوہ کے ہوتی ہے دس روپیہ سے پندرہ روپیہ تک فی گاؤں کی قیمت ہوتی ہے یہ ربڑی جو مانند
 کوس کوں صحرائی افریقہ کے ہوتی ہے اکثر شیر مادہ شتر کی بناتے ہیں کیونکہ شتر کے شیر سے روغن زرد
 پیدا نہیں ہو سکتا اسوجہ سے کہ اگر وہ ایک ساعت رکھا جائے تو منجمد ہو جاتا ہے ماہی خشک گھائی
 سندھ سے یا بواور شتر واسطے فروخت کے اس صحرائی آتی ہے اور ہر ایک قوم اوسکو رغبت تمام
 فوراً خرید کر لیتی ہے یہ ماہی خشک تا بہ بار میر بجانب مشرق جاتی ہے قیمت اوسکی دو دو کر ایسے ملکوں
 فی سیر ہے ایک پورہ یعنی آبادی اس قوم دہاتی کا دس چھپر سے زیادہ کا نہیں ہوتا اور وہ بعینہ

مثل چھپر قوم کو برو کے ہوتے ہیں *

کوبانا۔ یہ قوم بکثرت مقام دہات اور تالپور میں آباد ہے سابق یہ راجپوت تھے مگر بوجہ اختیار کرنے تجارت کے قسم سوم یعنی قریش ہو گئے ہیں یہ لوگ مقصدی اور دکاندار ہیں اور وہ کسی کام سے انکا نہیں رکھتے جس سے کچھ اونکو کھانا ملے اور درباب اونکی غذا کے ہم قول اس علاقہ کا جہان اشتہا قانون کو لیکر کوٹ کرتی ہے لکھتے ہیں یعنی ہشتنگا اونکی گریہ خانگی اور گائوکے وہ ہر شے کھاتے ہیں *
آروہ۔ یہ قوم مثل قوم مسبق الذکر کے ہر ایک پیشہ اور تجارت اور کاشتکاری کرتی ہے اور سرکاری عہدہ جنوی دفاتر سندھ میں بھی نوکر ہیں یہ لوگ بہت چست اور جفاکش اور ہوشیار ہوتے ہیں یہ قوم کفایت شعار اور اور دیگر اقوام اپنی اشتہا کو ساتھ آروہ کے جو پانی میں ترکیب ہو منطقی کرتے ہیں اس قوم کا نام خواہ بوجہ اس کے سکونت رکھنے پر آروہ کے ہو کسی اور وجہ سے ہکو معلوم نہیں *

بھاٹیا۔ یہ بھی نام ایک قسم کے عمائد کا ہے مگر اونھوں نے اپنا طریق قدیم تبدیل کر کے تجارت اختیار کی ہے اور اس سے اونکو فائدہ ہوتا ہے اونکی عادات مانند آروہ قوم کے ہیں اور انکے بعد یہ لوگ چالاک اور دول ہیں مشہور ہیں اقوام آروہ اور بھاٹیا کی دکانیں تجارت کی مقلات شکار پور اور حیدر آباد اور نیز سورت اور جے پور میں ہیں *

برہمن۔ اس صحرا میں اور سندھ میں اکثر برہمن مشینومت کے ہیں منوکے اقوال اونہیں جہان تک ممکن ہے جاری ہیں مگر وہ اپنا قاعدہ آپ بناتے ہیں وہ زنا ریختے جنیو گلے میں رکھتے ہیں مگر یہاں یہ زنا علامت بزرگی کی نہیں ہے اور نہ یہاں سست آدمی کا لحاظ کرتے ہیں یعنی اگر کوئی باعتبار اس زنا کے کچھ پیشہ نہ کرے تو اسکا لحاظ باعث زنا کے کوئی نہیں کرے گا لہذا وہ لوگ پیشہ کاشتکاری بھی کرتے ہیں اور مویشی کو چراتے ہیں اور روغن زرد بالعمض دیگر ضروریات انسانی کے فروخت کرتے ہیں یہ لوگ دہات میں بکثرت آباد ہیں سو اس قوم کے مقام چور میں ہیں جو مقام قیام سودا رانا کا ہے اور اکثر مکانات اونکے امر کوٹ اور دہنا اور مٹی میں ہیں وہ ماہی کو نہیں چھو ہیں یعنی اس سے پرہیز رکھتے ہیں اور تما کو بھی نہیں پیتے مگر کھانا قوم مالی اور نیز نائی کا بنایا ہوا کھاتے ہیں اور وہ چوکا اور چولہ بھی نہیں بناتے گو یہ دونوں چیزیں اور ملکوں میں جہان لوگ کچھ فائدہ ہیں بہت ضروری تصور ہوتی ہیں درحقیقت ہر ایک قوم ساکن سندھ کھانا بھٹیاری کا بنایا ہوا

۳۸۴
 سرسے عین کھاتے ہیں اور ہر ایک کے طرف کو اپنے کام میں لاتے ہیں صرف اوسکو مٹی اور پانی
 صاف اور پاک کر لیتے ہیں اس قوم میں مردہ کو جلاستے بھی نہیں ہیں مگر مکان کی دہلیز کے
 متصل اوسکو دفن کرتے ہیں اور جبکو مقدرت اور قوت زور ہے وہ مقام مدفن پر ایک چوڑا
 بنا دیتے ہیں اور اوسپر ایک مورت شیو کی اور ایک سبوجہ کلی پر از آب رکھ دیتے ہیں اس ملک میں
 زنار جو ایک علامت بزرگی کی جملہ ہندوستان میں ہے ہر ایک قوم پہنتی ہے ہستنا را اقوام کو لی
 اور لوہا کے یہ امر حسب الحکم اونکے حاکمون کے جاری ہوا ہے اس عرض سے کہ اوسکو تیز درمیان
 اوس قوم کے رہے جو کار رزویل کرتی ہے +

رباری - یہ نام جملہ ہندوستان میں اونکا مشہور ہے جو پرورش شتر کی کرتے ہیں اور وہ اکثر مسلمان
 ہوتے ہیں مگر یہاں یہ قوم مختلف ہے یہ لوگ ہندو ہیں اور شتر پالتے ہیں اور وہ نہایت چالاک
 اور ہوشیار بیچ آراستہ کرنے اور چوری کرنے شتران کے ہیں اور اس کام میں بھی لوگوں کے ساتھ
 متفق ہو کر تانبہ ملک واؤد پوترا جاتے ہیں جب وہ کسی گروہ شتران کے نزدیک آتے ہیں جو
 چراگاہ میں چرتے ہوں تو جو اونیں نہایت چالاک اور دلاور اور تجربہ کار ہوتا ہے وہ اپنی سانگ
 یعنی برچھی اوس شتر کو مارتا ہے جو اڈل اوسکو ملے بعد ازان ایک پارچہ اوسکے خون میں ترکہ کے
 اپنی سانگ کے سرے پر باندھ دیتا ہے اور اوسکو دوسرے شتر کی ناک کے نزدیک پہونچاتا ہے
 تاکہ اوسکو بوخون کی آوے اور فوراً پھر کر بھاگتا ہے وہ شتر اوسکے پیچھے بھاگتا ہے اور جملہ
 شتران اوسکا تعاقب کرتے ہیں یعنی جس شتر نے بوخون کی لی ہوتی ہے اوسکے پیچھے سب
 بھاگتے ہیں اور وہ اوس آدمی کے پیچھے بھاگتا ہے یہ ترکیب اونکے چوری کرنے کی ہے +
 جاگھر اور شیخ اور یونیا - یہ نام خاندانہائے جت کے ہیں بعض اونیں کے ان اقسام میں بھی اپنے
 قدیم طریق اور مذہب کی پابندی رکھتے ہیں مگر اکثر ان میں کے مسلمان ہو گئے ہیں اور اپنا نام
 زت مشہور کرتے ہیں وہ اقوام جنکا ذکر ہوا ہے ایذا رسان نہیں ہیں اور محنت کش ہیں اور اکثر صحرا
 اور گھاٹی میں موجود رہتے ہیں ماسوائے انکے یہاں چند خاندان قدیم قوم کے مثل سلطانوا وغیرہ ہیں

۱۔ ابو الفضل بیان حال ضلع پیر جہان لیست زئی سکونت رکھتے ہیں تحریر کرتا ہے کہ ایک قوم سلطانا جو ثابت کرتے ہیں کہ وہ اولاد وقر سلطان سکندر
 نووالقرنین کی ہیں اور وہ کابل سے مزارغ بیگ کو وقت میں آئے تھے اور اس ملک میں آکر قابض اور آباد ہوئے مگر الفتن صاحب نے

انکی تواریخ جکو معلوم نہیں مگر جو ہیا اور سبدل وغیرہ کا حال تواریخ مارہ ستھالی میں ابھی مذکور ہو چکا ہے۔
ہم اب ان ہندو اقوام کا حال ترک کرتے ہیں جو ملک میں تا بعد از مرضی مسلمانان کے ہیں
اور مسلمان ہیاں کے جیسا ہمنے سابق تحریر کیا ہے نہایت غصہ ورا و متعصب ہیں ہندو ہمیشہ مسلمانوں کے
مطیع رہتے ہیں اگر کسی چاہ آب پر جائیں اور کوئی مسلمان وہاں پانی کھینچتا ہو تو وہ مباہرت
آب کشی کی اوسوقت تک نہیں کرینگے جب تک وہ مسلمان اپنا طرف اوس چاہ سے کھینچ نہ لے
اور اگر کوئی ہندو کھانا پکاتا ہو اور کوئی مسلمان آگ طلب کرے اوسکو دینی پڑے گی ورنہ مسلمان
اوسکے سر پر پائوش کاری کرے گا۔

صحرائی اور کہوسا اور چاندیا اور سدانی۔ قوم صحرائی جملہ اقوام مسلمانان صحرا سے زیادہ کثرت سے ہیں
مشہور ہے کہ یہ دراصل ہندو تھے اور اولاد قدیم خاندان اور مگر تحقیقات اس امر کی کہ نام انکے باعث
خاندان سہس کے (جکو پوٹنج صاحب نے بنام ساہ لکھا ہے) مشہور ہوا یا یہ لفظ عربی صحرا سے
جسمین وہ مسکن گزین ہیں اور غارت گری کرتے ہیں نامزد ہوا چندان ضروری نہیں کہ سوسا یا کہوسا وغیرہ
فروع قوم صحرائی کی ہیں اور انکی عادات بھی اونسکے مانند ہیں اونھوں نے اپنے طریق غارتگری
کو ایک قاعدہ میں محیط کر لیا ہے یعنی اونھوں نے اپنی کوڑی اس شرح سے مقرر کر لی ہے یعنی
ایک روپیہ اور پانچ دھری غلہ فی قلبہ اور یہ کوڑی وہ گذریوں سے بھی جوتھل میں رہتے ہیں لیتے ہیں
اونکے گروہ اکثر شتر پر سوار پھرتے ہیں اور بعض گھوڑوں پر اونکے اسلحہ سانگ اور شمشیر اور سپر
اکثر ہوتے ہیں اور اسلحہ آتشبار بہت کم ہوتے ہیں اونکی غارت گری سوکوس کے گرد میں ہوتی ہے
جتے کہ وہ لوگ جو وہ پورا اور ملک داؤد پوترون تک جاتے تھے مگر وہ کبھی بمقابلہ راجپوت نہیں
آتے تھے اور راجپوت نسبت صحرائی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب نقارہ جنگ کا بلند آوازہ
ہوتا ہے تو صحرائی خواب میں آجاتے ہیں اونکے خاص مقام جنوبی حصہ صحرا ہے اور گرد و نواح
نواکوٹ اور بیٹی تا بمقام بلیری اکثر اونکے ملازم جو وہ پورا اور دے پورا اور سیو باہ میں ہیں
مگر وہ بزدل اور بے ایمان ہیں۔

سمیچا۔ ایک فرع بناو یعنی نو مسلموں کی خاندان سودا سے ہے یہ لوگ بکثرت تھل اوکھاٹی میں

تلاش اس اولاد سکندراعظم کی کی مگر بے سود ہوئی۔

سکونت پذیر ہیں اور وہاں اونسکے اکثر لوگ اور موضع ہیں اونسکے عادات مثل قوم دہات کے ہیں مگر اکثر اونسکے شامل صحرائی کے ہو کر اپنی برادری کے لوگوں کو لوٹتے ہیں وہ مچھت سرکی کبھی نہیں کرتے اور نہ سر کے بالوں کو کبھی تراشتے ہیں لہذا وہ لوگ بشکل وحوش نظر آتے ہیں نہ بصورت انسان وہ کسی جانور کو کسی مرض سے مرنے نہیں دیتے بلکہ جب اونسکو توقع کسی حیوان کی زہریت کی باقی نہیں رہتی تو وہ اونسکو فوج کر دالتے ہیں عورت ہمیشہ کی نہایت بد زبان مشہور ہیں وہ اپنا چہرہ کبھی مستور نہیں کرتیں *

راجہ۔ اونسکے خاندان اور اولاد بھٹی سے کہتے ہیں اونسکے مقام قیام صحرائیں ہوتے ہیں یا سرحدات جیلیر میں مثل مقامات رام گڈہ کیا لا جبرلا وغیرہ اور تھل میں بابین جیلیر اور سندہ بالا کے یہ لوگ کاشتکار بھیجھڑنے والے اور چور ہیں اور مسلمانوں میں نہایت خراب اور بد وضع شمار کیے جاتے ہیں اومرا اور سومرا خاندان پراریا پوار سے ہیں اب یہ لوگ ایما ذارون میں شمار کیے جاتے ہیں گو بعض اونسکے بچ جیلیر اور تھل کے بھی رہتے ہیں جو ایسے نام سے مشہور ہیں اور جنکا ذکر کافی ہے ابھی کیا ہے *

کلورا اور تالپوری یہ اقوام سندہ میں مشہور ہیں کلورا خاندان کے سابق حاکم سندہ کے تھے اور تالپوری کے اب حاکم مقام مذکور کے ہیں اور گو پہلے قوم اپنا خاندان ابو سعید ایران سے بتلاتے ہیں اور دوسری قوم آپ کو اولاد محمد کی کہتے ہیں مگر مشہور یہ ہے کہ یہ دونوں بلوچ ہیں جو اولاد جت یا جتی کے تھے تالپوری جنکا نام باعث شہر لپری کے جمین تار کے درخت تھے مشہور ہو گیا ہے قریب چارم آبادی لپری یعنی سندہ خرو کے برابر ہیں یہ غلطی نام وہ حکومت حیدر آباد سے منسوب کرتے ہیں تھل میں یہ لوگ نہیں ہیں نومری لومری یا لوکا۔ یہ بھی ایک بڑا انقسام خاندان بلوچ کا ہے اور ابو الفضل لکھتا ہے کہ یہ خاندان بعد کلمانی کے ہے اور یہ لوگ میدان جنگ میں تین سو سوار اور سات سو پیادہ جمع کر سکتے تھے گلیڈون صاحب نے انکا نام نومردی لکھا ہے اور رینل صاحب نے بھی یہی نام اپنی کتاب میں درج کیا ہے یہ نومری یا لومری جنکو لوکا بھی کہتے ہیں نام لومری یعنی روبہ کا ہے اور یہ ثابت ہوا کہ یہ لوگ بھی دراصل جت تھے وجہ تسمیہ نام بلوچ کا جو اونھوں نے اختیار کیا ہے اور اس نام کا استخراج کس سے ہوا ہے اور کیوں نام بلوچستان رکھا گیا آئندہ کوئی تلاش کر کے دریافت کریں *

نرت جت یا جیت یہ قدیم خاندان اس قدر کثرت سے ہے کہ اگر سب اقوام راجپوت لکھا گیا ہیں
 تاہم یہ اون سب سے زیادہ ہون گے انھوں نے اپنے قدیم نام کو کل سندھ میں قائم رکھا ہے
 یعنی دریائے سندھ سے تانبہ ملک داؤد پوٹرا مگر یہ لوگ تھل میں بہت کم ہیں بلکہ کوئی نہیں ہے اون کی
 عادات کچھ مختلف اون کے ہمایگان سے ہیں یہ لوگ اون میں ہیں جو قدیم سے مسلمان ہو گئے ہیں
 میر یا میر۔ ہکو امید نہ تھی کہ کوہی میر بھی گھاٹی سندھ میں رہتے ہیں مگر اون کے دراصل بھی ہوئے
 یہ نام حساب سے خالی نہیں کیونکہ جیلبر بھی میر کہلاتا ہے *
 موہور یا مور۔ یہ بھی دراصل بھی مشہور ہیں *

تاوری تھوری یا توری۔ یہ لوگ بنام بھوت مشہور ہیں اور اونکو ولد الشیطان بھی کہتے ہیں اون کی
 اصلیت معلوم نہیں مگر وہ برابر بادری اور گنگارا اور دیگر اقوام و زوان کے ہیں جو جملہ ملک راجپوتانہ میں
 منتشر ہیں یہ لوگ اگر کہو تو تمھارے دشمن کا سر لاؤ نیگے ورنہ پگڑی تو او سکی ضرور اوتا لائینگے یہ لوگ
 تھل واقع ملک داؤد پوٹرا اور بھجوت اور لوک اور نو اکوٹ اور ارور میں رہتے ہیں اون کے پاس شتر
 رہتے ہیں اونکو وہ کرایہ پر دیتے ہیں اور اونکا کام ہمراہ رہنا ساتھ کاروانوں کے بھی ہے *
 جوہیا اور دھیا اور منگو لیا۔ یہ لوگ پہلے اقوام راجپوت سے تھے مگر اب انھوں نے مذہب اسلام
 اختیار کیا ہے اور یہ لوگ گھاٹی یا صحرا میں بہت کم ہیں یہاں ایک قوم بریدی بھی ہے جو ایک قسم کے
 بلوچ ہیں اور اقوام کھروٹی جاگڑیا اور ندیریا گریا بھی ہیں یہ سب اولاد پرمار اور سانکارا راجپوت کی ہیں
 مگر ہمارے ذکر کرنے کے لائق بوجہ نفری یا کسی اور امر کے نہیں ہیں *

داؤد پوٹرا۔ یہ ریاست خروگودھنود سے باہر ہے تاہم چونکہ وہ عرصہ قلیل سے ملک بھی تھل جیلبر
 پیدا اور غلجہ ہوئی ہے لہذا وہ ضرور اندر حد و ملک مار بٹھالی کے ہے جس خاندان نے اس ریاست کی
 بنیاد لی اسکا حال بہت کم معلوم ہے لہذا ہم اس حال پر قناعت کرتے ہیں جسکو مسٹر لفسٹن صاحب نے
 تحریر نہیں کیا ہوا اور جو باعث بیان ہونے حالات اس کے حاکم اور اسکی دارالریاستہ یعنی بھاو پور کے
 اسوقت میں جب سفیران ہمارے کابل جاتے تھے اور انھوں نے وہاں قیام کیا تھا خالی
 از لطف خواتندہ نہوگا *

داؤد خان بانی مہانی داؤد پوٹرا ایک باشندہ شکار پور واقع مغرب دریائے سندھ کا تھا وہاں اس نے

استقدر قوت حاصل کی کہ تابعداری اوس سے نہ ہو سکی لہذا اوس پر حاکم قندھار نے فوج کشی کی چونکہ اوس کے مقابلہ کے لائق نہ تھا لہذا اوس نے اپنے وطن کو چھوڑا اور اپنے خاندان کو اور اسباب کو سندھ کے پار اتار دیا اور آپ بھی اوس کے پیچھے اودھر گیا فوج حاکم نے اوس کا تعاقب کیا اور مقام سوتیلا میں اوس سے دوچار ہوئے داؤد کو اب کوئی اور امر سوا اسے حاضر ہونے کے باقی نہیں رہا تھا مگر اسے اس کے اپنے عیال و اطفال کو جنگ باعث وہ فرار نہ ہو سکتا اور اپنا تحفظ نہ کر سکتا قتل کر دے مگر اوس نے راجپوتوں کا سا کام کیا اور مقابلہ دشمن ہین آما وہ کارزار ہوا دشمن نے اس مقابلہ بیگمیری سے اندیشہ مند ہو کر اوس پر حملہ آوری مناسب وقت تصور نہیں کی اور واپس چلے گئے داؤد خان مع اپنے ہمراہی کے مقام کچھی میں جو سطح زمین واقع تھا قیام کرین ہوا اور رفتہ رفتہ اپنی حکومت تھل تک بڑھالی اسکے بعد مبارک خان حاکم ہوا اور بعد اوس کے اوس کا براہ و زادہ بھاول خان اس کا فرزند صادق محمد خان اب حاکم حال بھاولپور کا یا داؤد پوتہ کا ہے جو نام یعنی داؤد پوتہ و ولون ملک اور مالک سے یعنی اولاد داؤد سے منسوب ہے ایسے مبارک نے ضلع کدال جبکا ذکر تاریخ جیلیر میں ہو چکا ہے اور جبکا دارالریاستہ دراول ہے قوم بھٹی سے چھین لیا یہ دراول وہ ہے جسکی بنیاد راول دیوراج نے آٹھ صدی میں ڈالی تھی اور جہان جانشین داؤد نے اپنا قیام مقرر کیا تھا اوس وقت میں بیج مقام دراول کے ایک فرع قوم بھٹی سکونت کرین تھی اور یہ فرع مدت سے جدا ہو گئی تھی اوس کا رئیس پنجاب راول مشہور تھا اوس کا خاندان منہگام اخراج ملک سے مقام گریلا متعلقہ بیکانیر رہتے تھے اور پانچوہویں فی یوم اذکو واسطے مصارف کے اذکافتح کرنے والا دیتا تھا دارالریاستہ اولاد داؤد و کھنارہ جنوبی دریا گارا منتقل کر کے بھاول خان نے اوس کو اپنے نام سے مشہور کیا یہ مقام قدیم شہر بھٹی کا تھا مگر اوس کا نام معلوم نہیں قریب تیس سال گزرے (یہ حال ہماری رائے میں ۱۱۷۰ھ میں تحریر ہوا ہے) ایک فوج قندھار نے حملہ اوپر داؤد پوتہ کے کیا اور محاصرہ کر کے مقام دراول کو اپنے قبضہ میں کر لیا بھاول خان مجبور ہو کر پاس بھٹی کے مقام بھیکم پور پناہ کرین ہوا ایک پیغام بطلب اوس کے آیا اور بھاول خان نے ایک مرتبہ اور تابعداری شاہ ابدالی کی منظور کی اور اپنے فرزند مبارک خان کو بطور اول اور ضامن واسطے اواسے روپیہ مطلوبہ بھیجا بعد ازیں فوج واپس چلی گئی مبارک تین سال کابل میں رہا آخر شش رہائی حاصل کر کے خان بھاول پور مقرر ہوا اور اس امر کا سر انجام کر رہا تھا کہ اوس کے

والد نے اوسکو گرفتار کر کے قلعہ کنجہر میں محبوس کیا اس قیدی میں وہ قریب تاہرگ بھاول خان رہا عرصہ قلیل قبل اسکے لینے وفات بھاول خان کے سرداران کلان داؤد پوٹرا مثل بدیرا خیرانی رئیس موج گدہ اور خدا بخش ترارو والا اور اختیار خان گڈھی والا اور حاجی خان اوج والا نے مبارک خان کو قلعہ کنجہر سے رہا کیا اور وہ لوگ تا بمقام مورارا پہنچے تھے کہ خبر وفات بھاول خان اون کو پہنچی مبارک خان دارالریاستہ کی جانب قطع راہ کرتا چلا گیا مگر نصیر خان سپہ عالم خان کو چچا بلوچ نے جس نے سابق اسکو بہت تکلیف دی تھی اور اب اندیشہ سزایابی اوپر مستولی ہوا اوسکو قتل کر کے اس کے برادر صادق محمد کو جو خان حال ہے مسند نشین کیا اس نے فوراً اپنے برادر زادگان یعنی سپہان مبارک کو اور اپنے برادران خرد کو قلعہ دراول میں محبوس کیا یہ محبوس فرار ہو گئے اور انھوں نے ایک فوج راجپوت اور پوریا لوگوں کی تیار کر کے قبضہ اوپر دراول کے کر لیا بعد ازاں صادق نے حملہ دہرا کیا اور پوریا لوگوں نے مقابلہ اوسکا نہیں کیا اس زور و ضرب میں اوس کے دونوں بھائی اور ایک برادر زادہ قتل ہوئے دوسرا برادر زادہ دیوار سے دوسری طرف اتر گیا مگر اوسکو ایک رئیس قرب وجوار نے گرفتار کیا اور صادق کے حوالہ کیا اس نے اوسکو قتل کروا ڈالا خیال لوگوں کا یہ ہے کہ یہ سب تدبیر صادق خان کی تھی تاکہ اوسکو موقع اونسے قتل کرنے کا حاصل ہو نصیر خان بھی جس کی ترغیب سے اس نے مسند پائی تھی قتل ہوا کیونکہ وہ اس قدر قوی تھا کہ متابعت نہیں کرتا تھا مگر رئیسان خیرانی ہمیشہ تدبیر بخلاف اپنے مالک کے کرتے رہتے تھے ایک دلیل جسکی تواریخ بیکانہ میں درج ہوئی ہو اوس موقع پر جہان بیان ضبطی مقامات ترارو اور موج گدہ کا کیا گیا ہے اور جہان رئیسوں کا قلعہ کنجہر میں جو مقام محبس رئیسان داؤد پوٹرا تھا بھیجا جانا مذکور ہوا ہے مقام گڈھی ابھی متعلق ساتھ عبداللہ سپہ حاجی خان کے ہے مگر کوئی ریاست اوس کے تعلق نہیں ہے صادق محمد مثل اپنے والد کے شہرت نیکنامی کی نہیں رکھتا ہے اوس کے والد کو بھگت سنگھ مار ڈالا اپنا بھائی کوتا تھا داؤد پوٹرا باہم بہت نفاق رکھتے ہیں اور قوم بھٹی اوکو نا پسند کرتے ہیں کیونکہ اوں نے اب تک وہ ایک محصول لیا کرتے تھے بوجہ اس کے کہ وہ اونسے دست غارت گری سے محفوظ رہیں گے خوف قہر بھی اب بھاولپور میں باقی نہیں رہا اور رئیس بھاولپور کی دوستی ساتھ اپنے مہاسیہ سندہ بالا والا سے ہے گواہ اسکو اکثر اندیشہ یا عث قوت رنجیت سنگھ لاہور والا کے

پیدا ہوتا ہے اور رنجیت سنگھ اپنی بزرگی داؤد پوٹرا پر ظاہر کرتا ہے +
 عوارض - اکثر عوارض جو باشندگان صحرا کو باعث غذا سے کثیف اور ناگوار کے اور خصوصاً جو
 آب ناقص کے پیدا ہوتے ہیں بخلہ اور ان کے عارضہ رتوندی اور ناروا اور پھولنا رگون کا بہت
 کثرت سے ہوتا ہے عارضہ اول اور آخر یعنی رتوندی اور پھولنا رگون کا اکثر غریبا کو ہوتا ہے اور
 ان کو جو بہت پھرتے ہیں کیونکہ ہر قدم پر جو پیرریگ میں پھنس جاتا ہے اور کے ٹکڑے نہیں کوشش
 کرنی پڑتی ہے اور یہ کوشش جو ہر قدم پر ہوتی ہے اس سے رگماے پاشت اور خراب ہو جاتی ہے
 تاہم عادات کو اس قدر دخل ہے کہ باشندگان دیات جو ہماری ملازمی میں ہیں اور بھونچ تمام عمر
 قاصدی شہر ہائے سندھ اور راجپوتانہ میں کی ہے جب اول قدم بیچ میدان ہندوستان کے رکھتے ہیں
 تو مالان کسل اور تکان کے ہوتے ہیں اور سفر اپنی ریگستان کا زیادہ تر پسند کرتے ہیں مگر ہم ان کی
 رائے کے ساتھ اتفاق رائے نہیں کرتے باوجود ان کی ساؤگی سیرت کے اس بیان میں بھی خود پسندی
 پائی جاتی ہے کیونکہ ان کی پھولی ہوئی رگون سے جو مثل تانت کے بین جو ان کے دستہ یا میں مذہبی
 یعنی مثل اوس آلہ کے ان کے پامعوم ہوتے ہیں جس سے مجراں کو سزا دیتے ہیں اور جس کو کیت
 کہتے ہیں اگر وہ اپنے بیان کی غلطی ظاہر کریں ثابت ہے کہ ان کی قدم زنی صحرا کا نتیجہ ان کو سخت
 ملا ہے نارو سے کوئی بچا ہوا نہیں ہے راجہ ست کاشنک تیک اس مرض میں مبتلا ہیں اور وہ
 آپ کو بہت نصیب و تصور کرتا ہے جس کو یہ مرض صرف ایک مرتبہ ہوا ہوا اور یہ عارضہ صرف صحرا اور
 راجپوتانہ مغربی میں ہی نہیں ہے بلکہ علاقہ وسطی میں بھی پیدا ہے اور آئروے اراولی یہ سوال کہ
 تمھارا نارو کیسا ہے بجائے صاحب سلامت کے ہو گیا ہے انقدر کثرت سے اس مرض کے مبتلا
 رہاں ہیں یہ بیماری اکثر ٹانگ میں یا جوڑ پر ہوتی ہے جب اوس میں تکلیف ہوتی ہے تو وہ ایسی
 سخت ہوتی ہے کہ سہی نہیں جاتی اس کی پیدائش میں جو خواہ اوس کٹری سے ہو جو ریگ اور پانی
 میں پیدا ہوتا ہے اور خواہ اوس سے ہو کہ انسان جو کچھ پیاتا ہے اوس میں کوئی شے ایسی ہوتی ہے
 جسمین گرم نہایت خرد مگر زندہ مستور ہوتے ہیں اتفاق باشندگان کا نہیں ہے مگر مقام اس بیماری کا
 ظاہر پوست جسم کے اندر ہوتا ہے اور اس کی علامت ابتدا میں اول یہ ہوتی ہے کہ جسم پر لکٹ ہبہ
 پڑ جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ورم کرتا ہے اور مثل بھوڑے کے ہو جاتا ہے اور تمام جسم میں اس کے

تکلیف کا اثر پیدا ہوتا ہے بعد ازاں وہ کثیر حرکت کرتا ہے اور جب وہ اس نوبت کو پہنچتا ہے کہ اس میں جان قرار واقعی آجاتی ہے اور وہ جسم سے باہر آنیکا ارادہ کرتا ہے تو اسکی حرکت ہر وقت ہوتی ہے اور شب و روز وہ بیمار کے جسم کو کھاتا ہے ریت جیابکی صرف اس امید پر باقی رہتی ہے کہ وہ جلد اس کو جسم کے باہر دیکھے گا رب اسکا علاج شروع ہوتا ہے اور جو جراح اس فن کا ہوتا ہے وہ طلب کیا جاتا ہے یہ جراح اس کیڑے کا سر پکڑ کر کسی ہوزن پر یا گھانس پر اسکو لپیٹتا ہے جس طرح کل کشید کرنے کی لپیٹی ہے اور ہر روز ایک خاص وقت پر اسکو تھوڑا تھوڑا لپیٹتے ہیں تاکہ وہ ٹوٹ سچائے مگر شکل یہ ہے کہ جو مرض اس عارضہ کا ہوتا ہے وہ اس وقت ایسا بیہوش یا عمت بخار تکلیفی کے ہوتا ہے کہ وہ بتیاب ہو کر اس سوزن کھینچ لیتا ہے اور اس کیڑے کو جو مثل موت کے ہوتا ہے توڑ ڈالتا ہے اس سے اور زیادہ سوزش اور تکلیف نکالنے میں ہوتی ہے بخلاف اسکے اگر مرض صبر کرے اور جراح کامل اسکو تمام کمال نکال ڈالے تو مرض اچھا ہوتا ہے خیال کرنا چاہیے کہ جو آوز کے بزرگ نئے کما ہے کہ میرا گوشت ہر کیڑے کا پوست ہو گیا ہے میرا پوست شکستہ ہو کر خراب ہو گیا ہے جب میں سوتا ہوں تو میں یہ کہتا ہوں کہ کب میں بستر سے اٹھوں گا اور کب شب گزر جائیگی اسکو بھی مرض ناز و کا ہوگا کیونکہ کوئی اور عارضہ جسمی اس قدر تکلیف دہندہ نہیں ہے ۛ

جو عوارض سوائے انکے ہندوستان میں اطفال اور جوانان کو ہوتے ہیں وہ بھی بیان ہوتے ہیں منجملہ اول عوارض کے سیٹلا اور بخاری یعنی تپ نوبہ اکثر ہوتا ہے سیٹلا میں وہ صرف مرض کو حوالہ سیٹلا مانا کرتے ہیں مگر تپ نوبہ کا علاج کرتے ہیں اور چھال و رخت انا کا بھپارا مرض بخاری کو در صورت میسر آنے چھال کے دیتے ہیں مثل دیگر مقامات کے یہاں کے صاحب دول بھی طبیبان مبتدی و نا تجربہ کار کے جواز ہوتے ہیں جو بخاری کو بسبب ناواقفیت تاثیر کے کافی سمیات دیکر اور بھی خراب کر دیتے ہیں اور بوجہ طول کھینچنے تپ کے طحال بھی یہاں بہت ہوتی ہے اور اکثر اسکا

لے میری دوست ڈاکٹر جوزف ٹکس صاحب کو (جو ڈاکٹر ریڈنسی کے تھے جب ہم پولیٹیکل ایجنٹ او دیو پور میں تھے) مرض ناز و کا بہت سخت ہو گیا اسکو ٹخنہ کے جڑ پر یہ مرض ہوا تھا اور نکالنے میں وہ ٹوٹ گیا تو جو تکلیف دینے بیان کی ہیں وہ سب اونکو ہوئیں آخر کا آدنکے پان لنگی آگئی اور ہمیشہ ضعیف اور مست رہنے لگے وہ مجبوری واسطے صحت کے کنب گئے اور اٹھارہ مہینے کے عرصہ کے بعد جب ہم ولایت جاتے تھے تو ہم نے اونکو کب میں کھاتا ہر قدر عرصہ تک اونکی لنگی یا کلمتہ زائل نہیں ہوئی تھی ۛ

علاج دماغ ونبے سے کرتے ہیں *

قحط مگر یہاں بڑا عارضہ اور آفت سماوی ہے اونکے قصہ اور کہانیوں میں آنا بھوکھی ماما کا اکثر ذکر ہے اور جو ایک روایت قحط کی یہاں کی اکثر ریاستوں میں مشہور ہے وہ گیارہ صدی میں ہوا تھا اور بارہ برس تک برابر ہاتھا اسکا ذکر غلطی سے ساتھ نام لکھا بھولانی کے کیا گیا ہے جولا کھا بھولانی بالذات شیوجی راتھور کا جاول قنوج سے آیا تھا دشمن تھا اور جسے اس صحرا کے غارتگر کو سمت ۱۲۶۸ (۱۲۷۱) میں قتل کیا تھا بے شبہ خشک ہونا دریا سے ساگر کا بیج عہد ہمیر سودا کے قریب ایک سو برس پیشتر اسکے باعث اس قحط کا ہو سکتا ہے ہر سو می سال یہاں کے باشندے خیال قحط کے ہونے کا کرتے ہیں اور ایک قحط ۱۲۷۱ ع میں ہوا تھا جو تین چار سال تک برابر ہاتھا اور یہ قحط علاقہ جات وسطی ہند تک پہنچا تھا اس میں بہت غریب آدمی اضلاع گنگا میں چلے گئے تھے اور اونھوں نے وہاں اپنے لڑکے اور آزاد می فروخت کر کے اپنی زلیست کا تحفظ کیا *

پیداوار حیوانات و نباتات - شتر جبکہ جوار صحرا کہتے ہیں اول تذکرہ کے لائق ہے یہاں یہ حیوان بہت ضروری ہے وہ قلبہ رانی میں جوتا جاتا ہے اور چاہ سے پانی اسکی مدد سے نکالتے ہیں اور اسپر پکھال لا کر اوس میں پانی سفر صحرا میں ہمراہ لیجاتے ہیں اور یہ خود کئی روز تک محتاج پانی کا نہیں ہوتا یہ صفت اسکی اور ترکیب اوسکو پاؤں کی حسین صفت کم ہونے اور بڑھ جانے کی موافق زمین کے ہے اور سختی اوسکے وہاں کی جس سے وہ زبان نکالکر شاخا سے بانس اور کھیر اور جوار کو مع خاردار شاخوں کے جنکے خارتیز اور سخت مثل سوزن کے ہون کھینچ کر کھا جاتا ہے اطوار عنایات اوس صانع قدیر کا کرتے ہیں تعجب یہ ہے کہ بزرگ عربی یعنی محمد جسے صفت اکثر حیوانات خانگی و صحرائی کی بیان کی ہے اور جسکے پاس اپنے تین ہزار شتر تھے اوسنے صفات شتر کی بیان نہیں کیں گو اوسنے جان نوکر گردن کا کیا ہے کہ وہ لائق اور کارآمد قلبہ رانی کے نہیں ہے وہاں اوسنو ذکر اکثر حیوانات کا بہشتنا زرنگا و کے کیا ہے کہ یہ لائق اس کار کے ہیں شتر صحرا کے شتران میدان سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں اور جو بات کے قتل میں اور بار میر میں پرورش پاتے ہیں وہ سب سے بہتر ہوتے ہیں راجگان جلیلیہ اور بیکانیر کے یہاں رسالہ جنگی شتران کے موجود ہیں راجہ جلیلیہ کے یہاں دوسو شتر جنگی ہیں منجلہ اون کے اتنی شتر اوسکے اپنے ہیں اور باقی دیگر رئیسان کے ہیں مگر وہ کیا مناسبت ساتھ

رسالہ ہائے اسیان سے رکھتے ہیں جو اور ملکوں میں ہیں۔ یہی سبب ہے دریافت نہیں کیا ہر ایک شتر پر دو سو آٹھ گھنٹے ہیں ایک کا چہرہ بجانب سر شتر کے ہوتا ہے اور دوسرے کا منہ پشت کی طرف اور وہ خوب کام میں جنگ منتشر میں یعنی پیش و پس کے دیتے ہیں اور جب جنگ قریب کی ہو جاتی ہے تو وہ شتر کو بٹھا کر اس کے پیر باندھ دیتے ہیں اور اس کے پیچھے آکر اس کو بطور مورچال بناتے ہیں اور اس کو کباوہ پر بندوق رکھ کر کام کرتے ہیں کوئی جھڑی خاردار ایسی نہیں جو شتر کے چارہ کے لائق نہ ہو۔

خرگد یا گورخر اس صحرائے عرب میں رہتا ہے مگر زیادہ تر جنوبی حصہ میں قریب و بات کے اور اس اراضی رومی کے جو بار میر سے بالکاسر اور بلیاری تک برابر کنارہ شمالی اس بڑے رن یا صحرائے نمک کے واقع ہے رہتے ہیں۔

روز یعنی نیل گائے و شیر بر و غیرہ۔ یہ عمدہ قسم ہرن کی جس کو نیل گائے کہتے ہیں اکثر مقامات صحرائے عرب میں رہتی ہے اور گوکہ راجپوتان میدان اس کو نہیں مارتے اور اگر اس کا شکار بھی کرتے ہیں تو وہ اس کا گوشت نہیں کھاتے مگر یہاں وہ بہت کارآمد واسطے خوراک کے ہے اور نیز اس کا چرسا یہاں بہت کام آتا ہے اور دیگر حیوانات صحرائے ہند میں سے یہاں شیر اور روبہ اور شغال اور خرگوش اور نیز وہ عمدہ جانور یعنی شیر بر ہوتا ہے۔

منجملہ حیوانات کے جنکی پرورش ہوتی ہے یہاں اسٹارگا اور مادہ گاؤ اور بھیڑ اور بکری اور خرنکی بھی کمی نہیں ہے اور نیز خرمیاں قلبہ رانی میں کام میں لاتے ہیں۔

بکری اور بھیڑ گروہ ان کے جنکو یہاں جانگ کہتے ہیں یعنی جانگ بکری اور بھیڑ کے بکثرت اس صحرائے عرب پرورش پاتے ہیں بیان یہ ہے کہ ایک بکری بغیر پانی کے ماہ کاٹک سے نصف ماہ چیت تک یعنی موسم خزاں سے بہار تک رہ سکتی ہے ظاہر یہ بیان اور کانا ممکنات سے ہے گو یہ خوب معلوم ہے کہ جب گھاس بکثرت ہوتی ہے تو بکری چھ ہفتہ تک پانی کی طالب نہیں ہوتی جو بکری وغیرہ تھل داؤد بوترا اور بھیڑ پوہ میں رہتے ہیں وہ شروع موسم گرما میں سندھ کے سطح میدان میں جاتے ہیں بکری والے بھی مثل اپنی بکری کے پانی کے محتاج یا طالب نہیں ہوتے مگر چھپا چھپا کرتے ہیں اور جو مکھن نکلتا ہے اس کو جوشن دیکر روغن زرد تیار کر کے بالعوض غلہ اور دیگر ضروریات کے فروخت کرتے ہیں جو لوگ شتر چراتے ہیں وہ بھی اس کے شیر پر فطاعت کرتے ہیں اور میوہ صحرائی کھاتے ہیں کبھی شاد و نادر

جہازنی اور میو جات - ہیکو اکثر موقع ذکر کرنے درخت کھیر یا کرنل اور کجری کا ہوا ہے جسکے ثمر کو خشک کر کے بجائے آرد کے کام میں لاتے ہیں اور اوسکو سنگری کہتے ہیں درخت چھال جسکے سایہ میں بھیڑ والی ٹھیکے ہیں اور ماہ چیت اور پیکا کہہ میں اوسکے ثمر کھاتے ہیں اور درخت پلویہ بھی کھائے میں آتا ہے اور بوجہ جسکا گوند بجائے دوا کے کام میں آتا ہے یہ پاججی جسکا میوہ بہت لذیذ ہوتا ہے اور یہ سب درخت شتر کھاتا ہے اور سب جگہ ہوتے ہیں اور دیگر جہازنی ہاے جنگلی سے کارآمد ہیں درخت جو اساجن کا عرق دوا میں کام آتا ہے اور ہوک جسکی شاخ سے وہ لوگ اپنے چاہات باندھتے ہیں اور سبھی جسکو سوخت کر کے وہ راکھ بناتے ہیں منجملہ ان سب درختوں کے درخت اول مذکور شدہ یعنی کھیر اور آخر الذکر یعنی سبھی زیادہ تر بیان کے قابل ہیں لہذا ذیل میں مذکور ہوتے ہیں *

کریل یا کھیر - یہ درخت مشہور ہندوستان اور صحرا میں ہے ہندوستان میں اوسکا اچار بناتا ہے اور یہاں اشیائے خوردنی تصور ہو کر جمع کیا جاتا ہے درخت اسکا دس فٹ سے پندرہ فٹ تک بلند ہوتا ہے اور پھیلتا بہت ہے اوسکی شاخ سبز بھی برگ نہیں ہوتے پھول اوسکا سبز رنگ کا ہوتا ہے اور ثمر اوسکا بمقدار کروندے کے ہوتا ہے جب اسکو جمع کرتے ہیں تو ایک شبانہ روز اسکو پانی میں تر رکھتے ہیں بعد ازاں وہ پانی بدل کر دوسرے پانی میں اوسی عرصہ تک تر رکھتے ہیں اور اسی طرح ایک دفعہ اور یعنی تیسری مرتبہ اوسی عرصہ تک تر رکھکر اوسکو پانی سے نکال لیتے ہیں اس عرصہ میں اوسکی تاثیر زہون دفع ہو جاتی ہے بعد ازاں وہ اوسکو پانی میں جوش دیکر اوبال لیتے ہیں اور نمک ملا کر کھاتے ہیں اور جنگو کہہ مقدرت ہوتی ہے وہ اوسکو روغن زرد میں سخت کر کے نمک کے ساتھ کھاتے ہیں اور اکثر گھروں میں یہ قریب بیس بیس من کے جمع رہتا ہے *

درخت سبھی بلند نہیں ہوتا اور اکثر شمالی صحرا میں پیدا ہوتا ہے اور اوس علاقہ حبشہ میں جسکو کمدال کہتے ہیں بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہ کمدال اب تحت تصرف وادو پوترا میں ہے مقام کوکل در اول تک اور وہاں سے براہ مرید کوٹ اور اختیار خان کو گدھی ہو کر خیر پور (ویر علی) تک ایک تھل وسیع یا جنگل ہے جس میں اکثر مقامات زمین سخت کے جنگو چر آم کہتے ہیں واقع ہے یہ مقامات سخت

لے چرام کا نام اون قطعات زمین سخت پر عائد ہوتا ہے (جسکا ذکر مسافر افشن صاحب نے بخوشی اسطرح کیا ہے یعنی اس زمین پر جو جہاز

باعث جمع رہنے آب باران کے ہو گئے ہیں اور ان ہی مقامات میں درخت سجدی پیدا ہوتا ہے نمک اسکے جلانے سے پیدا ہوتا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ زمین میں غار کندہ کر کے یہ درخت اوسمیں کاٹ کر بھرتے ہیں اور آگ لگاتے ہیں جب وہ جلتا ہے تو اوسمیں سے عرق نکلتا ہے وہ غار میں سجدی جمع ہوتا ہے جب یہ سوخت ہوتا ہے تو وہ اوسکو طویل چوب کی مدد سے حرکت دیتے ہیں مہنی تہ و بالا کرتے ہیں اور اگر زیادہ شعلہ در ہو جاتا ہے تو ریگ اوسپر ڈالتے ہیں تاکہ ایک مرتبہ شعلہ در نہ ہو جائے اسطرح جب سوخت ہو جاتا ہے تو تین روز تک اوسکو سرد ہونے دیتے ہیں اور بعد ازاں نمک اوسمیں سے نکال لیتے ہیں اور میل اوسکا کسی ترکیب سے جدا کرتے ہیں جو اصل نمک ہوتا ہے وہ ایک سیر فی روتہ فروخت ہوتا ہے اور باقی چالیس سیر فی روپیہ سے بھی زیادہ بکتا ہے وونون اقوام راجپوت اور مسلمان یہ کام کرتے ہیں اور اپنے مالک کو ایک فلوں فی روپیہ قیمت نمک کی ادا جو وہ فروخت کریں کرتے ہیں اقوام چارن اور دیگر اقوام ماروار سے آکر یہ نمک خرید کر کے دیگر مقامات منڈ میں لیجاتے ہیں اور وہاں سے کل ہندوستان میں جاتا ہے یہ شے تجارت کی بہت کثرت سے سندھ کو جاتی ہے اور کاروان کے کاروان اس شے کے مقامات بیکھر اٹھتے اور کچ کو جاتے ہیں تاثر سودا یعنی ست سجدی کی معاملات سخت و نرمین خوب روشن ہے ایک تھوری سجدی سرد پانی میں مخلوط کر کے کھانے کو بہت جلدضم کر دیتا ہے اور تاکو ساز بھی اسکو بہت تاکو میں آمیز کرتے ہیں مشہور ہے کہ اسکے آمیز کرنے سے تاثر تاکو کی سر نو اپنی اصلیت حاصل کرتی ہے +

گھانس یعنی گیارہ بکتر ہوتی ہے مگر جب تک اونکی تصویر نہ کھینچی جائے اونکا بیان دلچپ نہوگا یہاں سہون یا سیون جسکو کوسا کہتے ہیں بہت بلند ہوتی ہے مشہور ہے کہ اسکا نام کس سپر دومی رام چندر سے لیا گیا ہے اور اوسکی اولاد کس داما کہلاتی ہیں اکثر یہ کوسا یہاں آٹھ فیٹ بلند ہوتی ہے جب یہ نرم ہوتی ہے تو حیوان اسکو کھاتے ہیں اور جب سخت ہو جاتی ہے تو چھپر کے کام آتی ہے اور پنج یعنی جڑ اوسکی جاروب بنانے کے کام آتی ہے اور سفید باف اوسکی کوچ بناتو منج سفید بافی ہنر

گھورے چلنے میں تو اونکے تہ کے نقش پڑ جاتے ہیں (جو در حقیقت تتبع ہے اسوج سے کہ اوسمیں سراب بہت ہو اور اوسکو یہاں کی زبانیں چرام کہتے ہیں کیقدر یہ زمین جس میں ایک شے اکلین شامل ہے مائل بلندی ہوتی ہے اگر در حقیقت بلند نہیں ہوتی ہے ایک اور مقام پر جان عجائبات نفی شمالی ہند بیان کیے ہیں درج کیا ہے +

بہت کارآمد ہوتی ہے اور یہاں سرکنڈا اور دہامن^{۳۹۶} اور دوبا اور دیگر اقسام کی گھاس بھی ہوتی ہے سو اس کے گوکرا اور پاپری اور بھورت بھی ہوتی ہے جو مسافروں کے کپڑوں میں لپٹ جاتی ہے مثل گتے کے اور مسافر اس سے بہت تنگ ہوتا ہے *

خرنوزہ — پیداوار اس صحرا کا ہے اور وہ بہت قسم کے ہوتے ہیں خرنوزہ اور چراسے لیکر گوار یعنی کجری تک اور توٹا بھی ہوتا ہے اسکا نام ہندی کہتے ہیں لکھا نہیں ہے یا وہیں اور دیگر مقامات ہندوستان میں بھی یہ پیدا ہوتا ہے اب ہم زیادہ تفصیل انکی نہیں کریں گے صرف اسقدر یہاں لکھتے ہیں کہ اس کے نام ازروے علم نباتات کے جو واجب اور درست ہیں ہم عام انڈکس کتاب ہڈا میں درج کریں گے یہاں لکھنے سے اعادہ بیکار اوسکا ہوگا *

تفصیل منازل

جیلیر سے سوان واقع کنارہ رہت سندھ اور حیدرآباد تک اور وہاں سے واپسی براہ امرکوٹ یا جیلیر قلعہ (۲۰ کوس) ایک موضع تبہ میں پالی وال برہمن رہتے ہیں دوسو گھر ہیں اور چابوت بھی ہیں * گجیا کی بستی (۳۰ کوس) ساٹھ گھر اس میں ہیں باشندے خاصکر برہمن ہیں چابوت بھی اس میں ہیں * کوہا (۳۰ کوس) تین سو گھر اس میں ہیں باشندے خاصکر برہمن ہیں چولی میلون پر ایک چھوٹا سا قلعہ چار برج کا بھی ہے اوس میں پانی جیلیر کے رہتے ہیں *

ایک مجمع قریہ ہا سے خرو کا ہے ہر ایک میں چار چار پانچ پانچ گھر چھپر کے کچا ہیں مابین ان کے فاصلہ ایک کوس کا ہے یہ سب سوم کہلاتے ہیں { کنوہی (۲۰ کوس) سوم (۲۰ کوس) }

اور ایک برج بھی وہاں واسطے حفاظت کے بنا ہے اوس میں سپاہ جیلیر رہتی ہے چابوت کلان اکثر اوس میں ہیں اون کو وہاں بیرا کہتے ہیں باشندے یہاں کے اکثر سندھی ہر قسم کے ہیں وہ اپنی مولیشی چراتے ہیں اور نمک اور شورہ مقام دیو چند لبوار سے لاتے ہیں شورہ بیج قائم کرنے رنگ کے کام میں آتا ہے اور یہاں سے اور مقامات میں جاتا ہے نصف راہ درمیان سوم اور مولانا کے سرحد جیلیر اور سندھ کی ہے *

مولانو (۲۴ کوس) ایک موضع دس چھپر کا ہے خاصکر سندھ میں آباوہین اور کوہ ہاے بلند ریگ پر واقع ہے مقام سوم سے نصف راہ کوہ ہاے ریگ پر جاتی ہے اور پہاڑ پر (جسکو مگر کہتے ہیں) اور کہیں کہیں سطح میدان بھی ہے بعد ازاں تین کوس تک پہاڑ اور کوہ ہاے ریگ ہیں کہیں سطح زمین برابر نہیں ہے اور باقی نو کوس میں ٹینڈہ ہاے بلند ایک بعد دوسرے کے واقع ہیں اس چوبیس کوس میں کہیں چاہ نہیں ہے اور نہ ایک قطرہ آب کا نظر آتا ہے مگر بعد بارش کہیں کہیں تالاب ہاے کہنہ ہیں یا چشمہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے اسکو یہاں ندی یا توبا کہتے ہیں نصف راستہ پر واقع ہے اور یہاں سابق ایک شہر آباد تھا * یہ بیان یہاں کا ہے کہ قبل فتح مسلمانان جنجون نے سندھ اور ان اضلاع کو فتح کیا تھا گھاٹی اور صحرا سب راجگان راجپوت اقوام رہا اور سولانکی کا تھا اور سب تھل کم و بیش آباو تھانہ تالاب اور معابد قدیم جو ریگ سے بھر گئے ہیں اس بیان کی صداقت ثابت کرتی ہیں ایک قول سلف کے یہاں مشہور ہے کہ ایک قوط بارہ سال کا عہد لاکھا فلولانی میں یہاں پڑا تھا جسے اس ملک کو ویران کر دیا باشندے یہاں کے مقام کچھی اور سطح میدان سندھ کو چلے گئے اب بھی یہاں اکثر مقامات سرسبز موجود ہیں بیاحت اس پیدائش قدرتی کے یعنی پانی کے جو خواہ چشمہ ہو یا آب روان اسکو یہاں واہ یا باہ یا بیر یا ریا تران اقوام سے ہیں جو یہاں چرائی کرتے ہیں یعنی سودارا جہ یا سیمپا اور باشندہ ایک موضع کا دس میل تک اپنی قوطہ زمین کاشت کرتے جاتا ہے *

۱۰ مقام مولانو سیہوان تک دورا شہ میں ہمارا دہاتی یعنی باشندہ دہات راستہ طویل سے بیاحت پانی کے گیا دوسرا راستہ یہ ہے *

پارلی	۵ کوس	سکرند	۳ کوس
بادشاہ کی بستی	۶ کوس	نار	نصف کوس
اودانی	۵ کوس	بکرند	۴ کوس
مترؤ	۱۰ کوس	کوکا کی بستی	۶ کوس
میرکا کوئی	۶ کوس	دیراے سندھ	۱۰ کوس
شیوپری	۵ کوس	سیہوان	نصف کوس
کبرکانار	۹ کوس	+ شایع عام سندھ بالاسے پائین تک *	

یہ بہت پیچیدہ
معلوم ہوتا ہے

سجور (۲ کوس)

پلری (۳ کوس)

راجہ کی بستی (۲ کوس)

قریہ راجر (۲ کوس)

یہ سب قریہ قریب دس دس چھپر کے ہیں باشندے راجر ہیں جو کاشتکاری یا دیہاتی کرتے ہیں گا ویش گاو شتر بکری اون کے پاس ہوتے ہیں بھل میں رہتے ہیں ہر ایک اس قریہ میں چشمہ ہاے آب بہت ہے مقام راجر کا بستی ایک تالاب کلان ہے جسکو مہادیو کا ڈھبیہ کہتے ہیں (اسکا حال سابق درج ہو چکا ہے) *

ویو چند سور مہادیو (۲ کوس) جب راجگان قوم سودا اس ملک میں حکمرانی کرتے تھے تو اس مقام پر ایک شہر آباد تھا اور ایک مندر مہادیو کا تھا اون کے نشانات اب تک موجود ہیں یہ اوپر سوچ کنڈ کے تعمیر کیا گیا تھا اہل اسلام نے اس مندر کو ویران اور مسمار کر دیا اور نام چشمہ سوچ کنڈ کا تبدیل کر کے دین پوار رکھا یہ چشمہ چھوٹا سا ہے کنارہ خشتی بھی ہیں اور اسکے کنارہ پر درخت خراب اور انار نصب کیے ہوئے ہیں ایک ملا اہل اسلام سندھی کا یہاں رہتا ہے اور ایماندار لوگ اسکی خبر گیری کرتے ہیں اس مقام گرد بارہ کوس تک اکثر چشمہ ہاے آب ہیں اور اون چشموں کے گرد قوم راجر چراگاہ اور قطعات اراضی قابل زراعت پاتے ہیں اون کے چھپر و پلہ مثل قوم و گوم افریقہ کے ہوتے ہیں اس طرح کہ ایک لکڑی لمبی دونوں طرف باندھ کر اس کے اوپر گھاس اور برگ درختان چھا دیتے ہیں اور اکثر ایک مکمل شتر کے بالوں کا اوپر ڈال کر اون کے نیچے بود و باش کرتے ہیں *

چاندیا کی بستی (۲ کوس) ایک موضع ہے باشندے قوم چاندیا مسلمان ہیں اور غریب فقیر ہیں سا فروں خیرات لیکر بسر کرتے ہیں *

راجہ کی بستی (۲ کوس)

سمیچا کی بستی (۲ کوس)

راجہ ایضاً (۲ کوس)

ایضاً ایضاً (۲ کوس)

ایضاً ایضاً (۲ کوس)

ایضاً ایضاً (۲ کوس)

ایضاً ایضاً (۲ کوس)

مواضع خرد بھیڑ والہ کے ہیں مثل سمیچا و راجر و دیگر اقوام جو سب خانہ بدوش ہیں جب ایک مقام میں گھالس چرائی کی ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنی بھیڑ لیکر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں یہاں پانی اونکی ضرورت کیا واسطے کافی ہے چشمہ ہاے آب کثرت سے ہیں *

اودھانیو (۷ کوس) بارہ چھپر پانی درمیان اسکے منزل سابق کے نہیں ہے *
 نالہ (۸ کوس) نشیب تھل کا ہے قریب ایک میل بجانب مشرق نالہ ہے کہتے ہیں کہ یہ وہی
 نالہ ہے جو سندھ سے بمقام دراروری پکھر سے اوپر نکلتا ہے وہاں سے وہ بجانب مشرق
 سدراب کے خیر پور سے ہو کر اور چنار کی راہ سے تا بہ بیرسیا کارا آتا ہے اور اس مقام سے
 ایک نالہ تا بہ امرکوٹ اور چوڑکاٹا گیا ہے *

سراؤ (۹ کوس) ایک موضع ساٹھ گھر کا ہے بلوچ اس میں رہتے ہیں ایک تھانہ حیدر آباد کا یہاں
 موجود ہے کہیں کہیں چھوٹے ٹیلے ریگ کے ہیں *

میر کا کوئی (۱۰ کوس) تین موضع دس دس چھپر کے ہیں قوم ارورا اسمین آباد ہیں *
 شیوپوری (۱۱ کوس) ایک سو بیس گھر اسمین ہیں اکثر قوم ارورا کے ایک قلعہ خرد چھہ برج کا بجانب
 جنوب و مشرق بنا ہوا ہے حیدر آباد کی سپاہ اس میں رہتی ہے *

کیرا کا نالہ (۱۲ کوس) یہ نالہ سندھ سے درمیان کا کر کی بستی اور سکرنند کے نکلتا ہے اور بجانب مشرق
 بہتا ہے غالباً سوتہ کسی قدیم نہر کا ہے اس سے یہ علاقہ اکثر مقامات پر کٹا ہوا ہے *
 سکرنند (۱۳ کوس) ایک سو گھر اس میں ہیں ایک ٹلٹ اونہین کے ہندوؤں سے آباد ہیں قطعات
 زمین مردوعہ موجود ہیں اکثر یہ پانی کے خراب پڑے ہیں ہر جگہ جنگل ہو گیا ہے خصوصاً
 جھاؤ اور کجری اس میں ہیں اور پنہ اور نیل اور بنج اور گندم اور جو اور مٹر اور غلہ اور
 مونگ اور کنارہ آبشار کے پیدا ہوتے ہیں *

جھوٹی (۱۴ کوس) ساٹھ گھر آباد ہیں اور ایک نالہ درمیان اسکے اور جھوٹی کے ہے *
 قاضی کا شہر (۱۵ کوس) چار سو گھر آباد ہیں و نالہ اب جاری ہیں *

کیرو (۱۶ کوس) ساٹھ گھر آباد ہیں اور ایک نالہ درمیان اسکے اور جھوٹی کے رواں ہے *
 کا کر کی بستی (۱۷ کوس) سولہ گھر آباد ہیں نصف راہ پر علامات ایک قدیم قلعہ کی معلوم ہوتی ہیں تین نالہ
 جاری ہیں موضع ایک بلندی پر چار میل فاصلہ پر دریا سے سندھ سے آباد ہے دریا کے مذکور
 میان تک کبھی کبھی موسم برشکال میں بڑھ آتا ہے *
 پورا (ایک کوس) معبر دریا ہے *

دریا سے سندھ (الوس) کشتی پر سوار ہو کر عبور کیا :-

سیون یا سہوان (اکوس) ایک شہر بارہ سو گھر کا اور پرکنارہ رہت دریا واقع ہے حیدر آباد متعلق :-

اس شہر سہوان اور پر ایک لمبندی کے دو چار سو گز کے فاصلہ پر دریا سے آباد ہے وہاں اکثر اشجار ستر اکم ہیں خصوصاً بجانب خوب
مکانات گلی ہیں اکثر تین مراتب کے اور ستون چوبی ہیں بجانب شمال شہر نشانات ایک قدیم اور وسیع قلعہ کے موجود ہیں
اور اس کے سامنے برج کی علامات نظر آتی ہیں اور وسط میں نشان مہلات کے موجود ہیں اور اب تک وہ بنام راجہ بھرتی کے
مہلات مشہور ہیں کہتے ہیں کہ جب اس کے بھائی بکریا جیت نے اس کو اور جین سے خارج کر دیا تھا تو اس نے یہاں آکر
حکمرانی کی تھی اگرچہ کئی سو برس گزرے ہیں جب ہندو کہہ اختیار ان ملکوں میں رکھتے تھے ان کے حالات کا بیان اب تک
چلا آتا ہے یہ بیان مشہور ہے کہ بھرتی اسپر کلان گنڈرپ سین کا اس قدر عاشق اپنی رانی پر تھا کہ اس نے کار ریاست سے غفلت
اختیار کی اس وجہ سے اس کا بھائی اور سپر متراض ہوا جب یہ حال اس کی رانی نے سنا تو اس نے جت کی کہ بکریا جیت چلا وطن کیا جائے
بعد ازاں عرصہ قلیل کے بعد ایک مراض اس کے دربار میں آیا اور اس نے بھرتی کو ایک اور پھل دیا جو اس کو سا لہا سال کی ریاضت سے
بھاویو نے دیا تھا بھرتی نے وہ پھل اپنی رانی کو دیا اور رانی نے ایک فیلیان کو جس کو وہ چاہتی تھی دیا اور اس فیلیان نے ایک بازاری
طوائف کو اس طوائف نے بامید انعام کران بھا جا کر راجہ کو دیا اس بیوفائی اور بد وضعی صریحی سے خفا ہو کر بھرتی رانی کے پاس گیا اور
اس سے امر پھل کا حال دریافت کیا رانی نے جواب دیا کہ وہ جانا رہا یہ سکر راجہ نے وہ پھل اس کو دکھا دیا رانی اس نے دیکھ کر اس قدر
شرمندہ ہوئی کہ فوراً تنہا کر دیو رحل سے نیچے کو درپری گر کر جسم اس کا پاش پاش ہو گیا اور وہ مر گئی راجہ بھرتی نے اپنی دلبستگی و مہری
رانی نکھانا می سے کی اور اس پر بھی اویس قدر رفتون ہوا مگر اس کو تجربہ حاصل ہو چکا تھا لہذا اس سے کچھ مشکوک رہتا تھا ایک روز
راجہ شکار کو گیا اور اس کے شکاری نے ایک ہرن زمارا اس کی ماہ آئی اور تھوڑی دیر تک اس کو دیکھتی رہی بعد ازاں اس کی شاخ پر
گر کر مر گئی شکاری ایک درخت کے نیچے سوتا تھا اس کو ایک سانپ نے کاٹا اور وہ مر گیا اس کی زوجہ اس کی تلاش میں آئی اور جب
اس کو مردہ پایا تو برگ اور شاخ سے خشک جع کر کے ایک چٹا بنائی اور اس میں لاش کو رکھ کر اس کے ساتھ آپ بھی جکر مر گئی راجہ نے
جو یہ سب حال دیکھا تھا گھر جا کر رانی سے بیان کیا کہ اس طرح سنی ہو گئی اور تعریف شکامی کی سنی کی بہت کی رانی نکھانا می میں
نکھار بیان لائی اور بیان کیا کہ وہ شریک جوش تھا اگرست اور عشق ہوتا تو وہ محتاج چٹا اور آگ کی ہنوتی کچھ عرصہ کے بعد
پھر جو راجہ شکار کو گیا تو اس کو وہ بات رانی کی یاد آئی اور ایک ہرن کو مار کر اس کے خون میں اپنے مہوسات تر کیے اور ایک شہد
ما تہ بھیجے اور اس کو سمجھا دیا کہ وہ جا کر یہ بیان کرے کہ راجہ شیر کے شکار میں نکھار ہو گیا رانی نکھانا نے جب یہ حال سنا اس نے
گریہ و زاری کچھ نکلی اور نہ کچھ زبان سے کہا مگر سورج کے سامنے سو رہی اور جان دی اس کو شہر کے باہر چلنے کو لیکے اور چاہیں

راستہ سہوان سے حیدرآباد تک

جست کی بستی (اکوئس) لفظ جست یا جست یہاں نرت کے لفظ سے بولا جاتا ہے یہ بستی تیس چھپر کی ہے
یہاں ایک میل سندھ سے واقع ہے ہاڑ متصل موضع کے ہیں *

اوسکو رکھا تھا کہ راجہ شکار سے واپس آیا فوراً مقام چا پر گیا اور سب حال کثیر الاختلال شکر پوشاک راجا کی ترک کر کے لباس فقیرانہ آراستہ کیا
اور اوجین سکریا جیت کے سپرد کر کے صرف اوسکی زبان سے اوسوقت نام رانی نکلا و فادار کا نکلا اوسنے کہا ہے بنگلا ہے بنگلا
اور راجہ ہی ہونے فقیر راجہ نے اپنا قیام سہوان میں قرار دیا گو نشانات محلات کے اب بھی موجود ہیں جنکو بنام مسلمانوں وہ لوگ عام خاص
راجہ بھرتی کی مشہور کرتے ہیں مگر یہ بھی وہ منظر کرتے ہیں کہ قلعہ قدیم زمانہ کا ہے یعنی اوس سے پیشتر کا ہے ایک مذہب بھی بجانب
جنوب شہر موجود ہے جسکو بھرتی کا مندر کہتے ہیں اس میں اہل اسلام نے ایک پر کو جسکا نام لعل پر شہناز تھا دفن کیا ہے جسکے سبب
کہتے ہیں کہ اذکو سندھ ملا تھا مزار اس پر کا جو سابق میں ہندو تھا وسط مندر میں بنا ہے اور اوسکے چار طرف کٹھنہ چوٹی لگا ہے تعجب
یہ ہے کہ اس مقام پر دونوں ہندو اور مسلمان پرستش کرتے ہیں اور اگرچہ ہندو لوگوں کو منافقت پر کے قرار کے چوٹے کی ہے مگر دونوں
ہندو اور مسلمان ایک سا کلام کی جو شونو کہلاتا ہے پرستش کرتے ہیں جو ایک غار میں قبر مذکور کے رکھا ہے یہ امر تعجب افزا ہے اور
اگرچہ یہ اہل اسلام پرستش کرنے والے اول میں ہندو تھے مگر یہ پید ہے کہ یہ لوگ بزور شمشیر مسلمان ہوئے تھے کیونکہ عموماً یہ ثابت ہے
کہ جو ہندو سے مسلمان ہوتا ہے وہ بہت متعصب ہوتا ہے ہمارے راست کردار اور ہوشیار متلاشی مداری لال اور دہاتی ایک شہت کہنے
قلعہ سہوان کی لائے وہ قریب ایک باشت طول میں تھی اور اسقدر عرض میں اور موٹی بھی اتنی ہی تھی خوب نچہ سوخت کی ہوئی تھی
اور شل گریال کے آواز دیتی تھی اور کچھ سوختہ گندم بھی وہ کسی غار میں سے لائے جو وہاں سوخت کیا گیا تھا یہ غلہ اب تباہ و برباد
ہو گیا تھا اب پھر قول قدیم کا حوالہ دیا جاتا ہے اور اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہزار ہا سال سے وہ وہاں پڑا ہے ہمیں شہر بہت کم ہے
کہ یہ مقام دشمن عید و نین فتحیاب یعنی سکندر کا ہے جسکا نام میو سکانس یا موکہ سہوان یعنی رئیس سہوان تھا راستہ یونانیوں کا
دریا سے سندھ میں ویسی ہی زیادتی کے ساتھ ملے ہوتا تھا جیسے غزنوی آخر میں کیا کرتے تھے یعنی جو وہ اپنے جہاز پر نہیں لے جاسکتے تھے
اوسکو وہ سوخت کر دیتے تھے وہاں ایک مقام پرستش ناک کا بھی ہے جسکو ناک بار کہتے ہیں یہ ناک اوتا رکھنے کا تھا اور
اوسکا مقام درمیان قلعہ اور دریا کے واقع ہے سہوان میں ہندو اور مسلمان دونوں برابر آباد ہیں اور ہندو کی ایک قوم
تجارت پیشہ سیرمی نامی جیلیر کی بکثرت ہیں اور کئی پشت سے یہاں آباد ہیں اور یہاں آکر ہر مہینہ کو کرن کے بھی آباد ہیں
اور زرگر اور دیگر ہندو اہل حرفہ اور مسلمانوں میں کہتے ہیں کہ سید بہت ہیں مگر مشہور اہل و دل ہیں پیٹہ اور نیل اور وہاں قریب چار
۱۔ اسکا حال تاریخ جیلیر میں درج ہے *

تیمپالی بسنی (۲۰ کوس) موئع خرد

کلمی (۲۰ کوس) ساتھ گھر میں ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر دیاست ہے ایک نہر بجانب شمال موئع جاری ہے اور اسکے کناروں پر کاشتکاری اچھی ہے پٹار میں ابفاصلہ دو میل بجانب مغرب ایک مقام ہے کہ ہے پارتی اور مہادیو کا وہاں اکثر چشمہ آب جاری میں خجلہ اونکے تین چشمہ گرم پانی کے ہیں *
اور مری (۲۰ کوس) پچیس گھنٹہ پہلے دیاست سے فاصلہ پر ہے پٹار باندھنیں ہے اور ابفاصلہ ایک کوس بجانب مغرب واقع ہیں *

سومری (۳۰ کوس) پچاس گھنٹہ میں اور پٹار کے واقع ہے اور پٹار ڈیڑھ کوس بجانب مغرب واقع ہے سندویان (۴۰ کوس) دوسو گھنٹہ اور ایک بازار اسمیں ہے دوسو گھنٹہ کے فاصلہ پر دیاست سے واقع ہے پٹار ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر بجانب مغرب ہے *
مجنر (۴۰ کوس) برب دیاست واقع ہے دوسو پچاس گھنٹہ اس میں تجارت بہت ہوتی ہے پٹار ابفاصلہ دو کوس بجانب مغرب واقع ہے *

سوان میں کثرت پیدا ہوتا ہے میان مقام ٹھٹھہ اور کہ اچی بندر بڑی بڑی کشتیوں میں جاتا ہے اور پٹار سوان لیجاتے ہیں حاکم سوان میدر آباد سے آتا ہے وہ سلسلہ پٹاروں کا جو ٹھٹھہ سے برابر فاصلہ پر سندھ کے آتا ہے وہ فاصلہ تین کوس کے مقام سوان سے پٹار بجانب شمال و مغرب چلا جاتا ہے ان سب پٹاروں پر تباہ مندر شکل کی دیہی واقع کنارہ نکرا (یہ کورہ بھی اسی سلسلہ میں ہے) قوم لومری یا نومری آباد ہیں جو گوآپ کو بلوچ کہتے ہیں مگر دراصل جت ہیں *

۱۔ پٹار مندر بنو کا اب بھی بہت مشہور ہے اکثر جاتری وہاں جاتے ہیں مقام ٹھٹھہ توراہ کراچی بندر نوروز کا راستہ ہے اور کنارہ سمندر سے تریچ میں کے فاصلہ پر واقع ہے یہ وہی قوم ہے جو کرنیل صاحب نے بنام نومری تعبیر کیا ہے *

۲۔ ان چشموں پر اکثر جاتری ہندو گوراستہ صعب گزار ہے اور اندیشہ جانوران درندہ کا بھی ہے جاتے ہیں منجلہ انکے دو چشمہ گرم ہیں اونکا نام سوچ کنڈا اور چندر کنڈ ہے اور خاص تھل اونکے ہیں مگر جب تک جاتری اپنے پر وہت سے صاف صاف اپنے پاپ مٹنے گناہوں کا اظہار نہ کرے اور سوقت تک اوسکو تھل ان چشموں کے نہانے کا نہیں ہوتا ہے اور اون پر وہتوں کو بذریعہ مادیو اختیار اوسکے گناہ دور کرنے کا حاصل ہوتا ہے اگر کوئی گنہگار بغیر معترف ہوئے اپنے گناہوں سے دل سخت کر کے اوس چشمہ میں غوطہ مارے تو جو بوقت وہ باہر پانی سے نکلتا ہے اوسکے تمام جسم پر آبلہ پیدا ہوتے ہیں یہ ایک عجیب ثبوت اوس پر قدیم ہندو کا ہے کہ گناہ کے اعتراف سے وہ گناہ بخشے جاتے ہیں یہ رسم ہندو رام چندر ولد کو سلیا میں بھی تھا دیکھو جلد اول *

۱۔ مرکب بستی (۳۲ کوس) دو چار چھپر اسمین ہن متصل دریا واقع ہے ✽
سید کی بستی (۳۳ کوس)

نہسکارپور (۲ کوس) واقع اوپر دریا کے ہے بجانب مشرق یہاں سے عبور دریا کا ہے *
حیدر آباد (۳ کوس) ڈٹہ کوس کے فاصلہ پر دریا سے سندھ سے ہے حیدر آباد سے نصیر پور تک نوے کوس
شیوہر اوپر تک گیارہ کوس شیوہر پوری تک سترہ کوس روہی بیکھر تک چھ کوس *
کل تنیتا لیس کوس *

راستہ حیدرآباد سے براہ امرکوٹ تا بہ جلیلمیر

سندو خان کی بستی (۳ کوس) اوپر کنارہ مغربی دریا سے پھول لیا +
 تاج پور (۳ کوس) شہر کمان ہے بجانب شمال و مشرق حیدر آباد +
 کڑیل (۱ کوس) اس میں ایک سو گھر ہیں +

نصیر پور (ا.کوس) بجانب مشرق تاج پور شہر کلان ہے ❖

الہ یار کا نام (سہ کوس) شہر کلان تعمیر کردہ الہ یار خان برادر غلام علی مرحوم واقع بجانب جنوب و مشرق نصیر پور بغا صلیہ دو کروہ بجانب شمال شہر ساکنہ انا الہ یا با و اہی جسکو کہتے ہیں کہ دریا سے سندھ درمیان ہالا اور سکرنڈ کے نکلتا ہے اور مقام جڈیلا سے گزرتا ہے ۔

میرا بہ (۵۰ کوس) اسمین چالیس گھر بہن باہ ٹانڈا گوٹ پور وایہ سب نام آبادیوں کے حسب مقدار آبادی ہیں
سوناریوں (۷۰ کوس) اس میں چالیس گھر ہیں *

ذکاءنو (۴۸ کوس) اس آبادی تک سطح میدان سندھ ہے کوہ ہارے ریگ پاتج اور چہ میل کے فاصلہ پر بجانب شمال رہتے ہیں نیچے اس آبادی ذکاءنو کے ایک ٹاکہ ہوتا ہے +

کریانو (ءکوس) اس میں ایک سو گھر ہیں دو کوس بجانب مشرق کریانو نشان ایک قدیم شہر کے ہیں عمارت خشتی اب تک موجود ہیں اور چاہ اور تالاب بھی ہیں کوہ ہاسے ریگ دو سے

۱۷ یہ وہ ساکرا ہے جسکا ذکر عہد نامہ میں جو فیما بین نادر شاہ اور محمد شاہ شاہنشاہ ہند کے منعقد ہوا تھا آیا ہے اور اسی ساکرا کو اوس فتح نصیب نے حذافصل ما بین ہندوستان اور ایران کے قرار دی تھی اور اس عہد نامہ کی رو سے نادر شاہ کو وہ سب زر و نیر حصہ گمائی شدہ کا حاصل ہوا تھا جو بجانب مشرق دیکھا نہ گور کو واقع ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دریا دراز سے اوپر روری بیکھر کے نکلا ہے ۔

تین کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہیں +

۱۔ مرکوٹ (۲۰ کوس) ایک میدان سطح حیدرآباد سے ۱۰ مرکوٹ تک ہے یہ شہر دھن تھل یا کوہ ریگ میں تعمیر کیا گیا ہے یہاں سے کوہ ہارے ریگ شروع ہوتے ہیں اس جگہ اراضی میں جو چوالیس کوس خام یا قریب ستر میل کی وسعت کو ہے یعنی تا بقام سوناریو زمین اچھی زریزہ ہے اور آبیاری بھی بکثرت باوایا مالہ ہارے دریا سے سندھ سے ہوتی ہے گردن لوح دیہات کے زراعت بھی بہت ہوتی ہے مگر باوجود زریزہ ذاتی یہاں جنگل بہت ہے خصوصاً بھیل اور چھال اور چھاو کا مقام سوناریو سے ۱۰ مرکوٹ تک ایک جنگل چلا گیا ہے اس میں اراضی مزروعہ کے دو چار قطعہ ہیں اونکی آبیاری منہر اور پر قدرت یعنی باران کے ہے اور زمین بھی یہاں کی ایسی اچھی نہیں جیسی شروع اس راستہ کی ہے +

کنار (۴ کوس) ایک میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق ۱۰ مرکوٹ تھل یعنی کوہ ہارے ریگ شروع ہوتے ہیں بلندی اونکی ڈیڑھ سو سے دو سو فیٹ تک کی ہے چند چھپر قوم سمیچا کے یہاں ہیں یہ لوگ چرائی کرتے ہیں اور چند چاہ بھی ہیں +

دھوت کی بستی (۴ کوس) چند چھپر ایک چاہ اقوام دھوت اور سودا اور سمیچا یہاں کاشتکاری اور چرائی کرتے ہیں +

دھرناس (۲ کوس) ایک سو گھر خصوصاً پوکرن برہمن اور بنیوں کے ہیں یہ لوگ روغن زرد اقوام بھیری سے خرید کر کے بھجج اور گھاٹی میں لیجاتے ہیں یہ ایک منڈی تجارت کی ہے کاروان جو مشرق سے یہاں آتے ہیں اپنی اجناس فروخت کر کے روغن زرد یہاں خرید کرتے ہیں جو یہاں بہت ارزان باعث مولیشی کے ہوتا ہے جو اراضی روٹی میں چرتی ہیں +

کھیر لوکا پار (۳ کوس) اکثر ختمہ ہارے آب اور دیہات اس اراضی میں آباد ہیں +

لینلو (۱ کوس) سو گھر یہاں ہیں پانی یہاں کا کھار ہے کھیر لو سے اونٹوں پر پانی آتا ہے +

بھجج کا پار (۳ کوس) چھپر اور چاہات اور قطعات مزروعہ یہاں ہیں +

بھو (۲ کوس) چھپر یہاں ہیں +

گریا (۱ کوس) ایک شہر خردتین سو گھر کا ہے ماتحت سوائی سنگہ سودا کے اور اکثر لوہے اور قریہ اور سکے

متعلق ہیں یہ حد فاصل درمیان وہاں تا یاراج سودا اور جیلیر کے ہے وہاں اب بالکل شامل
سندہ کے ہو گیا ہے ایک ہانی لینے تحصیلدار محاصل بیان رہتا ہے *

ہرانی (۱۰ کوس) تین سو گھر خصوصاً قوم بھٹی کے ہیں یہ ماتحت راجپوت قوم بھٹی کے ہے جو ماتحت راجپوت
خجینیالی (۱۰ کوس) تین سو گھر یہ جاگیر اصلی رئیس جیلیر کی ہے اسکا نام کتبیسی بھٹی ہے یہ شہر سرحدی
جیلیر کا ہے بیان ایک خام گڈھی ہے اور اکثر تالاب خجین پانی تین ربع سال یعنی نو مہینے تک
رہتا ہے اور زراعت بھی بہت بچ گھٹائی خود کو جو ٹیلون میں واقع ہے کیجاتی ہے قریب میل کے
فاصلہ پر بجانب شمال خجینیالی کے ایک موضع قوم چارن کا آباد ہے *

گج سنگ کی بستی (۲ کوس) پینتیس گھر پانی کم ہے اور موضع قوم چارن سے پانی شتروں پر آتا ہے *
مہیر دیورا (۵ کوس) دو سو گھر قریب ایک میل کے فاصلہ پر بجانب شمال اکثر بریا تالاب ہیں وہاں سے
پانی شتروں پر آتا ہے موضع میں پانی نکلیں ہے جو سلسلہ کوہ کا جیلیر سے آتا ہو وہ بیان ختم ہوتا ہے *
چیلک (۵ کوس) انٹی گھر چاہات چیلک کوہ پر ہے *

بھوپا (۷ کوس) چالیس گھر چاہہ وار ایک تالاب خرد *

بھاو (۲ کوس) دو سو گھر تالاب بجانب مغرب چاہات خرد اسمیں ہیں *

جیلیر (۵ کوس) اس راستہ سے ا مرکوٹ سے جیلیر پچاسی اور نصف کوس ہے مگر یہ راستہ پچیدہ اور
طلویل ہے اور براہ خجینیالی ۲۶ کوس گراب، کوس نیلوا ۱۲ کوس ۱ مرکوٹ پچیس کوس راستہ
ستر کوس نچتہ یا قریب ڈیرہ سومیل کے ہے کاروان اور قطار شتر چار روز زمین جاتے ہیں اور قاصد
ساڑھی تین روز زمین جب شب دروز راہ قطعہ کریں اس راستہ کے اخیر پچیس کوس یا پچاس میل میں
بالکل جنگل ہے اسمیں چوالیس کوس خام حیدر آباد سے ۱ مرکوٹ تک جو ہی شامل کیے جائیں
تو ۱۲۹ کوس اور نصف ہوتا ہے اور جو سید مارا راستہ ہے وہ ۱۰۵ کوس نچتہ ہے چ راستہ کا

مجرادیکر یہ ۱۰۵ کوس برابر ۱۹۵ میل انگریزی کے ہے *

کل یہ راستہ ساڑھی پچاسی کوس کا ہے *

کولہ (۵ کوس)

کھویا (۵ کوس)

لاکھا کانچ (۲ کوس) اس سب راستہ میں بنگلہ آبادی اور پانی نہیں ہے +
سینو (۱ کوس)

بیرسی کارار (۱۱ کوس) چابوت اس میں ہیں +

تھپرو (۳ کوس)

لیٹا کا ڈیر (۷ کوس) ۱ مرکوٹ بیان سے ۲ کوس ہے +

چنڈیلا (۸ کوس)

الہ یار کا ٹانڈہ (۱۰ کوس) بیان سانگرہ یا سانگرہ ٹانڈہ ہے +

تا جپور (۱۴ کوس) راستہ سابق میں فاصلہ الہ یار کا ٹانڈہ سے براہ شہر نصیر پور

جام کا ٹانڈا (۲ کوس) ۳۱ کوس کہتے ہیں یعنی دو کوس اس سے زیادہ اسلئے کہ

حیدرآباد (۵ کوس) اخیر پانچ کوس میں پانچ نامی جاری ہیں +

کل یہ راستہ ۱۰۳ کوس کا ہے +

راستہ جیلیسیرت براہ سانگرہ تا بمقام خیر پور میر سہراب والا

آنا ساگر (۱ کوس)

چنڈا (۱۱ کوس)

پانی کا تر (۳ کوس) تریا تر چشمہ کو کہتے ہیں +

پانی کا کو جی (۱ کوس) موضع نہیں ہے +

کوڑ پالا (۲۴ کوس)

شاہ گدہ (۱۰ کوس) اس جگہ راستہ میں روٹی یا ویران زمین ہے شاہ گدہ مقام سرحد ہے زمین ایک

چھوٹا قلعہ چھ بروج کا ہے ایک تھانہ میر سہراب حاکم سندھ بالا کا ہے +

لے شیخ ابوالبرکات موت نو کوس شاہ گدہ سے کوڑ پالا ایک تھانہ ہوا اور اس لڑکی موت کرتا ہے کہ جسے خشک زمین سے ساگر کی بجانب مغرب کوڑ پالا بہ حاصل

پانچ کوس کی دوسری کو گدہ سے پانی کثرت قناری وہاں یہ راستہ ہیں اور پھر والا دھان سے اپنے گروہ بھڑکے جاتے ہیں +

گریسا (۶ کوس)

گمہر (۲۸ کوس) جگہ راستہ میں زمین روٹی یا ویران ہے ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے گمہر سے دور آتے جاتے ہیں ایک خیر پور کو اور دوسرا رانی پور کو *

بلوچ کی بستی (۵ کوس) {
سمیچا کی بستی (۵ کوس) }
یہ مواضع بلوچ اور سمیچا قوم کے ہیں *

نالہ (۱۰ کوس) یہ وہی نالہ ہے جو درہ سے جاری ہوتا ہے اور درمیان قدیم شہر الور کے جاری ہے یہ سرحد صحرائی ہے *

خیر پور (۸ کوس) میر سہراب حاکم سندھ بالا جو بہادر نواب حیدر آباد کا ہے یہاں رہتا ہے اس نے ایک قلعہ سنگین بارہ برج کا بنایا ہے اور اس کا نام نیا کوٹ رکھا ہے یہ ۸ کوس نالہ سے خیر پور تک سطح زمین کا صاف ہے اور عرض گھاٹی کا یہاں اس قدر ہے شہر بڑے ذیل نامی ہیں *

خیر پور سے لہھاناک بیس کوس بجانب مغرب دریا سے سندھ قبضہ کرم علی فرزند نواب حیدر آباد میں ہے *

خیر پور سے لکھی تک پندرہ کوس اور پنج کوس شکار پور سے *

خیر پور سے شکار پور تک (۲۰ کوس)

راستہ گمہر سے رانی پور تک

فرارو (۱۰ کوس) ایک موضع پچاس گھر کا ہے جس میں سندھی اور کمار رہتے ہیں اکثر چھپر گرد اس کے ہیں ایک دہانی یعنی تحصیلدار محاصل راہداری وغیرہ منجانب میر سہراب یہاں رہتا ہے اور اس راستہ میں قطاریا کاروان چلتے ہیں نالہ جو درہ سے آتا ہے اس مقام فرارو سے دو کوس سبب مشرق بہتا ہے اور یہ سرحد صحرائی پر واقع ہے وہ سلسلہ کوہ جس کو تکر کہتے ہیں پنج کوس سبب مغرب فرارو سے شروع ہوتا ہے اور روڑی بکھر تک جو سولہ کوس کے فاصلہ پر فرارو سے واقع ہے جانا ہے فرارو سے سندھ تک اٹھارہ کوس یا تیس میل ہے یہ عرض گھاٹی کا یہاں ہے *

رانی پور (۸ کوس)

۱۰ ایک شہر کلاں پر راستہ سندھ بالا واپس کے واقع ہے دیکھو راستہ مابقی *

راستہ جیسل میرتے روہری بکیر تک

گکو پالا (۸ کوس) ویکھو راستہ مابوق

باندوہ (۴ کوس) ایک قوم اہل اسلام جنگواؤندہ کہتے ہیں یہاں بودو باش رکھتے ہیں +
گوترو (۶ کوس) سہ صد جیسل اور سندھ بالاک کی ہے ایک چھوٹا قلعہ وہاں ہے اوسمیں تھانہ میسراب کا
رہتا ہے دو چاہ ہیں ایک اندر قلعہ کے ہے اور ایک موضع تیس چھپر کا جن میں اقوام سمیچا
اور اوئدر رستے ہیں تیلہ پہاڑی ہیں +

ادوت (۳۲ کوس) یہاں تیس چھپر پھیر والوں کے ہیں اور ایک گڈ بھی خام زمیں روئی ہے اور سب نکل
پہاڑی ہے پانی نہیں ہے +

شکرام یا سنگرام (۶ کوس) نصف راستہ تک کوہ ہاسے ریگ ہیں اور باقی نصف راہ میں اکثر چھپر
جوار کے بنے ہوئے ہیں زمین آبادی تھوڑے عرصہ تک رہتی ہے اکثر نالہ جاری ہیں +
نارہ سنگرا (نصف کوس) یہ مالہ درہ سے جو سندھ پر واقع ہے اور دو کوس اور نصف بجانب شمال
روہری بکیر ہے آتا ہے زراعت بہت ہوتی ہے کوہ ہاسے ریگ یہاں ختم ہوتے ہیں +
ترکا تھو (نصف کوس) ایک شہر کلان مہاجن اور بقال جنگو یہاں کرار کہتے ہیں موجود ہیں اور
قوم سمیچا بھی رستے ہیں +

سلسلہ پست کوہ جنگو بکیر کہتے ہیں (۴ کوس) یہ سلسلہ پست کوہ نمک شمال سے جنوب کو جاتا ہے نیا کوٹ
سہراب اس کے دامن میں واقع ہے وہ فرارو سے آگے تک جاتے ہیں جو روہری بکیر سے سو کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے مقام گوہریت چھ کوس نیا کوٹ سے ہے +

روہری (۴ کوس) اوپر سلسلہ کوہ اور کنارہ جب سندھ واقع ہیں عبور کر کے بکیر کو گئے عرض دریا کا قریب
بکیر (نصف کوس) ایک میل کے ہے بکیر بطور جزیرہ ہے اور دوسری شاخ بکیر کی بھی قریب ایک میل
بکیر (نصف کوس) کے ہے یہ پہاڑ جو سب سے علیحدہ ہے پتھر نرم کا ہے اوسمیں سے کچھ بطور نمونہ
ہمارے پاس ہے یہاں علامات قدیم قلعہ منصور کی ہیں جو بنام خلیفہ المنصور کے مشہور تھا جس کے
صوبہ دار نے جواد ہر قح کرنی شروع کی تھی تو اسکو دارالریاستہ سندھ کا قرار دیا تھا یہ زیادہ تر مشہور
سکندر کی سوگدی کے نام سے ہے غالباً نام سودا کو خراب کر کے سوگدی مشہور ہوا ہے اور سودا نام

اوس قوم کا تھا جو زمانہ قایم سے حکمران تھی اور جو ٹھوڑا عرصہ ہوا قابض امرکوٹ کی تھی *
 یادداشت - قاصد و عمدہ کرتے ہیں کہ وہ خطوط جیلیر سے روہی بکیر کو جو فاصلہ ایک سو بارہ کوس کا ہے
 سارھے چار روز میں لیجا ئینگے *

راستہ بکیر سے شکار پور تک

لکھی جو بنام لکھی سر کے بھی مشہور ہے (۱۲ کوس)

سندوالہ (۳۰ کوس)

شکار پور (نصف کوس)

کل یہ راستہ سولہ کوس کا ہے *

بکیر سے لودھیانہ تک (۲۸ کوس)

شکار پور سے لودھیانہ تک (۲۰ کوس)

راستہ جیلیر سے دیر علی خیر پور تک

کوٹریالا (۸ کوس)

کھرو (۲۰ کوس) سب راستہ روٹی یا جنگل کا ہے یہ دو حد یا سرحد باہمی سندھ بالا اور جیلیر کے ہے اور

بیان ایک چھوٹا مٹی کا کوٹ ہے اس میں دونوں ریاستوں کے تھانہ یکجا رہتے ہیں میں گھر

چھپر اور ایک چاہ ہے *

سوتیالو (۲۰ کوس) سب راستہ روٹی زمین کا ہے ایک ڈانڈا وسط تحصیل محل کے ہر چھ چابات اوہیں ہیں *

خیر پور (دیر علی) (۲۰ کوس) روٹی زمین اور گنجان جنگل ہمیشہ سبز لاوا اور جھال کا سوتیالو سے خیر پور تک *

کل یہ راستہ ۸۰ کوس کا ہے *

راستہ خیر پور (دیر علی) سے احمد پور تک

نھیا ورا (۲۰ کوس) شہر کلان ہے سندھ اس سے چار کوس بجانب مغرب ہے *

سبز کا کوٹ (۸ کوس) سرحد سندھ بالا و داؤد پور تا یہ قلعہ سہرادی اکثر متنازعہ فیہ رہا کرتا ہے مگر عرصہ قلیل سے

میر سہراب سے اوسکو بھاول خان نے چھپن لیا ہے چھپر اور آبشار بکثرت ہیں *

احمد پور (۸ کوس) یہ شہر کلان مقام تھانہ داؤد پور تا ہے دو پلٹن اور سولہ ضرب ٹوپ بیان رستی ہیں *

کل یہ راستہ ۲۲ کوس ہے

خیرپور (ویر علی) سے حیدرآباد تک

میرپور (۵ کوس) چار کوس سندھ سے ہے

قنبلو (۵ کوس) چار کوس سندھ سے ہے

گکوٹھی (۷ کوس) دو کوس سندھ سے ہے

دادلو (۵ کوس) دو کوس سندھ سے ہے

روری بکھر (۲۰ کوس) اس عرصہ زمین میں اکثر عواض اور آبادیاں ہیں اور آبشار حمزہ راعت ہیں

چھ کوس سندھ سے ہے

خیرپور سہراب کا ۵ کوس

گومت ۵ کوس

رانی پور ۲ کوس

(دیکھو راستہ رانی پور گریہتی)

ہنگور ۵ کوس

برہان پور ۵ کوس

ہلیانی ۱ کوس

کنجیرو ۳ کوس

نوشہرا ۵ کوس

مورا ۷ کوس

شاہ پور ۳ کوس

دولت پور ۳ کوس

میرپور ۳ کوس

فاضلہ کاکوٹ ۹ کوس

سکرند ۱۱ کوس

بالا ۷ کوس

کوس اس راستہ کے درمیان کوس پختہ دو کوس اور کوس تمام ڈیڑھ کوس کے

معلوم ہوتا ہے پس پونے دو میل کا ایک کوس ہوا وہ ایک اس میں سے

بابت بیچ وغیرہ راستہ کے مجرا دیکر باقی صحیح اور درست فاصلہ ثابت ہوتا ہے

اور یہ قاعدہ جملہ فاصلہ ہائے سندھ بالا پر حاوی ہو سکتا ہے

آپر سندھ کے واقع ہے یہاں سمداری مجبور کر کے سہوان گیا اور دیکر میرپور کو واپس آیا

یہ کوس دو میل کا ہے وہ ایک اس میں بابت بیچ راستہ کو مجرا دیکر باقی صحیح تصور کیا جائے

کھرواد	۴۴ کوس
متاری	۴۴ کوس
حیدرآباد	۶ کوس
میزان کل	۱۱۰ کوس

راستہ جیلیر سے اختیار خان کی گڈہی تک

برہم سر	(۴۴ کوس)
موردی سر	(۳۴ کوس)
گوگا دیو	(۳۴ کوس)
کیم سر	(۵ کوس)

ان سب مواضع میں پالیوال برہمن رستے ہیں اور اوس طرف رستے ہیں جسکو کنڈال یا کنڈال کہتے ہیں جسکا دارالمریاستہ مقام کتوری ہے جو آٹھ کوس بجانب شمال جیلیر کے واقع ہے یہیں چالیس مواضع شامل ہیں۔ ان سب شہروں میں جوچہ ملحق ہونے سے لے کر تالاب تے ہیں۔

نوہر کی گڈہی (۲۵ کوس) اس سب مسافت میں زمین روٹی یا جنگل ہے قلعہ نوہر خشتی ہے اور اب پاس

داؤد پور توں کو ہے انھوں نے یہ قلعہ بھی جیلیر میں لیا ہے قریب چالیس چہرہ ہیں اور زراعت کم ہے مقام محصول قطار و کاروان کا ہے دو روپیہ فی بارشتر و عن زرد اور چار روپیہ فی بارشتر شکر کا اور آٹہ آنہ فی بارشتر اور ایک ٹلٹ روپیہ کافی بارنگا و غلہ کا لیا جاتا ہے۔

مرید کوٹ (۲۴ کوس) روٹی یا جنگل ہے رام گڈہ چار کوس بجانب مشرق اسکے آباد ہے۔

اختیار کی گڈہی (۵ کوس) روٹی ہے مگر چار کوس یا آٹھ میل اخیر روٹی نہیں ہے وہاں سے نشیب

ٹیلہ ریگ کا گھاٹی شدہ میں ہے۔

کل یہ راستہ ۹۹ کوس کا ہے۔

اختیار سے احمد پور تک ۸ کوس

خان پور تک ۵ کوس

سلطان پور تک ۵ کوس

راستہ جیلیر سے شہر کتور اکھرا لوچو تن نگہ پار کر مٹی تک اور واپسی جیلیر تک

دابلہ (۳ کوس) تیس گھر پورن برہمنان کے ہیں

اکلی (۲ کوس) تیس گھر جوہان کے چاہ اور ایک تالاب خروہ ہے

چور (۵ کوس) ساتھ گھر اقوام مختلف کے +

دسی کوٹ (۲ کوس) ایک شہر خرو دو سو گھر کا متعلق خالصہ راج جیلیر بیان ایک قطعہ خرو اور تھانہ ہے

ایک تالاب کندہ کرایا ہوا پالیوال کا جس میں پانی سال بھر رہتا ہے اگر بارش اچھی ہو +

مانگر (۴ کوس) یادداشت - یہ راستہ بجانب مشرق اوسکے ہے جو براہ چنیچا کے ہے جو نہایت سیدھا راستہ
ہلوتر کا ہے اور اوس میں اکثر سافر آمد و رفت کرتے ہیں مگر دیہات اوسکے اب غیر آباد ہو گئی ہیں +

بیسر (۲ کوس) چالیس گھر اور تالاب جو براسے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے +

منڈائی سرحد (۲ کوس) دو سو پچاس گھر صاحب خان صحرائی مع دو سو سوار کے یہاں مقیم رہتا ہے
یہ خالصہ ہے اور شہر اخیر یعنی سرحدی جیلیر کا ہے جو سلسلہ کوہ جیلیر سے جاری ہوتا ہوا وہ ہر ایک

مقام واقع راستہ ہذا کے متصل بمقام منڈائی واقع ہے +

گنوگھا (۴ کوس) تھانہ جو وہ پور بیان ہے +

شیو (۲ کوس) ایک شہر کلان تین سو گھر کا ہے مگر اکثر اون میں کے غیر آباد ہیں بعض باعث قحط کے
خالی ہوئے ہیں ایک ضلع کا رئیس یہاں منجانب جوہ پور حاکم ہے اور وہ محصول تحصیل کرتا ہے
اور ملک کی حفاظت غارت گری صحرائی سے کرتا ہے +

کوٹورو (۳ کوس) پانچ سو گھر کا شہر ہے مگر منجملہ اس کے اب صرف دو سو گھر آباد ہیں بجانب شمال و مغرب ایک قلعہ
اوپر پہاڑ کے بنا ہوا ہے ایک رئیس راٹھور یہاں رہتا ہے ضلع شیو کوٹورو راٹھور جوہ پور
بہٹی جیلیر سے چھین لیا تھا +

بیلاد (۴ کوس) زمانہ سلف میں یہ بڑا شہر تھا مگر اب اوس میں صرف پچاس گھر ہیں اور ایک قلعہ
اوپر پہاڑ کے بجانب شمال و مغرب دو سو فیٹ بلند ہے یہ سلسلہ پہاڑ سلسلہ جیلیر سے شامل
ہوتا ہے مگر اکثر مقام پر ٹیلہ ریگ کے اوسکے اوپر آگئے ہیں +

کدالو (۱ کوس) دارالریاست کھرو میں ایک قدیم قسمت مار تھالی کی ہے دو کوس بجانب جنوب بیلاد
ایک کوہی راستہ طے کرتا ہوتا ہے +

چوٹن (۱ کوس) ایک شہر قدیم مگر اب ویرانہ ہے اب اوس میں قریب انٹی گھر کے آباد ہیں اور
باشندی وہاں کے صحرائی ہیں +

۴۱۳
بالکاسر (۱۱ کوس) سابق ایک شہر کلان تھا اب صرف قریب تین سو ساٹھ گھر اس میں ہیں *

بھیل کی بستی (۵ کوس)

دودو چار چار چھپر دودون میں ہیں *

چوہان کا پورہ (۶ کوس)

نگر (۳ کوس) ایک شہر کلان دارالریاستہ پارکر کا جس میں ایک ہزار پانچ سو گھر ہیں مگر نصف آباد ہیں *

قائم خان صحرائی کی بستی (۱۰ کوس) تین گھرنچ تھل کے ہیں چاباٹ بھی ہیں اور پانی نزدیک سطح زمین کے ہے تین کوس بجانب مشرق سرحد سندھ اور چوہان راج کی ہے *

دہوت کا پورہ (۵ کوس) ایک موضع راجپوت بھیل اور صحرائی کا *

مٹی یا متری کا کوٹ (۳ کوس) ایک شہر چھ سو گھر کا واقع دہات ہے یہ ایک قیمت ا مرکوٹ کی متعلق

حیدر آباد کے ہے ایک رشتہ دار نواب حیدر آباد و خطاب نواب میان رہتا ہے یہ مقام کلان

تجارت کا ہے اور کاروان بھی ادھر سے گزر کرتے ہیں بجانب جنوب و مغرب ایک محل تحکم

بنا ہوا ہے جب شاہ کابل سندھ پر حملہ کرتا تھا تو نواب حیدر آباد اسی مقام میں مع اپنے

عیال و اموال کے پناہ لیتا تھا کوہ با سے ریگ میان بہت بلند اور صعب گزار ہیں *

چیلاسر (۱۰ کوس) چار سو گھر صحرائی اور برہمن سحرانی اور بنیائے کے ہیں ایک مقام بڑی تجارت برآمد اس کا پتہ

سمیچا کی بستی (۱۰ کوس) چیلاسر سے میان تک تھل ہے *

نور علی پانی کا تر (۹ کوس) ساٹھ گھر چارن اور سلطانو راجپوت اور کا وریا (قدیم نام کورو) کا ہے پانی

میان تھل میں کثرت سے ہے *

اول (۵ کوس) بارہ چھپر میں انکو میان باس کتی میں کتی کوس کے گرد میں منتشر آباد ہیں کتی اقوام ان میں

سکونت پذیر ہیں اونکو نام سی ہر ایک مشہور ہے مثلاً سودا جہین تہا ہی و سکا نام سودا کا باس ہی اور صحرائی جہین

رہتا ہی و سکا نام صحرائی کا باس ہے علیٰ ہذا القیاس اقوام کورو اور برہمن اور بنیاء اور سوتراس میں

رہتے ہیں اور جو جس میں رہتا ہے وہ اسکا باس کہلاتا ہے (دیکھو سابق جو مذکور ہوا ہے)

دایلی (۲ کوس) ایک سو گھر میں اور ایک دہانی یعنی تحصیلدار محاصل میان رہتا ہے *

گریا (۱ کوس) اسکا حال راستہ درمیان ا مرکوٹ اور جیلیر کے مذکور ہوا ہے *

ریدانو (۱۱ کوس) چالیس گھر ایک باندہ پانی کا بھی ہے اور اگر یعنی کھاری نمک *

کوٹورو (۹ کوس)

شیو (۳ کوس) تمام قطعہ نگر شیو کوٹورو تک اجتماع کوہ ہائیگ کا ہی جنگو میان تھل کا ٹیکہ کنٹری ہیں کہیں کہیں پوروسے بھی آباد ہیں اور بعض بعض جگہ دریائی واسطے بھیرا اور کٹہری اور گاؤں پیش اور شکر کیشرت ہے تھل بجانب جنوب نو اکوٹ اور بلوار تک جاتا ہی نو اکوٹ کی جنوب قریب دس کوس کو اور بلوار سے قریب دو کوس کے فاصلہ پر ہے بجانب چپ نو اکوٹ کے تالپورہ کی زمین سطح تانندہ پائین ہے *

راستہ جیلیر سے شیو کوٹورو اور بار میرا اور نگر گورو اور سوہی باہ تک

دہنو (۵ کوس) دوسو گھر پالیوال کے ہیں تالاب اور چاہات ہیں سلسلہ کوہ دوسو سے تین سو فٹ تک بلند درمیان میں زراعت بھی ہے *

چنیچا (۷ کوس) موضع خرو مقام سرودہ اس سے نصف کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے بہاؤ نشیب تھل کا اور زراعت ہے *

جسورٹا (۲ کوس) تیس گھر پالیوال کے مثل سابق آباد ہیں اور مقام کتیا نصف کوس بجانب سر آباد ہیں اوندا (۱ کوس) پچاس گھر پالیوال اور چین راجپوت کے چاہات اور تالاب موجود ہیں اور علاقہ مثل سابق ہے *

سانگر (۲ کوس) ساٹھ گھر منجھلا کے صرف پندرہ آباد ہیں باقی قحط سلسلے میں بندہ کو چلے گئے چارن رستے ہیں میان سے تھل کلان شروع ہوتا ہے *

سانگر کا تالاب (نصف کوس) پانی اس تالاب میں آٹھ مہینے رہتا ہی اور بعض وقت تمام سال رہتا ہی بیجورائے (۱ کوس) درمیان انکے ساندہ یعنی سرحد جیلیر اور جودہ پور کی ہے بیجورائے میں

کھوڑیل (۴ کوس) ایک سو بیس گھر پالیوال کے ہیں چاہات اور تالاب دونوں مقاموں میں ہیں *

راجا ریل (۱ کوس) ستر گھر ہیں مگر اکثر غیر آباد قحط سالی سے ہو گئے ہیں *

گوٹکا (۴ کوس) بیس چھپر کا موضع ہے بیرا یعنی چاہات اور تالاب باسے خدا اس میں ہیں اسکو بہاڑا اور تھل شامل کرتا ہے *

شیو (۲ کوس) دارالریاستہ ضلع *

نیلا (۳ کوس) چالیس گھر غیر آباد ہیں *

بھاؤکو (۲ کوس) چار سو گھر غیر آباد ہیں یہ سال سوم قحط سے ہے +
کیولیری (۳ کوس) تیس چھپر غیر آباد ہیں مگر چاہات موجود +

جلپیا (۳ کوس) بیس چھپر غیر آباد ہیں +
نگر (گورو) (۲ کوس) یہ شہر کلان کنارہ مغربی دریاے لونی کے واقع ہے چار یا پانچ سو گھر ہمیں ہیں مگر اکثر
غیر آباد قحط سابق سے ہو گئے ہیں اس قحط نے اس علاقہ کو قریب ویران کر دیا ہے ۱۳ شیعین
باشندے یہاں کے گنگا تک بھاگ گئے تھے اور آپ کو اور اپنی اولاد کو فروخت کر کے تحفظ
جان کرتے تھے +

بارسیر (۲ کوس) ایک شہر بارہ سو گھر کا ہے +
گورو (۲ کوس) بجانب مغرب لونی ایک شہر سات سو گھر کا ہے رئیس یہاں کا رانا کہلاتا ہے اور قوم کا
چہان ہے +

بتو (۳ کوس) بجانب مغرب دریا

تپرنو (۱ کوس) {
گدلو (۱ کوس) بجانب مغرب دریا

زناس (۳ کوس) بجانب مشرق دریا

چارنی (۲ کوس) شہر گھر بجانب مشرق

چتیل وانو (۲ کوس) ایک شہر تین سو گھر کا بجانب مشرق دریا واقع ہے اور متعلق ایک رئیس چہان کے
جورانا کہلاتا ہے اس سے مقام سانچور سات کوس بجانب جنوب آباد ہے +

رتورو (۲ کوس) بجانب مشرق دریا مگر غیر آباد ہے +

ہوتی گونگ (۲ کوس) بجانب جنوب دریا ہے یہاں مندر پھول کھیسر مہادیو کا ہے +

دہوتو (۲ کوس) بجانب شمال بجانب مغرب تھیل بہت بڑا مگر بجانب مشرق سطح زمین اور دونوں جانب

پٹی (۲ کوس) [مرزودہ ہے +

لال پورہ (۲ کوس) بجانب مغرب

سور پورہ (۱ کوس) بعد عبور دریا

سمنوئی (۱۲ کوس) انٹی گھر بجانب مشرق دریا واقع ہے +
 سواترو (۱۲ کوس) بجانب مشرق ایک رشتہ دار رانا کا بیان رہتا ہے
 نکلی (۱۲ کوس) بجانب جنوب دریا واقع ہے بھیل اور سونگرا قوم بیان رہتے تھے +
 کروٹی (۱۲ کوس) صوالی بیان رہتے ہیں +
 تھلانو (۱۲ کوس) موضع کلاں اقامہ کو لی راہ تھل بیان آباد ہیں +
 دہرنی (۱۲ کوس) سات یا آٹھ سو گھر اس میں ہیں مگر قریب قریب ویران ہونے کے ہے متعلق ایک
 سوئی باہ کے ہے +

باہ (۱۲ کوس) دارالریاستہ رانا نراین راو راہ چوہان ویرا باہ کا ہے +
 لونا (۱۲ کوس) ایک سو گھر اس میں ہیں +
 سوئی (۱۲ کوس) مقام بود و باش رئیس چوہان +

راستہ بہلو ترا واقع دریا سے لونی سے پوکرن اور جلیلیہ تک

چوہان (۱۲ کوس) بازار کا زمین باہ بہ متی مانگہ ایکادشی کو ہوتا ہے اور دس روز رہتا ہے بہلو ترا میں
 چار یا پانچ سو گھر اور سہرت ہیں جسکو سوانچی کہتے ہیں پھارجہ لور اور سیوانکو شامل کرتا ہے
 اور پنج بہدرامین دو سو گھر ہیں اور جیسے قحط ہوا ہے اس وقت سے قریب سب غیر آباد
 ہو گئے ہیں بیان وہ مشہور اگر یا چشمہ نمک ہے جس سے سرکار میں بہت محصول آتا ہے +
 گوپتی (۱۲ کوس) چالیس گھر غیر آباد ایک کوس کے فاصلہ پر اس سے بڑا تھل شروع ہوتا ہے +
 تیودی (۱۲ کوس) یہ ایک بڑی منڈی تجارت کی ہے چار سو گھر اسمین ہیں اور پنج یعنی رولی
 اسمین بکثرت پیدا ہوتی ہے +

سیوانی (۱۲ کوس) دو سو گھر اسمین ہیں مگر قریب سب غیر آباد ہیں +
 سرورو (۱۲ کوس) ساٹھ گھر بیان سے پٹودی تک علاقہ سیوانچی کہلاتا ہے اور اس کے آگے ایندو
 جو نام اس کے قدیم حاکمون کی قوم سے نامزد ہوا ہے فینے قوم ایندو سے +

بونگرو (۱۲ کوس) بونگو میں تیر گھر ہیں سولانکی تو میں چار سو اور پونگلی میں ساٹھ بیان سب کوہ ہے
 سولانکی (۱۲ کوس) ریک ہیں اس علاقہ کو تھلیچا کہتے ہیں اور جو راٹھوراوس میں رہتے ہیں

پونگلی (۵ کوس) وہلیچا راٹھور کھلانے ہیں میدان جٹ کی قوم بہت کاشتکاری کرتے ہیں اور پونگلی میں
گردہ چارن رہتے ہیں *

باکری (۵ کوس) ایک سو گھر قوم چارن کے ہیں *

دہول سر (۳ کوس) ساٹھ گھر پالیوال برہمن کے *

پوکرن (۴ کوس) باگری سے ضلع پوکرن شروع ہوتا ہے سطح زمین میدان ہے اور گوریگ ہے
مگر کوئی ٹیلا ریگ کا نہیں ہے *

اودمانو (۱ کوس) پچاس گھر اور ایک تالاب بجانب جنوب واقع ہے *

لاہتی (۱ کوس) تین سو گھر پالیوال برہمن کے ہیں *

سوداکور (۲ کوس) سوداکور میں تیس گھر اور چاندن میں پچاس ہیں پالیوال رہتے ہیں ایک مال خشک

چاندن (۳ کوس) مقام چاندن میں ہے اور سکی تہ کے کندہ کرنے سے پانی ملتا ہے *

بھوجا (۳ کوس) ایک کوس بجانب چپ راستہ سید باسنکی کا ہے جو سات کوس چاندن سے ہے *

باشنکی تلاو (۵ کوس) ایک سو گھر پالیوال کے ہیں *

موک لیت (۱ کوس) بارہ گھر پوکرن برہمن کے *

جیلیر (۴ کوس) پوکرن سے اودمانو تک راستہ ایک نیچی فیضی پشت پہاڑ کے اوپر ہے اور وہاں سے

سوداکور اور سوداکور سے چاندن تک میدان ہے پہاڑ بجانب چپ چھوٹ جاتا ہے ایک چھوٹا

تھل درمیان راستہ سوداکور کے ہے مگر سوداکور سے چاندن تک میدان ہے چاندن سے

باشنکی تک پھر راستہ اوپر پشت پہاڑ کے ہے اور اسکی بلندی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور کہیں کہیں

تابہ جیلیر زراعت بھی ہوتی ہے *

راستہ بیکانیر سے اختیار خان کی گڈھی واقع سندھ تک

میدان ریگ ہے اور ہر ایک موضع میں پانی موجود ہے گراج سر سے جو

سرحد جیلیر ہے ٹیلا ریگ کے شروع ہوتے ہیں اور بھیکم پور تک

کم کم ہیں *

نالی کی بستی (۴ کوس)

گجنیر (۵ کوس)

گوروہ (۵ کوس)

بیت نوک (۵ کوس)

گنجان سر (۹۰ کوس) میدان ریگ پر اور یہ ایک شواخص میں پانی موجود ہے۔ یہ سر سے جو مہر جیسی لکیر ہے
نری (۹۰ کوس) آئیل ریگ کے شواخص ہوتی ہیں اور یہ پندرہ پونہ تک کم کم ہیں +

بھیکم پور (۹۰ کوس) بھیکم پور سے موہن گڈہ تک زمین راستہ کی روٹی یا جنگل ہے اور کوہ ہاسے ریگ
مہن گڈہ (۹۰ کوس) اور جنگل کثرت ہے +

ناپتا (۹۰ کوس) اس سب راستہ میں نیلہ ہاسے یا کوہ ہاسے ریگ ہیں +

نری (۹۰ کوس) ایک موضع برعنوان کا ہے +

نہر کی گڈہی (۹۰ کوس) روٹی اور جنگل بہت ہے۔ یہ تھانہ سرحدی سندھ کا ہے۔ یہ گڈہی یا قلعہ قبضہ حاجی خان
میں ہے +

مرید کوٹ (۹۰ کوس) زمین روٹی ہے اور کوہ ہاسے بلند ریگ کے ہیں +

گڈہی اختیار خان کی (۹۰ کوس) اس راستہ کا جزو بہتر چ کچھی یا میدان گھمائی کے واقع ہے اور گڈہی
دریائے سندھ پر تعمیر کی گئی ہے +

کل ۱۲۰ کوس جو برابر ۱۲۰ اور نصف میل کے ہے فی کوس بیان کا قریب ڈیڑھ میل کے
برابر ہے دو سو انگریزی میل سیدھے راستہ کے قرار ہو سکتے ہیں +





تواریخ امیر بادھند بار باب اول

وہ نام جو صاحبان یورپ زاریاستہ سے راجپوتانہ کا مستعمل کرتے ہیں۔ وہ ہند بار ساتہ نام اپنے دارالریاستہ کے یعنی امیر بادھند بار کے مشہور ہے ملک کچواہا جو اجتماع مالک مفتوحہ قوم کچواہہ کا ہے۔ وجہ تسمیہ ہند بار اصلیت کچواہہ۔ راجہ نل کا بنیا و زور کی قائم کرنا۔ دھولا راسے کا خارج ہونا۔ دھندار کی بنیا و ڈالنی۔ بیانات بعید از قیاس نسبت دھولا راسے کے۔ اوسکی دغا بازی نسبت اوسکے محسن یعنی مالک کچواہہ کا جو قوم کا بنیا تھا۔ اوسکی شادی کرنی ساتہ دختر ایک رئیس قوم بر گوجر کے اور اوسکا وارث ہو جانا۔ اپنے ملک کا انرا دکرنا۔ اور اپنی دارالحکومت کو مقام رام گدھ میں قائم کرنا۔ راجہ اجمیر کی دختر کے ساتہ شادی کرنا۔ اوسکا قتل ہونا بچ جنگ مینا کے۔ اوسکے فرزند کا نکل کا فتح دھند بار کا کرنا۔ مینا کے کا فتح کرنا امیر اور دیگر مقامات کا۔ فتح ہندیا اور کوئل۔ گدی نشینی سچون۔ خیالات نسبت خانہ بدوش اقوام اس عہد کے۔ قوم مینا۔ سچون کا شادی کرنا ساتہ ہمیشہ پرتھی راج دہلی والہ کے۔ اوسکی قوت فوج اور اوسکا قتل ہونا بچ بھگا لیوانے رانی تمنوج کے۔ ملاسی کی گدی نشینی اوسکے دارشان کا حال۔ پرتھی راج کا بارہ کوٹھری امیر کا قائم کرنا۔ اوسکا قتل ہونا۔ بہار مل جو اول راجہ حاضر باش اہل اسلام ہوا تھا

لے یہ بیان ریاست امیر بادھند بار کے قریب قریب اوسکے ہوجو مینا کے ۱۱۵۰ء میں غزوت مار کوٹس و میننگ بہادر کے تھوڑا کیا تھا اور بعد اوسکے اکثر معاملات پیش آئے لہذا مینا اس حال کی تحریر سے قلم کھینچا تھا اور حکو امید تھی کہ کوئی اور لیسٹ اسکوپ کرے گا کیونکہ بعد اسکے اکثر صاحبان پولیٹیکل اس دربار میں مامور ہوئے مگر چونکہ حکو معلوم نہیں کہ یہ ایک واسطے انکشاف حال تواریخی وقوع میں

بھگوانداس اول راجپوت تھا جسے دختر خاندان شاہی مین دی تھی اوسکی دختر کی شادی ساتھ بھاگیہ کے
 اوسکی اولاد خسرو کا ہونا۔ گدی نشینی مان سنگہ۔ اوسکی قوت۔ فریب اور وفات راوہاؤ۔ ہمارا
 اچھے سنگہ برادر راجہ مان کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا تمانی کرنا اپنے دو مورثوں کی بدنامی کا اور خدمت
 عظیم سلطنت بجالانا۔ اوسکے فرزند کا اوسکو زہر دینا۔ رام سنگہ۔ بٹن سنگہ +

کسی قاعدہ مقررہ سے صاحبان یورپ نے جو ہندوستان مین مین یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ریاست کا
 راجپوتانہ کو ساتھ نام اوسکا اپنی دارالریاستوں کے بجائے نام خاص ملک کے مشہور کرتے ہیں اس طرح کہ
 ملک مارواڑ اور میواڑ کو ساتھ نام اوسکی دارالریاستوں کے یعنی جوہ پور اور اودھ پور کے مشہور کرتے ہیں
 اور کوٹا اور بوندی نام ہر اوتی کے ملک کا مشہور ہوا ہے گو ہر اوتی نام تمام ملک کا ہے مگر اب شاذ و نادر
 اس نام سے مذکور ہوتا ہے نام دھونڈلہ کا کسی صاحب یورپ نے اکوہ علوم ہوگا سب صاحب اس ریاست کو
 ساتھ نام اوسکی دارالریاستہ یعنی امیر یا جیپور کے نامزد کرتے ہیں اور اب یہ اخیر نام یعنی جیپور عموماً نام
 اوس ملک کا مشہور ہے جہیں کچھواہہ رہتے ہیں +

نقشہ سے صحت اس ریاست کی حدود معلوم ہو سکتی ہے اور ہم بلا تفاوت (حسب عادت باشندگان)
 نام دھونڈلہ راوہاؤ جیپور کا مین کرینگے +

مثل جملہ ریاستہائے راجپوتانہ کے ملک کچھواہہ بھی اجتماع اقوام کا ہے جسکا علاقہ اقوام خانہ بدوشان سے
 یا رئیسان سرحد سے تا وفات مختلف فتح کیا گیا تھا لہذا نام دھونڈلہ کا جو انہوں نے اول حاصل کیا تھا
 کل اجتماع ہمالک کچھواہہ پر عائد اور صادق نہیں ہو سکتا وجہ تسمیہ دھونڈلہ کا یہ ہے کہ یہ نام ایک مشہور
 پہاڑ قربانی یعنی بل کرنگیا اوپر سرحد مغربی کے متصل کالک جو بنیر کے تھا +

آیستہ گو میان کا حال زیادہ تر اور کثرت سے قابل تحریر کے بسبت دیگر ریاستہائے اس مالک کے ہیں لہذا ہم مناسب تصور کرتے ہیں کہ
 یہ حال کو نام نہانہ خفی نہ رہے +

۱۔ اتوال تاریخی چوہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پہاڑ مقام عبادت یعنی پٹیا کا اوسکے مشہور راجہ بیلہ یوراجہ اجیر کا تھا اوسنے جو
 ظلم اپنی رعایا پر بہت کیا تو وہ رکشس یعنی دیو ہو گیا اور اس حالت میں بھی اپنی عادت قدیمہ کو جاری رکھا یعنی رعایا کا کھانا اوسکا
 کام تھا جب ایک بنیرہ اوسکا خود غم ہوئے اوسکی اشتہائے بیک کا کیا زبان محبت معصوم نے اس رکشس کے ولیمین اثر پیدا کیا اور
 اپنی اولاد کو بچا کر جنبا مین ڈوب گیا اس دھونڈلہ راجہ چوہان کا کندہ کرنا واجب ہے کیونکہ ہم نے سنایا کہ قبت کرنگیا اوس رکشس کا مذمت بہت ہوگا

کچھوٹا یا اولاد کچھوٹا بہ اپنی نسل کس سے بتاتے ہیں جو سیر و می رام راجہ کوشلا کا تہا جسکی وارالریاستہ اجداد ہی تھی
 جسکو وہ اودہ کہتے ہیں مشہور ہے کہ کس مذکور یا کوئی اوسکی اولاد قریبہ میں سے یعنی فرزند یا نبیرہ اپنے
 موروثی مقام کو چھوڑ کر بانی قلعہ مشہورہ روہتاس کا ہوا تھا جو ندی سوان پر واقع ہے جہاں سے پشت
 متعدد کے بعد ایک فرج یعنی شاخ اس خاندان کی راجہ نل بجانب مغرب چلا گیا اور سیمت ۱۰۲۳ یا ۱۰۲۴
 شہر نرورجکا اصلی نام نشدہ ہے آباد کیا اقوال قدیم اور مقامات قیام و سکونت کی تھقی قبل تعمیر اس شہر
 مشہورہ کے ظاہر کرتے ہیں یعنی اول نہر جو بیچ وسط اوس علاقہ کے واقع ہے جواب تک بنام کھوٹا گڑھ
 مشہور ہے اور بعد ازاں گوالیار یہ کیسا ہی ہوا نہو مگر اولاد راجہ نل اپنے نام کے بعد لفظ پال کا لگائی تھی
 یہ لفظ معلوم ہوتا ہے کہ مشہور لقب جملہ اقوام قدیمہ راجپوت کا تھا اور یہ لقب تانبہ سورا سنگہ قائم رہا
 (جو تینتیس پشت کے بعد نل کے تھا) اسکے فرزند دولہ راے کو مقام موروثی سے خارج کیا اوس نے
 سمت ۱۰۲۳ سلطع میں بنیاد ریاست دھوند ہار کی ڈالی *

ایک خاندان جو اپنی نسل رام راجہ کوشلا سے اور نل راجہ نشدہ سے اور دھولا عاشق مروئی سوگداہین
 نازا اپنے پشت نامہ پر کر سکتے ہیں اور بطور یادگار اپنی نسل کے جملہ اولاد کس ہندوستان کی نہایت
 لے اگر اس میں تلاش کیجائے تو کچھ حال رام کی اولاد کا دریافت ہوگا *

۵۲ ایک بیان شہر نرور میں درج ہے (جو ہم کہتے ہیں) کہ سمت ۳۵۱ سال بنیاد شہر مذکور راجہ نل کے حکم سے تھا مگر کچھ معلوم نہیں کہ
 یہ کسی نحیر سے ہے یا اقوال مشہورہ قدیم سے مگر وہ مطابقت نام کرتا ہے یعنی اولاد یا پشت راجہ نل سے دھولا راے تک
 تینتیس گزرے ہیں انکی ریاست کا حساب بموجب سند معتبر کے (جسکا ذکر جلد اول میں کیا گیا ہے) بشرح بائیس سال فی حکومت یا راج
 رکھا گیا ہے اس سے سات سو چھپیس سال ہوتے ہیں جو سمت ۱۰۲۳ سے اگر منہا کیے جائیں جو سال دھولا راے کی ابتدا ہے
 تو ۲۹ باقی رہتے ہیں ہمیں صرف فرق چھ سال کا درمیان شماری اور مقررہ نہ کہ ہے اور اگر اکیس سال فی راج کے واسطے
 قائم کیے جائیں بجائے بائیس کے جو بڑی سی بڑی ریاست کا عہد بعد پچیس پشت کے درج ہے تو فرق بہت خردی رہ جائیگا *

پس ہم بے تامل سمت ۱۰۲۳ یا ۱۰۲۴ سلطع عہد راجہ نل کے واسطے منظور کرتے ہیں جسکا حال بہت دلچسپ و پسندیدہ
 شاعر سندھی راجیوانہ ہے جس کتاب میں اسکا حال درج ہے اوس کا نام نل اور دھینتی ہے (یعنی نل دھن) اس کا ترجمہ
 فارسی میں جب الحکم اکبر بادشاہ فیضی برا در ابو الفضل نے کیا تھا اور بعد ازاں سنکرت میں پروفیسر پوپ صاحب
 ساکن برلن نے کیا ہے *

شان و شوکت سے سالانہ متوہار سوچ کا کرتے ہیں اس طرح کہ اس روز ایک بڑی عمدہ گاڑی جسکو وہ سوچ کا
 رتجہ کہتے ہیں اوس میں آٹھ گھوڑے بٹھا کر اور اولاد میں اوس میں بیٹھ کر گرودار ریاستہ گشت کرتا ہوتا
 ایک معاملہ گدی چھین لینے کا ریاست کچھوٹا امیر میں پیدا ہوا مگر یہ خلاف رسم قدیم ہے اگر
 ایسے امور بلا آمیزش بالآخر ہون درباب نظم ہندی کہ جو اوس میں قاعدہ امور قیاسی و ظن غالب کا
 انضام نہیں ہے مگر اوسنے حال اقوام اصلی و قدیم کا وراثت کثافت کر دیا ہے لہذا ہم اوسکو متروک القلم
 نہیں کرتے بعد وفات سودا سنگ راجہ نور کے اوسکے بھائی نے گدی چھین لی اور اوسکے پسر معصوم
 و مولارے کو خارج از وراثت کیا اوسکی والدہ نے پارچہ کثیف پہن کر اور معصوم بچہ کو ایک ٹوکری میں
 رکھ کر اور اپنے سر پر وہ ٹوکری اونٹھا کر بجانب مغرب سفر اختیار کیا اور تا بقام کھوکا نو (جو پانچ میل
 جیپور جدید سے فاصلہ پر ہے) جو اوس زمانہ میں قوم مینا کی آبادی تھی پہنچی کسل راہ اور آشتی سے
 بڑھکلیف ہوئی تو اوسنے وہ ٹوکری مع اپنے معصوم بچہ کے زمین پر رکھ دی اور کچھ بیہ ہوا ہوا لگے تھے
 چنے لگی اس آٹما میں ایک سانپ آیا اور ٹوکری مذکور پر چڑھ کر معصوم کے اوپر لہرائے لگا یہ حال دیکھ کر
 اوسنے ایک پنج مار ہی جو شکر ایک بہمن جو اوپر سے گذر کر تا تھا اوسکے نزدیک آیا اور یہ حال دیکھ کر
 اوسنے کہا کہ یہ موقع اندیشہ کا نہیں ہے بلکہ محل خوشی ہے کہ یہ علامت آئندہ اس لڑکے کی نہایت
 شرف کی دلیل ہے مگر جو والدہ اس بانی بانی امیر کی خوف زدہ تھی اوسنے جواب دیا کہ جو کچھ آئندہ ہو
 اوسکی مجھے پروا نہیں ہے مگر اب تو میں گریہ سے تنگ ہوں یہ شکر بہمن مذکور نے اوسکو راستہ
 کھوکا نو کا بتایا اور یہ کہا کہ وہاں پیری ضروریات رفع ہو جائیگی ٹوکری اونٹھا کر وہ روانہ ہوئی اور
 شہر میں وارد ہوئی جو شہر منہور بہار سے ہے اور وہاں ایک عورت سے دو چار ہوئی جو لونڈی
 رئیس مینا کی تھی اور اوس سے کہا کہ کوئی کام ایسا سمجھو ملتا جس سے میری اسراوقات ہوتی حسب الحکم
 رانی مینا وہ بھی خدمت رانی مذکور میں نوکر ہو گئی ایک روز اوسکو حکم رانی کا ہوا کہ کھانا طیار کرنے بعد
 تیار ہونے کے جب راجہ رافسی راجہ مینا نے اوسے کھایا جو اوسکو نہایت عمدہ پایا تو اوسنے
 سخت کرنے والی کو طلب کیا اور اوس سے دریافت حال کیا اس عورت یعنی والدہ و ہورائے نے
 اپنا سارا حال بیان کیا جب رئیس مینا کو مرتبہ اس نپاہ گزین کا دریافت ہوا تو اوسنے فوراً اوسکو اپنی
 ہمیشہ قرار دیکر وولارے کو اپنا ہمیشہ زادہ مشہور کیا جب یہ لڑکا سن بلوغ راجپوت یعنی چوہا ل کا ہوا

تو اوسنے اوسکو ہمراہ خراج کھوگا نو دہلی روانہ کیا اور کسی مینا کو ہمراہ نہیں دیا یہ کہوگا نا وہاں پانچ سال رہا
اب اوسکو خیال آیا کہ اپنے مربی اور محسن کی حکومت چھین لے اور اس امر کے بارہ میں اوسنے صلاح
قوم مینا کے ڈہاری سے لینے کبیشتر سے لی کہ کس طرح یہ امر حاصل کرنا چاہیے اوسنے صلاح دی کہ تو
دیوالی اس کام کے واسطے فائدہ بخش ہوگا کیونکہ اوس روز سب جمع ہو کر ایک تالاب پر کھپ ہو جا
کرتے ہیں اوسی موقع پر اوسنے چند اپنے راجپوت بھائی دہلی سے ہمراہ لیکر اور یہاں آ کر یہ امر
پورا کیا اور جس حشمہ میں مینا لوگ نہاتے تھے اوسکو اونکی لاشوں سے پر کیا یہ دن غا بار کبیشتر یعنی شاعر
ہندی بھی محفوظ نہ ہوا لارائے نے اوسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور یہ کہا کہ سب نے اپنے ملک کے ساتھ
یو فانی کی ہو اوسکا اعتبار دوسرا شخص کیونکر کر سکتا ہے بعد ازاں دہولا رائے نے قبضہ کھوگا نو کیا اور
من بعد بلا توقف مقام دیوسا کو روانہ ہوا یہ دیوسا ایک قلعہ ہے اور ضلع کا بھی نام ہے۔ دیوسا کے پاس
اور قوم برگو جبر راجپوت سے ہے اور حکمرانی سر خود کرتا ہے اور وہاں جا کر اوسکی دختر طلب کی رئیس برگو جبر
مذکور نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب دونوں سورج شبی ہوں اور سو شیت فیما بین گزرنے لگی ہوں پھر
جب اوسکو تین اس امر کا کہ اویا کہ شیت با سے ضروری گزر چکی ہیں تو اوسنے شادی منظور کی اور رسوم شادی
ادا ہو گئیں اور جو برگو جبر مذکور کے کوئی اولاد نہ تھی لہذا اوسنے اپنے داماد کو حکومت ملک بھی سپرد کر دی
جب اس طرح اوسکو اور بھی قوت حاصل ہوئی تو اوسنے لینے دہولا رائے نے چاہا کہ قوم مینا کے سروہ فرقہ
جنکا رئیس راونہتہ نامی بمقام ماح رہتا تھا مطیع اپنا کرے ہمیں بھی وہ فتح نہیں ہوا اور اس مقام کو دہولا
اپنی سکونت کے بہتر کھوگا نو سے تصور کر کے اپنی دار الحکومت یہاں قرار دی اور ماح کا نام تبدیل کر کے اپنے
مورث بزرگ کے نام سے رام گڈہ اوسکا نام رکھا۔

۱۱ اس زمانہ میں قوم تواریک ملک اعلیٰ ہندوستان کی تھی۔

۱۲ ڈہاری اور دہلی اور ڈوم اور جالنگا یہ سب نام کبیشتر قوم مینا کے ہیں۔

۱۳ دیکھو نقشہ یہ دیوسا نام دیوسا اوپر دریا سے بان گنگا کے قریب تین میل کے فاصلہ پر جیو پر سے درج ہے۔

۱۴ قوم برگو جبر اپنی نسل کو برکھان رام سونگا کہتے ہیں اور جو وہ چہن شیت رام سونگا کہتے ہیں تو تین شیت راجنل سو دہولا رائے کو اب حکو
م صرف یہ تحقیق کرنا باقی رہا کہ کس قدر شیت گزری ہیں تاکہ یہ دریافت ہو کہ جو شیت نامہ دہولا رائے کا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں سنتا ہ میں
راجنل نے بروز آبا کیا اور پانچ سال فی شیت حساب کیا جاوے تو شیت معلوم ہوتی ہیں پس یہ سولہ جو چھپن چھپن میں مل کی جائیں تو ایک سو پانچ شیت رام دہولا رائے تک گزریں گی

وہولائی بعد ازین اپنی شادی ساتھ دختر راجہ اجیہ کے جسکا نام مارونی تھا کی اور ایک مرتبہ مع اپنی رانی کے
 جا مہووی تانا کے دیشن کر کے واپس آتا تھا کہ اوس علاقہ کی کل فوج مینا جمع ہوئی سب قریب گیارہ ہزار کے تھی
 اونھوں نے چاہا کہ اسکو اپنے ملک سے گزرنے ندین وہولا آمادہ پیکار ہوا اور بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے
 آپ بھی قتل ہوا اوس کے زقار و افرا لاکو مارونی رانی بھی فرار ہو گئی اور حاملہ تھی اسکو ایک فرزند پیدا ہوا اسکا
 نام کاکل رکھا اس کا اکل سنے ملک وہونڈا فتح کیا اوس کے فرزند مبدل راے نے امیر فتح کیا اور سوت بین
 سو سات مینا کے رئیس بہتو نام کے یہ تمام سکونت تھا اوس رئیس کا خطاب راوکا تھا اور وہ سرخندہ گرو
 مینا کا تھا مبدل راے نے ناندلا مینا کو بھی زیر کیا اور علاقہ گتور کھائی کو شامل اپنی حکومت کے کر لیا
 بعد ازین ہون دیو کہ تی نشین ہوا اور نسل اپنے بڑگوں کے بمقابلہ قوم مینا جنگ آزما رہا اسکے بعد
 سے کو قتل گدی نشین ریاست ہوا اسکی حکومت کل کو ہی اقوام گرونواح ریاست گاہ کے تھی اوس نے
 ارادہ کیا کہ ہٹیو باکر ومان کے چوبان راجہ کی دختر کے ساتھ شادی کرے مگر اوسکی رعایا سے مینا نے
 دشمنی قلبی سابقہ یاد کر کے اور چار طرف سے جمع ہو کر یہ عذر کیا کہ اگر وہ سرحدات سے باہر جائے تو
 جھنڈہ اور نقارہ اوسکے سپہ دکر جائے مگر کو قتل ہے اسکو منظور نہیں کیا اور تکرار نتیجہ جنگ ہوئی اور مینا
 قوم کو شکست قاش نصیب ہوئی اور اس راجہ کی حکومت کل وہونڈا مین جاری اور قائم ہوئی
 کو قتل کے بعد پوچن گدی نشین ہوا یہ نام شجاع اور جنت گجور اچوتون کو خوب یاد ہوگا
 اور چند کبیشہ نے اسکو لازوال اپنی کتاب ریس مین جو شاہنشاہ پر تھی راج کے حالات کی اوس نے
 کہی ہے کہ دیا قبل اسکے کہ ہم زیادہ تر بیان اس حال کا کریں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ حال قوت
 اور تعداد نفری اقوام وطنی کا جس حیثیت پر وہ اب مین بیان کیا جائے
 ہمو کوئی مواقع پر یہ خیال آتا ہے کہ اقوام اصلی نے ارادہ اطاعت اور زیروستی سے نکلنے کا کیا ہوسکا حال
 تانچ میواڑ اور کوٹہ اور بوندی سے واضح ہوگا اور اب ہیج ترقی کچھوہ کے ملک وہونڈا مین ایک مثل
 ہو گئی اصلی اور بلا غش اور بلا آمیش خاندان بنایا مینار وہونڈا ہر پچھرا اکھلاتے تھے اسوجہ سے کہ
 اونکی پانچ بڑی اقوام تھیں اونکا وطن اصلی سلسلہ کوہ کالی کھوین ہے جو اجیر سے چنپانگ جاتا ہے اور
 ومان اونھوں نے امیر تعمیر کیا ہے نام امیر کا اوپر نام اپنے یعنی والدہ جملہ مخلوق کے رکھا ہے اور مینا لوگ
 اسکو کہتا رانی کہتے ہیں اس سلسلہ کوہ مین مقامات کھوگانو ماح اور دیگر شہر ہاے کلان جو رئیسوں کے

۴۲۵
مقامات مسکن تھے آباد تھے اور اب تک یعنی عہد حکومت بہار مل کچھوڑا و مہمصر بارہ اور ہالیوں کا تھا مینا تو
قوت قائم تھی یا اونھوں نے اپنی قوت سابقہ پھر حاصل کر لی تھی جسکی وجہ سے اونکے راجپوت مالکوں کو
نہایت رنج تھا ایک اس سر خود اقوام میں سے قدیم شہر نائن میں سکونت پذیر تھے جسکو بہار مل نے پوشیدہ
باعانت منسل فتح اور تباہ کر دیا تھا ایک قدیم تواریخی شعر مندی اس طرح قوت اور مقدرت مینا راجہ نائن کا
بیان کرتا ہے *

باون کوٹ چہین دروازہ مینا مردان کا راج

بور و راج نائن کو جب ہوس میں بہتو مانگو

یعنی باون قلعہ اور چہین دروازہ شجاع مینا راجہ کے ہیں مگر اوسکی راجگی نائن کی معدوم ہوتی ہے جب
ہوسہ میں بھی حصہ اپنا راج کا طلب کرنے لگا *

یہ اگر مبالغہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ درمیان ضعف اور بد انتظامی اول خاندان اہل اسلام دہلی کے ان
مینوں نے بزرگی درجہ اول پیدا کی تھی و حقیقت یہ صحیح ہے کہ عہد پوجن سے جو ایک رئیس جاگیر دار پر بھی
کا تھا تا بہ عہد بہار مل جو مہمصر بارہ کا تھا جو ہالوں نے بہت کم ترقی اپنے ملک کو دی تھی جب اس راجہ
آخر الذکر نے حکومت مینوں کی نائن سے اٹھا دی تو اوسے پچاس دروازہ اوسکے مسار کروا دیے
اور شہر لودین وہاں آباد کیا جواب جاے سکونت راجاوت کی ہے *

ایک فرق صحیح ہے اور تلفظ نام اس قوم کے کیا گیا ہے یعنی مینا یا مینا جسکے معنی اسیل اور بلا آمیزش فرقہ گزین
جکا اب صرف رہ گیا ہے یعنی اوسرا اور اب مینا قوم آمیز اور مخلوط کو کہتے ہیں اور انکے اب بارہ پال شمار میں
آتے ہیں جو سب اولاد راجپوت کی ہیں مثلاً جو ہان تو نور جا دون پر بار کچھوڑا یا سولانکی سا نکلا کمسوت
وغیرہ اور ان میں پھر تقسیم ہو کر پانچ ہزار دو سو فرقوں سے کم نہیں پیدا ہوئے ہیں اور ان سب کے حال کا
لہ یہاں بروج سے مراد ہے اور باعث دروازوں کے وہ رشک افزاے شہرارتھیں کا ہے اب لودین اوسکی جگہ آباد ہوا ہے

اوس میں تین ہزار گھر ہیں اور چوراسی شہر متعلق اوسکے ہیں *

۳۷ پال ایک گروہ اصلی اور قدیم باشندگان کو مہائی کو کہتے ہیں اور معنی اوسکے ایک گھاٹی کوہ کے ہیں جو قابل زراعت اور
محفوظ ہونے کا لفظ پولیگار دراصل پال کا یعنی ملک پال ہے اور اشخاص قوم بھیل جو خاندان ہیں وہ پستہ اور پھلیتہ اور فلیتہ کہتے ہیں
اور مینا یا مینا یا میروت کے معنی کوہی کے لفظ میر یا میر سے ہیں جسکے معنی کوہ کے ہیں *

لکھنا اور نشیت نامہ کار کھنا کام جاگیا یا ڈوبالی یا دوم کا ہے بے آمیزش قوم اور اب نہایت کم ہے اور اقوام مخلوط یعنی جنہیں آمیزش ہو گئی ہے وہ جملہ کوستانی اور اندرونی مقامات وسطی و مغربی ہند میں محیط ہیں اور اپنی نسل کے بفرقہ اصلیت اپنے ناز اور نعر کرتے ہیں یہ جملہ امور بخوبی ثابت کرتے ہیں کہ راجپوت تھا یا قوم تھی اور اقوام کو ہی خواہ کو لی یا بھیل یا مینا یا گوند یا سوریا یا سوج اصل اور قدیم باشندہ ہند کے ہیں اس بارہ میں ہم مفصل حال بعد ازین پنج ایک باب جداگانہ کے تحریر کریں گے جس میں حال اقوام مینا اور اڈکی مذمت اور طریق اور رسوم کا ہو گا *

اب ہم بھر حال پوجن شروع کرتے ہیں جو نشیت ششم میں راجہ جہاے وطن زور سے تھا جسکی شادی پوجن سائے ہمیشہ پر تھی راج شاہنشاہ یعنی راجہ راجگان دہلی جو قوم سے چوہان تھا ایک امر جلیل تصور کیا گیا اور شاید یہ فخر بوجہ نام آوری نسل پوجن اور نیز لیاقت عظیمہ ذاتی پوجن کے تھا اوس چوہان شجاع نے جسے ایک سوار رئیسان کلان ہندوستان کے جمع کیے تھے پوجن کو رتبہ کلان دیا تھا اور پوجن مع ایک دستہ فوج راجہ مذکور کی افسری میں اکثر جنگ بائے عظیمہ میں کار نمایان بروئے کار لایا تھا پوجن نے دو مرتبہ جنگ دشمنان شمالی میں شہرت پائی تھی اور ایک میں تو اوٹے جب وہ پیش فوج میں تھا شاہاب الدین کو ورنہ پوجن شکست دی تھی اور اوٹے کا تعاقب بجانب غزنی کیا تھا اوٹے کی شجاعت صرف باعث فتح ہو با ملک چندیل کا ہوتی تھی اور وہ یہاں کا صوبہ دار حاکم موہر مقام مذکور میں رکھا گیا تھا اور یہ پوجن منجھ اولن چوتسہ رئیسان کے تھا جنھوں نے اپنی چیدہ فوج سے پر تھی راج کورانی فوج لیجانے کا موقع پیدا کر دیا اپنے انکے باعث وہ اس امر میں کامیاب ہوا تھا اور اس جنگ میں جب وہ حفاظت عقب پر تھی راج جب وہ رانی مذکورہ کو لیکر واپس آتا تھا قتل ہوا یہ جنگ پانچ روز رہی تھی اور پوجن اول روز قتل ہوا تھا پوجن کے ہمراہ اور شریک گو بند گھلوت تھا جو خاندان میوآر کا رئیس تھا اور وہ بھی اوس کے ہمراہ قتل ہوا چند کبیشتر اس طرح بیان اس راجہ کچواہ کا دم و اسپین کا کرتا ہے جب گو بند قتل ہوا تو دشمن مسرت اور ابتہاج سے رقص کرنے لگے اسپر پوجن مثل برق پردہ جنگ پر گرا اور دونوں ہاتھوں میں تلوار لیکر دشمنوں کے سر جدا کرتا تھا چار سو سپاہی ایک مرتبہ او سپر حملہ آور ہوئے مگر پانچ براور ان خیل یعنی کمرے اور پیا اور بوجہ موقع نرسنگہ اور کیرا کے مسلح اوٹے کی کمک پر تھی بر چھی اور خنجر کام میں ملنے سر مقتولان میدان میں مثل گوے گردان تھے اور فوج مثل دریا جاری تھا پوجن نے حملہ اعتماد پر کیا جب

اوسکا سر پوجن کے قدموں پر گرا تو جو برجھی خان مذکور کی تھی وہ سینہ پوجن میں گری اور یہ نسل کو رم یعنی کچوا یا بھی میدان جنگ میں گرا اور خوزان بہشتی یعنی اسپر امین تکرار بابت اس شجاع کے لینے کی پیدا ہوئی یعنی ہر ایک اسپر انے اوسکو لینا چاہا قطار بارے شمالی آدمیوں کی لاشوں نے میدان کو بھردیا اور بہت سے سر لیکر مہادیو نے اپنی مونڈا لالین اپنا دیکے جب پوجن اور گوبند کام آنے اوسوقت ایک گھڑی ون باقی تھا اب اپنے رشتہ دار کے لینے کو پا لہن مثل شیر کے جو قید زنجیر سے خلاص ہوا ہے آیا فوج قفوج پس پا ہوئی اور گروہ جے چند نے جو مثل ابر کے ہجوم آور تھے سر بھیرا برادر پوجن نے مع اپنے فرزند کے کار بارے نمایاں مثل کرن کے کیے مگر دونوں میدان جنگ میں عمر ابدی حاصل کر کے سورج لوک میں یعنی بہشت میں پہونچے اور سوچ کا رتھ اؤنکو لینے آیا لگا خوت ترسان ہوئی چاند یعنی ماہتاب ہر اس سے لہزان ہوا دگپال یعنی دار بانان دیوتا شور انگیز ہوسے پیش قدمی قفوج کی مسدود ہوئی اور اس اشنا میں کورم نے اپنے والد مرحوم پوجن کی رسمیات اخیر ادا کیں جسے سپر بارے جے چند کو پارہ پارہ کیا تھا یہ پوجن اپنے مالک کی سپر تھا اور اوسے بہت نولا دشجائا قفوج کو عطا کیا کبیشر بھی اوسکے کار بارے نمایاں کا بیان نہیں کر سکتا اوسنے اپنا پریشیش ناگ کی سپر پر رکھا اوسنے جنگل آدمیان کو ویران کر دیا اور کوئی شجاع اوسکے نزدیک نہیں آسکتا تھا جسوقت چین میدان جنگ میں گرا اوسنے کہا ایک سو برس کی عمر انسان کی محدود ہے منجملہ اوسکے پچاس سال شب گزرتے ہیں اور نصف اسکے طفولیت میں مگر بھگوان نے مجھے تلوار ملانی سکھائی ہے جسوقت اوسنے یہ کہا گودہ جم کی نعل میں تھا اوسنے دیکھا کہ اوسکے فرزند کے اسلحہ نر دشمنان پر چل رہے ہیں اوسکی روح پرواز کنندہ کو تسلی ہوئی سات زخم تلوار کے ملیسی کے جسم پر لگ چکے تھے اور اوسکا گھوڑا زخموں سے بھرا ہوا تھا پوجن کے فرزند کے بھی کار بارے نمایاں تھے +

یہ ملیسی جسکی تعریف میں کبیشر پریتی راج کا مہر تن شوق تھا (حب تحریر تواریخ) اپنے والد پوجن کی جگہ راج امبر میں گدی نشین ہوا جو کتاب ہمارے پاس موجود ہے اس میں بہت کم حال اس ملیسی کا درج ہے مگر اقوام قدیم بطر زشر کثرت مشتر ہیں جسے ثابت ہوتا ہے کہ وارثان پوجن اصل فرایض راجپوت کے

۱۷ کورم یا کچوا الفاظ مترادف ہیں اور اکثر راجپوتان رجمیر کی نسبت مخاطب ہوتے ہیں +

۱۸ سمندر کرنے والے دیوتا کی مالا سر وکی ہے اور اوسکا بیلا کبیر کا بیٹے گوبہری کا +

محتاج نہ تھے یعنی کاٹھن شیریں منجھانکے ایک کا بیان یہ بھی ہے کہ اوسنے فتح پنجہ مقام روتراہی کے اوپر
راجہ ماندو کے حاصل کی تھی +

اب ہم کچھ بیان راجگان کا جو ملیسی سے پر تھی راج تک ہوئے جو گیارہویں پشت میں تھا نہیں کرینگے
صرف اوسکے نام ذیل میں درج کرتے ہیں یعنی ملیسی بھل راج دیو کیلین کو تل جو نسی اور سے کران نرسنگ
نیر اور دارن چندر سین اور پر تھی راج +

پر تھی راج کے سترہ فرزند تھے منجھانکے بارہ بھرتوانی پہنچے اور انکی اولاد کو واسطے دوام کے اوس
جاگیر دی تھی جسکو اب بارہ کوٹھری خاندان کچھوا یا کی کہتے ہیں۔ ایک کوٹھری بھرتوانی بہت محدود یعنی
خود تھی مگر اب بعض ادلا واس موروثی امر کی اوس قدر علاقہ رکھتی ہیں جس قدر سابق خود ریاست ایک وقت
میں تھی مگر قبل قائم ہونے اس کچھوا یا جاگیروں کے اور درحقیقت درمیان ملیسی اور پر تھی راج کے اس
خاندان کی فوج خود میں ملحدگی پیدا ہوئی جسکے باعث بنیا و ایک ریاست جدید کی قائم ہوئی جو مدت تک
اصلی ریاست قدیم سے شان و شوکت میں زیادہ ہو گئی تھی یہ ملحدگی بیچ عہد اور سے کرن کو وقوع
آئی تھی اوسکے فرزند بالو جی نے اپنے والد کا ملک چھوڑا اوسکو شہر و قلعہ خیر و امارت سرکاملا یہ شہر شدہ شد
اوسکے نیرہ شیخ جی کو ملا اور جاسے وسطی ایک بڑے گروہ اور جمعیت کا ہوا جسکا نام بانی بہانی رہاست
ہم اسکو بیان صرف بوجہ اخیر مصرع کے درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ راجپوت ملک آنر سے کابل کو بنام کو تن تعبیر
کرتے تھے جان راجہ مان کلان حاکم بطور صوبہ اکبر بادشاہ تھا +

پالمن اور پوجن جیتی	مہو با قنوج لڑائی
ماندو ملیسی جیتی	رار روتراہی کا
راجہ بھگوانداس جیتی	موا سی لار
راجہ مان سنگہ جیتی	کو تن فوج دو باہی
پالمن اور پوجن قتیاب ہوئے	اور مہو با اور قنوج میں لڑے
ملیسی نے ماندو فتح کیا	پنج جنگ روتراہی کے
راجہ بھگوانداس نے جتیا	موا سی میں (قلعہ نمالیا میوات کا)
راجہ مان سنگہ قتیاب ہوا	فوج کو تن کو مطیع کیا

۴۲۹
 نام سے شیخا والی مشہور ہوا اب بھی شیخا والی قریب دس ہزار میل مربع کے وسعت میں ہے چونکہ حال
 اپنے مقام مناسب پر مذکور ہوگا لہذا ہم زیادہ تر اسکو بیان درج نہیں کرتے مگر اولاد پر تھی راج کا بیان
 شروع کرتے ہیں جبکہ خدا مور میں سے جو اسکی حیات میں اس سے بروے کا آئے تھے ایک
 یہ ہے یعنی اسکا ورشن کو جانا ایک ویٹل میں جو وریاے سندھ کے اس مقام پر واقع ہے جہاں نہ
 سمندر سے ملتا ہے مگر اسے بھی اسکو قتل ہونے سے بری نہیں کیا اور اسکا قاتل اسکا اپنا فرزند
 بھیج تھا جسکی صورت (اقوال قدیم سے ظاہر ہے) مثل دیو کے تھی تواریخ میں کچھ حال درج نہیں ہے
 مگر ایک جرم قتل والد ضرور دوسرے سے سزا یاب ہوتا ہے تفصیل اس اچال کی یہ ہے کہ عیش کرن
 پسر بھیج کو اس کے برادران نے ترغیب قتل والدی اور یہ کہا کہ اسکا کفارہ تیرہ گرنے سے کر دینا
 ایک نہرست میں ان دونوں کا نام درمیان شفیع امبر کے درج ہے مگر نشت نامہ میں ان کو بوجہ
 نام پسندی متروک القلم کیا ہے *

بہار مل اول راجہ امبر کا تھا جس نے اطاعت حکومت اہل اسلام کی قبول کی وہ بابر کے نصیب کا
 شریک رہا اور ہمایون سے (قبل دخل پانے پٹھانوں کے) منصب پنجہزاری دراجہ امبر کا حاصل کیا
 بھگوانداس فرزند بہار مل اس سے زیادہ دورت خاندان مغلیہ کا ہوا وہ دوست اکبر کا تھا
 جس نے فائدہ تام ایسے شخصوں کے پاس تخت کے رکھنے کا دیکھا تھا مگر کس حکمت یا وجہ سے اس نے
 عادت شک اور اشتباہ کچھواہہ راجپوت کی ترک کی ہو کہ معلوم نہیں مگر شاید بوجہ اپنی طمع اور ترقی کے
 ایسا کیا ہو مگر نام بھگوانداس کا بدنام ہے کہ وہ اول شخص تھا جس نے پاک اصلیت اور حسب نصیب کو
 ساتھ شادی کر دینے اپنی دختر کے ساتھ اہل اسلام کے داغ لگایا اس نے اپنی دختر کی شادی ساتھ
 شہزادہ سلیم کے کر دی تھی جسکا خطاب بعد ازاں جہانگیر ہوا اور اسکی اولاد خسرو بد نصیب تھا *

۱۱ دیول کو قوم اسلام دیول کہتے ہیں یہ مقام حکومت راجگان سندھ کا تھا جب خلیفہ بغداد نے فوج کشی کی تھی
 ۱۲ تواریخ سے عیش کرن کا حال یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ واپس آیا تو شاہ بابر یا ہمایون نے اسکو خطاب اجہرور کا بنجاست
 بسلسلہ نسل کیسکا منقطع ہو جاتا تھا تو متنبہ دیا کرتی تھی ایک بڑی دلیل اسکی یہ ہے کہ جب راجہ جلنت سنگہ جو اخیر راجہ امبر کا تھا لا ولد
 فوت ہوا تو ایک سازش منعقد ہوئی اور ایک فرزند راجہ مخوج زور کو گدی نشین امبر کیا *

۱۳ اسکے دریافت کرنے سے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ تواریخ راجپوت کی تائید ہر امر کی تواریخ اہل اسلام سے ہوتی چلتی ہے

۴۳۳
 مان سنگہ براؤز راوہ اور جانشین بھگوانداس کا نہایت باجلال رئیس و بابر اکبر کا محتاط طور صوبہ کے اوسکے نیول
 اکثر کار ہائے معصب ہوتے تھے اور اوشے ترقی سلطنت ساتھ شامل کیے ملک کے کوثر تہ سمنڈ تباہ
 کی تھی اویسہ کہ اوشے فتح کیا تھا اور آسام کو اوشے زیر کر کے خراج گزار کیا تھا اور کابل اوسکی نسبت
 اسلامیت میں تمام اوشا بہت قدیم رہا اوسکے سپرد ایک بعد دو برس کے حکومت بنگالہ اور بھاگپور کی اور
 وکن اور کابل کی بہی راجہ مان نے جلد ہی اکبر کو ثابت کر دیا کہ اوسکی تہیہ تقویت دینے تحت کی ساتھ رہاقت
 راجہ پوتوں کے بے وسواس اور اندیشہ کے نتیجی اس رفاقت نے اولکا اختیار چچ ملک کے بھی پیدا کیا جسکے
 باعث اکثر ارادہ ہائے اکبر بھی شکست اور بیکار ہو جاتے تھے اور یہ اختیار اولکا اس قدر قوی ہو گیا تھا کہ
 اکبر کو گو وہ اوسکی عین ترقی سلطنت کا عہد تھا مگر کوئی اور صورت زائل کرنے اوسکے اختیار کی نسبت اول
 ترجیح مگر عام امراض وری شامل ان ایشیہ کے یعنی یہ وہی اوسکے قابو کی تھی اور اسکا نوکر سابق ہو چکا ہے کہ
 یہ امر اپنے شادی ۱۹۱۳ عری (۱۵۷۶) میں ہوئی تھی اسوقت میں تین پشت کچھواہ کی یعنی بھگوانداس اور اسکا بیٹا راجہ سنگہ
 اور بیٹا ہنول فوج شاہی میں خدمات نمایاں بعد عزت اور ترقی کے کیے تھے راجہ مان کو اسوقت میں کنورٹینے ولیعہد راجہ کہلاتا تھا
 مگر بہت مشہور تھا اوسنے ایک سرکشی کو جو شاہنشاہ کے برادر نے کی تھی فرو کیا تھا اور جب بھگوانداس ہمراہ ایک شاہزادہ کے
 بقابلہ کشمیر خدمت کرتا تھا مان سنگہ نے ایک سرکشی افغانان کو بھام غیر فرو کیا تھا اور اوسکے فرزند نے کابل فتح کیا تھا (دیکھو برگ صاحب
 ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۸) +

۱۶ بھگوانداس کے تین بہائی تھے سورت سنگہ مادھو سنگہ اور جگت سنگہ مان سنگہ سپر آخر الذکر نے جگت سنگہ کا تھا +

۱۷ فرشتہ اسکی تائید کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ اوسنے ایک سو بیس فیل واسطے بادشاہ کے اس موقع پر بھیجے تھے (برگ صاحب کا
 ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۸) +

۱۸ فرشتہ اسکی بھی تائید کرتا ہے اوسکی تواریخ سے پیدا ہے کہ جب مان مرون کنورٹینے ولیعہد راجہ اوسکے سپرد حکومت بہار حاجی پور اور
 ٹپنہ کی ہوئی تھی اور اوسی سال (۱۵۷۶) اوسکے عموں بھگوانداس نے وفات پائی اور کچھواہ رانی سے ایک فرزند شاہنشاہ نے
 خسرو پیدا ہوا اس موقع پر پرباشن اور خوشی ہوئی دیکھو برگ صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۱ برگ صاحب نے ایک حاشیہ لکھ کر ٹپوری
 غلطی مورخ کی بیان کی ہے یعنی خسرو اور خرم نام قریب قریب ہیں اور خسرو جانشین اپنے والد جہانگیر کا نہیں ہوا تھا بلکہ خرم ہوا تھا
 جو والد اوس نظام اور نگ زیب کا تھا (حاشیہ صفحہ ۲۶۱) خسرو کو خرم نے قتل کر دیا والا تھا اور خرم بعد ازاں بلقب شاہ جہان مشہور
 ہوا تھا +

بادشاہ کے ارادے کس قدر اوپر کیونکر اور سپر تاہم اس کے بروئے کار آئے ؟

اکبر جب قریب المرگ تھا جب راجہ مان نے ایک سلاطین اس واسطے شروع کی کہ اس کا ہمیشہ زادہ شاہزادہ خیر بجا سلیم کے تخت نشین ہوا اور غالباً یہی وجہ تھی کہ بادشاہ نے مصالحت وقت دیکھ کر یہ چاہا تھا کہ سلیم یعنی جہانگیر اس کے حیات تحت نشین ہو تھوڑے عرصہ تک یہ سازش ملتی رہی اور راجہ مان کو حکومت بنگالہ پر بھیجا گیا مگر چھ مرتبہ ثانی یہ سازش وقوع میں آئی اور نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ خسرو مقید دوام ہوا اور اس کے زقہا بیرحمی سے قتل ہوئے راجہ مان بہت ہوشیار تھا اور خود اس سازش میں برا شریک نہیں ہوا گو اس نے اپنے ہمیشہ زادہ کو ترغیب دی اور خود بھی ایسا صیغہ تھا کہ برہما اس کو سزا دیتا کیونکہ اس کے ساتھ بیس ہزار راجپوت تھے مگر مورخ جے پور بیان کرتا ہے کہ جہانگیر نے اس سے واصلات دس کروڑ روپیہ کی کی تھی حسب بیان مورخین اہل اسلام راجہ مان نے بیچ بنگالہ کے وفات پائی ۱۵۷۲ء (۹۸۱ھ) مگر مورخ اوڈکا کہتا ہے کہ وہ ایک مہم میں بمقابلہ قوم خلجی جو شمال میں رہتی تھی وصال بعد اس سنہ کو قتل ہوا تھا ۔
راوہا و سنگھ بعد اپنے والد کے گدی نشین ہوا اور بادشاہ نے منصب پنہاری کا عطا فرمایا مگر یہ کم عقل تھا اور چند سال اس نے حکمرانی کی مگر کوئی امر جلیلہ اس سے بروئے کار نہیں آیا سنہ ۱۵۷۷ء میں اس نے کثرت مینوشی سے وفات پائی ۔

اس کے بعد شاہ گدی نشین ہوا اور اس طرح عادات قبیلہ کے نتیجہ سے مرگیا یہ دو مالائق گدی نشین اور وارث راجہ مان کے باعث اس کے ہوئے کہ جوہ پور دربار شاہی میں اختیار پیدا کر لیا اور سفارش مشہور جوہا بانی و خیرائے سنگھ بیکانیر والہ کے جوہا چوتھائی رانی جہانگیر کی تھی جے سنگھ پیرہ جگت سنگھ (برادر مان) گدی نشین امیر ہوا اس سے کہتے ہیں کہ نور جہان بگیم کو بہت رشک اور بے چارہ ہوا بیان اس طرح پر ہے کہ تجوینر گدی نشینی کی بادشاہ اور راجہ چوتھائی رانی نے باتفاق برآمدہ مجلس امین کی تھی یہاں سے بادشاہ نے ادب راجہ کو مبارکباد دی کہ وہ راجہ امیر کا ہوا اور حکم دیا کہ جوہا بانی کو سلام کرے کیونکہ وہ بانی

۱۵ تواریخ راجستان یعنی کتاب ہذا کی جلد اول میں درج ہے ۔

۱۶ بعد از ان حکم شاہ جہان قتل ہوا دیکھو ڈو صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد سوم باب اول صفحہ ۶۳

۱۷ ڈو صاحب کی جلد سوم صفحہ ۶۶ مورخ لکھتا ہے کہ یہ واقعہ سمت ۱۶۹۹ء ۱۱۳۰ھ میں ہوا تھا ۔

۱۸ راجہ مان کے حال لکھنے میں ایک تواریخ جداگانہ ہوتی ہے ہمارے پاس بہت سامان اس کا بمقام جیو پر موجود ہے ۔

اس اور کی ہوئی تھی مگر رسم رجوارہ کی ترک نہیں کی جاتی یہ خلاف عادت ایک راجپوت رئیس کے تھا کہ وہ سلام کسی کو کرے لہذا اوشے جواب دیا کہ اور جس رانی میں بیکم کو حکم ہو میں سلام کرونگا مگر جو دہالی کو نہیں کرونگا یہ سنگ پائی مذکورہ بکشا وہ پیشانی خندہ بن ہوئی اور یہ بات زبان پر لائی لیکہ ضائقہ نہیں میں تجکو راج امیکا دیتی ہوں جسے سنگہ مزار راجہ نے جس نام سے وہ شوہر اپنے طریق اور چلن سے شہرت پہنچا وہ کو نام کی پھر میدا کی جو دونا لائق وارثان راجہ مان کے ضائع کر دی تھی اوسی عہد سلطنت اورنگ زیب میں بڑی خدمات نمایان بادشاہ کی کہیں جبکہ عہد باوشاہ نے اوسکو خطاب شش ہزاری کا عطا فرمایا اوشے مشہور سیوا جی کو گرفتار کیا اور اوسکو دربار میں لے گیا اور بعد ازاں جب اوسکو دریافت ہوا کہ اوسکی ضمانت یا عہد جان بخشی کا غالباً شکست ہوئے والا ہے اوشے اوسکو بہ تدبیر آزاد کرادیا مگر یہ دلیل عظمت اوسکی اوس سے زیادہ تھی جو دونا اوشے ساتھ دارا کے چچ جنگ تحت نشینی کے کی تھی اور جسکے سبب اوس شجاع شاہ اور کی امید منقطع ہو گئی ان امور سے اور اوس کے نتائج سے ایک غرور اور خود سری برپا پان پیدا ہوئی جسکے سبب اورنگ زیب نے تجویز اوسکے قتل کی کی مورخ بیان کرتا ہے کہ وہ بائیس ہزار سوار راجپوت اپنے ہمراہ رکھتا تھا اور بائیس بڑے رئیس جاگیر دار اوسکے طبع الحکم تھے وہ اوسکے ساتھ دربار میں بیٹھا اور دو پیالہ ہاتھ میں لیکر یہ کہتا کہ ایک تودہ ملی ہے اور دوسرا سارا اور ایک کو زمین پر مار کر یہ کہتا کہ ستارہ شکست ہوا اور قسمت دہلی کی میرے دست راست میں ہے اور اوسکو بھی ایسی ہی آسانی سے میں شکست کر سکتا ہوں یہ اخبار گوشہ اورنگ زیب میں پہنچی اوشے وہی تدبیر قبضہ تجویز کی جسے مارواڑ کو تباہ کر دیا یعنی فرزند کو ترغیب دیگر قتل والد کردی اوشے نے کیرت سنگہ فرزند کو چاک راجہ کو ترغیب دی کہ اگر وہ اوسکو قتل کرے تو اوسکو وہ راجہ امیر بنجس اور بدولی اوسکے برادر کلان رام سنگہ کے بنا دیگا اوس کمبخت نے یہ فعل اس طرح کیا کہ افیون میں زہر ملا کر اپنے والد کو دیا اور جب کام اوسکا تمام ہو گیا تو خود بامید خلعت حاضر حضور شاہی ہوا مگر بادشاہ نے اوسکو صرف علاقہ کا ماعنایت کیا مورخ بیان کرتا ہے کہ اسوقت سے امیر کا تنزل ہونے لگا *

رام سنگہ جو گدی نشین ہوا اوسکا منصب چار ہزاری ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ بمقام آسام والوں کو جاوید وفات اوسکے بشن سنگہ گدی نشین ہوا اوسکا منصب اور بھی کم ہوا تین ہزاری ہوا اور اسنے اس منصب کو تھوڑے عرصہ تک کھا یعنی عرصہ قلیل تک یہ منصب اوسکو نصیب رہا فقط

باب دوم

سوائی جے سنگہ کا گدی نشین ہونا - شریک گروہ اعظم شاہ کا ہونا - امیر کا ضبط ہونا - جینگہ کا تھانہ شاہی نکال دینا - اوسکی سیرت - اوسکا علم نجوم - اوسکا طریق بیچ منسہہ سلطنت کے - حالات مصرعہ قنوج کثرت زو جگان - حدود راج امیر بوقت گدی نشینی جے سنگہ - شہر جدید جیپور - فتح راجوہ و دپوتی - حالات چین - سیرت راجپوت - جے سنگہ کی عادت دائم الخمر رہنے کی - نیکی طینت - ارادہ رسوم - اشومید جگ - پراگندہ ہونا اوسکی تحریرات کا - اوسکی وفات - بعض اوسکی رائیان اور وابستہ عورات کا ستی ہونا *

جے سنگہ ثانی جو خطاب سوائی جے سنگہ مشہور تھا واسطے تمیز کرنے راجہ سابق اس نام کے جو ہزار راجہ طقب تھا سمت ۱۵۵۱ (۹۹۹ء) میں کہ سلطنت اورنگ زیب کی چوالیس سال گزرے تھے اور اندر چھ سال وفات شاہ مہر جے سنگہ گدی نشین ہوا دکن میں اوسنے خدمت بادشاہ ساتھ نیکنامی کے کی اور بچ جنگ درباب تخت نشینی کے اوسنے جانب داری بیدار بخت فرزند اعظم شاہ جسکو جانشین اورنگ زیب کہتے تھے کی اور انکو لیکر اونوجنگ ہولپور کی جہمیں وہ قتل ہوئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا کی اسوجہ سے امیر قرق اور ضبط ہوا اور ایک حاکم شاہی اوسمیں حکمرانی کرنے کو بھیجا گیا مگر جے سنگہ اپنی ریاست میں داخل ہوا اور شمشیر پکڑ کر تھانہ اور حاکم شاہی کو خارج کیا اور اتفاق اور سازش ساتھ اجیت سنگہ ماڑواڑ والہ کے درباب تحفظ طرفین کی *

اس مشہور راجپوت کی جنگی امور متکاثرہ کا بیان وہ عرصہ چوالیس سال کی گدی نشینی امیر میں بروئے کار لایا تھا خالی از طوالت نہیں اوسکا حال کافی باشتال تواریخ میواڑا و راوندی کے جس خاندان کا یہ دشمن قلمی تھا معلوم ہو چکا ہے اگرچہ جے سنگہ جملہ معاملات تکالیف اونوجنگ آوری میں جو اس مدت دراز بذلتی سلطنت میں لینے جب تخت تیمور خاک میں ملنے کو تھا واقع ہوئے تھے شریک رہا کرتا تھا مگر اوسکا نام سپاہیانہ امیر میں اوسکے بعد مشہور نہیں رہتا بلکہ خلاف اسکے اوسکی شجاعت میں وہ گرم خوشی بخشی جو ایک راجپوت شجاع کو لازم ہے اور اوسکی لیاقت انتظام ملک اور قریب و بارجن دونوں باتوں میں وہ نہایت مشہور تھا اوسکی مشہور مجد و معاون تھی *

مثل ایک صاحب تدبیر ملک اور واضع قانون اور با علم آدمی کے سوائی جے سنگہ کی سیرت

قابل بیان وسیع کے ہے جس سے ہر کو صحت و رباب محفل اور لیاقت را جکان راجپوت کے جنگی نسبت
ہماری رائے تہنہ اذکی کم لیاقتی کی سہ ہوگی یہ راجہ بانی سبانی وارا لیاقتہ حال کا تھا جبکہ نام او کے
نام پستہ پور یا سہ نگریہ لکھا گیا اور یہ شہ مقام علم و ہنر کا بڑا اور قدیم شہ امیر اوس سے پست ہو گیا گو مقامات
جنگی اسکے امیر سے الخاق اور الخاق کرتے ہیں بہر چند حدانیہ ایک کی بقا صلہ جو پیل کے و مصری سوت
صرف ہے پور ایک شہر بنام ہندوستان میں سہ ہے ایک نقشہ درست پر تعمیر کیا گیا ہے جس میں ہر ایک کو چہ
و بازار چوڑ کا ہے یعنی جہان ایک ہرے سے متناسب و مان ایک ناویہ قایمہ متناسب لیاقت اس نقشہ
اور اوسکی تعمیل کی منسوب ساتھ ایک شخص بدیا و ہرنامی ساکن بنگالہ کے ہے یہ شخص شریک راجہ کاجی ہر ایک
امر علمی کے سوائے امور متعلق نجوم اور تواریخ کے رہا کرتا تھا قریب ہر ایک راجہ راجپوت کچھ آگہی
نجوم کی یا اوسکی فرع خورد کی رکھتے تھے مگر بے شک اس علم میں بہت ماہر ہوا اور نہ صرف علم میں بلکہ
اوسکے عمل میں بھی قادر تھا اور اس قدر شہرہ اوسکی لیاقت کا اس علم میں تھا کہ محمد شاہ کے اوسکو تقویم
واسطے ترمیم کے دی تھی اوسنے مکانات نجومی اپنی تجویز سے اخراج کر کے مقامات دہلی اور جیو
اور اوجین اور بنارس اور متھرا بہت شان و شوکت کے جو لازمہ ملک ایلیا ہے تعمیر کیے اور اوسنے
اس قدر صحیح نتیجہ پیدا ہوتا تھا کہ بڑے بڑے عالم متعجب ہوتے تھے اول میں وہ کہہ آئے نجوم کو مثل النع بیگ
(نجومی شاہ سمرقند) کام میں لاتا تھا مگر اوسنے صحیح حکم مستخرج نہیں ہوتے تھے سات برس مقامات
نجومی میں تجربہ کر کے اوسنے ایک نقشہ پیدا کیا تھا جب وہ تجربہ کرتا تھا اوسنے ایک پادری صاحب
جبکہ نام پادری مینویل صاحب تھا سنا کہ اوسکے پسندیدہ علم کی ترقی ملک پور جو گل میں بہت ہے لہذا اوس
بہت سے اس علم کے عالم صاحب موصوف کے ہمراہ دربار مینویل میں بھیجے اور بادشاہ پور جو گل نے
پرتگال کے زیوریدی سلوانامی کو راجہ کے پاس بھیجا اور اوسنے راجہ کو نقشہ دے لایا پادری صاحب کا بتایا
۱۰ اس امر کو سلوانامی کو دربار میں بہت ایک پوتھی کلید رونامی حسین سلوانامی شہوہ بیج میں ہر ایک پوتھی جبکہ نام ایک سونوگون
جو شک کی ہر شے اکثر مضامین منورشی میں اسکی خط کتابت ساتھ اوسکو وقت کو راجا کو کافی معاونت ترجما ہوا اور اوسنے ایک غایت صریح حال
طریق اور فریج اسکی اولکات و نکات بہت محنت شہا دراز ولایت کے ظاہر ہوتا جا رہی ہیں ایک تحریر میں راجہ کی دربار عظیم حاج کر فریج کے موجود بنام رانا لکھی گئی
۱۱ اس امر کا دریافت کرنا لائق اور وجہ ہر کہ لسن کی کتب بھی اس امر کا حوالہ کہیں دیتی ہیں یا نہیں +
۱۲ جو دوسری مرتبہ ششاع میں طبع ہوئے تھے اور جے شک نے اپنا نقشہ ششاع میں ختم کیا تھا +

راجہ راجپوت بیان کرتا ہے کہ جب اوسنے امتحان اور مقابلہ حساب اس نقشہ کا تحقیقات کیا تو اوسکو دریافت ہوا کہ اوسمین غلطی نہی نصفت درجہ کی مقام ماہتاب میں بھی اگرچہ اور ستاروں کے مقامات میں ایسا بڑا تفاوت تھا مگر کسوف اور خسوف ماہ اور خورشید میں کمی بیشی وقت پاؤ گھڑی یعنی پندرہ پل کا اصل وقت آتا تھا اس طرح اوسنے غلطی اون آکہ میں بھی دریافت کی تھی جو نجوم ترکی کام میں لاتا تھا اور انکی نسبت اوسکی رائے یہ ہے کہ وہ مطابق اون آکہ کے تھی جو ہپارکس اور ٹولیمی کام میں لاتے تھے اور وہ باب غلطی نقشہ دی لایبیری کی وہ غلطی اوسکے قطر کی بیان کرتا ہے راجہ راجپوت بواجی فخر اوزار اپنے آکہ پر کر سکتا ہے جو مکان نجومی دہلی میں ہے اوسکی رو سے اوسنے سلسلہ شعاع میں وسعت کجی خط گردش آفتاب کو ۲۳ درجہ اور ۲۸ دقیقہ قرار دی یعنی ۲۸ دقیقہ کا فرق اوس سے تھا جو سال دوم میں گوڑون صاحب نے قرار دیا تھا اوسکی تحقیقات کی صحت عامہ کا امتحان سلسلہ شعاع ہمارے ملک کے اہل علم ڈاکٹر ڈبلیو منٹر صاحب نے کیا اوسنے مقابلہ نتائج تحقیقات اپنا در باب لیٹی ٹیوڈا وجین کے ساتھ اوسکے جو راجہ راجپوت نے قرار دیا تھا کیا اوسمین فرق ۲۴ دقیقہ کا برآمد ہوا تھا اور خود ڈاکٹر منٹر صاحب نے اپنی تحقیقات پر وثوق تھا اور ۵۵ دقیقہ تک کا شبہ اونکو اپنی تحقیقات میں رہا تھا جے سنگھ نے لیٹی ٹیوڈ ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ شمال قرار دیا تھا اور ڈاکٹر منٹر صاحب نے ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ ۲۴ سکند شمال لکھا جے سنگھ نے اپنے حسابات سے ایک نقشہ تیار کیا تھا جسکا نام اوسنے زائچہ محمد شاہی رکھا بنام بادشاہ محمد شاہ اسکے ذریعہ سے اب تک نجومی حساب اور تقویم تیار ہوتی ہیں ہکویہ مناسب ہیں جب ہم خیال اوپر محنت اور مشقت اس راجہ کے جسنے او قلیدس کا اور گنومٹری کا اور ڈوون جیون سپر لوگازیم کا سنسکرت میں ترجمہ کر دیا کریں اور وہ ارادت اور میل دیں متروک القلم کریں جسکے ساتھ وہ معائنہ صنعت ہمارے تعجب انگیز صنایع قدیر کا کرتا تھا ہکو قول ایک بڑے شاعر انگریز کا آیا ہے

نجومی بے ایمان دیوانہ ہے

راجہ راجپوت اس طرح دیباچہ شروع کرتا ہے

ستائش اور نیایش اوس خدا کی ہے کہ عقل دقیقہ رس ہندسان بالکمال اوسکے ایک جزو حقیقت کے بیان کرنے میں زبان نالیاقتی کھولتے ہیں اور حمد اور ثنا اوسکی ہے کہ علم و تحقیقات منجمان جو پیمائش

۱۰ جے سنگھ ہمیشہ اپنا ذکر بطور شخص غائب کے کرتا ہے *

ہفت آسمان کرتے ہیں ہر طرف اپنے تصور عقل اور دانش کے ہیں لہذا ہر کوئی سجدہ اور پر و رکاوٹ شاہشاہ
شاہشاہان جنگ نام پر سلام ہے کہ نے دو جسکی کتاب قدرت میں اجسام فلکی خدا و راق ہیں و رستارگان
و سیاران و آفتاب جزوی زر سفید و سرخ او کے خزانہ عامہ کے ہیں +
اوہکی قدرت کاملہ کی نعمتیں جیٹ عام سہ ہر پارکس انبی نالیاتقی نعمت سے ایک و مقان ہے جو رست مجبذ
مقام ہے اور اوہکی شان شاہشاہی کے تصور میں تو لیمی ایک شب پر ہے کہ کبھی آفتاب صداقت اور
تحقیقات تک نہیں پہنچتا اور اوہکی اختراع ناتمام نقشہ ہاے اوقلیدس کی ہیں +

مگر جو چیز خواہ صنعت یا قدرتی اور متخیر افعال جکتی یعنی سوائی جے شگہ بد و شعور سے تا بعد بلوغ علم اقلیدس کی
تحصیل میں بہت تن اور ہمہ دل ہو کر توجہ اور مصروف رہا اور اوہ کے دقائق کے ضبط کرنے میں بدل
ساعی اور سرگرم تو بعد و صانع قدیر اوہکو تحقیقات کما حقہ اس علم کی بہ مقابلہ اور مسائل و غیرہ نصیب ہوئی +
سوائے تعمیر ان مکانات علمی کے اوہ نے اپنے رویہ سے اکثر اضلاع میں سرائے واسطے
مسافران کے بنوائیں کہ قدر خود بینی مراعات اس امر میں نہ (ایسے امر عام ہندوستان میں ہوتے ہیں)
اسکا دریافت کرنا بعد از مرگت ہے کہ واسطے کہ ہندو صرف دعا واسطے مسافران بحری و بری کے
نہیں کرتے بلکہ وہ اوہکی اعانت ساتھ بنائے سرائے اور فرو و گاہ اور چاہات کے کرتے ہیں اور یہ
مقامات قدیمہ واریا ستہا و مختلفہ اور مقامات مشہورہ کو خیرات خانہ بھی جہاں سافر و نوکمرانا مفت لگاتار

۱۔ دیکھو ڈاکٹر ڈبلیو منتر صاحب کی کتاب بنام بیان شقت ہاے نجومی جے شگہ راجہ امبر (ایشی ایک رسرچ جلد پنجم صفحہ ۷۷)
اوس سے خواندہ کتاب ہذا کو دریافت ہوگا کہ کیسے آکہ راجہ مذکور کام میں لاتا تھا مولف کتاب ہذا نے مکانات نجومی دہلی اور
مئرا کے دیکھے ہیں اور اوہ سے پورے محلات کے اوپر ہی ایک دیو پ گہری اوہکی بنائی ہوئی موجود ہے اور بہت مکانات
کوٹہ اور بوندی میں ہیں خصوصاً ایک دائرہ کئی دوائر کا مقام کوٹہ میں برنجی بنا ہوا شاگردان جے شگہ کا موجود ہے +

ڈاکٹر منتر صاحب ایک دلچسپ بیان ایک پنڈت نوجوان کا تحریر فرماتے ہیں جس سے اوہکی ملاقات اوہیں میں ہوئی تھی یہ نمبر ایک
پنڈت کا تھا جو ہمراہ جے شگہ کے نجوم کے امور میں شریک رہتا تھا اور جسکو خطاب جو قش راسے کا تھا اور جاگیر پنج ہزار روپیہ سالانہ کی
اوہکو دی تھی اور اب یہ دونوں چیزیں خطاب اور جاگیر اس پنڈت کے نام میں مگر علم جے شگہ کے ساتھ گیا اور مرثون نے اوہکی جاگیر کو
ویران کر دیا ہے ڈاکٹر منتر صاحب کہتے ہیں کہ وہ خوب واقفیت ہندی نجوم سے جو کتب سداہنت میں درج ہو کرتا ہو اور مکانات اور آلات نجوم کا علم
اوس میں ہے مگر حسابی نجوم جاتا ہو جی ڈاکٹر منتر صاحب و جیسے ۱۹۳۷ء میں روانہ ہو تو یہ وارث نمونہ جے شگہ فوراً بمقام جے پور فوت ہوا +

۴۳۴
جب ہم خیال کریں کہ جسے سنگہ اپنے پسندیدہ علم کو درمیان جنگھامے دوامی و فریب و دغا سے دربار کے جسکے نتیجہ ہائے زبون سے وہ بھی بلا دغا و براہد نہیں ہوا مشق کرتا تھا اور ان تبدیلات و تباہی سلطنت میں اور دفعہ ترقی مرہٹہ میں وہ صرف خوشاک مواقع سے علیحدہ نہیں ہوا بلکہ اس نے دیگر ریاستہائے گروناج سے امیر کے نام کو ترقی دی تو ہیکو یہ منظور کرنا چاہیے کہ یہ راجہ ایک عجیب آدمی تھا واقعتاً نزل سلطنت مغلیہ ہو کر اور اس پر آمادہ ہو کر کہ امیر کو اس شکست سلطنت میں اور ترقی دینی چاہیے وہ اپنے ملک سے ہونا نہیں ہوا کیونکہ جب سرکشی ہوئی اور فرخ سیر تخت سے خارج ہو کر قتل ہوا جسے سنگہ بھی منجملہ اون چند رئیسوں کے تھا جو ہمراہ اس کے تھے اور تابا برگ اس کے ہمراہ رہتا اگر اس شجاعت کا ایک ذرہ بھی اسکو ہوتا جو اولاد تیمور میں تھی *

اس کے عام طریق کا حال کافی اس موقع پر تاریخ میواڑ میں درج ہے جہاں وہ نورستہ ملکی ورستہ خانگی شریک تھا جو سید کہ بعد قتل فرخ سیر کے ذمی اختیار ہو گئے تھے وہ بہت ہوشیار تھے اور بے ضرورت دشمن پیدا نہیں کرتے تھے اور جسے سنگہ جب اس نے بادشاہ کو اسکی قسمت پر چھوڑ دیا تو اپنے موروثی ملک میں آکر مصروف اپنے پسندیدہ علوم نجوم و تاریخ میں ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ تین سال تک وہ خاموش رہا اور کسی تکرار میں شریک نہیں ہوا جسکا نتیجہ ۱۷۱۱ء میں یہ ہوا تھا کہ محمد شاہ کے دشمنوں کی شکست ہوئی اور یہ تباہ ہو گئے بعد اس کے جسے سنگہ طلب ہو کر صوبہ دار آگرہ اور مالوہ کا ایک بعد دوسرے کے ہوا اور اس عرصہ میں جو نسبت سابق کچھ بے نقل و حرکتی کا زمانہ تھا اس نے یہ مکانات نجومی جسے اس تاریک عہد کو تاریخ ہندوستان کو روشن کیا تھا تعمیر کیے تھے اور یہ راجہ اپنی رعایا کے رفقاء کی طرف اور اپنے امیر کی عزت کی جانب سے چشم پوشی نہیں کرتا تھا اور اسکا عہدہ جلیلہ مدد واسطے حاصل کرنے تین سو حکم جزیہ اور اسکی قوت باعث مغلوب کرنے قوت جاٹ کے جو ایک خارج پہلوئے امیر کے تھا ہوئی مگر جب ۱۷۱۶ء میں پھر صوبہ دار مالوہ ہوا تو راجہ نے دیکھا کہ ارادہ افساد فوج کشی مرہٹہ کا

۱۷ اسکاٹ صاحب تاریخ اولاد اورنگ زیب میں اس موقع دغا بازی کا حال مفصل تحریر کرتے ہیں جسکا مختصر حال بلکہ حوالہ ہنر جلد اول میں کیا ہے جان مہنے ترجمہ بحث لفظی اس تحریر راجہ جسے سنگہ کا کیا ہے جو اس نے اس موقع پر تحریر کی تھی *

۱۸ راجہ کشا کہ اس نے اپنے نقشہ نجومی کو ۱۷۱۶ء میں ختم کیا تھا اور وہ سات برس قبل سو مصروف بیخ خیالات اور تجاویز ضروری کے تھا دراصل اہل سلطنت محمد شاہ کی امر و نہی کا تھا جو ہندوستان میں صد سال سے معلوم اور واقع نہیں ہوا تھا *

۴۳۸
یا موقوف کرنے انعام سلطنت کا بیکار تھا اور سنہ ۱۷۳۸ء میں اس کا تصور کیا کہ اپنے خاندان کی بہبودی یسوی قوت میں
پیش نظر رکھنی چاہیے۔ حکومتِ معلوم نہیں کہ کپڑا لٹا دیا۔ جسے سنگھ نے ساتھ افسر فوج مرہٹہ باجی راوامی کے منعقد
کین مگر وہ اس کے قوسل سے صوبہ دار مالوہ شہزادہ رام بابا کے ساتھ ہو کر اس کی وجہ کوئی اور قوی تر نسبت
اس کے ہوگی جو مرہٹین و ملنی نے تحریر کی۔ یہ ہے جسے مرہٹہ بادشاہ نے دلوں کا اسوجہ سے اس کے ملین
بجریک دل کہتے ہیں کہ جسے سنگھ کی صوبہ داری مالوہ کے دوانے سے گویا کلید ہندوستان دیکھنی لوگوں کے
بات میں دیدی اس کی رسائی جو مرہٹہ کے ساتھ ہو گئی تھی وہ اس کے بادشاہ کے بھی کچھ کارآمد ہوتی تھی
یعنی اس کی نسبت مرہٹہ لوگوں کی زیادتی ملتی رہی تھی گو بعد ازاں اس کی زیادتی دار السلطنت تک
پہنچی چند سال کے بعد (۱۷۴۳ء) نادر شاہ نے فوج کشی کی اور راجپوت ہوشیاری اپنی بہنو کو پیش نظر
رکھ کر اس میں غلامی رہے۔ جس کا سر انجام شجاعت اور دانائی سے ممکن تھا وہ عزت اور توفیق
بادشاہ کی کرتے تھے مگر طبعاً انتظام نے ان شجاعت اور کین تحت کو مدت سے جدا کر دیا تھا ہم قطع نظر اور
ان کے ساتھ ایک اور ترقی کے ساتھ ہیں۔ یہ ہے۔ امتیاز و فاداری راجپوت پیدا تھا اور جو منجملہ ایک
نادر شاہ کے ساتھ ملین سے تھا نادر اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ جو قیوم ملک داری اور نقص طبعیت جس
خاندانہاے راجپوت مالان اور تینگ۔ بہت توقع میں آتے تھے اور میں سے نصف تک تو بوجہ کثرت
زوجہ ہا سے پیدا ہوتے تھے +

ہمارا جہ نشن سنگھ کے دو فرزند تھے۔ جسے سنگھ اور جسے سنگھ والدہ جسے سنگھ نے مشکوکی نسبت زندگی بوجہ سنگھ کے
ہو کر اس کو اپنے خاندان میں بیچ کھچی وارا کے بھیج دیا تھا جب وہ جوان ہوا تو وہ دربار میں طلب ہوا اور
مندانہ وغیرہ سے جو صرف جواہرات کے تھے اس سے مرہٹہ گری تھوڑا سا فیضان و زیر کی حاصل کی اور اول اس کے
استبداد کی کہ مقام بسوا جو نہایت زور و علاقہ امیر کا ہے بطور جاگیر اس کو ملے جب یہ درخواست اس کی
اس کے بھائی اور راجہ جسے سنگھ نے منظور کی تو اس کی والدہ نے اس کو ترغیب دی کہ درخواست اس سے
زیادہ کرنی چاہیے اور یہ وعدہ کہ اگر اس کو بجا سے اس کے برادر کے گدی امیر کی عنایت ہوگی تو وہ
پانچ کروڑ روپیہ اور ایک فوج پانچ ہزار سوار کی دیگا وزیر نے یہ حال بادشاہ سے عرض کیا اور جب بادشاہ نے
وریا فت کیا کہ وہ ملے ایفا کرنے اس شرط کے اس کا ضامن کون ہے تو وزیر نے اپنی ضمانت عرض کی بعد ازاں
تیار ہوئیں جبکی رو سے حکم خارج انگدی کرنے جسے سنگھ کا نافذ ہوا اس حال سے خاندان خان نے جو گہری بدل بھائی

جے سنگ کا تھا کر پارام وکیل جے یور حاضر باش دربار کو اطلاع دی اس خبر کے پہونچنے سے امیرین ایک اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ قمر الدین کل مختار تھا جے سنگ کا افسوس جب اوسنے اس خبر کو پڑھا ظاہر اوسکے چہرے سے ہوا کہ پڑھ کر خیر مذکور اپنے معتبر ناظر کو دی اوسنے دیکھ کر جواب دیا کہ یہ امیر ایسا ہے کہ اسمین قوت کام نہیں آنے کی اور دولت بھی بیکار ہوگی اسمین صرف دنیا بازی کا راہد ہوگی اور یہ سرکشی صرف بذریعہ سرکشان فرو ہوگی بصلاح ناظر اوسنے اپنے رئیس ان کلان مینے موہن سنگ رئیس ناتھاوت اور دیپ سنگ کہمبانی بجا سکولہ اور زور اور سنگ شیورین پوت اور مہت سنگ نارو کا اور کوسل سنگ جلتی اور بھوج راج موج آباد اور فتح سنگ ماولی والہ کو جمع کیا اور اس طرح گفتگو اونکے ساتھ درباب اپنی حالت کے بیان لائے کہ تم نے مجھ کو گدی امیر پر قائم کیا ہے اور میرا بھائی مقام بسوا لیکر راضی تھا مگر اب فخر الدین نے زبردستی امیر اوسکو دیا۔ یہ سنکر اونھوں نے جواب دیا کہ تم خوش رہو ہم اسکا بندوبست کر لینگے اگر وہ درحقیقت بسوا اپنے بھائی کو دیدیتا اوسنے فوراً سند لکھی اور قسم سے اوسکی تصدیق کی اور حوالہ رئیس ان کر دی اور کہا کہ اؤنکو اختیار ہے جو چاہیں کریں بچان امیر نے اپنے محتد بے سنگ کے پاس بھیجی اور اؤنکو سب دلائل تفہیم کر دیے مگر بھوج سنگ نے جواب دیا کہ اؤسکو اعتبار امیر عہود اور بیان اپنے بھائی کے نہیں ہے مگر اونھوں نے منجانب اپنے اور بارہ کوٹھری امیر کے سیتا رام کو ضامن دیا اور یہ بھی کہا کہ اگر جے سنگ اپنے وعدہ سے انحراف کرتا تو وہ اوسکی جانب ہو جاتے اور اوسکو خود گدی نشین کرتے ۛ

اوسنے اؤنکی ضمانت اور اس عطیہ کو منظور کیا اور جب اسکا حال اوسنے اپنے مرنے کو کہا تو وہ کی طرح اسپر ضعی نہیں ہوا مگر اوسنے حکم دیا کہ خاندوران اور کر پارام اوسکے ہمراہ جا کر اوسکو جاگیر جدید بسوا مین قائم کریں رئیس خواہشمند اسکے تھے کہ دونوں بھائیوں مین صلح ہو جائے لہذا اونھوں نے جے سنگ کو آمادہ ملاقات کیا اور اوسنے جو امیر مین جانے سے انکار کیا تو مقام چومو بیان ہو کر منظور ہوا مگر بعد ازان تبدیل ہو کر شہر سانگا نیر جو بھیم میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب و مغرب جیپور واقع تھا مقرر ہوا اور میان بے سنگ آکر

لے ناظر یہاں منجلا دن چار احکام کے تین پرکار بند ہوا (جو دراصل ہدایت منو کی ہیں مگر راج پوت پیشین گوئی نے بھی اؤنکا بیان کیا ہے) شام یعنی دلیل دان یعنی دتیا اور بھید یعنی دنیا اور ڈانڈ یعنی زور ۛ

لے یہ موروثی رئیس کلان اس خاندان کے ہے (جنسے سالوہر میوار کا اور رئیس امہاٹار وارکا) اور بوجہ خاندان کو ہٹل ابو کلکھتا ہی اوسکا مقام قیام چومو ہے جو مقام اجتماع جاگیر داران امیر کا اوسوقت مین ہوتا ہے جب وہ سرکشی بخلاف راج کیا جاتے ہیں ۛ

خیمہ زن ہوایہ خبر سکر جے سنگہ دربار سے اوتھا کہ جا کر بھائی سے ملاقات کرے اس عرصہ میں ناظر ایک پیغام منجانب والدہ لایا اس پیغاموں کا کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ کس واسطے اوسکی آنکھ اس ملاقات دونوں لالہ جی کے سے محروم رہی راجہ نے یہ پیغام ریسوں سے کہا اوتھوں نے جواب دیا کہ اس میں کچھ عذر کیونہیں ہے۔
 لینے وہ بھی چلین *

ناظر نے مہاڈول تیار کرایا اور تین سو رتہ اور ہل واسطے زنان مہراہی کے تیار ہوئیں مگر بجائے اسکے کہ مہاڈول میں رانی والدہ سوار ہوتی اوس میں اوگر سین رئیس مہٹی سوار ہوا اور ہر ایک رتھ میں دو دو سپاہی اسلحہ پوش سوار ہوئے اور اس دعا بازی کی اطلاع کسی کو سوائے ناظر اور اسکے مالک کے خفی سواری دارالریاستہ سے روانہ ہوئی جو مہاڈول کے ہمراہ تھے اوتھوں نے خوب روپے شہر میں لوٹائے اور اذکو دیے جو راستوں پر جمع ہو کر خوش ہوتے تھے کہ اب نزاع باہمی براور ان رفع ہوتی ہے *

ایک قاصد خبر لایا کہ رانی والدہ محل سا لگانہ میں پہنچ گئیں راجہ اور اسکے رئیس اونسے ملنے کو چلے اول دونوں بھائی بنگلیہ ہوئے اور جے سنگہ نے سدرہا کی دی اور کہا کہ اگر اوسکا بھائی راضی ہو تو حکومت امیر کی بھی حاضر ہے اگر بھائی کی مرضی ہو تو وہ اپنا حق موروثی ترک کر کے بسوا پر قناعت کرے گا بچے سنگہ نے اس شفقت نمائی سے نادم ہو کر جواب دیا کہ اوسنے سب بھر پایا اور وہ راضی ہے جب دربار برخواست ہونے کا وقت آیا تو ناظر دربار میں آیا اور یہ پیغام رانی صاحبہ والدہ کا لایا کہ اگر رئیس ب علیحدہ ہو جائیں تو وہ آکر اپنے بچوں کو دیکھے اور یا وہ دونوں اوسکے محل میں آئیں جے سنگہ نے اپنی والدہ کی خواہش ریسوں سے بیان کی اور کہا کہ اوسکی مرضی کچھ نہیں ہے جو مرضی اوسکی ہے وہی اوسکی ہے ریسوں نے صلاح دی کہ دونوں بھائی رانی کے پاس جائیں اور وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ دے کر محل میں روانہ ہوئے جب دروازہ پر پہنچے تو جے سنگہ نے خجراہی کر کے نکال کر ایک خواجہ سر کو دیا اور کہا کہ اسکی بیان کیا ضرورت ہے اور بچے سنگہ نے بھی اس خیال سے کہ اوسکی بے اعتباری ظاہر نہ ہو وہی امر آپ بھی کیا جیت اندر گئے اور ناظر نے دروازہ بند کیا تو بچے سنگہ نے بجائے لالہ اپنی والدہ کے گرفت انہی مہٹی دیو صورت میں آپ کو پایا اور مہٹی مذکور نے فوراً اوسکے دست و پا باندھ کر مہاڈول میں ڈال دیا اور روٹا امیر کیا ایک گھنٹہ کے عرصہ میں یہ خبر جے سنگہ کو پہنچی کہ قیدی بھاطلت تمام قلعہ امیر میں پہنچ گیا بعد ازاں

لالہ جی ایک نام ہے کہ ہر قسم کے ہندو اپنی اولاد کو محبت سے کہتے ہیں لفظ لالہ لایا ہے *

۴۴۱
 جے سنگہ اوس مکان میں گیا جہاں رئیس سب جمع تھے جب رئیسوں نے اوسکو تنہا دیکھا اور چند سپاہی مسلح اوسکے
 ہمراہ دیکھے تو متعجب ہو کر باہم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پوچھا کہ بچے سنگہ کو کیا ہوا اوسنے جواب دیا کہ
 ہمارے پیٹ میں ہے ہم دونوں فرزند بشن سنگہ کے ہیں اور میں بڑا بیٹا ہوں اگر تمھاری مرضی ہو کہ وہ گدی نشین
 ہو تو تم مجھکو اول قتل کرو بعد ازاں اوسکو ظاہر کرو میں نے تمھارے واسطے اپنے قول کو منسوخ کیا ہوں اوسکو کہ
 اگر بچے سنگہ تمھارے اور میرے دشمنوں کو دخیل کرتا اور وہ بے شہہ یہ امر کرتا تو ہم سب نیست اور نابود
 ہو جاتے یہ سنکر رئیس متعجب اور چونکے ہوئے مگر کچھ علاج اونسکے اختیار میں تھا لہذا وہ محل سے خاموش
 روانہ ہوئے باہر چھپرہ سوار شاہی جو وزیر فیہراہ بچے سنگہ کے کیے تھے موجود تھے اونسکے افسر نے دریافت کیا
 کہ ہمارے بچے سنگہ کہاں ہے جے سنگہ نے جواب دیا کہ تمکو اس سے کیا سروکار ہے تم چلے جاؤ ورنہ میں تمھارے
 گھوڑے چھین لوں گا اونسکو کوئی اور موقع مناسب متصور نہوا اور وہ واپس چل گئے اور سطح سجھ سنگہ قید ہو گیا *
 جو کچھ رائے صادق دل والوں کی نسبت اس دلیل ایک سونوگون راجہ نجومی امیر کے ہوا اور گو یہ
 گون گونا یعنی اوگون کہلا سکتا ہے مگر کسیو انکار اس سے نہوگا کہ یہ امر حاکمانہ کیا گیا تھا اور جہاں چھل بیٹھے
 دغا بازی اور ضروری متصور ہوا ہے وہاں تعریف لیاقت جے سنگہ اور ناظر کی ہوگی جو صرف وقت اس سہرا
 سے تھے اور اس موقع پر یہ امر نہایت واجب تھا کیونکہ جب توسل اور قوت وزیر کی بچے سنگہ کو حاصل تھی
 تو وہ کبھی نہ کبھی اپنے بھائی کو خارج کر دیتا آئندہ قسمت بچے سنگہ کی بیان نہیں ہوتی ہو کہ بعد ازین سکھو کیا ہو
 ریاست کچھواہہ اور دارالریاست اوسکی میں جو ترقی یا مہبود ہوئی وہ باعث جے سنگہ کے ہوئی
 قبل اوسکے عہد کے کچھ زور ملکی اونسکا سواے اوسکے جو باعث طبیعت اونسکے راجاؤں کے یا اونسکی قدر
 و منزلت سے جو دربار میں تھی پیدا ہوتا تھا نہ تھا تاہم باوجود گانگت کے جو فیما بین راجگان امیر و خاندان
 شاہی کے بابر سے اورنگ زیب تک جاری تھی اونسکی موروثی ریاست عہد پوجن سے جو مہضر آخر راجپوت
 شاہنشاہ دہلی کا تھا بہت کم انرا دہوئی تھی ورنہ یہ انرا دگی اوسوقت تک وقوع میں آتی جب بعد مرگ
 اورنگ زیب کے باعث فسادات کے سلطنت منقسم ہو گئی تو امیر تھو نام راج کی ہوئی ان فسادات میں
 جے سنگہ کی قوت نے بوجہ اوسکے صوبہ دار آگرہ ہونیکے حسین اوسکی موروثی ریاست بھی شامل تھی اوسکو

۱۵ یعنی اس گون کا ترجمہ لفظ بلفظ کیا ہے *

۱۶ یہ عجیب طریق لفظ نفی کو مابعد گانیکا ہے یعنی گونا دراصل اوگون سے مراد ہے اور یہی عام طریق برعکس معنی لینے کا ہے *

واقعہ اپنی ریاست کے ایذا کرنے اور استحکم کرنے کا دیا اور جس طریق اوٹ انضام سرحد و دیوتی اور راجہ پر
تنبہ کیا اوس سے اور بھی طبیعت قوم اور طبیعت راجہ ظاہر ہوتی ہے ۴

ہنگام گدی نشینی جے سنگھ کے راج امیر کا حرف تین پرگنہ میں شامل تھا یعنی اضلاع امیر اور دیوسا اور بساؤ
علاقہ مغربی ضبط ہو کر شامل علاقہ خالصہ اجیر ہوا تھا اور شیخاؤلی جاگیر دار بھی بہت زبردست تھے اور
اپنے قدیم راج سے جبکہ وہ ایک جزو تھے آزاد ہو کر سرحد ہو گئے تھے اور حدود راج قدیم کی پٹھان
یعنی تھانہ شاہی جا تو سوجانب جنوب اور تھانہ سانجھ بطرف مغرب اور سوجانب شمال و مغرب بہت بنا اور
سوجانب مشرق دیوسا اور بساؤ اسکی حد بھی کوٹھری بند جو بارہ جاگیر دار کھلاتے تھے بہت کم علاقہ اپنے قبضہ میں
رکھتے تھے اور جاگیر داران میواڑ زمین کا تیس سالو میرا بی قدر و منزلت کا تھا اور سبکو اول پیشوا برابر راجہ
کچھوہ کے شہر کرتے تھے انکو شکار و شہت تصور کرتے تھے ۴

راجہ ایک شہر بڑی قدامت کا ہے اور دارالریاست ایک ریاست خورو کا جسکو دیوتی کہتے ہیں حاکم اوسکا ایک
برگوجر تھا یہ قوم برگوجر بھی اپنی اصل میں کچھوہ کے رام چندر سے لگاتے تھے اور آپ کو اولاد اوس کے پسر کلن
یعنی کوکی کہتے ہیں برگوجر راجہ رنے راجپوتانہ حال میں بھی ایک شہرت اسوجہ سے حاصل کی تھی کہ انھوں
نے دولہ دینی اہل اسلام سے انکار بحت کیا تھا اور جب کچھوہ نے یہ فعل بلے دیتی کا اختیار کیا کہ اپنی قدرد
منزلت کو ترقی دی تھی برگوجر نے کبیشہر کے اقوال میں یہ نام آوری پیدا کی کہ انھوں نے ساکا کیا تاکہ انکی
حرمت خاندان بھی رہے لہذا جب سوائی جے سنگھ بطور مدعوہ دار حکمرانی علاقہات پر کرتا تھا تو برگوجر اپنی فوج کے
ساتھ ہمراہ فوج بائیس کے خدمت گزاری شاہ کرتا تھا اور اسوقت میں خدمت شاہ میں حاضر رہتا تھا تو
حفاظت راجہ کی حوالہ اوسکے برادر کوچک کے رہتی تھی ایک روز وہ آما وہ شکار خوگ صحرائی تھا اور اسے
کھانا کھانے میں جلدی کی تو اسکی بھانج نے کہا کہ تو ایسی جلدی کرتا ہے شاید تو جے سنگھ کے سر پر چھی
مارے جاتا ہے یہ ایک اشارہ نازک مضمون کا تھا کیونکہ یاد ہو گا کہ اول فتح کچھوہ نے جو کی تھی جب وہ
زور سے آئے تھے وہ مقام دیوسا کے تھے جو علاقہ ایک برگوجر کا تھا یہ سنگھ اوسکے دل میں بڑا اثر پیدا
اور اوسنے کہا قسم ٹھاکر جی کی میں جب تک یہ نکر و لگاؤ اسوقت تک تمھارے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤں گا
اور دس سواری لیکر وہ راجہ سے روانہ ہوا اور وہو لکوٹ امیر میں جا کر مقیم ہوا کئی مہفتہ بلکہ کئی مہینے گزر گئے
اور اسکو موقع اس فعل کے کرنے کا میسر نہ ہوا اور رفتہ رفتہ اوسنے اپنے ہمراہ کے گھوڑے فروخت کرنے

شروع کیے اور مجبوری اپنے ہر امین کو بھی رخصت کیا مگر خود مقیم رہا اور سب اپنے پارچہ اور اسلحہ سوارے برہمچے کے فروخت کر کے کھا گیا بعد ازاں تین روز کی فاقہ کشی کے بعد اوسنے اپنی نصف بکری بیچنے و تار فروخت کر کے فاقہ شکنی کی اس روز بچے سنگ محل سے برآمد ہوا اور باستہ مورا جو راستہ پیدار پھار کے نیچے نیچے تھا جاتا تھا وہ سوکھ آسن بیچنے سکھیاں میں سوار تھا جو نزدیک اوس مقام کے آیا جان وہ تھا فوراً ایک برہمچہ اور اپنی مگر سکھیاں کے ایک گوشہ میں لگی تلووار اوسکے قتل کے واسطے نکلیں مگر راجہ نے آواز دی کہ اوسکو نزدیک گرفتار کر کے امیر کو لیجاؤ جب اوسکو روہرو لائے اور اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون تھا اور اوسنے یہ حرکت کیوں کی تھی اوسنے دلیرانہ جواب دیا کہ میں برہمچہ دیوتی کا مہون اور برہمچہ میں نے آپ کو صرف اپنی بھالی کی ایک بات پر ماری تھی چاہو مجھے قتل کرو اور چاہو زندہ رکھو اور اوسنے بیان کیا کہ وہ اسقدر عرصہ سے قابو میں تھا اور یہ بھی کہا کہ اگر وہ چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو برہمچہ اپنا کام کر جاتی جسنگہ نے عظمت ملک داری سے اوسکو رہا کیا اور ایک گھوڑا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور پچاس سوار اوسکے ہمراہ کیے کہ راجہ میں بھاطت ہو بچا آئیں راجہ میں آکر چوائشے اپنی بھالی سے سب حل بیان کیا تو اوسنے کہا کہ تو نے مارا ہر وار کو زخمی کیا ہے اور اپنی ریاست راجہ کو پانی دیا یعنی ریاست اب نہ بکلی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جے سنگ کو صرف ایک عذوبہ کا رہے اور یہ موقع اوسکے حسب وخواہ پیدا ہوا یہ صلاح بزرگان قوم عورات اور بچکان صغیر سن راجہ کے پاس پہنچ انوپ شہر کے بھیجے گئے اور قلعہ دیوتی اور راجہ مستحکم کیے گئے *

بروز سوم بعد اس واردات کے جے سنگ نے مجمع کل رئیسان میں یہ حال بیان کیا اور پھر واسطے دیوتی کے پیش کیا مگر مہوہن سنگ رئیس چوہو نے اپنے راجہ کو اس ارادہ کی قیامت سے مطلع کیا اور کہا کہ رئیس برہمچہ صرف دربار میں قدر و منزلت نہیں رکھتا ہے بلکہ مع اپنی فوج کے خدمت گزاری میں حاضر ہے اس بیان رئیس امیر نے سب جماعت کو خوفناک کر دیا اور کسی نے جرات اس فعل نام آوری کی نہیں کی بعد ازاں ایک مہینے کے بعد پھر یہ امر پیش کیا گیا کہ کون دیوتی پر جا کر جنگ کرے گا مگر کوئی کوٹھری ہندون میں سے خلاف رائے اپنے رئیس کے تینے چوہو والہ کے آما وہ نہیں ہوا مگر فتح سنگ بن بیروپ نے جو رئیس اکیو پچاس جاگیر داری فوج کا تھا پیرا اٹھایا اور مانج ہزار سوار کو حکم ہوا کہ اوسکے زیر حکم جائیں اوسنے یہ سنا کہ برہمچہ گنگوڑ کا

لے اس راجہ کی اولاد کے پاس اب بھی انوپ شہر میں علاقیت ہیں *

میلہ کرتے گیا ہے وہ اسی طرف روانہ ہوا اور کچھ پیچھا مہر کی زبانی کہلا بھیجا کہ بن برہوت کا سلام ہو پتے وہ
 قریب تر آگیا ہے برگو جی مذکور نے جسکو کچھ اندیشہ جنگ کا تھا میلہ میں مصروف رہا اور اہل لعاب میں
 پیچھا مہرون کو حکم قتل کا دیا تاکہ اسکے عیون میں بیچو نے اوسکو مع اوسکے بڑائی کے ایک ایک جا کر قتل کیا
 رانی راجہ ہریشہ رئیس ہو مو کی تھی جو قوم کا کچھ راہ تھا اور وہ اشک ریزی اپنے مالک محروم کی یاد میں
 کر رہی تھی کہ راجہ بھی فتح ہو گیا اوسے فتحیاب سے یہ کلمہ کہا کہ بجائی فتح شک مجھے بچہ وان دے مگر
 اوسوقت اوسکو یاد آیا کہ اوس کی بات نے یہ سب خرابی پیدا کی تھی جس سے اوسکا فرزند محروم الارث
 ہو گیا اوسے کہا کہ اب میری زندگی اور تازہ بڑبانے کے واسطے کیا ضرور ہے یہ کلمہ فخر چھپاتی ہیں بارگرم کی
 برگو جی ان مقتول کے تراش کر گھوڑوں کے زین سے باندھ کر فتحیاب اپنے راجہ کے پاس آئے اور راجہ
 نے اوس برگو جی کا طلب کیا جو اوس کے قتل کرنے کو آیا تھا جب موہن سنگھ نے اپنے رشتہ دار کا شناخت کیا
 تو اشک اوس کے رخساروں پر سے بہنے لگے سنگھ کو اس رئیس اعظم دربار کی وہ نصیحت یاد آئی جس نے
 ایک مہینے تک اوسکی معاوضہ ستانی ملتوی رکھی تھی اور اوسے کہا کہ یہ رنج جرم خلاف راجہ ہے اور یہ کلمہ
 سخت پست زبان پر لایا اور کہا کہ جب برجھی میرے قتل کے واسطے ماری گئی تھی اوسوقت اشک
 جاری نہیں ہوئے تھے اور خفا ہو کر علاقہ چوہوند بٹ کیا اور رئیس مذکور کو دھونڈا رستہ چلائے وطن کیا
 رئیس مذکور نے جاے پناہ پاس راناے او سے پورے پائی اسطرح کتاب فلمی میں درج ہے کہ جب سنگھ نے
 برگو جی کو مقامات دیوتی اور راجہ سے خارج کر کے دونوں مقاموں کو شامل اپنی ریاست کے کیا تو
 اب وہ سب علاقہ شامل ہیں جنکو ماچھری کہتے ہیں منجملہ قصورات طبیعت ہے سنگھ ایک کثرت شغل
 شراب کا تھا مگر یہ کیسی شراب تھی یعنی عرق مدہ کا یا عرق رنج کا مورخ امیر کچھ بیان نہیں کرتا گو وہ اکثر
 مقام پر رجوع ہے سنگھ مدہوش سے ہے سنگھ مدہوش تک کرتے ہیں ایک نقل اسکی سابق بیان ہو چکی ہے +
 بمقابلہ اوسکے اکثر قصورات طبع کے ہے سنگھ کا نام ایک نہایت مشہور آدمی ان پوزمانہ اور انپی

قوم میں ہو گیا +

۱۔ راجہ ایک مقام بڑی قدامت کا مشہور ہے اور مقام قیام برگو جی قوم کا زمانہ ہزار بجو اس قوم کا حال کبیشہ خندانی اپنی کتاب میں بیان کرتا ہے

اور اس قوم کی توفیق بیچ جنگ پر تھی راج کے بہت ہوئی ہے جسے شائع میں خندا می راجہ بھیجے تھے +

۲۔ اسکا حال تاریخ مارواڑ جلد دوم صفحہ ۹۰ کتاب مگر یہیں درج ہے +

جسے شنگہ کے عہد تک محل امیر جوجراجہ مان نے تعمیر کیا تھا اور اکثر مکانات باشندگان شہر جدید سے بھی کم شان و شوکت کا تھا اصل جگہ سکونت راجہ کا تھا بعد مرزا راجہ نے اکثر مکانات جدید اوسمیں اپنا دیکے مگر یہ عمارات بھی بمقابلہ اوسکے کچھ نہ تھیں جو سوائی جسے شنگہ نے بنائی اور جسکی نسبت محلات راجگان کچھ اونچے بھی استوار مشہور ہوئے جسقدر محلات بوندی اور اوڈے پور کے یا ایک شہید اوسکی اور ولایت سے لاکر دیجاتی تھے یعنی جو مکان کرینین شہر ماسکو میں تعمیر ہے اوسکے مثل یہ محلات بھی مشہور ہوئے سمت ۸۲ء (۱۷۶۵ء) میں اوسو بنیاد جسے پور کی ڈالی راجہ مل اوسکا مصاحب تھا اور کپارام وکیل قیامی بمقام دہلی اور بدہ شنگہ کہمبانی مع اور دو یعنی فوج ذاتی راجہ دکن میں تھا یہ سب بہت لائق تھے جو مقام اسنے واسطے دارالریاستہ جدید کے پسند کیا وہ ایسا تھا کہ وہاں سے قدیم قلعہ امیرک ایک الحاق تھا یہ قلعہ امیر چوٹی پہاڑ پر اوس موقع پر تعمیر ہے جہاں گوشہ سلسلہ کوہ کمالی کہوتا ہے اور اس پہاڑ کا استحکام ایک حصار مستحکم ہے اور یہ حصار پہاڑ کے اوپر دونوں طرف چلا گیا ہے تاکہ اس دارالریاستہ جدید کو شامل ساتھ قلعہ قدیم کے کردے جو راستہ سمیں ہے وہ سب مستحکم ساتھ بروج وغیرہ کے تھے +

قوانین جاوہ اخراجات جسکے مقرر کرنے کے واسطے مع کل راجستان کے اوسنے کوشش کی تھی تاکہ وہ فضول خرچی جو باعث ذخر کشی اور تہی ہونے کے ہوتی تھی موقوف ہوں اوس موقع پر بیان ہونگے جہاں بیان اس رسم قبیحہ کی عام مسدودی کا مناسب تصور ہوگا اس غرض سے تلاش اولن ایک سو نو امور کی کتب خانہ راج میں کرنی چاہیے جو اسنے کیے ہیں اور جسکی ایک کتاب تیار ہوئی ہے اور اوسکو لیکر واسطے اس مشہور آدمی کی تحقیقات طبع کے ملاحظہ کرنا لازم ہے مثل اور سب ہنود کے وہ صابر تھا اور برہمن اور مسلمان اور جین سب اوسکی مراعات اور توجہ کے مشکور تھے جین کی خاص قدر اوسکے علم ہیئت کی نسبت ہوتی تھی اور کہتے ہیں کہ وہ اوسکے مسائل مذہبی اور تواریخ سے بخوبی واقف اور ماہر تھا جسے بدیاد ہر جاوہر کا خاص شریک

۱۰ کتاب علمی سے واضح ہوتا ہے کہ جس مقام پر اول جسے شنگہ نے تین محل بنائے تھے اور کندہ کر کے تالاب تال کھودا تیار کیا تھا اوسمیں اسنے اور

عمارات تعمیر کر کے اپنا دیکیں کیونکہ ہندو ہرگز اپنی بزرگوں کے مکانات کو مساز نہیں کرتے اس ظاہر ہے کہ اوس قدیم محلات میں اور تعمیر اپنا دیکیں +

۱۱ اس تلاش میں غالباً وہ نقشجات اور حالات قدیم تواریخ خانہ اناراج پوانہ دستیاب ہوں جو اسنے نہایت تلاش اور محنت سے جمع کی تھیں

اور دو پشت نامہ قدیم خانہ انوسکے جگانام راجاوتی اور راج ترگنی ہے سوائے اسکے اوسکی دیگر کتب نجوم بھی جو اصل ہونگی یا ترجمہ جو اسنے

جمع کی تھیں اور جسے برہمنی مدد اور ترقی علم کو ہوگی +

۴۰
اور علم نجوم میں تھا اور جبکی عقل سے شہر جیو پر کا نقشہ تیار ہوا تھا قوم کا جین تھا اور وہ آپ کو اولاد مشہور
ہماچریہ نہروال کا کتا تھا جو وزیر اور گورواد کے مہنام مشہور سہراج ہے سنگہ کا تھا ۛ

بیچ دیکر امور خود بینی بانی امبر کے ایک یہ کہتے ہیں کہ اوستہ ارادہ سامان اشوینڈجک کا کیا تھا یہ ایک امر اوکو
از رو سے حالات گذشتہ اپنی قوم کے دریافت ہوا ہوکا کہ بٹہ عمدہ بننے سے پانڈواور جے چندا خیر راجہ قنوج
یہ ارادہ کیا وہ خراب ہو گیا یہ دراصل عام بزرگی کی علامت ہے اور اگرچہ شاید بوجہ اوکی خدمت کے یعنی
صوبہ دار دہلی کے گھوڑا سوچ کا شاید بلا مزاحمت کنارہ گنگا سے گذر کر تا مگر جو وہ صحرا کی طرف نکل جاتا تو ضرور
طوایہ رانھور میں اوکی جگہ ہوتی اور اگر وہ بجانب چنبل چلا جاتا تو قوم ہمارا جان اور گدی دیکر اوکو گرفتار کرتے
اوستہ ایک مکان اس جگہ کے واسطے بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کیا اوکے ستون اور چھت چاندی کے
پیرست بڑی گئی یہ راستہ غالب ہے کہ گھوڑے کو جو سوچ کے نام سے چھوڑا جاتا ہے اس مکان کے گرد
پھیر کر بل کر دیا ہو یہ جگہ شاید جے سنگہ کی جو نہایت عمدہ بلکہ رونق شہر کی تھی اوکی اولاد فضول خرچ یعنی
جگت سنگہ مرحوم نے سب قیمتی شے اوسمین سے نکال لی اور اوکو پھر توفیق بھی نہیں ہوئی کہ قیمتی شے
نکال کر اوکے عوض کم قیمت کی شے بیوٹیا اور تباہ شائکان علم جو جے سنگہ نے اطراف اور جوانب سے
جمع کیا تھا اور اوکی جمع کی ہوئی اور اوکے بزرگوں کی جمع کی ہوئی کتب در حصص میں تقسیم ہوئیں
ایک حصہ ایک طوائف کو جو مرغوب طبع اور محبوب دلی تھی دیا گیا نہایت عمدہ کتب قلمی اب تک جیو پر کے
گرد بقدری سے پہرتی تھیں ۛ

سوالی جے سنگہ نے سمت ۱۷۹۹ (۱۲۳۳ شمسی) میں چوالیس سال حکمرانی کر کے وفات پائی اوکی تین رانیاں
اور کئی عورات وابستہ اوکے ساتھ سستی ہوئیں اور علم بھی اوکے ساتھ سوخت ہو گیا ۛ

۱۷۹۹ سے ۱۸۰۱ تک (۱۲۳۳ سے ۱۲۳۵ شمسی) تک کی تھی ۛ

۱۸۰۱ سے ۱۸۰۲ تک (۱۲۳۵ سے ۱۲۳۶ شمسی) تک کی تھی ۛ

باب سوم

سازش راجپوت - ترقی امیر - گدی نشینی ایشری سنگہ - فساد اندرونی جو بوجہ کثرت زوجہ کرنے سے پیدا ہوا -
 مادہ ہوسنگہ جاٹ - راجگان جاٹ - تخریب ریاست امیر بوجہ جٹان - جنگ - ترقی ماہرا - تنزل خوف کچھڑا
 بعد مرگ مادہ ہوسنگہ پر بھی سنگہ پرتاپ سنگہ - دغا بازی اسکے دربار میں - جنگ خدہ شحالی رام اور رئیس ماہرا -
 مرگ فیروز فیلبان عاشق پیرانی - تکرار رساتہ مرثیہ کے - پرتاپ کی جانب کثرت کا ہونا اور اسکے کاٹخ
 تو نگامین پانا - مشکلات جو اسکے عائد ہوئیں - چھین لینا مرثیہ کا جگت سنگہ - اسکی بیوقوفی اور بیت
 ناگفتنی - اپنی طوائف رس کیو زنامی کورانی نصرت امیر کا بنانا - تجویز اسکے خارج از گدی کرنے کی کر اسکا
 انسداد بروقت ساتھ کچہ دینے کے - موہن سنگہ کا گدی نشینی کے واسطے پسند ہونا *

جو سازش اس وقت میں رتیاں کلان راجپوتانہ نے باہم تجویز کی تھی اسکا ذکر تاریخ میواڑ میں ہو چکا ہے
 وہ صرف اپنی خفاطت کے واسطے عمل میں آئی تھی اور جب راجپوت گجرات میں علاقجات لیتے تھے اور
 اپنے ملک مارواڑ کو ترقی دیتے تھے یہاں کچھو اہم تمام اضلاع گرد و پیش کو ماتحت امیر کے کر کے مستحکم کرتا تھا
 شیخاؤلی کی مہیت مجموعی محبوبی باج گزار ہوتی اور اگر خانو کی ترقی نہوتی تو ریاست امیر ختمہ سانہر سے
 تابدریاسے جن میں ملوث ہو جاتی *

ایشری سنگہ ایسے وقت میں گدی نشین ہوا جب ملک کی حدود قائم ہو گئیں تھیں خزانہ پر تھا اہلکار بھی
 اچھے تھے اور فوج آراستہ تھی مگر خزانہ کی اپنی عمارت میں جو عرصہ قلیل سے تیار ہوئی پوشیدہ قابو میں تھا
 اور اس خزانہ کی بنیاد کثرت زو جگان تھی ایشری سنگہ جانشین جسے سنگہ کا حسب قاعدہ اولاد بزرگ کو تھا
 مگر مادہ ہوسنگہ سپر خرد و جوانی میواڑ کے بطن سے تھا مستحق بذریعہ وعدہ کے ہو گیا تھا جسے استحقاق
 پیدائش کو کالعدم کر دیا تھا نسبت اسکے حقوق کے تکرار بیان آئی اور اسکا نتیجہ زبون بھی نسبت نصیب
 ایشری سنگہ کے پیدا ہوا ایشری سنگہ قابل حکمرانی متصور نہیں ہوا کیونکہ وہ میں وہ جرات نہتھی جسکے بغیر
 راجہ راجپوت کی توقیر نہیں ہوتی تھی اسکا طریق بیچ فوج کشی اور حملہ ابدالی کے نامردی میں شمار کیا گیا
 گواہ اسکا واپس آنا میدان جنگ سے بعد قتل سپہ سالار قمر الدین خان کے بوجہ صاحب تدبیری کے
 متخیل ہونا اگر یہ تحریر نہ ہوتا کہ اسکی اپنی رانی نے اسکو ہنگام واپسی بذریعہ اور بدو عا کے ساتھ یاد کیا ہوتا
 ہر طرح یہ ظاہر ہے کہ جسے سنگہ کو نہایت افسوس ہوا ہو گا جب اسنے رانی سیسو دیا سے شادی کر کے یہ وعدہ

کیا تھا کہ اوسکی اولاد گدی نشین ہوگی کیونکہ اوسنے اپنے عین حیات جاگیر بے اندازہ مادہ ہونگے کو دی تھی
یعنی چار پرگنہ ٹونک اور رام پور اور پاکلی اور مال پور اور رانا نے بھی جو اپنے ہاں اور زاوہ کے دعوے کی
تائید کرتا تھا جاگیر زیر رام پور بہا پور واقع میواڑ دی تھی جو مثل ٹونک رام پور کے بجائے خود ایک خرم
راجگی تھی اور یہ چار اسی لاکھ روپیہ کے بعد ازان واسطے بددیہی مادہ ہونگے بنا بر حصول گدی سے جو پور ہو کر
کو ملی تھی اس مداخلت پر قونی کا نتیجہ جو بکر ابراہمی بمقام راجپوتوں میں ہوتی یہ ہوا کہ جو انکو امید بجز تنزل
سلطنت کے سر خود ہونیکلی تھی منقطع ہو گئی اور اوسنے انکو طبع نہایت زبونی کے ساتھ کر دیا اب البتہ
انکو موقع اوس تا بعد اری سے بری ہونے کا دستیاب ہوا +

مادہ ہونگے نے بوقت گدی نشینی نہایت قوت طبع ظاہر کی اور گو اپنے وعدہ کا پورا تھا مگر اوسنے مرثیہ کو
کہا کہ وہ مداخلت ہر وقت اوسکے امور میں پسند نہیں کرتا اور اگر قوت روز افزون جا مان اوسکے
ارادہ ہاں دلی کہ شکست نہ کرتی اور اوسکی فوج کو منقسم مقامات پر نہ کرتی تو اگر اوسکی زندگی وفا کرتی وہ
باتفاق راٹھور مرثیہ کے قوت کو ضعیف کر دیتا جو دراصل دہقانیت تھے مگر قریب پچاس سال کے عرصہ میں
اس قدر طاقت دار ہو گئے تھے کہ قابل مقابلہ ہلکے شکست دینے والی فوج انگریزی کے ہو گئے تھے جو فوج
بسرکردگی ایسے افسر پرول عزیز کے تھی جسے ہمیشہ ہندوستان میں فتح پائی تھی یعنی افسر اوکا لارڈ
لیک صاحب تھا جسکے نام سے تمام صوبہ بہرست پور فتح اور نصرت توام تھی +

قوم جاٹ ایک فرع اوس بڑے خاندان جنگ کی تھی جنکا حال اکثر اس کتاب میں درج ہو چکا ہے جو
اوس مرتبہ سے جو انکو درمیان چھتیس راج کلی کے حاصل تھا کر گئے تھے مگر تاہم انھوں نے کبھی
محبت آزادی کو ترک نہیں کیا اور اوسکے واسطے وہ شاہنشاہ قیصر سے بھی بیچ اپنے قدیم مقامات
واقع سوگدیا کے بمقابلہ آئے تھے نام اوس حاکم جاٹان کا جسے اپنا قلعہ چھوڑ کر اپنے ہموطنوں کو
بمقابلہ اوسکے حملہ کرنے والے ظالم کے لیگیا تھا چورامن تھا جو جنگ ہاں سخت درمیان و اڑمان
اور رنگ زیب کے واقع ہوئے مفید اپنے تصور کر کے اور اس متابو کو غنیمت جانکر انھوں نے
چھوٹی چھوٹی گدھیان بیچ مواضع تھوں اور سنسی کے جنگی اراضی انھوں نے کاشت کر لی تھی تھیں

لے یہ دیکھا گیا ہے کہ جب راجگان جاوٹی اپنی رتبہ راجپوتی سے گرجا تھیں تو وہ نام جاٹ کا اختیار کرتے ہیں اور یہ جاٹ لوگ درحقیقت
راجپوت اور جاٹ کے خاندان سے مغلوط ہیں (دیکھو صفحہ ۴۲۸ کتاب انگریزی +

اور اپنی حرکات سے نام قزاق کا حاصل کیا اور اس نام کے وہ لائق بھی تھے کیونکہ اونکی غارتگری تانہ محلات
فتح سیر ہو چکی تھی اور وقت میں سیدو کا اختیار تھا اونھوں نے حکم امیر جے سنگہ کو حکم دیا کہ اون پر اونکی
گدہ ہی میں حملہ آور ہو اور مقامات تھوں اور سنسنی دونوں کا محاصرہ ہو مگر جاپان نے اس وقت شروع قوت
میں بھی اوسقدر زور اور حکمت کے ساتھ اپنی دیوار ہائے گلی کو بچایا جس سے بعد ازاں یعنی عدلیہ صاحبین
اونکی اسقدر شہرت ہوئی راجہ نجوی امیر نے شکست پائی اور بعد بارہ مہینے کے وقت اور نکالیف کے اوسے
بمجبوری محاصرہ دونوں مقاموں کا اٹھالیا *

تھوڑے عرصہ کے بعد اس واقعہ کے بدن سنگہ براہِ خرد چورامن کا اور مالک شریک اراضی کا بعلت کسی برصغیر کے
نظر بند ہوا اور چند سال محبوس رہا مگر بوجہ درمیان میں آنے جے سنگہ کے اور ضمانت ہو میا جاتوں کو وہ رہا کیا گیا
رہا ہونے کے بعد وہ فوراً امیر کو بھاگ گیا کہ وہاں جا کر وہاں کے راجہ کو واسطے محاصرہ کرنے مقام تھوں کے
مہراہ لائے اور ایسا ہی اوسنے کیا چہ مہینے کے محاصرہ کے بعد تھوں فتح ہوا اور مہار کیا گیا چورامن اور اوسکا
فرزند محکم سنگہ فرار ہو گئے اور بدن سنگہ رئیس جاپان مقرر ہوا اور جے سنگہ نے اوسکو راج تلک بمقام دیگ لگایا
اس مقام دیگ نے بھی بعد ازاں اپنا حصہ شہرت اور نام برآوردگی کا حاصل کیا *

بدن سنگہ کی اولاد بکثرت تھی مگر اوسکے چار فرزندوں نے شہرت پیدا کی یعنی سوچ مل اور سو بہارام اور پرتاپ سنگہ
اور سیرن این نے اور بدن سنگہ نے اکثر اضلاع شاہی اپنے زیر حکومت کر لیے تھے اوسنے سب بہتیار اور
حکومت اپنی فرزند کلان سوچ مل کو سپرد کر دیا مگر اول ضلع دیر حسین اوسنی ایک قلعہ تعمیر کیا تھا اپنی فرزند پرتاپ سنگہ کو دیا
سوچ مل نے ورثہ میں نکالیف اور قوت حاصل کی جو واسطے سرانجام کرنے ارادہ اسے بزرگان کے خرو تھی
اول امر اوسنے یہ کیا کہ ایک اپنے رشتہ دار کی نامی کو قلعہ بھرت پور سے خارج کیا یہ قلعہ بعد ازاں ارا لریا
جاتوں کا مشہور ہوا بیچ سمت ۱۸۲۰ (۱۲۷۱ شمسی) کے سوچ مل نے وہ ترقی اپنے زور کو دمی کہ ارادہ اوپر
شہر شاہ شاہی یعنی دہلی کے کیا مگر اوسکا سلسلہ ایک کہ وہ سواران بلوچ نے شکست کر دیا اسطرح کہ وہ سکارین
مشغول تھا اور ان سواروں نے اوسکو قتل کیا اسکے پانچ فرزند تھے یعنی جواہر سنگہ رتن سنگہ نول سنگہ
ناہر سنگہ اور رنجیت سنگہ اور ایک پسر متنبہ بنام ہر دیو بخش جسکو شیر اٹھالے گیا تھا منجملہ ان پانچ فرزندوں کے
دو کو رنجی قوم کے بطن سے تھے اور تیس قوم مالی کو میٹ سو اور باقی دو جاٹنی سے تھے *

ملہ کوری (کولہی دکن کے) شاید ایک قوم کثیر بعد قوم جاٹ کے کشا ورزی پیشہ کے ہیں *

جواہر سنگہ جو گدی نشین ہوا مہاراجہ مادہو سنگہ کا تھا جسکی حکومت کے بیان تک ہم اب پہنچے ہیں اور وہ حال بھی اب بیان ہو گا کہ وہاں ہوا کا اور اسکے ساتھ گات آزادی کا یہ صرف اسوجہ سے تھا کہ اسکے ارادہ و خیال مرثیہ سب موقوف نہ کئے تھے بلکہ ہرچہ متفرق ہو جانے ملک کے باعث کم لیاقتی رئیس ماجر کو جواہر سنگہ نے جو ۱۸۲۱ء ہجری میں شہنشاہ بنایا تھا اسکی ایا تو وہ اسقدر خفا ہوا کہ فوراً گوج کر کے بلا اطلاع وہی کے داخل ملک ہوئے۔ پہلے پتہ نہ ملتا تھا کہ وہ کون کون کیا تمام مذکورہ پر اسکو بچے سنگہ مارواڑ والہ ملا اور اسنے کچھ خیال اسکے قوم جاٹ ہونے کا نہ کر کے اسنے ماتہ و ستار بدلی جو ایک علامت دوستی اور یگانگی کی اسوقت میں مادہو سنگہ کی طبیعت ضعیف تھی اور وہ مصلاح و دبھائی ہر سہارے اور گور سہارے نامی کے کارروائی کرتا تھا اور انھوں نے یہ طریق ملعنہ آمیز جاٹ مذکور کا بیان کیا اور مشورہ چاہا انکو حکم ہوا کہ ایک خط اسکے نام روانہ کریں کہ ملک جے پور کی راہ سے واپس نہ جائے بلکہ کسی اور راہ سے جلسے اور میسوں کا حکم جاری ہوا کہ اپنی اپنی فوج جمع کریں اور اگر پھر وہ اس طریق پر چلے تو اسکو گوشمالی دیں مگر جاٹ مذکور نے جو آمادہ نتیجہ کا تھا کچھ خیال مضمون خط کا نہ کیا اور جس راستہ سے آیا تھا اسی راستہ سے واپس اپنے گھر گیا یہ وجہ صحیح تھار کی تھی اور سب کو ٹھہری بند متفق ہو کر جنگ پر گئے تاکہ انیا استحقاق بزرگ نسبت عام دہقانی جاٹوں کے قائم رکھیں ایک جنگ سخت واقع ہوئی جس میں گوفتہ کچھواہہ کی رہی اور رئیس جاٹ روہڑا رلا لایا مگر امیر کی خرابی اسوجہ سے ہوئی کہ قریب جملہ رئیسان نامی کے تلف ہو گئے۔

وجہ غالبانہ اس جنگ کی واسطے سر خود کرنے ریاست ماجر کے تھی جسکا حال چند الفاظ ذیل و اشکاف کشیک

۱۔ مختصر حال اصلیت جاتوں کا ہم بیان کر چکے ہیں اب ہم اسکو ختم کرتے ہیں +

ترن سنگہ برادر جواہر سنگہ اسکی عوض گدی نشین ہوا اسکا ایک گشتائیں برہمن ہندو بن والہ نے جسے وعدہ کیا تھا کہ ماجر جاٹ کو وہ کیا سکھاؤ اور اسنے بہت روپیہ اس جلیہ سے لیا تھا قتل کیا جب وہ دن آیا جس پر وعدہ تھا اور گشتائیں نے دیکھا کہ اب اسکا فریب انکارا ہو جائے گا اور اپنا رہنما لانا نامکن دیکھا تو کوئی اور صورت مخلصی کی سوائے اسکے نظر نہیں آئی کہ وہ اپنی چری اور بیوقوف صاف کرے کیسری سنگہ ہر مشورہ گدی نشین ہوا اور محاطت اسکی ذمہ اسکے عموی نول سنگہ کے ہی ہوا اسکے رنجیت سنگہ گدی نشین ہوا یہ وہی شخص تھا جسکا نام بقاء فوج لارڈ لیک صاحب نے محفوظ ہو کر مشہور ہوا اسنے علی علی میں غات پائی اور وارث اسکا پسر کلاں منجہ چار پسران کے یعنی زندہ پیر سنگہ بلدیو سنگہ ہر دیو سنگہ اور لچھمن سنگہ کے ہوا بعد پسر نابالغ زندہ پیر سنگہ کا گدی نشین ہو لایا اپنے عموی کے ہوا جسکے علاوہ کرینیک واسطے فوج انگریزی نے بہت چور توڑا اور سب دولت رئیس اور رعایا کو لوٹا +

۴۵۱
پرتاب سنگہ خاندان نارو کا جاگیردار ماچری کا تھا واسطے کسی قصور کے مادہ ہونگہ نے اوسکو جلا وطن کیا یہ فرار ہو کر جواہر سنگہ کے پاس گیا اور وہاں اوسکو سرن یعنی پناہ اور زمین واسطے کھانے کی ملی اس رئیس مخدوم ماچری کے دو نامی آدمی خوشحالی رام اور نندرام نامی تھے۔ ان کے امور ذات خانگی اور ریاست کے متعلق اور جانوں میں بھی دو شخص شریک اوسکی جلا وطنی کے ہوئے گو بھرت پور میں اونکو پناہ ملی تھی اور اونکی پرورش کی صورت یہی تھی مگر طعنہ اپنی قوم پر اس امر کا کہ ایک جاٹ اس بد عنوانی سے اوسکے ملک میں گزر کرے پسند نہیں کیا خواہ رئیس مذکور نے یہ خیال کیا کہ اس امر میں عفو قصور اوسکا از جانب اوسکے مالک اصلی کے ہوگا اور یا جب وطن صرف بحث اسکا ہوگا پس وہ اپنی جائے پناہ کو چھوڑ کر اپنے قدیم مقام پر زیر جھنڈہ امبر گیا اور عین اوسوقت میں جب جنگ شروع ہونے والی تھی اور فتح کیواسطے اوسنے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا بالعوض اس ملک حلالی بروقت کے اوسکے قصور سابقہ معاف ہوئے اور مادہ ہونگہ جو صرف چار روز بعد ختم ہونے جنگ کے زندہ رہا اوسکو پھر اپنی مراعات کے ذیل میں لایا اور قدیم جاگیر ماچری اوسکو پھر عطا کی *

مادہ ہونگہ نے عارضہ پیمیش سے بعد حکمرانی سترہ سال کے وفات پائی اگر وہ زندہ رہتا تو جو نقصان اوس فساد سے ہوا تھا جس سے اوسکو گدی امبر کی حاصل ہوئی تھی غالباً اوسکا معاوضہ وہ ضرور کرتا مگر صنعتی اور دوامی بد نظمی ملک باعث اسکی ہوئی کہ بعد اوسکی وفات کے قوت کچھواہہ کم ہونے لگی اوسنے اکثر شہر تعمیر کیے منجملہ اوسکے وہ بہت مشہور ہے جو اوسنے اپنے نام پر یعنی مادہ پور متصل مشہور قلعہ ژنبور جو مشہور شہر ہے منڈی رجاڑا میں نہایت مستحکم اور محفوظ ہے تعمیر کیا تھا اوسکے ورثہ میں اوسکے والد کا شوق علم بھی کم نہیں آیا تھا اسوجہ شہر جے پور با علم آدمیوں کا جائے قرار ہو گیا تھا اور اس ترقی پر تھا کہ شہر شریک بنارس بھی اوسکے سایہ میں پوشیدہ ہو جاتا تھا *

یہ تھی سنگہ نامی صنعتی میں گدی نشین ہوا اوسکی محافظہ اوسکے برادر خرد پرتاب کی والدہ قرار پائی یہ رانی جو قوم سے چند اتنی تھی بڑی بلند نظر اور مستقل مزاج کی تھی مگر اوسکے عاشق فیروز نامی نے جو ایک فیلبان تھا اوسکو بدنام کر رکھا تھا رانی نے اوسکو اپنا مصاحب بنایا تھا جس سے اور رئیس ناراض ہو گئے اور وہ دربار سے علیحدگی اختیار کر کے اپنی اپنی ریاست میں رہتے تھے مگر رانی نے ارادہ مصمم کر کے کہ

۱۔ اس خوشحالی رام کو دو فرزند تھے چتر بھوج اور دولت رام نامی یہ بھی اپنے والد سے کم نام برآوردہ نہیں ہوئے *

اوسے اعانت نہ یعنی چاہیے ایک فوج سے بندی کی بھرتی کی اور اونکی افسری میں امبا جی جو ایک مشہور آدمی تھا مقرر کیا اور اونکی مدد سے اوسنے تحصیل زیر مشروع کی اسوقت میں آرت رام دیوان تھا اور خوشحالی رام پورا اسکا ذکر نام آوری آئندہ امورات و بار میں لکھا جائے گا شریک کار دیوان تھا لیکن گو یہ آدمی بڑی لیاقت کے تھے مگر اونکا اختیار بوجہ فیما بین مذکور کے کچھ تھا یہی شخص حاکم رانی پر اور ریاست پر تھا اس طریقہ صحت وقت پر نو سال گزرا جب پر تھی سنگ نے گھوڑے سے گر کر وفات پائی اس میں شبہ ہے کہ رانی نے اس سبب سے کہ اوسکا فرزند گدی نشین ہو نہ ہو دیکر اسکا کام جلدی تمام کر دیا اسکا بیان نسبت نیکامی بیوہ ماوہو سنگ کے مفید نہیں ہے جب اوسکی یہ نیت تھی کہ مرگ پر تھی سنگ کی ہو تو خلاف عقل تھا کہ اوسکو محافظ اوسکا قرار دیا تھا گو اوسکا استحقاق تحفظ کا بیاعث اوسکے پترانی مرحوم کے ہونیکے واجب تھا پر تھی سنگ کو بخوبی سن نیز کو نہیں ہو چکا تھا اور خداوتنی کی محافظت سے بڑی نہیں ہوا تھا مگر اوسنے دوشادی کی تھیں ایک بیکانیر میں اور دوسری کش گدہ میں اور کش گدہ والی رانی سے اوسکو ایک فرزند بھی مان سنگ نامی پیدا ہوا تھا ہر ایک دربار راجپوتانہ میں ایک دھوی دار ہوتا ہے اور مان سنگ کو مدت سے اندیشہ دربار امیر کا رہتا تھا لہذا خفیہ اوسکو بعد وفات اوسکے والد کے رانی اوسکی والدہ نے اپنی والدہ کے گھر کش گدہ میں بھیج دیا تھا مگر چونکہ کش گدہ میں اوسکو کافی تحفظ نہیں مل سکتا تھا لہذا اوسھون نے اوسکو دربار سیندھیا میں بھیج دیا تھا اسوقت سے وہ بذریعہ رئیس مرہٹہ بمقام گوالیار رہ کر رہا ہے *

پرتاب سنگ کو فوراً رانی کا پرہاز نے جو اوسکی والدہ تھی اوسکے صاحبین نے یعنی فیما بین مذکور خوشحالی نے جواب مخاطب ب خطاب راجہ اور وزیر کے ہو گیا تھا گدی نشین کیا اب جو اوسکو اختیار حاصل ہوا تھا اوسکے ذریعہ سے اوسنے چاہا کہ اپنے شریک فیروز کی بیخ و بن باقی نہ رکھے اور جو وسیلہ اور ذریعہ اوسکو اس فعل کو اسلئے

لے دیا تین مرتبہ اسکے واسطے گدی تجویز ہوئی تھی (پہلا مرتبہ صاحب زمینٹ جبار سیندھیا بنام گورنٹ مرقومہ، ۲۰ مارچ ۱۸۵۷ء) اور گدی اوسکو ضرورتی چاہیے تھی ایک مرتبہ قریب سلاطین کے جب ایسا ہی ہے پورے تجویز کی تھی کہ جگت سنگ کو جو محکوم اپنی خواہش کا اور غضب کا تاخیر از گدی کرین اور دوسری مرتبہ سلاطین میں جب اس راجہ مغلوبا غضب نے وفات پائی تھی یہ موقع اوسکی گدی نشینی کا چاہتا مگر گورنٹ انگریزی اسوقت میں مجوز تھی اور چکو اس امر میں شبہ قوی ہے کہ اوسکا استحقاق ظاہر نہیں کیا گیا اور اس کے تعلق یا مرقومہ اور لکھی قسم میں یہ معاملہ نہیں آیا اور اسی وجہ سے باہمی نزاع پیدا ہوا *

بنایا اوسنے آزاد دی اور سر خودی اپنے قدیم مالک رئیس ماچری کی قائم کی یہی ایک رئیس نامی تھا جو ہر وقت
 گدی نشینی راجہ کے موجود تھا اوسکی تائید اور اعانت وزیر نے کی جسکا ارادہ دفع کرنے شرکاء مذکور کا اہم قدر
 بدامطامی اور فساد کرتا جس قدر ممکن تھا اس نظر سے کہ دربار میں وقت پیدا ہوا اوسنے خفیہ زمینداران کو صلاح دی
 کہ روپیہ بندو مگر یہ حکمت ضعیف کچہ فائدہ بخش نہوتی اگر وہ اپنے مشورہ کے شرکاء اوس شخص کو نہ کر لیتا جواب
 باقی باختیار و دربار مغل یعنی شاہی ہن رہا تھا اسوقت میں بخت خان بادشاہی افسر فوج تھا اور وہ بدو مرہٹہ
 روانہ ہوا کہ جاٹوں کو آگرہ سے نکال دے اور اوسنے اون پر حملہ قلعہ بھرت پور میں جا کر کیا اسوقت نولنگہ
 رئیس جاٹان تھا ماچری رئیس نے دیکھا کہ قوت فوج شاہی کی جو کم اور ضعیف ہو گئی تو اب موقع اوسکی کار بآر کا
 اچھا ہے اور یہ خیال کر کے اوسنے اپنی فوج شامل فوج بخت خان کر دی یہ بدو ہر وقت اور اوسکی اعانت
 مابعدیج شکست دینے جاٹوں کے باعث اوسکی ہوئی کہ اوسکو خطاب را و راجہ کا اور سند ماچری کی عطا ہوئی
 اور یہ حکم ہوا کہ یہ علاقہ وہ تخت سے عنایتی تصور کر کے اپنے قبضہ میں رکھے خوشحالی رام نے کہتے ہیں کہ
 یہ تدبیر بتائی تھی اور اوسنے اپنے قدیم مالک کی مطلب برآری کو ایک بنیاد اوسکے اپنے مطلب یعنی
 دفع کرنے فیلبان کے گردانی اور وہی گرجو ششی جو اوسنے رئیس ماچری کو بتائی تھی اب بھی بظاہر ظاہر کر کے
 اوسنے عرض کیا کہ وہ فوج شاہی کے ہمراہ مع کل فوج امبر کے رہے گارانی کار پردار نے بوا یعنی خوشحالی رام
 کی تدبیر سے خلاف و زہری ظاہر نہیں کی مگر اسمین بھی اوسنے چاہا کہ اپنے مصاحب کا اور بھی رتبہ زیادہ کرے
 لہذا اوسنے اوسکو افسر کل فوج کا کیا جو عہدہ وزیر نے اپنے واسطے تجویز کیا تھا مگر یہ ترقی باعث اوسکی خرابی کی
 ہوئی غیر فور نے بسرواری فوج امبر را و راجہ ماچری والہ سب سے خیمہ افسر شاہی کے برابر کی ملاقات کی اس سے
 ناامید ہو کر کہ اوسکو اس ترکیب سے کل اختیار امورات کا حاصل ہوگا ماچری رئیس نے ترغیب اپنے
 شرکاء کار کی اس امر کے طے کرنے کے واسطے تجویز خلاف انصاف کرنے کا ارادہ کیا اوسنے دوستی
 فیلبان مذکور سے پیدا کی اور اس طرح اوسکو مطمئن اپنی طرف سے کر لیا کہ اوسکو زہر دینے کا موقع حاصل کیا
 بعد ازاں بشرکت بوا بلا اندیشہ شرکاء انتظام امبر کا ہوا رانی کار پردار نے عرصہ قلیل میں پیروی فیلبان کی کی
 یعنی وفات پائی اور راجہ پرتاب اب بھی صغیر سن تھا اور قابل اسکے تھا کہ خود بلا امداد نظام جاگیر داران
 اپنے ملک کا کرے را و راجہ اور بوا مذکور خود دونوں بلند نظری میں کیسان تھے لہذا اونہیں بھی تکرار ضیامن
 پیدا ہوئی اور ایک دستہ فوج شاہی بسر کر دی اوس مشہور شخص ہمہ دان خان کے بوا کو طلب کیا بعد ازاں

وہ فسادات بے انتہا پیدا ہوئے جس سے مرہٹہ کو موقع آنیکا ملا ایک روز اونسے عہد نامہ بخلاف فوج شاہی
مقبول تھا اور وہ مرہٹے روز منہج ہو جاتا تھا اور یہی حال اس وقت تک رہا جب تک پرتاب سن تمیز کو
پونچھا اور اسے سنہ چاہا کہ تا بعد ازیں سے آزادی حاصل ہو اور وہ عہد نامہ کیا جسکا ذکر دوسری جگہ ہوا ہے
اور جسکا نتیجہ فتح شجائے مقام ٹونگا نصیب ہوئی اور کچھ عرصہ تک حملہ دشمنان اس کے خواہ شاہی خواہ مرہٹہ
خارج اس کے ملک سے ہوئے *

اس راجہ کے عہد میں جو واقعات ہوئے ہیں ان کا مفصل حال لکھنا تو اس ریاست کا سر نو بیان کرتا ہے
اور ایسے وقت میں کہ جب ریاست اس کی زائل ہوتی تھی صرف اس قدر کافی ہے کہ اس کی پچیس سال کی حکمرانی میں اس پر
اور اس کے ملک پر اکثر واقعات گذرے وہ راجہ شجاع تھا اور اسے بھی اس کی ناقص تھی مگر نہ اس کی نیچائت
اور نہ ہوشیاری کچھ علانی اپنی ریاست کا بخلاف اکثر غارت گران کے اور فسادات اندرونی ملکی کی کر سکتی تھی
علحدہ ہو جانا ماچری کا ایک سخت صدمہ ہے پور پور ہوا اور اخراجات ضروری نے خزانہ گرد آور دہ ہزرگان کو
خالی کر دیا دو مرتبہ جو روپیہ مرہٹا کو دیا گیا اس سے اتنی لاکھ روپیہ نکل گیا تاہم اس قدر خزانہ تھا کہ باوجودیکہ
ماوہ سنگھ نے بہت روپیہ اپنے دعویٰ کی پیروی میں خرچ کیا اور اخراجات اجنبی یعنی مہمان کار ریاست
علاوہ اسکے تاہم پرتاب نے ہنگام فتح ٹونگا شجاع میں صرف خیرات میں چوبیس لاکھ روپیہ دیا *
شجاع میں بعد شکست اخیر میں کے اور نقض اتفاق راسخوڑ کو کا جی ہو لکرنے سے پور پر
حملہ کیا اور ایک خراج سالانہ لیا یہ خراج بعد ازاں امیر خان کو دیا گیا اور وادی خیر آمدنی سے پور سے
ہونے لگا اس سنہ سے ۱۸۳۳ شجاع تک جس سال پرتاب سنگھ نے وفات پائی اس کا ملک متواتر فوج سینڈیا
بسر کر دگی دیوین صاحب اور پرون صاحب کے اور دیگر گروہ ہائے غارت گران سے جو اکثر تکرار باہم
در باب لینے مال نیما کے کیا کرتے تھے تباہ ہوتا رہا *

جگت سنگھ ۱۸۳۳ شجاع میں گدی نشین ہوا اور سترہ سال اس نے حکمرانی کی مگر ساتھ بدنامی کے کہ ایسا بد وضع
اور بد مزاج کوئی راجہ اس کے خاندان میں نہیں ہوا تھا اور نہ اس کے عہد میں کوئی ایسا تھا جو واقعات
اس کے عہد میں ہوئے وہ اس قدر کثرت سے تھے کہ اگر وہ قابل تحریر ہوتے تو کئی جلدیں لکھی جاتیں یعنی
حملہ آوری دشمنان ملک غیر اور محاصرہ شہر با اور حاضر ہوئے محصور ہونے کے اور اسے فوج کشتی اور
کھاہ گاہ امور شجاعت اس وقت کہ جب دشمن امور حریت کو فراموش کرتے تھے اور غریب و دغا دہاری

جو کٹر منہج شمشیر کشی و خنجر رانی تیرنچ حدود دیوار کے ہوتی تھی واقع ہوئی بعضے وقت اخبار و زمانہ میں بدھمی راول کے (محلات) اور بیوقوفی راجہ جوس اور خواہش لانتہا کی ہمراہ اوسکی طوائف رس کپور کے مہج اور مشہر ہوتی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر لکھا ہوتا تھا یعنی رس کپور نے راجہ کو اپنی منکوہ یعنی بیاتہا رانی ہائے خاندان عمدہ جودا وجہ اور اٹھوڑ بھی کی صحبت سے باز رکھا ہے ہم اپنی تواریخ کی توقیر اسے سوانح عمری سے کم یا زائل نہیں کریں گے جمین ایک بھی نیکی کی حرکت سوائے صد ہا زشت و زبون گات اور دیگر حرکات لابیہ کے جسکو راجپوت نامردی سے منسوب کرتے ہیں وقوع میں نہیں آئی حرکات بے اعتدائی جو اس نے رانی اودے پور کی نسبت کی تھیں اذکا حال جلد اول صفحہ ۶۶ کتاب لکھنوی مہج ہو چکا ہے کہ اوسکے باعث اوسکی نہایت بھرتی ہوئی تھی اور اوسکا نقصان بھی اوسکی نظر میں بہت ہوا تھا گو بھرتی کو وہ نقصان شان تصور نہیں کرتا تھا مگر نقصان زر کو جو اس حرکت کے باعث اوسکو بعد اوس لاکھ روپیہ کے دنیا پڑا خزانہ جے مندراب فوراً خرچ میں آنے لگا اور اون لوگوں کو جوشت ہاپشت سے اوسکے محافظ تھے یعنی قوم مینا کا لی کو کے نہایت رنج ہوا بلکہ بعض بعض محافظ نے جب اس راجہ کی لائے حرکات میں اوسکو صرف ہوتے دیکھا اور اونکو نہایت ناگوار ہوا تو اونھوں نے نمود کشی کی اور اس طرح چشم پوشی اوسکی بدخرچی کے دیکھنے سے کی بلند دیوار ہائے شہر خوش قطعہ جرننگہ غارت گری غارتگران پہونچنے لگی تجارت مسدود ہو گئی اور کاشتکاری بھی کم ہو گئی کچہ بوجہ عدم اطمینان راہ وغیرہ مگر زیادہ تر باعث جہرستانی اوسکے مصاحبین کے ایک روز ایک خیاط صاحب ہوتا تھا اور دوسرے روز ایک بنیا یعنی بقال اور اسکے بعد ایک برہمن اور جو اسطرح مصاحب ہوتا تھا اوسکو اختیار اوپر ناہر گڈہ کے حاصل ہوتا تھا اور یہ ناہر گڈہ وہ مقام ہے جہاں قیدی رہتے ہیں اور جہاں شہر زیر نظر رہ سکتا ہے رکیان جاگیر دار اوسکو اور اوسکی حکومت کو نظر حقارت دیکھتے تھے بلکہ جو حرکات و اہیات وہ رس کپور کے ساتھ کرتا تھا اونکی نسبت تجویز یہ ہوئی تھی کہ اوسکو خارج از گدی کریں اور یہ تجویز نچتہ ہونے کے قریب تھی کہ بوجہ اس رانی نصف امیر کے قید خانہ ناہر گڈہ میں مجبوس ہونے سے موقوف ہوئی غلبہ شوق سے جو اس مسلمانی عورت کا اوسکے ولیمین تھا راجہ نے اوسکو رانی نصف ستیا کا لے روجی خواص ایک خیاط قوم کا تھا اور ہکو تعین ہے کہ اوائل عمر میں وہ اپنا پیشہ کرتا تھا اور یہ شخص صاحب گت سنگہ کا تھا اور ہمارے نزدیک یہی شخص پاس لارڈ لیک صاحب کے واسطے صلح و عہد نامہ کرنے کے بھیجا گیا تھا ۔

بنادیا تھا اور جو کچھ راج کا اسباب تھا اسکا نصف اسکو عطا فرمایا تھا بلکہ جو کتب خانہ مشہور ہے سنگہ کا تھا
 اسکا بھی نصف اسکو دیا تھا اسوجہ سے جملہ کتب جے سنگہ کی خراب ہو گئیں اور درمیان واسطہ داران
 عورت مذکور کے منقسم ہوئیں راجہ نے سنگہ بھی اسکے نام کا جاری کیا تھا اور صرف اسکے ہمراہ ہاتھی پر
 سوار نہیں ہوتا تھا بلکہ سب رئیسوں کو حکم دیا تھا کہ جو تعظیم اسکی رانیوں کی ہوتی تھی وہی اسکی بھی
 کیا کریں مگر انکی شان مقتضی اسکی نہیں ہوتی اور گودیوان یا وزیر مصر شہنشاہین جو ایک برہمن قوم تھا
 اسکو اپنی دختر کہتا تھا مگر چاند سنگہ شجاع دونی والد نے انکار اس مہل میں آنے سے کیا جس میں وہ موجود
 ہوتے تھے اس گستاخی کے واسطے اس پر خزانہ دولا کہ روپیہ ہوا یہ روپیہ قریب چار سال کی آمدنی
 اسکی جاگیر دونی کے تھا +

منہاجازت دیتا ہے کہ راجہ خارج از گدی ہو سکتا ہے اور امر اسے امیر نہایت واجب سے یہ فعل کرتے تھے
 مگر بد نصیبی سے یہ تجویز ملت از بام ہوتی اور بعض ہوشیار رفقاء نے بہتر تحفظ مرتبہ راجہ ایک خبر بون
 نسبت اسکی محشوقہ کے مشترک کی اور راجہ نے اظہار اسکا یقین بھی کیا پس ایک حکم جاری ہوا کہ
 اسکی جایداد ضبط ہو اور وہ قید خانہ میں مقید کیجائے قید خانہ میں اسکی طرف کچھ توجہ نہیں ہوتی اور
 جگت سنگہ ماہرگ اپنے گدی سے سنگہ کو ہٹا کر رہا اسکی وفات ایسے روز ہوتی جس روز کوراجپوت بہت
 سعید شمار کرتے تھے یعنی جس روز آفتاب بجانب شمال میل کرتا ہے (مطابق ۱۲ ماہ دسمبر شمس)
 جسکو ہنود استراہن کہتے ہیں اور مشہور کرتے ہیں کہ اس روز بہشت یعنی سورگ کو دروازے دار ہوتے ہیں +
 راجہ جگت سنگہ کی کوئی اولاد اصلی یا غیر اصلی نہ تھی اور کچھ انتظام درباب گدی نشینی کے اسکی
 حین حیات میں نہیں ہوا تھا کہ کون بعد اسکے گدی نشین ہوگا مگر چونکہ یہ قاعدہ راجپوتوں کا اگر وہ
 قواعد ملکی اور مذہبی ہے کہ وقفہ درمیان وفات ایک کے اور گدی نشینی دوسرے کے جائز نہیں اور چٹا
 میں بھی آگ پسرتبے دے اگر کوئی اصلی اولاد نہ ہو تو یہ ضرور ہوا کہ کسیکو جانشین اسکا قرار دیا جائے اور سب
 موہن سنگہ کو جو پسر راجہ خارج شدہ ضرور تھا پسند کیا چونکہ یہ پسند بخلاف قاعدہ مقررہ گدی نشینی کے تھی اگر امید
 اولاد بعد وفات پد نہ ہوتی تو اس سے فساد باہمی پیدا ہوتا میان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ درباب وراثت عجیب
 راجپوتانہ کے ریاست جے پور کا کچھ حال لکھا جائے کیونکہ اون صاحبوں کی لاعلمی اس امر کی خلیہ تعلق ملکی امور
 رکھے ہیں باعث بذامی طریق گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے اور اس امر کی نصیحت روشن کرنے کے واسطے

ہم اون عقائد دوستی اور اتفاق کا بھی بیان کرتے ہیں جنکے موجب جے پور خراج گزار انگریزی ہوا ۴۵

باب چارم

جے پور نے سب راجپوتوں کے بعد دوستی انگریزی اختیار کی۔ تساہل اور التوا عادت راجپوتوں کی مثل اور ایشیا والوں کے ہے۔ موجبات اور خیالات جنکے باعث وہاں جے پور نے ہماری دوستی سے انکار کیا۔ عہد نامہ منعقد ہوا۔ وفات جگت سنگھ۔ نتیجہ ہماری مداخلت کایچ فریب نسبت گدی نشینی کے۔ قاعدہ وراثت پسر کلان۔ وقت جو بوجہ ناواقفیت رسوم راجپوت سے قائم ہوتی ہے۔ انفساخ و تاعدہ گدی نشینی در صورت موہن سنگھ کے گدی نشین ہونے کے۔ وجہ خلاف ورزی قاعدہ گدی نشینی۔ طریق حکام انگریزی۔ استحقاق موہن سنگھ کی نسبت تکرار کرنا اصلی وارث بعیدہ کا۔ حیرانی اور شہتباہ مناظر اور اسکے ہمارے ہونکا۔ اندیشہ فساد کا انسداد ہونا سادہ دریافت کرنے حل بے گمان۔ ایک انی جگت سنگھ کے پیدائش فرزند بعد وفات پدر ۴۶

جملہ ریاست ہائے راجپوتانہ سے جے پور نے پیچھے حمایت اور تحفظ گورنمنٹ انگریزی جو وہ سب ریاستوں کو دیتی تھی قبول کیا اور اخیر نقطہ تک اوسنے اوس انتظام کو منظور نہیں کیا تھا جسکے سبب واسطہ ہمیشہ کے دشمنان انتظام پدر ہوتے تھے ہماری نصائح اور خواہش اوس وقت تک نامنظور ہوئیں جب تک حکومتیں اعلیٰ ہندوستان کی ایک بعد دوسرے کے ہمارے قدموں پر گرین پندار تباہ کیے گئے پیشوا اپنا سے جلا وطن ہو کر گنگا پر بھیجا گیا بھونسلہ مطیع ہوئے سیندھیا اندیشہ سے متحیر تھا اور ہو لکر جسکو بہت علاقہ تھا ملے تھے اور علاوہ اونسکے وہ ایک خراج معمولی جیپورسی پاتا تھا اوسکی قوت کو صدر عظیم میدان ہند پور میں پہنچا تساہل اور التوا عادت مرغوب جملہ ایشیا والوں کی ہے اور راجپوت گو قسمت کے قائل ہیں مگر اکثر ہونہار یعنی شدنی امر کو ترک کر کے اپنی رہائی کی تدبیر کیا کرتے ہیں امیر خان افسر فوج ہو لکر جسکو جایداو تنخواہ فوج میں اراضی اور مالگداری جیپور کی دی گئی تھی صرف دشمن یعنی خلاف باہمی انتظام کا تھا جو اندیشہاے جیپور پر اثر کرتا اور اوسکو راضی ہماری دوستی میں پناہ گیر ہونیکو کرتا اور خود بھی درست بننا چاہتا تھا اور انہیں شامل ہونے کو جو انگریزی دوستی دوامی کا نتیجہ حاصل کرتے تھے اور ہر وقت میں خان مذکور مقام باد ہو راج پور کو جہان سے گولہ کی آواز جے پور تک آتی تھی محاصرہ کر کے شکست دینے کو تھا کہ ہم نے مجبوری یہ چاہا کہ فیصلہ راج کچھواہہ کا جلدی کرنا چاہیے اور جس وجہ سے وہ

اکثر خیالات متفق ہو کر سد راہ اوس خواہش دلی کے ہوئے جو ہوا امید تھی کہ ہمارا پیغام تحفظ حاصل کرتا
 دربار سے پور کو یا و اوس احسان کی گواہی شکر گزینی میں تھی جو ہم نے اونکے ساتھ ۳۳ سال میں کیے تھے
 اور وہ امر بھی تازہ اونکی یاد میں تھا جو حسب ضرورت مقتضی ہوئے تو ہم لیبل الوجہ اوس سے جدا
 ہو گئے تھے اور ارادہ یہ کیا تھا کہ انصاف عہد کا الزام نسبت اپنے دوست کے لگایا جائے گو یہ امر صحیح
 متصور کسی غیر نے نہیں کیا ہم ایک ایسے شخص کا قول کہتے ہیں نسبت اوس مٹھی و لیسراے ہند کے جو
 اجنٹ جے پور نے نسبت ترک دوستی دی تھی جو اوس وقت ہنگامہ خیر میں شریک امور ملکی تھا یعنی
 نسبت صحت اور انصاف موجبات مصرعہ کے دربار نے حجت اجابت کرنے کے ساتھ پیش کی کیونکہ
 وہ جانتے تھے کہ اس تدبیر سے وہ خطرہ میں گرینگے تھے کہ اونکو لحاظ اوس ادب اور توقیر کا بھی پیش نظر
 نہ رہا جو قوم انگریزی کا واجب اور لازم تھا اور وکیل سے پورے جو ایک صاحب کے خیمہ میں گیا تھا با آواز
 اور دلیرانہ بیان کیا کہ جیسے گورنمنٹ انگریزی ہندوستان میں قائم ہوئی ہے یہ اول مرتبہ ہے جس میں یہ دریا
 ہوا کہ وہ اپنی ایمانداری اپنے فائدہ اور آرام کے موافق کر لیتے ہیں یہ کلمہ بوجہ راستی اور صداقت کے نہایت
 سخت اور ناگوار تھا (دیکھو ماکلوم صاحب کی تواریخ امور ملکی و انتظامی ہندوستان صفحہ ۴۳۴) *

اس فائدہ کا انقضاخ ہونے پر اسے کرایا گو وہ اس زمانہ میں ہمارا مطیع تھا یہ کوئی عذر بجا نہیں سکتا کہ پناہ گیر یعنی وزیر علی قابل اور مجرم علت قتل تھا ہم کچھ استحقاق اس کے طلب کر نہ کیا نہیں رکھتے تھے + اور بھی عذرات نسبت عہد نامہ پیش شدہ کے تھے جو کم سنگین تھے یعنی دربار جیو پور کو برائستی خیال کیا کہ پنجم حصہ آمدنی خام راج یعنی آٹھ لاکھ روپیہ حفاظت کے واسطے بہت تھا مگر جب ہم نے ایک اور شرط یہ لکھی کہ ایک ثلث اور آمدنی کا جو چالیس لاکھ سے زائد ہوگی لیا جائے گا تو اونھوں نے دیکھا کہ انگریز بجائے فیاض ہونے کے ایک کمینہ تابع حفاظت و کمک سپاہ کے ہیں اور اونکی طمع مرٹہ سے بھی زائد ہے + قطعہ نظر ان عذرات ریاست کے اکثر وجوہ ذاتی لوگوں کی بھی جنکے سبب وہ خلاف عہد نامہ پیش کردہ انگریز ان کے تھے مثلاً اہلکاران کو اندیشہ تھا کہ اطاعت صاحب ریڈنٹ مفراونکی حکومت اور اختیار کے ہوگی اور ریٹوں نے جو باعث اپنے رتبہ اور رسم قدیم کے دربار میں بطور مصاحب اور صلاح کار رہا کرتے تھے یہ دیکھا کہ اونکو وہ اراضی راج جو اونکے پاس فریب یا مراعات یا زبردستی سے تھی وہ اوسکو دیدینی ہوگی ایسی وجوہ بھی جو سد راہ اتفاق فیما بین امیر اور گورنمنٹ انگریزی ہند کے تھے اور اونھوں نے لارڈ ہیسٹنگ کی تدبیر کے یکساں جاری ہونے کو روکا ہوتا مگر فوراً واقعات اوپر واضح ہوئے یعنی آنا امیر خان کا اور مرٹہ کے نارنجی جہنڈہ کا گرجانا اور انگریزی جہنڈہ کا مقام اجمیر میں قائم ہونا جس سے آخر کار اونکی رضا مندی نسبت عہد نامہ کو قابل اور خلاف فوجی خاطر تاریخ ۲۲ مارچ ۱۸۱۷ء

لے کوئی کیفیت اس سے بہتر و باب راہ ہندوستان نسبت اس امر کے نہیں ہو سکتی جو وکیل ہو کر نے ساتھ صاحب اجنٹ گورنر جنرل ہند کے جو ہمراہ لارڈ لیک صاحب کے بھی کی تھی وکیل ہو کر نے درخواست گستاخی کی کہ خراج سے پور و بوندی اوسکو عنایت ہو اس پر ایک نے یعنی وکیل جیو پور عرض کی کہ اوسکو شبہ اور شک نہیں ہے کہ اونکو اجازت حاصل کرنے نتیجہ دوستی انگریزی کی پسلی کیونکہ اونھوں نے اپنی بیعتی گوارا کر کے انگریزین کی خوشی مقدم رکھی ہے یعنی وزیر علی کو جو پناہ گیر اونکے بیان ہوا تھا واسطے سزا پانے کے سپرد کرویا صاحب اجنٹ جو اس وقت میں کرنیل تھے اور اب سر جان مالکوم ہیں وکیل مذکور کو سخت ست کیا کہ گستاخانہ نسبت طریق اور طریق دولت گورنمنٹ انگریزی کے وہ گستاخا اور اونھوں نے ایسے مجرم کو دیا جسکی پناہ دی ہی نہیں بنامی تھی گو مورخ تواریخ امور ملکی و انتظامی نے یعنی مالکوم صاحب نے یہ کہا ہو مگر اس کے حوالہ کروئے میں پڑی بنامی تھی (دیکھو مالکوم صاحب کی تواریخ امور ملکی و انتظامی ہند

۴۶۰
 ۱۔ نامہ دس شرائط کا منقذ ہوا جسکی رو سے راجگان کچھواہہ دولت اور خراج گزارہ و امی گریٹ برٹن
 کے لئے لکھا گیا تھا۔

۲۔ یہ سب سے پہلے مذکورہ جگہ شنگھائی دفاتر پائی اور بقدرہ پسند کرنے جانشین ریاست کے اہلکاران کو
 نامہ لکھا گیا اور اس انتہیا کو جو انکو سابق حاصل تھا یعنی کل حکومت روبرو اپنے ملک اور ماتحتان کے
 حاکمان کے لئے بھی انکو حاصل تھا کام میں نہیں لاسکتے ہمارا فعل ثالثی کرنے کا مقدمات تنازعات
 مابین راجہ اور اس کے جائیداد ان کے دربار مطلقات اراضی مخصوصہ راج آسان تھا اور کچھ انکو ناگوار بھی تھا
 کہ وہ بے نیازی داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ بے گدی نشینی کے کی تو ہماری ناواقفیت سے قواعد مقررہ اور رواج ملک کے
 نامہ میں داخل کو ناگوار کیا اور ریسائی جسے پور کو نہایت رنج اس دوستی کا ہوا جو ان کے راجہ نے مصلحت خیز
 کے باعث منظور کی تھی +

۳۔ امر آئندہ پیغام دہلی میں فائدہ بخش ہو سکتا ہے اگر ہم یہاں وہ طریق اور مراسم بیان کریں جو دربار گدی نشینی کے
 ریاست ہائے راجپوتانہ میں جاری ہیں۔ ایک راج ریاست راجپوت میں استحقاق فرزند اکبر کا غالب ہے
 اور جو بعض بعض موقع پر اس قاعدہ سے قطع نظر کی گئی ہے تو وہ صرف مستثنی تصور کرنی چاہیے جو احکام
 غیر قطعی منہ کے اس باب میں اور اکثر امور میں ہیں اور نہ مجموعہ راجپوتانہ زمانہ حال نہیں کرتے
 صرف رسم اور تشریف حق گدی نشینی قائم کرتا ہے خواہ گدی ریاست کی ہو یا جاگیر کی اور میں استحقاق فرزند
 اکبر کا ہوتا ہے اور اسکو راج کمار اور پت کمار اور کمار جی کہتے ہیں اور باقی بھائیوں کے نام کے ساتھ
 لفظ کمار کا لگایا جاتا ہے مثلاً کمار پوتانہ کہ درحقیقت بزرگی کا تمیز پر قسم کے آدمی نہیں ہوتا ہے خواہ وہ
 خاندان راج سے ہوں یا خاندان رئیس سے سب کے یہاں پت کمار اور پت رانی ہوتی ہیں استحقاق
 پت رانی کے بہت ہیں صغریٰ راجہ میں وہ محافظ اس کے بغیر اسے رسوم اور دنیا کے ہوتی ہے اور
 میواڑ میں (جو ریاست قدیم ہندوستان کی ہے) پت رانی بھی گدی پر سناٹا مانا کے بیٹھتی ہے بزرگی شاوکی
 خطاب پت رانی کا دیتی ہے مگر جب وارث ریاست پیدا ہوتا ہے تو اسکی والدہ کو باجی کہتے ہیں اور بیچ

۴۔ دیکھو شرط ہشتم محمد نامہ +

۵۔ میواڑ میں صرف باجی کہلاتی ہے اور جے پور میں باعث اس کے طریق و رویان پہلی کے اختیار کر کے انکو اکثر لفظ غازی
 صاحبہ انرا دکر کے نامزد کرتے ہیں +

۲۶۱
 کاروبار محافطت کے اوسکی مدد بعض بعض خاندان کرتے ہیں اور ان کا یہ کام ہمراہ دیگر اہلکاران خانگی کو سونپ دیا جاتا ہے +

جب کوئی راجہ لاوارث فوت کرے اور رشتہ داران قریب بھی اس کے مثل برادران یا برادر زادگان نہ ہوں تو ہر ایک راجہ راجہ ارامین خاص خاندان مقرر ہیں جنکو استحقاق بعیدہ وراثت حاصل ہے اور بنظر محدود کرنے گروہ دعوی داران کے قواعد خاص ہر ایک ریاست میں مقرر ہیں جنکی رو سے حصہ اس استحقاق کا اوپر اولاً خاص خاندان کے ہر ایک ریاست میں کیا گیا ہے اس طرح کہ ملک میوار میں بزرگ خاندان راناوت جنکو بابا یعنی بچہ کہتے ہیں استحقاق پوشیدہ وارث بعیدہ کے رکھتے ہیں اور ماڑواڑ میں سرخو خاندان ایدر یعنی خاندان جو دا اور بوندی میں خاندان دوگری اور کوٹہ میں آپجی پولیتھو کے اور بیکانیر میں خاندان مہاجن اور جے پور میں فرع راجاوت (مطابق قاعدہ کبرسنی کے) جو خاندان راجہ مان سے ہیں یہ استحقاق رکھتے ہیں اور اس خاندان میں بھی فرق درمیان اس کے جو قبل راجہ مادہ ہونگہ کے تھے اور اس کے جو بعد مادہ ہونگہ کے ہوئے ہیں ہے جو قبل کے ہیں وہ صرف راجاوت کہلاتے ہیں اور بعض وقت اس کو بانسگوت بھی کہتے ہیں اور جو بعد ہوئے ہیں وہ مادہ نہیں کہلاتے ہیں راجاوت کے بہت برادر یعنی بھیاوادی ہیں اور منجملہ ان کے خاندان جملہ رئیس ہیں اور ان میں سے اگر کوئی نقص روحانی اور جسمانی نہ ہو تو استحقاق وارث گدی جے پور دنیے کا رکھتے ہیں اور یہ استحقاق اس کا قدیم اور ثابت اور قائم ہے *

مہنے اسکی تفصیل اسواسطے کی کہ گواہی صریح گورنمنٹ کی یہ ہے کہ اس معاملہ کی پیش بینی نہو مگر جو اول
اس اختیار کو بحیثیت حاکم اعلیٰ کام میں لائی تو اسکی کارروائی ایسی ہوتی جس سے انفساخ اور خلافت
قواعد مقررہ کی خلاف ورزی نہ ہو بلکہ عہد نامہ ظہور میں آئی منشا اس شرط کا یہ ہے کہ ہمارا جہ اور اسکے ورثا
اور جانشین کل حاکم اپنے ملک اور ماتحتانی کے بموجب قاعدہ قدیم کے رہیں گے علیٰ ہذا اور جو یہ اول
قدم ہی ہمارا غلط ہوا جس سے مداخلت خلاف قیاس ظہور میں آئی تو جو ہوشیاری منجانب سے پورے طور پر
آئی جس سے اونکو تا مل نہ چ شامل کرنے اپنے نصیب کے ساتھ ہماری خدمت کے پیدا ہوا وہ صحیح اور لازم تھی *
وہ دونوں شرائط ششم اور ہفتم میں تخمیناً اتفاق ہے کہ موجود ہیں جب وقت وہی یا بے ایمانی محفوظ ہیں
یا طمع محافظین کی حرکت میں آوے اور اول الذکر تو ابھی ظہور میں آگیا اور حاکمان سے پورے پوری صاحب
کل حال اور انتظام اپنے ملک اور آمدنی ملک کا واثق اس غرض سے کرتے ہیں کہ یہ امر ثابت ہو کہ آمدنی

وولون شرائط ششم اور ہفتم میں تخمیناً اتفاق ہے کہ موجود ہیں جب وقت وہی یا بے ایمانی محفوظ ہیں

یا طمع محافظین کی حرکت میں آوے اور اول الذکر تو ابھی ظہور میں آگیا اور حاکمان سب پور مجبوری صاحب ہیں
کل حال اور انتظام اپنے ملک اور آمدنی ملک کا واشگاف اس غرض سے کرتے ہیں کہ یہ امر ثابت ہو کہ آمدنی

ملک کی چالیس لاکھ روپیہ سے زائد نہیں ہے کیونکہ اس رقم زائد میں سے (سوائے چھ پنجم مشروعلی ہمارے) تین آٹھ کا بوسکتا ہے +

اس طرح جب ہم آپ کو انصافاً لائق مداخلت کرنے و وفروع عظیمہ انتظام ملک میں تصور کرتے ہیں یعنی گدی نشینی اور مال میں تو کس طرح یہ ممکن ہے کہ ہم شریک حرکات اہلکاران سرکاری اور شریک خیالات اور فریب و بارہنوں جنگی نسبت باقی ماندہ رجوازہ یہ کلمہ بذنامی زبان پر لاتا ہے یعنی جھوٹا و بار اور جب تک ایک صاحب زرینڈنٹ ہے پور میں موجود ہے کچھ ہی اسکے ارادے ہوں مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ علیحدہ طوقان فریب سے رہے نہایت نیک ارادہ اور نہایت بلینج لیاقت بشکل خلافت اس بدی مرسوم کے کام کر سکتی ہو اور کسی نہ کسی فرقہ کے ساتھ یا دراصل کل کے ساتھ نیکنامی گورنمنٹ کی شریک ہوگی +

یہ بیان پھر اوسی مطلب پر آگیا جان سے وہ شروع ہوا تھا یعنی گدی نشین کرنا ایک لڑکے کا اوپر گدی ہے پور کے تو اب ہم اس فعل کی کارروائی کا بیان ساتھ ترجمہ بحث لفظی ایک کاغذ مصدقہ کے کرینگے جسکے ہر لفظ اور حرف کی تصدیق ہوگئی ہے چونکہ اس سے عجیب حال اس رسم کا ظاہر ہوتا ہے

لے میوٹ بھی جب حالت بیہوشی میں تھا تو اسکے ساتھ بھی یہی معاملہ برسرے کار آیا تھا یعنی اسکو بھی ایسا ہی انعام ملا تھا صرف کتاب ہڈانے کوشش بیفائدہ اس امر میں کی تھی کہ مطالبہ مجدد کیا جائے مگر اسکو اب نہایت خوشی ہوئی جب اس نے سنا کہ عہد نامہ میوٹ اور امبر میں نسبت خراج کے ترمیم عظیم ہونے والی ہے اسکی رائے نسبت تخفیف ممکن نہیں ہے نہ رضامندی راجپوتانہ کی خراج زائد چند لاکھ روپیہ سے دفع نہیں ہو سکتی جب ہمارے تعلق سکیم تھا تو ہم نے بلا اندیشہ اپنی رائے اس بارہ میں دی تھی اور اب بھی ہم اسکو سختی نہیں کرتے کیونکہ اب ہلکو کوئی امید یا اندیشہ باقی نہیں رہا صرف یہ غرض ہماری ہو کہ حکومت سرکار انگریزی کی اون ملکوں میں ہمیشہ رہے اور خوشی اور آزادی اون لوگوں کی دوبارہ پیدا ہو جنہوں نے ہماری حمایت قبول کی ہے وہ شخص اپنے ملک کا دشمن ثابت ہوگا جو حالات راجپوتوں سے ناواقف ہو کر بالکل اشتراکیت کرنے کو پرتندی اون لوگوں کے ظاہر کرے حالات سی سلا جنگ و جمل اورنگ زیب اور راٹھور کا ملاحظہ کرو اسکے ظلم اور بدعت کرنے والے کا خاندان اب کہاں ہے نقشہ کا ملاحظہ کرو ایک محوسے وسیع اسکے ملک کی پشت پر ہے اور راوی کو سامنے ہے پس کون دشمن اون کو دوق یا تنگ کر سکتا ہے راجپوت سے لڑنے والی کرکیے مختلف حال میں تصور کرنا چاہیے بہ نسبت اس کے حقیر مرہٹوں سے یا فوج تنہا ہر دو غا بازوں سے لڑے جنگوں بہت آسان نکار تصور کرتے ہیں پس فوج ہندوستانی کی پرورش کرو اور راجپوتوں کو براہی رکھو تو دشمن پر خندہ مارو +

۴۶۳
اور وہ بطور نمائندگی کے ہے لہذا ہم اس کا کل ترجمہ تمہ میں لکھیں گے اور اس مقام پر اس کی تفصیل سے درگزر کر کے صرف اس قدر بیان کریں گے جو ضروری واسطے انکشاف فریب کے جسکے باعث انفساخ قواعد مقررہ گدی نشینی کا

ہوا تصور ہے +

یہ لڑکا جسکا نام موہن سنگھ تھا اور جو گدی جے پور پر بوقت صبح بعد وفات جگت سنگھ کے بٹھایا گیا تھا پس منو سنگھ راجہ خارج شدہ نور کا تھا جسکو سیندھیہ نے اسکی گدی اور ملک سے خارج کر دیا تھا مہنے سابق بیان کیا کہ خاندان جے پور خاندان نور سے پیدا ہوا ہے جسکو عرصہ آٹھ سو سال کا گزرا اگر جب اس ریاست میں کوئی وارث صلیبی نہ رہا تو انھوں نے درخواست خاندان جے پور سے کی اور پرتھی راج اول کے فرزند کو متنبہ کیا اس سے یہ لڑکا جواب جے پور میں آیا ہے چودہ پشت بعد کا ہے یہ کارروائی خلاف رسم سمرہ تھی کیونکہ رسم یہ ہے کہ جیسا سابق بیان ہوا ہے کہ اگر کوئی وارث گدی جے پور کا باقی نہ رہے تو وارث بعیدہ خاندان راجہ مان سے یا اسکی فرع مادہنی سے جسکو عموماً راجاوت کہتے ہیں اور منجملہ جنگے اول و عویدار رئیس جلیبی ہی اور اگر کوئی نقص اوس میں ہو تو کاما سے یا اور خاندانوں سے جو بچہ جے پور کھلاتے ہیں لیا جائے +

وجوہ انحراف قواعد مقررہ سے حسب ذیل ہیں نہ کام وفات جگت سنگھ کے باگ حکومت کی بیچ ہاتھ خواجہ سرائے محلات کے جسکا نام موہن ناظر تھا اور جسکو مدت سے اختیار حاصل تھا سنی شخص نہایت ذکی اور بہت نیک نام بیچ نیک انجام وہی امور ریاست کے تھا اگرچہ طریق فریب اور قوت جس سے اس نے اس کام کو انجام دینا چاہا اوس سے خود غرضی زیادہ تر نسبت نہ کام حلالی کے ظاہر ہوتی تھی یہ لڑکا صرف نو سال کی عمر کا تھا پس صغریٰ جو مدت تک اسکے رہنے اور کل اختیار حکومت سے وجہ اس حرکت کے کرنے ناظر کی پیدا ہے اسکا اصل شریک منجملہ جاگیر داران کلان راج کے میگھ سنگھ ڈوگی والا تھا جس نے فریب اور قوت سے اپنی موروثی جاگیر کو ساتہ دست اندازی اور علاقہ خالصہ کے دو چند کر لیا تھا اور اس کے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ تائید تدابیر ناظر ساتہ اپنے کل فرقہ کے یعنی خانگروت کے جو نہایت طاقت دار بارہ خانہ سالانہ

۱۷ ناظر ایک نام عہدہ مسلمان ہی یعنی محافظ اور نگران محلات جیپور اور بوندی صرف دیوانہ راجہ تو گوتیہ نے یہ مسلمان طریق اختیار کیا تھا اور اپنے محلات میں ایسے شخصوں کو مقرر کیا تھا جن سے محلات کی بنامی معمول تھی +

۱۸ دیکھو خلاصہ کارروائی تہہ نمبر ۵ +

۱۹ خانگروت خاندان میں بائیس جاگیر تھیں جن سبکی جمع چار لاکھ دو ہزار آٹھ سو چھ روپیہ سالانہ تھا اور اسکی فوج جو سرکار کی خدمت میں

امبر سے تھے کرتا تھا اور رواتی ملازم راج مثل پروہت اور دباہاس کے اور جملہ اہلکاران خروخاگی ناٹک
کام کو اپنا کام تصور کرتے تھے اور صغریٰ راجہ اور مہربانی ناظر اونسکے عہد جات کی خاصیت تھی ورنہ اونکا نقصان
متحمل تھا اگر کوئی راجہ ایسا تجویز کیا تا جو خود ہوشیار ہوتا اور اسکے متوسل اونسکے عہد جات کے امیدوار ہوتے
ملاحظہ کارروائی سے جو تمہ میں دیج ہے ظاہر ہوگا کہ اس بارہ میں کچھ مشورہ یا مصلحت ساتھ جاگیر داران
یا رانیوں کے نہیں ہوئی تھی بلکہ بخلاف اونسکے ناظر نے اپنی ذمہ داری سے بڑھ کر روز وفات مالک کے
مومن صغریٰ کو سوچ رتہ پر سوار کر کے واسطے کہ یا کریم اور آتش دینے چاہے لیکر رسومات متوجہ ادا
ہو چکین تو فوراً اوسکو مبارکباد سب حاضرین نے دی کہ وہ راجہ کچھو! ہوا اور نام اوسکا مان سنگہ ثانی
رکھا گیا روز نامہ میں اس طرح مٹ ہے کہ جو کارروائی بعد ازین تا انکشاف راز برو سے کار آئی اوس سے مٹ
پیدا ہے کہ صدر اس فعل کا بہت ناظر کی خواہش یہ تھی کہ بذریعہ وکیلان رئیس حاضر باش دربار منظوری و تخطی
رئیسوں کی حاصل کیجائے واضح ہوگا کہ جو جوابات اور تحریرات حاصل ہوئیں وہ ایسی ہوشیاری اور خاطر داری
سے تحریر ہوئی تھیں کہ کچھ وعدہ راقم التعمیر کی طریت سے ثابت نہیں ہوتا تھا اور اس طرح اونکو موقع خوب غور و
خوض کرنے کا اس امر میں باقی رہا لہذا قطعی نہ انجام اوہ اقتسام اس امر کا مایوسی رہا اور ہر ایک شخص حاکم اسلئے
کی طرف چشم و اتھا مگر ناظر نے جلی میں خواہش یہ تھی کہ یہ امر طے ہو حکام انگریزی مقیم دہلی سے درخواست کی کہ
وہ اپنے معتبر منشی کو فوراً روانہ ہے پور کرین پیشی مقام دہلی سے چہ روز بعد وفات بگت سنگہ کے جیو میں
وارد ہوا اوسکو سب نصائح اور ہدایات نصیم کی گئیں تھیں یعنی وہ جا کر یہ دریافت کرے کہ سوچہ سوراخہ نزدیک
فرزند مند نشین ہوا اور حال اوسکے خاندان کا اور نسل نامہ کا اور استحقاق گدی نشینی کا اور یہ کہ کسکی صلاح سے
یہ متنبہ کیا گیا بتاریخ ۱۱۔ ماہ جنوری یہ درخواست پھر کی گئی اور یہ بھی دریافت کیا گیا کہ یا مرنظوری رانی با
اور رئیسان ہوا ہے یا نہیں اور اگر ہوا ہے تو اونکی دستخطی منظوری بھیجی جائے اس صلاح سے بہتر اور نہایت
کوئی اور صلاح یا کارروائی نہ تھی

جوابات ناظر اور منشی معتبر کے اس قسم کے جواب اس استفسار کے آئے کہ بتاریخ ۶۔ ماہ فروری چھٹی مبارکباد
منجانب صاحب اجنٹ مع چھٹی حاکم اسلئے ہند وصول ہوئی اور دربار میں مجلس عام سنائی گئی نوبت بلند آواز
حاضر رہی تھی چہ سو تنیالیس سوار تھے میگہ سنگہ اپنے فساد انگریزی اور عدل سے گوشم باہتم درجہ پر اپنے خاندان مانگودت کے رئیسوں نے اسکی
اوپر دھوکا دیا تھا اور اپنے کل خاندان کی نسبت دربار میں گفتگو کرتا تھا اور کارکن تھا

ہوئی اور باد شگہ صفر سن کو پتاپ محل میں لیجا کر گدی نشین کیا جب اس طرح منظوری گورنمنٹ انگریزی کی آشکار ہوئی تو وکیلان رئیسان نے جو حاضر باش دربار راجہ تھے جواب سوال ناظر درباب آراء رئیسان یہ کہا کہ اگر وہ انکو طلب کریں تو وہ سب حاضر ہونگے اور اطاعت احکام پر آمادہ ہیں مگر انکی منظوری بمنظوری پت رانی ہے یعنی ہمیشہ راجہ جو در میور کی جکی راسے سوائے اسکے اور کچھ نفی کی کہ ناظر اور اسکے شرکاء سے منافقت ہے اسے شروع ماہ مارچ میں عام نارضا مندی زیادہ تر مشہور ہوئی اور راجاوت رئیس جہانی نے ارادہ کیا کہ بذریعہ اسلحہ اپنے استحقاق وراثت بعیدہ کی تائید کرے اس ارادہ میں اس کے شریک رئیسان زور اور ایسے راجہ رئیسان خرد مگر ذمی قوت رئیس اسی خاندان کے تھے +

ایک اور گروہ کا یہ ارادہ معلوم ہوا کہ وہ استحقاق اس فرزند پر تھی سنگہ کا جو بعد وفات اس کے پیدا ہوا تھا اور جبکا بیان ابھی ہو چکا ہے کہ جلا وطن ہو کر بمقام گوالیار بمراعات سیندھیہ بسر اوقات کرتا ہے پیش کیا جائے اور اگر شہرت اسکی کم عقلی اور بد عادات کی نہوتی تو کوئی امر سردارہ فرع اعلیٰ خاندان مادہ ہو سنگہ کے اپنی عزت تلف شدہ کے دوبارہ حاصل کرنے میں نہوتا +

جب حاکم اعلیٰ کو تو مغالطہ اس طرح دیا گیا اور رئیس ملک متزلزل مختلف آراء میں تھے رانی مضبوط رہی اور راجاوت سلج بندی کرتے تھے اور ناظر نے اس شش و پنج میں یہ ایک تدبیر اخیر درجہ پر پیدا کی کہ راجہ جو در پور والہ کو مالک قرار دے اس سے اسکو یہ امید ہوئی تھی کہ جب اس طرح اسکی خود پسندی کو شے ملے گی تو وہ اپنی ہمیشہ پر غالب آ کر تفہیم کرے گا کہ یہ امر جواب ہو چکا اور علاج اسکا دشوار ہے پس اسکو منظور کرے اور یہ بھی ناظر نے مشہور کیا تھا کہ یہ امر بموجب مرضی راجہ مرحوم کے عمل میں آیا ہے مگر راجہ مان کا جواب خوب آیا یعنی کچھ ضرورت اس کے اور اسکی ہمیشہ کے دستخط کی واسطے اظہار حقیقت سندجے پور کے نہیں ہے کیونکہ یہ امر متعلق بارہ رئیسان کلان خاندان کچھواہا کے ہے اگر وہ منظور کر کے دستخط کرونگے تو رانی یعنی ہماری ہمیشہ اور میں بھی اگر ضرورت ہوگی دستخط کرونگا +

ناظر اور اسکے رفقا گواؤں کو مدد داخلہ منشی کی تھی مگر اب ناامید ہوئے مگر اسی ناامیدی میں اس نے چاہا کہ شادی اپنے آورده راجہ کی ساتھ پوتی رانا میوٹر کے کچا سے یہ تدبیر خوب بن پڑی اور رانا نے بھی اسکو منظور کیا مگر ایک ذمی اختیار رئیس اس کے دربار میں تھا جس نے اس تدبیر کو رد کر دیا گورانا کے وکیل ذمی اختیار مقیم دہلی نے اسکی سفارش اور تائید کی تھی اور یہ جواب کہا گیا کہ رانا کی شادی ساتھ ہمیشہ

راجہ جے پور کے جسکی رسوم ابتدائی قریب بارہ سال گزرے طے ہو چکین ہیں کیما سے بہت روپیہ موعود ہوا تھا اور زانا کا شوق نمائش اور فضیل خرچی ہر ایک اور عمدہ پر غالب آکر اوسکو دارالریاستہ جے پور میں لاتا اور اس رئیس جملہ خاندان ہندو کے استقبال کریش کے واسطے جملہ روساء امیر اپنے اپنے علاقجات چھوڑ کر آتے جس سے تعبیر یہ ہوتی کہ جس استحقاق کو ناطہ نے تجویز کیا تھا وہ بدل منظور اذکو ہے اور اگر شادی ہو جاتی تو بالکل طے ہو جاتا مگر اس ارادہ اقرار سے بھی ناامید ہو کر جوگرہ ناظر نے بلا تامل اور استقلال کے ساتھ ایسی ہی تھی کہ اوسکا کھولنا اوسکو بھی شکل ہو گیا تھا اس خوشخبری سے کٹ گئی ہتھیلی رانی محل سوچو یہ بروقت درمیان میں آنا ماما جانوی کا قدرتی کہنا چاہیے اور اگرچہ انجام اس امر کا ایسے عام اشتہار کے ساتھ ہوا تھا کہ زبان طعنہ بند ہو مگر کلمات زبان پر آئے یہ ایک امر استعجاب کا معلوم ہوا کہ ایسا امر بس سے خوشی کل دہندہ زمین ہوتی تین جینے تک بعد وفات راجہ مخفی رکھا گیا پوشیدہ باتیں انہیں راجگان جے پور کی عوام میں بہت مشہور ہیں اور خصوصاً اود سے پور میں تو ہر ایک شخص اسکا ذکر کرتا ہی اختلاف طبائع خانگی اور اختلاف بیان کنندگان غیر اور غرض ہا سے مختلف اور امور متنازعہ گونا گون ان چوٹے جھانوسے سنے یا سنے کے کان نہیں کہ پوشیدہ یا مخفی ہیں نہ یہ کہ ایسا ایک امر عظیم یعنی محل رانی راجہ لا ولد مخفی رہے اور اس سے بھی زیادہ تراستعجاب ہوتا ہے کہ یہ امر ناظر کو بھی جسکا کام محلات کی نگرانی کا ہے تین جینے بعد وفات جگت سنگھ کے ظاہر کیا جائے اگر وہ یہ خوش خبری اپنے مالک سے کہتا جسکا وہ بہت عزیز تھا تو اوسکا رسوخ زیادہ ہوتا +

ہنگام نواخت تین گھنٹہ کے تباریخ یکم ماہ اپریل سولہ رانیان یعنی بیگان راجہ مرحوم اور رانی ہا سے جاگیر داران کلان جمع ہوئیں کہ تحقیقات محل کی عمل میں آوے اور نکلیان کلان زانی ڈیوڑی پر جمع ہو کر منتظر خوش خبری کے رہے آخر کار یہ بیان ہوا کہ ہتھیلی رانی فی الحقیقت محل سے ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے اسکے بعد گیارہ بجے تک ان سب کا مشورہ ہوا بعد ازاں اویکھون نے ایک تحریر بھیجی کہ

لے یہ شہرت اس موقع پر اسی قسم کی تھی جیسے بروقت تولد پسر و چنای ہری کے ہوتی تھی کہتے ہیں کہ اوسکے مرنے کا وہ مولی واسطے خاموش کرنے زبان خشک کو منتو بلکہ تکرار یہ بیان ہوا تھا کہ ماہ شہر اور مارشس فرانس کے کرہ میں موجود تھے جب فرزند پیدا ہوا تھا +

۱۷ راجہ جگت سنگھ نے تباریخ ۱۷ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ء وفات پائی اور یہ شہرت کہ ہتھیلی رانی کو آٹھ ماہ کا محل تھا تباریخ ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۱۸ء گویش زد ہوئی +

ہم کو یقین کلی اس امر کا ہوا اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو ہم اس کو اپنا مالک گردانینگے اور کسی دوسرے کی رفاقت منظور نہیں کریں گے ایک نقل اس تحریر کی ناظر کو دی گئی بدین مراد کہ وہ ایک مصدقہ پاس صاحب سٹ انگریزی مقیم دہلی روانہ کرے ان قرار داد سے جس سے گزرتھا ناظر بالکل حسب خواہش راٹھور رانی کے خراج رکھا گیا ناظر نے کوشش اس امر میں کی کہ ایک تحریر رئیسوں کی اس مضمون کی حاصل کرے کہ فرزند روکا شنبہ کرنا موافق خواہش راجہ مرحوم اوتکے مالک کے تھا مگر کچھ سود نہوا بلکہ یہ ارادہ اس کا جو بغرض اپنی بریت کو اس فعل ناجائز سے تھا فوراً بوجہ اس کی غلط بیانی کے فسخ ہوا *

اس کوشش بلین قابل جواز کی بوجہ اختیارات جو رانی ماجی صاحبہ کو مجمع رئیسان کلان کو حاصل تھی زبان خلق بند کی گئی اور اگر یہ معاملہ دگرگون ہوتا تو ایک اور رانی بھی ایسے خوش کن حالات میں بیان ہوتی مگر تاریخ ۲۵۔ ماہ اپریل یعنی چار مہینے اور چار روز بعد وفات راجہ جگت سنگھ کے ایک لڑکا یعنی فرزند وار دس جہان کا ہوا ہر ایک کو خوشی از حد ہوئی اس کو مالک کچوا با تصور کر کے سب نے اس کے مقدم کو مبارک تصور کیا اور جو لڑکا دست انداز گدی ہوا تھا وہ خراج ہو کر اپنی قدیم گنما میں ڈالا گیا اس طرح یہ امر طے ہوا جس نے کل رجواڑہ کو تکرارا ورنما زعمین والا تھا اور ایک وقت میں اس کا نہایت بد انجام معلوم ہوتا تھا یہ امر ابھی اس طرح ہونے والا تھا کہ جس سے خوش نصیبی جملہ فریق کی پیدا ہوئی بلکہ حاکم محافظ کی بھی خوش نصیبی کمائی چاہیے *

اس طرح ہر ایک سلسلہ کے ساتھ گونا گونا نام ہو ایک بیان ریاست جے پور کا اس کی شروع بنیاد سے اس وقت تک بیان کر کے ہم قبل از بیان کرنے اس کی آمدنی یا انتظام ملک کے حال پیدا ہونے اور ترقی پانے اور بیان حال شیخا ڈاٹی گروہ کا کرتے ہیں جو اپنی اس ریاست سے جس سے پیدا ہوئے ہیں درجہ مساوات کو پہنچ گئے تھے *

۱۔ اس کارروائی کا تحریر کرنا فائدہ مند تصور کر کے اس غرض سے صرف کہ اس سے وفاحت طلاق و رسم ہوتا ہو بلکہ اس مراد سے کہ وہ بطور تمیل ہے اور اس سے اختیارات اور مراتب مختلف رو سا کو جو ایک ریاست راجپوت میں شامل ہیں مقدمہ گدی نشینی ظاہر ہوئے ہیں یہ سب اس کو متمہ میں درج کیا ہے *

۲۔ چارہائی زمین اس دوسری اولاد کے پیدا ہونیکا کچھ ذکر کہیں نہیں لکھا گیا ہے *



اصلیت گروہ شیخا والی - اوسکا ترتیب پانا - نسل رئیسوں کی بالوجی امیر والہ سے - موکل جی - بذریعہ کرات
 پیدا ہونا اوسکے فرزند کا - شیخ جی - ترقی دینی اوسکے ملک کی - راسے مل - سو جا - راسے مل
 اوسکی شجاعت - حاصل کرنا عطایات کا اکبر سے - حاصل کرنا قبضہ کندیلہ اور اودسے پور - اوسکی
 مہمات اور سیرت - گروہ جی - پارہ پارہ ہونا قتل ہو کر - دوار کا داس - اوسکی جنگ حیرت افزا
 ساتھ شیر بر کے - مقابلہ ہونا ساتھ خان جہان لودی کے - برنگہ دیو - اوسکے فرزند کا چھین لہنا
 اوسکی حکومت کا - بہادرنگہ - اوزنگ زریب کا حکم دنیا واسطے ساری مندر واقع کندیلہ - بہادر کا
 ترک کرنا اپنی دارالریاست کا - سوجان نگہ راسے سلوت کا اپنی جابزری کے واسطے فرار ہونا - اوسکا
 قتل ہونا - مندر کا مسار ہونا اور شہر میں تھانہ قائم ہونا - کیسری - تقسیم ہونا ملک کا درمیان
 کیسری اور فتح سنگہ کے - فتح سنگہ کا قتل ہونا - کیسری کا مقابلہ کرنا حکومت شاہی کا - اور سید نہیں
 شہار بکھڑ قتل ہونا - اوسکے فرزند اودسے سنگہ کا اجیر جانا - مقام کندیلہ کا دوبارہ قبضہ میں آنا -
 اور اودسے سنگہ کو بعد رہائی اوسکے ملنا - اوسکا ارادہ واسطے سزا دی رئیس منوہر پور کے مگر
 محروم رہنا باعث قریب رئیس مذکور کے - محصور ہونا ساتھ چو سنگہ امیر والہ کو - کندیلہ کا خراج گزار امیر ہونا
 اب ہم بیان تواریخ گروہ شیخا والی کا شروع کرتے ہیں جو مستخرج جاگیر داری کلان امیر سے
 ہوئی تھی مگر قوت زمانہ اور مواقع سے وہ اختیار اور رتبہ پیدا کیا تھا جو قریب قریب ساوی قبائل
 ریاست یعنی امیر کے تھا اور اگرچہ وہ ان کوئی قاعدہ تحریری نہیں تھا اور نہ کوئی مجمع دوامی اور
 نہ کوئی ظاہر میں رئیس مقبولہ اولکا تھا مگر اونکی کارروائی بنظر عام یہود کے ہوا کرتی تھی اب یہ خیال

مگر چاہیے کہ کوئی طریق ملک داری کا اس گروہ میں تھا اسوجہ سے کہ شہر مستخرج شدہ ہمیشہ بین اور متحرک نہیں ہوتی جب کوئی امر فقیر عام یا خاص رونما ہوتا ہے تو جملہ رعایاں شینا وائی بمقام اودے پور جمع ہو کر تجویز کرتے ہیں کہ انکے واسطے کیا کرنا لازم ہے *

رعایاں شینا وٹ اولاد بالوجہ سپہ سومی راجہ اودے کرن کی بہن جو سمت ۱۳۴۵ (۱۳۱۹ شمسی) میں گدی نشین امیر ہوا تھا اسوقت اگر ہم سابق حالات ملکی اس گروہ پر نظر کریں کہ ظاہر ہوگا کہ کل علاقہ حجاب ماتحت گروہ شینا وائی کے ہے اکثر رعایاں اقوام جہان اور توار پر جہا و لا و قدیم ہندو شاہنشاہان دہلی کے تھے منقسم تھا اور یہ لوگ کچھ اطاعت نہیں کرتے تھے مگر جو شمشیر اور جواہل اسلام جو بعد انکے دہلی میں ہوئے اوسے زبردستی لیتے تھے *

۱۔ جو متلاشی قدیم حالات کے ہیں انکو صرف تلاش کرنی چاہیے اور اس علاقہ میں انکو بکثرت قدیم دارالریاستہ اور شہر معلوم ہوں گے جنکے نام بھی مشکل سے باشندگان حال کو معلوم ہیں وریاب قدیم شہر راجہ کے ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور اب ہم توجہ اپنے ہموطنوں کے بجانب ابہانیر کی چاہتے ہیں جسکو ناز اپنی قدامت پر ہے اور ایک قدیم قول سے ہم خیال کرتے ہیں کہ اوسکے راجہ رشتہ خاندان کیانی ایران سے رکھتے ہیں ہمنے اوس نظم کی نقل قریب بیس برس گزرے ایک کتاب کبیشہ سیاح کی تھی اور اوسکو بھی کامل لکھی اس نعتی اور ہمنے جو اوس سے لکھا تو بے شبہ ہمنے اور بھی اوسکو ناقص کر دیا ہوگا تاہم وہ کافی آگہی ایک امر عظیم کی دے سکتا ہے *

راجہ چند کا ابہانیر	بیہہ بنجوگ آئیو گر نیر (گرناہ)
دیکھ بھارت لیو بولا	کیو بدعت من بکسا
بیہہ بنجوگ پر مالا بری	کوس سات سو من چت دہر
توبقی کا ی کم کا	نام پرل ہٹو
لکھا ہوا کرتا کو	یہ جاا سر بکو

(یعنی پڑھئے مالا یا مار)

یہ چند شعرا ایک بڑی مثنوی کے ہیں جنہیں ذکر رقابت راجہ چند ابہانیر والہ اور راجہ سور میں اندر پوری والہ کا جسکی نسبت پر مالا دھڑکا کیم کے ساتھ ہوئی تھی اور جو گرنار میں اوس سے شادی کر کے آیا تھا جب راجہ ابہانیر اوسکو بگا لیکیا تھا مذکور ہے راجہ سور میں اندر پوری نے دہلی تھا اگر بزرگ سور میں اور بانی سور پوری اسوقت میں یعنی بارہ سو برس پیشتر عیسے کے تھے اور آفتاب پرستوں نے آکھو علاقہ ساد شتر میں (جسکا دارالریاستہ جونا گڑہ گرنار ہے) قائم کیا تھا یہ اوسکا نام عہد کر یک بیگیا والون کے تھا جیسا ثابت ہوتا ہے (دیکھو مٹرا جیو مٹرا وغیرہ) اور خواہ کایم والد پر مالا وہ ہے جسکو فردوسی نے بنام کایمرا مذکور کیا ہے ہم تحقیقات اسکی نہیں کرتے آمد و رفت دریاں اس قطعہ ارضی

یلا بوجی نے جو دراصل بانی اکثر خاندانوں کا تھا جواب ساتھ نام مشہور شیخ جی کے اوسکے بیروہ کے مشہور ہیں جاگیر میں مقام امرت سر حاصل کیا مگر یہ مذکور نہیں ہے کہ اوسے مقام مذکور اپنی شجاعت اور دلاوری سے پایا تھا کسی او بیچ اوسکے تین فرزند تھے اپنے موکل جی کھیم باج اور کمارہ بھلائے موکل جی اپنے فرزند اول اپنی جاگیر امرت سر پر قابض رہا اور دوسرے فرزند کی اولاد کثیر تھی جو بنام بالاپوت مشہور تھی اور منجملہ اولاد کا ایک بارہ کوٹھری کچھواہہ میں شامل ہو گیا تھا اور تیسرے کا ایک فرزند کمن نامی تھا جسکی اولاد کمات کہلاتی تھی مگر اب نابود ہو گئے ہیں *

موکل کو ایک فرزند تھا جسکا نام شیخ جی تھا یہ نام بیا دگار ایک کراماتی فقیر مسلمان کے جسکی دعا سے رئیس لالہ کے امید فرزند پوری ہوئی تھی رکھا گیا تھا اور یہ شیخ جی ایک بڑی قوم کا ولی ہوئے والا تھا جو قوم بنام شیخاوت ایک جزو کلان ملک راجپوتانہ میں سکونت پذیر تھی اس فقیر صاحب کرامات کا نام شیخ برہان تھا جسکا مقبرہ قریب چھ میل کے فاصلہ پر مقام اچروڑ سے اور چودہ میل مقام قیام موکل سے واقع ہے جو یہ عہد قریب اور ایران کے آخر میں بکرت ہو گئی تھی تھے کہ یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ رانا میوا کی اولاد باو شالمان سا سانیان سے تھی ہم آپ کو نہایت خوش نصیب تصور کرتے ہیں کہ بیکو موقع دریافت کرنے سو پوری کا اوپر کنارہ دریائے جمن کے حاصل ہوا جو جا سکوت قریب چھ میل کا تھا ہم اوسکا دیکھنا تعلق ایسے شخص کے کہتے ہیں جسکے دل میں ایسا ہی شوق دیکھنے کا ہوا اور صرف اسقدر تحریر کرتے ہیں کہ اوسکو ایک تحریر کنندہ چچ ایک کوٹہ کے جوہان موجود ہے اور بنام سوچ کوٹہ مشہور ہے نظر آئیگی جو فاصلات سوکوس کا لکھا ہے خواہ اندر پوری یا ابھانیر سے تا بگرنار گودہ کوکوس ہوں تا ہم بہت ہے بیٹے بالائے ہمارے میں یہ آٹھ سو میل ہوگا مگر جزاغ اوترا ہے تو وہ سات سوکوس نہیں ہے اوسمیں اکثر تخصیص بھی مذکور ہیں اور حال راجہ چہپار راجہ جاج نگر کا جو ایک شہر قدیم اور تہذیب میں ہے مذکور ہے وہاں سنگ تراشی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے ایسا کہ کہنے کو بھی نہیں دیکھتا اور اوسمیں ذکر راجہ ساریکا بھی ہے (شاید سارہیا میں اور) جو قوم کا پرارتا سنگ تراشی میں ہمارا گذر جاج نگر میں ہوا تھا بعد فتح علاؤ الدین کے ہم وہاں اپنی رجسٹ کے ہمراہ گئے تھے اور وہاں ہمارے قدیم دوست کپتان بلٹ سیلی صاحب مرحوم نے کئی نقشہ عمارت قدیم کے دیوانہ لکھا جنہیں کار سنگ تراشی کا باقی اور موجود تھا اور یہ نقشے سب حکام کلکتہ کی خدمت میں روانہ ہوئے تھے غالب کہ یہ نقشہ جات مدت تک مکانات قدیم جاج نگر اور میرے دوست کی لیاقت نقاشی کو دست زمانہ سے محفوظ رکھیں کیونکہ کپتان بلٹ سیلی صاحب گویا زیور یا باعث رونق امورات خانگی اور سرکاری کے تھے یہ صاحب جگ نیپال میں عارضہ پٹ سے ضلع ہو گئے علامات ابھانیر کی اوپر کنارہ بان گھٹاکے تین کوس بجانب مشرق لال سوت کے واقع ہیں *

بعد فوج نشی میورسے تھا غالب رائے یہ ہے کہ یہ فقیر کوئی پوہنیرا پیر مسلمان تھا جو بیان اس شخص سے ملتا تھا
 کہ جنگ جو صابر راجپوتوں کو مذہب میں لاوے جسکی صحبت میں اوکو یقین تھا کہ اگر اوکا مطلب اصلی
 حاصل بھی نہوگا تاہم اوکی خاطر داری اور تواضع ہوگی یہ شیخ سیاحی کرتا ہوا حدود امرت سرمن ہوچکا اور ایک
 سبز زار میں سیر کرتا تھا جہاں ہوکل بھی موجود تھا منگتا یعنی فقیر مذکور نے نزدیک آکر سلام معمولی کیا اور صدا کی
 کہ ہمارے واسطے کچھ ہے موکل نے جواب دیا کہ بابا جی جو آپ چاہیں فقیر نے تھوڑا دودھ طلب کیا اور اگر ہم
 شیخاوت کی طرح یقین کریں تو شیخ برہان نے ایک گاڑمیش کے خالی تھن میں سے دریائے شیر کا لایہ مکھیکر
 رئیس محرم کو یقین ہوا کہ شیخ اور بھی کرامات کر سکتا ہے اور اوسنے التجا کی کہ اوکی اعانت سے امید ہے کہ
 اب وہ لا ولد نہ رہے گا اور عرصہ معبودہ میں اوکو ایک وارث پیدا ہوا اور بموجب حکم شیخ برہان کے اوکا
 نام شیخ رکھا گیا اور شیخ نے یہ ہدایت کی کہ لڑکا بدھی پہنا کرے اور جب اوکو اتارے تو پیر مذکور کی درگاہ
 لڑکا دے اور یہ بھی ہدایت کی کہ وہ سیاہ گھٹنا اور سیاہ کلاہ پہنا کرے اور گوشت خوک سے پرہیز رکھے
 اور کوئی گوشت جس میں خون ہو غذا نہ کرے اور یہ حکم دیا کہ جب کسی شیخاوت کو فرزند پیدا ہو تو ایک بکر اقربان
 کر کے کلہ بھڑی پر بکراوے خون کی چھٹی میں لڑکے کو دیا کرے ہر چند جیسے موکل نے یہ احکام فقیر اختیار
 اور مرعی کیے تھے چار سو برس کا عرصہ ہوا مگر اب تک اوکی اولاد میں مثل مذہب کے مرعی اور جاری ہیں
 اور اوکی اولاد دس ہزار میل مربع اراضی میں سکونت پذیر ہیں خوک صحرائی جسکا ہر سال ایک مرتبہ کھانا
 قدیم الایام سے راجپوتوں میں جاری اور مرسوم تھا اب قوم شیخاوت اوکا شکار بھی نہیں کرتے اور
 اگرچہ اس امر میں کچھ تفاوت ہو گیا ہے یعنی بدھی جب اتاری جائے تو درگاہ پیر صاحب میں لڑکا دیا
 مگر ہر ایک لڑکا اوکو پہنتا ہے اور سیاہ گھٹنا اور کلاہ کو بھی تا دو سالہ عمر ہونیکے پہنا کرتا ہے اور ایک امر
 زیادہ تر تو قریب یا دگارشیش برہان کا یہ ہے کہ زرد جھنڈہ قوم شیخاوت کے اوپر ایک پھر سیاہ رنگ کا لڑکا
 ہیں اور یہ قول بصدق دل وہ بیان کرتے ہیں کہ جو ست اعتقادی یا بوجہ فاصلہ بعیدہ کے یا بغیر کسی
 وجہ موجد کے ترک رسم خفیف بدھی پہنانے کی بھی کرتا ہے وہ کبھی صورت مہبود نہیں دیکھتا ایک اور
 مضبوط دلیل ساوہ مزاجی اور تحمل اور مستقل مزاجی راجپوت کی سمجھ میں ہے کہ گو امرت سر اور اراضی گرد فوج
 درگاہ کی جاگیر امیر میں شامل ہیں مگر درگاہ شیخ برہان مقام نپاہ ہے اور دیگر قطعات اراضی قریب

لے شہر امرتسر متقالیس دیات کے اب تک فرع منہر پور کے قبضہ میں چوڑے ہوئے ہیں +

ایک سو گھر ونگو جو اولاد پیہ مذکور سے ہیں اور متصل شہر تالاسکونت رکھتے ہیں دی گئی ہے +
 شیخ جی نے جب جوان ہوا تو اپنے والد کے علاقہ کو جو اسکو بعد وفات والد کے ملا تھا بہت ترقی دی اور
 تین سو ساڑھ دیہات اپنے مہسایہ کے فتح کر کے زیر حکم کر لیے اب اسکی شہرت اور قوت کا خیال اس کے
 مالک اور حام یعنی راجہ امیر کو پیدا ہوا اور راجہ نے اس پر فوج کشی کی مگر بدو ٹھکان پٹی اس نے مقابلہ
 اور حملہ ہاے متواتر دے اپنے مالک کا کیا اب تک وہ راجہ امیر کو اپنا مالک تصور کرتے ہیں اور دلیل اٹھا
 یہ ہے کہ وہ اس کے اصلی علاقہ میں جس قدر بھیڑے ہوتے ہیں بطور خراج امیر کو دیتے ہیں +

ایک تکرار اس بارہ میں وجہ قوی ہوئی (گو اسکی ترقی جلد کے باعث) جس نے شیخا واٹنی کو اپنی مربی ریاست
 امیر سے علیحدہ کر دیا اور اسطرح تا بعد سوائی جے سنگہ وہ علحدہ رہے اب سوائی جے سنگہ نے بوجہ صوبہ
 سلطنت دہلی ہونے کے اسکو زیر کر کے زبردستی اس سے اطاعت اور فرمانبرداری کرائی اور روپیہ بھی
 اس سے لیا شیخ جی نے اپنے فرزند اسے مل کے واسطے ایک خوب قائم اور مستحکم حکومت چھوڑی مگر اسکا کچھ
 حال ورج نہیں ہے اسے مل کے بعد سے سو جاگدی نشین ہوا اسکے تین فرزند تھے یعنی لون کرن اور
 اسے سال اور گوپال پسر اکبر یعنی لون کرن مالک امرتسر اور تین سو ساڑھ دیہات اور شہر وغیرہ کا ہوا اور اس
 برادران کو جاگیر لاہتی اور جہارنی کی ملی یعنی اسے سال کو لاہتی اور گوپال کو جہارنی اسے سال برادر و
 کے ساتھ قسمت شیخاوت کی ایک مرتبہ اوج کو پہونچی ایسے ایک موقع اتفاقہ سے جو ہم چاہتے ہیں کہ
 ہمیشہ راجپوت کو نصیب ہوا کرے +

لون کرن رئیس شیخاوت کا ایک دیوان دیہی داس نامی قوم کا بنیا تھا اور مثل اس قسم کے آدمیوں کے
 وہ بہت ہوشیار اور تیز اور عقلمند تھا ایک روز اس نے ایک بات اپنے مالک سے کہی (جسکے نتیجہ کو
 اس قوم نے اقامہ دہالی میں سے ہیں جسکے بارہ میں ملاحظہ النفس میں صاحب کی کتاب حال کابل کا کرنا چاہیے پچھلے زمانہ میں ایک بادشاہ اس
 قوم کا ایسا مشورہ واسطے فیاض اور عہد ان لواری کے ہو گیا ہے کہ وہ ضرب المثل ہے یعنی بنی تو بنی نہیں داؤد خان بنی مراد اس سے
 یہ ہے کہ اگر کہیں اور بنی تو غیر ورنہ داؤد خان موجود ہے اسکی شجاعانہ حرکات اور مرگ عہد فرخ سیر میں اسکا صاحب کی
 مشہور تاریخ دکن میں صبح ہیں +

اس سے خزانہ کتاب ہذا کو یاد دلایا کہ قدیم سلطنت ایران میں یہ طریق خراج گذران تھا ابجدہ قومی قوم کا خراج ادا کرتے تھے ہر دو ہٹس کیان سے
 پیدا ہوتا ہے کہ صرف آرمینا یعنی ملک قوم آرمینی صرف میں ہزار پچھرا یعنی سوچاں خراج میں دیا کرتے تھے +

معلوم ہوتا ہے کہ اس نے وہ اپنی رائے سے کوئی تھی) یعنی عقل خوش نصیبی کے ساتھ عطیہ عظمیٰ خدا کی ہے۔
اور کوئی افسانہ کی موروثی جاہد اس کے برابر نہیں ہے۔ لون کرن نے اس کے خلاف بہت تڑپائی اور ترش مزاجی
بیان تک پہنچی کہ اس نے دیوان سے کہا کہ وہ اس کی صداقت اس کے بھائی رائے سال نے پاس لایا ہے میں جا کر
کرے دیبی داس فوراً اس گفتگو سے جلد اپنی برخاستگی تصور کر کے مع اپنے عیال و اطفال اور جاہد اس کے
لاستی چلا گیا وہاں اس کی خاطر داری معمولی ہوئی مگر اس کو دریافت ہوا کہ رائے سال کی آمدنی اس کے بار کی
متحمل نہیں ہو سکتی اور یہ جاگیر اس کے قول کی صداقت جو قول باعث اس کی برخاستگی کا ہوا تھا نہیں کر سکتی
اس نے اپنا ارادہ دہلی جانے کا ظاہر کیا اور رائے سال کو بھی صلاح دی کہ اس کے ہمراہ چلے اور قسمت آزمائی
دربار میں کرے رائے سال خود بھی بلند ہمت تھا اور بیس سو اس نے ہمراہ تیار کر کے روانہ ہوا اور اسی وقت
دہلی میں پہنچا جب فوج واسطے مقابلہ افغانان کے جو اس زمانہ میں اکثر دہلی آتی تھی آراستہ ہوتی تھی یہ بھی
ہمراہ ہوا اور میدان جنگ میں رائے سال کی خوش نصیبی سے اس کے ہاتھ سے ایک افسر فوج و شمشیر قتل ہوا
اور افسر فوج شاہی نے اس کو جنگ شجاعانہ اور قتل افسر مذکور کرتے ہوئے دیکھا جس سے میدان فوج
شاہی کے ہاتھ رہا تحقیقات اس شجاع کی ہوئی کہ وہ کون تھا جس نے افسر و شمشیر کو قتل کیا تھا لیکن چونکہ یہ اپنی
ہموطنوں کے جرگہ سے باعث چند در چند جو بعد ازیں دریافت ہوئے علم بردار رہتا تھا قول دینی داس کا
کبھی پائے صداقت کو نہیں پہنچا اگر افسر شاہی تحقیقات کامل کر کے اس شخص کی لیاقت کا معاوضہ نہ دیا
بظن تحقیقات اس نے ایک ضیافت پر ایک افسر فوج کی قرار دی اور حکم دیا کہ جو ضیافت میں آئے افسر
یعنی جنرل فوج شاہی سے ملاقات کرے جب رائے سال حاضر ہوا تو افسر مذکور نے اس کو شناخت کیا کہ یہ وہی شخص ہے
جس کی تلاشی تھی جب اس سے دریافت نام اور حال خاندان دریافت کیا تو اس کے برابر لون کرن کو جو
اپنے دستہ فوج کے ساتھ خدمت گذاری میں حاضر تھا طلب کیا یہ اس کو دیکھتے ہی تھا ہوا کہ بغیر اجازت کے وہ کون
دربار میں حاضر ہوا مگر اس تنگی کا کچھ نتیجہ نہیں پیدا ہوا رائے سال حضور اکبر شاہ میں حاضر کیا گیا اور اکبر شاہ نے
اس کو خطاب رائے سال درباری کا دیا اور بڑی رحمت اضلاع رواسوا اور کھاسلی جو چندیل راجپوتوں کے تھے

اس نے ایک امر نہایت خوشی کا ہے کہ صداقت ایسے حالات کی از روئے تواریخ راجپوتان ہی ہوتی ہے نام رائے سال درباری کا کتابت
آئین اکبری میں دو اول رسالہ اردن کے ہے جو افسر بارہ سو پچاس سواروں کے تھے یہ عمدہ ہی کلام اور جلیل ہے اور برابر اس کے
جو پیر راجگان دی قوت کو عطا ہوتا تھا *

۴۴
 چالیس منابت ہوئے یہ اعتبار سے سال کی ترقی کی تھی کیونکہ وہ ہنوز جنوبی اپنے علاقہ بدیع میں قائم نہیں ہوا تھا کہ
 چاروں کی طلبی و بارہ میں ہوتی کہ آئرش ایک محکمہ بدیع میں اس محکمہ میں برابر رہے اور بعد نگذاری کی تو اسکو اور
 تعلیمات بدیع میں بہت ہوئیں۔ اپنے کندھیا اور دوستوں جو بہانہ ان اچوتوں کو تھے حرمت ہوئے لوگ
 اطاعت شامشاہی پسند نہیں کرنے تھے اور غارتگری ناجائز کا پیشہ اونہوں نے اختیار کیا تھا +

راے سال نے جو دریافت کیا کہ شجاع زبھان اچوتوں کو اس کے پوتے یعنی موروثی علاقہ سے
 خارج کرنا ایک امر وقت طلب ہوگا اس لئے چاہا کہ قریب اور جنگ خفیف کر کے اپنا مطلب حاصل کرے
 قبل مہم بدیع کے راے سال کی شادی ساتھ دختر رئیس کندھیا ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ ایک گفتگو اتفاقہ
 جو وہاں ہوئی اس سے اسکا ارادہ ہوا تھا کہ کندھیا اپنے قبضہ میں کرے حال یہ ہے کہ جو جہیز دختر رئیس
 کے ساتھ ملا اس سے وہ راضی نہیں ہوا اور تکرار اس کے بابت بیان آئی اسپر رئیس زبھان تیز اور تند
 ہو کر بولا کہ اب ہمارے پاس کچھ اور دینے کو نہیں ہے اگر چاہو تو پہاڑ کے پتھر لیاؤ یہ شکر جو شگونہ اس کے
 ہمراہ تھا اس نے آہستہ آہستہ سال سے کہا کہ اپنے کپڑے میں گرہ باندھو کہ یہ قول یاد رہے جب ایسی گفتگو
 پیشین گوئی زبانی سنی تو اسکو خواہش ہوئی کہ مالک کندھیا کا ہونا چاہیے اور جو خدمات شامشاہی اس سے
 سرزد ہوئیں اور سادہ لوحی قابض زبھان باعث اس کے پورا کرنے خواہش کا ہوئیں قابو دیکھ کر اس نے
 فوج کشی کی اور جو دوا اسکو اپنے مالک کی تھی لہذا رئیس مذکور کے بغیر مقابلہ ترک مقام مذکور کیا اور باشندگان
 اطاعت منظور کی بعد ازیں مقام کندھیا دارالریاستہ گروہ شیخاؤلی قرار پایا اور اولاد راے سال انہی بزرگ کے
 نام پر پہلوت مشہور ہیں اور جنوبی شیخاؤلی میں آباد ہیں اور ایک دوسرے گروہ جو بعد اسکے پیدا ہوئی
 نے سدہانی وہ شمالی علاقہ میں مسکن گرین ہیں فوراً بعد قبضہ کرنے کندھیا کے راے سال کو قبضہ و دیو چور کا
 بھی حاصل ہوا جسکو سابق کسومی کہتے تھے اور یہ بھی قبضہ زبھانوں میں تھا +

راے سال اپنے مالک اپنے راجہ مان امیر والد کے ہمراہ بمقابلہ اس شجاع رانا پرتاب میوار والد کے رہا اور
 معہ کابل میں بھی ہمراہ اس کے بمقابلہ افغانان کو ہستان کے تھا اور ہر ایک محم میں اس کی نسبت مراعات جدید

۴۵
 زبھان ایک ساکھ قوم چہان سے ہے وہ مدت سے قابض اس علاقہ پر تھے جبکہ کایس یا کسوی جسکو اب او دیو کہتے ہیں دارالریاستہ تھا
 اور یہ وہ مقام تھا جان موقع عظیم پر اجمل کثیر بطور کونسل کے جمع ہوتا تھا اس سے حال اسکا واضح ہوگا جو عیار وہی پر نام کسوی کا کندھ سے دارالریاستہ
 زبھان کا غالباً وہ شکر کسوی ہے جو برب میا کے گنگ واقع ہے +

ہوتی رہیں درباب اوسکی وفات کے کچھ ذکر نہیں ہے مگر اوسکی تاج گویا ایک اور دلیل سیرت راجپوتوں کی ہے اور اوس سے قول اوس بنیا کا پایہ صداقت کو پہنچتا ہے یعنی عقل اور نصیب زیادہ تر راشت سے ہیں *
ہنگام وفات راسے سال اوسکا ملک آراستہ اور انتظام پذیر تھا اوسمیں سے اوسنے جاگیر اپنے سات فرزندوں کو دی تھی یہ ساتوں رئیس خاندانہا سے کثیر کے ہوئے اور اوسکے نام اوسکے بزرگوں کے نام پر مشہور ہیں یعنی مہوجانی سدبانی لرخانی تاج خانی پرسرام پوت ہیرام پوت ارپہ سب ایک عام نام شیخاؤٹ سے رجوارہ میں مشہور ہیں *

- ۱ گروہر جاگیر کندیلہ اور روداسو
- ۲ لارخان جاگیر کچیرا داس
- ۳ بھوج راج جاگیر اودے پور
- ۴ تمل راو جاگیر کاسلی مع چوراسی دیہات کے
- ۵ پرسرام جاگیر بانی
- ۶ ہیرام جی جاگیر موندری
- ۷ تاج خان جاگیر نڈارو

ہم سلسلہ احوال فرع کلان کندیلہ واسطے بیان کرنے کے حال سلسلہ خرو خاندان مذکور شکست نہیں کرنیکے گواہ اولاد بھوج راج نے بیچ نفری اور جایداو کے اولاد سلسلہ کلان راسے سل کو مخلوب کر دیا ہے *
گروہر جی وارث دلاوری اور ہوشیاری اور علاقہ اپنے والد کا ہوا اور بچلہ دوسے ایک امیر شجاعت کے پیشگاہ شاہنشاہ سے خطاب راجہ کندیلہ کا حاصل کیا اس عہد میں سلطنت میں نہایت بد انتظامی ہوئی تھی اور عہد کو بی جکومیوات کہتے ہیں ایک گروہ قزاقان بدعتی اور دلاور کا جنکو مودہ کہتے تھے مسکن تھا اور یہ لوگ تابہ دروازہ دار الہیاستہ دست غارتگری دراز کرتے تھے *
زندہ یا بعد مرگ سرغنہ قزاقان مذکورین کی محول اوپر رئیس کندیلہ کے گرفتاری ہوئی اور اوسنے اس فعل کو نہایت شجاعت اور فتح نصیبی کے ساتھ سرانجام دیا اس امر کو سمجھکر کہ اگر فوج بکثرت اپنے ہمراہ لیجائے گا تو دشمن اپنے قابو کے مقامات میں متواری رہیں گے گروہر نے فوج مساوی فوج دشمن کی ہمراہ لی اور ایک چیدہ گروہ کو ہمراہ لیکر اوسنے تعاقب میواتی سرغنہ کا کیا اور آخر کار ایک جنگ چیدہ میں اسے قتل کیا

۳۷۶
سلسلہ عمر گروہ پڑا جو چھوٹا مگر تابندہ تھا قتل سے قہم ہوا۔ باب وہ جہاں میں نسل کرتا تھا احوال قتل سے ظاہر ہوتا تھا
کر کے تہذیب و سلاطین اسے درمیان راجپوتان دلا اور بدو فتح مصاحبین و بار کے تھا *

ایک آدمی ہمراہی رئیس کمندیل ایک آہنگری دکان پر کھڑا تھا اور اسکی تلوار آہنگریذکور مرست اور تیز کرتا تھا
ایک مسلمان اوپر سے گزرا اور اس کے دلیں خیال آیا کہ راجپوت سادہ وضع سے کچھ متحر کرے اول
کچھ سوالات لایعنی اس سے کیے اور اس کے جوابات بے سہو زبان رجاوڑہ میں شکر بہت خندہ زن ہوا
بلکہ قفقہ مار کر نہسا اور ایک ہنرم سوختہ اوٹھا کر اسکی دستار میں رکھی راجپوت نے صبر کیا اور اس بد وضعی کا
کچھ جواب نہیں دیا اس سے مسلمان مذکور کو اور بھی خوشی زیادہ ہوئی اور اسکی گہری جلفی لگی یہ دیکھ کر
ٹھا کر مذکور نے تلوار سنبھالی اور اسکی بازو کو دیکھ کر ایک صدمہ سے سرسخر کر نوالے کا اپنے پر وٹھیں ڈالا
مسلمان مذکور ایک رئیس و راجا کا ملازم تھا اس نے یہ حال شکر اپنی ہمراہی سپاہ کو حکم دیا کہ رئیس کمندیل
مقام پر جائیں وہ حسب الحکم وہاں گئے اور جب اسکو وہاں نہیں پایا تو جہاں لب دریا سے جہن پروہ
اپنی پوجا کرتا تھا وہاں گئے اور اسکو اس حال میں کہ بے اسلحہ تھا اور ہمراہی بھی اس کے ساتھ تھے
اسکو نامردانہ طریق سے قتل کیا گر دہر کی کئی اولاد تھی *

دوار کا دس پسر کلان جانشین اسکا ہوا اور بعد گدی نشین ہونیکے فوراً محمود رئیس منوہر پور کا جو اولاد
فرع کلان خاندان کا بوجہ لون کرن کی نسل سے ہونیکے تھا ہوا شاہنشاہ نے ایک شیر بہر زنجبیر میں
بند کیا تھا اور حکم عام اس کے شکار کرنے کا دیا منوہر پور کے رئیس نے عرض کیا کہ اسکا رشتہ دار اسکو
جو شاگرد ناہرنگہ کا تھا لائق جنگ کرنے ساتھ اس بادشاہ جنگل کے تھا دوار کا داس نے دغا بازی اپنے
رشتہ دار کی سمجھی مگر بخوشی یہ فعل منظور کیا اور غسل کر کے اور اسے رسم پوجا کر کے وہ مقام شیر میں بے اسلحہ
کیا اس سے نہایت تعجب بادشاہ اور دربار والوں کو ہوا مگر یہ بخیرت وہاں گیا اور ایک رجا بانی برنجی ہاتھ
لیکرا و میں ب سامان پوجا کا رکھا مثل بیچ و وہی اور صندل سو وہ اور سید ہا شیر کے پاس گیا اور اسکی
پیشانی پر قشقہ صندل کا لگا یا اور ایک بار اس کے گلے میں ڈالا اور شیر کے سامنے سجدہ زمین پر دراز ہو کر کیا
مزید بر آں یہ کہ شیر آہستہ آہستہ اس کے نزدیک آیا اور زبان سے اس کے چہرہ کو چاٹنے لگا اور کچھ غصہ اس پر
نہیں کیا اور اسکو وہاں سے واپس جانے دیا یہ دیکھ کر تماشہ بینان کو نہایت متعجب ہوا اور شاہنشاہ نے
یہ بالیقین تصور کیا کہ اسکی اس رعایا کی عمر بہت اچھی طرح بسر ہوگی لہذا حکم دیا کہ کچھ مانگ جو تو طلب کریگا

وہ بڑا بڑا مہو کا گریشا ہشاہ کو کچھ نہامت اوسکی درخواست سے ہوئی مینے اوسنے یہ عرض کی کہ حضور کسی شخص کو ایسے خطرناک موقع پر آئندہ نہ آنا دین جس سے اوسنے خوش نصیبی سے نجات پائی ہے *

دوا کا دس ایک بڑے شجاع عہر مینے خان جان لودھی کے ہاتھ سے قتل ہوا اور سخاوت کا یہ بیان ہے کہ لودھی بھی اوسکے مالک کے ہاتھ سے جان بر نہیں ہوا تھا اور وہ لوگ ایک مبالغہ اس امر میں ایسا کرتے ہیں جس سے رونق حال شجاعت ہر زمانہ اور ہر ملک میں ہوتا ہے مینے خان جان اور رئیس کھنڈیلا دونوں دوست بذریعہ قول و قسم کے تھے اور ایک وقت بادشاہ نے حکم لودھی کے قتل کا دیا تھا تو دوا کا داس نے اوسکو خبر بروقت کی تھی اور یہ صلاح دی تھی کہ یا تو اطاعت حکم بادشاہ کرے اور یا فراری ہو جاوے اوسکی قسمت نے جسکا بیان ایک نہایت دلچسپ نظم میں تاریخ فرشتہ میں درج ہو قسمت عیس شجاع وٹ کو اپنا شریک کیا اوسکے بعد اوسکا فرزند نرسنگہ دیو گدی نشین ہوا یہ مع اپنی فوج کے شریک مہم اور جنگ دکن چھا اور جواو سنے نہایت امداد بیچ فتح کرنے مقام پر بالا کے کی تھی لہذا مقام مذکور کا وہ حاکم مقرر ہوا مورخ کھنڈیلا یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ اوسکے بیان سے یہ پیدا ہو کہ اوسکی خدمت گزار ہی بلا توسط اوسکے مالک پہنچے تھے مگر غالب یہ ہے کہ وہ ریر حکم مزاراجہ کے سنگہ کے تھا کیونکہ راجہ مذکور اوس عہد میں ایک جنرل مشہور اور نام برآوردہ اپنی قوم کا اور نیز دربار شاہی کا تھا *

پرسنگہ دیو کے سات فرزند تھے منجملہ اوسکے ولیعہد مینے بہادر سنگہ کھنڈیلا میں رہتا تھا اور اوسکے دیگر برادران علاقہ جہاگانہ دیے گئے تھے نام دیگر برادران کا یہ تھا مینے امر سنگہ سیام سنگہ جگدیو بھوپال سنگہ موکری سنگہ وپیم سنگہ ان سب نے خاندان راسے سلوٹ کو ترقی دی جب راجہ خود خدمت دکن میں کرتا تھا تو اوسکو خبر ملی کہ اوسکے فرزند نے خطاب اور حکومت اپنے نام سے کر لی یہ سنگہ وہ صرف چار سوار ہمراہ لیکر روانہ بہمت دارا لریاستہ ہوا دو کوس کھنڈیلا سے جب باقی رہا تو وہ ایک جاٹنی کے گھر میں فروکش ہوا اور اوس سے کھانا طلب کیا اور کہا کہ اوسکے گھوڑے کی نگہبانی کریے تاکہ کوئی اوسکو چرا کر نہ لیجاوے یہ سنگہ اوس چورت بہ ترشی جواب دیا کہ کیامیان بہادر سنگہ حاکم نہیں ہے تو طلا راستہ پر ڈال دے تو بھی کوئی اوسکو بات نہ لگائیگا رئیس مہر یہ حال کارروائی اور انتظام اپنے فرزند کا سنگہ نہایت خوش ہوا اور بغیر افشا کرنے اپنے راز کے واپس دکن کو چلا گیا اور وہاں فوت ہوا *

بہادر سنگہ گدی نشین ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے دکن میں جان اوسکی فرج تھی حسب حکم اور نگہبانی گیا

ایک رئیس اہل اسلام نے اس سے کچھ بذربانی کی اور جب با شاہ مقہب نے بھی سماعت اوسکی نہ کی تو وہ ناراض ہو کر فوج سے چلا آیا لہذا اوسکا نام منصب داران کی فہرست سے خارج ہوا اب ظالم اورنگ زیب نے محصول نفرتی ہنود پر جاری کیا اور حکم دیا کہ اوسکے معاہدہ سمار کیے جائیں +

جو ذاتی دشمن شیخاوت کے تھے اؤنکو دو کام سپرد ہوئے یعنی تحصیل محصول و مسامی معاہدہ ہنود جو باعث رونق کھنڈیلا تھے اور جہان کا رئیس اپنی دارالریاستہ کو چھوڑ کر روہنفرار لایا اور اپنے نام بہادر کو اوسنے داغ لگایا اور فوج شاہی دو کوس کے فاصلہ تک آگئی اور کسی نے اوسکا مقابلہ نہیں کیا یہ خبر کل شیخاوت میں مشہور ہوئی کہ بہادر کھنڈیلا سے فرار ہو گیا اور ترک معاہدہ کے سمار کرنے پر آمادہ ہیں شدہ شدہ یہ خبر سجان سنگہ رئیس جابولی کی بواولاد بھیج راج پسر دومی راسے سال سے تھا گوش زد ہوئی چونکہ اوسمیں وہی شجاعت اپنے بزرگ کی تھی اوسنے ارادہ کیا کہ تحفظ معاہدہ کا کرنا ضرور ہے اور یا تو وہ اوسکو بچائے گا ورنہ جان دیگا جب یہ خبر اوس کو پہونچی اوسوقت وہ اپنی شادی میں سرحد ماڑواڑ پر مصروف تھا یہ سکر وہ فوراً واپس اپنے گھر میں آیا اور اپنی رانی اور والدہ سے تودیع چاہی اوسکے رشتہ دار سب جمع ہوئے اور اس ارادہ سے اوسکو باز رکھنا چاہا اور ہر طرح کی گفتگو بیان لا کر یہ بھی کہا کہ یہ کام بہادر سنگہ کا ہے اوسکا نہیں ہے یہ سکر اوسنے جواب دیا کہ کیا میں بھی راسے سال کے خاندان سے نہیں ہوں اور کیا نہ کہ میں یہ دیکھ سکتا ہوں کہ مندر ہمارے ٹھاکر کو سمار ہوں اور ہم ارادہ اؤنکے تحفظ کا نہ کریں یہ امر کیا موافق کار و بار راجپوت کے ہے جو اؤنھوں نے دیکھا کہ اؤنکی نصائح بے سود ہیں وہ قریب ساٹھ نفرتی کے آمادہ اوسکی ہمراہی کے ہوئے اور یہ کہا کہ جو اوسکا حال وہ اؤنکا حال بعد از ان ایک گروہ ہمارے بہادر بھی اؤنکے شریک ہوئے اور یہ سب کھنڈیلا میں

لے اکثر معاہدہ سمار شدہ اور بت ہائے شکستہ جو ہر ایک شہر اور دیہین موجود ہیں اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ کس فراہم داری کے ساتھ تعمیل حکم شاہ متہب کی ہوئی تھی کوئی بت قدیم زمانہ کا لاہور سے سمندر تک ایسا تھا جان شاہ کے لازم پہونچے کہ اوسکی سبقت میں ثابت ہوں صرف اؤنکار جی نے جو دیسے نہ ہوا کہ ایک ٹاپو میں ہے اپنی نشان اس عہد تباہی خیریت ہائے ہنود میں ظاہر کیے تھے وہ ظالم یہ کہتا تھا کہ اگر یہ خدا ہیں تو اپنی کرامات دکھا دیں اور میرے حکم کی تعمیل اپنی کرامات سے نہونے دیں اؤنکار جی کے سر پر جو ایک ضرب ماری تو جیسے ضرب سے انسان کے جسم پر اثر ہوتا ہے اوسکی طرح اؤنکے جسم پر اثر ہوا یعنی اؤنکی ناک اور منہ سے خون جاری ہو گیا یہ دیکھ کر پھر کسی نے مبادرت دوسری ضرب کی نہیں کی صرف اس صدمہ کے اثر سے جو پیدا ہوا اؤنکار جی کے مندر کی توقیر و چند ہوئی اور اس نواح میں یہ مندر بڑا نامی ہے اور بہت خلقت اؤسکے درشن کو جاتی ہے +

داخل ہوئے افسر شاہی جسکو خبر اس مقابلہ خلاف امید کی پہونچی خوب وقت تھا کہ کیا راجپوت کر سکتا ہے جب
تحریک ملی اوسکو ہوتی ہے اور یا شاید اس نظر سے کہ جزوی آدمی جو مقابلہ فوج آئے ہیں تو وہ واجب الرحم ہیں
اوسنے اونسے کہا کہ دو آدمی اونسے اوسکے خیمہ گاہ میں آکر اس بارہ میں گفتگو کریں جب وہ آئے تو اوسنے
اونسے کہا کہ گو حکم اسے یہ ہے کہ معابد مسما رہوں مگر بشرط اطاعت وہ صرف کلس طلائی اوسکا اتار لیا اوسھوں
کوشش اوسکو اس امر سے بھی باز رکھنے کی کی اور روپیہ بھی اپنے مقدور کے موافق دینا قبول کیا مگر اوسنے
یہ کہا کہ کلس ضرور اوتاراجائے گا یہ سنکر ایک رئیس اپنے جامہ میں نہ رہ سکا اور اوسنے تھوڑی مٹی کا ایک
گولہ بنا کر ایک مقام بلند پر رکھا اور کہا کہ کلس توڑ ڈالو اور تلوار کھینچ کر یہ کہا کہ کلس توڑ ڈالو سچلا اس گولہ کلی
کو تو توڑو اس حرکت سے خندہ اوسکے دشمن کو بھی آیا اور اوسنے اجازت دی کہ بحفظ وامان جا کر اپنی
اپنی برادری کے شریک ہوں اور جو خرابی اونکی ہونی ہے اوسکے مترصد رہیں :

اس زمانہ میں کھنڈیلا مقام مستحکم تھا صرف ایک دروازہ نصف راہ پہاڑی پر تھا جہاں سے راستہ رئیس کے
مکان تک جاتا ہے اور معبد متصل مکان رئیس کے واقع تھا اوسھوں نے ایک گروہ دروازہ پر قائم کیا
اور جو دشمنان سنگہ معبد کی حفاظت کے واسطے مندر میں جا گزین ہوا اور اوسکے رشتہ دار اوسکو ہراہ رہتے
جب فوج ظالم نے پیش قدمی کی محافظین دروازہ بعد قتل کرنے اکثر آدمیوں کے غلولہ تھنگ وغیرہ سے
تلوار پکڑ کر فوج مذکور پر حملہ آور ہوئے اور یکہ یکہ قتل کو پہونچے جب یہاں سے فوج شاہی مقام مقصود کی طرف
روانہ ہوئی تو معبد سے چھوٹے چھوٹے دستہ سپاہ کے ٹھاکر کی پوجا کر کے نکلے اور اکثر و نگو قتل کیا سبجان
خود بھی خوب کار بار نمایان کر کے میدان کارزار میں آرام گزین ہوا بعد ازاں معبد مسما کیا گیا اور بت شکستہ اور
پارہ پارہ کر کے بنیاد مسجد میں جو وہاں تعمیر ہوئی رکھا گیا رجوارہ میں کوئی شہر ایسا نہیں جس میں ایسا حال شجاعت
بیچ تحفظ اپنے معبد کے بمقابلہ ظالم اور بد وضع اور رنگ زیب کے نہ گذرا ہو کھنڈیلا میں ایک تھانہ شاہی قائم ہوا
مگر فتح نصیب نے قدیم اہلکاران ملکی و راج کو قائم اور نوکر رکھا :

بہادر سنگہ ایک شہر متصلہ میں رہتا تھا اور قبوسل اپنے دیوان کے اوسکو ایک حصہ فصل اور محصول راہداری سے
مٹا تھا یعنی ایک سیر فی من پیداوار اور ایک فلوپس فی روپیہ آمدنی راہداری - تمام ایام میں مکانات سکنی
اوسکے اور باغات اوسکو واپس ملے اور جب سید باختیار ہوئے تو اوسکو ملک بھی واپس ملا گو ایک تھانہ
جنگی شاہی رہتا تھا اور اوسکا خرچہ اوسکو دینا ہوتا تھا اسکے تین فرزند تھے کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اوسے سنگہ :

کیسری سنگ کی نمائش یہ تھی اپنے ملک کو اپنے شاہی پادشاہ اپنے قبضہ میں رکھے جس طرح اس کے بزرگوں کو پاس تھا یعنی خدمت اپنے ملک کی کیا کرے اس نظر سے اس نے اپنے فقہاء کو جمع کیا اور اپنے برادر دینی فتح کو بلا لیا اور قیام شاہی کو روانہ کیا کہ حاضریہ پر خدمت کراہی کا وعدہ کرے کہ میں منوہر پور جو فتح کلان خاندان سے تھا قیام شاہی میں موجود تھا اور تہہ و تربت بوسلے خاندان کھنڈیلا کے پھر اپنے بیٹے سابقہ کو حاصل کیا تھا اس سے اپنے اذکی و علیا بی و بار سے مترو اور ناراض تھا بدین اندیشہ کہ اس کا رسوخ پھر ضائع نہ ہو اس نظر سے اس نے شاہی ساتھ برادر دوم اپنے فتح سنگ کے کی اور وعدہ کیا کہ وہ ملک تقسیم کر دے گا اس وعدہ سے فتح سنگ اور کے فریب میں آ گیا جب دیوان نے دیکھا کہ تنازعہ باہمی خاندانی باعث تباہی و بربادی طرفین ہو گا وہ واپس کھنڈیلا کر چلا آیا اور توسط والد کے جو قوم سے گور راجپوتنی تھی اس نے صلاح تقسیم کرنے کی دی لہذا مردم شماری اور پیمائش علاقہ کی وقوع میں آئی اور دو حصہ فتح سنگ کو دیے گئے اور تین حصہ راجہ کو خاص شدہ بھی اسی انداز سے منقسم ہوا بعد ازیں دونوں برادران میں گفتگو ہوئی ہوئی اور کیسری سنگ نے مقام کاٹما میں بود و باش اختیار کی اور جب کبھی وہ کھنڈیلا میں آتا تھا تو فتح سنگ دیوان سے چلا جاتا تھا یہ صورت حال اس وقت تک جاری رہی جب تک دیوان نے اپنے راجہ کو ترغیب اس امر کی دی کہ عہد نامہ سے جو باعث بزرگی منوہر پور والہ کے حج کروہ شیخا والی کے ہوا ہے قطع نظر کرنا چاہیے اور وہ اس طرح کہ بھائی کو درمیان سے دور کیا جائے اور دیوان نے اس غرض سے یہ تدبیر پیدا کی کہ مقام کاٹما میں ملاقات دونوں برادران کی ہو تاکہ باہم مصالحت ہو جائے اور اس ملاقات میں فتح سنگ قتل ہوا مگر ترغیب دہندہ بھی اپنی جزا کو پہنچانے پہیلا تلوار کا جس نے فتح سنگ کو قتل کیا دیوان کی گردن میں گھس گیا اور باعث اس کی مرگ کا ہوا *

کیسری سنگ نے اس طرح اپنے اختیار اور حکومت تلف شدہ کو پھر حاصل کر کے جو دیکھا کہ دربار میں فساد ہو رہا ہے یہ خیال کیا ادا سے خراج مقام ریواسو سے جواب تک خزانہ اجیر میں داخل ہوتا تھا اور خراج کھنڈیلا نارول میں دست کش ہو سید عبداللہ جو اس زمانہ میں وزیر تھا اس نے یہ موقع عوض لہجہ گستاخی کا بہتر تصور کر کے ایک فوج کھنڈیلا کو روانہ کی ہر ایک شخص خاندان راے سلوت واسطے مقابلہ ترک کے جمع ہوا اور اس کے دشمن منوہر پور والہ نے بھی ایک دستہ فوج بسر کر دی واپس اس کے اس قوم کی جنگ میں بھیجا اس اجتماع کی جب اس کو قوت ملی تو کیسری سنگ نے ارادہ مقابلہ فوج شاہی کا دست بدست میدان جنگ میں کیا

فریاد شنایا و بی بی بد تمام سرحدی سے متیم ہوئی اس جنگ میں فتح جانب دار نہ رہا۔ کیا اس کی
 پہلی تھی کہ سدا شوہر اور والد کا زندہ ہوا اور اس نے اپنا دستہ میدان جنگ سے علیحدہ کر لیا۔ یہ جنگ
 جیسے زیادہ تر اعتبار اور بھروسہ تھا قتل ہوا اس بد نصیبی پر فرید یہ ہوا کہ لار خانی رئیس داتا کی نہ طینتی سو
 اس موقع کو مفید اپنے تصور کر کے اور اپنی غرض مقدم جانکر میدان جنگ ترک کر کے ارادہ قبضہ کرنے
 ریوا سو کا کیا شیر کھنڈیلا یعنی کیسری سنگ نے یہ نقصان دیکھ کر عین اس وقت پر کہ آواز جے جے یعنی فتح کی
 اس کے گوش زد ہوتی تھی بے اختیار حالت ناامیدی میں زبان پر لایا کہ اگر فتح سنگ میان ہوتا تو ہکتہ منہ چھوڑتا
 اس علیحدگی افواج میرا ہی سے بھی وہ دل شکستہ ہو کر رو بفرار نہیں لایا بلکہ آمادہ اسپر ہوا کہ جو قسمت میں ہے
 وہ ہوگا اور مثل اصل رائے سلوت کے آمادہ مرگ ہوا اور اس نے میدان جنگ میں جان اب تک بازار جنگ بدل کا
 اس کے بھائی اوو سے سنگ نے گرم کر رکھا تھا اپنے بھائی اوو سے سنگ کو پیغام طلبی کا بھیجا اور اس سے کہا کہ
 وہ اپنی جان سلامت لیجائے مگر اس راجپوت نے بچشم حقارت اس امر کو دیکھا لیکن جب کیسری سنگ نے
 اپنا ارادہ مرنے کا ظاہر کیا اور یہ کہا کہ اگر وہ بھی قتل ہوتا تو سلسلہ اس کے خاندان کا ختم ہو جاتا تو اور حاضرین بھی
 اس سخن میں شریک ہوئے بلکہ اونھوں نے ارادہ کیا کہ کیسری سنگ کو بھی اس ارادہ مرگ سے باز رکھیں کیسری سنگ نے
 جواب دیا کہ مجھے خواہش زندہ رہنے کی نہیں ہے وہ بدنامی میرے سر پر ہیں یعنی ایک تو قتل ہوا اور دوسری
 بدو عابکانیر کو چار لوگوں کی جنگ استحقاق کو میں نے ہنگام تقسیم جھوڑ اپنی شادی کے معدوم کیا تھا اب میں
 کیسری بدنامی فرار ہونے کی اپنے اوپر نہیں لوں گا یہ شکر اوو سے سنگ نے بارضا مندی منظور کیا اب کہ تلوار
 گرد اس کے چل رہی تھی کیسری سنگ نے قربانی اونی مانا کی جسکو گوشت اور خون اور مٹی چڑھتی تھی ادا کی طرح
 اپنے جسم میں سے گوشت کاٹا اور جو خون اس کے جسم میں سے جاری نہیں ہوا تو اس کے عمومی محکم سنگ
 اسودا والہ نے اپنے جسم سے خون نکال کر اس کے شامل کیا اس نظر سے کہ یہ امر اور وقت عظیم کا تھا اور یہ قربانی
 اس واسطے کی تھی کہ کھنڈیلا قائم رہے کیسری سنگ نے اپنا گوشت اور اپنے عمومی کا خون لیکر مٹی میں ملایا اور
 اسکی گولیاں بنا کر اس غرض سے ان کین کہ علاقہ اس کے ورثا کے قبضہ میں رہے دوم جسے منتر قربانی کا
 پڑایا کہ یہ قربانی منظور اور مقبول ہوئی اور سات پشت اسکی حکمرانی بیچ کھنڈیلا کو اگر شکر کیسری قتل ہوا

لہ احوال آئندہ سے دریافت ہوگا کہ نجی خراج کیا گیا تھا اور حکومت کا علی فرع خاندان نے لے لی تھی اور اگر خوش نصیبی سے کوئی

تبدیلی صبر اور طوع میں نہ آوے تو قربانی کیسری کی بیکار ہوگی اور پشین کوئی خاک میں مل جائیگی *

۴۸۲
 شہر مقبوضہ میں بھاگے اور اوسے شنگہ کو اجنبی مہینے گئے جہاں دو تین سال قید رہا اور وقت
 ریگان اوسے پور اور کاسلی سے ارادہ کیا کہ تھانہ شاہی کو کھنڈیلا سے خارج کریں مگر اوسکے نتیجہ سے جو
 اوسکے رئیس پر عائد ہوا اندیشہ ناک ہو کر اوسھون نے اول ایک پیغام اپنے صوبہ دار جمیر کو واسطے اطلاع ہی
 اس اپنے ارادے کے بھیجا کہ وہ شریک اور ملزم امین منو مقام کھنڈیلا پر حملہ ایک ایک اور نادہستگی مخالف کی
 کر کے اوسکو اپنے قبضہ میں کر لیا اور دیونا تھہ کو مع تین سو ترک کے ترغ کیا جو صوبہ دار مذکور کو خواہش
 مقام مذکور کے لینے کی تھی اوسے اپنے قیدی سے اس بارہ میں مشورہ کیا اور قیدی مذکور یعنی اودو شنگہ نے
 یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ اوسکو رہا کرتا تو وہ اوسکو دوبارہ قائم اوپر کر دیتا نواب نے ضامن بیٹے اول اوسکی رہائی کا
 چاہا اور راجپوت صخرن نے جواب دیا کہ وہ کسی اور کو سوا سے اپنی والدہ کے اس امر کے واسطے لائق نہیں
 جانتا اور والدہ بھی فوراً ضامن بابت اپنے فرزند کی ہوئی اودو سے شنگہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور صوبہ دار
 ایسا خوش اوسکے صاف اور نہک حلال طریق سے ہوا کہ نذرانہ کثیر اوس سے لیکر اوسکا دارالریاستہ اوسکو
 دوبارہ بخش دیا

اودو سے شنگہ نے اول یہ کام کیا کہ اوسے اپنے برادران کو اس غرض سے جمع کیا کہ منوہر پور والہ کو جس کی
 دغا بازی کے باعث اوپر یہ سب تباہی اور بربادی ہوئی تھی سزا دے اس موقع پر بھی دباہاسے جنوسا
 سرداری فوج کی کی تھی بسر واری فوج آیا جنگ سخت کے بعد دباہاسے مذکور رو بفرار لایا اور منوہر پور کا محضر
 ہوا جب منوہر پور والہ نے دیکھا کہ اب نجات کسی طرح نہیں ہے اوسنے پھر رجوع چھل لینے فریب سے کی
 دو جاگیر دار نسل یون کرن سے جو دونوں مقام کھجرونی کے شریک قابض تھے اور مدت سے دیپ شنگہ
 کاسلی والہ سے منافقت رکھتے تھے جو کاسلی والہ اصل صلاح کار راجہ کھنڈیلا کا تھا ان دونوں کو رئیس
 منوہر پور نے اپنی صلاح میں شامل کر لیا اور اوتکو اوسنے دیپ شنگہ کے پاس یہ پیغام لیکے بھیجا کہ جب
 منوہر پور فتح ہو جائے گا تو کاسلی بھی اوسکے پاس رہے گی ایسے اضلاع غازی کے حاوٹو لاٹنچ جی میں
 تھے دیپ شنگہ اوسکے جلال میں آگیا اور صبح ہی جب نقارہ جنگ کا بلند آوازہ ہوا رئیس کاسلی کا نعتارہ
 کوچ کا بجانب اپنی ریاست کے گیش زد ہوا اودو سے شنگہ کو دیپ شنگہ کی وجہ سے معاوضہ منوہر پور والہ سے
 نہیں لے سکتا تو اوسنے تعاقب دیپ شنگہ کا کیا جو دیپ شنگہ لائق مقابلہ رئیس سردار یعنی کھنڈیلا والہ کے نہ
 وہ سیدھا جا کر جے پور میں پناہ گیر اور مدد خواہ ہوا اوسنے فریب سے کاسلی کو فتح ہوا مگر منوہر پور پر
 چ

۷۸۳
 اسوقت میں جے سنگھ کلان حاکم امیر کا تھا اوسنے مدد خواہ رئیس کو اپنے پاس رکھا اور وعدہ اوسکی حق ساری
 کیا بشرطیکہ وہ قسم کھائی کہ وہ جاگیر دار اور خراج گزار جے پور کا رہے گا دیپ سنگھ نے قسم کھائی کہ میں مطیع گردی
 جے پور کا رہوں گا اور ایک عہد نامہ چار ہزار روپیہ سالانہ دینے کا دستخط کر دیا۔
 اسطرح پر بزرگی امیر کی اوپر گروہ شیخاؤٹ کے پھر قائم ہوئی جو بزرگی اوسکی اسوقت سے جاتی رہی تھی
 جب تکرار درباب دینیے پھیری امرتسر کے جو قدیم رسم اطاعت کی تھی واقع ہوئی تھی اور جسوقت میں
 چند صد آدمی سلح بند اولاد شیخ جی کے موجود تھے بعد اس امر کے جے سنگھ گنگا جی نہانے گیا کہ وہاں خیر سوم
 نہ بھی گرمین کی ادا کرے اور جب گنگا مین کھڑا دان کرتا تھا اور بہت اسباب واسطے دینیے برہمنان کے
 کنارہ پر جمع تھا اوسنے دریافت کیا کہ اوس روز دان لینے والا کون ہے رئیس کاسلی نے اپنا دامن پھیلا یا
 اور کہا کہ مین دان چاہتا ہوں جو اسوقت کا دان صرف منگتا لوگوں کو خیمین برہمن اور کیش اور غربا
 تصور کیے جاتے تھے دیا جاتا ہے راجہ نے یہ حال دیکھ کر قبسم کنان دریافت کیا کہ ٹھاکر صاحب آپ کی
 درخواست کیا ہے دیپ سنگھ نے جواب دیا کہ آپ کے توسل سے پسر فتح سنگھ اپنا حصہ پدیری کھنڈیلا کا
 چاہتا ہے کہ اوسے ملے یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی۔

یہ واقعہ ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا جب جاٹوں کا دورہ ترقی کا تھا اور راجگان خرد اپنی اپنی فوج لیکر زیر حکم جو سنگھ جو سرکلان
 فوج شاہی تھا خد سنگھ لاری کرتو تھو مثل راجگان فردلی اور بجد وریا اور شیو پور وغیرہ سوم درجہ کو اودھی سنگھ کھنڈیلا والہ بھی
 تھا بیچ محاصرہ مقام تھون کو رئیس شیخاؤٹ کو الزام تغافل کا دیا گیا اور گواو دھی سنگھ دو طرح ماتحت جو سنگھ کو تھا آیت
 بنظر اوسکے مالک کلان ہونیکے اور دوسرے باعث اوسکے افسر کلان فوج شاہی کے ہونے کے مگر وہ متحمل اس
 الزام کا اپنی ہنرمند کی جانب سے ہونے سے نہیں ہوا اور تھا ہو کر محاصرہ چھوڑ کر چلا گیا چرامن جات چنے
 تجویز کی تھی کہ صلح ساتھ سید کے جو وزیر تھا اسوقت میں کرے کہ جب مقام تھون فتح ہونے پر تھا اور اودھی
 شریک اس فریب کا تھا لہذا جے سنگھ نے جسکو نہایت رنج اس امر سے ہوا کہ وہ اپنی بدت کے غصہ کو جو بنجاب
 جات ترقی نصیب تھا فرو کر سکتا ارادہ کیا کہ رئیس کھنڈیلا کو پاداش اوسکے غزور کی دیجاوے جو اوسکے ساتھ
 فوج شاہی بسر کردی بازید خان تھی اوسکو ہمراہ لیکر اور اپنی برادری کو ساتھ لیکر اوسنے محاصرہ قلعہ اوگگہہ کا
 اودھے سنگھ نے ایک چھینے تک اس قلعہ سے جو اوسنے تعمیر کر کے اپنے نام سے مشہور کیا تھا مقابلہ کیا اور
 جب سامان اوسکا ختم ہوا تو مغرور ہو کر مقام نرو واقعہ ماڑواڑ کے چلا گیا اور اوسکے فرزند سوانی سنگھ نے قلعہ

حاضر کر دین اور فتح کنندہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسکی خاطر وہی عمل میں آئی اور اسکی خدمت میں قید کیا گیا۔ عدہ ہا
 بشیر ملکہ وہ خراج گزار امیر کا بیویا سے اوستہ تین تیس کا سلی کی کہتے ایک عہد نامہ بابت اور کرنے ایک لاکھ ترقی
 سالانہ کا دستخط کر دیا۔ ان اس رقم میں آئی ہندوہ ہزار کی ہوتی اور دوسری مرتبہ میں ہزار اور کم ہوئے اور
 پنڈیٹھ ہزار خراج کھنڈیلا کا وہ سو قوت تاک رہا بیٹا تاکہ دونوں مالک بیٹے جو پورا اور اسکی فرع کی قوت
 زائل ہو گئی اب ضعف مالک اور بدعت اور تجارت گری ٹھکانا میں رہے اسکی تعداد کو غیر عین اور
 مشکل الوصول کر دیا قطع نظر اسکے وعدہ جو وہی سنگہ کے ساتھ کیا تھا اور سکویا کر کے اوستہ اراضی کی
 تقسیم مثل حصص قبل از قتل فتح سنگہ کردی تین حصہ سوائی سنگہ کے مع خطاب رئیس شیواٹ اور وجہ
 دھیر سنگہ یہ فتح سنگہ کے کردی یہ دونوں رئیس جو قابض شراکت کھنڈیلا کے تھے اپنی اپنی فتح کے ساتھ
 اپنے مالک کے پاس حاضر رہا کرتے تھے پس اوستہ سنگہ نے اسکی غیر باضری کو غنیمت سمجھ کر بدوگرہ
 فراقان قوم لارخانی حملہ کر کے کھنڈیلا پہنچے کر لیا بہر اپنی فتح ہے پور فرزند نے کار سعادت مندی کو
 انجام دیکر اپنے والد کو اس کے موروثی علاقہ سے خارج کیا وہ پھر خارج ہو کر مقام نروین چلا گیا اور وہاں
 وہ رہنے لگا پانچ روپیہ یومیہ اوسکا فرزند تاجین حیات اوسکے دیار ہا مگر یہ شخص اپنے فرزند
 سوائی سنگہ کے بعد تک زندہ رہا اپنی سنگہ کے تین فرزند تھے ایک بندرا بن جو کھنڈیلا میں گہی نشین ہوا
 دوسرا سمبھو جس کے پاس جاگیر ملتی تھی اور تیسرا کوسل جسکی جاگیر میں پیرولی تھی +

باب ششم

بندرا بن داس کا شریک حال مادھو سنگہ رہنما بیج جنگ ہا سے باہمی امیر کے - انقسام اراضی کا قاعدہ منسوخ ہوا
 برہمنان کا آپ کو قربان کرنا - نتیجے اسکے جو بندرا بن داس کو بیج تنازعات اندر سنگہ رئیس دوم کھنڈیلا
 حاصل ہوئے - جنگ ملکی باہمی - خیرات بکثرت کرنا بندرا بن کا واسطے اپنی تربیت کے اوسکا تارک ہونا
 گوہر سنگہ - اوسکا قتل ہونا - نرسنگہ دہس - ترقی اور غارتگری مرثہ - حصار کھنڈیلا - شرائط مخلصی
 قتل پیچا مہراں جو مرثہ نے کیا - اندر سنگہ کا اسکے معاوضہ لینے میں مرجانا - پرتاپ سنگہ - ترقی
 رئیس سیکر معاملات جو درمیان پرتاپ اور اوسکے شریک نرسنگہ کے واقع ہوئے - پرتاپ کا کل کھنڈیلا
 حاصل کرنا - نرسنگہ کا بیجنگ حاصل کرنا اپنا حصہ کھنڈیلا - خانگی مساوات اور تکرار عام اجتماع رئیسان سدہا
 اور اسے سلوت واسطے مقابلہ دست درازی امیر - عہد نامہ بنیا بین شیواٹ اور دربار امیر -

انفساخ اوسکا منجانب آخر الذکر یعنی دیوار امبر گورہ معلوم کا حملہ کرنا اور شہر گروہ بلدیا۔ نرسنگہ کا انکلا کرنا
خارج گذاری دیوار سے اور کھنڈیلا کا ضبط ہونا۔ نرسنگہ اور پرتاب کا بد غازی کو قتل ہو کر جے پور جانا۔

کھنڈیلا کا شامل علاقہ خالصہ ہونا *

بندربان داس با استقلال تمام شریک مادھو سنگہ کلیج جنگ باے باہمی کے جو واسطے گدی امبر کے واقع ہو
رہا اور مادھو سنگہ نے چاہا جب اوسکا مطلب برآمد ہوا کہ اپنے شرکائے حال اور رتھاکو بابت اونکی تہنگزاری
انعام تقسیم کرے حسب درخواست اوسکے مادھو سنگہ اسپر آمادہ ہوا کہ انقسام اوس اراضی کا جو باعث اس قدر
کشت و خون کی ہوئی تھی منسوخ ہوا اور بندربان جو چاہے کہ تنہا مالک کھنڈیلا کا رہے پانچ ہزار آدمی اوسکے
زیر حکم کیے گئے کہ رئیس خرد یعنی اندر سنگہ نبیرہ دیو سنگہ کو خارج کرے اور اوسنے کئی ماہ تک مقابلہ سخت اوسکا
کیا اور آخر کار جب اوسکا قلعہ خرد قابل مقابلہ کے نہ رہا تو وہ مفروض ہو کر مقام پرسونی کو چلا گیا اور وہاں پھر
اپنے تحفظ میں مصروف ہوا وہاں قریب تھا کہ وہ مغلوب ہو کر حاضر ہوتا کہ ایک امر اتفاقیہ نے اوسکو صرف
جلار وطن ہونے سے نہیں محفوظ رکھا بلکہ اوسکے استحقاق اوسکو عطا ہوئے *

سپاہ تنخواہ دار کی تنخواہ صرف بندربان کے ذمہ تھی اور چونکہ اوسکے بزرگ کچھ خزانہ نہیں چھوڑ گئے تھے لہذا
بمجبوری اوسکو ڈانڈ اپنی رعایا پر مقرر کرنا ضرور ہوا اور اس ڈانڈ سے قوم مذہبی بھی مشتتا نہیں رکھی گئی
اس مطالبہ ناجائز سے ناراض ہو کر چند برہمنان ذی قدرت نے راجہ سے التجا کی کہ اوسکے مرتبہ بزرگی میں
فرق آتا ہے مگر اوسکے رئیس نے کچھ سماعت نہیں کی کیونکہ اوسکی زلیت مختصر اور آمدنی کے تھی چونکہ
اس عدم سماعت کا نتیجہ نقصان مرتبہ اور دول کا تھا اوسخون نے رجوع اوس قسم کے معاوضہ سے کیا
جسکو چند ہی کہتے ہیں یعنی فرمان اپنا اپنی ذات کا اور اوسخون نے آپ کو روہروا اوسکے مجروح اور قربان کیا
اور دم والپسین اوسکو بدعتا دی خون برہمنان کا اور گردن بندربان کے ہوا اب اوسکے ذاتی دوست بھی
اوس سے احتراز کرنے لگے اور اوسکے مالک مادھو سنگہ امبر والہ نے واسطے بریت اپنی اس خفیہ شرکت گناہ
اپنی فوج کو جمع کیا اور بیس ہزار روپے اپنے ملک کے برہمنان کو تقسیم کیے اس طرح اندر سنگہ کو مہلت حاصل ہوئی
اور نے سب اپنے رتھ اور ہمراہی کو جمع کر کے ہوشیاری اور دشمنی جا کر وہ شامل فوج جے پور ہوا
جو سب کر دگی خوشحالی رام پور کے واسطے سزا دی راوا چہری کے جمع ہوئی تھی نتیجہ اس فوج کشی کا یہ ہوا کہ راوا کو
مجبور ہو کر روہر لایا اور نپاہ گیر جائون کا ہوا اس مہم میں اندر سنگہ نے وہ نام پیدا کیا کہ باوجود نذرانہ پچاس ہزار روپیہ

اوسنے اپنا حصہ تلف شدہ کھنڈیا حاصل کیا اور پٹہ راجہ کا اوسکو ملا۔

[illegible]

اندر سنگہ کی طرف ہر دل غزیری بمقابلہ طر فانی کے قوت عظیمہ کی تھی اور وہ بچتی فوج کشی اور پادوسے گڈہ کو
ہر ایک قلعہ اور سکے مخالفت کا تھا کرتا تھا کہ رگھناتھ سنگہ سپر خرد مخالفت اور سکے شریک ہوا اس شخص نے
جسکی جاگیر میں مقام کو چرتھاتین اور مقامات پر قبضہ کر لیا تھا اور انکے قبضہ میں رکھنے کے واسطے اپنے
جانب داری اپنے والد کے دشمن کی کی بندر ابن نے اس غرض سے کہ توجہ منقسم ہو جائے حملہ اور پر کو چور کے
جسکے مقابلہ کے واسطے اور سکا فرزند مع اور سکے برادر زادہ پر بھی سنگہ رنولی والد کے اور اور سکے ہر اہی کے موچال
علحدہ ہو کر مقام مذکور کے تحفظ کے واسطے روانہ ہوا مگر حملہ کو چور بیکار ہوا اور بندر ابن واپس واسطے لینے
کھنڈیلا کے آتا تھا کہ راشتہ میں فوج مخالفت سے دوچار ہوا اور جنگ باہر شہر کے واقع ہوئی دروازہ شہر
مسدود ہوئے اور کوئی دوست یا دشمن اندر جانے نہیں پاتا تھا اس اثنا میں محاصرہ اور سکے گڈہ کا بھی
سب نہیں ہو گیا تھا اور سین گوبند سنگہ سپر کلان بندر ابن کا کر رہا تھا اور فوج محاصرین کا سردار ایک شہ
قریب باہر سنگہ چرانا والد تھا کئی روز تک ہر روز جنگ واقع ہوئی اور سین والد اور ولد عموی اور برادر زاد
و ہمیشہ زادگان باہر قریب رشتہ داری ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے آخر کار فریقین باندہ اور عاجز ہوئے
اور صلح درمیان میں آئی جسکی رو سے وہ استحقاق اندر سنگہ کو حاصل ہوئے جسکا اظہار اور شہر دانہ وار کیا تھا
اس اثنا میں ایک کوشش ضعیف اور تنزل بخت خان نے واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی
قوت تلف شدہ کے بسر داری فوج شاہی کے کی جسکو ترغیب اور دغا باز را و ماچری والد نے دی تھی
فوج شاہی بیچ علاقہ گڑہ شیخا واٹی میں داخل ہوئی کہ محمول تحصیل کرے اسوجہ سے سب اور سکے کو بدل
نا پسند کرتے تھے نول سنگہ نول گڈہ والد اور باگ سنگہ کھیتی والد اور سورج مل لبوا والد جو سب رئیسان
قوم سدہانی سے تھے جو وہ مطالبہ ادا نہیں کر سکے تو انکو گرفتار کر کے محبوس کیا جب تک کئی لاکھ روپے
اور سے بطور نذرانہ رہائی نہیں لیا اور انکو محبوس رکھا یہ سب یہ یہ اصل غریب کا شکر ان اور تجا بان بخشش کی گرد پڑا

جو آواز جنگ ختم ہوئی اہلکاران مذہبی نے کبھی یہ امر گوش گزار بند راجن کرنا موقوف نہیں کیا کہ
 اوسکم ضرورت کفارہ قتل برہمنان کا کرنا ضرور ہے گو وہ ہر روز اپنی اولاد کے ورثہ میں سے اچھے اچھے
 قطعات اراضی کھنڈیلا اوس گناہ کے دفعہ میں برہمنان کو دیتا تھا جسے کہ یا مر اوسکے فرزند اور لے لے
 گو بند کو ناگوار ہوا اور وہ اس بارہ میں گفتگو بیان لائے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ بند راجن راج سو کنار کش
 ہوا اور اوسنے پانچ شہر اور آمدنی درآمد اشیاے کھنڈیلا اپنے واسطے رکھ کر باقی سب راج سپرد اپنے
 فرزند کے کر دیا (اوسکا فرزند دوم رکھنا تھا نامی کی جاگیر میں کو چورتھا) *

گو بند سنگہ مدت تک عزت رئیس راجے سلوت ہونے کا لطف حاصل نہ کر سکا جس سال گدی نشین ہوا
 اوس سال پیداوار فصل خراب ہوئی اور بادشاہ اپنے جاگیر دار رنولی کے اوسنے دورہ اپنی علاقے کا
 اس مراد سے کیا کہ فصل کو دیکھ کر جہاں مناسب ہو جمع میں کمی دیجائے *

وہ مثل اپنے والد کے توہمات مذہبی کا حیدان پابند تھا گو اوسکو اوسکے نجومی نے کہا تھا کہ ماہ پوس کی
 اما و س کے روز ہوشیار رہ کر قلعہ سے باہر نہ جانا مگر وہ بخلاف اسکے اوس روز بھی علاقے کی گشت میں رہا
 اس روز ایک ہمراہی اوسکا جو راجپوت کجروی کا تھا اوسکے پاس جو اسباب یا زور قیمتی گو بند سنگہ کا تھا
 وہ جاتا رہا اور رئیس مذکور نے اوسکو جلسہ عام میں الزام دزدی کا لگایا گو اوسو عذر اپنی بگناہی کا کیا مگر سوہمند
 منو اینچال کر کے کہ میری عزت تو گئی اور سزا بھی ضرور ہوگی اوسنے ارادہ اپنے رئیس کی جانتانی کا کیا
 اور شب روز مذکور اوسنے اوسکو قتل کیا گو بند سنگہ کے پانچ فرزند تھے نرسنگہ سوچ مل (جسکی جاگیر میں
 مقام دو دیا تھا) باگ سنگہ جوان سنگہ اور رنجیت اور یہ سب صاحب عیال و اطفال تھے *

نرسنگہ داس اوسکا سپر کلان گدی نشین ہوا اور باوجود تنازعات باہمی اور سزا دہی اور چہرستانی فوج ہی
 اور اوسکے مالک راجہ امبر کے گروہ روسائے شیخا واٹھ نے اپنے ملک اور آبادی ملک کو ترقی دی تھی
 اور اسوقت میں صرف نام سلطنت مغلیہ کار لگیا تھا اور اوسکا بادشاہ بھی راضی ساتھ نام اطاعت اور
 خراج گذاری اور خدمت گذاری وقت ضرورت کے رہتا تھا اور وہ ارادہ بہت کم دست اندازی کا اور
 اوسکی آزادی کے رکھتا تھا مگر اب ایک دشمن جدید پیدا ہوا اور اگرچہ وہ اوسکے مذہب ہنود کا تھا مگر وہ
 زیادہ تر تباہ کنندہ نسبت تند خواہل اسلام کے تھا مگر خوش نصیبی باشندگان صحرا کی تصور کرنی چاہیے کہ
 ورمیان اوسکے اور غارت گرد مند یعنی مرہٹہ طامع کے ایک دریا ریک کا موجود تھا بعد از غرض جنگ میرٹھا

جہاں بد نصیبی راجپوت سے ڈی بائیں صاحب کو موقع اذکی شکست آزادی کا دستیاب ہوا تھا یہ گروہ غارت کن جوق جوق علاقہ شیخاواٹی میں پھرتے تھے اور غارت گری اور قتل اور قید کر کے لیجا مارے سان کلان اور اونگلی والا کا جب اونکو روپیہ کہیں سے نہیں ملتا تھا اور ان متعین کو وہ اپنی فوج کے پیچھے پھرتے تھے جس سے اونپر شری تکلیف گذرتی تھی اور اذکی بے آبروئی بھی ہوتی تھی اور وہ مجبور ہو کر اپنے مال و اسباب فروخت کر کے اپنی رہائی حاصل کرتے تھے اور یا جب یہ دکھنی خانہ بدوش اونکے خرچ دینے سے عاجز آجاتے تھے اور یا اونکے تحفظ رکھنے سے تنگ ہوتے تھے تو اذکو رہائی دیتے تھے +

اب ہکو طریق و حشیان چلنے دو اور بیان صرف ایک روز کی حرکت غارت گری کا بیان کرنے دو + جب مرشد اخل علاقہ کروم شیخاواٹی کو ہوئے فوراً بعد جنگ میر تلکے اونہوں نے اول حملہ اوپر بانی کے کیا باشندگان بانی نے جو دیکھا کہ ان غارت گروں سے چنداشت رحم کی خلاف تمیاس ہے وہ شہر چھوڑ کے رو بفرار لائے اور جو اپنا اسباب وہ لیجا سکے وہ لیکر شہر سے کلان میں پناہ گیر ہوئے مگر ایسے راجپوت قلعہ خرو مقام بانی میں اپنی حرست اور آبرو راجپوتی کے بچانے کے واسطے برابر مقابلہ حملہ آور ان مقیم رہے بانی پر حملہ ہوا کسی راجپوت نے مہلت منظور نہیں کی اور جملہ تہ تیغ ہوئے وہاں سے حملہ آور بچاں کھنڈیلا روانہ ہوا راستہ میں ایسی ہی حرکات خوزیری کی واقعہ ہوئیں جب دو کوس شہر مذکور باقی رہا تو فوج نے قیام مقام ہوٹھی گاٹک کیا اور ایک نپڈت کو پاس راواندر سنگہ کے واسطے تقرر تعداد خرچہ ادائی بھیجا اور سترے بیس ہزار روپیہ کا وعدہ دینے کا کیا اور تین ہزار بطور گھوس لینے رشوت اس نپڈت و میانی کو وورٹیس جنہوں نے منجانب دونوں راجگان کھنڈیلا وعدہ کیا تھا ہمراہ نپڈت مذکور کے دشمن کے قیام گاہ میں گئے ان دونوں رئیسوں کے نام نول اور دلیل تھے اور چونکہ ان سے سرانجام اس قدر روپیہ کا ممکن تھا لہذا اونکے ہمراہ دونوں اہلکاران مال بطریق اول گئے تھے مگر اونکو ناامیدی ہوئی جب حاکم دکنی نے

لے در میان ان غارت گروں کے مذہبی لوگ پیشدست رہا کرتے تھے اور وہ بہت خاشاک مند مل جلا ہوتے تھے اور اگر راستہ کا جائے تو وقت ضرورت ملاوری میں بھی کم تھے اور معاملہ صل اور اتفاق میں برہمن مرشد یکہ ہوتا ہے ہوتا اور چالاک اور دلاور وہ خود غشاد دلی سے بہتر اس کام میں ہوتے ہیں +

۱۷ گھوس رشوت کو کہتے ہیں اور کوئی صل یا امر بغیر اسکے طے نہیں ہوتا تھا اور گھوس ایسی عام تھی کہ جب پیشوا کار وزارت کہتے تھے تو یہ شرط کیا کرتے تھے کہ اس قدر گھوس خزانہ خاگی میں جاگی +

٢٨٩
تکرار کی اور چاہا وہ دونوں رئیس بطریق اول ہمراہ رہیں منجملہ انکے ایک رئیس نے اپنی سانگ جسکو راجپوت
کبھی جدا نہیں کرتے ہلا کر آمشگی سے کہا کہ یہ سچا ہے اور حقہ اپنے ملازم سے لیکر خلافت ادب پنا شروع کیا
ایک دکنی جاہل نے اسکا حقہ چھین کر پھینک دیا اور ٹھاکر مذکور کی تلوار فوراً میان سے باہر ہوئی مگر
وہ اسکو کام میں نہیں لایا تھا کہ ایک گولی سپتول کی اس کے سر کے پار ہو گئی دلیل سنگہ کے ہمراہیان بیچ
معاوضہ لینے اپنے ہمراہی کے ایک ایک قتل ہوئے اور اندر سنگہ جو خود کھنڈیلا سے باہر اس غرض سے
آیا تھا کہ دیکھیں ملاقات اور صلح کیونکر ہوتی ہے عین اسوقت وہاں پہونچا جسوقت اسکا ہتھم قتل
ہوتا تھا یہ دیکھ کر اسکو صلاح دی گئی کہ کھنڈیلا میں جاگزیں ہو کر اسے جواب دیا نہیں بہتر یہ ہے کہ میں
روبرو سے دروازہ کھنڈیلا قتل ہوں نہ کہ اس بے آبروئی کے بعد بغیر معاوضہ لینے اپنے رشتہ دار کے قتل کا
داخل شہر ہوں یہ کہہ کر گھوڑے سے اتر ا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا اس کے ہمراہیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور
تلوار پکڑ کر قاتلان کے گروہ میں گھس گئے قسمت کا لکھا پایا اندر سنگہ نزدیک اپنے جاگیردار مقتول کے زمین پر
گرا تھا اور تعجب یہ ہے کہ منجملہ ان سب کے دلیل سنگہ صرف زندہ رہا گو اسکا جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا
اسکو اٹھا کر دشمن کے مقام میں لے گئے *

یہ شروع اس طویل طویل خوریزی کا تھا جو شیخا واٹی میں اسوقت ہوتی تھی جب مرہٹہ بعد ٹھکان اور نخل کے
آئے یہ لوگ وارث افکی بدیتی کے ہوئے مگر کچھ بھی ورثہ انکو اونکی شان و شوکت اور تواضع و تکریم کا
نصیب نہیں ہوا تھا مگر افکی بدعت کے واسطے علاقہ شیخا واٹی بہت کم تھا بلکہ کل ہندوستان ایک مرتبہ
ان غارتگران کے نزدیک کم وسعت تھا اور کوئی ریاست یا ضلع یا شہر تلج سے سمندر کے کنارے تک
ایسا نہیں جہاں اسطرح کی قتل اور خوریزی نہ ہوتی ہو اور اگر ہم مدخلت نہ کرتے تو وہی حال آج کی تاریخ تک
جاری رہتا *

پرتاپ سنگہ جو اپنے موروثی حصہ پر بعد اپنے شجاع والد کے ایسے نازک وقت میں قابض ہوا اپنی والدہ کے
ساتھ بمقام سکرانی تھا جو ایک قلعہ اوپر پہاڑ کے دس میل کے فاصلہ پر مقام کھنڈیلا سے واقع ہے واسطے
حفاظت شہر کے بڑے آدمیوں نے کھاتے غلہ کے کھوڑے اور اپنے اسباب کو فروخت کر کے یہ چاہا کہ انکے
رئیس صخرن پرزادہ وقت عائد نہ ہو مطالبہ تھا وہ حاصل کر کے دشمن میان سے روانہ بجانب علاقہ
سدہانی ہوا اول اودے پور پر حملہ ہوا اور بعد لینے کے اسکو لوٹا اور دیوار با سے شہر نیاہ مسمار کر دین

اور قسطنطنیہ کے گھوڑا گیا بعد چار روز لوٹ کر نہ گئے وہ وہاں سے روانہ ہوئے اور مقام مذکور کو ویران کر کے
 بجانب شمالی ریسیان شگمانا اور جو بنواؤں کھیتی رہا نہ ہوئے بعد روانگی دشمن کے پرتاپ سنگہ کم سن
 مع اپنے رشتہ دار زنگہ کے قیام اپنا کھنڈیا میں کیا مگر تاخت و تالیج و کھیتی کا زخم منور کلیہ اندمال پذیر
 نہیں ہوا تھا کہ مطالبہ خراج کا پنجاب اور ملک یعنی راجہ امیر کے کیا گیا پرتاپ سنگہ نے معاملہ اپنا چارم
 پیداوار کے دینے کے وعدہ سے کر لیا مگر زنگہ نے اپنے بزرگوں کی عادات تساہل اور منع پر نظر کر کے اس
 انتظام کو ناپسند کیا اور یہ کہانی اسی وقت اسکا قول درست ہی کہ اس انتظام سے وہ مثل ایک سیدار بھوبیا کی ہو جائیگا
 اب ایک شاخ بعیدہ خاندان کھنڈیا شیواوٹ نے ایک طرز اختیار کیا جسکے باعث آئندہ اسکی شہرت ہو
 دی سنگہ رئیس سیکر نے جو اولاد راوترمل کاسلی والہ کا تھا زبردستی اپنے علاقہ موروثی میں پچیس شہر کا کل
 مثل لوہا گڑھ و کھو وغیرہ شامل کر لیے تھے وہ اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ اسکا مالک درباری تکرار میں
 مصروف ہے اور تنگ ہو رہا ہے اور ارادہ حملہ کرنے اور پر داسو کے کیا مگر مرگے اس رئیس سیکر کے ارادہ
 بلند کو موقوف رکھا چونکہ کوئی اولاد اسکی نہ تھی لہذا اسنے مجبوری چھپن سنگہ پسر تھا کر شاہ پورا کو متنبہ کیا تھا
 مگر دربار جیور نے جو ناراض اس حرکت بجا حملہ آوری ناجائز بجانب رئیس سیکر اوپر اسکے برادران
 کم قوت کے ہو گیا تھا نندام ملہا کو (برادر وزیر دولت نام) جو تحصیلدار خراج شیواوٹ کا تھا حکم دیا کہ
 فوج کشی کر کے اسکو مغلوب کرے فوراً جب یہ حکم دربار کا مشہور ہوا جملہ باروتیا گرو جھنڈہ تحصیلدار کے
 جمع ہوئے کہ وہ بھی مدد دے چھوڑانے اپنے ورثہ کے جو رئیس سیکر نے اسنے چھپن لیے تھے کر نیگے سوئے
 بذات خود شامل ہوئے کھنڈیا رئیس کو اسکے شریک طاوت کاسلی والہ اور ہارا اور دیگر خاندان ترمل جمع ہوئے
 اور نیز سدہانی آکر شامل ہوئے جو کبھی مداخلت میں امور اسے سلوت کے نہیں کرتے تھے یہ سدہانی مع
 زنجار اور سپاہ بخوشی شامل افسر دربار جے پور ہوئے کہ رئیس سیکر کو مغلوب کریں جو ان سب پر ترقی کرتا
 جاتا تھا اس طرح سب فوج شیواوٹ کی جمع ہوئی مگر خیال کرنا چاہیے کہ دیہی سنگہ بھی ایک آدمی عجیب
 طبیعت کا تھا جسے یہ سب ناپسندی اپنی نسبت کر رکھی تھی اسکی اول فکر یہ تھی کہ دربار میں مضبوط دست
 کرنے چاہئیں تاکہ جو اسنے قبضہ میں کیا ہے وہ بحال رہے خاص کر دوستی وزیر کی اسنے حاصل کی تھی
 اور وہی کام آئی ایک پیغام اسنے معرفت رئیس چوڑاوت اور دیوان سیکر اور دہا میا کے کو ملہا بھیجا

لہ باروتیا گرو کو بھی جو خراج بار اور وطن سے ملنے جلا وطن یا اشتہاری جکا جیلا جوم ہوا اور جو طرح پر طرح ان وطن ہوا ہو +

اور التجا کی کہ وہ پاس خاطر رئیس مرحوم اوسکے بچہ صغیر سن کو حوالہ کر سنہ اور معاوضہ طلب باروتیوں کے نہ کریں بلکہ والد نے جواب یہ کہا کہ ایک ترکیب ہے جس سے تعمیل حکم دربار میں کو یا فی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ مع فوج متصل مقام مقصود کے پہونچے تو وہ بھی فوج بکثرت جمع کر رکھے تاکہ کچھ شہہ سازش کا اوسکی نسبت بھی عائد نہ ہو بوجہ خزانہ دیہی سنگہ کے جو قائم خانی فتح پور کی قوت سے لانتہا ہو گیا تھا یہ امر بہت آسان تھا جس سے بریت ہلدیا کی ہوتی تھی لہذا جب وہ قریب سیکر کے پہونچا تو دس ہزار آدمی اوسکے مقابلہ کو موجود تھے اوسنے ظاہر میں محاصرہ سیکر کا کیا اور بہت مصالحہ خرچ کیا بعد ازاں ایک تحریر دربار کو بھیجی جان اوسکا بھائی وزیر تھا اور یہ لکھا کہ سیکر کا بغیر نقصان عظیم وقت اور آدمی اور روپیہ کے وہ کچھ نہیں کر سکتا اور یہ بھی درج کیا کہ صلاح یہ ہے کہ اطاعت وہ منظور کرتا ہے وہ دربار سے بھی منظور ہو جائے اور بغیر انتظار جواب کے اوسنے دو لاکھ روپیہ بطور جرمانہ راجہ کے واسطے لیا اور ایک لاکھ بطور نذرانہ اپنے واسطے محاصرہ اٹھالیا گیا اور سیکر کو چھوڑ دیا جو اوسکی مرضی ہو کرے اور اس میں بھی اوسکی اعانت بہت بوجہ تکرار باہمی رہنمایان سرکار گھنڈیلا کے ہوتی پرتاپ نے نرسنگہ کے نام منظور کرنے مطالبہ دربار کو اور جو نتیجہ پھر اوسکو ملا غنیمت اور اپنے مفید تصور کر کے چاہا کہ اونسکے بزرگوں کی تکرار کا تصفیہ کرے اور دونوں حصص یکساں کر کے آپ لے لے اور بشرط نرسنگہ کہ وہ ذمہ دار کل خراج کا ہوگا اور اپنی فوج سے خدمتگداری دہا کیا کرے گا اور سوائے اسکے ایک نذرانہ معقول ادا کرے گا ہلدیا اسکو منظور کر نیکو تھا کہ راول اندر سنگہ سموت والد رئیس خاندان مانناوت جانب دار نرسنگہ کا ہوا اور اوسکو اپنی ذمہ داری پر طلب کیا اور اوسکے یقینیت یعنی شریک کے ارادہ سے مطلع کیا اور کہا کہ اوسکے نام کا پٹہ بھی لکھا گیا ہے رئیس فرم کرنے کہا کہ اب بھی وہ اوسکو موقوف کروا سکتا ہے اگر وہ شرائط دربار منظور کرے مگر نرسنگہ نے منظور نہیں کیا بعد ازاں رئیس سموت نے کہا کہ فوراً یہاں سے چلے جاؤ جو تم میری حمایت پر آئے ہو تو میں جانتا ہوں کہ تم بسلامت پھر اپنے مقام تک پہونچ جاؤ ورنہ خاندان امیر کی ایسی پیچیدہ حرکات ہیں کہ اگر تم زیادہ یہاں مقیم رہو گے تو میں بھی تمہاری حفاظت کے باعث خرابی میں پڑونگا لہذا بوقت شام اپنے ساتھ جوان ہمراہ دیکر اوسنے اوسکو نول گدہ پہونچا دیا اور دوسرے روز وہ اپنے قلعہ گونبد گدہ میں پہونچ گیا یہ ہوشیاری رئیس سموت کی مفائدہ نمتی بلکہ اوسکو ملامت کی اور دھمکا یا کہ دربار بہت ناراض ہونگے تھے جو نرسنگہ کو جانے دیا مگر اوسنے عہدگی سے جواب دیا کہ میں نے راجپوتی کا کام کیا ہے اب جو نتیجہ اوسکا ہو

۴۹۲
اوسکے واسطے موجود رہیں چونکہ اخیر میں حال بد وضعی دربار اور طبائع زشت انسان در حالت نظام جاگیر داری واضح ہوگا لہذا ہم خواندہ کتاب مذکور کی طبیعت محل پر حیر کر کے نتیجہ بھی تحریر کرتے ہیں +

سموت اور چو مو اصل خاندان ناتھوات کے فرقہ کے ہیں فرع کلان کا خطاب راول ہے اور اوسکو بزرگی اور اکثر جاگیر داران کے حاصل ہے مگر ان دو خاندانوں میں اکثر تکرار برتری کی ہوتی ہے اور اوسکے بحث نہایت خونریزی وقوع میں آئی ہے بوجہ بے حرمتی اندر سنگہ کے جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے اوسکا قریب چو مو دربار میں گیا اور اسقدر نذرانہ کثیر کا وعدہ کیا کہ اوسکو استحقاق برتری و بزرگی عطا ہوا طمع اور مواضع ستانی و برتری ترغیب تھی اور ایک حکم تحریر ہو کر اندر سنگہ کے پاس بھیجا گیا (جو کام ساتھ تحصیلہ اخراج کو کرتا تھا) کہ سموت ضبط کیا گیا جب یہ حکم اوسکے پاس پہنچا تو اوسنے مثل رعایا سے با وفا حکم مذکور کو سر پر رکھا اور فوراً مقام سموت میں جا کر حکم دیا کہ اوسکے عیال و اطفال و بان سے روانہ ہوں اور بہت جلد اذکو اور سب اپنے مال و اسباب کو ہمراہ لیکر اپنے بزرگوں کے مقام سے روانہ ہو کر یاڑواڑ چلا گیا بعد ازاں اوسکی رانی کو موضع پیلپی عطا ہوا اور یہاں وہ دیشان اور ہر دل عزیز اور ملک حلال اندر سنگہ آکر مقیم ہوا اوسوقت جب اوسکو معلوم ہوا کہ دست قضا او سپر دراز ہونے والا ہے کیونکہ اوسکی نیت یہ تھی کہ اوسکی موت اراضی کچھوا ہا میں ہو اور اوسکی خاک درمیان اوسکے بزرگوں کے دفن ہو یہ شخص جو ذاتی دلاور تھا اور قاعدہ سودھرم یعنی تابعداری کے کار بند ہوا اور یہ قاعدہ اب بھی درمیان اس جملہ بد وضعی اور بد نیتی کے متروک نہیں ہوا ہے بوجہ قواعد مستمرہ ان ریاستوں کے قرین انصاف یہ تھا کہ اندر سنگہ اس ناجائز حکم سے استاذگی کرتا گو یہ طریق اوسکا نزدیک اون لوگوں کے جو صرف ظاہر ہر شے کا دیکھتے ہیں سرکشی میں داخل ہوتا مگر حاکم اعلیٰ کو اس میں غور کرنا چاہیے جب اذکو کوئی فیصلہ مقدمہ فیما بین راجہ اور اوسکے جاگیر دار کے کرنا ہوا اور اذکو لازم ہے کہ فریقین کی اصلیت اور حیثیت اور رشتہ داری پر نظر کریں جو صرف اس قسم کے اتفاق کو قائم رکھ سکتے ہیں +

پھر سلسلہ تواریخ شروع ہوتا ہے جب پرتاپ سنگہ کو اسطرح کل کھنڈیا بلگیا اوسنے ایک دروازہ مستحکم کا مسما کرنا شروع کیا جس دروازہ پر سے ہنگام نزاع اوسکے دشمنوں نے کچھ گولے اوسکے قلعہ پر مارے تھے جب مسامری ہوتی تھی ایک فال بد نسبت پرتاپ سنگہ کے ظاہر ہوئی ایک مورت گنیش کی اس دروازہ کی دیوار پر لگی ہوئی تھی ایک ضرب نادانستہ اور بد قسمتی سے اوپر ایسی لگی کہ وہ شکستہ ہو کر زمین پر گر پڑی

اور جو وہ مورت ترکونا تھی لہذا اوسکے ٹکڑے ہو کر فرش پر پڑے رہے باوجود اسکے پھر بھی مسامری
 جاری رہی اور دروازہ بلند زمین کے برابر ہو گیا پرتاپ سنگ نے جملہ امور وار الہیاستہ طے کر کے مقام
 روا سو پر فوج کشی کی اور اوسکو فتح کر کے محاصرہ گو بند گڈہ کا باعانت ہلدیا شروع کیا گو بند گڈہ کو دو کوس
 فاصلہ پر اور چار کوس رنولی سے مقام گورامین قیام کیا وہاں رئیس رنولی نے جو جانب دار اپنے
 مالک یعنی نرسنگہ بد نصیب کا تھا ایک پیغام بذریعہ اپنے کارپرداز کے پاس ہلدیا کے اس مضمون کا
 بھیجا کہ وہ ذمہ دار جملہ زرباقی ذکی نرسنگہ کا ہے بلکہ ایک نذرانہ معقول کا بھی وعدہ کیا اگر وہ پھر نرسنگہ کو
 اوسکے حق کو پہونچا دے وہ کھندیلامین گیا اور وہاں ایک گروہ سپاہ محلات مستحکم نرسنگہ میں تعینات کی
 اور اسپر راضی ہوا کہ وہ گو بند گڈہ سے بذریعہ اوسکی سپاہ کے خارج کر دیے جاویں اسوجہ سے سورج مل
 اور باگھ سنگہ براوران نرسنگہ شب تاریک میں ایک سو پچاس سپاہ ہمراہ لیکر برہمنان ہلدیا پر خفیہ
 کر کے اور انکو خارج کر کے اپنے قدیم مکانات پر قابض ہوئے پرتاپ سنگ اس سے نہایت خفا ہوا او
 حکم دیا کہ اوس مقام پر جسکی زو محلات پر آئے قبضہ کریں تاکہ انکا قبضہ اپنے قدیم مکانات کا بے سود
 اور بیکار ہو جائے مگر اس اوسکے ارادہ پر اوسکے دشمن جنکے ہمراہی اب کھندیلامین چلے آتے تھے
 لے لیے گئے لہذا اوسنے ارادہ بند کرنے پانی کا کیا اور تمام شہر آب اور غدیر اپنی سپاہ کے پہرے میں
 کر لیے اب وقت نازک آگیا اور جنگ باہم ہو گئی جس میں طرفین کے بہت آدمی کام آئے دغا باز
 ہلدیا نے سچ لگا جھنڈا اتار دیا اور اس طرح جنگ موقوف کرائی اس جنگ میں نرسنگہ بھی خود شریک
 جنگ اور ان اپنے قلعہ گو بند گڈہ سے آکر ہوا تھا ایک عہد نامہ قرار پایا جسکی رو سے ضلع روا سو
 پرتاپ سنگ کو ملا اور حصہ نرسنگہ جو اوسکا کھندیلامین تھا اوسکو دیا گیا *
 یہ تنازعات جاییں مگر جاری رہے اور اکثر مواقع پیش ہوتے تھے جنہیں دونوں فریق دوچار ہوتے تھے
 اول موقع میلہ گنگور کا ہوا (اسکا حال جلد اول میں صفحہ ۵۷ کتاب انگریزی میں درج ہے) اور دوسرا
 موقع اوسوقت ہوا جب رئیس رنولی نے ایک جاگیر دار خود پرتاپ کو قید کر لیا اس موقع پر کل خاندان
 فریقین جمع ہوئے تھے اور ان دونوں مواقع پر رجوع حاکم اعلیٰ سے ہوتی جس نے اپنے کار صلاح و بہت
 ساتھ کام سر نہی کے تبدیل کیا *

خاندان سدہانی یعنی رئیسان شمالی شجاردانی نتیجہ تنازعات اسے سلوت کا بد تصور کیا اور اپنی نافرمانی

نسبت ملاقات ہر روزہ و بارہو چو چکی باعث دیباچہ کی بزرگی اور برتری قائم ہوتی تھی ظاہر کی اب تک کوئی عذر خارج گذار کیا
اونکے ساتھ نہیں ہوا تھا اور وہ صرف بزرگی امیر کی اور واسطہ امیر سے توقیر اور تابی اسی کا صرف
بنظر رشتہ داری کے تصور کرتے تھے نہ بیاعت بزرگی ملک داری کے مگر جواب اخراج و بارہا ہمیشہ سرحدات پر
رہتی تھی اور اس سے آگے بھی قدم زن ہونے کا اندیشہ ہوا تو اونھوں نے ضروری تصور کیا کہ اپنا تحفظ
کرنا چاہیے شہر لٹوٹی متعلق نول گزہ پر قبضہ ہو گیا تھا اور رنولی پر گولہ رانی واسطے واپس دینے یا حوالہ
کرنے رعایاے پرتاپ کے ہوئی یہ افسوس سب سدبانی لوگوں کو تھا اور جب اونھوں نے دیکھا کہ اب وہ
تہا نہیں رہ سکتے اونھوں نے عہد کیا کہ باہمی تنازعات سے قطع نظر کر کے ایک تدبیر عام تحفظ کی یعنی تحفظ
جملہ سدبانی عمل میں لانی چاہیے بر طبق اسکے ایک عام مجمع رئیسان سدبانی کا اور جب قدر راے سلوت کوں
پسند کیا وہ بھی اونکے شامل ہو کر بمقام مجمع قدیم اودے پور جمع ہوا اور بنظر اسکے کہ شہر کے اس موقع کی زیادہ
تصور کیجائے اور دغا بازی اور فریب کا شبہ مندرفع ہوا اور تنازعات قدیم دلوں سے محو کیے جائیں اور
صلح رئیسوں کی جو کبھی باہم نہ ملے مگر صفت جنگ میں عمل میں آوے یہ سب نے منظور کیا کہ قسم لوں اب کی
(یعنی ہاتھ نہک میں دبانے کی) جس سے زیادہ کوئی اور قسم برتر نہیں نہیں ہے کیجائے ۛ

کل گروہ رئیسان سدبانی کا بوقت معین جمع ہوا اور قریب شب راے سلوت بھی آئے مگر رئیسان شرمیک کھنڈلا
جنگوہر گز اعتبار ایک دوسرے پر نہ تھا اس مجمع باشان و شوکت اور اجتماع کل خاندان شیخ جی میں نہیں ملنے
اس مجمع میں یہ قرار پایا کہ جملہ تنازعات باہمی سے قطع نظر کرنی چاہیے اور آئندہ جب موقع ہوا استغاثہ
یا چارہ جوئی و بارہو پور سے نہ کیجائے بلکہ جب موقع ہوا اور اندیشہ عام ہیود کے داخل ہونیکا ہو تو اجتماع
اسی طرح اودے پور میں ہوا کرے کہ اس معاملہ پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے اور یہ بھی شرط ہوئی کہ اگر ضرورت ہو
تو آئندہ دست اندازی و بار کا مقابلہ کرنا ساتھ اسلحہ کے لازم ہے اس تدبیر خاص سے و بارہا امیر کو اندیشہ
پیدا ہوا اور جب زیادتی کا مقابلہ ہونے لگا تو و بارہا نے اپنے افسر فوج کی کارروائی کو نامنظور مشہور کر کے دوسرے
شخص و رارام نامی کو اسکی عوض بدین حکم روانہ کیا کہ افسر سابق کو گرفتار کرے افسر سابق فرار ہونے سے سلامت نہ
ورنہ قید مجلس امیر میں مبتلا ہوتا مگر اسکی جایدا اور نیز اس کے برادر ضعیف کی قرق ہو کر سب جایدا اسکی ضبط ہوئی
حاکم جیکو جو قوم کا دزری یعنی خیاط تھا یہ حکم ہوا کہ اخیر تک تعاقب ہدیا کا کرے کیونکہ ان ریتھو نہیں
فریر مغزول اور بلوہ پر دزرا ایک ہی قسم کے تصور کیے جاتے ہیں اور یہ امید ہوتی ہے کہ اگر ان کا سر قلم نہ کیا جائے

تو وہ سترابی احکام راج سے کرنیکے جسکے تا بعد روہ آپ کو کہتے ہیں دراصل ایک وزیر بلوہ پرواز پر چارہ مثل
 ٹوہری یا دوک مغول کے ہے اور اگر کچھ عرصہ کے بعد اسکی اسلحہ بندی بخلاف اپنے راجہ کے اور غارت گری
 اسکی رعایا کے اور شہر دنگو تباہ کرنے کے وہ بھی مصاحبین راج میں داخل ہو تو اس سے بھی اثر چند روزہ
 لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے حاکم جدید کی عین خواہش تھی کہ اعانت گروہ شیخاوت کی بمقتابلہ ہلدیا
 حاصل کیجاسے مگر انکو تجربہ نہ دانا اور ہوشیار کر دیا تھا لہذا اونھوں نے صرف شرائط موافق اپنے
 موقع کے بالعوض اعانت کرنے کے حاصل نہیں کی بلکہ ایک اور امر عظیم یہ اونھوں نے کیا کہ آئندہ اپنا
 توسط حاکم اعلیٰ سے رکھنے کی تحریر حاصل کی *

اول شرط یہ تھی کہ جو شہر مثل ٹوہری گوالا وغیرہ ہلدیا نے قبضہ کر لیے تھے فوراً واپس دیے جائیں *
 دوم یہ کہ ہلدیا پنا کچھ استحقاق خراج کا سواسے اس کے جوہ برضا مندی وعدہ کرتے ہیں اور جوہ دربار
 داخل کیا کرنیکے تصور نہ کرے *

سوم یہ کہ کسی وجہ سے فوج و ربار علاقہ گروہ شیخاوت میں نہ آئے کیونکہ اونکے آنے کا جو نتیجہ ہوتا ہے
 وہ تباہی اور بربادی کھنڈیلاست ظاہر ہے *

چارم یہ کہ گروہ شیخاوت کچھ فوج واسطے خدمت گذاری و ربار کے دیا کرنیکے اور جب تک وہ خدمت و ربار
 حاضر ہے اوس ایام کی تنخواہ و ربار اونکو دیا کرے *

جب اس عہد نامہ کی تصدیق معرفت حاکم جدید کے ہو گئی اور اونکو دس ہزار روپیہ پیشگی واسطے خرچہ کے
 ملا تو ریسان مذکور مع اپنے ہمراہیان کے روانہ دارالریاستہ ہوئے اور وہاں اپنے مالک کو سلام کر کے
 بہرہ جو بخشی تمام تعمیل حکم میں نسبت گروہ ہلدیا کے مصروف ہوئے اور اونکا علاقہ اونسے چھین لیا مگر
 جیسا تو تاریخ ریاست اعلیٰ سے واضح ہوتا ہے جہ پوکا نام جھوٹا و ربار ہو گیا تھا اسکی صداقت اون
 حرکات سے ہوتی ہے جو نسبت ریسان گروہ شیخاوت کے وقوع میں آئی تھیں اور ریسان مذکور نے
 فوراً دیکھا کہ کیا فرق وعدہ اور کارروائی میں ہوتا ہے اونھوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر جس فائدے کی
 امید پر اونھوں نے خدمت گذاری و ربار منظور کی تھی وہ اونکو حاصل نہیں ہوا اور اونکو افسوس
 اس امر کا ہوا کہ اونھوں نے جو سپاہ ہلدیا اونکے قلعجات سے نکال دی تھی تو وہ قلعہ واسطے رورارام کے
 خالی ہوئے تھے بعد مشورہ باہمی کے اونھوں نے قرار دیا کہ جو حق رسی اونکی نہیں ہوئی ہے وہ خود

بزرگ اپنے حاصل کر لیں اس مشورہ کے مطابق وہ خود بھی لڑنا اور ہارنے کا شوق نہ کرے۔
متوسلین کے پاس تھے شروع کیا اور ذکر تاج کر کے تدبیر یافتگان کے یہ کیا؟

اس اثنا میں دربار نے مطالبہ اپنے خراج مہوئی کا نرسنگہ واس سے کیا جو ہمیشہ با قیدار رہتا تھا مگر اسے
براہ گستاخی اہلکار مطالبہ کن کو ننگسار کر لیا یہ اہلکار قرابت دار وزیر کا تھا اور فوراً حضور میں حاضر ہوا
اور اپنی دستار قدم راجہ پر پھینکی اور یہ کہا کہ میری بھرتی واسطے ہمیشہ کے ہو چکی فوراً ایک حکم جاری ہوا
کہ کھنڈیلا ضبط کیا جائے اور نرسنگہ گز قمار ہونرسنگہ اپنے مالک سے کہا کہ قلعہ گو بند گدہ سے فوق سے
رہے مگر اوسکا شریک تیرا پ سنگہ جسکو کچھ اندیشہ نہ تھا مقام کھنڈیلا میں رہا جسکا محاصرہ فوج جے پور نے
بسر کر دیا آسا رام کیا اوسکا اطمینان اوسکی خرابی کا باعث ہوا مگر ہوشیار بنیا یعنی آسا رام نے یہ چاہا کہ
دونوں شکر کا ایک ہی مرتبہ گز قمار کرے لہذا ہنوز کچھ فراحت ساتھ تیرا پ کے نہیں کی اور تیرا پ
ایک تدبیر واسطے گز قمار ہی اپنے شریک کے عمل میں لایا اور نے اپنے شریک کو بھانٹتے ہیں منور ہوئے
طلب کیا نرسنگہ نے کچھ شبہ اس میں نہیں کیا کیونکہ اس کے ہواٹون کی عادت ان ایام زیوں میں بھی
یہ تھی کہ راجپوت بدنامی بچن چوک یعنی خلاوت وعدہ کرنے کو دس مرتبہ زیادہ محبوب قاتل کے نام سے
فصو کرتا تھا اور کوئی کارنیک اور احسن بعد ازان اوس سے عمل میں آوے مگر وہ بدنامی اوسکی
ہشت ہشت تک موقوف نہیں ہوتی اس بچن کے اعتبار پر نرسنگہ آیا اور وعدہ ظاہری واسطے ادا
بقایا کے کیا گیا نرسنگہ بعد ازان مقام کھنڈیلا کو واپس گیا اور آسا رام کوچ کر کے وہاں سے واپس چلا مگر
وہ مقفی بنیا اس طرح اوسکو مطمئن کر کے تیسرے روز پھر واپس مع فوج کے یہاں آیا اور بوقت نصف شب
نرسنگہ کے مکان کا محاصرہ کیا اور حکم بھیجا کہ فوج میں حاضر ہو غصہ سے سوختہ ہو کر اوس نے چاہا کہ
خود کشی کرے مگر اوسکو اس حرکت سے باز رکھا اور چند راجپوت اوسکے ہمراہ ہوئے انھوں نے قول قسم
کہ اوسکے تحفظ میں وہ کوشش کریں گے اور تازہ ریت اوسکی حفاظت کریں گے اس طرح وہ آسا رام کے پاس
واسطے دیکھنے نتیجہ کے آیا؟

گز قمار ہی تیرا پ کے واسطے ایک تدبیر خفیف عمل میں آئی یعنی اوسکو طلب کیا اور وہ بے وسوس
حاضر ہوا دونوں فوج میں رہے ایک سے یہ عہد ہوتا تھا کہ اگر وہ جہانہ ادا کرے تو اوسکی رہائی ہوگی
اور دوسرے کو امید بہت اپنی نسبت تھی اور اس طرح جو خاطر و نونکی ہوتی تھی تو اوسکے ہمراہی اوسکی

ہوشیاری اور تحفظ میں سست ہو گئے ایک روز وہ کھانا کھانے گئے تھے کہ ایک گروہ سپاہ جو کین میں بیٹھی تھی
 ایک ایک نکلی اور اونکو وقت اسلحہ لینے کا بھی نہیں دیا اور دونوں رئیسوں کو گرز قمار کر لیا وہ مثل مجرموں
 قید ہوئے اور ایک بند کاری میں بھراست پانچ سو سپاہ کے روانہ دارالریاستہ کیے گئے وہاں اونکے واسطے
 مقامات محبس امیر میں موجود اور خالی تھے ان لوگوں میں ایک قول چلا آتا ہے کہ مطلب کی طلب آری کو
 ضائع کرتا ہے جب یہ وہاں پہونچے تو راجہ اور وزیر نے باہم مبارکباد ایک دوسرے کو بابت اونکی ترکیب کے
 کارگر ہونے کے دی مقام کھندیلہ خالصہ کیا گیا اور ایک تھانہ پانچ سو سپاہ کا وہاں فوج سے تعینات ہوا
 اور جاگیر داران خرد جنگی جاگیر علیحدہ دارالریاستہ تھی اونکو اونکی جاگیر بشراٹھ دوبارہ عطا ہوئی اور اونکو
 حکم ہوا کہ وہ قابض اپنی جاگیر پر اس شرط سے رہیں کہ ارضیات منضبط ہیں کچھ فساد برپا نہ کریں *

باب ہفتم

باگھ سنگہ کا مقابلہ ہوئے دربار امیر کا کرنا۔ اوسکے شریک مشہور جارج طامس صاحب کا ہونا۔ جنگ سخت
 باگھ سنگہ کا قابض ہونا اور محلات مستحکم کھندیلہ کے۔ اوسکی فوج قلعہ داری کا مع اوسکے برادر کے نو سنگہ
 پسر پرتاپ سنگہ سے قتل ہونا۔ باگھ سنگہ کا پھر محلات پر قبضہ کرنا۔ علاقہ کھندیلہ کی مستاجری دربار امیر
 دو برہمنان کو ملنی۔ انکا خارج ہونا باروتیا سے اور باروتیا کا مقابلہ دربار کا کرنا۔ اونکا غارت گروہ جانا
 سنگرام سنگہ ہمیشہ زادہ پرتاپ کا اونکا سر غنہ ہونا۔ اوسکا محفوظ رہنا فریب دربار سے۔ اوسکی وفات
 گروہ شیواٹ کا شریک سرکشی خلاف جودہ پور کا ہونا۔ عہد نامہ جدید ساتھ دربار امیر کے۔
 رہائی پرتاپ اور سنگہ کی مجموعہ کشیشیاٹ۔ ابھے سنگہ کا کھندیلہ میں گدی نشین ہونا۔ دغا بازی دربار
 کا دوبارہ گونبد گدہ اور کھندیلہ وغیرہ کا پانا۔ خوشحالی رام کا پھر وزیر جے پور ہونا۔ خلعت کا جڈ
 گروہ کھندیلہ کو عطا ہونے۔ ابھے اور پرتاپ کو دوبارہ ذلیل اپنے بزرگوں کے مکانات میں کرانا۔
 دلائل بہ ثبوت نقص طریق جاگیر داری راجپوت کے۔ کھندیلہ پر فوج کشی لچھمن سنگہ رقیس سیکری تحفظ
 دلیرانہ مہونت۔ اوسکی وفات۔ کھندیلہ کا حاضر ہونا پاس لچھمن سنگہ کے۔ وراثتے شریک کا
 جلا وطن ہونا۔ قوت اور رسائی لچھمن سنگہ کی۔ شکست کرنا ارادہ ہاسے پروہت کا۔ حیثیت حال لچھمن سنگہ
 فیروع خرد شیواٹ سدہانی۔ اونکے علاقہ جات کا چھین لینا۔ قائم خانی اور راجپوت سے فوج کھپری
 خاندان ساوہو کا برتری حاصل کرنا۔ باگھ سنگہ کبیر می انکا بیوہ فرزند کو قتل کرنا۔ لارخانی۔ محل شیواٹ

دنیا رام پورا اب یعنی ۹۹۰ء ۹۸۰ء عین دیوان جے پور تھا اور اس نے جب فتحپانی آسارام کی
 سماعت کی فوراً واسطے شامل ہونے کے ساتھ اس کے خود روانہ ہوا اس غرض سے کہ خراج رئیسان
 سدہانی سے وصول کرے بمقام اوہی پور آسارام سے ملاقات کر کے وہ دونوں روانہ ہوا پورام پور
 جو شہر وسط علاقہ سدہانی میں واقع ہے اور اس مقام سے اونٹنوں نے حکم جاری کیے کہ خراج اگر داخل کریں
 اور بنظر اسکے کہ روپیہ جلدی داخل ہو وزیر مذکور نے دیہات میں سے وٹاک ہر ایک شہر گروہ مذکور کے نام
 جاری کی یہ طریق توہین اور بھیمتی نے ایسا ایک اثربجہ دل سدہانیوں کے پیدا کیا کہ اونٹنوں نے ایک تحریر
 دنیا رام کے نام بھیجی کہ وہ فوراً مع اپنی سپاہ کے وہاں سے روانہ ہو جائے اور جو ٹھنڈ کو چلا جائے ورنہ جو
 نتیجہ ہوگا اسکا متوقع رہے اور یہ کہا کہ اگر وہ چلا جائے تو جو دس ہزار روپیہ خراج کا جمع ہے وہ روانہ کیا جائے گا
 اس امر میں سب نے اتفاق رائے کی مگر کچھ سنگہ برادر راجہ محبوب کھنڈیلا اس قدر رنجیدہ ہوا کہ بے ایمانی دربار
 جو دربار نے بالعوض اسکی خدمات نمایان کئے کی تھی کہ اس نے ارادہ بالجزم یہ کیا کہ اس توہین کے عوض
 مقابلہ بشمیر کرنا چاہیے جس سے علاقہ گروہ مذکور جب تک خراج ادا ہوتا ہے تو وہیں ہر وقت رہتا اور شریک
 پانچ سو سپاہی کھیتی کے ہو گئے انکی رعایت سے اس نے خراج بمقام سنگھانا اور فتح پور رئیس مفسدیکر سے
 تحصیل کر کے جاج طامس صاحب کو جو ایک مشہور صاحب تھے اور اپنی قسمت آزمائی اس بڑی امور ملک میں
 کرتے تھے واسطے اعانت کے طلب کیا قریب حملہ سپاہ تنخواہ دار اور جاگیر داری جے پور کی اس موقع پر جمع ہوئی
 اور گویہ فوج تعداد نفری میں فوج گروہ مذکور سے بہت تریا وہ تھی تاہم موجودگی طامس صاحب اور اسکی فوج
 آراستہ کمی نفری کا بدلہ بخوبی کرتی تھی حملہ طامس صاحب کا قابل مقابلہ کرنے دشمن کے تھا صف خراج جیسے
 جسکی سرداری میں رورارام تھا میدان چھڑ دیا اور اکثر اتواب انکی چھوٹ گئیں واسطے دوبارہ لینے کے
 جوناٹری اور بدکرداری افسر فوج کے باعث چھوٹ گئی تھیں رئیس پھوس نے ایک غول سواران جاگیر داری کا
 بنا کر مقابلہ فوج طامس صاحب خود روانہ ہوا اور توپوں تک پہنچ گیا اسکا مطلب دوبارہ لینے اتواب کا
 حاصل ہوا مگر بعد خوریزی کثیر منجانب فریقین اس حملہ میں رئیس خرد رنجیت سنگہ نامی زخمی شدید ہوا اور بہادر سنگہ
 اور بہار سنگہ رئیسان خاندان خانگروت مع دیگر اکثر لوگوں کے گولہ گریپ سے مقتول ہوئے مگر اتواب پس گئیں
 لے دھوس ایک کارروائی سے جس سے مطالبہ جلدی وصول ہوتا ہے یعنی ایک گروہ سواران شہر میں جاتے ہیں اور دستکاتہ معین ہوتے
 تا ادا سے یہ مطالبہ پاتے ہیں اگر دھوس کو منظور نہ کرے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اذکار ارادہ جنگ کا ہے +

اور طامس صاحب اور اسکی فوج سے گویا فتح زبردستی چھین لی گئی اور وہ آخر کار مجبور ہو کر واپس میدان جنگ سے چلا گیا۔
 رئیسان محبوبس کھنڈیلا نے اس سرکشی اور اتفاق اور اجتماع اپنے ہموطنوں کا اپنی رہائی کے بارے میں
 مفید مطلب اپنے تصور کر کے ایک تحریر اونکے نام بھیجی اور ایک تحریر بنام شکست خوردہ رورارام کے روانہ کی جسے
 وعدہ کیا کہ وہ کوشش کرے گا اگر ایک گروہ کارآمد وہ راے سلوت اسکے شامل ہوتے اور اونکی خدمت گزار
 تباہی راونکی درخواست کے کرتے باگھ سنگہ اسکے واسطے تجویز اور پسند ہوا کیونکہ یہ شخص بڑی قدر طرفین کی
 آنکھوں میں رکھتا تھا اور نیز مہتمم دربار کھنڈیلا نے اسکی خدمات اپنے حق میں ضروری تصور کیں اسوجہ
 کہ اسکے خوف سے جاو اسکے لیے مہتمم مذکور کے برادران کے دلمین غالب تھا وہ اپنی جاگیر چوند میں کچھ
 کام کر سکتا تھا اس غرض سے اور نیز منظر تحفظ آبرو مہتمم نے باگھ سنگہ سے کہا کہ وہ اپنی برادری کی فوج جزوی
 ساتھ محلات مستحکم کھنڈیلا میں مقیم رہے مگر جب اسکی تجویز ہمراہ سپہ سالار دربار ہوئی کہ اپنے ہموطنوں کی
 فوج کی سرداری میں اسکے ہمراہ جاوے تو اسنے اپنے برادر کو چاک لچھم سنگہ کو بطور نائب کھنڈیلا میں بکھا +
 جب یہ خبر گوش زد مہنونت سنگہ سلیدی والہ پسر تریاپ محبوبس کے ہوئی کہ باگھ سنگہ فوج و برادر کے
 شامل ہو گیا اسنے فوراً بہ نیت فتنہ انگیزی ارادہ لینے قلعہ کا گیا اور جب تاریکی شب اسکے حسب مراد ہوئی
 اسنے فوراً اپنے ارادہ کو پورا کرنا چاہا اور زینہ لگا کر قلعہ پر چڑھ گیا اور فوج قلعہ داری کو جو آمادہ کار زار نہ تھی
 سینے غافل تھی تہ تیغ کیا اس واقعہ کی خبر باگھ سنگہ کو بمقام رنولی پہونچی اسنے فوراً وہاں سے واپس کوچ کیا
 اور حملہ کر دیا اسکے شریک شہر والے بھی خوشی ہو گئے کیونکہ اونکو نہایت رنج قتل قبیحہ رئیس خرد کا تھا
 جنگ خوب سخت ہوئی محافظین اپنی زلیست کے واسطے لڑتے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا کہ اونکے سردار کو
 امان نہیں ملے گی اور حملہ آور ان کو مدد گرم خوشی کی بیان تک تھی کہ عورات بھی کچھ خوف مرگ نہیں کرتی تھیں
 بلکہ اون کو نہایت خوشی ہوتی تھی جب وہ دیکھتی تھیں کہ زینہ اخیر مقام تحفظ محافظین پر لگا دیے گئے
 اب جھنڈہ سفید رنگ کا ہلایا گیا اور دروازے کھول دیے گئے مگر قاتل رو بفرار لائے تھے +

پانچویں داس بجایے دیوارام کے دیوانی جے پور پر مامور ہوا اور رورارام باوجود شکست فاش کھانے کے

۱۰ فرانکلن صاحب نے جو سوانح جارج طامس صاحب کا لکھا ہے اسنے مذکور اس جنگ کا مفصل تحریر کیا ہے مگر یہ اوسمیں درج ہے کہ یہ واقعہ
 دربار جے پور کا سانہ طامس صاحب اور مرٹھوں کے ہوا تھا اور کچھ ذکر شجاعت کا اوس میں نہیں ہے طامس صاحب تعریف کامل

راجپوت سواران کی شجاعت کی کرتے ہیں دیکھو سوانح عمری جارج طامس صاحب صفحہ ۱۰۹ +

اور جو شاہراہ کے تحصیلدار خراج شیخاواٹی رہا اور اس نے ستاجی اراضی کھنڈیلا کی بنام ایک برہمن کے بابت
 بیس ہزار روپیہ سالانہ کے لکھدی اس برہمن نے بشارت اپنی ایک اور برہمنی کے برہمن کے ٹھیکہ ملا پاراداری
 یعنی محصول شہر اور پاراداری جسے پوکا لیا تھا جس سے اونکو منافع حاصل ہوا لہذا اونھوں نے اب اراضی منضبطہ
 کھنڈیلا کی ستاجی لی تھی اول سال اونھوں نے صرف اپنے زر ٹھیکہ کو ادائیگی کیا بلکہ روپیہ جمع بھی کیا اور
 آئندہ دو سال کے واسطے پھر ستاجی لی بدد ایک گروہ سلخ پوشان و بار کے ان برہمنوں نے ظاہر کیا کہ وہ
 صلح کے آدمی نہ تھے اور اونھوں نے ارادہ ظاہر کر لیا اپنی چند روزہ طاقت کا کیا پس اونھوں نے صرف اون
 جاگیرداران سے محصول لینا شروع نہیں کیا جواب تک تشنہ تھے بلکہ اونپر حملہ آوری کی جنھوں نے دینے سے
 انکار کیا اور شمشیر بدست ہو کر اونکی مویشی وغیرہ جو ہاتھ لگے لے لیے شجاع اور اور اسے سال اس بدعہدی اور
 بے ایمانی و بار کی تحمل نہ ہوئی کہ خیال اور برہمن کے وہ تماشا اور بازیگری ہوں اور اونکو یہ خبر بھی رئیسان محبوبس ملی
 کہ رہائی اونکی بعید از امید تھی پس اونھوں نے ایک مرتبہ سپر ہاتھ سے پھینک دی اور اونکے برابر ہو کر
 شروع معاوضہ ستانی کا کیا یہ فعل راجپوت اکثر کرتے ہیں جب ناامید ہو جاتے ہیں اونھوں نے حملہ
 کھنڈیلا پر کیا اور بمقابلہ ساٹھ ہزار داؤد پھینک دیے کہ برہمن پر دہشت کو بیدخل کر دیا اور اسکولٹا بعد از ان
 ریاست جے پور میں داخل ہو کر خوف اور تباہی علاقہ میں ڈال دی جسے کہ علاقہ رانی کو بھی لوٹا فوج جدید اونکے
 مقابلے کے واسطے بھیجی گئی اور بعد جنگ ہارے متواترہ کے یہ گروہ شکست ہوئے رئیس رٹولی اور دیگر
 رئیسان فروع کلان نے صلح کر لی مگر رئیسان فروع خورد نے ترک وطن کر کے پناہ اور پرورش ملک ماڑواڑاؤ
 بیکانیر میں حاصل کی شکر گرام سنگہ سو جاوس والہ ہمیشہ زادہ پرتاپ ماڑواڑ میں گیا اور باگھ سنگہ اور سوچ سنگہ
 بیکانیر میں جبکہ راجہ بیکانیر نے زمین دی وہاں وہ چند روز با من اور امان رہے با میدان کے کہ شاید اونکار
 انصاف اونکا کرے گا اور تحصیلدار اس انصاف کو نہیں سمجھتے مگر جب سردھری اور کٹھالی نسبت انکے
 تحمل کے وقوع میں آئی تو وہ اس میں وحشت سے لکڑی قسمت شجاع باروتیا کا سپرد ہوا اور اس کے گھڑوں کے
 سہ کی آواز دروازہ دار ریاست تک پہنچنے لگی +

شکر گرام سنگہ سرخندہ گروہ جلائے وطنان کا ہوا اور اونھوں نے غارتگری زیادہ ترک ملک دھونڈا برہمن کی اکثر
 اضلاع اور علاقہ جات میں اونھوں نے ریکوالی یعنی اپنا روپیہ مقرر کر لیا اور جہاں کہیں وہ غالب

سہ ریکوالی اونکو کہتے ہیں جو روپیہ بلا تحقیق کے کسی سے لیا جائے اسکا حال جلد اعلیٰ ضلع ہنگامہ انگریزی میں درج ہے +

تھانہ دربار پر آجاتے تھے وہاں انہیں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑتے تھے اور انھوں نے شہر کو جو چند میل کے فاصلے پر ہے پورے واقع ہے لوٹا اور شہر کی زیرِ فسیل سے وہ گھوڑے اپنے ہمراہیوں کی سواری کے واسطے لیجاتے تھے چونکہ ہر جگہ ان کا مطلب حاصل ہوتا تھا اور کوئی سدراہ واقع نہیں ہوا اور ایسی چالاکی کی نسبت مناسب اور موافق راہچوت کے ہے اب سنگرام سنگہ سرغنہ کئی سو سواروں کا ہو گیا اور وہ ایسے شجاع تھے کہ جو چاہتا وہ کرتا ناشات ہر طرف دربار میں بامید تھری ڈی لگین اور ان کی سماعت نہوتی اگر انہیں سوال تخفیف مالگداری دےج نہوتا آخر کار اس کی حرکات شجاعت آمیز سے اندیشہ ناک ہو کر دربار نے پیغام معرفت شام سنگہ سدہانی رئیس بساؤ کے بھیجا اور رئیس مذکور کے بچن یعنی حمایت پر سنگرام سنگہ راضی ہوا کہ اپنے مالک کو حضور حاضر ہوگا جب وہ زیر دیوار شہر پہنچا اسکے سواران کے گرد ہر قسم کے آدمی جمع ہوئے خصوصاً سکھ سپاہ تنخواہدار اور سب نے اپنی اپنی چیز کی شناخت کی کسی نے گھوڑا اور کسی نے شتر اور کسی نے اسلحہ وغیرہ اپنے اپنے پاس شناخت کیے مگر ان کا بشرہ ایسا شجاعت کا تھا اور روش ان کی ایسی خطاطت اور ہوشیاری کے ساتھ تھی کہ کیسکو مجال نہوتی کہ اپنی چیز شناخت شدہ کا دعویٰ کرنا غرض دیوان کی یہ تھی کہ سنگرام کو گرفتار کرے اور یہ خیال اوسکو تھا کہ جس رئیس نے اوسکو اپنی حمایت پر طلب کیا ہے اور اسکے تحفظ کا حامی ہو گیا ہے اوسکی بدنامی اس فعل میں ہوگی مگر شام سنگہ نے جسکو اس فعل کی آگہی ہو گئی تھی سنگرام سنگہ کو اطلاع دی ایک شبانہ روز کے بعد دربار کو خبر ہوئی کہ سنگرام سنگہ بمقام تواریقی تھا اور قوم تواریق اور لارخانی اوسکے شامل ہو گئی اب وہ بسدہاری ایک ہزار سوار کے ہے اب اوسنے شہر بے کلان راجہ پرتاخت کرنا شروع کیا روپیہ طلب ہوتا تھا اور اگر اوسکو نہیں ملتا تھا تو وہ رئیسان شہر کو بطریق اول ہمراہ لیجاتا تھا بعد ازاں اوسکے سر کے بدلے روپیہ اوس سے پہنچ جاتا تھا اگر کہین توقف دونوں میں سے ایک کے حوالہ کرلو میں ہوتا تو اوس مقام کو وہ فوراً لوٹ لیتا تھا اور مال نیا شتروں پر بار کر کے ہمراہ لیجاتا مگر یہ طریق ماروتیا کا آخر کو ختم ہوا اوسنے محاصرہ شہر مادیو پور کا جو کسی رانی کے علاقے میں شامل تھا کیا تھا اور یہاں ایک گولہ اوسکے سر میں لگا اوسکی لاش کو مقام تولی میں لیجا کر بھونک دیا اور اوسکی جہتری درمیان اوسکے بزرگان مقتولین کے بنی پس سنگرام سنگہ اپنے والد کا جانشین ہو کر اوسکی جگہ حکمرانی فوج پر کرنے لگا اور اپنے والد کا انتقام لینے پر آمادہ ہوا اوسنے بھی وہی طریق اپنے والد کا اختیار کیا اور کرتار با جب آخر کار دربار نے اوسکو اوسکا علاقہ موروثی سوجا دس عطا کیا ایسے امور فساد آمیز شتیا والی میں ہوتے تھے اور ایسا ایک امر عظیم اوسمیں واقع ہوا جس سے ایک عہد تاریخ راہچوتانہ میں قائم ہوا

اور جو امر صرف مثل روغن سیاہ کے تھا جو اونکے زخموں پر چھڑکا گیا تھا مگر وہیں وہ اپنی فائدہ کو بھی پہنچے
 وہ بڑی جنگ مہم قوم ظاہر میں بابت حاصل کرنے معشوقہ رجاؤہ کے قریب واقع ہونے کے تھی
 مقام وقوع اسکا بیچ شیخا وائی کے تھا اور واقعہ طلب لوگ خصوصاً سدہانی تھی یہ یاد ہوگا کہ گویہ درجہ اول نبی
 ایک بڑی جدل و قتل کی تھی جو واسطے خارج از گدی کرنے راجہ مان جو وہ پور والہ کے اور اسکی جگہ قائم کرنے
 دھونکل سنگہ کے تھی راے چندا و سو قوت میں دیوان جے پور کا تھا اور یہ بنظر ترقی دینے اپنے مالک کے
 خیالات حاصل کرنے مسماۃ کرشنا کے جانب دار دھونکل دعوی دار گدی کا تھا *

دیوان نے اپنے برادر زادہ کرپا رام کو باستطاب اعانت شیخا وٹ روانہ کیا اور شیخا وٹ نے اپنی طرف سے
 واسطے عرض حال کے کشن سنگہ کو مامور کیا اور اسی عرصہ میں کھر مقام اود سے پور جمع ہوئے وہاں ایک عہد
 جدید منعقد ہوا جسکی اصل شرط یہ تھی کہ اونکے رئیس یعنی شریک راجگان کھنڈیلا رہا کیے جاویں اور تجدید
 شرط قدیم دربارہ عدم مداخلت دربارہ پورچ اونکے باہمی تنازعات اور تکرار کے کیجا سے کشن سنگہ مختار گروہ یعنی
 شیخا وٹ مع کرپا رام کے مجمع سے رخصت ہو کر روانہ دارالریاستہ کا ہوا اور وہاں سے بہت جلد با مر
 ساتھ تصدیق اونکے مطالب کے واپس آیا ان شرائط پر دس ہزار اولاد شیخ جی جمع ہوئی اور آمادہ ہوئی کہ
 اپنے مالک کے ہمراہ جان اسکی مرضی لیجانے کی ہو جائینگے اور جب اپنے علاقے سے باہر جائینگے تو صرف
 پٹیا یعنی رسد پایا کرینگے جب تک علاقہ سے باہر نہیں *

جب یہ تمہیدات طے ہوئیں تو شام سنگہ چپاوت (برادر زادہ رئیس پوکرن) مع کرپا رام کے کٹری کو گیا اور
 وہاں سے دعوی دار صغیر سن یعنی دھونکل سنگہ کو ہمراہ لیکر مقام گروہ یعنی شیخا وٹ پر پہنچایا اونکی ملاقات ایک
 گروہ سفارت سے ہوئی جنکی سرداری میں رانی آندی کنور (دختر راجہ پرتاپ مرہم اور بیوہ راجہ بھیما ڈوٹا) کا
 والدہ عہدیدار تھی اسنے لڑکی کو اپنی گود میں مثل فرزند متبنیہ کے لیا دارالریاستہ کو واپس آئی جان فرج واسطے
 جنگ مارڈوٹ کے جمع ہوئی تھی *

فرج مذکور روانہ مقام کا تو جو دس کوس کے فاصلے پر کھنڈیلا سے واقع ہے ہوئی اور یہاں وہ غنڈہ شامل ہوئے
 راجہ بیکانیر اور دیگر افواج ملکی کی رہی رئیسان شیخا وٹ نے یہاں اپنی درخواست تحکماً واسطے رہائی پسندان
 راے سال کے بھیجی تاکہ وہ اپنے حاکم کے زیر حکم ہو کر جو شہرت میں کسی رئیس مجمع سے کم نہیں قدم فرما ہوں
 التوا اس درخواست کا باعث اندیشہ متصور ہو کر چند روز میں اونکے رئیس اونکو باقاعدہ حوالہ کر دیے گئے

اس وقت میں بندر بن بھی جو خود تارک ہو گیا تھا سلعہ بندی سے باز رہ سکا راجگان مذکورین نے مقام اپنے
 جاگیر داران میں کیا اور کبھی اسطرح کا مجمع اولاد شیخ جی کا راسے سلوت اور سد باننی اور بھوج باننی اور لاخاننی کا
 اور نیز باروتیا کا گردھنڈہ زرد رنگ راسے سال کے نہیں ہوا تھا اس مہم کا بیان دوسری جگہ ہوا ہے اور
 یہاں ہم صرف اس قدر درج کرتے ہیں کہ شیخا وٹ شریک نام آوری اور بدنامی فوج مجموعی کے رہے اور
 ان کے دونوں رئیس راوڑ سنگ اور اوسکا والد قبل از ان کے اپنے علاقے میں واپس آنے کے کام آئی
 اس جگہ سنگ پسر سنگ گدی نشین ہوا اور اپنے ہوطنوں کی فوج کی سرداری میں شریک مہم
 اس وقت تک رہا جب تک یہ مہم ختم ہوئی بعد ازاں وہ مقام کھنڈیلا میں واپس آیا مگر بے ایمان باپ کی
 نیت نہ تھی کہ کھنڈیلا انکو دیا جائے جب بھجوی تلاش قوت لایوت پیش پا ہوئی تو وہ ڈیڑھ سو سواری لے کر
 راجہ بختا ورسنگ ماچری والہ کے پاس گئے مگر اس نے مراسم رشتہ داری اور محافل ایسی بد عنوانی سے انجام دی
 کہ وہ وہاں صرف دو ہفتہ رہے اس وقت ضرورت میں پرتاپ اور اوسکا فرزند حاکم مرٹھہ پاوسیندھیا
 پاس بمقام دیون ساگے اور یہاں مہنوت نے موافق اپنے قدیم خاندان کی نیت کے ارادہ لینے
 گو بند گڈہ کا کیا درپردہ اوسکو خبر ضروری حاصل ہوئی اس نے اپنے مہنوم ساٹھ آدمی نہایت مضبوط
 جمع کیے اور اوسکو اس وقت شام ایک غار میں نہان کیا اور جب خاموشی شب منجورقت پہنچائی
 وہ وہاں سے باہر آیا اور راستہ معلوم سے چرہ گیا اور زینہ لگا کر سپاہ پہرہ لینے سنتری کو قتل کیا اب
 قلعہ میں خبر اسکی ہوئی مگر اس نے فوراً قلعہ پر قبضہ کر لیا اور اکثر لوگو قتل کر کے مابقی سپاہ کو قلعہ سے خارج کیا
 آواز نقارہ راج سلوت فی لاخاننی اور مینا اور جملہ راجپوت قرب وجوار کو بیدار کیا اور وہ بجانب متعلقہ فوراً
 گامزن ہوئے چند ہفتہ کے عرصی میں مہنوت شجاع سرداری و سپاہ کے ہو گیا اور لائق اسکے ہوا کہ
 حملہ آور اپنے مالک قوم پر ہو بمقام کھنڈیلا اور دیگر شہر اسے قرب وجوار حاضر ہوئے انکی سپاہ قلعہ داری
 رو بروئے فتحیاب کے رو بفرار لائی اور خوشحال واروغہ جگانام حملہ امور فریب و دغا سے دبار میں مشہور ہے
 اپنی بے غرتی کی خبر دبار میں لے گیا اوسکی بے غرتی جو اس کے دشمنوں نے باحتیاط بیان کی تھی اوسکی اپنی
 طمع سے پیدا ہوئی تھی کیونکہ اوسکو تنخواہ اور رسد سو سپاہی کی ملتی تھی اور اس نے صرف تیس نفر سپاہی قلعہ میں
 رکھے تھے راجہ نے اس کے ہمراہ رتن چند کومع و دپٹن اور توپخانہ کے کیا اور بخت ملا راجہ کی اس کے ہمراہ
 ہوئی اور یہ حکم ہوا کہ اندیشہ مرگ نہ کر کے کھنڈیلا دوبارہ قبضہ میں کرے مہنوت شجاع نے انتظار ان کے حملے کا

۵۰۴
 ناپسند کر کے خود باہر شہر کے واسطے اونکے مقابلے کیا اور خوشحال کو پس پا کیا اور اگر عین وقت فتحیابی پر
 وہ رنجی نہ ہو جاتا اور لاہانی پچھے نہ رہتے تو اوٹے اونکو شکست فاش دی ہوتی مہنوت مجبوری دیوار کے اندر
 آیا اور دو حملے جو اونکے ہوتے اونکا مقابلہ کیا ایک مین اوٹے میں سلج پوش بیٹھے سپاہ زرہ پوش ہمراہی راجہ
 قتل کیے مگر چونکہ پانی اونکو صرف ٹانگہ سے ملتا تھا وہ قریب تھا کہ خود حاضر ہو مگر اوسکے پاس پیغام پانچ شہر کے
 دینے کا آیا اوسنے اون شہروں کو لینا منظور کیا ۔

اب ایک اور غزل و نصب اہلکاران امیر مین واقع ہوا اور خوشحالی رام بعد چارسی سال محبس امیر سے رہا ہو کر
 ایک مرتبہ پھر انتظام ریاست سپرد اوسکے ہوا یہ قنظم سفید موی جسے پچاس سال سے زیادہ اپنے راجہ کی خوشی
 اور غصہ کو دیکھا تھا اب اخیر زندگی میں بچالاک کی مثل جو ان فریب فتنہ مین مصروف ہوا کیونکہ اوسنے دیکھا تھا
 کہ وہ دیوان جو اوسکے حاسد تھے اپنے اپنے اختیار اور حیات کو چھوڑ گئے یہ خوشحالی رام عہد حکومت راجہ
 پرتاب سے مقید تھا اس راجہ کے بوقت مرگ تین وصیت کی تھیں اول یہ کہ پورا (جو قوم اسکی تھی) برگز آزاد
 نہ کیا جائے اور اگر وقت نحس مین کوئی اوسکا جانشین بصورت اوسکو آزاد یا رہا کرے تو لازم ہے کہ اوسکو
 سر خود انتظام امور مین دخل دے ۔

جب یہ خدمت گذار صاحب تدبیر بکا حال سوانح عمری کی ایک کتاب علیحدہ ہوتی ہے حکومت راجہ جیو پور مین
 ذیل ہوا تو ایک پیغام قسمیہ منجانب رئیسان کلان شیخاؤٹ دارالریاستہ مین آیا کہ بذریعہ اور توسل اسکے وہ
 اراضی اپنے بزرگوں کی دلاپائیں یہ پور جیو پور ہمیشہ بوجہ موجہ اور نیز تحریک دلی سے دوستی ساتھ جاگیر داران
 رکھی تھی بخوشی و کیل اونکا اپنے راجہ کے پاس ہوا اور فہمائش کی کہ حفظ ریاست منحصر اور پور خوشحالی

۵۱ دوسری وصیت یہ تھی کہ عہدہ فوجدار خاندان سمجھو سنگھ گوگاوت کے رہے یہ خاندان ہمیشہ سے مشہور ساتھ وفاداری کے
 رہا ہے اور مثل میر تیا باڑوا کے ایمان داری اونکی نسبت گدی کے ایسی ہے کہ جو کوئی گدی نشین ہو وہ اوسکی تابعداری مین موجود
 رہتے ہیں تیسری وصیت میر کے کو فذ مین درج نہیں ہے ۔

۵۲ اوسکا اول فعل بعد برائی محبس امیر کو وہ مصالحت تھی جو اوس مقام دہلی جو قلعہ چاند سنگھ گوگاوت کا ہوئی تھی اوس مقام لبوا تبارخ
 ۲۶ ماہ اپریل ۱۸۵۷ مین مراجعت مقام ماچری سے مقام جیو پور دفات پائی وہ وہاں تجویز بے سود و باب مصالحت و بارین کر رہا تھا
 یہ بھی فراموش نہ ہو کہ کسب خودی اور آزادی رئیس ماچری جو قوم سے نارو کا تھا صرف بذریعہ اس پور اسکے نصیب ہوئی تھی اور دراصل یہ پورا
 اوس و فاباز نارو کا کا مرجع کار تھا ۔

اور رضا جوئی رعایا کو ہے کیونکہ باوجود اسکی نافرمانی اور وقت اور تکلیف نہی کے وہ ہمیشہ موجود واسطے تائید ریاست کے موافق اپنی قوت اور اختیار کے جب عام انیت خطرے میں ہوتی ہے رہتے ہیں اسنے حوالہ مهم سابقہ کا دیا جس میں دس ہزار اولاد شیخ جی اس کے مقابلہ میں موجود ہوئی تھی اور ایک بہتر دلیل یہ تھی کہ مرہٹہ صرف اوس وقت غالب آئے ہیں جسے باہمی نزاع پیدا ہوتی ہے پورا کو حکم ہوا کہ وہ اپنی نیک نیتی اور مرضی کے موافق کام کرے اسنے فوراً ایک اقرار اس مضمون کا لکھا تھا کہ آئندہ خراج اسے سلوت کا ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہوگا اور چالیس ہزار نذرانہ وہ فوراً نقد داخل کریں گے اور بعد ازاں تہ جات جدید بابت کھنڈیلا اور اس کے ماتحت مواضعات کا لکھا گیا ان درباروں میں اس قدر مطالب مختلف ہوتے ہیں کہ یہ سرگز نہیں ہوتا کہ تعمیل بوقت اجراے حکم عمل میں آوے اور گوا حکام راجہ پر صحیح دیوان کی بھی ہو گئی تھی مگر قوم ناگاکا جو قلعہ ارکھنڈیلا کے اور جاگیر بارے خرو کے تھے اور انکا نشا تعمیل حکم کا معلوم نہیں ہوا ہنونت شجاع کو شہید راست کواری دیوان کے پیدا ہوا اور اسنے اپنے راجگان شریک کو واسطے فوج کشی کے صلاح دی اور کھا کہ وہ فوج کو لیجاے گا اونکے پاس پانچ سو مہارہی تھی منجملہ اسکے ہنونت میں جوان پُر دل اپنے ہمراہ لیکر روانہ اوڑے گدہ کا ہوا اور بحیثیت سفیر ہنونت وہ مقام مذکور میں پہونچا میں جوان اور اس کے عقب میں وہاں پہونچے اور اوڑے بھی کچھ فراحت نہیں ہوئی اور وہ اس کے پاس پہونچ گئے اور باقی سپاہ اس کے بعد پہونچکر دروازہ پر مقیم ہوئی ہنونت نے جو اس وقت تک بصورت سفیر ہنونت تھا آپکو ظاہر کیا اور یاوگو پو تہ جدید دکھایا اونھوں نے اس وقت بھی کچھ تامل تعمیل میں جو کیا تو اسنے تلوار کھینچی جب اونھوں نے دیکھا کہ یہ آمادہ اسکا ہے کہ یا تو مطلب حاصل کرے اور یا قتل ہو وہ خلافت مرضی علیحدہ ہو گئے اور ابھی شکہ اور پر تاب ایک مرتبہ پھر اپنے بزرگوں کے مکانات شکستہ پر دخیل اور قابض ہوئے جو کالیفنا ونھوں نے اٹھائی تھیں اور انکی کم عمری اور نا تجربہ کاری سے جو صلاح اوزکار شتہ دار و تیا تھا اسکو وہ فوراً اور بلاتامل منظور کرتے تھے اور تنازعات سابقہ جو انکے کمالات کے ہر سنگ ریزہ پر کندہ تھے ظاہر ا متوقف ہوئے فوراً بعد اس واسی کے فوج کشی شیاوٹ میدان میں واسطے جنگ بمقابلہ دشمن عام رجہوتانہ یعنی وہ مشہور میر خان کے آئے جسکا جرنیل یعنی افسر کلان فوج محمد شاہ خان نامی کو بیچ قلعہ بھوم گدہ متصل ٹونک کے فوج جے پور نے بسر کردگی راو چاند سنگ دھونی والہ کے محصور سخت کیا تھا اور جب محاصرہ کا نتیجہ فتح مند ظہور میں آئے والا تھا کہ ایک امر اتفاقاً واقع ہوا جس سے زبونی لا علاج انتظام جاگیر داری کی

خواہ زرد و ضرب میں یا مواقع تحفظ میں ظاہر ہوتی ہے اور یہ اتفاق کو دراصل خفیت تھا مگر ان نصیب
 راہبگان کے واسطے صدمہ موت ثابت ہوا جو مدت سے تختہ مشق نا انصافی ہو رہے تھے اور اس سے
 اس ڈوم کی پیشین گوئی کا بطلان ظاہر ہوتا ہے جسے کہا تھا کہ قربانی جان جو راجہ نے اپنی کی تھی وہ
 منظور ہوتی اور سات پشت اسکی اولاد کی گدی کھنڈیلا پر قائم رہیں گی بیج کارروائی بے تدبیر اس جات
 جاگیرداران کے جو جملہ دستہ ہائے فوج امیر میں مشتمل تھے ایک گروہ شیخاؤٹ نے ایک شہر ٹونک کو ٹوٹا
 جس میں ایک باشندہ خاندان گوگاؤٹ بھی قتل ہوا اور اسکا مال غارت گری عام میں غارت میں آگیا
 پس گوگاؤٹ مذکور مرحوم نے فوراً جا کر مالش پاس افسر فوج محاصرین یعنی چاند سنگہ کے جو رئیس خاندان
 مذکور کا تھا کی اور اسے ایک گروہ سلیہ پوش اس کے ہمراہ کیے کہ جا کر اسکا مال واپس دلاؤ شیخاؤٹ
 عدم تعمیل اسکی کی اور اپنے گروہ کی کمک زیادہ کی چاند سنگہ نے بھی اپنے گروہ کی نسبت یہی عمل کیا
 رئیسان کھنڈیلا خود گئے اور ان کے ساتھ جملہ گروہ شیخاؤٹ ہشتناؤ سیکر گئے اور رئیس گوگاؤٹ جو
 رشتہ خاندانی ہی صرف نہیں رکھتا تھا بلکہ مرتبہ افسری فوج بھی اسکا تھا اس مقابلہ اور عدول حکمی کا
 متحمل نہیں ہوا اور جب قدر فوج وہ بعد رکھتے محاصرہ کے بھیج سکا اور سقدراو سنے بھی روانہ کی اسطرح
 قریب جملہ فوج امیر حید چھکڑونکے گرد جمع ہو کر آمادہ قتل ایک دوسرے کے بھجیاں اپنی توقیر اور آبرو
 ہوتی اور فریقین میں سے ایک بھی اپنے دعویٰ سے باز نہیں آتا اور تلوار آختہ ہوئی اس آئنا میں
 رئیس خانگروت درمیان میں واسطے صلح کرانے کے آیا اور ایک تدبیر بیان کی جس سے آبرو فریقین کی
 محفوظ رہتی تھی یعنی مال مغزوہ لوٹنے والہ کے ڈیرے پر یعنی راجہ کھنڈیلا پر بھیجا جائے اور وہاں
 راجہ مذکور اپنی طرف سے پاس سپہ سالار فوج کے بھیجے شیخاؤٹ اس پر راضی ہوئے اور قتل ہوئے
 مگر شیخی چاند سنگہ کر گری ہوئی اور اس نے اس تدبیر میں ایک توہین سپہ سالار فوج کی تصور کی گو کہ
 کچھ ستھیر رئیس گوگاؤٹ کی نہ تھی +

پچھم سنگہ رئیس سیکر نے جو حسب بیان بالا علیحدہ حملہ شیخاؤٹ کے بلوے سے رہا تھا خیال کیا کہ اب
 وقت اور موقع واسطے اسکی مدت ارادہ مخفی کے یعنی خواہش حاکم کھنڈیلا ہونے کی پورا کرنے کی
 آگیا ہے جو محاصرہ بھوم گڈہ کا باعث ان تنازعات اور کمی گروہ شیخاؤٹ کے اٹھایا گیا اور
 وہ لوگ براستہ طویل وارا لیا ستہ روانہ ہوئے رئیس سیکر براہ راست اپنی ریاست میں گیا

اور پردہ درمیان سے اٹھا کر اور راز دل اپنا ظاہر کر کے اور مقام سیسؤ کے حملہ آور ہوا اور ساتھ فریب کے وہان کے حاکم یعنی فرزند بورا دیوان کو ترغیب دیکر اس پر قبضہ کر لیا اور دشمن سے دولا کھ روپیہ طلب کر کے ایک برگٹ تنخواہ دار پٹھانوں کا بصرہ کر دی اور ان کے اپنے افسران یعنی منوا اور متاب خان کے اوس نے اپنی ملک کے واسطے اپنی جانب کیا یہ متاب خان وہ ہے جس نے چند روز پیشتر اس امر کے ایک عہد نامہ ساتھ منہوت کے کیا تھا کہ وہ مہتمم ریاست ہائے خرد کا رسہہ گا اور اونکی تائید مطالب کرنے کے واسطے اور اونکی ریاست میں دست انداز منہوت کے عوض اوسنے پچاس ہزار روپیہ لیا تھا ایسے کار ہائے زبول اس وقت میں عام مستقل ہو گئے تھے تھے کہ اس پر کوئی اعتراض بھی چندان سخت نہیں کرتا تھا ۔

منہوت شجاع نے اب تیاری واسطے تحفظ اوس علاقہ کے کی جسکو اوسکی شجاعت نے اوسکو دلایا تھا اوسکے دشمن نے روپیہ بے اندازہ خرچ کیا جس قدر ضرورت اوسکے مطلب خود غرضی کے حاصل کرنیکی تھی اور مقام رلو اسوا اور دیگر جاگیر اوسکے قبضہ میں آگئیں شہر کھنڈیلا کہ میدان میں تھا وہ بھی اوسکے قبضہ میں آگیا مگر قلعہ سے اس قدر مقابلہ ہوا کہ اوسکو بھجوری کوٹ کو مستحکم اور با سامان کرنے کی ضرورت ہوئی اوس کو اوسنے ارادہ کیا کہ تا بزلت بچاوسے تین ہفتے تک حملہ ہائے دشمن کا مقابلہ ایک قلعہ ویرانہ میں کرے وہ شمشیر بدست قلعہ سے باہر آیا اور کوٹ کو اوسنے چھین لیا اور یہاں اوسنے جس قدر اور نمک حلال اس خاندان کے تھے اونکو جمع کیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس مقام مستحکم میں مقابلہ کرنا یا مرجا لازم ہے دیگر رئیسان نے اس حرکت بوجہ اور امر طبع آمیز کو جو اوسنے نسبت راجگان خرد کھنڈیلا کے ظاہر کی تھی چشم قدم دیکھا نہ صرف اسوجہ سے کہ یہ ایک امر خلاف انصاف تھا بلکہ ترقی بے اندازہ ایک فرع خرد اسلوت کی اونکو منظور نہ تھی اور یہ بھی وجہ ناراضگی کی تھی کہ اوسنے اس مطلب کے حاصل کرنے کو دشمن عام ملک کو اپنا ذریعہ بنایا تھا اکثر رئیسان نے اتفاق کیا کہ اوسکو اس حرکت نا انصافی سے باز رکھے مگر چند رئیس اوسکے جانب دار تھے بطبع ترقی علاقہ ہو گئے کیونکہ اوسنے وعدہ کیا تھا کہ ملک میں کہ ہر حصہ اونکو بھی دیگا اور جو رئیس بوجہ اپنی صاف طینتی اور نیک وضعی کے اوسکے طمع میں نہیں آئے وہ کچھ بد مصویرین کی اسوجہ سے نہیں کر سکے کہ تحریک رئیس سیکر کے فوج امیر خان اونکے اوپر گئی تاکہ وہ جانب داری اوسکی سے باز رہیں ورنہ بھی غلط گوئی جانب دار محامیرین کا ہو گیا تھا کیونکہ اونکو اطلاع ہوئی کہ شکست جو بھوم گڈہ پر ہوئی اور محاصرہ اوسکا جو اٹھایا گیا وہ بوجہ بد وضعی سپاہ کھنڈیلا وقوع میں آیا ۔

اپس منونت اور چند صد شجاع اس کے خاندان کے تھے اپنے کام میں رہ گئے اور تین مہینے تک اونھوں نے اپنا تحفظ باہر قلعہ کے ایسی حالت میں کیا کہ حملہ چاروں طرف سے اس کے اوپر ہوتا تھا بعد ازیں اس کو یہ صلاح دی گئی کہ اندر قلعہ کے چکر تحفظ کرے مگر اوٹ عمدہ دلی سے بہاب دیا کہ اگر ہم سپاہ زیر دیوار لیں گے تو کھنڈیلا واسطے دوام کے جاتا رہے گا اور یہ کہراو سے آواز دی کہ بھائیو حملہ آوران کو نکال دو یا م جاؤ اور منونت سنگھ اپنے خاندان کے لوگوں سے بہت خوش ہوا جب اس نے دیکھا کہ اون لوگوں نے شمشیر کر کر پلٹن کا مقابلہ کیا اور ان کو توپوں پرست بنا دیا اور مورچوں کو بالکل صاف کر دیا مگر دشمن پھر آیا اور جنگ آور ہوا یہ جنگ صبح سے شام تک ہوئی یہی اس پہلے دن دشمن پر کیا گیا اور دشمن پھر پس پاہو مگر اس حملے میں منونت شجاع ہوا اپنی سپاہ کو توپوں کے فائدے سے کیا تھما زخمی کو لہ ہوا جس نے اس کی حیات بچا کر پورے کیے گئے مگر مصعبین کی ہوتی مگر مرگ منونت نے اس کا سر دیا تھا اس کے خاندان کے لوگوں کو بیدل بلکہ شکستہ دل کر دیا اور یہ لوگ قلعہ کے اندر چلے گئے پانچویں چھان اور سپاہ سکھ (یہ تعداد لفری برابر لفری مصعبین کے تھی) بے وسواس اسے سلوت کھنڈیلا کے ہمراہ سایہ زمین میں گئے ۔

دوسری صبح ہمارے واسطے علیحدہ کرنے مجبور ہیں کے اور اوٹھا لینے لاش مقولین کے مشروط ہوتی اور شرط نہیں کی گئی مگر قلعہ والوں نے اس کو منظور نہیں کیا فوراً جب خبر مرگ منونت پہونچی رئیس اور دیو پور نے جواول سے تائید امر واجبی کی کرتا تھا اور مدد سپاہ اور رسد کی بھیجی اور اگر رئیس کھتری اپنی ریاست میں ہوتا تو اور بھی زیادہ کمک انکی ہوتی مگر وہ دربار میں تھا اور اپنے فرزند کو حکم دے آیا تھا کہ حسب صلاح رئیس بساؤ کے کار بند ہونا اور یہ رئیس بوجہ حاصل کرنے ایک قلعہ کے سچ علاقہ مفتوحہ کے جانبہ ار سیکر کا ہو گیا تھا تاہم قلعہ والے ہر طرح کی بے سامانی پر بھی بمقابلہ رہے اور پنج مہینے تک بعد مرگ منونت کے اپنے قلعہ میں قائم اور ثابت قدم رہے اب انکی خوراک صرف عکلی پر آ رہی تھی یہ عکلی قوم بنیا فرد فرولاتے تھے اس تنگی میں جو پیغام دینے دس شہر وکا آیا تو اونھوں نے منظور کر لیا اور وہ حاضر ہوئے پرتاپ سنگھ نے اپنا حصہ بموجب اس کے اپنی ریاست موروثی میں سے لے لیا مگر اس کے شریک ابھو سنگھ نے جسکی طبیعت سودرشتہ الوداعی را سے سل کا حاصل ہوتا تھا اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ یہ ایک لمبے آبرو کی کاہی کہ کچھ بھی اپنے مجرم جاگیر دار اور رشتہ دار کو دنیا قبول کیا جائے اگر پرتاپ بھی ایسا ہی کرتا تو اچھا تھا کیونکہ پچھن سنگھ نے جواب رئیس کھنڈیلا تھا اب غور کیا کہ یہ نہایت نا انصافی اور سخی میں تھی کہ وارث

۹۰
 فی حق کو اس کے موروثی علاقہ میں رہنے سے لے کر اس کے مرنے تک اس کی اس میت سے کہ اس کا قبضہ مستحکم ہو جائے تو راجہ خرو سال کو لینے پر تاج کو خارج کیا جائے دونوں شکر کا لینے اچھے سنگہ اور پرتاپ مقام جھونچھو میں رہتے ہیں اور دونوں کو پانچ پانچ روپیہ یومیہ اس طرح ملتا ہے کہ سدہانی لوگوں نے اس کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اس میں سے اس کا خرچ پانچ روپیہ یومیہ فی کس دیا جاتا ہے اور اب کچھ رفق امید کی بھی باقی نظر نہیں آتی کہ اس کو پھر کھنڈیلا دیا جائے +

۹۱
 سلاطین میں جب مصر شہنشاہین دیوان جے پور کا تھا اس کو نہایت تنگی اور ضرورت روپیہ کی دیا اور اس نے میر خان کے مطالبہ کے تھی اس نے رئیس سیکر پانچ روپیہ دالی جبکی عین تمنا یہ تھی کہ اس کا علاقہ مفتوحہ دربار سے منظور ہو کر اس کو عطا ہو اور یہ شرط ہوئی تھی کہ اگر نولا کھ روپیہ بدین تفصیل یعنی پانچ روپیہ اپنے پاس سے اور چار لاکھ بذریعہ قوت اور فوج جے پور کے سدہانی سے تحصیل کر کے اس کے توپخانہ اور خلعت کھنڈیلا کا اس کو عطا ہو میر خان جو اس موقع پر طرغین کی جانب سے کار و کالت باہمی کرتا تھا بمقام ثلوی تھا وہاں لچھمن سنگہ اس کے پاس گیا اور اس کو روپیہ دیا اور رسید لیکر اس کے عوض سند بھر کلا اس کو حاصل ہوئی +

۹۲
 فوراً بعد اس کے لچھمن سنگہ حاضر دربار ہوا اور ایک سال کا خراج پیشگی دیکر ہوتا ہوا ہزار روپیہ ہوتا تھا اس نے اپنے مالک راجہ جگت سنگہ سے خلعت حاصل کیا اس طرح بوجہ بلند نظری سیکر کے اور بطبع دربار کے اور رشک اور طمع سدہانی کے حق موروثی اصلی صلیبی و ارشان اسے سال کا تلف ہو گیا +

۹۳
 لچھمن سنگہ نے بذریعہ اپنی لیاقت اور دول کے اپنا رسوخ دربار راجہ میں پیدا کیا مگر اس سے جو صبیح پروہت راج کے دلیمن پیدا ہوا اس سے قریب تھا کہ اس کی شے حاصل کر دے جو اس کو گران بہا ملی تلف ہو جائے یاد ہو گا کہ ایک برہمن کو متاجری اراضی کھنڈیلا کی حاصل ہوئی تھی اور اس کی جبرستانی سے وہ ساتھ بے آبروئی کے خارج کیا گیا تھا مگر وہ اپنی اولوالعزمی اور بلند نظری میں قائم اور جاری رہا اور رسوخ اپنے مربی شہنشاہین مصر کا ضائع کر دیا تھے کہ اس کو خود کشتی کرنی پڑی بعد ازاں اس کے فرزند کا ہتھیار کا لحد کر کے قریب اور حیلہ سازی سے اب منصب دیوانی پر قائم ہو گیا رسوخ لچھمن سنگہ کا باعث ہوا کہ وہ ہر موقع پر شامل مشورہ کیا جاتا تھا اس سے اس کو اندیشہ خطرے کا ہوا اور اس نے تجویز کی کہ اس سے

۹۴
 یہ حال سلاطین میں لکھا گیا ہے +

نواخت حاصل کیجئے اس نوح سے اونے چاہا کہ کسی صورت سے اوسکو بمقابلہ راجہ استادہ کیا جائے اور اسکی کوئی اور صورت نہ ہو۔ اسکے نہ تھی کہ نوح کشتی کھنڈیلا پر کیجئے قوم سدہانی جنگی طبع اور حد سے اونکی اپنی جہت سے بھی اونکو چشم و خنجر دیا تھا شریک نوح و بار کے ہو گئے اور جا کر کھنڈیلا کا مہرہ کر لیا لچھمن سنگ نے اس موقع پر ظاہر کیا کہ وہ مثل دیگر انسان کے نہ تھا اونے بناموشی اجرا اس حکم اور روانگی نوح کو جے پور میں دیکھا اور اس طرح کینہ توڑی پروہت کو بیکار کر دیا اور اپنے کھنڈیلا کے تحفظ کے واسطے اونے عین وقت پر روپیہ اپنے شریک بشید خان کے پاس بھیج دیا اور اونے اپنی پلٹن بھیج کر پروہت کو عین اونکے مقام نوح میں جا کر دھوکا یا جب باعث ہوشیاری اور عقلمندی لچھمن سنگ کے وہ کلیتہً مایوس ہوا تو وہ اس مہم سے باز نہ کر دیا ریاست میں آیا اور اونکے غصہ نے اب پر وہ درمیان سے اٹھ کر اوسکو آٹاؤ اسپہ کیا کہ لچھمن سنگ کو گرفتار کرے رئیس سیکر بشکل اسکے جال اور راو سے سے محفوظ رہا اور پچاس سوار مہراہ لیکر روہت لایا مکر اونکے دشمن نے اوسکا تعاقب کیا اور اوسکی جایداو مع اونکے شرکا کے (جنہیں رئیس ساموت بھی تھا) ضبط کی قوم سدہانی نے جنگی سرداری میں رئیس کیڑی اور رئیس بساوتھے بعد پتہ پڑا کہ لچھمن سنگ نے اپنی ماں اور بہنوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور قبضہ کیا جائے گا۔ اوسکے لشکر نے اندیشہ ہونے اور لچھمن سنگ کو اس موقع پر ہتھیار نہ ہونے بنا لیا گیا تھا اپنی امید کی اخیر شکست سے جو سدہانی کو نصیب ہوئی مایوس بخت ہوا۔

الگو بہرہ ویت، اسیت امور دیوان کہ موافق موقع کے جائز کرے تو ظاہر ہوگا کہ اس خراب بظلمی میں کیا نتیجہ نکال پیدا ہوا نا اتفاقی اور غم و غصہ ہوا۔ ہوائی انتظام حکومت نے درمیان سپران بہادر سنگ کے پیدا کی تھی اب ختم ہو گئی لچھمن سنگ صرف ظالم کھنڈیلا میں حکم ان سے اور جب تک اوسکا انتظام جو اونے کیا ہے قائم رہے گا اوسوقت وہ کوشش سدہانی پر صرف نہیں بلکہ کوشش دربار پر بھی جو اوسکے اخراج کے واسطے عمل میں آونگی خندہ زن ہوگا۔

ہم مختصر حال خاندان لچھمن سنگ کا بیان کرتے ہیں یاد ہوگا کہ اسے سال جواول راجہ سپران شیخ جی میں ہوا سات فرزند رکھتا تھا سپر جی تریل نامی جسکو خطاب راوکا ملا تھا مقام کانسی مع اوسکے چوراسی شہر ماتحت کے جاگیر میں رکھتا تھا اوسکے فرزند ہرے سنگ نے علاقہ بلا را مع ایک سو پچیس شہر اور دیہات کے قائم خانی مقرر والہ سے چھین کر شامل اپنے علاقے کے کر لیا تھا اور عرصہ قلیل کے بعد رپوا سوسکے

بچیس دیہات اور اوسنے لیے تھے شیونگہ سپر ہری سنگہ نے خاص فتح پور فتح کیا جو اصل مقام قائم خانی تھا اور جہاں اوسنے خود رہنا اختیار کیا اوسکے فرزند چاند سنگہ نے سیکری بنا ڈالی جسکی اولاد صلبی دیہی سنگہ نے لچھمن سنگہ سپر ٹھاکر شاہ پورا کو جو اوسکا قریب رشتہ دار تھا پیش کیا تھا علاقہ سیکر نہایت خوشحالی میں تھا جب لچھمن سنگہ گدی نشین اپنے عمومی کا ہوا جسکی تدبیر خاص انتظام علاقہ کی یہ تھی کہ سرکار جاگیر داران بیخ و بن سے دفع ہو لچھمن سنگہ نے اس انتظام کو اور ترقی دی اور ایک عرصہ قبل اوسکے کہ اوسنے کھنڈیلا لیا تھا اوسنے اپنے جاگیر داران کے جملہ قلعجات کو مسمار کر دیا تھا جسے کہ اوسنے قلعہ شاہ پورا کو بھی جو اوسکا خاص وطن اور مولد تھا نہ چھوڑا اور بلارا اور تہوتی اور کاسلی کے قلعہ بھی مسمار ہوئے تھے اور یہاں تک اوسنے رشتہ تبذیت کو اوپر رشتہ نسل کے فوقیت دی تھی کہ اوسکے والد نے بھی جلاطنی پسند کی اور یہ گوارا نہ کیا کہ ایسے فرزند کے ماتحت رہے جسے دستار سیکری باندھ کر اپنے پیدا کنندہ اپنے اپنے والد کو بھی فراموش کیا تھا لہذا وہ بمقام جودہ پور چلا گیا ۛ

لچھمن سنگہ کے پاس ایک ملک آراستہ اور قابل ترقی پذیر ہونے کے تھا جس میں پانچوشہ ہزار دیہات شامل تھے اور آندنی جنگی آٹھ لاکھ روپیہ تھی اوسکا یہ نہ! ہش ہوئی کہ اوسکا نام بعد اوسکے یادگار رہا لہذا اوسنے قلعہ لچھمن گدہ تعمیر کیا اور اکثر قلعجات کے استحکام کے واسطے اوسنے ایک فوج آراستہ کی جو اس ملک کو نام طلب فوج آئینی کا رکھتی ہے یعنی آٹھ ہٹالین علی غول کی جنگی اسلحہ بندوق تھے اور ایک برگڈ توخا نہ کا ہر ایک پلیٹن کے ہمراہ تیار کیا سوائے اسکے اوسکے پاس سوار بھی ایک ہزار بہت آراستہ تھے نصف اوسکے بارگیر یعنی تنخواہ ارتھ اور نصف جاگیر داران جاگیر دار و نکوز زمین واسطے خرچ کے ملی تھی موجودگی اس سامان کے اور در حالت اوسکی بلند نظری اور اولوالعزمی کے اس میں شک اور شبہ نہیں کہ اگر اوسکے مالک یعنی راجہ امبر کی دوستی ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے نہوئی ہوئی جس سے طریق غارت گری مسدود ہو گیا تو وہ بدو اوسکی رفیق کے جس کی مدد سے اوسنے

سلہ لچھمن گدہ ایک ہندو پارپرست ۱۸۷۲ یا ۱۸۷۶ء میں تعمیر ہوا تھا غالباً یہ قلعہ کسی قدیم قلعہ کے پرانہ پر تعمیر ہوا ہے وہاں بہت

نگاہ جاتی ہے یہ اس ملک میں جان اکثر مہاری قلعجات موجود ہیں ایک نشان کے طور پر ہے شہر شل جیو پر کے پاس ہے راستہ اور بازار

چوڑے کے بنے ہیں اکثر مہاجن یہاں بود و باش رکھتے ہیں اور سب طرح سے محفوظ آسیدب سے ہیں ۛ

کھنڈیلا حاصل کیا بری شیخاواٹی کے ملک کی اونٹے بہت مدت قبل اس وقت کے حاصل کر لی ہوئی *
اسطرح تواریخ راجکان کھنڈیلا ختم کر کے اب ہم مختصر بیان دیگر فروع شیخاواٹ کا خصوصاً اس
طاقت دار فروع سدہانی کا تحریر کیا ہے۔

سدہانی اولاد بھوج راج کی بہن جو پسر سومی راسنہ سال کا تھا اور ترقیہ مرہاگیر کی ہوا۔ سننے اپنی سات فرزندوں
کی تھی اوسکو اودے پور مع دیہات ماتحت ملے تھے بھوج راج کی نسل کثرت سے ہوئی اور وہ بھوجانی
کہلاتے تھے اونہوں نے اپنا حصہ شہرت جب گروہ شیخاواٹی شروع ہوئی تھی خوب حاصل کیا تھا اور
نشہ شدہ تادی ایام میں کسی وجہ سے جسکا مذکور نہیں ہوا ہے یا شاید باعث اچھے موقع پر ہونے کے
اڈلکا دارالریاستہ مقام اجتماع گروہ شیخاواٹ کا ہنگام مشورہ و صلاح کے ہو گیا تھا اور اب بھی اودی پور کی
گھائی میں اجتماع اڈلکا ہنگام ضرورت صلاح و مشورہ ہوتا ہے *

کئی پشتوں کے بعد بھوج راج کے چکرام قابض اور گدی نشین اراضی اودے پور ہوا اوسکے چھ فرزند تھے
فرزند کلان سا دھونامی نے کچھ تکرار اپنے والد کی درباب بعض رسوم و سہرہ کے کی اور گھر سے چلا گیا اور تمل
اور قسمت آزمائی پر اوسنے کہ باندھی آسوقت میں قریب جملہ اراضی جمہین سدہانی آباد ہیں ماتحت فتح پور
جھونجھنو کے تھے جہاں ایک نواب قوم قائم خانی پنجان سے ظکران تھا اور یہ اوسکو بادشاہ کی پرت سے
جاگیر میں عنایت ہوا تھا اس نواب کے پاس سا دھو آیا نواب نے اوسکی بڑی خاطر داری کی اور اپنی قیادت
اور دلاوری سے اوسپر نظر عنایت اور توجہ کی جسے کہ اوسکے سپرد سب انتظام اس ریاست کا ہوا
بیان دور روایت اوسکی اخیر ترقی کی ہیں اور دونوں صحیح ہو گئی ایک تو یہ کہ نواب لا ولد تھا اوسنے سا دھو
متنبہ کیا اور اوسکے سپرد جھونجھنو مع چوراسی دیہات متعلق کے کیے اور تابہرگ نواب قائم خانی یہ اوسکے
قبضے میں رہے اور دوسری روایت کو ایسی مناسب نہیں مگر بیان غالب ہے کہ جب سا دھو نے دیکھا
کہ وہ حاوی ہو گیا اوسنے اپنے مربی سے کہا کہ فلاں شہر اسکی آئندہ بود و باش کے واسطے تجویز ہوتا ہے

۱۰ کہتے ہیں کہ کھنڈیلا کا نام کھو کر راجپوت سے رکھا گیا ہے ان کھو کر راجپوت کا ذکر اکثر قریح بھی میں آیا ہے جگو ہم نے
گھر کے تصور کیا ہے جو در حقیقت اندو شہک میں کھنڈیلا میں چار ہزار گھر ہیں اور اوسکے ماتحت انتہی دیہات ہیں *

۱۱ قدیم نام اودی پور کا کالیس ہے اوسمیں تین ہزار گھر ہیں اور پنتالیس دیہات اوسکے متعلق ہیں اور چار حصوں میں منقسم ہے *
۱۲ دیکھو جلد اول صفحہ ۷۷ کتاب انگریزی *

۵۱۳
 وہاں جا کر خرچ معقول بطور نمیشن لیا کیجیے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اپنی حکومت قائم رکھے قائم خانی لے جو دیکھا
 کہ وہ اس قدر حامی سب پر ہو گیا ہے کہ اوسکا اسکا شریک بمقابلہ احسان فراموش شیخاؤٹ کے نہیں ہوتا
 وہ جھوٹے نوٹ سے روانہ ہو کر فتح پور گیا جو ایک ضلع اوسکی حکومت میں اور اوسکے ایک رشتہ دار کے
 قبضے میں تھا اس رشتہ دار نے اوسکی جانب داری کی اور تیاری واسطے خارج کرنے دغا باز کے مقام
 جھوٹے نوٹ سے عمل میں لائے اسوقت ضرورت میں سادھو نے اپنے والد کو تحریر کیا کہ یہ موقع آپکی بھی
 نام آوری کا ہے اور درخواست کی کہ آپ میرے بھائی کو طلب کر کے بھیج دیں رئیس مہارنے بوجہ نصرت مندی
 اپنے فرزند کے اوسکے طریق سابقہ پر جسکے سبب وہ گھر سے چلا گیا تھا نظر عفو ڈالی اور فوراً اپنے دوسرے
 فرزند کو جو ہمراہ اپنے مالک یعنی مزارا راجہ جے سنگھ کے فوج شاہی میں خدمت گزار کی کرتا تھا تحریر کی کہ اگر
 اپنے بھائی کی مدد کرے بغور پہونچنے اس تحریر کے کچھ فوج آئینی مع تو بچانہ کے فوراً اوسکے ساتھ
 کر دی گئی کہ جا کر بدو ساٹھو کی بیچ اوسکی مہم کے کرے یہ مہم سر موئی اور فتح پور بھی شامل جھوٹے نوٹ کے کیا گیا
 سادھو نے فتح پور مع اوسکے متعلقات مواضع کے جو برابر اوسکے اپنے حصے کے تھا اپنے بھائی کو دیا کیونکہ
 اوسنے عین وقت پر آکر اوسکی اعانت کی تھی اور دونوں نے موافق شرائط سابقہ کے عہد کیا کہ وہ شکر گزار
 راجہ کی ساتھ ادا کرنے خراج اور نذرانہ سالانہ کے بطور اوسکے مالک کے بابت ہر ایک علاقہ کے جو وہ قبضہ
 کرینگے کیا کرینگے سادھو نے فوراً بعد اسکے علاقہ سنگھانا کو جہیں ایک سو پچیس مواضع شامل تھے ایکایک فرغ
 خاندان قائم خانی سے اور علاقہ سلطانو مع اوسکے چوراسی مواضع کے گور راجپوت سے اور کیتری اور
 اوسکے متعلقات توار راجپوت سے جو خاندان قدیم راجگان دہلی سے تھے لیا پس تملی یام میں اوسکے
 قبضے میں اسقدر ملک آگیا کہ اوس میں ایک ہزار شہر اور دیہات سے زیادہ تھے قبل از اپنی وفات کے
 اوسنے مالک مفتوحہ کو درمیان اپنے پانچ پسران کے منقسم کیا جنکی اولاد اوسکے نام سے مشہور ہوئی یعنی
 سدہانی فرزند اوسکے یہ تھی زور اور سنگھ کشن سنگھ نول سنگھ کشوری سنگھ اور بہار سنگھ +

زور اور سنگھ کو سواے اپنے اصلی اور موروثی حصہ علاقہ کے شادی میں شہر چوگڑی کا مع بارہ مواضع متعلقہ اور ب
 علامات ریاست مثل فیل و بالکی وغیرہ ملے اور اگرچہ طبع رئیس کیٹری نے جو اولاد فرزند دوم یعنی کشن سنگھ کا تھا
 حصہ موروثی اپنے برابر کلان کا چھین لیا اور اوسکے پاس اب صرف چوگڑی ہے مگر تاہم بزرگی خاندان اوسکی
 تلف نہیں ہوئی اور رئیس خرد چوگڑی کو اوسکے پاس بارہ مواضع ہیں مگر بزرگ ابھ سنگھ کا جو رئیس پانچ سو

دیہات کا ہے شمار کیا جاتا ہے۔ اولاد باقی ماندہ چار فرزندوں کی جواب سدہانی کی قوم میں مشہور ہیں یہ ہیں *
 اچھے سنگہ کھتری والہ — سام سنگہ لہاؤ والہ — گیان سنگہ نول گڈہ والہ — شیر سنگہ سلطانوالہ —
 سواسے موروثی علاقہ کے جو ساوہونے اپنے پانچ فرزند ان کو دیے اوسنے علاقہ تات سنگمانا اور جھونجھو نواور
 سوچ گڈہ (جکا قدیم نام اور پچا پتھا) اپنے دیگر متعلقان خرد سال خاندان کو دیے منجملہ انکے مقام اول الذکر
 فیض سنگمانا مع ایک سو پچیس دیہات متعلقہ کے اچھے سنگہ کھتری والہ نے چھین لیا مگر باقی علاقہ تات ٹکڑے ہو کر
 اب تک مختلف جاگیر ت خرد مقبوضہ اون لوگوں کے جنکی نفری مہیت زیادہ ہوتی جاتی ہے منقسم ہے *

اچھے سنگہ نے ویسی ہی ترقی اور برتری درمیان سدہانی کے حاصل کی تھی جیسے لچھمن سنگہ نے درمیان
 رائے سلوت کے پیدا کی تھی اور دونوں نے ایک ہی طریق سے حاصل کی تھی یعنی زبردستی اور جرم سے
 رئیس سیکر نے اپنی فوج کلان کھندلا کو تباہ کیا تھا اور رئیس کھتری نے نہ صرف اپنی فوج کلان کو بلکہ فوج خرد
 خاندان سدہانی کو بھی خراب اور برباد کیا تو برتری اور ترقی اوسکی نصیب ہوئی جس فعل سے کہ نتیجہ آخر الذکر پیدا ہوا
 اور جس سے اولاد شیر سنگہ کے ہاتھ سے علاقہ سلطانو جاتا رہا ایسا سخت قبیح ہے کہ اوسکا بیان کرنا بے ثبوت ہے
 کہ راجپوت واسطے حاصل کرنے زمین کے کیا کیا کرتے ہیں مناسب معلوم ہوا *

پیار سنگہ کا صرف ایک فرزند بھوپال نامی تھا جو بیچ ارادہ لینے لوہارو کے قتل ہوا لہذا اوسنے پسر خرد اپنے
 براور زادہ باگھ سنگہ کھتری والہ کا متبنی کیا نہنگام وفات پیار سنگہ کے رئیس متبنی سلطانو کا خرد سال تھا اور
 لائق اسکے نہ تھا کہ انتظام ملک کا خود کرے لہذا اپنے والد کے گھر میں رہا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ کی
 حقوق ملکی باعث زوال محبت اور انقطاع رشتہ یگانگت ہوتا ہے کیونکہ اس والد برجم اور خلافت وضع انسان
 اپنے فرزند کے خون میں اپنے ہاتھ آلودہ کر کے علاقہ سلطانو شامل علاقہ کھتری کر لیا مگر اسکا نتیجہ بھی اوس
 ظالم برجم کو موافق اوسکے جرم کے ملا اوسکو ہر ایک رشتہ دار نے بغض و حقیر دیکھا اور اوسکے منہ پر تفت کی
 اور اوسکے سر پر خاک ڈالی تھی کہ وہ قابل اسکے نہیں رہا کہ کسی کے روبرو ہوا اوسکی رانی نے بھی اوسکا منہ د

۱ واضح ہو کہ یہ حال سلطانو میں لکھا گیا ہے *

۲ نول گڈہ میں چار پزار گھر ہیں گرد اس کے شہر نیاہ بنی ہے یہ شہر ایک قدیم شہر کی قطع پر جکانام رولیا نی تھا تعمیر ہوا قدیم شہر کا
 قلعہ ویران بجانب جنوب و مشرق اب تک موجود ہے اور قلعہ جدید وسط راہ پر درمیان قلعہ مذکور و شہر کے واقع ہے اسکی

تعمیر نول سنگہ نے سمت ۱۸۰۲ یا ۱۸۰۳ ع میں کی تھی *

روا نہیں رکھا اور انتظام ملک بنام اپنے فرزند حمی القائم اسبجے سنگہ کے جواب موجود ہے کرنا شروع کیا اور بارہ سال تک جو باگھ سنگہ بعد ازین زندہ رہا اوسنے اپنے مکان سے جو قلعہ کھتیری میں تھا باہر قدم نہیں کیا مگر اوسکی لاش واسطے جلانے جانے کے باہر آئی مگر اسوقت میں بھی اوسکے رشتہ دار اوسکی نسبت سخت کلامی اور الفاظ حقارت کے ساتھ پیش آتے تھے +

لارخانی۔ جو خواندہ کتاب نذا کو مہنے بخوبی واقف ساتھ حسب نسب و نسل سدہانی اور راسے سلوت سے کیا لہذا اب ہم مختصر بیان حال لارخانی کے جو نام یعنی رئیس محبوب اوسکے افعال کے خلاف ہے کیونکہ وہ جو تاج میں مشہور قراق ہین ختم کرتے ہین لفظ لارا ایک نام پیار کا لڑکے کا ہے اوسکے معنی پیارے کے ہین اور لفظ خان جو اس اولاد راسے سل کے نام میں شامل کیا گیا ہے اور نیز اوسکے فرزند خرد کے نام میں یعنی تاج خان نہیں معلوم کس فقیر یا ولی اہل اسلام کی برکت کے واسطے شامل کیا گیا ہے لارخان نے اپنی موروثی جاگیر داتارام گڈہ پر جو اوپر سرحد ماڑواڑ کے واقع ہے اور اسوقت میں ماتحت سانجھ کے تھی قبضہ کر لیا غالباً بوجہ اوسکے والد کی حاضر باشی دربار کے یہ قبضہ اوسکا اوسکے پاس بجال رہا سواے اس علاقہ کے اوسکے پاس تھپہ نوسل کا بھی ہے اور کل انشی شہر اوسکے قبضے میں ہین اور بعض راجہ ماڑواڑ اور بیکانیر سے بالعوض اسکے حاصل ہوئے ہین کہ وہ غارت گری اوسکی حدود میں نکرین لارخانی ایک گروہ قزاقان کا ہے اوسکا نام مثل نڈارہ اور قزاق کے ان علاقجات میں مشہور ہے اور چونکہ اون کا گروہ پانچو سواروں کا ہے لہذا اوسکی ماتحت و تاراج نہایت سخت ہوتی ہے بعض وقت اوسکا مالک ملک اندون سے خراج طلب کرتا ہے مگر جو اوسکا علاقہ بہت سخت اور دشوار گزار ہے اور راس گڈہ مقام شیکم لہذا وہ چند ان لحاظ اسکے مطالبہ کا نہیں کرتے تھے ہان البتہ جب کوئی گروہ تنخواہ دار مثل میرخان کے اوسکے مطالبہ کی تائید کرتے تھے تو البتہ وہ کچھ روپیہ اپنے مالک ملک کو دیتے تھے چنانچہ میرخان نے ایسی تدبیر کی تھی کہ بقایا مالگزاری اوسنے بعد اوبیس ہزار روپیہ کے اوسنے وصول کی +

محاصل۔ ہم اس حال کو ساتھ بیان محاصل شیخا واٹی کے ختم کرتے ہین یہ علاقہ ایام امن و مہبودی کے جواب میں اول مرتبہ اوسکے شامل حال ہوئے ہین پچیس سے تیس لاکھ روپیہ تک محاصل دے سکتا ہو مگر فی الحال وہ اس سے بہت کم ہے اور نصف علاقہ شیخا واٹی قبضہ رئیسان سیکر اور کھتیری میں ہے +

پچھن سنگہ سیکر والہ مع کھنڈیلا یہ ملک

اسھے سنگہ کھتری والد مع کوٹ پولی جولاڑہ ایک صاحب نے دی تھی سے ملک
شام سنگہ لباؤ والد مع حصہ اوسکے بھائی رنجیت سنگہ کے تعدادی سے ۔

(جسکو اوشے قتل کیا تھا) سے ملک

گیان سنگہ نول گڈہ والد مع منڈاؤ دون علاقہ پچاس پچاس موضع کے سے

پچھمن سنگہ میندسر والد رئیس خرو نول گڈہ سے

علاقہ تاین مع اراضی متعلقہ جو منقسم اوپر تائیں نفری نبیرگان زور اور سنگہ سپر کلان ساو کھو جو ایک ملک

اودے پور واتی ایک ملک

منوہر پور سے

لارخانہ ایک ملک

ہرام جے والد سے

گروہر پوتا سے

علاقہ جات خرو لکھان

سکھان سے ملک

کل میزان

خراج معینہ جے پور حسب تفصیل ذیل ہے

سد بانہ لکھان

کھنڈیلا سے

فقیہ پور سے

اودے پور بھی سے

کاسلی سے

سکھان سے ملک

میزان کل

رئیس منوہر پور پورا جگت سنگہ نے قتل کیا تھا (دیکھو عداری لال کاروننا چٹہ سفر شہ اشاع) اور اسکا علاقہ ضبط ہو کر

ورمیان گروہر شیخا واٹی کے منقسم ہو گیا وجہ یہ تھی کہ اسنے رتی یا راتی قوم کو جو نو مسلم بھی نمازنگران ملک ہٹیا ناستے

واسطے حملہ آور ہونے اور لوٹنے ملک کے ترغیب دی تھی +

پس فرض کرو کہ حسب تحریر بالا حاصل ہر ایک صیغہ ہے اور خراج شادی تین لاکھ تو یہ شخص جمع
 بحساب ہفتم حصہ ہوئی اور یہ اندازہ بہت معقول ہے اور قرین انصاف اور سرکار انگریزی بھی اچھا کرتی ہے
 پیروی اس شرح کی کرتی *

باب ہشتم

خیالات - عادات باشندگان امبر - حدود - وسعت - آبادی نفری - تعداد یعنی شمار شہر ہاے
 انقسام باشندگان باعتبار قومیت - قسم زمین - کاشتکاری - پیداوار اراضی - محاصل افواج ملک غیر
 فوج جاگیر داری *

ہم نے اس طرح اصلیت اور ترقی قوم کچھواہا اور اوسکی فروع شیخا واٹی اور ماچھری کا حال و اشکاف کیا ہے
 بعض شخصوں کو دریافت کرنا اس امر کا باعث دلچسپی ہوگا کہ ایک شخص مفرد کی اولاد شدہ شدہ عرصہ
 آٹھ سو سال میں بیچ ایک علاقہ پندرہ ہزار میل مربع کے پھیل گئی اور یہ بھی کہ چالیس ہزار آدمی اوسکے
 گوشت اور خون کے لینے اوسکی نسل کے اسی میدان میں بیچ تحفظ اپنے ملک اور اپنے راجہ کے
 شمشیر بدست قتل ہوئے صرف نام ملک کا ایک راجپوت کے دل میں قوت عجیب پیدا کرتا ہے نام
 اوسکی زوجہ یا محبوبہ کا ہرگز زبان پر نہ آنا چاہیے اور نہ اوسکے ملک کا مگر ساتھ ادب اور تعظیم کے ورنہ
 اوسکی تلوار میان سے باہر ہوگی ایسے واقعات کی اکثر مثالیں ان تواریخوں میں مذکور ہیں پھر کون جاہل
 پردیسی لینے باشندہ ملک غیر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس ملک میں کوئی نام حب وطن اور شکر گزار کیا نہیں ہے
 حدود اور وسعت - حدود امبر کی اور اوسکے ماتحت علاقہ جات کی صرف ملاحظہ نقشہ سے دریافت
 ہو سکتی ہیں مگر عرض زیادہ از زیادہ اسکا درمیان مقام سا بنھر کے جو طعن بجانب غرب سرحد ماروار سے
 اور شہر سورت کے جو بجانب مشرق ملحق سرحد ملک جاٹ سے واقع ہے اور یہ سلسلہ ملک انیسویں میل
 انگریزی ہے اور اوسکا طول شمالاً و جنوباً مع شیخا واٹی کے ایک سو اسی میل ہے اوسکی بہت نہایت
 بقا عدہ ہے مگر ہم تخمیناً علاقہ دھونڈیار کا یا جے پور کا نو ہزار باخوبو میل مربع کا اور شیخا واٹی کا پانچ ہزار چار سو
 کرتے ہیں کل چودہ ہزار نو سو میل مربع ہے *

آبادی نفری - تعداد نفری اس ملک کی قرار دینی بہت مشکل ہے مگر جو خبر معتبر مہکولی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ایک سو پچاس نفری فی میل مربع ملک امبر میں اندازہ سے زیادہ نہیں ہے اور انسانی نفری شیخا واٹی میں

پس اس سے ایک اوسط ایک سو چوبیس نفری فی میل مع کا ہوتا ہے اس حساب سے اس ملک میں ایک لاکھ پچاسی ہزار چھ سو ستر نفری ہے اور جب ہم اوپر کثرت شہر اسے کلان واقع ملک ہذا کے کہیں تو محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ اندازہ یا تخمینہ صحیح تعداد نفری سے زیادہ نہیں بلکہ کم ہے خاص و عود ہمارے چار ہزار شہر ہائے کلان ماسوائے دیہات فرد کے ہیں اور شیخاواٹی میں قریب نصف اسکے ہیں منجملہ اسکے پچھمن سنگہ رئیس سیکرا اور کھنڈیلا اور ابھی سنگہ کھتری والہ ہر ایک پانچ پانچ سو شہر اپنے قبضے میں رکھتا ہے یعنی قریب نصف علاقہ شیخاواٹی اس کے قبضے میں ہے +

انقسام باشندگان - اس نفری باشندگان کا انقسام باعتبار نفری قومیت اور بھی شکل ہے گو یہ صحت کہا جاتا ہے کہ راجپوت باقی اقوام سے کم ہیں مگر ہر ایک قوم سے تعداد نفری میں باہتشتنا سے قوم خانہ بدوشان، مینا زیادہ ہیں اور تعجب یہ کہ یہ قوم مینا اب بھی کثرت سے ہیں ذیل میں اقوام کلان مذکور ہوتی ہیں اور جس ترکیب سے وہ درج ہوتی ہیں اسی موافق اس کی تعداد نفری خیال کرنی چاہیے۔
اول مینا دوم راجپوت سوم برہمن چارم مینا پنجم جاٹ ششم داکریا کرار (خکوہر تاکتہ ہیں) ہفتم گوجر +

قوم مینا - قوم مینا منقسم اوپر بتیں فرقہ ہائے مختلفہ کے ہے اور ان سب کا بیان کرنا اس بہت کی تواریخ کو بہت طول دیکر لہذا ہم بنظر اس کے کہ یہ قوم ہر ایک ریاست راجا سے متعلق ہے کوئی اور موقع مناسب پر اس کا حال تحریر کریں گے جو عفو تقصیرات اور دیگر حقوق اسکے اب تک بلا مزاحمت موجود ہیں تو اس سے صحت اس امر کی ہوتی ہے کہ راجگان جلا وطنی کا دخل راج امبر میں تھا اور یہ ایک امر تعجب افزا ہے کہ یہ دخل اس کا براہ فتح و نصرت کے نہیں بلکہ منبطوری تہذیب کے ہے اور اس فعل کی تجدید ہر موقع راجہ جدید ہونے کے ہوتی ہے جب ایک مینا اپنے خون کا تلک پیشانی راجہ جدید لگاتا ہے اور یہ قوم اس کے زراعت کو کاٹ کر نکالتے ہیں ہر چند مثل دیگر رسوم قدیم کے یہ بھی موقوف ہو گئی ہے (یہی طریق تلک کا راناؤ کے یہاں تھا کہ اوندیو ابھیل راج تلک لگاتے تھے) مگر دونوں ملکوں میں اسکے سوائے کوئی اور شہادت یقینی نہیں ہو سکتی کہ اس کی اقوام کی خارج شدہ قوم یعنی مینا اور بھیل دراصل مالک ملک تھے مینا لوگ اب تک کارہائے معتبر نزدیک راجہ امبر کی کھیتی میں تحفظ و قراور خزانہ جے گڈہ کا اس کے سپرد رہا ہے اور تحفظ جسم راجہ بوقت شب اس کے محول ہے اور

ان سب سے زیادہ معتبر کام ایک اور بھی اونس کے حوالہ ہوتا ہے یعنی تحفظ محلات اوانل حکومت کچھواہا میں یہ لوگ جواونکی قدیم رعایا تھے کل نشانات ریاست اور جسم راجہ اپنی خاطر میں رکھا کرتے تھے مگر اس تحقیق میں جب اونھوں نے زیادہ تر اسادگی کی یعنی راجہ سے کہا کہ جب وہ بیرون حدود ملک جاوے تو علامات ریاست یعنی نقارہ و جھنڈہ اونس کے سپرد کر جائے تو یہ حقوق اونس کے مسترد ہو گئے اقدام بنیا اور جاٹ اور کرار بڑے کاشتکار ہیں اور اکثر اونہیں کے بڑے بڑے علاقے رکھتے ہیں *

جاٹ - یہ قوم نقری میں قریب ساوی قوم بنیا کے ہے اور اونس کی اراضی بھی مساوی اراضی کاشت فیماہی اور یہ نہایت جفاکش اور محنت کش کاشتکار ہیں *

برہمن - یہ قوم کارنہ بھی اور نیک کرتی ہے یہ قوم امیر میں بہ نسبت دیگر ریاستہائے رجواہ کے کثرت سے ہے مگر اس سے یہ خیال کرنا چاہیے کہ راجگان میان کے بہ نسبت راجگان ممالک گرد و فواح زیادہ تر پابند مذہب ہیں بخلاف اسکے یہاں کے راجہ نہایت گناہگار ہیں *

راجپوت - یہ خیال کیا گیا ہے کہ اب بھی بروقت ضرورت اگر کوئی جنگ قوم باعث برانگیزی و جوش وطن گروہ کچھواہا کا ہو تو وہ میدان جنگ میں تیس ہزار آدمی اپنے رشتہ دار اور مہتموم جمع کر سکتے ہیں گراونکا تو لکھا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اسقدر آدمی ایک والد کی اولاد سے ہم جمع کر سکتے ہیں اسہیں خاندان مارو کا اور گروہ شیخاؤٹ بھی شامل ہیں گو کچھواہا نے بزرگم اپنے ہر دل عزیز راجگان مثل سجون اور راجہ مان اور مرزا راجہ کے ایسے ایسے کارنامے نمایاں بروے کار لائے ہیں جیسے کسی اور قوم نے کیے ہوں مگر اونس کی وہ شہرت دلاوری اور مردانگی کی نہیں ہے جو قوم راٹھور اور ہر کی ہے اسکا باعث کچھ یہ بھی ہے کہ اونس کی نزدیکی دربار مغل سے بد وضعی اونہیں آگئی تھی اور وہ شریک بد وضعی مغلیہ ہوا کرتے تھے مگر زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اونس کا رتبہ بوجہ مرہٹہ کے کم ہو گیا تھا اور یہ وجہ ساتھ برادران مغربی اونس کے نہیں ہے اور جہان اونس کی رسائی زبون ہوئی وہاں خیالات بھبود ملک و خانہ داری معدوم ہوئے *

زمین کاشتکاری اور پیداوار - دھونڈھار میں ہر قسم کی مٹی ہے اور فضول خریف اور ربیع دونوں قریب یکساں ہیں فصل خریف کا باجرا جوار سے زیادہ ہوتا ہے اور فصل ربیع میں جو گندم سے زائد پیدا ہوتا ہے دیگر غلہ جات اور پہلی اور سہری جو سب ہندوستان میں ہوتی ہیں یہاں بھی بکثرت پیدا ہوتی ہیں اونس کی تفصیل کچھ ضرور نہیں ہے بیشک یہاں بکثرت کاشت ہوتا تھا مگر باعث بیرونی وجہ کے اور زیادہ

۵۰
 اور یہ سیکو کہ مستاجر ہی دینیہ والوں کو زیادہ تر عیب ہوتی تھی کاشتکاروں نے مجبوری یہ فرج فائدہ بخش کاشتکاری
 کم کر دی اور گوکہ ارضی قابلاً الزراعةت بیشک چارست چہرہ زبانی اس فی مکیہ و یجاتی ہے مگر جب تک ساٹھ روپیہ
 نہیں لے لیتے اور سوقت تک اجازت دے کر نہ کی نہیں دیتے پنبہ قسم اول اکثر اضلاع میں بہ کثرت
 پیدا ہوتی ہے اور نیل وغیرہ اشیاء رنگساری جو ہندوستان میں ہوتی ہیں یہاں بھی پیدا ہوتی ہیں ان کے
 آلات کٹاوری اور ان کی محنت اور شقت میں کچھ فرق اون سے نہیں ہے جبکہ حال کتاب ہذا میں
 اور دیگر کتب میں مذکور ہو کر بخوبی اوس سے ان کی حاصل ہو چکی ہے *

۱۔ لوقی مستاجر ہی اس ریاست میں یہ طریق ہے کہ مستاجر ہی زیادہ تر دینیہ والے کو دیجاتی ہے
 اور طرز مستاد ہی نہایت مفید ریاست اور کاشتکاران کے ہے کیونکہ اوس سے دونوں کا نقصان نہ ہوتا
 مستاجر یہاں کے اکثر مہاجران و تجاران صاحب دول ہوتے ہیں اور وہ کل علاقے کا ٹھیکہ لیتے ہیں
 اور پھر نہ جدا جدا کر کے اپنی طرف سے اور ونکو بطور ٹکٹہ دیتے ہیں اور یہ ٹکٹہ دار پھر اپنی طرف سے
 ایک ایک موضع کا بلکہ حصص موضع کا علیحدہ علیحدہ ٹھیکہ دیتے ہیں باوجود دفع ان سب لوگوں کو تحصیل
 اور تحانہ غریب بھجوا دیا اور رعیت پر عائد ہوتا ہے اگر ان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ جبرستانی کہاں اور کب
 ختم ہوگی تاہم اوسکو ایک وجہ اپنے کام میں چالاک اور مستعد ہونے کی تھی مگر جب فصل اٹھا لیجاتی ہے
 اور مطالبہ صحیحہ ادا ہو جاتا ہے تو ان کے گوش زد ہوتا ہے کہ دوسرا مستاجر ضلع میں آگیا ہے جسے دس
 یا بیس ہزار روپیہ زیادہ مستاجر اول سے دیا ہے اور یہ ایسے وقت میں ہوتا ہے جب جملہ محنت اور
 کاشتکار کی قریب الاختتام ہوتی ہے مستاجر سابق لا علاج ہو جاتا ہے اگر وہ جا کر دروازہ محلات پر
 اپنی دستار دے مارے اور شور و غل دوہائی راجہ صاحب کی بجائے تو کوئی اوسکی سماعت نہیں کرتا
 یا تو وہ خود تنگ ہو کر خاموش ہو رہتا ہے اور یا اوسکو گرفتار کر کے کو توالی چو ترے میں بھیج دیتے ہیں
 اور بعض وقت واسطے شور و غل کرنے کے کچھ جربانہ بھی اوسپر ہو جاتا ہے پس جب وہ جانتا ہے کہ
 ایسے فعل سے کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوتا وہ تعمیل حکم کی کرتا ہے اور سب صاحب کتاب کر کے تحویل
 تحصیل داخل کرتا ہے اور اپنے گروہ مردار و خوار و نکو ہمراہ لیکر جو لوگ اول ہی سے ایسے فعل کے بروئے کار
 آنے سے واقف ہو کر اپنی قوت اور اختیار کو واسطے لینے منافع عرق ریزی کاشتکاران مصروف کتبہ میں
 فقط موقع واسطے پھر چلنے اوسی قسم کے راستہ کے رہتا ہے بلکہ یہ عام طریق ہے کہ تین تین مستاجر

۵۲۱
ایک ضلع میں ایک موسم کے اندر بلکہ ایک فصل کے اندر آتے ہیں اور پانچ یا دس ہزار روپیہ دیکر پٹہ سابق کو فروغ
کرا دیتے ہیں گو کسی قدر عرصہ اونکا گذرا ہو یہ حال اس ریاست کا تھا اور جب ان خرابیوں میں ڈانڈکا
روپیہ بھی مزید کیا جائے جو واسطے ادا کرنے فوج اور فراقون کے لیا جاتا تھا جو علاقے کو لوٹ کر صاف
کرویتے تھے تو زبان کو یا را نہیں کہ بد نصیبی اور خرابی کی وسعت کے بارہ میں کچھ مبالغہ کرے حقیقت
حب وطن بہت مستحکم ہے جو صرف سلسلہ پائے آدمی ایسی ریاست بد انتظامی اور غیر محفوظ میں ہو سکتا ہے
محاصل - یہ ہمیشہ ایک امر وقت طلب متصور ہوا ہے کہ صحیح حساب محاصل ان ریاستوں کا جو ہمیشہ تنزل
رہتی ہیں حاصل کیا جائے اب ہمارے سامنے کئی فہرست ہیں دونوں عہد راجگان گذشتہ و حال کی اور
یہ سب دفتر خانہ ریاست سے نقل ہوئی ہیں انہیں نام ہر ایک علاقے کا مع ادسکی جمع کے اور محاصل شہر
اور راہداری وغیرہ کے درج ہیں مگر تفصیل جو اون میں ہے اوس سے اطمینان کم حاصل ہوتا ہے
اور بے شبہ اہلکاران مقامی کا دسترس اونہیں ہوا ہے محاصل دھونڈھار کا ہر قسم کا خالصہ اور جاگیر دا
اور خرچہ گذرا اور دیگر آمدنی سب مخلوط ہو کر ایک کر رہے اب اگر اجرت محنت یعنی تنخواہ خدمتگاری پر
نظر کی جائے تو برابر جو چند اس قدر جاگیر ملک انگلستان کی ہے جیسے یہ حساب تیار ہوا ہے اوسکے بعد
اکثر علاقہ جات علیحدہ ہو گئے ہیں اور سولہ اچھے زرینہ علاقہ جات سے کم مرٹھانے یا اونکے فرزند
خاندانی ماروکا رئیس ماچھری نے لے لیے ہیں *

فہرست ذیل سے ظاہر ہوگا کہ کس قدر علاقہ جات علیحدہ ہو گئی ہیں

۱	کاما
۲	کھوری
۳	بھاڑی
۴	کانتی
۵	اوکرود
۶	پنڈاپن
۷	غازی کاٹھانہ
۸	رام پور (کرودا)

یہ جرنیل پیر و نصاحب نے اپنے مالک سیندھیا کے واسطے لیے تھے اور بعد ازاں
مستاجر میں جاٹوں کو دیے گئے اب تک اونکے پاس ہیں *

ماچھری راو نے قبضے میں کر لیے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

لوگوں کے

کل محاصل خالصہ

اراضی جاگیر داری جے پور خاص

اوہک یعنی اراضی خیرات خصوصاً برہمنان کو

دان اور پامپا محاصل درآمد و برآمد ملک

کپھری دارالریاست مع محاصل شہر جہانہ دو دیگر محصولات

ملک سال

ہندوی بہانہ وغیرہ

فوج داری امبر (جہانہ سالانہ)

ایضاً شہر جے پور

بدعت یعنی جہانہ خفیہ کپھری

سنری منڈی

میزان

شیخا واٹی

راجاوت و دیگر جاگیر داران جے پور

کوٹری ہروٹی

خراج

ملک

ملک

ملک

کل خراج

میزان کل

اگر یہ حساب صحیح ہے اور ہم اسمین شیخا واٹی اور راجاوت اور خراج ہر شامل کریں تو آمدنی خالصہ اور جاگیر داری اور تجارت اور خراج گزاران امبر بروقت گدی نشینی جگت شکہ اسی لاکھ روپیہ سے زائد ہوگا مگر اسکے نصف خالصہ ہے جو قریب دو چاند ذاتی محاصل کسی دوسرے راجہ رجاوڑہ کے ہے یہ رقم یعنی چالیس لاکھ

۱۰ ہروڑا - کیرنی - سوار - ایسروہ وغیرہ

۱۰ اندروہ - بدون - اندرگٹہ

۵۱۲
محاصل قیمتی قابل خراج گزاری کے اس وقت تعجب عمد نامہ سات گورنمنٹ انگریزی کے ہوا تھا اس روپیہ میں سے
راجہ کو آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ اور پانچ آدھ لاکھ محاصل جزا اند اس سے تحصیل ہو قرار پایا تھا جو بغور ملائی اسکا
کر لیا وہ ضرور متعجب ہوگا جب وہ سپہ اندازگی درمیان علاقہ خاندان ملک اور علاقہ اورج ست اور پیکا اور یون
یعنی برہمنان کے دیکھے گا اسکا حال بہت دوسرے مقام پر درج کیا ہی اور کوئی اور امر زیادہ تر قرض غفلت بھان بھوٹا
ظاہر نہیں کرتی نسبت انوکھا طرح پرورش کرنا ایک گروہ مذہبی ست اور خلل انداز کا اور فرہ کنا انوکھا اور محاصل
چو چار ہزار سوار کچھواہ کی پرورش اور پرورش کر سکتا تھا اگر محاصل جیو پکا بدستی صرف میں آتا اور شیل راجہ شجاع جاگیر لکھا
سروار ہوتا تو اونچوں کے ہر ایک کوشش مرثیہ کو شکست ہی ہوتی مگر انکی اپنی بیوقوفی اور مذہبی ہمت انکی خرابی کا ہوتی +

فوج ملک غیر اس وقت (سن ۱۷۵۷ء) میں جب یہ فہرست محاصل امیر کی تیار ہوئی تھی امیر کی ملازمی میں
سترہ ہزار فوج ملک غیر تھی جو منقسم اس ٹپالین پادگان میں مع توپخانہ تھی اور ایک گروہ چار ہزار ناگ
اور ایک گروہ علی غول واسطے کار پولیس کے اور ایک گروہ سواران سات سو سوار کے اور مع اپنی
کشتنجنٹ فوج جاگیر داری جو قریب چار ہزار سواران آراستہ تھی شامل انکے تھی یہ سب فوج کافی واسطے
ذبح کرنے ہر ایک فوج کشتی یا حملہ کے تھی اور جب کہ مطلب ہوتی تھی تو بیس ہزار سوار اور پیادہ واسطے
ملک اس دوامی فوج امیر کے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے آمادہ اور موجود ہوتے تھے +

ایک مفصل فہرست فوج جاگیر داری امیر کی بیان خشک مندرجہ تواریخ ہذا کو روشن اور واضح کر لگی اور ایک صحیح
صورت گروہ مفہوم کی ظاہر کر لگی اس فہرست میں ہم تقدم کوٹھری بندوں کو دینگے یعنی بارہ جاگیر داران کلا
امیر کو جنکو بارہ کوٹھری کہتے ہیں +

فہرست نام اور جاگیر بارہ سپران راجہ پرتھی راجہ جکی اولاد بارہ کوٹھری کی ملک تھی یعنی بارہ جاگیر داران

پسران پرتھی راج	نام خاندان	نام جاگیر	رئیس حال	محاصل	ذاتی دست فوج
۱	چتر بھوج	چتر بھوجت	پنار اور بھگرو	باگھ سنگھ	۲۸
۲	کلیان	کلیانوت	لوتوارا	گنگا سنگھ	۲۷
۳	ناتھو	ناتھات	چرمو	کشن سنگھ	۲۰۵

۱۷۵۷ء دیکھ بیان عملہ غریبی سوار جلد اول صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی +

پسران پرتھی راج	نام خاندان	نام جاگیر	رئیس حال	محاصل	ذاتی و تہ فوج
۴	بلجھد ہروت	اچرول	قائم سنگہ	مہاراجہ	۵۷
۵	جگن پشپن خانگار	خانگروت	تھووری	مہاراجہ	۴
۶	سلطان	سلطانوت	چاندیر	مہاراجہ	۳۲
۷	پچاین	پچاینوت	سمیرا	مہاراجہ	۸۸
۸	گوگاوت	دھوتی	راو چاند سنگہ	مہاراجہ	۳۱
۹	کومبانی	بھانکسو	پدم سنگہ	مہاراجہ	۴۵
۱۰	کومبوت	مہار	راوت سروپ سنگہ	مہاراجہ	۹
۱۱	شیو برن پوت	عندر	راوت ہری سنگہ	مہاراجہ	۳۵
۱۲	بنیر پوت	بانکو	سروپ سنگہ	مہاراجہ	

یہ وضاحت کیجاتی ہے کہ علاقہ جات ان کلان جاگیر داران امیر کے بہت شمار دوسرے بانی سب کم محاصل میں یہ نسبت جاگیرات سولہ رئیس کلان میواڑ اور آٹھ رئیس باریاڑ کے ہیں اور ایک مفصل تہر جاگیر داران خود ہر ایک کو ٹھہری یا خاندان کی ظاہر کر لی کہ اکثر منجملہ ان کے جاگیر زیادہ اپنے رئیس خاندان رکھتے ہیں مثلاً کش سنگہ جو مووالہ زیادہ لاکھ روپیہ کی جاگیر سے رکھتا ہے اور پیری سال کوٹ والا جو رئیس خاندان ناتھاوت ہے صرف چالیس ہزار کی جاگیر اپنے قبضے میں رکھتا ہے اور رئیس لاہیری قبضے میں جاگیر پینتیس ہزار کی ہے اور اوسکے رئیس خاندان کی صرف پچیس ہزار کی ہے رئیس خاندان شیو برن پوت کی جاگیر صرف دس ہزار کی ہے اور اوسکی فروع خود گورو کی چھتیس ہزار اور رئیس خانگروت کی جاگیر صرف پچیس ہزار ہے اور اوسکی تین فروع خود ہر ایک دو چنڈاوس سے کچھ ہیں اور بلجھد ہروت کو خاندان خود کو قبضے میں ایک لاکھ سے زیادہ کی جاگیر ہے اور اوس کو بزرگ اچرول والا کو پاس ایک ٹلٹ کو برابر بھی ہے کہ نہیں ہے عنایت راجہ اور وقت ذاتی اور لیاقت ذاتی رئیس کے سبب یہ کمی بیشی ہو گئی ہے مگر بے اندازگی یاوری سخت کیس قدر ہو مگر عزت اور توقیر ہمیشہ اصلی اولاد اور قابض اصلی جاگیر کی ہوتی ہے *

ہم زیادہ تر وضاحت اس امر جاگیر داری امیر کے ساتھ تحریر کر کے ایک عام فرست جملہ خاندانہا کے کی

مع شمار اقسام اور آمدنی ہر ایک اور دستہ فوج جو ہر ایک سر انجام کرتا ہے کر نیگے دیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے کہ یہ صحیح تصور ہوتی تھی اور مفصل حال کچھوا ہا روسا کی حکومت کا حالی کہ گئی ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ایک مفصل بیان اقسام ہر ایک جاگیر کا مع اس کے نام اور اونکے قابضان کے نام کے کیا جائے مگر پھر جو خیال کیا تو تو گواؤنکے حاصل کرنے میں محنت تھی مگر عام خواندہ کتاب ہذا کے واسطے چند ان دلچسپ نہوتی +

فہرست خاندانہا کچھوا ہا تعداد جاگیر ہر ملک اونکی آمدنی مجموعی اور دستہ سواران ہر ریاست

نام خاندانہا	تعداد جاگیر ہر خاندان	آمدنی مجموعی	دستہ سواران
چتر بھوجت	۶	۹۲	۹۲
کلیانوت	۱۹	۲۲۲	۲۲۲
ناتھات	۱۰	۳۶۱	۳۶۱
بلجھدروت	۲	۱۵۴	۱۵۴
خانگروت	۲۲	۶۲۳	۶۲۳
سلطانوت	+	+	+
سچانپوت	۳	۲۵	۲۵
گوگاوت	۱۳	۲۴۳	۲۴۳
کومانی	۲	۳۵	۳۵
کومباوت	۶	۶۸	۶۸
شیوبرن پوت	۳	۴۳	۴۳
ہن پیر پوت	۳	۲۸	۲۸
راجاوت	۱۶	۳۹۲	۳۹۲
ناروکا	۶	۹۲	۹۲

۱۱ اول بارہ جوہن دوبارہ کوٹری امبر کی ہیں +

۱۲ دوسرے خاندان کچھوا ہا سے ہن مگر وہ کوٹری بند نہیں کھاتے +

نام خاندانها	تعداد و جاگیر هر خاندان	آمدنی مجموعی	دسته سواران
بها نكوت	۴	لویست	۵۳
برن ملوت	۱	ع	۱۹
جعی	۴	لویست	۲۰۵
چوبان	۴	م	۶۱
برگوج	۶	لویست	۵۸
چندراوت	۱	لویست	۲۱
سکرور	۲	لویست	۸
گوج	۳	م	۳
راگرا	۶	لویست	۵۴۹
کیتی	۴	ع	۲۸۱
برهن	۱۲	ع	۶۰۶
مسلمان	۹	لویست	۶۴۴

ہم تو رنج امیر کو ساتھ نام چید شہر ہائے قدیم کے ختم کرتے ہیں جنہیں اگر تلاش کیجائے تو کوئی چیز
ایام سلف کی دستیاب ہوگی +
سورہ۔ نوکوس بجانب مشرق دیونساکے تعمیر کردہ مورچہ راجہ چوہان +
ابھانیر۔ تین کوس بجانب مشرق لعل سوٹ نہایت قدیم شہر دارالریاستہ راجگان چوہان ہے +
بجان گڈہ۔ پنج کوس تہولی سے یہ ویرانہ ایک شہر قدیم اور قلعہ کا بیچ کوہستان کے ہے تعمیر کیا ہوا قدیم راجگان
دھندھارکا قبل از کھجواہا راجگان سے +
امرگڈہ۔ تین کوس خوشال گڈہ سے تعمیر کردہ ناگ نسی +

سورہ۔ نوکوس بجانب مشرق دیونساک تعمیر کردہ مورویج راجہ چہمان ۴۰

ابھانیر۔ تین کوس بجانب مشرق لعل سوٹ نہایت قدیم شہر دارالریاستہ راجگان چوہان ہے *

سجانب گدہ - پانچ کوس تہولی سے یہ ویرانہ ایک شہر قدیم اور قلعہ کابچ کو بہتان کے ہے تعمیر کیا ہوا قدیم راجگان
دھندھا رکنا قبل از کجوا ہا راجگان سے *

امرگڑہ - تین کوس خوشحال گڑہ سے تعمیر کردہ ناگ منسی ہے

۱۰ دوسرے چار خاندان کھچواہا سے ہیں مگر وہ کوٹھڑی بند نہیں کرتے۔

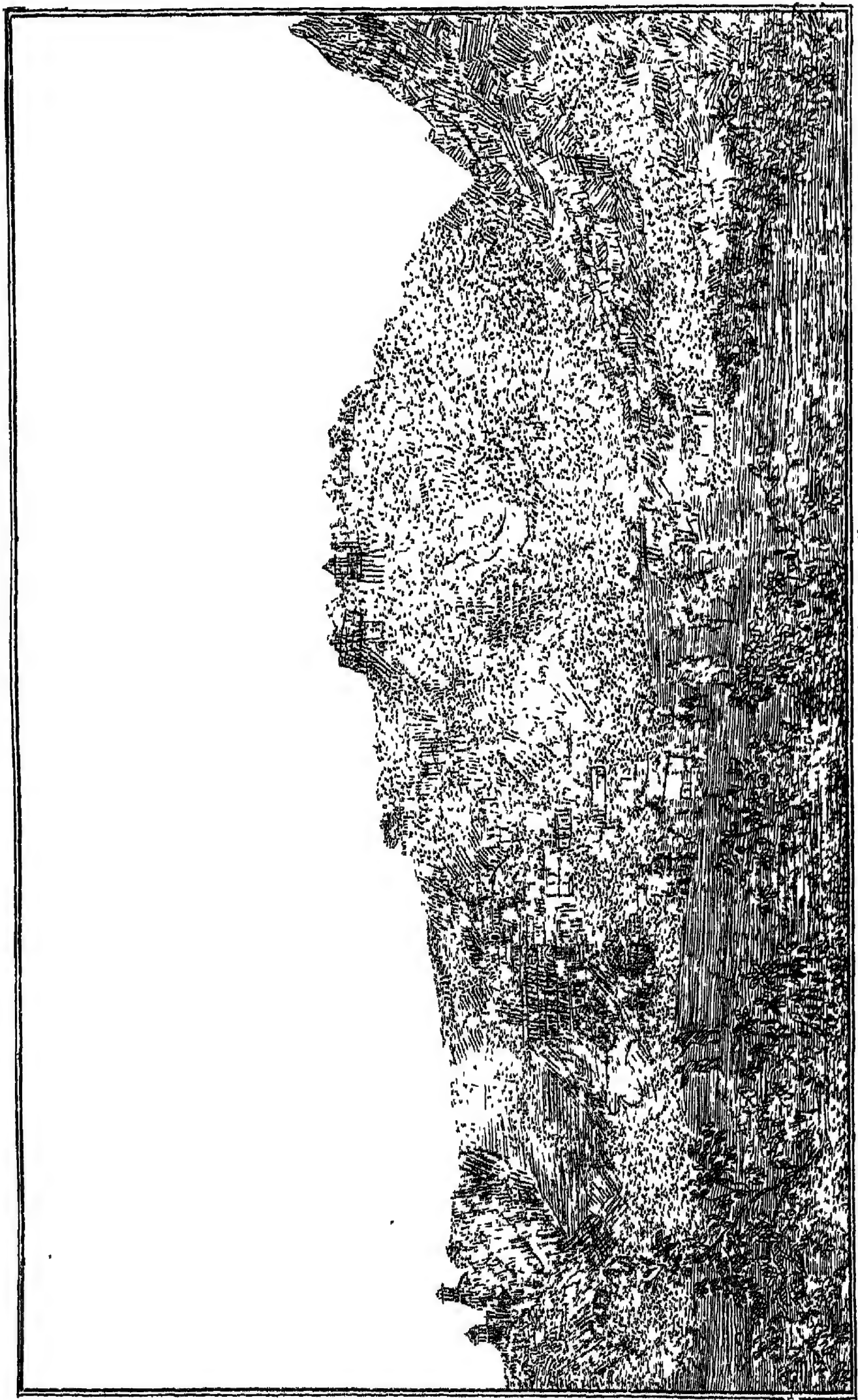
۱۷ تیسرے دس رُیانِ غیرِ مہینِ مختلفِ اقوام اور خاندان کے۔ اس میں شہدائے مہینہ کہ بہت تبدیلی ہو گئی ہے جیسے یہ فرست تیار ہوئی تھی خصوصاً درمیانِ ۱۹ و ۲۰ بیسویں صدی کے دور کے ہونے کی بنا پر۔ اس بات میں پانچ سو روپیہ کی آمدنی پر شمار کیا جاتا ہے۔

برائے تین کوس لمبی واقع ماچھری سے اسکی اصلیت پانڈو سے نکلتے ہیں *
 پٹن اور غنی پور دونوں تعمیر کردہ تواریجگان دہلی *

کھار یا کھنڈ مار متصل رتھمبور

اوت گیر واقع کنارہ دریا سے چہیل

امبر یا امب کٹو ز نام شہر کا ہے جسکی علامت بیچ وسط گنڈ واقع درمیان وسط شہر قدیم کو جو نصف لنگ
 پانی میں غرق رہتا ہے اور ایک قول جاری ہے کہ جب یہ لنگ بالکل غرق آب ہو جاوے تو ریاست امبر
 غرق ہو جاگی یہاں کچھ تحریر کنندہ ہے *



قلعه و محل پیشه امروزی - ۲ ج ۵۲۸



ہاراوتی محدود کی گئی۔ جھوٹھی اصلیت خاندان اگنی کل کی۔ کوہ ابو چوہان کا ماکاوتی و گول کنڈا اور کنڈکان کا پانا۔ اجمیر کی بنیاد ڈالنا اجمیر پال مانک راو۔ اول فوج کشی اہل اسلام۔ اجمیر پر قبضہ پانا۔ سانہر کی بنیاد قائم ہوئی۔ اوسکے چہیزہ نکسار۔ اولاد مانک راو۔ قائم ہونا بیچ راجپوتانہ کے۔ جنگ ساتہ مسلمانوں کے۔ بیلن دیوا اجمیر والہ۔ گوگا چوہان مہرا والہ۔ دونوں کا قتل ہونا محمود کی ہاتھ سے۔ سیسل دیو سپہ سالار فوج راجپوت۔ اوسکا عہد قائم ہونا۔ اوسکی بنیاد دہلی مین۔ اوسکی صلح کرنی۔ اصلیت قوم ہارا۔ انوراج کا اسی حاصل کرنا۔ بیدخل ہونا اوسکا۔ اشٹ پال کا اسیر کا حاصل کرنا۔ رادھہ راو چند کا مقتول ہونا۔ اسیر پر قبضہ کرنا علار الدین کا۔ راجہ رانیسی کا چتور مین فراری ہونا قائم ہونا بمقام بندر واقع میواڑ۔ اوسکے فرزند کولن کا حاکم تیارنا فرو ہونا۔

ہاراوتی یا ہر قتی لینے ملک قوم ہارا مشتمل اوپر دوڑی ریاستوں کے ہے لینے کوہ اور بوندی وریا ہے چیل ملک قوم ہارا کو دو حصوں مین منقسم کرتا ہے اور اب اونی حدود و سرحدی ہو گیا ہے گو صرف تین سال گذرے مین جسے فرخ خرد بوندی سے علیحدہ ہو کر سر خود ہو گئی ہے۔

ہارا نہایت بڑا چوبیس ساکھا چوہان کا ہے کیونکہ یہ اولاد انوراج پسر مانک راو راجہ اجمیر کی مین جیسپرست (۱۷۱۱ء) مین اول حملہ فوج اہل اسلام کا ہوا تھا۔

نئے سابق کرنلی مہ چیمان کا جلد اول صفحہ ۱۰۷ کتاب انگریزی مین درج کیا ہے یہ قوم چھتیس راج کلی ہندوستان مین ہے بوجہ بیان ہر وڈوٹس کے شک ساکھا مشتمل اوپر آٹھ خاندان راج کے ہے اور سربوٹ کو کرتا ہے کہ ایک قوم منجھلا توام سی

زیادہ تر نامی اور مشہور ہے مگر محکوم لازم ہے کہ اس مقام پر ہم کچھ تفصیل انکی کریں اور تفصیل نویسی میں ہم کو چاہیے کہ قصہ اس ادنیٰ اہلیت کے متروک القلم نہ کریں کیونکہ اونسے ظاہر ہوگا کہ عقل انسان کی اوس وقت تک تمام زمانے میں اور ہر ملک میں ویسی ہی تھی جب تک پردہ گندہ جہالت اور توہمات مذہبی کا اوسکے آگے سر اوٹھایا نہیں گیا تھا ایسی کمیاب تحریرات قدیم چہان کی ہو گئی ہیں کہ ابادہ تقسیم کرنا انکی تواریخ کا بموجب اس القسام کے یعنی عہد امور خلافت قیاس اور امور غالب اور امور تحقیق کے خلاف واقع معلوم ہوتا ہے اول دو امور یعنی خلافت قیاس اور غالب کو ملحوظہ کرنا غیر ممکن اور امور سومی یعنی تحقیق کا نشان سات سو برس سے یعنی ہفتم صدی سے پیشتر نہیں ملتا +

جب افعال قصہ راجگان قوم جنگ جوئے اپنی نسبت غصہ پر سرام کا عائد کیا اوسنے اکیس مرتبہ اس قوم کو بیخ و بن سے نابود کیا مگر بعض شخصوں نے بنظر اسکے کہ نسل انکی قائم رہے آپ کو بھٹاٹ ظاہر کیا اور بعضوں لباس نسوان پہن کر نجات پائی اسطرح ینگ راجپوتوں کا قائم رہا گو ریاست برہمنان کی ہو گئی تھی طبع غلیظ سہسراجن کے لیے جو خاندان ہیا سی راجہ ہیشتر واقع دریائے زربا کا تھا جنگ اخیر کو وقوع میں آیا اور وہاں بر سرام کو قتل کیا +

مگر چونکہ اصل اسلحہ برہمنان کا انکی بددعا یا دعائے نیک ہے لہذا نہایت وقت ہوجہ احتیاج اسلحہ قوی تر کے فوراً پیدا ہوتی جہالت اور بے ایمانی ملک میں پھیل گئی کتب دہرم شاستر پانچوں روندی جاتی تھی اور انسان پناہ دیش کی پیدائش سے نہ تھی اس ضرورت میں لشوا متر نے جو گورو بھگوان کے تھے اپنے دل میں تجویز کی اور ارادہ کیا کہ پھر چھتری پیدا ہوں اور اس کار مذہبی کے واسطے انھوں نے

نازا و پرانے نام بسیلی کے کرتے ہیں راجپوت بیان کرتے ہیں کہ ایام سلف میں انکی ہر دعا آٹھ ساکھا یا فروع تھیں یعنی سوچ سوم ہیا یا شو (جسکو اسی کہتے ہیں) نیا اور چار گنی نہیں یعنی پربار پر بار سولہ انکی اور چہان +

الہ الغازی بیان کرتا ہے کہ تار پتہ میں منقسم اوپر چھ خاندان کے تھے راجپوت بھی یہی خیال رکھتے ہیں جو ان کو دراصل دہیائے جیون سے حاصل ہوا تھا +

۱۰ کبیشتر یعنی شاعرانہ کو دیت اور سورا و دانو کہتے ہیں اور ان ناموں سے وہ اکثر قوم شہک کو جو شمال و مغرب آئی تھی مذکور کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ کچھ لحاظ برہمنان کا نہیں کرتے تھے +

۱۱ اوٹھ گورو +

کوہ ابو پسند کیا جان ہوئی اور روسی جو ہمیشہ کارندہ ہی بنے وہم میں مصروف رہتے تھے اور جنھوں نے انہیں
اور فریا و اپنی تائبہ چھیر سمندر جان اور جنھوں نے اپنے پیدا کنندہ کو سیں ناگ پر سوار دیکھا پہونچائی تھی رہتے
بھگوان نے اونسے کہا کہ پھر قوم جنگ آور پیدا کرو یہ حکم لیکر وہ واپس کوہ ابو پر آئے اور اندر اور بہرہا
اور رودرد و شنوا اور بہت دوتاؤ کو ہمراہ لائے انہل کڈ لیغے اگنی کڈ گنگا جل سے روشن کیا گیا رسوم
پراشیت ادا ہوئی اور بعد رد و بدل بسیار یہ قرار پایا کہ اندر کار پیدا کرنے کا سر انجام دے ایک صورت کو ساکی
نبا کر اونی امرت اور سپر چھپر کا اور اگن کڈ میں ڈال دیا اور سچوین منتر جب پڑھے تو جو الامین سے ایک صورت
پیدا ہوئی اور ایک سانگ ہاتھ میں لیکر آواز دی کہ ماربار لہذا اوسکا نام ماربار رکھا اور اوسکا ملک بچ ابو
اور دہار اور اوجین کے قرار دیا ۔

بعد ازین برہاسے کہا گیا کہ وہ بھی ایک صورت اپنے آنس سے پیدا کرے اونسے ایک صورت نبا کر کڈ میں
اوسمیں سے ایک صورت جسکے ایک ہاتھ میں تلوار لیغے کھرگ اور دوسرے ہاتھ میں پوچھی بید کی تھی
اور جنیو لیغے زنا رگلے میں تھا نکلی اسکا نام چاکل یا سولا نکلی رکھا گیا اور اوسکے واسطے انہل پوچھین کا
علاقہ تجویز ہوا ۔

رودرد نے تیسری صورت پیدا کی اسپر گنگا جل چھپر کر جو منتر پڑھا تو ایک صورت زشت سیاہ رنگ کی پیدا ہوئی
اسکا اسلحہ کمان و تیر تھا چونکہ جب یہ دیت کے سامنے بھیجا گیا تو اوسکے پیر نے لغزش کی لہذا اوسکو ماربار
اور بطور پولیو لیغے محافظہ دروازہ اوسکو قائم کیا اور لونگل مار و ستھالی یعنی نو آبادیہا و صحرا اوسکو دی گئی ۔
جو تھی صورت و شنو نے پیدا کی یہ صورت مثل اوسکے چار ہاتھ کر کے اور چاروں میں اسلحہ جدا گانہ
لیے ہوئے اگن میں سے نکلی لہذا اوسکا نام چتر بھوج چوبان رکھا گیا دیوتاؤن نو اوسکو بر دی اور کادتی نگری
اوسکو ملی اسطرح نام گور مندل بچ دو اپر جگ کے تھا ۔

دیت یہ سب کام دیکھتے تھے اور دوسر غنہ اونسے نزدیک اگن کڈ کو تھو مگر کار و دوبارہ پیدائش کا سر انجام تو
اور یہ نو پیدا شدہ جنگ آوران بمقابلہ دیت روانہ کیے گئے کون میں جنگ سخت ہوئی جب خون دیت کا
زمین پر گرتا تھا تو اور دیت اوس سے پیدا ہوتے تھے آخر کار چار دیوی جو ان چاروں کو ہمراہ تھیں انھوں نے
خون پینا شروع کیا اور اسطرح اور دیت کی پیدائش کو مسدود کیا دیوی کے نام یہ تھے ۔

۱۔ میں آخر سفر میں کوہ ابو پر گیا تھا ۔

آسا پوڑا	چوہان کی
گاجن ماما	پر بار کی
کیونج ماما	سیلانگی کی
سا پخیر ماما	پر بار کی

جب دیت مارے گئے آواز خوشی اور خرمی طوق چرخ کو پھوڑ گئی پھولوں کی برکھا اکاس لئے آسمان سے ہوتی سب دیوتا اپنے اپنے داہن لئے سواری پر اکاس پر آئے اور سب نے خوشی فتح نصیب کی کی *
چند کبیشہ چوہان جو برا کبیشہ تھا کہتا ہے کہ سب چھتیس راج کلی سے اگنی کل والے بڑے ہین کیونکہ باقی ماندہ سب عورت سے پیدا ہوئے ہین اور انکی پیدائش برہمنان سے ہے چوہان کا گوترا چاریہ ہی پید شام مید سوم بلس مادہونی ساکھا و چا گوترا پنچ پرورد جو لکنتکری نکاس چندر بھا ندی برگو نشان امبکا ہوانی بالن پوتر کال بھیر و ابو اچیشتر ہما دیو پتر بھوج چوہان *

عہد اس اجتماع دیوتاؤں کا اوپر کوہ ابو کے واسطے دوبارہ پیدا کرنے قوم جنگ آوران ہند کے اور نابہ اونکے بھیجنے کے بمقابلہ دیت جو تمام زمین ہین پھیل گئے تھے شروع جنگ دوم ہندو لکھتے ہین آہین ہم نکرار نہیں کرینگے اور نہ ہم کچھ شبہ نسبت اوس حال کے کرینگے جس سے واضح ہوتا ہے کہ راجہ سیہل جو منجلا شجاعان ماہجارت تھا سلسلہ درمیانی مابین اصل چوہان ست پتی کے تھا جسے شرمکا وتی بنایا اور جسے کونکان کو فتح کیا تھا اور دوسرے فرزند نے جکا نام ستر ہال تھا ا سیر اور گو لگندہ کو فتح کر کے اپنے تھانے ہر ایک ملک میں قائم کیے تھے اور جسکے ہمراہ نو سو ہاتھی صرت کچال پانی کی لیماتی تھے *
میان ہکو کچھ دیر تحریر تواریخ کو ملتوی رکھ کر یہ سوال کرنے دو کہ یہ جنگ آوران جو اس طرح واسطے جنگ برہمنی کے اور پھر لائے اپنے مذہب اور دہرم کے دوبارہ پیدا کیے گئے تھے کون تھے وہ

لے یہ امر کسی طرح خلاف قیاس نہیں کہ یہ فصول گورو دعوی قوت کا مساوی جدا کریں بلکہ اوس سے بھی زیادہ قوت کا دعوی کریں دیکھو حالات رامین جس میں اونھوں نے بھگوان کو شخص درمیانی بنایا تھا کہ وشنٹ منی برہمن چکر اتجا کریں کہ وہ مذہب راجہ بشو امتر کی باشد عا سے دوستی ساعت کریں اس سے کوئی امر زیادہ ہے شاید ہم اسکو برابر اوس امر کے جو عیائی بٹ پرستی میں ہوا تھا تصور کر سکتے ہین جس میں اونھوں نے خدا سے درخواست کی تھی کہ سینٹ جینواریس سے

کہیں کہ کرامات سالانہ خون منجہ کو سیلا نے میں لائے کی شائع کریں *

یا تو پہلی قوم تشریف ہوں جنکو ان اہالیان مذہبی نے ترقی نیچ اوکی باطنی بزرگی کے دی تھی اور یا اقوام غیر ہونگی
جہاں ہمیں آملی تھیں ہر ایک فرقہ کا لبشرہ اس سوال کو طے کر گیا اصلی باشندے سیاہ رنگ کو تہ قد اور بدست ہیں
اور اگنی کل خوش قد خوش رنگ اور خوش بہت مثل بادشاہان پارہین اور جو خیالات اونکے اشعار جنگ میں
بیان ہوئے ہیں وہ مثل خیالات تہمین زمانہ سابق کے ہیں اور انکو برہمنان نے بھی رفع اور دور نہیں کیا ہے
اور جو مقابر لینے سادہ جنہیں راکھ اور اسلحہ رکھے جاتے ہیں ہندوستان میں پائے گئے ہیں اور خصوصاً
دکن میں قریب گو لکنڈہ کے جہاں چوہان کی حکومت تھی اور ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوہ البو پر ایمان نہیں لائے گئے تھے
وہ خانہ بدوش جنگ آور ان شمالی تھے

چارہن خاندان اگنی کل سے چوہان اول قابض ملک وسیع ہوئے تھے قوم پرہار کی حکومت عام ضرب المتل
مگر حکومت بسط چوہان کا ہمشکل ظاہر ہوتا ہے اونکی شان تنزل پر تھی جب پرہار کی ترقی پذیر ہوئی اور اگر ہم
اعتبار بڑے شاعر اجپوت کا جو اخیر زمانہ میں ہوا تھا کریں تو وہ کہتا ہے کہ چوہان تلنگانہ کے پرہار کے
قبولیت واریج ہشتم صدی بکر یا جیت کے تھے گویا پر تھی راج کا ایک شعلہ شان گذران اور پر جملہ قدمائے
سلسلہ کے تھے کہ اگن کنڈہ بالائے کوہ البو پر بھی ڈالتا ہے *

واقعات جو تواریخ قدیم سے ظاہر ہوتے ہیں چند شعر میں لکھے گئے ہیں جس سے پید ا ہے کہ حکومت انکی
سب پر تھی گو مدت تک نہیں رہی علاقہ بربز نربدا مقام مکاوتی سے ہمیشہ تک اونکی خاص دار الحکومت تھی
اور اس میں شامل کل علاقجات قرب و جوار شمالی و جنوبی تھے جب یہ کثرت سے ہوئے تو سب ہندوستان میں
پھیل گئے اور ماندو اور اسیر اور گو لکنڈہ اور کوٹکان پر قبضہ کر لیا اور بجانب شمال تا چشمہ گنگ پھیل گئے
ازد سے بیان گیشٹری نے شاعر حال ریاست چوہان کا ذیل میں درج ہوتا ہے *

دار الحکومت یعنی راجستان مکاوتی سے عہد دوستی کا باون قلعجات تک بلند آوازہ ہوا علاقہ ٹھٹھہ لاہور
ملتان اور پشاور اور چوہان نے اپنی قوت کے بسبب اوٹھکر تا بہ کوہستان بہری
سر کیا اسور کی فوج روہینہ رار لائی اور دوستی نیچ دہلی اور کابل کے مشہر معنی ملک نیپا
سہ مورخین اہل اسلام اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں اپنی اول فوج کشی ۱۱۳۳ھ میں تحریر کرتے ہیں کہ راجہ لاہور اور راجہ
جو ایک ہی خاندان کے تھے بڑے مخالف اہل اسلام کے تھے اور اونکی پیش قدمی کی سداویج علاقجات بجانب مغرب دریائے سندھ
ہوئے تھے ہم بے شک یہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں مقام اجیر دار الحکومت چوہان کا تھا *

ملانی کو عطا ہوا اور ساتھ اشیر باد یعنی دعائے دیوتان اوسنے مراجعت پانی دار الحکومتہ مکاوتی مین کی +
یہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ مکاوتی نگری قدیم نام گورنڈل کا تھا جسکے راجہ مدت تک ساتھ تمام پال
لکھے جاتے تھے جس سے از روئے اقوال سابقہ اونکا قدیم پیشہ چرواہاگری پیدا تھا اہمیر جو تمام وسط ہند میں
تفاضل تھے اور ایک مقام پر اپنا یادگار اہمیر دارا بنایا تھا جواب تک موجود ہے ایک فرج اسی خاندان کی تھی
اور اہمیر مترادف پال کا ہے بہیسا بھوج پور دیپ بھوپال ایرن گر سپور چند شہر قدیم پال کے ہیں اور اگر ہم
حالات اول آبادان ہند کا جواب تک ہکو معلوم نہیں ہے مطالعہ کرین تو زیادہ تر وضاحت تواریخ چوہان کی
روشن ہو +

مکاوتی کی ایک فرج نے بمقام اجمیر قیام کیا اور قلعہ تارا گڑھ کی تعمیر کی اسکا نام ارجے پال تھا یہ نام بہت مشہور
اقوال زمانہ سابق مین ہے اور اسکو چکوا یعنی چاکروتی کہتے تھے اسکا عہد ہمیشہ مشکوک رہے گا اگر ہم حبیب
سابق بیان کیا ہے اس قوم کے حروف اور حالات سے آگہی پیدا نہ کرین اونکے حروف اب تک پتھر
اور مس پر موجود ہیں ہکو معلوم نہیں کس وجہ سے یہ بیان نہیں ہوا ہے (غالباً بوجہ نہونے نسلی اولاد کو)

ملانی بھی ایک فرج یعنی ساکھا چوہان کی تھی اور غالباً یہ وہی مالی ہیں جنہوں نے مقابلہ سکندر کا اوپر فرج دریا سے مدد کے کیا تھا
یہ قوم اب نابود ہو گئی ہے اور پانچ سو سال پیشہ بھی ایسی گننام تھی کہ ایک راجہ ہندی نے جو قوم ہمارے تھا ایک مالنی کے ساتھ
شادی کی تھی اور کتاب انساب سے نہیں پایا جاتا تھا کہ اس سے شادی کرنی ممنوع ہے مگر ایک ذی ہوش گیشہ یعنی شاعر نے عدم جواب
اس شادی کا ثبوت کیا لہذا طلاق اور کفارہ وقوع مین آیا (دیکھو صفحہ ۶۹ کتاب انگریزی)

ان سب مقامات مین علامات قدیم موجود ہیں یعنی دیپ بھوج پور اودہ بہیسا مین ہر سال گزرے کہ ہمارے ایک دور سے مین
ہم مقام ویرانہ ایرن کو دیکھنے گئے وہاں دوندی ایک مقام پر ملتی ہیں اور جگہ ایک مینار بنا کر موجود ہے قریب مین فیٹ بلند ہے اور
ایک تصویر آدمی کی جسکے بٹھے سے شان و شوکت پائی جاتی ہے بنی ہے اور مینار کے نیچے ایک بٹا میل یعنی نرگا و بنا ہوا ہے مینے
اوسکی ایک تصویر کھینچ کر اوسی زمانے مین کول بریک صاحب کے پاس بھیجی تھی مگر نقل اوسکی ہمارے پاس نہیں ہے +

اسکو ارجے میر اور ارجے دورگ یعنی پٹار اور قلعہ جو فتح نہونے کے ایک قول مشہور کے نام اس مقام مشہورہ کا جو کلید راجپوتانہ کی ہے
ایک چوہان کے پیشہ پر لکھا گیا ہے وہ کبری چٹا تھا اوسکی وجہ سے یہ نام ہوا کیونکہ شاستر مین آج کبری کو کہتے ہیں جو قدیم پیشہ پالی لوگوں کا تھا +
ہکو بمقام اجمیر اور پوٹھک بہت سکے قدیم ہکیرن اور اندوٹھک اور ہندون کے دستیاب ہوئے اوسکی ایک طرف قوم پانی ہے

اور دوسری طرف تصویر گھوڑے کی بنی ہے +

۵۳۵
کہ کیون پر تھی بہار کو مکاوتی سے اجیر مین لائے تھے صرف ایک منکوبہ سے (کیونکہ اس زمانے میں کثرت شادی کی ممنوع تھی) اسکے چوبیس فرزند ہوئے اور انکی اولاد نے اس ملک کو آباد کیا اور انکی اولاد میں سے ایک مانگ رائے حاکم اجیر اور سا بنھ سمت ۴۴۱ء یا ۵۸۵ شریع میں تھا۔

اس مانگ رائے کے نام سے تواریخ چوہان کی پردہ خطا سے یا حالات دروغ مثل قصہ و کہانی سے جدا ہوتی ہے یعنی اسکے وقت سے حالات تواریخی ظاہر ہوتے ہیں اور گو کہ پیشتر یعنی شاعر اگلی حالات مابعد کی کچھ خوبیاں نہیں دیتا مگر ہم اس کے مطلب کو سمجھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کے شجاعان تہور پیشہ اپنے اپنی وقت میں اس دارنا پادار میں بارہ سو برس تک اپنا کام کرتے رہے اس سنہ میں یعنی ۵۸۵ شریع میں اول سپاہ اہل اسلام راجپوتانہ میں آئی یہ ۱۳۰۰ ہجری تھا مالک رائے اس زمانے میں راجہ اجیر تھا اور بدربہ اس وقت قتل ہوا اسکا ایک فرزند صغیر سن لوت نامی ایک کنگور سے پرکھیلتا تھا کہ اسکا بھی ایک تیرنے کام تمام کیا کہتے ہیں کہ یہ فوج کشی سندھ سے ہوئی تھی وجہ یہ تھی کہ ایک پیغمبر اہل اسلام کا جسکا نام روشن عباد تھا یہاں آیا تھا اسکی بے وقوفی یہاں ہوئی جسکی معاوضہ ستانی کو فوج کشی ہوئی تھی گو حالات سب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوج کشی بوجہ مذہب کے ہوئی ہوگی پیغمبر مذکور کا زراگشت یہاں کا آگیا وہ یہاں سے بھاگ کر گئے ہیں اور شہادت راجپوت کی بت پرستی کی دی اسپر فوج آراستہ ہوئی اور بلباس سوداگران اس پر روانہ ہوئے اور انھوں نے بلا اطلاع دولہ رائے اور اس کے فرزند پر حملہ کیا اور انکو قتل کر کے قبضہ اور پرسلعہ گڈہ بلی کے کر لیا۔

گویہ امر مثل باریچہ طفلان معلوم ہوتا ہے مگر اسکی صداقت ایک امر سے ہوتی ہے کہ خلیفہ عمر نے اس میں ایک فوج سندھ کو روانہ کی تھی اور اسکا افسر ابوالعاص بمقام دارالریاستہ قدیم الوری کے قتل ہوا تھا بہ حال گرم جوشی مذہب باعث روانہ کرنے فوج کا درمیان صحرا کے بسرا وہی امر گستاخانہ جو برب مذہب جدید واقع ہوا تھا ہوئی ہوگی۔

جو کچھ وجہ یا طریق ہوا ہو جس سے اجیر پر قبضہ ہوا اور دولہ رائے قتل ہوا مگر یہ منقش اوپر دل چوہان کے ہے جنھوں نے اسکی یادگار میں وارث اجیر کو دیوتا بنا دیا لوت پوترا اور چوہان کے دیوتاؤں میں یہ بھی شامل ہوا جس روز یہ قتل ہوا تھا وہ دن عبادت کا قرار پایا اور برزخ مذکور جس قدر چوہان میں وہ سب اسکی صورت کی پرستش کرتے ہیں جتنے کہ گھونگر و جو اس کے پاؤں میں تھے وہ بھی وہی تعظیم شمار کیے جاتے ہیں۔

اور اس خاندان کے لوگ اپنے بچوں کو اسی لحاظ سے نہیں پہناتے *
 یہ اوسکی شانیں لکھا ہے خاندان دولہ راسے چوبان کالوت دیو وارث بھگت شیو رور ووشنبہ ورازو ہم جی
 سورگ کو گیا *

مانک راسے عموی پوتر مذکور جواب بھی واجب التعظیم خصوصاً چوبانوں میں ہے بروقت قبضہ ہو جانے
 اجمیر کے سانجھر چلا گیا اس سال کا بھی ثبوت جیسا کہ بیان کیا ہے سمت ۱۱۴۰ھ میں مندی
 شعر سے ثبوت ہوتا ہے یہاں کبیشتر نے نسبت مانک راسے کے بچ اوسکی بد نصیبی کے تائید اور ادا و آسانی
 بیان کی ہے یعنی ساکبری دیوی اوسوقت میں اوسکے پاس آئی جب وہ پناہ اپنے برحم دشمن کے
 تعاقب سے تلاش کرتا تھا اور اوسکو کہا کہ جہاں میں تجھ کو ملی ہوں اوسی مقام پر قیام کر اور جسقدر تو
 اپنے گھوڑے سے زمین طے کر سکے گا اوسقدر تجھ کو ملیگی اور حکم دیا کہ جب تک تو واپس اس مقام پر
 نہ آوے جہاں سے کہ تو جاتا ہے اوسوقت تک پیچھے نہ کیٹھنا اوسنے گھوڑا اپنا وہاں سے قدم زن کیا
 اور وہاں تک احاطہ یعنی چکر گھوڑے کو دیا جہاں تک وہ جاتا تھا کہ اوسکا گھوڑا طے کر لیا مگر حکم اخیر
 فراموش کر کے اوسنے جو پیچھے دیکھا تو کل زمین ایسی معلوم ہوئی جیسے چادر سفید اوسپر ملبوط ہے
 وہ چشمہ نکسار ہو گیا اوسنے اوسکا نام اپنی دیوی کے نام پر رکھا یعنی ساکبری اور اوسکی مورت بھی ایک
 قطعہ میں پرہج چشمہ مذکور کے موجود ہے اب کثرت استعمال سے ساکبری کا نام سانجھر ہو گیا *
 کیسے ہی خوشک بیانات اول زمانہ اقتدار چوبان ہوں مگر وہ بصحت تمام اوسکے خاص مقامات ظاہر
 کرتے ہیں اور جو بزرگی اس مقام کی ہے وہ اس سے پیدا ہے کہ پرتھی راج اولاد مانک راجیہ بھاراج تمام
 شجالی ہندوستان کا ہو گیا تھا تاہم اوسنے اپنا خطاب سانجھری راو رکھا تھا *

مانک راسے نے جسکو ہم بانی مہانی خاندان چوبان شمالی تصور کر سکتے ہیں اجمیر دوبارہ حاصل کی اوسکی اولاد
 بکثرت تھی جسنے اکثر خاندان مغربی راجا راہین قائم کیے اور اکثر اقوام اوسنے پیدا ہوئیں جو تا بہ دریائے سندھ

سمت سات سو اکتالیس مالت بالی میں

سانجھر تپا تاتی سرس مانک راسے نہیں

۱۱۴۰ھ ایک تحریر جو فیروز شاہ کے مینار واقع دہلی پر کندہ ہے جو متعلق اس خاندان کے ہے اوسمیں لفظ ساکبری جو لکھا ہے اوسکی نسبت
 اکثر خیالات مشربلیو جون صاحب اور مشرکول برہک صاحب اور کرنیل ولفورڈ صاحب نے کیے ہیں *

پھیلی ہوئی ہیں اقوام کچی (جسکو بابر کھج کوٹ لکھتا ہے) ہارا موہل نربھان۔ بدوریا۔ ۲۷ سوچا۔ مہنیر یا باگریچا۔ سب اوسکی اولاد میں ہیں کچی درابہ بعیدہ سندھ ساگر میں قائم کیے گئے اس درابہ میں وہ علاقہ شامل ہے جو درمیان دریا سے بہت نیچے جیلیم اور دریا سے سندھ یعنی آگ کے واقع ہے اور جس کا دارالریاستہ کھیچوڑ میں تھا قوم ہارا کو اسی یا با سہی واقع ہریانہ ملا اور ایک تیسری قوم کو گوگنڈہ اب جسکو حیدر آباد کہتے ہیں اور جب وہاں سے خارج ہوئے تو پھر سیر میں آگئے موہن کو علاقہ گردنا گور کے دیا گیا اور بجدوریا کو جاگیر رلب دریا سے چیل ملی اوس علاقے کا نام اب تک اونسکے نام سے مشہور ہے اور جو اب بھی اونسکے ماتحت ہے اور دہنیر یا مقام شاہ آباد میں قائم ہوئے مگر وہ کسی عجیب واقعہ متعلق سخت نصیب کے سج قبضہ قوم ہارا کوٹ والہ کے آگیا اور ایک فرج جا کر مقام نادول میں آباد ہوئی اوسنے اپنے نام چوٹاں کو ہرگز تبدیل نہیں کیا *

۱۲ تواریخ ماٹوا میں بیان ہوگا کہ قوم راٹھور نے ناگوریا ناگ دورگ کو قوم موہل سے فتح کیا جبکہ قبضہ میں چودہ سو چالیس دیہات تباہ آخر پندرہ صدی تھے اسقدر اگنی کل نے نام ناگ کا اپنے اپنے مقامات کو دیا ہے کہ محو یقین ہے کہ وہ اولاد ملکشاں ناگ نبی تھے جو ساکا دیپ سے آئے تھے اور جنھوں نے چھ سو برس پیشتر بکراجیت کے بسر کردگی اپنے حاکم شیش ناگ کے ہندوستان کو فتح کیا تھا اور اسکا عہد حد قدامت اگنی کل کے ہو سکتی ہے *

۱۳ مقام نادول کی شہرت بہت ہے اور تحریرات موجودہ اور اقوال خانگی سے اوسکا ثبوت ہوتا ہے عہد وسطین اوسکی بنا سے جو آٹھ صدی میں ہوئی تھی اوسکی تباہی تک جو بارہ صدی میں ہوئی ایک ماوا لاکھن تھا جسے سمت ۱۰۳۹ یا ۱۱۳۹ ع میں برفج اور فیروزی تعالہ راجگان ناہر والہ کا کیا تھا *

سمیہ دس سواو تالیس	بارا بکوٹا پٹن پیل پول
دان چوہان اگادی	سیواڑ دہانی ڈنڈ بھری
تس پر راوا لاکھن تھپے	جو آرمب سوکرے

معنی اسکے یہ ہیں کہ سمت ۱۰۳۹ میں شہر پٹن کے دروازہ بعیدہ پر چوہان کے محاصل تجارت یعنی ڈنڈ تحصیل کیا اونسے حراج حاکم میواڑ سے لیا اور جو اوسکے خیال میں آیا وہ اوسنے کیا۔ لاکھن نے اپنے اوپر فوج کشی بکٹنگین کی کرائی اور اوسکے فرزند محمود کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نادول اوس سے چھن گیا جملہ شوالہ وغیرہ معاہدہ سمار کیے گئے اور قلعجات زمین کے برابر کر دیے گئے مگر بعد ازین پھر اوسنے بہت قوت پیدا کی بلکہ اکثر فروغ اپنی بمقابلہ روانہ کیں مگر وہ سب تیرہ صدی میں علاء الدین کی مغلوب ہوئیں

آلہ ریاست کے راجہ نے اپنی سانگ پر اعتبار اپنی آزادی کا رکھتے تھے لیکن یہاں تک
انچور رئیس نے ان کے لئے ایک کتاب لکھی جو کہ ایک بیان شاید غیر محل ہے گیارہ جگہ کا
نام نہتہ جا ایک مین مائے است سے میل واپس آتا ہے۔ یہ میل دیو کا نام نہایت مشہور تواریخ
راجپوت میں ہے اور ایک علامت آٹھ حکومت کی ہے اور وہ بہت کم لائق اس نام میں درج ہو کر تھے
جسے ہم بیان مٹروک القلم ہتھنا نام پر راج کے کرتے ہیں یہ ہر راج کتاب ہمیر میں ہیں اور نہیں
نہتہ جا ایک مین مینج راج حکومت ہر راج کی کوہستان اراولی سے کوہ البونک اور بجانب مشرق چیلنگھی
اوسنے حکومت سمت ۱۱۶ سے سمت ۱۲۴ تک ۱۳۸ سے ۱۳۹ء تک کی تھی اور جنگ ہوران میں
قتل ہوا جب اوسنے خطاب اری مردان کا پایا تھا +

فرشتہ تحریر کرتا ہے کہ ۱۳۳۳ء ہجری میں مسلمان بہت زیادہ ہو گئے تھے اور اپنے پہاڑوں سے اٹھ کر انچور
قبضہ اوپر کرمان اور پشاور اور جلالہ علاقہ قبا سے قرب و جوار کے کر لیا اور پھر راجہ لاہور نے جو خاندان اجہ امیر تھے
اپنے برادر کو بمقابلہ افغانان روانہ کیا مگر ان افغانان کو مدد اقوام غزنی مقامات غور اور کابل سے تھی
جو عرصہ قلیل سے مذہب اسلام میں آ گئے تھے اور وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ عرصہ پانچ مہینے میں شہر لڑایا
بفتح اور فیروزی وقوع میں آئیں مخرج مذکور اس حال کو اس طرح درج کرتا ہے کہ ان جگہ سے متواترہ میں
سپاہ سہرا اوپر کفار کے فتحیاب ہوئی مگر وہ پھر بعد سپری ہونے موسم سرما کے افواج تازہ دم لیکر بمقابلہ میں
دونوں افواج درمیان کرمان اور پشاور کے بمقابلہ آئیں بعض وقت راجپوت کوہستان تک جنگ کرمان
گھس جاتے تھے اور اہل اسلام کو پس پا کرتے تھے اور کبھی اہل اسلام کمک حاصل کر کے بارش تیر سے
جب شباب الدین نے انہیں فتح بندوستان کیا تو ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ راجہ نادر نے صلح کی اور طبع شاہ ہو گیا یہ حال
ہیں عجیب امر ہے پیدا ہوتا ہے یعنی اس کے سکھ راج الوقت میں ایک طرف ہجرت کر کے نام اس کے راجہ کا لکھا ہے اور دوسری
نام فتح کفندہ کا +

۱۴ ازروے تواریخ کے معلوم ہوتا ہے کہ ہر راج اور بچے راج پیران اسے پال راجہ امیر کے تھے +
۱۵ یہ اقبال فرشتہ کا درباب مسلمان ہوجانے ان اقوام کے بہت کارآمد ہے اور ہمارے اس خیال کو ثابت کرتا ہے کہ افغان
در اصل جادو یا یادو تھے اور یہودی نہ تھے گور بھی ایک مشہور قوم راجپوت کی ہے ان کو صرف اپنے نام کو گور سے
غور تبدیل کرنا پڑا موافق تاریخ ہستی +

کفار کو بھرا نی سرحد تک پہنچا دیتے تھے اور بہت دور اپنے گلاب لٹکانی پر آتا تھا تو وہ ہمیشہ واپس اپنی سرحد چلے آتے تھے *

مورخ مذکور یہ بیان نہیں کرتا کہ آیا راجہ اجیر خود اس لڑائی میں مصروف تھا حسب بیان کتاب ہیرس کے ہیرس راج کے بعد دو جنگیں دیو گدی نشین ہوا جسکا مقام جٹنیر تھا اور جو ناصر الدین پر غالب آیا تھا اور بارہ سو گھوڑے اس سے چھین لیے تھے لہذا خطاب اس راجہ کا سلطان گیر ہوا ناصر الدین خطاب سکتگین کا تھا جو مشہور بادشاہ والد اپنے سے زیادہ تر مشہور بادشاہ محمود کا تھا سکتگین نے کئی مرتبہ اس پندرہ سال کے عرصہ سلطنت اپنے والد سکتگین میں فوج کشی ہندوستان پر کی تھی *

درمیان راج اور حکومت کو متروک القلم کر کے اسوجہ سے کہ اونہیں گوہر ایک میں جنگ اہل اسلام کی ہوتی مگر اسکا ذکر نا مکمل اور غیر مطمئن تھا ہم عہد میل دیوتک پہنچے والد اس راجہ کا بموجب نسب نامہ ہار کے دہرم گج تھا ظاہر یہ خطاب معلوم ہوتا ہے یعنی فیل دہرم جیسے فرست چایگا میں ہیر میل دیو لکھا ہے اور اسکا ثبوت تحریر کنندہ مینار دیہی سے ہوتا ہے آخر فوج کشی محمود کی عہد میل دیو میں ہوتی تھی جس نے اپنی جان دیکر نام مغلوب کرنے اس ذمی قوت فتح نصیب کا حاصل کیا اور اسکو مجبور یہاں تک کیا کہ اس نے محاصرہ اجیر کا اٹھا لیا قبل از تحریر کرنے بیان خالی از لطف کبیشتر یعنی شاعر مہدی کے نسبت بسال دیو کے ہم چند الفاظ صحیح یا دیکار ایک چوبان کے جس نے اپنے اور اپنی قوم کے نام کو بذریعہ اپنی کارروائی اور جنگ آوری بیچ اول فوج کشی محمود کے صحیح ملک ہندوستان کے بزرگی دی تھی تحریر کرتے ہیں *

گوگا چوبان فرزند و اچا راجہ کا تھا جسکا نام کچھ شہرت رکھتا ہے اس کے قبضے میں تمام جنگل دیس تیلج سے ہریانہ تک تھا اسکی دارالریاستہ کوہرا کہتے تھے یا گوگا کا میری جو اوپر تیلج کے واقع ہے اسکو تحفظ میں وہ مع اپنے پنیالیس فرزندوں کے اور ساٹھ برادر زادوں کے قتل ہوا اور چونکہ اسکا قتل برادر کیشنبہ یعنی رے وار اور نومی کو ہوا تھا لہذا یہ روز متبرک بنام گوگا چھتیس ہیں یعنی خاندان راجپوتانہ تصور کرتے ہیں اور خاص صحرا کے لوگ زیادہ تر تعظیم اس روز کی کرتے ہیں اور صحرا سے مذکور گوگا کا تھل کہتے ہیں اسکا گھوڑا بھی جسکا نام جو اویا تھا زندہ جاوید کیا گیا اور یہی نام راجپوتوں میں سب جنگی کار کھا جاتا ہے

۱۔ یہ طریق تحریر کرنے نام میل دیو کا ہے *

۲۔ راجپوت قصہ کو بیان کرتے ہیں کہ گوگا کے کوئی فرزند تھا اسکا اسکو نہایت نعم تھا اسکی دیہی کل کی نیا کو دھو دیے منجھتے

اور راجپوتوں کے ذی قوت آدمی قسم کو گا کے سا کاگی واسطے قائم رکھنے نام راجپوت کے جب محمود نے
مجبور ریاسے تسلیم کیا تھا کہاتے ہیں *

غالباً یہ اخیر فوج کشی محمود کی تھی جب اوسنے براہ راست ملتان سے براہ صحرا کوچ کیا تھا اوس نے
حملہ اجیر پر کیا راجہ اجیر خالی کر کے فراری ہوا اور ملک گرد و لواح لوٹ اور غارت گری میں آیا مگر قلعہ
گدہ ٹیلی نے مقابلہ کیا اور محمود کی شکست ہوئی اور زخمی ہو کر براہ نادول جو ایک اور ملک جو ہاں تھا
روانہ ہوا اوسکو لوٹ کر محمود نمر والہ کو گیا اور اوسپر قبضہ کیا اوسکی دیکات وحشیانہ اجتماع پیدا کیا جسکے باعث
وہ مجبور ہو کر براہ صحرا سے مغرب کی گھاٹی سندھ جاتا تھا اور اوسکی فوج کو مدد عظیم پہنچتا *

کیشور کاٹھی ہیل دیو کے بیان میں ایک کتاب جداگانہ چند کیت نے لکھی ہے تاریخ یعنی سمت ہیل دیو کا
کتاب برس میں (سمت ۹۲۱) درمیان میں لکھا گیا ہے یہ قباحت عام کیشور ان راجپوت میں ہے اور اس
سمت لکھے ہوئے کی تصدیق اسباب صحیحہ سے ہونی چاہیے نہ اوست جو وہ اپنے شعرو میں درج کرتے ہیں *

چند بیان نیز اجتماع سپاہ راجپوت کا جو گرد ہیل دیو کے جمع ہوئی تھی کرتا ہے ہیل دیو کو جو ہاں جاری
مذہب ہنود کا تھا ان سب نے پسند کیا کہ اونکی سرداری میں بمقابلہ فوج اہل اسلام قدم زن ہو صرف چالوک
راجہ انہل دارا نے انکا اس جماعت کے ساتھ شریک ہونے سے کیا اور ایسی گفتگو کی کہ جو ہاں اوس سے

ایک اوسنے اپنی رانی کو دیا اور دوسرا اپنی گھڑی کو اوسکی برکت سے گھڑی کو بھی ایک بچہ اور اوسکا نام جو دیا رکھا وہ بھی
ایسا ہی مشہور ہوا جیسا گوکارا اوسے پور نے مولف کتاب ہذا کو ایک کیت گھڑا کھا ٹھیا دارکا دیا تھا اوسکا نام بھی جو دیا
گو وہ گھڑا میاں پر بکری کے مثال تھا مگر حیب زمین او سپر دہرا جاتا تھا تو پر کالہ آتش ہو جاتا تھا اور خوب آراستہ اور بنا ہوا
ہر قدم پر تھا اس سے بہتر کوئی گھڑا نہیں دیکھا میں اوسکو اور ایک اور گھڑے کو جسکا نام مرگ راج تھا سمندیک
اس ارادہ پر لایا کہ اونکو ولایت لیجاؤں میں نے مرگ راج تو ایک دوست کو دیدیا اور سفر دیا سے اندیشہ کر کے جو دیا کو واپس
رانا کے پاس بدین و زخمیت بھیج دیا کہ اوسکی پوجا سالانہ تیوہار یادگار جنگ میں اول کیجاسے اور مجھ کو یقین ہے کہ یہ ذرعت
میری بے شبہ ترین اقبال ہوتی ہوگی *

۱۰ دیکھو حاشیہ صفحہ ۴۴۶ کتاب انگریزی بابت کیفیت نادول کے زمان مولف کتاب ہذا کو بہت معتبر اسباب دستیاب ہوا تھا
مثل سکجات و تحریرات کندہ اوپر سنگ اور مس کے اور تحریرات قلمی جب وہ شائع میں اس شہر قدیم کو دیکھنے گیا تھا *

۱۱ اب ہمارے پاس بہت اسباب مطابقت کر سکے ہیں اگر وہ اول زمانہ تحقیقات علمی ہنود میں بیان کیجاتی تو زیادہ تر توجہ نسبت اس شہر

۵۴۱ معاوضہ ستانی پر آمادہ ہوئے ترجمہ فقرہ کبیش و لچسپ زیادہ ہوگا لہذا درج ذیل ہوتا ہے *
 گویا ال حبیب کو راجہ نے اجیر سپرد کی اور کہا مجھے اعتبار تمہاری نمک حلائی پر ہے چالاک کہاں جا کر
 پناہ گیر ہو سکتا ہے یہ کہہ کر وہ شہر اجیر سے باہر آیا اور چشمہ بساں پر خمیہ زن ہوا اور اپنے ہمراہ نیکو اور جاگیردار
 غلب کیا کر دیان آکر اسکے شامل ہون مافی پر بارنے ساتھ فوج مندور کے اسکے قدم چھوئے بعد ازاں
 گملوٹ جو رونق گروہ مجموعی کا تھا آیا اور پواسر مع توار کے اور رام قوم کو مع موہن مالک سیواست
 پیدا ہوتی جسکا منہ واقع دہلی باعث تحقیقات کرنے حالات کا ہوا تھا اور جون صاحب اور الفورد صاحب اور کول بریک صاحب نے جسکی تحقیقات
 سے یہ چشمہ اب بھی بنام بیل کا ناں مشہور ہے۔ گو اکثر تبدیلیات اس عرصہ ہزار سال میں ہوئی ہیں جیسے اسنے اسکو بعد بند کرنے نہروں کے
 بنایا تھا یہ ایک چشمہ دریا سے لونی کلسہ ہے جاگیر بادشاہ نے محلات اور پرکارہ اس بیل کے تال کے تعمیر کیے ہیں اور اسی مقام پر
 اسنے ملاقات ساتھ سفیر شاہ جمیں اول انگلستان کے کی تھی *

۵۴۲ اس سے پیدائے کہ پر بار طبع چوہان اجیر کے تھے *
 ۵۴۳ جو ذکر گملوٹ کا بدین الفاظ معظّم کیا گیا ہے کہ وہ رونق گروہ مجموعی تھے اس سے پیدائے کہ راجہ چتور خود اگر شریک ہوا تھا
 متلاشی احوال قدیم کو اسقدر خوشی ہوتی ہے جب اسکو دریافت ہو کہ اسکی صداقت ایک تحریر سے ہوتی ہے جو درمیان ویرانہ ایک
 شہر سوہا کو دستیاب ہوئی تھی جس میں ذکر اس اجتماع کا درج ہے یہ تحریر ایک نوشتہ دوستی ہے جو انکی اولاد نے بارہ صدی میں بھی انجو با
 رکھا ہے جو فیما بین سمری چتور والہ اور پرتھی راج اخیر چوہان راجہ ہندوستان کے درباب اتفاق واسطے ہزارہی راجہ پن انہل دارا
 ہوا تھا اور اسطرح بیل دیو اور تیج سی زمانہ سلف کے بمقابلہ اپنے دشمن کے متفق ہوئے تھے اب واضح ہو کہ تیج سی جدا علی
 راول سمری کا تھا جو تیج مقابلہ آخر حملہ مسلمانان میں جو مقام لشکر پر ہوا تھا بعد راج کرنے مدت دراز کے جسکے برابر کوئی اعدا
 اسقدر طول طویل مندرجہ تواریخ نہیں ہے قتل ہوا تھا اس سے ہم خیال کرتے ہیں کہ تیج سی قریب سمت ۱۱۲۰ (سہ سالہ) کے
 گدنی نشین ہوا ہوگا اسکی کم عمری اور نا تجربہ کاری باعث اسکے ماتحت کام کرنے چوہان اجیر کے ہوا ہوگا نام او دیات کا بھی تقدیر
 اس سمت کی کرتا ہے جیسا آئندہ تحقیقات میں ثابت ہوگا اسکی تاریخ خوبی تصدیق اکثر تحریرات سے جو مولف کو ملی ہیں ہوتی ہو (دیکھو
 پریکشن ایل ایشی ایک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۲۱۲ *)

۵۴۴ یہ تو ازمنہ جاگیر داران دہلی کے ہوگا جان راجہ اس قوم کا تھا *
 ۵۴۵ یہ گور مشہور قوم ہے اور چوہان جاگیر دار زمین نہایت نامی ایک نزع اسکی تھوڑا عرصہ گذرا کہ اب تک قابض ہوتی سو پراد قریب
 فلا کہہ کے ملک پر تھی بکوشہ نہیں ہے کہ جاگیر گور کی بجانب مغرب سندھ کے تھی اور جب یہ مسلمان ہوئے تو غور ہو گئے *
 ۵۴۶ منو کا خاندان میدات کا مشہور ہے وہ سب اب مسلمان ہیں *

سولہ ونا پور والے خراج بھیج کر عذر اسٹپ آئی کا کیا خود نہیں آیا مگر خراج بدلیل اطاعت روانہ کیا دست
بلوچ حاضر ہوئے مگر رئیس بامنی سندھ چھوڑ کر چلا گیا بعد ازاں نذر بھٹی سے آئی اور نعلبندی ٹھٹھہ اور ملتان
اور جب حکم طلبی سمجھو میا بھی دراصل کے نام ہو چکا سب نے تعمیل کی اور سید حس جادون میں ملن واس نے
موری اور برگو بھی اکثر شریک ساتھ کھچوا ہا انتر بید کے چوسے میر اس مفتوحہ و مغلوبہ نے آکر قدم چڑھے
بعد ازاں فوج تاکت پور کی بہ داری کو سولہ وال جیٹ کے حاضر موتی جلد سوار ہو کر آدیا پر مار آئے مع
نربھان اور ووز اور چندیل اور واہما +

اس مختصر فقرہ میں وہ سند لکھی گئی ہے جس سے بیان اوپر کل تواریخ خاندانہ سے راجپوتانہ جوا و سوت میں
موجود تھے ہو سکتا ہے ایسے خلاصہ نہایت قدیم کبیشہ دن کے جواؤ کے داٹھان کی کتب میں شامل ہو گئے ہیں
گو مختصر میں مگر شہادت کافی اس امر کی دیتے ہیں کہ انکی تواریخ منظومہ ہمیشہ ایسی ہی تھی کیونکہ یہ فقرہ
سولہ کے بارہ میں کافی مذکور ہو چکا ہے +

۱۰ غلام ارا و سوت میں بلوچ بندو تھے اور جیسا کہ متواتر سابق کہا ہے جیٹ چٹنی نسل کہتے +
۱۱ رئیس بامنی اور مقامات پر اسکا نام باسن باسو لکھا ہے اور یہ قدیم باسن آبادیا دیول ہو گا جسکے مقام پر تھوڑے جدید آباد ہوئے +
۱۲ دیکھو تواریخ جیلیر +

۱۳ اس سب سے برتری اوپر راجگان اس ملک کے پیدا ہے سودا سہا اور سورا +
۱۴ درباب دراول کے مذکور گٹ میں آچکا ہے +

۱۵ ملن واس کا حال سمجھو معلوم نہیں +
۱۶ موری کھچوا ہا اور برگو محتاج زیادہ اطلاع کے نہیں ہیں +
۱۷ میر اس ارادلی میں رہتے تھے +

۱۸ تاکت پور جدید تھوٹا ہے متصل ٹونک کے جہاں بہت اچھی علامات موجود ہیں +
۱۹ ادیاوت صرف اب نشان تواریخ ہندو میں ہے +
۲۰ دیکھو تواریخ شہاداتی بابت نربھان کے جنگے پاس کھنڈیا بطور جاگیر عطیہ اجیر تھا +

۲۱ دور اور چندیل مشہور قوام ہیں چندیل پر تھی راج سورٹے تھے جسے انڈو مہا وکا النجرا و حلقہ بند لکھنڈ جدید چھین لیا تھا +
۲۲ مشہور وہاں رئیس بیانا کا تھا جسکو دروٹنا و ہر بھی کہتے ہیں +

چند کبیشتر نے صرف بطور دیباچہ تواریخ لکھا ہے جو اوسنے اپنے راجہ پر تھی راج اولاد بیل دیو کی تحریر کی تھی +
 اسطرح کا ایک فقرہ قدیم تواریخ میواڑ میں سے بھی حاصل ہوا تھا جہاں بیان فوج کشتی مسلمانان کا
 لکھا ہے جسکا نشان مورخین حملہ آور کہیں نہیں دیتے (جلد اول صفحہ ۲۴۸ کتاب انگریزی) شہادت پسند
 دونوں کی قابل تکرار کے نہیں ہے ہر ایک نام سے مطابقت سنیں کی ایسی ہوتی ہے کہ اوس میں کچھ
 باقی نہیں رہتی اور گو ایک فقرہ تنہا شعاع ضعیف اور پرمٹلاشی حالات اوس ایام تاریک کے ڈالتا ہے
 مگر جب اوس ہی طرح تلاش بھمتن بیچ تواریخ ان اقوام کے جاری رہے تو ایک دریا روشنی کا ہمارے اوپر
 طغیانی کرتا ہے اور ہم اس قدر قویہ حال کہہ سکتے ہیں کہ یہ اقوام کون تھے اور کسکی حکومت ان ملکوں میں
 ایک ہزار برس پیشتر تھی +

در بیان بیانات مشتبہ اور نامکمل اور عدم اطمینان کے قابل مورخین راجپوتانہ کو لازم ہے کہ ان سے
 قطع نظر کر کے بری ریاضی ہون کا کہ اور کوئی بنیاد مستحکم تر واسطے تواریخ ان اقوام کے حاصل کرے لیکن ایسے بیانات
 اوسکی کوشش کو متسلی کرتے ہیں اور اوسکی محنت کا ثمرہ دیتے ہیں اور بغیر اوسکے اوسکا کام منجر نہا میری
 ہر ایک ان بیس اقوام کا جو شامل چوہان ہوئی ہیں مہنے حاشیہ لکھ دیا ہے تاکہ جو اونکی بزرگی کو خواہاں ہیں
 اؤنکا اطمینان ہو ورنہ ایک عام کیفیت متعلق اوس امر کے جسکی اب تلاش ہے کافی ہوتی یعنی قوم ہارا
 اولاد بیل دیو کی ہیں +

اول یہ ایک بڑا امر ہے کہ تحقیقات سمت بیل دیو کی جو ایک بڑا مشہور شخص تواریخ چوہان میں عمر
 مانک راسے سے پر تھی راج تک ہو گیا ہے عمل میں آوے پس ایک خرد شجرہ انساب اس امر کو روشن کر لگا

شجرہ انساب چوہان

یا گنئی پالی یعنی اولاد گنئی چوہان اول غالباً سال ۵۰۰ ہجری قبل بابا جیت کے پوتے پندہ نرنج کی کنی تھی
مکائی کی کنی کا گم کیا اگر وہ مندل (۱) اور نرنج کے نکاح اور اسیر اور گولکنڈہ کو دیا

غالباً یہ مورچہ دیوانی طائی قوم کا ہے دیکھو صفحہ ۱۳۰ کتاب انگریزی

یعنی ان کا کل رو سے زمین باغی مسافری امیر بغیر انشاد سے سمت ۵۰۰ مہم دور ہو گیا ہے اور بعض کو دراست ۵۰
غلیبہ راسے بجانب سمت آخر ان کے ہے

تقل بہا اور جمیر قہر سے نقل کیا اول نرنج کی کنی ابابا سلطان مرین نے سمت ۱۰۰۰ ہجری میں
سا بھری کی بنیاد قائم کی اسوجہ یہ بنگال چوہان کا جواہر کی اور دین مرین نظامت سا بھری راؤ مہار
نامہ مرین کے بلکہ مرین کے شکست دی لہذا اس کا نظامت سلطان گریہ ہوا

یعنی دہم گج بنگال تحفظ اجمیر تھا بلکہ محمود غزنوی قتل ہوا
اسکے بلکہ بھی کہتے تھے اس کا عہد اکثر تحریرات سے سمت ۱۰۰۰ ہجری میں تھا ۱۱۳۰ ہجری میں

انسل	سراجا	طون	گلچین	اجمل کھلا	دولہ را	نانکے را	ہر سراج	بیر سراج	بیلید
				سمت ۲۰۲		سمت ۲۰۳	سمت ۸۲۰		سمت ۱۱۳۰

انسل سے بیلید تک بہت کم مشور نام ہیں اور بیلید سے سلسلہ برابر آخر چوہان پر تھی راج تک قائم ہے

سازگاری
 محمد غفری بین فوت ہوا
 اسے آٹا سا گرا جیروں بنایا اب تک اس کے نام سے مشہور ہے

جمال ہری پال	
اندو دیو	بجوریو
اندو دیو	بجوریو
میں ۵۵	کالان لاکو
لے شادی ہاتھ	انشاد آریں
رکھا بانی و منہ گھر کھلیا	سلا کچ کیتا
قوار جوبلی کے	

میں گدی نشین پر تھی راج کا اسکا نام اور پٹیا دی کے کندہ ہے

اس کے انیس فرزند تھے سات ادول میں کے اصل صلبی تھے اور باقی عورت غیر منکوحہ سے یہ بانی اکثر
 اقوام مشترک کے ہوئے لاکھن سی لکھنہ تک جو نہیں حال خیر انکا ہے اور جو تیر تیر لاکھ لاکھ
 اے پال اور پتھی راج کا ہے پھیں نش پ گدی ہیں

چاندیو
 بجوریو
 لاکھن سی
 پتھی راج کے
 انور دیو حاصل کی شہا لکھن
 ۱۲۳۹
 لے لاکھ
 لے لاکھ
 شہا لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ

نام ذیل ویر (ہمال دیو) کا شروع تحریر کنندہ مشہور نیا پرستہ جین وسط محلات فیروز شاہ مین
مقام دہلی قائم ہے۔ یہ مینا جسکا ذکر چند کہ تا سہ اور جس سے شہرت چوہان کی پیدا ہے مقام نگہودہ پر
جو ایک مقام تیرتہ برلب دریا سے جس میں چند میل نیچے دہلی کے واقع ہے قائم کیا گیا تھا وہاں سے
اس مقام عجیب پر لایا گیا ہوگا۔

یہ تحریر ایک ہی تاریخ میں شروع اور ختم ہوتی ہے۔ یعنی پندرہ ماہ بیا کہہ سکتے ہیں ۱۲۲۰ اگر اسکی نقل صحیح کیا
تو اسکو کچھ تعلق بیل دیوستہ نہیں ہے۔ اس قدر کہ وہ بزرگ پتوہی چوہان ملک سا کہہ ہی ہوتی ہے
پر تو راج چوہان ملک۔ دہری سا نہ جاکہ۔ دوسرے میں تھا جسے حکومت دہلی میں بی بی سمست ۱۲۲۰ کے
کی تھی اور سمست ۱۲۲۹ میں قتل ہوا تھا اور اس وقت بھی اسکا خطاب سائبندی اور تھا جو مقام قدیم اسکی
اور اسکا وقت کا تھا۔ دوسری تحریر سنہ ۱۲۲۹ء میں ہوئی کہ ہوئے اعتباراً اور پتوہی سمست اول الذکر کو نہیں کرنا چاہیے
اور سب سے سمست ۱۲۲۰ کے ۱۱۲۰ پڑھنا چاہیے جس زمانہ میں ہمال دیو نے ایام سمست سے روشنی سنبھالی
خان کیا تھا سنہ ۱۲۲۰ میں ایک اور روایت کہ تھا وہ سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ
سمست ۱۲۲۰ میں تو یہ کل تحریر تعلق پتوہی چوہان کے سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ
اور شروع میں صرف پتوہی راج کی لسل کا ذکر ہے۔ پتوہی کے سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ سنہ ۱۲۲۰ میں ہوئی کہ تھا وہ

۱۔ دیکھو ایسی ایک سرچ جلد اول صفحہ ۳۷۹ جلد ہفتم صفحہ ۱۸۰ اور جلد نہم صفحہ ۴۵۳

۲۔ ہم آپ نقل اسکی ہے۔ اخیر مہاراجہ چوہان کو حال کی ویرانہ محلات واقع دہلی سے۔ مرنور سمست ۱۲۲۲ء میں تھے دیکھو جو
اسکی لکھی گئی تاریخیں رائل ایسی ایک موسیقی جلد اول صفحہ ۱۳۳

۳۔ ان تحریرات سے سب سے پہلے معنی خلاف عقل پیدا ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ ترجمہ بھی انکا اچھا نہیں ہوا ہے۔ گونہات لائق ترجمہ کا
ترجمہ ہے جو واقفیت تواریخی اور اقوام کی نہیں رکھتا تھا۔ جس کے وہ متعلق تھیں ان تحریرات کا ترجمہ اول سروریم چاہئے
۴۔ شائع میں کیا تھا (ایسی ایک سرچ جلد اول) ایک دوسرا ترجمہ (مکو یقین ہوتا ہے کہ یہ دوسری تحریر کا ہوگا)
سرکول بروک صاحب نے شائع میں کیا (ایسی ایک سرچ جلد ہفتم) مگر اس ترجمہ سے اور بھی تاریکی اور پڑا ہے
طاری ہوئی کیونکہ انھوں نے اپنے ہڈت کے بیان پر راجہ کے نام اور اسکی قوم کو کیا تھا ظاہر کیا ہے اور جب تک
و لغو و صاحب نے اپنے خیالات مخلوطہ درباب بکرا جیت اور سالیانہ ہج کے مشہور نہیں کیے اور وقت تک سرکول بروک صاحب
اپنی غلطی سے مطلع نہیں ہوئے اور اسکی صحت ایک حاشیہ لکھ کر نہیں کی جو حاشیہ انھوں نے شامل جلد مذکور کیا ہے

۵۴۴
 ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اول شعر کو نسبت بسا لیدو (بیل دیو) کے منسوب کریں اور باقی اشعار کو ساتھ
 اوسکی املا پر تھی راج کے جس نے خیال کر کے اپنا فائدہ بروز سالگرہ فتح اپنے بزرگ کے نکالاکہ اپنے کارہائے نمایاں
 بھی تحریر کیے اسکے کام بھی بعینہ اوسی قسم کے تھے یعنی جنگ با فتح و فیروزی بخلاف اہل اسلام جس میں
 ہر ایک نے اوسکو یعنی مخالف کو اربا و ذرت سے خارج کیا تھا اسکی تصدیق مونیخ اہل اسلام بھی کرتا ہو
 اور منظور کرتا ہے کہ شہاب الدین کو شکست فاش نصیب ہوئی تھی قبل اوسکے کہ اوسنے آحر کار
 شمالی ہند کو فتح کیا *

اگر ہم خیال کریں کہ اول شعر متعلق بیل دیو کے ہے تو سمت ۱۱۲۰ یا ۱۱۲۱ سنہ سے ہے اور یہ اجتماع کثیر جنگ
 کبیشہ چوہان کرتا ہے کہ اوسکے جھنڈہ کے گرد قبل اوسکے اوسکی فتح کے جمع ہوئے تھے جسکی یادگار میں
 وہ تحریر کندہ ہوئی تھی *

بیچ اوس فقرہ کے جو بھوالہ کبیشہ سید جرج ہوا ہے جس میں مذکور اون راجگان کا ہے جو اپنی اپنی خانگی
 فتح لیکر بیل دیو کے پاس آئے تھے چار نام ہیں جنسے اتفاق اور مطابقت سنہ کی ہوتی ہے اور بھلہ
 اوسکے ایک تو وہ ہے جس سے صریحاً مطابقت سمت ہوتی ہے اور باقی میں سے بہ تکلف۔

اول آویاوت پرمار راجہ دہار (سپر راجہ بھوج) ہے جسکا عہد ہم نے اکثر تحریرات کے مطابق درمیان
 سمت ۱۱۰۰ اور سمت ۱۱۵۰ کے قرار دیا ہے پس تاریخ اوسکی شامل ہونی اس ہم کی اوسکے عہد حکومت
 وسط میں ہوگی اور بہ تکلف جسے یہ موافقت ثابت ہوتی ہے ذیل میں درج ہوتے ہیں *

اور گو صحت کی مگر تا ہم وہ کار آمد بطور تحریر تو ایسی نہیں ہے ہم دلفورڈ صاحب کے خیالات محروہ کو مخلوط دانستہ تحریر کریں
 کیونکہ وہ کاغذ مخلوط نتیجہ اکثر تحقیقات ہے اور اکثر مطالب اوس میں مندرج ہیں مگر اونھوں نے اپنے خیالات کے موافق
 اوسکو موافق اپنے مطلب کے بنا دیا تھا چوہان سلطانی اور گملوٹ سب اون میں مخلوط ہیں یہ حال سب اونھوں نے
 کتاب سازنگد ہر مذہب سے جو ہمیر چوہان کے کبیشہ نے کہی تھی تحریر کیے تھے (دلفورڈ صاحب اس ہمیر کو راجہ میوٹ
 لکھتے ہیں مگر یہ راجہ بتمبور کانسل بسا لیدو سے تھا جو علاء الدین کے مقابلے میں قتل ہوا تھا سازنگد ہر مصنف ہمیر کا بھی
 اور ہمیر کا وہ کاجو دونوں اس راجہ کے نام پر لکھی گئی ہیں ان دونوں کتابوں کی اصل مطلب کو ہم نے بدراپو گو رو کے ترجیح کیا ہے میں نے
 دلفورڈ صاحب کی تلاش کی تعریف کرتا تھا مگر تجربہ نے اوسکا اعتبار جاریہ دول سے زائل کر دیا اب ہم پٹنل ان جگہ انویسٹنگ کم میں لکھیں یعنی تعریف میں

اول ذکر محبوبیا بھٹی کا طلب ہونا در اول سے کیونکہ اگر چند کے بیان میں کوئی امر تحریری غیر معتبر ہوتا تو مقام جلیلیہ جو دارالریاستہ حال ہے مقام بھٹی مذکور کیا جاتا +

دوم مذکور کچھو کچھ کا ہے کہ وہ انتر بید سے (یعنی دو ابہ جہن و گنگ سے) آئے تھے اس سے پایا جاتا کہ جو آبادی ضرور والوں کی امیر میں ہوئی تھی وہ اس وقت تک نہیں ہوئی تھی +

سوم دلیل تحریرات میوڑ سے پائی جاتی ہے جب یہ مذکور ہے کہ تاج سی جد اعلیٰ سمیر سی کا بیل دیو اگر شریک ہوا تھا کہتے ہیں کہ بیل دیو چوتھہ سال سے قائم رہا تھا پس خیال کرو کہ یہ سمت ۱۱۲۰ وسط اسکی زندگی کا تھا تو اب اسکا سمت ۱۰۰۰ سے سمت ۱۱۵۲ تک یا سلسلہ سے ۹۶ سلسلہ تک ہو سکتا ہے مگر جو اسکا والد دہرم گج یا بیرہلین دیو (جسکا نام مہیر رس میں مالن دیو لکھا ہے) سچ تحفظ اجیر کے بھنگا خیر محمود قتل ہوا تھا تو ہم ضرورت پیدائش بیل کے (اگر یہ بھی خیال کرو کہ یہ بیل اس وقت میں صفر سن تھا) دس سال پیشتر یا سلسلہ (سمت ۱۰۰۰) سے سلسلہ (سمت ۱۱۴۲) قرار دیا جائے تو تاریخ کندہ مینار دہلی کے مطابق ہوتا ہے اور جو حساب کیا جائے تو جو سمت فرست میں درج میں اس کے لیے بھی مطابقت ہوتی ہے لہذا ہم سمت مذکورہ رس یعنی سمت ۱۰۶۶ اسی سمت ۱۱۳۳ بلا اندیشہ منظور اور تحریر کر سکتے ہیں +

پس اس حساب سے بیل دیو معصر جے پال تواریا جہ دہلی اور دور لب برادر بھیم گجرات والہ اور بھوج اور اویات دہار والہ اور پدم سی اور تچ سی میوڑ والہ کے تھا اور جس مہم میں وہ سردار بنایا گیا تھا

۱۱ دیکھو تاریخ جلیلیہ بابت فیادہ وراول کی صفحہ ۲۳۶ کتاب انگریزی +

۱۲ سچ تحریر کرنے تواریا کچھ کے جو ایک فرع عظیم چٹان کی ہے اس کے کیشرنے یہ فقرہ لکھا ہے مگر وجہ ناواقفیت مقامات اور دوروں کے (جو دونوں ہمارے ترجمہ چندین درج ہیں) انھوں نے نام جلیلیہ کا ثبت کیا ہے ایسے اختلاف نہیں جو رکھنا ناواقفیت سے پیدا ہوتا ہے کیشرونکی تواریخ منظوم نصف قدر اپنی تلف کرتی ہے انکا تعابلی کرنا جو چند کی کتابت ویکر کیشرون کے اقوال سے جمع کیے گئے ہیں اور کیشران مابعد نے جنکو بے موقع کر دیا ہے ہکو نہایت غرضی حاصل ہوتی ہے مجھے بھی ایسی قطع نظر کی ہوتی مگر ہکو تسلی ہوئی جب ہکو اونسے یہ دریافت ہوا کہ کس قدر فرق درمیان اختراع اور ارادہ صحت کرنے میں غلطی کی ہے اس میں شک نہیں کہ کیشرون کچھ نے یہ خیال کیا ہو کہ وہ جو نام وراول دور کر کے نام جلیلیہ لکھا ہے تو امر واقعی کرتا ہے +

۴۹
وہ ہم بمقابلہ بادشاہ ہونودو چہارم محمود غزنوی سے تھا ہوگی جسکا اخراج شمالی علاقہ راجپوتانہ سے (مطابق تحریر کندہ
بیناروی) باعث آریا ورت کے پھر ملک نیکی اور صواب کا ہوا تھا محمود کا آخر مرتبہ ہندوستان سے براہ سندھ
اس غرض سے جانا بمقابلہ فوج مجموعی کے جویرم دیو اور راجہ اجمیر نے واسطے اس کے مقابلہ کے جمع کی تھی شہنشاہ
یاسٹلے سمت ۱۰۸۲ لکھا ہے یہ بھی قریب اسی سمت کے ہے جو چند نے اس نہم لکھا ہے یعنی سمت ۱۰۸۱
بہم مفصل بیان اس جنگ کا جو بیل دیو نے ساتھ راجہ گجرات کے کی تھی اور اس فتح کا جو اسکو
نصیب ہوئی تھی اور تعمیر یونا بیل نگر کا اوپر اس مقام کے جہان فتح اسکی سانگ پر قائم ہوئی تھی کرتے
مگر یہ ہم بیان ملتوی رکھ کر ابتدا سے تواریخ پر تھی راج مین جو مشہور راجہ ہوا ہے مذکور کر نیگے اکثر قصص حالات
بیل دیو مین شامل ہوئے ہیں غالباً نظر اس کے کہ جو ایک بذامی اسکی بوجہ اختیار کرنے مذہب اسلام کے
اسکی ہوئی تھی وہ نفع ہو جائے گو وہ بچہ مسلمان ہوا تھا جسکا ثبوت اسکا بعد از ان کفارہ کرنا بہ نسبت
گوشہ نشین کے ہے اور جس مقام بلند یعنی دھوند پر اس نے بودو باش اور عزت اختیار کی تھی وہ ایک
موجود ہے اور اس کے نام سے یعنی بیل کا دھوند واقع کالیک جنیر کے مشہور ہے +
موجب کتاب راجگان جو گو بند رام بھاٹ بارانے لکھی ہے خاندان ہارا اولاد انوراج پسر بیل دیو سے ہیں
مگر موگ جی بھاٹ انوراج کو بزرگ خاندان کھچی اور ولد نامک راے تحریر کرتا ہے ہم تتبع بھاٹ قوم ہارا کی
کرتے ہیں +

انوراج نے قلعہ حصین سرحد سی نام جسکو ہانسی کہتے ہیں اسکو جاگیر مین دیا تھا اس کے پسر شٹ پال
مع اکن راج پسر راجے راے بانی مہانی کھچی پور پٹن واقع سندھ ساگر تیاری نجات آزمائی کی ساتھ زندہ چوہا
راجہ کو لکندھ کے کرتا تھا مگر دونوں مقام یعنی ہانسی اور کو لکندھ ایک ہی وقت مضرب فوج و خوش تیران کھچی
یعنی کھلی بن کے ہوئے تھے زندہ میر نے ساکھا جمع کیا اور صرف ایک عورت یعنی دختر اسکی جس کا نام

۱۰ یہ شہر جو ایک اور دلیل ثبوت تواریخ ہے اب بھی شمالی گجرات مین موجود ہے +

۱۱ اگر اس ہوند یعنی مقام بلند پر (جس کے نام سے دھوند ہا مشہور ہے) بھاٹ واسطے کندہ کرنے کے لگایا جائے تو غالباً ظاہر ہوتا کہ
یہ مقام دفن ہے اور یہ کہ چہان اپنے مردے بہان دفن کرتے ہونگے اگر قبرستان جو گردیدر آباد یعنی قدیم کو لکندھ کے جہان
راجگان چہان رہتے تھے موجود ہیں وہ بھی دفن اس خاندان کے ہونگے اور اسلحہ اور ظروف جو اس مین سے نکلے ہیں
ثابت کرتے ہیں اور ہمارے خیالات کی تائید کرتے ہیں کہ یہ قوم اصل شہک تھی +

سورہ باقی تھا اسطرح زندہ رہی کہ وہ واسطے پناہ گیری کے جانب اسی روانہ ہوئی گو اس مقام میں بھی ہی حملہ آور ان ظالم حملہ آور تھے انوراج نے تیاری مفروضہ ہونے کی کی مگر اس کے فرزنداشت پال نے ارادہ کیا کہ اس مقام پر منتظر حملہ آوری کا نہ کہہ خود دشمن کے مقابلہ پر جانا مناسب ہے ایک جنگ فیما بین واقع ہوئی اور حملہ آور قتل ہوا مگر اشت پال نے گو مجروح سخت ہوا تھا تعاقب اسکا اور وقت تک کیا جب ہر جہاتوں گریپا گریز و یکا اوس مقام کے گرا جہان سورہ باقی منتظر انی مرگ کی بیج سایہ ایک درخت پہل کے پڑی تھی کیونکہ امید زیت اوسکی منقطع ہو چکی تھی اور اندیشہ اور اشتیاق اور سکون نہایت ضعیف کر دیا تھا بلکہ صرف اوسکی تنہا باقی رہ گئی تھیں نہ کام ناامیدی کے درخت مذکور کے نیچے وہ سایہ میں پڑی تھی شوق ہو گیا اور آسا پورنی جو کل دیہی اس خاندان کی ہے اوسکے روبرو آئی سورہ باقی نے اوسکے روبرو بیان کیا جسطرح اوسکا والدہ اور بارہ بھائی بیج تحفظ کو لکندہ کے بمقابلہ وحوش سیران کجلی بند مر گئے تھے دیہی نے اوسکو کہا کہ خوش ہو کیونکہ ایک چوہان نے جو اوسکے خاندان میں تھا اوسکو قتل کیا ہے اور اب وہ نزدیک اوسکے ہے یہ کہہ کر اوسکو ہمراہ لیکر اوس مقام پر گئی جہاں اشت پال سبے حس و حرکت بوجہ جہاتوں کے پڑا تھا اوسکی مدد سے وہ ہوش میں آیا اور اپنے قدیم موروثی خاندان چوہان کو یعنی قلعہ اسیر کو اپنے قبضے میں لایا +

اشت پال بانی قوم ہارائے اسیر بیج سمت ۱۰۸۱ (سلسلہ) کے حاصل کیا زور جو مجموعہ دیکھا آخر مرتبہ آنا اور خراب کرنا ہندوستان کا براہ ملتان اور درمیان صحرا سے تا باجمیر ۱۰۸۲ چری یا سلسلہ میں ہم یہ ہر طرح ختم کر سکتے ہیں کہ اوسکے والد انوراج نے اپنی زندگی اور مقام اسی بدست شاہ حسن زنی تلف کیا اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو فتحیا بان نے اجمیر کو لوٹا اور ملک کو تباہ کیا تو اونکو ہندو کلیتہً قتلہ قلعہ اسطرح لکھا ہے کہ اوسکے اعضا جو جدا جدا پاشان و پریشان پڑے تھے سورہ باقی نے جمع کر کے مقامات پر اونکو رکھا اور دیہی نے امرت لینے آب حیات اور سپر چمکا وہ کھڑا ہو گیا اسوجہ سے نام ہارا کا جو بڑی لینے اتھوان سے مراد ہو جسطرح جمع کیے گئے تھے رکھا گیا اور یہ بھی بیان غالب ہے کہ بوجہ ہارنے کو بمقام آسی یا ہاسی نام ہارا رکھا گیا تھا +

۱۰۸۲ تواریخ ہارامین سمت ۹۸۱ لکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اقوام چوہان یہ غلطی سب کرتے ہیں اور اپنے سوانح کو اکیسوا پیشتر کی تاریخ سے مذکور کرتے ہیں میل دیو کے اٹل پور پٹن کے لینے کا سمت ۹۸۶ بجائے سمت ۱۰۸۶ لکھا ہے یہ غلطی چندین بھی ہے جو کبیشتر پر تھی راج کا تھا کیونکہ اوسنے بھی اوسکی پیدائش کا سمت ۱۱۱۵ بجائے سمت ۱۱۱۵ لکھا ہے غالباً یہ ہے کہ یہ غلطی دانستہ نہیں ہوئی مگر شاعر کی نادقتیت سے ظہور میں آئی ہے +

در حقیقت دیوسیران کجلی بند کمرہ سکتے ہیں مورخین اہل اسلام کچھ اشارہ بھی کسی فوج جزو محمود کی اس ملک میں کیا
تحریر نہیں کرتے گو وہ بلند نظری عالم گیر جسکے روبرو اور جسکے خیال میں علاقہات برلب دریا سے سار شتر
ایک قدم درمیانی غزنی سے سیلون اور پیکو تک ہے باعث روانہ کرنے فوج کا بیچ عرصہ قیام طول طویل تھا
انہل وارا کے اور سبب خارج کرنے رند ہیر کا مقام کو لکندہ سے ہوا ہو مگر ایسے اسباب خفیفہ پر خیالات کرنا
بیکار ہے اسے ایک یہ امر جدید واضح اور روشن ہوتا ہے کہ یہ ممالک جنوبی و شمالی قبضہ اجکان اجپوت
میں تھے جنکی اولاد اصلی نے باشندگان ملک سے مخلوط ہو کر پیدائش اس قوم مخلوط مرٹھہ کو دی جنکو
خصات جنگجوی اورنگے مویشان سے ورثہ میں ملی اور جنھوں نے نام اپنے مقامات سکنی سے بطور خطاب
یا عرف کے مثل نکالکر دیکھا لکھا و بانکرہ بجائے نام انہی اقوام جادون و توار و پوار و غیرہ کے قائم کیا +

اشٹ پال کا ایک فرزند نام چند کرن تھا اوسکے فرزند لوک پال کے ہیر اور گبھیر دو بیٹے تھے
جنگ نام جنگ پالے پر تھی راج میں خوب مشہور ہیں یہ دونوں بھائی درمیان اوسکے ایک سو آٹھ
جاگیر داران کلان کے تھے جس سے یہ بیان کر سکتے ہیں کہ گوا سیر بالکل بطور جاگیر متصور نہیں ہو سکتا
مگر اوسکا رئیس اطاعت اجمیر کی جو اصل دارالقرار چوہان کا تھا کیا کرتا تھا +

پنج قنوج سامیہ کے جو وہ کتاب منظوم چند کی ہے جمہیں وہ مشہور جنگ کا مذکور ہے جس میں راجہ چوہان
راج پوتری قنوج کو لے گیا تھا ایک ذکر تعظیم راجکان ہارا کا بیچ جنگ روز سوم کے لکھا ہے جمہیں انھوں نے
تحفظ مراجعت پر تھی راج کا کیا تھا +

تب ہارا اور ہیر مع اپنے برادر گبھیر کے لکھی گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنے رئیس کے پاس آئے اور ہر طرح
اونھوں نے اوس سو کہا کہ اپنی تحفظ کا خیال کرو اور جنگل ایش (یعنی رئیس جنگل یہ بھی خطاب پر تھی راج کا تھا) اور ہم
چیند کو حملہ ہاں متواترہ کا مقابلہ کرینگے ہاں گھوڑوں کو سم میدان جنگ میں کام قلبہ رانی کا مثل جہاز سمندر کرینگے +

۱۰ جنگل فیلان اڈکا بیان یہ ہے کہ غزنی دراصل گجی آباد کردہ جاو تھا اور بیچ ایک ٹھٹھ کے جنوبیہ عجیب ہندو جزافیہ کا ہے
(جو ہنہ رایل ایشیائی ایک سوسائٹی کی خدمت میں بھیجا تھا) کل علاقہ متصل کنارہ دریا سے گنگ کے بنام گجلی بند یا گجلی بن سینے
جنگل فیلان درج ہے ایک مقام بنام گجلی گڈہ ابوالفضل نے بیچ علاقہ سبھو کے مذکور کیا ہے جسکے باشندے سلطان اور جادون
اور یوسف زئی اقوام کے کہتے ہیں +

۱۱ دیکھو فرشتہ جہان وہ حال سوانحہ عمری محمود کا تحریر کرتا ہے +

بھائیوں نے مقابلہ قہوج لڑنا نہ ہٹ راجہ کاشی (بنارس) کا کیا جو منجہ جاگیر داران کلان قہوج کے ایک جاگیردار
کلان تھا جب دونوں میں پتیلش ہوئی تو آوار بندہ ہیر کی درگاہ میں تک پہنچا اور تخت پر جلوہ افروز بھی
ہو پختی ان لڑائیوں میں دونوں بھائی کام آگے گئے گو وہ ایک شخص جوان لڑائیوں میں زندہ رہا تھا اور جسے
مقابلہ شہاب الدین کا واسطے آزاد می راجپوت کے کیا تھا قوم کا ہار تھا ۔

ہیر کا بیٹا کالکرین تھا اور اسکا حکم داراوس ہوا کہ کافر زید راو با چاہا تھا اور اسکا راو چند ۔

درمیان اکثر راجگان چوہان کے جو سر خود اور آزاد تھے اور جنگی قسمت کا پیغامبر علاء الدین تھا ایک
راو چندا سیر والہ تھا اسکی دیوار باسے شہر نیاہ گوہر تھیں مگر مقابلہ حکمت اور شجاعت اس پالاک
جنگ آذر کے چند ان مضبوط تھے اور چند اور جملہ اسکے خاندان کے لوگ ہستنا را ایک پر صغر سن کے
تہ تیغ ہوئے یہ صغیر سن لڑکار بیسی نامی تھا یہ نام دارثان چوہان کے واسطے بدین تھا اسوجہ سے
کہ یہ نام اس فرزند پر تھی راج کا تھا جو تحفظ دہلی میں قتل ہوا تھا مگر بیسی اسیر والہ خوش نصیب تھا
یہ لڑکا ڈھائی برس کا تھا اور جو یہ برادر زادہ رانا چتور کا تھا لہذا اسکو واسطے پرورش کے چتورین
بھیجا یا جب یہ جوان ہوا تو اس نے حملہ فتح ہندا اور پر قلعہ ویران ہنسور کے کیا اور وہاں ہی رہا
رہی پھیل کو جو وہاں اپنے ہمراہی برادرات کو ہی نہایک وہاں جا سے امن اپنا قرار دیکر رہتا تھا خارج
اس قدیم جاگیر میوار کو علاء الدین نے منہگام حملہ پتور کے مغلوب کیا تھا اور اس صدمہ سے اونھوں
دم رہت نہیں کیا تھا کہ یہ چوہان صغر سن اس کے پاس واسطے پرورش کے آیا ۔

رہیسی کے دو فرزند تھے کولن اور کاٹکل کولن کو ایک مرض حملک پیدا ہوا لہذا اس نے کداز ناتھ کے
درشن کو جانے کی نیت کی یہ ایک شہر منجہ شہر باسے واقع برلب وریاے گنگا ہے اور اس امر عظیم کے
ثواب کامل حاصل کرنے کو اس نے ارادہ کیا کہ پیادہ وہاں جا سے اور شب کو زمین پر سو یا کرے
چند مہینے کے عرصہ میں وہ صرف کوہ جڈا تک پہنچا یہاں اس نے ایک چشمہ میں جہان سے مان گنگا
نکلتی ہے غسل کیا جسکی تاثیر سے اسکو کچھ صحت معلوم دی کداز ناتھ (جو اوپر قلعہ کوہ ہمالیہ کے
واقع ہے اور یہ ایک نام شیو کا ہے) خوش ہو کر روبرو آئے اور اسکا دان قبول کیا اور اس کو
راجہ تہار کہا مینے اس تھوہ وسطی ہند کا جو سطح سطح ہے کل یہ علاقہ قبضہ راجگان چتورین تھا
اسے اس پر بھائی کا کل جی کو ہمہ علاقہ جاو کو قبضہ میں تھا جاگیر میں یا تھا اس کا کل سو قوم بھاٹ پیدا ہوئی جنکو کوری بھاٹ کہتے ہیں

مگر غارت گری اس مشہور قلعہ کی جو علاؤ الدین نے کی تھی اور قتل گلوٹ جو کیا تھا اس سے قوت اور کمی ہفتہ
ضعیف ہو گئی تھی کہ اصلی باشندگان قوم مینا نے ایک مرتبہ پھر اپنے قدیم کوہستان پر قبضہ کر لیا تھا
اور سازش ساتھ جاگیر داران ماتحت چور کے کر لی تھی *

زمانہ سلف میں راجہ ہون جسکو خاندان پرار سے کہتے ہیں رئیس تہار تھا اور اپنا دربار مقام مینال میں کیا تھا
اکثر ایشیا و گاراس ہون یا ہون راجہ کی موجودہ مین بیان تک کہ جب اول مرتبہ حملہ اوپر چور کو آٹھ صدی
ہوا تھا تو اسکے راجہ کی مدوج تحفظ قلعہ مذکور کے انگٹ سی راجہ ہون نے کی تھی مشہور معابد برولی کے
متعلق ہون راجہ سے کہ گئے ہیں جو ایسی ایک صورت شہید سے ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم پیشکل انکار
اس امر کے اعتبار کرنے سے کر سکتے ہیں کہ ایک فرخ اس مشہور خاندان کی شروع صدیہ سے بکر جی
حسب بیان اونکے کبیشتر کے منجملہ پچیس راج کلی راجپوت مین شمار کی جاتی تھی یہ امر کیسا ہی ہرگز راؤ باگہ
بنیرہ کولن نے اپنے قدیم شہر مینال پر قبضہ کر لیا تھا اور ایک بلند مقام پر جس مقام سے بجانب مغرب
تہار کے نگاہ جاتی تھی قلعہ باؤوا تعمیر کیا تھا مقام بھنسر و بجانب مشرق اور باؤوا اور مینال بجانب مغرب
ان مین جسقدر علاقہ تہار کا تھا وہ اب تمام قبضہ ہارا مین تھا اسکے بعد اور مقامات فتح کیے گئے
اور مینال گدہ اور بھولی اور بیگورتن گٹ اور چوریت گدہ سب مگر ایک ریاست عظیم گوندریزا سدر نو
نیاستے ہیں

راؤ بانگو کے بارہ فرزند تھے بنکی اولاد علاقہ تہار مین پھیل گئی اسکے بعد دیوار میں ہوا اور کوہ مین فرزند
سینے ہراج ناتانی اور سمری *

قوم ہارائے اب وہ قوت حاصل کی تھی کہ اسکی نظر توجہ شاہنشاہ کی ہوئی اور راؤ دیوار میں طلب ہوا
جب سکندر لودھی کی حکومت تھی لہذا وہ اپنے فرزند کلان ہراج کو باؤوا مین گدی نشین کر کے آپ فرزند
سمری کو ہمارا لیکر روانہ دیا ہوا یہاں وہ اس زمانہ تک رہا کہ جب بادشاہ نے جمیع راجہ تہار کے

لے ہراج کے بھی بارہ فرزند تھے اور پسر کلان جسکا نام الوتھا گدی نشین باؤوا کا ہوا اور باراکا نام ہرگز منفقہ و منوگا چہ تک ایک تھا
اسکی قوم مین سے مقام تہار مین زندہ رہے ہر گاہ اکثر مہیا اسکی اولاد مین سے اب تک قابض اور انھی مین مثل کمپاوت اور
ہو جاوت ہارایان انجام الودار اور تہا ہی باؤوا کا (جس مقام کہ مصنف کتاب ہارائے بچیم خود دیکھا ہے) بیچ روزنا مچھو مصنف کے

لکھا جائے گا *

گھوڑے کی کمی اس طلب پر راجہ نے چاہا کہ اپنے قدیم کوہستان میں پہونچے اس گھوڑے کی تعریف
توانیج ہار اور کھچی میں تحریر ہے اور شل گھوڑے میڈ کے شریک اپنے مالک کی قیمت کا رہا اس کی
پیدائش کا بیان اس طرح کیا گیا ہے کہ بادشاہ کے یہاں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ عبور وریا کرنے میں
اوسکے سم تر نہیں ہوتے تھے دیوانے بادشاہی محافظین کو رشوت دیکر اس گھوڑے کی نسل اپنے
علاقہ تہار کی گھوڑی سولی اور بچھرا پیدا ہوا اسکے لینے کو بادشاہ نے وہ قاعدہ منسوخ کیا جو مسلمانان
اور عیسائی دونوں پر فرض ہے دیوانے رفتہ رفتہ اپنے عیال و اطفال کو روانہ کیا اور جب اوسنے کھیا
کہ اب اندیشہ نسبت اوسکے باقی نہیں رہا اس رانگھڑنے اپنے گھوڑے پر زین رکھوایا اور بچھرا تھکے
روبرو شاہنشاہ کے جو ایک نگیرے کے نیچے بیٹھے تھے گیا اور یہ زبان پر لایا سلام حضرت بادشاہ سلامت
تین چیز حضور ہرگز کسی راجپوت سے طلب نہ کریں یعنی اوسکا گھوڑا اور زوجہ اور تلوار یعنی اس پ وزن
اور شمشیر اور یہ کھرا اوسنے باگ گھوڑے کی اوٹھائی اور باسن و اماں تہار میں پہونچا مقام ہاؤوا اپنے
فرزند ہراج کو دیکر آپ باندوئل میں آیا جہاں اوسکے بزرگ کولن نے اپنے مرض مہلک سے شفا پائی تھی
یہاں مینا قوم اوسا رارہ تھے اور انتظام طوائف الملوک اونہیں تھا یعنی کلان خاندان رئیس
کہلاتا تھا اونکا رئیس جیتا نامی اوسوقت میں تھا اوس زمانہ میں شہر آراستہ تھا گھاٹی (یعنی محل)
دونوں جانب دیوار پختہ سے بند کر دیتے تھے اور اوسمیں دروازہ رکھتے تھے اور چھپر قوم مینا کے
جہاں جسکی مرضی ہوتی تھی وہاں بنتے تھے اس زمانے میں وہ گروہ جسے تابعداری رانا کی بعد لوٹ
چتور کے اختیار کی تھی نہایت تنگ تاخت راو گنگو سے تھے یہ قوم کا کھچی تھا اور اپنی قلعہ رام گدہ
(رلاون) سے برچھی دوہائی سب گردنواح میں پھیرتا تھا اس گنگو سے محفوظ رہنے کی نیت سے
جو اپنی سانگ حدود باندو تک ہلاتا تھا قوم مینا نے عہد نامہ اوسکے ساتھ منعقد کیا اور یہ وعدہ کیا
کہ ہر دہائی ماہ کی پورنامشی کو وہ اپنے علاقے کی چوتھ سرحد پر لٹکا آکر نیگے وقت معینہ پر وہ جو آیا تو
اوسنے کوئی تھیلی خزانہ کی نہیں دیکھی اور یہ کہا کون ہمارے سامنے آتا ہے یہ سکر رئیس تہار روبرو ہوا
اوسی گھوڑے پر جو بادشاہ لودھی نے طلب کیا تھا گنگو رلاون والہ بھی ایسے ہی ایک گھوڑے پر سوار ہوا
جو اوسکے دشمن کے گھوڑے سے کم مشہور نہ تھا اسکی پیدائش پار کے دریائی گھوڑے رئیس کھچی کے
لے تل اور نل دونوں گھاٹی کو کہتے ہیں گو فطرتاً ہی اکثر اسے گھاٹی کے متصل ہے :

گھوڑے سے تھی جو کنارہ دریا پر چرتے تھے اس گھوڑے پر سوار ہو کر کوئی چیز اسکی سدرہ نہیں ہو سکتی تھی اور نیز چہل کچہ سدرہ اس کے خراج لینے میں قوم مینا سے کسی موسم سال میں نہ تھی * جنگ سخت مابین مین ہوئی بار افتحیاب ہوا اور گنگو رئیس پتھارے روبرو پشت دکھائی اسنے چاہا کہ قیمت اس کے بھیرہ پار کی دیکھے اور اس نیت سے اسکا تعاقب تابدریا سے چہل کیا مگر تعجب اسکو یہ ہوا کہ گنگو کنارہ بلند سے دریا میں گرا اور راکب اور مرکب دونوں دریا میں غائب ہو گئے اور تھوڑی عرصہ کے بعد کنارہ مقابل پر جا کر موجود ہوئے دیوانے جو متعجب کھڑا ہوا تھا جب راکب کو پانی سے نکلنے دیکھا تو اسنے باواز بلند یہ کہا شاہاش راجپوت تھا رانا نام کیا ہے اسنے جواب دیا گنگو کھیچی یہ سنکر اسنے کہا کہ میرا نام دیوانہ ہے اب ہم تم دونوں بھائی ہوئے اور آئندہ دشمن ایک دوسرے کے نہو گے یہی دریا ہماری تمھاری باہمی سرحد ہے *

سمت ۱۳۹۸ (۱۳۲۲ ش) میں جلیا اور قوم اوسار نے راسے دیوان کو اپنا رئیس گردانا اور اسنے تعمیر شہر لوبدی کی بیچ وسط باندوئل کے کی اور یہ مقام بعد ازین دارا کیاستہ قوم ہاراکا ہو گیا دریا چہل جو عرصہ قلیل تک بعد از اس معاملہ کے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے سرحد مشرقی رہا مگر فوراً بعد از ان اسکی حد شکست ہو گئی اور شجاعت اس خاندان کی باعث مقابلے میں آنے صوبہ شاہنشاهی کی ہوئی لہذا ہارا قوت دارا ورمورد عنایات ہوئے اور اپنی سرحد کو بڑھانا شروع کیا اور بذریعہ فتح باعطیہ کے اپنی سرحد کو تا بہ حدود مالوہ ترقی دی اور جو علاقہ اسطرح حاصل ہوا اسکا نام جغرافیہ میں ہارا وتی یا ہروتی ہوا۔ (مورخین اہل اسلام اسکو ہروتی لکھتے ہیں *)

باب دوم

دوبارہ تذکرہ راجگان ہاراکا بانی مبانی انوراج سے تا بعد راسے دیوانے اسکا تعمیر لوبدی کرنا۔ قتل قوم اوسارا۔ دیوان کا تارک ہونا۔ رسوم جگر اگدی نشینی سمیری کی۔ اسکا ترقی دنیا اپنی حکومت بجانب مشرق دریا سے چہل۔ قتل کوتیا بھیل۔ اصلیت کوٹہ۔ ناپوچی کا گدی نشین ہونا خباک ساتھ سولانکی تھوڑا والہ کے۔ قتل ناپوچی۔ سنی عجیب۔ ہامو کا گدی نشین ہونا۔ رانا کا دعویٰ نسبت پتھار کے پیش کرنا۔ ہامو کی تکرار اس بارہ میں اور اسکو رد کر کے اسپر فوج کشی کرنا۔

سلہ پابا پابیتی دریا منسل رام گڈہ ملاولی کے جاری ہے (دیکھو نقشہ) *

بیان حالات - بیرنگہ - بیوراسے - باندو - قحط - بیان حالات - باندو کا خارج ہونا باعث اپنے برادران کے - مذہب اسلام قبول کرنا - نراین داس کا قتل کرنا اپنے عمومی کا اور اپنے موروثی علاقے کا حاصل کرنا - حالات نراین داس - اوسکی مدد کرنی رانا چتور کی - فتح حاصل کرنی شادی کرنی ساتھ ہمیشہ زاوی رانا - اسے ہاں کے - اسکا شوق افیون - وفات راوسوچ مل - شادی ساتھ راج کمار می چتور - نتیجہ ہاں کے ملک - اہیر اپنے شکار موسم بہار - قتل ہوا - اویکا جی دوجند - سنی ہونا - راوتہرتان - اوسکی بیرحمی - خارج ہونا اور جلا سے وطن ہونا - راوارجن کا پسند کیا جاوا - اوسکی مرگ عجیب - راوسورجن کا گدی نشین ہونا

اب خانمان کی تواریخ دوبارہ پیدائش اول چوہان انہل اپنے اگن سے (جسکی تاریخ قرار دینی ناممکن ہے) قائم ہونے اور راجہ ہارا مہتام بوندی بیان کر کے ہم یہاں اعادہ حالات نہایت مشورہ بھان کی مع اوکو سنین کے جو امور معبر تواریخ - ریاست ہاں سے دیگر سے مطابقت کو پہنچ گئے ہیں - کسی تحریر کے پایہ صداقت کو پہنچتے ہیں کرتے ہیں بعد ازاں ہم پھر تواریخ ہارا جو ایک یقین خواتین ہندوستان کے تھے درج کریں گے +
انوراج نے اسی یا ہانسی حاصل کی +

اشت پال سپر انوراج یہ ہانسی سے سمت ۱۰۸۱ (سلسلہ) میں خارج ہوا تھا اور مقام اسیر حاصل کیا یہ شخص بانی خانمان ہارا کا ہے مگر تواریخ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ بعد حاصل کرنے اسی کے کس قدر مدت کے بعد یہ امر واقع ہوا تھا مگر ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فوراً بعد ازاں وقوع میں آیا ہوگا +
ہمیر جنگ سگر میں قتل ہوا جب شہاب الدین سمت ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ شروع میں فوج کشی کی تھی +
راوچند کو علاؤ الدین نے مقام اسیر سمت ۱۳۵۱ میں قتل کیا +

رتن سی اسیر سے فرار ہو کر میوا میں آیا اور سمت ۱۳۵۳ مقام بھنور حاصل کیا +
راو بانگو باؤدا اور میں ال وغیرہ بدست لائے +

راو دیوانے سمت ۱۳۹۸ (سلسلہ) میں باندو گھاٹی کو قوم پنا سے لیا اور بنیا د شہر بوندی کی ڈالی اور نام ملک بکا ہارا دتی مشہور کیا +

راو دیوانے جسکی رعایا سے مینا اوسکے اپنے ہارا سے زیادہ تھی ایک امر قبیحہ اور خشیانہ جو قوحات راجپوت میں

عام ہے بظراستحکام اپنی حکومت کے عمل میں لایا تھا موزج راجپوت اسقدر اوسکو خفیف کرتا ہے کہ ایک جہ
اوسکے ظہور میں آنے کی قائم کرتا ہے یعنی گستاخی افسر قوم ملینا جسے مبادرت کر کے ایک دختر رئیس پتھار کی
طلب کی تھی یہ صحیح ہوا غلط اوسنے اعانت اور استمداد قوم ہارا باودا والہ اور سولانگی تھودا والہ سے
طلب کی اور اوسار کو قریب بربادی اور نابودی کے پہونچایا *

کیقدر مدت بعد اس فعل قبیحہ اور وحشت آمیز کے دیوانے اپنے پسر کے حوالہ ملک کر کے خود کنارہ کشی
اختیار کی کہیں مذکور نہیں ہے گو یہ ظن غالب ہے کہ ایسے جرم سے وہ پشیمان ہو کر تارک ہوا تھا یہ مرتبہ ثانی
اوسکی کنارہ کشی حکومت سے تھا اول جب اوسنے مقام باؤدا ہراج کو دیا تھا اور جو سکندر لودھی کے پاس
گیا تھا اور اب سیرسی کے سپرد علاقہ کیا گو فروغ بوندی اور پتھار دونوں ایک دوسرے سے جدا جدا
اور بے واسطہ رہی فعل ترک کرنے کا خطاب جگ راج کا یعنی دیدیا حکومت کا حاصل کرتا ہے اور جب
اختیارات دلدار و والد کے شامل ہو جاتے ہیں تو اوسکو جیوراج کہتے ہیں چار مثالیں اس فعل سپردگی کی
تواریخ بوندی میں مذکور ہیں یعنی دیوانے اور زاین داس نے اور راج چتر سال نے اور سری جی امید سنگھ نے
ترک حکومت کی تھی یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب راج ترک ریاست کرتا ہے تو اوسکو حکم دارا ریاستہ میں آنے کا
نہیں ہوتا بلکہ وہ راجہ مردہ متصور ہوتا ہے اور وہ نہ تو رعایا میں شمار ہو سکتا ہے اور نہ وہ راجہ کہلا سکتا ہے
بلکہ اس فعل کو زیادہ سنگین کرنے کے خیال سے وہ ایک پتھار راجہ تارک کا بناتے ہیں اور بعد بارہ روز کے
جوایام عزاداری ہوتے ہیں اوسکو جلا دیتے ہیں بموافقت اس رسم کے دیوا کبھی بعد از ان داخل دیوار
بوندی اور باؤدا کا نہیں ہوا بلکہ جب کبھی ادھر آتا تھا تو موضع او مرتھونا میں جو پانچ کوس کے فاصلے پر
بوندی سے واقع ہے فروکش ہوتا تھا اور تا بمرگ اوسنے ایسا ہی کیا *

سیرسی کے تین فرزند تھے اول ناپوچی جو گدنی نشین ہوا دوم ہرپال جسکو مجاہد تھا اولاد کی اولاد کثرت
جو بنام ہرپال پوتر مشہور ہوئی اور سوم جیت سی جسکو عزت نام ہارا کی آرزو سے چہل مشہور کرنے کی
نصیب ہوئی تھی جب وہ واپس بعد ملاقات رئیس کیتون کے جو قوم کا توار تھا آتا تھا وہ ایک آبادی چہل
قریب سے گذرا جو ایک غار وسیع متصل دریا کے آباد تھی یکایک اون پر پہونچ کر حملہ آور ہوا اور اون کو

سہ ہراج پسر کلان دیوار رئیس باؤدا کے بارہ فرزند تھے منجلا و سکے او ہارا پسر کلان تھا جسکے قبضے میں چوبیس قلعہ تھا اسکے
ان سب کو مصنف نے دیکھا ہے اور ہر طرف پتھار کے سیر کی ہے *

قتل کو پہونچا یا بیچ دروازہ اس غار کے جسکی حفاظت کے واسطے ایک برج بنا ہوا تھا جیت سی نو فسر بھیل کو قتل کیا اور اس مقام پر ایک مورت با تھی کی بنام بھیروجی جو سوامی جنگ گاہ کے ہین بنوادی یہ مورت اس مقام پر بنی ہے جسکو چار جو پڑا کہتے ہین اور جو متصل اصل دروازہ قلعہ کوٹا کے واقع ہے اور یہ نام کوٹا کا ایک گروہ بھیل کے نام پر ہے جو کوٹیا کہلاتے تھے *

ناپوچی جو ایک نام مشہور تواریخ ہاروتی مین ہے سمیری کی جگہ گدی نشین ہوا ناپوچی نے شادی ساتھ دختر ایک رئیس سولانکی تھووا والہ کے کی تھی جو اولاد سلسلہ وار قدیم راجگان انہل دارا کا تھا ایک مرتبہ تھوونہن سے اسے اولاد جیت سی نے اپنے قبضہ مین کئی پشت تک یہ علاقہ اور ملاقات کردنواح رکھے جب ہونگسی کو جو پشت خیم مین تھارا دسویج بوندی والہ نے جیدخل کیا جیت سی کا ایک فرزند سورجن نامی تھا جسے اس کل آبادی بھیل کا نام کوٹہ رکھا اور اس کے گرد ایک دیوار بنوائی اور اس کے فرزند ہیر دیو نے بارہ تالاب کھدوائی اور چھ جانب مشرق شہر واقع ہے اسکا بند بند ہوایا جواب تک اسکا نام سے مشہور ہے گو اسکا قدیم نام بھی لینے کشور ساگر معروف عام ہے اسکا فرزند کنڈل تھا اور اسکا ہونگسی جسے بطریق مذکورہ ذیل کوٹا کوٹہ سے بھی دیا تھا اور دوبارہ بھی حاصل کیا کوٹا پر قبضہ دو پٹھانوں نے جنکے نام دہاکر اور کیر خان تھے کر لیا تھا اور ہونگسی جو کثرت استعمال شراب وافیون سے دیوانہ وار ہو گیا تھا بوندی بھیج دیا گیا اور اسکی رانی بسر داری اپنی خانگی جاگیر داران مقام کیتون کو چلی گئی تھی دیان اس کے قبضہ مین تین سو ساٹھ دیہات گردنواح کے تھے ہونگسی نے جلا وطنی مین افسوس اپنی کثرت استعمال نشہ کا کیا اور اپنی خواہش واسطے جاسے پاس اپنی رانی اور رشتہ داران کے ظاہر کی الوالغوم راجپوتنی رانی نے اس کے دوبارہ آنے سے خوشی کی اور تہبیر دوبارہ حاصل کرنے کوٹہ کی کی اور اس سے کہا کہ وہ بھی شریک اوہین ہو بدو فروج اس امر کا ظہور مین لانا گویا اپنی تباہی لانی تھی لہذا وہ مندریب اور دلاوری کو کام مین لایا جب تیو بار مسرت آلود موسم بہار کا آیا جب حیات تھوڑے عرصہ کے واسطے راجپوت کو زمانہ خانہ سے برطرف رکھی جاتی ہے اپنی آپ کو مع دیگر عورات خوبصورت کیتون کے واسطے ہونی کھیلنے ساتھ پٹھانان کوٹہ کے طلب کر لیا پٹھانوں نے اسکو بہت خوشی سے منظور کیا اور بہت خوش ہوئے کہ رانی کیتون اس طرح بگاڑ گئی اس کے ساتھ بروکے کار لانی ہے رانی نے تین ہوا چھو جوان ماراج کر کوٹہ کو لباس زمانہ مینا تو اور ہونگ بھی ایک عورت ضعیفہ کو ہراہ لیکر گیا ہر ایک کی ہاتھ مین عروق حیر اور گلال کا تھا جو یہ جوانان حیر اور گلال پٹھانوں پر ڈالتے تھے عورت ضعیفہ ہونگ کو رئیس پٹھانوں کے لیکر کہ انکو وہ کھیلے اس عورت ضعیفہ کو لباس مین جو ہارا تھا اس نے اپنا طرف کیر خان کے ہر بار یا نشان لڑائی کا قرار دیا تھا انہل کے موٹی ہر جو پڑا پٹھانوں کو جو پڑا پٹھانوں کے تمام خانہ پراز لا شہر کیس اور اس کے ہراہیوں سے ہوا مسجد کیر خان کی اب تک اندر دیوار کے موجود ہے ہونگسی کے بعد اسکا فرزند دنگری گدی نشین ہوا جسکو رادسویج نے بیدخل کر کے علاقہ کوٹہ شامل بوندی کر لیا *

اوسکو ایک چوکی جو نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی تھی پسند آئی اور راجہ ہاراج نے اپنی رانی سے کہا کہ وہ اوس
 چوکی کو اپنے والد سے طلب کرے وہ ہرانازک مزاج تھا اوسکو یہ طلب پسند نہیں آئی اوسنو جواب دیا کہ وہ خیال
 کرتا ہے کہ ہارا دوسرے مرتبہ طلب اوسکی رانی کی کرے گا اور یہ کہہ کر اوسکو لینے واما کو رخصت کیا نا پوجی
 بہت ناراض ہوا اور اوسکا غصہ اوپر اوسکی رانی کے موثر ہوا یعنی اوسنے اوسکو چھوڑ دیا اور کبھی بعد از ان
 ہم بستر اوس سے نہیں ہوا اوسنے شکایت اپنے والد سے بروز کجلی تیج جو روز خوش اور ماہ ساون سودی
 ہوتا ہے کی اس روز ہر ایک راجپوت اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لہذا جاگیرداران بوندی کو رخصت
 اپنے اپنے گھر جانے کی ملی کہ جا کر تیو ہار کرین تہو دارا و نے اس حالت عدم محافظت بوندی کو غنیمت
 تصور کر کے اپنی سانگ ہارا راو کے سر میں ماری اور بلا مزاحمت روانہ ہوا راستہ میں اپنے ہمراہیوں سے
 حال اپنی حرکت کا بیان کرتا تھا کہ گذرا اوسکا ایک جاگیردار بوندی کے مقام قیام کے قریب ہوا یہ جاگیردار
 ایک گوشے میں بیٹھا عمل پانی اپنا کر رہا تھا اور یہ دلمین غور کرتا تھا کہ گھر جانا ہو تو فی ہے کیونکہ وہاں
 اوسکی زوجہ کی ملاقات فرحت افزا اور معافہ مسرت آتا ہوجہ اوسکے سودائی ہو جانے کے میسر نہ ہوگی
 پس بہتر ہے کہ بوندی کو واپس جاے وہ ان خیالات شیخ افزا میں محو اور مستغرق تھا کہ آواز ہم اسپان
 اوسکے گوش زد ہوئی اور اوسنے تاخیر باعث خوشی ہمراہی تہو دارا و بھی سماعت کی کہ راجہ ہاراج نے
 سب جاگیرداران کو رخصت کر دیا تھا اور تنہا تھا جب یہ حرکت ہلاکت وقوع میں آئی اس چوہان نے
 باقی حال خیال کر کے جب تہو دارا و اوسکے نزدیک آیا اوسنے ایک بات ایسا اوسکو مارا کہ اوسکا دست راست
 اوسکے جسم سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑے سے نیچے گرا جو سولا نکئی اوسکے ہمراہ سے سب زوہرار لائے
 اور چوہان نے وہ بازو جدا شدہ اوشکا کر جیسر بازو بند طلائی بند ہا ہوا تھا اوشکا کر اپنے رومال میں باندھا
 اور واپس بوندی میں آیا میان کل بدانتظامی اور غم و الم ہو رہا تھا رانی سولا نکئی اپنے ایمان پر ثابت تھی
 اور اوسنے ارادہ کیا کہ اپنے شوہر کے جسم مردہ کے ساتھ جل جاے مگر جس خاندان کی وہ تھی اوسکا بھی
 اوسے لحاظ صدق نیت سے تھا لہذا وہ اپنے بھائی کی قوت بازو کی بھی تعریف کرتی تھی کہ ہتقد مینہ
 زخم کے اوسنے بنا دیے تھے کہ وہ چاہتی تھی اوسقدر اوسکے ہاتھ ہو جاتے تو ہر ایک ہاتھ سے
 ایک ایک منہ میں پان دیتی جب وہ اسطرح اپنے مالک کے جسم مردہ کو لیے ہوئے گفتگو کر رہی تھی کہ فادرا
 جاگیردار حاضر ہوا اور رومال کھو لکر بازو قطع شدہ پیش کیا اور کہا شاید اس سے کچھ تسکین ہو اوس نے

بازو بند کی شناخت کی اور گودہ ستی تھی اور امور دنیوی کو ترک کر چکی تھی تاکہ سب خیالات مکر وہات دنیا سے پاک اور بے وسوسہ ہو کر سب سے بلا خیال عداوت اس جہان سے گزر کر سے مگر اسکو اس وقت بھی خیال ولسے رفع نہیں ہوا تھا کہ عاوضہ لینا فرض عین ہے پس اس نے دوات اور قلم طلب کیا اور قبل از چہا پر چڑھنے کے اس نے بھائی کے نام تحریر کیا کہ اگر ۱۰۰ روپے دیے جائیں تو اس کے خاندان میں یہ بڑائی رہے گی کہ یہ لوگ اولاد دوست پرین لینے کی دست بردار تلیں۔ کے ہیں جب اس کے بھائی نے اپنی ہمیشہ ستی اخیر وقت کے الفاظ پڑھے اور اس کے دلائل نہایت اثر ہوا اور چونکہ عاوضہ لینے کے قابل تھا لہذا اس نے اپنا ہر ستون سے مار کر بھڑو ڈالا ۛ

نما پوجی کے تین فرزند تھے ہا موجی نورنگ (جسکی اولاد نورنگ پوت کہلاتی ہے) تھوڑی جیسی اولاد تھوڑا بھائی (۱۸۴۰ء سے مشہور ہے) اور ہا موجہمت ۱۸۴۰ء میں کہتی نشین ہوا جس نے اوپر بیان کیا ہے کہ یہ فروع جدا اور علانہ ہو گئی تھیں جب ہراج کے پاس ہا ووا اور اسکی والد کے پاس بوندی تھی الوبار گدی نشین ہوا مگر رئیس تہار کی نزاع ساتھ رانا کے تھی لہذا وہ اپنے موروثی استحقاق سے بیدخل ہوا ہا ووا سہار کیا گیا اور اس کے کوئی اولاد نہ تھی جو عاوضہ اسکا لیتی ۛ

راجگان پتور جنہوں نے علاؤ الدین کے حملہ کے صدمہ سے دم راست کیا تھا اب پھر اپنی قوت سے کام لینے لگے اول کام اونکا یہ تھا کہ اونھوں نے اون جاگیر داران کلان کو زیر کیا جنھوں نے اس کے نصعت قوت کو خنثیت تصور کر کے سر خودی اختیار کی تھی مینے اسکی اطاعت سے سترابی کی تھی اور اونھیں وہ قوم ہارا کو بھی شامل کرتے ہیں مگر ہارا اسکی جاگیر سے انکار کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ وہ گدی بیہار کو اپنا بزرگ ہمیشہ سے تصور کرتے ہیں مگر اونکا علاقہ اس کے زور شمشیر سے ہی نہ از رو پٹہ میوڑ کیونکہ اونھوں نے علاقہ تہار فتح کیا ہے یہ دونوں امر کچھ صحیح ہیں اس میں مقام شہدین کہ جب ہارا اسیر سے مفرد ہو کر پناہ گیر ہوا تھا تو اسکی حفاظت اور اسکا بھر فائز ہونا بوجہ رانا کے تھا جس کے قبضے میں با تحقیق کل علاقہ یا بھوج کشی علاؤ الدین تھا مگر تب قوت سودی کی ضعیف ہو گئی تھی اور ہومیا اور اصلی باشندگان نے اپنے اپنے علاقے پھر لے لیے تھے اور اسے قوم ہارا فتح کیے مگر رانا اسکو منظور نہیں رکھتا تھا کہ اگر چند روز اسکی قوت ضعیف ہو گئی تھی تو اس پر دست اندازی جائز تھی لہذا اس نے ہا موجہ سے کہا کہ بوندی کے عوض وہ کچھ خدمت گزاری ریاست کیا کرے ہارائے منظور کیا

کہ وہ سلام کرنے پر فردوسہ اور ہولی حاضر ہوا کرے گا اور ملک بھی لینے حاضر ہوا کرے گا مگر ہیت کی حاضر باشی کو اس نے پسند اور قبول نہیں کیا مگر راجہ چتور کوئی امر اس کے حکم سے کم راضی نہیں کرتا لہذا اس نے ارادہ کیا کہ زبردستی اطاعت منظور کر اسے اور خاندان دیوا کو تپھار سے خارج کر دے ہامو کو منظور نہیں کیا اور ارادہ مقابلہ کا کیا رانا میواڑ نے مع اپنی فوج جاگیر داری کے بوندی پر فوج کشی کی اور جاگیر بمقام نیمروہ جو چند میل کے فاصلے پر شہر سے واقع ہے مقام کیا پانچ سو بارہ اولاد ایک شخص کی آگاہ ہوئی اور انھوں نے کیسریا بانا کیا اور اپنے رئیس کے ہمراہ اس نیت سے ہوئے کہ اس کے ساتھ مر جائیں چونکہ ان کو کوئی سب قوی سوائے حرکت بیگماری کے تھی لہذا وہ بوقت نصف شب نکلے اور رانا کے مقام پر حملہ آور ہوئے اور بھرتی اور پرتاخت لائے لینے شب خون مارا سودی سب واسطے حفاظت اپنی جان کے رو بفرار لائے ہامو سید ہا خیمہ ہندو پت کی طرف گیا مگر راجہ سیسودی بوجہ تاریکی شب کے اور بد نظمی اور سورا نظامی کو جان بوجہ پناہ گیر چتور میں ہوا اور اس کی جاگیر دار تہ تیغ ہا ہا ہوئے *

اس طرح عاجزا اور بھرت اور رنجیدہ ہو کر کہ جزوی آدمیوں نے اس کو شکست دی رانا نے مقام چتور میں پھر اپنی فوج آراستہ اور تیار کی اور قسم کھائی کہ جب تک بوندی کو نہ لے کھانا نہ کھائے گا اس قسم کی شہرت سب میں ہوئی مگر بوندی ساٹھ میل کے فاصلے پر تھی اور اس کے محافظ نہایت قوی دل اور شجاع تھے ریسوں نے رانا سے کہا کہ اس قسم کا پورا کرنا غیر ممکن تھا مگر قول راجگان کا صحیح اور قائم ہوتا ہے لہذا بوندی کی فتح قبل از راجہ گہلوٹ کے کھانا کھانے کے ہوئی چاہیے اس ضرورت میں ایک تدبیر طفلانہ تجویز ہوئی جس سے راجہ صدمہ اشتہا اور پورا کرنے اپنے قول سے باز رہے وہ یہ تھی کہ ایک مقام خام بنایا جائے اور سکنا م بوندی رکھا جائے اور اس پر حملہ کر کے اس کو فتح کیا جائے فوراً یہ مقام خام زیر دیوار چتور بنایا گیا اور اس طرح کہ یہ فریب پورا بنایا جائے نام بوندی کا اس کو دیا گیا اور ہر جانب اس کے بوندی کی جوانب کے نام سے مشہور کی گئی ایک گروہ قوم ہار ساکنان تہا بیج خدمت چتور کے تھی جن کا افسر کو مہو بیسی نام اس وقت بیکار بہرہ سے مع اپنے ہتھیاروں کے واپس آتا تھا کہ اس نے یہ شور و غل سنا اور ماجرا دیکھا کو مہو بیسی نے سب قصہ سنا کہ بوندی کی فتح کر کے رانا کھانا کھائے گا اس نے اپنے برادران تہا کو جمع کیا اور کہا کہ نقل بوندی کا بھی تحفظ کرنا ضرور ہے ہر ایک کے دلیں غصہ پیدا ہوا اور ہر ایک کا دل اس نقل سے سوختہ ہوا اور انھوں نے تیاری محافظت نقل بوندی خام کی اس بھرتی سے کی رانا کو اطلاع ہوئی کہ بوندی تیار ہو گئی ہے

وہ واسطے حملہ کرنے کے تیار ہو کر روانہ ہوا مگر اوسکو استعجاب ہوا جب اوسنے دیکھا کہ سب سے خالی بنادیتی کے گولیان چلنے لگیں ایک پٹیا مہر بھیجا گیا اوس سے برسی دروازہ بوندی خام پر ملا اور اوسنے شخص مسدود اطلاع وجہ گولی چلنے سے دی اور کہا کہ رانا کو اطلاع دو کہ وہ نقل بوندی بار کی بھیجی جیتی جائز نہیں کھنڈر اور ایک چادر دروازے میں بچھا کر وہ اور کانت لوگ منتظر حملے کے رہے اور دہلیز بوندی خام پر جس کو گارے کی بوندی کہتے تھے اونھوں نے اپنی جان واسطے حرمت اپنی قوم کے دی اور رانا بھی ہوشیاری ایسی حرکت تحفظ مرتبہ اپنے سے راضی ہوا اور کوئی اور تدبیر واسطے رفع کرنے اپنی ہجرتی کے بسبب اصلی دارالریاستہ ہمارے نہیں کی خیال کر کے کہ ایسے شجاع خاندان کا خارج اور خراب کرنا خلاف عقل تھا کیونکہ اونکی کمک بروقت ضرورت اوسکو حاصل ہو سکتی تھی ۛ

باموئے سولہ سال حکمرانی کی اوسکے دو فرزند تھے اول بیرنگ اور دومی لالا جسکو مقام کشک ملا تھا اسکے دو فرزند تھے نوویرم اور جتیا ان دونوں کی اولاد اوسکے نام سے مشہور ہیں یعنی نوویرم پوت اور جتا بیرنگ نے پندرہ سال حکمرانی کی اوسکے تین فرزند تھے بیرو اور جیدو (اس جیدو کی اولاد نے تین فرزند قائم کیے) اور نیما جسکی اولاد دنیاوت کہلاتے ہیں بیرو بنے سمت ۱۵۲۶ میں وفات پائی چار سال حکمرانی کی اوسکے سات فرزند تھے اول راو باندو دوم سندو سوم آکو چام اور چوہنچم چاند اشتم سمیرنگ منہتم امرنگ پنج اول الذکر نے پنج فرزند اپنے اپنے نام سے مثل اکاوت اور اوداوت اور چوداوت قائم کیے مگر دو آخر الذکر نے اپنا طریق ترک کر کے مذہب اسلام اختیار کیا ۛ

باندو کا نام لازوال ملک رجواڑہ میں بوجہ اوسکی فیاضی لائنتھا کے باقی رہا خصوصاً بیچ ایم قحط کی جو سمت ۱۵۲۲ء کو مطابق اسکے حال اوس مقام بادشاہان فرانس کا جو انھوں نے واسطے بودباش دہسم گرام کے بنایا گیا ہے جو مقام پارس میں بوی دی بولون میں بنا تھا اور اسکا نام ٹیڈر ڈرکھا تھا جب فرانس اہل کو اجازت اپنی دارالریاست میں جانے کی ہوئی تھی تو اسنے حکم کیا تھا کہ میں پھر ٹیڈر ڈرکھا کا مگر خوشی آزادی کی اور شگفتگی مقام پارس کی تفوق اور عہد کے رکھتی تھی اور جب اوسکو تامل اپنے قول پر ہوا تو ایسی ہی تدبیر اوسکے واسطے تجویز ہوئی تھی جیسی رانا کے واسطے برص کا آئی جب اوسنے ارادہ اور عہد بوندی کے لینے کا کیا تھا ایک نقل ٹیڈر ڈرکھا کی بیچ بوی دی بولون کے بنائی گئی اور فرانس دہان گیا ۛ

۱۵ جیدو کے تین فرزند تھے اہر ایک ٹیس فقہ جگگاہ کا ہر اہر کلان باجنامی کے دو فرزند تھے سیوا جی اور سرو جی پہلے فرزند کار کا سیوا جی تھا اور دوسرے کا ساونت اہلی اولاد میوا و ساونت ہمارا کہلاتے ہیں ۛ

(۵۶ شمع) عین اس ملک میں ہوا تھا کبیشتر کہتا ہے کہ اس کے اس قحط کی اطلاع پیشتر وقوع اس کے سے
 بیچ ایک خواب و خیالی ملاقات کے ہوئی تھی کال مجسم ہو کر ایک ضعیف و سیاہ رنگ کی گاومیش پر سوار
 اوسکو نظر پڑا اس شجاع ہارائے تلوار اور سپر لیکر اوسپر حملہ کیا اوسنے دیکھ کر کہا شاہباش باندو ہار میں کال
 یعنی قحط ہون تیری تلوار مجھ پر کارگر نہوگی مگر تو نے صرف جمیع انسانوں میں میرا مقابلہ کیا اب سن میں بالیسیں
 سب روئے زمین جنگل ہو جائے گا اپنے غلے کے مقامات یعنی کھتے پر کر کے اور بغیض دلی تقسیم کر دے کبھی
 خالی نہونگے یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا راو باندو نے اس حکم کی تعمیل کی اوسنے غلہ ریاستہا و قرب و جوار سے
 خرید کیا اس میں ایک سال گذرا اور دوسرا شروع ہوا تھا کہ بارش موسم کی موقوف ہوئی اور قحط واقع ہوا
 جس نے کل ہندوستان کو خراب کیا راجگان قرب و بعید نے مدد غلہ بوندی سے چاہی اور اس ملک کے غراب کو
 ہر روز خدا بلا قیمت ملتی تھی یہ رسم اب بھی بیا دگار راجہ باندو کے بنام لنگر کا گوگری جاری ہے *
 مگر خدا پرستی اور فیاضی راو باندو کی بھی اوسکو خرابی سے محفوظ نہ رکھ سکے اوسکے دو برادران چرو
 تبر غیب حصول قوت و اختیار اپنے دہرم کو چھوڑ کر بد و فوج شاہی اوسکو بوندی سے خارج کیا اور اپنے
 باتفاق خطاب سمرقندی و عمرقندی حکمرانی کرنے لگے اور گیارہ سال تک راج کیا باندو کو ہستان میں
 بمقام توندا چلا گیا اور وہاں بعد حکمرانی اکیس سال کے وفات پائی اوسکی چھتری اب بھی وہاں موجود ہے
 اوسکے دو فرزند تھے اول نراین داس اور دوسرا نر بوندہ اوسکو مقام ماتوندا ملا تھا *
 نراین داس اسی گوشہ گزینی والدین عمر تیز کو پہونچا تھا مگر فوراً جب وہ خود سر ہوا اور خود اپنے کام کا
 سر انجام کرنا پڑا تو اوسنے اپنے بارا پتہار والوں کو جمع کیا اور اوسے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ یا تو
 بوندی حاصل کروں اور یا اوسکے لینے میں جان بھی دیدون جملہ ہارائے قسم یاد کی کہ ہم تیرے ہمراہ
 نیک بد میں ہیں بعد ایام ماتم داری کے اوسنے اپنے دونوں مسلمان عموی کو پیغام بھیجا کہ میں آپکی خدمت میں
 حاضر ہونا چاہتا ہوں اونکو اسکی طرف سے اس خیال سے کچھ اندیشہ نہ تھا کہ اوسنے تیز بیچ گوشہ گزینی کے
 حاصل کی ہے لہذا اونھوں نے اوسکے پیغام کو منظور کیا اور اجازت آنے کی دی *
 جزوی مگر چیدہ آدمی ہمراہ لیکر وہ محل کے چوک میں پہونچا اور اپنے ہمراہیوں کو چوک میں چھوڑ کر خود تنہا
 محل میں گیا اور جان اوسکے دونوں عموی تنہا بیٹھے تھے وہاں وہ بھی تنہا چڑھ گیا اونکو یہ لیری اوسکی
 پسند نہیں آئی اور اونھوں نے چاہا کہ تہ خانے میں چلے جائیں جسوقت یہ ارادہ اونکا اوسکو معلوم ہوا

اوسی وقت باندو کے پی کا کھانڈا نکلا اور غمو سے کلان کو مار کر کے زمین پر ڈال دیا اور اوسکی سانگے
 دوسرے کو جالیا قبل اسکے کہ وہ کسی مقام محفوظ تک پہنچتا اور ایک آن میں دونوں کے سر کا ٹکر
 بھونکی کے مندر میں چڑھائے اور ایک آواز دی جس سے اوسکے ہمراہی نے چوک میں تلوار کھینچی
 اور اہل اسلام کو تیغ کیا ہر ایک اصل ہمارے ہمین معی کی اور بلاش ہائے ایمان مع اوسکے
 ہمراہی کے لاشوں کے بدقت تمام دیواروں پر لٹکادی گئیں بیچ یادگار اس واقعہ کے اور دوبارہ
 حاصل کرنے بوندی کے ان دنیا بازوں سے اوس ستون کی پوجا بروز و سہرہ ہر سال ہوا کرتی ہے
 جسپر تلوار مارا چوبان کی بعد کاٹنے جسم ہر قندی کے لگی تھی اور جس سے قوت بازو اوس فرزند
 باندو کی ظاہر ہوتی ہے +

زاین داس واسطے اپنی قوت اور کارگزاری کے مشہور ہوا یہ منجملہ اون چند راجپوتان بزدل میں سے تھا
 جو بالکل بگیا نہ اثر خوف سے تھے اور انکی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اور خوف دونوں بھائی تھے
 ایک روز پیدا ہوئے تھے مگر وہ برا اور کلان تھا مگر بد نصیبی یہ تھی کہ یہ صفات اوسکی بوجہ کثرت ہتھال انیوں
 بیکار اور ست ہو گئی تھیں وہ اس قدر کثرت سے انیوں کھاتا تھا کہ دوسرا اگر کھائے تو مر جائے یہ لکھا ہے
 کہ وہ ایک وقت سات مہینے بھر انیوں کھاتا تھا نتیجہ اس قباحت کا یہ تھا جو قرن قیاس تھا کہ وہ ہر وقت
 مغرور اور پنیک میں رہتا تھا اسکی اکثر روایات مشہور ہیں ایک مرتبہ رانا ایل نے اوسکو اپنی مدد کی واسطے
 بخلافت پٹھانان باندو طلب کیا وہ مع اپنے حبیبہ پانچپو ہارا لوگوں کے روانہ ہوا اول منزل میں ایک شہر کو پہنچا
 اپنے عمل پانی کر رہا تھا حالت نشہ میں منہ اوسکا کھلا تھا اور گیس اوس میں آمدورفت کرتی تھیں اس صحنہ
 ایک تیلن یعنی عورت روغن فروش کی چاہ سے پانی بھرے آئی اور جب اوسنے سنا کہ راجہ بوندی رانا کی
 مدد کے واسطے جاتا ہے اوسنے اوسے دیکھا اور یہ کہا اگر اوسکو کوئی اور مدد کرے تو انہیں ملتا تو افسوس کا
 مقام ہے یہ شہل مشہور ہے کہ عہدار کے گوش دار سے ہن گوشہ بند رہتی ہے لہذا راونے سکر اوس عورت
 پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے رائد اور اوسکی جانب چلا جب وہ خوف زدہ ہو کر کچھ عذر کرنے لگی تو اوسنے کہا
 کہ کچھ خوف مت کر صاف کہو کیا سابق تو نے کہا تھا اوسکے ہاتھ میں ایک سلاح آہنی تھی وہ راونے

اے گواہ سکو ستون لکھا ہے مگر وہ ایک چوکی قدیم محل کی زینہ پر تھی اسکو سننے بھی دیکھا ہے +

یہ بوندی کا اپنی انگریزی کی بارہی ایک پیہ بھر انیوں ہر ایک راجپوت کھاتا ہے مگر نہیں کھاتا ہوا سکو وہ غراب درامی کو بھیج سکتا ہے +

اوس سے لیکر موڑنا شروع کیا جب تک دونوں سرے اوسکے مل گئے پھر اوسکی گردن میں ڈال کر یہ کہا کہ یہ ہنسلی میری طرف سے تو پہنے رہ جب تک میں رانا کی مدد کر کے واپس آؤں اور اگر اس عرصہ میں کوئی شخص مجھے قوی تر آئے اور اسکو کھول دے تو تو اوتار ڈالنا *

چتور کا محاصرہ مستحکم ہو رہا تھا اور راء کے دل میں رحم اور پشیمق عافیت پہار کے آیا اوسنے یکایک حملہ بخیر میں اور فوج شاہی کے کیا اور پہ سالار کے خیمے کی طرف روانہ ہوا جو راستے میں ملا اوسکو بیدار بنیغ ترخ کیا بدظمی اور خوف مسلمانوں میں پیدا ہوا اور وہ ہر طرف مفرور ہو گئے بوندی کا تقارہ بلند آواز ہوا جب صبح روشن ہوئی اور محصورین نے دیکھا کہ اونسکے محاصرین منتشر ہو گئے اور اونسکی لکھی فوج موجود تھی رانا رایل قلعہ کے باہر آیا اور اپنی رہائی بخش شان و شوکت چتور میں لیکیا جملہ سرداران اور رئیسان راجہ بوندی کی تعظیم کے واسطے جمع ہوئے اور رانیان بھی پردیہ میں ہی اوسے دیکھتی تھیں اور کچھ خوف اوسکی افیون خوری کی کثرت کا نہیں کرتی تھیں حتیٰ کہ رانا کی ہمیشہ زادی نو چاہا کہ اوسکو ساتھ شادی کرے اور دوسری روز اپنی نیت پر رانا کو اطلاع دی نرائین بھی ایسا بے حمیت نہ تھا کہ کسی عورت کو اپنی محبت میں مرنے دیتا اور رانا بھی خیال کیا کہ حسان اوسکو اوسکی نسبت سے اور اظہار احسانندی پھر کسی اور صورت ظاہر نہیں ہو سکتے لہذا شادی ہارا اور کیتو کی نشان و شوکت وقوع میں آئی بافتح و رانی وہ اپنی گھائی باندو میں واپس آیا اور یہاں گلماسے شے منشی نے غلبہ اوپر کا مدیو کے بھی کیا اور اوسکی مقدار اسقدر زیادہ ہو گئی تھی کہ ایک روز اوسنے اپنی رانی کے جسم کو سجا اپنے جسم کے خراش کرتے کرتے مجروح کر دیا اور ایسا زخم ہو گیا کہ رانی میواری کی خوبصورتی میں فرق آ گیا جب صبح اوسنے دیکھا کہ کیا شب کو اوسنے کیا تھا اور کچھ شکایت اوسکی رانی کی طرف سے نہیں ہوئی تو اوسکے دل میں خود پشیمانی پیدا ہوئی اور اوسنے افیون کی ڈبیا سپرورانی کے کردی نرائین داس نے بتیس سال حکمرانی کی اور اپنے ملک کو امن و امان کی حالت میں اور بہت وسعت کے ساتھ سپرور اپنے فرزند کے جو ایک ہی تھا کیا *

سورج مل سمت ۱۵۹۰ (۱۵۳۲ ع) میں گدی نشین ہوا وہ بھی مثل اپنے والد کے سادہ وضع اور خوب تھا اور کہتے ہیں کہ وہ علامت شجاعت کی اوسکے جسم میں پیدا تھی یعنی ہاتھ اوسکے بہت طویل تھے (مثل رام اور پر تھی راج کے) اور اوسکے زانو سے نیچے تک پہونچتے تھے *

یگانگت ساتھ چتور کے دوبارہ بوجہ شادی کے پیدا ہوئی سو جابائی ہمیشہ سورج مل کی شادی نہ راتر تھی ہو

اور رانا نے اپنی ہمشیرہ کی شادی راوے کے ساتھ کر دی راوے جو مثل اپنے والد کے بہت شائق عمل کا تھا
 ایک روز مقام چوروہ دریا میں پنک میں آگیا اور ایک پوہ بیا بیس جو دیان موجود تھا اوسے چاہا
 کہ اوسکو چھیرے اور ایک پرکاہ لیکر اوسکے کان میں ہلایا مگر اوسکے حق میں بہتر ہوتا اگر اوسے بجا دیتے
 کسی شیر کو چھیرا ہوتا کیونکہ اس حرکت کے کرتے ہی ہار کے کھانڈے اسی ہاتھ سے پوریا مذکور کو
 فرش پر فرش کر دیا فرزند پوریا کے دل میں خیال معاوضہ ستانی کا ہوا مگر موقع کا منتظر رہا اور یہ تدبیر اوسے
 نکالی کہ رانا کو یقین کرادیا کہ راوے کا کچھ اور بھی ارادہ سوائے ملاقات اپنی ہمشیرہ سو جابائی کے محل میں ہو سکتا
 حال پھیلایا جاتا ہے تو خفیہ اشارہ بھی واسطے اوسکی ترقی دینے کے کافی ہوتا ہے سو جابائی نے
 کھانا تیار کیا اور دونوں کو لینے اپنے شوہر اور برادر کو طلب کیا اوسنے صوفیہ کھانا اپنے ہاتھ سے
 نہیں بنایا تھا بلکہ وہ وقت کھانے کے خود نکھا لیکر گس لینی کرتی تھی کو عورت منکوہہ جو دیان یاد تیر
 ماٹل اپنے شوہر کی ہوتی ہیں مگر اوسکی یہ بھی عین خواہش رہتی ہے کہ جس خاندان سے وہ پیدا ہوئی ہے
 اوسکی بھی عزت اور توقیر نسبت اوسکے جس میں وہ آئی ہے زیادہ ہو اور اس خواہش نے اکثرتکرار
 اور نزاع پیدا کی ہے افسوس یہ ہے کہ سو جابائی اوجب ظروف کھانے کے علمدہ کیے تو زبان سے یہ کلمہ کہا
 کہ اوسکے بھائی نے اپنا کھانا مثل شیش کے کھایا ہے اور اوسکے شوہر نے اپنے کھانا نیکو مثل بالک کے
 کھایا ہے اس کلمہ نے اور اشتعالک اور کلمات کو دی جو اوسکے خیال میں ممکن تھے اور ہاتھ جان
 اور سو جابائی کے بوقت اندر لوک میں جانیکے ہوا مگر قاعدہ ممانداری نے رانا کو اجازت نہ دی کہ اسکا
 خیال اوسوقت کرتا بلکہ یہ اوسکی عام عادت میں تھا کہ وہ معاوضہ نہایت حفاظت اور قابو کے ساتھ
 لیا کرتا تھا اور ایسے وقت میں بھی مناسب نہیں تصور کرتا تھا جیسا اب تھا یعنی شجاع ہارا تھا
 اوسکو پاتھ چاہے اور رخصت ہوا تو رانا نے کہا کہ وہ موسم ہولی میں جنگل بوندی میں شکار کھیلنے آویگا
 مینا مسرت افزا چاکن کا اور رانا اور اوسکے درباری آدمی اموارنگ کے جوڑے پہنکر تھپار پر براہ بوندی
 چڑھے اور اوس سٹی کے قول کو فراموش کیا جسے بروقت چہا پر چڑھنے کے مقام ہاؤو یہ کہا تھا کہ جبھی
 راوے اور رانا باتفاق بیچ اہرا کے شکار کریں گے تو یہ ملاقات اونکی جیسی اوسکی جملہ امید زندگی تھی اور برباد
 ایسی ملاقات سے ہو گئی ہیں ہمیشہ باعث خرابی ہوگی مگر صد سال اس بیان دختر الو ہا رسو تاہ سو جابائی
 بوندی والد کے گزر گئے تھے اور یہ پیشین گوئی گوہر ایک کے زبان زد تھی مگر مثل نہیں کی ہو گئی تھی اور اوسکے

اصل نتیجے کو سب نے فراموش کر دیا تھا اب اسکو صرف مثل قصہ پاستانی شمار کرتے تھے +

مقام شکار کا بلندی کوہ ناند تا تجوڑ ہوا جو متصل دریا سے چمبل بجانب کنارہ مغربی واقع ہے جسکے خارون میں شکار ہر قسم کا شیر ہر سے خرگوش تک بکثرت ہے افواج ایک لین باندہ کر جنگل میں شور و غل مچاتی چلین تاکہ ہر قسم کے باشندے جنگل کے مثل شیر ببر و شیر چرغ و خوک اور ہر قسم کے ہرن اور بارہ سنگا سے اور نیل گاسے سے تا بہ چیتہ اور رویاہ و خرگوش و سگ صحرائی وغیرہ گھیر کر لائین ایسے دلچسپ موقع پر راجپوت اپنی افیون کو بھی فراموش کرتے ہیں اونکو اس امر سے زیادہ اور کسی کھیل میں خوشی حاصل نہیں ہوتی یہ بھی ایک قسم کی جنگ خفیف ہے جو خالی خطرہ سے نہیں +

اس منہگامہ میں بزدل رانا نے ارادہ کیا کہ اپنے کینے کو نکالے ہر ایک راجہ کے واسطے ایک ایک مقام آسائش کا تجوڑ ہوا تھا جہاں سے وہ بلا اندیشہ جب شکار اونکے روبرو سے گذر کر ی شکار کریں اور ہر ایک کے پاس وہاں ایک یاد و مہر امی تھے رانا کے ساتھ معاوضہ خواہ یعنی سپر پوریا تھا جسکو راجہ ہارائے قتل کیا تھا رانا نے اوس سے کہا کہ اب وقت خوک مارنیکا ہے فوراً ایک تیر پوریا کی کمان سے بجانب راوچلا گراؤ سنے اسکو مثل ہمارے تیز نگاہ دیکھا کہ اوسکی جانب آتا ہے اور اپنی کمان اوسنے دوسری جانب پھیر دیا اسکو اوسنے اتفاقہ تصور کیا تھا مگر جب دوسرا تیر رانا کے بھائی غیر یطبی کا اوسکی جانب آیا تو اسکو دغا کا اعتبار ہوا اوسنے اسکو بھی دوسری طرف پھیر دیا اب فوراً رانا گھوڑے پر سوار ہو کر اوسکی جانب آیا اور کھانڈے سے اوسے زخمی کیا راو زمین پر گر گیا مگر پھر موہش میں آ کر رمال سے اپنا زخم خوب کھینچ کر باندھا اور اپنے دشمن کو جو رو بفرار لایا تھا باؤنڈ بلند تم بھاگ جاؤ مگر میوار کو تنے فرق کر دیا پوریا نے جو اپنے راجہ کے پیچھے تھا جب دیکھا کہ راو نے اپنا زخم باندھا تو کہا کہ یہ کام نامتام ہوا یہ سکر رانا بھی پیل بزدل کے زخمی راو پر حملہ آور ہوا راو ہارائے مثل شیر مجروح جب رانا نے ایک اخیر ہاتھ مار نیکو اٹھایا تھا جرات کر کے قاتل کے کپڑے پکڑ کر اسکو گھوڑے سے نیچے کھینچ لیا وہ بھی زمین پر گر کر راو اس کے اوپر گرا راو نے دونوں راو اس کے سینہ پر رکھے اور اپنی اصلی ذاتی قوت سے اوسے ایک ہاتھ سے قاتل کا گلو دہایا اور دوسرے ہاتھ سے خنجر کی تلاش کی کیا موقع اور وقت عوض لینے کا تھا خنجر لیکر اوسنے قاتل کے سینے میں گاڑ دیا اور بچشم خود اسکو اپنے قدموں پر مرتے ہوئے دیکھا راو کو تسلی ہوئی مگر اسکی بھی زیت اور سقدہر باقی تھی کہ بدلا اپنا لے لے سدا وہ بھی

بعد قتل کرنے قاتل کے اوسکی لاش پر گر کر مر گیا * ۵۶

یہ خبر بوندی مین راوکی والدہ کے پاس پہونچی کہ اوسکا فرزند مقام امیر مین قتل ہوا اس عمدہ والدہ نے کہا قتل ہوا اور تنہا یہ ممکن نہیں کہ جس لڑکے نے اوسکی پتان سے شیر پیا ہو وہ تنہا عالم بقا کو جاسے یعنی اپنے دشمن کو بھی ساتھ لیکر جائے گا وہ یہ کلمہ زبان پر لائی تھی کہ جوش مادری کے سبب اوسکی پتان سے اس زور سے شیر نکلا کہ جس چوکی سنگین پر گرا تھا اوسکو توڑ ڈالا *

اندیشہ جبریتی جسے جوش قدرتی مرگ فرزند کو منطقی کیا تھا زبان سے بھی نہیں نکلتا تھا کہ دوسرا منبر آیا اور اوسنے عمدگی معاوضہ ستانی ظاہر کی والدہ راجوتنی کو کچھ اطمینان اوسکی نسبت حاصل ہوا مگر تازی اندیشہ اوسکے دل مین حالی ہوے یعنی رائیہا سے راجگان مقتولین زندہ نہیں رہیں گی اور تپا اوپر میدان شکار کے تیار ہوئیں رانی سو جا کو بالعوض اوسکی خوش طبعی کے جسے شوہر اور ہرادر کو ضائع کیا شعلہ نصیب ہوا اور ہمیشہ رانارتن جسکی شادی راو کے ساتھ ہوئی تھی بوجہ رسم یا محبت کو اپنی مالک کی لاش کے ساتھ جلگئی چھتری راجگان کی جان وہ گرے تھے اوسی مقام پر تعمیر ہوئی اور سو جا بابائی کی چھتری ایک بلند مقام گھاٹی پر بنائی گئی جس سے اور بھی رونق گھائی مذکور کی ہو گئی ہے اور جو مسافر قدرت کا تماشا دیکھتے ہیں یا شوق سماعت کرنے حالات پاستانی کار رکھتے ہیں اوسکے نزدیک دو چند رونق اس گھاٹی کی چھتری رانی مذکورہ سے ہو گئی ہے *

ستران سمت (۵۹) از ستران (ع) مین گدی نشین ہوا اور اوسنی شادی ساتھ دختر مشہور سکنا کے جو بانی قوم سکندریہ میوار کا تھا کی تھی وہ از حد بہکت کال بھیج دینکا ہوا جو دیوتا جو دہ اور رودہر یعنی خون کا ہے اور مثل اون سب خون نشان راجپوتوں کے جو اوسکے امور قبیلہ کو روار رکھتے تھے وہ بھی بیرحم اور آخر کار دیوانہ ہو گیا بل آدمی کا اس دیوتا جو دہ کو چڑھتا ہے گو ستران نے کفایت حرف اور چشمان رعایا کے کی تھی اور ویسی کو آنکھیں نکلو کر چڑھتا تھا یہ اب وقت سوال کرنے کا ہے جس طریق سے وہ حکمرانی کرتا تھا رئیسان مجتمع نے اوسکو خارج از گدی کر کے جلا وطن بوندی مین کر دیا اور ایک موضع خرد اوپر لب دریا سے چہل اوسکی بود و باش کے واسطے مقرر ہوا جسکو بنام ستران پورا و سنے مشہور کیا۔

۱۔ ہم میان تصویر چھتری سو جا بابائی کی جہاں مقام عمدہ مین تعمیر ہے لکھتے ہیں مولف کتاب نہا نے چھتری راجگان مانع ناز کا کو بھی دیکھا وہاں اب بھی شکار اچھا اور بکثرت ہے *

جو ایک اور شہادت موجودہ منجملہ دیگر شہادت ہاے اخراج راجگان راجپوت ہے جب وہ امور خلافت ہم
یا عقل کے کرتے تھے چونکہ اوسکی کوئی اولاد تھی لہذا رُوسا نے پسر زبودہ ولد راو باند کو پسند کیا جسے پرورش
بیچ اپنے موروثی موضع ماتونداس کے پائی تھی +

راو ارجن جو پسر کلان منجملہ آٹھ فرزندان زبودہ تھا بجائے اپنے ہمیشہ زادہ جلا وطن کے گدی نشین ہوا
کوئی امر کلیتہً برطرفی و رفع عناد فیما بین ان شجاع اقوام کے جب ایک مرتبہ دودھو ہو جائیں زیادہ تر حرکات
راو ارجن سے روشن نہیں کرتا کیونکہ جب وہ گدی نشین ہوا تو وہ اور اوسکے رشتہ داران شجاع نے
خدمت اور مدد اوس رانا کے فرزند کی کی تھی جسے بزرگ ارجن کو قتل کیا تھا قابل یاد رکھنے کے فوج کشی
بہادر گجرات اوپر چور کے سابق جلد اول صفحہ ۳۱۰ کتاب انگریزی میں مذکور ہو چکا ہے اور مرگ راجہ ہارا
مع اوسکے جاگیر داران بمقام عزت یعنی شگاف قلعہ یہ راجہ ہارا راو ارجن تھا جو برج قلعہ چور پر سے
اوڑایا گیا تھا کبیشتر بوندی اس امر بد فریون کا بیان خوب کرتا ہے جس میں دلیری و دلاوری لاثانی اوسکے
راجہ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اس امر کی تصدیق تواریخ میوار سے بھی ہوتی ہے یعنی۔ —
ایک گوشہ بہاڑ پر بیٹھے ہوئے سورنگ کے ساتھ جب اوڑا تو ارجن نے تلوار کھینچی اور زمانہ نے اوسکی
روانگی اس جہان سے باستعجاب دیکھی +

سورجن جو ارجن کے چاروں فرزندان میں کلان تھا سمت ۱۵۸۹ (۳۳ شلع) میں گدی نشین ہوا +

۱۵ چار انجین کے جاگیر پائے تھے اور بانی علیحدہ علیحدہ فرتے کے ہوئے یعنی بھیم کے پاس تاکردہ اور پورو کے پاس ہر دوی جاگیر تھی
اور مہال اور پچائج کے مقامات معلوم نہیں +

۱۶ سورنگے کا بہت زور و ہار پر پت اوڑے سلا
تین کاری تلوار آدھ پتیا ہارا + جا

۱۷ رام سنگہ کے فرتے کا نام رام ہارا تھا اکے راج کے فرتے کا اکے راج پوت اور کاندل کی اولاد کا نام جہا ہارا تھا +
+ انجا مخف ارجن کا ہے +

باب سوم

راوسو جین کا تختہ برعناصل کرنا۔ اکبر کا محاصرہ کرنا۔ راجہ بوندی کا تلخہ حوالہ کرنا اور جاگیر و سلطنت ہونا۔
 سادوت ہارا کا قربانی عظیم کرنا۔ اکبر کا خطاب راجہ ہارا کو عطا کرنا اور روانہ کرنا واسطے فتح کرنے
 کو نڈر اندھکے۔۔۔ اوسکی نتیجہ کی اور عزت افزائی۔ راجہ بیجوج کا گدی نشین ہونا۔ اکبر کا گجرات فتح کرنا۔
 راجہ شہنشاہ امیر راجہ ہارا بنایا۔ عورت، واحد آباد۔ گردوبلے ریش و برت۔ بھیرمتی راتو بھیج۔
 وجہ وفات اکبر۔ راجہ کشی خدات شاہ شاہ جہانگیر۔ راجہ ہارا کا شکست سرکشوں کو دنیا۔
 راجہ بوندی ہاروتی۔ مادہ ہوشنگہ کا کوٹہ حاصل کرنا۔ راجہ بوندی کا قتل ہونا۔ اوسکے وارث گولی ناتہ قتل ہونا۔
 راجہ بوندی جاگیر ات ہاروتی۔ راجہ چرسال کا گدی نشین ہونا۔ امیر حاکم آگرہ مقرر ہونا۔ خدمات کون۔
 دولت آباد کا زینہ لگا کر قبضہ کرنا۔ کابلرگ۔ دہلی جنگ باہمی پسران شاہجہان۔ راجہ بوندی کا بیٹا
 نسبت سیرت اورنگ زیب کے۔ وفاداری راجگان ہارا۔ جنگ باہمی اوجین اور دہلی پور۔ شجاعت
 چرسال۔ اوسکا قتل ہونا مع بارہ راجگان نسل ہارا۔ راجہ ہارا کا گدی نشین ہونا۔ بوندی پر فوج کشی۔
 فوج شاہی کا شکست کھانا۔ راجہ ہارا کا پھر مور و عنایات ہونا۔ اورنگ آباد میں مقرر ہونا۔ اوسکی جگہ
 راجہ انورا کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا لاہور میں مقرر ہونا۔ اوسکی وفات۔ راجہ بودہ۔ جنگ جاجو۔ راجہ ہارا
 کوٹہ اور بوندی کا مقام مخالفت ہندو گریں آنا۔ قتل راجہ کوٹہ۔ شجاعت راجہ بودہ۔ اوسکا فتیاب ہونا
 منجانب بہادر شاہ۔ وفاداری راجہ بوندی۔ بھجوری فرار ہونا جنگ ساتھ راجہ امیر کے۔ اوسکی وجہ
 خیالات بلند امیر۔ اوسکی حالت ملک۔ وفاداری امیر۔ جنگ سخت۔ راجہ ہارا کا بوندی سے
 قہاج ہونا۔ علاقہ بوندی کا کم ہونا۔ راجہ بودہ کا جلا وطنی میں وفات پانا۔ اوسکے پسران۔
 راجہ سورجن کے ساتھ ایک نیا زمانہ بوندی کا شروع ہوا اب تک اوسکے راجگان سر خود اور آزاد تھے
 صرف تسلیم اور بروقت ضرورت خدشہ داری کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ تر بوجہ رشتہ داری کو راجہ داری تھا
 مگر اب وہ زیادہ تر وسیع مقام میں قدم زن ہوا چاہتے تھے اور انکا حال زیادہ تر قریبی زمانہ آئندہ ہندوستان

مرج ہے *

سادت سنگ نے جو ایک نزع خود بوندی سے تھا ہنگام اخرج خاندان شیر شاہی خط کتابت ساتھ افغان
 صوبہ رتھبہ کے شروع کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ قلعہ مذکور اوسکو مل گیا اور اسنے اپنے بزرگ راجہ سورجن کو

بجلد دسے اس خدمت بزرگ کے جسکے سبب قلعہ اور علاقہ اسقدر وسیع دستیاب ہوا کہ کسی شخص تحت بندگی پاس اسقدر تھا سا و نت جی کو علاقہ متصل شہر کے عطا ہوا اور اسکا نام مشہور ہوا اور بنام نہا و بیس خاندان سادنت ہارا شہرت پذیر ہوا *

رئیس بیدلانے جو قوم کا چوبان تھا اور جو خاص باعث دیوانی قلعہ مشہورہ مذکورہ کا تھا شرط کی تھی کہ یہ قلعہ راوسورجن کے قبضے میں بطور جاگیر میوار ہو اور ہر طرح ہتھیار جو نہا نہ ہاے دراز تک جاگیر فرزند راجہ اجمیر کے تھا اور چودہ صدی تک بیچ قبضہ ایک فرع خاندان بیلند یو کے اوس زمانے سے رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ شجاع سے بھر جنگ سخت حاصل ہوا تھا ایک مرتبہ بھجر خاندان چوبان میں آگیا * رتھمبور مدت سے اکبر کا مطلع نظر تھا اوسنے اوسکو خود جا کر محاصرہ کیا قبل اسکے وہ ایک مرتبہ روہرواوسکی مستحکم دیواروں کے بغیر امید سپرد ہو جانے کے گیا تھا جب بھگوانداس امبروالہ نے اور اسکو فرزند مشہور راجہ مان نے جنھوں نے صرف اطاعت اکبر کی اختیار نہیں کی تھی بلکہ بوجہ شادی کے رشتہ پیدا کیا تھا ارادہ کیا کہ وہ اپنی رسائی سے سورجن ہارا کو اوسکے عہد کی خلاف ورزی کا باعث ہوگا یعنی جو عہد اوسنے کیا ہے کہ وہ اس قلعہ کو بطور جاگیر عطا اپنے قبضے میں رکھے گا اوس عہد کی خلاف ورزی کرنے کو اوسکو آما وہ کرے گا وہ مہمان نوازی اور تواضع جس سے ہرگز جنگ جو راجپوت قطع نظر نہیں کرتے باعث راجہ مان کے قلعہ میں پہنچنے کے ہوئے اور شاہنشاہ بھی اوسکے ہمراہ بلباس خدشکار گیا آنارگشتگو میں ایک عمومی راوسنے شاہنشاہ کو سچا مانا اور ذوقہ برگذرت عظیم پالہ جو علامت خدشکاری کی تھی اوسکے ہاتھ سے لیکر اکبر کو گدی حکومت قلعہ پر بٹھایا اکبر نے استقلال کو ہاتھ سے نہ لیکر کہا اچھا راوسورجن اب کیا کرنا چاہیے اسکا جواب راجہ مان نے فوراً دیا رانا کو لازم ہے کہ رتھمبور حوالے کر دے اور ملازم شاہ ہو جائے اوسکو عزت اور منصب بزرگ عطا ہو جو معاوضہ تحویر ہوا وہ درحقیقت بہت تھا یعنی حکومت

۱۰ اوسکی شہرت اولاد چند کی شہرت نے لازوال اور ابدی بوجہ مندرجہ کر بیچ اوسکی کتاب ہیر رس اور ہیر کاویہ میں کر دی ہے *

۱۱ راجہ مان امبروالہ کا نام تواریخ منظومہ ہارا میں کھجکی مشہور ہے یہ نام زیون اسوجہ سے ہے کہ اوسنے اپنی رسائی زرشتابہ تمثیل زیون رشتہ داری کر لی ساتہ خاندان شاہی کے بذریعہ دینیے دولہ کے نام راجپوت کو داغ لگایا یا اس ہی انکار کر نیکا حال نہیچ سکا

۱۲ رانا پرتاب میوار والہ میں لکھا ہے کہ گنس ہر دل عزیز کے ساتہ اوسنے انکار کیا اور کیا نتیجہ اوسکا ہوا یہاں راوسورجن نے وہ فعل

مصالحات کے ساتہ کیا جو راویہ پتھر نے بذریعہ اسلحہ کے کیا تھا *

۵۷۲
 باون اضلاع کی جنگی آہنی بلا فراغت او کو دیجاسے بالعوض جسکے وہ معمولی فرج سے خدمت کیا کرے
 اور ماہر اسے اسکے یہ بھی اجازت ہوتی کہ اس کو اور جو شرط منظور ہو وہ عرض کرے بادشاہ اسی منظور کرے گیے +
 فوراً ایک عہد نامہ اسی مقام پر تجویز راجہ امیر تجریہ موہا جسکی پابندی عقائد مذہب ہندو خوب
 روشن ہوتی ہے +

اول رئیسان بوندی اوس رسم سے مستثنیٰ ہیں جس سے نام راجپوت کو دافع لگتا ہے یعنی حرم شاہی میں
 دولا بھیجا +

دوم۔ استثنائے جزیہ سے +

سوم۔ رئیسان بوندی کو حکم انکے پار جانے کا نہ ہو +

چارم۔ جاگیہ داران بوندی مستثنیٰ ہیں شاہی زمین روانہ کیلئے اپنی رانی اور رشتہ کی عورت سے واسطے
 رکھنے دکان کے بیوزہ نور نور تصور کیے جائیں +

پنجم۔ وہ واسطے دیوان عام تک جانے کے مجاز ہوں +

ششم۔ اونکے معاہدہ کی تعظیم ہو کرے +

ہفتم۔ وہ کبھی زیر حکم کسی شدو کے نہ کیے جائیں +

ہشتم۔ اونکے گھوڑوں پر دافع شاہی نہیں لگایا جاسے +

نہم۔ اونکو اجازت ہو وہ فقارہ بجاتے ہوئے بازار بسے شہر میں تا بہ محل دروازہ جایا کریں اور حضور
 مجرا بقا عہد عام نہ کیا کریں +

۱۰ ہم بیان تحریر کرتے ہیں کہ آئندہ جو حال کما جاتا ہو وہ ترجمہ اوس خلاصہ تواریخ بوندی کا ہے جو راجہ بوندی نے اپنے گھر کی
 کتب تواریخ سے ہمارے واسطے لکھ کر بھیجا تھا اوس میں جاہا مبالغہ شاعرانہ کیش ہے +

۱۱ ڈولہ رسمہ اور ہے کہ رانی بادشاہ کو دیجاسے +

۱۲ یہ قدیم رسم بادشاہان ہندو کی ہے جو انکے قدیم بزرگ تاناری کرتے تھے اسکے مفصل حال کو دیکھو جلد اول صفحہ ۴۴۴ کتاب نگری
 اور گلیڈون صاحب کا ترجمہ آئین اکبری کا +

۱۳ یہ دافع ایک پھول اور پشانی گھڑے کے دیا جاتا تھا +

۱۴ یہ رسم مثل رسم کوٹوپین داون کی ہے اگر ہمارے سفیر بھی وہی دل رکھتے جو لہستان سردی دار کا تھا جسکے حکم مجرا کرنے کا

دہم۔ بوندی قوم ہارا کے قبضے میں اوس بہت پر ربی جطج و ہلی بادشاہ کے قبضے میں ہے اور اونکو مستثنیٰ کسی تبدیلی دارالریاستہ سے کیا جائے *

ماسوائے ان شرائط کے جو بادشاہ نے قسیمہ منظور کیں اکبر نے راو کو ایک مکان بیچ شہر تبرک کاشی کے ساتھ اوس استحقاق کے جو نہایت مرغوب راجپوت کو ہے عطا کیا یعنی جاے پناہ جو مندرون میں ہوتی ہے یعنی خود مندر جواب تک قائم اور موجود ہے ایسے معاوضہ عظیم سے اور بوجہ منظور ہونے اوسکی شرائط کے ہرکو تعجب نہیں کہ راو سورجن نے وہ ذرہ اطاعت جو میوار کی کرتا تھا دور کر دیا جو میوار اب بیاعت جا رہے اوسکی دارالریاستہ کے ضعیف بھی ہو گیا تھا یا اوسنے پر دی فتناب سواری مغل کی کی مگر یہ نقص عمدہ ساتھ نیک نیتی مستحکم ساونت ہارا کے جو نہایت شجاع تھا غلط ہو گئے جسے جیسا سابق مذکور ہو چکا ہے بشرکت کوٹہ یا چوہان کے رنٹھمبور لیا تھا اوسے کیسے یا با کیا اور ساتھ اپنے جزوی مقوم کے جو نیک نیت بخلات تھیں اپنے شانہ شاہ کے عزم کیا کہ اکبر کو قبضہ صرف اونکی لاشوں کے بعد ملے گا یعنی جب اونکی لاش زمین پر ہوگی اوسوقت اکبر قابض رنٹھمبور پر ہوگا *

قبل از اشتہار اس وفاداری بے سود کے اوسنے ایک مینار بنا کر اوسپر ایک قسم نامہ اس مضمون کا کندہ کر دیا کون ہارا اصل نسل کا رنٹھمبور پر چڑھے گا اور کون اوس سے زندہ علیحدہ ہوگا ساونت اور اوسکے رشتہ دار عزت کے واسطے جان دی اور بخون نے اپنی حیات بیچ ایفائے قول کے جو ساتھ رانا کے ہوا تھا ضائع کی اور اوس رور سے کوئی ہارا رنٹھمبور سے بغیر پھیر لینے اپنے سر کے اسوجہ سے گزر نہیں کرتا کہ اوسکے ہاتھ بے آبروی قوم کی ہوتی تھی اس معاملہ سے جملہ تحریر و تقریر ساتھ میوار کے ختم ہوئی اور اس زمانہ سے رئیس ہارا کا خطاب راو راجہ بوندی ہوا *

راو سورجن کی طلبی فوراً واسطے جنگ کے ہوتی اور اوسکو حکم ہوا کہ افسری فوج میں جا کر گونڈوانہ کو سر کرے اسکا نام گونڈوانہ اسوجہ سے ہوا کہ وہ ملک گونڈ قوم کا تھا اوسنے جا کر اونکی دارالریاستہ ہارنی نامی کو حملہ کر کے لیلیا اور بنظر یا وگا راس فتح کے اوسنے ایک دروازہ وہاں تعمیر کیا جسکا نام اب تک سورجن پل مشہور ہے

روبرو بادشاہ کو ہوا تھا تو اونکو انکار اس بھیتی ہو گیا تھا تو وہ اپنی آسمانی فرزند بنی حضرت عیسیٰ کی متبع کرتا اسکی تفصیل کو دیکھو (تاریخ مار وارم) اس حرکت مشترکہ لینے رنٹھمبور کی تصدیق حالات رئیسان کوٹہ مار یونسے ہوتی ہے جو خاندان ہارا سے تھے مگر پوریا چوہان کہلاتے ہیں میں اوس سے خوب واقف ہوں اور نیز بدلا والہ سے جو اسی خاندان سے ہے اور منجملہ سولہ بیٹ میوار کے *

دوا نسران گوند گونڈا کر کے شاہنشاہ کے پاس لگیا اور ساتھ قیاض دلی کے اونکی شفاعت کی اور عرض کیا کہ وہ آزاد اور رہا ہو کر اپنے علاقے کا کوئی جزو حاصل کریں بوجہ بروئے کار لانے اس خدمت کے بادشاہ نے اکثر اضلاع اور سکو عطا کیے جنہیں بنارس اور بنجار بھی تھے یہ واقعہ سمت ۱۶۳۲ یا ۱۶۳۳ء میں ہوا تھا یہ وہی سال تھا جس میں رانا پرتاپ میوار والہ کی جنگ بندی گھاٹ کی بمقابلہ سلطان سلیم کو تھی (اسکا حال جلد اول صفحہ ۳۴۰ کتاب انگریزی میں دیکھئے)

راو سورجن اپنی دارالریاستہ بنارس میں رہتا تھا اور بوجہ اپنی نیک نیتی اور دانائی اور فیاضی کے فائدہ ملک کو اور کل ہندو کو بخشا جسکی وجہ سے حریت مذہب ہندو کی زیادہ رونق پڑی ہوئی بوجہ ہوشیار اور اسکے انتظام کے اور ہوشیاری اور اسکی سپاہ تھانہ کے نہایت قابل اہمیت جسم و جایدا و بیچ ملک کے قائم ہوئی اور سنے شہر کو بہت خوبصورتی اور رونق بخشی خصوصاً اس جانب کو جہاں وہ رہتا تھا اور اسکی وجہ سے چوراسی مکانات مفید عام اور بیس حمام تعمیر ہوئے اور سنے وہاں وفات پائی اور تین فرزند صلبی چھوڑے اول راو بھوج دوم دودا جسکا نام منہسی کا اکبر نے لکڑخان رکھا تھا سوم اہل جیکو شہر پولیٹیا مع اسکے متعلق مقامات کے ملا تھا جواب ایک منجملہ جاگیر کوٹہ ہے اور جاے سکونت اسے ملوت ہارا کی ہے *

اس عرصہ میں اکبر نے اپنی دارالحکومت تمام دہلی سے مقام آگرہ کو منتقل کی جبکہ اونے وسعت دیکر
نام اوسکا اکبر آباد رکھا ارادہ فتح کرنے گجرات کا مصمم کر کے اوسنے وہاں فوج کشی بھیجی اور آپ بھی بعد ا
چیدہ سپاہ شتر سواران لیکر روانہ ہوا اوسنے رسم راجگان صحرائی ہندا اختیار کر کے پانچو شتر تیار کیے تھے
اور ہر ایک شتر پر دو دو سپاہی کجاوے میں بیٹھے تھے اس گروہ چیدہ کے جس میں خاصکر راجپوت تھے
راو بھوج اور دودا بھی شامل تھے بھپتی و چالا کی راہ سپر موکر اکبر شامل اپنی فوج کے ہوا جو محاصرہ سورت
کر رہی تھی اس سے پیشتر اکثر جنگ وقوع میں آئی تھیں حملہ اخیر میں راو ہار نے افسر فوج دشمن کو
قتل کیا سجدوے اسکے بادشاہ نے اوس سے کہا کیا مانگتا ہے جو مانگنا ہو مانگ راو مذکور نے اپنی درخواست
صرف اس قدر کی کہ اوسکو اجازت اپنے علاقے میں جانے کی موسم برش کال میں ہوا کرے یہ درخواست اوسکی
منظور ہوئی *

منظور ہوئی *
جنگ بامے دوامی اکبر واسطے فتح اور استحکام سلطنت تمام ہندوستان باعث مواقع فراوانِ یسنانِ اجپوت کے

۵۷۵
 اظہار شجاعت کا ہوئیں اور قوم ہارا ہمیشہ مقامات مخاطرہ اور عزت پر رہتے تھے محاصرہ اور فتح مشہور
 قلعہ احمد نگر نے موقع خوب اظہار شجاعت ہارا کہ وہاں شجاعت پھر ظاہر ہوئی اور پھر مستدعی است یار
 اور انعامات کے ہوئے باظہار قدردانی لیاقت افسران بوندی بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک برج جدید
 تعمیر کیا جائے اس مقام پر جہاں بوندی الرنی حملہ کیا تھا اور نام اس کا برج بھوج رکھا جائے اور سواری
 اپنی سواری کا خاص فیل عطا فرمایا اس حملہ سخت میں چاند بیگم بیگم احمد نگر کے ساتھ سو عورات مسلح جنگ سخت
 واسطے اپنی آراوی کے کرتی ہوئی قتل ہوئی +

باوجود ان جملہ خدمات کو راو بھوج معرض نارضا مندی شاہنشاہ میں آیا بعد وفات رانی جو دہاتی کے
 اکبر نے حکم دیا کہ دربار میں سب ماتم کرین اور سب شریک پنج ملک ہوں ایک حکم صادر ہوا کہ جملہ
 رئیسان راجپوت اور نیز افسران اہل اسلام ریش و بروت صاف کرین اور بنا بر تعمیل اس حکم کے
 حجامان شاہی کو حکم ہوا کہ موافق حکم کے تعمیل کرین مگر جب وہ خیمہ گاہ ہارا میں آئے کہ یہ علامت
 جوانی قطع کرین اور کو بزد و ضرب و دشنام و سخت کلامی اور نھون نے نکال دیا دشمنان راو بھوج نے
 اس حرکت مقابلہ کو بیالغہ بیان کیا اور گوش زوشاہنشاہی کیا کہ نہنگام مقابلہ حجامان کچھ کلمات ناسزا
 نسبت رانی مرحومہ کے بھی زبان پر آئے تھے جو رانی یاد ہو گا کہ ایک راجپوتی میوار کی تھی اکبر اپنے
 اس جاگیر دار یا رعایا کی خدمات شجاعت آمیز کو فراموش کر کے حکم دے ہوا کہ راو بھوج کے دست دیا
 اسکی بروت قطع کرین اور سننے اگر یہ حکم نسبت کسی شیر کے دیا ہوتا تو بہتر تھا یہ حکم نہ کہ ہارا و شیشیر ہو
 اور جملہ کمپو میں شور و غل برپا ہوا اور بڑی خونریزی ہوئی اگر شاہنشاہ اپنی بیوقوفی کا معترف نہ ہو کر
 بوندی والے کے مقام قیام پر خود نجاتا وہ جا کر تعریف شجاعت قوم ہارا کی زبان پر لایا کہ ہونا چاہیے
 کہ اسکو اندیشہ شجاعت بوندی سے ہوا اور ہاتھی سے اوتر کر عذر خواہ راو کا ہوا اور اسے نہایت
 خرم کے ساتھ اپنے والد کے استحقاق کا عذر کر کے عرض کی کہ مثل اس کے جو خاک خور ہے لائق اس کے
 نہیں کہ بیگم کے ماتم میں لب کشا ہو اکبر اس عذر خواہی سے بھی خشنود ہوا اور راو کو سینے سے لگا کر
 اپنے محل میں لے گیا +

اس خبر و تواریخ بوندی میں بیان طریق وفات اکبر درج ہے اور اسے ارادہ کیا کہ مان سنگ کو شیر خوار کیا

جس کا نام آلوہہ تھا کوڑا لے کر اپنے گھر کو لے آیا اور جیسے کہ ان کے واسطے اور گولیاں بھی اسی قسم کی مگر جو سادہ تھیں تیار کر آئیں۔ اپنے گھر پر ہٹ میں جو گولیاں سادہ تھیں وہ تو اس نے راجہ کو دیں اور جیسے کہ آلوہہ تھیں وہ ناواستگاری میں آپ کھالیں بعد وفات شاہنشاہ کے راجہ بھیج اپنی سورتی ملک میں واپس آیا اور اپنی مجلس اسے ہندی میں فوت ہوا اس کے تین فرزند تھے راورتن اور ہر دے زیا اور کیشو داس ۴۰

اب جہانگیر شاہنشاہ ہند ہوا اس نے اپنے شاہزادہ پرویز کو صوبہ دکن نامزد کیا اور شہر برہانپور میں اس کو اختیار دیکر وہ بجانب شمال واپس گیا مگر شاہزادہ خرم کو رشک اپنے برادر کا ہوا اور خلاف اس کے سازش کر کے اس کو قتل کیا بعد اس قتل کے ایک ارادہ اس نے یہ کیا کہ اپنے والد جہانگیر کو بھی تخت خارج کرے اس نیت سے اس نے سرکشی اور بلوہ عظیم برانگیختہ کیا تواریخ میں اس طرح لکھا ہے کہ منجملہ بائیس راجکان کے سب مخالفت شاہنشاہ کے ہو گئے مگر راورتن

سرور بچھا جل ہوا اب کیا کرو جتن
جہانگیر جہانگیر کا رکھ راورتن

یعنی چشمہ طغیانی پر آیا اور پانی باہر نہ نکلا اب کیا علاج باقی ہے
مگر جہانگیر کا جاتا تھا گھر کا راورتن نے

مع اپنے دو فرزند ان مادیوں سنگہ اور ہری کے رتن برہانپور گیا جان اس نے فتح کامل اور سرکشوں کے حاصل کی اس جنگ میں جو بروز شنبہ کا تک سودی پورنامشی سمت ۱۶۳۵ (۱۰۲۷ھ) واقع ہوئی تھی اس کے دنوں فرزند مجروح تخت ہوئے بھلدوسے ان خدمات کے راورتن کو حکومت برہان پور انعام ہوئی اور مادیوں اس کے دوسرے فرزند کو شہر کوٹھ مع متعلقات اس کے عطا ہوا اور اس حکم سے کہ یہ جاگیر کوٹھ براہ راست تخت و تاج سے یعنی شاہنشاہ سے تصور کرے یہ اس وقت سے انقسام علاقہ ہوتی وقوع میں آیا اور بادشاہ نے بنیال انعام دی مادیوں سنگہ خدمات شایان اس کے والد سے قطع نظر اور چشم پوشی کی مگر یہ حرکت بھی جہانگیر کی بلا ارادہ کے تھی

۱ اس کو کوٹھ بطور جاگیر علیحدہ بادشاہ سے حاصل ہوا تھا اور پندرہ سال تک اس کے قبضے میں رہا ۴

۲ اس کو شہر دیہری واقع بریلو دریا سے جمیل مع تائیس مواضع کے جاگیر میں ملا تھا ۴

بلکہ بجلاؤ اسکے اوسو شمول سہ قدر قوت کا بیج اختیار اسی شجاع خاندان کے خالی از خوں و خطر تصور نہیں کیا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس قسم کے انتقام قوت سے وہ دونوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے زیر حکم رکھ سکتا تھا شاہ جہان نے منظوری عطیہ بنام مادہ ہونگہ فرمائی اسکا حال اپنے محل اور موقع پر تواریخ کوئٹہ میں درج ہوگا *

راورتن نے تاج حکومت برہان پورا اسکے پاس تھی اوسنے ایک شہر تعمیر کیا جسکا نام اب تک بنام اوس کے یعنی رتن پور ہے وہ ایک اور خدمت عظیم بربر سے کارلا یا جس نے بادشاہ کو بھی رضی کیا اور زیادہ تر باعث امنیت اوسکے قدیم مالک رانا میوارکا ہوا ایک رئیس سرکش درباری دریا و خان نامی اوس ملک میں دست سرکشی اور بغارت گری دراز کرتا تھا کہ راجہ ہار نے اوس پر حملہ کیا اور شکست دیکر اوسکو گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے گیا اس مہم عظیم کے جلد کوئٹہ میں بادشاہ نے اوسکو نوبت اور تھارہ عطا کیا اور حکم ہوا کہ جھنڈہ عظیم زرد رنگ نشان و شوکت اوسکے آگے چلا کرے اور ایک جھنڈہ سبز اوسکی اپنی فوج کے ساتھ رکھ کرے یہ علامات نشان و شوکت اب تک اوسکے جانشینان کے ہمراہ تھیں راورتن نے عہد و پیمان نہ صرف اپنے راجپوت بھائیوں سے بلکہ کل قوم ہار سے حاصل کیا اور اوسکے مذہب کو اوسنے تبدیل ہونے سے محفوظ رکھا قوم ہار بخوشی دل ناز کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان اوس مقام کو جہان وہ رہتے تھے خون پاک گاؤں سے ناپاک نہیں کر سکتا بعد اپنی کل خدمات کے رتن بیج ایک جنگ متصل برہان پور کے قتل ہوا اوسکا نام شجاعت اور نیکی کے ساتھ کل خاندان ہار میں باقی ہے *

راورتن کے چار فرزند تھے گوپی ناتھ جسکو بوندی ملی تھی مادہ ہونگہ جو کوئٹہ میں قابض ہوا ہری جی جسکے پاس گورکھ تھا جگر ناتھ جسکے اولاد نہ تھی اور گوپی ناتھ وارث بوندی بھیم جیات اپنے والد کے فوت ہوا طریق اوسکی وفات کا ایک اور نمونہ سیرت راجپوت کا دیتا ہے اور مستحق حاصل کرنے ایک مقام کا بیج حالات عجائب تواریخ کے ہے یعنی گوپی ناتھ خفیہ آمد و رفت پاس زوجہ ایک برہمن خاندان بلدیہ کے رکھتا تھا اور تاریکی شب میں زنیہ لگا کر اوسکے مکان پر جایا کرتا تھا آخر کار برہمن مذکور نے اوسکو گرفتار کر کے اور اوسکے دست و پا باندھ کر محل میں گیا اور راو صاحب سے کہا کہ میں نے ایک وزو گرفتار کیا جو میری آبرو کی چوری کرتا تھا اور بوجھتا کہ ایسے جرم کی سزا کیا ہے راو نے جواب دیا کہ قتل یہ سنگراوس نے

لے قریب بیچاس خاندان اوسکی اولاد کے ایک گروہ بنا کر گرد مقام نمودا کے رہتے ہیں *

کہ اور گفت و شنود نہ کی اور واپس گھر میں آکر ایک قریب میں دماغ اوسکا پھوڑا لاش اور لاش اوسکی
شارع عام میں پھینک دی یہ خبر راورتن کو پہونچی کہ وارث بوندی قتل ہوا اور اوسکی لاش راتہ میں لبت
پڑی ہے مگر جب اوسنے وجہ اوسکے قتل کی سنی اور اوسکو یاد آیا جو حکم اوسنے نادانستہ دیا تھا
اوسنے صبر کیا +

گوپی ناتھ کے بارہ فرزند تھے راورتن نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ جاگیر دیں جو اب تک بنام کوٹہری
مشہور ہیں +

۱ راورتن سال جو گدی نشین بوندی ہوا +

۲ اندرنگہ جسے اندرگڈہ تعمیر کیا +

۳ بیرجی سال جسے بلون اور فلوڈا کی بنیا ڈالی اور اوسکے پاس کروڑاویں پلڈ بھی تھے +

۴ محکم سنگہ جسکے پاس اترودیہ تھا

۵ حاشنگہ جسکے پاس تھانوہ تھا

۶ یہ دلیل سیرت راورتن ہکو ایک ایسے ہی معاملہ کی یاد دلاتی ہے جو غزنی میں واقع ہوا تھا اور جسکا بیان فرشتہ نے
بیچ حال نصفت محمود کے لکھا ہے +

۷ یہ تین جاگیر کلاں بوندی کی یعنی اندرگڈہ بلون اور اترودیہ اب بوندی سے بوجہ فریب ظالم سنگہ کوٹہ والے علیحدہ ہو گئی ہیں
راورتن بوندی کے واسطے زبون تھا جب یہ درنون ریاست دوستی میں لائی گئیں کہ یہ سب حالات تواریخی پوشیدگی میں ہیں اب بھی ایمر
ایک امر عظیم اور عین انصاف ہوگا کہ ہم اتفاق کر کے رفاقت ان بیسویں کی اوسکے اصلی سردار بوندی کی طرف راجہ کپین یا امر خاں
شکل نہیں اور بوندی کی بڑی عزت ہوگی اور کوٹہ پر کچھ سختی نہوگی مگر استدرا کہ یہ اختیار تحفظ اون لوگوں کا نازل ہوا گیا جنکو ضرورت
اوسکی حفاظت کی باقی نہیں رہی ہے یہ جملہ رئیس بانی ایک ایک فرقہ جداگانہ کے ہوئے ہیں جو اوسکے نام سے مشہور ہیں مثل اندرسلوٹ
اور بیرجی سلوٹ اور محکم سنگوٹ فرقہ اول کے پندرہ سو بارہا سلوٹ بند موجود ہو سکتے ہیں جیسو پرنے ان بیسویں پر خراج قائم کیا اور ظالم سنگہ نے
زمانہ غارتگری میں ذرا اوسکا کر لیا اسکے عوض اوسکی وہ عزت اور آبرو وفاقی ہوتی جو بوندی کی تھی اور جسکا بوندی اب تحفظ نہیں کر سکتی تھی
نصفت نہی کا آسان طریق یہ ہے کہ ان بیسویں کو جیسو پر کے خراج سے بری کرین اس طرح کہ کسی سال تک کاروبار یہ بطور قیمت ارادی ادا کیا جائے
اس صورت میں وہ ظالم سنگہ مطالبہ سوا کلل پاکی ہو جائیگا اور ایمر موافق ہمارے عہد نامہ بھی ہوگا جسکا غشایہ جو کہ سطر کا دھڑلہ فیان یا سنگوٹہ
۸ تھانوہ جسکا نام سابق مجاہد پھرت جاگیر سنجہ بارہ جاگیر سپران تن ہے جو اب اطاعت اپنے اعلیٰ مالک کی کرتی ہے ہمارا راجہ بکراہیت

اب نام باقی ماندہ کے لکھنے جنگی اولاد باقی نہیں رہی بیکار معلوم ہوتا ہے *

چتر سال بچاے اپنے جدا مجد را ورتن کے گدی نشین ہوا اسکو شاہجہان نے نہ صرف اس کے موروثی ملک کا رئیس بنایا بلکہ حاکم دارالحکومت شاہی کا بھی مقرر کیا اور یہ عہدہ اس کے پاس شاہجہان کے عہد سلطنت تک رہا جب شاہجہان نے اپنا ملک چار صوبہ دار بنی مین زیر حکم اپنے چاروں فرزند ان یعنی دارا اور اوزنگ زیب اور شجاع اور مراد کے منقسم کیا چتر سال اوپر ایک عہدہ جلیلہ کے ماتحت اوزنگ زیب کے دکن میں سرفراز ہوا اس ہمارے اپنی شجاعت اور طریق سے جملہ محاصرہ اور جنگ میں ایک نام پیدا کیا انھوں نے جنگ دولت آباد اور بیدریں اس بیدر کا حملہ خود چتر سال نے کیا تھا اور اس قلعہ کو لیکر فرج تلوہ اری کو قتل کیا سمت ۱۷۰۶ء (۱۱۲۳ھ) میں مقام کالیرگ بعد جنگ سخت مفتوح ہوا اس میں بھی چتر سال بذات خود شریک حملہ تھا آخر جاے پناہ دکن کی قلعہ دہونی تھا جسے جملہ جنگ کو موقوف کیا اور اسکو فتح ہوئے بعد دکن چپ صاف ہو گیا اور پھر شور و فساد باقی نہ رہا *

اس عرصہ میں کہ یہ معاملات دکن میں بروئے کار تھے ایک خبر مشہور ہوئی کہ شاہنشاہ شاہجہان نے وفات پائی اور چونکہ بیس روز تک شاہزادہ اوزنگ زیب نے دربار نہیں کیا اور نہ کسی سے ملاقات تک بھی کی اسوجہ سے اس خبر کا یقین عام ہوا صرف دارا شکوہ منجملہ شاہزادگان کے دربار میں موجود تھا باقی برادران نے جو موجود نہ تھے اپنے اپنے دعویٰ تحت ظاہر کیے *

جب شجاع بنگالہ سے روانہ ہوا اوزنگ زیب نے بھی تیاری روانگی کی دکن سے کی اور مراد کو ترغیب اور اشتعال دی کہ مع فوج آکر اس کے شامل ہوا اور اسکو یقین کرایا کہ وہ خود عقیدہ میں بیرویش ہے اور کوئی خواہش دنیا کی اس کے دلیں نہیں ہے اسکی خواہش یہ ہے کہ گوشہ گزینی کرے اور عاقبت پیرونی کی متبع کرے دارا کا فر ہے اور شجاع خود سر وہ خود یعنی اوزنگ زیب گوشہ گزین صرف

اصلی اولاد ہما شکہ کا ہے اور اگر زندہ ہے تو دنیا میں ایسا ذی عزت اور شجاع اور سادہ وضع راجپوت کوئی دوسرا نہ ہوگا وہ بل تا بہار اپنے راجہ صنوسن کا تھا اور میرا نہایت راست باز اور بے بہا دوست مگر حکم و موقع اس شیر کش کے ذکر کرنے کا بیج اپنے روزنامہ کے ہوگا *

لے ملاحظیں کتاب ہذا باب طریق بیان امور ہذا خیال فرما دین کہ زبان اور محاورہ اصلی کتاب کا ہے دراصل یہ ایک تحت لفظی ترجمہ ہوا نہ عمری ان راجگان کا ہے جو قدر بوندی سے حاصل ہوا تھا *

اب مراد شاہزادگان شاہجہان میں باقی ہے جولانی سلطنت کے ہے اور اسکی مدد دی ہیں وہ بھی کی کوشش کر گیا
 شاہنشاہ نے ارادہ غنا و وزنگ زیب گوش زد کر کے خفیہ راجہ مارا کو تحریکی کہ حضور میں حاضر ہو
 بمصوب حکم شاہی چتر سال نے اس کے مضمون کو غور کیا مگر خیال کیا کہ جو میں ملازم گدی کا ہوں لہذا مجھے تعمیل اسکی
 مرض ہے اسنے فوراً تیاری دکھن سے روانہ ہونے کی شروع کی یہ خیر تیاری جو گوش زد اور وزنگ زیب
 ہوئی اسنے وجہ اسکی ایک رو انگی کی دریافت کی اور کہا کہ وہ بعد چند سے اس کے ہمراہ دربار میں جائیگا
 راجہ بوندی نے جواب دیا کہ اسکا اول کام اطاعت شاہنشاہ حکمران ہے اور یہ کہ مکر فرماں طلبی اس کے
 ہاتھ میں رکھا اور وزنگ زیب نے حکم دیا کہ راجہ جانے پائے اور فوج کے نام حکم ہوا کہ اس کے مقام قیام
 محاصرہ کریں مگر چتر سال نے پیش بینی کی کہ اپنا اسباب پیشتر روانہ کر دیا تھا اور جملہ جاگیر داران اپنے کو
 اور جاگیر داران دیگر راجگان راجپوت کو جو جانب دار شاہنشاہی تھے جمع کر کے خود بھی بمقابلہ فوج
 تعاقب کن کے روانہ براہ زبدا ہوا مگر فوج مذکور کو جرات اس کے روکنے کی نہوئی بعد چند سولانگی بیسوں
 جو اوپر کنارہ دریا سے زبدا کے سکونت گزین تھے راو صاحب بوندی نے اس دریا سے ذخار کا عبور کیا
 جو اس موسم میں بیاعت بارش بڑھکاں کے خوب طغیانی پر تھا جو بوجہ حکمت اور دیر چتر سال کے
 اور وزنگ زیب نے مجبوری ترک تعاقب کیا پس راجہ باسن و امان وارد بوندی ہوا اور وہاں اپنے
 خانگی انتظام کر کے فوراً روانہ دار الحکومت شاہی ہوا تاکہ وہاں خدمت اور اعانت بادشاہ ہمر کی جسکی قوت
 اور تیز زندگی بوجہ احسان فراموشی اور دعویٰ اپنے فرزندان کے بابت لے لینے حکومت کو اس بات سے
 جسکے اختیار میں اب بھی حکومت تھی خطرہ میں تھے +

اگر خیال اوپر ان جنگ باے خوزیر کے جسے ہندوستان کو تباہ اور برباد بوجہ اول امور کے جسکو حال مذکورہ بالا
 ابتدائی تھے کیا جائے وہ نتائج پیدا ہونگے جو تشیلات ہون سے پیدا ہوتے ہیں اگر ہم جانب اری اختیار کریں
 تو تو ہم تم بیان قابل ادب بادشاہ شاہجہان کا جوب گوت تک پہنچا تھا جس میں اس کے پسران کو تنازعات
 غیر فطرت انسانی بابت لینے سلطنت کے اسکو ڈالا جاتے تھے یہ کریں کہ اسنے دست ہت طلب اعانت
 بجانب عمائد اہل اسلام اور رشتہ داران کے دراز کیا تھا مگر اس کے راجپوت نے جو وفادار اسکو کام میں تھے
 اس میں راجہ راجپوت نے یہ حال لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب واقف اور وزنگ زیب سے تھا اور اطمینان اس بارہ میں اس
 ہوتا ہے کہ ہر ایک کتاب سے اسکی تصدیق ہوتی ہے پس ایسی سیرت و راصل غلط متصور ہو سکتی ہے +

اور مطیع تخت تھے اپنی حیات اور علاقجات سے بھی اوسکی مدد میں دریغ نہیں رکھا یہ بیان ہماری جملہ رسم کی
 بجانب بادشاہ بیکس راج کرتا ہے مگر جب ہم واقعات گذشتہ کو یاد کریں اور خیال کریں کہ شاہ جہان نے بھی
 جب وہ شانہ رادہ خرم تھا وہی کام کیا تھا (پردہ فریب اٹھا کر جو اورنگ زیب نے اب ارادہ کیا تھا
 یعنی اپنے ارادہ مجربانہ کرنے کی نیت سے اوسے اپنے بھائی پر وزیر کو جو بلرج درمیان اوسکو اور تخت پر بیٹھا
 اور جسکے خلاف اوسے فوج کشی کی تھی قتل کیا تو ہماری رحم دلی نسبت اوسکے مسدود ہوتی ہے اور ہم
 یہ نتیجہ مستخرج کرتے ہیں کہ بادشاہی سجد یعنی وسیع ایک بد دعا واسطے اوسکے اور جملہ اوسکے مطیع فرمان جو
 جنگ فتح آباد تھوڑے عرصہ کے بعد اسکے وقوع میں آئی جس میں اورنگ زیب نے فتح پائی
 اب اوسکا راستہ تخت کا بلا سد راہ یعنی صاف ہو گیا ہوگا اطلاع اس امر کی نہیں کہ کیوں راجہ بوندی نے
 اپنی فوج شامل اوس فوج شاہی کے نہیں کی جو مقابلہ اورنگ زیب زیر حکم صوبت سنگہ ماڑو اور الہ کے
 تیار ہوئی تھی مگر یہ ہو کہ جو عہد نامہ راو سورجن نے کیا تھا اوس میں یہ شرط تھی کہ کوئی اوسکا جانشین یا بعد
 خدمت گذاری زیر حکم اپنے قوم قبیلہ کے راجہ کی نہیں کرے گا فرع خود کوٹہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب
 بوندی سے علیحدہ ہوئی تو آپ کو بری ایسے حکم کی اطاعت سے تصور کیا تھا کیونکہ چار برادران اچھ کوٹہ
 مع اپنے اکثر مہقوم کے میدان جنگ میں واسطے سوم دہرم اور شاہجہان کے دراز ہو کر آسائش جاودانی
 حاصل کی تھی قبل اسکے کہ اورنگ زیب نے حکومت اپنے مرنے یعنی والد کی دست ضعیف سے
 چھین لی تھی اوسکو اپنے برادر کلان دارا نامی سے جنگ باقی تھی جسے بمقام دہولپور اون سب کو
 جمع کیا تھا جو اوس وقت تک فرائض راجپوت سے واقف تھے راجہ بوندی مع اپنی قوم ہارا کے
 پوشاک زعفرانی زیب تن کر کے جو علامت مرگ یا فتح کی تھی پیش فوج دارا اس روز تھے جو روز اوسکی
 بد نصیبی کا تھا اور جو اخیر میں اوسکی حیات بھی لے گیا تھا اور دہولپور اس دارا قوم مغل کے حق میں
 ایسا منحوس تھا جیسا مقام آربلا واسطے دارا سے فارس یعنی ایران کے تھا از روے رسم و رواج کے
 یہ امر ضروری تھا کہ افسران خاندان راج سب گروہ کے شان و شوکت سے ہوں لہذا دارا اپنی ماتحتی پر
 سوار ہو کر جہان جنگ سخت ہو رہی تھی وہاں گیا اور اوس منگامہ میں شجاعت اور وفاداری نے
 حکومت شاہجہان کے قبضے میں رکھی ہوتی مگر دارا ایک ایک غائب ہو گیا اس سے ایک اندیشہ
 سب فوج میں پیدا ہوا اور بعد ازان بد انتظامی اور فرار کے منہ دکھایا اب راجہ ہارا اس تباہی فوج کو چھوڑ کر

اس نے جاگیر داروں کی طرف متوجہ ہوا اور یہ زبان پر لایا کہ جو بھاگے وہ نہایت بد نصیب ہے یہاں دیکھو
نمک حلالی کی وجہ سے میرے پاؤں اس میدان میں جم گئے اور بغیر فتح کر نیکے کے نہ ہٹیں گے انہی قہقہوں پر
نظر غور سے ڈاکٹر وہ اپنے ہاتھی پر سوار ہوا اور اپنے آویون کو زبان اور مثل سے دلہی کرتا تھا
کہ ایک گورہ توپ کا اوسکے ہاتھی کو لگا اور وہ نشت دکھا کر رو بفرار لایا چتر سال نے اوسکی نشت پر سی کو دکر
گھوڑا طلب کیا اور کہا میرا ہاتھی چاہے دشمن کو نشت دکھائے مگر اوسکا سوار اور مالک ہرگز ایسا امر
نہیں کرے گا یہ کہہ کر گھوڑے پر سوار ہوا اور ایک فحول ناکر مقابلہ مرا دیا اور اوسکو سچا نکر اپنا برہنہ
اوسکی جانب راست کیا تھا کہ اس عرصہ میں ایک گولی اوسکے سر میں لگی اوسکے فرزند خرد بھارتھہ سنگھ نے
اس جنگ کو بعدہ طریق قائم رکھا اور اپنے والد کا پیر و ملک عدم کا ہوا اوسکے ہمراہ چیدہ سپاہی
اوسکی قوم کے بھی کام آئے محکم سنگھ برادر اوسکے مع اپنے دو فرزند ان اور اودی سنگھ برادر اودہ تانہ
اپنی حیات سے یعنی خون سے ہر او پر نمک حلالی کے کی طرح بیچ دو جنگ اوجین اور دھولپور کے
بارہ راجگان نے مع اپنی قوم ہارا کے افسران کے نمک حلالی اور سوم دہرم تا بزرگ قائم رکھا اور کہا
ایسی تمثیل ہو کر نظر آسکتی ہے +

راو چتر سال خود باون جنگ میں مصروف ہوا تھا اور نام شجاعت اور دلادری ساتھ نمک حلالی کے
اپنے بعد چھوڑ گیا اوسنے محلات بوندی کو اوسقدر بڑا کر جو اوسکے نام سے چتر محل مشہور ہے سویت چلی
اور اوسکے حکم سے مندر کشور اے کا مقام میں تعمیر ہوا تھا سمت ۱۷۱۵ء میں وہ قتل ہوا اوسکا چتر سال
راو بھاؤ سنگھ اور بھیم سنگھ جو گور کا علاقہ ملا تھا اور بھگونت سنگھ جسکے قبضے میں موتا اور بھارت سنگھ
جو جنگ دھولپور میں قتل ہوا +

اوردنگ زیب کو جب حکومت شاہانہ نصیب ہوئی تو اوسنے جو غصہ اوسکو نسبت چتر سال کے تھا وہ اوس
اوسکے فرزند اور جانشین راو بھاؤ کی طرف منتقل کیا اور راجہ آتمارام گور راجہ شیو پور کو حکم دیا
کہ اوس قوم مفداور نمک حرام ہارا کو مغلوب کر کے بوندی کو شامل حکومت رتھوہرہ کو گری اور یہ حکم دیا
کہ وہ خود ہنگام روانگی دکن عرصہ قلیل میں بوندی تشریف لائینگے اوسوقت تک امید ہے کہ موقع
مبارک ہوا دینے کا بابت فتح اس امر کے ہو جائے گا راجہ آتمارام بارہ ہزار فوج لیکر داخل ملک ہارا و تلی
اور دست آتش زنی اور شمشیر رانی دراز کیا اور جا کر مقام کوتولی کا جو ایک شہر علاقہ اندر گد جاگیر کلاں بوندی

محاصرہ کیا یہ قوم خفیہ جمع ہوئی اور بمقام گوتروا جنگ آتھام ورائی اور اسکوتھکت دیکر بھاگا اور تروہوٹا
عطیہ شاہی اوسکے پاس تھیں اور جو اسباب ہمراہ تھا سب چھین لیا اسپر بھی قناعت نکر کے اوتھون نے
شیو پور کو جا کر لٹوا راجہ شکست خوردہ فرار ہو کر دربار شاہی میں گیا کہ یہ تازہ دلیل بہادری قوم ہارلی بیان کرے
اس غریب راجہ گور پر خندہ اور طعنہ زنی دربار میں ہونے لگی اور وہ بدل نام ہو کر اوسے کیوں
اپنے ہم سایہ پراونکی ایسی حالت میں حملہ کیا جب وہ مغرض نگلی میں تھے ظالم یعنی بادشاہ بظاہر
اس دلیل شجاعت ہراسے خوش ہوا اور اوسے ایک فرمان بنام راوجھاوانان دی اور معافی کھایا
اور حکم دیا کہ حاضر حضور ہوا اول مرتبہ راوند گور نے حاضری سے انکار کیا مگر جب دربارہ عہود و مواثیق
نیک بنی اوسکے پاس پہنچے اوسنے منظور کیا اوسکو حکومت اورنگ آباد کی ماتحت شاہزادہ مظہر علی
عطا ہوئی یہاں اوسنے اپنی آزادی اور سر خودی بیچ خط جان راجہ کرن بیکانیر والہ کے بیچ ایک سازش کے
جو اوسکی جان کے واسطے ہوئی تھی ظاہر کی اوسنے اکثر امور شجاعت کے مع اپنے اچوت بھلیوں کے
جنھوں نے اسلحہ بندی کی تھی یعنی بوندیلان اور چا اور دتیا کے ظہور میں لائے اوسنے اکثر مکانات زفاہ حام
اورنگ آباد میں بنوائے اور وہاں اوسنے اپنی شجاعت اور سخاوت اور پاک بنی سے ایک نام پیدا کیا
کہتے ہیں کہ وہ اکثر علاج کرامات کے بروئے کار لایا اور سمت ۱۷۳۸ء (۱۱۵۲ھ) میں اوسنے
بمقام اورنگ آباد وفات پائی چونکہ لادند تھا لہذا بنیرہ اوسکے برادر درہیم کا انرا دنگ نامی اوسکی جگہ
گدی نشین ہوا +

انرا دکی گدی نشینی شاہنشاہ نے بھی منظور فرمائی اور بنظر اظہار قدر دانی راجہ سابق کو اپنا فیل سوار
گج گور نامی مع خلعت راجگی عنایت فرمایا انرا دنگ ہمراہ اورنگ زیب کے بیچ جنگ ہار دکن کے رہا
اور ایک موقع پر خدمت نمایان اوس سے طور میں آئی یعنی بگیاٹ شاہی پر دست دشمن ہو چکیا تھا
کہ اوسنے اوتکو چھین لیا اس شجاعت نمایان کے جلد وہیں شاہنشاہ نے حکم دیا کہ اپنا انعام و جود
مقرر کرے اوسنے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو افسری پیش فوج کا بجای فوج پسین محنت ہو

۱۔ یہ قابل بیان ہے کہ نہایت شجاع راجپوت راجگان کے دل خدا پرستی پر بہت مائل ہوتے تھے +

۲۔ درہیم سنگہ جیکو جاگیر گور کی ملی تھی ایک فرزند کش سنگہ نامی رکھتا تھا جو اوسکی جگہ جاگیر دار ہوا تھا اور جبکو اورنگ زیب نے

قتل کیا تھا اوسکا ایک فرزند انرا دنامی تھا +

بعد اسکے اوسنے نام آوری بیچ محاصرہ اور حملہ سبجے پور کے پیدائی *
 ایک ٹکرار بد کے باعث جو ساتھ درجن سنگ رئیس جاگیر کلان بونڈی کے وقوع میں آتی تھی راوند کور کو
 نہایت وقت ہوتی کچھ کلمات بد او سکی زبان سے نکلے تھے کہ راوند نے خفا ہو کر کہا میں جانتا ہوں
 کیا تم سے ہوتا ہے یہ سنگ درجن نے ارادہ کیا کہ اوستہ کتور کے آگے والد یا جاسے یہ کہہ کر وہ فوج سے
 علیحدہ ہو کر اپنی جاگیر میں چلا گیا اور اپنے رشتہ داران کو سلطہ بندی کر کر اور حملہ آوری کر کے بونڈی پر
 قابض ہو گیا یہ سنگر شاہنشاہ نے اندر دیکھ کر فوج کے روانہ کیا اوسنے آکر درجن سرکش کو خارج کیا
 اور او سکی جاگیر ضبط کر لی قبل ازاں اسکے اخراج کے درجن نے ٹیکا یعنی قشقہ گدی نشینی اور پیشانی
 اپنے براہر ملوں والہ کے لگایا تھا فیصلہ امور بونڈی کر کے راوند کور با تفاق راجہ لشن سنگ امبر واکہ کے
 واسطے پاک اور صاف کرنے مالک شمالی سلطنت کے معروف ہوا جو زیر حکم شاہ عالم بحیثیت
 صوبہ دار پنجاب بادشاہ تھے اور مقام صوبہ واریج لاہور کے رہا کرتا تھا اس امر کو سر انجام نہین
 اوسنے وفات پائی *

اندر دیکھ کے دو فرزند تھے بودہ سنگ اور جوہ سنگ بودہ سنگ جانشین اپنے والد کا بیچ اعزاز اور مصروفیت ہوا
 فوراً بعد اسکے اورنگ زیب جسے سکونت بیچ اورنگ آباد کے اختیار کی تھی بیمار ہو گیا اور جب
 معلوم ہوا کہ او سکی مرگ نزدیک ہے تو عمائد اور افسران شاہی نے نجوم اس اوقات کو درجہ دیا
 کہ اپنا جانشین نامزد کرے بادشاہ قریب المرگ نے جواب دیا کہ جانشینی باختیار خدا ہی اور او سکی مرضی
 اور حکم سے وہ چاہتا ہے کہ اوسکا فرزند بہادر شاہ عالم سجاسے اوسکے تخت نشین ہو کر اوسکا وراثت
 کہ شاہزادہ اعظم مدد فوج کوشش بیچ اپنی تخت نشینی کے کر گیا جیسا بادشاہ نے کہا تھا ویسا ہی
 طور میں آیا اعظم شاہ نے جسکی مدد اور اعانت فوج دکھنے کے کی تیاری جنگ آوری کی ساتھ اپنے
 براہر کلان کے کی اور کھلا بھیجا کہ دونوں کے دعاوی سلطنت کا فیصلہ میدان دھولپور میں ہوگا
 بہادر شاہ نے سب رعایاں کو جو اوسکے جانب دار تھے جمع کیا اور اس حال سے اوسکو اطلاع دی
 منجملہ اوسکے راوند بودہ بھی تھا جسکی شروع عمر جوانی کی تھی اور اوسکو سو وقت نہایت بیچ باعث مرگ بیت اپنی راوند جوہ سنگ کو

۱۔ یہ بیان مکرر کمالا حاصل ہے کہ یہ ترجمہ تحت لفظی نوشتہ اور تاریخ راجگان ہراکاش و جینون نوعدہ نگاری شاہنشاہان کی تھی *

۲۔ اس بدبختی کا حال روزنامہ میں درج ہوگا *

۵۸۵
 عامد حال تھا بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ بوندی جا کر رسمیات موتا ادا کرے اور اپنے رشتہ داران اور وہیلے والوں کا
 اطمینان کرے مگر بوندہ سنگھ نے جواب دیا کہ اؤسکے فرائض اوسکو مقام بوندی میں طلب نہیں کرتے بلکہ
 ہمراہ بادشاہ میدان جنگ میں طلب کرتے ہیں یعنی میدان بوندی میں جہاں اکثر جنگ وقوع میں آتی ہے
 اور یادگاری شجائے جو وہاں اپنی کارزار میں جان بحق ہوئے ہیں وہ میدان متبرک تصور کیا جاتا ہے
 اور یہ بھی زبان پر لایا کہ اوسی میدان میں اوسکا بزرگ شجاع دل نے چتر سال کام آیا ہے اور اوسکی
 نام آوری کا وہ بھی شریک ہوا چاہتا ہے اور بفضل خدا اوسکے اسلحہ کو تاج فتح و فیروزی واسطے سلطنت
 نصیب ہوگا *

شاہ عالم لاہور سے روانہ ہوا اور اعظم مع اپنے فرزند بدار بخت کے دکن سے اور دونوں افواج میدان
 متصل دہلی پور میں دوچار ہوئیں کوئی جنگ کبھی اوں جنگ ہائے خونریز میں سے جکا ذکر خونریزی
 تواریخ ہندوستان میں درج ہے اس سے خونریز نہیں ہوئی اگر یہ جنگ مثل عام جنگ ہائے کے
 واسطے برتری کے ہوتی جکا فیصلہ امداد اہل اسلام سے ہوتا تو یہ بھی مثل دیگر حرب و دغا کو حلاوت ہو
 آخر کو کوئی فرار ہو جاتا اور کوئی بغیر علقہ ہو جاتا مگر یہاں گروہ ہائے شجاعت شعار و جنگ آزمودہ
 راجپوتان جمع تھے خاندان بمقابلہ خاندان اور قوم بخلاف قوم دیگر راجگان دیتا اور کوٹہ جھونکے
 خدمتگداری شاہزادہ اعظم کی تھی اور بوجہ مراعات کے اوسکے جانب دار تھے احکام اور نگرانی
 فراموش کر کے مدد حقوق شاہزادہ مذکور بمقابلہ اصلی وارث تاج و تخت کے ہوئے اور دوستی مستحکم بوندی
 اور دیتا کے درمیان تھی جنگی زندگی اور حیات نے ایک سلسلہ فتوحات عظیمہ کا ملک دکن میں ظاہر کیا تھا
 خلافت وزری شاہ عالم جو رام سنگھ کوٹہ والہ نے اختیار کی تھی اوسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ رئیس قوم
 ہو جائے اور بخیال فتح کے اوسکو اعزاز مثل بوندی عطا ہوئے تھے ایسی ایسی وجوہ ہر جانب ہوتی تھیں
 اس سبب اقوام ہارا باہم میدان جا جو میں رخ برج اور سینہ بسینہ واسطے تصفیہ کرنے حقوق سلطنت اور نیز
 زیادہ تر اسوجہ سے کہ اوں کے اپنے اپنے مالک اور رئیس کو برتری اور بزرگی حاصل ہوئے قبل شروع جنگ
 رام سنگھ نے ایک پیغام راو بوندی کو اس مضمون کا بھیجا کہ جام راو نے اختیار کیا ہے اس سے درگزر کر
 شریک اعظم کا ہوا سکا جواب اوسنے تشرش روئی یہ دیا کہ جس میدان میں اوسکے بزرگوں نے اپنی جاندھی
 شہرت حاصل کی ہے وہ ایسا نہیں کہ اوس میدان میں اپنی بھیر متی اپنے بادشاہ کو ترک کر لوسی پیدا کرے *

بودہ سنگہ کے سپرد ایک مقام نامی کیا گیا اوسنے اپنے طریق اور ولاوری سے مدد کافی اوس قیامی میں دی جسے بہادر شاہ کو بغیر شریک کے تخت سلطنت پر قائم کیا طرفین میں قوم راجپوت کو زیادہ تر صدر جنگ کا اہم تھا یا اور راجہ کوڑ جو قوم کا بار اٹھا اور رئیس بوندیلا دلپ نامی وتیا والہ دولوں ضرب گولہ سے کام لے کر اوس جس امر کو انھوں نے اختیار کیا تھا اوسی میں اپنی جان دی اور حقوق شاہزادہ اعظم اور اوسکے فرزند بیدار تخت کے اذکی مرگ کے ساتھ ختم ہوئے +

بجلد و سے خدمات نمایان جو اس روز کلان میں بودہ سنگہ نے بروے کار لائیں تھیں اوسکو خطاب و راجہ کا عطا ہوا اور بادشاہ کی دوستی قلبی سے سرفراز ہوا اور تاحین حیات اوسکے یہ عزت اور حرمت اوسکی قائم اور برقرار رہی بعد اوسکی وفات کے اور تنازعات پیدا ہوئے جس میں نیروگان اور گانے یہ حکام نے فرخ سیر تخت نشین ہوا اسکے عہد میں میدان بارہہ کو بڑی قوت حاصل ہوئی انھوں نے جہتانی اور ظلم سلطنت کو تباہ کیا اور جب انھوں نے تجویز خارج کرنے بادشاہ کی کی تو راجہ بارہہ نے جو اپنی قول پر تھا اوسکی رہائی کے واسطے عزم کیا اور اس ارادہ میں ایک جنگ سخت مقام چوک قلعہ میں بروہ کارائی جس میں اوسکا عمومی جیت سنگہ اور اکثر اوسکی قوم کے قتل ہوئے +

عنا وجود در میان خاندانہما سے کوٹہ اور بوندی کے میدان جا جو میں جہان رام سنگہ قتل ہوا تھا پیدا ہو تھا وہ راجہ بھیم اوسکے فرزند اور جانشین کے ولیم قائم رہا لہذا اوسنے مدد میدان کی کی اور اپنی مطلب کے حاصل کرنے کو اور معاوضہ لینے کو یہاں تک وہ آمادہ ہوا کہ اوسنے سیرت راجپوت سے قطع نظر کر کے فریب اور دغا کو رجوع کیا اور اپنے دشمن کو بخیر میں جب وہ اپنے گھوڑے کو میدان میں باہر قلعہ کے پھیرتا تھا گھیر لیا جو جزوی سپاہی اوسکے ہمراہ تھے انھوں نے اپنے مالک کا زرعہ کر کے شجاعت اوسکو بچایا گواؤ کا نقصان جان بہت ہوا مگر وہ اپنے راجہ کو ایک مقام محفوظ پر لے گئے اس حالت میں جب بودہ سنگہ نے دیکھا کہ وہ بادشاہ کی مدد نہیں کر سکتا اور دشمن کی دغا میں گرفتار ہو گیا تھا اوسنے مجبوری اپنی جانبی فرار سے کی عرصہ قلیل کے بعد فرخ سیر کو انھوں نے قتل کیا اور سلطنت میں بالکل بے انتظامی ہو گئی اور جب عمائد اور راجاؤں نے دیکھا کہ سلطنت خونی و غارت کن میدان میں

۱۰ دیکھو جلد اول صفحہ ۴۰ کتاب انگریزی جہان تواریخ ہندی کی تائید تواریخ میوا بھی کرتی ہے اور ایک پٹھی و تھلی راجہ جو سنگہ امیر والہ مرقومہ ۱۹-۱۰ ماہ بھاگن سمت ۱۷۷۵ (سلسلہ)

اول کا مقرر نہیں ہے وہ سب اپنی اپنی ریاستوں میں چلے گئے ۵۵

اب راجہ جے سنگھ امیر والہ نے یہ چاہا کہ بودہ سنگھ کو بوندی سے خارج کرے اور بودہ سنگھ اس کا مکان چھا کیونکہ دیوار سے یہ اس کے ہمراہ امیر گیا تھا وجہ تنازع کی اس طرح بیان ہوئی ہے کہ راجہ ہارا کی شادی ساتھ ہیشہرہ جے سنگھ کے ہوئی تھی یہ رانی اول منسوب شاہنشاہ بہادر شاہ کے ساتھ ہوئی تھی مگر بادشاہ بنظر رعایت فتح دھولپور خود انکار کر کے را بودہ سنگھ کے ساتھ شادی کر دینے کا حکم دیا تھا مگر اس رانی سے اس کو کوئی اولاد نہیں ہوئی لہذا وہ بنظر رشک اس کے دو فرزندوں کو جو دوسری رانی سے تھے دیکھتی تھی یہ دونوں لڑکے کالا میگہ بیگم والہ کی دختر سے تھے جو ایک رئیس منجہ سولہ رئیسان میوار سے تھا بیچ غیر حاضری اپنے راجہ کے اس رانی نے بہانہ حل کا کیا اور ایک لڑکا لیکر بیان کیا کہ وہ اس کا اصلی فرزند تھا جب را بودہ کو اس طریق مشکوک رانی سے جو مضر اس کی اصلی اولاد کے حق میں تھا ہوئی تو اس نے یہ موقع مناسب تصور کر کے رانی کے رویہ سے اس کے بھائی کو اطلاع دی بھائی نے فوراً رانی سے جو وہاں موجود تھی تحقیقات کی مگر رانی نے غصہ میں آکر یا بودہ اس کے کہ اس کی حرمت پر شک واقع ہوا تھا یا اس سبب سے کہ اس کا فریب ظاہر ہو گیا اپنے بھائی کا خنجر اس کی کمر سے نکال کر اس کو سخت کلامی سے کہا کہ تو اولاد درازی ۱۱ لیے خیاط کی ہے اور اسی مقام پر اس سے مار ڈالتی اگر وہ ہاگ کر اپنی جانبی نہ کرتا ۱۲ یہ طعنہ جو اس پر ہوا تھا اس وجہ سے راجہ امیر نے چاہا کہ را بودہ کو بوندی سے خارج کرے اور ایک اپنے جاگیر دار سے کہا کہ گدی بوندی کی لے مگر یہ جاگیر دار اندر گدہ دیو سنگھ نامی بہت نیک نیت تھا اس نے اس سے انکار کیا بعد ازاں اس نے رئیس کہوڑ کو ترغیب اس فعل کی دی وہ اس ترغیب سے محفوظ رہ سکا یہ رئیس کہوڑ سالم سنگھ نامی ملزم دو چند بے ایمانی کا ہوا کیونکہ اس کے سپرد عہدہ مستر حکومت تارا گدہ بھی تھا جس قلعہ کی زد شہر اور محل پر تھی ۱۳

یہ تنازع خاندانی صرف ایک بہانہ اس تدبیر ملک گیری کا تھا جو راجہ امیر کی دلہن مدت سے جاگیر تھی ۱۴ ان امور کا بیان جلد اول میں ہو چکا ہے لہذا ضرورت یہاں اعادہ کی تھی مگر اس خیال سے یہاں تحریر ہوا کہ معلوم ہو کہ کیسی استی اور صحت کو ساتھ راجگان بوندی واقعات کا بیان کرتے تھے اور نیز اس غرض سے لکھا گیا کہ جو لازم نسبت مذکور کوئی کتاب تواریخ موجود نہ ہو لیکھا ہو وہ رفیع ہو ۱۵ یہ رانی ہیشہرہ جے یا چنابی کی تھی جو بادشاہان جو سنگھ کا اور دربار گدی امیر کا تھا اس کو جو سنگھ نے قتل کیا تھا اسی قتل کا بیان راٹھور کا کیشور اپنے ارس شہرین حوالہ دیتا ہے جو جلد دوم صفحہ ۱۲۰ تواریخ راٹھور میں درج ہے چنابی خطاب دلید امیر کا ہے جو معلوم نہیں کہ چنابی جو ایک نام پیار اور محبت کا ہے اس سے بے سنگھ سے مراد نہ ہو جس کی گرفتاری کا حال صفحہ ۳۶۲ کتاب انگریزی میں ثبت کیا ہے ۱۶

یعنی اپنی حکومت قائم کرنا اور ہراجگان خروٹ کے اور اس تدبیر کو پوری وسعت اس سبب حاصل ہوئی تھی کہ وہ صوبہ دار مالوہ اور اجمیر اور آگرہ کا تھا اور اس نے ہوشیاری اپنا فائدہ اس تنازع باہمی مغلیہ میں نکالا اور خراج فوج سیر میں اور اس نے شمرہ اپنی تدبیر مذکور کا دیکھا اور ایک نمائش سعی و کوشش واسطے اس کو محفوظ کر کے اپنے ملک میں واسطے بروئے کار لانے اپنی تدبیر ولی کے چلا آیا ۔

اب تک ملک امیر وسیع نہ تھا لہذا اس کے راجہ کی ترقی بیاعت اور اس کے عہدہ دار سلطنت ہونکی تھی لہذا راجہ نے ارادہ کیا کہ جب قدر علاقہ جات سرحدی اور اس کے قبضے میں آسکیں اور پیر دست درازی کرے اور سوائے اس کے اس کا نشانہ تھا کہ جو رئیس اس کے ہمراہ بوجہ اس کے صوبہ دار بادشاہ ہونیکے رہا کرتے تھے وہ اس کی خدمت گزار کی اختیار کریں ۔

اس عہد میں اکثر رئیس آزاد و بیحد و ملک امیر کے تھے مثلاً سچو ناچو مان جو گرد و پیش علاقہ لالہ سونت اور گورہ اور نیرانا کے سکونت رکھتے تھے اور نہ خدمت کرتے تھے اور نہ خراج جے پور کو دیتے تھے مگر اپنی اپنی فوج مثل فوج شاہی زیر چھنڈہ امیر رکھا کرتے تھے اور ان کے اپنے گروہ کے آدمی بھی مثل شیخا وٹ آپ کو کسی طرح مجبور خدمت یا خراج گزار کی کامتصور نہیں کرتے تھے اور بر گوجر راجہ جو کے اور جادون بیانا کے اور اکثر جاگیر داران قدیم کے بھی یہی خیالات تھے مگر یہ لوگ جب ضعف سلطنت ہوا تو اپنی حفاظت نہ کر سکے اور انھوں نے بلا تامل منظور کیا کہ اپنے علاقہ جات بطور جاگیر امیر انری قبضے میں رکھا کرینگے اور خدمت گزار کی بھی ساتھ فوج مشروطہ کے کیا کرینگے مگر جب بے سنگہ کے خیالات نے یہ امید اسکو دی کہ قوم ہارا بھی اس کی اطاعت منظور کرے تو اسکو اپنی نادانی اور بہبودگی ثابت ہوئی لہذا اس نے ارادہ کیا کہ بوجہ سنگہ کو خارج از گدی کر کے اپنی طرف سے ایک راجہ وہاں مقرر کرے کہ وہ بطور اس کے جاگیر دار کے رہا کرے گا ۔

بوجہ رہنے را و قوم ہارا جواب بوجہ مہمانی اور رشتہ خانگی کے امیر میں رہتا تھا جے سنگہ کو خوب موقع اپنے ارادے کے ظاہر کرنے کا دستیاب ہوا اور اول اس نے راجہ بوندی سے کہا کہ وہ اپنی سکونت امیر میں اختیار کرے اور پانچ سو روپیہ اور واسطے اپنے ہمراہی کے لیا کرے اور اسکا عمومی یعنی براہمیت جبرج سخت اپنے مالک کے مقام آگرہ جان دی تھی اس ارادہ قہیہ جے سنگہ پہلے لے گیا اور ایک چھٹی بوندی کو لکھی کہ بیگورانی مع اپنی اولاد کے اپنے والد کے گھر چلی جائے اور اس امر کے انجام کی واسطے

کافی وقت دیکر اسنے خضیہ اپنے ہتھیاروں کو باہر دیوار امبر کے جمع کیا اور اپنے راجہ کو اس خطرناک فعل کی اطلاع دیکر اسکو اس دغا باز مقام سے باہر نکالا راجہ بوجہ سنے تین سو اپنے ہتھیاروں کی سرداری میں اندیشہ کیسکا نہیں کیا اور روانہ اپنی دارالریاستہ کا ہوا مگر مقام پنجولاس میں جو سرحد باہمی پر واقع تھا اسکو فوج چیدہ پنج رئیسان کلان امبر نے گھیر لیا اس کے جزوی سپاہی محصور ہوئے اور جنگ سخت واقع ہوئی راجپوت بمقابلہ راجپوت کے تھا ہر ایک مغلہ یا پنجولاسی ان کے قتل ہوئے اور انکی جاگیر دار بکثرت کام آئی اور مقام دفن رئیسان ایسے دارا و بہوار جواب تک موجود ہیں شہادت معاوضہ ثانی قوم ہار کا دینے میں عمومی راجہ بوندی بھی قتل ہوا اور یہ گروہ شجاعان بوندی اس قدر کم ہو گیا تھا کہ انھوں نے بوندی جانا مصلحت تصور نہیں کیا اور بوجہ واقعات پیچ و پیم کے وہ ہار مان بگومین پہنچ کر فتح جو نقصان کثیر حاصل ہوئی تھی باعث بروئے کار لائے اپنی تدبیر جے سنگہ کے ہوتی اور دلیل سنگہ کو روالہ نے دختر امبر سے شادی کی اور اسکو خطاب راجہ بوندی کا حاصل ہوا *

راجہ بھیم نے خرابی فرع اعلیٰ خاندان سے اپنا فائدہ مستخرج کر کے فوراً رجوع ساتھ اجیت مارو روالہ اور سیدونکے کیا اور تنازع قدیم بزرگی اور برتری کو پیش کر کے چمبل کو سرحد قائم کرایا اور اوپر جبلہ ارغی جاگیر داری بوندی واقع مشرق دریا سے مذکور کے (بہشتناک کوٹھری) قبضہ کر کے شامل کوٹہ کیا *

اس طرح چار طرف سے دشمنوں سے محصور ہو کر بوندی سنگہ نے کئی مرتبہ قصد دوبارہ لینے اپنے موروثی علاقے کا کیا مگر کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا اور بہت خونخیزی قوم ہار کی ہوئی آخر کار وہ مقام بکھو جلا وطنی میں فوت ہوا اور دو فرزند اس کے امید سنگہ اور دیب سنگہ نامی باقی رہے *

فوراً بعد اسکے یہ دونوں فرزند ان بوندی سنگہ انکی والدہ کے مکان سے بھی خاج کیے گئے یعنی انکو دشمن امبر والہ نے رانا کو ترغیب دیکر بگومین ضبط کرایا اس نامردی کے معاوضہ ثانی سے ان دونوں شجاعوں نے تھوڑے سپاہی جمع کیے اور جنگ چمبل میں پناہ گیر ہو کر سکونت اختیار کی اور وہاں سے درجن سال کو جو بعد راجہ بھیم کے گدی نشین کوٹہ ہوا تھا تحریکی اس راجہ نے بدل افسوس انکی بد نصیبی پر کیا اور اپنی علو ہمتی سے نہ صرف انکی پرورش کی بلکہ انکی مدد سے دوبارہ حاصل کرنے انکے ملک موروثی عمل میں لایا *

باب چہارم

راو امید کا فوج امیر کو شکست دینا۔ جنگ دہلانا۔ امید کو شکست ہوئی اور فرار ہونا۔ سقط ہونا ہنجا
 اوسکے اسپکا۔ اوسکا پناہ لینا یا چیرانہ اور کمال چیل کو۔ دوبارہ حاصل کرنا اپنی دارالریاست کا۔
 پھر دیان سے خارج ہونا۔ ملنا ساتھ بیوہ اپنے والد کے۔ موہ مذکور کا ہتطلب اعانت ہو کر سے دربار
 دوبارہ قائم کرنے امید کے۔ راجہ امیر کا مجبوری اعتراض کرنا حقوق امید کا۔ اوسکا بوندی دوبارہ پانا
 خود کشی راجہ امیر۔ اول مرتبہ علاقہ علیحدہ ہو کر مرثہ کو ملنا۔ ماہوشنگہ امیر والہ کا اظہار برتری اور برہتری
 اصلیت مطالبہ اوپر۔ ظالم سنگہ۔ دست اندازی مرثہ۔ امید کا عوض لینا رئیس اندر گڑھ سے۔
 اوسکے وجہ اوز تلاج۔ امید کا ترک ریاست کرنا۔ رسوم جگلیج۔ یعنی ترک ریاست۔ اجیت کا
 گدی نشین ہونا۔ امید کا تیرتھ کرنا۔ اوسکی آوارگی۔ وجہ آوارگی کے روکنے کی۔ جیت کا قتل کرنا
 رانا میوار کا۔ سستی کی بددعا۔ مرگ مریون اجیت۔ پورا ہونا پیشین گوئی کا۔ راوشن سنگہ کا گدی نشین ہونا۔
 امید کا اعتبار کرنا اور اپنے نبیرہ کے۔ اوسکی مصالحت۔ وفات امید۔ فوج انگریزی کا بد بوندی
 ملک ہردی مین گدنگرنا۔ دوستی ساتھ انگریزوں کے۔ فائدہ جو بوندی کو حاصل ہوا۔ بشن سنگہ کا
 دیباہ ہنسیہ سے وفات پانا۔ اوسکی ممانعت واسطی ہونیکے۔ اوسکی سیرت۔ مصنف کتاب ہذا کا
 محافظ اوسکے فرزند راو راجہ رام سنگہ کا مقرر ہونا +

امید صرف تیرہ سال کی عمر کا تھا جب اوسکا دشمن جاندان نے راجہ امیر سمیت ۱۸۰۰ (۱۲۲۷ ع) میں
 فوت ہوا جب اسکی خبر اوسکو پہونچی اوسنے فوراً اُسرداری اپنے ہم قوم کے حملہ اور مقامات پٹن اور
 کیتولی سکے کیا اور دونوں مقاموں کو اپنے قبضے میں کر لیا جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ لیسر لوہ سنگہ بیدار ہوا
 جملہ قدیم ہارا اوسکے گرد جمع ہوئے اور درجن سال کوٹہ والا اصلی رئیس قوم ہارا کا یہ حال سن کر بہت خجش ہوا
 اور غلہ جہتی سے اوسکے پاس کمک بھیجی +

ایشری سنگہ نے جواب رئیس امیر موہا تھا اپنے والد کی صاحب تدبیری کا پیرو ہو کر تجویز کی کہ کوٹہ اوسکا
 مطیع فرمان ہو جائے اور نیز فریج کلان لینے بوندی جو بتایا امید صفر سن کے ہوتی اوس سے خلافت
 اوسکی حکومت کی جو پائی گئی تو اوسنے لینے راجہ امیر نے اپنی تدبیر کو ظہور میں لایا اور محاصرہ کوٹہ کا کیا
 مگر اس محاصرے کا نتیجہ متعلق ہماری اس تواریخ نویسی کے نہیں ہے۔ نہ کام واپسی کوٹہ سے ایشری نے

ایک گروہ تک پہنچی واسطے حملہ کرنے اور پر امید کے روانہ کیا کہ نہ کام اوسکی واپسی کو بمقام قدیم بدہاڑی درمیان قوم مینا کے جو اصلی رئیس کو مہتان صحرائی کے تھے جنگ آزما ہوں جنھوں نے اکثر واسطے باراکے خدمت کی تھی باوجودیکہ اونھوں نے اونکے حق موروثی چھین لیے تھے شجاعت عنفوان جوانی اور کالیف امید صغرسن کی نے اونکے دلون کو اس قدر قابو میں کیا کہ پانچ ہزار تیر انداز اسکے پاس جمع ہوئے اور مستدعی اس امر کے ہوئے کہ اونکو اپنے دشمن کے مقابلے میں لیجاے اس فوج لکلی کے ساتھ وہ ردبرو اپنے دشمن کے بمقام پجوری ہوا اور جب کہ چالاک کو ہی فوج کو لوتے تھے امید نے فوج جے پور پر شمشیر بدست حملہ کیا اور بلا اظہار رحم اونکو ترغیب بدینے کیا اونکے نقارے اور جھنڈے چھین لیے جب اس شکست کی خبر پہونچی تو ایک اور فوج اٹھا رہزار سپاہ کی بسر کردگی نرائن اس قوم کمری بمقابلہ دشمن روانہ کی گئی مگر فتح پجوری نے طبیعت قوم باراکو مستقل کر دیا تھا اور ہر طرف سے وہ لوگ زیر جھنڈہ راجہ صغرسن جمع ہوئے اور راجہ نے ارادہ کیا کہ کچھ چیزیں عام جنگ کے دینے نہ رکھی جاے دشمن یعنی فوج امیرتا بمقام دبلانا پہونچی تھی جب جنگ قریب تھی امید دیہی کے مندر میں گیا جو اونکے کل کی تھی یعنی خاندان کی تھی اور جون ہی اوسنے سر ردبرو سے آسا پورنا دیہی کے خم کیا اور اوسکی آنکھ اوپر بوج بوندی کے پڑی جو اوسوقت دغا باز دعویدار کے قبضے میں تھے اوسنے قسم کھائی کہ یا تو اوسکو فتح کرے یا مر جاے گا ۛ

اسیے خیالات نے ترغیب اور دلہی اوسکے شجاع مہقوم کی کی جو اگر گردنا رہی رنگ کے جھنڈے کے جو جانگیر نے راورتن کو عطا کیا تھا جمع ہوئے اور جب اونھوں نے راستہ دبلانا کا صاف کیا تو اونھوں نے دیکھا کہ دشمن بھی آراستہ اور آمادہ جنگ ہے منجملہ ان غولوں کے ایک غول کے جو برچھو رکھتے تھے ہمراہ لیکر امید مع اپنی بارافوج کے حملہ کرنے کو آگے بڑھا اوسکا جسم اور دل قابل مقابلہ کرنے کے نہ تھا یعنی کوئی اوسکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا دشمن کی فوج میں وہ گھس گیا اور اونہیں ارادہ کا لگدوسری جانب چلا گیا اور ہر فوج دشمن پھر براہیم گئی اور پھر گولہ وغیرہ برستے تھے شمشیر بدست وہ اون میں گھس گیا ان دونوں حملہ ہارے جیکری میں شجاعان امید کا بڑا نقصان ہوا اول حملہ میں اوسکا مہون پر تھی سنگہ سولانکی والد مع ہمارا جہ مر جاد سنگہ موزا مالہ جو ایک شجاع قوم ہمارے تھا کام آئے یہ مر جاد سنگہ دوسری وقت میں جب اوسنے اپنا چکر بجانب رئیس کھتری جو سردار فوج امیر تھا پھینکا تھا پر لگ سنگہ رئیس سورن جو ایک تلخ

خاندان تہانہ جاگیر کی ہے قتل ہوا اور اکثر آدمی کم مشہور پھر جان بحق ہوئے اس سواری امید کو ایک گولہ توپ کا لگا اور زخم سے اتر پان اوسکی نکل پڑیں شجاعت اس نو جوان شجاع کی جسکی مدد اوسکے شہر واد اور مقوم بعد کی کرتے تھے بیکارتھی رئیسین مہارہی نے دیکھا کہ اونکی جان جسکو وہ محفوظ رکھنا چاہتے تھے صفت جاتی رہی اونھوں نے عرض کی کہ اب اس معاملے کا ترک کرنا مناسب ہے کیونکہ اگر وہ زندہ رہیں گے تو بوندی اونکی ہو سکتی ہے اور اگر کام آئے تو اونکی جملہ امید ختم ہو جاگیگی :

ساتہ افسوس اور خلات مرضی اپنے اوسنے منظور کیا اور بجانب گھاتی سواری روانہ ہوئے جو راستہ اندر گدہ کا تھا یہاں وہ گھوڑے سے اتر کر اپنے سپ وفادار کو دم دے اور چون ہی اوسنے تنگ کھولا گدہ را کر گریہ کیا امیہ بیٹھکر رو یا اور ہنجا گھوڑا اوسکا ایسی ہی قدر کے لائق تھا یہ گھوڑا عراق کا تھا جو بادشاہ نے اوسکے والد کو دیا تھا اور جو اکثر لڑائیوں میں سواری میں تھا یہ خوش طبع بارہ صغیر کا چند روزہ نہ تھا کیونکہ یادگار منجہا کی تعظیم ہوتی تھی اور جب امید نے گدی حاصل کی تو اول اوسنے ایک تصویر اس گھوڑے کی بنا کر جسے اوسکو ایسی عمدگی سے بنک دہلایا میں اپنی نشت پر رکھا تھا قائم کی شہر کو چل میں یہ تصویر رکھی گئی اور ہر ایک بار اوسکی تعظیم کرتا ہے اور اوسکے حال کو وہاں بیان کرتا ہے جہاں اور فتوحات نمایان کا بیان ہوتا ہے گو چند روز کی شکست سے اوسکے حال کو پوشیدہ کرتی ہے :

امید بمقام اندر گدہ جو قریب تھا پایادہ پا پہنچا کر اس و نما بار قوم ہارنے جسے حکومت امیر کی اختیار تھی اپنے راجہ کو نہ صرف انکار گھوڑے کے دینے سے کیا بلکہ اوس سے کہا کہ وہ علاقہ سے چلا جائے کیونکہ وہ یہ حق زبان پر لایا میں پوچھتا ہوں کہ تمھاری مراد اندر گدہ اور بوندی کے تباہ کرنے کی ہے یعنی اگر تم یہاں رہو گے تو یہ علاقہ اور بوندی دونوں تباہ اور برباد بدست دشمنان ہو جائیں گے راجہ صغیر نے وہاں پانی پینا بھی گوارا نہ کیا اوسکو نہایت رنج اس سورمہاں نوازی سے ہوا اور اوسنے راستہ کرویں کا لیا یہاں کے رئیس نے بلکہ رئیس سابق کی بد اطواری کا دیا یہ رئیس مشیوائی کر کے اوس سے ملا اور صبر و رنجت اوس سے ممکن تھی وہ دی اور ایک گھوڑا بھی پیش کیا راجہ نے اسکو رخصت کیا اور کہا کہ جب نخت مگر گوا تو وہ بھی اپنی سپاہ و مدد کری یہ کھلانی قدیم مامن کا راستہ لیا یعنی محلات دیرانہ رام پور واقع غار ہا کو کنارہ چمیل :

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

درجن سال کوٹے والے جس نے بڑی شجاعت سے اپنی دارالریاستہ کو بخلات دعویٰ برتری ایشری سنگہ اور اسکو حامی پور آپا سیندھیہ کے محفوظ رکھا تھا زیادہ تر متوجہ معاملہ امید کا ہوا راجہ کوٹہ کا دوبارہ اور اسکی فوج زیر حکم اور مشورہ ایک بھاٹ کے تھی جسکو ترغیب بیاعت شجاعت اس ہارا صنوسن کے ہوئی کہ فوج اور اپنی شاعری سے تا سید معاملہ امید کی کمرے اور اسکو اپنے بزرگون کے محلات میں دوبارہ قائم کرے مطابق اسکے کل فوج کوٹہ بسر کردگی بھاٹ مذکور شامل فوج رشتہ داران اور دوستان امید کے ہوتی اور مادہ یعنی بوندی کا کیا بوندی کی جسکی دیوار باعث جنگ متواترہ کے شکستہ ہو گئی تھی باسانی لے لی کسی اور حملہ قلعہ پر شروع تھا کہ ایک دغا باز نے جو ہمراہ تھا بھاٹ مذکور پر ایک ضرب کامل مارا جسکے صدمے سے وہ مر گیا مگر اسکی مرگ مخفی رکھی گئی اور ایک چادر اسکے جسم پر ڈال دی گئی حملہ آور آگے بڑھتے گئے اور شخص متصرف بوندی کو اندیشہ پیدا ہوا اور وہ رو بفرار لایا امید سنگہ کی امید برآتی اور اسکو اسکی والد کی گدی پر جانشین کیا *

دلیل قرار ہو کر اپنے مالک امبر کے پاس گیا راجہ جتندر فوج دے سکا اسقدر بسر کردگی کیشوداس قوم کھتری اسکے ہمراہ دی کہ جا کر ہارا کو پھر خارج کرین بوندی کا محاصرہ ہوا اور جو فرصت اسکو واسطے تیاری تحفظ کے نہ ملی لہذا امید نے مجبوری اون دیواروں کو پھوٹا جبکو اسنے ایسی مردانگی اور شجاعت سے حاصل کیا تھا جھنڈہ دھونڈ ہا رہا ایک گنگورہ دیوا بانگو پر قائم ہوا اب جو نیک بنتی اس دلیل کے دلیلیں آتی اسکا بیان ہوتا ہے یعنی جب اسکے مالک امبر والہ نے چاہا کہ پھر اسکو گدی نشین کرے اسنو انکار کیا اور کہا کہ وہ دوبارہ الزام خلاف وزری اپنے مالک کا اپنے سر پر نہیں رکھے گا کہ پہلے مرتبہ کی حرکت سے وہ نگاہ مردان میں ملزم ہو چکا ہے *

امید پھر سرگردان ہوا اور اسنے اعانت میوار اور ماروار سے چاہی اور کبھی اپنے عہد دلی کو بخلات اپنے حقوق کے چھین لینے والے کے کم نہیں کیا بلکہ تاخت و تاراج اسکے موروثی ملک میں متواتر کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بمقام نبودیا پہونچا بہان کچھراہہ رانی بیوہ اسکے والد کی اور باعث ان سب خدایوں کی اپنی ذات سے اور دنیا سے خطا ہو کر رہتی تھی اب بعد گزر جانے وقت کو افسوس کرتی تھی کہ کیا کیا خرابی وہ اوپر اپنے شوہر کے اور اپنی ذات کے اور اس خاندان کے جس میں وہ آئی تھی لائی تھی امید اسکی ملاقات کو گیا اور ملاقات سے اور زیادہ رنج رانی کو جو آپ کو بد دعا دیا کرتی تھی ہوا امید کی تکالیف

اور اسکی شجاعت جو باعث تکالیف اور بھی بہتر ہو گئی تھی اور جو صرف اس رانی کی خواہش زبون سے کہ اسکا حق تلف ہو اور اسکی اولاد کو جو اسنے شہنہ خلافت واقع کیا تھا ملی پیدا ہوئی تھیں باعث اسکی ہوئیں کہ رانی مذکورہ کے ولین خیالات پشیمانی اور رجم اور بچ کے پیدا کرین اسوجہ سے رانی نے چاہا کہ کچھ معاوضہ اپنی حرکات گذشتہ کا کرے لہذا وہ جانب دکھن روانہ ہوئی کہ بودہ سنگہ کے فرزند کیواسے استدعا اعانت کی کرے جب وہ کنارہ دریا سے نربار پر پہنچی تو ایک مینار اسکو دکھایا گیا اور سپر کندہ تھا کہ کوئی شخص اس کے خاندان کا اس دریا کا عبور نہ کرے اور اسکو بھی مثل دریا سے انگ انگ کہتو تھو مثل راجپوتنی اصلی کے اسنے اسکو ٹوڑ ڈالا اور دریا میں پھینک دیا اور حسب عقائد عقلی بیان کیا کہ اب ممانعت نہیں ہے جب تو بچانہ ساتھ خود الغرض عبور دریا کر کے وہ فوج ملہارا و ہولکر میں پہنچی ہمیشہ جے سنگہ جہاں ذوی اختیار ہندوستان تھا اب ملتی ایک رئیس قوم چوپان جبکا پیشہ غارتگری تھا ہوا بلکہ اسکو اپنا برادر بنایا کہ وہ بوندی لیکر سرگردان امید کو دے *

ملہار گو عمدہ خاندان کا نہ تھا مگر جو باتیں عام ملکی ہوتی ہیں سب اوسمیں تھیں اور اسنے سب امور رانی کو منظور کیا کس قدر اسکی منظوری متعلق دوسری درخواست سے تھی جو رانا سے میوار نے بابت مدد کے پہنچا ایک سالہ شادی کو جس میں وعدہ گدی امیر کا نسبت رانی خاندان مذکور کے ہوا تھا از رو سے تواریخ بوندی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اوسمیں ذکر صرف اس کے اپنے راجہ کے معاملات کا درج ہے مگر ہم بلا لحاظ شجاعت ہولکر کے اپنا شک نسبت مدد ہی ہو لکر صرف اس معاملہ رانی میں ظاہر کر سکتے ہیں اور وہ ہرگز ایسا نہ کرتا اگر اسکو خیال اوس زرخیز چٹشہ لاکھ روپیہ کا نہ ہوتا جو رانا نے دنیا منظور کیا تھا اس غرض سے کہ ایشری سنگہ خارج از گدی ہو کر گدی اس کے برادر زاوہ ماو ہونگہ کو ملے (دیکھو تاریخ میوار جلد اول صفحہ ۴۲۴) کتاب انگریزی *

یہ کیسا ہی ہو مگر تواریخ بوندی سے دریافت ہوتا ہے کہ رانی مذکور بجائے اس کے کہ واسطے ضرورت تجرومی رہائی بوندی فوج مرٹھہ کو سیدھی جے پور لے گئی اور واقعات حامی اور مددگار اسکی مطلب کی ہو طریق ایشری سنگہ نے اس کے اپنے نزدیک بھی دشمن پیدا کر رکھے تھے جنھوں نے اس موقع کو مفید مطلب اپنے تصور کے معاملات بوندی اور میوار کی اعانت اختیار کی بیان کو راجا ورنے اسکو قبضہ اپن جانب کر رکھا تھا *

راجہ امیر نے جب سنا کہ فوج مرہٹہ نزدیک اوسکی دارالریاستہ کے آگئی وہ فوراً وہاں سے روانہ ہوا کہ آگے بڑھ کر اونسے مقابل ہو کر اوسکی فوج کی تعداد کی نسبت اوسکو مخالطہ دیا گیا اور یہ حال اوسکو جب تک معلوم نہواجب تک وہ قلعہ ہباگر و تک پہنچا اور وہاں محصور ہو گیا جب وقت ہاتھ سے جاتا رہا اور وقت اوسنے دیکھا کہ فریب نے اپنا کام تمام کر لیا ہے اور جو اعتبار اوسنے اپنے دیوان مقتول کے جانشین پر رکھا تھا اوسکا ثمرہ اوسکو حاصل ہوا کبیشتر نے ایک اشلوک یعنی شعر میں اسکا حال درج کیا ہے *

جب ہی چھوڑا ایشورا راج کرنا کے آس
منتری موتا ماریا کھتری کیشو داس

یعنی ایشوری نے سب امید راج کی کھو دی جب اوسنے دیوان کیشو داس کو قتل کیا پھر ان دیوان پر ہوا اور گور سہاے نامی نے مخالطہ اپنے راجہ کو نسبت فوج دکھنی کے دیا اور دروغ تعداد اوسکی بتائی اور تھوڑی اہل غیر کافی فوج کے ساتھ اوسکو واسطے جنگ کرنے کے لئے گئے جو فوج کثیر کے مقابلہ میں آنا دیوانہ پن تھا لہذا وہ اس جاگیر امیر کے قلعہ میں چلا گیا اور وہاں دس روز کے محاصرہ کے بعد اوسنے مجبوری میں نہیں لکھ دیا کہ وہ بوندی دیدیگا اور جملہ حقوق نسبت اوسکے منجانب اپنے اوسانے ورثا کے چھوڑ دیا بلکہ وہ بنظر استحقاق کے ٹیکا امید کی پیشانی پر لگائے گا اس سند کو اور فوج کوٹہ کو ہمراہ لیکر وہ بجانب بوندی روانہ ہوئے دقا باز خارج کیا گیا اور جب یہاں خوشی تک لگائی امید کی ہو رہی تھی امیر میں چٹا بنتی تھی جس میں اوسکے دشمن کی لاش جلاتی جاتی راجہ شیریں اس خوشی کا متحمل نہ کر زلیت سے تنگ ہو گیا اور زیر کھا کر اپنی حیات اور دشمن کو الوداع کیا اور طرح معاملات فوجی اور میواریں تسہیل پیدا کی *

اسطرح سمت ۱۸۰۵ء (۱۲۲۹ھ) میں امید نے اپنے ورثہ موروثی بعد چودہ سال کی جلاے وطنی کے دوبارہ حاصل کیا اس عرصہ میں ایک دقا باز بارگدی بوندی تھا مگر اس نزع نے اوسکی اکثر رونق کم کر دی تھی اور بواسطہ دیگر وجوہ کے جو شامل اسکے ہوئے آخر کار اوسکو ایک انبار پنہ کما پائی گیا طہار راوبانی سیاست ہو لکھا اعتبار اپنے بھائی ملفوظی ہونے رافی بیوہ بودہ گند کو خطاب ہون میں جس میں رکھتا تھا مگر وہ اپنی قوم کے مسائل میں بہت مستحکم تھا اوسنے اسطرح واسطے تحفظ ظہور کو وجوہ حالات شجاعت میں

جوراجپوت کی قوم کی عادت میں ہے نہیں اٹھائے مگر ایک جزو علاقہ بوندی کو معاوضہ قبول اور علاقہ
لاٹانی احسانندی بہ نسبت خطاب بھائی اور رامون کے تصور کیا مطابق اسکے اوسنے درخواست کی
اور شہر اور ضلع میں واقع کنارہ چپ دریا سے چٹل بذریعہ سند جائز کے حاصل کیا +

صرف معاوضہ (اگر اسکو معاوضہ کہو) بابت ان چودہ سال کے بیدخلی کے مقامات مستحکم یعنی قلعہ تعمیر کردہ
دلیل ننگہ ہے جسکی زو محالات اور شہر پر ہے اور جسکو تارا گڈہ کہتے ہیں مادہ ننگہ نے جو گدی نشین جیور
ہوا تھا وہی تدبیر عمل میں لایا جو جے ننگہ نے شروع کی تھی اور جسکے بروے کار لانے میں اوسکے
جانشین نے جان کھوئی تھی یعنی ریاستہائے خرو وسطی ہند کو مطیع امیر کرے اس نیت سے کوٹہ کا
محاصرہ ہوا اور امید خارج کیا گیا اور چونکہ یہ امر بغیر امداد فوج ملکی کے نہیں ہو سکتا لہذا اس فعل میں
فائدہ ملکی کا ہوا یعنی وہ مدارالمہام ہو گئے اور سب اوسے بدگمان اور اپنے کاروبار سے محروم ہو گئے
مادہ ننگہ نے جو قلعہ رنتھمبور حاصل کیا اوسکے ذریعہ سے استحقاق برتری ظاہر کیے جو وقت سے
یہ قلعہ راوسورجن نے اکبر بادشاہ کے حوالے کر دیا تھا اوسوقت سے اس قلعہ کی بزرگی قائم ہوئی تھی
اور یہ قلعہ یعنی علاقہ ضلع اجمیر میں اول سرکار کملا ماتھا اسین تراٹھی محال سے کم شامل تھے اور ایک محال
جاگیر سلطان کا لیا اور انہیں نہ صرف کوٹہ اور بوندی مع اپنے ماتھان کے شامل تھی بلکہ کل ریاست
ٹیورپور کی تھی اور جملہ جاگیر ہائے خرو بجانب جنوب بان گنگا بھی شامل تھیں اسکا اوسط اب ریاست
دراصل ہشتنا سے محمود آباد واقع بنگالہ یہ مقام رنتھمبور نہایت وسیع سرکار سلطنت میں بھی بیج عہد
ضعف سلطنت کے اس قلعہ کو ایک تجربہ کار اور آزمودہ کار افسر نے اوسوقت تک قائم رکھا جب تک
سامان اور رسد اوسکے پاس موجود رہی جب یہ ختم ہوئی تو اوسنے بظرا اسکے کہ اگر مرٹھہ کے ہاتھ چلا گیا
تو واسطے دواہم کے گدی سے جتا رہے گا اوسنے ایک راجپوت راجہ کی تلاش کی کہ اوسکے پیرو کر کے
ملہ جیج اوس زمانہ کے چپ غارتگری مرٹھہ کی شروع ہوئی ایک خزانہ مشملہ ایسی حاصلات کا قرار پایا تھا پس ہٹن کے بھی حصہ ہوئے
ایک ہٹیو کا اور دوسرا سینڈ ہیا کا مگر حصہ پیشیا صرف برائے نام تھا اور ہولکر اس روپیہ کو حساب خدمت و مدد ریاست پڑنا میں لیا
بیج عام صلح کے یہ ضلع جوڈٹ سے جتا رہا تھا اور اوسکی خواہش قائم تھی ایک مرتبہ یہ شامل بوندی کے ہوا جس سے نہایت خوشی
اور احسانندی راجہ اور رعایا کی ہوئی اس امر کے وقوع میں لانے کی واسطے نہایت امید کی مصنف کتاب ہٹانے وہ خوشی اور تسلی
کا جو کم خود اوسکے یعنی راجہ کے اطمینان سے تھی +

اس غرض سے اس نے راجہ بوندی کو کھلا بھیجا مگر اس نے بنظر اس کے کہ اگر وہ اس کو اپنے قبضے میں نہ کر سکا تو اس کی تابعداری میں فرق آگیا ان کا کیا لہذا جب کوئی اور امر باقی نہ رہا تو اس نے راجہ امبر کو دیکھا کہ اب آئندہ وہ اس کی خود مخالفت نہیں کر سکتا تھا +

صرف اس وجہ سے دعویٰ ہے پور بابت خراج کو بھری یعنی جاگیر سہروٹی کے پیدا ہوا تھا جو دعویٰ انصاف کا سایہ بھی نہیں رکھتا تھا مگر اس کے قائم رکھنے نے بوجہ اظہار برتری اور جزوی سالانہ کے پیاس سال تک جوش و لہو میں پیدا کیا ہے اور اس کے موقوف کرنے کا اب اچھا وقت آگیا ہے +

اس برتری کے اظہار نے جو اوپر کوٹہ اور بوندی کے ظاہر ہوئی اول مرتبہ اس مشہور راجپوت زمانہ حال یعنی ظالم سنگہ کوٹہ والہ کو ہماری اطلاع تک پہنچایا اور درجن سال جو اس زمانہ میں ریاست مذکور کا رئیس تھا اپنے جسم میں خون ہارا کا بہت رکھتا تھا اور اس کو تحمل ایسے حقوق کا تھا جو اس کے بھائی راجہ امبر نے بوجہ قبضہ چند روزہ قلعہ رتھبور کے اپنی نسبت قرار دیے تھے اور اس نے یہ کہا کہ جو وہ سابق صوبہ دار بادشاہی تھا تو وہ اپنے اختیارات اپنے تک رکھے جنگ ہوار و جوہمت (۱۱۷۷ء) میں واقع ہوئی تھی اس نے واسطے ہمیشہ کے ان حقوق کو زائل کر دیا تھا اور اس موقع پر ظالم سنگہ گو صفر سن تھا مگر زیادہ تر مدح تحفظ آزادی اس ریاست کے ہوا تھا جو آخر کار اس کی حکومت میں آنے والی تھی مگر یہ معاملہ تعلق تواریخ کوٹہ سے رکھتا ہے اور یہاں اس کا ذکر کچھ ضروری تھا مگر یہ بیان کہہ سکتے ہیں کہ اگر فوج بوندی شامل کوٹہ کے سچ عام معاملہ کے ہوتی تو اس نے اپنی جاگیر کو بری خراج سے کر لیا ہوتا

۱۷ عام بیچ یعنی فیصلہ کرنے والے ظالم سنگہ نے ذمہ کیا کہ وہ ان کا اطمینان کر لیا اور اس کو محفوظ فوج جیپور کے ہر سال آنے سے رکھے گا اور صلح حاجات اندر گدہ اور پلون اور ان تر دہیہ کو اپنی طرف راجع کیا گو دینٹ انگریزی ان امور نے ان کو بھی تاراج دانی سے جزا واقف تھی اور زمین جانتی تھی کہ دست اندازی امور میں بیچ ان کی حالت ظاہری میں کریں مصلحت سبب دعویٰ بوندی بابت دلاپانے حکومت اصلی اپنی اوپر ان کے اصلی جاگیر داروں کے نہیں ہوتی باوجود شکرگزاری اور احسانندی بابت دوبارہ پانے ملک کے بشن سنگہ جو شجاع اور نیک نیت تھا آہ سر دکر روک نہ سکا جب اس نے مصنف کتاب مذکور زبانی پنا کہ لارڈ مشینگ صاحب مقدمات کو بھری کی سماعت نہیں کرتے جنہوں نے اپنی رفاقت ساتھ ظالم سنگہ کوٹہ والہ کوئی پیش کیے کہنا یہ جواون کو کوئی عادت نہ نہایت انوس سو کہا میری باز شکستہ ہیں ورنہ کچھ مشکل تھا کہ دعویٰ جیپور کا فیصلہ ہو اور کار پور کوٹہ اپنی مخالفت وٹھالی اس کو کچھ نقصان و سکا نہ گنا گنا کثیر اور شیخی بوندی کی قائم رہتی اور بوندی ہماری معرفت اعانت حاصل کر کے اس کا اتھاں سکا

جو خراج وہ اب تک مجبوری سے پور کو دیتے ہیں *

امید کی طبیعت بالکل مائل اسکی تھی کہ وہ بہودی اور رفاہ ملک میں دوبارہ قائم کجای جو ندرہ سال گذشتہ کی تبدیلات کثیر نے بیچ و بن سے برکنہ کر دی تھی مگر اسکے ارادہ باطل اور اسکی کوشش محدودہ بوجہ سائی اور قوت اور طمع مرثہ طامع کے جنگ و سیلے سے اور بیرونی ذالریاست پر قبضہ پایا تھا ہوتی تھی مگر منور کوئی قاعدہ خاص انتظام کا قائم نہیں ہوا تھا اور راجپوت کی یہ امید تھی کہ اونکا وقت مقررہ پر آنا جو مثل آدمیخ اونکے ملک میں تھا چند روزہ ہوگا اس غلطی کلاں و عام کے باعث جلد ریاستہائے راجپوت ان دست اندازوں کو اپنی قوم کے فسادات اور تنازعات میں شامل کرتے تھے اور اس دخلت میں زیادہ تر نقصان قوم ہارا بوندی والا کا ہوتا تھا اور اونکو وجہ فساد کر نے کی زیادہ تر تھی مگر قبضہ مرثہ کا جو اوپر اراضی دیو بانگو کے تھایہ قوت ہرگز حاصل نہیں کرتا اگر سپاہ شجاع اور دل دانا امید کا اپنی رعایا ہدایت سچ اسکی عمر طویل کے کرتا اسکی ملک داری کے عوارض جو قبل از وقت عائد ہوئے تھے ایک اور دکیل صداقت اس امر کی پیدا کرتے ہیں کہ کسی طرح کا انتظام ہو اگر قوانین اور قواعد اور ضوابط اور زمین پیش نظر نہیں گئے تو وہ ہرگز کامل نہ ہوگا *

ایک فعل معاوضہ ثانی نے نیکامی امید کو داغ لگا با مگر دراصل وہ امر واجبی اور نیک تھا اور اوس فعل کو بدل ہم اوسکا بیان نہایت شجاعت اور دانائی اور بے قصوری کے ساتھ کر سکتے ہیں جبکا ثانی کوئی تواضع راجپوت میں مرج نہیں ہوا ہے آٹھ سال گذر گئے تھے جیسے اوسکو ملک ملا تھا اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس قدر بڑے اعتنائے آئی اوسکے ساتھ ہوتی تھی اور جس جس نے کی تھی وہ سب اوس نے فراموش کی تھی یا معاف کر دی تھی کیونکہ کوئی انسان ایسا نہیں جو ایسی دغا بازی کے افعال جو جاگیر دار اندر گدہ نے بعد شکست و بلانا کیے تھے فراموش کرے اور چونکہ اس قدر عرصہ دراز گذر گیا تھا کہ کچھ معاوضہ کسی سے بابت دغا بازی کے جو اوسکے ساتھ کی گئی تھی نہیں لیا گیا تھا اس سے یہ نتیجہ منہج ہو رہا کہ ذاتی فیاضی اس راجہ فیاض دل کی ساتھ صاحب تدبیری صائب کے شریک ہو کر باعث قطع نظر کرنے سزاوی قصورات کی ہوئی گو قصورات کے معاوضہ لینے کا استحقاق اپنا اوسنے فراموش نہیں کیا تھا وہ کثیر راجپوت جو ایسے موقع پر ضروریات اپنے راجہ کی دیکھے اور اونکا دفعیہ نہ کرے وہ نسبت اپنی سوائے الزام اور ناپسندی کے نظر نہیں کر سکتا مگر اوسکا دل اس قدر کمینہ تھا کہ اوسنے ہرگز خیال اسکے

معاوضہ کا ساتھ خدمتگزاری آئندہ کے نہیں کیا وہ بدعا سے بدترقی اوس شخص کی زبان پر لانا تھا جسکو اوسنے تکلیف دی تھی اور اوسکے معافی قصورات کو بھی ناپسند کرتا تھا بلکہ اور افعال قبیحہ اور اذیارساک اپنے افعال قبیحہ سابقہ کو ترقی دیتا تھا اور ایسے نازک موقع پر اوسنے یہ فعل قبیحہ کیا تھا کہ بغیر بیان کیونکہ اوس سے چشم پوشی نہیں کیجاتی امید نے نابریل علامت پیغام شادی پاس ما دوہو سنگہ کے بنام اپنی ہمیشہ کے بھیجا تھا اسکو اوسنے مجمع عام عمائد و رؤساء و بارہین اور ساتھ ادب اور تعظیم تمام جولا لاق ایک مشہور راجہ راجپوت کے تھی قبول کیا اوسوقت میں دیو سنگہ اندر گڈہ والا بھی جیورین واسطے ملاقات کے موجود تھا راجہ نے اوسکی عزت افزائی ساتھ دریافت کرنے حال و ضرورہ سنگہ کو کی یہ ناممکن نہیں کہ ایسے وقت میں وہ قابو واسطے زیادہ تر بدنام کرنے اپنے راجہ کے دیکھ کر آیا ہو کیونکہ اوسکا جواب طعنہ آمیز تھا جس سے تراوش بداصلی اوس رانی کی کوئی تھی مگر یہ غلط بیانی اوسکی تھی اور ثابت بھی ہوتی جب اوسکو راجہ بچے سنگہ مار وار والا نے منظور کیا مگر بیان سے نابریل واپس لوہندی کو گیا ایسا طعنہ یا ہجرتی کوئی راجپوت گوارا نہیں کرتا اور نہ اپنی دوسے فراموش کرتا ہو

سمت ۱۸۱۳ (۱۷۵۷ ع) میں امید واسطے پوجا کرنے بچے ستی ماما کے جسکا مندر متصل مقام کرور کے ہے گیا چونکہ یہ مقام نزدیک اندر گڈہ کے ہے لہذا اوسنے وہاں کے رئیس کو طلب کیا کہ اگر شامل دیگر جاگیر داران کے جو اپنے عیال و اطفال لیکر ہمراہ تھے ہو گوا اسکو منع کیا مگر دیو سنگہ نے تعمیل کی اور اپنے فرزند اور بیوہ کو ہمراہ لیکر گیا یہ سب ایک مرتبہ قتل کیے گئے اور سلسلہ دغا باز کا ختم ہوا اور اس نظر سے کہ ہوا اوسکے جسم کی دو دنا مسعود سے ناپاک نہوا امید نے حکم دیا کہ ایسے دغا باز کا جسم مع اوسکی اولاد کے خیمے میں کھینک دیا جائے اور اوسنے جاگیر اندر گڈہ اپنے براور کو عطا کی اوسکے اور جاگیر دار حال کے درمیان چار پشت اب تک گزری ہیں * دل پندرہ سال گزرے جس میں ہمیشہ کے فسادات نے اوسکو مصروفیت کامل دی تھی اور اسکا اولاد میں مصروف رہتا تھا تاہم ہی ایک امر اوسکے دل میں ناخن زور رہتا تھا کہ اوسنے اختیارات اور حکومت ایسے شخص کی چھین لی تھی جس سے معاوضہ لینا شایان تھا گو کسی شخص نے اوسکے اس فعل کو بد نہیں کہا اور گوا اسکو بھی یقین تھا کہ دیو سنگہ کا قتل قتل ایک دغا باز کا تھا مگر اوس کا دل جو فیاض اور شجاع تھا اوسکو ایک جرم تصور کرتا تھا گو از رو سے

سوم و رواج کے جو مجرم اور مجرم کو مخلص کر دیتی ہے یہ فعل اور مکانیک تھا یعنی جرم سے پاک تھا مگر
نہایت اطمینان بخیر دل کے اوسنے چاہا کہ ترک راج کر کے بقیہ عمر مقامات معابد ہندو کے سفر اور دیدار سے
بقدر ہندوستان وسیع بنیان میں ہین گذرے +

سمت ۱۸۲۴ (شعبان) میں سوم ضروری جو گراج جس سے حکمرانی امید کی ختم ہوئی محل میں آئیں
راجہ کی ایک صورت بنائی گئی اور چٹا بنا کر اوس میں اوسکو جلا دیا اجیت کی ریش و برت جو اوسکا جانشین ہوا
تراشی گئیں غم و الم کی آواز نواس سے آئی اور بارہ روز ماتم اور عزاداری کے گذرے گویا امید نے
وفات پائی بعد ختم ہونے ایام ماتم داری کے جانشین کو راج ملک نکالیا گیا اور اجیت سنگہ راجہ قوم ہوا
ساکنین بوندی کا ہوا +

تا تک امید جبکہ نام اب سری جے ہوا (آئندہ اسی نام سے وہ مذکور ہوگا) اوس مقام متبرک میں گیا
جہاں کوہ میں واقع ہے اور زبان اول راجہ تہا کا علاج مثل کرامات کے وقوع میں آیا تھا (جسکا حال
صفحہ ۵۴ کتاب انگریزی میں درج ہے) اور جو بنام اوس مقام متبرک کے واقع گنگ کے یعنی کدرا نا تھ کے
مشہور ہے چلا گیا اس مقام پر جہاں اب وہ اسکے زقا کا آیا اس جنگ آور زائر نے اکثر اضلاع اور ملک
وغما سے کل دشمن کے لاکر دکھائے اور اوسکو خوشی ہوئی کہ یہ بجائے ملک کے اشجار خواہ ہرستان ہمالیہ کے
یا کنارہ سمندر کے پیدا اور سرسبز اوسکے کوستانی مقام پر ہوتے ہین اس واستجاب اوس شخص کو بھی ہوگا
جونا واقع اوس کارروائی سے ہے جو درباب موافق اور مناسب کرنے زمین کے عمل میں آئی ہے کہ انکو
تبت کے اور ٹیکر ملا کا کے اور دیگر پیداوار ملک غیر عریض بہت راجہ گوشہ گزین کے قائم کیے گئے تھے
اوسکے مقام عزت کے گرد بخلاف شدت گرمی کوستان سرسبز اور شاداب ہین +

جب امید نے ترک حکومت ہارا کیا تو اوسکو یقین تھا کہ اس طرح کی زندگی صرف اوسکے وکٹو سکین دے سکتی ہے
اور اوسکے جرم کی معافی دلو سکتی ہے جو معافی واسطے اوسکی عقیقہ کے بہت ضرور تھی مگر اس بہت
زائر میں بھی اوسنے وہ امور ترک نہیں کیے جو لائق اوسکے متبہ اور خاندان کے تھے اوسکی عقل و تجربہ
قبول نہیں کرتی تھی اور نہ خیالات متعصب سے کہ یہ ضعف اوس میں آگیا تھا بلکہ وہی بلند نظری اور علو ہمتی
سہ قواہد معاونہ ستانی کے نہایت سخت ہین اگر اولا دیو سنگہ کی زندہ رہتی تو نزاع انکی اپنے ملک کے ساتھ تا بقیام ریاست
باقی رہتی یہ ایک موقع اور مضمون ایسا ہے جس سے تیز دھیان نہک علانی اور باب کے سیر کے کیا جاسے +

جو اسکے خاندان کی علامت تھی اسکے ہمراہ رہی جہاں قدم در میان مجمع پارسا اور فقرا کے تلاشِ قیامت
 امور کو رکھا اوسنے اپنی ریاست کی اور دیگر ریاستوں سے متفرقہ کی تواریخ میں دیکھا تھا کہ رکابِ راجگی و امان
 اور وہ شخص خوش ہے جو اسکو ترک کر کے اوسکی یاد کرنے کی سعی تعمیل کرنے احکام دلی اور رسم کے اوسنے
 دریافت کیا کہ اوسکا دل مائل تعجبات قدرتی کلمہ ہے اور صرف مندر کھنیا میں مجوس ہو کر رہنا اچھا نہیں
 اور نہ لنگا پر اکتفا کرنا اچھا ہے لہذا اوسنے ارادہ کیا جسقدر مقامات متبرک اوسکی قوم کے قدیم کتب میں
 لکھے ہیں اؤںکو دیکھنا چاہیے بلکہ ہمیشہ کام فرسا رہنا بہتر ہے یہ ارادہ شاید اسوجہ سے اوسکے پسند تھا
 کہ بدو شعور سے وہ مہات کا شوق رکھتا تھا اور اس سے اور بھی تشفی اوسکے دلکو ہوتی جب اوسنے
 دریافت کیا کہ اسلحہ بھی ہمراہ سفر نہ ہی کے درکار ہیں بلکہ دونوں کی ہمراہی بوجہ وقت اور دشواری
 اور خطرہ راہ کے جو زائرین کو اٹنا و راہ میں عائد ہوتی ہیں اوسکی زیارات کے ثواب کو اور ترقی دیگی
 مطابق اس خیال کے راجہ تارک زیارات کے واسطے روانہ ہوا اور وہ بلباس زائر نہیں گیا بلکہ اوسنے
 ہر مقام کے اسلحہ اپنے جسم پر آراستہ کیے اس میں بھی ایک طرح کی نفس کشی تھی اور نمود یا خود نمائی نہ تھی
 اور جسقدر اسلحہ حرب و محافظت او سوقت میں مروج تھے ایک ایک ہر قسم کا اوسنے اپنے زیب کیا
 اور اسقدر وزن اؤںکا ہو گیا تھا کہ اس زمانے کے دورِ اچوت اوس سے وب جاتے اوسنے ایک زرہ
 آہنی تختان پنبہ میں دوختہ کی ہوتی جسپر شمشیر کا گرہ نہوزیب تن کی اور ایک ہندوق اور برچھہ اور تلوار
 اور خنجر اور اؤںکا سامان یعنی ساز سینکڑا باندھا اور ایک گدڑ اور سانگ اور تیر اور چکر اور کمان و ترکش تیر
 اپنے ہمراہ لیے اور یہ امر پائے ثبوت کو پہونچا ہے کہ اوسکی قوت جسمانی او سوقت میں بھی کہ وہ ستر سال کی
 عمر کا تھا اور اس وزن کو جسم پر لیکر بھرتا تھا جس سے اور اختلاف آب و ہوا سے اوسکی ریش سفید ہو گئی تھی
 اسقدر تھی کہ وہ یہ سب اسلحہ اپنی سپہ میں رکھ کر ایک ہاتھ سے نہ صرف اوسکو اٹھالیتا تھا بلکہ کچھ عرصہ
 اوسکو ہاتہ پر قائم رکھتا تھا *

ساتہ جزوی شجاع مہقومون کبھی عرصہ چند سال کے اوسنے ہر ایک ملک کی سیر کی کو ہستانی خیمہ گنگ
 یعنی گنگوتری سوتا ہونوئی کنارہ راہشرا و سیتا کے گرم کنڈارگان سے اور مولوچ اڈریسہ سے تا ہندو واقع
 آخر کنارہ دنیا ان حدود ملک ہنود میں امید نے ہر ایک مقام پر پیش اور عجائبات اور علم کی سیر کی اور جبھی
 وہ اپنے ملک بزرگان میں واپس آتا تھا اوسکی خوشی نہ صرف اوسکے مہقوم کرتے تھے بلکہ ہر ایک راجہ

اور راجپوت رجوارہ جو اپنے مقام کو اس راجہ درویش صفت کے مقدم سے پاک تصور کرتے تھے یعنی اگر وہ راستے میں کیسے مکان پر قیام کرتا تھا تو وہ تصور کرتے تھے کہ اسکا مکان اس کے مقدم سے پاک ہوگا۔ اسکو ہر ایک شخص عابد اور ریشی تصور کرتا تھا اور جو خزانہ علم اس نے اپنے سیر مقامات سے حاصل کیا تھا اس کے باعث اسکی گفتگو کے ہر ایک خوابان تھے اور جو وہ کہتا تھا اسکو بچا سے سند تصور کر کے قابل درج کتاب کرنے کے سمجھتے تھے جو اسکی تعظیم اور ادب میں حیات تھا وہ اسکی یادگار سے ثابت ہوتا، جو ہر ایک ہار یا ادب کرتے ہیں اون کو گونگو اسکا ہنسن ایک قانون تھا اور اسکی ہر شے جو بعد اس کے باقی رہی تہظیف دیکھی جاتی ہے اسکا اخیر سفر اسکی قوم کی اخیر سرحد تک تھا یعنی مندر واقع دریائے سند تا بہ اگن دیہی نہگلج واقع کنارہ مکران جو بہت کی سرحد سے باہر ہے جو وہ براہ دوار کا واس تھا اسکو ایک گروہ قوم کا پائے جو غارتگری اور نواح میں کرتے تھے گھیر لیا مگر اس کا آرمودہ نے قوت دہرم اور ہرم سے اپنا تحفظ کر کے اس کے اوپر فتح کامل حاصل کی اور اس کے سرغنہ کو گرفتار کیا اس سرغنہ نے بالعوض اپنی رہائی کے قسم کھائی کہ وہ آئندہ کسی دوار کا کہ جاتری کو نہیں لوٹے گا۔ یہ زیارت جنگ آئندہ امید کی ایک واقعہ جنگ جوتی سے جاری نہیں رہی یعنی اس کے فرزند اس میں وفات پائی اس باعث سے اسکو محبوبی اپنے مقام پر قیام کرنا واسطے تربیت اپنی مہر کے ضرور ہوا یہ واقعہ خبر بد نصیبی جسکا ذکر تواریخ سرحدی میواڑ اور ہوتی کے درج ہے قابل بیان کے ہے جس سے طریق اور یقین ظاہر ہوتا ہے اور جس سے وہ پیشین گوئی ثابت ہوتی ہے جو صد ہا سال پہلے بامداد کی سستی تے کی تھی یعنی راو اور رانا کو ہرگز بمقام اہر ملاقات کرنی چاہیے اگر کرینگے تو مرگ ضرور واقع ہوگی اب جسکا ہم بیان کرتے ہیں یہ چوتھے مرتبہ کا واقعہ ہے جسکا نتیجہ حسب بیان سنی مذکور کو پیدا ہوا تھا موضع بلیتا جس میں کچھ انہ خوش مزہ پیدا ہوتے ہیں اور جس کے باشندے تھوڑے مینا ہیں وجہ تکرار کی تھی رئیس بوندی نے بنیال اسکے کہ وہ اس کے علاقے میں واقع ہے یا اسکو ایسا تصور کر کے ایک گڈ بھی وہاں بنائی اور تھوڑی فوج اوس میں واسطے وباغت اور تہذیب نمازنگران کے رکھی ان نگرانوں رئیسان میواڑ نے جو اس امر سے ناخوش ہوئے تھے ترغیب دی کہ یہ فعل اس کے راجہ کے حقوق کا اٹلاؤ کرتا ہے لہذا رانامع اپنے کل رئیسوں کے اور تنخواہ دار فوج سندھی کے روانہ ہو کر مقام متنازعہ پر آیا اور وہاں اجیت راجہ بوندی کو طلب کیا وہ بموجب طلبی کے آیا اور رانا اس کے طریق اور رویے سے

ایسا خوش ہوا کہ بلیتا اور اس کے باغات انہ سب اس کو فراموش ہو گئے موسم بہار نزدیک تھا اور مہینا
بھاگن کا اس وقت میں یہ ضرور ہوتا ہے کہ شروع سال میں ایک نوک دیوی گوری کو چڑھایا جاتا ہے
(دیکھو جلد اول صفحہ ۱۰۷، کتاب انگریزی) *

بارا صفر سن نے بالعوض تواضع اور مدارا کے جو اس کے رانا نے کی تھی رانا کو اہر اپنے شکار میں طلب کیا
کہ بوندی کے رمنہ اور رکھ میں کھیلین رانا نے منظور کیا راجہ سیو دیانے حسب رسم قدیم دستار اور رٹل سر
تقسیم کیے اور روز مقررہ پر ہر ایمان بارونق لیکر بوندی ناندنا پر گیا *

اس نازک راو نے جب تھوڑے عرصہ سے بدری ناتہ سے آیا تھا جب شکار کا حال شافورا ایک خاص مقام
اپنے فرزند کے پاس بھیجا کہ جوتی نے کہا ہے اس کو یاد کرے اجیت سنگہ تندر ج نے جواب دیا کہ
یہ ممکن نہیں کہ ایسی ضعیف اور نامردانہ اور جبر سے استر اور پیغام طلبی کا کرے صبح ہوئی اور رانا خیال دوستی
راؤ صفر سن اس کے ساتھ میدان میں سوار ہوا مگر شب ماقبل میں ایک اہلکار میوار کا راو کے پاس آیا تھا اور اسے
سخت زبانی سے یہ کہا تھا کہ موضع بلیتا واپس دے ورنہ ایک گروہ سندھی آکر اس کو مجبوس کرے گا
اور وہ ایسا بد باطن تھا کہ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ صرف اپنے راجہ کا حکم بیان کرتا ہے یہ خیال تمام راز
راو کے دل میں ناخن زن تھا جب شکار ہو چکا اور رانا نے اس کو رخصت جانے کی دی معاؤ کے دل میں
خیال بھیر متی گذرا اور وہ اس ارادہ سے کہ اپنی بھیر متی کا معاوضہ لے واپس آیا رانا کو کچھ خیال اس کے
دلی بیچ کا تھا اس نے پھر تبسم کنان رخصت کیا اور کہا کہ پھر جلدی ملاقات ہوگی اس کلمہ سوار اس کی
دوستانہ گفتگو سے اس کا دل اپنے ارادے سے باز رہا اور پھر وہ سلام کر کے رخصت ہوا مگر خد قدم بھی
نہیں گیا تھا کہ گویا اس کو پھر شرم و ہنگام ہوئی اور قوت معاوضہ ثانی نے زور پکڑا وہ فوراً برجھا لیکر
اپنے شکار پر دوڑا اور ایسی قوت سے برجھا مارا کہ وہ رانا کے جسم میں سے گزر کر اس کے گھوڑے کی
گردن پر جا بیٹھا راجہ مجروح صرف اس قدر زبان پر لایا جب اس نے دیکھا کہ اس کا قاتل وہ شخص ہے
جس پر اس نے اس قدر دوستی صرف کی تھی اسے ہار یہ کیا کیا تھے اسی عرصہ میں رئیس اندر گڈھ نے
اس دغا بازی کو تلوار سے ختم کیا بار راو گویا اس فعل سے بہت نازان تھا اس نے چتر جاگتی
مع علامات سورج وغیرہ جو شاہی علامات میوار کی تھی لیجا کر محلات بوندی میں رکھے امید مار کرنے
جس کی معاوضہ ثانی پر اطمینان باعث تمامی عمر سنج والہم کی ہوئی تھی نہایت خوف زدہ تیار زہن بھیر متی

جو اوسکے خاندان میں واقع ہوئی اور وہ رویا کہ یہ فعل نہایت شرمندگی کا ہے اور وہ ہرگز آئندہ اپنے فرزند کا منہ نہیں دیکھے گا۔

دربارہ اخیر تعظیم دنیوی راجہ مقتول میوار کے کئی نقلین میں اور گواہ اسکے مقوم کا حال دوسرے مقام پر تحریر ہوا ہے مگر بیان بھی کچھ حال جو اس کے مخالفت کی تواریخ سے دریافت ہوتا ہے صحیح کرنا واجبات سے معلوم ہوتا ہے۔

رانا اور راجہ بوندی نے دختران راجہ کش گدہ کے ساتھ شادی کی تھی یہ دونوں باہم ہمیشہ کا تھیں پس یہ رشتہ جو باہم اونسکے تھا تو رانا کو کوئی خیال اشتباہ خوف کا باقی نہیں رہا تھا گواہ سکواہ کی رانی نے ہوشیار کر دیا تھا کہ اپنے بھرت سے خبردار رہے جو دو راجہ سابق قتل ہوئے تھے انہیں خیال نزاع سابق کا تھا اور کوئی وجہ دشمنی کی ظاہر نہ تھی اس روز بد کے ایک روز پہلے اہلکار میوار نے دعوت کی تھی اسمین راجہ اور اوسکے عمائد بھی شریک ہوئے تھے اور سب امور دوستی اور یکا نکلت ظہور میں آئے تھے مگر جو بعد اس فعل کے وقوع میں آیا اوس سے تاہم اس خیال کی ہوتی ہے کہ یہ ہنرمیت بوجہ تیغیب ریشاں میوار کے جو اپنے ظالم راجہ سے راضی تھے ظہور میں آئی تھی اور دیگر وجوہ بھی درکار تھے سبب اہلکار مذکور نے ایسی سخت کلامی کی کہ باعث اشتعال طبع راہو اسے معاوضہ ستانی کے ہوا جس وقت راوتے برجھا مارا ایک حرف خدیگہ گارٹے براہ نک حلالی اپنا مال کے تحفظ میں کوشش کی اور کوئی رئیس نزدیک تھا جو اس ضرب کو روکتا یا تعاقب قاتل کا کرتا بخلاف اسے جس وقت یہ فعل وقوع میں آیا کل فوج میوار خوف زدہ ہو کر گویا اوسپر کوئی دیو حملہ آور ہوا تھا اور بغیر رانی اور اپنا مقام اور لاش راجہ کی چھوڑ کر بھاگ گئی۔

ایک عورت داشتہ جو طوائف میں سے تھی صرف واسطے اداسے رسوم موٹا موجود رہی اوسنے حکم دیا کہ قیمتی چٹا تیار کیا سے اور خود آمادہ اوسکی ہمراہ کی بیچ دنیا سے دیگر کے جسکا حال کچھ معلوم نہیں ہوتا ہوتا کی لاش لیکر وہ چٹا پر چڑھی اور جب آگ دی گئی تو اوسنے یہ بد دعا قاتل کے حق میں دی اور جس درخت کے نیچے چٹا بنی تھی اوسکو شاہد بنایا کہ جو میں کہتی ہوں تو اوسکی صداقت کرنا ہے اگر صرف بوجہ دغا بازی کے یہ فعل ہوا ہے تو دو مہینے کے عرصے میں قاتل باعث عبرت انسان ہو کر در صورتیکہ یہ فعل باعث کسی قدیم تنازع واجبی کے ظہور میں آیا ہے تو میں اوسکو اس بد دعا سے بری کرتی ہوں

۴۵
اسی عرصہ میں ایک شاخ درخت مذکور کی گویا بعلامت اقبال اسکے زمین پر گری اور رانا اور اسکی سہیلی کی خاک نے میدان موضع بلتیا کو سفید کیا *

دو مہینے کے عرصے میں پشین گوئی اسکی پوری ہوئی بار بار اوفوت ہوا اور اسطرح کہ جس سے قہر خدا ظاہر ہوتا تھا یعنی اسکے تمام جسم کا گوشت گر گیا اور صرف استخوان باقی رہے تھے کہ ایک صورت تکلیف اور نصیب کی بکرا دسنے وفات پائی اب تک تنازعات کا معاوضہ حسب قاعدہ وقانون معاوضہ ستانی یا قوالہ دیگر جو اسکو عوض مقرر تھے لیا جاتا تھا مگر یہ معاملہ موافق اسکے نہیں ہوتا بلکہ قوت اس یقین کو نبھتا ہے کہ مرغی کی میوار سے ہوئی *

بشن سنگہ جو صرف اولاد اجیت کا تھا اور جو گدی نشین اسکی جگہ ہوا صرف اسوقت میں ایک بچہ صدف تھا لہذا یہ ضرور ہوا کہ سری جی اسکی مہبود کا لحاظ کریں لہذا اسنے انتظام امور را و صفر سن کر کے اور ایک ہوشیار دابھا سے کو سر حکومت پر مامور کر کے پھر اپنی زیارات شروع کیں اور اکثر چار چار برس ہ گھنٹہ نہیں آتا تھا مگر جب چند سال اسکی مرگ کے باقی رہے اور بیاعت مہری ضعف نے قوت پکڑی تو اسنے کد ارناتہ میں قیام اپنا اختیار کیا *

یہ امر ایک اور دلیل تلون مزاجی راجپوت یا نادرتی اسنے انتظام کی ہے کہ بیچ مہری کے جب بیعت بنجی کرنے سے ترک اسنے راج میں از رگنڈ خیالات چند در چند آگیا تھا یہ قابل ادب جنگ اسنے بے اعتباری نزدیک اسنے بیرہ کے ہو گئی شہر پر لوگ جو نہیں چاہتے تھے کہ گدی کے نزدیک کوئی دانا آدمی رہے اسقدر دلیر ہو گئے کہ سری جی کے بوندی میں آئے کو ایک باعث طعن خلالت بیان کر کے یہ حکم اسنے پاس بھجوا یا کہ وہ شہر پہنچا کرے اور بنارس میں وظیفہ پڑھا کرے پیغام یہ حکم لیکر اسنے پاس اسوقت پہنچا جب وہ نوا شہر تک آگیا تھا اس مقام پر اسنے پیغام راجہ ادا کیا اور یہ بھی کہا کہ اسکی خاک اسنے بزرگوں کی خاک سے شامل منوگی مگر اسکا اسقدر لحاظ اور ادب ملک میں تھا اور اسقدر اسنے قدوم متبرک باعث زیارات کے متصور ہوتے تھے کہ جب چاہتے تھے تو راجگان گرد و نواح اسکی صحبت کے خواستگار ہوتے اسکی جوانی کی شجاعت اور پاک طینتی عمری اسقدر پرتاپ سنگہ راجہ امبر کے دلین جوش زن ہوئی کہ کسی اور شخص اسنے مقوم کے دلین نہ تھی اسنے سری جی کو اسطرح ایک چٹھی تحریر کی جسطرح کوئی فرزند اپنے والد کو اور ملازم اپنے مالک کو لکھتا ہے اور دعوای

کہ آکر روشن دین اور اوسکی دارالریاستہ میں آئیں ایسی تواضع اور زکریہ کی تحریر کل کچھ اہم کی تھی کہ سری سچی
 القاب و آداب سے تو انکار کیا کہ وہ اس لائق نہیں مگر طلبی کو منظور کیا اوسکا استقبال متعظیم ہوا اور ایسا بیخ
 اوسکو یعنی راجہ امیر کو بیاعت جیڑتی راجہ تارک کے ہوا کہ اوسنے اوس سے کہا اگر کوئی رملق ہو میں دنیا
 باقی ہو تو وہ خود بسر داری جملہ معج امیر کے جا کر اوسکو اوپر گدی بوندی اور کوٹہ کے بٹھا دے مگر میری جی
 جواب مطابق اوسکی بلند نظری کے تھا اوستے جواب دیا کہ وہ دونوں میرے ہیں ایک برابر اور دواوہ
 اور دوسرے پر برابر میرا اس اثنا میں ظالم سنگہ راجہ کوٹہ درمیان میں پڑا وہ خود بوندی گیا اور بشن سنگہ کو
 اوسکے اندیشہ بے اصل سے آگہی دی اور مصالحت کی سب اسباب سے خاطر جمع ہو کر اوسنے لالہ جی
 پنڈت کو بھیجا کہ جا کر راجہ تارک کو اپنے ہمراہ دارالریاستہ میں لے آوے ملاقات و دونوں کی اوسی طریق
 ہوئی جس طرح توقع تھی فیما بین لوجوان جلد مزاج کے جسکو شیر آدمیوں نے صلاح دی تھی اور رئیس
 معمر کی جسے ہر ایک خیال دنیوی ترک کر کے صرف محبت اولاد و ملین رکھی تھی اس ملاقات نے
 ایسا اثر پیدا کیا کہ سب آب دیدہ ہوئے راجہ جنگ آزمودہ نے اپنی تلوار دیکر کہا میرے فرزند یہ لیکر
 خود لگاؤ اگر تمکو کچھ خیال ارادہ زشت کا میری جانب سے ہے مگر کمینہ لوگوں کو میری بڑمی کرنے بدو
 را و خرد سال بہت عذر خواہی کر کے خوب رویا اور پنڈت اور ظالم سنگہ خوش ہوئے کہ ارادہ شیر آدمیوں
 جو گرو راجہ خرد سال کے تھے شکست ہوئے میری جی نے مملات بونامی میں جانے سے تا بقیہ عمر
 انکار کیا آٹھ برس اس واقعہ کے بعد تک وہ زندہ رہا تھا وقت نزع اوسکے میرہ نے عاجزی
 کر کے کہا کہ تم چلکر اندر دیوار اپنے بزرگوں کے دنیا سے چشم بند کر و کچھ رملق جو اوس محبت کی
 باقی تھی جو اقتضا سے بشریت ہے امید نے وقت نزع اوسکی التجا میں عذر نہ کیا لہذا اوسکو
 سکھپال میں ڈاکٹر محل میں لے گئے اوسی شب اوسنے ترک حیات کیا اسطرح سمت ۱۱۶۰ (۱۱۶۰ھ)
 میں امید سنگہ نے زندگی جس میں اختلافات اور تبدل حالات ہوئے تھے ختم کی آفتاب اوسکی
 صبح زندگانی کا درمیان ابر تیرہ و تار بد نصیبی کو طلوع ہوا تھا مگر فوراً بعد ازان مہبودی کے ساتھ
 روشن ہوا اور اوج شان و شوکت تک پہنچا تھا کہ جرم نے اوسکی روشنی کو تاریک کیا آخر کار
 تنہائی اور افسوس میں اوسنے غروب کیا

ساتھ سال اوس عرصہ کو گزرے تھے جب امید نے جو اوس وقت میں تیرہ سال کی عمر کا تھا بسر کردگی

اپنے ہمارے مقامات پٹن اور گینولی کو فتح کیا تھا اوسکی یاوکار بتعظیم سچ قوم ہمارا کو مہتی ہو اور صرف ہی ایک داغ بدنامی جو بغرض معاوضہ ستانی وقوع میں آیا تھا اوسکی نیکیا می اور شہرت میں لگا تھا ورنہ وہ نمونہ راجہ راجپوت کا تھا مگر ہکو لازم نہیں کہ ہم ولایت یورپ کی عتقاد نیکی کے نسبت ان راجگانے منسوب کریں کیونکہ ان راجگان کے طریق میں روک ٹوک کم ہے اور بواجث جرم زیادہ ہیں اور صرف کارہائے نیک زیادہ تر قابل تعریف کے ہیں کیونکہ ان میں ایک قاعدہ ہونا ہمارا کا ایسا جاری کہ وہ آدمی کے دلوں ذمہ داری کا رنیک سے بری کرتا ہے +

ہنگام وفات سری جی ایک عہد کار عظیم ملکی قوم ہمارا کا تھا کیونکہ اس وقت میں فوج انگریزی بسیر کر گئی اوس بد نصیب مولسوں کے اول مرتبہ اس ملک میں ظاہر بغرض مغلوب کرنے ہو لکیر کے جو دشمن قومی راجپوت کا اور خصوصاً بوندی کا تھا آئی تھی خواہ راجہ عمر اس وقت میں زندہ تھا اور اسے صلح اہل سری دی تھی جسکا عوض گورنمنٹ انگریزی نے ساتھ احسانندی کے ادا کیا ہے ہکو اطلاع نہیں مگر جو کہ بوندی کو ہوا ہے وہ کم اوسکے راجگان کی شجاعت کی لیاقت سے ہو کیونکہ جب ہماری فوج پیش قدمی کرتی تھی اور اسے جھنڈے بخیال فتح ملتے تھے اوس وقت میں نہیں بلکہ جب وہ نا امید ہو کر فرار ہوتی تھی اوس وقت میں بخوشی راستہ ساتھ امن وامان کے دیا گیا تھا اور جہاں تک راجہ کے حیطہ اختیار میں تھا مدد بھی فوج کو بلالحاظ اپنی مہبود اور منافع کے دی گئی تھی درحقیقت اسکا معاوضہ دیا گیا مگر چندان مشہور نہیں یا بوجہ اوس وقت کی صاحب تدبیری نامردانہ کے چندان خیال اوسکا نہیں کیا گیا اسقدر کافی ہے کہ جب سلاطین میں ہم نے راجپوتوں کو حکم دیا کہ مع فوج ہمارے شریک واسطے دفع کرنی غارتگری کو ہو بوندی اول ہماری شریک ہوئی اور اوسکو ہونا تھا کیونکہ جھنڈہ مرثہ اوسکے اپنے جھنڈہ کے ساتھ درمیان دیوار دارالریاستہ کے کھڑے تھے اور جو آمدنی تحصیل ہوتی تھی اسوجہ سے اپنی ذاتی خطا نہیں کر سکتا تھا یہ زیادہ تر اسوجہ سے بھی تھا کہ ہم نے سلاطین میں بوندی کے راؤ کو چھوڑ دیا تھا۔

بیچ جنگ سلاطین کے بوندی کی اپنی کچھ صلاح یا مرضی نہ تھی مگر جو ہماری تھی وہی اوسکی بھی اوسکا راجہ اور سپاہ مسلح تیار ہمارے حکم کی تعمیل کے واسطے تھی اور جب ہکو فتح ہر جانب سے نصیب ہوئی اور آخر کار جو صلح ہوئی اوسمیں راوراجہ بشن سنگہ ہکو فراموش نہیں ہوا جو علاقبات ہو لکیر کے قبضے میں تھی بغرض اوسکے پچاس سال سے علحدہ ہو گئے تھے اور بوجہ فتح کرنے کے وہ ہمارے ہو گئے تھے وہ بلا کسی معاوضہ

بوندی کو دیے گئے اور نیز مجھے عہد و پیمان کرا لیا کہ جو علاقہ تجات سیندھ کے قبضے میں تھے وہ بھی اسکو
 بادے رقم سالانہ بحساب اوسط آمدنی دس سال جس میں آمدنی نہایت کم تھی دیے جائیں اسکی مہانڈی
 سید جوجاہ کے ولین تھی اسکا بیان اسنے چند الفاظ بسیط میں کیا یعنی مجھے کچھ عذر نہیں ہے سیرا
 جب ضرورت ہو آپ کا ہے یہ احسان فروشی بے معنی نہ تھی بلکہ اگر امتحان انکی نمک حلائی اور وفاداری کا
 کیا جاتا تو وہ مع اپنی قوم ہمارے جنھوں نے اسکا نمک کھایا تھا اپنی جان دیدیتے تاہم گو بہت فوائد بوندی
 دیے گئے اور اس کے عوض اس کے راجہ بھی بہت شکوہ اور منوں ہوئے مگر وہ سب کم تھے عمر رسیدہ
 کوٹہ والہ نے اس سے پیشتر آپ کو فدوی سرکار انگلیہ لکھ دیا اور ایسی تدبیر کی کہ اندر گدہ اور بلوں اور اندر وہ
 اور کہنولی جو اصل جاگیرات بوندی کی ہیں اس کے حوالے ہو گئیں +

صاف گو اور شجاع راو راجہ کو نہایت افسوس اس انتظام کا ہوا اور اس نے باور شد و مدت کہا کہ یہ انتظام
 اس کے بازو ٹوڑتا ہے یہ انتظام برا تھا اور انصاف اور ضرورت ملک داری و لون چاہتے ہیں کہ اسکا
 انفساخ ہوتا کہ وہ مصلحت بروئے کار آئے جس سے تکمیل اس نہایت دلچسپ اور مستحق ریاست خود
 ہندوستان کی عمل میں آئے۔ جو فکر محکوم اسکی بہبود کی تھی وہ اس نے رفع کر دی کیونکہ جب ہر ایک
 اور ریاست نے کسی نہ کسی طرح تکلیف اور وقت حکومت محفوظ کر دی ہے بوندی نے نسبت اور فکری
 خاموشی سے بہبودی اپنی حاصل کی ہے اپنی آزادی سے خوش ہو کر کسی میں اس نے مداخلت نہیں کی
 راو راجہ صرف چار سال بعد حاصل کرنے اپنی آزادی کے زندہ رہا بعد چار سال کے اس نے بغاوت و باغی
 وفات پائی اس کے اخیر وقت جب تکلیف عارضہ مذکور کی نہایت مضبوط اور قوی دل کو بھی بدحواس
 کر دیتی ہے وہ سلیم المزاج رہا اور خاطر اسکی جمعیت کے ساتھ تھی اس نے اپنی رانیوں کو منع کیا کہ کوئی

اسے مصنف کتاب ہذا کو نہایت خوشی اس امر کی ہے کہ اس نے عہد نامہ جو شہادہ میں ساتھ بوندی کے ہوا تھلے کیا چونکہ اسکو انکی
 سابق اسکی لیاقت سے تھی اس سبب سے اس کے منافع کا نقصان نہیں ہوا اور اس نے ذمہ داری کی کہ عام عقائد جنکی رو سے ہمارے
 آئندہ صاحب تدبیری انتظام پذیر ہوئی جیسا شروع جنگ میں قرار پایا تھا وہ طے کر دیا اور ان خیالات کو جو ہمارے اخیر صلح نامہ میں
 بخلاف ان کے درج ہوئے ملحوظ کر دیا ہمارے عام عقائد میں یہ شرط مقدم تھی کہ مرثیہ ایک قدم زمین بھی را جوتیا نہیں سجا
 مغرب دریا سے چیل نپاوسے اور اس طرح دروازہ اختلاف کا ساتھ دوبارہ شامل کرنے میں اور جملہ علاقہ اس قسم کے
 ساتھ بوندی کے مسدود کیا +

اوسکے ساتھ چپا پر بجائے اور اپنے فرزند اور جانشین کو زیر حفاظت اور حمایت وکیل گورنمنٹ انگریزی کے کر کے عین جوانی میں دم واپسین لیا *

سیرت بشن سنگہ کی چند الفاظ میں بیان کیجاتی ہے وہ دیانت دار آدمی تھا اور ایک راجپوت اس میں جو بھرکا بھی فرق تھا کہ اوسکا ظاہر آراستہ تھا مگر اوس میں ایک نہایت عمدہ دل اور ضبط و جگر مخفی تھا فہم میں بھی اوسکی کسب طر کا قصور نہ تھا اور اپنی غرض سے خوب آگہی رکھتا تھا جب مرثہ نے رفته رفته اوسکی آمدنی کم کر دی اور اوسکی قوت حکومت اور آسائش میں فرق ڈالا تو اوسنے ایسا ظاہر انیا بنا کر کہ گویا وہ اوسکی اصلی آسائش کے دور ہو جانے سے خوش تھا اور صرف شکار میں خوش ہوتا تھا کہ یہی خل مسفید بالائق راجپوت ہے شیر کے غار میں وہ دلوں رہتا تھا اور جب تک وہ بادشاہ جنگل کو مغلوب نہیں کرتا تھا اوسوقت تک وہ وہاں سے حرکت نہیں کرتا تھا اور اسی شکار کو وہ لائق اپنی تصور کرتا تھا اوسنے اپنے ہاتھ سے سو شیر سے زیادہ مارے تھے اور سو اسے اسکے شیر خرد اور خوک اوسنے اپنی برجھی سے ہتھیار مارے اس عمدہ تفریح میں جو خطرہ سے خالی تھی اور لائق محنت کے تھی جو اوس میں ہوتی تھی اوسکی ایک ٹانگ شکست ہو گئی تھی اور عمر بھر وہ شکستہ رہی اسوجہ سے اوسکا قد جو اول ہی کوتاہ تھا چھوٹا معلوم ہوتا تھا مگر جب وہ اپنے گھڑے پر سوار ہوتا تھا اور برجھا ہلاتا تھا وہ شان مردانگی اور دیدہ اوسکے چہرے سے نمایاں تھا کہ اوس سے ظاہر ہوتا تھا اگر ہم اوس سے کہتے تو بشن سنگہ اوس چالاکی اور فائدہ ذاتی سے اپنے اسلحہ ہمارے کام میں لانا جس شان و شوکت سے اوسکے بزرگ جہانگیر بادشاہ عالم کی خدمت گزاری میں کام میں لاتی تھے وہ کچھ ایک جابر اپنی ملک میں تھا اسوجہ سے کہ وہ جانتا تھا کہ خوف باعث ادب محکوم ہے خصوصاً ملکی اہلکاران ریاست میں بہت ضروری اگر وہ بار بوندی کا روزنامہ چہ معتبر شمار کیا جائے تو جو گفتگو اوسکے ساتھ اپنے دیوان کو ہوتی تھی وہ ہمارے انیٹی چیمبر میں نیچے محکمہ مال ولایت میں باعث خوش مزگی ہو راجہ نے ایک خزانہ پس داشتہ رکھا تھا جس میں دیوان کو حکم تھا کہ سو روپیہ روز جمع کیا کرے اور اگر وہ کچھ عذر اس بارہ میں واسطے انصرام دیکر امور کرے گا وہ سماعت نہ ہوگا اور اوسکو دہکی دیجاتی تھی کہ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اندرجیت سے رجوع کیا جائیگا یہ اندرجیت کوئی دیوتا تھا بلکہ ایک پاپوش نہایت کلان ایک بانس میں لٹکائی تھی جہاں سے او جو راجہ ذی لیاقت ایک سوٹا رکھتے ہیں اور یہ پاپوش صرف اوسنے اپنے اہلکاران کے واسطے رکھی تھی

۱۱۰
 ادیبی پالوش جسکا نام بد لکھ رکھا تھا مجرم اہلکاران کی اصلاح کیا کرتا تھا +

مقام بوندی مثل دیگر ریاست با سے خاندانی اہلکاران ذی اختیار بہت کم ہیں صرف چار ہیں یعنی

اول دیوان یا صاحب دوم فوجدار یا قلعہ دار سوم بخشی چہارم رسال یعنی سرد فتر مٹشی گری +

یہ ریاست خود اسقدر دربار شاہی کی صحبت میں رہی کہ مثل جے پور یہاں کے راجاؤں نے بھی اکثر رسوم

وہاں کی اختیار کیں مثلاً پردہ بان یا اہلکار درجہ اول دیوان یا صاحب کہلاتا ہے اسکو کل اختیار امور

ریاست میں ہے یعنی انتظام اور مال دونوں اسکے زیر حکم ہیں فوجدار یا قلعہ دار حاکم قلعہ ہوتا ہے

اور یہ عمدہ بوندی میں کبھی کسی راجپوت کو نہیں ملتا تھا مگر یہاں سے کہتا تھا جسکی سائی عیال و طفلان

ہوتی تھی اور اسی کے زیر حکم فوج تھا ہاں رہتی تھی اور علاقہ اونکی تنخواہ کے ادا کرنے کے واسطے اوسکے

سپر دھوتا تھا بخشی کا کام کل حساب کتاب کی پڑاں کا ہے اور رسال اوسکو کہتے ہیں جسکے تعلق اخراجات

خانگی ہوں راجہ سابق کا انتظام مال تعجب افزا تھا بجا اسکے کہ رقم حاصل بیع خزانہ ہو وہ بیع تجارت

معرفت پردہ بان یعنی دیوان کے خرچ ہوتی تھی اور منافع اوسکا منقسم ہو کر راجہ کو بھی ایک حصہ

ملتا تھا مگر جب وہ پندرہ روپیہ فیصدی منافع کا کو اغذہ فاضلات میں مندرج کرتا تھا تو تیس روپیہ

فیصدی بیان کرتا تھا اس منافع سے خرچ فوج و مصائبین و متوسلین دربار کا ہوتا تھا اکثر اونکو

خلعہ وغیرہ ملتا تھا اور جو خرچ وہ چاہتا تھا اوس خرچ سے اذکو دیتا تھا مگر چونکہ اونکی ضرورت قسرت

ہوتی تھی اور اونکا راجہ شریک اس تجارت کے تھا لہذا اس بارہ میں نالش یا استغاثہ بیکار تصور ہوتا

مگر اس طریق ادا کرنے سے سب دیوان کو بد عادتیتہ تھے +

بشننگ کے دو فرزند اصل جہلی تھے ایک راو راجہ رام سنگھ جو اس وقت صرف گیارہ سال کی عمر کا تھا

اور جسکو راج تلک باہاگت ۱۲۱۷ ع ویا گیا تھا اور دوسرا راجہ گوپال سنگھ جو اس سے چند ماہ بڑا تھا

یہ دونوں شدنی اور ہونہار تھے خصوصاً راجہ اوسکو شوق شکار گویا ارش پدہی تھا اور اس خرد سالی

میں بھی جب ایک مرتبہ اوسنے شکار صحرائی جانور کا کیا تھا اوسنے اپنے عمائد سے نذر لی اب تک

۱۲ یہ طریق پرین کار راجہ پوتانہ میں خوب رائج ہے +

۱۳ ہمراہ دیگر عمائد کے مصنف کتاب ہما سوبھی نذر لی جو ہما کو بوجہ دوستی اوسکے والد کے برادر زادہ کہتا تھا اور وہ بھی

یعنی راجہ عموی یعنی چاچا کہتا تھا +

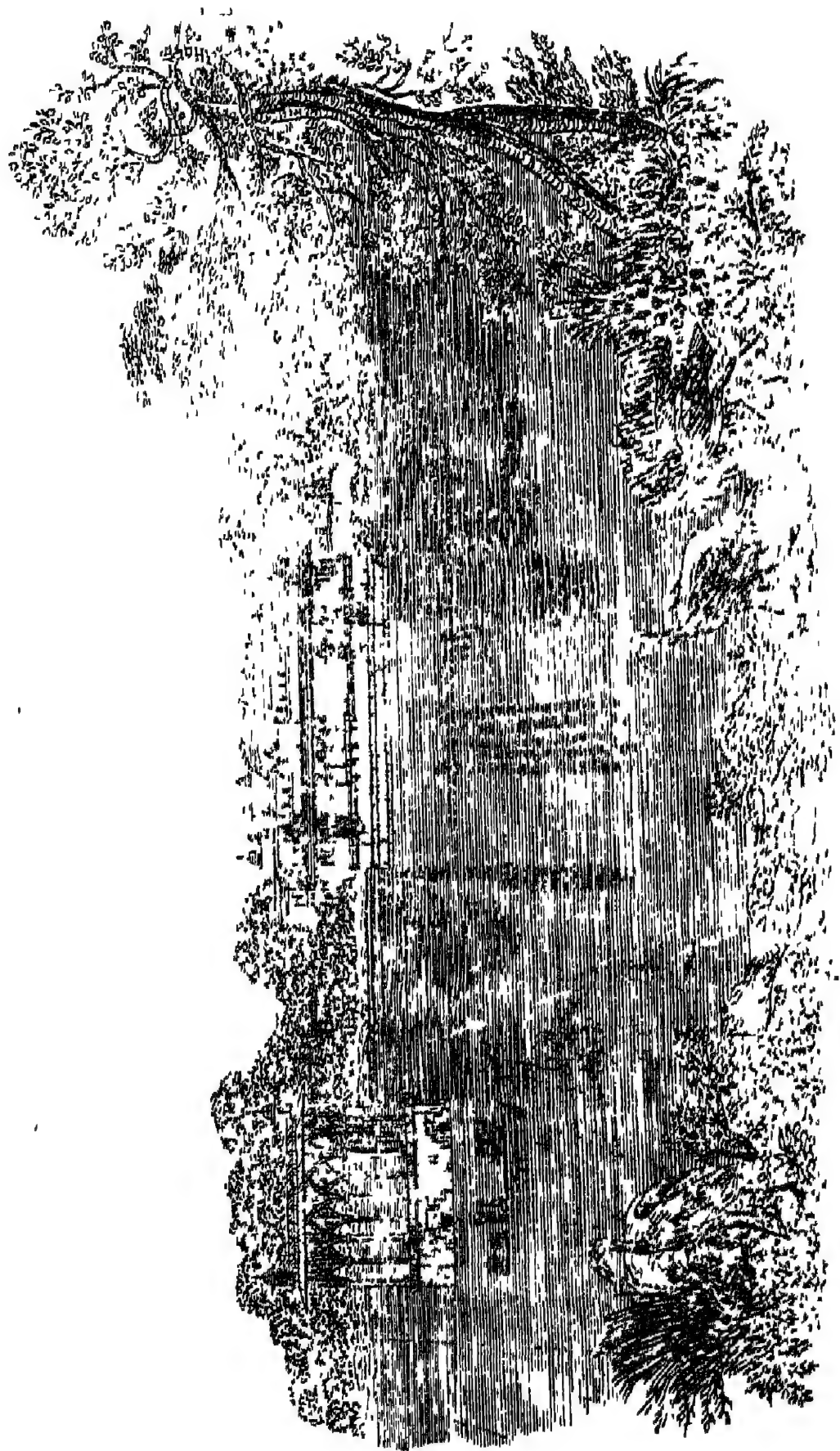
۹۱۱
 اوسکی شمشیر خرو کا امتحان اوپر نبرغالہ و بیٹھرو غیرہ کے ہوتا تھا اوسکی والدہ یعنی رانی کار پر دوز و دختر کشن گینٹ
 کی ہے نیک نیت اور لائق اور مشتاق اپنے فرزند کی یہ امید بدل ہے کہ یہ ریاست اور خاندان حسب
 اپنی سابق ترقی کو بوجہ مراعات و بلا طلب سرکار جتنے اوسکو بربادی سے محفوظ رکھا ہے پہونچے گا
 بالعوض اسکے ہمو وہ شے ملیگی جس سے ہنوز ہماری فوج ناواقف ہے یعنی دست مستحکم اور دل مشکور
 جو اوسیطرح ہمارے معاملے میں بھی اپنی جان دینگے جس طرح اومخون نے سابق اپنے مالک کو کام میں
 دی ہے ہماری عین خواہش واسطے بہبودی اور بہتری قوم ہمارا کے ہے *

باب پنجم

علحدہ ہونا کوٹہ کا بوندی سے۔ کوٹیا بھیل۔ مادھو سنگہ اول راجہ کوٹہ۔ انقسام پنج جاگیرات کے۔
 مادھنی۔ راجہ مکند۔ ایک دلیل جان نثاری۔ اوسکا قتل ہونا ساتھ چار برادران کے۔ جگت سنگہ
 پیہم سنگہ۔ خارج از گدی ہونا۔ کشور سنگہ۔ اوسکا بمقام اڑکوٹ قتل ہونا۔ قاعدہ استحقاق فرزند اول
 فرو گذاشت ہونا۔ رام سنگہ۔ اوسکا قتل ہونا بمقام جاجو۔ بھیم سنگہ۔ چکسین راجہ بھیل۔ اوسکی
 قوت کا ضعیف ہونا بوجہ راجہ بھیم کے۔ قوم اومت۔ اصابت دعویٰ کوٹہ نسبت اوسکے۔ راجہ بھیم کا
 حملہ کرنا اوپر نظام الملک کے اور قتل ہونا۔ سیرت راجہ بھیم کی۔ اوسکی بدولی نسبت بوندی کے۔
 تواریخ۔ خطاب ہمارا کو راجہ بھیم کو عطا ہونا۔ راجہ بھیم۔ تکرار باہمی درباب گدی نشینی کے۔
 سیام سنگہ کا قتل ہونا۔ ہمارا ورجن سال۔ اول فوج کشی مرٹھہ۔ شرکت بخلات کوٹہ۔ محاصرہ اوسکا
 شکست کھانا مہت سنگہ جھالا سے۔ ظالم سنگہ کا پیدا ہونا۔ محاصرہ کا اٹھنا یعنی موقوف ہونا۔
 کوٹہ کا خراج گزار مرٹھہ کا ہونا۔ مرگ ورجن سال۔ اوسکی سیرت۔ اوسکی مہم شکار۔ اوسکی رانی۔
 دلیری رئیس جھالا۔ انتظام گدی نشینی کے دوبارہ قائم ہونا۔ ہمارا واجبت۔ راجہ چتر سال۔
 مادھو سنگہ امیر والہ نے اپنی بزرگی اور برتری نسبت راجگان ہاراکے بیان کی اور ہرقتی پر فوج کشی کی۔
 جنگ توارو۔ ظالم سنگہ جھالا۔ فتح نصیب ہونا قوم ہاراکا۔ مفرور ہونا فوج امیر کا اور چین جانا جھڈ
 پچرنگا۔ دعویٰ خراج لینے کا کوٹہ سے متروک ہونا۔ وفات چتر سال *

ابتدائی تواریخ کوٹہ کی قوم ہاراکے متعلق تواریخ بوندی کے ہے کیونکہ وہ ایک فرع خرو خاندان مذکور کی ہے
 یہ علحدہ اوسوقت میں ہوئی تھی جب شاہجہان شاہنشاہ ہندوستان تھا جس نے علاقہ کوٹہ اور اوسکے
 ماتحت علاقہ جات کو حوالہ مادھو سنگہ سپرومی راورتن سنگہ کے سجدہ سے اوسکی شجاعت بشیل جو جنگ
 بہا پور میں وقوع میں آئی تھی عنایت فرمایا *

مادھو سنگہ سمت ۱۶۲۱ (۱۰۵۰ھ) میں پیدا ہوا تھا بھر چار دہ سالگی اوس نے وہ شجاعت مستقل ظاہر کی
 کہ اوسکو خطاب راجہ کا عطا ہوا اور ملک کوٹہ مع اوسکے تین سوساٹھ شہروں کے (جو اوس زمانہ میں
 جاگیر کلان بوندی کی تھی) ارجع اونکی دولاکھ روپیہ تھی) بلا واسطہ اوسکے والد کے دیا گیا *
 اسکا بیان ابھی ہو چکا ہے کہ اس علاقہ کو بھیلان کوٹیا خاندان اوجلا یعنی اصلی سے فتح کر کے لیا تھا



W. H. P. 1850

انکے ساتھ راجپوت کھانا کھاتے ہیں اور ہر ایک قوم انکے ہاتھ کا پانی پیتی ہے اس زمانہ میں کچھ کی آبادی نس پوش مکانات کی تھی جس میں رئیس بھیل جسکو راجہ کہتے تھے رہتا تھا یہ قدیم گدھی اکیل گڈہ کی جو اب ایلہ پانچ کوس بجانب جنوب کوٹہ واقع ہے تھی مگر جب مادہ ہونگہ کو بادشاہ سے جاگیر میں ملا اس وقت بھی اسے بڑی وسعت حاصل کی تھی بجانب جنوب سرحد اسکی لگروان اور گٹھولی تھی جو اس وقت میں بیچ قبضہ کبھی کے تھے بسنت مشرق منگروں اور زابہ گڈہ واقع تھے منجملہ ان کے منگروں متعلق قوم گور کے تھا اور زابہ گڈہ متعلق راجپوت راٹھور کے جس نے واسطے تحفظ اپنی ملک کے تبدیل مذہب اختیار کیا تھا اور اب رئیس وہان کا نواب کہلاتا ہے بجانب شمال اسکی سرحد سلطان پور واقع برب دریا سے چمیل تھی اور پار دریا سے مذکور کے علاقہ خردنا نڈتا کا واقع ہے اور اس وقت میں تین سو ساٹھ شہر تھے اور زمین بھی یہاں کی زریر اور شاداب اکثر فروع دریا سے تھی *

جو مراعات نسبت مادہ ہونگہ کے تھے اور جو اختیارات اسکو حاصل تھے ذریعہ اسکی ترقی و نیچے اس علاقہ کے ہوئے جو اسکو بلا توسط غیرے بادشاہ سے مرحمت ہوا تھا اور وقت مرگ اسکی اسکا اختیار سرحد فیما بین مالوہ اور ہروٹی کے ہو گیا تھا مادہ ہونگہ نے سمت، مہاراجا میں وفات پائی اس کے پنج فرزند تھے اور انکی جاگیر ات گویا اصلی جاگیر ہائے کلان کوٹہ کی ہیں بواسطہ تھیر کرنے درمیان انکے اور فرع اعلیٰ قوم ہارا بوندی والہ کے قابضان جاگیر ات مذکور اور انکی اولاد ساتہ نام اپنے بزرگ اور باقی ریاست کے مشہور ہیں اور جب دو ہارا ایک ہی نام کے ملتے ہیں تو فرق صرف نام مادہ ہنی سے ہوتا ہے یعنی مادہ ہنی ہارا یا ہارا مادہ ہونگہ کی اولاد کے ان پانچوں کے نام یہ ہیں

۱ مکنڈ سنگہ جو قابض کوٹہ پر ہوا *

۲ موہن سنگہ جسکے پاس پولیتو ہے *

۳ جو ہار سنگہ جسکے قبضے میں کوٹرا ہے اور بعد از ان رام گڈہ رلاون بھی اسکو دیا گیا *

۴ کنہی رام جسکے قبضے میں کوٹرا ہے (اسکو بادشاہ نے علاقہ دیہ اور گورا بھی مرحمت کیا تھا)

۵ کشور سنگہ جسکو ساٹھ گودلا

راجہ مکنڈ سنگہ گدی نشین ہوا وہ درہ سرحدی جو درمیان مالوہ اور ہروٹی کے واقع ہے اسکے نام مشہور ہے یعنی مکنڈ درہ یہ مقام نہایت مشہور بوجہ شکست کھا کر مفرور ہونے فوج انگریزی کے

۴۱۴
بسر کر وگی بر گیدی مولسن صاحب کے سلسلے میں ہو گیا مکند کے اکثر مقامات تسلیم اور کار آمد تعمیر کی اور محلات اور نیا ٹٹا کے اوسی کے باعث تیار ہوئے +

راجہ مکند نے ایک نہایت تانبدہ مثال پابندی قواعد اصلی راجپوت کی پیدا کی جنکا اکثر بیان تواریخ قوم ہندوستان
جب اورنگ زیب نے ارادہ نکلا کہ پیر کیا کہ اپنے والد شاہجہان کو خراج از تخت و تاج کرے جملہ راجپوت
گرو بادشاہ معمر کے جمع ہوئے یہ کہ انہیں راجہ پرتھوی راہو اور بادشاہ نے مستعد رہے پیر ان مادیوں شکہ نے سواسے
پابندی وفاداری کے اس امر کو فوجیوں میں کیا کہ شاہجہان کے باعث وہ سر خود اور آزاد اطاعت و بندگی
ہوئے تھے لہذا انھوں نے ارادہ کیا کہ تاہر تک تحفظ بادشاہ کا کرنا لازم ہے بہ سمت ۱۶۴۰ء میں پنج میدان
متصل اوجین کے بکنا م فوجی فتح نصیب کے بعد انان فتح آباد کیا تھا پانچون بھاتی مع اپنے اپنے
جاگیر داران کے کیڈیٹا ہا میں کر اور ہوا یہ کہ ان میں ان کے تھے یہ تھے فتح کر کے یا مر جانے کی سہ
گوہو شاری حاکم راٹھور نے فتح اوٹے نام نہ نہ دن کے لہذا ان کے اولاد کو رکشا مانہ سے روک نہیں سکتا تھا
اور پانچون بھاتی ایک ہی میدان میں کہے کہ شہر شکہ یہ سہ تھے جو ہا تھا لشکار میں زندہ پایا گیا
مگر تمام مجروح و فتنہ تھا اسے جیت پانی اور بعد ان کا یہ سہ نمایاں جو لازمہ راجپوت کا ہے کہ میں
ہر سے کار لا کر ام آوری و عمل کی اور اکثر مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو شہر و گان
بادشاہی نہیں جانتے کس طرح انکی دلجوئی کرنی چاہیے اور کس طرح اسے کام لینا چاہیے یہ لوگ اگر زیر حکم
حاکم لائق ہوں تو کوئی اونکا مقابلہ نہیں کر سکتا +

جکت سنگہ سپر مکند علاقہ موروثی پر گدی نشین ہوا اوسکو منصب دوہراری فتح شاہی کا بھی عطا ہوا وہ
دکن میں خدمت گزاری بادشاہ تاہر کرتا رہا سنہ ۱۶۲۶ء میں وفات پائی کوئی اولاد اسکی نہ تھی
پیم سنگہ سپر کنھی رام کو یلا والہ گدی نشین ہوا مگر ایسا سخت بیوقوف تھا کہ پانچون نے یعنی جماعت روسانے
اسکو چھیننے کے بعد خارج از گدی کر کے اوسکو مقام کو یلا واپس روانہ کیا اوسکی اولاد اب تک دہان قابض ہیں +

اسکی ایک اولاد میں سے تھا جسے مولسن صاحب کی فوج کا تحفظ قبل از اس کے وارہ ہونے گمانی مکند رو میں کیا تھا اور امجا کے
نان باب کی حفاظت میں جان ہی ورواپس جانے کو منظور نہیں کیا اوسکی سادہ سینے مقبرہ جہنما ہے اوس سے پیدا ہے کہ کس شجاعت سے
اس رئیس نے اپنا غاشیہ دہان پھیلایا اور قطر دکنی آئندگان کار با حب انگریزی جسے ہر ادا اس قدر فتح تھی کہ ایک کنارہ ہندوستان سے
دو ہر کنارہ تک فتح کرتا چلا جاتا سفور ہو گیا اسکا حال مفصل منہ کیا ہے اپنی ورنہ نامچ میں جان اس مقام کو دیکھا ہو دیکھا کر گیا +

کشور سنگہ جسے بفضلہ اپنے جراثون سے صحت پائی تھی گدی نشین کیا گیا جب اورنگ زیب کو آخر کار تخت نصیب ہوا اس زمانہ میں کشور سنگہ دکن میں خدمت شاہی میں مصروف تھا اور اسکے مفتوح کرنے میں اپنا اور اپنے مہقوم کا خون بہا رہا تھا محاصرہ بجا پور میں اوسنے بڑی نام آوری پید کی اور آخر کار حملہ آرکٹ گڑھ میں جسکو آرکٹ بھی کہتے ہیں سمت ۱۷۴۲ء میں قتل ہوا یہ گویا ایک نمونہ قوم ہار کا تھا اور کہتے ہیں کہ اوسکے جسم پر پچاس زخم لگے ہوئے تھے اوسکے تین فرزند تھے بشن سنگہ - رام سنگہ - ہرنا سنگہ پسر کلان بشن سنگہ اپنی ارث سے محروم کیا گیا اسوجہ سے کہ اوسنے اپنے والد کی ہمراہ دکن جانے سے انکار کیا تھا مگر اوسکو جاگیر و محلات اٹھا دیے گئے تھے اوسکی اولاد حسب تفصیل ذیل تھی پر تھی سنگہ میں اٹا اسکا فرزند اجیت سنگہ اور اجیت سنگہ کے تین فرزند حیرت سال - گوپال سنگہ اور راج سنگہ ۔

رام سنگہ جو ہنگام قتل اپنے والد کے ہمراہ اوسکے تھا ریاست اور منصب میں جانشین اوسکا ہوا اور کسی کم کسی امر میں جسکا ذکر تواریخ شاہی میں درج ہے نہ تھا اور نہ بمقابلہ ترقی مرثیہ وہ کبھی پس پا ہوا چ جنگ تخت نشینی کے وہ جانب دار شاہزادہ اعظم کا جو صوبہ دکن کا تھا ہوا بمقابلہ اوسکے برادر کلان شاہزادہ اعظم کے اور جنگ جا جو میں بیچ سمت ۱۷۴۴ء کے قتل ہوا اس جنگ قابل یاد گار میں جسے فیصلہ نزاع تخت نشینی کا کر دیا راجہ کوٹہ نے اپنے رئیس خاندان یعنی بوندی والد کے خلاف میں مقام لیا تھا اسوجہ ہار بمقابلہ ہار اس جنگ میں بوجہی سے جنگ آزمائے مگر علین جنگ و جدل و جدال و قتال میں ایک گولہ توپ نے رام سنگہ کا کام تمام کیا ۔

اب بھیم سنگہ گدی نشین ہوا اور اس راجہ کے عہد میں راج کوٹہ کا تیسرے درجہ کا نہیں رہا بعد وفات بہادر شاہ کے اور تخت نشینی فرخ سیر کے راجہ بھیم نے جانب داری سیدوں کی اختیار کی اسلیے اوسکا منصب پنہرا رہی ہوا جو منصب اب تک راجگان اصلی اور اول درجے کے راجاؤں کو عنایت ہوتا مگر فرخ اعظم قوم ہار نے پاسداری نمک حلالی کر کے اطاعت تخت کی بمقابلہ اون دست اندازان سلطنت کو بعد سیدوں کے نہیں چھوڑی پس جو نا اتفاقی جنگ جا جو میں پیدا ہوئی تھی اوسکو اور زیادہ ترقی اس فرخ کی جانب داری تخت کی اختیار کرنے سے ہوئی راجہ بھیم نے جو قصد نالائق اور ناشائستہ حیات را اور راجہ بود راجہ بوندی کا کیا تھا اوسکا ذکر سابق ہو چکا ہے بالکل اتفاق ساتھ ارادہ ہاسے سیدان و جیسنگہ راجہ سیر کر کے اوسنے اعانت بیچ ہر ایک امر کے راجہ امبر کی کی جو وہ درباب تخریب بوندی کے عمل میں لایا تھا

اور جسکا سرانجام ہونا سہل الوجہ تھا کیونکہ اتفاقاً راہ بودہ کی عقل میں فتور واقع ہو گیا تھا راجہ بھیم کو سند شاہی بابت جملہ علاقجات پہاڑ کے عنایت ہوئی یعنی بجانب مغرب کوڑہ سے تا بہ نشیب اہر دارا بجانب مشرق جس میں اکٹہ اراضی اور علاقہ کچھی اور بوندی کے آگے تھے اس طرح اسکو مشہور قلعہ مگرون جواب ہر دتی میں سب سے زیادہ مضبوط قلعہ ہے اور اسکی شہرت اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہو گئی کہ اسکا تحفظ بمقابلہ علاء الدین کے کیا گیا تھا اور نیز اسکو مومیدانا اور سیرگڈہ اور بارا اور منگول اور ہر دتی جو سب بجانب مشرق دریا سے چھیل کے واقع ہیں اور جو زمانہ سابق میں مغربی سرحد ریاست تھی اصلی پھیل قوم اور جلائے اپنے قدیم علاقجات موروثی واقع دشوار گزار سرحد جنوبی ہر دتی میں حاصل کیے تھے انہیں سے بھی منوہر تھانہ جواب جنوبی سرحدی تھانہ کوڑہ کا سہہ اسکا دارالریاست ہو گیا تھا اور یہاں راجہ پھیل راجہ چکر سین نامی رہتا تھا اس کے ہمراہ پانچ سو سوار اور آٹھ سو کماندار رہتے تھے اور جسکی اطاعت اور فرمان برداری جملہ اقوام پھیل میواڑ سے اسکی آخر سرحد تک کی کرتے تھے یہ قوم وطنی جنگی سادہ وضعی بیچ انقلاب کے جو راجہ بھیج دیار والہ کے عہد سے تا بہمد راجہ بھیم کوڑہ والہ واقع ہوئے تھے باعث آہنکے تحفظ کے ہوئے تھے اب بیدخل کیے گئے اور بلا ترحم قتل ہوئے اور ان کے علاقجات شامل ملک کوڑہ کیے گئے پھیل یا واران فتح ہوا کوڑہ نے قطعات اراضی رئیسان قوم اومت نرسنگ گڈہ اور راج گڈہ پٹن والو کو مع شہر بڑے تھالی واقع کوڑہ خاص دیے اس وجہ سے دعویٰ کوڑہ کا بابت خراج نمک نسبت اس ازاد ریاستوں کے پیدا ہوا اسی عرصہ میں جملہ رئیسان نے برتری کوڑہ کی منظور کی اور ویسی ہی شرائط منعقد ہوئیں جیسی انگریزوں نے درباب تحفظ اور آزادی رجوارہ کے کی تھیں صرف فرق اس قدر تھا کہ اومت کا کوئی رئیس بغیر خلعت راجہ کوڑہ کو مقرر نہیں ہو سکتا اگر راجہ بھیم زندہ رہتا تو وہ اور بھی حدود ہر دتی کو ترقی دیتا گویا بھی وہ کوہستان سے آگے قائم ہو چکے تھے مقامات اونارسی اور ڈگ اور پراوا اور علاقجات چندراوت مطیع احکام کیے گئے تھے مگر منہگام وفات راجہ مذکور کے وہ پھر قبضہ سے نکل گئے اسکی مرگ بھی مثل اس کے بزرگوں کے بیچ خدمت گزار شاہی کے بوقت ہوئی تھی یعنی عمر پانچ سو تھی +

سلف یہ بھی ایک دعویٰ متبادل و عادی کے ہے جسکی حراحت نہیں ہو سکتی اور جو گورنمنٹ انگریزی کو بحیثیت عام سرچ کے فیصلہ کرنا کوئی حقیقی اسکی صلیت سے آگاہی نہیں رکھتا تھا پس حقیقت ایسے فیصلہ میں ہوتی ہے وہ ظاہری ایسوجہ سے وہ ملتوی رکھا گیا +

جب مشہور خلیج خان جسکا نام نظام الملک تواریخ میں درج ہے دربار شاہی سے اس نیت سے فرار ہوا کہ اپنی حکومت دکھن میں جا کر اپنا تختہ کرے راجہ جے سنگہ امیر والہ نے بحیثیت افسر فرج شاہی بھیجے سنگہ کوٹہ والہ اور گج سنگہ نرور والہ کو حکم دیا کہ اوسکا راستہ روکیں نظام گپری بدل بجائی راجہ ہارا کا تھا لہذا اوسنے اوسکو دوستانہ پیغام بھیجا اور التجا کی کہ جو خبر میں ظان اوسکے اوسنے سماعت کی ہوں اور پراعتقاد نہ کرے اوسنے کچھ خزانہ شاہی نہیں لیا ہے جے سنگہ ایک شیر بد نیت آدمی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دونوں خراب ہوں لہذا اوسکو لازم نہیں کہ اوسکی کچھ سماعت کرے اور محل اور فراحم اوسکو راستہ دکھن میں اسکا جواب ہارا شجاعت پیشہ نے یہ دیا کہ وہ دوستی اور فرائض خدمت گزاری کے فرق کو خوب چاہتا ہے اور اوسکو حکم ہے کہ اوسکا راستہ روکے اور اسی غرض سے وہ آیا ہے اور جو حکم اوسکو ملا ہے وہ حکم بادشاہ کا ہے لہذا اوسکو جنگ کرنے سے گریز نہیں ہے اور وہ دوسرے روز صبح حملہ آور ہوگا سماعت راجپوت کی جسکی تقریر میں غصہ ساتھ جنگ کے شامل تھا مگر مثل شجاع راست گوا اوسنے اپنے ارادہ سے آگہی دی تھی متفقہ مسلمان نے اوسکو ضائع نہیں کیا لہذا نظام نے مقام اپنا چٹکستہ اور نشیب و فراز کنارہ دریا سے سندھ کے متصل کوروی بھورا سا کے کیا اس مقام کا صرف ایک راستہ تھا جو سید ہا تھا یہ راستہ راجپوت بے تامل کو سازگار نہیں ہوا اوسکے دشمن نے ایک توپخانہ نیچے جھارکون کے پوشیدہ قائم کیا پہلے بادلوں میں یعنی صبح صادق کے وقت راجہ بھیم عمل پانی کر کے فیل پر سوار ہوا اور اپنی فرج ساتھ فرج کچھ اہل کے شامل کر کے روانہ ہوا اور ایک جھارٹی میں برجھے آگے کیے ہوئے جبکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا حملہ آور ہوئے اب فاصلہ نظام سے ایک گولے کا رہ رہ گیا تھا اگر وہ اوسکے قریب پہنچ جاتے تو حیدر آباد کا کچھ وجود بچاے گولکنڈہ کے جو قدیم مقام ہارا کا تھا نہ ہوتا مگر اوس تک پہنچنے نہیں پائے تھے کہ توپخانہ معنی سے گولہ رانی شروع ہوئی اور ایک لمحہ میں ہاتھی مع اوسکے سواروں کے یعنی راجہ بھیم اور راجگج ضائع ہو گئے سوار اور پیادہ سب یکجا ہوئے اور جس دشوار اور صعب مقام میں اوسکے رئیس کے اعتبار نے اوسکو پھنسا یا تھا اوس میں سے نکل جائے میں بہت خوش تھے اس حال کی بعد خلیج خان کی قسمت میں جو راستہ لکھا تھا اوس پر وہ قدم زن ہوا اس موقع پر قوم ہارا کے دو نقصان ہوئے ایک تو اوسکا رئیس قتل ہوا اور دوسرے اوسکا دیوتا خاندان کا یعنی برج ناتھ گم ہو گیا یہ دیوتا قوم ہارا کا طلائی تھا اور راجہ ہر ایک جنگ میں

۹۱۸
 اوسکو اپنے زین اسپین آگے کیطرف رکھا کرتا ہے جب غول تیار ہوتا ہے اور برہمچے ہلائی جاتی ہیں
 تو حملہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے یعنی جسے برجباتہ جی اور اس برجباتہ نے اکثر واقعات جنگ
 قتل دیکھے ہیں مدت تک یہ دیتا گم رہا بعد ازاں دستیاب ہوا اور کوٹہ بھیجا گیا ہر ایک ہارا اوسکے
 دستیاب ہونے سے نہایت خوش ہوا سمت ۷۷ (۱۷۷۷) میں راجہ بھیمن نے بعد حکمرانی ہندوستان
 وفات پائی اور اس عرصہ قلیل حکومت میں اوسنے امور ریاست ایسی بنیاد پر قائم کیے کہ پھر کبھی
 اویں میں خلل واقع نہیں ہوا +

جور قنات درمیان خاندانوں کے شروع ہوئی تھی جب ہارا ہارا سے میدان دہولپور میں جنگ اور
 ہوئے تھے اور تب بھی ہر ایک راجہ نے اپنے وفاداری کو دفتر پر چسکا جانب دار ہوا اپنے خون سے
 کی تھی اب راجہ بھیمن اوسکو نہ سمجھتا تھا کہ اسکی حملہ آوری اور پراوہ بودہ بوندی والے کے
 ہنگام اوسکے بچانے فریج سیر نہا مادہ کے سابق بیان ہو چکی ہے جو نتائج اوسکے مذکور نہیں ہو ہیں
 یہ نتائج مضر خاندان اعلیٰ کے ہوئے تھے کیونکہ اپنے مرتبہ سے فائدہ اٹھا کر اور جب راوہ بودہ
 جسکے خارج کرنے میں اوسنے حملہ اور اعانت کی تھی خارج ہوا راجہ بھیمن نے حملہ بوندی پر کیا اور وہاں
 جسقدر بادشاہی علامات تھیں مثل نقارہ اور رن سنگہ جو اوسکے بزرگوں سے ارث میں چلا آتا تھا
 لوٹ لیا اور نیز راجہ جنگی جسکے اب بھی متفرق ساز کام میں آتی ہیں دروازہ کلان قلعہ کوٹہ پر سب نواز
 ہوتا ہے اور جھنڈہ نارنجی جو جہانگیر نے راوہ تن کو عطا کیا تھا اور جسکے نیچے اکثر شجاعان قوم ہارا
 قتل ہوئے تھے اب خاندان کوچک کے قبضے میں ہے اور ہر ایک تیو ہارا اور موقع جنگ پر
 وہ اوسکے نصب کرتے ہیں +

واسطے دوبارہ حاصل کرنے ان علامات مرتبہ کے کئی مرتبہ جنگ وقوع میں آئی کلید مصنوعی قتل دروازہ شہر
 و قلعہ کوٹہ موجود کی گئیں اور اوسکے پہرے والوں کو بذریعہ اور طبع رشوت آمادہ اسپر کیا کہ اوسکو داخل شہر ہونے دینا
 کہ جو پیشاری اس طرف سے ہر وقت رہتی تھی اوسکے باعث سب یہ تدابیر دشمن کی فسخ ہو جاتی تھیں یہی وقت
 جب سب طلبہ ظاہر میں اونی تدبیر کی ہو جاتی تھی اسوقت دروازے کوٹہ کے سرشام سے بند ہو جاتی تھے
 اور کسی کے واسطے نہیں کھلتے گوراجہ بھی آوے اسوجہ سے اکثر وقت عظیم واقع ہوتی ہے ایک ترشال اوسکی
 ذیل میں لکھی جاتی ہے کہ جب راجہ و درجن شکست کھا کر قریب نصف شب کے مقام کوٹہ مع چند ہمراہیان کے پہنچا

اوسنے پہرے والے کو آواز دی کہ دروازہ کھول دے مگر پہرے والے کو حکم قطعی مانعت کا تھا اور اوس میں کچھ اختیار تھا سپاہی پہرے والے نے راجہ سے کہا کہ اسوقت چلا جائے جب راجہ نے دیکھا کہ کچھ لجا یا التجا فائدہ نہیں بخشی اوسنے آپ کو ظاہر کیا کہ میں راجہ ہوں یہ سنکر سپاہی مذکور خندہ زن ہوا اور غرض اپنے حکم کی کی مگر جب دیکھا کہ اوسکی عذر خواہی کچھ اثر پیدا نہیں کرتی اوسنے غما ہو کر کہا کہ دوزخ میں جا اور یہ کہکر بدوق تانی اور اپنے افسر کو بھی اسکی اطلاع نہ کی راجہ بھوبری وہاں سے چلا گیا اور ایک مندر میں جو متصل اوس مقام کے تھا شب بسر کی جب صبح ہوئی اور دروازہ وا ہوا اور ہر ایک سپاہی اپنے رفیق سپاہی کے حال شبینہ سنکر قہقہہ زن تھا کہ راجہ وارد ہوا سب سپاہی پچاؤ کھیکر متعجب ہوئے اور زیادہ تر وہ سپاہی جسے خوف حرکت شبینہ سے اندیشہ ناک ہو کر اپنی سپہا اور شمشیر راجہ کے قدم پر دھردی اور مردانہ وار حکم راجہ کا منتظر کھڑا رہا راجہ نے اوسکو اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور اوسکی نمک حلائی کی تعریف کی جو پوشاک اسوقت راجہ کے جسم پر تھی وہ اوسکو بخشی اور روپیہ نقد بھی اوسپر فرید کیا ۔

مورخ قوم ہمارا بیان کرتا ہے کہ راجہ بھیم کا جسم زخمون سے بھرا ہوا تھا اور وہ ایسا مستقل مزاج کا تھا کہ خیال اس کے کہ اوسکی خود بینی ظاہر نہ ہو کبھی اپنے ہمراہیوں کے روبرو برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جب کہ اوسکو زخم کاری پیچک کر دی نہیں لگا تھا اسوقت تک اس حال کا انکشاف کسی پر نہیں ہوا تھا جب یہ حال اوسکے جسم کا دیکھا تو ایک ہمراہی نے جو اوسکا مصاحب اور رازدار تھا نسبت اسقدر زخمون کا اپنا تعجب ظاہر کیا اور یہ جواب موافق مزاج راجہ کے پایا جو حکومت ہمارا پر کرتے پیدا ہوا ہے اور جو اپنے ملک کو رکھا چاہتا ہے اوسکو اسے گریز نہیں ہے راجہ راجپوت کی جگہ ہمیشہ اپنے جاگیر داران کی سرداری پر یعنی اپنی سپاہ سے اول وہ ہمیشہ رہے گا ۔

راجہ بھیم اول راجہ کوٹہ کا تھا جسکو منصب پنہاری عطا ہوا تھا اور تیریہ اپنے خاندان میں اول تھا جسکو خطاب ہمارا عطا ہوا تھا یہ خطاب گویشکاہ بادشاہ سے عطا نہیں ہوتا تھا مگر منظور می بادشاہ کی ضرورت ہوتی تھی اور تجزیہ اس خطاب کی رانا میوار کا کیا کرتا تھا جو اقوام راجگان میں رئیس گردنا جاتا تھا قبل عہد گوپی ناتھ بوندی والہ کے جسکی اولاد بڑے جاگیر داران ہر دتی میں سے ہیں اول کا خطاب آپجی تھا یعنی خود جو خطاب رئیسان سکوت لنڈ اختیار کرتے ہیں مگر جب اندر سنگھ اودے پور گیا تو اوسنے خطاب ہمارا راجہ کا واسطے اپنے اور اپنے برادر کے حاصل کیا اور خطاب آپجی کا قابضان جاگیر یعنی مادہنی کوٹہ پر عائد ہوا راجہ کے

تین فرزند تھے ارجن، سنگہ سیام سنگہ اور درجن سنگہ +

ہارا اور جرن نے شادی ساتھ ہمیشہ مادہ جو سنگہ بزرگ ظالم سنگہ جہالا والہ کے کی تھی باجی سال حکومت کر کے
لا دل فوت ہوا، مکی مہات پر تنازع باجی دیاب گدی نشینی کے پیدا ہوا اور جاگیر داران مختلف الرامو جو
ایک فرقہ بھالہ دوسرے کے میدان اور سے پورامین قسمت آنا ہوا اور سیام سنگہ کے مقسوم پراوسی کے
خون سے مہر ہوئی یعنی وہ قتل ہوا کہتے ہیں کہ اوسکا بھائی جو زندہ تھا بخوشی کہتا تھا کہ اگر اوسکا بھائی
زندہ ہو جائے تو وہ ملک مفتوحہ اپنا اوسکو بخوشی دیدیا اور اوسے اپنے بھائی مقتول کی لاش پر بہکت
گریہ وزاری کی ان تنازعات میں علاقہ جات زرنیرام پورہ اور بھجان پورہ اور کالا پیت بادشاہ نراون کے
قدیم مالکان سے لیکر راجہ بھیم کو دیے تھے پھر قبضہ حاکمان قدیم میں آگئے اور قبضہ قوم ہاراسو جاتی رہی +
سمت ۱۷۸۰ (سلسلہ ۱۷۸۰) میں درجن سال نے حکومت اختیار کی اور اوسکی گدی نشینی کو محمد شاہ
بادشاہ نے جو اخیر بادشاہ تیموریہ تھا اور جب کو نام بادشاہ کا کہہ سکتے تھے منظور کیا اور اوسکے دربار میں
راجہ کوٹہ کو خلعت عطا ہوا تھا اور یہ مراعات اوسکی نسبت مبذول ہوتی تھی کہ کنارہ بن پرچان اوسکی قوم
آمدورفت رکھتی تھی اور مقامات پر گادکشی کی مانگت ہو گئی تھی درجن سال اس وقت میں گدی نشین ہوا
جب اوسکے ملک کی تواضع کے واسطے بہت اسباب واقعات کا جمع ہو رہا تھا اسکے عہد میں باجی اور مرہٹوں نے
اول فوج کشی ہندوستان پر کی اس موقع پر وہ گزناراج سے گزرے اور سرحد شرقی ہر دتی کے قریب آکر
درجن سال کی تواضع یہ کی کہ قلعہ ناہر گڑھ جو ایک رئیس اہل اسلام کے قبضے میں اس وقت تھا حملہ آور ہی ہو
درجن سال کو دیا سمت ۱۷۹۵ (سلسلہ ۱۷۹۵) میں اول اتفاق درمیان ہارا اور دکنی فوج کے ہوا
اور یہ جو تواضع قلعہ ناہر گڑھ کے افسر پیشوا نے کی تھی اسکا عوض رسد اور سامان جنگی ضروری واسطے اوسکی
مہم کے تھا مگر عرصہ چند سال میں یہ امور دوستی اور صلح اور اخلاص جو اونہو پیدا کیا تھا فراموش ہو گئے +
ہنے تو رنج بوندی میں درج کیا ہے کہ چند اسی راجگان امیر نے جب قوت اختیارات راجگی سے حاصل ہوئی تھی
دیاب کم رقبہ کرنے رئیسان ہر دتی کے اور حالت جاگیر داری میں لانے اوسکے بر سے کار لائی تھیں یہ تدبیر
جے سنگہ سے پیدا ہوئی تھی اور اوسکے جانشین نے بھی اوسکو طوطا رکھا تھا اور اوسے بوندہ سنگہ کو

۱۷۸۰ سال میں جب باجی راو نے ہندوستان پر فوج کشی کی اور ہر دتی سے آگے گزرا بہت سنگہ جہالا فوجدار کوٹہ کا تھا اس سال میں
شیونگہ اور اسکے دوسرے سال میں مشہور ظالم سنگہ پیدا ہوئے تھے +

جلاسے وطن کر کے دیوانہ وار کر دیا تھا اور آخر کو باعث اوسکی مرگ کا ہوا گو جو تدبیر ان امور کے واسطے
 اوسنے عمل میں لائیں وہ اوسپر عائد ہوئیں اور باعث اوسکی بھی تخریب اور خرابی کی ہوئیں یعنی اوسنے
 بودہ سنگ کو بوندی سے خارج کر کے اور جسکو اوسکی جگہ گدی نشین کیا اوس پر شرط مابعداری اور فرمانبرداری
 کر کے اوسنے چاہا کہ اپنی بزرگی اوپر کوٹہ کے بھی قائم کرے اس مطلب کی واسطے اوسنے سمت ۱۸۰۰ میں
 تین افسران کلان مرہٹہ کو اور جاٹوں کو لبر گردگی سوچ مل کے طلب کیا اور بعد جنگ سخت کوٹہ کی
 شہر کا محاصرہ ہوا تین مہینے کے عرصہ تک ہر ایک کوشش اور تدبیر عمل میں آئی مگر کچھ فائدہ اوس سے
 مترتب نہیں ہوا اور پھر تراشنے درختوں کے اور کاٹنے باغات کے جو گرد و فواج میں تھے انکو مجبوری
 محاصرہ اوٹھانا پڑا اور افسر جے آپا سیدھیہ کا ایک ہاتھ گولے سے کٹ گیا +

درجن سال کی اعانت اور کمک فوجدار قلعہ مہت سنگہ نامی نے جو راجپوت قوم جہالا ساتھ اپنی شجاعت
 اور مصلحت اور مشورہ کے کی اور اسی مہت سنگہ کی وجہ سے وہ مصالحت بروے کار آئی جسکے ذریعے
 قلعہ نامہ گڑہ شامل کوٹہ کے ہوا اور اوسکے ذریعہ سے وہ تدابیر بروے کار آئیں جسکے باعث کوٹہ نے
 مجبوری اپنے مہموم سے علیحدگی اختیار کر کے اطاعت مرہٹہ کی قبول کی ان دو واقعات عظیم میں
 سمت ۱۷۹۵ اور سمت ۱۸۰۰ میں وہ ظالم سنگہ پیدا ہوا تھا جسکا نام ایسا مشہور ہے کہ آئندہ جو کچھ تواریخ
 کوٹہ میں درج ہوگا وہ اوسکے سوانحہ عمری کا بیان ہوگا +

تبیب ایشری سنگہ خراب ہو گیا تو درجن سال شجاع نے اپنی اعانت امید جلاسے وطن کو دی کہ اوسکو
 اوس گدی پر بٹھائے جو اوسکے والد سے جاتی رہی تھی مگر بغیر مدد ہو کر کے یہ امر ممکن نہ تھا اور سمت ۱۸۰۵
 (سنہ ۱۲۰۹ ع) میں جس سال امید پھر گدی نشین ہوا تھا کوٹہ مجبوری مطیع مرہٹہ کا ہوا +

درجن سال نے اکثر مقامات اپنے ملک کے شامل کیے اوسنے مقام پھول برود کچھی سے لیا اور ارادہ لہنے
 قلعہ گوگور کا کیا جسکا تحفظ خود بلہدر نے کیا اور اوسنے سازش ساتھ رئیس ان رام پورا اور شیو پورا اور
 بوندی کے خلاف بوندی کے کی جھنڈہ کوٹہ کا باعث شجاعت امید سنگہ بوندی واسے کچھی کے ہاتھ میں
 آنے سے بچ گیا یہ جنگ جو درمیان اقوام خاندان چوان کے باہم ہوئی تھی سمت ۱۸۱۰ میں وقوع میں آئی تھی
 اور اسکے تین سال کے بعد درجن سال نے اس حیات استعار کو پدر و کیا یہ راجہ بڑا شجاع تھا اور جو جو
 راجپوت کی ہیں وہ سب اوسمیں تھیں یعنی بے تکلفی فیاضی اور شجاعت وہ شائق جنگل کے شکار کا تھا

۶۲۲
 خصوصاً شکار شامانہ شیر اور امیواسے اوسکے ملک میں ہر جگہ رہنے بنے ہوئے تھے (بعض بہت وسیع تھے
 اور اوسکے گرد خندق اور جھانکی اور صلابت کو چسپے تھے) اور ان سب رمانوں میں اوس نے
 شکار گاہ بنا رکھی تھیں *

اس سیر و شکار میں جبکی تیاری مثل تیاری جنگ ہوا کرتی تھی وہ رانیوں کو بھی ہمراہ لے جاتا تھا
 ان رانیوں کو بھی بدوق لگانی سکھائی جاتی تھی اور جو یہ بھی شکار گاہ پر جا کر ہمراہ راجہ کے شریک
 رہتی تھیں لہذا وہ بھی گولی شیر کو مارتی تھیں جب شکاری اونیو گھیر کر باہر نکلتے تھے ایک مرتبہ
 فوجدار جہالا منھسے میں اور ضلع میں آگیا تھا شیر غرا کر اور منہ کھول کر اوسکے قریب آگیا تھا اور چونکہ
 راجہ نے حکم مارنے کا نہیں دیا تھا لہذا کوئی گولی اوسکو نہیں مار سکا شیر نے اوسکی طرف دیکھا اور
 چاہتا تھا کہ ذوق مار کر اوسپر حملہ کرے کہ جہالا نے سپر آگے رکھ کر اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب شیر
 اوسکو مار کر ڈال دیا اس جرات کی تعریف راجہ اور اوسکے دربار والوں نے کی اور جو سیرت شجاعی کی
 اوسکی مشہور تھی اوسمیں اس امر سے اور بھی ترقی ہوئی *

درجن سال کے کوئی اولاد نہ تھی اوسکی شادی ساتہ ایک دختر رانا میوار کے ہوئی تھی مگر اکثر اس بارہ
 ناامیدی اوسکو نصیب ہوتی تھی اور آخر کار ناامید ہو کر قریب تین سال پیشتر اپنی وفات کی کہ اپنے
 اپنی رانی سے کہا کہ اب وقت متبنتہ کرنے کا ہے کہ گدی نشین ریاست ہو کیونکہ ظاہر ہے کہ حکومت
 ہماری حرکت گدی چھین لینے کی ناپسند آئی ہے۔ واضح رہے کہ بشن سنگ سپر رام سنگ گدی نشین سے
 خارج اسوجہ سے کیا گیا تھا کہ اوسنے بھلاہ اپنی والدہ کے جنگ دکھن میں اپنے والد کے ہمراہ جاؤ
 انکا کر کیا تھا جب اپنے ورثہ سے محروم ہوا تو اوسکو جاگیر اٹاک کی واقع دریا سے چھیل دی گئی بعد وفات
 درجن سال کے اجیت سنگ نہرہ راجہ محروم الارث رئیس اٹاک کا تھا مگر نہایت ضعیف بودہ عمر کی تھا
 اوسکے تین فرزند تھے منجملہ اوسکے پسر کلان چتر سال نامی نے واسطہ قدیم کو زندہ کیا یعنی انی میوار کی گدی
 اوسے ڈالا اور ہمیں یعنی دعا دی گئی اوسکو نام اوسکے بزرگون کا سکھایا گیا (کیونکہ اب وہ پسر چتر
 اٹاک والہ تصور نہیں کیا جاتا تھا) یعنی چتر سنگ پسر درجن سال بھیم سنگت رام سنگ کتور سنگ وغیرہ
 تاہم پورٹ اعلیٰ دیوا بیگوا اور مانک راسے اجمیر والہ کو تنہا اوسکی مشہور ہوئی اور سب چتر سال کو
 راجہ آئندہ قوم ہارا کوٹہ والہ تصور کرتے تھے تاہم بعد وفات درجن جہالا فوجدار نے اپنے ذمے کیا

کہ اس امر عظیم میں کچھ تبدیل کرنا واجب ہے اور اسکو قوت بھی اس فعل کے کرنے کی حاصل تھی
معر رئیس انشا اب تک زندہ تھا اور فوجدار مذکور نے کہا کہ یہ غلات وضع بشری ہے کہ فرزند حکمرانی کرے
اور والد تا بعد اری مگر اسمین شبہ نہیں کہ اور وجہ اسکی نیک نیتی کی شامل ہوئی گواوکی خود غرضی
اسمین ہوا اندیشہ ایک خرد سال کی حکمرانی کا ہو مگر وقت یہ تھی کہ رئیس معمر کی مرضی کیونکر حاصل کیا
جواب انہی سال کی عمر سے زیادہ کا تھا اندیشہ یہ تھا کہ اس عمر میں وہ کیونکر اپنے قلعہ بے دغذغہ
واقع کالی سندہ کو ترک کر کے تفکرات حکمرانی کو قبول کرے مگر فوجدار مذکور اس پر غالب آیا اور جسٹ
راجہ بنایا گیا اور ڈہائی سال بعد راجگی کے زندہ رہا اجیت کے تین فرزند تھے چتر سال گمان سنگہ
اور راج سنگہ *

چتر سال ہمارا و ہارا کا مقرر ہوا بخت سنگہ جبالا جو مشہور آدمی تھا قبل اسکی گدی نشینی کے فوت ہوا
اور اسکا علاقہ فوجداری اس کے برادر زادہ ظالم کے پانیا م ہوا *

اس محمد میں مادہو سنگہ نے جو گدی نشین امیر بعد خود کشی اپنے ماسبق گدی نشین امیری کے ہوتا
سجائے اسکے کہ جو واقعات برروسے کار آئے تھے افسے متنبہ ہو کر ویسی ہی تیاری اور آمادگی اوسی
دعویٰ خلیج گیری کی نسبت قوم ہارا کے طور میں لایا جو باعث ہلاکت اس کے برادر ہی ہوتے تھے
یہ کہ انہما بین راجپوت اور راجپوت کے تھی ایک دعویٰ تو بڑی کا تھا یعنی ایک فریق اپنی بڑی
اور بزرگی دوسرے پر قائم کیا جاتے تھے اور دوسرا دعویٰ متابعت فریق ثانی کی نسبت فریق
بزرگ کے اور وجہ صرف یہ تھی کہ فوج کو ڈیر حکم راجگان امیر کے رہی تھی جب راجگان امیر
افسرحج شاہی تھی مگر قوم ہارا اس وجہ کو کچھ وقت نہیں بخشی تھی اور اس کے ارادہ مطیع کرنے کو
بجھارت دیکھتی تھی کیونکہ وہ کہتی تھی کہ حیثیت راج میں وہ دونوں مساوی تھے *

سمت ۱۸۱۷ (۱۲۳۷) میں راجہ امیر نے تمام اپنی قوم کو جمع کیا کہ وہ قوم ہارا کو زبردستی
مطیع اسکا کریں اور اس سے وعدہ خراجداری کا کرالین فیج کشی اہالی سنے مرٹھہ کو زیر کر کے
اس کے دعویٰ بادشاہی کل روے زمین کو باطل کر دیا تھا مگر راجپوتوں کو یہ خود کیا تھا مادہو سنگہ نے
اشارہ راہ ہوتی حملہ اوپر مقام اوپرا کے کیا اور اسکو فتح کر کے شامل اپنے ملک کے کر لیا وہاں
وہ لکیری کو روانہ ہوا اور اسکو بھی فتح کر کے فوج مرٹھہ کو جو شکستہ حال ہو رہی تھی مقام مذکور سے

خارج کر دیا اس میں فتحیابی سے زیادہ تردید ہو کر اوسنے مجبوراً یہاں گھاٹ جہاں اشتال دیہ سے چیل اور پارکا ہے کیا اور رئیس سلطان پور پر جو قوم کا بار تھا اور جو ذمہ دار محافظت اس مقام پایاب کا تھا حملہ پنجبری میں کیا مگر اوسنے مثل صحیح النسب ہار کے اپنے رشتہ داران کو باہر قلعہ کے جمع کیا اور مخالف کو ساتھ جنگ آور ہوا اوسنے معاوضہ اپنی غفلت کا اس طرح دیا کہ آبرو کو جان دیکر خرید کیا جملہ آور یہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ زمین پر گرا اوسنے مضبوطی سے زمین ہاتھ پکڑی بعضے یہ دیکھا بخندہ زن ہوئے مگر بعض لوگوں کو جو اس قوم سے واقفیت رکھتے تھے بچ ہوا اور انھوں نے اس کے معنی یہ لگا کر دلیل اس امر کی ہے کہ قوم ہار بعد مگر بھی اپنی زمین نہیں چھوڑتا فتحیاب اس فتح تازہ سے خوش ہوا مگر کوٹہ کے وسط میں داخل ہوئے اور شدہ شدہ مقام توار و وارو ہر سے یہاں انھوں نے دیکھا کہ اپنے ہار ہار ایک باپ کے بیٹے یعنی ایک مورث اعلیٰ کی اولاد واسطے اوسکے مقابلہ کے جمع تھے *

فتح مقابل کوٹہ شہر میں بہت تھی اور اوسکو دیکھا کہ خوف دلیں پیدا ہوا تھا مگر کوٹہ والے اپنے بزرگوں کی سادہ اور عزت اور آبرو کے واسطے آمادہ جنگ تھے جنگ شروع ہوئی اول ایک مرتبہ سواران کچھواہا نے حملہ کیا یہ سوار کوٹہ کی سپاہ سے بہت زیادہ تھے مگر چونکہ اوسکو یقین اور اعتبار اپنی فتحیابی پر تھا انھوں نے ایسی تگ و دو کی کہ اوسکے گھوڑے ماندے ہو گئے قبل اسکے کہ دشمن کے قریب ہوں اور ہر سے قوم ہار ایشائیتگی اور بلاترود کارزار کرتی تھی اور اوسکی حملہ آوری سے اون کا گروہ شکست نہیں ہوا اب اور بھی فتح جوق جوق آئی اور پیادہ اگر شامل سوار ہوئے اب جنگ بہت سخت اور خونریز ہوئی اس اثنا میں ظالم سنگہ نے اول شروع کار جنگ کیا اس وقت میں یہ اکیس سال کی عمر کا تھا اور بحیثیت متنبو بہت سنگہ پکڑی باندھی تھی اور اوسکے عہدہ فوجداری پر مامور ہوا تھا جب جنگ خوب چلی تھی ظالم سنگہ گھوڑے سے اتر ا اور اپنے گروہ کی سرداری میں پیادہ پا جنگ آور ہوا اور بڑے ناز و وقت میں لیاقت نصرت اور فتح کی حاصل کی اور ایسی دانائی اور ہوشیاری سے فتح پائی جیسی تمامی عمر میں اوسکی حرکات اور افعال سے ظاہر ہوئیں یعنی جس دانائی سے کارگزاری کر لے میں وہ تمامی عمر مشہور اور معروف رہا تھا اوسی دانائی سے یہ اول مرتبہ اوسنے فتح حاصل کی تھی *

ملہارا را وہو لکر متصل اس مقام کے اپنی باقی ماندہ فتح کو لیے ہوئے مقیم تھا مگر ایسا شکستہ حال بعد جنگ پائی لے تعجب ہو کہ ظالم سنگہ اوس سال میں پیدا ہوا تھا جس میں بادشاہ نے حملہ ہندوستان پر کیا تھا مگر اوسکا رنگی اس عہد میں شروع کیو حیل بالی آیا تھا

ہو گیا تھا کہ اوسکو اندیشہ کسی فریق کی جانب داری کرنے میں بھی تھا اس اثنا میں ظالم سنگ گھوڑے پر سوار ہو کر پہلے کی فوج میں گیا اور ملہاراو سے کہا کہ وہ لڑتا نہیں تو یہاں سے روانہ ہو کر فوج چھوڑ کر لوٹے یہ اشارہ محتاج اعادہ کا تھا *

ہو قد رے تاثیر گروہ کوٹہ کے دلون میں تھی وہ مقتنی اور مستدعی اسکی تھی کہ اوسکو خبر ملے کہ فوج پر حملہ ہوا تاکہ وہ دلاوری سر مخالف کو ساتھ خوف اور قرار کے بدل کرین واردان جیپور رو بفرار لائے اور شمشیر بارانے غسل دریا سے خون میں کیا *

رمیان ماچھری اور ایشردہیہ اور دالگو اور برول اور اچرول مع جملہ اوٹ اور آوٹ امبر کے بمقابلہ پانچ ہزار ہارا کوٹہ والون کو لپٹ دکھائی گویا بوندی کی فوج بھی جمع ہوئی تھی مگر وہ شریک جنگ نہیں بنی اور اسی وجہ سے یہ موقع سعداونکے ہاتھ سے جاتا رہا کہ وہ اپنی کٹھری اور جاگیر و نکو خراج گزار سے بری کرتے اکثر مخالف مقتید ہوئے اور پھر لگا جھنڈہ امبر کا قوم ہارا کے ہاتھ لگا کبیشتر قوم ہارا کا اس واقعہ کے نظم بنانے میں پس پانتھا اوسنے فوراً یہ شعر بنایا اور اب بھی جب خوش روزہ بیا دگار فتح ہوا روکھا جاتا ہے تو اس شعر کو گاتے ہیں جہین تارہ ظالم کا اوج اور ترقی پر تھا *

جنگ ہوار وجیت تار اظالم جہالا
رنگ ایک رنگ چڑبا رنگ پچنگ کا

یعنی جنگ ہوارو میں تارہ ظالم کا فتح اور نصرت کا تھا میدان جنگ میں ایک رنگ پانچ رنگ کے جھنڈے پر ہو گیا یعنی جھنڈہ امبر جو پانچ رنگ کا تھا خونیں ڈوب کر ایک رنگ کا ہو گیا یعنی سرخ رنگ جو ن وسیع ہو گیا * جنگ ہوارو نے فیصلہ دعویٰ خراج کا کر دیا اور اس روز کے بعد پھر کبھی کبھار ہارنے مبادرت اپنی برتری ظاہر کرنے کی نہیں کی جو سابق بوجہ اپنے افسر فوج شاہی ہونے کے وہ دعویدار تھا بیچ تضحیک اس دعویٰ کے ہمیشہ بعد جنگ ہوارو کے جب قوم ہارا بیچ میدان پر بیٹ و خیمہ پر واسطے سالگرہ کرنے اس فتح نمایان کے جمع ہوتے ہیں تو وہ ایک قلعہ امبر بناتے ہیں اور خوش ہو کر اور شور و غل شہنشاہ کا مچا کر اوسکو منہدم اور سار کرتے ہیں *

چتر سال صرف چند سال بعد اس ترقی اور فتویٰ بی کے زندہ رہا اور چونکہ اوسنے لا ولد وفات پائی تھی لہذا اوسکا اولاد
اوسکی جگہ گدی نشین ہوا *

باب ششم

ہمارا وگمان سنگہ - ظالم سنگہ - اوسکی پیدائش - مورث - ترقی اختیار - عمدہ فوجداری اس خاندان میں ہو روٹی ہو گیا - اوسکا عمدہ اور علاقہ گمان سنگہ نے ضبط کیا - اوسکا کوٹہ سے چلا جانا - میواڑ جانا - خدمت گزاری کرنا رانا کی - اور خطاب راج رانا اور علاقہ پانا - خدمت گزاری بمقابلہ مرٹھ - مجروح ہو کر مقید ہونا - واپس آنا کوٹہ میں - فوج کشی مرٹھ - حملہ اوپر بکینی کے - اوسکا تحفظ مردانہ و ایک قوم کا قتل ہونا - تخریب و شکست فوج - قلعہ داری سوکیت - ظالم سنگہ کا معروف ہونا - اوسکی مصالحت ہمارا - دوبارہ اختیار حاصل کرنا - رانا گمان کا اتالیق اپنے فرزند امید سنگہ کا مقرر کرنا - جو یکہ دہریاست مقرر ہوا تھا - فتح قلعہ کیلوارا - محافطین پر جو مشکلات عائد تھیں - سرکشی اور ساز بخلات اوسکے اختیارات کے - تخریب سرکشان - جلا وطنی عمائد - ضبطی علاقہ جات - سرکشی اٹھون گروہ قزاقان - اٹھون کا حاضر ہونا - جلا وطنی عمائد قوم ہارا کی - تنزل معاملہ جاگیر داری - سرکشی موسین - تدابیر درباب قتل کارپرداز اور اوسکے خاندان کے - رئیس موسین کا پناہ جج ایک سندھ لینا - دہان سے اوسکا اخراج ہو کر قتل ہونا - ہمارا دوسکے برادران کا شریک سرکشی ہونا - اوسکی مقیدی اور مرگ متواتر - تدابیر بخلات حیات کارپرداز - سرکشی عورات - گسٹج اسکا سندھ ہونا ہوشیاری کارپرداز

گمان سنگہ سمت ۱۸۲۲ (۱۲۶۷ ع) میں گدی نشین گدی بزرگان ہوا یہ عین شباب میں تھا نہایت طاقت دار اور عقیل اور موافق مقابلہ اوس طوفان کے تھا جو دکن میں جمع ہوتا تھا اور چوٹانہ پر نازل ہونے والا تھا مگر قسمت نے صرف عرصہ قلیل پانچ سال کا واسطے اوسکی حکومت کو مقرر کیا تھا بعد ازاں اوسکو باگ اختیار اور حکومت کی ایک طفل خرد سال کے تفویض کرنی پڑی مگر قبل بیان کرنے اس حال کے ہکو پھر اوس شخص کا حال بیان کرنا چاہیے جسکے سوانحہ عمری کا حال آئندہ تواریخ اس ریاست میں مملو ہے کیونکہ ظالم سنگہ کوٹہ ہی اسوجہ سے کہ اوسکا نام ساتھ کوٹہ کے ہر ایک ہنوی تواریخ ہستی کوٹہ میں شامل ہے اور نہ صرف کوٹہ کے نام کے ساتھ بلکہ ہر ایک ریاست راجوٹانہ کے ساتھ اسکا نام سچا سچا سال سے زیادہ تک شامل رہا ہے جس ملک میں وہ رہتا تھا اوسکی گویا و جاول وہ تھی اور اوسکی لیاقت کے واسطے وسعت زیادہ اوسکے اپنے ملک سے چاہی کیونکہ وہ لائق اسکے تھا

کہ اقوام کی سبقت کا فیصلہ کرنا کہ ایک ملک کا جس میں وہ پیدا ہوا تھا :

ظالم سنگہ راجپوت قوم جہالا سے ہے سمت ۱۷۹۶ (سنہ ۱۱۷۸) میں پیدا ہوا تھا یہ سال قابل یادگار تواریخ ہندوستان میں ہے (جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے) کیونکہ اس سال میں نادر شاہ نے فوج کشی اس ملک زریر پر کی تھی اور صدر عظیم خاندان تمپوریہ کو دیا تھا اگر یہ واقعہ نہوتا تو اون کی حکمرانی زیادہ عرصہ تک رہتی گویا اوسکا دوبارہ حاصل کرنا خلافت پشداشت ہے اور رنگ فریب نے بنیاد عزلی کی ڈالی تھی اس عہد میں محمد شاہ بادشاہ ہند تھا اور جن سال شجاع گدی نشین کوٹہ اس وقت (سنہ ۱۱۷۸) پانچ بادشاہ گزرے اور ششم خارج از تخت حکومت کیا گیا اور ایسا نہیں ہوا کہ ایک ان میں کا پچاس سال بھی سلطنت کرتا مگر ظالم سنگہ ان سب کے عہد میں موجود رہا اور گونا بنیا ہو گیا تھا مگر اوسکی عقل ایسی ہی تیز ہے جیسی شہگام جنگ بھوارو کے تھی کیسے کیسے انقلابات اسی عرصہ میں ندیکھے ہوئے ایک سلطنت عین ترقی پر دیکھی اور پھر اوسے تنزل میں دیکھا کہ خاک سیاہ ہو گئے جب اس سلطنت کو ترقی تھی تو نہایت عمدہ رئیس انگلستان بادب تخت تمپوریہ سے فاصلے پر مثل امیدوارون کے کھڑا رہتا اور اب عرب بنو عرب بھی وہاں کا ادب سکا نہیں کرتا کچھ بھی نصاف بجانب سوانہ عمری ایسے شخص کے جو اس قدر عرصہ ورازی تک مدار کار رہا ہو کر نا بالکل ناممکن ہے مگر اس خیال سے کچھ بھی حال ایسے مشہور صاحب تدبیر کا درج نہ کرنا جسکا ثانی صفحات تواریخ میں معدوم ہے ضرور نہیں ہے :

بزرگان ظالم سنگہ رئیسان خرد ہلو و واقع علاقہ جہالا وار سے تھے جو ایک انقسام ملک سارا شتر کا ہے بہا و سنگہ اس خاندان کا ایک سپر خرد تھا یہ اپنے والد کے گھر کو چھوڑ کر چند ہمراہی ساتھ لیکر قسمت آزمائی کو چلا گیا اوسنے یہ خیال کیا کہ جو تنازعات باہمی سپران اورنگ دیب میں واسطے برتری اور تخت کے بروئے کار آتے ہیں جنکے باعث تمام ہندوستان میں افواج جمع ہوتی ہیں اون میں اپنی قسمت کی آزمائش کرنی چاہیے اوسکا بیٹا مادوہو سنگہ نامی اوسوقت میں کوٹہ میں آیا جب راجہ بھیم کی عین ترقی تھی گواؤسکے ہمراہ صرف پچیس سوار تھے مگر پاس آداب خاندان جہالا راجہ نے اوسکی رفاقت کو نا منظور یا نا پسند نہیں کیا بلکہ اپنے فرزند ارجن کی شادی ساتھ اوسکی ہمشیر کے کردی کچھ عرصہ کے بعد علاقہ ناندنا کا اوسکو عنایت ہوا اور عمدہ فوجدارہی کا دیا گیا اس فوجدار کے سپر

سلطہ یہ حال سنہ ۱۱۷۸ میں لکھا گیا ہے جب ہمارا کشور سنگہ گدی نشین ہوا تھا :

صرف حکم فوج کا نہیں رہتا ہے بلکہ تمام اوس محلات کی بھی حکومت جہاں خود راجہ رہتا ہے اسکے
تفویض راجہ ہی کے ہوتی ہے۔ اسی لئے راجہ کی دیکھو اسکی حکومت کو زیادہ اعتبار ہے اور اسکو
فوج پر زیادہ ان دیکھو راجہ کے گھر اور بیٹے نام اوسکے ہاں نشین ہوتے ہیں راجہ آیا چنانچہ بوسپ
ماما صاحب کہلاتے ہیں عدت سنگہ اپنے والد کے کافر بدارتی پر مارا ہوا اس کے دو فرزند تھے
مہمت سنگہ اور پرتھی سنگہ

ہمام سنگہ پچیس سوار ہمراہ لیکر بلوچستان روانہ ہوا
ماوہو سنگہ
مدن سنگہ

مہمت سنگہ

پرتھی سنگہ

ٹیٹو سنگہ سمت ۱۷۹۵ء میں پیدا ہوا

ظالم سنگہ سمت ۱۷۹۶ء میں پیدا ہوا

ماوہو سنگہ کا زندہ حال

بابا لال بھیر سنگہ سال تھالی قائم

عہدہ فوجداری جو مثل دیگر عہدہ ہاں ملک شرقی کے موروثی ہو گیا تھا مہمت سنگہ سے رونق پڑی
اوسکی شجاعت اور حکمت اکثر اوقات ضروری پر بہت بڑی قسم کی تھی اوسنے فوج کی سرداری
یا کہوا عانت تحفظ کوٹہ میں جب اول افواج مشترکہ مرستہ اور بے پورے حملہ کیا تھا کی تھی اور
ایسا عہد نامہ کیا جس سے کوٹہ خراج گزار جیو پکا ہوا اور آخر کار اوسکی رسائی قوم ہارا میں ایسی تھی کہ اوسنے
باتفاق اسے اوسکے قدیم سلسلہ گدی نشینی کو بچہ قائم کیا اگرچہ راجہ درجن سال اور اوسکے فوجدار نے
اس امر میں کچھ کار لیاقت نہیں کیا یا کچھ دخل نہیں دیا مگر ظالم سنگہ نے اس امر کو بتائید اپنے استحقاق
اختیاری کے اور ثبوت نامہ مشکوری اپنے راجہ کے جسکے بزرگوں نے اسی کے بزرگوں کی ترغیب سے
اپنے حقوق حاصل کیے تھے بخوبی سر انجام دیا پھر ظالم سنگہ کو یہ ضرور نہیں کہ اپنے بزرگوں کے حقوق کا
اظہار کر کے اپنے استحقاق حکومت کی بنیاد قائم کرے وہ اپنی خدمت گزار ہی میدان جنگ ہوا و بیان
کر سکتا ہے جہاں اوسکی شجاعت اور حکمت نے صرف مدد کر کے دشمنان کوٹہ یعنی جیو پکا کو شکست دی تھی

اور انیسواؤ کو مغلوب کیا تھا کہ اونھوں نے پھر مبادرت اپنے استحقاق بے اصل برتری کے پیش کر نہیں
 نہیں کی جسکے قائم کرنے کے واسطے وہ سابق ہر طرح کی کوشش عمل میں لائی تھی *
 جب گمان سنگہ گدی حکومت بار پر جلوہ افروز ہوا اوسکے چند عرصہ کے بعد اوسکے فوجدار نے مبادرت
 قدم زنی کی بیچ راہ عشق اپنے مالک کے کی یعنی جسکے جاوہ محبت میں راجہ کام فرساتھا اوسکے طریق
 عشق کو فوجدار نے بھی اختیار کیا لہذا وہ عہدہ فوجداری جو اوسکو بے رست و یک سا لگی حاصل ہوا تھا
 اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا غالباً اوسنے کچھ عذر خواہی بابت التلاف عہدہ فوجداری نہیں کیا کیونکہ فوراً
 بعد لینے عہدہ کے اوسکی جاگیر ناندتا بھی ضبط ہوتی یہ علاقہ جو بربل مغربی دریا سے چمبل واقع ہے
 اب تک خاندان جبالا میں بطور جاگیر استمراری قائم ہے اور یہ دراصل جاگیر خاندان راج کوٹہ تھی جب تک
 یہ خاندان فرخ خرو خاندان بوندی شمار ہوتا تھا اس امر سے خیال کرنا چاہیے کہ بزرگان جبالا جسکے اب
 ذکر ہو رہا ہے کس قدر وقت اور عزت رکھتی تھی کہ اؤنکو جاگیر موروثی خاندان راج دی گئی تھی بعد ازاں
 عہدہ فوجداری اور جاگیر مذکور دونوں راجہ کے ماما صاحب بہوپت سنگہ کو جو خاندان بالادت سے تھا
 عطا ہوئی اسطرح جب دروازہ مصالحت کا اوپر جبالا مذکور کے مسدود ہوا اور کوئی امر باقی نہیں رہا
 پس یہ اوسکو توقع آئندہ مصالحت کی رہتی اوسنے ارادہ کیا کہ اس ملک کو چھوڑ کر جہان اوسکی میری
 ہوئی تھی کسی اور جگہ قسمت آزمائی کرے اس تجویز میں وہ پس پانہین ہوا اوسنے خیال کیا کہ امیر اوسکے
 خلاف ہے اور مارٹ وار میں بھی اوسکو توقع ترقی کی نہیں ہے پس میوار اوسکے قابل تھا کیونکہ وہاں
 ایک شخص اوسکا ہم قوم مصاحب درجہ اعلیٰ رانا ارسی کا تھا جو اوسوقت حکمران تھا مگر اوسکی حکومت
 باعث گروہ مخالف اور دعویٰ دار گدی کے بیکار ہو رہی تھی رئیس دیوارا جو قوم کا جبالا تھا اور منجملہ
 سولہ اراکین میوار کے ایک یہ بھی سرغنہ اوس فریق کا تھا جنھوں نے راجہ کو گدی پر بٹھایا تھا اور اوسکی
 مرضی علیحدہ ہونے کی بوجہ اوسکی خاطر دہشت کے جو باعث اوسکی خدمت گزاری کے ہوتی تھی نہیں تھی
 اوسنے سپاہی ملک غیر کے گرد راجہ کے تعینات کیے اور علاقہ حسب مرضی اپنی اؤنکو دیا تھا جو مہار اوسکے
 ہر امر میں رہتے تھے اور علاقہ خالصہ اور اوس علاقہ پر جو دشمنوں اور مخالفوں کا وہ ضبط کرتا تھا اوست انڈی
 کر کے اپنے علاقے کو اوسنے دو چند کر لیا تھا اسطرح کا دربار رانا ارسی کا تھا جب فوجدار مغزول کوٹہ تیار
 میان آیا اوسکی شہرت باعث اوسکے استقبال کی ہوئی اور اوسکی لیاقت ملکی جو ظاہر ہو چکی تھی باعث

۱۲
اسکی ہوئی کہ راجہ نے اوپر اعتماد اس امر کا کیا جو اسکو لاحق تھا یعنی اسکی بے اختیاری بہت جاگیر دار
اس موقع پر ظالم سنگہ نے وہ لیاقت ظاہر کی جس سے تعجب زمانے کو ہوا یعنی اشتراک بیباکی اور جرم کا
ساتھ تدبیر مردانہ کے جس میں اس دہوارا کی جان گئی بروز روشن اور اسوقت میں جب سب تھاگردش
موجود تھے رانا کو اسنے بے اختیاری اور تابعداری سے خلاص کیا بالعوض اس خدمت کے خطاب
راج رانا کا (اور نہ رانا کا جو وہ اپنی مہر میں لکھتا ہے) اور علاقہ جنیر کھیرہ واقع سرحد جنوبی ظالم سنگہ کو
عطا ہوا اور اب اسکا رقبہ ملک میواڑ میں درجہ دوم کا ہو گیا مگر سرکشی منہور قائم تھی اور دعویدار
مع اپنے گروہ کے مستدعی کمک مرہ سے ہوئے مگر بصلاح مستحکم ظالم سنگہ اور عزم رانا کے ایک فوج
جمع ہوئی جسنے مقابلہ فوج مشترکہ سرکشان اور مرہ کا کیا اس روز کی جنگ کا نتیجہ سابق جلد اول میں بیان
ہو چکا ہے یعنی رانا کو شکست ہوئی اور اس کے عمائد جو اس کے باعث رونق تھے تلف ہوئے عین اوتو شہید
جب فتح اونکی ہونے والی تھی اور ظالم سنگہ مجروح و شکستہ میدان جنگ میں گر کر مخالفین کے ہاتھ لگا
وہ تربیک راو والد مشہور امباہی انگلیا کے ہاتھ لگا اور جو دوستی اور عہد اسوقت میں ہو چکا
مطابق کارروائی اسکی زندگی میں ہوتی رہی +

اس جنگ کے شکست ہونے سے رانا اور میواڑ فتحیاب کے اختیار میں ہو گئے اودے پور پر محاصرہ
اور بعد تحفظ مروانہ رئیس و بان کا پشراٹھ حاضر ہوا اور وہ شرائط ایسی تھیں جنکی نسبت دوامی متابعت
مشروط ہوئی ظالم سنگہ نے بدنامی دیکھا کہ خاندان افتادہ کے شریک ہونا بے سود ہے لہذا بجائے
کہ وہ اودے پور جائے اسنے راستہ کوٹہ کا اختیار کیا اس کے ہمراہ منڈت لالہ جی بلال ہوا جو آئندہ اسکا
شریک رنج و راحت رہا ظالم سنگہ نے دیکھا کہ کیا طوفان رجوارہ میں آنے والا ہے اور تصور کیا کہ وہ
اپنی کوشش سے کوٹہ کو محفوظ رکھ سکتا ہے اور ضعت ملک داری میواڑ میں اسکو چندان امید کا میاں نہ تھی +
راجہ گمان سنگہ نے نہ اپنے رقیب کا تصور معاف کیا تھا اور نہ اپنے دل سے فراموش کیا تھا
لہذا اسنے اس کے ساتھ ملنے سے انکار کیا مگر اس سے شکستہ دل ہو کر اسنے ارادہ گفتگو کرنے کا
ساتھ راجہ کے کیا اور بے اطلاع اس کے پاس چلا گیا جو وقت اسنے اس امر کے واسطے تجویز کیا تھا
وہ بہت سداور نیک تھا کیونکہ اس کے تصور صرف معاف نہیں ہوئے بلکہ اسکو پھر خدمت
راج کی عطا ہوئی +

۴۳۱
 اب مرہہ جنوبی سرحد تک پہنچ گئے تھے اور اونھوں نے محاصرہ قلعہ بکائنی کا کیا اس قلعہ کی محافظت میں
 چار سو ہزار خاندان ساونت بسر کر رہی تھے دشمن کے ارادہ متواترہ داخل ہوئے قلعہ مذکورہ
 بذریعہ زہرہ وغیرہ بار بار شکست ہوئی اس سے صاف پیدا ہے کہ دشمنی لوگ نہایت کم آلات محاصرہ
 اپنے ہمراہ رکھتے تھے اونسکے ہمراہ آلات محاصرہ میں صرف ہاتھی تھے جنکا سر بچا سے آگہ دروازہ بکائی کے
 متصور ہوتا تھا اکثر مواقع میں ثابت ہوا ہے کہ یہ حیوان لائق اس کام کے ہے اور اس مرتبہ بھی
 وہ کام دیتا مگر بجگیری رئیس ہارا کی نے وہ کام مردانہ کیا جسکے بیان سے اس تاریخ کے صفحات منقوش ہیں
 یعنی خنجر لکیر یا دھونگہ دیوار قلعہ سے کود کر ہاتھی کی کمر پر آیا اور فیلبان کو خنجر سے قتل کر کے ہاتھی کو
 ضربات سخت سے مجروح اور خستہ کر کے زمین پر ڈال دیا ایسے موقع پر زہرہ رہنا اوسکا خلاف قیاس
 اور خلاف چشداشت تھا مگر اوسکی وفات اور اوسکے کاربجگیری نے وہ اثر اوسکے مہتوم کے دل میں
 پیدا کیا کہ وہ سب تلوار پکڑ کر قلعہ کے دروازہ کھول کر باہر آئے اور دشمن کے گروہ میں جا کر بار بار جدوجہد کیا
 گرم کیا اور ایک ایک تنفس کام آیا یہ لوگ بلا معاوضہ قتل نہیں ہوئے بلکہ تیرہ سو مرہہ جہاڑاؤ کی ہمراہ
 سورج کوک کو گیا حملہ آور ان نے فوج کشی جاری رکھی اور جا کر سوکیت کا محاصرہ کیا راجہ نے فوج قلعہ مذکورہ
 حکم بھیجا کہ اپنی جان بچا کر چلی آوے کیونکہ کوٹہ میں اونکی ضرورت ہوگی اور عزت قوم ہارا کی سابق
 قائم رہ چکی ہے مطابق اس حکم کے وقت نصف شب اونھوں نے قلعہ خالی کیا مگر نہیں معلوم اتفاقاً
 یا عمدہ جنگل گھانفس کا جس میں سے اونکو جانا تھا آتش گیر ہوا اور اسقدر روشنی اوسنے دی کہ یہ لوگ
 نظر آتے تھے لہذا فوج دشمن نے اونکا تعاقب کیا اور قوم ہارا کو راستے میں جنگ متواتر کرنی پڑی
 اور اس میں اکثر اونھیں کے قتل ہوئے ملہار ہو لکھو بوجہ نقصان جو جنگ بکائنی میں ہوا تھا نہایت
 بیدل تھا مگر اس فتح نے اوسکا دل دوبالا کر دیا اور اوسنے ارادہ پیش قدمی کا کیا راجہ گمان نے
 مصلحت یہ دیکھی کہ صلح ہو جائے اور فوجدار قوم بانگروت کو باختیارات کل روانہ کیا کہ حاکم مرہہ سے
 صلح کرے مگر یہ امر وقوع میں نہیں آیا اور وہ بے نبل مرام واپس آیا +

ایسے موقع پر ظالم صنغر نے آپ کو اپنے راجہ ناراض کی حضوری میں پہنچایا غالباً اوسنے تذکرہ زہرہ
 جنگ ہوارو کا کیا ہوگا جہاں صرف اوسکی شجاعت سے اور اوسکی کارزار سے اوسکو کوٹہ کو بذراحمی طا
 لہ ذکر تک حلالی اور شجاعت ساونت ہارا کا سابق ہو چکا ہے یہ شخص بانی اس خاندان کا تھا +

اور متابعت امیر سے مندرجہ لکھا تھا اور اسکی رائی اور کاروائی سے اسی ہو کر ہمارے جواب کو اندیشہ میں ڈالنا سبب طلبہ آج کی تھی اور سکول اختیار کیا صلح مجدد قائم ہوئی اور جب مراد ملے ہوئی چند لاکھ روپیہ لیکر اندیشہ ملک کوٹہ سے مع اپنی فوج کے چلا گیا راجہ کی مہربانی پھر اس پر ہوئی اور سکالو اور سکودوبارہ تھا اور جس سے سابق صلح نہیں ہوئی تھی اور اس سے عہدہ فوجداری بھی جاتا رہا اور پھر ظالم کو امور کیا جب ظالم نے اپنے جاہ و حقوق حاصل کیے تھے کہ گمان سنگہ بہت پیار ہو گیا اور امید اسکی زیست کی منقطع ہوئی اسی وقت پادوکی نظر بنا بر تحفظ اس کے بچہ صفر سن کے پڑتی مگر اوسہ جسکی حکمت اور دانائی نے وہ بہرہ یست یا ست کو اندیشہ سے بچایا تھا۔ مطابق اسکے اوستہ اپنی رائے اور پادوکی کے عیسائی نظام کی اور موافق رسم و دستور کے امید سنگہ کو جو دس سال کی عمر کا تھا ظالم سنگہ کی گود میں ڈال دیا۔

ست ۱۸۲۴ (سٹیم) میں امید سنگہ کو گدی نشین کیا برور گدی نشینی قدیم رسم ٹھیکہ دار جمہوریت وقوع میں آئی اور فتح کیلوارا نے جو خاندان زور سے لیا کیا تھا زیادہ تر باعث خوشی اور موقع گدی نشینی ہمارا و صاحب ہارا کوٹہ والہ کی ہوئی اور اس سے یہ پیدا ہوا کہ کارروائی کا رپر داز کی وجہ محافظ راجہ جو کچھ غفلت میں نہیں آگئے تھے نصف صدی سے زیادہ ہند حکومت درمیان انقلابات چند در چند سنجوئی اور پیشہ کی ترقی کا ثابت کرنی ہے +

ایسے اختیارات کا عمل میں لانا جو اسطرح حاصل ہوتے ہیں بغیر سختی کے ممکن نہیں اور نہ حکومت زور کی اس قدر عرصہ دراز تک جو زیادہ حدیثات انسانی سے ہو بغیر کسی امر حکومت کے عمل میں لانے کے صرف ترغیب اور تحریص سے نہیں ہو سکتی تاہم جب ہم ظالم سنگہ کی حالت اندیشہ ناک پر اور امور جو ہمیشہ خلاف حرکت پیدا کرتے تھے نظر کریں تو اسکی حرکات سخت جب قدر ہوئی چاہیو تھیں اور اس سے بہت کم تھیں اور جس قدر رائے مواقع پر ہوئی تھیں اور سی قدر نہ تھیں رائے صائب ہمیشہ اس کے امور کی ظاہر تھی اور جس دانائی سے اونکا خیال کرتا تھا اور سی قدر جلدی وہ اونکو عمل میں لاتا تھا خواہ نتیجہ نیک ہو یا بد مگر وہ کسی امر کو نا تمام نہیں چھوڑتا تھا اور کوئی اگر باقی نہیں رکھتا تھا جس سے اندیشہ آئندہ شعلہ ور ہو نہ سکا باقی رہے اس سختی اور شبابی میں بھی ایک فائدہ مقصور تھا اسلیے ایک امر خواہ دراصل نیک ہو یا بد جسکو وہ ختم کر دینا چاہتا تھا پھر دوبارہ وقوع میں نہیں آ سکتا تھا اس کے امور پر رائے صحیح دینی بہت مشکل تھی کیونکہ ایک امر اگر ایک موقع پر نہایت سخت بلکہ مثل حرکات وحشیانہ کہ مہلوسانہ بھرمی کے ہوتی ہیں معلوم ہوتا

تو وہی امر دوسرے موقع پر نہایت ضروری واسطے رفاہ ریاست کے تصور ہوتا ہے مگر یہ مقام مناسب واسطے تکرار و رباب سیرت اور عادات کا پرچار کے نہیں ہے ہلکاوسکی سیرت اور عادات اور امور سے ظاہر کرنے دو جبکہ باعث اور سکا تذکرہ سچ کل تواریخ ہندوستان کے باوجود طوفان خیز مہونے دریائے دھاک ملک داری کے ہوا ہے جب سوائے انقلابات اور غارت گری کے اور کوئی امر ملک میں جاری نہ تھا جب ریاست ایک بعد دوسرے کے خاک میں ملتی تھی یا غارت اور تباہ ہوتی تھی اس شخص نے اس رعایا کو جو اس کے سپرد ہوتی تھیں بجزم اور ہوشیاری ان جملہ انقلابات میں محفوظ رکھا بلکہ ہر سال اس کے دل اور رفاہ کو ترقی دی اور آخر کار انکو بذریعہ حمایت سرکار انگریزی محفوظ اور امن میں کر دیا ۔

ظالم سنگھ نے اچھی طرح عمدہ تحفظ اختیار نہیں کیا تھا کہ اسکو مجبوری اور لیاقتوں کو جو اسکی عادت میں تھیں یعنی حزم اور ہوشیاری عمل میں لانا پڑا تاکہ شکست اور تباہی کا ہوجو خجالات اس کے تجویز ہوتی تھیں کام فوجدار کا جواب تک صرف اس کے سپرد تھا کلیتہً از قسم سپاہگری تھا اگرچہ اسکو تعلق جو حفاظت محل اور قلعہ کی بھی تھی جہاں راجہ رہتا تھا اس واسطے اسکی شرکت صلاح اور مشورہ میں بھی ہوتی تھی مگر اس سے کوئی دعویٰ مداخلت امور دیوانی اور ملکی ریاست کا نہیں پیدا ہوتا تھا لہذا جب وہ ذمی اختیار ہوا تھا اسوقت سے ایک شخص امور ریاست میں اسکا ہم عصر تھا یعنی رائے اکرام جو نہایت لائق تھا اور چتر سال کے عہد حکومت میں اور اس کے جانشین کے زیادہ تر عہد میں دیوان رہا تھا اور صرف اسکی صلاح اور مشورہ سے کوٹہ کو اور راجاؤں کے عہد میں فائدہ حاصل ہوا تھا مگر بعد وفات اس کے راجہ گمان سنگھ کے یہ بھی لوگوں کے حسد کا نشانہ ہوا یہ تحقیق نہیں ہے کہ بوجہ ظالم سنگھ کے یہ معاملہ وقوع میں آیا بعد وفات اکرام کے بہت کم آدمی ایسے رہے جو تکرار بمقابلہ ظالم سنگھ کے کرتے کہ اس نے کیوں سب امور ریاست دیوانی اور ملکی اور جنگی اپنے تعلق کر لیے بہر حال اسکو بھیر بھی اکثر مقابلہ کو مغلوب کرنا پڑا اور شروع کار دیوانی میں یعنی ایک گروہ نے ظالم سنگھ کا کار پر داز ریاست ہونا منظور نہیں کیا اور کہا کہ راجہ مرحوم نے یہ اختیارات اسکو نہیں دیے ہیں اور اس گروہ میں شریک ایک کو ہمیشہ زادہ اسکا اور حاراج سروپ سنگھ اور رئیس بانکروت بھی تھے سچر متی باعث ترقی ظالم ہوئی تھی اور اسے ان کے مسہم جبکہ راجہ کا بھی شریک اس کے تھا یہ شخص نہایت لائق اور معتبر تھا اور چونکہ وہ ہمیشہ نزدیک راجہ کے رہتا تھا لہذا وہ ذریعہ انکی تدبیر کے

عمل میں لائے کا خوب تھا ایسا سخت مقابلہ تجلات محافظ راجہ کے شروع کارروائی میں تجویز ہوا تھا یہ سازش نہایت منور نہیں ہوئی تھی کہ پست ہو گئی اس وجہ سے کہ دہا بہا سے نے ہمارا ج کو قتل کیا اس پاداش میں دہا بہا سے جلا سے وطن ہوا اور رئیس بالکریوت سفور ہو گیا اور یہ سب فعل ایسی جلدی وقوع میں آئے سب کو اندیشہ پیدا ہوا دہا بہا سے کا اپنے موافق کرنا اور اسکو مستوجب سزا قرار دینا اور پاداش جرم اسکو جلا سے وطن کرنا اس طرح وقوع میں آیا جیسے کوئی بذریعہ جادو یا سحر کے کوئی قتل ہوتا ہے اور اونسے بیکرمی اور راست کرداری اس طرح ظاہر ہوئی کہ کوئی شخص آپ کو محفوظ تصور نہیں کرتا تھا کوئی وجہ نا اتفاقی کی فیما بین ہمارا ج اور دہا بہا سے کے نہ تھی جس سے یہ فعل معاوضہ قتل کا وقوع میں آیا مگر دہا بہا سے نے بروز روشن باغ برج بلاس میں اس پر حملہ کر کے خنجر سے مجروح کر کے قطع حیات کی کارپرداز نے لعنت ملامت از حد قائل کر کے اور فوراً گرفتار کر کے مقید کیا اور ملک ہر دتی سے خارج کیا گو یہ فعل نہایت صفائی اور مناسبت کے ساتھ ہوا مگر یہ حیلہ باعث صفائی متصور نہیں ہوا اور خواہ وہ مجرم اسمین ہو یا نہ ہو مگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ظالم سنگ نے یہ سازش بابت قتل ہمارا ج کے کرائی تھی دہا بہا سے جلا سے وطنی اور حقارت میں بمقام جے پور فوت ہوا ظالم سنگ نے جو اسکو بغیر کوئی وجہ معیشت کے خارج کیا اور اگر وہ شریک اس جرم میں تھا تو ظاہر ہے کہ وہ انسان کو حقیر تصور کرتا تھا اگر وہ ایک قتل اور کرتا اور غصہ میں آکر اپنے راز کا آپ ہی طرف باقی رہتا یعنی اگر وہ اس غصہ میں دہا بہا سے کو بھی قتل کر ڈالتا تو جو لوگ زیادہ تر شبہ اسکی نسبت کرتے مگر اسنے جو مجرم کو آزاد کر دیا کہ اسکی شرکت بیان کرے تو اسنے اس الزام کو ناپود کر دیا اور کوئی اعتبار نہیں کرے گا کہ جب ایک شخص کے اختیار میں انسداد اشتہار جرم ہوا اور وہ نہ کرے تو وہ مجرم یا شریک جرم ہے بنظر صاف کرنے اس معاملہ پر فریب کے یہ بیان کرنا پر ضروری کہ کارپردازی ترغیب سے دہا بہا سے کو ترغیب اس فعل کی ہوئی تھی کارپرداز نے بیان کیا کہ ہمارا ج ایک تدبیر خلاف راجہ صفر سن کے کردہا ہے اور اسکا کارپرداز اور محافظ راجہ صفر سن ہونا بھی خلاف اس کے مزاج کے ہوا ہے اسمین بقدر راستی ہو یا نہ ہو باعث اس فعل بدکا ہوئی یہ ظاہر ہے کہ جو نتیجہ اس سے متخیل تھا وہ طور میں آیا فوراً بعد اسکے دیگر رُوسا جو شریک تھے رولفرار لائے اور اکثر انہیں کے علاقہ اور ملک چھوڑ کر فرار ہو گئے ظالم نے انکے برسر مقابلہ آنیکا خیال اگر وہ ملک سے چلے جاتے

بے بنیاد اور حقیر تصور کیا بلکہ یہ حکم دیا کہ اگر وہ واپس آوین تو اونسے جواب لیا جائے وہ لوگ جیپور اور جودہ پور چلے گئے مگر اس وقت میں فساد اور خرابی ہر جگہ تھی ہر ایک راجہ منہج کل طامع مرثیہ کو انہو دروازے سے فاصلے پر رکھتا تھا اور اونسے پاس اس قدر روپیہ تھا اور نہ دل تھا کہ راجگان غیر سے ایسے امر کے واسطے جنگ آوری کریں جو انکی وقت اور خرابی کو ایزاد کرتا یہ امر اوسی بہت پر ہوا جیسا ظالم نے تصور کیا تھا اور جن راجاؤں کے پاس پناہ گیر نالشی ہوئے تھے انکو عذر معقول بیان کا رپرہ داز کا تھا جس نے لکھا تھا کہ وہ لوگ سرکش تھے اور راجہ کے خلاف اور اوسکی حکومت کے خلاف تھے چند اونہیں کے ملک غیر میں فوت ہوئے اور بعض سرگردانی سے تنگ آکر ملہجی ہوئے کہ انکی راکھ ساتھ انکے بزرگوں کی راکھ کے یکجا رکھی جائے یہ التجا انکی ظالم نے انہیں داری منظور کی جو اوسکی عادت میں تھی اونسے اجازت انکے واپس آنے کی دی مگر اونسے ملاقات اوسیطح کی جیسے کوئی دغا باز سے کرتا ہے جو اپنا راجہ اور ملک چھوڑ کر فراری ہو جاتا ہے اور ان سے یہ کہا گیا کہ یہ فعل ترحم کا ہے کہ انکو اجازت انکے علاقے میں رہنے کی دی گئی کیونکہ جب اوسکو وہ خود چھوڑ کر چلے گئے تھے تو وہ ضبط ہو کر خالصہ ہو گیا تھا *

اس قسم کی فتح ظالم کی تھی جو اونسے اوپر اول گروہ کے حاصل کی تھی جو اوسکے کل اختیار کار پر داری کوڑے کے لینے میں خلاف تھے اور امر اسے کوڑے کچھ راضی ہو کر خاموش نہیں رہے بلکہ جو چوب آہنی انکے اوپر رکھی گئی تھی اوس سے مجبور تھے اور کوئی موقع انکے مغلوب کرنے کا فرو گذاشت نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ یہ فرقہ امر اکثر اپنے رتبہ اور رسائی کے باعث ان ریاستوں میں کوشش بیج تحریک کل باشندگان کے کیا کرتے تھے بے پروائی جو عادت راجپوتوں کی ہے اکثر ایسی تدابیر کا موقع پیدا کرتی تھی جس سے بربادی عام ہوا اور وجہ و ابھی ایسے فعل کرنے کی بھی اوس سے پیدا ہوتی تھی *

دوسری سازش اس سے بھی زیادہ سخت اور اندیشہ ناک تھی اوسکا سرغنہ دیون سنگہ رئیس اتھول تھا جسکے قبضے میں علاقہ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی مالکداری کا تھا اونسے اپنے قلعہ کو خوب مستحکم کیا اور جب قدر ناراض امراتھی سب اوسکے شریک ہو گئے اور انہوں نے چاہا کہ جس حکومت نے انکو خاک میں ملا دیا ہے اوسکو وہ کالعدم کریں کار پر داز خوب جانتا تھا کسکا اوسکو مقابلہ کرنا ہے

اور یہ بھی جانتا تھا کہ قوت ریاست کی اس کے مقابلے میں کافی نہیں ہے مگر بعد فوج ملکی جسکو موسیٰ مدد کرتے تھے اس تکرار سے اس کی حکومت اور بھی مستحکم اور قائم ہوئی اور اس کی تدابیر اولیٰ اور اس کے جاگیرداران کے سرپرستی حال مجمع عام کا وقت نازل ہونے قوت راج سے نہایت خلافت انتظام جوارہ کئے تھے اور اس کے امر کی دلاوری بلا شرکت غیر سے مقابل قوت سپاہ تنواید کے سختی جو اس کے حاکم وقت اور گروہ سے حاصل کر سکتے تھے جو کسی ریاست کے نوکرنہ تھے مگر اس ملک وسیع میں جاسیجاہ تلاش لوٹ یا نوکری پھرتے تھے مرد موسیٰ سرغنہ ایک ایسے گروہ کا تھا یہ نام اس وقت تہ زلزل کی تواریخ میں بہت مشہور ہے اور اس کے ساتھ صرف ایک اچھے آراستہ برگنید فوج کی سختی بلکہ تو بخانہ بھی اچھا تھا جواب بمقابلہ اتھون لگایا گیا کئی مہینوں تک قلعہ اتھون مقابلہ کرتا رہا اور اس عرصہ میں قلعہ والی اکثر باہر آکر حملہ کرتے تھے مگر مرد موسیٰ اس کو شکست دیتا تھا آخر کار تنگ اور لاچار ہو کر قلعہ والوں نے امان چاہی اس کو اجازت ہوئی کہ جان چاہیں نکلے۔ چلے جائیں کوئی اس کا مزاحم نہ ہوگا یہ سرکشی اس طرح ختم ہوئی اس کے باعث قریب جملہ رئیسان کو نہ تباہ اور جلائے وطن ہوئے اور کارپردار کو بلکہ ریاست کو اور زیادہ قوت بوجہ ضبط کرنے اس کی جایداہ کے حاصل ہوئی دیو سنگھ اتھون والہ جو رئیس اور سرغنہ اس سرکشی کا تھا جلائے وطنی میں مر گیا اور کئی سال اس کو غم غم بھوم کا رہا مگر اس کے فرزند نے عذرخواہی کی اور معافی چاہی گو اس کا دل گواہی اس امر کی دیتا تھا کہ اس سے کوئی جرم سرزد نہیں ہوا ہے اس کی عذرخواہی منظور ہوئی اور اس کو اجازت وطن میں آنے کی گئی اور علاقہ بمولیا جمعی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اس کو عطا ہوا دیگر شرکائے کم رتبہ سرکشی بھی مورد رحم ہوئے اس کو اجازت کوٹہ میں واپس آئی گئی مگر کوئی قوت اس کو ایسی نہیں دی گئی کہ پھر کچھ شرارت کریں اس سے زیادہ اور کیا دلیل قوت صاحب تدبیری کارپردار کی دیجاسے بہ نسبت اس کے کہ اس نے اسباب اور سامان دشمن اپنے مکان میں جمع کیا اور اس میں رہتا تھا گویا وہ سب اس سے موافق تھا اس کو خلافت

اسی سرکشی کے مقابلہ کرنے میں اور اپنے خوف کے زور و سنیے میں عرصہ کثیر گزرا اس کی شادی جو ایک فرع بعیدہ خاندان راج میواری ہوئی جس سے اس کو ایک فرزند اور اس کا جانشین یا دہونگ نامی پیدا ہوا تھا باعث اس کی ہوئی کہ ظالم سنگھ کو زیادہ تر توجہ اس ریاست بد نظمی کے حالات میں پیدا ہوئی گویا وہ اس کی فکر میں ایسی حالت میں بھی رہتا تھا جب اس کو ایسی ایسی وقتیں عائد ہوتی تھیں جن کو جوہ سمت ۱۸۴۷ء (۱۲۶۷ ش) میں ظالم سنگھ نے کوٹہ کے حالات کو بعد حالات میوار تصور کیا تھا بصرت

تاریخ میوہ جلد اول میں درج ہے اور جو نقصان کوٹہ کا بیج سرانجام دینے اور سکی تیار میر کے ہوا ملاحظہ تصریح ہے
 معلوم ہوگا جو اسکی تدابیر کی گئی ہے پس خواندہ کتاب ہذا کو حوالہ دیتا تاریخ میوہ کے کر کے
 ہم سمت ۱۸۴۷ء سے سمت ۱۸۵۶ء (سنہ ۱۲۷۴ھ) تک فرو گذاشت کر کے اس سال کا حال درج کرتے ہیں
 جب ایک اور سرکشی رئیسوں نے اس کارپردار کی حکومت کے داخل کر نیکی واسطے کی تھی *
 اکثر ارادے اس کے قتل کے عمل میں آئے مگر اسکی ہوشیاری نے ان سب کو شکست کر دیا گو کوئی
 ارادہ خونریزی اس ارادہ سمت ۱۸۳۳ء کے بعد بروئے کار نہیں آیا جس میں ارادہ کنندہ یعنی رئیس اتھو
 جلائے وطن ہو کر جانے گیا تھا مگر سرکشی موہمیں جو سمت ۱۸۵۶ء میں ہوئی تھی جسکو اب عرصہ بیس سال کا
 گذرتا ہے (یہ حال بمقام کوٹہ سمت ۱۸۷۶ء یا سنہ ۱۲۹۴ھ میں لکھا گیا) تفصیل اسکی یہ ہے کہ بہادر سنگہ
 رئیس موہمیں جو دس ہزار روپیہ سال کا مال گذار ہے سرغنہ اس سرکشی کا تھا اور آسمیں جلد رئیس اور خاندانہ کلان
 شامل تھے جنکی تباہی اور بربادی اس کارپردار کی تدابیر غارت کن سے ہوئی تھی اسکی سختی نہایت خفیہ
 کی گئی تھی اگر کسیکو اسکا حال معلوم تھا تو ظالم سنگہ کو صرف معلوم تھا اور اسکو بھی اسوقت معلوم ہوا
 جب وہ قریب ختم ہو نیکی تھی نہرست اوکی جبکا قتل منظور تھا بہت طویل تھی یعنی کارپردار اس کے
 عیال و اطفال اس کے دوست اور صلاح کار لال جی نہڈت ان سب کے قتل کی تجویز ہوئی تھی اور وقت
 وہ قرار دیا تھا جب وہ بروز روشن دربار کرنے جاتا تھا اور یہ فعل بذریعہ ایک اس کے ہمراہی کے عمل میں آتا
 جسکی دلاوری سے توقع فتحیابی کی تھی کہتے ہیں کہ وہ بروز مقررہ دربار جانے کو تیار ہوا تھا کہ یہ اندیشہ اسکو
 معلوم ہوا سواران پاگاہ جو اس کے ایک دوست کے زیر حکم تھے اور ہمیشہ تیار رہتے تھے فوراً طلب ہو کر
 شامل سپاہ ہمراہی کے کیے گئے اور اسطرح سرکشوں پر حملہ ہوا جب انکو اطمینان اس امر کا تھا کہ انکا شکاک
 ان کے جال میں بند ہوتا ہے مگر انکو نہایت تعجب اس حملہ آوری سے ہوا اکثر انہیں کے قتل ہوئے بعض
 گرفتار ہوئے اور باقی رو بفرار لائے سرغنہ سرکشی یعنی بہادر سنگہ بھی مفور ہو کر چمیل تک پہنچا اور وہاں
 جا کر اسنے پناہ مندر میں بمقام پٹن لی جہاں وہ سمجھتا تھا کہ قوم ہارا کا یہ مجدد ہے مگر اسکا یہ خیال
 باطل ہو گیا جو اسنے خیال کیا تھا کہ میر کے مقام مندر کشپور اسے یا لحاظ اس راجہ کا جسکے علاقے میں
 وہ تھا یعنی راجہ بونڈی اسکو سزایابی سے محفوظ رکھتے وہاں سے بھی اسکو کشان کشان لائے
 اور اسنے اپنے جرم کی سزا میں یا بوقوفی کے نتیجے میں جان دی *

حسب بیان جانب دار کار پر داز کے یہ امر یعنی معاوضہ تسانی قرین انصاف تھا کیونکہ یہ فعل صرف اسی
اپنی حفاظت کے واسطے نہیں تھا اور نہ اس کے فائدے کے واسطے بلکہ بنا بہ تحفظ راجہ کو تھا جسکی قوت
اور جان کا اندیشہ اس سے بڑھتی سے تھا کیونکہ نہ کشان کا ارادہ یہ تھا کہ راجہ حال کو خارج از گدی کر کے
اوسکے ایک بھائی کو گدی نشین کرین اسوقت میں ہمارا اوس کے خاندان کے یہ لوگ تھے اوسکا عمومی
راجہ سنگھ اور دوہراوران گوروہن اور گوپال سنگھ ہنگام سرکشی اٹھوں سے یہ تینوں نظر بند آئے
مگر جب سرکشی دوبارہ ہوئی اور فہرست سرکشان میں اوسکا نام بھی پایا گیا اس مراد سے کہ اوسکا بھائی
خارج از گدی کیا جائے تو اوسکی قید اور بھی سخت ہوئی اور اوسکی بقیہ زندگی قید تنہائی میں بسر ہوئی گو وہ
براہ کمال صرف دس سال اس قید سخت میں زندہ رہا اور براہ خرد گوپال بہت عرصہ تک زندہ رہا
مگر ان دونوں کو اجازت دیوار قید خانہ سے باہر آنیکی نہ تھی اور آخر کار انکی مرگ نے اوسکو اس قید خانہ
رہا کیا کا کاراج سنگھ بڑی عمر تک زندہ رہا اور جو اوسکی شرکت ان سرکشوں میں پائی گئی اوسکی نسبت
کچھ سختی نہیں ہوئی اوسکو اجازت تھی کہ شہر کے ہر مندر میں جایا کرے اور اوسکی خواہش بھی نہوئی
کہ اسنے سیاست کہیں اور جانے کا ارادہ کرتا +

ہم اس مقام پر کچھ حال شجرہ انساب اوس فوج بشن سنگھ کا درج کرتے ہیں جو بے اختیار کی گئی ہے
مگر بشن سنگھ کے بڑے اجیت نے پھر اپنے حقوق اور گدی حاصل کی تھی حالات اس خاندان کے گویا
ایک نوادہ اس صاحب تدبیری کارپرداز کا ہے جو وہ نسبت جاگیر داری کوڑے کے عمل میں لایا تھا
اس امر کے دیکھنے سے دل شکنی ہوتی ہے کہ ایسی جاگیر داری ملکوں میں جان حکم قانون ہو جو اختیار
دیا جائے تو اوسکے قائم رکھنے اور بقا پر کھنے میں کس قدر کشت و خون ہوتا ہے +

سرکشیان بخلاف زندگی اور اختیارات اس محافظ یعنی کارپرداز کے ہر قسم کی موہن اور اٹھارہ سے
کم نہ تھیں جنکو اس شخص کی ہوشیاری و بیدار مغزی نے شکست اور بیکار کر دیا تھا طریق اوسکے بذریعہ فوج
اور زہر خورانی علانیہ و خفیہ اور خنجر وغیرہ کے تھی اور یہاں تک ان سرکشیوں نے اوسکو تنگ کیا کہ
وہ اپنی حفاظت سے تنگ آگیا اور یہ کہتا تھا کہ میں اپنی حفاظت بروقت نہیں کر سکتا مگر ان سب
ایک سرکشی نہایت اندیشہ ناک تھی جو عورات نے بخلاف اسکے محل میں تجویز کی تھی کہ جس سے فعل
اور جملہ دونوں ظاہر ہوتے تھے اور اس سے وہ بوجہ اپنی عادت ہوشیاری کے ہرگز سر نہ ہوتا اگر اوسکو

اعانت ایک عورت پر دل نہ کرتی جسکو اسکی زندگی کا خیال باعث اسکی خوبصورتی کے تھا تفصیل یہ ہے کہ اسکو ایک راجہ راوگان صغرن کی والدہ نے طلب کیا اور جب وہ باہر ڈیوڑھی میں کھڑا تھا اور گوشہ برآواز تھا کہ کچھ کلام پردے سے اوس سے ہوگا کہ یکایک اسکو ایک گروہ عورت راجپوتانیوں نے جو مسلح لہشتیہ و خنجر تھیں زرعہ کر لیا اسکو دیکھ کر چونکہ وہ واقف اپنوملک کی عورت کی عادات سے تھا اسکو امید منفرت باقی نہیں رہی مگر خوش نصیبی اسکی تھی کہ وہ عورت صرف اسکی جانستانی پر راضی نہیں ہوئیں بلکہ اوس سے واصلات کرنے لگیں اور اسکی کارروائی اور سوانحہ عمری کا تذکرہ درمیان آیا اس عرصہ میں اسکا فرشتہ محافظ نمودار ہوا یعنی ایک عورت مصاحب والدہ مذکورہ کی جو نہایت قوی ہیکل اور دلاور تھی فوراً اون عورت میں زبردستی گھسائی اور نہایت غصے میں آکر اسکو اس گروہ میں سے باہر کھینچ کر لے گئی اور اسکو سخت سست کہن لگی کہ ایسے موقع پر اسکو آنا کیا تھا *

بادفات غسل و شکار کے جو اسکو نہایت مرغوب تھا ایسی تجاویز اکثر ہوئیں مگر وہ سب برعکس ہو کر موجود کے سرپرستی تھیں تاہم باوجود اسقدر کثرت سرکشیوں کے جو دوسرے شخص کی عقل کم کر دیتیں اوسنے کبھی بلا تحقیقات صرف شبہ میں کسی کو سزا نہیں دی اور اگرچہ منظر تحفظ جان وہ مجبوری ایک آہنی پنجیرے میں رات کو سوتا تھا مگر اسکو کبھی اندیشہ بے بنیاد کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی جو باعث جرم و خونریزی کا ایسے موقع زبردستی سے کاروبار کرنے میں اور اختیار کو کام میں لانی میں ہوتا ہے اسکی چشم بنیا بلاتامل اوس شخص کو دیکھ لیتی تھی جو اس کے خلاف سرکشی کرنے کو آمادہ ہوتا تھا اور سرکشی بھی جانتے تھے کہ جو اندیشہ اونکو اس کے طریق ہوشیاری سے عائد ہوتا تھا اسکا اپنی ذات پر اعتبار کرنا اور انتظام پولس ایسا کہ کسی اور ملک کا پولس اس کے برابر نہیں ہو سکتا اور ملازمان کو تنخواہ خاطر خواہ دینا اور خدمت گزاری کا انعام حسب لیاقت دینا لیسٹ اور اچھو آدمی ہر فریج کاروبار ریاست میں رکھنا اور خود ان سبکی نگرانی رکھنا اور کسی پر اعتبار زیادہ رکھنا اور ہر جملہ امور ریاست کو دیکھنا یہ سب طریق انتظام اسکا تھا اور یہی باعث تھا کہ ہر ایک مشکل آسان ہو جاتی تھی اور ظالم سنگہ کو صرف قائم انچو کام پر نہیں رکھتا بلکہ اسکی اختیارات اور شہرت انتظام صاحب تدبیری کو دیکھ کر کثرت خجاکت غارتگری سرکشیان اور تخیل انسانی انتظام کو جو قریب پچاس سال تک جاری رہی ترقی دیتی تھیں *

باب ہفتم

ظالم سنگہ کو واضع قانون تصور کرنا۔ اوسکے ارادہ ہائے ملک گیری نسبت میوار کے۔ اوسکی باعث کوٹہ کا خراب ہونا۔ اوسکا ظلم۔ اوسکے توہمات مذہبی۔ اپنے ملک کا دورہ کرنا۔ ایک فوج سفری دوامی تیار کرنا۔ آراستہ کرنا فوج کا۔ انگریزی اسلحہ اور قواعد کا اختیار کرنا۔ ہر وقت کے انتظام مالگذاری کو ترمیم کرنا۔ میان طریق پٹیل۔ کونسل نیچے صلاح کار چار نفر ہونا۔ وسعت حکومت۔ بیان بہورا۔ اوسکا فائدہ بخش ہونا بیچ قدیم طریق متاجری ہندوستان۔ پٹیل کا اونکی رسائی اور اختیار کا جھین لینا۔ تباہی کا شکاران۔ پٹیل کا فریب میں آکر قید ہونا اور جہانہ سہنا۔ طریق پٹیل کا خراب ہو جانا۔ اور طریق قدیمی جاری ہونا۔ راجپوتانہ کے کاشتکاران کی طبیعت کا بیان۔ بیان طریق تحصیل مالگذاری۔ اوسکا فوائد اور نقصان *

اب ہم اس محافظ ملک نیچے کارپرداز کا حال اور امر میں تحریر کرتے ہیں یعنی بحیثیت واضع قانون و جہتم ملک جس پر وہ واسطے حکمرانی کے مقرر ہوا تھا کئی سال تک ملک کوٹہ بطور دائی کے طفل بلند نظری محافظ نسبت ملک میوار کے تھا جس میں کل آمدنی جو وہ اپنے ملک کی رعایا سے بطلم و بدعت تحصیل کرتا غرق ہوتی تھی سمت ۱۸۲۷ء سے جبکہ وہ واقف دربار رانا سے ہوا تھا تا بہ سمت ۱۸۵۶ء اوسنے کبھی اس امید کو ترک نہیں کیا کہ وہ اوسکی طرح کی حکومت اوس ملک میں بھی حاصل کرے جس طرح کی اوسکو اپنے ملک میں حاصل تھی اور اس امر کے وقوع میں لانے کو اوسنے ہر وقت کو تباہ کیا اور کاشتکار و ہان کے حالت مزدوری کو پہونچے تھے شمشاع میں بدعت اور زیادہ ثانی اوسکی اقصی غایت کو پہونچی رعایا سے مفلوک جب زیادہ طلبی اوسکی منظور نہیں کر سکی اونکی مویشی اور آلات کشاوری سب فرق اور ضبط ہو گئے تھے وہ بالکل ناامید ہوئے اکثر اودن میں کے صدمات شدید سے جانبر نہ ہوئے بعض رو بفرار لائے مگر ایسی بد نظمی میں اونکو کمان ملجا اور ما من ملتا اکثر اودن میں کے قلبہ انی مزدوری پر کرنے لگے اور اودن مویشی سے جو سابق کبھی اونکی اپنی تھی اور اوسی زمین میں جو سابق اودن کے اپنے قبضے میں تھی مگر اب اوسے چھن گئی تھی اس طریق عام مفلوک کی سے جو خانہ ہائے بے پوشش کاہ اور کچرے سے ظاہر تھے کارپرداز خود ٹھیکہ دار کلان کوٹہ کا بن گیا *

خوش قسمتی اوسکی رعایا کی اور باعث نیکنامی اور نام آوری اوسکی تصور کرنا چاہیے کہ بوجہ اوسکی حساسندی

اور دوستی خاندان انگلیا کے جنکار رئیس بالارا و نامی اور وقت میواریں مقید تھا اور کو خیال اور کسی ہائی کا آیا اور یہ اوسنے قرار دیا کہ رانا سے جنگ کر کے اس امر کا سر انجام دے جب یہ خیال جنگ آیا تو جوارا وہ سابقہ اور سکا نسبت اس ملک کے تھا وہ اوسنے آخر کار ترک کیا اور اب اوسنے دیکھا کہ اوسنو جملہ ہیوہر قسم کی رعایا کے واسطے ایک امر قیاسی کے قربان اور ضائع کر دی اور اوسکی عقل صائب نے ایک علاج اور سکا بتایا جسکو اوسنے فوراً اختیار کیا *

تا وقوع سرکشی موہیدین ششاع میں کارپرداز قلعہ میں رہتا تھا اور بطور قلعہ دار کام کرتا تھا مگر ہنگام مرخصیت رہائی بالارا و کے سمت ۱۸۶۰ (۱۲۸۳ھ) میں جب فتوحات انگریزی نے مشارکت مرہٹہ کو شکست دی اور مرہٹہ مجبور ہی گروہ گروہ ہو کر اوسکی تلاش میں آوارہ ہوئے جو ہماری فتوحات نے اوسے لیا تھا کارپرداز نے دیکھا کہ اسطرح ایک مقام پر دوامی قیام کرنا مصلحت سے بعید تھا اور ارادہ کیا کہ نزدیک مقام مخاطرہ کے آوے اس میں دو وجہ قوی تھیں جو فی نفسہ اس نقل و حرکت کے واسطے دلیل کافی تھیں اول یہ کہ ترمیم طریق مالگداری کرنا منظور تھا دومی تجویز ایسے مقام کی جو وسط ملک میں ہو اور جہاں سے فوج جلدی مقام مخاطرہ پر پہنچ سکے اور جہاں سے وہ مع فوج اوس مقام پر جلدی پہنچ سکے جہاں اندیشہ ان گروہ ہائے غارت گران کا پیدا ہوا اور گویہ دونوں امور اصلی وجہ ہوں مگر لوگوں کے نزدیک جو اوسکی اصل ملی مطلب پر آگئی رکھتی تھی باعث تبدیل کرنے مقام کا قلعہ واقع جبل سے میدان خمیہ گاہ میں کسی اور وجہ قوی سے بہ نسبت اسکے تھا کہ ایک بوم جس سے فال لیجاتی ہے اپنا قبضہ اپنی مقام قیام ماہ روشن کو کرتا تھا کیونکہ ایک مجمع نجومی اور پیشین گویان کا جمع کیا گیا تھا اور انکی رائے اسے قرار پائی کہ اس مقام قلعہ میں رہنے سے قسمت آزمائی ہے اگر یہ امر صحیح ہے تو طبیعت ظالم سنگہ کی شریک اوس دہم مذہبی کی تھی جو اسکے قوم کے نہایت مشہور اور شجاع آدمی یقین کرتے تھے جنکو کوئی فال اس سوزیاد نہ تھی کہ وہ ایک گمگھوینے بوم کو اپنے مکان کے بالا خانے پر دیکھیں مگر غالباً یہ بوم صاحب تدبیری اور ملک داری کا تھا جو اس موقع پر بیان ہوا ہے اور وہ صرف کارپرداز کے دل کی آنکھ نے دیکھ لیا کرتی اپنی تدبیر کے دیکھا تھا *

پیشین گویان نے مقام کارپرداز کا حسب قاعدہ اپنے طریق کے تجویز کیا اور اوسنے فوراً اوسکی خط کشی اور پیمائش شروع کی یہ مقام ایسی جانب ملک کے تھا جو مدت سے نسیان اور تغافل میں پڑا تھا

یعنی کبھی اوس جانب خیال بھی نہیں ہوتا تھا اب ایسے مقام میں اوسنے اپنی بلند نظری کو محدود کیا اب اوسنے دیکھا اور شاید افسوس بھی کیا کہ اوسکی غلط تدبیری نے کیا خرابی پیدا کی تھی مگر اصل خرابی اپنا کام تمام کر چکی تھی یعنی اوسنے ایک ٹلٹ کاشنکاران کو تباہ کر دیا تھا اور باقی نہایت بدل اور دل شکستہ ہو رہے تھے کمی اوسکے محاصل کی راست امر کا بیان کرتی تھی اور اوس کا اعتبار مہاجنوں میں اب ایسا کم ہو گیا تھا کہ اوسکا قول یا تمسک اب کوئی نہیں مانتا تھا اب تک وہ سچ عمت نالشات کے پنبہ درگوش تھا مگر روپیہ اب واسطے سرانجام کرنے اوسکے مطلب کے ضرور تھا اور جلد عذرا عدم استطاعت یا عدم قدرت پر ضبطی ہونی شروع ہوئی ظاہر ہے کہ اگر اس خرابی کا افساد نہ ہوا تو ملک میں کوئی وسیلہ یا ذریعہ تحفظ اور حفاظت کا باقی نہ رہے گا مگر اوسکے ذہن رسائے اکثر طریق اس کے وضعیہ کے پیدا کیے اوسنے شروع اسطرح کیا کہ اوسنے ایک مقام نزدیک قلعہ مستحکم کا گردن کے واسطے مقام دواچی کے قرار دیا اور یہاں آپ رہنے لگا اور صرف ایک سایہ اپنی خیمے کے اوپر اتا وہ کیا اور گواہ افسران اور مہربان فی رتبہ نے بھی سائے اپنے اپنے واسطے قائم کیے مگر اوسنے اپنے واسطے اور کچھ تجویز نہیں کیا جملہ مراسلات اور اخبارات پر مقام چھاؤنی ثبت ہونے لگا ۔

یہ مقام جو پسند ہوا تھا نہایت مناسب تھا مقام مذکور مساوی المسافت دونوں مقامات جنوبی مدخل ملک ہوتی کے تھا اور متصل اوس آبادی بھیل کے تھا جو نا فرمان بردار تھی اور نزدیک قلعجات مستحکم شیرگڑھ اور کاگردن کے تھا اس کارپردار نے اس قلعہ کا گردن کو نہایت ہوشیاری سے مستحکم کیا تھا اور اسکو مخزن اور سلو خانہ اپنا قرار دیا اوسنے ایک فوج آراستہ کی اور اسلحہ اور قواد انگیزی کی اختیار کی اور فوج میں جو افسر مقرر کیے اونکا نام کپتان رکھا اوسکے پاس ایک فہرست الفاظ معمولی کی رہتی تھی اور اوسکی راج پٹن جو تھی اوسنے ایسے کارہائے نمایاں کیے جو لائق اوسکے نام کے تھے یہ پٹن ہر وقت ایک لمحہ کی اطلاع میں تیار ہوتی تھی اور جہاں حکم ہوتا تھا وہاں بمقابلہ دشمن جاتی تھی قطع نظر اس کے اس تبدیلی سے وہ اکثر پیچیدہ واقعات سوا اور توقف سرانجام امور ضروری سے جو دارالریاست میں رہنے سے بضرورت عائد اور واقع ہوتے تھے رہا اور فارغ ہوا ۔

اس عمر تک جو غرق طوفان قریب ملکی میں رہا کارپردار کو خوب اور بہتر واقفیت طریق مالگزاری

اور امور کفایت علاقہ سے بہ نسبت دیگر ریشیان قوم راگڑش کے منتہی لہذا اوسنے وہی طریق قدیم
 جسکو ہاتھ اور ثباتی کہتے تھے اور جو باندازہ قسم زمین پیداوار کے مقرر تھا اختیار کیا تھا اگرچہ پرکار
 اسکے نقص دریافت ہوئے کہ اس سے منجانب تحصیلدار زیادتی ہو سکتی تھی اور منجانب کاشتکار غریب
 اور بے ایمانی کا محل تھا اور یہ دونوں امور نقصان ہندہ سرکار تھے مگر واسطے طامع فرقہ پٹیل کے
 بہت فائدہ بخش تھے جب یہ متوسط یعنی درمیانی فیما بین کاشتکار اور حاکم کے سازش ساتھ
 تحصیلدار کے کر لیتے تھے اور بغیر انکے زیادہ طلبی یا شخص جمع ممکن نہ تھی اور نہ بغیر انکے اطمینان کے
 زیادہ روپیہ تحصیل ہو سکتا تھا اور جب تک جیسا ہمنے اکثر بیان کیا ہے کارپرداز کو کچھ لحاظ نسبت
 طریق آمدنی کے نہ تھا کہ آمدنی زیادہ ہے گورعیت کو سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ تھا۔

کارپرداز نے خوب واقفیت نسبت پیچیدہ طریق ثباتی کے حاصل کر کے اور اسکے جزو کل کو خوب
 تحقیقات کر کے جملہ قوم پٹیل ملک کو طلب کیا اور نسبت ہر ایک کی پٹیلی کے اوسکا اظہار لیا اور
 نسبت اوسکے طریق تحصیل اور اعتبار اور وضع اور آمدنی ہر ایک کے دریافت حال کیا اور اس طرح
 آگمی حاصل کر کے ہر ایک کی وسعت پٹیل اور آمدنی کا ایک تخمینہ بنایا اور اپنا دورہ ملک شروع کیا
 اور چک بندی ہر ایک شہر کی کر کے ہر ایک کی قسم موافق قسم زمین اور پیداوار کے جدا جدا کی مثل
 پیول یعنی آب پاشی کے جدا اور گورنل یعنی زمین قسم بہتر مگر بارانی کی جدا اور مورمی یعنی جنگل
 اور بہاڑ کی جدا کی اور اوسط کئی سال کی آمدنی سے حاصل کر کے مالگذاری نقدی مقرر کی اور مشتر
 کرادیا کہ طریق تحصیل ثباتی موقوف ہوئے مگر اس میں بھی سختی اوسنے کی یعنی اوسنے ایک ٹلٹ
 جریب کم کر کے ایک ربع اپنی اوسط میں انرا دیا اور یہ ثبوت دیا اور دلیل کی کہ جو نفع پٹیل کا تھا وہ
 انرا دی محاصل کو گوارا کر سکتا ہے اور یہ قصد کیا کہ اپنی ہوشیاری سے اوسکی حکمت پر غالب آئے۔

اس طرح فیصلہ مالگذاری اراضی لے کر کے آمدنی پٹیل بحباب فی سیکھ ویرانہ اوپر کل اراضی پٹیل کے
 قرار پائی اور جو اوسکی اراضی ذاتی پر مالگذاری خفیف تھی اور وہ مالگذاری نسبت رعایا کے بہت کم ادا کرتا
 لہذا اوسکے خیال میں یہ گدزا کہ کچھ بھی زیادہ ستانی سوائے رقم جائز اور قرار دادہ کے باعث اوسکی
 ضبطی کا ہو گا پس آمدنی پٹیل کی اوپر زر تحصیل کے پانچ ہزار سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ تک ہوئی مگر فلک
 ان لوگوں کی واسطے دوبارہ قائم ہونے محل اعتبار میں اوسکی پیشکش سے ظاہر ہوتا ہے یعنی وہ آما۔

دس ہزار اور بیس ہزار اور تیر چاس ہزار روپیہ کے واسطے اس امر کے تھے ایک ہی دہلہ میں اسنے دس لاکھ روپیہ اپنے خزانہ خالی میں صرف رقم نذرانہ سے جو واسطے دوبارہ قائم ہونے ان کو گون کے بیچ کارہ سرکار کے سٹے تھے جمع کیا رعیت کو امید روز بھی پیدا ہوئی کیونکہ باوجود جمع سنگین کے اونھوں نے ایک حد جبرستانی کی دیکھی اور دروازہ جبرستانی ابھار ان ماتحت کا مسدود ہو کر قطع نظر تحریک امید سے اسکو اندیشہ خوف کا بھی تھا جس سے وہ کوشش بہت جلد کرتا تھا اور جب اشتہار اس امر کا جاری ہوا کہ نقدی بجائے بٹائی کے مقرر ہوئی یہ بھی رعیت کو فہمائش ہوئی کہ خیال فصل کے کمی بیشی مالگنداری سرکاری میں عمل میں آوگی اور اراضی غیر مزروعہ معرفت پٹیل کے اس شخص کے سپرد کیا وگی جو اسکو کاشت کریگا اور اگر اراضی مذکور کوئی نہ لے گا تو وہ شامل خاص یعنی ذاتی ٹھیکہ کار پر زمین کی جائیگی بہر حال پٹیل ذمہ دار واسطے کمی مالگنداری کے قرار دیے گئے *

اب تک اس گروہ کو ایک ترغیب لوٹنے کی تھی گو حکم یا اجازت اسکی اونکو نہ تھی کیونکہ وہ ہر ایک محصول سالانہ یا سہ سالہ بنام زد پٹیل برابر کے قائم تھا یہ اب منسوخ ہوا بلکہ یہ بھی اونکو تفہیم کیا گیا کہ اگر وہ بروز مہوہ سرکار بلا تنگ اور دق کرنے رعایا کے ادا کر دیا کریں گے تو اونکی حمایت اور اونکی تعظیم ہوگی اس طرح قوم پٹیل جو بجانب دیہات ہوا کرتی تھی اور محافظ رعایا کی تھی اب ابھار راج ہو گئی غرض مختار ریاست کی یہ تھی کہ ایسے گروہ مردمان کی ولداری اور ولد ہی ضرور ہے جنکی کوشش پر ہیہو ریاست منحصر تھی اور وہ لوگ بھی اس علاج میں شریک ہو سے یعنی اونھوں نے اس امر کو کہ ابھار راج مقرر ہون منظور کیا کرہ طلاق اور دستار بطور خلعت اور دفتر ہر ایک پٹیل کے سپرد ہوا اور وہ لوگ اپنا اپنے علاقہ کو روانہ ہوئے * چند خیالات خواہ مخواہ دل میں آتے ہیں جب ایسے حال پر خیال کیا جاتا ہے یعنی خاندانہ حالات بلاشبہ یہ خیال ہوگا کہ ان ممالک میں اسباب کس قدر درست واسطے انتظام ملک بذریعہ مختار مان گیا اور انادہ کیونکہ ہر ایک ملک رجواڑا ایک ہی صورت پر ہے پٹیل لوگوں کو صرف شریک مختار ان گروہ تجار کے کرنا چاہیے پس یہ لوگ خاندان راجپوت سے ہیں اور کسی امر قوت یا انتظام میں کسی اور قوم دنیا سے قاصر نہیں اکثر یہ لوگ مصاحب اور مدد انتظام ملک رہتے ہیں اور اکثر منہ کام جنگ سرداری فوج کرتے ہیں انہی کا بیان تھا بل ان دونوں خصلتوں کا ضرور نہیں لیکن اگر یہ خواہش انگریزی حکومت کی ہو کہ یہ طریق انتظام مشرق میں ترقی پذیر ہوا اور آزادی کو اوپر ویرانہ تابعداری کے تحت نشین کیا جائے اور لیاقت ایک

پنجابیت کلان قوم کی استطلب ہو تو اسباب اور مصالح اسکا زیادہ تر مہیا اور موجود ہے اور ہمیں کچھ امر جدید
 یہاں متصور نہ ہوگا جھکوٹھا کران ذی غرت قوم راجپوت اور صاحب دول اور گروہ کاشتکار و ہسٹلر ہتھ قرار دینا
 حدود اور قائم کرنے اور انکے قدیم طریق اور قواعد انتظام مذہبی کے موجود ملین گے اور ایک کتاب
 قوانین فوجداری اور دیوانی وغیرہ نہایت درست اور کافی اونکی کتب مذہبی سے اور تجربات کندہ شدہ
 جو پتھرون پر کندہ ہیں اور اقوال سلف سے فراہم ہو سکتی ہے اور آمدنی ملک سے زر کافی واسطے
 استاد کرنے فوج ملکیہ کے مستخرج ہو سکتا ہے اور یہ فوج بروقت ضرورت اگر ملک کی امنیت میں اندیشہ
 تھخل کا ہو تو شریک فوج آئین ہو سکتی ہے اور طریق انتظام سواران راج کی نمود اور نمائش کیواسطے
 موجود رہ سکتی ہیں اور بطور فوج سفری بھی کام کر سکتے ہیں *

اب پھر اپنے مطلب اصلی حال نویسی پر میل کرتے ہیں۔ یعنی منجملہ ان گروہ کثیر پٹیل کے ظالم سنگہ نے
 چار نہایت ہوشیار اور تجربہ کار پٹیل پسند کیے اور اونکو حکم حاضر رہنے کا واسطے صلاح اور مشورہ کئے
 دیا گیا اول اونکے تعلق صرف امور مالگذاری کیے گئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد امور پولس بھی اونکے
 تعلق ہوئے اور آخر کار کوئی امر انتظام ملک بغیر اونکی صلاح کے سرانجام پذیر نہیں ہوتا تھا بیچ جملہ
 مشتبہ کے یہ لوگ بطور مرا فہ فیصلجات پنجابیت اصلاح کی سماعت کیا کرتے تھے بلکہ انکے روبرو مقدمات
 پیچیدہ کام مرا فہ فیصلہ پنجابیت ہائے شہر اور نیر دارالریاست کا پیش ہوتا تھا پس یہ لوگ سہ چند کام
 ہماری بورڈ آف رونیو یعنی صدر بورڈ سے کیا کرتے تھے یعنی کام صدر بورڈ اور کام جسٹس یعنی جج
 اور پولیس کا انکے مشورے سے ہوتا تھا اور انکے حکم سے فیصلہ ہوتا تھا اور شاید تمام روی زمین
 کہیں انتظام پولس ایسا نہ تھا جیسا ظالم سنگہ کا تھا یہاں ایک حاکم تھا چار تھے اور ایسا ایک دام
 مجبور کا ملک میں مبطوط تھا کہ اس کے حلقہ سے کوئی امر باہر نہیں جاسکتا تھا *

یہ انتظام قوم پٹیل کوٹہ کا تھا یہ انتظام جو ایسا سخت تھا مخلوط خرابی سے تھا پردہ پوشیدگی جو امور
 تجارت میں ایسا ضروری ہے بیودگی کے ساتھ اوٹہ گیا تھا یعنی ہر ایک امر کارپرداز پر روشن ہو جاتا تھا
 اور کسی شخص کو اطمینان جاسوسان منجم یعنی کونسل کارپرداز سے نہ تھا خوش نصیبی سے ایک تدبیر کی
 اطلاع دی گئی اور کارپرداز فوراً شریک کامیابی مدبر کا ہوا اسکا نتیجہ اندیشہ اور ابانت پیدا ہوا غم تجارت
 سست ہو گیا کیونکہ توقع باقی نہ رہی کہ اسکی محنت اور مشقت کا معاوضہ واجبی حاصل ہوگا مگر امنیت

کابین اور بھی نہ تھی اور صرف کوڑے میں کارپرداز بدلیری اور دلاوری اونکو تکلیف دیتا تھا +
 کونسل ملک ولس کی زیادہ صاحب اختیار بہ نسبت مجمع پبیل کو یہ کہ نہ تھی اہلکاران کو بھی اندیشہ
 ہر وقت رہتا تھا کہ تلوار آختہ اونکے سر پر موجود ہے اور ہتھنارے اون لوگوں کے جیکو نفع اور نفع
 پہونچتا تھا اور سب اونکو ناپسند کرتے تھے بلکہ اوسقدر اونکا اندیشہ بھی دلمین رکھتے تھے +
 اب خیال میں آسکتا ہے کہ جب ایسا ایک مجمع ہوشیار رفیق ہو تو کارپرداز کو اپنی اہمیت
 اور سلامتی کا یقین ہوگا مگر ایسا تھا کیونکہ کارپرداز نے اونپر بھی جاسوس مقرر کیے تھے القصد
 ایک مثل اوسکا ایک اہلکار جسکی رائے بہت صائب تھی اور عقل صحیح جب اپنے خیالات کا ذکر
 کرتا تھا یہ کہا کرتا تھا پانی بنیا اور موت تولنا +

پبیل نے جواب دراصل ملک کاشتکاران کے ہو گئے تھے خیال کیا کہ جہانہ اور ضبطی اور قرقی سے
 زیادتی اور ظلم صرحی اوپر رعایا کے ظاہر ہوگا مگر سوائے اسکے اور ترکیب ایسی نہیں جسے اونکی
 زیادتی پائی سجاے اور اونکا مطلب حاصل ہو یعنی بذریعہ اون لوگوں کے جو اونکے رفع ضرورت
 کرتے تھے اب تک نادار کاشتکار اپنی رفع ضرورت قوم بھوراسے کرتے تھے لوگ بنطوری رہت
 مہاجن اونکے تھے مگر اب جو پبیل دخیل ہوئے اونھوں نے اونکا پیشہ اونسے لیکر خود اختیار کیا
 اور اونکو اپنی مطلب برآری کے واسطے پابند کیا اب ہلکو کاروبار بھوراکا بیان کرنا لازم آیا جس سے
 واضح ہو کہ رعایا کس قدر مطیع اور تابعدار تھی +

بھورا لوگ راجپوتانہ کے مثل میٹر قدیم ملک فرانس کے تھے وہ کاشتکار کی ہر ایک قسم کی ضرورت میں
 مدد کرتے تھے یعنی مولیشی اور آلات کشتا وری اور تھم سے اور پرورش اوسکی اور اوسکے عیال و طفل کی
 اوسوقت تک تمام فصل میں کرتے تھے جب تک فصل قابل درو کے ہوتی تھی اور حساب کتاب نکا
 آخر فصل میں ہوا کرتا تھا اور یہ امداد و طرح پر ہوتی تھی خواہ نقد اور اس صورت میں سود مطابق
 موقع کے قرار پاتا تھا اور خواہ ساتھ خاص حصہ پیداوار کے اور اس صورت میں بھوراکے نفع و نقصان
 کاشتکار ہوتا تھا فائدہ اور ضرورت ایسے لوگوں کی مع عہد حکومت ایسے حاکم کے جو زیادتی کرتا ہوا جسکے
 عہد میں رعیت کچھ جمع واسطے کارروائی آئندہ کے نہ کر سکتی ہو قیاس میں آسکتی ہے درحقیقت ایسے لوگوں کا
 ہونا بہت ضرور ہے اور دنیا میں انکے دیانت اور امانت بہت ضرور ہے کیونکہ زیادہ ستانی منجانب بھورا

باعث اسکا ہوگی کہ کاشتکار اسکے ہاتھ سے جائز ہے اور بددیانتی منجانب کاشتکار وجہ اسکی ہوگی کہ اسکے ہاتھ سے صرف وجہ گزارہ اور امداد بمقابلہ جبرستانی اسکے مالک کے جائز ہے گا لہذا ان معمول لوگوں کی بڑی قدر تھی اور یہ لوگ مرنے کا شکار تصور ہوتے تھے ہر ایک کاشتکار اپنا اپنا بھورا خاص رکھتا تھا اور ان کے موضع مقصد کے بھورا کو بہ نسبت اپنے دیہ کے بھورا کے پسند کرتے تھے ۔

یہ حال انتظام کا تھا جب قدیم طریق ہاتھ بٹائی کا تبدیل ہو کر گھٹی یعنی روپیہ مالگذاری کا اور قطعات اراضی کے مقرر ہوا اب جو پٹیل کا کام صرف تحصیل کا رہ گیا تھا لہذا وہ سوائے تحصیل مالگذاری کو اور کسی دین دست انداز نہیں ہو سکتے تھے جب تک وہ سازش یا اتفاق ساتھ بھورا لوگوں کے کہیں یا اون کو زیر دزبر کہیں اور ان دونوں حالتوں میں اندیشہ چشم بنیا اور متلاشی کارپرداز سے تھا لہذا انھوں نے طریق بین بین کا اختیار کیا جس سے اسکی طمع کو ترغیب ہوا اور بطریق ذیل کارروائی کرنے لگے جب فضل تیار ہوتی اور کاشتکار اجازت خواہ اسکو درو کر نیکا ہوتا تو وہ کہتے کہ اول اپنی ذمہ کی مالگذاری ادا کر و اس امر کی سرانجام دینو کہ بھورا سو روپہ دست کر ڈیگرا اسکو اندیشہ یہ تھا کہ اسکو اطلاع ہو چکی تھی کہ وہ کسی ایسے شخص کو روپیہ قرض نہ دے جسکے ذمہ باقی سرکاری پولیس کوئی صورت کاشتکاران کو سوا اسکے تھی کہ اپنی کاشت کو جزو پیداوار کو رہن پاس پیش غارت کن کر رکھیں اور یہی غرض اذکی تھی وہ اس پیداوار کو اپنے مفید قیمت لگا کر لیتا تھا اور رسید لکھ دیتا تھا کہ مالگذاری سرکاری ادا ہو گئی اور ایک تحریر کاشتکار سے اس قسم کی لکھا لیتے تھے کہ ہمارے پاس روپیہ بروقت طلب مالگذاری کے تھا اور نہ ہم کسی اور جگہ سے روپیہ قرض لے سکے لہذا ہم نے اپنی پیداوار کا ایک جزو برضا و رغبت اپنے اور قیمت واجب اور مناسب مقرر کر دیا اس طریق سے پٹیل لوگوں نے بہت غلہ جمع کیا اور جو کوٹہ مقام غلہ تمام راجپوتانہ کا ہو گیا لہذا انھوں نے بہت روپیہ پیدا کیا اور کاشتکار اپنی مشقت کا فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے اور غریب اور محتاج ہوتے جاتے تھے اس زیادتی سے کارپرداز مدت تک ناواقف نہیں رہا مگر جب خزانہ پر ہوتا گیا کارپرداز چند ان متوجہ اس انتظام پر نہیں ہوا جس سے قطعات اراضی اپنی مستاجری میں آتے تھے اور یہی اب غرض اصلی اسکی تھی ۔

یہ طریق سمیت ۱۸۶۷ء (سالمی) تک جاری رہا جب مثل برق حکم گرفتاری جاری ہوا اور ہر ایک پٹیل کوٹہ کا گرفتار ہو کر پانچ پانچ ہوا اور اسکی جایداد قرق ہوئی اور جو روپیہ طریق ناجائز سے انکو حاصل ہوا تھا وہ خزانہ کارپرداز میں آنا شروع ہوا چند پٹیل خزانہ سنگین سے محفوظ رہے اور صرف ایک شخص تلاش پولیس سے

کرنے زمین ہوا اسوجہ سے کہ اوسنے اول ہی بدنامی اپنی جلد دولت تعدادی سات لاکھ روپہ کی ملک غیر میں جمع کی تھی اور صرف اس شخص کی دولت سے قیاس کرنا چاہتے کہ ان طامع آدمیوں نے کس قدر اوگلا ہوگا + یہ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے کہ کارپرداز نے نیکی حال کو سات اوس برائی کے جو اوسنے بوجہ ناک اعتبار اور ناقص کرنے کا روائی ایسے سلسلہ قوی کے جسے انتظام پیل جسکو اوسنے قائم کیا تھا پیدا کی تھی خوب وزن کیا ہوگا چار مہینہ کی کونسل اپنے مقام پر قائم رہی گو اوسنے مہصران کی حالت حیرت انگیز اور حیرت خیز اور اذکی رسائی بیچ کو کوئی بوجہ بے اعتباری اوسنے دیگر اشخاص قوم کے کم نہیں ہو سکتی تھی جو انتظام ظالم سنگو ایسی ہوشیاری سے داخل کیا تھا جب اسطرح کلیتہ شکستہ ہو گیا تو اوسنے اپنی قوت متحدہ سے اپنے خیالات کو اور قوت دینی چاہی یعنی اپنی ذاتی مستاجری کو زیادہ کرنے کا ارادہ کیا بیچ بیان کرنے اس امر کے کہ یہ امر کیونکہ صورت پذیر ہوا اور کس طرح اسکا انتظام بروئے کار آیا ہو چاہیے کہ سیرت اور فراج کا پرہیز کا بیان کریں اور نہ وقت طلب خلاصہ بیان کیا جائے کیونکہ واقعات سے آدمی کی طبیعت کا حال منکشف ہوتا ہے مگر قبل از شروع کرنے اوسکی ایسی عجیب تواریخ کے یہ ضرور ہے کہ قدیم طریق کاشتکاری ملک ہندی بھی ہم ظاہر کریں جس طریق کو اوسنے پھر بعد شکست کرنے انتظام پیل کو اختیار کیا تھا اور اس امر میں ہو صورت حال زمین اور اوسکے باشندگان کا بیان کرنا چاہیے جنکی طبائع کا خیال اوسکے حاکمان کے زمین زیادہ تر اثر اور پر اوسکے طریق انتظام کے کرتا ہوگا +

رعیت ہندوستان کی مثل مورثان کاشتکاران رو سے زمین دافع معاوضہ کا اور اپنی پیشانی کے رکھتی تھی جس طرح فرشتہ کین کو خدا تعالیٰ نے بدعا دی تھی اوس طرح کاشتکاران ہند کو رام چندر نے بدعا دی ہے کہ یہ لوگ کبھی نرمی اور ملامت سے راضی اور دیانت دار نہ ہونگے جب شجاع اچوہیہا رام چندر اپنے ملک کو ترک کر کے لنگا گئے تو اوتھوں نے انہیں ہلکاران کو حکم دیا تھا کہ رعایا کی خاطر داری کرنا تاکہ مہگام مراجبت کوئی نالش اوسکے روبرو پیش نہوا ہلکاران نے جو واقعہ اسکے بیفائدہ ہونے سے تھے ارادہ کیا کہ ایسی تدبیر ہو کہ کوئی نالش واجب پیش نہوا لہذا اوتھوں نے وزن من کو تبدیل کیا اور جس قدر ہمیشہ لیا جاتا تھا اوس سے نصف لینا شروع کیا اور یہ نصف بھی چھوٹی طرف سے چھین سکتے تھے کہ مہوئی اسپر بھی جب ام چندر واپس آئے تو کاشتکاران جوق جوق ہر منزل پر پہونچے اور نالش کی کہ ہلکاران نے ایک امر جدید کیا ہے جب استفسار کیا گیا تو جواب میں کہا کہ وزن من کو تبدیل کر دیا ہے راجہ رام چندر نے

اونکو بدو عاویکہ رخصت کیا اور یہ کہا کہ یہ گروہ مراعات سے راضی نہیں رہتے اور یہ کسی کے نہیں ہیں اور یہ مثل آجکی تاریخ تک مشہور اور مستعمل ہے یعنی رعیت کیسکی نہیں ہیں اور اس مثل کی تصدیق مورخان سکندر بھی کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ یہ صرف تر دوزمین کرتے ہیں اور محاصل بادشاہ کے یہاں داخل کرتے ہیں اور جب ملک کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ لوگ اندیشہ سے بری رہتے ہیں اسی سبب سے جب زمین زیادہ تر حب وطن سے ہو جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کارپردار کوٹہ پیروی اس مثلہ رام خدر کی نسبت طبائع اپنی رعایا کی کرتا تھا جو دراصل مثل قوم ہلوت تھی گونا نام اونکا ہلوت تھا ۛ

اب ہم طریق تحصیل مالگذاری سرکاری بیان کرتے ہیں جس سے سیرت اور حالت کاشتکارانکی زیادہ تر ظاہر ہوگی یہاں چار طریق تحصیل مالگذاری اراضی کے ہیں اور منجملہ اونکے تین طریق عام ملک حواریہ ہیں اور چارم خاص ملک ہروٹی اور میوارمین جاری ہے اول اور قدیم طریق بٹائی کا ہے یہ اسوقت سے جاری ہے جب سے سکہ روپیہ ذرا جاری تھا مگر طریق بٹائی صرف غلے میں جاری ہے کیونکہ بیشکراؤ پنہ اور سن اور پوست اور آل اور کسوںب اور اورک اور زردچوب اور دیگر اجناس رنگساری مصلحہ اور جملہ پیداوار باغات کا محصول نقد روپیہ نہیں لیا جاتا ہے یہ محاصل خبریہ اور قابل ترمیم ہونے کے حسب ضرورت اور انصاف حاکم ہوتے ہیں دونوں ملکوں میں پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی بگیہ بابت بیشکرا کے اور تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک بابت پنہ اور پوست اور سن اور ختم نل کے اور دو روپیہ سے چار روپیہ تک بابت دیگر اجناس پیداوار کے لیا جاتا ہے مگر جب بارش اچھی ہوتی ہے طمع اور جبر پسندی اپنا مطالبہ ایزاد کرتے ہیں اور ستر روپیہ تک فی بگیہ بابت بیشکرا کے لیا جاتا ہے اس طرح مشقت کاشتکار کو بیکار اور تفصلات اور رحمت الہی کو بے سود کر دیتے ہیں ۛ

بٹائی میں موافق فصل اور پیداوار کے کمی بیشی ہوتی ہے ۛ

اول۔ فصل یونا لو یعنی برع جبین گندم جو اور ہر قسم کا غلہ مثل نخود و موٹہ مونگ تل پیدا ہو کر درو ہو جائے حصہ ریاست اس میں مختلف بموجب قسم زمین کے ہے یعنی ایک ربع ایک ثلث اور دو پانچ حصہ نصف تک یہ حصص زیادہ از زیادہ اور کم از کم ہیں منجملہ انکے حصص ایک ثلث اور دو پانچ اکثر یہ حصہ منظور شدہ اور مقبولہ راج ہے مگر سوائے اسکے اور بھی حقوق اہل حرفہ کے ہیں جنکی ضرورت دیہات میں ہوتی ہے اور اونکو بالعوض اونکے کام کے ہر ایک کاشتکار اپنی پیداوار فصل سے دیتا ہے یہ حقوق

و دیگر کاشتکار کو پیداوار میں سے نصف باقی رہ جاتا ہے اور یہ بھی اگر اسکو ملے تو وہ راضی اور خوشحال رہتا ہے *
 دوسری فصل سیالو یعنی خریف جسمیں کئی جوار باجرہ یہ دونوں جوار اور باجرہ گویا خاص پیداوار
 بیان کی ہیں اور تل اور دیگر پیداوار دانہ مثل کنگنی وغیرہ پیدا ہوتے ہیں ان میں نصف حصہ سرکار کا ہے *
 یہ طریق ثبانی کا ہے اب ہم بیان کو نت کا کرتے ہیں کو نت ایک خیالی تخمینہ مقدار پیداوار کا
 کٹھنی کہیتی ہے اہلکاران سرکار باتفاق مالک زمین کرتے ہیں اور جو حصہ سرکار کا اور زمین ہوا اسکے
 نرخ بازار کے مطابق قیمت لگا کر کاشتکار پر وہ روپیہ باندھ دیتے ہیں اس کام میں بوجہ تجربہ کاری
 اور استعمال کے ایسے واقف یہ لوگ ہو جاتے ہیں کہ ان کے تخمینے میں ہرگز فرق زیادہ از ستم حصہ کے
 نہیں ہوتا اگر اس تخمینے میں کاشتکار یہ خیال کرے کہ اسکی پیداوار کا زیادہ بخت تخمینہ ہوا ہے
 تو اسکو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اسکو دو رو کر کے پیمانہ سے وزن کر لے اور اسکو لاتھا کہتے ہیں *
 تیسری قسم نقدی کی ہے کہ قبل از کاشت کرنے کے قیمت کی پیمائش ہو کر نقدی قرار پاتی ہے *
 چہاں - محصول مخلوط ہے یعنی نقدی اور غلہ *

مگر ان سب طریقوں میں نقص موجود ہیں گو کو نت میں زیادہ بہ نسبت لاتھا کے ہیں طریق اول یعنی
 کو نت میں یہ خوب معلوم ہے کہ اہلکار کو جو رشوت ملے تو وہ ایک کھیت کا وس میں تخمینہ کرے گا
 جسمیں پیداوار دو چند ہو کیونکہ دیانت داری کے واسطے یا تو خوف طشت از بام ہونے کا ہوتا ہے
 اور یا ناگواری طبع سو یہ دونوں امور بہتر تربیت یافتہ ملکوں میں بہ نسبت رجوارہ کو خفیف متصور
 ہوتے ہیں اور اگر کیسی ہی نگرانی سخت اہلکار پر ہوتا ہے وہ اور طریق سے رعیت سے روپیہ نہ سکتا ہے
 چنانچہ ایک طریق یہ ہے کہ جب فصل تیار ہو تو وہ کو نت کرنے میں دیر اور توقف کر لے گا جس حالت میں
 ایک ایک دن کا توقف باعث نقصان ہوتا ہے القصہ ایک مشہور اہلکار ضلع نے جو نہایت ہوشیار
 اور دیانت دار اور معتبر تھا اقبال کیا کہ ہلوگ مثل دزنی یعنی خیاط کے ہیں جن کو تمھارے رو برو
 ۱۵ یہ غلہ دریا سے رائے کے کنارے پر بہت پیدا ہوتا ہے اسکو وہاں پیکم آنا کم کہتے ہیں اور کئی بھی وہاں ہوتی ہے اسکو
 وہاں وٹس کو دن کہتے ہیں اور دیگر غلہ دانہ دار اور پہلی بھی وہاں خوب پیدا ہو سکتی ہے *

۱۵ یہ کہنا قرین صدق ہے کہ ثبانی دو قسم کی ہے یعنی کو نت اور لاتھا اول میں کٹھنی کہیتی ہے پیداوار کا تخمینہ کر لیتی ہے
 اور دوسرے میں بعد رو کرنے کے پیمانہ سے دریافت کرتے ہیں *

فریب دیتے ہیں اور تمہارا دسکو نہیں سمجھ سکتے۔ رعیت طریق کو پسند کرتی ہے کیونکہ اسکی کارروائی جلدی ختم ہو جاتی ہے اور اسکا معاملہ سرکار سے طے ہو جاتا ہے مگر طریق لاتہا میں طریق مختلف ہیں جسے وقت اور قریب اور دغا ہو سکتی ہے شروع سے جب غلہ دروہوا تو رعایا کو کچھ غلہ دے دس مزدور کو دنیا پڑتا جو غلہ جمع کرتا ہے بعد ازاں دہم حصہ اس شخص کو ملتا ہے جو درو کرتا ہے اس کے بعد جو صاف کرتا ہے اسکو کچھ ملتا ہے اور گو وہ نرگا وکا دہن بند کرتے ہیں جب وہ غلہ بالی سے اپنے قدموں سے جدا کرتا ہے مگر وہ اپنا منہ اور اپنے عیال و اطفال کا بند نہیں کر سکتے بعدہ اگر فروخت نہوا تو اسکو حکم ہوتا ہے کہ کھلیاں لیٹے خرمن میں جمع کریں میان موش وغیرہ ضرور دعوت کھانے آتے ہیں غرضکہ دونوں حالتیں شہنگان بھی مقرر ہوتے ہیں کہ نگہبانی فصل کی کریں اور اس وقت سے مقرر ہوتے ہیں جیسے کچھ بھی سبز دانے میں پڑتا ہے ان شخنوں کو چوکا شتکار سے بھی نفع ہوتا ہے اور سرکار سے منجوبی ملتی ہے تو وہ جانب داری اور رعایت کاشتکار کی کرتا ہے اسطرح مشہور ہے کہ ایک ریع بلکہ ایک ثلث پیداوار کا خرچ ہو جاتا ہے قبل اسکے کہ حصہ سرکاری قائم کیا جائے +

اسپر بھی طریق لاتہا کا رپر داری کے مثل انتظام پٹیل کے اختیار کیا تھا یہ طریق بہت خفیف مشابہت سا قدیم طریق مروجہ بنگالہ کے رکھتا ہے مگر اسکے نتائج وہی پیدا ہوئے یعنی قرقی و ضبطی و نیلام جس سے عادات موروثی قدیمہ جو بنیاد مہندوؤں کے گروہ کی ہے شکست ہو گئی +

۱۔ پٹیل ہرقی کا مثل زیدار بنگالہ قدیمہ دارالکذاری کا ہے فرق یہ ہے کہ منجملہ ان کے ایک تو صرف موروثی حسب مرضی مالک اور دوسرا ہمیشہ کا موروثی ہے اور اس کے اختیارات دونوں کے یکساں ہیں +

باب ہفتم

طریق مستاجری ظالم سنگہ۔ کہاں تک اسکی کارروائی ہوتی۔ اوسکی ترقی ظاہری و چند روزہ۔ تشریح طریق مذکور۔ قسم زمین کوٹہ۔ کارپرداز کا قلمہ ہاسے غیر کا داخل کرنا۔ قلمہ مزید وجہ حاصل پیداوار۔ قیمت کھتہ ہاسے غلہ۔ شرح نرخ ہنگام کثرت پیداوار و قحط۔ ظالم سنگہ نے ایک سال میں دس لاکھ وپہ کا غلہ فروخت کیا۔ مستاجری محاصل اوپر غلہ کے جو پٹہری جگاتی یعنی تحصیلداران محاصل مردم مناسبت اس محاصل کی۔ نکاسی خام کوٹہ۔ مستاجری افیون۔ محاصل اوپر بیگان کے اور غربا اور فقرا کے۔ محاصل تمباہار اور جہار و برار۔ کبیشتر لوگ کارپرداز کو ناپسند کرنے لگے۔ حال ملک کوٹہ اسوقت اور برہ نصیبتی سرکار مقابلہ کیا گیا۔ سوال نسبت نتیجہ عقلی۔ اوسکی ترقی اور مہبودگی *

اب ہکو نہایت عظیم امور انتظام اندرونی کارپرداز کے بیان کرینے دو یعنی اوسکا طریق مستاجری جسکی سبب اوسکی شہرت بیچ تمام ملک راجپوتانہ کے ہوتی تھی سرسری ملاحظہ کرنے والا جسکو ایک راستہ مشکل سے بیچ کشت زراعت گندم وغیرہ میں جو علاقہ ہروٹی میں محیط ہے ملتا تھا حال اوپر نتیجہ اس طریق کے جس میں اوسکو سوائے ہوشیاری اور مہبود کے اور کچھ ظاہر نہیں ہو سکتا تھا نہیں کر سکتا کہ جو مہبود نظر آتی ہے وہ غلط نمائی سے جو نتیجہ اوپر اوسکے دلی اور انتظامی نا انصافی کے بھی ہے وجہ یہ کہ اوسکے اپنے ظلم نے اکثر کھیت غیر تردد اور اکثر مواضع غیر آباد کر دیے تھے اور کاشتکاروں کو فاقہ کش اور آبادی میں فقر کر دیا تھا اور بوجہ اس کے کہ بسبب اس اقتادگی اراضی کے نقصان مالگداری میں نہو ظالم سنگہ نے آلات و مویشی کشاوری سے جو رعایا کے اوسنے ضبط اور فرق کیے تھے انہی طرف سے کاشت کرنا اوس زمین اقتادہ کا شروع کیا اور اسوجہ سے وہ ٹھیکہ دار کلان ملک ہروٹی کا ہو گیا اور اوسنے اس طریق کو بغایت درجہ پہونچایا کوئی گوشہ یا قطعہ اراضی علاقہ ہروٹی میں ایسا نہ تھا جس میں کچھ پیدا ہو سکتا ہو اور قلمہ ہاسے کارپرداز نے وہاں اپنی کارروائی کی ہو جنگل سب مفقود ہو گئے کوہ ہاسے ہجر پر مٹی دیگر مقامات سے لاکر ڈالی گئی اور جس پہاڑ کی دھن میں قلمہ ہانی نہیں ہو سکتی تھی وہاں بیلچہ سے کام لیا الغرض ایسے ایسے مقامات سے بھی فصل اوسنے پیدا کی *

بیچ سمت ۱۸۴۳ء (۱۲۶۳ھ) کے ظالم سنگہ کے پاس صرف دو یا تین سو قلمہ اپنے ذاتی تھے چند سال میں یہ آٹھ سو ہو گئے اور اوس سال میں جسکو تواریخ کوٹہ میں نیا سمت کہتے ہیں یعنی جب انتظام ٹپیل ہو رہا تھا

۶۵۳
تو قریب دو چاند آٹھ سو سے ہو گئے تھے اور اب کہ (۱۸۲۰ء) ہے چار ہزار قلعہ اوسکے ذاتی ہو گئے ہیں اور فی قلعہ دو جوڑی زرگا و کے حساب سے اس عجیب مستاجر کے ٹھیکے کے علاقے میں سولہ ہزار زرگا و مصروف کشا و زری ہیں اہمیں ایک ہزار قلعہ اور چار ہزار زرگا و اور زیادہ تصور کیے جائیں جو علاقہ راجہ اور دیگر اشخاص خاندان راج میں کام کرتے ہیں *

یہ امر راج رانا کے اختیار اور شہرت کا ہے اور بسبب اوس روپیہ کے جو کوٹہ کو پیداوار اراضی سے حاصل ہوا یہ ملک اس تباہی اور بربادی سے محفوظ رہا جو دیگر ریاست ہائے گرد و پیش کی بیچ فساد پنجاب سال کے نصیب ہوئی تھی جس میں ہر ایک ریاست وقتاً فوقتاً خراب اور برباد ہو گئی ہے اور گو اس انتظام میں دانائی معلوم ہوتی ہے اور نہایت ہوشیاری اوسکی کارروائی میں ظاہر ہوتی ہے مگر ہم جوتہ کو دریافت کریں خواہ عقلاً خواہ انتظاماً تو یہ کہنا لازم ہے کہ نتیجہ اسکا صرف ایک لوگہ ہوئی ہے جو بوجہ ایسے اسباب کے جس سے ترغیب دلو حاصل ہو پیدا ہوتے ہیں مگر یہ مدد و مت کو مقتضی نہیں حکم خود اختیاری نے اپنا خوب کام کیا ورنہ ایک شخص بھی امیر سے غریب تک اور عمائدی کا شکر تک ایسا نہیں جبکا نقصان اس سے نہوا ہوا اب بھی نہوتا ہو جب ہاتھ اس اثنی برس کے سن کے کارپرداز کا اوٹھ جائے گا اور حکومت منتقل اوسکے فرزند پر ہوگی جو مثل اپنے والد کو ہوشیاری اور قوت طبع نہیں رکھتا ہے اوسوقت سو نظمی اس انتظام کی ظاہر ہوگی بوجہ علاقجات منضبطہ رئیسان شجاع قوم ہارا اور نسبت اوس ظلم اور تعدی کے جس نے کاشتکاران ہر وقت کو کم کر دیا تھا اور زمین کو اوقادہ اور غیر آباد کہ کارپرداز کی عقل نے اس قدر وسعت حاصل کی کھیت جو نسلاً بعد نسل زمانہ ہائے دراز سے ایک خاندان میں چلے آتے تھے اور حقوق لائیفک کاشتکاران پر بخلاف قوانین اور رسم اور مثال قدیمہ کے علت باقی میں قبضہ کر لیا گیا تھا اور یہ بھی پایہ ثبوت کو پہنچا کہ وہ حیلہ جوئی واسطے لینے ایسے قطعات زمین کے کرتا تھا جو متصل اوسکی اراضی کے تھے یا زریزہ تھے اور اس طرح بھی حیلہ جوئی سے صد ہا آدمی اپنے ورثہ سے محروم کیے گئے تھے ہکو کہیں اب وہ مکان خس پوش نظر نہیں آتا جس میں باشندے بہ امن و امان ہوں جیسے سابق ملک ہر وقت میں زمینت بخش ملک تھے اب ہم اوسکی جگہ مقام ٹھیکہ داری کا پردہ دار دیکھتے ہیں اور یہ خوبصورت نظر آتا اگر جاید اور عایا پر تعمیر نہوا ہوتا اگر ہم دریافت کریں کہ کیا نسبت کاشتکار کو

اپنی کاشت سے تھی اور اب اوسکی وجہ قوت گیا ہے اور معلوم ہو کہ کاشتکار جو ایک زمانہ میں خود مالک تھا اور اوسکا استحقاق پاک از رو سے وراثت کے قائم تھا اور اب وہ بطور کاشتکار محض اوس کیفیت کا تردد کرتا ہے جو کبھی اوسکی ملکیت میں تھا تو خیالات انصاف پروری اثر شکستہ پیدا کرتے ہیں +

حب وطن اور شوق قبضہ اراضی نہایت بہتر اور غالب بیچ ممالک راجو پتانہ کے ہیں جب تک ایک امید قیام کی ہے کاشتکار اپنی اراضی بپوتا میں مصروف رہتا ہے اور بیج ہر وقت کے حب وطن ایسا غالب ہے کہ اوسکی مثل مشہور یہ ہے کہ وہ ان اپنا شکم بذریعہ غلامی پر کرنا بہتر اس سے ہے کہ ملک غیر میں بعیش و عشرت گذران کرنا مگر وہ اس زیادتی سے محفوظ رہنے کو کہاں جا سکتا ہیں تمام گردنواح میں تباہی تھی افواج مختلفہ ملک میں آمد و رفت کرتی تھی اور اکثر اوقات افواج کا گذر ایک بعد دوسرے کے ہوتا رہتا تھا اس خرابی پامالی سپاہ سے نسبت بد دیگر مقامات ملک کو محفوظ تھا اس ملک میں صرف کارپردار غارت کن تھے انہی الحقیقت باشندگان ممالک گرد و پیش سمت ۱۸۶۵ء سے جب ظلم و زیادتی اتنی غایت کو پہنچی تھی ملک کوٹہ میں جمع ہوتے تھے اور جو شکست حالی باشندگان میں بوجہ بدعت کے واقع ہوتی تھی اوسکی پری اور درستی بیان آکر کرتے تھے بعد م موجودگی جنگ ہائے غارت گران اور حاصل ہونے معاوضہ مشقت اپنی اپنی کوشش کے یہ علاج بابت اوس زخم کے جو حاکم مارتا تھا نا پیدا تھا اور گو تدابیر متفرقہ جو کارپردار کے دلسی پیدا ہوتی تھی

۱۔ بیچ کل علاقہ بوندی کے جہاں کسی کارپردار نے قواعد مقررہ وراثت میں مداخلت اور تجدید نہیں کی زیادہ تر اراضی بالکل ملکیت کاشتکار کی ہے جسکو اختیار بیع اور رہن کرنے کا حاصل ہے ایک عجیب مثل بیان مشہور ہے کہ یہ استحقاق کسی راجہ سابق کو حاصل ہوا تھا اوسنے کل اراضی خالصہ فروخت کر کے صرف محاصل اپنے تعلق رکھا تھا ملک بوندی میں اگر کوئی رعیت یا کاشتکار بوجہ کمی زریا کسی اور وجہ سے نادار ہو جاتا ہے اور مقدرت اوسکو اپنی زمین کو تردد کرنیکی باقی نہیں رہتی وہ اوسکو سپرد دوسرے کے کر دیتا ہے اور رسم یہ ہے کہ چار آنہ فی بگیہ اراضی سیرانی پر اور دو آنہ فی بگیہ اراضی بارانی پر یا اسقدر حصہ پیداوار حق مالک قرار پاتا ہے اگر یہ شخص کسی وجہ سے اراضی چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے تو وہ یہ حصہ سپرد المضافین کے کر جاتا ہے ثبوت اوسکے اس استحقاق کے لانیٹک ہو نیکی یہ دلیل ہے کہ المضافین مذکور و سیرانی میں پیداوار جسکو وہ حق بیٹا کا ہوم یعنی حقوق اراضی مورد وثی کہتے ہیں جدا رکھا کرتا ہے +

۹۵۵
باعث معدومی تباہی یا نقصان کی ہوں اور اسکی ہوشیاری نگرانی اس انتظام وسیع اور پیچیدہ کی کرتی تھی مگر بوجہ اسکے کہ اسکو مداومت نہ تھی بد انتظامی سے ضرور تبدیل ہو سکتی ہے ہم اب اس طریق انتظام کا بیان کرتے ہیں جس سے تازہ دلیل لیاقت اور مشقت اور تیزی ذہن اور ہوشیاری اس عجیب شخص کی واضح ہو +

زمین کوٹہ کی چکنی ہے مثل زمین بہتر مقامات مالوہ پائین ایک قلعہ اسکو توڑ نہیں سکتا لہذا کارپرداز نے قلعہ جوڑی بیل کا واسطے اس کے تجویز کیا تھا اسکی مولیشی بھی قسم اول کی ہیں اور کار قلعہ اور توخچانہ دونوں دے سکتی ہیں وہ ہر ایک میلہ سے جو نزدیک اس کے ہوا کرتا ہے اور میلہ سالانہ جھالرا پاٹن سے نرگا خرید کرتا ہے اسنے مارڈاڈ اور جنگل کے نرگا بھی خرید کیے اور انکی پرورش کرنے سے یہ تجربہ پیدا ہوا کہ ملک ریگستان سے جو ملک نم گبر برقی میں وہ آتے ہیں تو انکی قوت میں فرق آجاتا ہے اور ویسے نہیں رہتے جیسے وہاں رہتے ہیں +

ہر ایک قلعہ قابل تردد کرنے ایک سو بیگہ کے ہے لہذا چار ہزار قلعہ چار لاکھ بیگہ ہر فصل میں تردد کرتے ہیں اور فصلیں میں آٹھ لاکھ یعنی قریب تین لاکھ ایکڑ انگریزی جس زمین میں سات سے دس من تک گندم فی بیگہ پیدا نہوا دس زمین کو کم زور اور ضعیف کہتے ہیں اور پانچ سے سات تک جوار وغیرہ اور کئی گرتھینا اگر کم از کم لیا جائے اور فرو گذاشت بابت نقصانی فصل کے دیجائے تو چار من فی بیگہ پیداوار اوسط قرار دیجا سکتی ہے (گو اس سے دو چنڈ اگر تخمینہ کیا جائے تو مبالغہ میں متصور نہوگا) پس بتیس لاکھ من غلہ دونوں قسم کا پیدا ہو سکتا ہے اور نسبت ایک دوسرے سے تین دو کی ہے اب ہکو اس کے زرقیت کا تخمینہ کرنا چاہیے اگر موسم موافق ہو تو اوسط نرخ دونوں غلوں کا بارہ روپیہ فی مالی ہوتا ہے +

۱۵ ایک من برابر پچھڑ پوڈ انگریزی کے ہوتا ہے +

۱۶ اوزان غلہ مجریہ ملک راجپوتانہ

۵۰ پوڈ ساوی ایک سیر

۴۳ سیر ایضاً ایک من

۱۲ من ایضاً ایک مانی

۱۰۰ مانی ایضاً ایک غنا

۲۵۶
اس وقت میں (ماہ جولائی سن ۱۹۵۶ء) باوجودیکہ فصل سابق بہت خراب بوجہ موسم کی کمی کے تمام ممالک راجپوتانہ میں ہوئی (گو توقع فصل بہتر کی آئندہ ہے) اور نکلہ گراں ہے اٹھارہ روپیہ فی مانی ارزا بازار ہے یہ نرخ اوسط ملک ہر وقت کا قرار دے سکتے ہیں مگر خیال کرنا چاہیے کہ شرح اولین ارزانی میں ہوتی ہے اور شرح دومی گراں میں مگر اوسط سال کا اگر فصل اور موسم خوش بین لیا جائے تو بارہ روپیہ فی مانی دونوں غلوں کا یعنی جوار اور گندم کا یا ایک روپیہ فی من ہوتا ہے اس سے پیدا ہے کہ قیمت غلہ پیداوار کی تیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوا +

اب یہ حساب کرنا چاہیے کہ کس قدر اس میں سے سرکار کو ملتا ہے اور صرف سرکار میں آتا ہے تفصیل سے دریافت ہوگا کہ قریب ایک ثلث اوسط خرچ ہوتا ہے +

تفصیل اخراجات

ملازمین وغیرہ اخراجات یعنی صرف خوراک مولیشی و ملازم آلات کٹاوری
صفائی کشت زار وغیرہ جملہ قریب ہشتم حصہ کے ہوتا ہے یا لکھ
تعمیر لکھ
تبدیلی چار ہزار ترگاوان ہر سال بصرف مبلغ لکھ
اخراجات متفرقہ لادبی لکھ
دعوت لکھ

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حساب یا رقم نکاسی خام بالکل صحیح ہے مگر قریب صحت کے ہے اور کار پر وازنے خود جسے ذکر کیا ہے کہ ایک سال میں نقصانی ترگاوان میں اوسکے پانچ ہزار روپیہ کی ہوتی تھی ہم نے ایک چارم اس میں سے مجرادی کیونکہ ایک ترگاوان اگر بدخت اور غور او سکی اچھی ہو فوسات برتنیک کام کر سکتا ہے پس خیال کرو کہ سرکار کو ضرورت فروخت کرنے فائدہ کی اوس سال میں جو بیہ ہجہ پیدا ہوا

۱۰ نرخ جب نہایت کم ہو جاتا ہو تو آٹہ روپیہ فی مانی گندم اور جوار چار روپیہ جوار وغیرہ اچھی فصل میں فروخت ہوتا ہے +
۱۱ ملک رجوانہ میں جب لوگوں کو قدرت اپنی اراضی کی کاشت کرنے کی نہیں رہتی یہ عجب نہیں کہ اپنی اراضی کے تردد کیوں
مزدور اور نیز آلات کٹاوری عاریتہ اور ہجو حاصل کریں اس مصارف کا تخمینہ ہشتم حصہ پیداوار کا مقبولہ ہے اور سہنے یہ شرح
اخراجات انتظام ٹھیکہ داری کار پر واز سے لی ہے +

تو بیس لاکھ روپیہ نفع خالص متاجری کا پرہیز کا شمار میں آ سکتا ہے مگر اوسکی آمدنی اور بہت تھی اور
اوسکو ضرورت نہ تھی کہ جب تک موقع مناسب نہ ہو غلہ فروخت کرے اور اس عرصہ میں غلہ وہ کھتے ہائے
زیر زمین میں رکھا کرتا تھا اس ملک میں ہر چیز سادگی اور آسانی کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور کام بہت
دیتی ہے لہذا ہم کھتے کا بیان کرتے ہیں جس طرح وہ بنایا جاتا ہے اور اوس میں غلہ رکھا جاتا ہے *

یہ غار لینے کھتا زمین بلند پر بنایا جاتا ہے اور اوسکی وسعت بموجب قسم زمین کو بنائی جاتی ہے
صرف یہ سراسر خام واسطے تحفظ غلہ وغیرہ کے یہ کیا جاتا ہے کہ گھانس اوس میں جلائی جاتی ہے اور اوسکی تر
اور اطراف میں بھوسہ رکھا جاتا ہے اور اوس پر غلہ رکھا جاتا ہے اور غلہ کے اوپر بھی وہی بھوسہ رکھتی ہیں
اور اوسکے دہانے کو بطور چیت مکان کے مٹی سے بند کر دیتے ہیں اور یہ مٹی قریب ڈیرہ فٹ بلند
ہوتی ہے اور اوس پر ایک ٹیلہ لینے مٹی جمع کر کے کچہ بلندی دیتے ہیں اسکا تحفظ اس طرح کرتے ہیں
کہ مٹی اور گوبر سے اوسکو لپ دیتے ہیں یہ مٹی اور گوبر ایسا مضبوط ہو جاتا ہے کہ ہوائے گرم سے
شق نہیں ہوتا اور جب بارش سے بہ جاتا ہے تو اور اوس پر لپ دیتے ہیں اس طرح اون میں غلہ
رکھا جاتا ہے اور گرمی جو غلہ کے بند رہنے سے پیدا ہوتی ہے اوسکے باعث غلہ نمونہیں کرتا اور
موش اور دیک وغیرہ کرم بھی نہیں لگتی کار پرہیز کا قریب پچاس پچاس لاکھ من غلہ اس طرح
جمع رہتا ہے اور وقت ضرورت یا موسم خلاف میں ان کھتوں میں روشنی دخل پاتی ہے اور ایسے
وقت میں بجائے بارہ روپیہ فی مالی کے چالیس روپیہ فی مالی تک اور شگام قحط ساٹھ روپیہ تک
نرخ ہو جاتا ہے بیچ سمیت ۱۸۶۰ (سندھ) کے شگام جنگ مرٹھ جب ہولکر علاقہ بھرتور میں تھا
اور افواج دست تناول دراز کر کے ہر طرف آمدورفت کرتی تھی اور قحط اور جنگ ملک کو تباہ کرتی تھی
صرف کوٹہ فی تمام مالک رجوارہ کو غلہ دیا اور جملہ افواج کو رسد پہونچائی اوس فصل میں نرخ غلہ پتیا لیس روپیہ
فی مالی تھا اور کار پرہیز نے ایک کروڑ روپیہ کا غلہ فروخت کیا *

تجاران قوم حاجن بوجہ نیک نیتی تجارت غلہ سے پرہیز کرتے ہیں اور اوسکو خیال کرتے ہیں کہ اسمیں ہرم
نہیں ہے اور تجاران قوم جن کہتے ہیں کہ غلہ اس نظر سے جمع کرنا کہ اور فکی مصیبت میں اپنا نفع
کمالین گور روپیہ پیدا کرنا ہے مگر نفع لینے برکت اوس میں نہیں ہوتی *

موجب اوس کا خذ کے جو صرف ہکو دستیاب ہوا ہر کل آمدنی راج کوٹہ بذریعہ محاصل غلہ اگر انتظام تام بھی نہو

بہت کم لاگو ہوئے۔ یہ سب چیزیں اس وقت کے لیے بہت زیادہ اہم تھیں۔ یہ اپنی تھوڑی سی زمین سے تحصیل کرتا ہے
 زمین پر اپنی متاع جی کہ وہ زمین پر شامل ہو کر ان کے لیے وہ سب جو کاشتکاران سے
 تحصیل کرتا ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ وہ شیشا تھوڑے ٹکڑے جھلکے وغیرہ سب کچھ زمین فرق ہو گیا
 کہ دو ٹکٹ اراضی فروغ دے۔ یہ اور ایک شیشا تھوڑے ٹکڑے جھلکے اور جھابی وغیرہ ہیں
 بہان کچھ تر و تھوڑے ہوئے +

سمت ۱۸۶۵ (۱۸۶۵ء) میں گویا شقت یعنی کاشتکاران پر ہنوز زنجیر مسلسل کافی نہیں پڑی تھی
 کار پر داز نے ایک محصول جدید اور غلہ برآمدہ کے قائم کیا یعنی جو غلہ باہر جاسے اس پر ایک محصول
 قائم کیا اس کا نام محصول دستور کھا اور تعداد اس کی ایک روپیہ آٹھ آنہ فی مانی مقرر ہوا یہ محصول جب قدر
 نا جائز اصلیت میں تھا اس قدر تکلیف دہندہ کارروائی میں اور زیادہ تر خراب نسبت محصول
 گیلی نامی ملک فرانس کے تھا اور ایک نتیجہ متاخری کار پر داز اوائل میں یہ محصول محدود اور کاشتکاران
 ہوا تھا کہ باطناً خرید کرنے والے پر عائد ہوتا تھا مگر جگاتی یعنی اسے تحصیلداران محصول جب کا دل میں
 دل کار پر داز کے تھا اس قدر خوش اسکی اول ہی کارروائی سے ہوا کہ اس نے اپنے ملک یعنی کار پر داز کو
 صلاح دی کہ اس کو اور زیادہ ترقی دینی چاہیے لہذا محصول مذکور دونوں پر یعنی بائع اور مشتری پر قائم ہوا
 اس سے ایک ہی دفعہ دس لاکھ روپیہ پیدا ہوا اور گویا کہ یہ بھی کافی معاوضہ درمیان متاخران سے
 یعنی کار پر داز اور اسکی رعایا کے متصور نہیں ہوا تو سہ چنڈ چار چنڈ بلکہ پانچ گونہ محصول مسترد
 لہو سے اوسے ایک غلہ پر تحصیل ہوتا تھا پھر وہ فروخت واسطے خرید و فروش کے ہوتا تھا کوٹہ میں
 وہ صورت آدمیوں کی پیدا تھی گویا بالکل ناقہ نہیں کرتے تھے مگر افرات غلہ میں سبزی سب کرتے تھے
 اور اراضی اس کے رئیسوں کی اور نہ اس کے اہلکاروں کی اس محصول سے بری تھی اور جگہ جگاتی کو
 اختیار میں تھی اور اسکی طبیعت زیادتی پسند کام رافعہ کہیں اور نہیں ہو سکتا تھا جب دوستی
 گورنمنٹ انگریزی سے ہوئی اس وقت زیادتی اسکی اوج بلندی کو پہنچی تھی یہ تحصیلدار یعنی جگاتی
 کار پر داز کے انتظام کا ایک جزو ہو گیا تھا اور اگر کار پر داز چند لکھ روپیہ نقد طلب کرتا تو سواے
 (جو حکم) کے اور کچھ جواب نہ تھا ایک فہرست بقایا محصول لہو کی بنائی جاتی تھی اور ہر ایک دشمن
 یادوست اور اہلکار اور حماجن اور تاجار اور متاخر کے نام حکم گشتی جاری ہوتا تھا عذر اور تکرار

زمرہ بنیاد میں تھی لہذا اس سے اندیشہ پیدا ہوتا تھا اور خطرناک تھی اسکا جو قدیم دست بند بلاتھا
 اسکو بھی ایک مرتبہ بوجہ اس فہرست کے پچیس ہزار روپیہ دینا پڑا تھا ایک رئیس جو اسکا معتبر
 اور صاحب تھا اس کے نام پانچ ہزار تھے اور اسکا دیوان بھی شریک اس محصول کے تھا اور کبشت
 سا جہان شہر کے نام کسی کے چار ہزار اور کسی کے پانچ اور کسی کے دس ہزار روپیہ تھا لفظ امتواؤنکی زبان
 ایک لفظ خمس بمعنی زبردستی لینے کے تھا بلکہ درحقیقت اس سے وہی مراد تھی جو لفظ ڈانڈ سے تھی
 جو مشہور منحوس لفظ رجوارا کا ہی اسنے ہر ایک کے دلکو کبادہ کش کر دیا تھے کہ کارپردار کی بربادی پر آمادہ کیا
 کیونکہ بمشکل یہ حال واجب الرحم ہر شخص کا ظاہر ہوا تھا کہ راجگان قوم ہارنے سرکشی کی کر اسنے لاپتہ
 اور جرات بخش تحفظ کارپردار سے علیحدگی اختیار کیجئے *

جب گورنمنٹ انگریزی کا اتفاق ساتھ رجوارہ کے ہوا تو اول وجہ اتفاق جو تحفظ عامہ تھی تو وہ بیان کرتی
 کہ یہ اتفاق واسطے فائدہ دونوں حاکم اور محکوم کے ہے کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ اگر باوجود
 قتل کریں اور رعایا کو سپرد شیران اندرونی کے کریں مگر انتظام اور قواعد واضعان قانون مغربی یعنی گورنمنٹ
 انگریزی میں بھی ہیں اور موجود ہونے چاہئیں جب ایک قسم کا قاعدہ سب کے واسطے جاری ہو گا لہذا
 فوراً دریافت ہوا کہ زمانہ برسر پرورش رعایا ہے لہذا حیثیت محصول مذکور میں فرق اسنے کیا یعنی اسکو
 محدود کاشتکار اور بائع اور مشتری پر کر دیا اور اسکی مراد بیان تک ہوئی کہ اپنے آگے زیادتی کے مخفی
 کرنے کو اسنے نام محصول امتوا کو موقوف کر کے اسکا نام سوائی کا رکھا یہ رقم اب تک کہتے ہیں کہ
 پانچ لاکھ روپیہ تک کی ہے *

اس طرح حکمت عملی اور انتظام سخت کارپردار نے اپنی جزوی زمین سے جو وہ رقبہ کوٹہ کو کھتا تھا پچاس لاکھ
 روپیہ پیدا کرتا تھا اور یہ بھی واضح رہے کہ سوائے اسکے قریب پانچ لاکھ روپیہ اور بھی زمین بابت ارضی
 اس کے اپنے اور راجہ کے خاندان کے لوگوں کے ایذا ہو سکتا ہے جو انکو خرچ کیواسطے کافی ہے *

کیا ایک کاشتکار اہل ولایت جو صاحب جاید وسیع اور تجربہ کار ہو اس شخص کا خیال کرے گا
 جسے ایسے پیچیدہ انتظام کا بندوبست کیا اور جسے چالیس سال تک اسکی کارروائی کی نگرانی کی ہے
 اور وہ کیسا خیال اس شخص کی قوت عقل کا کرے گا جسے اتنی برس کے سن میں گونا بنیا ہو گیا تھا
 اور جسم میں رعشتہ آگیا تھا مگر تاہم نگرانی اس انتظام کی کرتا تھا اور اسکو قائم اور سجال رکھتا تھا

وہ کیسا خیال اس شخص کی رسائی یاد دلاؤ گا کہ یہ کیا جیکہ دلپہر مثل تختہ کے ایک سبب اس کے
 بلکہ کھلیاں راہ بنائیں نہ کہ انتہائی تھیں اگر وہ نہیں بتا سکتا اور ان نملہ مع تھو اور چند سال کا جملہ ذخیرہ انہیں
 تھا اور حافظہ اور نگاہیں نہ تھیں تاکہ بواہلہ اس نملہ پر مامور تھے اور انکی غلطی کی نگہانی بھی خود کیا کرتا تھا
 اور مزید برآں یہ کہ وہ خود انتظام اس جملہ وسیع ملک کے فصول کی پیداوار کا اور تخم ریزی کا کیا کرتا تھا
 اس قدر واقفیت ملک اس نائب کی تھی کہ ہر ایک کشتزار یعنی کھیت سے واقف تھا اور کوئی
 قطعہ زمین ایسا تھا جو قابل الزراعة نہ ہو اور تو زمین نہ آتی ہو +

کہ یہ انتظام وسیع ہوا کہ لوگوں کے خیال میں نہایت پیچیدہ معلوم ہو گا مگر اس شخص کی قوت ذاتی کو
 انتظام ملک کا ایک جزو تھا تفصیل اسکے انتظام ملک اندرونی اور بیرونی کی محتاج ہوشیاری لا انتہائی ہو
 یعنی ترتیب دنیا اور قائم رکھنا اور بندوبست کرنا ایک فوج میں نہ ہر سپاہ کا اور انتظام قلعجات کا اور سامان
 جنگ کا اور جملہ کارروائی اسکی ایک آدمی کے واسطے کافی تھا سوائے اسکے رپورٹ ہر روزہ پولس
 جس میں صد ہا معاملات واقع ہوتے تھے اور ماورائے اسکے جید کیفیات جو ضابطات سے آتی تھیں
 ایک آدمی کے دماغ کو تحمل کر سکتی ہیں کیونکہ ایسا انتظام اس ملک ہر دہائی میں تھا کہ ہوا بھی بغیر
 اطلاع نائب اور مندرج ہونی بیچ کیفیت کے گزر نہیں کر سکتی تھی مگر جب ماورائے ان سب کے
 یہ بھی معلوم ہے کہ نائب مذکور تجارت بل تھا اور نفع و نقصان تبادلہ کا سمجھتا تھا اور وہ ترقی فنون
 تجارت کی کرتا تھا اور اعانت اور پرورش بیکانہ ملک کی صناعی کرتا تھا اور فن باغبانی میں خود
 متوجہ ہوتا تھا اور اسپر بھی قول اوسکا یہ تھا کہ جس کام میں سولہ آنے کے عوض ساڑھے سولہ آنے
 حاصل ہوں اوسکی محنت کو محنت بیکار تصور نہیں کرنا چاہیے تو اوسکو کس سے مشابہت دی جائے
 اور بوقت فرصت اوسکے مطالعہ میں کتب علمی اور فلاسفہ اور ملاصہ اقوات عظیمہ تواریخ رہا کرتو تھو
 اب ہم خیال کرتے ہیں کہ سہنے کے حال اوسکی کفایت شعاری کا بیان نہیں کیا ہے اوسکی مستاجری
 خصوصاً غلے کی نہ صرف اوسکے اپنے ملک کی بازار و زمین جاری تھی بلکہ حاوی بازار مای ملک قریب و جوار
 بھی تھی اور جب جزیری درباب افیون کے اس حمایت کو پہونچی کہ مستاجری گورنمنٹ انگریزی کل پیداوار کو
 کنٹرول کر لے گی تو اوسنے اپنا منافع بذریعہ اپنے دیوان کے حاصل کیا اور اس بازار کو کم یا زیادہ
 اپنے مطلب کے موافق کر دیتا تھا اوسکے باغات سے جو کل ملک میں واقع تھے اب تک بازار ہا

اشہار متفرقہ اور دارالریاست میں ترکاری وغیرہ سبزی فروخت ہوتی ہو اور اسکے ملک کی جنگل سے ہنیم سوختنی واسطے صرف کے آتی ہے +

ایسا سخت اور اسکا انتظام محاصل کا تھا کہ کوئی شے اس سے مستثنیٰ تھی محصول سنگین اولیٰ بیگانہ عورات سے لیا جاتا تھا جو دوبارہ شادی کرتی تھیں اور نیز فقرا دم حصہ اپنی گدائی کی آمدنی میں سے دیتے تھے اور گوشہ نشین اور غلبت گزین کے گوشوں کی اور حجون کی تلاش ہوتی تھی کہ انکو کیا پیدا ہوتا تاکہ اوہمیں سے بھی کچھ دھڑ برفع ضروریات ریاست کے لیا جائے محصول تو مہا برابر بعد تیاری یکساں کتاب قواعد خزانہ ملک ہر وقت موقوف ہوا تھا اور یہ کچھ نائب کی طرف سے موقوف نہیں ہوا تھا بلکہ واسطے خشتودی دوستان کے ایسا ہوا تھا قریب اسکے گو کچھ کم اس سے محصول ہمارا برابر ہے جو دس سال تک جاری رہا مگر جو مذمت بھاٹوں نے اسکی کی اوسنے کچھ اثر نائب کو فرزندادہ ہونکہ کو دلیہن پیدا کیا اور اس سے عرض کر کے اسکو نسخ کرایا ظالم سنگہ کو بھاٹ لوگ پسند نہیں کرتے تھے اور یہ شخص اونکی پسند کے لائق بھی نہ تھا اسکا حال بیان ذیل سے ثابت ہے یعنی ایک نامی بھاٹ چند کبت یعنی شعر سندی بیچ تعریف نائب کے پڑھتا تھا نائب نے اسکی تعریف نہیں کی بلکہ بکراہیت یہ کہا کہ یہ لوگ سوائے دروغ کے اور کچھ نہیں کہتے اگر اسکے کلام میں راستی ہوتی تو البتہ مقام خشتودی کا تھا شاعر نے جواب دیا کہ راستی کی در نیولا بہت کساد بازاری ہے ورنہ اسکو بھی وہ پیش کرتا اور یہ عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہوا اور بخش خاطر نہ تو وہ عرض کرے اور یہ کہہ کر فی البدیہہ صحیح صحیح حال نائب کا بیان کرنے لگا اوس میں اسقدر مضامین زہر آلود تھے کہ تمام بھاٹوں کی جاگیر ضبط ہوتی اور بعد ازاں کسی بھاٹ کو حکم حاضری نہ تھا +

گو بہت لحاظ رسوم مذہبی کا اسکو تھا اور رواج ملک کا وہ بہت پابند تھا مگر قومیت اور خاندان کچھ تاثر اور پراو سکے انتظام کے نہیں رکھتا تھا اگر کوئی شخص مجرم کسی قصور کا ہوتا تھا تو وہ بوجہ بالاسزایابی سے بری نہیں ہو سکتا تھا گو مجرم قوم کا برہمن ہو یا بھاٹ ہو اور اگر یہ لوگ تجارت کا پیشہ اختیار کریں تو وہ محاصل سے بری نہیں رہ سکتے +

یہ بیان انتظام ملکی ظالم سنگہ نائب کا ہے جب اسکی ماموری ہوئی تھی تو اسکا ملک محدود بجانب مشرق ساتھ کیلوارہ کے تھا اور اب اوسنے اسکو تاجدود کوہ ایزاد کر دیا اور جو قلمہ اسکی چوٹی پر واقع ہے

اور جسکو اوائل میں مرثہ حکام سے عارتہ لیا تھا اب بموجب عہد نامہ کے اوکی ملکیت میں آگیا جب وہ مامور ہوا تھا تو خزانہ ریاست خالی تھا اور تیس لاکھ روپیہ قرض تھا اور تحفظ ملک کے واسطے جو قلعہ جات تھے اقتادہ اور بوسیدہ تھے اور فوج جاگیر داری گنجی جمع کر کے قابو تھی مگر نائب نے بصورت زرخیز قلعہ جات کو نہایت مستحکم اور آراستہ کیا اور اونکے بروج و دیوار پر صد ہا ضرب اتواب نصب کر دیں اور اونکے سب سے فوج قریب چار ہزار سواران ہر دتی کے بیس ہزار سپاہ نوکر رکھی اور اونکو پلٹنوں میں تقسیم کیا اور ایک پانچ گاہ سو ضرب توپ کی لینے ایک ہزار نہایت عمدہ گھوڑوں کی تیار کی سوائے اسکے جاگیر داری کنٹیننٹ کی فوج علیحدہ تھی *

مگر یہ کیا ترقی بہبودی ہو کیا یہ وہ عظمت ہو جو راجہ گمان سنگھ کو خلیہ میں تھی کہ اوکی اولاد اور روسا اور رعایا کو نصیب ہو یہ بیس ہزار سپاہ پیداوار کاشتکاری منضبطہ قوم ہاراسو جو اصلی مالک اوکی تھی نوکر رکھی جا اسکو نظام تہذیب اسکو کیا انتظام مقبول پنج راے اقوام ذی علم اور لیاقت کے کہتے ہیں کہ محاصل کو انتہا درجہ تک پہنچا تاکہ یہ مصروف قاعدہ قائم رہے ہم اسکو منظور کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصہ کے واسطے ایسا انتظام لایہی اور ضروری ہو نہ صرف اس خیال سے کہ قوت ضعیف شدہ کو پھر قوت حاصل ہو بلکہ اس خیال سے کہ ملک کو دست غارتگری قزاقان سے حفاظت اور امنیت حاصل ہو مگر اب جو ہم دیکھیں کہ روسا کو اونکے علاقہ جات منضبطہ مسترد ہو جائیں اور رعایا کو اپنی اپنی اراضی دستیاب ہو تو ہم کہیں گے کہ ظالم سنگھ دست قدرت میں ایک آلہ واسطے تحفظ حقوق قوم ہاراسو کے تھا لیکن صورت حال میں جو غلہ زہریز اراضی کوٹہ میں پیدا ہوتا ہے اس سے کوئی علامت بہبودی کی نظر نہیں آتی اور نہ اوکی فوج آراستہ ذریعہ تحفظ تصور ہو سکتی ہے کیونکہ صداقت دلی میں فتور واقع ہو گیا ہے حقوق سب ملتوی رہیں اور جب تک حقوق سب کے اونکو نصیب نہوں گے اسوقت تک جو یہ آراستگی اور شہکام ملک نظر آتا ہی یہ سب ایسے ویلون سے قائم ہوا ہے جیسے امنیت ملک میں اندیشہ خطرے کا ہو *

باب ہفتم

طریق انتظام ریاست - اوسکی تدبیرات نسبت ملک کچھ کے - اوسکی عظمت سچ رجوارہ کے -
 اوسکی اول ملاقات ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے - غسون صاحب کی مراجعت و تیرانہ - طریق اور
 رئیس کہ بلا قوم ہوا - مدد وہی نائب باعث بد مزگی ہو لکھ - آنا ہو لکھ کا کوٹہ میں - سامان حملہ آوری
 اور پکڑ سکے - عجب ہمنائی کی ملاقات ساتھ ظالم کے - وکیل ظالم کا دربار غیر میں رہنا - ملاقات
 ساتھ امیر خان و دیگر رئیسان پندارہ - بیان سیرت و عادات - ظالم کی تدابیر یوں - اوسکی تدابیر کلمی
 بیان حال ہمارا - امید سنگہ ظالم کا سلوک اوسکے ساتھ - تجویز پسند کرنے وزیر کی - بشن سنگہ فوجدار
 دلیل خان چٹھان - تیاری فصیل گرد شہر کوٹہ - بنیاد شہر جھالرا پاٹن - مراب خان حاکم فوج +
 خیالات بالا پھر حکو بجانب خیالات صاحب تدبیری مائل کرتے ہیں گریبان ہم اسکے بیان کو
 و در فروع میں تقسیم کرتے ہیں یعنی خانگی اور غیر آں اور ہم دانستہ اس مطلب کی تکرار کو بنظر تسبیل
 تقسیم تبدیل کرتے ہیں +

ظالم سنگہ کی تدبیر نسبت اپنے یہ تھی کہ قوت کے دونوں سچے برابر ہوں یعنی ایک افسر کو اپنی دوستی
 دوسرے افسر کے ساتھ رکھ کر خائف رکھے اور سب سے موافقت رکھ کر ہر ایک متنفس کے اندیشہ کو
 رفع کرے اور اوسکی قوت استدر کافی تھی کہ پچھلے ہمیشہ اوسکی جانب گرانی کرتا تھا +
 جو ملک کوٹہ وسط ہند میں واقع تھا لہذا یہ چند سال تک ایک مرکز تھا جسکے گرد افواج غارت کن یا حکومت
 سیار جو قیام سے آشنا نہ تھی گردش کرتی تھی اور گو اس ملک کی دولت اور ثروت ایسی تھی کہ ان سیار
 حکومتوں کی چشم طمع اوس پر نہ پڑے مگر طریق فریب آمیز سے ظالم سنگہ نے بچا پس برس سے زیادہ وہی رہا
 اور غوث اور نیز لحاظ اور ادب اپنے ملک کا قائم رکھا اور صرف ملک کوٹہ نے اس عرصہ دراز ملک میں
 ہر حکم خرابی عائد ہوتی تھی کوئی دشمن اپنا اپنے دروازے پر نہیں دیکھا ہر چند یہ زمانہ ایسا تھا کہ زمین
 ہر لحظہ رنگ بدلتا تھا اور ملک زیر و زبر ہوتے تھے افواج غارت ہوتی تھیں ریاستیں زیر و زبر ہوتی تھیں
 اور قحط اور وبا اعانت کر کے زمین اور انسان کو تباہ اور تلافی کرتی تھی مگر اس نائب نے بہت بیچ سالگی
 ہشتاد و دو سال کی عمر تک اپنی دانائی اور ہوشیاری اور اعتدال طبع اور خرم و عقل سے اس شے کو

لے ہم پھر یہ اعادہ کرتے ہیں کہ یہ واقعات ۱۸۵۷ء میں مندرج ہوا تھا اور ظالم سنگہ کی عمر ہشتاد و دو سالگی تک پہنچی تھی +

جواوسکی تفویض میں آتی تھی اندیشے اور خوف سے جو ہر وقت موجود تھے محفوظ اور مصون رکھا تھا یہیں کچھ تعجب نہیں کہ وہ ایسے وقت میں اپنی حکومت کے ترک کرنے میں ناراض ہو جب کشتی کا روانی کی آب صاف میں روان ہو یا جب مالک بے عقل حلیہ طوفانہا سے گزشتہ کو فراموش کر کے یہ خیال کرے کہ اوسکی عقل واسطے کاروبار ریاست کے کافی ہے اور حکومت اوس سے ستر کرنا چاہیے تو وہ جھنڈہ انکار کا کھڑا کرے *

کوئی دربار رجوارہ میں ایسا تھا بلکہ حکومت ہاے غارت کن جو کسی نہ کسی طرح اوسکی رائے نہیں لیتا تھا اور اکثر مطابق اوسکی صلاح کے کارروائی کرتے تھے ہر ایک دربار میں اوسکے وکیل رہتے تھے اور جب کوئی مطلب حاصل کرنا ہوتا تھا تو دلائل لا جواب اوسکے حاصل کرنے کو بیان آتی تھیں ضروریات اور خوب بینی اور قصور انسان کا وہ اپنی طرف عائد کیا کرتا تھا اور وہ راجہ سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نڈارے تک ایسے وقت واقعہ خیز میں اوسنے یہ رسم پیدا کی تھی کہ کسی کا تو وہ باب بنا تھا اور کسی کا چچا اور کسی کا بھائی وہ اکثر کہتا تھا کہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کیا اوسکو جو بیوالا ہے اور جب اوس سے درخواست کرتے تھے کہ وہ کلمات عجز زبان پر نہ لایا کریں کہ وہ شایان اور موافق اوسکی عمر اور مرتبہ کے نہیں اور خلافت اولیٰ باب کے بھی ہیں تو وہ جواب دیتا کہ خدا تمہاری عمر دراز کرے مگر میری یہ عادت ہو گئی ہے سچ آخر دس سال کے اوسنے نہ صرف اتفاق ساتھ امیر خان کے اس نظر سے کیا کہ مارش اولیٰ ہو لکیر کے ساتھ نہو جاے بلکہ خان مذکور کے اتفاق سے اوسنے اپنی قوت کو پہلے کو زیادہ تر سنگین کیا وہ شکر خدا کا کرتا تھا کہ وہ وقت اب گزر گیا جس میں اوسکو مبارکباد ایک غلام ترک کو بھی موقع پیدا فرزند کرنی پڑتی تھی اور اس خوشی کے عوض کچھ دنیا بھی پڑتا تھا *

اگرچہ طبیعت سے یہ شخص زود رنج اور عصبہ ور اور مغرور تھا مگر وہ تابعداری بھی بدرجہ غایت کرتا تھا اور جب تحریر یا تقریر کسی غارت گرد نڈارہ یا پٹھان سے وہ کرتا ہو تو ایسے ایسے لفظ کام میں لایا یعنی میں عرض کرتا ہوں اور درباب اپنی رائے کے یعنی اگر میری رائے ہو میں نے زمینداری لائق مشورہ کرنے کے ہوا اگر طلب روپیہ کوئی کرتا اور اندیشہ اوسکی غارتگری کا تھا تو وہ اس طرح تحریر کرتا کہ تحریر دوستی ہو پچی اور حال نکالیت وغیرہ اپنا با فوس بیان کر کے جس قدر طلب ہوتا تھا اوس سے چند ہزار زیادہ بھیجتا اور پٹیا میر کو بھی کچھ دیتا غرض کہ ایسی تحریر اور تقریر کرتا جس سے خواہ مخواہ

دست درازی سے محفوظ رہتا مگر جہان یہ تھا وہاں یہ بھی تھا کہ اگر کوئی زیادتی کرنا چاہتا تھا تو وہ مستعد اور موجود اس کے دفعیہ پر ہوتا تھا اور اگر ایک لڑائی سے اس کا فیصلہ ہو سکتا تھا تو وہ اس کے واسطے بلا تامل حسبِ قوت ممکن تھی سب جمع کرتا تھا تاہم وہ ایسی فتح کو بھی اپنی مصرت تصور کرتا تھا اور عام رویہ اس کی تدابیر کا نسبت غیر کے مصالحت آمیز اور دور رویہ تھا جو متزلزل موقع پر وہ تھا لہذا وہ دونوں کھیل کھیلتا تھا یعنی صلحنامہ ۱۸۵۶ء میں جو بمقابلہ جودہ پور کے ہوا تھا وہ تین فریق کو راضی کھتا تھا اور وہ تینوں خواستگار اس کی مدد کے تھے ایسے موقع پر بلا آمیزش رہنا غیر ممکن تھا لہذا اس نے اپنے وکیل تینوں کے پاس بھیجے اور بظاہر وہ متوسط اور شخص درمیانی اور ٹھین تھا مگر اس نے مدد کی کو بھی نہ دی ۔

یہ ارادہ کرنا بے سود اور بیکار ہے کہ بیان اس کی تدابیر کا نسبت غیر حکومتوں کے کیا جائے لہذا ہم صرف اس موقع کا بیان کرتے ہیں جہیں وہ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۵۷ء میں آیا تھا بعد ازاں ہم اس کی تدابیر نسبت اس کی اپنی ریاست کے بیان کریں گے ۔

جب منحوس مہم منسون صاحب کی نے واسطے حملہ آوری اوپر ہو لکر کے وسط مہند کو طے کیا نائب کوٹہ فی خیال اس کے کہ فوج انگریزی پر کوئی طغریاب نہیں ہو سکتا کچھ تامل نہیں کیا اور جب فوج انگریزی اس کے ملک میں آئی اس نے سپاہ اور رسد سے اس کی کمک کی مگر جب فوج مذکور نے مراجعت کی اور افسر فوج نے چاہا کہ اس کی دیوار شہر کوٹہ کے اندر آوے اس نے جواب صاف دیا اور ممانعت اندر آنے کی اور یہ کہا کہ تم فوج شکست خوردہ لا کر ہمارے بے شہر والوں پر تباہی مت لاؤ مگر اپنی ٹپالوں باہر دیوار شہر کے رکھو تم محکوم رسد وغیرہ دینگے اور ہم اپنی فوج کو ہمراہ لیکر درمیان تھکا دشمن کے متوسط ہونگے اور اگر وہ جنگ کریگا تو اول ہماری فوج بمقابلہ ہوگی یہ ظالم سنگہ کا خود بیان تھا اور ہم یہاں اس امر میں حجت نہیں کرتے کہ آیا دانائی اس میں تھی کہ وہ افسر فوج کی درخواست منظور کرتا بعد ازاں منسون صاحب گریزان ریاست ہاسے بوندی اور جلیپور میں گیا اور اپنی بدنامی اور بے حرمتی اس نے تباہ چشمہ مشہورہ پہونچائی یہ موافق عادت بشری کہ جو جو اپنے چاہا کہ اپنی غلطی میں اور کو بھی شریک کرے اور منجملہ اس کے جو اس میں ناحق ملزم ہوئے اول اور سب سے زیادہ نائب کوٹہ تھا اس کا الزام صریح یہ تھا کہ اس نے فوج خوں زدہ اور گاد خور کو اپنے شہر کی دیوار کے اندر

آنے سے ممانعت کی تھی اور اس حرکت کو اوسکی ساتھ دغا بازی اور شرکت دشمنان کی تعبیر کیا یہ الزام مدت تک اس صاحب تدبیر کے دلیلیں جاگزین رہا مگر کوئی الزام سچا اس سے زیادہ نہ تھا اور کوئی معاذ برعکس باوجود خدمت گزاری اور جان بازی کے جوچ ایسے ایک امر کے ہوئی تھی جس میں کچھ مطلب اوسکا اس سے زیادہ نہ تھا اور اسکا اثر از بس نیچ افرا او سوقت میں لینے شائع میں معلوم ہوا جب ہکو کوئی گریہ اوسکی اعانت طلبی سے تھا اسکا بیان کبھی نہیں ہوا اور نہ اس عرصہ وراثت تک یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کیا خدمت گزاری بدل او سوقت مراجعت فرج میں عمل میں لایا تھا کیونکہ یہ تو ایک بدنامی اوسکی ہو چکی تھی کہ فرج کوڑ اور سپاہ لیوکن صاحب جو بدل مصروف تھی دونوں واسطے حفاظت مراجعت فرج کے گھائی کندرا سے باہر آئے تک قتل ہو گئے اگر کوئی شخص تائید کلام افسر مذکور کی جوا سوقت ندامت میں اوسکا بیان تھا کرے اور یقین امر واقع کا نہ کرے تو اوسکو چارے لہ رئیس کو ملا کے سادہ لینے مدفن کو جا کر دیکھے جس رئیس نے مثل صحیح النسب قوم ہارا کے اپنا غلہ شہ اوپر کنارہ امبار کے بسوط کیا اور وہاں منتظر جنگ جو بیان مرثیہ کار با اوریج تحفظ راہ فرار اوس فرج ہوا ایک حد ہندوستان سے دوسری حد تک گزیر سکتی تھی قتل ہوا پس یہ شخص ہارنی احسان فراموشی شائع کا بواجبی حوالہ کر سکتا ہے جب شائع میں اوس سے استطلب موافقت اور اتفاق واسطہ دفع کرنے اوس طریق غارت گری کے کی گئی تھی جس کے مقابلے میں اوسنے اپنی عمر لرزہ میں بسر کی تھی اگر اوسکی خدمت گزاری میں کچھ شک ہو یا اگر جو سادہ مقتولوں کی ہیں وہ بطور شہادت منظور کیا جائیں تو ہکو چاہیے کہ اس بارہ میں اسے دشمنوں کی لین جنگی شہادت اور ہی غارہ اس عجیب شخص کی تصویر لگاتی ہے *

ماورائے رئیس کو یلا اور اکثر شجاعان قوم ہارا جو ہنگام مراجعت منون صاحب کے قتل ہوئے تھے ایک نجشی دستگیر ہوا تھا اور بالعوض اوسکی رہائی کے یا بطور سزا جوہ اوسکی اعانت کرنے انگریزوں کے افسر مرثیہ نے ایک دست آویز دس لاکھ روپیہ کی اوس سے لکھالی اور یہ کہہ کر دھمکایا کہ اگر وہ اسے ادا کرنے سے انکار کرے گا تو جان تک وہ تعاقب کرتے جاؤنگے وہاں تک آتش اور تلوار سے تباہ کرتے جاؤنگے مگر جب یہ شکست خوردہ نجشی روبروئے نائب کے آیا اوسنے اوسکو سامنے سے لکھوا دیا اور اوسکی حرکت تحریر دست آویز کو نامنظور کیا اور ہولکر کے پاس اوسکو واپس بھیجا اور کہا

۶۹
 کہ جس طرح وہ چاہے روپیہ وصول کرے ہو لکرنے اسپر اپنے دل میں کہا کہ اسکا عوض لو لگا اور جب موقع
 اوسکو ملا اوسنے فوج کشتی اوپر ہر ہوتی کے کی اور نزدیک دارالریاست کے جا کر خمیہ زن ہوا دیواروں پر
 سپاہی آما وہ جنگ مقرر ہوئے اور علامات جنگ تیار ہوئیں جنگے باعث کوئی نگر میدان میں آباد نہ رہتا
 اور پھیل گیا ہو کر ہو لکرنے کی رسد اور بہیر پر حملہ آور ہوتے دست آور نہ مذکور پھر پیش ہوئی اور بے تامل
 اوس سے انکار ہوا اور جنگ کا ملتوی رہنا باہر قیاس سے تھا کہ دوستان فریقین درمیان آئے
 اور تدبیر ملاقات کی کرنے لگے مگر ظالم شنگہ نے جو اپنے دشمن کی بے ایمانی سے واقف تھا اس سے انکار کیا
 اور کہا کہ ملاقات موافق ہماری شرائط کے اگر ہو تو مضائقہ نہیں اوسکی شرائط عجیب تھیں اور اوسے
 ایک اور مشہور ملاقات یاد آتی ہے اوسنے کہا کہ معاملہ جنگ یا صلح جو کچھ ہوا اوسکی گفتگو دریا سے چہل میں
 کیجاے اسکو ہو لکرنے بھی منظور کیا لہذا ظالم شنگہ نے دو کشتیاں ایسی بنوائیں جنہیں میں سپاہی
 مسلح سوار ہو سکیں اور اپنی کشتی پر سوار ہو کر چہل کے درمیان گیا اور وہاں قرار کیا جہاں شہر کی اتواپی
 زد تھی او دہر سے ہو لکرنے بھی اپنے ہمراہی لیکر کشتی پر سوار ہوا اور اوسکی ملاقات کو آیا قالین سمجھ گئے اور
 ان دونوں عجیب شخصوں نے جنہیں صرف ایک آنکھ تھی باہم شرائط صلح قرار دیں اور رشتہ اتحاد عمومی
 اور برابر زادہ کا باہم قرار پایا اور اظہار خوشی و فرحت طرفین سے بیان آئے اب ہمیں کچھ شبہ نہیں
 کہ ہر ایک کشتی لنگر ڈالی گئی اور سپاہی موجود ہوئے کہ کچھ بھی ظہور دغا کا پایا جاے تو اون سبکو غرق دریا
 کر دیں مگر ہو لکرنے کی ضروریات بہت شدید تھیں لہذا تین لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ ہوا کہ یہ امر صحیح
 ظہور میں نہ آوے گا اوسنے کبھی یہ دہلی نہیں چھوڑی کہ وہ دس لاکھ روپیہ لیکر اور جب آخر کار وہ یونہی
 اور مسلوب الحواس ہو گیا تاہم وہ ہر مرتبہ ذکر دست آور کا ظالم شنگہ کا کیا کرتا بعد ازاں بقیہ عمر اوسکی
 دیوانگی میں بسر ہوئی *

یہ بلا تامل یقین ہو سکتا ہے کہ جو محنت اوسکو اپنے انتظام میں ہوتی تھی وہ اوسکے ارادے کے واسطے
 کافی ہوگی اور اوسکو فرصت واسطے دست اندازی کرنے پر علاقبات اوسکے ہمسایگان کے نہوتی ہوگی
 مگر بشرط یہ ہو کہ وہ واسطے لینے متاجری علاقبات وسیع ملحقہ سرحد جنوبی کے جو تعلق سیند ہیہ اور ہو لکرنے

۱۰ اگر ہماری یاد میں فرق اور غلطی نہ تو ہو یا آتا ہو کہ اس نصیب افسر یعنی بخشی نے بوجہ شرم اور ندامت کو زہر کھا کر جان دی *

۱۱ حال یہ ہو کہ ظالم شنگہ تو نابینا تھا اور ہو لکرنے کی چشم تھا لہذا یہ کہا گیا کہ دو شخصوں میں ایک ہی آنکھ تھی *

رکھتے تھے آما وہ تھا سیندھ سے اور سنہ متاجری علاقہ پنج محل کی لی تھی اور ہو کر سے اضلاع زریز
 ویک وپراوا وغیرہ اضلاع جب بحق فتحیابی کے انگریزوں کے ہو گئے تھے تو بطور معافی نائب مذکور کو
 دیے گئے اور اسپر بھی راضی نہ ہو کر کہ اسکا اختیار ایسی بڑی حکومتوں میں ہے وہ اپنے معتبر اہلکاروں کو
 بطور مخبروں کے رکھتا تھا اور وہ اسکو ہر ایک امر کی خبر دیتے تھے اور زیادہ تر اطمینان اور یقین صحت اخبار
 اسنے اچھے لیسٹ مرثہ پنڈتوں کو اپنے انتظام میں رکھا تھا اور انکے سبب سے جو انکے رشتہ دار
 انکے ملک میں تھے انکو ذریعہ سے کوئی امر ریاست داری کا اسکی اطلاع سے باہر نہیں رہتا تھا
 اور نسبت امیر خان کے یہ حال ہے کہ نائب اور خان مذکور دونوں ایک تھے کوٹہ سے خان مذکور کو سالانہ
 جنگ اور رسد ہر قسم کی ملتی تھی اور جب اسکی فوج نے فساد کیا تھا جو ایک امر ہر روزہ وقوع میں آیا کرتا تھا
 اور دھمکیا کہ وہ اسکو باندھ کر دھوپ میں کھڑا کریں گے تو کوٹہ میں اسکو براے چندے امنیت نصیب ہوئی تھی
 اور ہر طرح کی مدد اسکی واسطے فرور کر کے فساد کے ساتھ تقسیم کر کے تنخواہ کے ہوئی تھی ظالم سنگھ نے قلعہ اسیر گڑھ
 اسکے خاندان کی بود و باش کے واسطے دیا تھا جسکے باعث اس افسر نے خان مذکور کو کچھ فکر انکی جانب سے
 باقی نہیں رہی تھی اور بے اندیشہ مقامات بعیدہ پر جا کر اپنا دست غارتگری دراز کرتا تھا +
 نیڈارونکی بھی خاطر داشت وہ اوسے لحاظ اور توقیر کے ساتھ کرتا تھا جیسے ایک لیسٹ آدمی کی ہوتی ہے
 انکے اکثر افسروں کو جاگیر کوٹہ میں دی گئی تھی درحقیقت ایسی لگا لگت اس گروہ کے ساتھ اس کی تھی
 کہ جب سیندھ میں نے سنہ ۱۸۴۷ میں کریم کو جو ایک نامی آدمی اس فرقہ کا تھا گرفتار کر کے قلعہ گوالیار میں
 مجبوس کیا تو ظالم سنگھ نے اسکی ربائی کے واسطے بہت روپیہ دیا اور قطع نظر اسکے اسکا خل ضامن ہوا
 اور گو یہ امر اسکی عقلمندی کے خلاف بظاہر ہوا مگر دراصل سیندھ میں کی طمع کی ایک سزا سے واجب ہوئی +
 جس فیاضی کے ساتھ وہ عقائد پناہ گیری نسبت عمائد ملک غیر جو اسکے پاس پناہ گزین ہوتے تھے
 عمل میں لاتا تھا اسکی ریاست کی حیثیت سے زیادہ تھے عمائد جلا سے وطن ماروارا اور میوار کو علاقہات
 ملک کوٹہ میں اسقدر زیادہ ملے تھے کہ انکے اپنے موروثی علاقہات منضبطہ سے زائد تھے ایسے کار باہر نہ لیا
 فیاضی کے ایسے گروہ کی نظروں میں ہمیشہ رہتے ہیں جنکے فرقے میں ممانداری سے زیادہ کوئی کاشیک
 تھا ان ملکوں میں جان عجیب طرح کی دشمنی اور نا اتفاقی بیچ امور ریاست کے پیدا ہوتی ہے ایسے طریق کا
 اختیار ہونا تعجبات میں نہیں ہے اور یہ طریق ان ریاستوں کی تکرار کا باعث بھی نہیں ہو سکتا جان سے

پناہ گیر لوگ آیا کرتے تھے اور نائب صرف پناہ گزینیان کو پناہ نہیں دیتا تھا بلکہ اوسکے راجاؤں سے بھی اوسکی صفائی کر دیتا تھا اوسکو نازا اپنے اس نام پر تھا کہ وہ صلح کرنے والا مشہور تھا اور گواہ اسکا یہ طریقہ بوجہ فیاضی کے ہو یا باعث صاحب تدبیری ملک کے مگر اسکے جلد سے میں اوسکو خطاب دیکھا لگتے کے ملا کرتے تھے جو بذاتہ بلند مرتبے کے ہوتے تھے وہ کہتا تھا کہ یہ لوگ اپنی تکالیف اگر عمر ظالم سنگہ کو پاس کرتے ہیں اس نظر سے کہ گویا ظالم اول سب کے واسطے اپنے علاقے سے جو بہت چھوٹا سا ہے معاش دیکھتا ہے *
اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں نتیجہ اوسکی تدابیر تحفظ کا برعکس نتیجہ تدابیر حرب کے تھا ایک میں تو اوسکو فتح کامل اور نمایان نصیب ہوتی تھی اودوسرے میں شکست اور ناامیدی اور صرف کثیر جیا پیدا ہوتے تھے میوار نے اوسکی سب حکمتوں کو درکنار رکھ کر کوٹہ کو ایسی وقتوں میں گرفتار کیا کہ اوس سے کبھی اوسکو مفر نہیں ہو سکتا اور اوسکا ارادہ لینے شیو پور دارالریاستہ غورساتہ ہم کے شکست فاش ہوا اگر اوسکو انہیں سے کسی میں بھی فتح نصیب ہوتی اور اوسکے فوائد ملک کوٹہ کو حاصل ہوتے تو بے شبہ اوسکے خیالات بہت وسیع اور بلند مرتبہ ہوتے اوائل نیابت میں اوسکے پاس ایک پیغام بڑا سنگہ جیپور والہ آیا تھا کہ اوسکی وزارت قبول کرے یہ خیال کرنا بیکار ہے کہ کیا نتیجہ اوسکو یا ریاست کو حاصل ہوتا اگر وہ اپنی آمدنی کا انتظام کرتا جو اس وقت میں کم نقصان پذیر ہوتی تھی *
اب ہم توجہ نسبت اس نائب کے خانگی انتظام کے کرتے ہیں اور اس غرض سے کہو پھر راجہ امید سنگہ راجہ دیدار کو اپنے صرف دکھانے کے اور برائے نام راجہ کا حال درج کرنا ہوگا جسکے نصیب میں ہرگز آزادی زنجیر سربستی سے نھتی اور یہ عہدہ سربستی یعنی محافظ اور ولی کا مثل دیگر عہدہ ہاؤ موروثی ہندوستان موروثی ہو گیا تھا اور ہر شخصیت و دوسالگی امید آپ کو اوسط طرح خرد سال تصور کرتا تھا جیسا وہ اوس زمانہ طفلی میں تھا جب اوسکے قریب المگ والد نے اوسکو بیچ کو محافظ یعنی ولی ظالم سنگہ کو سپرد کیا تھا مگر جو طریقہ وہ نسبت اپنے راجہ کے پچاس برس کے عرصہ تک مرتعی رکھتا تھا عجیب قسم کا اور موافق رتبہ کے تھا اوسکی عمر اور سیرت اور خطاب نانا کا باعث اوسکی وقعت اور اختیار کا تھا اور طبیعت راجہ کی ایسی تھی کہ وہ ہرگز ارادہ اوسکے دور کرنے کا ولین نہیں لاتا تھا قصہ راجہ مزاج کلیتہً موافق اسے نائب کے تھا اور نائب بھی گو ہر امر میں اوسکا استمراج کرتا تھا مگر وہی فعل کرتا تھا جو اوسکو منظور تھا ہمارا ایک راجہ نہایت عمدہ فہم کا تھا اور اکثر عادات راجپوت کی اوسمیں تھیں

وہ شائق شکار کا تھا اور تمام ملک میں سواری ہتھ میں اور نشانہ بازی میں کیتا تھا اور نائب لیا محیط
 اور سپر تھا کہ اسکی خواہش تبدیل کرنی اس انتظام کی پائی نہیں جاتی تھی ماورائے اسکے کوئی امر
 زبردستی نائب کا نسبت راجہ کے پایا نہیں جاتا تھا اور راجہ کی توجہ نسبت امور مذہبی کے جو اسکی
 عمر کے ساتھ ترقی پذیر ہوتی جاتی تھی اور اس سے اور بھی اسکو خواہش مصروفیت کی بیچ امور ریاست کو
 کم ہو گئی تھی اسکی عبادت نے درحقیقت اور سپر روشن کر دیا تھا کہ ایسی خواہش کرنی بے سود ہے
 لہذا وہ ہرگز اسکو دلیں بھی نہیں لاتا تھا اور جب قدر یہ تجویز نائب کو منظور کرتا تھا اور سبقت توجہ نائب کی
 اسکی نسبت زیادہ ہوتی تھی اگر کوئی سفیر کسی ریاست غیر سے آتا تھا اسکو رو برو راجہ کے لیجا تو تھے
 اور جو تحریر اس کے پاس ہوتی تھی وہ راجہ کو دیجاتی تھی اور راجہ سے ہی اسکا جواب حاصل ہوتا تھا
 گو وہ جواب اصل نائب کا ہوتا تھا اگر کوئی رئیس علاقہ غیر پناہ چاہتا تھا تو اسکی پرورش راجہ کرتا تھا حجامت راجہ
 ہوتی تھی گو وہ قسم مراعات اور تعداد مراعات کو تبدیل نہیں کر سکتا تھا یعنی جو نائب تحریر کرتا تھا وہی رہتا تھا
 جسے کہ اگر نائب کا خود فرزند کہ علاقہ اپنے واسطے ایذا دیکھا چاہتا تھا تو وہ بھی حکم اور خواہش ہمارا اسے آگے
 ملتا تھا اور اس امر میں نائب نے اس غایت تک احتیاط رکھی تھی کہ اسکی اپنی ذاتی مراعات بھی وہ بغیر
 اصرار راجہ کے زیادہ نہیں کرتا تھا اگر گھوڑے کسی ملک غیر سے واسطے فروخت کے آتے تھے تو اس میں
 جو اچھے ہوتے تھے وہ ہمارا اور اس کے فرزندان واسطے علیحدہ رکھے جاتے تھے دفتر خانہ اور مہر اور
 تمام علامات راج مثل سابق قلعہ میں بھراست ملازمان ذاتی راجہ کے رکھے جاتے تھے گوان میں سے کوئی
 بغیر استرضاء نائب کے کام میں نہیں آتے تھے نائب نے اپنے فرزند کو تین سال تک اپنے علاقہ ناندان
 ریاست گاہ سے جلائے وطن صرف اسوجہ سے کر دیا تھا کہ اس نے کچھ بے ادبی گھوڑا پھیرتے ہوئے نسبت
 ولیحد کشور شنگہ کے ظاہر کی تھی اور بمشکل تمام بعد اصرار ہمارا واسنے اسکو پھر طلب کیا تھا اکثر روایات
 مشہور ہیں جسے لحاظ اور تکریم نائب کی نسبت ہمارا اس کے ثابت ہوتی ہیں اور وہی باعث اور زیادہ معین
 اسکی صاحب تدبیری کے ہوتے تھے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ایک روز نائب شوالہ راجہ واقع اندرون قلعہ
 پوجا کرتا تھا جب ہمارا اس کے چھوٹے بیٹے بلا اطلاع اسکے کہ نائب وہاں ہے شوالے میں پوجا کرنے آئے
 موسم سرما کا تھا اور شوالے کا فرش دھویا ہوا تھا اور نم تھا نائب نے اپنی چادر جو اوڑھ کے پوجا کرتا تھا
 اوتار کر بچھا دی کہ اس پر کھڑے ہو کر راجہ زادگان پوجا کریں جب وہ پوجا کر کے چلے تو ایک ملازم نے یہ خیال کیا

کہ اب جو اسپر پاؤن رکھے گئے تھے تو وہ لائق اسکے نہیں رہی کہ نائب بھر او سکواڑھے اور اس خیال سے وہ او سکواڑھنا کر علیحدہ رکھنے لگا مگر ظالم سنگ نے اسکے خیال پر پے لیجا کر چادر مذکور اس سے چھین لی اور اوڑھ کر یہ کہا کہ اب یہ چادر بہت قیمتی ہو گئی کیونکہ اب اسپر خاک ہمارے راجہ کے صاحبزادوں کے قدم کی لگ گئی یہ عجیب حکایت ایسے شخص سے معلوم ہوتی ہیں جسکو اختیار سید حاصل ہو کوئی مثال اختیار کج بسہولیت چھین لینے کی اور کلیتہً اختیارات لے لینے کی کبھی ایسی ہوگی اور یہ پایہ ثبوت کو پہنچا ہو کہ راجہ اور نائب دونوں موافق ایک دوسرے کے اور موافق وقت کے تھے ۔

یہ توقع ہو سکتی ہے کہ جب کا نام مدت تک عقل و دانائی میں مشہور ہو وہ کچھ تمیز و پند کرنے ملازمین کے ظاہر کر لیا گیا ہو اسکو یہ حکمت یاد تھی کہ یہ ہر ایک کو اپنا جانب دار ساتھ تواضع و تکریم کے کر لیتا تھا اور کوئی امر مہربانی یا دوستی کا اسکی شرائط اور پاسداری کو فراموش نہیں کرا سکتا تھا مگر جس صورت میں یہ اونکی حاجات رو کرتا تھا اور ہر طرح کی مراعات نسبت اس کے مرعی رکھتا تھا وہ یہ بھی خوب جانتا تھا کہ ہر ایک شخص کی خواہش ایسی ہے کہ وہ اسکی محتاجی سے بری ہو جائے لہذا وہ اونکی پرورش کرتا تھا اور اس کے واسطہ داران اور ملازمین کی پرورش کا خیال رکھتا تھا اور اسکا دست فیاضی بموقع روزیہ سے خوش یعنی یوں ہارا اور تولد اور شادی اور مرگ کے دراز ہوتا تھا مگر وہ ہرگز انکو موقع اجتماع کرنے دولت کا نہیں دیتا تھا یہ بھی قابل یادگار ہے کہ اس کے ملازمان معتبر یا قوم ٹھکان سے تھے یا نڈتان قوم مرٹھ ٹھکانوں کو وہ مقامات سپاہ میں رکھتا تھا اور نڈتون کو امور پیچیدہ ریاست میں اپنے ملک کے آدمیوں کو وہ بہت کم رکھتا تھا اور عمدہ فوجدار کا جو نام بشننگ قوم سکتا و راجپوت کے تھا وہ مستلذات میں تھا و شخص دلیل خان اور مہراب خان اس کے نہایت معتبر اور وفادار ملازم اور دوست تھے مستحکم فصیل دار ریاست جس کے ثانی کوئی تعمیر مندوستان میں سوائے فصیل شہر اگرہ نہیں ہے باہم دلیل خان تیار ہوئی تھی اور اسی شخص کے اہتمام میں وہ مشہور تعمیر جس پر نائب کو بھی ناز ہے یعنی شہر جھارا پٹن جو اسکی قوم کے نام سے نامزد کیا گیا تھا تیار ہوئی ہے سوائے اسکے اور جملہ عجائبات ایسے مستحکم بنائے گئے تھے جنکی بابت ملک کوٹہ جملہ مقامات ہندوستان میں نہایت محفوظ مقام ہو گیا اور اس قدر محبت اور لحاظ دلیل خان کا نائب کو تھا کہ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ دلیل خان میری ویر و ویرت حیات کردے یعنی میرے بعد زندہ نہ رہے مہراب خان افسہ فوج پیاوگان کا تھا انکو اس نے نہایت ارستہ

سے جھارا پٹن یعنی شہر جھارا جو قوم نائب کی تھی ۔

اور ساتھ انتظام کے تیار کیا تھا اور کموبست روزہ ہر مہینے ملتا تھا بعد اختتام سال دوم کے کل باقی تنخواہ اور انکی بیباق ہوا کرتی تھی +

باب دہم

ریاست ہائے راجپوت کا طلب ہونا واسطے ملک سرکار انگریزی کے - ظالم سنگہ کا اول منظور کرنا - مارکوٹس ہیسٹنگ صاحب بہادر کا ایک اجنٹ دربار ظالم سنگہ میں بھیجنا - اتفاق کرنا بخلاف پنڈارون کے - اس نائب کا طریق درمیان جنگ کے - اسکی خدمات کا قبول ہو کر مور و انعام ہونا - مصالحت بیج ہندوستان کے - وفات ہمارا و امید سنگہ کی - عہد نامہ و قتمہ شرائط عہد نامہ - فرزند ہمارا و امید سنگہ اور انکی سیرت اور عادات - پیران نائب - حالات فریقین - نائب کا چھاؤنی سے رخصت ہو کر کوٹہ جانا - اسکی بیان کہ کشور سنگہ وارث راجہ مرحوم کا ہو - اسکی تحریر بنام صاحب اجنٹ انگریزی - صاحب کا کوٹہ جانا - بیماری شدید - نائب کی تدابیر واسطے برہم کرنے انتظام گدی نشینی کے - نائب کی ناقصیت نسبت اس امر کے - پیچیدہ حال سرکار انگریزی کا - دلائل بجانب قتمہ شرائط کے - منظور کرنا جملہ حکام اصلی کا ہمارے عہد نامہ کی بنیاد کو - کشور سنگہ کا انکار کرنا نسبت منظوری قتمہ شرائط کے - نتیجہ اسکا - نائب کا بندہ کرنا راجہ کا اور اس کے فرزند گوردھن داس کا واپس طلب کرنا - ہمارا و کا بند سے نکل جانا - صاحب اجنٹ انگریزی کا درمیان میں آنا - حوالہ کر دینا گوردھن داس کا اور اسکا جلا سے وطن ہونا - مصالحت ہمارا و کی ساتھ صاحب اجنٹ انگریزی کے - گدی نشینی ہمارا و کی - شرائط باہمی کا تحریر ہونا - نائب کی مخالفت دیباب لینے ڈانڈ کے بیچ ملک کوٹہ کے - خیالات +

اب ہم وہ موقع حالات نائب کا بیان کرتے ہیں جب سلسلہ واردات نے اسکو شریک تدابیر انگریزی کا کر دیا جب شائع میں مارکوٹس آف ہیسٹنگ صاحب بہادر نے جنگ بمقابلہ پنڈارا کی جو دروغیے تلچھٹ گروہ ہائے غارت گردان کی تھی اور جسکو قوت ہائے عظیم نے بوجہ شکستگی کے پھینک دیا تھا طناہر کی اسوقت میں تنہا رہنا گوارا سرکار انگریزی کو تھا لہذا یہ امر مشترک کیا گیا تھا کہ جو ہمارے جانب والا اس عظیم میں

سے مراب خان انرا ایک دستہ فوج کشنٹ ظالم سنگہ کا تھا اور ہمارے ساتھ تعینات تھا اسنے آڑ روڑ کے عرصہ میں جلد علاقیت ہو کر جو بھل ہر دق کے تھے قبضہ کر لیے تھے اور اسنے بڑی نیک نامی ہم قلعہ سو دی میں برقاقت جنرل سر جان مالکوم صاحب کے حاصل کی تھی راج پٹن بسکر دگی سیف علی کو بھی یہ بھی بڑا ملا دیا پای تھا اور جب جنگ باہمی شروع میں ہوئی تھی وہ شامل ہوئے اور ساتھ ہمارا اور انکو رفا کی بازبینی رہ سکا +

جس پر ہر ہودی جملہ آدمیوں کا ہے نہونگے وہ ہمارے دشمن تصور کیے جائینگے ریاستہائے راجپوت پر ہونے والا
 خوابان قائم کرنے حکومت قیامی کے تھے اونکو طلب کیا گیا کہ سرک ایک جاری جنگ اور امن کے رہیں
 اور اس صورت میں وہ واسطے ہمیشہ کے لٹامی اور نہ راجہ دارہی انمراج غارتگران سے محفوظ رہینگے اور
 بالخصوص اسکے سپاہی اور سپاہی اپنی حکومت کی تعظیم اور ایک دینہ اوکی آمدنی کا طلب کیا تیز چشتی ظالم سنگہ کی
 بادہی میں فائدہ اس پیغام کی ضروری کا دیکھا اور اگر یہ منظور ہو جائے گی تو مراعات زیادہ ہوگی
 اسی وجہ سے اسکا وکیل اول حاضر ہوا اور اسنے کوٹہ کو شامل اس اتفاق کے کیا جس میں فوراً بعد ازاں
 جملہ رجوانہ شریک انگریزی ہو گیا تھا اسی عرصہ میں کل ہندوستان مسلح ہو گیا دو لاکھ آدمی جمع ہو گئے
 اور مقامات متفرق میں گشت کرنے لگے تاکہ جرم بیخ و بن خارتگری کا واسطے ہمیشہ کے برکنڈہ کیا جا
 چونکہ اول جنگ کا ہونا بیچ علاقہ سرحدی ملک ہوتی کے محیلہ میں گذرا لہذا ایک اجنٹ کا ہمراہ ظالم سنگہ کو
 رہنا بہت ضروری تصور ہوا اسکو یہ ہدایت ہوئی کہ وہ ملک کوٹہ سے ہر طرح کی اعانت فوج کشی کو پہونچاؤ
 اور دشمن کی جنگ آوری کو انکو اس ملک سے باہر روک کر ہونے دے یہ اعانت ایسی موافق اور مناسب تھی
 کہ پانچ روز کے عرصہ میں بعد آنے اجنٹ مذکور بیچ کمیٹ کے مقام قیام ظالم سنگہ کے ہر ایک راستہ گویا
 مقام جنگ بن گیا تھا اور ایک دستہ پندرہ سو سپاہی پیادہ و سوار کا مع چار ضرب توپ کے روانہ ہوا کہ جا
 ساتھ جنرل سر جان مالکوم صاحب کے کارروائی کرین اس صاحب نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ عبور دریائے سندھ
 بہرہی ہندی فوج دکن کے کیا تھا اور بجانب شمال روان تھے جہاں چار طرف انکے اکثر دشمن تھے
 اور جو درست بھی تھے وہ مشتبہ تھے اس زمانہ تواریخ انگریزی ہندوستان کے جب ہر ایک ضلع میں دریا
 گنگ سے دریائے شورتک بوجہ جنگ و جدل کے فتور پیا تھا کہ ہونا بے کارزار کا مجمع اور خبر اخبار کا
 مرکز تھا اور جسطرح اسنے کام کیا وہ بے لوث اور مردانہ اور موافق وقت کے تھا اور اگر کسی امر میں تذبذب
 ہوا تو وہ ہمارے کردار سے ہوا تھا جس کردار کے باعث اسکے ولیم شہہ نسبت اسکے اپنے طریق عقل کے

۱۱۔ مصنف اس تواریخ کا اس وقت میں اسٹنٹ ریڈنٹ دیوار سینڈ ہیہ میں تھا اسکو حکم لارڈ ہسٹنگ صاحب بہادر نے دیا کہ
 پاس رانا ظالم سنگہ کے جاوے برطبق اسکے وہ کوٹھی ریڈنٹ گوالیار سے تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۱۷ء روانہ ہو کر بمقام رونا جان
 کہنڈا بے کا تھا اور جو بلحا صلیہ پچیس میل کے بجانب شمال و مشرق کوٹہ کے واقع ہے تاریخ ۲۳ ماہ ۱۸۱۷ء

وارید ہوا تھا

پیدا ہوا تھا اوسنے یہ دیکھا تھا اور دریافت کیا تھا کہ قاعدہ کلیہ صاحب تدبیری کا یعنی ضرورت حجاز و بار او
 کونسل کی خواہش کا ہوا مرثیہ کا یا انگیزی مادی اور نہایت سہ اور نامنظوری عہد جولائی کی صاحب نے
 ماتحت مارکونسل و میلی صاحب بہادر کے منعقد کیے تھے وال اور اس تکرار اور وجہ کے تھی اور وہ جاری
 تواریخ حکومت سے خوب واقف تھا لہذا زیادہ تر اعتبار اور پر ہمارے ترک کرنے حقوق فتحیابی تخیل کے
 نہیں کرتا تھا یہ نسبت اوس کے جو ظاہر داری چاہتے تھے اور تبسم صاحب سادہ لوح صاحب تدبیر کے
 چہرے پر بھی پیدا ہوتا جب وہ سنتا کہ وکیل اس امر کے جملہ خیالات سے درگزر کرتا کہ یہ جنگ واسطے
 ترقی ملک کے تھی اس جملہ بیانات کے جواب میں وہ کہتا کہ ہمارا جہ مجھے شبہ نہیں ہے کہ جو آپ کہتے ہیں
 اوسکا آپ کو یقین بھی ہے مگر یاد رکھو کیا ظالم سنگہ معر آپ سے کہتا ہے کہ وہ روز نزدیک ہے جب
 ایک سکہ جملہ ہندوستان میں جاری ہو جائے گا یہ گفتگو شروع کی ہے اور دس برس بھی بعد ازین
 اگر وہ زندہ رہا ہوگا تو اسکی صداقت اوسکو بخوبی ہوگئی ہوگی کیونکہ گو کلیتہً فتح یا انتزاع ملک
 راجپوتانہ نہیں ہوا ہے مگر ہمارا طریق حکومت اور ہماری تجارت نے ان حدود میں (اسکا ہلکا اوست
 خواب بھی نہیں ہوتا تھا) اوسکی پیشین گوئی کی صداقت جزو گردی ہے درحقیقت یہ خیال کرنا
 بیوقوفی ہے کہ کوئی ہزار اوس شخص کے دل سے ایسے خیالات کو خاک اور نابود کر دیکھا جسے ہر ایک
 صفحہ تواریخ ہماری حکومت کا ملاحظہ کیا ہے اور جو آگاہ ہماری حکومت کے ظہور سے ابتداء جنگ پلاستی
 جو بسرکردگی کلا یو صاحب سر ہوئی تھی تا بہمات لیک صاحب مقامات عبادت سکندر (شاید یہ مراد پنجاب سے)
 جہان تک سکندر کا آنا مشہور ہے) اوسنے کلیتہً یہ دیکھا کہ قاعدہ کلیہ راجگان راجپوت کا یعنی زمین کا لینا
 عملاً و ارادۃً سفیران مغرب خوب سمجھے تھے اور وہ مطابق چار عقائد راجپوت کے معمل تھے یعنی قشام دان
 بید ڈانڈ مراد شام سے درپے رہنا ہے اور دان سے بخشش اور بید سے فریب اور ڈانڈ سے زبردستی
 اور مطابق قول واضعان قواعد راجپوت ان چاروں عملوں سے سلطنت ہائے غیر حاصل ہوتی ہیں اور
 قائم رہتی ہیں اور کار ہائے دنیوی سرانجام پاتے ہیں لہذا جب نظر حاصل کرنے اپنے مطلب کے ہننے
 بالتفصیل اپنے ارادے کی بغیر ضمی ظاہر کی تو اوسکی مشارکت حاصل ہوتی گو ہمارے بیانات پر چند ان
 اعتبار یقین اوسکا نہ تھا مگر اس خیال سے کہ اوسکے مخالف متامل سق آیا کہ اس اتفاق اور مشارکت سے فائدہ کثیر
 کوٹہ کو ہوگا اور اوسکے خاندان میں اوسکے عہدے کے قائم اور بحال رکھنے میں کارآمد ہوگا اوس نے

اپنے دل میں خیال کیا ہوگا کہ کس قدر مشکلات کو اوسنے رفع کیا ہے جب اوسکے یہ اختیارات بمقابلہ اوسکے دشمنان ملک و ملک غیر کے جنہ اوسکو اندیشہ رہتا تھا بحال رہے ہیں اور یہ بھی اندیشہ اوسکے مخدومین آیا ہوگا کہ بوجہ نالیاقتی اوسکے جانشین کے یہ سب از دست جلتے رہیں گے پس اونکی نالیاقتی کے نتیجے کے انداد کے واسطے اوسکو یہ کرنا پڑا کہ بدل و جان اوسنے وہ اتفاق منظور کیا جو ہم چاہتے تھے اور جو امر اوسنے اختیار کیا اوس سے فائدہ عظیم اٹھایا لیکن اگر ہم ایسے شخص کی حرکات کا مطالعہ کریں جسے کبھی اپنے مافی الضمیر کسی اپنے دوست یا دشمن سے ظاہر نہیں کہے تو ہم کو دریافت ہوگا کہ یہ ایک سو ایسا تھا جس میں اگرچہ اوسنے انحراف اپنے جادہ قدیم سے نہیں کیا یا جو عہد اوسنے کیا تھا اوسمیں کوئی امر مشکوک ظاہر نہیں کیا مگر وہی طبیعت جسے اوسکی رہنمائی کی تھی جسکے باعث وہ اس مرتبہ عظیم کو پہونچا جو اوسکو اب حاصل ہے اوسنے اوسکو ایسے وقت میں ہدایت کی تھی کیا اوسکو کرنا واجب ہے جب تمام ہندوستان بہشتناے راجپوتانہ کے کمر بستہ واسطے غارت کرنے فوج انگریزی کے تھا سب کو وجہ اندیشہ کرنے کی انگریزی حکومت عظیم سے تھی اور ناپسندی اور معاوضہ ستانی نے ہماری اکثر دستوں کے دل میں یہ اثر پیدا کیا کہ وہ اوس اتفاق سے علمدگی اختیار کریں جس میں گو وہ بوجہ دوستی یا بہ سبب خوف کے شامل تھے مگر اوسکو وہ اپنے مضر تصور کرتے تھے اگر کوئی شخص مضبوط رکھتا تھا جو اوسکے اسباب کو واسطے ہماری بربادی یا شکست کے جمع اور درست کر سکتا تھا تو وہ صرف ظالم سنگہ تھا مگر اوس کی بلند نظری اور علو ہمتی جو اوسکے اپنے میدان کارروائی سے زیادہ تر تھی اس قدر بلند ہی تک نہیں پہونچ سکتی تھی اور یا بوجہ ایسے موسم سرما کے وہ ساکت ہو گئے تھے ہلکے صرف خود خیال کرنا چاہیے صرف ایک مرتبہ یہ مشکوک امر ظاہر ہوا تھا یعنی اوس نازک وقت میں جب ہمارے تین دستہ فوج انگریزی درجہ بدرجہ پورٹ اوپر گروہ پنڈارہ کے بسر کردگی کریم خان اوسکے اپنے ملک میں کر رہی تھی اور اوسکی فوج اور رسد وغیرہ سامان سب ہمارے ہمراہ تھا تو اوشو سنا ایک نے ان تینوں دستوں میں سے شہر بارامین کو بے ادبی لینے کوئی امر خلاف رسم و رواج مذہب کیا تھا اوسوقت میں جو خیال اوسکے دل میں تھا بے ملا ہو گیا اور اوسنے یہ کہا کہ اگر بیس سال اوسکی عمر سے کم بھی ہو جائیں مگر دہلی اور دکن کو ایک ہونا چاہیے اس سے مکملوں خاطر ایسے شخص کا ظاہر ہو گیا جو کبھی کوئی امر زبان پر نہیں لاتا تھا مگر بطور مسک یا مسائل کے ایک امر سے اور بھی شبہ پایا جاتا ہے یعنی اوسکے معتبر دوست اور صلاح کار جو مرہٹہ تھے وہ

خلافت رائے اوسکے بیچ دوستی انگریزی کے تھے پس ایک مرتبہ اوسنے خلافت رائے سابق یہ چاہا کہ اوس
 ششہ کو شکست کرے جس سے وہ انگریزی صاحب تدبیری سے مربوط تھا اور اوسنے یہ بھی دلیل اپنے
 ولیم واسطے اوسکے بجال رکھنے کی کی ہوگی کہ جس لیاقت سے اوسنے وہ آزادی حاصل کی ہے
 جسکو اوسنے پچاس برس میں خوب مضبوط کر لیا ہے اوسی لیاقت سے وہ اب بھی اوسکو قائم کر سکتا ہے
 لہذا اوسکو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ جس حکومت کے ساتھ وہ اب اتفاق کیا چاہتا ہے اس سے ساتھ
 کوئی طریق سوائے فرمانبرداری مجید کے وہ مرعی نہیں رکھ سکتا حاصل کلام اوسکا بطور فرمانبرداری
 اور اطاعت کا رجحان دے گا لہذا اوسنے اوسکو گوارا کیا جس میں اوسکو تحفظ زیادہ نظر آیا اور جو طبیعت
 اوسکا اعتبار اس امر کا زائل ہو جاتا تھا کہ اوسکو زیادہ تر امید اس میں تھی کہ اوسکی اولاد کو بھی یہی اختیار
 جاری رہے گی نسبت اس کے کہ وہ اوسکو نا اتفاقی اور تکرار میں چھوڑ جائے مگر جب جنگ سخت خانہ گزشتہ
 ہوئی اور جو زیادہ تر قائم حکومت ہمارے پیشوا اور ہونسل اور ہولکرا اور سیندھیہ کی تھیں اوسنے
 ارادہ مصمم جاری دوستی کے ترک کرنے کا کیا ہم اوسکو یہ دلیل لاجواب واسطے لکھائی اغراض ہمارے
 کہہ سکتے ہیں لینے جائے سفیر یا اجنٹ نے اوسکو صرف یہ بتا دیا کہ استحقاق فتح سے جملہ اضلاع جو
 اوسنے ہولکرا سے متاجری میں لینے ہیں وہ سب ہمارے اختیار میں آجائیں گے اور چونکہ ہم یہ نہیں چاہتے
 کہ ہمارے پاس کوئی ملک وسط ہند میں رہے لہذا بعد اتمام جنگ ہم اپنے دوستوں کو فراموش
 نہیں کریں گے اس گفتگو سے جس قدر شبہ باقی بھی تھے وہ بھی رفع ہو گئے اور جب گروہ عظیم مذکور نے
 شکست پائی تو یہ ظاہر ہوا کہ اطفال و عیال افسران گروہ مذکور اوسکے ملک میں مہنتی تھے تو اوسکی امانت
 باطنی سے ہم اوسکو گرفتار کر سکے اور ایک مرتبہ قوت غارتگران کو درہم برہم کر دیا بجلد و سے ان خدمات
 لائقہ کے حکومت کل چاروں اضلاع کی جو اوسنے ہولکرا سے متاجری میں لینے تھے مناسب کو عطا ہوئی
 جو روداد اس عطیہ کے دینے میں واقع ہوئی اوس سے یہ خیال ہوا کہ ظالم شاہ کا ارادہ مصمم یہ ہے کہ اپنی
 حکومت کو وہ ہرگز ترک کرنا نہیں چاہتا کیونکہ جب سند عطیہ کی اوسکے نام سے ہونے لگی تو اوس نے
 اوس سے انکار کیا اور یہ درخواست کی بجائے اوسکے نام کے نام اوسکے مالک ہمارا و کا درج ہو
 اوسوقت قریہ ظاہر ہوا تھا کہ اوسکو نوبہ عظم و شان اپنے اسکی غرض نہیں ہے مگر جو روداد بعد ازین
 وقوع میں آئی اوس سے ہکو صحت اس کے مطالب اصلی کی ہو گئی مہم طے ہوئی اور افسر کلان فوج

۶۷۷
اور ان کے مشیر کار با عقل و فرہنگ نے میدان جنگ سے باعتبار ثبوت خدمات لائقہ اور تعظیم اور تکریم
نسبت لیاقت اس تجربہ کار صاحب تدبیر کے رخصت لی اور جس سفیر نے بیچ اس مہم کے اس کے ساتھ
کارروائی کی تھی وہی واسطہ درمیانی بنابر امور ریاست کے مامور ہوا *

بماہ مارچ ۱۸۸۷ء ایسا امن و امان کلی دریاے ستلج سے تا بکنارہ دریاے شور قائم اور جاری ہوا
کہ اس کا ثنائی کوئی زمانہ تواریخ راجپوت میں درج نہیں ہے وہ اسم اعظم یعنی منتر جسکی قوت سے
شمالی لوگ طوفان دریا کو فرو کر سکتے ہیں اس کا اثر بھی زیادہ تر ہماری چوب قوت اور حکومت سے
نہیں ہو سکتا جسے اس قدر ملک وسیع کو جہمیں زمانہ دراز سے جنگ و جدل ہو رہی تھی مقام امن امان کا
کر دیا صرف شجک ہنود میں اسکی امنیت کا ثنائی مشہور ہے جواب زمانہ دراز جنگ و جدل کے بعد
یہاں قائم ہوا تھا *

اسطرح کی امنیت تا بماہ نومبر ۱۸۸۷ء رہی جب وفات ہمارا و امید سنگہ نے خیالات جدید و عویداران گری
کے دلیں پیدا کیے اور نائب کو ایسے حال میں مبتلا کیا کہ اس سے رہائی اسکی عقل سے بغیر
امداد اس حکومت کے جس سے اس نے دوستی بروقت مناسب پیدا کی تھی بعید تھا اب یہاں
ضرور ہوا کہ کچھ بیان شرائط دوستی مذکور کا کیا جاوے یہ صلح اور عہد نامہ اس کا بمقام دہلی تباریخ ۲۶-
ماہ دسمبر ۱۸۸۷ء معرفت مختار نائب کے بنام اس کے راجہ اصلی ہمارا و امید سنگہ کے منعقد ہوا تھا
اور اسکی تصدیق فریقین سے شروع ماہ جنوری میں ہو کر دربار نائب میں باہم بقول اسکی کی گئیں
اس عہد نامہ پر مہ راجہ کی اور نائب کی لگائی گئی تھیں مگر کچھ اجازت اختیارات نائب کی نسبت تذکرہ
اس صلح نامہ میں نہ تھا اور نہ کہیں نائب کا ذکر بھی اوس میں آیا ہے مگر ابتدا اور تمہید میں اور وہاں بھی
صرف اس قدر کہ وہ کار پر داز ہمارا و امید سنگہ کا ہے جسکے یعنی ہمارا و کی طرف سے عہد نامہ دراصل
لکھا گیا تھا اس سے انگریزی وکیل کو نہایت استعجاب ہوا اور اس صاحب نے اپنی سرکاری تحریات میں

۱۷ اس مشیر سے مراد مشیر ایڈم صاحب ہے جس نے کل لیاقت اس مہم یادگار کی مارکوٹس صاحب مدوح سے تقیم کرائی تھی انہی کو صاحب
اور ایڈم صاحب کی مشارکت اس مہم کی لیاقت میں رہی *

۱۸ اس عہد نامہ کی نقل تتمہ نمبر ۱۷ میں درج ہے *

۱۹ یہ وکیل سی ٹی شکف صاحب تھو وہ اس وقت میں صاحب ریڈینٹ دہلی اور اب سرسی ٹی شکف ہارٹ ممبر کونسل بنگالہ ہیں *

جہاں اونھوں نے بیان کارروائی اور طے ہونے صلحنامہ کا تحریر کیا ہے وہاں یہ بھی اطلاع دی ہے کہ اوسکو امید تھی کہ ایسی شرط پیش ہوگی اور وہ آمادہ اوسکے منظور کرنے پر تھا یہ سہواً کچھ نادانستگی سے نہیں ہوا تھا بلکہ نائب نے اسکی تحریر اور تذکرہ کی کچھ ضرورت نہیں دیکھی تھی کیونکہ اختیار است کل جو اسنے پچاس برس سے سوائے عرصہ تک عمل میں لائے تھے اوس سے وہ عملی راجہ کوٹہ منظور اور مقبول ملک ہو گیا تھا سوائے ازین ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اگر اوسکے دل میں بھی یہ تھا کہ یہ شرط لکھی جائے تاہم جو غرور اوسکو تھا وہ ملے اسیسے اظہار کا ہوتا کیونکہ اس سے تجویز اور پسند نائب منہم اور حکومت غیر کے ہو جاتی تھی اور اسوجہ سے سر خود راجگی کوٹہ میں خلل واقع ہوتا قصہ کوئی وجہ اس شرط کے متروک القلم ہونے کی ایسے وقت میں ہو جب اسکی بھی منظوری مثل دیگر شرائط عہد نامہ بتراضی طرفین ہوتی مگر اسنے آئندہ مخالفان نائب کو ایک دلیل قوی بخلاف اوسکے عہد کے موردی ہونکی بعد وفات ہمارا و امید سنگہ کے پیدائی +

یہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ یہ عہد نامہ بمقام دہلی باہ و سمبر شروع ہوا تھا اور نقول اسکی طرفین کو باہ و جتوری شروع دی گئی تھیں مگر باہ و جتوری سنہ الیہ تتمہ دو شرائط بمقام دہلی منعقد ہو کر خاص نائب کو دی گئیں جسکی رو سے انتظام امور ریاست اوسکی اولاد اور جانشینان کو واسطے ہمیشہ کے سپرد اور عطا ہوا + اسقدر یہ حال بیان کر کے اب ہمکو تھوڑا حال اولاد کوگون کا بیان کرنے دو جسکی قسمت آئندہ انتظام متعلق تھی +

ہمارا و امید سنگہ کے تین فرزند تھے کشور سنگہ لشن سنگہ اور برہتی سنگہ ولیعہد جبکا نام نہایت عزیز قوم ہمارا کوہی اسوقت میں چالیس برس کا تھا اوسکا فراج اور اوسکی عادت بہت ملائم تھی اور چونکہ اوسنے علمی کوشش پرورش پائی تھی لہذا وہ اپنے مذہب کے عقائد سے اور اوسکے مسائل سے زیادہ تر واقف تھا نسبت امور دنیوی کے وہ اپنے خاندان کے حالات سے بھی خوب واقف تھا اور اوسکے حالات دلاوری و شان سے جو واقفیت رکھتا تھا تو اوسکے دماغ اور طبیعت میں جوش بھی تھا مگر اصلی میل اوسکی خاطر کا اور اوسکی تربیت نے اوسکے دلکو رجوع اپنے والد کی پیروی میں کیا تھا نیچے نا صاحب جس سے لے اس بزرگ نام سے ہمیشہ امید سنگہ اور اوسکی اولاد نائب کو مخاطب کرتی تھی اور یاد ہوگا کہ وہ کوہ خون جبالا وہ اونہیں شریک کرتا تھا نا نا والدہ کے والد کو کہتے ہیں +

مراد نائب سے ہے اسکی ہدایت کے موافق اس کے اور اس کے ملک کے امور انتظام پاوین ✽
 بشن سنگہ قریب تین سال خرد تھا یہ بھی فراج کا بہت ملائم تھا اور عقلمند اور مستقل مزاج اور نائب سے
 نہایت محبت رکھتا تھا ✽

پر تھی سنگہ تیس برس سے کم کا تھا یہ ایک عمدہ نمونہ قوم ہار کا تھا آمادہ طریق راجپوت پر یعنی اسلمہ بندی
 اس کو اس سب طریق کار روانی مین بھرتی معلوم ہوتی تھی اور اس کا دل ہمیشہ متوجہ اس پر تھا کہ وہ آپ کو
 اور اپنے خاندان کو یا اس اطاعت سے آزاد کرے جس مین اس کے والد نے اس کو پابند کیا تھا اور یا
 اس ارادے مین جان دی بھائی سب آپس مین محبت رکھتے تھے اور اتحاد اور ارتباط مین بسر کرتے تھے
 گو یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ بشن سنگہ جو از حد مہربانی اور مراعات نائب کے فرزند اور جانشین کی نسبت رکھتا ہے
 وہ بوجہ ضرورت یا بارادہ و نفا کے تھی ہر ایک کے پاس علاقہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا تھا اور اس کا
 انتظام وہ اپنے اپنے فخر و فخر کی معرفت کرتے تھے ✽

نائب کے دو فرزند تھے فرزند کلان مادہ ہو سنگہ نامی اصلی تھا اور چھوٹا گوردھن واس بداصل تھا مگر اسکی
 محبت زیادہ تھی اور اس کو بھی وہی اختیارات حاصل تھے جو جانشین نائب کے تھے اس وقت جبکہ ہم
 ذکر کرتے ہیں مادہ ہو سنگہ قریب چھیالیس برس کی عمر کا تھا کوئی بشرہ شناس اس کے چہرے سے کوئی عیلا
 عقل کی دریافت نہیں کرتا گو اسکی حرکات گستاخانہ سے ایک طبیعت مغلوب الغضب جو نتیجہ مراعات کا
 ظاہر ہوتی تھی اس کو مہار اور مرحوم بہت روار کھتے تھے عہد طفولیت سے وہ اسکی خاطر زیادہ تر اپنی فرزند
 رکھتے تھے اسوجہ سے اور بھی مغلوب الغضب ہو گیا تھا اور اس کو اختیارات بھی صغیر سنی مین مل گئے تھے
 اس سے اور بھی خود سر ہو گیا تھا حسب بیان سابق جب نائب کوٹہ سے روانہ کمپو ہوا تھا تو مادہ ہو سنگہ اس کے
 موروثی عہدہ فوجداری پر مامور ہوا تھا اور اسکی غیبت مین بجائے اس کے نیابت کوٹہ کا کام کرتا تھا
 اس عہدے کے سبب جس مین حکومت اور تقسیم تنخواہ کل فوج کی متعلق تھی زر کشی اور اس کے اختیار مین
 رہا کرتا تھا اور رسیدات جو اور افسروں سے لیجاتی تھیں وہ اس کے فرزندان پر واجب نہیں آتی تھیں
 کیونکہ کون شخص ایسی دلیری کرتا کہ جو نائب آئندہ ہو نیوالا تھا کچھ اس کے خلاف کرتا لہذا اس نے اپنی
 لذات کی اسطرح داوی کہ اس کو لوگ ناپسند کرنے لگے اس کے باغات اور اس کے گھوڑے اور اسکی کشتیاں
 ایسی فضول خرچی کے ساتھ آراستہ تھیں کہ اس کے راجہ کے فرزندوں کو اوپر رشک آتا تھا اور اس کے ہمراہی

سپاہ ویسی ہی وردی کی تھی جیسی اوسکے راجہ کے ہمراہی کی تھی القصہ وہ نہایت کم لحاظ اپنے والد کو نصیحت کرتا تھا وہ اکثر کہتا تھا کہ جب میں سویریں کی عمر کا ہوں گا تو جو عمارت میں نے تمام عمر میں تیار کی ہے وہ گر کر مسمار ہو جائیگی +

گوردھن ^{۱۸} اس بداصل فرزند نائب اب قریب ^{۱۹} ستائیس برس کے سن کا تھا یہ طبیعت کا تیز اور زندہ دل اور عقلمند اور صاحب جرأت تھا اوسکا طریق نسبت خاندان راجہ کے کلیتہً مختلف اپنے بھائی کے طریق سے تھا لہذا وہ معتبر اور دوست اوسکا ہو گیا تھا خصوصاً پر تھی سنگہ راجہ اور ولیعہد کا سب سے زیادہ رفیق معتبر تھا اور اوسکی طبیعت موافق اوسکی طبیعت کے تھی اوسکے والد نے جو اس اپنے فرزند کو کبر بنی سے اوسکے برادر کلان کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا تھا اوسکو عہدہ جلیفہ پروہان دیا تھا جس عہدے کے تعلق جملہ امور غلہ ریاست تھے اسوجہ سے اوسکا حکم کل ذخیرہ غلہ پر تھا جسکے عہد جانشینی مذکورہ خطرے میں پڑی تھی دونوں بھائی باہم دلے ناپسندی رکھتے تھے اور مادہ ہوسنگہ اکثر حرکات بھرتی نسبت گوردھن اس کے عمل میں لایا جتے کہ اوسنے اوسکو پھر سے میں بٹھایا اس سبب سے سید علیحدگی دونوں میں باہم ہو گئی صرف یہ ایک تصور فہم نائب تھا کہ اوسنے اپنے فرزند ان کو تعلیم اور تربیت اچھی نہیں کرائی دونوں اپنے اپنے خیالات لایینی میں مصروف رہا کرتی تھیں اور یہ خلاف طریق نائب بھی تھا اور جو کام اونس آئندہ لیتا تھا اوسکے بھی لائق تھا نائب اس تصور کا از حد اور بدل افسوس کرتا تھا جسکے باعث اوسکے امور ہوشیاری اور وہ مشکل امور جو اوسنے سرانجام دیے تھے پوشیدہ ہو گئے اور اوسکو اس امر کا افسوس تھا کہ اوسکے اختیارات اوسکی ساتہ نابود ہو جائیں گے +

بماہ نومبر ^{۱۹} شمع یہ حال ان لوگوں کا امور ریاست کوٹہ کا تھا جب وفات ہمارا وئے وہ امور طہر کیے جو مدت سے پوشیدہ اور مخفی تھے اور جبکا نتیجہ نہایت افسوس تھا جب ہمارا وئے وفات پائی نائب چھاونی میں بمقام گدیوں تھا وہ فوراً اسکو شکر اس خیال سے ریاست گاہ میں آیا کہ رسوم موتا بدرستی ادا ہوں اور عہدہ اتفاق اور گدی نشینی ہمارا و کشورنگہ عمل میں لاوے +

۱۸ گوردھن داس یعنی غلام گوردھن جو ایک نام سری کرشن کا ہے جو نائب کے کل کے دیتا تھے +
۱۹ پھر ہم یاد دلاتے ہیں کہ یہ واقعات ^{۲۰} ۱۸۷۱ء میں تحریر ہوئے تھے اور کئی وجہ سے محاورات اور نین مندرجہ منوہ کتابتاً قائم رکھو گئے

صاحب پوٹیکل اینٹ کو اسکی اطلاع اور وقت پہنچی جب وہ مارواڑ سے بجانب میواڑ کوچ کرتے تھے
 انھوں نے فوراً اسکی اطلاع گورنمنٹ کو دی اور استدلال ہدایت کی اسی عرصہ میں چند روز بمقام اوڈیو
 قیام کر کے وہ کوٹہ کو گئے کہ جا کر حال اون لوگوں کا دریافت کریں جنکی دشمنی اور امید سے ایسی ایک
 تبدیلی اول ہی معلوم ہوتی تھی جس سے تھل انتظام امور ریاست میں واقع ہوتا بروقت اون کے
 وار ہونے کے انھوں نے دیکھا کہ نائب کبر سن جواب تک لذات خانہ داری سے ناواقف تھا ایک میل
 فاصلے پر شہر سے مقیم ہے اس کے گروہ رفقا اس کے ہمراہ ہیں اور اس کا فرزند اور وارث اپنے محل
 واقع شہر میں ہے راجہ اور اس کے بھائی مثل سابق ایک محل میں قلعہ کے اندر ہیں اور وہ وہاں اپنے
 دوستوں کو جمع کیے ہوئے بیٹھے ہیں منجملہ ان کے گوروہن داس اور پرتھی سنگہ ان کے سرنشاہن اور
 ہمارا جدید کو اپنی مرضی کے موافق کرتے ہیں اور اس گروہ میں سے بشن سنگہ برادر دوم خارج کیا گیا تھا
 اگرچہ ہمارا مرحوم نے ابھی دم واپس نہیں لیا تھا کہ وہ دشمنی جو درمیان پسران نائب کے مدت سے
 جاری تھی ظاہر ہوئی اور اس سواندیشہ جنگ اندر دروازہ ہاے شہر کے پیدا ہوا اور اگرچہ حاصل کرنا
 اپنے حقوق کا جواب تک ملتوی تھا راجہ نے اپنے ولین مصمم کیا تاہم گواسکا یقین بہت مشکل ہے
 یہ ارادے نائب کی نگاہ تیز سے باہر تھے +

وفات اس کے دوست اور راجہ کی دوبالائفکرات اور ضعف سے ہو کر باعث اسکی بیماری کی ہوئی جبکہ
 نتیجہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اون لوگوں کی امید جنکی غرض لاحق تھی برآدیگی اور جب تک کہ اس نے
 لہ جو چھٹی نائب نے شعرا و پراطلاع وفات ہمارا و مالک کے تاریخ یکم ماہ صفر ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۲ ماہ نومبر ۱۹۱۷ء
 لکھی تھی اور اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہوتا ہے +

تا بہ شام روز یکشنبہ تاریخ یکم صفر طبیعت ہمارا و امید رنگہ کی بہت اچھی تھی قریب ایک گنڈہ کے بعد غروب آفتاب کے وہ سری جینا
 کی پوجا کرنے گئے اور چھ مرتبہ شاٹانگ ڈنڈوت کر کے جب ساتویں ڈنڈو کرنے لگے تو غش میں آ گئے اور بالکل بے ہوش ہو گئے اسی
 حالت میں ان کو مکان میں لے گئے اور ہر طرح کی دوائی دی گئی مگر کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا بوقت نواخت دو گنڈہ بعد نصف شب کے
 وہ بہشت نصیب ہوئے +

ایسا رنج کسی دشمن کو بھی نصیب نہ ہو مگر حکم میں کیا و خل ہے آپ ہمارے دوست ہیں اور اب ہمارا و کے پس ماندگان کی حرمت اور بہنو
 آپ کے ہاتھ ہے ہمارا و کشورنگہ سپر کلان ہمارا و مرحوم گدی نشین کیے گئے اس امر کی اطلاع دوستانہ آپ کو کی گئی +

صحت پائی جس سے انکو نہایت تعجب اور افسوس ہوا اس عرصہ میں راجہ اور اسکے بداصل فرزند کی
تدابیر ختم ہو گئی تھیں اور گو ہر ایک شخص نام برآوردہ پرشل آفتاب فیروز روشن تھیں مگر ناب اونسے آگہی
نہیں رکھتا تھا فی الحقیقت یہی ایک حاکم تھا گو مشہور واسطے نیکی کے تھا جو اپنے خاندان نزاع سے ناواقف
رکھا گیا تھا ایک پیغمبر چاہتے ہو حضرت داؤد کو اڈوینچا کے منصب چھین لینے سے آگہی بخشی اور اسی وجہ
جسے حضرت داؤد کو ناواقف اس امر سے رکھا تھا کہ اسکے فرزند نے اسکا منصب چھین لیا ہے تیز نگاہ
ظالم شگہ سے اس سازش کو مخفی اور مستور رکھا تھا کہ اسکی حکومت اسکے ساتھ زائل ہو جائے اور اسکا
فرزند گوردھن داس بجائے وارث اصلی کے اسکے عہدہ موروثی پر مامور ہو یہ امر تعجب انگیز معلوم ہوگا
کہ صاحب اجنٹ انگریزی نے کام ناتھن کا اس موقع پر کیا یعنی قسمت ملک کوڑا اور حالات آماو کی جنگ
باہمی اسکے فرزند ان سے ایسے شخص کو اطلاع دی جسے ساٹھ برس باختیارات کل حکومت کی تھی
اور اس سے بھی اسکو آگہی بخشی کہ اسکے راجہ کا یہ ارادہ مصمم ہے کہ اسکی مہتری اختیار اور حکومت کی
بقول اسکے اسکے ساتھ اسکی چٹا میں چلے گی جب بھگوان کا حکم ہوگا ۛ

اب اسوقت میں نتیجہ شرائط جس سے مادہ ہونگے جانشین نائب قرار پایا تھا بطور غلط فہمی اور سدراہ
بیچ ہمارے درمیان میں آنے مابین فریقین کے ثابت ہوئیں ایک تو کہتا تھا کہ اپنے ایسی مشکل سے
حاصل کیے ہوئے اختیارات کو ترک کرے اور دوسرے کا یہ ارادہ مصمم تھا کہ بسکو وقت اور موقع فی اوس
محروم رکھا تھا اسکو دوبارہ حاصل کرے اگر یہ ضرورت اسوقت میں واقع ہوتی جب طریق غارت گری
جاری تھا تو کوئی سرگوشی بھی نہوتی اور یہ امر غالباً ہرگز ظہور میں نہ آتا اور یقیناً یہی خیال کیا جاتا کہ امرت
کے بعد امرت ہوتا ہے یعنی ہمارا و کشور شگہ ویسا ہی مثل تپکہ اختیار مادہ ہونگے میں رہتا جیسا اسکا والد
ظالم شگہ کے اختیار میں تھا اور اس سے کچھ تعجب بھی نہوتا اور یہ ایسے امر پر کوئی ایک لفظ بھی خیال اور
غور کرتا بلکہ اختیار چھیننے والا اقصیٰ غایت کو پہنچتا اور مثل فرینک ذی اختیار کو ناتھہ وارا کے گورو سے
یہ چاہتا جیسے میں نے پوپ ایشرس سے کہا تھا کہ وہ جو اختیار رکھتا ہے وہ کیوں خطاب راجگی نپاؤ
لے ناتھن نے بیتہ شیبہ سے کہا کہ تو نے نہیں سنا کہ اڈوینچا پسر بھتیجا حکومت کرتا ہے اور حضرت داؤد ہمارا پیغمبر اوس ہی
واقف نہیں ہے ۛ

ۛ ایسا ہی سوال نسبت خارج کرنے چلہ رک اخیر بادشاہ قوم مرد و بچہ کے ہوا تھا اور اسکا جواب حسب مراد میں کے دیا گیا تھا ۛ

اور وہی مراعات کا نتیجہ نسبت اول قوم جبار کے راجہ گوطہ کے مرعی ہوتا جیسے نسبت اول بادشاہ قوم کاروچین کے مسلوک ہوا تھا لہذا یہ ایک امر تعجب کا خصوصاً اول لوگوں کو بھی ہوا جو کبھی ایسے امور میں غور بھی نہیں کرتے کہ یہ مترجم کہاں سے پیدا ہوا جو بیدل گر محوشی میں نسبت اس خاندان کے ہو گیا جس کا کبھی خیال بھی نہیں ہوتا تھا اور یہ تعجب کچھ عمائد سے لیکر کاشتکاران ملک تک ہی نہیں ہوا اور اس فوج تنخواہدار کو جو نائب نے ملازم رکھی تھی بلکہ راجگان اور عمائد ممالک قرب و جوار کو بھی ہوا جنہوں نے اب تک اس اختیارات راج کے دوسرے کے ہاتھ میں ہونے کو بخاموشی ملاحظہ کیا تھا ۛ

ایک مختصر بیان وہ امر ظاہر کر دے گا جو اس وقت میں اون لوگوں سے بھی مخفی اور پوشیدہ تھا جسکی غرض یہ تھی کہ خیال صحیحہ نسبت اس کے کیا جائے کاربائے صواب کا گروہ عقلمندان سے بھی عمل میں آنا تحقیق نہ ہو مگر اسکا لحاظ اور قاعدہ خیال میں رہتا ہے انتظام شائع نے طبیعت کو بھی ساتھ انتظام ملک رحبتان تبدیل کر دیا تھا اگر قبل اس کے کسی نے بخلاف اختیارات چھین جانے کے یا جراثیم کے آواز نہیں نکالی تھی تو اسکی وجہ یہ تھی اونکی امید بہتری اور دوسری معدوم تھی مگر یہ انتظام جدید گویا اونکو ایک نیا سمت تھا کیا راجہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اختیارات اسکو حاصل ہوں جو بروے عہد نامہ اسکو ملے تھے کیا روسا نہیں چاہتے تھے کہ اس کے علاقجات منضبطہ اونکو واپس ملین کیا کاشتکار نہیں چاہتے تھے کہ اونکی ارضی جو شامل خالصہ ہو گئی تھی بھی اس کے قبضے میں آوے اور کیا جملہ حاکمان ملک غیر کی یہ خواہش تھی کہ کوئی دلیل ایسی پیدا ہو جس سے انصاف نسبت نائب کے اختیارات اپنے قبضے میں کرنے کے کیا جائے گونائب کا طریق نسبت راجہ کے ملائم ہو یہ تو دلیل عقل کی ہے نہ ملک داری کی کہ اوہنوں نے ہماری شہرت انصاف وہی عام سے استغاثہ واسطے سرانجام دینے اس کے کیا تھا مگر ہمارا حال قابل افسوس کے بلکہ خلاف واقعہ تھا کہ بوجہ واقعات کے اور نسبت احسانندی اور صاحب تدبیری کے انصاف نے طریق مختلف کی ہدایت کی اور ہماری ٹپالمن کو ہمراہ اختیارات چھین لینے والوں کے صف میں لایا بمقابلہ راجہ باقاعدہ ملک کے آراستہ کیا اور یہ ایک امر نہایت وقت طلب ہماری صاحب تدبیری کو ملک ہندوستان میں رونما ہوا تھا جسکو ہمیشہ کچھ نہ کچھ وجہ نسبت حالات اون لوگوں کے پیدا ہوتی تھی جس کے مقابلے میں وہ آتے تھے یا شاید اس موقع پر کوئی خرم اور پیش بینی اس کے اتفاق کے نتیجے کو تبدیل نہیں کر سکتی تھی ۛ

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تہہ شرائط عہد نامہ کوٹہ نے بسکی رو سے ہم متکفل باہان، دونوں فریق سوا سطح ہو سکتے تھے کہ دونوں کی جانب داری غیر ممکن تھی وہ نتائج پیدا کیے تھے جن سے اعتبار باشذکان رجوارہ کا نسبت ہماری راستی انتظام ملکی کے متزلزل ہو گیا تھا اور انھوں نے دو شخص با شان و شوکت ظاہری بجائے ایک کے قائم کیے جن کا یکجا رہنا داخل کرامات یا تعجبات کے ہے مگر چونکہ ایک امر کو صرف اوسکے نتائج سے غور کرنا بجائے ہے لہذا ہم اصل اور صحیح حال اسکا بیان کرتے ہیں *

اگر یہ شرائط شکم بہر صاحب تدبیری کی نہ تھیں یا اگر ان کا تحفظ بقدر ضرورت نہیں ہو سکتا یا اگر یہ جو اصل عہد نامہ ماہ دسمبر میں قلم انداز ہوئی تھیں تو اب ان کا حیطہ تحریر میں باہ مارج لانا بغیر شبہ نقص یا احتیاج پیش بینی بیچ واضح شرائط کے نہیں ہو سکتا تو وہ انصافاً اور بوجہی یہ وجہ اسکی بیان کر سکتا کہ وہ بوجہ خیالات احسانندی بابت خدمات لائقہ کے جو ایسے وقت میں عمل میں آئی تھیں کہ جب قسمت ہماری قوت کی بیج ملک ہندوستان کے اوس غایت درجہ پر مبتلا ہو گئی تھی کہ اول روز آمد ہند کبھی ایسی نہیں ہوئی تھی ایک عہد نامہ رجوارہ کے قدیم راج سے کرنا گویا کہ باقی ریاستوں سے اتفاق ہو جانے کا یقین تھا اور یہی اصل مطلب لارڈ ہسٹنگ صاحب بہادر کی صاحب تدبیری کا تھا پس واسطے عموماً مطالب کے اور نیز خاص وجہ کے (کیونکہ ملک کوٹہ کی نہایت کثیر تھی) شرکت نائب کی نہایت ضرور میں تھی تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب نائب نے خود کسی وجہ خاص سے اس وقت کو گزرنے دیا تھا کہ جب ضرورت سے ہکو مجبوری ہو تو ایسی شرط بیج اصل عہد نامہ کے شریک کیجائے تو کیا کوئی اور تدبیر ایسی نہ تھی جس سے معاوضہ اور خدمات کا سوائے ایسی منظوری کے جو باعث نا اتفاقی کا ہوتی ہو سکتا جنگ ختم ہو چکی تھی اور ہم انصافاً یہ کہہ سکتے تھے کہ ریاست کوٹہ نے جسکے ساتھ ہم نے عہد نامہ کیا ہے بیج غارت کرنے حکومت ہائے بد نظمی کے اور شریک مال مغزو تہ ہونے سے اپنی خدمات کا معاوضہ تمام حاصل کیا ہے ایسی ایک دلیل بے شبہ معرفت وکیل کے صحیح اور درست تھی مگر ہم نہایت خوشی بوجہ بی فتوحات لاثانی کے جس میں ظالم سنگم محمد نہیں رہا تھا کر رہے تھے اور اوس خوش وقت میں قباحت آئندہ ہماری نظر میں نہیں آئی اور اگر ضرورت وقت اسکو کافی دلیل صحیح تصور نہیں کرے تو ہم اور بھی دلائل تلاش کر سکتے ہیں یعنی جب باعث صاحب تدبیری شائع نے اپنی تدابیر نسبت اتفاق جملہ حکومت ہائے قیامی کے مستحکم کر لی تھی تو لازم تھا کہ عقائد وسیع درباب ان کے جنکے ساتھ ہکو مراعات

منظور تھی پیش بخا و خاطر رکھتے انیسے وقت میں وہ تحقیقات سچ انتظام اندرونی ہر ریاست کے نہیں کر سکتا تھا اور یا دلائل اور نسے طلب کرنا جو با اختیار تھے کہ کس سند سے انکو اختیارات حاصل ہوئے تھے لہذا یہ امر ضرورت کا معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگوں کو صرف شناخت کرنا جو حاکم یا با اختیار بیج عمل کے تھے اور یہی قاعدہ مشہور عام اور عمل عوام ہے آیا ہمکو انصافاً باہارج جب ہماری سب خواہشیں پوری ہو گئی تھیں ایک امر سے انکار کرنا جسکو ہم باہ و سمیر بخوشی منظور کرتے قرین انصاف تھا یا نہیں ایک سوال ایسا ہے کہ اوسکو ہم واسطے فیصلہ اون صاحبوں کے چھوڑ کر جو سفارت یا خبیثی میں رہے ہیں تنازع اس امر کے بیان کرتے ہیں *

صلاح کاران ہمارا و جدید نے فوراً اوسکو شرائط عہد نامہ سمجھائیں اور اوس کو ایک ایسا کے شرائط حسب فحوائے معنی کیا جائے جو ادب نامہ ہمیشہ راجہ مرحوم کی نسبت رکھتا تھا بحکمت عملی اوسکو خلاف منشا اوسکے بیان کیا اوتھوں نے بامید فتحیابی معاملہ حوالہ شرط دہم کا کیا یعنی ہمارا و اوسکی اولاد اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور سوال کیا کہ ہم کیونکہ اپنے ارادہ مابعد کو جان کر سکتے تھے جس سے ہم منظوری نسبت مادہ ہوسنگہ اور اوسکے ورثہ کے بابت رکھنے اختیارات کے جسے وہ دراصل راجہ بنے ہوئے تھے اور گدی کوٹہ کو صرف ایک انبار پنہ کا کرتے تھے ہوتے تھے گویا ہمارے پیش نظر تھا کہ مواہیر فریقین معاہدہ اصل عہد نامہ پر تھیں اور تہتمہ شرائط سے ہمارا و مرحوم ناواقف بخت تھے *

جملہ معاملات دوستانہ فیما بین راجہ اور نائب اور بعد از ان فیما بین راجہ اور مادہ ہوسنگہ بالکل مسدود ہو گئے اور ہر ایک کوشش عمل میں آتی تھی جس سے آزادی ملک داری راجہ وقوع میں آتی فصاحت فرشتہ بھی اونکی اس امید کو ملتوی نہیں کر سکتی تھی اور نہ معنی خلافت الفاظ عہد نامہ کو دے سکتی تھی

لہ درخواست ان تہتمہ شرائط کی غالباً منجانب نائب نہیں ہوئی بلکہ منجانب اوسکے فرزند کے اگر مصنف کتاب ہذا ہے (جو وقت میں واسطہ اور ذریعہ امور ملکی کوٹہ کا تھا) اس ضرورت میں مشورہ لیا جاتا تو جو صلاح و جواب دے سکتا ہے وہی وہ اسوقت بھی دیتا اور شاید اوسکی خوشی بھی اسی ہم عظیم کی جہین وہ بھی شریک کسی اور سے کم نہ تھا اوسکی رائے کو بھی تائید کر دیتی تو امر دوسرا نگر اسکی فکر ارباب بے سود ہے یہی صرف بوجہ صفائی طبیعت لکھنا کافی ہے کہ ایسی وجہ جو باعث ایک امر کی ہوں جسکا نتیجہ ایسا قابل افسوس ہو ظاہر کرنے لائق نہیں *

جسکو وہ بوجہی حوالہ کرتے تھے بیان مفصل جلد و قومات کا جو اون تحریرات سے پیدا ہوا ہے جو بنام ہماری گورنمنٹ
 ارسال ہوئیں بیکار رہے راجہ کو اعتبار تھا یا وہ تجاہل سے اعتبار نہیں کرتا تھا کہ گورنمنٹ کا یہ نشانہ اور اس
 بکثرت دلائل گورنمنٹ کی عزت اور رخصت وہی کی پیش کیں جب راجہ سے یہ کہا گیا کہ ہدایات گورنمنٹ کی
 یہ ہیں کہ کوئی استحقاق کسی راجہ کا جو برابر اس نام راجہ ہو بخلاف ہمارے عہود واثق جو نائب کے ساتھ ہوئے ہیں
 سماعت نہیں ہو سکتا اور وہ یعنی نائب رئیس ریاست کو تصور ہوتا ہے اور راجہ برابر اس نام راجہ ہو بخلاف
 ہمارے عہود واثق جو نائب کے ساتھ ہوتے ہیں سماعت نہیں ہو سکتا اور وہ یعنی نائب رئیس ریاست کو
 تصور ہوتا ہے اور راجہ برابر اس نام ایسا حاکم کوٹہ ہے جیسے راجہ شاہ حاکم مرہٹہ ہے اور بادشاہ مغل
 شاہ شاہ ہے تو اسے نہایت احترام ہے اور یہ صاحب اجنت کو سماعت نہیں کیا اور کہا کہ جو شخص اسکو مانند
 اس کے تصور کرتا ہے بلکہ کچھ بہت اس کے ساتھ نہیں رہے وہ اسکا دشمن ہے۔ انھوں نے جب تک اسکا بھائی
 پہنچتی سنگہ اور کوردھن واسی تھیں تھیں ناراض تھے کہ میں اسوقت تک یہ نام نہیں کہہ سکتا کہ کوئی نہیں
 اس امر کی پائی جاسے کہ راجہ اپنے مقصد سے یہ شاکر رسب کا لہذا راجہ کو فوراً بھیجا گیا کہ وہ لاہور ورنہ
 شخص کو اپنی محفل سے علانیہ کہہ دے گا۔

مگر یہ نام ممکن تھا کہ یہ امر بغیر مفتوح کر کے قلعہ کے انجام پاد سے اور حماد آوری میں گمان غالب راجہ کے
 مرجانے کا تھا لہذا یہ مصلحت معلوم ہوئی کہ نادر لودھی کے اس کے انکار سے بے آب و دانہ کر دین کہ مجبور ہو کر وہ
 حاضر ہوں جب لاچار ہوئے تو ہمارا دئے یہ ارادہ کیا کہ اپنا مطلب اپنے ملک والوں پر ظاہر کرے لہذا
 اسنے پنج سو سوار جو قوم کے ہار تھے ہمراہ لیکر اور اپنے کل کے یعنی اپنے خاندان کے دیوتا کو اپنے آگے
 گھوڑے پر رکھ کر تقارہ بجاتے ہوئے اور چھندہ سپاہ کا کھولے ہوئے فوج محاصرین میں سے گذر کیا بتبرہ ہوا
 کہ فوج کو حکم مقابلے کا نہیں دیا گیا تھا اور وہ مع اپنے ہمراہی کے بجانب دکن بلا مراحمہ روانہ ہوا جب
 اسکی روانگی کی خبر ہوئی فوراً صاحب اجنت نائب کے مقام پر گئے اور دیکھا کہ وہاں اضطراب پایا جاتا تھا
 اور نائب سے دریافت کیا کہ اسنے کیا تجویز کی ہے یا کیا تجویز وہ عمل میں لا دے گا جس سے یہ وبا سے فساد
 ملک میں نہ پھیلے اسکا حال ایسے نازک وقت میں نہایت وقت طلب تھا شبہات سے محصور ہو کر صاحب
 اجنت نے در جواب یہ فرمایا کہ محل گر وہ بیکار تھا سنا کہ وہ نمک حلای پر آمادہ ہے اور جواب یہ تھا کہ وہ
 دامن ہمارا و بہار سے جا لگے گا اور چاکری کرے گا اور وہ اسکو پسند کرتا ہے کہ وہ ناتھہ دوار میں جائے

نہ کہ اپنی رویا ہی جرم خلاف وزری اپنے مالک کے سے کرے ۛ

صاحب اجنٹ نے صرف ایک علامت اوسکی رائے کی دریافت کر کے جسکے باعث ایک طریق کم از کم کشائش گرہ سخت صاحب تدبیری کا پایا گیا جواب دیا کہ کوئی افسد ادا رخصی اوسکے غم اور ادا سے کا جو اوسکو ظاہر کرنا تھا نہیں ہے اور وہ ایسے وقت میں جب ایسا کام کرنا چاہے جو معاملہ کو طے کرے بیوقوفی اور سست رہنے کو ناپسند کرتا تھا اور اوسکو اندیشہ بیچ پنج سو سواران چالاک کی ایسے ملک میں جسکے باشندے نہایت اتر موچکے تھے آوارہ پھر نیکا بھی تھا لہذا وہ جلد اس سپاہ ویرینہ سے رخصت لیکر راجہ کے تعاقب میں گیا اور بمقام رنگباری جو ایک مقام راج کا بقا صلہ چہ میل دار ال ریاست واقع تھا اوسنے اونکو مقیم پایا راجہ کے ہمراہی اور اونکے گھوڑے باہر دیوار باغ کے گروہ گروہ مقیم تھے اور راجہ اور اوسکے رؤسا اور صلاح کار محلات باغ میں قیام پذیر تھے اور مشورہ درباب اپنے آئندہ طریق کے کر رہے تھے کچھ تکلفات ظاہری کے سر انجام پانے کا یہ وقت نکٹا اور اونکے آنکلی اطلاع بھی اونکو نہیں ہوئی تھی کہ وہ اونکے قواعد رسمی و تعطیلی سے ایسے وقت میں بھی جب تکرار باہمی نہیں تھی فرو گذاشت نہیں ہوئی گو ظاہر داری کم ہوئی راجہ نے اور اوسکے مصاحبین نے بہت جلد اونکی تعظیم کی راجہ اور اوسکے مصاحبین کو فوراً اطلاع دی گئی کہ تمھاری اس طریق نے تم کو بمقام دشمن گورنمنٹ انگریزی پہونچایا ہے اور وہ اپنے راجہ کے واسطے کوئی امر بہتری اور بہبودی کا تو نہیں کرینگے مگر اوسخون نے اوسکو خرابی میں ڈال دیا کلمات ظاہر داری اور تعظیم کے جولا لائق ان شجاع آدمیوں کو تھے مہدل ساتھ علامت کے ہوئے اور صاحب نے گوردھن داس کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے اپنی والد سے دغا بازی کی ہے پس راجہ کیا نیکی کی توقع تم سے رکھے گا کیونکہ اسکے تمام کام خود رخصی کے ہیں اور اوسکو کہا کہ وہ مستوجب مر سے سنگین کا ہے یہ شکوہ فوراً دست بقبضہ ہوا مگر اوس کی اس حرکت کو بھارت دیکھ کر اور اوسکے جواب گستاخانہ پر کچھ نظر نہ کر کے صاحب اجنٹ راجہ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ آپ اپنی بہتری پر خیال کریں قبل اوسکے کہ دروازہ آسائش کا آپ کے اوپر بند ہو جا اور خود ضامن ہوئے کہ جو عقلاً اور تعظیماً آپ کو واسطے لائق ہے وہ ہوگا با استثنائے سپردگی اختیارات نائب جسکے قائم رکھنے کو ہمارا ایمان اور قول ہکو مجبور کرتا ہے اور راجہ کا مرتبہ اور آسائش اور خوشی ہمیشہ ملحوظ رہیگی جو راجہ اسمین متاعل ہوا تو صاحب اجنٹ نے باواز کما راجہ صاحب کا گھوڑا لاؤ اور راجہ کا ہاتھ پکڑ لیا

کشتورنگہ بھی اونکے ہمراہ کھڑا ہو گیا اور گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے اونسے کہا کہ میں آپ کی دوستی پر اعتبار و اثق رکھتا ہوں اور اسکے بھائی پر بھی سنگہ نے کچھ کہا مگر اور رئیس خاموش رہے اور گوردھن میں اور ایک یا دو اور صاحبین کی سخت کلامی پر کچھ خیال نہیں ہوا صاحب اجنٹ پہلو بہ پہلو راجہ کے سوار ہو کر چلے اور کل ہمراہی راجہ کے گرد اونکے بناموشی روان تھے اسطرح وہ پھر داخل قلعہ ہوئے اور صاحب اجنٹ اونکے ہمراہ اور سوقت تک رہے جب تک اونھوں نے اونکو پھر گدی پر نہیں بٹھا دیا اب پھر صاحب اجنٹ نے اپنی خواہش اونکی بہتری کی ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ اب راجہ کو ضرور ہے کہ اپنے مرتبے کے لائق کام کریں اور اونکو اطلاع دی کہ تمھارا بھائی اور گوردھن دس دولوں تمھاری رفاقت سے علیحدہ کیے جائیں اور گوردھن ۱۰ اس۔ تو ملک ہر وقت سے خارج کیا جائے یہ واردات وسط ماہ مئی میں ہوئی تھی اور باہ جون بعد از انراج گوردھن داس کے ملک ہر وقت سے بجلت مخبری خلافت ریاست کے بمقام دہلی اور راجہ اور ہر ایک شخص خاندان راجہ کے واسطے مصارف معقول مقرر ہو کر صلح درمیان راجہ اور نائب کے سرور بار ہوئی *

یہ ملاقات بطور خوش روز کے ہوئی اور اونسنے نہایت خوشی پیدا کی رعایا بڑے شور و غل خوشی کو ساتھ ہر کوچہ و بازار میں جوادس محل کی طرف جاتا تھا جہر سے نائب اور اوسکا فرزند گزر کرتے تھے جمع ہوئی ظالم سنگہ جو قابل ادب اور لحاظ کے تھا مثل گورو کے نظر آتا تھا اور راجگان مثل فرزند ان یا فرما نبردار از خود کردہ پشیمان نظر آئے وہ اوسکی قدم بوسی کو قدخم کرتے تھے اور نائب کوشش بمیانہ اونکی ممانعت میں کرتا تھا کہ ایسا اونکو نہ کرنا چاہیے اور اپنی تعظیم نسبت اپنے راجہ کے بحکات ملائم ظاہر کرتا تھا کلمات منجانب ہمارا و بابت قائم رکھنے ایسی ہی محبت اور تعظیم کے اور کلمات توقیر اور وفاداری کے منجانب نائب والد ہمارا و اور ہمارا و کے سجوش دیانت ظاہری زبان پر آگے کی مختلف حال امور انسانی کا ہوتا ہے اختلاف عجیب جو ظاہر تھا اونسنے اس قابل یا دگار صلح کو ظور اعلیت کا قبول کرنے نہیں دیا *

اس صلح مطلوبہ کے بعد بتاریخ ہشتم ماہ ساون مطابق ۷ ارمہ اگست شائع گدی نشینی ہمارا اور سوم معمولی شان و شوکت ظور میں آئی اس نمائش نے اور سوقت جملہ اختلاف کو موقوف کر دیا اور بزرگی نائب کی شان کو حضار کے نزدیک جو صرف ظاہر نہیں ہوتے ہیں ظور منظور سی بخشا اس حال کی

تفصیل ہم دوسرے موقع پر پھر کر کے صرف اس قدر تحریر کرتے ہیں کہ وکیل سرکار انگریزی یعنی صاحب نے بعد گورو کے ٹیکا راج کا اوپر پشپانی راجہ کے لگایا اور کلنی اور بازو مند اور بار راجہ کو نہا کر تلوار کر سے لگا دی اور سلامی اتواپ کی ہونے لگی مہاراونے گفتگو معقول کر کے ایک سو ایک اشرفی نذر سرکار گورنمنٹ کی پیش کی اور اپنی فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ کے ظاہر کی اور فوراً ایک خلعت بنام نواب گورنر جنرل کشور ہند نائب کو عطا فرمایا اور اسنے اکیس مہنڈر گزرائیں *

اسوقت مادہ ہوسنگہ اپنے علاقہ موروثی فوجداری پر مامور تھا ٹیکا اسنے بھی لگایا اور تلوار باندھی اور نذر گزرائی اسکے جلدوے میں مہاراونے اسکو خلعت نیابت آئندہ کا عطا فرمایا یہی امر مشکل تھا جو سرانجام ہوا اور جسکے عوض یہ سب فساد اور دقت واقع ہوئی تھی صاحب اجنٹ ایک مہینہ کامل اس نطرسے بعد سرانجام ہونے ان رسوم کے رہا کہ جو صلح باہین ہو گئی ہے وہ استحکام پذیر ہو جائے اور مہارائے اپنا دل موافق اس حال کے کریں جس حال میں تقدیر نے اونکو رکھا تھا اور نیز خیال اسکے کہ نشین نیابت کے دلیلیں یہ نقش کر دے کہ جو کام بموجب اس صلح کے اسکے محول ہوا ہے اوسمیں مداری عظیم اور اعتبار بکلاں مشعل ہیں اگر وہ اسکی سستی اور بیرحمی اور بد وضعی سے خراب ہوں تبانچ ۴۰ ماہ ستمبر قبل از روانہ ہونے کوٹہ سے صاحب اجنٹ نے ایک مرتبہ اور ان سبکی ملاقات کرائی اس میں اسقدر یگانگت اور دلداری ظاہر ہوئی جسکی امید ایسے مشکل موقع پر تھی نائب قدیم اور مہاراو اور مادہ ہوسنگہ نے باہم اپنے اپنے ہاتھ ملائے اور عفو تقصیرات گذشتہ کا باہم چاہا اور ہر ایک نے قسم یاد کی کہ میں آئندہ ایسی ہی دوستی رکھوں گا *

اس موقع پر نائب نے دوام عقلمندی کے کیے جسے اونکی باوگار بعد ترک کرنے امور ریاست کو نسبت مہاراو اور اسکی رعایا کے یہ نیکی رہے گی ایک تو یہ کہ اسنے ایک تحریر ضمانت کی نسبت اپنے قدیم اور وفادار ملازمین کے تعمیلی بعد وفات اپنے لکھی اور چاہا کہ مہاراو اور اسکا فرزند مادہ ہوسنگہ اور صاحب اجنٹ اوسپر دستخط کرویں اوسمیں یہ شرط مندرج تھی کہ اگر اسکا جانشین اونکو ملازم رکھنا چاہے تو وہ خود مختار ہیں

لے تفصیل اس نمائش کی روزنامہ مچہ مصنف میں درج ہوگی *

۱۵ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایسے موقع پُر ٹیکا کرنا ہر زمانہ میں علامت راجہ بنانے کی ہے ایسے موقع پُر ٹیکا صندل اور عطر کا تیار کرنا تھوڑا سا اوپر پشپانی کے انگشت درمیانی دست راست سے لگا دیا جاتا ہے *

اور اوسے محاسبہ بابت گذشتہ کے نہ لیا جاوے اور نکلہ اجازت ہو کہ جان چاہیں بود و باش کریں مہاراد
 اور ماہوشنگ نے جب اوسپر دستخط کر دیے تو صاحب اجنٹ نے بھی حسب خواہش نائب کے اپنا نام ضمن
 واسطے تعمیل کے لکھ دیا اس حرکت سے ہکو نہ صرف دلیل اس امر کی پائے آئی کہ اخیر تک نائب نے بزرگی اپنے
 مالک کی قائم رکھی بلکہ اس سے اوسکا اندیشہ نسبت طریق اوسکے جانشین کے پیدا ہوتا ہے *
 دوسرا ام ایک فتح نمایان اور پر قدیم عادت اوس زمانہ اور ملک کے تھا یعنی موقوف کرنا ڈانڈ کا بیع تمام
 ملک کوڑے کے۔ یہ سر خود موقوف کرنا ایسی ایک رواج کا جو جہتان میں بکثرت باسحکام تمام جاری تھا ایک اور
 دلیل جو بت طبع نائب کی ہے اور اوسکی اس خواہش کی کہ قوت محاذ یعنی گورنمنٹ انگریزی اپنی رائے
 نسبت راجگان کے جو نسبت اپنی رعایا کے اپنا حق ادا کرتے ہیں جمع اور مائل کہ بت وہ حق جسکی نسبت
 وہ کہتا تھا کہ ہم اپنے خیال میں ناواقف نہ تھے اور نسبت جسکے اوسنے اپنے فریڈ کے سانسے جب وہ اسکو
 ہدایت کا رہوالی کی بعد اپنے کرتا تھا تبار کی تھی اسوقت میں اوسنے اپنا حال گذشتہ مفصل اور صریح بیان کیا
 اور اوسکی نفی کی اور اوسکے تنازع لادیتی بیان کیے اور اوسکی خلاف کار رہوالی سے جو فوائد متصور تھے
 انکی تھیں بھی بیان پلایا یہی بات اسے فریڈ ایک فلسفہ کی بھی قدر نہیں رکھتی تھی مگر اب کوئی شخص
 کچھ بھی ظالم عمر سے دریغ نہیں رکھنے کا لہذا بظرف فوائد یقینی جو اوسکو اور ریاست کو بوجہ موقوفی اس محل
 یعنی ڈانڈ کے پیدا ہوتے اور بجائیاں حاصل کرنے اسے نیک اور نام نیک کے اوسنے حکم دیا کہ ہر ایک قلع
 شہر کلان میں جو اوسکے ملک میں ہوں ایک سنگ پارہ پر موقوفی اس ڈانڈ کی کندہ کیجاسے اور یہ بھی کندہ
 کہ جو کوئی بچہ اوسکو جاری کرے اوسپر طلاق عائد ہو اور اوسکی دوسری جانب صورت آفتاب اور ماہتاب
 اور گاو اور خوک کی جسکو اقوام مانتے ہیں کندہ کیجائیں تاکہ طلاق ثابت ہو *
 اس طرح وہ تکرار نسبت اختیارات کو طے ہوئی جسے ملک کوڑے کو خون میں غرق کیا تھا اور خواہ ہم مستحق اس امید
 رکھتے ہیں یا نہیں کہ ایسے حقوق عظیم اور ذاتی اس تدبیر اتفاق اور صلے سے جواب ہوئی ہے یکطرف
 ہو سکتے ہیں یا نہیں ہم اوں شخصوں کو جو صرف نظر اور پرتیاج کے رکھتے ہیں حوالہ اور پراختتام حال کے
 کرتے ہیں جس سے اونکو سب حال خود ظاہر ہو جائے گا *

باب یازدہم

جلاسے وطنی گوردھن داس سپر باصل نائب کی۔ اوسکا پھر ملک مالوہ میں ظاہر ہوتا۔ اسے یہودیہ سے دوبارہ فسادات کا ملک بکڑھیں پیدا ہوتا۔ فوج کا بلوہ کر کے شریک ہمارا وکے ہوتا۔ نائب کا تلمذ پر حملہ کرنا۔ رو بفرار لانا ہمارا وادرا وکے گروہ کا۔ اوسکا استقبال بیچ بوندی کے۔ ہمارا وکے دوسرے بھائی کا شریک نائب رہے ہوتا۔ گوردھن داس کی کوشش واسطے شریک ہونے ساتھ ہمارا و شکست افروز ہونے۔ ہمارا وکا بوندی سے روانہ ہونا۔ عام رحمہ کی نسبت اوسکے۔ اوزکا بمقام بندرا بن پونچنا۔ فریب گوردھن داس کا۔ اور اہلکاران جلیل القدر ہندوستانی ملازم گورنمنٹ انگریزی جنہوں نے ہمارا وکو دغا دی واپس آنا بیچ ملک کوٹھ کے۔ بسر کردگی فوج کیش قوم ہارا کا اپنے جھڈے کے گرد جمع ہونیکے پہلو طلب کرنا۔ اوسکی خواہشیں۔ تمہ شرط عہد نامہ پر غور کرنا۔ نائب کا طریق تکلیف رسان۔ ہمارا وکا حملہ و میانی انکار کرنا۔ اوسکا غم۔ خاص انگریزی فوج کا کوچ کرنا۔ شامل ہونا ساتھ نائب کے۔ حملہ کرنا وادرا وکے۔ اوسکی شکست اور مفزوری۔ وفات اوسکے بھائی پر بھی سنگہ کی۔ جنگ عجیب۔ معافی قصورات کا اشتہار دینا۔ زمینداران قوم ہارا کا اپنے گھروں میں آنا۔ ہمارا وکا کرشن کے مندر واقع میوا میں جانا۔ اتفاق واسطے اوسکے واپس آنے کے۔ اسکا انجام حسب مراد ہونا۔ خیالات نسبت ان جنگمائے باہمی سے۔ سیرت اور وفات ظالم سنگہ کی *

صرف تجویز سخت جوان تنازعات سے پیدا ہوئی اور فرزند باصل نائب کے عمل میں آئی اوسکی جلاسے وطنی بروز روشن اوسکے مقام قریب وقت دہ سے ہوئی گوردھن داس یا جس نام سے اوسکا پدر اوسکو یاد کرتا تھا فیئے گوردھن جی (پیدائش عشق کی) اور ضعیف عمر کی تھا اور کہتے ہیں کہ اوسکی والدہ سے نائب کو نہایت عشق تھا جلاسے وطنی دوا می اس پر کالہ آتش کی اصل بنیا و نہایت کی تھی تاہم باوجود اوسکی بدکرداری بیچ امور ملکی و خانگی کے یہ اندیشہ تھا کہ راجپوت نائب کے دلیں رہے پادشاہ یہودی کی اثر پذیر ہوگی اور نہ سخت طبعی والد قوم رومی کی اور اوسکا صبر جو منہ کام اجرانے فتوے سے منظر ظاہر ہوا اوس سے گمان ہوتا تھا کہ اوسکو شبہ اس امر کا ہے کہ ہمارا وکو بھی ترغیب اس امر میں اوسکے خیالات مصمم نے دی ہے مگر وہ بڑلا اوسکو عمل میں نہیں لاسکتا لیکن ظالم سنگہ کا حکم موافق ایک روحی لشکر تھا اور اوس سے بالکل شبہ مذکور رفع ہو گیا یعنی اوسنے یہ حکم دیا کہ آئندہ

وارث گدی بہوتی کو اوسکی موجودگی سے دقت ہونے ندو یہ قرار پایا کہ دہلی یا الہ آباد میں جو جہان چاہے
 بودو باش پسند کرے اور اوسکی بد نصیبی تھی کہ اوشے دہلی پسند کی یہاں وہ مع اپنے عیال و طفل کے
 پٹیشن بقول پاتا تھا اور سلسلہ امور ایسا تھا کہ وہ کوئی امر یہاں سے کر نہیں سکتا تھا اوسکے ہمراہ چند سوا
 حکام دہلی کے رہتے تھے +

قریب اختتام السلسلہ کے اجازت بلا غور تکیج اس جلائے وطن کو دی گئی کہ مالوہ جا کر سرانجام شاہی
 ساتھ ایک دختر بد اصل رئیس جالوا کے کہے جب اوشے قدم اوس شہر میں رکھا فوراً علامات خطر
 بعض انیت کے ملک کو نہ میں ظاہر ہوئی شروع ہوئیں اور وہاں کی اور بوندی کی خط کتابت کا
 افسد ادھو سکا قبل اسکے کہ خبر مشہور ہوئی کہ ارادہ فساد کا بیج دل شجاعان آزمودہ کا ہمراہی نائب
 پیدا ہوا ہے اور سیف علی افسر راج پٹن کا جو تیس برس کا نوکر تھا اور مشہور واسطے نمک حلائی
 اور وفاداری اور شجاعت کے تھا افواہ تھا کہ وہ اپنے راجہ باسے نام کا شریک ہو گیا ہے اس خبر کو
 غلط اور افتراء پڑاری غرض کو یاں تصور کیا ماز ناب نے جو ایسا بیوقوف تھا کہ اوسکو محض بے اصل
 تصور کہے ایک فوج درمیان فوج سرکش اور قلعہ کے قائم کی اس سے امر مخفی نہ ہو دین آگیا ہمارا
 فوراً سیف علی اور اوسکے ایک جیو پٹن کو ہمراہ لیکر راہ آب مہلات کی طرف چلا جب یہ خبر مشہور ہوئی
 تو نائب ناہینا بھی ایک بالکی مین سوار ہو کر اور فوج کو ہمراہ لیکر باقی پر حملہ آور ہوا اور دو چوبیس توپ
 ایک برج پر چڑھائی گئیں جہاں سے اونکا گولہ نہ صرف شہر پر آتا تھا بلکہ دونوں طرف دریائے جمپل کے
 جاسکتا تھا اور وہاں سے قلعہ پر گولہ رانی اونسے شروع ہوئی اس گولہ رانی میں جبکی امید غالباً نہ تھی
 ہمارا اور اونکا بھائی پر بھی سنگہ اور اوسکے رفیق کشتی پر سوار ہوئے اور عبور دریا کر کے بوندی چلے گئے
 اور باقی مفسدین راج نے اسلحہ حوالے کیے اس ہوشیار طریق سے جو ارادہ خلاف اوسکے اختیارات کو
 ہوا تھا وہ شروع ہوتے ہی نابود ہو گیا اور گدی قوم ہار کی خالی ہوئی اس منگامہ میں بشن سنگہ اپنے
 بھائیوں سے جدا ہو کر شریک نائب کا ہوا اور جو نیت اوسکی ایسے وقت نازک میں تھی نسبت اوسکو بھی
 اوسمیں کچھ شبہ پیدا نہیں ہو سکتا گو وہ صریحاً طور میں نہیں آئی تھی مگر ہمارا انتظام ان ممالک بحیدہ
 راجہ بنانے کا اور خارج کرنے کا ایسا ہی کہ گواہ اس سے ترقی حکومت ہماری ہے مگر ترقی نیکامی نہیں
 اور نائب صحیح نارضا مندی نسبت منظور کرنے اس طریق ہماری دوستی کے رکھتا تھا جو اس نا اتفاقی کو

جو جاری تھی کم کرتا تھا یا حاکم اسے کو اس وقت سے جب میں وہ بوجہ اپنے ذہنی رشتہ داران کے مبتلا تھا اور اس سے رہائی بغیر اٹھانے الزام انفساخ شرائط منعقدہ کے ناممکن تھی رہائی دیتا تھا اور اس نے وضعداری بھی مانع پیش کرنے اس عذر کی ہوتی ہے جو ہم بیچ کرنے اس عہد نامہ کے پیش کرتے ہیں یعنی ہمارا یہ خیال کرنا کہ راجہ صرف دیکھا بیکھا ہے اور اگر ہم دلیوری کر کے اسکو پیش کریں تو یہ جواب ہو سکتا ہے کہ پھر تم کیوں ایسے شخص سے عہد کرتے ہو پھر وہ اس پر اصرار کر سکتا ہے کہ عہد نامہ کے لفظی معنی پر تعمیل کرنی چاہیے +

ایک وقت کی وقت میں ایک طریق کار روائی کا تھا یعنی فٹنار عہد نامہ کو سرانجام دیا جاسے تاکہ اذیت عامہ بالیقین ہو ہدایت راجہ بوندی کو لکھی گئی کہ کچھ ممانعت معانداری اور مراعات کرنیکی نسبت راجہ مفروضہ کے نہیں ہے مگر وہ خود ذمہ دار اس امر کا متصور ہوگا کہ وہ کچھ فوج بہریت مقابلہ نائب کے فراہم نہ کرے اور اسی عرصہ میں کمانیر فوج انگریزی مقیم نیچ کو تحریر گئی کہ کچھ فوج درمیان راستہ جالوا اور بوندی کو بھیجی جائی کہ وہ گوردھن داس کو زندہ یا مردہ گرفتار کریں اگر وہ ارادہ ہمارا اسے ملنے کا کرے اور سنے تجویز کی کہ اس تدبیر درست سے بچے مگر جب اسکو دریافت ہوا کہ راجہ بوندی کو بھی ایسی ہی ہدایت کی گئی ہے اور راستہ مارواڑ کا اختیار کیا جب اسکو وہاں بھی نہا نہیں ملی تو اسکو کوئی اور چارہ سوا سے جانے دہلی کے نکلا اور وہاں زیادہ تر محافظت اور نگہبانی اسکی ہوتی اور یہی تجویز ہوتی مگر فوراً بعد ازین ہمارا بوندی سے روانہ ہوا کہ بندرا بن جا کر رسوم مذہبی ادا کرے اور یہ امید تھی کہ وہ اپنے خاندانی دیوتا کے مندر میں جانے سے اس کے دلمین امنیت اور اطمینان حاصل ہوتا اور برجناتہ جی کے درشن سے اسکا دل مائل امور و گوشہ نشینی موافق طریق مذہب کے ہو جاتا اور بقیۃ العمر وہاں ہی بسر کرتا جب تک ہمارا مقام بوندی میں رہے کسی نے کچھ توجہ اسکی طرف نہا نہیں کی فاصلہ وہاں سے کوڑے کا بہت کم تھا اور جو اپنے قوم کے رئیس کے پاس تھا لہذا خیال تھا کہ اگر کوئی امر ہوتا تو وہ خوش طبعی جاکر ان ملکوں میں ہوتی ہے تصور کیا جاتا اور بھی آشتی ہو جاتی مگر جب راجہ سجاتب شمال روانہ ہوا اس کے دلمین یہ امید تھی کہ ملک خمیر میں ضرور اس کے معاملے کی رحمت ہوگی اور ایسا ہی بروے کار آیا یعنی خطوط ترجم اور افسوس کے ہر رئیس ملک کی جانب سے آنے شروع ہوئے اور جو تعلیم شاہان ہوتی ہے وہی تعلیم اسکی ہر ملک میں ہونے لگی جس میں وہ گذرتا تھا

بہشتنامی اور اس ملک کے جو نہایت مصلحت اور ملحق ہمارے ملک سے تھا یعنی بھرت پور راجہ اس مقام مشہورہ نے ایک پیغام اپنی سرحد پر بھیجا اور عذر لے کر اپنے آنیکا بوجہ ضعیفی اور نابینائی کے کیا گرا چہ ہمارا واقعہ تھا کہ زمیندار جاٹ ست گونجست اور سکا مددگار ہو گیا ہو سکتا تھا لہذا اسنو دوستی پیشکش اور پیغام کو بھارت رو کیا بالخصوص اس غرور و دلیل کے گو بے موقع تھی ہمارا کو اطلاع دی گئی کہ حدود و بھرت پور سے باہر باہر جاوے ہمارا و کچھ عرصہ تک باغات بیج میں رہا اور اب وجہ اس یقین کی پیدا تھی کہ قوم بے دیوا کی اور سکی فطرت میں تاج شاہی کو مثل ایک حباب کے دکھائی دینگے اور اقوال کرشن اور رادھا اور سکے دل سے اقوال چندا اور امور و ایشان چوہان کو محکوک کر دیا لہذا اسکو اختیار دیا گیا کہ جہاں چاہے سیر کرے چونکہ یہ ہونہارا اور شدنی امر تھا اسکو خود تمیز اس کے حال گذشتہ اور حال کا پیدا ہوا کہ اب اس کے ہمراہ ایک گروہ محتاجین کا ملک بیکانہ میں تھا لہذا وسط ماہ اپریل میں وہ بمقام تمھرا بیج مرحبت بجانب کوٹہ کے وارد ہوا مگر اسکی زشتی اعمال نے صورت گوروہن داس کی پکڑ کر اس امر کے ظہور ہونے کو مسدود کیا اور باوجود نگہبانی سخت جو بمنزلہ قید کے تھی اس شخص نے قابو پا کر سازش ساتھ مردان ذی رتبہ اور اہلکاران جلیل ہندوستانی کے شروع کی *

فریب نے ترقی کپڑی اور امید ہائے خلافت بذریعہ اس ناوہست طلبہ کے پیدا ہوئیں اور اس کے پیغام ہائے زیوں بھی مبدل ساتھ بنیاد حکومت ملک کے ہوئے اور جو واسطہ جائزہ تحریرات فیما بین راجہ بدصلاح اور حکومت اعلیٰ کے تھا اس پر غالب آئے لہذا ایک فوج جمع کر کے بجانب ملک ہروٹی روانہ ہوا اور جس راجہ کے ملک میں گذر کر تا وہاں بیان کرتا کہ میں باستر ضلے حکومت اعلیٰ کے واسطے لینے اس کے حقوق ریاست کے جواب تک ملتوی رہے تھے واپس جاتا ہوں اس کے ہمراہ آدمی مع چپراس سرکاری اون اہلکاران کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے تھے اور ایک نائب خزانچی خزانہ دہلی کا واسطے رسد رسانی کے راجہ کے ساتھ تھا ان کے ہمراہ ہونے سے اسکا بیان رہت معلوم ہو کر ملک کو فریب میں لاتا تھا اور وہ بدل یہ چاہتے تھے کہ وہ کامیاب ہو جب قدر وہ منازل طے کرتا تھا اسقدر اسکی فوج زیادہ ہوتی جاتی تھی اور قریب اختتام موسم گراما شائع وہ کنارہ دریائے جمیل پر وارد ہوا اسوقت اس کے ہمراہ تین ہزار آدمی ہو گئے تھے عبور دریائے مذکور کر کے اسنے طلبی لوگوں کی بذریعہ تحریرات اس زبان میں کی جس سے راجپوت ناواقف تھے اور جس کی

وہ نافرمانی نہیں کر سکتے تھے اوسنے اوزکو لکھا کہ اوسکی مشارکت سے وہ داودخواہ مطابق عہد نامہ کے کر سکتا ہے اور اوسکی طلب کو ہر ایک قوم ہارنے جو ملک میں تھا منظور کیا اوسکا طریق ایسا تھا کہ اوس ہر ایک راجپوت کا خیال و فاداری ثابت ہوا کیونکہ وہ لوگ بھی جنائب کے مہموم تھے اور اوس سے فائدہ اٹھاتے تھے وہ بھی نائب سے جسکے باعث اونکی بہبود ہوتی تھی جدا ہوا ہر شرکت اپنے موروثی اور ذیق راجہ کی اختیار کی جسکو اکثر آدمیوں نے دیکھا بھی تھا اور بعض اوسکو جانتے بھی تھے صلح اور تابعداری بجلت اور بخوابش بخطر جان جو وہ کرتا تھا ہوتی تھی اور اوس سے اندیشہ تخیل عامہ بھی تھا مگر وہ رجوع اخیر دلیل سے یعنی جنگ سے نہیں کرتے تھے اور یہ ضرور بھی تھی کیونکہ سب گرد نواح میں امانیت عامہ قائم تھی اور فساد کے فرو کرنے کے وسیلے بھی موجود تھے اسی طرح ایک مہینا گزر گیا اور مطلب اصلی نے کوئی طریق انسداد بد انتظامی روز افزون کا سوا سے اپیل یعنی استغاثہ کے جو چند وجوہ سے اب تک ملتوی رکھا گیا تھا باقی نہیں رکھا تھا +

۱۴۔ ماہ ستمبر بمقام میانو +
۱۵۔ چٹھی ہمارا و کشور شکہ نام کپتان ناؤ صاحب جہمین شرائط غیر منعقدہ ملفوف تھی مرقومہ اسوج میںے کنوار بدی چٹھی مطابق

بعد القاب معمولی۔ چاند خان نے اکثر انہی خواہش واسطے دریافت کرنے میرے مکھون کے ظاہر کی ہے اور وہ میں نے معرفت اپنے وکیل مرزا محمد علی بیگ اور لالہ سالک رام کے آپکے پاس لکھ بھیجا ہے میں بھر آپ کے پاس تفصیل شرائط بھیجتا ہوں مطابق اونکے منشا کے آپ کریں اور میرے حق انصاف بحیثیت وکیل سرکار گورنمنٹ انگریزی آپ کریں اور مالک مالک اوزکو کو کو کو کر کی طرح رکھیں ایسا ہی ہر مقام پر ہوتا ہے اور آپ سے پوشیدہ نہیں ہے +

شرائط ذیل کی تعمیل ہمارا و کشور شکہ چاہتے تھے اور اونکی چٹھی ۱۶۔ ماہ ستمبر میں ملفوف تھیں +

اول۔ مطابق عہد نامہ کے جو بمقام دہلی عہد ہمارا و امید شکہ میں انعقاد ہوا تھا اوسکے مطابق میں محل رہونگا +

دوم۔ مجھے ہر طرح اعتبار مانا جی ظالم شکہ کا ہے جس طرح وہ نوکری ہمارا و امید شکہ کی کرتے تھے اوس طرح میری نوکری کریں میں اونکے انتظام کرنے ملک کو منظور کرتا ہوں مگر فیما بین میرے اور مادہ و شکہ کے شبہ ہو گیا ہے اور ہم باہم اتفاق نہیں کر سکتے لہذا میں اوسکو جاگیر روٹکا اوسمیں وہ رہے اوسکا فرزند بپا لعل میرے ساتھ رہے گا اور جس طرح اور اہلکار کار ریاست اپنے مالک کے روبرو سر انجام کرتے ہیں اوس طرح وہ میرے روبرو کام کرے گا میں مالک اور وہ نوکرا اور اگر مثل ملازمان وہ کام کو سر انجام دیکھا تو ملازمی نسلا بعد نسل ہو جائیگی +

آنزموہ نمج نائب پر بھی اعتبار نہیں تھا اور نائب خود بھی اسکا متفق تھا اور اس فساد میں کیا ایک شہادت
 اس کے حکم کے مطابق کی تھی اور اس لحاظ سے جو دنیا میں نسبت انصاف مستقیم کے مدعی تھا ہر ایک نمج
 جو خواہ یا نہ ہو ملک بھی یا اس ملک کی تھی آمادہ اسپر تھی کہ رجوع اپنے اصلی حاکم کی طرف کریں بمقابلہ اس کے
 جسے ان کو برسر اور برزات کی تھی یہ خیال اس قدر تمامہ بہ جانب ملک میں جاری تھا کہ نائب خود اسکی تھی
 جو اسکی عمارت میں تھی بعد محفوظ ہوئے اندیشہ فطرہ سے کستا تھا کہ جو پارچہ اس کے جسم پر ہیں اس سے بھی
 بوسے خلاف وزنی پیدا ہے اب امید یہ تھی کہ جو فن دانائی کا ہر ایک کو چہ و بازار میں مشہور تھا اسکو یہ سپاہی
 قدیم یعنی نائب فضول نہیں تصور کرے گا بیٹھ حقارت نسبت ایسی علامات انکار کے اسکی نسبت سے
 انکار لینے اختیارات کا ثابت کرے گا اور اسوجہ سے حاکم اعلیٰ کو اس مقام رنج و ترو سے آزاد کرے گا
 اکثر مواقع ایسے پیش آئے اور اکثر گفتگو ایسی ہوئی کہ وہ صرف اس گرہ کو داکر سکتا ہے ورنہ اسکا کشود
 منحصر اوپر ناخن شمشیر کے رہے گا مگر یہ سب گفتگو بے سود تھی وہ اپنے قول پر قائم تھا اور تعمیل عہدہ پر
 آمادہ ہمارا وہ اس کے برائے نام ہمارا جو نے بھی وہی دلیل اختیار کی تھی بلکہ ایک نقل عہد نامہ کی پاس
 صاحب اجنٹ کے بھیجی اور طنزاً استفسار کیا کہ یہ قابل منظوری کو ہی یا نہیں یہ جملہ تردد رفع ہو جاتی اگر تمہ
 شرائط اصل عہد نامہ میں شامل ہو جاتی اس حالت میں لفظی معنی اور مراد میں اختلاف واقع نہوتا اور

سوم۔ جو خطوط سرکار انگریزی یا کسی اور ریاست کو تحریر ہوں وہ بصلاح اور ہدایت میری لکھے جائیں +

چارم۔ اونکی جان کی ضامن اور میری جان کی ضامن سرکار انگریزی ہو جائے +

پنجم۔ میں ایک جاگیر واسطے پر تھی شگہ اپنے بھائی کے ملحدہ کردوں گا وہ اس میں رسنہ جو ملازم اس کے ہمراہ اور میرے

بھائی بنش شگہ کے ہمراہ رہیں گے انکو میں مقرر کردونگا سوائے اس کے اور جو میرے رشتہ دار اور مقوم ہیں مطابق

اس کے رتبہ کے میں انکو بھی جاگیر دونگا اور وہ مثل شد آمد قدیم میرے ہمراہ رہیں +

ششم۔ میرے خاص سپاہی تین ہزار اور پالان نائب کا پوتا میرے ہمراہ رہیں گے +

ہفتم۔ زر تحصیل ملک بچ کش مندر یعنی خزانہ ریاست کے رکھا جاوے گا اور دہان سے سب خراج ہوا کرے گا +

ہشتم۔ قلعہ دار قلعہ کے میرے حکم سے مقرر ہونگے اور فوج پر میرا حکم جاری رہے گا نائب بھی اپنے حکم کی تعمیل افسران حکومت سے

کرا دیں مگر وہ بھی میری صلاح اور منظوری سے ہو +

یہ سب شرائط میں چاہتا ہوں اور یہ سب مطابق راج ریت کے ہیں۔ متی اسوج یعنی کنوار پنچمی سمت ۱۸۴۸ (۱۲۲۷ ش) +

۶۹۰
 نہ کیسکو عذر باقی رہتا کہ حکومت اعلیٰ نے فی الفساح ایمان اور خلافت انصاف کیا گو یہ الزام دیکھنا بہت
 نہیں ہو سکتا کیونکہ جن فریقین نے عہد نامہ اصل منعقد کیا تھا انھوں نے اسکی ترمیم بھی ساتھ ساتھ شرائط کے
 کی تھی مگر اب پھر رجوع امر ضروری پر کرتی ہے جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے یعنی ہم واسطے آئندہ کے اس سے
 بہتر کوئی اور تجویز نہیں کر سکتے تھے اور جن خدمات کا ہکوا اقرار ہے اذکا معاوضہ بہتر اس سے نہیں کر سکتے تھے
 کہ دستخطی راج ریاست قائم ہوں اور دونوں قبول (اور منظور کیے جائیں ایک تو دراصل راجہ اور ایک برنامہ)
 یہ امر نہایت خوشی کا تھا کہ راجہ کی درخواست ایسی بڑی تھی کہ اس سے دیگر فریق عہد نامہ سے ناموفقت
 صحیح ہوئی تھی تھے کہ وہ مطابق لفظی معنی اور منشا سے عہد نامہ یا متمہ شرائط کے گو کیسے ہی معنی ترمیم کرنا
 تھی اسکی وجہ است بابت سپاہی ہمراہ تین ہزار رشتہ داران کے اور یہ کہ وہ اپنے مرضی کے موافق جاگیر اپنے
 روسا کو عطا کرے اور افسران قلعجات خود مقرر کرے اور خود افسران علی فوج کا ہو یہ سب ہر ایک شرط اتفاق
 اور مصالحت کی مانع تھیں اور تقرری منصب حکومت اور اختیارات انتظام ملک بھی جو استحقاق اولاد
 نائب کا قرار پایا تھا وہ بھی اسنے اپنی مرضی کے موافق رکھے تھے یہ اختیارات ضعیف دونوں ولایت
 یورپ اور راجو تانہ میں تھے ۛ

ہر ایک تدبیر واسطے جدا کرنے راجہ بیوقوف کے دام بد صلاح کاران اور نیز مزاج آدمیوں کو جو اسکو پاس
 ہر روز جمع ہوتے تھے اور اپنی بد افحالی اور اپنے بزرگوں کی بد افحالی انکے ہمراہ تھی جب بیکار اور بد سو
 متصور ہوئی تو وہ فوج جو واسطے قائم رکھانے عہد نامہ کے طلب ہوئی تھی مع فوج نائب کے آگے بڑھی
 جو فوج مذکور مقام کالی سندھ میں پہنچی جو صرف درمیان برود و فرت کے جابئی تھی بارش باران نے جس نے
 چند روز سے اسکو طغیانی پر کر رکھا تھا زیادہ فرصت واسطے اس امر دوستی اور ہوشیاری کے دی جس سے
 خلاہش یہ تھی کہ ہمارا واپسی تباہی سے محفوظ رہے مگر سب بیکار پائی گئیں اسنے اس طوفان کو دیکھا
 اور یہ بھی اسکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ نزدیک آتا ہے مگر اسکو کچھ پاس اپنے ارادے کا تھا اور کچھ نامیدی تھی
 لہذا وہ اپنی تابعداری بدل نسبت حکومت اعلیٰ کے ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسکو یقین نسبت ارادہ یک
 اور دوستی صاحب اجنٹ کے ہے مگر جب کوئی امر کھا جاتا تھا تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ زندگی بغیر اسکو
 کیا ہے اور راجہ بغیر اختیارات کے کیسا ہوتا ہے پس یا تو مرگ ہو یا بزرگوں کا راج نصیب ہو ۛ
 نائب بھی راجہ سے کہہ کہ حالت ضیق میں تھا کیونکہ گو وہ ظاہر میں نمک حلائی بیان کرتا تھا اور کہتا تھا

کہ میں اپنی سفید ریش کو اپنے سے محفوظ رکھوں گا مگر وہ اپنے روبرو سپردِ سیع عہد نامہ بھی رکھتا تھا اور یہ جانتا تھا کہ اسکی حکومت بھی قائم رہے مگر اسکو اس کے حاصل کرنے میں اپنی طرف سے جنگ نہ کرنی ہو یہ امر بری الذمہ ہونے کا خیال میں بھی نہیں آسکتا اور ناعق وہ بیان کرتا کہ اسکی فوج کامل اس سے مدد اس میں شبہ نہیں اور زبان پر یہ کلمہ لانا کہ وقت جنگ وہ اپنے اسلحہ ہمارے مقابلے میں پھیر دیتے اسکا بھی اسکو کہا گیا کہ حکواندیشہ نہیں اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو جو کچھ صرف ہو جو اختیار اس کے خاندان کو دیے گئے ہیں اسکا تحفظ ہم کرینگے مگر اسکو بھی شریک ہمارا جنگ اس میں رہنا چاہیے کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد یہ غیر ممکن ہوگا کہ اسکی نمک حلائی بھی قائم رہے اور اس کے اختیارات کا تحفظ بھی ہونا تب ہوشیار نے یہ چاہا کہ اسکا مطلب سرانجام کیا جاوے اور جو فوائد اسکو ہمارے ہی سے حاصل ہونے والے ہوں وہ سب حاصل ہوں مگر جو بدنامی اس سے عائد ہو وہ اسکی نسبت نہو صاحب ایجنٹ کو کچھ امید تھی کہ اس اخیر وقت میں بھی وہ بدنامی دنیا کی نہیں حاصل کر لیا اور نہ وہ الزام انفساخ سوم دہرم کا بیج قتل کرانے اور ان لوگوں کے جنگا وہ محافظ تھا اس کے اوپر عائد ہوگا بلکہ وہ اس سے پہلو تھی کر کے اس کے اختیار کو بصلاح باہمی تجویز کر دے گا مگر ظاہر کرتا اس اس کے نیم تختہ خیالات کا بیج ایک گروہ دورویہ آدمیوں کے جنگی طبائع موافق اردہام کے تھے باعث خارج کرنے اس بیان کا ہوا اور گوتکرار باہمی بہت مضبوط تھی مگر شوق حکومت کا ہر ایک شبہ کے رفع کرنے کا باعث ہوا +

تذکرہ درباب اشتعال افواج کے اس کے روبرو اور اس کے افسران کے روبرو ہوا اور اس وجہ سے کہ جو اثر با اتفاق اور یکدلی سے ہوا ایک افسر انگریزی حب استدعا اس کے اسکی فوج میں مقرر ہوا +

تباریخ یکم اکتوبر بروز وقت طلوع آفتاب فوج واسطے جنگ کے میدان میں گئی نائب کی فوج میں آٹھ پلیٹن پیادگان کی تھیں اور تینیں ضرب توپ اور چودہ پا کا یعنی رسالہ سواران منجملہ اسکے پانچ پلیٹن مع چودہ توپ اور دس رسالہ سواران فوج پیشین میں گئے اور باقی پیچھے ہمراہ نائب کے پانچ سو گز محنت فوج پیشین میں رہے اور فوج انگریزی حبیں دو پلیٹن ضعیف اور چھ رسالہ سواران اور توپخانہ اپنی تھا بجانب یمن

۱۰ لائنٹ ایم ملن صاحب نیم رجب ہندوستانی نے خود درخواست اس کام کی دی اور اسکو اس خوبی سے سرانجام دیا جیسے کسی افسر سے جسکی شجاعت اور جکا طرے مثل اسکے تھا توقع اور امید کرنے کی تھی +

فوج نائب کی جو قریب مقام ہمارا دیکھی تھی قیام پذیر ہوئی جس میدان میں یہ فوج جمع تھی وہ ایک قطع میدان وسیع تھا اور قریب ایک ندی پایاب کے کم ہو کر پھر دوسری جانب ندی مذکور کے وسعت پکڑ گیا تھا مقام ہمارا وہاں ایک بلند مقام پر تھوڑے فاصلے پر ندی کے اوس پار تھا ہمارا واسپنے خیمے خالی چھوڑ کر جملہ فوج کو کنارہ آب پر قائم کیا تھا راج پلٹن جسے اپنے قدیم مالک سے مع اپنے افسر سیت اعلیٰ کے سرتابی کی تھی بجانب چپ قائم کیے گئے اور ہمارا اپنی چیدہ فوج یا پنجسوواران قوم ہمارا کے بجانب رست قیام پذیر ہوئے اور درمیان میں جملہ انہوہ مجتمع تھا فوج مشتکہ کو اجازت ہوئی کہ بفاصلہ دو سو گز کے دشمن سے اپنا مقام پسند کرے اور کوئی امر مقابلہ کرنے یا واپس آنے کا بیان اوسکے نہیں آیا صاحب احبٹ کو یہ موقع منتخب ہوا اور اونھوں نے صاحب کمانیر انگریزی کو کہا کہ وہ اپنی فوج کو مقام کراوین تاکہ وہ پھر ایک مرتبہ کوشش بیچ تحفظ دیوانہ راجہ اور اوسکے ہمراہیوں کے اس خطرہ سے جو اوسکے روبرو ہے کرے اور درمیان دونوں قوموں کے نصف راہ تک وہ گئے اور یکساں شرائط و معافی تقصیرات سب کے دلنشین کیے گئے اور کہا کہ وہ پھر راجہ کو اوسکے بزرگوں کی گدی پر بخت اور حرمت بٹھا دیں گے تاہم کوتاہی اوسکے پیش رو تھی وہ اپنی کسی درخواست سے باز نہیں آیا اور اپنی شرائط پر حجت آور ہوا اور کہا کہ وہ کوٹہ میں جب ہی جاوے گا جب تین ہزار رشتہ دارا و سکے قوم ہمارا سے اوسکے ہمراہ ہوں گے ایک گھنٹہ کی مہلت اوسکو دی گئی کہ اس امر پر غرض کرے اوسکے بعد تلوار کھینچی گئی اور اس عرصہ میں افواج طرفین اپنے اپنے مقام مناسبہ پر آکر قائم ہوئیں ہمارا وکی چیدہ فوج نے اپنی کل قوت بجانب رست بقاء فوج پیشین نائب کو رکھی اور فوج انگریزی قدم قدم پر سطح کھڑی ہوئی کہ اونکی کل فوج کو مقابلہ میں لگ گئی *
 میعاد مہلت جب گزر گئی اور ایک ذرہ بھی خواہشہا سے سابقہ میں کم نہیں ہوا تو حسب قرار و حکم جنگ کا صادر ہوا اور جنگ فوج نائب نے ساتھ سر کرنے توپ و تفنگ کے شروع کی اور فوراً بجانب رست سر بھی توپخانہ اپنی نے گولہ رانی شروع کی بشجاعت قوم ہمارا جسکے واسطے وہ مشہور ہیں اونھوں نے کارہائے دلاوری مثل جنگ فتح آباد و دہلی پور کے بروئے کار لائے اور اوپر فوج نائب کے حملہ کیا اور اکثر اول میں کے عین توپوں کے دہانہ پر قتل ہوئے اور اگر تین رسالہ فوج سواران انگریزی اونکی کمک نہ آجاتے تو اونھوں نے بازو سے چپ کا منہ پھیر دیا ہوتا اور تا بہ فوج پسین جان خود نائب تھا

بلکہ مصنف کتاب ہذا جنائب کی فوج کے دستہ چپ اخیر میں اس نظر سے تھا کہ فوج مذکور کوئی امر مشکوک عمل میں نہ لاوے اس ارادہ

پہنچ گئے ہوتے جب یہ ارادہ اونکا شکست ہو گیا تو اونکو کوئی اور امر سواسے واپس جانے کے اس جنگ سے جسکے برابر وہ نہ تھے باقی نہیں رہا اور ہمارا ومع اپنے غول قوم ہارا جو سب اونکے رشتہ دار تھے عبور دریا کر کے واپس چلا گیا اور قریب نصف میل کے فاصلے پر ایک مقام بلند پر قیام پذیر ہوا مگر اوسکے جلد تو بخانہ کے سپاہی منتشر ہو کر ہر طرف رو بفرار لائے فوراً بعد اسکے فوج انگریزی عبور دریا کیا اور جب فوج پیدل نے قدم آگے بڑھایا کہ اونکے واپس جانے میں بجانب جنوب سدا رہا ہوا دو ستونکو حکم ہوا کہ ہمارا ویر حملہ آور ہوں جو ارادہ اوسکا جنگ کر نہکا نہ تھا انسے وقت ضرورت میں بھی اوسنے اس اپنا ارادہ کو قائم رکھا اور اوسکے ہمراہی کیا ہو کر بہت مستقیم بلا حذکت فوج حملہ آور کے منتظر کھڑے رہے فرار کو بحقارت دیکھتے تھے مگر حاضر ہونے میں بھی بوجہ غرور شجاعت آما وہ نہیں ہوتے تھے ہر ایک ترقیب کی افسری میں ایک ایک انگریز تھا اور یہ افسر اور اونکی سپاہ ہمراہی عاوی اسکی تھی کہ اونکے روبرو کوئی دشمن ثابت قدم نہیں رہتا تھا اور رو بفرار لاتا تھا مگر جو دشمن اونھوں نے دیکھے تھے وہ پٹارے سے تھے راجپوت نہ تھے یہ کہ وہ مثل دیوار سنگین کے کھڑے رہتے اور ہماری فوج حملے سے واپس آئی اونکے دو شجاع افسر لفٹنٹ کلارک اور لفٹنٹ ریڈ چارم جبٹ سواران غیر آئین کام آئے اور اونکا کمانہ میجر جواہر لفٹنٹ کرنل جی راج سی بی بن قدرت خدا سے محفوظ رہے یہ حالت گذری کہ ایک ضرب ایسی اونکے خود سر پر لگی کہ اوس سے وہ حالت سکستین آگئے اونکی باگ گھوڑے کی کٹ گئی مگر باتہ اونکا بلند ہو گیا اور ضرب سے بچ گئے ایک سپاہی جواونکی اردلی میں تھا اوسنے گولی پستول سے ضارب کا کام تمام کیا یہ سب ایک لمحہ میں گذر گیا ۔

جو ارادہ تھا اوسپر ثابت قدم رہ کر ہمارا جہ کونہایت خوشی ہوئی کہ فوج حملہ آور واپس چلی گئی بعد ازان وہ بھی مقام بلند سے متحرک ہوا اور جب تک کہ پھر تو بخانہ اسپہی نے گولہ رانی اور پھر شروع نہیں کی اونھوں نے قدم تیز نہیں کیے اور جب تک کہ تین اور دستے اونکے تعاقب کے واسطے تیار ہوں وہ ایک کلی کے کھیت میں پہنچ گئے اور اوسمیں فطر سے غائب ہو گئے ۔

پرتھی سنگہ برادر خود ہمارا نے بتھریک شجاعت جو قوم ہارا کی موروثی عادت ہے اور اسکو خیال کر کے کہ اوسکو تا بزیت ملک ہر وتی میں آرام نہیں ملے گا یہ غم کیا کہ اسی زمین پر مدفن بنانا بہتر ہے یہ غم کر کے

فوج حملہ آور پر اول ہی پے لیکیا تھا اور اگر میجر کینڈی صاحب پیش قدمی نہ کرتے تو یہ غم اونکا ہرگز شکست نہوتا ۔

وہ قریب پچیس سوار ہمراہ لیکر بجانب فوج دشمن بارادہ مرگ پھرا اور ایک مکی کے کھیت میں جب فوج آگے بڑھی دستیاب ہوا گواہ سوقت زندہ تھا مگر مجروح شدید ہو گیا تھا اوسکو بالکی میں ڈالکر چند سواران رسالہ سکندر صاحب کے ہمراہ مقام فوج میں روانہ کیا یہاں اوسکا علاج بدل گیا تھا مگر کچھ فائدہ اوس سے مرتب نہیں ہوا اور دوسرے روز اوسنے جان بحق تسلیم کی اوسکا طریق مردانہ اور رئیسانہ تھا وہ سب الخ ام اس شہکار کا قسمت پر رکھتا تھا کچھ اوسکو خواہش زلیست کی تھی اور کہتا تھا کہ یہ درخت جو قریب خمیرہ کوئی اسپر سے اوسکی روح اپنے بزرگون کے میدان جنگ کو دیکھ کر خوش ہوا کر گی ایک سوار نے اوسکی تلوار اور انگشتری نکال لی تھی اور اوسکے خنجر اور بالاسے مروارید اور دیگر جواہرات جو اوسکے پاس تھے وہ اوسنے صاحب اجنٹ کے سپرد کیے اور کہا کہ وہ اوسکے فرزند کی جو صرف وارث شان و شوکت بیکار راج ست کوٹہ کا ہے خبر گیری کریں *

یہ زخم کاری جو اونکو لگا تھا وہ کسی سپاہی لگی سے نہیں معلوم ہوتا تھا وہ زخم برجھی کا تھا جو پس پشت سے خوب زور سے لگایا تھا جتنے کہ اوسکی نوک جگر کو چیر کر چھپاتی کے باہر نکل آئی تھی اور وہ خود یہ کہتا تھا کہ یہ کسی دشمن نے خوب نوک لگایا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ زخم لگا کر اوسنے برجھی کو گردش دی تاکہ زخم کاری ہو اگرچہ سواران نائب بھی تعاقب میں شامل فوج تھے مگر کوئی اونہیں کاجرات نزدیک کی دشمن کی نہیں کھتا تھا لہذا یہ گمان ہو کہ کوئی دغا باز یہی سنگہ کے ہمراہی سپاہ کے شامل ہو گیا تھا اور اوسنے یہ زخم کاری مارا تھا اور نائب کو ایسی دشمن کے اندیشے سے رہائی دی جو اوسکے فرزند اور جانشین کا بھی دشمن تھا *

ہمارا وادرا اوسکے ہمراہی کی حیات باعث کھیت کے ہوتی جس میں پیداوار مکی ایسی کثرت سے اور بلند تھی کہ اوسکا ہاتھی سواری کا بھی اوس میں مخفی ہو گیا تھا اور اسطرح کے کھیت تا بکنارہ دریا پانچ میل کے فاصلے تک تھے اور یہاں تک سرحد ملک ہر دتی کی تھی اور یہی کافی متصور ہوا کہ اوسکو ملک کوٹہ سے خارج کر دینا چاہیے کیونکہ اوسکی موجودگی بھی وہاں باعث اندیشہ اور خوف کی تھی پیادگان اور فوج ملک خمیرہ جرات استادگی کی نہیں رکھتے تھے بحفظ جان رولفرار لائے اور اکثر اون میں کے ہمارے سواران کے تہ تیغ ہوئے *

شجاعت متحل ہمارا وادرا اوسکے گروہ رشتہ داران کی اون شجاع دلون سے تعریف کرا سکتی ہے جو اپنے دشمن کی شجاعت کی تعریف کر سکتے ہیں اگرچہ بعض اون میں کے بھی جو اوس روز اونکو مقابلے میں تھے

شجاعت دشمن سے واقف تھے جس شجاعت کے باعث اوسکا حرکت نہ کرنا ایک سد باب نہیں تھی ہو گیا تھا ۴

اگرچہ شجاعت ہمارا اور اوسکے رشتہ داران کا اکثر بیان اس کتاب میں ہو چکا ہے مگر اب ایک دلیل یکدمی جو خاصہ قوم ہمارا کا ہے ایسی وقوع میں آئی ہے جسکو ہم فرو گذاشت بمقابلہ حالات شجاعت گریں یا روم کے نہیں کر سکتے سطح ملک کا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں جن میدانوں میں فوج مشتمل جمع ہو کر فوجی کرتی تھی وہ کنارہ دریا تک تھی جسکا کنارہ ثانی بلند تھا گو وہ ایک دہرہ سطح میدان کا تھا جو تدریج مائل بہ بلندی تھا پالمن نام کی صف باندہ کر اس کنارے پر گذر کرتی تھیں کہ یکایک اونکی نظر اوپر گولیوں کے پڑتی جو ایک بلندی پر سے مقام واقع آرزو سے دریا سے آتی تھیں اس فوج نے بلا حصول حکم مگر کچھ تحریک دلت سے قیام کیا اور دیکھا کہ دو آدمی دلا و آمادہ اسپر ہیں کہ اپنے مقام بلند کو بطور گدہ بھی مستحکم کریں ایک یا دو نقطہ خاموش اور متعجب سب استادہ رہے پھر حکم روانگی کا صادر ہوا اور یہ حکم زبان سے نہوز نہیں نکلا تھا کہ اکثر زخمی آدمی آگے سے پیچھے کو آتے تھے اور بدوق دونوں طرف سے بہت تیز چلنے لگی یہاں تک کہ ایک گولی کے بدلے بیس گولی چلتی تھیں مگر طویل بنا دلیق اون دو آدمیوں کی بروقت ہماری فوج میں جواب دیتی تھیں اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں سحر اور جادو کے بنی ہوئے تھے کیونکہ گولیاں اوپر برستی تھیں اور اونکا یہ قاعدہ تھا کہ ایک شخص اوس دہرہ کی لپٹ پر بدوق بھرتا تھا اور اس عرصہ میں دوسرا نشانہ بے خطا لگاتا تھا آخر کار دو ضرب توپ بارہ پنی اونکو روبرو کی گئیں جب اونکا گولہ اونکے نزدیک سے گذرا تو دونوں مقام بلند لینے دہرہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور اپنی شجاعت کی قدردانی پر بہت لپٹ ختم ہو کر اونھوں نے سلام کیا اور پھر بنا دلیق بھر کر سر کرنے لگے اگرچہ آدمی بکثرت تلف ہوئے تھے مگر یہ ارادہ ہوا کہ ان دونوں شجاع آدمیوں کو زندہ رکھنا چاہیے لہذا حکم ہوا کہ اب گولہ رانی موقوف ہو اور فوج کو حکم ہوا روانہ پیشتر ہو اگر کوئی دو آدمی ایسے نہیں جو جا کر دو بدو اون سے جنگ آرا ہوں جب یہ حوت زبان پر آیا معا دو سپاہی قوم روم ہیلہ تلوار کھینچ کر کنارہ بلند پر سے کودے اور میدان درمیانی طے کر کے مقام مذکور پر چڑھے یہ دیکھ کر سب کو فکر نسبت ان دونوں کو تھی کہ وہ دونوں شجاع خواہ وہ قوی جتن تھے یا زخمیوں سے ہیدم ہو گئے تھے اور یا کسی اور سبب سے گر گئے مگر اوسی مقام پر جہان سے وہ اس پالمن پیادگان اور بیس ضرب توپ کی

روانگی میں سدرہ پہنٹی تھی یہ دونوں قوم کے ہار تھے اور ظالم سنگ ایک ابرتیرہ درمیان اوسکے اور اوسکے
 بخت کے آگیا تھا اور اوسکے دفع کرنے میں اونھوں نے اپنی موت چاہی تھی جو آخر کار اوسکو نصیب ہوئی
 بدل تصدق ہونا جو رعایا سے عمدہ ہوتی سنبچ کام ہمارا اوسکے ظاہر کیا اوس سے جیل سہنے
 سابق بیان کیا ہے سوام دہرم یعنی نمک حلالی کے اوس قسم اور رواج کو ظاہر کیا جو راجپوت کی
 عادت میں بیان ہو چکا ہے اور اس سے سختی حکومت نائب بھی پیدا ہے جسے کہ وہ رئیس جو صلح کے
 کلمات درمیان لایا تھا اس یقین کا مقابلہ نہ کر سکا (ایک اوسکا فرزند زخمی شدید ہوا تھا) گوا اوسکو ایسی جاگیر
 نائب سے حاصل ہوئی تھی جسکا استحقاق وراثتاً وہ نہیں رکھتا تھا اور علاوہ برین رشتہ دامادی بھی
 نائب سے رکھتا تھا +

ہمارا واپرتی ندی پر پہونچا اور کہتے ہیں کہ اوسنے شنادری کر کے عبور کیا وہ کنارہ مقابل پر پہونچا تھا کہ
 اوسکا گھوڑا گولے سے زخمی ہو کر گر گیا قریب تین سو سوار ہمراہ لیکر وہ بردہ پہونچا سکو کہ معاوضہ نہیں
 لینا تھا لہذا ہم ایسے اشخاص شجاعان کو خیموں نے اپنا گھر اور اپنے عیال و اطفال کو پاس عزت و حرمت
 چھوڑ دیا تھا قدیم دشمن اپنا تصور نہیں کر سکتے کہ اوسکا تعاقب کر کے اوسکو نیست و نابود کریں یہ صحیح ہے
 کہ اوسکو (یہ سنبہ) مقابلہ ہمارا میدان جنگ میں کیا تھا مگر صرف بنظر اپنے تحفظ کے اور اسی امر میں جو عقلاً
 واجب تھا اور ظاہر ایسے حاکم کی منظوری بھی اوسکی ہو چکی تھی جسپر وہ بے اعتباری نہیں کر سکتے
 تھے جو حقوق اپنے ریت دراز تک خلاف محمد نامہ کے ہوئے تھے اس طرح قطعاً و کلیتہً زائل ہوئے
 اصل ترغیب و ہندوگان سرکشی واسطے ہمیشہ کے صلحہ ہو گئے ایک تو بوجہ مرگ اور دومی بذریعہ جلا وطنی
 اور سزا جو مفرورین فوج نائب کو پہونچی آئندہ اور اوسکو متنبہ اور باز رکھے گی اس روز کی بدی پر جو خیال
 نہ تھا لہذا کسی رئیس نے تیاری خلاف اوسکے نہیں کی تھی اور ہمارے ایک حکم سے ہر ایک دروازہ ملک
 رجوارہ میں اوسکی درآمد کے واسطے بند ہوتا مگر یہ امر کہ باعث ضبطی با جرم کافسبت اوسکے تصور نہیں ہوا
 جو مرتکب اس حرکت کو چند ایسی وجہ سے ہوئی تھی جنکے خلاف وہ خود نہیں کر سکتے اور نہ اوسکا تحمل
 کر سکتے تھے اور جسکی تعمیل کے واسطے فریب آمیز توجہات پیش ہوئی تھیں ہمارا اوسکے خیمہ و غیرہ مان قیام

لے لٹٹ جواب کپتان ایم من ہیں اور مصنف کتاب ہذا صرف دو افسر تھے جنھوں نے یہ واقعہ عجیب دیکھا تھا +
 سبج ایک چٹھی کے جو رساے کلان نے نائب کو بذریعہ صاحب اجٹ لکھی تھی اوسمیں اونھوں نے بے تامل یہ بیان کیا تھا

جو اوسط طرح استادہ لکھا تھا تو اس کے جملہ کو اخذ ہمارے ہاتھ لگے اور اسے اپنے پیچیدہ فریب اور ایسی حرامزدگی ظاہر ہوئی کہ وہ اور اس کے ہمراہی شجاع آدمی جنہوں نے نقصان جان و مال اور اس کے ہمراہی حاصل کیا تھا وہ جملہ تحقق ترجمہ تصور ہوتے تھے فوراً جب بے بنیاد ہی اور ناپائیدار حقوق کی ظاہر ہوئی اور جب اس طرح وہ اونکی آنکھوں کے روبرو آئے اور انہوں نے اپنا ارادہ متابعت کا ظاہر کیا نائب کو ہدایت ہوئی کہ وہ معافی عام شتر کرے اور دوسا کو کہے کہ وہ اپنے مکان کو واپس آویں اور اسے کوئی سوال یعنی مواخذہ اس بارہ میں نہیں کیا جاوے گا اس طرح چند مفتون میں جملہ ملک میں امن و امان ہو گیا رئیس اور جاگیردار اپنے اپنے گھر میں چلے آئے اور اس حاکم کو دعا کرتے تھے جسے سزا کو ساتھ رحم کے میل کیا ۔

کہ جو امر انہوں نے اختیار کیا تھا یعنی تمیل طلب ہمارا وہ اور انہوں نے اس کے محتاجین کی صلاح سے کیا تھا ۔
 ۱۰ خزانچی خزانہ دہلی جسے یہ فریب کیا تھا بعد تحقیقات کامل اپنے عہد سے سب بظرف کیا گیا اور یہی سر امیرنشی و قمر فارسی صاحب سکریٹری گورنمنٹ کے نصیب ہوئی عہد نامہ جات اور قرائن نامہ جات خیر ہمارا اسے برآمد ہوئے جسے دلیل کافی نہ ملے ان محتاجین کے پیدا ہونے جن الٹا روٹ کے باعث یہ واقعہ بدجہا کہنے مذکور کیا ہے بروئے کار آیا تھا اور ہماری جملہ کوششوں سے دلی کو جو واسطے تحفظ اور ترغیب شدہ اور اس کے شجاع معقولوں کی عمل میں آتی تھی بیکار کر دیا تھا ۔
 ۱۱ مصنف کتاب ہذا کو جس کے تعلق یہ جملہ امور وقت طلب تھے جبکہ ذکر اوپر ہو چکا ہے ہر وقت واقفیت تو تاریخ پاستانی قوم ہمارا اور واسطہ باہمی درمیان اور ان مختلف متوسلون کے سے مدد اور وقت بھی حاصل ہوتی تھی شاید جہالت ملی کی بہتر تھی یعنی صرف انکی مضمون عہد نامہ اور ضرورت اور اسکی تمیل تمام بلا واسطہ ترجمہ یا امور نصفت جو کچھ تعلق عہدہ سفارت سے نہیں رکھتے مگر بغیر قطع نظر کرنے لوازم اپنے عہدہ کے اسنے قرار دیا کہ یہ انگریزی سپرٹنڈنٹ ہونی چاہیے اور اس سے نشان آزادی قوم ہمارا جسکا لحاظ نائب خواہ مصلحت خواہ بوجہ خوف کے کرتا تھا تلف نہ ہونا چاہیے لہذا اسنے چند روز بعد جنگ کے اپنی ذمہ داری سے اشتوار معافی عامہ کا بابت دوسا کے مشترکرایا اور انکو طلب کیا کہ اگر اپنے اپنے گھر میں آباد ہوں اور اسنے نائب سے کہا کہ اگر کوئی امر قناقص عمل میں آوے گا جس سے اسکا یہ امر ترجمہ بیکار ہو جائیگا تو گورنمنٹ انگریزی کا باعث ناخوشی ہوگا فوراً جملہ دوسا نے اس اشتہار کا فائدہ اٹھایا اور ہر طرح ظاہر و باطناً نتیجہ اسکا حسب دلخواہ پیدا ہوا اور علاج اس زخم کا ہوا جو ہماری پاسداری عہدے نے مجبوری لوگوں کے دلیین دیا تھا تھے کہ درمیان اونکی زیادتی کی حرکات کو بھی اسکو تسکین اور اطمینان دینے کو وجہ پیدا ہوئے تھے جبکہ بیان وہ کرتا ہے تاکہ سیرت راجپوت کی ظاہر ہو یعنی شجاع میں

ہمارا و بجانہ نامتھ دوارہ واقع میوار رہگرا ہوا اور ثابت کیا کہ خیالات مذہبی صرف خیالات بلند نظری کی جگہ
 قائم ہو سکتے ہیں اور لوگوں نے جنھوں نے اپنی غرض خلیشہ کی وجہ سے اسکو غلط نمائی اور فریب
 آمادہ اپنی تباہی کا کیا تھا اب اس سے کنارہ کیا اب اسکی آنکھوں کے آگے سے پردہ اڑا دیا اور اسنے
 جب مصنف کتاب ہذا کی ابتدائی نوکری تھی اور وہ تھا اس ملک میں گشت کر کے اسنے ملک کا جغرافیہ تیار کرتا تھا اور نقشہ اسکی
 حیثیت ملک کا بنانا تھا وہ سیندرہیہ کے قلعہ رنگدہ سے روانہ ہو کر ایک کاروانہ اپنے ساتھ لیے ہوئے چندیری کے جنگلوں میں
 پھرتا تھا وہاں سے سید بجانہ مغرب روانہ ہوا تاکہ دریاؤں کا حال جو درمیان تھا اور چہل کے واقع تھے دریافت کرے جب گذر
 اسکا ملک ہرقتی میں ہوا اسنے اپنا خیمہ مقام بارامین چھوڑا اور خود اپنے آل لیکر کالی سندھ تک جو بفاصلہ سترہ میل کے تھے
 چلا گیا تھا یہاں سے ہر ایمان اپنے کو حکم آہستہ آہستہ آٹیکا دیکر خود اپنے گھوڑے کو پوہ کیا جب قریب شہر بولیا کے پہونچا
 چند کسان نے آکر اسکو گھیر لیا اور کہا کہ وہ اسنے رئیس سے چکر ملاقات کرے گو اسوقت بہت تکان اور سواری
 فاصلہ دراز سے ماندہ ہو گیا تھا مگر انکار کرنا ایسے موقع پر بیوقوفی تھی وہ اسنے ہمراہ گیا اور ایک احاطہ میں پہونچا
 اسنے وسط میں ایک رخت پیل کا تھا اسنے نیچے چوہرے پر فرش قالین کا بچھا تھا اور رئیس اسکا اپنے جزوی درباری کیے ہوئے
 بیٹھا تھا مصنف کتاب ہذا کی آنکھوں نے بڑی تعظیم کی اول آنکھوں نے جاہا کہ اسنے بوٹ پاؤں سے نکالیں مگر باعث
 عرق کے جوابا تھا آنکھوں نے سو قوف رکھا کھانا اسنے واسطے لائے اور ایک برہمن پانی ہاتھ منہ دھونیکے واسطے لایا گو وہ خود
 زبان ہندی سے پنجابی ماہر تھا اور اسکی زبان پنجابی نعم نہیں کر سکتا تھا مگر ایک گنٹھ نہایت تپاک سے گذرا اور گفتگو ہوتی رہی
 اس عرصہ میں وہ سب احاطہ آدمیوں سے بھر گیا اور عورات بھی بہت جمع ہوئیں اور سیاہ چشمان اس بگیا نہ وضع کو دیکھکر
 تبسم کرتی تھیں اسکو تعجب یہ ہوا کہ عورات بے پردہ بلا خوف بدگمانی اسنے روبرو کھڑی تھیں گو وہ یہ نہیں جانتا کہ کس
 پیشہ کی وہ عورات تھیں مصنف کا گھوڑا لنگ کرنے لگا تھا اور یہ حال رئیس مذکور کو دریافت ہوا جب وہ رخصت ہونے لگا تو اسنے
 دیکھا کہ ایک گھوڑا اسنے واسطے اور تیار ہو کر کھڑا تھا مگر اسنے اسکی سواری سے انکار کیا بروقت واپس آنے اپنے خیمہ کے
 مصنف نے سجدہ سے اسکی تواضع کے چند اشیا سے ولایتی جو اسنے پاس تھیں رئیس کے پاس بھیجیں چودہ سال کے بعد
 ایک روز بعد جنگ ننگرول کے اسنے پاس ایک خط منجانب والدہ رئیس بولیا آیا رانی مذکورہ نے بعد دعا کے یاد دہانی سنی
 سابقہ کی کی اور درخواست کی کہ اسکا فرزند جسے اپنی آبرو کے واسطے رفاقت اپنے راجہ کی اختیار کی تھی محفوظ رہے مصنف کو
 بڑی خوشی ہوئی کہ اسکو موقع یہ لکھنے کا درجواب حاصل ہوا کہ اسکا فرزند بروقت پہونچنے پہونچا مگر اسنے پاس پہونچنے کا
 یاد ہوگا کہ رئیس بولیا اولاد رئیس اتوں سے تھا خواہ اول میں دشمن سخت نائب کا شروع نہایت میں تھا

اب دیکھا کہ سطح وہ زندہ رہ سکتا ہے نرۃ قلیل میں۔ ایک دعویٰ جو خلافت فہمون اور معنی عہد نامہ اصلی و تتمہ شرائط کے تھا ترک کیا گیا اس پر اصلاح نائب ایک خطا و سکو تحریر ہوا اور وہ فریق اوس میں ورج ہوا جس پر اوسکا پھر کوڑہ میں آنا ممکن تھا اسکا جواب بنظوری اوسکی جب آیا تو ایک تحریر باضابطہ عمل میں آئی صاحب اجنٹ نے لکھی اور نائب نے اوسکو تصدیق کیا اوس میں صرف یہی نہیں ورج تھا کہ سطح دونوں باہم رستے بلکہ ایک اوسمیں علیحدگی حاکم پر اسے نام اور حاکم عملی کے لکھی گئی جسکے عمل میں آنے سے جملہ مشارکت امور واسطے دوام کے برطرف رہے اور کوئی امر اتفاق یا جیلے پر منحصر نہیں رہا مطلب اصلی یہ تھا کہ تجویز انیٹ اور آسایش اور داب راجہ کی پیش نظر رہے اور یہ جملہ امور اوسعت تمام سے انجام پذیر ہوئے زیادہ تر اوس سے جو اوسکے والد کے بلکہ کسی راجہ کوڑہ کے انجیب تھے اور باہر اندازہ آمدنی یا رستے تھے جسکے قریب بہم حصہ کے برابر انہیں قرار پایا تھا جو روپیہ تجویز ہوا تھا وہ برابر خرچ خانگی رانا اور دیوہ کے ہاں جو رئیس جملہ اقوام راجپوت کا بنظوری سب کے تھا مگر یہ روپیہ بلا وقت آمدنی فراوان ملک کوڑہ سے ہو سکتا تھا یہ نسبت آمدنی نسبت ملک میوار کے ۴

یہ تدابیر جب حسب دلخواہ قرار پائیں تو یہ امر پیش نظر ہوا کہ اس بدول راجہ کا اطمینان کی سطح کیا جاوے کہ اوسکی خیر خواہی اور بہبود واسطے ملحوظ رہے گی جس طرح تعمیل اوس عہد نامہ کی شرائط کی جسکے انفساخ سے اوسکو اس قدر وقت اور تکالیف نصیب ہوئی تھیں اوسکے ذہن میں اپنی حیات کی نسبت اندیشہ بوجہ بوجہ اوسکی بد اطواری گزشتہ کے تھا اور اوسی وجہ سے جو امر اوسکے واسطے کیا جاتا تھا یہ بیکار ہو جاتا تھا اوس روز بھی جس روز وہ آما وہ ناتھ دوارہ سے روانہ ہوئیگا واسطے واپس آنے کے ہوا تھا اور یہ امر نہایت کوشش سے ظہور میں آیا تھا کہ اوسکی خدمت اطمینان کم ہوئی تھی کہ ایک اور امر نہایت زہون پیش ہوا جس سے گمان تھا کہ اوسکی وہی حسب بیان بالا عمل میں نہ آوے سے ایک عضو بریدہ حرامزادہ نے آپ کو برا در ہمارا و بشن سنگہ نامے قرار دیا اور شہر کیا کہ اوسکی عضو بریدگی بحکم فرزند نائب ہوئی ہے اور وہ بد وضع اس قدر دلیر تھا کہ قریب یفا صلہ دو میل کے مقام ہمارا و تک آگیا وجہ اس قریب کی رست نامائی کی یہ ہوئی کہ اوسکی شبابہت مناسبت ساتھ شکل بشن سنگہ کے رکھتی تھی اور گو یہ امر ظاہر ہو گیا تھا مگر اوسکے قریب جو اثر پیدا کیا تھا اوسکے رفع کرنے کو نہایت ہوشیاری درکار تھی رانا اودے پور نے جو شریک واسطے بہبود ہمارا و کے جسکی ہمیشہ سے اوسکی شادی ہوئی تھی جب یہ سنا کہ اوسکی جملہ کوشش اس سے برباد جاتی تھی

مورا وہ اوس حرامزادہ کو گرفتار کر کے شہر میں لایا شہر میں اوسکے حال نے ترجم اوسکے اوپر پیدا کیا مگر انا کے غصہ نے اوس شے کو دفع کر دیا جسکے باعث سرکشی کا احتمال تھا یعنی اوسنے فرار اوسکو قتل کروا ڈالا اور آخر کاریہ دریافت ہوا کہ یہ شخص باشندہ جیپور تھا اور کسی جرم کے عوض اوسکا عضو کاٹا گیا تھا اگر اس معاملے کی تحقیقات ہوتی اور نتیجہ برعکس ان معاملات کا پیدا ہوتا اور فریب اور بے اعتباری نے کشور سنگھ کو اولن معاملات میں گرفتار کر دیا تھا جو عقل سے باہر تھے اور ہمیشہ جلد جلد اونسے بری ہونا مشکل تھا *

جب یہ اخیر امر بھی ختم ہو چکا تو ہمارا اوسنے اپنی غالت کرنی جوچ مندر کنھیا جی کے بھتی ترک کر کے روانہ بجانب اپنے موروثی ملک کے ہوا بروز آخر سال نائب بہرامی صاحب اجنٹ واسطے استقبال ہمارا اور اوسکے لانے کے سچ دارالریاست کے گئے اوسکے واپس آنے سے جو کلمات اطمینان کو بہرہ و بہرہ زبان سے نکلے اوس سے پیدا تھا کہ اگر کوئی اور امر سواسے اسکے کیا جاتا تو وہ خلاف ہوتا اور سچی فرزند اوسنے آکر اپنی گدی لی جسکو اوسنے دوبار ترک کیا تھا اور اس طرح سے لی کہ پھر کوئی امر سختی یا دقت کا اوسکو باقی نہیں رہا خیالات جو ایسے دل سے پیدا ہوتے ہیں جو قادی تصورات نہیں کا ہوا انھوں نے امداد اوسکی کی اور بد نصیبی کے خیالات کو کم کر دیا اور ان دونوں کی وجہ سے اطمینان ہوا کہ آئندہ اوس سے کوئی حرکت خلاف قرار واد حال سے سرزد نہوگی *

مادر اسے تفصیل ذاتی اخراجات کے جو اوسکے اختیار میں تھے اکثر اخراجات ریاست بھی اوسکے زیر نظر رکھے گئے تھے مثل خیرات اور انعامات بموقع روز ہائے کلان یعنی تو ہمارا داسے رسوم خلیفہ راج جو ہر موقع تو ہمارے کام میں آتے تھے مثل سابق قلعہ میں رکھے گئے اور باج بھی قدیم مکان پر دروازہ درآمد کے رکھا گیا ہمارا وہ ایک روز کلان میں رئیس اور برتر سب سے نشست کرتا اور محلہ شان و شوکت ریاست اوسکے ہمراہ ہوتی اور جو انعام ایسے موقع پر دیے جاتے وہ بنام راجہ تقسیم ہوتے تھے جملہ عمارات راج اندرونی و بیرونی شہر اوسکے اختیار میں تھیں اور روپیہ اونکی مرمت کیواسطے علیحدہ رکھا گیا تھا باغات اور رہنہ اور شکار گاہ اور اوسکی سپاہ ذاتی سب اوسکے اختیار میں تھیں اور اوسکی سجالی اور تقسیم تنخواہ اوس سے تعلق رکھتی تھی اور اس انتظام کے قائم رکھنے کے واسطے ایک افسر باختیارات کل قرار پایا کہ کوڑہ میں رہا کرے تنخواہ معقول واسطے فرزند کو چک پر بھی سنگرم

قراری پائی اور منظر اسکے کہ ہمارا کو کوئی ضرر عائد نہ ہو اس کے بھائی نشن سنگھ کو جسکی تدابیر ساختہ مفر ہمارا اور
کو تھیں جاگیر خاندانی اثاثا میں روانہ کیا جو مقام میں میل کے فاصلے پر ریاست گاہ سے واقع تھا
اور اس موقع پر اسکی جاگیر میں کچھ خواہ مخواہ اضافہ کیا گیا +

ایک مہینہ کامل صاحب اجنٹ بعد اسکے وہاں مقیم رہے تاکہ جو مصالحت اب باہم ہوئی ہے اسکو
استحکام پیدا ہو صاحب موصوف نے مصاعت فیما بین لہجہ اورادہ ہو سنگھ کے بھی پیدائی راجہ کے الزام جملہ
حرکات کا بہ صفائی اور صاف دلی اپنے ذمے عائد کیا اور دونوں نے باتہ ملائے کہ آئندہ دوستی باہمی
قائم رہیگی اور راجہ نے اپنے طب خاطر سے ایسے شخص کو یعنی فرزند نائب کو دوستی میں قبول کیا
جسکی نسبت الزام جملہ اسکی خرابی کا وہ لگاتا تھا مگر اب ہمارا اسکے امور آسائش اور مرتبہ بلا اختیار عہد
ہو گئے تھے اور اسی محافظ کے زیر نظر تھے جو برہستی مطابقت ہر ایک عہد کی مفید اسکے کے کرتا تھا +
ظالم سنگھ اس امر سے بہت خوش ہوا یا اسنے ظاہر اپنی خوشی بیان کی جسکی نسبت اول سبکو
اندیشہ غارت باہمی میں گرنے کا تھا وہ آپ کو نہایت ملزم اسوجہ سے کرتا تھا کہ اسکا طریق خلاف عقل تھا
اور اسنے اس قباحت کی پیش بندی یا پیش بینی اور تحفظ نہیں کیا تھا اور صحیح اور سمحت الزام وہ
اپنے جانشین کی نسبت دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اسے فرزند تیرے منظر میں میں گرفتار ہوا اور ہر جہت
آخر میں یہ کلمہ اسکی زبان پر تھا +

کیا ایک عجیب امر متعلق بمقسوم معلوم ہوتا ہے کہ یہ کار عظیم صاحب تدبیری عہد نائب اسی مقام پر واقع
ہوا ہو جو ان ساٹھ سال پیشتر ابتدائی کارروائی اسکی بروئے کار آئی تھی کیونکہ میدان بتوار کا طبعی میدان
منگروں سے تھا اس روز یادگار میں کیا گیا خیالات گزرتے ہوں گے جب وہ یاد کرتا ہو گا کیا وہ
سابق اس میدان میں بروئے کار لایا تھا کہ اسی تلوار نے جسنے آزادی کوڑی کی متابعت امیر سے بزور
حاصل کی تھی وہی اب بخلاف پرتے اس راجہ کے علم ہوتی ہے جسنے جلد سے خدمتگذاری کے
عہدہ جلیلہ قسم اول ریاست کا بخشا تھا اگر کوئی شاعر ہندی پیشین گو بھوانی کی تعریف ترک کر کے حالات
ساٹھ سال نائب کے بیان کرتا اور اول میں اسکا حال عین جوانی کا لکھتا کہ وہ خاشیہ بچھا کر میدان
بتوار میں منتظر حملہ آوری سواران کھچوا ہا۔ بیٹھا تھا اور بعد عرصہ دراز کے وہی شخص ضعیف اور نابینا ہو

۱۷۱۴ء یا ۱۷۱۵ء میں وقوع میں آئی تھی اور جنگ منگروں بتاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۷۱۲ء میں +

جب رعشہ اسکے بدن پر طاری ہو گیا تھا تب واری اک گروہ مختلف القوم اور رسوم کے بخلاف اور مقابلہ
اپنے راجہ کے پوتے کے اور اس قوم ہارا کی اولاد کے واسطے حملہ آوری کے جانا تھا جنھوں نے
اوسکی اعانت شائبہ چ حاصل کرنے نیکنامی اور نام آوری کے کی تھی کیسا ایک اثر ایسے شخص کے
دل پر پیدا کرتی جسکو صرف آواز بوم نے جو بالائے خانے پر بولا تھا اندیشہ مند کر کے جادہ رہتی عقل سے
منحوت کر دیا تھا +

بعد از حسب مراد ختم ہونے ان واقعات رنج افزا کے نائب اپنے مقام پر چھاؤنی میں واپس گیا اور
تجویز کی کہ کل ریاست میں ایک دورہ کیا جائے کہ جو بد انتظامی وقوع میں آئی ہے اوسکو فرو کرے
اور پھر ریاست کی کارروائی کو جسکے درست کرنے میں اوسکی عمر کثیر صرف ہوئی تھی اور جو انھیں
لوگوں کی خام خیالی اور خیالات خاسد سے جو اوسکے انتظام کے واسطے مامور تھے خراب ہو جاتی
درست کرے وہ اکثر ایسی تکرار میں زبان پر دونوں تنگام بہبودی اور نقصان کے لانا کہ میرے
رشتہ داروں نے مجھ کو ترک کیا ہے اور میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے فراموش کر دیا ہے
مگر ظالم سنگہ کو وہ موقع یا وجہ اپنے رنج کا نہ تھا جو جو ب کو تھا اور نہ وہ مثل اوسکے یہ زبان پر لے سکتا
کہ اگر میری زمین میرے خلاف نالشی ہو کہ میں نے اوسکا ثمرہ بلا قیمت کھایا ہے یا اوسکے مالکان کی جان
تلف کرائی ہے تو گویا دے بجائے گندم کی بیکار درخت بجائے جو کے پیدا ہوں اب بھی اوسکی قوت محفل نے
عرصہ قلیل میں ہر ایک شے کو صورت بہبودی کی پیدا کی اور چند ہفتے کے عرصے میں نشان بھی
ان فسادات کا جسے جملہ ملک کو جگہ سے ہلا دیا تھا اور جس سے اندیشہ تھا کہ کل ملک دریا خون میں
غرق ہو جائے گا باقی نہ رہا راجہ پھر گدی پر بیٹھا اور زیادہ تر آسائش اور استحکام کے ساتھ نسبت
اوسکے کہ اوسکو قبل از عہد نامہ حاصل تھی عمائد نے اپنے اپنے علاقے پائے انہیں سے ایک چکاہ
تلف نہیں ہوا تھا اور نائب کے گھر کھیتی کا کچھ نقصان پیدا وار نہیں ہوا تھا تجارت پر کچھ نقصان عائد
نہیں ہوا تھا اور راسے عوام کو جو بر ملا ان امور کی نصفت پر شبہ کرتے تھے اطمینان اور کو نتیجے سے ہوا
نائب پانچ سال بعد اسکے زندہ رہا اوسکا جسم لاغر اور ضعیف اوسکے ارادہ ہائے مشقت طلب سے
کمزور ہو گیا تھا اور وہ اوسیطح بھاگشی کے رعشہ کے عالم میں بھی رہے اور اس قفس بوسیدہ کے

لائق محبوس ہو سیکے نہ تھے جس میں وہ مقید تھے اگر کوئی مومنح اوسکے حالات اور ارادے جمع کرے یا شخص
 عجیب کی عادات کی تحقیقات کامل کرے تو ہم اوسکو کس قسم کا تصور کریں اگر حرکات اوسکی عمر کی جو اس
 تواریخ میں ہم نے ارادہ مندرج کرنے کا کیا ہے تلاش کو اطمینان دے تو ہم کہتے ہیں کہ اوسکا اصل حال ہم
 نہیں پہنچا ہے اصل ارادے اوسکے بابت ان حرکات کے سواے عالم الغیب کے اور کسیکو معلوم نہیں
 کوئی شخص کبھی اوسکا محرم امرار نہیں ہوا یہ شخص شروع کارروائی ریاست سے اخیر تک ہمیں انٹی برس
 زیادہ عرصہ گزرا ہمیشہ یہ کہتا تھا کہ میرا سر ابر میرے پاس ہے یہ عجیب علامت اور ایسی کارروائی و طلب
 عرصہ دراز میں اوسکی اصلی عادت پر دال ہے جوش فرحت یا خوشی فتح یا تحریک ترحم جو اکثر سخت قسم کے
 پیدا ہوتے ہیں اور نہ اتفاقیہ اشتعال طبع یا وقوع غرضی یا رنج یا امید بلکہ معاوضہ ستانی بھی اوسکے اصلی
 مطلب کو منصفہ شہود میں نہیں لاسکتی تھی اکثر یہ دریافت ہوا ہے کہ اوسکی بلند لظری خود آشکارا ہوئی
 اور اسی وجہ سے اوسکا مطلب فوت ہو گیا مگر یہ اول کو کون کے نزدیک جو اس تصور عقل میں قبلاتھے
 ایسا تھا کہ فرشتہ بھی تصور کرتے ہیں مگر وہ اپنے ارادے کے اسباب پر اطمینان کلی رکھ کر ہرگز اوسکو
 فرو گذاشت نہیں کرتا تھا گو دراصل امید میں وہ گرجوش اور سخت کوشش تھا اور مزاج میں بھی اوسکی غصہ
 مگر وہ ان عادات جبلی پر غالب تھا اور بلا اضطراب انتظار نشکی معاملہ کیا کرتا تھا نیز ایم بے تمیزی جوانی میں
 اوسنے یہ غلبہ اپنی عادات مذکورہ پر حاصل کیا تھا اوسکا یہ رویہ مزاج جو صغیر سنی سے تھا باعث اوس کے
 محفوظ رہنے کا اول سرکشوں سے ہوا جو خلاف اوسکی حیات کے ہوتی تھیں اور جو وقت اور مشکلات
 اول میں واقع ہوئیں اوسکے باعث خواہ مخواہ علاج میں بھی ترقی ہوئی کوئی امر ایسا تھا کہ نہایت کمینہ نہو
 جرح نہ کرتا یا عمل میں نہ لاتا اوسکی ذاتی سادگی نے وقت ضرورت بے تکلفی کو ایک پردہ قابل تعریف کو
 کر دیا تھا اور اوسکی توجہ بلاتامل بجانب اعانت رسوم مذہبی نے اوسکی صون تصدیق کو معتبر اور مقبول
 کر دیا تھا اوسکے تحمل اور بردباری نے زیادہ تر وزن یعنی سنگینی اوسکی رائے کو وی اور اوسکی تجویز کو
 صادق گردانا اور اوسکی خوش خلقی نے رائے نیک ماتحتان حاصل کی اور جو اس سے برتر تھے
 وہ اوسکی خوش آمد کرنے سے اوسکی جانب ہوتے تھے اور خوش آمد میں یہ شخص کیٹا تھا بالاتر ان جملہ
 عادات سے اوسکے کلام میں وہ اختصار تھا جیسے ذومعنی کلام پیشین گوئیوں کا ہوتا ہے جسکے باعث
 کچھ نہ کچھ واسطے غور کرنے سامعین کے رہتا تھا اور کوئی امر وہ بیان کرے یا نہ کرے مگر سامعین ان باتوں سے

۱۱
 اوسکی نسبت غسوب کرتے تھے کوئی شخص زیادہ تر اسے نیک کے حاصل کرنے میں آمادہ نہ تھا اور
 نہ کوشش اوسکے حاصل کرنے میں کرتا تھا اور درمیان اوسکی عمر و راز کے تا واقع ہونے اس واقعہ کے
 جو اوپر مذکور ہو چکا ہے وہ اپنے امور زیادتی اور معاوضہ ستانی پر ایک پردہ ایسا حکمت عملی سے ڈالتا تھا
 جس سے زیادہ از نصف اونکی زبونی پوشیدہ ہو جاتی تھی اوسکا یہ مقولہ تھا کہ انسان ظاہر میں مہیا اور مطاع
 اس قول کے اوسکی توجہ اس پر زیادہ تر رہتی تھی کہ ظاہر خراب نہو اور کبھی کسی کی طبع کو رنجش حتیٰ الوسع
 نہ پہونچے لہذا جب اوسنے علاقبات جاگیر داران قوم ہاراضط کیے تو اول اوسنے اون کھیتو میں تخم بریزی کی
 جنگ و دلوگ کاشت نہیں کرتے تھے اور اس طرح تمیز ستی اور چالاکی میں جتا کر اوس اختلاف کو جو اس سے
 پیدا ہوتا اپنے مفید بیت کر لیا اور جب اوسنے کام راجہ کا اپنے تعلق کیا تو اوسنے اول ترک اور نشان
 راجہ کو ترقی دی اور گدی کو جواہرات وغیرہ سے نہایت درجہ کی رونق بخشی وہ خوب جانتا تھا کہ دنیا جواہرات
 اور آرائش پر مفتون ہے اور درحقیقت راجہ کوٹہ ایسے ترک اور شان سے کبھی پیشتر برآمد نہیں ہوتا تھا
 جیسا وہ اسوقت میں نکلتا تھا جب وہ جملہ مراتبات راج پر سوائے نام راجہ کے قابض تھا ہر ایک اوسکی
 حرکت سے پیدا تھا کہ وہ عوام الناس سے اور اونکی عادات سے جہنم وہ تھا خوب ماہر تھا مرہم لوگوں کو
 جو بہت ہوشیار مشہور ہیں وہ فریب دیکھتا تھا اور خود پسند اور مغرور راجپوت کو خاموش کر سکتا تھا
 اور تعریف انگریز سے بھی حاصل کر سکتا تھا جنکی رائے ہرگز بائل نسبت لیاقت ایشیا والوں کے نہیں ہے
 اپنے ملک کے لوگوں کا وہ معتد علیہ بیچ رسوم مذہبی اور خیالات آبرو کے تھا مگر گویہ مشکوک اور مشتبہ
 متصور ہو وہ اکثر اونکے خلاف بھی عمل میں لاتا تھا کہ خلاف ورزی اوسکی ایسی بتدریج اور مخفی تھی کہ صرف
 وہی شخص اوسکو سمجھ سکتا تھا جو اوسکی تدابیر کی کارروائی درجہ بدرجہ پر چشم تلاش رکھتا تھا اور ایسے شخص کو
 اوسکا فراج اجتماع ضدین معلوم ہوتا تھا یعنی فیاض اور جہز رس ظالم اور محافظ ایک ہاتھ سے مالاوی جواہرات
 عطا کرتا اور دوسرے ہاتھ سے دہم حصہ گوشہ گرین کے کیسے میں سے لیتا تھا ایک روز علاقبات قدیم
 رئیس ان کے ضبط کرتا اور دوسرے روز یکشاہ پیشانی کسی رئیس جلاے وطن کو بنجا طرہ شہتتقبال کر کے
 اوسکی پرورش اور ترقی درجہ بدرجہ کرتا جب تک کہ آخر کار تنزل امور انسانی آپسے اوسکی پرورش اور پرورش
 غیر ضروری قرار دیتا *

مہنے سابق بیان کیا ہے کہ اوسکی کچھ توجہ اس سبب سے نسبت سرود سرایان کے تھی اور وہ مثل اکیویش کے

دشمن کہیا کر دکھا تھا کہ یہ دونوں فعل مجمع عام یعنی طوائف نام کو کچھ فائدہ نہیں بخشتے لہذا ان دونوں کی
 خاطر دشت ملک کوٹھ میں ہمیں ہوتی تھی مگر دشمن ناب کے یہ بیان کرتے تھے کہ وہ اونکی لیاقت کے
 سبب اونکو ناپسند نہیں کرتا تھا بلکہ اوسکو قسم اول لے تو بیوقوف بنایا تھا اور دوسری قسم کو لوگ اوسکا حکم
 کرتے تھے اوسکی سزا دہی قسم واکن کی بعینہ موافق ہدایت مندرجہ پٹی پٹوش کے تھی یعنی تم کسی واکن کو
 زندہ نہ رکھو (کتاب اسود باب ۲۲ شعر ۱۸) اور اوسکی سزا دہی مرگ سے بھی زیادہ ترزون تھی ایسی
 جادوگریوں کے واسطے گولہ آہنی تاب دادہ سزا کم از کم تھی کیونکہ یہ خوب معلوم تھا کہ وہ بوجہ اپنے
 جادو کے یہ کام بلا تکلف کر سکتی تھیں دوسری آزمائش اونکی یہ تھی کہ اونکو تالاب میں ڈال دیں اگر
 وہ غرق ہو جائیں تو بیگناہ ہیں اور اگر وہ غرق آب نہ ہوں تو اونکی قوت سحر ظاہر اور تو بڑھ مرچ کا اونکے
 منہ میں باز ہوتے ہیں اگر خفا سے گلو اوسکی تیزی سے اونکا نہ تو یہ بھی ایک دلیل اوسکے جرم کی ہے
 ایک اور وضع امتحان ملائم تر یہ ہے کہ مرچ خشک اوسکی آنکھ میں ملتے ہیں یہ طریق عام ہے اور اگر
 اس امتحان میں اونکی آنکھ سے اشک نہ آوے تو اوسکو بہ صحت واکن یعنی ساحرہ کہتے ہیں واکن
 مثل ویمپایر جمن کے ہیں جبکا ذکر شاعران قوم عربی کرتے ہیں اور گمان یہ ہے کہ یہ ساحرہ جس پر نظر
 ڈالتی ہیں اوسکے کلیجے کو رفتہ رفتہ بقوت سحر کے کھا جاتی ہیں لہذا البالفصل نے بمقام تذکرہ سندھ
 جان یہ بکثرت ہوتی ہیں لکھا ہے کہ یہ جگر خور کہلاتی ہیں ایک نگاہ اس واکن کے واسطے مار ڈالنے کسی
 آدمی کے کافی ہے مگر کوٹھ میں ایسی کم ہیں جو متصف ساتھ نام واکن کے ہو سکیں گو قدیم زمانے میں
 انکا ذکر بہت تھا جب بوجہ وہم اور بدقسمتی کے یہ بدنامی اکثر کی نسبت منسوب ہوتی تھی *
 جو نقصان سستی سے وہ واقف تھا لہذا لفظ اختتام کو سچا سچی موسم سرما کے اوسپر گزر چکے تھے
 کبھی اوسکے دل میں شک نہیں ہوتا تھا وہ جانتا تھا کہ گدی راجپوت ہمیشہ اوسکے گھوڑے کے
 عقب میں ہونی چاہیے اور جب بے بصارتی نے اوسپر غلبہ کیا اور وہ شکار گھوڑے کی سواری سے
 کرنے میں معذور ہو گیا تو وہ پاکی پر سوار ہو کر شکار گاہان میں جاتا تھا اور ہزار ہا آدمی اوسکے ہمراہ
 ہوتے تھے سوائے موقوف کرنے خاموشی اپنے ہمراہ جاگیر داران کے یعنی اونکو موقع گفتگو عام
 دینے کی اوسکو اور بھی مطالب اس امر مناسب طبع سے حاصل ہوتے تھے سچا بہاج بنیش اس کھیل
 یعنی شکار کے وہ آراء صاف اپنے ہمراہیوں کی سماعت کرتا اور اونکی محبت اس شغل اچھوتی ہو

اپنی جانب مائل کرتا کیونکہ عمر ایک راجپوت کی بغیر ایسے شغل کے سست گذرتی تھی اور جنگل میں وہ ہزار آدمی
 ہمراہ لیکر تھکار سے دل خوش کرتا اور مہار شتران اور سکے ہمراہ پر از میدہ و شکر و مصالحہ اور کلان کلان سان سان
 اور سکے اور چچی خانہ کے ہمراہ رہتا تھا اور درمیان ایسی خوشوقتی کے وہ امور انتظام میں مشغول ہوتا
 اور تدا بیر ملک غیر اور تجارت میں وقت صرف کرتا اور تفصیل اپنی مستاجر کی اور فوج کی ملاحظہ کرتا اور
 رپورٹ پولس کی سماعت کرتا بلکہ عین گرمی شکار میں جب گولی چارون طرف سے چلتی تھی تا قبیح
 شل ہمارے الفیڈ بندہ جاوید کے یا مانند سینٹ بوس فرینک والون کے ایک درخت پیل سایہ وار کو نیچے
 انصاف کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ایسے روز خوش کہ آخر میں رسوم مذہبی ادا ہوتی تھی اور کلام
 بزرگان دین پڑھتے ہاتھ نہ دھو کر ہر ایک کلام کے واسطے رقت مہیا تھا بھی ایسی فعل میں جلدی
 نہیں کرتا تھا اور نہ اسکو کوئی نادانستگی میں پاتا جب وہ بالکل نابینا ہو گیا تھا اور اپنے نام کو بھی نہ
 نہیں کر سکتا تھا تو اسے ایک ہرگز نہ کرائی اور ایک انکار مقبر کے سپرد اسکو کیا تھا اور حکم تھا کہ جب
 حکم ہو تو وہ اسکو چھاپ کر دے یہ نقصان ایک قوت کا اسکی ہوا تھا اسکا معاوضہ دوسری قوت کی
 ترقی سے ہو گیا تھا یعنی ہر روز نابینا رہتے ہو گیا تھا تاہم کوئی شخص اسکو بچ پسند نشینہ یا دیگر
 پانچ بات کی قریب نہیں رہے سکتا تھا اتنی استری اور قماش کو وہ مس کر کے شناخت کر لیتا تھا بلکہ
 یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ قوت لاسہ سے شناخت لون بھی کر لیتا تھا ۛ

اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ اوس آدمی کا شکار گراڑ ملک ہوتا ہے یہ تھا اس بھی ایسی جگہ پیدا کرے جہاں
 کبھی پرکاہ بھی نہیں ہوتا تھا اور کس قدر تعریف اوس شخص کی ہونی چاہیے جس نے نفائس روزگار
 ایسے مقامات پر پیدا کیے جہاں کبھی ایک پرکاہ بھی روئیدگی پذیر نہیں ہوتا تھا اور جس نے کوہ ہارے
 خشک پر جو گرد اسکی دارالریاست کے تھے مٹی قائم کر کے پیداوار عربستان اور سیلون اور مالک
 مغربی کے پیدا کیے اور بننے کوہ ملیار سے نابریل وغیرہ کے درخت لاکر نصب کیے اور اس قول کو
 بغیر فوج کر دیا کہ ایسے درخت سوائے مقامات متصلہ کنارہ سمندر دوسری جگہ نشوونما نہیں کرتے اسکو
 باغات میں سیب وغیرہ کابل اور انار مشورہ گنگا کا باغ واقع صحرا اور شکرہ ہر قسم پوند اگرہ اور سلٹ کا
 اور انہ سب گولن اور چھپی کیلہ کہیں اور سیو ہاں پھرا جوتا نہ موجود تھے بعض چاہات کہ جو اسطے آبیاری
 ان باغات کے تھوڑے تھوڑے تھے انہ کو ان میں اور آب گاہ آوروں میں تھیں پس ہزار روپیہ فی چاہ

۱۲۲
 صورت ہوا تھا اور انشاء ہے وہ ستون کو متبہن کر دیا تھا کہ اس سے اس کی تعمیر کا کام کر اور کوئی اور سہجہ وہ
 نہیں کر سکتے لہذا ایک اشارہ اس کا ایک کام کے انجام کے واسطے کافی تصور ہوتا تھا اور ہمارے
 سوسائٹی کا شکافی سے انعام مل سکتا تھا کیونکہ پیوندیکہ جو پیری کو اس قدر نیا رکھتا تھا کہ برابر ایک سبب جو
 جھڑپ پیدا ہوتا تھا بیچ علم کشید کے بھی اور سنہ شہرت پیدا کی تھی اور اس کا عہد گلاب و تمیلی یعنی سمن کی کشتی
 اور کیوڑا ایسا بہتر تھا کہ دوسری جگہ نہیں ہوتا تھا اور کچھ ضرورت نہ تھی کہ اسے دیکھنے پشیمین کے کوئی
 کشمیر کا قصد کرے اس واسطے کہ اسے پشم وغیرہ مقام مذکور سے کوٹہ میں طلب کیا تھا اور باغذکان کشمیری
 طلب کیے تھے کہ وہ اگر روبرو ظالم سنگہ کے پشیمین تیار کریں مگر درباب کان جیت کہ اسے دریافت کیا
 کہ اس کی محنت کا نتیجہ ساڑھے سولہ آنے بھی نہ ہو گا کیونکہ وہ نہ صرف آنے منافع پر بھی قناعت کرتا پس آؤ
 اس کے کارخانے کو موقوف کیا تھا اس کی تلوار اور بندوق کے خانے نے بھی بڑی شہرت پیدا کی تھی
 اور اس کی بندوق مثل بندوق بوندی کے تڑا اور کاریگری میں موقی تھی *

اس کے گروہ کشتی گیران سے جو بیت کھاتے تھے اس کی نام آری میں بنا جی بھی تھی اس کے صرفہ کیوڑا
 ایک مرتبہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ جمع ہوا تھا مگر اس کے کشیدہ قوت اور نون کشتی گیری میں مکات جوتان
 لکھا اور بے مثل تھے اور بڑے شہور چاوان دوسری ریاست کے اگر کوٹہ میں آتے تو آسمان ٹکھتے
 اور محمد جوانی میں ظالم سنگہ صرف دست و پائی کشتی سے خوش اور راضی نہیں ہوتا تھا بلکہ اس کی جیت
 باگ لکھ لینے ناخن شیر آہنی بنوا کر اس کو ہاتھوں میں پہن کر کشتی کرتے تھے اس سے ہر ایک کا گوشت
 پھٹ جاتا تھا مگر شجاع اور جنگ آزمودہ امید سنگہ بوندی والہ نے اس حرکت و خشیانہ کو موقوف کر دیا
 ایک مرتبہ جب وہ دوار کا جی سے ورشن کر کے واپس آتا تھا اس کا گزر کوٹہ میں ہوا اس وقت ظالم سنگہ
 اگیارہ میں تھا اور اس کے دو کشتی گیر پہلوان جنگ پر آمادہ تھے اس شجاع قوم ہار کی موجودگی کو عبت
 وہ خونی آکر موقوف رہا اور اس نے بخون و ہراس نائب کو ملامت کی کہ اس قدر روپیہ ایسے نالائق
 فرقے پر خرچ کرنا بچا ہے بلکہ اس روپیہ سے پرورش اور پرورش راجوتان مناسب اس گفتگو اور ملامت کا
 کچھ اثر نائب پر نہ ہوتا مگر اس راجہ نے جو تیر تھ کرتا پھرتا تھا غصے میں آکر ہار جملہ اجیت کی گردن سے
 اوڑھوا دیا یعنی اپنی سپر زمین پر رکھ کر اس پر اس نے اپنے جملہ اسلحہ جو اس کے جسم پر ہمیشہ رہتے تھے
 اس کا ذکر کرنیل برگ صاحب نے اپنی ترجمہ حالات راج ملک الیشیا جلد دوم میں درج کیا ہے *

اوتار کر رکھے یعنی اپنی بندوق مع بازو سینگرہ اور تلوار اور خنجر اور تیر وغیرہ اور حکم دیا کہ کوئی شخص اسکو ایک ہاتھ سے اوٹھالے جلد پہلوانان نے کوشش کی مگر کسی سے نہ اوٹھے مگر سری جی نے گوساٹھ سال کی عمر اسکی ہوگئی تھی ایک ہاتھ سے اسکو سر سے بلند کر کے کئی لمحہ تک ہاتھ پر رکھا قوم ہارا اپنے رئیس کے اس کام سے بہت خوش ہوئی اور جلد جیت نے اپنے سرفرو کیے اور اوس روز سے نائب کی نظروں سے گر گئے مگر یہ حرکت بیوقوفی اسکی صغر سنی کی تھی نہ کبر سنی کی اپنی کبر سنی میں وہ مثل درخت کلان چار کو ہوتا گو دست ہر زمانہ سے کمزور اور ضعیف ہو گیا تھا مگر حسب قدر طوفان اس کے گرد ہوتا تھا سب میں ثابت قدم اور مضبوط رہتا *

ابہا ہم ختم کرتے ہیں اگر اوسنے تیج دایو کلیشن کی کی ہوتی اور حکومت دیدی ہوتی تو ایک اور بے تمیزی عقل انسان کی پیدا ہوتی اوسنے ایسا نہیں کیا بنظر انہی نیکنامی اور شہرت حاکم عامل کے اور نیز بواسطہ بہبود راجہ کے اسکا افسوس ہے اور زیادہ تر اسوجہ سے کہ اسکی چہری حکومت کمزور پائے بعد اوسکے آئی اوسنے اصلی تلج ساٹھ سال تک کیا جو زمانہ مسایہ وی عہد حکومت دارا میڈوالہ کے تھا اور ایسی ایسی مشکلات سرکین جسے دل بیچکرون کا بھی پہلوتھی کرتا اوسنے اپنے جملہ دشمنان بیرونی اور اندرونی یعنی ملکیہ اور غیر ملک پر فتح حاصل کی اور اسکی جملہ تدابیر نسبت بندوبست ہر وقت کے اختتام کو پہنچ گئی تھیں *

درمیان اولن وجہ کے جنھوں نے لاچار اسکو حکومت حوالہ کر دینے پر کیا نہایت مستحکم شاید نسبت معاوضہ قدرت الہی اور راجہ کے یہ تھی کہ اسکو اندیشہ اپنے جانشین کی نالیاقتی کا تھا مگر اس کے اس خیال کا معاوضہ بہتر لیاقت عجیب اور قبل از انقضائے عمر اس کے پوتے کے ہو گیا جسکو وہ نہایت عزیز رکھتا تھا اور جسکو وہ جانتا تھا کہ اس کے نام کو زندہ کرے گا اور غور نے بھی جو عادت اسکی تھی ایسی سپردگی حکومت کو منع کیا تھا اسکو اندیشہ تھا کہ دنیا یہ خیال کر گئی کہ اوسنے بوجہ اسکے کہ اوس سے سرانجام نہوسکا حکومت سپرد کر دی تھی اور اوسنے خزانے کو پسند کیا بہ نسبت اس خیال کے کہ وہ گدی حکومت سے خارج کیا گیا تھا لائق اور ہوشیار ہلکاران جلیل ایسے خیال کو پسند کرتے ہیں اور اس کے جملہ خیالات کو بالآخر کرنے کی لیے یہ ہے کہ عوام اس کے احسانات کے جواد سنے بوجہ حکومت بلا شکر کے کیے تھے شکر گزار ہو کر تائید کرتے تھے تاہم ضعیفی عمر و کمزوری جسم اور خواہش آسائش اور عبادت نے

۴۹
 اوں خواہشوں کو پیدا کیا جو اسکی زبان سے نہیں نکلتی تھیں مگر خواہشائے مختلف درمیان میں آتی تھیں اور
 یہی تکرار درمیان نیت نیک اور بد کے اور وقت تک جاری رہی جب تک وہ وقت گزر گیا جو ترک کرنا
 باعث حرمت کا ہوتا اور وہ اس نیک کام کی تعمیر کرتا اور اسکی نیت نیک مثل چارلس پنجم کے ہوتی نہ مثل
 شاہ روم کے اور زیر سایہ ناستقہ دوا اور سنے وہ آرام پایا ہوتا جو انیو کلیشن کو مقام سلو نامین نصیب نہیں
 ہوا تھا اور چونکہ وہ خوب حکمت عجمی جانتا تھا اور لوگوں کی طبیعت سے خوب آگاہ تھا وہ اسکو خوب عمل میں لاتا
 جو کہا ہے کہ کچھ فرق درمیان حکومت اور انسان اور خدمت گزار ہی خدا کے ہونا چاہیے یعنی حکومت
 دنیا کی اور خدمت گزار ہی خدا کی دونوں برابر ہیں *



روانگی اودے پور کی گھاٹی سے۔ چشمہ کیرودا۔ قدیم مندر مندیشیکا۔ بہارتی وار اوس میں مندر جین کے کیرودا۔ متعلق تواریخ تنازعات میوار۔ کارہے عظیم شگراں سنگ۔ اوسکا مقام کیرودا کا محل کرنا۔ عجیب موقع نازک جے شگہ وارث متنبہ شگراں سنگ کا۔ سہولیت جسکے ساتھ ملکی اتفاق مشرق میں عمل میں آتے ہیں۔ کفایت کاشتکاری کیرودا۔ عجیب خصلت کاشتکاری نیشکر کی۔ مقام ہنتا۔ قطعات کلاں اراضی کے جو مذہبی بخشش میں دیے گئے ہیں۔ مقامات ہنتا اور وندیا کا اور اراضی عطیہ مذہبی کے آباد ہونا۔ راجہ ماندہا۔ اوسکی نسبت کے اقوال۔ اوسکا اشومید کرنا۔ اور شیونکو مقام منیا عطا کرنا۔ عطیہ کا کندہ ہونا ایک ستون پر۔ کارہے نمایاں راج سنگ کے بمقابلہ مرہٹہ۔ مورون سرحد ملک میوار۔ خیالات نسبت اوسکے۔ مصنف کی تدابیر ملکی نہنگام قیام اون کے مقام مذکور میں *

مقام اودی پور تاریخ ۲۹۔ ماہ جنوری شمع روزنامہ چھپ جو اخیر جلد اول کتاب ہمایین دھج ہوتا نہنگام مراجعت مصنف بمقام اودے پور بعد دورہ کامل ماروار اور اجیر کے لکھا ہے بعد ازاں صاحب موصوف مقام مذکور میں جو مقام قیام اونکا تھا تاریخ ۲۹۔ ماہ جنوری شمع مقیم رہے بعد ازاں بوجہ امور مذکور لازم آیا کہ وہ ریاستہائے بوندی اور کوٹہ کا جواب اونکے تعلق کیے گئے تھے ملاحظہ کرتے لہذا اونھوں نے ارادہ کیا کہ اس موقع کو فروگذاشت نہ کر کے کیفیت باشندگان اور طریق بودوباش اونکے اپنی کتاب میں

ایزا دکرے کیونکہ اب تک اس ملک میں کسی ولایت کا قدم نہیں پڑا تھا +

اگرچہ ہم ایک مہینا بھی گھٹانی اودے پورے میں نہیں رہے تھے مگر ہم سبکی یہ خواہش تھی کہ ہم مونم لپسند
فائدے اٹھائیں جو موسم سرما مندوستان ہمیشہ پیدا کرتا ہے اور جس کو انگریزوں کو جو ہوا سے گرم میں
اور بادِ سموم میں یہاں رستے ہیں نہایت اہم قرار دیتا ہے اس تاج میں تھوڑا سا میرٹھی آلودہ موسم شناسی
انگریزی بیچ اس گھٹانی پہاڑ کے بوقت صبح مقام انجناد پور رہتا تھا اور رفتہ رفتہ آگے ۹ ورہے پر قیام
کرتا تھا اور مطلع آسمان صاف تھا کوئی لکڑا بر نظر نہیں آتا تھا اور شب کو تابندہ خورشید کا کوئی نہ تھا
مقام کبیر دوا - تباریخ ۲۹ - ہم بلندی کوہ توست روانہ ہوئے اور پندرہ میل انگریزی کی
منزل کی (مندوستانی صرف شش و نیم کوہ ہوا) اور اگر بربل چشمہ وسیع کبیر دوا مقام کیا راستے میں
میدان ہر سبز اور شاہد اب پایا گزرتا ہے اس میں قلبہ زانی نہیں ہوئی تھی تین میل کے فاصلے پر مقام
ڈوبوک سے پہنچے اپنی ندی بیرس نامی سے عبور کیا اور موضع دورولی میں ایک فرع خرد اس دریا کی جاہلی
یہ فرع ایک غار میں جا کر شکل جمیل ہو جاتی ہے یہاں ایک نہایت دلچسپ مندر بنام مندیشیر (شیو)
اس فرع دریا کے کنارے پر تعمیر ہے اور اسکی ساخت سے قدامت اسکی ظاہر ہے وہ نقل و مشو
مندکی ہے جو بربل دریا سے چند راہی متصل کوہ ابو تعمیر ہے اور اس مثل کو تصدیق کرتا ہے کہ قاعدہ
تعمیر قدیم زمانہ کی مبنی اور پر قاعدہ مقررہ کے تھی یعنی اول میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی تھی +
ہم گوگون کا گزر ایک میل بجانب بہت سراسے سورج پورہ کے ہوا یہاں ہم ہراتی ار کے دلدل میں پھنس گئے
یہ شہر جو ماتحت رئیس کنورہ کے ہے اور رئیس مذکور ایک منجملہ سولہ عائد میوار کے شمار کیا جاتا ہے
نہایت قدیم شہر مشہور ہے اور بھر تری برا در کلان بک باجیت اسکا بانی مہانی مشہور ہے اگرچہ ہم کچھ
اعتبار اور پر اقوال قدیم کے رکھیں تو سات سو پچاس مندروں کے گھنٹے جو خصوصاً جین مت کے تھے
ایک مرتبہ اسکی دیواروں میں بلند آوازہ ہوتے تھے اور یہ دیوار چند میل طول میں تھی مگر اب بعض
علامت اسکی موجود ہے اور جو علامات اسکی اب قائم ہیں اسے پیدائے کہ وہ نہایت عمدہ تھی
ڈیڑہ میل کے فاصلے پر مقام کبیر دوا سے ہمارا گزر موضع کبیر سینا میں جو ایک موضع کلان خیراتی رہنما کی ہے
کبیر دوا - ایک عمدہ مقام ہے اس میں ایک قلعہ ہے اور دو خندق اس کے گرد ہیں انہیں پانی
دریا کا حسب مرضی اپنی وہ لاسکتے ہیں چونکہ یہ موضع اوپر شارع عام درمیان دارالریاست قدیم اور جدید کے

واقع ہے لہذا آسمان جنگ تنازعات باہمی میں ہوا کرتا تھا یہ مقام اول بیج قبضہ راوت ہے سنگہ لاوا اور تھا
جودارث شنبے سنگرام سنگہ سکتاوت کا جو سرخنے کلان بیج جنگھائے سنگھراج کے تھا یہ سنہ ایسا مشہور
ملک میوار میں ہے جیسا ۱۷۵۰ء تک اسکاٹ لینڈ میں ہے جو کہ دراصل قبضہ محاصل پر تھا اور مقام
مذکور ایسے موقع پر واقع تھا کہ اعتبار کسی رئیس جاگیر دار کے قبضے میں رہنے کا اسکی نسبت نہیں ہو سکتا تھا
لہذا مقام مذکور راجہ کو واپس دیا گیا اور نہایت شکل سے رئیس لاوانے دستخط کرنا اور پھر عہد نامہ چارم
ماہ مئی کے منظور کیا اور اپنے راجہ کو وہ قلعہ واپس کیا جو اسنے بعض خون اپنے رشتہ داران کے
اپنے قبضے میں لیا تھا +

تواریخ کبیر ودا سے تنازعات میوار خوب روشن ہوتے ہیں جو جنگ فیما بین سنگرام سنگہ سکتاوت اور
بہیر و ن سنگہ چنداوت کے ہوئی تھی اور ہمیں وہ دونوں خاندان کلان میوار کے اچھے اچھے جنگ جو
کام آئے تھے ۱۳۳۰ء میں سنگرام سنگہ نے جو اسوقت میں بھر جوانی تھا (اسکا والد لالہجی راوت
شیوگڈہ اسوقت میں زندہ تھا) اپنے راجہ سے مقام کبیر ودا لیا اور چھ سال اپنے قبضے میں رکھا
۱۳۳۰ء میں قوام دیوگڈہ اور امیتا اور کورابرو وغیرہ جو مخالف تھے بسر کر دیگی اپنے سردار رئیس سو لمبر
متفق واسطے اخراج سکتاوت کے ہوئے اور اس امر کو موجودگی دپرا وزیر نے اونکی نسبت جائز کیا
سنگرام نے چار مہینے مقابلہ کیا بعد ازاں اسنے جھنڈی صلح کی بلاتی اور وعدہ حاضر انکا اس شرط پر کیا
کہ اسکو اجازت ملے جائیکی مع رفقا و ہمراہی کے اور اسباب و مال کے بمقام بہنیر دارالریاست سکتاوت
دیجائے یہ شرط اسکی منظور ہوئی اور وارث شیوگڈہ بہنیر میں پہونچا اور یہاں اسنے اپنی دست داری
اور غارت گری شروع کی اور جو حاصلات اسکو ہوتی تھی اسکے قصہ ہائے شکاثرہ تیار ہوئے
اسکی ایک مہم میں جو اسنے علاقہ کورابری کی تھی وہ مویشی اور باشندگان گورلی کو لوٹ لیکیا اور جب
ظالم سنگہ وارث کورابراونکی رہائی کے واسطے آیا تو وہ برجھ سنگرام سے زمین پر گرا اسکی مرگ کا سوا
لینے کو حملہ چنداوت ملک کے گرد سو لمبر اسے جمع ہوئے اور رانائے خود بھی اونکی جانب داری اختیار کی
اور فوج تنخواہدار سندھی ہمراہ لیکرا اسنے محاصرہ بہنیر کا کیا درمیان محاصرہ کے ارجن کورابروالہ متوجہ
بدلہ لینے کا بابت خون اپنے وارث کے ہوا اور اسنے ارادہ کیا کہ جاگر شیوگڈہ کو تاخت و تاراج کرے

۱۷ دیکھو عہد نامہ فیما بین رانا اور اسکے رواس کے جو جلد اول کتاب انگریزی صفحہ ۲۰۹ میں درج ہے +

اوسنے ایسا ہی کیا اور کسیکو بلا تمیز عمر یا فرقہ کے جو اوسکے روبرو آیا زندہ چھڑا مقام کبیر ودا کی سال تک داخل خالصہ رہا بعد ازاں رانا نے بلا خیال کرنے نتیجہ کے جس بھیائی کے باعث جملہ تنازعات پیدا ہوئے تھے یہ موضع سردار سنگہ چنداوت رئیس بہدیس کو عطا کیا ۱۷۶۶ء میں چنداوت نے سرکشی اور نا فرمانی کی اوسکے دشمن لبر داری رئیس مہیندا اپنے خویش واقارب لیکر جمع ہوئے کہ فوج قلعہ داری سندھی کو چکر لگا کر کبیر ودا منجانب اوسکے دشمن کے تھا خارج کرین ارجن کورابر والہ مع سدھی قلی کے واسطے مدد قلعہ داری فوج کے آیا پس زیر دیوار ایک جنگ واقع ہوئی جس میں سنگرام شگہ نے اپنے ہاتھ سے دو کلا ریسان کورابر یعنی گمان سکروال اور بھیم جی رانا ودا کو قتل کیا تاہم چنداوت کی فتح رہی اور سکناوت پھر مقام مہیندر کو واپس گئے وہاں اونکو مدد ملی جو ظالم شگہ کوٹہ والہ نے اونکی کمک کے واسطے بھیجی (یہی شخص یہ جملہ تنازعات کرتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آخر کار وہ اوسے استخوان تکراری چھین لینگا) اور ایک دستہ فوج عرب بھی اوسکے پاس آئی اس سب فوج کو ہمراہ لیکر وہ پھر مقام جنگ پر آئے قوم چنداوت جو فوج سندھی لیے ہوئے میدان اکولامین پڑی تھی بخوشدلی مقابلہ آرا ہوئی مگر اس مرتبہ اون کو شکست نصیب ہوئی سندھی قلی سردار فوج مکلی قتل ہوا اور فوج بالکل منتشر ہو گئی سنگرام جو اس حملے میں اور دیگر حملوں میں لبر داری فوج مقابلہ آرا خلافت دشمنان کے ہوا کرتا تھا اس جنگ میں تین مقام زرخمی ہوا مگر اوسکو وہ کچھ خیال میں نہیں لاتا تھا کیونکہ اسکی وجہ سے رانا اوسکا بہت لحاظ کرنے لگا اور اوسنے اپنے دشمن کو بھی کبیر ودا سے خارج کر دیا تھا مقام مذکور ۱۷۵۸ء تک خالصہ رہا بعد ازاں بادشاہ نے نذرانہ دس ہزار روپیہ کے علاقہ مذکور اوسکو بہر رانا عطا ہوا یہ امر شائع میں واقع ہوا اور اس سال ۱۷۶۸ء تک جب ہم درمیان رانا اور اوسکے رُوسا کے واسطے ہوئے کبیر ودا ایک نشان شجاعت و امتحان دلیری سکناوت کا باقی تھا پس کچھ تعجب نہیں کہ راوت جے شگہ لاوا والہ وارث تہنئی سنگرام کے چھڑو نیا کبیر ودا کا خلافت مرضی ہوتے تھے کہ اوسنے اوسکی دیوار و نکو سپاہیوں سے مستحکم کیا اور ممانعت کی کہ کوئی کچھ تحریر ملازمان رانا سے نہ کرے وجہ حقیقت یہی ایک محاصرہ اور حملہ پیدا کرتی اور اوس جنگ میں جملہ چنداوت شریک اور شامل بخوشی ہوتے اور تنازعات قدیم پھر زندہ ہوتے جسے مرٹھ کی حکومت نے آزادی حاصل ہوتی مگر کیا خیال اس امر کا ہوگا جب بیان کیا جاوے کہ رئیس کبیر ودا اعلیٰ ضربت مبارک

۱۷۶۸ء کا صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی میں بیان ہوا ہے +

اور ہر روز ہر ہمراہ رانا کے رہتا ہے گو ماتھان جے سنگہ گو لے مارے اگر کوئی ملازم اس کے مالک کا نزدیک دیوار کے آتا اور جیسا ہمنے سنا تھا کہ وہ اس وقت سرکش بھلاٹ اپنے راجہ کے اور حکم اس کے محافظ کو لینے سرکار انگریزی کے تھا مگر کوئی لفظ خلاف داب اس کا کبھی سماعت میں نہیں آیا اور نہ کبھی ظاہر ہوا کہ رانا اور رات کسی اور طرح پر سوا سے ملک مہربان اور رعیت نمک حلال کے باہم تھی ان امور کا انتظام سہولیت کیا گیا جملہ بارتکار کا اوپر کارندگان راجہ اور رئیس کے رکھا گیا ان دونوں میں کوئی بدسلوکی کا ظاہر نہیں ہوا بلکہ امید تصفیہ کی نظر آئی اس ملک کے رہنے والے جو وقت درمیان تجویز کار اور ہر روز ہونے اس کے گذرتی ہے اس کو مثل باشندگان ملک سر و شمار میں نہیں لاتے وہ لوگ اپنے جملہ امور میں استقلال کو قائم رکھتے ہیں جس کے سبب خواہ کوئی وجہ اس کی ہوا ان کی کارروائی میں ایک شان اور مرتبہ پایا جاتا ہے اب ہمنے وہ گفتگو جو درباب حرکات سرکشی آمیز کے ساتھ مصاحبین انا اور رئیس کے ہوتی تھی موقوف کی تاکہ رؤسا کے پاس جو چشمہ کی سیر میں یا محلات کی سیر میں باہم گفتگو اختلاط کی یا ذکر کسی گھوڑے کا کرتے ہونگے جائیں یہ ایک عادت اختلاط کی ہندوستانیوں میں بری نہیں ہے بلکہ وہ باعث استحکام رشتہ ہوتی ہے جس سے مہیتہ مجموعی راجپوت کی قائم ہے ۛ

بیان طریق محاصل کاشتکاری مقام کیر و واجس سے علامت طریق قدیم کی پیدا ہے خالی از لطف نہیں ہے کیر و واج ایک پٹہ یعنی جزو ایک ضلع وسیع خالصہ یا محصولی ملک میوار کا ہے اوس میں چودہ شہر ہیں سوا اونس کے داخلی مواضعات کی نکاسی اس کی لکھنے سے سالانہ ہے اور مبلغ سمٹ سے اس کے زمین اس کی گو عموماً اچھی ہے تین قسم کی ہے یعنی پوٹ یا چاہی اور گورما یعنی اوس میں بھی آبیاری ہوتی ہے اور ایسی زمین تین چار کھیت تک گرد موضع کے ہے اور تیسری ماریا مال یعنی بارانی جیسا سابقاً ذکر ہو چکا ہے بیان دو فصل ہوتی ہیں یعنی اوناو (یا گرم) یعنی فصل موسم گرما کی اور دوسری سیالو (یا سرد) یعنی موسم سرما و خزان کی حصہ سرکاری مثل قدیم عملداری ہند کے غلے میں لیا جاتا ہے اور انقسام غلہ اس طرح ہوتا ہے فصل اول میں جسمیں گندم جو نخود پیدا ہوتا ہے وہ کھلیان میں جمع ہوتا ہے فی کھلیان سو من کا ہوتا ہے اس کھلیان کو وہ چار حصے کرتے ہیں فی حصہ پچیس من کا اول ہین سے ایک سیرانو یعنی سیر فی من ہر ایک شخص متعلقہ دیہہ کو حسب تفصیل ذیل دیا جاتا ہے یعنی پچیس من دیہہ پواری دیہہ شخنہ بلئی یعنی بھار (اور اس کے تعلق بھیڑی گاؤں کی رہتی ہیں اور یہ ہر ایک کی کھیت میں

بھیری بھاتا ہے لہذا اسکو سوائے سیرانو کے اور بھی کچھ فائدہ ہر شخص سے حاصل ہوتا ہے اور حفاظت کھیت کی بھی مداخلت یعنی نقصان رسانی مویشی سے کرتا ہے) بڑھتی یعنی بخار لوہا رکھار دھوبی چار اور زانی یہ دس سیرانو یعنی ڈھائی من فی نفر کے دینے سے ایک کھلیان پچیس من کا صرف ہوتا ہے اور جو تین باقی رہے منجملہ اس کے پچیس من حصہ راجہ کا اور دو باقی ماندہ حصہ رعیت یا کاشتکار کا ہوتا، مگر اس حصہ کاشتکارین سے ایک سیرانو دو من کا بنام وارث راج داخل راج ہوتا ہے اسکو کنورٹسکا کہتے ہیں چند سال سے ایک ایجاد قرضہ دینے میں کی گئی ہے اس کے مطابق تین سیرانو ایک ایک من قبل تقسیم ہونے پر دس ملازمان دیہی مذکورہ بالا کے نکالے جاتے ہیں ایک کنورٹسکا دوسرا بنام سائیس راج اور تیسرا بنام مودی یہ تینوں سرکار میں جمع ہوتے ہیں اور اس طرح اب تیس من فی صدی بجائے ایک راج رسم قدیم کے لیا جاتا ہے اور ملازمان دیہی قبل پٹے جانے غلہ کو اور بھی پاتے ہیں اسکو کرپا کہتے ہیں یہ فی ہیکھ اراضی مزدور پر ہر ایک شخص کو ملتا ہے اور یہ کرپا پنج سیر سوسات سیر تک غلے کا ہوتا ہے جو مزدور کاٹتے ہیں اسکو بھی کچھ کرپا ملتا ہے یہ دو یا تین سیر فی کس ملتا ہے اور سوائی اور بھی رسوم جزوی دیجاتی ہیں جنکو دانتونی اور چینی کہتے ہیں پس دراصل یہ لوگ اوپر کی وغیرہ چینی کے بسر کرتے ہیں *

فصل سیالو جس میں کئی اور جوار اور باجرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے اس طرح تقسیم ہوتی ہے۔ ایک کھلیان صدنی سے چالیس من حصہ راج علیحدہ رکھا جاتا ہے اور باقی بعد مجرا دیتے سیرانو ملازمان دیہی کاشتکار کو ملتا ہے *

کاشتکاری نیشکر اور کپاس اور نیل اور فیون اور تما کو اور تلی اور دیگر اشیاے رنگ پر ہمیشہ سے زائد دو روپیہ سے دس روپیہ تک فی ہیکھ لیا جاتا ہے *

کسی کاشتکاری کا نتیجہ ایسا غیر معین نہیں ہے جیسا کاشتکاری نیشکر کا ہے اور زمین ترغیب سخت تحصیلداران راج کو واسطے بددیانتی کے پیدا ہے مگر یہاں یہ بیان ہوتا ہے کہ رعیت کو کچھ اور چارہ نہیں مگر وہ بمجبوری قدر سے قدر سے نیشکر اور فیون اور غلہ کی ایک ہی چادر کاشتکاری میں بیان ایک تخمینہ مصارف کاشتکاری ایک چرسہ یعنی چاہ کا اس مقام پر خالی از لطف نہوگا لہذا ہم اول ایک ہیکھ نیشکر کا مصارف جو صرف ایک چاہ سے اور ایک جوڑی نرگا وان سی آبپاری ہو سکتا ہے

تحریر کرتے ہیں اور یہ اول درجہ کرتے ہیں کہ نیشکر ماہ اگست دیا جاتا ہے اور اسی مہینے میں دوسرے سال درود ہوتا ہے یعنی پورے بارہ مہینے محنت لیتا ہے *

محصل ع
 تنم ایک بیگہ کا ع
 نرانی آٹھ مرتبہ فی مرتبہ سولہ نفر مزدور اور فی مزدور ۲ ع
 دو نفر رکھتے ہیں یعنی پروائی میں ۲۷ فی ماہ بارہ ماہ کے ع
 دوزگادان خوراک وغیرہ ع
 مزدوری درو کرنے کی بحساب ۴۴ فی ہزار کل سیر نیشکر ع
 پرائی رس کی پارچہ مزدوروں کو اور ایک سیر شکر فی من ع
 حصہ ملازمان دیہی اگر بیگھے میں سچا پس من پیدا ہو تو پنجم حصہ ادا کا ہوتا ہے ع
 ہمیشہ سوختنی ع
 مزدوری بخت کرنے کی ع

کل اوسط

ایک بیگھے میں اشی من شکر تک پیدا ہو سکتی ہے گو سچا پس من کا تخمینہ اچھی فصل کا ہے قیمت بحساب ۲۷ فی من ع

منہائی بابت نقصان کا شکار ع

خیال کرنا چاہیے کہ یہ کل مصارف کا شکار کا ہے سوائے اسکے واسطے پورا کرنے نقصانی کے ہم کو حساب منافع بوجہ اسکے کہ انھیں دو مزدور اور نرگادان کی محنت سے اور زمین بھی پانی باقی ہے اوسکا بھی درج کرنا لازم آیا یعنی ایک بیگھے پوست اور چار بیگھے گندم اور جو کا *

منافع خالص افیون کا یعنی سات سیر افیون کا بحساب چار روپیہ فی سیر ع
 منافع ایک سو سچا پس من غلہ فضیلین کا جسکا ایک ثلث حصہ لاج کا منہا کر کو جو من باقی رہا اوسکا بحساب ایک روپیہ فی من ع

کل اوسط

۱۷ اگر کاشتکار خود یہ کام کرے تو یہ روپیہ اوسکو ملیگا *

منہائی بابت نقصانی نیشکر

منافع خالص بعد خوراک و مزد و بی غیر

بعض اوقات گو شاد و نا در نیشکر کھڑی کھیتی میں فروخت ہو جاتا ہے بحساب چار یا پانچ روپیہ فی ہزار نیشکر مگر گنا ایسا ہوتا ہے کہ فصل بالکل ضائع ہو جاتی ہے اگر نیشکر بے نصیبی کا شکار سے پھول لے آویا اس حالت میں اوسکو اکھاڑ کر جلا دیتے ہیں یا مویشی کو کھلا دیتے ہیں اس واسطے کہ اوس حالت میں وہ قابل انسان کے کھانے کے نہیں رہتا ہے یہ تو ہمارے مذہبی کی روستے ہو گا کیونکہ کاشتکاران نیشکر خبریہ ولیٹ انڈیز میں کہتے ہیں کہ نیشکر جیب خراب ہو جائے تو وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اس اوس میں سے لیا جائے اب ہم کاشتکاری کے نتائج و تمام کمیر و وا کو ختم کر دیتے ہیں یہ ایک نمونہ طریق قدیم ملک میوار کا ہے اور یہ کہتی ہیں کہ باوجود قواعد منمو کے جو شک پر کنندہ ہیں اور اقوال قدیم میں چلے آتے ہیں اور وہی قواعد مروج راجپوتانہ کے ہیں اور جو محاصل ثبانی کو نہایت خفیف اوس سے کہتا ہے جو ہم نے اوپر مذکور کیا ہے تاہم کاشتکاران بہت خوشحال اور مزہ الحال ہوتے اگر یہ طریق بھی قائم رہتا مگر جنگ و دوا می اور ضروریات اور طبع اور افلاس ہاں ان مال نے اور مطالبات جزوی مثل کہ لکرا اور گہر گنتی وغیرہ مقرر کرتی ہیں مطالبہ اول یعنی ہر لکرا ایک روپیہ سالانہ فی ہیکل اراضی مزبورہ پر اور دوسرا ایک روپیہ فی گہر گنتی پر تھا اور نیز کا پید سالی یعنی ۷ فیصدی پیل اور پواری سے لیتے تھے یہ بھی کاشتکاران پر پڑتا تھا اور قطع نظر ان محاصل مقررہ اور معینہ کے کہ حد و حصہ مطالبہ برابر یا ڈانڈ میں تھا آخر کار ملک ان سب مطالبات سے تباہ و برباد ہو گیا تھا مگر اب کچھ کچھ روپہ اس قدر لگتا ہے

مقام ہریتا - ۳ - جنوری - یہ منزل چھوٹی تھی ساڑھے تین کوس یا نو میل انگریزی کے اس راستہ میں وسیع میدان اوس سیاہ رنگ کی مٹی کے تھے جسکو مال کہتے ہیں اور اسی مٹی کے بسبب اس ضلع کا نام مالوہ مشہور ہے ہم بہت قبل طلوع آفتاب سے سوار ہوئے تھے ہوا صاف اور خوش اور مفرح تھی کاشتکارانی کشت زار تر و تازہ کو دیکھ کر بہت خوش تھے اور فصل گندم و جو خود کے کھیت سرسبز و چھلکے تبسم کرتے تھے اور انکو یقین تھا کہ اب کوئی دست بیرحمی درمیان ان کے اور فیاضی قدرت کے دروازہ نہ ہو گا چھپرہ بے جدید اور دیوار بے تعمیر نشانہ ہی کرتے تھے کہ اشخاص جلائے وطن دوبارہ آئے ہیں اور وہ لوگ ہم سے ہر قدم پر ملاتی ہوتے تھے اور ہلکے سارے دعا کے یاد کرتے تھے اور نگاہ خوشی

اور افسوس سے دیکھتے تھے ہمارا گزیر بچ پور وہ امر پورا متعلقہ کھیرودا کے ہوا اور ہمارے دست چپ کی طرف
 شہر منیار جو دہرم ارتھ جاگیر برہمنان میں ہے واقع تھا یہ مقام ایک اچھی دلیل دانائی بزرگان گذشتگان
 ملک میوار سے ہے یعنی پچاس ہزار بیگھ یا قریب ساٹھ ہزار ایکڑ نہایت تحفہ و عمن زمین خالصہ واسطے
 دوام کے ایک گروہ ناکسان ملک کو دی گئی تھی اور گواہ صرف قریب بیس گھر کے اس گروہ میں سے
 باقی ہیں جنکی نسبت یہ روایت ہے کہ راجہ ماندہاٹا نے ترتیا جگ میں اس گروہ برہمنان کے بزرگوں کو
 آباد کیا تھا تاہم توہمات مذہبی اور بیوقوفی ایسی غالب ہیں کہ منجملہ اسکے ایسی زمین بھی جسکے تردد کرنیکو
 کوئی شخص باقی نہیں ہے پھر ضبط نہیں ہوتی کیونکہ دوتخ میں ساٹھ ہزار بیس رہنابلے شہر امید خوشی
 نہیں ہے اور جو لوگ تنازع کے قائل ہیں اونکے نزدیک راج سے گذر کر ایک کرم غلیظ ہونا ناگوار تر ہے
 ایسی پیدائش کا ہونا قوم راجپوت میں ضرور بالیقین ہے کہ بغیر ایسے پیدا ہو جو جرم ضبطی اراضی برہمنان
 منحصی غیر ممکن ہے مگر ہم اس امر کے دریافت کرنے سے نہایت خوش ہوئے کہ بعض اولاد سکستانی
 جو بکثرت ہو گئی تھی اور انکی بسر کے موافق علاقہ اونکے پاس تھا تو اونھوں نے اس امر کو تہہ تصور کیا
 کہ جملہ عذاب ہمارے ایلہ کا گوارا کرنا بہتر ہے اور دوسرے راج میں تبتلاش زمین جانا مناسب نہیں ہے
 لہذا اونھوں نے اسی زمین برہمنان پر یہ دو مواضع یعنی ہنیتا اور دونڈیا آباد کیے چونکہ محلو لحاظ
 تحفظ ہر ایک شخص کے استحقاق کا تھا لہذا ہم نے کہا کہ اگر رانا جملہ اراضی سواسے اوس قدر کے جس قدر
 بقایا خاندان برہمنان مذکورین کے واسطے کافی ہے ضبط کریں تو جو بدنامی یا بددعا اسکے عوض ہوگی
 وہ ہم اپنے سر پر رکھتے ہیں اور ہم نے یہ کہا کہ ایک ہزار بیگھ زمین عمدہ اونکے قبضے میں رکھی جائے
 اور انکو صرف مویشی اور تنخم اور آلات کشا و زری نہ دیے جائیں بلکہ چاہات بیکار شدہ مرمت کیوتجان
 یا چاہات جدیدہ کندہ کرا دیے جائیں اوسوقت میں ایک نجومی مصاحبین میں سے تھا اور وہ
 طبابت بھی راجہ کی کرتا تھا چونکہ وہ بھی برہمن تھا لہذا اوسنے چاہا کہ اپنے براہراں منیار کا تحفظ کرے
 اور انکو حکم ہوا کہ تیر تانبے کا جبر معافی اس اراضی کی لکھی گئی ہے پیش کریں مگر بھید بے سود
 ایک حرکت تھی *

ماندہاٹا راجہ جسکا نام تہہ ارنج ان ملکوں میں یادگار ہے قوم سے پرہار تھا اور راجہ وسطی منڈکا اوسکا دارا کرتا
 دہار اور وجین تھا اور اگرچہ اوسکا زمانہ تحقیق نہیں ہے مگر اقوال پاستانی متفق اس پر ہیں کہ وہ بکرا جیت

جسکا سمت (چھپن ہال قبل سنہ عیسوی سے شروع ہوتا ہے) کل ہندوستان میں جاری ہے پہلے تھا
نبرد پر اکثر مقامات ایسے ہیں جیسے اوسکانام یادگار زمانہ سب خصوصاً وہ مقام جہاں دریائے مذکور کی
نہایت طغیانی ہے اور اوس زمانہ پیشین میں چتوہر تاجپوتی کا ایک جاگیر خاندان راجہ راجہ دیا بکا تھا اور
کوئی قدم ہم نہیں چل سکتے جہاں علامات اونکی حکومت کامل کی اس ملک میں ہو اور نہ ہوں اور جس مقام پر
ہم اب سفر کرتے ہیں اسکا حال قدیم کی تحریر ایک کتاب ہو سکتی ہے۔ دونوں ہندیا اور دوندیا جو تحت
مینار کے ہیں انکے تعلق نام ماند ہاتا کا ہے اس راجہ نے ایک بڑا جگ اشو مید مقام دوندیا کیا تھا
اس مقام پر اب بھی وہ کندہ یعنی جہاں ہوم ہوا تھا باقی ہے دوریشی یعنی بزرگ آدمی مقام ہندیا کے
ماند ہاتا کے ہمراہ ہوئے اور جب جگ ختم ہوا تو معمولی پن یعنی وچنا اونکو دیشے لگے تو اونھوں نے
لینے سے انکار کیا مگر جب وہ رخصت ہونے لگے تو ماند ہاتا نے حکمت عملی سے پان کے بیڑے میں
سندھانی اراضی مینار رکھ کر اونکو بیڑہ دیا لیکن یہ عافی جو بلا طلب اونکو دی گئی تھی اون کے کمال کیو
باعث زوال کی ہوئی اور جو کرامات اونکی ظاہر ہوتی تھی وہ اوس وقت سے جیسے اونھوں نے قبضہ
اور پریمون کے کیا جاتی رہی ناظرین کتاب ہذا کوئی اونکی کرامات شایعہ ہیں تو میں بیان کرتا ہوں
جب وہ اپنی پوجا کر کے دھوتی پھرتے تھے تو وہ دھوتی کو اوپر پھینک دیتے تھے اور وہ ہوا میں
معلق اونکے سر پر دھوپ کی حفاظت کے واسطے پھیلی رہتی تھی مگر اب جو اونکی قدرت زائل ہو گئی
تو وہ لوگ کاشتکار ہو گئے اونکی اولاد اب تک قابض مینار پر ہیں اور اس جملہ علاقے میں جسکا نام
بڑا چوبیسا ہے آباد ہیں +

آجکی منزل میں ہمارا گزر موضع بامینو میں بھی ہوا وہاں ایک نہایت عمدہ تالاب ہے گرواوسکے
نچتہ گھاٹ بنا ہوا ہے اس موضع کے متعلق چار ہزار مگھ اراضی سے کم نہیں ہے اول میں یہ زمین
خالصہ تھی مگر بلوہ میں چھپن گئی تھی اور چونکہ غیر آباد ہو گئی تھی لہذا کسی نے اوس طرف خیال بھی نہیں کیا
اب موضع مذکور مسامہ موتی پاسبان آفتاب ہند کے قبضے میں ہے یہ موتی حیلہ یہ بیان کرتی ہے
کہ وہ اونکو بذریعہ رہن کے سلا ہے مگر یہ امر تبانا مشکل ہے کہ کون اوسکا راہن و سچ تھا متصل
موضع بہانیر کے بیچ علاقہ فتح سنگہ براور ہند کے ہمارا گزر متصل ایک سیور یعنی مینار کے ہوا اوس پر عطا ہونا
زمین کا کندہ تھا اور معمولی نشان بھی تھے یعنی تصویر ایک گاسے کی بھی بطور شہادت نیت وہاں کندہ تھی

ہنیتا ایک مقام کچہ نبرگی کا درمیان تنازعات باہمی ملکیت کے تھا اور سمت ۱۸۰۸ (۱۲۵۲ھ) جاگہ پاپاؤنگی یا اولاد دربار مہاراج ساونت سنگھ کی تھی اب وہ تعلق سکناوت سے جو ماتحت ہے کہتا ہے اور اسے از حد تکرار بروقت عہد نامہ خطی ۱۰ قومیہ چارم ماہ مئی ۱۸۱۱ء کے تھی جو درمیان رانا اور اس کے رُوسا کے منقذ ہوا تھا +

یہ مقام سمت ۱۸۱۲ میں بھی میدان کارہے شجاعت کا تھا جب دس ہزار سپاہ مرہٹہ کی بسر کردگی ستوا میوار پر حملہ آور ہوئی تھی راج سنگھ قوم جہالا رئیس سدھی اور اولاد اس شجاع کا جسے اول راجہ راجپوت رانا پتاپ نامی کو چھوڑا لیا تھا جب دربار سے سدھی کو آتا تھا اثنائے راہ میں بیچ شہر ہنیتا کے گزرا و سکا ہوا یہاں اوسنے سنا کہ دشمن بمقام سلمیر و صرف تین میل کے فاصلے پر تھے اوسکو تفہیم کی گئی کہ تھوڑا پھیر کھا کر براہ بہینہ کے سچ جاوے مگر چونکہ اوسکو کسی امر کا خوف نہ تھا اوسنے اس تفہیم کو منظور نہیں کیا اور اپنے راستے میں راہ سپر ہوا نصف میل بھی اوسنے راستے میں نہیں کیا تھا کہ اوسکا مقابلہ غارتگران مذکورہ بالا ہوا غارت گروں نے اس گروہ جزوی مگر آراستہ کو اپنا شکار تصور کیا الا بمقابلہ کثرت کے اونھوں نے مرگ کو گوارا کیا اور اپنا اسباب دیدنیا منظور نہیں کیا اسمین جنگ بمیان آئی اسمین راج سنگھ نے کارہے نمایاں شجاعت کے کیے اور آخر کار اپنے تین سو چاس ہر ہی میں سے صرف آٹھ آدمی سے قلعہ تک پہنچا یہ خبر جب خوشحال سنگھ رئیس بہینہ کو پہنچی جو سواسے وجہ راجپوتی اور شجاعت کے دوستی اور رشتہ داری مادری بھی رکھتا تھا لہذا اوسنے ایک چیدہ گروہ سپاہ جمع کیا اور واسطے چھوڑانے اپنے دوست کے اور محفوظ رکھنے دوستی ریاست کے کہ وہ واسطے اداسے نعل بندی دشمن کے زمین نہو جائے روانہ ہوا یہ گروہ جزوی صرف پانچ سو نفری سپاہ کا تھا اور جملہ قوم کے سکناوت تھے منجملہ انکے تین بیچ پیادہ تھے یہ سب یکجا ہو کر توڑے شیر کر کے روانہ ہوئے اور سوار اونکی دونوں جانب بسر کردگی خوشحال سنگھ چلے اور یہ حکم دیا کہ جو صف سے باہر ہوگا یا بغیر حکم کے بندوق سر کرے گا وہ قتل کیا جاوے گا فوراً بعد روانگی کے اونکا محاصرہ بر گرد سواران مرہٹہ نے کیا مگر استقلال اس گروہ بیوسواس سے پیدا تھا اور ایک گولی بھی سر نہوئی اسطرح میدان وسیع مابین بہینہ اور ہنیتا کاٹے ہوا اور وہ قریب دروازہ ہنیتا کے پہنچے تھے کہ دشمن کو شرم اس امر کی آئی کہ ایسا شکار اونکے پنجے سے نکل گیا اور اوسنے حکم دیا کہ بر چھی دے فوراً ایک جنگل بر چھیوں کا جنہیں ہر ایک بار فٹ طول میں تھی بمقابلہ سکناوت چلا خوشحال نے حکم قائم نہو کیا دیا

اور اپنے سواروں کو حکم دیا کہ عقب میں ہو جائیں اور دشمن کو پیش قدمی کرنے دی جب تک وہ سپتول کی گولی کے انداز پر آگئے اب اس نے حکم سر کرنے بنا دینے کا دیا اور ان کی قدر اندازی بے سختی دشمن کی منہوں نے دی اور ان کو منتشر کر دیا بعد ازاں جو جزوی سوار اس کے عقب میں ہو گئے تھے انھوں نے اس موقع پر حملہ کیا جب تک پایا دکان نے اپنی اپنی بندوق بھری سوار بھر عقب میں ہو گئے کہ وہ پہلے گولی سر کرین اس طرح وہ دروازے تک پہنچے اور رئیس سدری نے اپنے آزاد کنندہ کی سپاہ کا استقبال کیا اس فتح سے خوش ہو کر ہمارا جہ نے ارادہ کیا کہ پھر کراستہ اپنا لینا بہتر ہے نہ کہ ہنیتا میں محبوس اور محصور ہو کر آخر کار روز فاقہ کشی سے دشمن کے حاضر ہونا جملہ سپاہ نے تائید قول رئیس کی اور جزوی نقصان اٹھاکر وہ پھر مقام پسند میں پہنچے اس شجاعت سے سب آگاہ ہیں اور اس کا بیان خوشی کرتے ہیں کہ یہ بھی منجملہ دیگر جنگ ہائے نمایاں اولاد سکنا کے ہے جس میں ہمارا جہ خوشحال سنگہ مشہور واسطے لیاقت اور شجاعت کے تھا ۔

مقام مہرون تاریخ ۳۱۔ ماہ جنوری۔ آخر تاریخ ماہ جنوری کی تھی (تھرمائیٹر نے آدھ موسم ۵۰ درجہ پر طلوع آفتاب کے وقت تھا) کہ ہم سرحد میوار پر پہنچے ہم اس کی اراضی قابل مگر اقادہ کو نہایت افسوس سے دیکھتے تھے اور نہ ہم مقامات مہروٹی روٹے میوار کو قبضہ مرٹھ سے بد نہاد اور ٹھکانا بیرحم میں دیکھ کر بغیر اشتغال طبع نسبت شجاعان زمانہ گذشتہ کے رہ سکتے تھے گو دین کی کم لیاقت اولاد کی جانب سے ہکون نہایت تکلیف ہوئی تھی وہ لوگ کم لیاقت رکھتے تھے مگر نالائق نہ تھے اس واسطے کہ ہم نے اپنی تفکرات کو پیچھے دربار کے ساتھ چھوڑ دیا تھا جان پاسداری بعض شخصوں کی اور بدی اور فریب دوسروں کا اور سردھری جملہ اشخاص کی نے ہماری طبیعت کو علیل کر دیا تھا دوسری عجب تاثیر ہے وہ ہمارے اور شے دور کے درمیان عجب فریبندہ واسطہ پیدا کرتی ہے کہ اس کی صفت نیک میں ترقی اور صفت بد میں تنزل بخشی ہے ہم میوار کو اپنی پسندیدہ زمین تصور کرتے ہیں اور بوجہ زنجیرہ بندی ہماری امید ہائے ابتدائی کے اور ان کے دراصل پیدا ہونے کے ہم نسبت اس کے اور ان کی بے انتظامی اولاد یعنی باشندوں کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ

اے میوار باوجود تیری قباحتوں کے میں تجھے پسند کرتا ہوں

نیکی بہت کم نسبت جاگیر داران حال کے قرضدار ہے اور صرف میوار کے جاگیر داران کی نہیں بلکہ

کل راجپوتانہ کی اور امید یہ ہے کہ اب جو اولاد اونکی ہے وہ میوار کو وہ شے ادا کر گئی جس سے مردان گذشتہ نے اوسکو بے نصیب رکھا تھا اور قوت اور اعتدال طبع اور پرافیون اور عرق موہ کے غالب آئے اور سو اسے اس بطور کا وہ وائٹرن کے حادث بجائے آرام خیر و تامل غذا اور طبیلہ اور بانسری کے ہوگی مہنے کوشش کی ہے کہ اس خرابی سے صغیر سن محفوظ اور باز رہیں اور اب کوئی رئیس خرد سال و لیچر سے لیکر خرابان چرسہ میں تک (جب ہکو تا بوللا) ایسا نہیں جس سے مہنے قول نہیں لے لیا کہ وہ آئندہ اوس زبون یعنی اخیون کو ماتہ بھی نہیں لگا دینگے بعض بعض شاید اس قول کی پابندی نہ کریں مگر اکثر اپنے قول پر ثابت قدم رہیں گے خصوصاً وہ جبکی خرد سالی میں مہنے اونکو دربار داری اور طبع سے باز رکھا ہی ایسا ایک ارجن سنگہ رئیس خرد سال بسبی قوم سنگاوت فرع خاندان چوندات سے ہے اوسکے جدا مجد (بوجہ وفات پانے اوسکے والد کے) اپنے قدیم قلعہ اور علاقہ واقع اوپر مال کو بخلاف جملہ ارادہ ہے مرثیہ قائم رکھا تھا مگر نارضا مندی بھی سنگہ سو لہرا والہ جو رئیس اوسکے خاندان کا تھا اپنی نسبت پیدا کی تھی جسے سمت ۱۸۷۶ میں اوسکو بیدخل کیا اور ایک فرع خود کو رئیس بسبی نامزد کیا مگر ہوشیار تخت سنگہ نے اپنے حقوق تلف شدہ کو بھر حاصل کیا اور اونکو اپنے قبضے میں اوسوقت تک رکھا جب تک باہمی تنازعات اور دشمنان ملک خیر و ولون بوجہ اوسکے اتفاق کرنے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے سامنے میں نابود ہو گئے بعد ازیں یہ آزمودہ کار رئیس مع اپنے بنیرہ کے دربار میں آیا تاکہ دیگر روسائے میوار کے ساتھ جو حاضر دربار تھے شریک مطابعت راجہ ہو مگر مفلسی اور یاد تنازعات گذشتہ باعث بیدخلی جوان ہوئی اور نذرانہ دس ہزار روپیہ کا واسطے گدی نشینی رئیس دست انداز کے جسکی جانب رئیس سو لہرا تھا مقرر ہوا اس رئیس درجہ اول میوار نے ہماری دوستی کے نتیجے نسبت اپنے آوردہ سے برت سنگہ کے حاصل کرنے میں کوشش کی اور اکثر اوسکو اپنے ہمراہ لایا اور تخت سنگہ بھی اپنے بنیرہ کو لایا کرتا تھا یہ دونوں ایک عمر اور سن کے تھے یعنی تیرہ سال کی عمر کے تھے خواستگار بسبی گندم رنگ اور فریبہ مگر بشرہ سے مست معلوم ہوتا تھا اور قابض بسبی ارجن سنگہ لاغر تن سیاہ رنگ مگر تیز ہوش تھا اب لیاقت اور انصاف تو ایک جانب تھا اور بیوقوفی اور قوت دوسری جانب مگر اب کام کرنا تھا اور ٹھاکر عمر کی استغاثہ کی سماعت بیکار نہیں ہوئی رئیس معمر نے بیان کیا کہ سوم ہم نے اور اسنے (اپنی ہمیشہ پر ماتہ رکھکر) اب تک ہمارے حقوق قائم رکھے ہیں مگر اب لکھا اپنے راجہ کے

اور اوسکے اختیار میں ہے مگر یہاں رہیہ سے انصاف دستیاب ہوتا ہے اور مروت استحقاق کو
 مغلوب کرتی ہے رانا صاحب نے گو مرضی سو لہرا والہ کو منظور کیا تھا مگر مقدمہ ہمارے سپرد کیا
 ہمنے فریقین کو اپنے روبرو طلب کیا اور انکی موجودگی میں اونسکے بیانات سے ایک شجرہ انساب
 تیار کیا اور جو استحقاق درست انداز کا فرج بعیدہ پر قائم ہوا تھا وہ رانا کو دکھایا گیا چونکہ رانا ہمیشہ
 مائل نصفت دہی پر رہتا تھا جب کبھی گروہ رئیسان غالب نہ آتے اوسنے ارجن کے استحقاق کو
 منظور کیا اس استحقاق کو اوسنے تین سال پیشتر بھی عطا کیا تھا اور اوسکو قبضہ شمشیر عطا کی عذر داری
 نسبت انپرتحق موروثی کے اوسکو بہت نامادہ بخش ہوئی اسوجہ سے کہ اوسکا جدا مجد پسند ہو کر حاکم
 فوج جو واسطے تحفظ قلعہ سرحدی جہاز پور کے مقرر ہوئی تھی مامور ہوا اور اس کام کو اوسنے نہایت
 عمدہ طریق سے سرانجام دیا اوسکا بنیرہ اوسکے ہمراہ گیا اور اکثر جب وہ اپنی ریاست کے امور کے
 سرانجام کے واسطے آتا تھا تو وہ اکثر کا سرگروہ اور حاکم فوج مذکور رہتا تھا یہ دونوں ہمہ ملاقات
 کرنے بمقام چتور آئے ارجن سنگھ نے بہت لیاقت اپنی دوسال کی علحدگی محال موروثی سے
 حاصل کی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس خاندان کا ہے اوسکو عزت بخشے گا دیگر گفتگو کے
 ہمنے اوس سے دریافت کیا کہ اب بھی وہ اپنا عمل کرتا ہے اسکا جواب اوسنے نہایت ہوشیار سے
 یہ دیا کہ میری قسمت بھوٹ جاے اگر میں کبھی انکے حکم کو فراموش کروں *
 اب ہکو اس مضمون سے علحدگی اختیار کرنی چاہیے جملہ بیچاریت موضع کے نصف گھنٹہ سے زبرد
 سایہ دار بڑ کے منظر ہماری ملاقات کے بیٹھے ہیں وہ یہ کہیں گے کہ کمپنی صاحب کے پرتاپ سے
 ہم خوش ہیں اور کمپنی صاحب ہزار برس زندہ رہے *
 لہذا اب ہکو اپنی تواریخ نویسی ملتوی رکھنی چاہیے اور نصف شب تک ہکو قصہ ہارے بے سود
 بنجر زمین اور کمی آمدنی اور واپس نہ آنا جلاے وطنوں کا اور غارتگری وحشی کو ہتانی بھیلونکی
 سماعت کرنے ہونگے *

باب دوم

رئیس ہنیتا - مشکلات جو ہنیتا کے علحدہ کرنے میں اراضی خالصہ سے واقع ہوئیں - بد وضعی رئیس حال مانسنگہ سکناوت - اوسکا حال - لال جی راوت نہارا - اصلیت خاندان دوویا - ہم سنگرام سنگہ رانا میوار کی - اوسکا فرزند چندر بھان اور رانا راج - عجیب طریق حبطج اوسنے ملک لاوا حاصل کیا - تزل خاندان - نمونہ تحریر عطیہ اراضی - حاکم عدے سے گفتگو مانسنگہ - قتل ربون ایک پسر راٹھور کا - اوسکا نتیجہ عجیب *

ہم غلطی پر نہ تھے اب نصف شب گزر چکی ہے اور جو دیر ہو گئی لہذا ہم چند شخصوں کا حال جو ہماری ملاقات کرتے تھے واسطے ناظرین کتاب ہذا کے درج کرتے ہیں رئیس ہنیتا اپنے موروثی علاقہ کون واقع کوہستان چھپن میں تھا لہذا اوسنے اپنے بھائی اور قلعہ دار کو ہمارے پاس بھیجا کہ اوسکی طرف سے سلام کر کے عرض کریں کہ اوسکو افسوس اس امر کا ہے کہ وہ مقام ہنیتا میں جو اوسکا اپنا شہر تھا خود حاضر ہو کر سلام نہ کر سکا یہ صرف رسمیات ظاہر داری تھی یہ مقام ہنیتا قوم سکناوت سے بعد شروع ہونے تنازعات باہمی سمت ۱۸۲۴ لیا گیا تھا یہ زمانہ ۶۶ شاع کا تھا از رو سے عام مذہبیت کے تاریخ ۴ ماہ مئی ۱۸۲۷ء قرار پایا تھا یہ قائم ہو چکا تھا کہ یہ شہر واپس کیا جاوے اور بغیر انہدام اوس قاعدے سے کرینکے جس پر وہ چین تھا یہ ممکن تھا کہ رئیس مذکور اوسکو اپنی قبضے میں رکھو گو وہ عذر اپنی شقاق نچاہ سالہ کا کرتا تھا لہذا گفتگو نسبت مقام ہنیتا کے بہت گرم رہی چھوڑ دینا اوس اچھے اور زریز شہر و نکا مہاراجہ زور آور سنگہ بہنیدر والہ رئیس خاندان سکناوت کو اس قدر ناگوار تھا جیسا چھوڑ دینا مقام ہنیتا کا جو اوس شاق تھا بلکہ دیدنیا مقام ارجا کا جو خون دیکر اوسکو حاصل ہوا تھا اور جو اس سے نہایت عمدہ قلعہ اور علاقہ اوسکے بھائی فتح سنگہ کا ہے (جسکے لینے سے تنازع قدیمہ ختم ہوا تھا) لینے اگر اوسکا بھائی فتح سنگہ اوسکو بھی دیدے تاہم اوسکو اس قدر خوش نہیں آتا جو اس درخواست سے آتا تھا کہ مقام ہنیتا برگشت خالصہ میں ہو جائے رئیس خاندان نے تو یہ کہا کہ وہ کبھی لینے دروازہ بہنیدر کا ہے اوسکے بھائی نے یہ کہا کہ وہ حصہ سکناوت میں اول سی ہی ایک اور زبان پر لایا کہ راناوت نو دست اندازی زبردستی اس پر کی تھی اور شہنشاہ کا یہ قول تھا کہ وہ ہمارا ہوتا یعنی ہماری بزرگوں کا مقام سکنی ہی پس ایسی ہی دلائل کو رد کرنا کہ کارسل نہیں جھوٹا اوسوقت میں جب ہنیتا محتل اور انصاف کو کیا جائے اور مقابلہ میں تحریک مستحکم خود غرضی کی ہو مگر ایسے مقدمے میں جب یہ شرط عظیم

ہمدانہ کی ہو کہ جملہ مقبوضات خالصہ جو سمت ۱۸۲۲ (۱۷۷۷ء) سے جب شروع تنازعات باہمی ہوتی تھی کسی طرح برائے قبضے سے نکل کر رئیسوں کے قبضے میں آگئے ہوں واپس دیے جائیں تو استقلال و کار ہے کہ اوس سے اقطاع کا دوبارہ قائم ہونا بوجہ مابین سکنات نے نہایت عمدگی سے کام کیا اور تحریک ہر دل غریزی سے اوس بارہ میں کاروائی کی جس میں سبکو مقبوضات عظیمہ پیش پڑے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ مقام ہندیا مع متعلقات بعد شامل رہنے بارہ جیسے ساتھ علاقہ خالصہ کے دوبارہ ظالم نگہ کو دیا گیا مگر اوس سے مقام دونیا مع اوسکے بارہ سواکراضی کے علاوہ کر لیا گیا گو وہ شامل ہندیا کے تھا مگر دفتر قدیم میں وہ ایک علیحدہ شریعہ تھا و جس برابر روپیہ نذرانہ دیکر رئیسوں کو قبضہ شمشیر عطا ہوا اور اوسکو پھر اپنے پوتے میں قائم کیا گیا جس سے جملہ قوم خوش ہوئی +

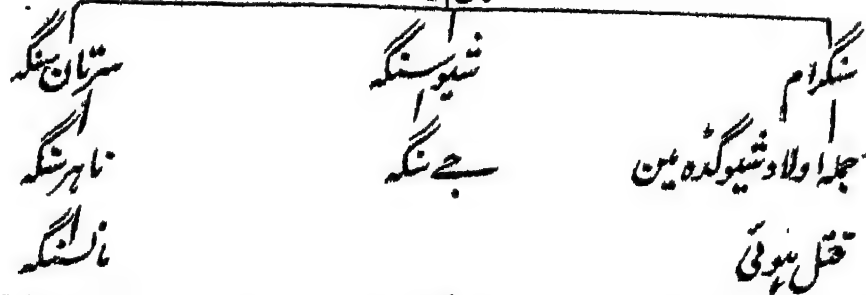
ہندیا پر فرض خدمت چودہ سوار اور چودہ پیادہ کی ہے کیونکہ اوسکی یکمہ لینے مالکداری برائے نام ہے ہی میں سات ہزار روپیہ ہے مگر بنظر حال محتاجی اوسکے علاقہ کے رئیس سے صرف پانچ سوار اور آٹھ پیادہ طلب ہوئے قابض حال مقام ہندیا کا ریاست کون کا متنبہ ہے مگر خلافت رواج مقررہ کے اوسکی پانچ و نون ہندیا اور کون اوسکی جاگیر موروثی ہیں اور اسی وجہ سے اوسکے مرتبے میں اور اوسکے امور مفروضہ میں وقت واقع ہوتی ہے بحیثیت رئیس کون وہ قصبہ سوم کا رئیس ہے جسکو غول کہتے ہیں اور اوسکو ہر وقت حاضر باش خدمت رانا رہنا چاہیے اور بحیثیت رئیس ہندیا اوسکو سپاہی ہر وقت خدمت کے دینے چاہیے چونکہ اوسکو ہر وقت دربار میں حاضر رہنا چاہیے لہذا اوسکے سپاہی بابت ہندیا کے زیر حکم مانسنگہ جو قوم سکنات اور جاگیر دار ماتحت ہندیا کے تھا رکھی گئی اور مقام تھانہ خرد سدھیا واقع سرحد مالوہ واسطے تحفظ بخلاف غارتگری قوم بھیل بھیجی گئی اور ہمدانہ مانے یہ کہلا بھیجا کہ ہم افسر ہندیا کو فدا کر دیں اور دھمکا دیں کہ اگر وہ اپنا کار مفوضہ بخوبی نہیں سرانجام دے گا تو علاقہ پھر ضبط ہو جائے گا بوجہ اس تقسیم کرنے کے ہماؤ لگئی اور ایک قصہ نعم اندو کے ہوئی اور مانسنگہ کا جواب سرانجام نہونے کا مفوضہ سے ایک مطلب قابل تحریر کرنے کے پیدا کر کے گا جو متعلق ساتھ طریق جاگیر دار میوار کی ہے لینے تقسیم ہونا جاگیر کا +

مانسنگہ سکنات فرع خرد خاندان لاوا سے ہے اور ایک لڑکا منجلہ اون صفر سنوں کے جو قتل ہو گیا ہے محفوظ رہے تھے جب لال جی راوت اور دو پشت بیج بدلہ لینے تنازعہ کرار کے قتل ہوئے تھے

نظر اسکے دعویٰ مانسنگہ کے بخوبی مفہوم ہوں ہوگا اوسوقت کے حال سے شروع کرنا چاہیے جب لالچی اور
رئیس نتھارا کا تھا جو نتھارا اوس سے بوجہ بعض قصور کے یا فریب درباریوں سے اوس سے چھٹکار قوم
دشمن چنداوت کو دیا گیا تھا چونکہ فرعی کو چک خاندان بہانسی سے تھا یہ ایک بزرگ حصہ داران بھیندر
سے ہے لالچی کو حصہ بہت کم خاندانی ٹیوار امین سے ملا تھا جب نتھارا اوس سے جاتا رہا تو وہ
ڈونگر پور چلا گیا وہاں کے راول نے اوسکو شیوگڈہ دیا یہ قلعہ نہایت دشوار گزار اور سرحد و ملکوں کے
واقع ہے اسطرح جب مجبور ہو کر اوسکو تلاش خورو نوش کی اپنے ملک سے باہر کرنی پڑی تو لالچی نے
نمک حلائی کو ترک کیا اور مع اپنے فرزندان کے جواب باروتیا یعنی اشتہاری ہو گئے ہیں ارادہ کو
ملک سیوار میں مصمم کیا اور اب اونھوں نے بھیندر کو اپنے خاندان کا رئیس قرار دیا اور اسکے شریک
بمقابلہ اوسکے راجہ مرحوم کے میدان جنگ میں ہوئے اور اپنے دشمنوں کو علاقے میں زبردستی ٹوٹنا
شروع کیا اور جب رسائی اور رسوخ اوسکے دشمنان کا دربار میں جاتا رہا اور قوم سکناوت پھر حضور
اور مصاحب ہوئی تو لالچی نے اپنی برجھی ہمراہ اپنے رئیس کے واسطے تحفظ گدی کے بلند کی اسطرح
اوسکی عمر کبھی نمک حلائی اور کبھی خلافت گدی کے نمک حرامی میں گزری جب آخر کار اوسکی شورش
مقام شیوگڈہ میں ختم ہوئی (دیکھو جلد اول صفحہ ۴۷ کتاب انگریزی) *

سنگرام سنگہ فرزند کلان لالچی کا مع اپنے خردسال برادر زادوں کے مسہیان جے سنگہ اور ناہر جوا وقت
موجود تھا معاوضہ ستانی تلوار سے محفوظ رہے جسکے صدر سے اوسکا والد اور والدہ اور دونوں
بھائی اور جملہ اوسکے لڑکے ایک وقت میں مقتول ہوئے سنگرام جانشین شیوگڈہ کا اور وارث
تنازعات خاندانی کا ہوا اوسکا برادر زادہ خردناہر سنگہ اوسکی جملہ مہات میں شریک اوسکا رہا تحفظ
کبیر و اسے تاحلہ اور لینے قلعہ لاوا کے اس قلعہ میں اوسنے اوسوقت تک قیام رکھا جب تک
پھر رانا نے اوسکی تقصیرات معاف کیں اور اپنی کونسل یعنی محفل میں اوسکو ترجیح اور اپراوسکے دشمنوں کو دی *

لالچی کی اولاد



مقام لاوا کو سنگرام سنگہ سکناوت نے سنگرام سنگہ دودیا سے چھینا تھا یہ قوم دودیا مثل دیگر اقوام کے کم مشہور تھی مگر اس موقع پر جبکا ذکر ہم کرینگے اونھوں نے نہایت شہرت حاصل کی تھی اور شاعر و نکو لینگے کبیشرون کو موقع اپنی کتاب میں اونکی شہرت کے تذکرے کا دیا ان ملکوں میں بھی جہان تنزل اور تبدیلی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ترقی اتفاقیہ دودیا کا تذکرہ زبان زرد خلایق ہیوار کوہی *
 حیدر بھان نام والد اس دن کے آفتاب کا تھا اوسکی جملہ دولت مشتمل اوپر شاہکا نرگاوان کے تھی انکی مدد سے وہ چند بیکھ اراضی دھن کوہ ناہر مرگہ یعنی کوہ شیر میں ترود کرتا تھا یہاں رانا کا ایک رقبہ واسطے شکا ر شیر کے تجایج فصل ہیونت کے جب دودیا اپنا کام روزنیہ کر کے اور کئی کاکھلیان لگا کر اپنے نرگاوان لیکر گھر کو واپس آتا تھا جبکل میں سے ایک آواز سلام اوسکو آئی اوسنے جواب سلام دیا اور جہان سے آواز آئی تھی اودہر کو روانہ ہوا وہاں جبکل میں ایک شخص ناواقف ظاہر اذی رتبہ اوسنے دیکھا اور اوسکا سپ سواری دم کرتا تھا بعد استفسار حال قوم کے جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی راجپوت ہے اوس شخص اجنبی نے تھوڑا پانی پینے کو طلب کیا اوسنے اوسے پانی دیا اور دونان کئی اور تھوڑی دال نخود ایک کٹھری میں سے نکال کر اوسکو دی اور جو شرائط مہانداری کے تھے سب ادا کر کے چاہتا تھا کہ سلام کر کے رخصت ہو کہ ناگاہ چند سوار اوسکو نظر پڑے یہ دیکھ کر وہ ٹھہرا اور اوسنے دیکھا کہ وہ سب آکر گرداوس شخص اجنبی کے جمع ہوئے اور جو بادب وہ اوسکے روبرو کھڑے ہوئے اس سے اوسکو دریافت ہوا کہ اوسکا مہمان کوئی شخص عوام الناس سے نہیں ہے *

در اصل وہ اوسکا راجہ رانا جکت سنگہ تھا جو شکا ر کا شائق تھا اور اوس روز ناہر مرگہ کے پیچیدہ راستوں میں گمراہ ہو کر اس دودیا کے جبکل میں آگیا تھا دودیا کو نہ کچھ تعجب ہوا اور نہ خوش حال ہو سکی ملاقات رانا کے ساتھ ہوئی اور اوسکے جملہ سوالات کو جواب اوسنے ایسی صفائی سے اور بیباکانہ ویلے جو دیانت اور آزاد منش سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ دونوں خصلت کبھی راجپوت سولہیہ نہیں ہوتیں کیسی ہی اوسکی حالت ہو جائے رانا اپنے دیہاتی میزبان سے ایسا خوش ہوا کہ اوسنے حکم دیا

اے جب مجھے کچھ تجربہ تھا اور میں ان ملکوں میں نا آشنا پھرتا تھا اور جو کوئی کاشکار ملتا تھا اوسکو میں کتا تھا کہ بطور راہبر ساتھ ہو اوسوقت مجھے ایک نہیں معلوم ہوتی تھی جب وہ اول ہی یہ کتا تھا کہ میں راجپوت ہوں گویا وہ جانتا تھا کہ سوال

کہ ایک خاصہ گھوڑا جو جلو میں تھا حاضر آوے اور دو دیا سے کہا کہ اس کے ساتھ او سے پورے چلے جو صرف دس میل کے فاصلے پر اس مقام سے تھا روشنی ماہ (چندر بھان) اپنی کسانوں میں پوشاک میں اس گھوڑے کی ایسی آسانی سے سوار ہوا گویا وہ عادی سوار کا تھا روز دوم دو دیا حضور میں گیا راجہ نے خوش ہو کر اپنی پوشاک خاص اور سکو عنایت کی جو علامت خشنودی راجہ کی تھی اور اس سے زیادہ مستحکم انعام اور سکو بخشا یعنی جاگیر کواریو مع اراضی متعلقہ واسطے دوام کے اور سکو عطا ہوئی *

چندر بھان اور اس کا مربی دونوں ایک ہی وقت میں فوت ہوئے اور رانا راج گدی نشین میوار ہوا اور سردار سنگہ پسر چندر بھان خود بالعوض جاگیر کواریو کے حاضر باش تھا ہر روز راجہ اور اس کی ہم عصر مصاحبین سہیلیا کی باڑی میں جو چشمہ تھا او میں جا کر نہاتے تھے اور پانی میں بازی کرتے تھے یہ باڑی قریب دو میل کے فاصلے پر دارالریاست سے تھی اور ایسے موقع پر لحاظ اور تامل کچھ باقی نہیں رہتا تھا اور خوشی بے اندازہ وہاں کیا کرتے تھے وودیا خریدنے سردار سنگہ کی کچھ ایسی حرکات تھیں کہ سب اور سکو خاک تو وہ ظرافت نہاتے تھے بیان ذیل سے دریافت ہوگا کہ کس طرح کے دفع الوقتی کے اشغال راجہ کیا کرتے تھے ایک روز یہ خیال میں آیا کہ سردار سنگہ جب اس چشمہ یعنی گنڈ میں غسل کرتا ہے تو دستار اپنے سر سے علیحدہ نہیں کرتا اس سے گمان یہ ہوا کہ اس کے سر پر بال نہیں ہیں رانا کو شوق اس امر کا ہوا کہ چندر بھان کے فرزند کے صاف سر کو دیکھے اس خیال سے او سے کہا کہ سب باہم پانی میں کھیلو سب پانی میں کھیلنے لگے اور ایک دوسری کو گرانی اور غوطہ دینو لگا اس بازی میں وودیا کی دستار گر پڑی اور اون کے گمان کو مبدل بصد اقت کیا یہ منہی سردار سنگہ کو خوش نہ آئی اور او سے اپنے راجہ کے سوال کا کہ تمہارے بال کیا ہوئے ترشی سے جواب دیا کہ اس کے بال پہلے جنم میں خدمت کرتے کرتے اوڑ گئے ہیں یعنی وہ چیلہ تھا اور اس کا راجہ جوگی تھا اور پیشیا بدری ناتہ کے بہاروں میں کرتا تھا اور وہ چیلہ لکڑی دھونی کے واسطے سر پر رکھ کر جلاتا تھا اس واسطے اس کے بال سب اوڑ گئے راجہ نے خیال کیا کہ اس جواب سے او سے

رہبری اس سے کیا جاو لگا اور یہ گویا ایک حرف لحاظ کا تھا معنی اس کے یہ تھے کہ میں خاندان راجہ سے ہوں اس نام کے باعث اس کی ہر ایک حرکت میں ایک مرتبہ پایا جاتا تھا اور دیگر اقوام سے اس کا تمیز رکھا جاتا تھا *

لہ باڑی سے مراد گلزار سے ہے نہ زمین مزدورہ *

قاعدہ احتیاط کو ہاتھ سے دیا مگر اس کا جواب جو طعنہ آمیز تھا اور اس کے رتبے کا بھی خیال آیا لہذا راجہ نے جواب دیا کہ اگر سردار سنگھ اپنے بیان کا ثبوت نہیں دیکھا تو اس کو سزا ہوگی اس رئیس فرخ رسال نے اسی طرح باؤر بلند کہا کہ اس کا گواہ دیوتا ہے اور کواریو کے مندر میں جو دیوتا ہے وہ اس کے شہادت دیکھتا ہے یہ گواہ ایسا تھا کہ اس کی شہادت پر گمان اور طرح ممکن تھا لہذا اس کو حکم ہوا کہ اس کی شہادت پیش کرے + بیچ موضع گوپال پور متعلق ریاست کواریو ایک مندر قوم ناگراوت کا تھا یہ قوم کم مشہور ہے اور سین اور کے دیوتا کی مورت تھی جس کا سر بشیر کا تھا اور سننے اس موقع پر اس کی مدد چاہی دیوتا نے ایک پھول اس کے ہاتھ میں پھینک دیا اور حکم ہوا کہ وہ پھول لیجا کر راجہ کو دے اور سننے ایسا ہی کیا اور رانا ایسا پابند اپنے دہرم کا تھا کہ وہ اس کرامات میں کچھ شبہ نہ کر سکا کس قدر عزت افزائی ایسے شخص کے واسطے کافی ہو جس نے پہلے خیم میں اپنے راجہ کی ایسی خدمت نمایاں کی ہو یہ خیال کر کے راجہ نے خوش اور مہربان ہو کر کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہو سنگرام کی درخواست متوسط قسم کی اور معتدل تھی اور سننے مانگا کہ علاقہ لاوامع اراضی متعلقہ جو ملحق علاقہ کواریو سے ہے عطا ہو +

چونکہ رانا ہنوز فرخ رسال تھا اور رانی یعنی والدہ اس کی کارپرداز ریاست تھی لہذا وہ فوراً اس کے پاس گئے اور چاہا کہ اس کی احسانمندی سے بکدوش ہو مگر افسوس کہ لاوا خاص رانی کا تھا اور گو وہ ایسے لائق سبب نہ تھی کہ اس حال کرامات پر شبہ لائے مگر اس نے خیال کیا کہ دودیا کوئی اور علاقہ طلب کرتا اور اس کا کترا اور بطور تفہیم اپنے فرزند کو کہا کہ اگر اس کی مرضی ہے تو میوارا اس کو دیدے ایسے ناملائم جواب سے وہ ناخوش ہوا اور فوراً اس نے کہا کہ اچھا تو میوار ہی اس کو دیا جاوے گا چونکہ قول راجہ کا صادق ہوتا ہے لہذا اس نے سنگرام کو طلب کیا اور یہ اس سے کہا کہ ہم تم کو میوار میں روز کے واسطے دستیہ ہیں ہمیں جو تم کو کرنا ہو اپنے فائدے کے واسطے کر لو ہمارا تو بچانہ اور اسلحہ خانہ اور خزانہ اور صہ طلب اور گدی اور اہلکار سب تمہارے اختیار میں ہیں یہ سنگر چند روزہ رانا نے اس اختیار عظیم کا فائدہ حاصل کرنا شروع کیا اور جو چاہا وہ اپنے علاقے میں بھیج دیا درمیان اس عرصہ کے سردار نے دربار کیا اور گو اس کو سکوٹرا لیا تا اس کا تھا کہ اپنے مالک کی گدی دبا کر بیٹھے مگر وہ گدی کے باہر خالی تخت پر جلوس کرتا تھا اور سب رئیس اور اہلکار ایسے شخص کی پاک ذاتی کا خیال رکھتے تھے جس نے ایسا نام پیدا کیا تھا تیسرے روز رانی نے اپنے فرزند کو پاس لے بیٹے ایک پھول سنگین +

۳۴
سند لاوا کی بھیج دی اور پھر چارم دو دیا نے عرصے حکومت سپرد کر دیا ۛ

جو روپیہ اس نے اسطرح حاصل کیا تھا اس سے اس نے ایک قلعہ علاقہ لاوا میں تعمیر کیا اور سپر اس نے
لو لاکھ روپیہ صرف کیا اس نے ایک تالاب اور ایک بادلی قلعہ میں بنائی اور سین ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا
اس نے ایک نہایت شاندار محل بنایا جسکی کلکاری اور صفائی اب تک قابل تعریف کے ہے اسکو ایک تہ
جو گو دام باروت کا اڈر گیا تھا اس نے بدست کر دیا تھا اور قریب نصف قلعہ اس سے ہموار ہو گیا تھا
وہ پھر پیش برس میں تیار ہوا اور گوٹری مرمت اسکی ہوئی مگر اسکی شان اور خوبصورتی میں نقصان عظیم
پیدا ہوا اور ہولکر کی القاب نے اور بھی اسکو کم کر دیا تھا تاہم قلعہ لاوا حملہ میوار میں نہایت عمدہ منظور ہوتا
سردار سنگہ کو ایک محل راجہ اودے پوکا بھی جو رلب تالاب تعمیر تھا عنایت ہوا تھا وہ مطابق جگہ پر
جسکی تصویر جلد اول کتاب ہذا میں مرقم ہے تیار ہوا تھا اور گو وہ اب قبضہ رئیس امیت میں ہے مگر
بنام دودیا کا محل مشہور ہے اب اس کے دالان مسکن شب پرہ اور بوم کے ہیں اسکی شہ نشین میں
اب درخت برپا ہو گئے ہیں اور اسکی دیوار کوئی سیدھی نہیں رہی سردار سنگہ بیس سال بعد تعمیر لاوا
زندہ رہا اس نے سمت ۱۸۳۸ (۱۲۴۷ ع) میں وفات پائی اسکا ایک فرزند تھا وہ وارث آبرو اور
علاقہ اس کے کا ہوا اسکی تمام زندگی میں کوئی دقیقہ اسکی عزت اور حرمت سابقہ میں فرو گذاشت
نہیں ہوا مگر اس کے ساتھ نام دودیا کا غرق دریا سے خفا کا ہوا اور اگر باقی رہا تو بطور نمونہ ناہنجاری
زمانہ کار رہی وہ لڑکا تھا کہ جب سنگرام سنگہ سکتاوت نے اسکو لاوا سے بیدخل کر دیا تو اسکو کوئی جگہ
پناہ گیری کی باقی نہیں رہی اور آخر کار وہ گمنامی اور مفلسی میں مر گیا اس کے فرزند (یعنی بیہ سردار اور پوتا
روشنی ماہتاب یعنی چندر بھان) کی پرورش ولیعہد راج یعنی راجہ جوان سنگہ کرتا ہے اور اسکو روزیہ
ملتا ہے ایک جو زمین بھی اس کے پاس نہیں ہے ۛ

سنگرام سنگہ سکتاوت کے پاس ایک سند باضابطہ بابت جاگیر لاوا کے ہے اور جمع لاوا کی تین تیس ہزار روپیہ
سالانہ ہے اور علاقہ کواریہ واپس شامل خالصہ ہو گیا ہے چشمہ لاوا جس سے آبپاری ہزاروں ایکڑ ارضی
شالی کی ہوتی ہے باعث اس خواہش کا ہے کہ وہ علاقہ متعلقہ میوار سے ہے جو سنگرام کی جملہ اولاد جنگ
شیو گدہ میں کام آئی لہذا اسکا جانشین جے سنگہ پسر شیو سنگہ برادر دومی سنگرام سنگہ ہوا اسکو جملہ ملکات
لاوا اس کے کھولا یعنی پسر متنبہ منظور کیا جب تک سنگرام سنگہ زندہ رہا کچھ تفریق ان میں نہیں ہوئی تھی

اور بقول مانسنگہ سب ایک بھائی مین کھائے تھے اور خود اوسکا والد رام چیتے گماب اوس مہم مین
 کی تھی اور ایسی ہی مہم اتفاق سے ملا کہ چول پتہ بندہ کر لیا تھا تاہم کچھ ورت علی گئی کی نہیں تھی
 مگر اب جو پول جیسا سابق خالصہ تھا پھر شائع کے انتظام مین شامل نہا لیا ہو گیا تو اب مانسنگہ کو
 کچھ اور چارہ باقی نہیں رہا مگر یہ کہ جسے سنگہ وارث متنبہ سنگرام سنگہ سے اپنا بخت یعنی حصہ اراضی لاوا
 طلب کرے اسوجہ سے کہ وہ بالائے تر اک حاصل ہوا تھا اور وہ برادر خود اوسکا ہے جسے سنگہ نے اس
 انکار کیا مگر رسم و رواج غالب آئی اور موضع جیت پورہ پندرہ سو روپیہ سالانہ کالہ نہا سنگہ کو دیا گیا جب
 مانسنگہ اپنے رئیس کی خدمت کرے اور سوقت تک قصبہ لاوا قابل ضبطی یا علیحدگی کے نہیں ہے
 اسوجہ سے رئیسوں مین سخت پاسداری اپنے حصہ اراضی موہوٹی کی ہوتی ہے گو بہت کچھ اونکو ماورا
 اوسکے سرکار سے ملے اور پھر بعد ازان وہ سرکاری عطیہ بوجہ طمع یا فریب کے ضبط بھی ہو جائے مگر
 سوائے اونکی اپنی بد وضعی کے اور کسی طرح اونکا باپوتا ضبط نہیں ہو سکتا صرف سند عطیہ اس امر کو
 بہتر ہے یا قائم کر لگی مضمون سند یہ ہے +

ہمارا دوسری جسے سنگہ بچن آئی تو یعنی اپنی دہم کو خاص مین دیتے مین

اسوقت بھائی مانسنگہ مین تھو اپنی رضا و بخت سے موضع اور اراضی جیت پورہ دیتا ہوں یہ عطیہ
 کچھ رنگرو اور سپوت اور کیپوت کو نہیں دیکھے گی تمھاری اولاد اس پر متصرف رہیگی اسکی شہادت مین
 مین چتور بھوج کو دیتا ہوں تم میرے چور یعنی فرزند ہو جان کہ مین اور جب کبھی مین حکم دون تم
 خدمت کرو اگر تم نہ کرو گے تو قصور تمھارے اوپر عائد ہو گا فقط

خواہ مانسنگہ نے قصور بچ خدمت گزاری اپنے بزرگ یعنی راجہ کے کیا یا نہیں جیت پورہ تو ضبط ہو گیا
 اور اوسنے گو کوشش بیچ داوری اپنے اہلکاران سے کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا اب وہ ہمارے
 پاس آیا کہ اوسکے مقدمے مین توجہ کیجاسے بوجہ ضبطی کہیرو دا کے اوسکے بھائی رئیس لاوا کا نقصان
 نصف آمدنی کا ہوا لہذا یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر اوسکو کچھ خرچہ واسطے مان سنگہ کے پڑے جس سے وہ
 دوبارہ اپنا حصہ پاوے تو وہ بخا موشتی اوسکو نہیں سماعت کرے گا جب ہم ماہ اگست سنہ ۱۸۷۸
 روانہ ماروار کے ہوئے تھے تو اوسنے ہکو لکھا تھا کہ اوسکو جسے سنگہ نے طلب کیا ہے کہ اگر جیت پورہ

سہ رنگرو کو معنی ضعیف العقل یا ضعیف البہنہ اور سپوت فرزند رشید اور کیپوت فرزند بد وضع +

خالی کر دے اور سکے جواب میں سہنے لکھا تھا کہ یہ امر صرف رانا کے پاس کر سکتا ہے مطابق اسکے وہ دربار
 گیا مگر جب وہاں کچھ مطلب برآری اوسکی نہیں ہوئی تو وہ ہمارے پاس آیا مگر چونکہ وہ ہماری خوشنیت
 سردار سپاہ سرد سردی مامور ہوا تھا اور اوس کام کو اوسے نہایت تغافل کے ساتھ سرانجام دیا تھا
 لہذا ہم اوس سے سردی کے ساتھ ملے مگر اس ہماری ملاقات سردی نے اور بھی اوسکو تائید اپنی صفائی
 کرنے کی دی کیونکہ واسطے تغافل کا مقصد کے اوسکے پاس دلائل قوی موجود تھے مگر سپر شیعہ
 ناہر سنگہ اپنے مفید ہی کے گانا طرین کتاب ہذا کو خیال کرنا چاہیے کہ ایک شخص جیسے برس کی عمر کا
 چھ فیٹ یعنی دو گز سے زیادہ بلند جسم ورزشی اطوار دلیرانہ بیان با شرم اور آزادانہ جملہ علامات
 راجپوت جنگ آور کی ریش و بروٹ چڑھی ہوئی اور مسلح ہر عضو بہت سیم ایسے یعنی سرد جنگی مانگہ کی
 تھی اوسنے سند کورہ بالا ہکو واسطے ملاحظہ کے دی بعد ازاں گفتگو شروع کی کہ اگر میں نے کوئی قصور
 احسان فراموشی نسبت اپنے بھائی کے کیا ہو تو وہ مجاز اس امر کا ہے مگر جب آپ نے اوسکے اشارے
 بنول مجھے لے لیا میرے ہمراہی اوسوقت اوسکے ہمراہیوں کے برابر نفری میں تھے پھر کیا استحقاق
 وہ ضبط کرنے جیت پورہ کار رکھتا تھا جب سنگرام سنگہ فی دھات پانی لاوا میرے قبضے میں تھا اگر
 میری خوشی ہوتی تو کون مجھے اوسکے قبضے میں رکھنے سے روکتا تھا اور فرزند ناہر کو جملہ رعایا
 سنگرام سنگہ پسند کرتی بہ نسبت اوس شخص کے جسکو اونھوں نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا مگر میں نے
 لحاظ اوسکے حقوق کا کیا اور اب بھی وہ مجھے زیر دستی بدیخل نہیں کر سکتا جب ٹھا کر امیت
 دربار جاتا تھا اور اوسنے سرد لاوا پر ڈنکے پر چوب دی میں نے کیا اپنے ہمراہی جمع کر کے
 اوس سے معاوضہ اس حرکت طعن کا نہیں لیا جو اوسنے میرے رئیس پر ڈنکے دینے سے کیا تھا
 میرا سردار جے سنگہ کا ایک تھا یعنی ہر ایک کنگورہ لاوا پر اور وہ ہر گز مبادرت جیت پورہ کے
 لینے میں نہیں کر سکتا تھا اگر لحاظ رئیس لاوا اور اب رانا کا اور آپ کا مجھ کو صبر نہ تیا صرف آپ
 حکم دیجیے کہ جا لیلے پھر میں فرزند ناہر کا نہیں اگر وہ ایک روز بھی اوسکو اپنے قبضے میں رکھ سکے
 اوسکا قلعہ جو ان ہاتھوں سے بنا ہے اوسمیں میرے عیال و اطفال رہتے تھے وہ اب میرے
 موروثی مقام سے خارج ہو کر پناہ دوسری جگہ لین جو اراضی مجھے بالعوض بنول کے ملی ہے وہ
 غیر آباد ہے اگر ایک روپیہ میں اوس سے وصول کرنے کی امید رکھوں تو ایک روپیہ میرا خرچ ہوتا

اور صرف بیت پورہ پر مین روپیہ حاصل کیا ہوتا تھا۔ اس سے وہ سوچ پاس روپیہ
 نذرانہ واسطے اپنے پیٹھ کے دیا اور میری توقع یہ تھی کہ اس سے آری سے مین اپنے عیال و طفل کی
 پرورش اور سوقت تک کروا گا جب تک یہ وہ میری ارادتی خوش ہواں سے کہ پیدا ہونے لگے گا
 جب یہ آمدنی میری جاتی رہی تو قرض خواہوں نے مجھ پر زعمہ کیا اور نئے راضی کرنے میں جو کچھ
 میرے پاس تھا سب میں نے فروخت کر دیا۔ یہ اپنے زبوجہ کے جوابات اور زیور اور وہ گھوڑا
 بہ آپ نے میری سواری میں دیکھا تھا جب میں آپ کی ملاقات کو بمقام کنگا پور آیا تھا سب میں
 فروخت کر دیا میں نے اپنی مالش رو بہو پر بھی ناتہ کے کی اور سکار جواب میرے مفیدہ طلب ہے
 میں نے اسکو بوسیلہ بیون داس برادر اصلی رانا پیش کر دیا اور پانچ سو روپیہ پر فیصلہ ہوا میں نے
 بچن یعنی ضمانت مانگی اور کہا اگر میں فحیاب ہوں گا تو پانچ سو روپیہ دونا کا اور مجھ کو بچن بیکانیری جی کا
 یعنی رانی بیکانیری کا دیا گیا گا بھتیجی جیتے پورہ کی ٹھاکر کی ایسی بی بی نہیں سہجیے رئیس لاوا کی
 اور اس نے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا پس اسکا معاملہ صحیح قرار پایا اسوجہ سے میں نے
 اپنے کار مفوضہ میں تغافل کی اسوجہ سے پٹھانوں کو رغبت ہوئی کہ یہ فیصلہ خریف کی اوٹھا لے گئے
 اور مقام بھیراوی اب تک قبضہ جنگیو نہیں ہے یہ میرا مقدمہ ہے اگر میں کوئی امر خلاف انصاف یا خلاف
 رسم چاہتا ہوں تو جسطح آپ کی خوشی ہوا و سطح میرے ساتھ کیجیے ایک فتح سنگہ ہے جسے علیحدہ ایک علاقہ
 تیس ہزار روپیہ کارنامہ سے پایا ہے مگر بحیثیت برادر خرد بھیندر اور سکو باج ہزار اپنے بھائی سے بھی ملا
 اور اجیت سنگہ ایسندوالہ کو اس کے پاس زیادہ دولت بہ نسبت اس کے رئیس کو راہروالہ کے ہے
 مگر بحیثیت فرزند ارجن سنگہ اپنا حصہ اس نے بھی اس سے پایا ہے مگر آپ یہ سب خود جانتے ہیں میرے
 اعادہ کرنے کی کیا ضرورت ہے یہاں ٹھاکر مذکور نے اپنی گفتگو ختم کی انا گفتگو میں کسی نے اسکا قطع کلام
 نہیں کیا اور اس کے مصاحب بنانے نے اور طریق شرمساری نے اسکی گفتگو کو اور بھی رونق دی تھی
 یہ شخص ایک عمدہ نمونہ صرف اپنی قوم کا نہیں بلکہ جملہ انسان کا ہے اسکا استغاثہ لا جواب تھا اور اسکی
 صداقت اور صحت وہ بھی کرتے جاو سکی زبان سے واقف نہ تھے مگر مجھ کو ہم دردی اس تحریک سے کرنی
 ضرور تھی لہذا میں نے صلاح دی کہ بہر طریق انصاف جوئی مقدمہ کا یہ تھا کہ وہ اپنے مقام پر جا کر دعویٰ جدید
 واسطے خشنودی اپنے مالک کے اپنی خدمات کی رو سے پیدا کرے اور اس حرکت بدعت کو جو غالباً

۷۱
 اوسکی غیر حاضری سے وقوع میں آئی ہے دفع کرے یہ گھبراؤ سکو ایک بڑی پستول کی ویکر اور رسوم پر
 مثل عطر و پان ادا کر کے رخصت کیا اور مانسنگ ہمارے خیمے سے روانہ ہوا *

اب وہ حال زبون اور واقعہ غم اندوز بیان ہوتا ہے جو قبل از بیان سکناوت خیزد کے سماعت میں آیا تھا
 اوپر سرحد سدری خورد کے جہان دستہ ہائے سیاہ قائم کیے گئے ہیں ایک کوئی قطعہ جنگل واقع ہے جہان
 نصف وحشی اقوام بنیا اور بھیل رستہ ہیں اوسکے مقامات میں مخلوط علاقجات چند جاگیر داران کے ہیں
 جبکہ کام یہ ہے کہ اون اقوام کی بدعت اور زیادتی کو مسدود کریں مگر اس وقت میں جبکہ ہم ذکر کرتے ہیں
 وہ جاگیر دار اگر اون اقوام کو ترغیب غارت گری کی دیتے تھے اور مال بنیامین شراکت کرتے تھے مگر
 سب میں سرغنہ رئیس کالا کوٹ تھا وہیں جہان سے راستہ جنگل چہن کو جاتا تھا ایک پورہ
 بنام بلیو آباد تھا اوسمیں ایک راٹھور راجپوت رہتا تھا اوسنے کوہ کی جانب چند بکھیہ اراضی تیار کی تھی
 اور چند چاہات واسطے آبیاری اراضی کو پیش اپنے مکان کے تعمیر کیے تھے اور نہایت محنت اور
 مشقت سے اوسنے اپنے اور اپنی زوجہ اور فرزند اکھوتا کے واسطے اذوقہ پیدا کیا تھا اور یہی ایک فرزند
 اوسکا تھا جو وارث اس جایداؤ کا ہوتا ایک روز جب اپنے گھر کو بعد مشقت روزنیہ کے واپس آتا تھا اوسکو
 اوسکی زوجہ گریہ کنان راستے میں ملی اوسنے کہا کہ وحشی بھیل نے اوسکے گھر کو لوٹا اور ہمراہ مویشی کے
 اوسکے قوت بازو یعنی فرزند اکھوتا کو اور جوگی کو جو اوس راٹھور کا دوست تھا لیکنے متاسف والد نے کچھ
 جواب نہ دیا مگر اپنی ہندوق بھر کر اوسنے راستہ کالا کوٹ کا لیا اوسکے اور بھی رنج کا باعث کیا ہوا کہ جب وہ
 موضع مذکور میں جانی لگا اوسکا قدم اوپر جم بے سہرا اوسکی فرزند اور اوسکے دوست کیڑا اوسکو دریافت ہوا کہ غارتگر متعلق رہا
 کالا کوٹ کے تھی اور جب وہ اون دونوں کو کوٹ کو مویشی پر سوار کر کے اڈکی گھری چور کر پھری اور آہن لیجا لگو راٹھور کو فرزند
 رئیس کو شناخت کر کے کہنا چاچھو بچاؤ میرا باپ جو تم طلب کر دے گی میری جانکی سلامتی کو عوض میں ملو دیگا یہی مطلب اوسکے
 چورالانیکا تھا مگر ان باتوں سے ثابت ہوا کہ رئیس خود بانی اس غارتگری کا تھا پس یہی کلمات آخر اوس لڑکے کو تھی یہ اطلاع
 پاکر بد نصیب والد کالا کوٹ میں تلاش رئیس کیا رئیس نے انکار اپنی شرکت غارتگری اور قتل سو کیا اور ضبط کم کرنے
 بد نصیبی راٹھور کو کہا کہ وہ اوسکو چار چند مویشی اوسکی غارت شدہ کو عوض میں اور دو چند اوسکی نقصانی دیکر اموال
 اور دو چند صرفہ تلاش دیگا یہ سکر راٹھور نے اوسکو جواب دیا کہ وہ اوسکو اوسکا فرزند بھی واپس دیگا میں صرف
 انصاف اور معاوضہ چاہتا ہوں روپیہ نہیں چاہتا میں اوسکا ایک جز بھی لو لیتا مگر اب زندگی کیا ہو یہی سب پر ہندو ہے *

کوئی تدبیر تشریفی اور دلا سہ کی رنج والد مذکور کو کم نہیں کر سکتی تھی مگر ہمارے وعدہ نے کہ ہم اسکو مدد دے
 لینے معاوضہ کے دینگے ہننے اسکو امید اسکی مطلب برآری کی دی اور مانسنگہ کے سپرد کر دیا اور یہ کہا کہ اسکا
 لینے مانسنگہ کا مقدر بھی اسلوبی حاصل کرے گا اگر وہ جملہ مجربان غارتگری کو گرفتار کر کے قید کر دے یہ سکر اس
 راٹھور نے کم تخفیف اپنے رنج میں پائی اور وہ رخصت ہوا مگر قبل از اس کے روانہ ہونے کے یہ خبر خوش آئی
 کہ رئیس و سرعہ انسان کے دسترس سے باہر ہو گیا اور خدا نے اس مجرم رئیس کالاکوٹ کو اپنی عدالتیں
 طلب کر لیا ان علاقہ جات میں بھی جان غارت گری ہمیشہ ہوتی ہے اور خون آدمی کا اور بکری کا برابر
 راٹھور کا رنج رعایا سے کالاکوٹ کے دلمیں اثر کر گیا تھا اور بخون نے رئیس مذکور کو ملامت کی اور بھر کہا
 کہ بقدر شرکت اسکی اس امر میں ہوا اس سے اقبال کرے مگر اس نے قسم خدا کی کھائی کہ میری شرکت
 کچھ تھی اور کہا کہ میں اپنے دیوتا کے مندر میں اس اپنے قول کی تصدیق قسمیہ کروں گا کیونکہ کوئی امر اس کم
 اسکا اطمینان نہیں کرتا اور وہ واسطے امتحان اس امر کے اس کے ساتھ آمادہ مندر میں چلنے کے ہوئے
 چند گز کے فاصلے پر مندر تھا لہذا رئیس گھوڑے پر سوار ہوا اور جب دو واڑے پہنچا تو وہاں گھوڑے
 مردہ ہو کر گرا اس سے ایک عبرت لوگوں کو ہوئی اور دیوتا کے کوپ یعنی قہر خدا سے یہ سزا ہے چند
 جرائم دزدی اور قتل اور دروغ حلفی کو منسوب کیا اب صرف واقف کار اور شریک اس بد بخت کے
 جو اپنا فائدہ اپنے ہمجنس کی اٹاف آزادی سے لیتا تھا باقی رہی اور ہم نہایت خوش ہونگے اگر
 وہ بیلہ کے راستہ کو ہی پر بھٹائے گلو سزا یاب ہوں اور اس سے کچھ اطمینان یا تشفی اس لا اولاً
 راٹھور کی اور باعث عبرت ادنیٰ جواب بھی یہ طریق رکھتے ہیں ہوگی ۛ

باب سوم

مورون۔ اس بہتر ضلع کی عدم آبادی۔ توجہ مرہ اور ادنیٰ سپاہ تنخواہ دار ملک غیر۔ بد تدبیری ہماری
 بجانب مرہ۔ حالات قدیم مورون۔ اقوال نسبت قدیم شہر کی آبادی اور بربادی کے۔ تحریرات
 کندہ۔ مندر قوم چین۔ شکار حملہ آوری ایک شیر کی۔ یکایک تبدیل ہونا موسم کا۔ کھرا خرابی کن۔
 حالات بزرگان۔ مندر مادہ بی۔ تحریرات عظیم۔ تکالیف کاشتکاران۔ احسان مندی لوگوں کی
 نسبت مصنف کتاب ہذا کے۔ نیکو پ۔ زیادتی کاشتکاران۔ ملائیسکن قوم چارن۔ استقبال
 مصنف کتاب ہذا۔ عجیب تحقیق قوم چارن۔ اسکی اصلیت۔ اقوال قدیم۔ نسبت آباد ہونے

اس قوم کی ملک میواریمن - بد دعا سستی کی - ٹانڈا یعنی کاروان - اونکا تحفظ غارت گری اور زیادہ نشانی
- نیمبیرا - رانی کھیڑہ - بے ادبی ایک خاکروب لیسراون کی - سزا سے مجرم - بیان کنندہ نسبت ایک
سپہی نیفے سنگ تراش کے - استقبال بمقام نیمبیرا *

مقام مورون - تاریخ یکم فروری - دیروز نائنگہ نے ہمارا وقت بیچ بیان تنازعات لاوا اوراون کے
نتائج کے صرف کیا لہذا ہلکو بھجوری مقام کرنا پڑا تاکہ ہم دریافت کریں کہ کسوچہ سے قرب وجوار کی ارضی
غیر آباد ہے مورون ہے یا ہلکو کہنا چاہیے کہ ایک شہر کچھ نام برآوردہ اور ریاست گاہ ایک پٹہ کا تھا
اوسکی آمدنی کا تخمینہ مع اوسکے متعلق مواضعات کے سات ہزار روپیہ سالانہ ہے موقع بھی اسکا بہت عمدہ
بلند زمین پر طرح طرح کا فحش انگیز ایک چشمہ یعنی تالاب بھی اوسکی مغرب کی جانب ہے اوسکے کنارے
درختاے کلان تر مندھی کے نمائش افزا سے مقام ہین زمین زور پر ہے اور پانی بھی بکثرت پچیس فیٹ کے
عمق میں زمین سے ہے مگر آدمی نہیں ہین سب میں خرابی غیر آبادی کی حکمرانی کرتی ہے اور بقول
روس کے کہانی آدمی لکھنؤ میں آتا ہے ہستہ سبب دریافت کیا جاوے *

ہلکو اور بھی افسوس ہوا جب ہم نے دیکھا کہ یہ زریر علاقہ اونھیں تباہ کنندگان کو ملا ہے یعنی اون ٹھکانوں کو
جنکے سبب یہ تباہی اوسکی وقوع میں آئی تھی مورون شامل اوس علاقے کے ہے جو بابت ادا ہے
جنک کے ہین رکھا گیا تھا اور ہمراہ اور علاقہ جات کے مرتہن یعنی مرٹھ کے یا اونکے ماتحتان تنخواہدار کے
قبضے میں رہ گیا تھا مگر اس خیال سے افسوس آتا ہے کہ اگر واسطے بزرگی بے اصل ہمراہی فریبی اصل
دشمنان یعنی مرٹھ کا نہوتا تو جملہ یہ علاقہ اپنے اصلی مالکان کے پاس واپس چلا گیا ہوتا جو مثل ہمارے
خواہان اس امر کے ہین کہ جنک غارتگران مسدود ہو جاتی انصاف اور خوش تدبیری اور انسانیت خوب
کام میں آتی اگر مرٹھ کلیتہ وسطی ہند سے جلا سے وطن ہو جاتے جب ہم تقابل اس رویداد کا ساتھ
اوس بہبودی کے کرتے ہین جو ہننے پیچھے چھوڑی ہے اور جو وہان ابھی شروع ہے تو ہلکو ایک طرح کی
تسلی اب بھی حاصل ہوتی ہے کہ یہ ویران ایک راضی کے قابضان حال کو سوا سے گیاہ اور کیسولا اور
پلاس بے برگ کے اور کچھ پیدا کر کے نہیں دیتے *

مقام مورون کچھ استحقاق قدامت کا رکھتا ہے اوسکا نام قوم موری سے مستخرج ہوتا ہے جنکی حکمرانی اس
مقام میں قبل از اونکے حاصل کرنے چور کے تھی ویرانہ ایک قلعہ کا جسکا نام اب تک خرننگ موری کا قلعہ

مشہور ہے لوگ کہتے ہیں کہ چترنگ موری کا مقام مسکن تھا قبل اوسکے کہ اوسنے تعمیر چتور کی کی تھی جسکا صحیح نام چترور ہے قصہ اوسکا اسطرچہ ہے کہ چترنگ ایک ماتحت خاندان راجہ دبار کا تھا اوسکی جاگیر مورون اور علاقہ قرب وجوار بھی ایک اوسکی رعایا میں سے قلیہ رانی کرتا تھا اور اوسکے قلمیہ کا بھل کسی سخت شے میں جا اٹکا جب اوسنے اوسکو دہان سے نکالا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سونا ہو گیا تھا یہ پارس پتھر تھا وہ اوسکو نکال کر اپنے راجہ کے پاس لے گیا اور اوسکی مدد سے اوسنے ایک قلعہ بنایا اور شہر مورون کو ترقی دی اور بعد ازاں چتور کی تعمیر کی وہو لکھٹ اب تک بجانب مغرب مورون چل نشان دیتے ہیں اور اوسکو موری کا پٹن بھی کہتے ہیں وہ قدرت الہی سے بوجہ بد وضعی باشندگان جگہ خاک سیاہ ہو گیا تھا یہ ایک اور بڑی خرابی کو یاد دلاتی ہے مگر اس موقع پر صرف یہ بد وضعی ہوتی تھی کہ اونھوں نے ایک ریشی یعنی عابد گوشہ نشین کو گرفتار کر کے جو مقام جنگل میں عبادت میں مشغول تھا ترب سبز اوسکے سر پر رکھوا بازار میں واسطے فروخت کے بھیجا تھا یہ قصہ کچھ لائق سماعت کے ہے یعنی اوس سے ایک قویہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت میں ترب پیدا ہوتی تھی دوسرے یہ کہ اس علاقے میں آگ بھی بوجہ کان گوگرد کی زمین سے پیدا ہوتی تھی اور اوجین ابار واقع گھاٹی اودے پور جہان ایک چشمہ ہے اور اوس چشمہ کو لوگ اتھاہ یعنی جمین تہ زمینی نہیں ہے مشہور کرتے ہیں اس سے بھی پیدا ہوا کہ کچھ قدرت کی نیرنگی یہاں ہی مورون میں پٹن نہایت عمدہ مندر ہیں جسے اوس مقام کو ناز ہے منجملہ اوسکے ایک شیش ناگ کا مندر ہے شیش ناگ ایک بڑا اثر دہا ہزار سر کا مشہور ہے جس پر زمین قائم ہے سابق زعفران اوسکو نذر میں چڑھایا جاتا تھا مگر اب اوسکو صندلی جو خاص میوار میں پیدا ہوتا ہے چڑھتا ہے *

منہ سنا کہ مقام انیر میں جو پانچ میل کے فاصلے پر یہاں سے بجانب جنوب و مغرب واقع ہے کچھ نوشتہ قدیم ہے اور منہ اپنی قدیم گرو کو کہا کہ سوار ہو جائے اور اوسکی نقل کر لائے وہ نوشتہ جدید صرف اوس سے ثابت ہوتا تھا کہ اراضی انیر برہمنان کو دی گئی ہے یہ نوشتہ سچ مندر چتر بھیج کے ہے جسکو رانا سنگرام سنگہ نے سمت ۱۵۰۰ (۱۸۷۳ء) میں تعمیر کر کے آراستہ کیا تھا اوسکی اس مخیر تحریر کے نیچے بطور تہ رانا جگت سنگہ نے سمت ۱۷۹۱ء میں ایک طلاق اوسکے واسطے تحریر کی جو انفساح اسکا کرے اور ایک ستون پر اور بھی ایک کندہ ہے جو برضا و رغبت اپنی دیہات والوں نے دیوتا کے نام اول بھل ہر ایک فصل کی نذر کیا ہے یعنی ڈہائی سیر فی قلم یا کھلیان فصل ربیع سے اور اسقدر فصل خریف کی

پیداوار کے کھلیان سے سمت ۱۸۲۵ (۱۹ شجاع) سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ نذر واسطے خوش کرنی
دیوتا کے جنگھارے میوارمین دی گئی تھی *

ٹھیک مقابلہ پر اور پر متصل مندر چترھج کے ایک مندر قوم جین کا ہے جو سمت ۷۴ء میں تعمیر ہوا تھا
یہ مندر پارس ناتھ کا ہے جسکی مورت قریب اس مقام کے زمین میں سے نکلی تھی بیان ہر ایک قدم پر
نشان زمانہ گذشتہ کا پایا جاتا ہے *

تاریخ ۲۔ فروری۔ ایک واقعہ ایسا ہوا کہ دوسرے روز بھی مقام مورون میں کرنا پڑا صبح مطلع آسمان صاف تھا
اور گرمی اگر تھاکوئی لگہ ابر آسمان پر نمایان تھا اور ہم وقت طلوع آفتاب واسطے شکار کے روانہ ہوئے
ہمارے قریب دارکپتان صاحب نے اپنا گھوڑا ایک نینگا سے کچھ پیچھے چھوڑا اور ہم کچھ گھڑی تیر یعنی
درتاج کے شکار میں جو کثرت گرد مقام مورون کے ہیں مشغول ہوئے میرے دوست نے بعد تعاقب سخت
اونکو زخمی کیا اور دوسری بر بھی مارنے کی نوبت تھی کہ وہ جنگل میں گھس گیا اسکا خیال کچ نہ کر کے
راکب اور مرکب دونوں ایک درخت سے ٹکرا کر زمین پر گر پڑے اور راکب بیدم ہو گیا باشندگان دیہات
اونکو چار پائی پر ڈالکر لائے اونکا جسم قہیم ہو گیا تھا مگر اونکی خوش نصیبی سے کسی استخوان میں ضرب
نہیں پہنچی تھی دیہات قرب وجوار میں جو تلاش جونک کی کی دستیاب نہوتی صاحب کے کولے پر بہت
ضرب آئی تھی اور اوس میں اونکو نہایت تکلیف اور درد ہوتا تھا سوائے ضاد وغیرہ کے اور کچھ دوا
دستیاب نہوتی اور اوسکی گرمی سے کچھ آرام آیا ہو کچھ شکار نہ ملا صرف ایک روز ایک تیر اور بیڑی
کبوتر جنکو برتیر کہتے ہیں گو شکار یوں کا اندیشہ اونکو نہ تھا مگر وہ اسقدر وحشت کرتے تھے کہ ہم اون کا شکار
نہیں کر سکے یہ جانور کچھ مشابہت کبوتر سے نہیں رکھتا بلکہ سب خوبصورت پر تیر کے اوس میں ہوتے ہیں
اور مغربی واقفان علم طیور اصل اسکی تیر سے مستخرج کرینگے یہ جانور دو قسم کے ہندوستان میں ہوتے ہیں
ایک نہایت خرد تیر سے ہوتا ہے اور جبکا میں ذکر کرتا ہوں وہ بہت بڑا ہوتا ہے اور یہ شکل اوسکی ہے
کہ پراوسکے پنجے تک ہوتے ہیں بعد ازاں ہننے اوسی قسم کا جانور عجائب خانہ شہر چیمیری میں دیکھا اوسکو
ولان بارٹولٹ ڈی ایلیس کہتے ہیں اور ملک اسکا ٹنڈر کے پاس لٹڈوالے ٹارمگان کہتے ہیں ترکی
بعینہ ایسے روشن سفید پر ہوتے ہیں اور جو ہننے مقام سیواس میں دیکھا تھا وہ مادہ خوش پر تیر کی تھی
آجکی صبح جو ہاچی اشیائے خورنوش کی تازہ حب الطلب ہمارے ہو چکے ہیں لہذا ہم بعد غذا سے شب

تحفہ شراب بگندھی اور لاروز کے ہتھال میں مصروف تھے کہ ایک آواز شور و غل کی موضع کی طرف سوائی
ہم سب فوراً کھڑے ہو گئے اور کئی آدمی اوس جانب گئے جدہرت آواز آتی تھی ہم بغور متامل سب اسکا
خیال کرتے تھے کہ دوبہ کاپت اور ایک لڑکا بہر شیر لے ہوئے آئے اور آئے سے ہمارا ایک گونہ
اطمینان ہوا اس دورہ کے واسطے وہ کئی میل تک گئے اور جب قریب مقام قیام کاہ کے پہنچے تو
وہ اوس لڑکے سے کچھ آگے ہو گئے تھے کہ اونھوں نے اوسکی آواز اور یہ کلمات گوش زد کیے ای مامون
جانے دے جانے دے میں تیرا لڑکا ہون مامون مجھے جانے دے ان کلمات کے سننے سے اون کو
خیال ہوا کہ لڑکا دیوانہ ہو گیا ہے اور اونھوں نے چند و شناسم اوسکے مامون کو دین اور اوسکو کہا کہ جلدی
مگر جب وہی کلمات اوسکی زبان پر جاری رہے تو وہ واپس اوسکے نزدیک گئے اور جا کر دیکھا کہ
ایک شیر کلاں اوسکی چادر کو کھینچتا ہے ہر دو لڑکا کان نے مردانہ واریابی پھیلوئے تہ خیمین بجا آہنی
لگی تھی شیر پر حملہ کیا اور خود بھی ایسا شور و غل کیا کہ فوراً جملہ باشندگان دیہ زن و مرد و بچہ ہر طرف کا آدھرا لکیر
اونکے تحفظ کی واسطے جمع ہوئے ان لوگوں کے شور و غل سے ہم اپنی کیفیت چھوڑ کر خبل ہو روں کو راہی
ہوئے تھے +

یہ مالک کالا پہاڑ یعنی یہ شیر جو اس نام سے مشہور ہے ایک قدیم مورون کا ہے اوسکی جاگیر کالا پہاڑ ہے
جو درمیان اس مقام اور مکر وار کے واقع ہے اور اوسکی حکومت سا لہا سال سے بلا فراحت رہی ہے
گو اوسکی زیادتی اور اوسکی چارپاہ رعایا کے اکثر ہوتی رہی ہے چند شب گذرین کہ اوپر حملہ ہوا تھا جب وہ
ایک غریب تیلی ساکن مورون کی عیش پر شکم سیری کر رہا تھا آیا یہ شیر سابق کوئی رئیس قوم موروی حکمران تھا
کسی اقوال قدیم سے دریافت نہیں ہوتا مگر کبھی کوئی حربہ مثل بندوق یا تیر یا بر جھانہن مارا گیا مابعد اوس
سلوک کے کہتے ہیں کہ اوسنے کبھی کسی آدمی کو نہیں مارا اور اگر کبھی اوسنے کسی آدمی کو کپڑا بھی تو جب اس سے
بجا جزی یہ کہا گیا کہ مامون اسکو چھڑ دے تو وہ چھڑ دیتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ یہ لڑکا اسی کلے کو بار بار کہتا تھا اور
اسی سبب سے ہر کارگان مذکورین اوسکے تحفظ میں کوئی حربہ کام میں نہیں لائے +

تاریخ سوم فروری - اوس بیمار صاحب کے سبب سے آجکے روز بھی مقام رہا لیکن اب صاحب موصوف
مجھے ہیں اونکو بہت آرام جونک لگانے سے ہوا جو مقام نیمیر اسے آئی تھیں کیارات ہی وہ ابر جو ہر وقت
جمع اور مضبوط ہوتا تھا جیسے ہم ماروار سے باہر و سمبر گذشتہ روانہ ہوئے تھے اور تھوڑے عرصہ میں منقو ہو گئے تھے

۴۴
 پھر جیسے ہے اس مرتبہ کوچ کیا ہے جمع ہونے شروع ہوئے آٹھ موسم جہاہ گذشتہ میں وقت صبح اٹنا لیس گری
 پر تھا آج کے روز صبح کو ۱۰ درجے پر ہو گیا تب تاریخ یکم ہوا جنوبی ہوئی اور ترشح بھی اوسکے ساتھ تھا کل تمام روز
 اوسمی سمت کی رہی مگر شب کو یکایک شمالی ہو گئی اور آٹھ موسم وقت صبح ۲۸ درجے پر تھا یا چار گری کم آئی
 درجے سے جہاں پانی منجمد ہو جاتا ہے اب ناظرین کتاب ہذا تم کیا میری حالت پر رشک کرتے ہو کہ میری پاس
 ایک لکڑی آتشدان میں نہیں ہی سردی سے درجہ کمین ہوتا ہے اور کام پانچ آدمی کے برابر میری پاس تھا
 صرف تین دن گذرے کہ آٹھ موسم وقت سہ پہر ۱۶ درجے پر تھا اور آج جہاں تک صبح کو تھا اوس سے بھی
 کم سہ پہر کو ہے انگلستان میں بھی جہاں موسم ہر وقت بدلتا رہتا ہے ایسی جلدی وہاں بھی نہیں بدلتا جیسا
 دریولا بیان تبدیل آب و ہوا ہوتا ہے *

اسے بد بخت سیوار ہماری جملہ امید منقطع ہو گئیں اس دوسرے دیکھ جو پہنے دیکھا تو ہماری تمام محنت ضائع ہو گئی
 کہرا جہاہ دسمبر میں گرا اوسکے باعث آٹھ موسم ۲۷ درجہ پر آ گیا اور جب ہم ماروار کے علاقے میں گذرے
 تو معلوم ہوا کہ یہ کہرا تمام رجوارہ میں گرا اور اوسے ہر ایک پھول تپے کو سوخت کر دیا مگر غریب جلا سے وطن لوگ
 یہ کہرا اپنے دل کو تسلی دیتے تھے کہ جہاں سب نقصان ہوا وہاں یہ ایک فائدہ غنیمت ہے کہ خود اوسکے
 اثر سے محفوظ رہا ہے مگر اب یہ امید بھی جاتی رہی سب نکلتے ہی جاتا رہا اگر یہ کہرا ایک مہینہ پیشتر گرتا تو
 جو چھوٹے درخت تھے اذکی سری کاٹ دیجاتے تو اور شکوفہ اوس میں سے پیدا ہوتے چونکہ ہم بیمار ہو گئے تھے
 اور قابل سواری اسپ نہ تھے لہذا ہم خود اس نقصان رسانی کہرا کو بخشم خود ملاحظہ نہیں کر سکے *

تاریخ چارم ماہ فروری - ہمارا بیمار صاحب آج اس قدر تندرست ہے کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ کل کے روز یہاں سے
 سفر کرنا چاہیے آٹھ موسم صبح صادق کے وقت ۲۸ درجہ پر اور طلوع آفتاب کے وقت ۳۱ درجے پر ہے
 اور ہوا تیز اور سرد شمالی چلتی ہے گویا جسم کے پار ہوتی ہے وہاں مشکبخت ہو گئی اور جو آب روان متصل
 غیمے کے ہے اوسکے اوپر ایک ہلکی ترنج کی منجمد ہو گئی ہمارے ہمراہی جملہ لرزان گرد آگ کے جو باجرہ کی
 لکڑی جلا کر وہ روشن کرتے تھے جمع تھے اور جملہ قسم کے چارپایہ نہایت سست نظر آتے تھے *

ہمارا دوست جتی مقام بلود سے جہاں ہم نے اوسکو واسطے نقل لینے نوشتہ کندہ کے جو سچ مندر
 ناما دیپی کے کندہ تھا بھیجا تھا واپس آیا مگر جس کام کے واسطے وہ گیا تھا اوس میں اوسکو ناامیدی
 حاصل ہوئی اور صرف بیان اقوال قدیم اوسکو دریافت ہوئی یعنی مندر مذکور ایک شخص نے جو قوم میں

۴۸
 واسطے اپنی قوم کے دیوتا کے تعمیر کرایا تھا مگر جب وہ اختتام کو پہنچا تو مادیوں نے اسکو نظر آئین اور طرح
 اپنی مرضی وہاں قیام کرنے کی ظاہر کی کہ گو وہ متعصب اپنے طریق میں تھا مگر وہ انکار نہ کر سکا مگر اسنے
 انکار کیا کہ خون بکری یا میش کا اوسکے ہاتھ سے نہ ہوگا یعنی وہ بل اوزکا نہیں دے گا چونکہ دیوی جی
 اوس سے راضی اس امر پہ ہوئی تھیں کہ اوسنے اوزکے وہاں قائم کرنے میں کچھ عذر یا انکار نہیں کیا تھا
 اوزخون نے اوسکو حکم دیا کہ رئیس چور سے جو قوم سے سوگرا تھا جا کر کہے وہ آکر بلدان کر دے گا
 جین مذکور نے بلا الفساح عقائد اپنے مذہب کے بموجب حکم کے تعمیل کی اور ایک دوسرا مندر تعمیر
 کر کے اوسمین مورت پارس ناتہ کی قائم کی مگر ہمارے دوست نے چ مندر ماتا جی کے ایک نوشتہ کا آمد
 پایا اوس سے استقرار تاریخ اجکان نہروالہ یا انہل واراٹین جو قوم کے سولانکی تھے ہوتا ہے اور ایک روز
 اوسے راجہ کا نوشتہ ہکو بعد ازان چور میں نظر آیا وہ بھی اوسے تاریخ کا تھا یہ نوشتہ جلد اول کتاب
 انگریزی کے صفحہ ۸۰۳ میں درج ہے) اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ سولانکی راجہ نے دراصل فتح
 دارالریاستہ قوم گھلوٹ کیا تھا مطلب اوس نوشتہ کا حرف یہ ہے کہ کمار پال سولانکی اور اوسکا فرزند
 سوہن پال باہ پوس (روز بخوبی پڑھا نہیں جاتا) سمت ۱۲۰۷ (موسم سرما ۱۷۷۷ء) واسطے پوجا کرنے
 ماتا جی کے بچ مندر واقع مقام پلوڈ کے آئے قوم سیوڈی اس مشکلات کے رفع کرنے کو یہ کہتے ہیں کہ
 جب کمار پال جلائے وطن حکم شدہ راج ہوا تھا تو اوسکو صرف مقام محفوظ چور میں نہیں ملا تھا بلکہ
 وہ وزیر راول نیمیری کا ہو گیا تھا جو دوست اور برادر زن چوہان ہمارا جہ دہلی کا تھا مگر وہ نوشتہ
 جو جلد اول میں درج ہے اور جو منہ اوس مندر میں دیکھا تھا جولا کھار ناما نے تعمیر کیا تھا وہ اس طرح پر
 لکھا ہے جیسے کوئی فتح نصیب لکھتا ہے اور جس نے اپنا جھنڈا مقام سالپور میں بھی جو ایک شہر
 جتیون کا واقع پنجاب ہے قائم کیا تھا بہر حال یہ بھی ایک سند تو تاریخ راج پوتانہ میں ہے +

تاریخ پنجم فروری - آگے موسم ۳۰ درجے پر - ہم بازار لے گئے اس پر راجہ صاحب پر سوار ہوئے اور ہر مکان
 بلند مقامات کی سیر کو گئے گوجل تھا مگر خوش آئند تھا ایک سطح زمین جسکو تہار کہتے ہیں مائل شہر
 مشرق پائین اوسکے نہایت خوش آئند گیاہ لگی تھی اور درخت ہائے ڈاکہ لے گئے پلاس جو ہوا سرد
 سوخت ہو گئے تھے ایسے نظر آتے تھے گویا برق کے گرنے سے سوخت ہو گئے ہیں اوزکی دیکھنے سے

۲۵
 ملے طرز تحریر کا بعینہ دیا ہے جیسا مہاراجا وغیرہ میں دیکھنے میں آیا ہے +

وہ قول شاعر یا داتا ہے جو نسبت اس قسم کے درخت کے سبب موسم بہار کے لگتا ہے کہ وہ سیاہ لی برگ کیسلا ہم ایک موضع ویران میں گئے اوس میں درخت نیم کہ خیال موسم سرما کا نہ کر کے بہت شاداب تھے اور درخت ببول دیوار کی اندر کی جانب پیدا ہو گئے تھے اور کوئی شخص مزاحم پھپھکا کے گھونسلے میں نہیں بیٹھا جو نازک شاخاے درخت میں آویزان تھے کوئی نشان انسان کا نظر نہیں آتا تھا مگر نہ ثابت ہوتا تھا کہ یہاں آدمی تھے زمین پر گرہا گرا ہوا تھا اور جو آب خرد روان تھا اوس کے کنارے پر خج جی تھی اس کے سبب بہت دل رنجیدہ ہوئے تھے اور بہت محنت بامید خوشی غرق ناامیدی ہو گئی تھی مثلاً فرض کرو کہ ایک جاٹ اپنے کھیت کے پاس بیٹھا ہے اور اوسکو چشم ناامیدی دیکھتا ہے تین مہینے کا عرصہ ہوا ہے کہ وہ بعد جلائے وطنی چند سال اپنے پوتا میں آیا ہے مگر اوس کے پاس نہ روپیہ ہے نہ خوراک اور نہ آلہ پیدا کرنے کے خوراک کا اوس کے پاس ہے وہ بطور کیرا لینے فردور ملک بگیا نہ میں بسہ کرتا تھا اور اوسنے سنا کہ اوس کے ملک میں اب امن ہو گیا تھا لہذا وہ اپنے موروثی بگیکھ یا ایک زمین آیا جان اوسکی روانگی سمت ۱۸۴۴ء سے کبھی قلعہ رانی نہیں ہوئی تھی یہ وہ سن ہے جب دھینوں نے بعد جنگ ہر کیا کھال کے میوار کو تا بعد اسی میں کر لیا تھا اب وہ ایسے حال میں کیا کر سکتا ہے اوسکا چاہ خشک ہو گیا تھا اور اگر خشک بھی نہیں ہوا تو اوس کے پاس مویشی بھی نہیں جسکی مدد سے وہ آبیاری اپنی کشت زار گندم و جو کی کرے مگر میوار بڑی مادر مہربان ہے وہ فصل نخود کی بغیر آبیاری کے دیتی ہے اوسنے اپنے پورا سے کہا کہ پنجم حصہ پیداوار کا وہ اوسکو بالعوض تخم ضروری اور کرایہ نگا وان اور قلعہ کے دیگا اور پنجم حصہ ریاست واسطے ایسی زمین کے ہے جو اس قدر مدت تک بے تردد رہی ہو اب تین حصے اوس کے واسطے باقی رہے ایسی زمین کی پیداوار سے جو اس قدر مدت تک اوسنے تردد نہیں کی تھی مگر کھیت زریر تھے اب اوسنے نگہبانی اوسکی شروع نشو سے تا موسم نسبت جو فصل بہار کہلاتا ہے کی ہر شب کو جب وہ اپنے مکان پر سوتا تھا جاتا تھا تو وہ اپنی کھیت کو نشو کی تعریف اور اوس کے جلدی سرسبز ہونے کا حال بیان کرتا تھا اور جب اوسکی پیداوار پر خیال کرتا تھا تو وہ حساب لگاتا تھا کہ اس قدر بابت کرایہ قلعہ کے اور ہر قدر مہور اکوا اور جزوی حصہ بابت کرایہ نگا وان کے جاگیا باقی جو رہے گا وہ تا بہ فصل کی اوسکی فروش کو کافی ہوگا اس طرح وہ اپنی دن گذارتا تھا کہ اس قاتل گھر سے نے اوسکی امید شروع ہی میں منقطع کر دی اب دیکھو کہ وہ دست افسوس ملتا ہے یہ بیان خیالی اور فرضی نہیں ہے بلکہ یہی حال ہر ایک موضع میوار میں ہے اس اچھی زمین میں نخود اس قدر کثرت سے

پیدا ہوتا ہے جس قدر گندم اور جوہر و نون مگر پیدا ہون اور اول فصل اسطرح کی خیر یا اراضی بے تردد سالہا سال میں گندم اور نخود ایک ساتھ بولے جاتے ہیں یہ ایک صدمہ عظیم حبابے و طنون کو ہے گو یہ خرابی علاقہ خالصہ میں کم ہے کیونکہ وہاں ٹھیکہ سات برس کا دیا جاتا ہے اور ٹھیکہ دار اپنی غرض کو ملائم ہوتے ہیں اور سوائے انکے اور کسی نگرانی بھی بہت ہوتی ہے *

تاریخ ششم فروری۔ آج بھی مقام کیا ہمارے بیمار صاحب بہت اچھے ہیں مگر کچھ درد جسم میں منور باقی ہے مگر کل ہم اونکو ہاتھی پر سوار کر کے لیجا ونگے مرٹھون کے اندیشے سے اب تک باشندے حسب خوش اپنی ہمارے پاس نہیں آسکتے تھے مگر آج بچان دیہات سرگروہ ہو کر سب کھائی ہمارے پاس آئے حاکمون کو ضرور نہیں کہ اندیشہ بچ بیان کرنے سادہ روی زمین کے جو عیان ہے کہ کریں مگر اونکو اندیشہ اونکے حالات کے مقابلہ کرنے کا ساتھ ہماری غریب رعایا کے حالات میں ہے جسے فراحت ازکی غریبی بہت کم ہوتی ہے مگر اس امر کے دریافت کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اس تقابل کا نتیجہ پیدا ہوا یعنی پٹیل نے اپنی ایک دختر خرد سال میرے روبرو کر کے یہ کہا کہ ہماری بد نصیبی بوجہ ہمارے تصورات کے متصور ہوں ہم سب متعلق میوار کے ہیں گو ہم ایسے خوش نصیب نہیں کہ حضور کی پرورش اور حراست ہماری جائے مہذب ہو سہنے یہ سکر اونکا اطمینان کیا کہ گو وہ ماتحت ترک کے ہیں مگر ہم اونکو مثل اپنی اولاد کے اور رعایا کے زمانہ کے تصور کرتے ہیں اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ امر ہمارے اختیار میں تھا کہ ہم اونکے معاہدہ کو پھر جدید کر دیں اور تعجب یہ ہے کہ خود امیر خان نے نظر اس کے کہ یہودی رعایا کی گویا یہودی راہ کی ہے اسنے ماتحت حاکم نمبر کو حکم دیا تھا کہ ہر امر میں وہ ہم سے مشورہ کیا کرے بلکہ یہاں تک اسنے کہا کہ ہمے التجا اس امر کی کہ ہم مقام مذکور کو ماتحت اسنے تصور کریں اور اسنے ہمارے عقائد کی پابندی کر کے محاصل راہداری نصف کم کر دیے تھے اور انگریزی طریق کفایت شکاری کو اسنے طریق پر فوقیت دی تھی کیونکہ اسکا نقصان آئندہ مہذب بر سود و ہیود ہو گیا *

مقام میکومپ تاریخ ۷۔ ماہ فروری۔ گیارہ میل وسط راہ میں ہمارا گزیرج موضع چکورا کو جو متعلق میر خان ہوا سیکومپ ایک تعلقہ جاو وکلا ہے یہ موضع مع مند پیا کے پٹارہ فاضل نامے کے پاس اور حبونت راو بہاؤ کی جا یاد میں تھا اب یہ دونوں حاکم جاو وکلا نے ایک پنڈت کو ٹھیکے میں دیے ہیں اور موضع آخر الذکر سیندھیانے اپنے خسر سینا پتی کو دیا تھا سیکومپ ایک نہایت اچھا موضع ہے مگر دولت سے زیادہ

غیر آباد ہے اور ٹھیکہ دار ملائت کرنے سے مجبور ہے کیونکہ اسکی نسبت بھی کچھ مراعات نہیں ہوتی اسپر بھی وہ لوگ مثل ہمارے کمرے کے نقصان رسانی سے محفوظ نہیں ہیں اب تشخیص جمع ہوتی ہے ایک غریب آدمی نے مجھے کہا کہ میں صرف تین مہینے کا عرصہ ہوا ہے کہ جلاے وطنی سے واپس آیا ہوں اور میں نے اپنے گھر کی دیوار گلی دوفیٹ اوٹھائی تھی کہ میری زوجہ نے انتقال کیا اور ایک لڑکا آٹھ برس کی عمر کا اور سنے میرے واسطے چھوڑا کہ مجھے فکر اپنی اور اسکی خورش کی رہی اگر دیوار دوفیٹ اور بلند ہوتی تو میں اسکی پوشش کی تجویز سے کہ لیتا مگر اب میری اس چار دیواری کا محصول ایک روپیہ آٹھ آنہ مانگتے ہیں دو روپیہ کے پانے سے وہ زیادہ تر خوش نسبت اپنے حاکم کے ہو گیا ۔

علاقہ خوبصورت ہے زمین زریر اور پانی جیسا مہنے سابق مذکور کیا ہے پچیس فیٹ نیچر سطح زمین سے اب ہم اس علاقے میں ہیں جہاں وہ کبوت پوسٹ پیدا ہوتا ہے فصل بوجہ کمرے کے پڑ مردہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ قطعات جو نزدیک چاباٹ کے ہیں اور پانی اونہیں رہتا ہے بہتر معلوم ہو ہیز جب کمرے اگر سے تو یہ ضرور ہے کہ پانی درختوں میں دیا جاسے اور اگر بروقت پانی کے نمی درخت میں ہو تو گزیر کمرے سے محفوظ رہتا ہے وہ پہاڑ جو ملحق سدھی کلان کے ہیں پرتاپ گدہ سے آتے ہوئے بارہ میل کے فاصلے پر بجانب جنوب رہتے ہیں اور مقامات سولہ اور اودے پور تک انکا سلسلہ جاری ہے وہاں وہ کوہ ارادلی میں شامل ہو جاتے ہیں ۔

مقام مرلاتا پنج ہشتم ماہ فروری - سات میل - دو سلسلہ کوہ کو جو بجانب شمال بہ نسبت تک جاتے ہیں طے کیے راستے کی گھاٹیاں مثل سابق زریر ہیں دیہات بکثرت ہیں مگر دکنی گاتہ یا اونکے شریک پٹھانوں کو دیے گئے ہیں کئے شہر کلان میں بھی گزیر ہوا مثل باری اور ہنوتا اور بہوری وغیرہ سابق شامل علاقہ خالصہ میوار کے تھے فاصلے پر چتر زمین یعنی مشہور چور نظر آیا ملا ایک شہر اچھا ہی باشندگان اوسکے اکثر چارن قوم چکولیا سے ہیں انکا پیشہ بنجارہ ہے گو دراصل وہ بھاٹ ہیں یہ اجتماع پیشہ عجیب ہے اور ضد ایک دوسرے کا معلوم ہوتا اگر اصل مطلب دونوں فرقہ کا زکشی نہوتا اون کے پیشہ بھاٹ کی پاکی سے ہمارے بھاٹ بچارہ ہو گئے کیونکہ جیسا اوٹکا جسم پاک تصور کیا جاتا ہے اوسی طرح اوٹکی چیز بھی متبرک تصور کی جاتی ہے یعنی نہ اوٹکے جسم پر حربہ جائز ہے اور نہ اوٹکے مال پر دست بردار ہذا اوٹکا مال محاصل سے بھی بری ہے پس ایک عرصہ میں وہ تجارت یعنی بنجارہ راج پوتا نہ ہو گئے

ہم نہایت خصمانہ اس گروہ کے استقبال سے ہوسے یہ سب جمع ہو کر شہ کے باہر کوہ فاسل تک ہجرت
 استقبال کو آئے اور ان کے ساتھ کانون کے گھانے بجانے والے تھے اور عورت بھی ساتھ تھیں جب وہ
 ہمارے نزدیک آئیں تو انہوں نے اپنی چادر کا پہلو ہمارے اوپر ملایا اور ہم مشتاق بلکہ گرفتار مارا
 اگ کے ہو گئے یہ تماشا نیا اور عجیب تھا وہاں قسم چارن کی پوشاک اور انکی بہت سفید اور عمامہ کلاں
 مثل ایک جانب کو اور دوسریں ایک والا آویزان نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھی اور ان کے یہ نعمت
 کٹھنہ طلائی پہنے ہوئے اور دوسریں تصویراوتے پیرسیر کی آویزان تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں چارن
 اور مرتبہ بہن عورت کی پوشاک بھی موافق تھی کرتی یعنی اگیا ہوئے گھر سے رنگ کی لکڑی کی اور
 کمانی سلکے رنگ کے کپڑے کی اور بالون میں یعنی سر پر زیور طلائی مرصع کارا اور چوڑی ہاتھی دانت
 یعنی نواج کی تاباں زینت کے ہاتھوں میں تھیں یعنی کلائی سے کہنی تک اور کسی کی کہنی سے بھی
 آگے تک تھیں تصویر کے واسطے کسی شہر یا کسی زمین میں اس سے بہتر کام تھا یہ ایک ایسا کام تھا
 کہ سیلوٹیر روزانہ صورت کو قبول کرتا اور قابل تصویر کشی کے متصور کرتا سیاہ رنگ کی پوشاک عورت کی
 سفید پوشاک مرد کی برابر نہایت زیب تھی اور ان کے طریق اور حرکات اور طرز سے معلوم ہوتا تھا کہ
 گو وہ تعظیم کرتے تھے مگر اوسکے عوہن میں بھی وہ تعظیم چاہتے تھے اور انکی تعظیم بھی ہوتی کیونکہ اگر
 کوئی گروہ ایسے تھے جو خواتین تعظیم مرد و عورت کے تھے تو وہ گروہ چارن ساکن مرلاتھے +
 سہ پھر کو جب نایک یعنی سرخندہ دوبارہ ہماری ملاقات کے واسطے ہمارے قیامگاہ پر آئے
 تو ہم ہمہ اکہ ہمارے گرفتار نہ ہونے کو بیچ ریشمی بند عورت چارن کے وہ ایک امر عظیم تصور کرتے تھے
 اس گروہ کا یہ قاعدہ پانچویں برس سے پہلے کہ وہ ہر ایک رانا سے پیار کو جسکا گذر مرلا میں ہوتا تھا
 گرفتار کر لیتے تھے اور اوس وقت تک اوسکو گرفتار رکھتے تھے جب تک وہ گوت یعنی دعوت
 نہیں دیتا تھا اور انکی رنجیر گرفتاری زالیسی تھی جس سے زخم یا تکلیف پہونچے اور نہ میاواون کی
 گرفتاری کی جو مجبوس کے اختیار میں تھی مدت دراز کی تھی نایک نے کہا کہ میں بھی ہمیشہ نایک
 لائق گرفتاری کے تھا مگر چونکہ وہ اس امر سے واقف تھے کہ آپ یعنی ہم اس مذاق کو کیا پسند کرتے
 اگر وہ اخیر تک عمل میں آتا لہذا انہوں نے مجھ کو گرفتار نہیں کیا گو نقصان اپنی دعوت کا کیا مگر
 ہم نے اونسے کہا کہ ہماری ہمیں خوشی قدیم رسم کے جاری رکھنے میں ہے اور ہم نے فوراً روپہ اوان

عورت کے پاس بھیجا اور سلام کہہ کر یہ کہلا بھیجا کہ وہ ضیافت اپنی قبول کرین نایک اور اس کے ماتحت نایک اور اس کے لڑکے ہمارے پاس دیر تک بیٹھے رہے اور گفتگو ایام سلف کی کرتے رہے *
 ۵۳

مالی یعنی مورث اعلیٰ اس آبادی خرد کا ہمراہ رانا ہمیر کے گجرات سے فتح شروع عہد ریاست رانا مذکور کے آیا تھا اور اگرچہ پانچ سو برس اس امر کو گذرے مگر انھوں نے ایک ذرہ بھی اپنی رسوم قوم یا رواج سے انحراف یا فرو گذاشت نہیں کیا ہے اس کے جسم اور طریق اور پوشاک کچھ مشابہت اور لوگوں کو نہیں چھٹی جہیں وہ اب بودوباش کرتے ہیں فی الحقیقت ان کی وضع بالکل ہندوستان سے خلاف ہے اور گو انھوں نے ایک مقام اور مقام بھی بالاتر درمیان ہند کے پایا ہے تاہم ان کی مشابہت ساتھ قدیم فارس کے تعجب خیز ہے یعنی کرتہ ڈھیلا عمامہ کلان ریش دراز ان کی صورت زیادہ تر مشابہ ساتھ اورن تصاویر کے ہے جو معابد ان گہرین ہوتی ہیں اور نہ مانند کسی وضع ان چار برن ہنود کے *
 اب ہم وہ قصہ بیان کرتے ہیں جس میں سے معلوم ہوگا کہ یہ لوگ کیونکر میوار میں آکر آباد ہوئے رانا ہمیر

جواسقدر مشہور تواریخ میوار میں ہے ایک سفید داغ برص کا اپنے ماتہ پر رکھتا تھا اس کے دفعیہ کیواسطے وہ ہنگلاج میں درشن کرنے جاتا تھا جو بربل مکران جبکو ضلع رویشی کے نام سے سچ جزائیہ قوم اربین کے درج ہے واقع ہے جب وہ اوپر سرحد کچ بھج کے پہونچا وہاں ایک ٹانڈا یعنی کاروان چارن کا اوترا ہوا تھا اور ایک عورت کھانا پکا رہی تھی یہ بھی اس کے قریب گھوڑے سے اتر آیا دیکھ کر اس عورت نے کھانا چھوڑ کر اس کے قریب جا کر اس کا گھوڑا پکڑا ہمیر نے اس کی احسان مندی ظاہر کی اور تسخیر سے کہا کہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے آدمی بھی ویسا ہی کھانا تیار کرتے جیسا وہ کر رہی تھی یہ سکر عورت مذکور نے کھانا جو اس کے طرف سے تھا پیش کیا ہمیر نے کہا کہ یہ کھانا ان سب بھوکوں کے لائق نہوگا اس نے بے تامل جواب دیا کہ اگر ہنگلاج جا سکی تو کم نہوگا اور کھانا رو برو رانا اور اس کے ہمراہیوں کے رکھا اس سے سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ایک غار خرد کہ جو عورت مذکور نے ریگ میں کندہ کیا تھا پر از آب ہو گیا اور اس سے سبکی آتش تشنگی فرو ہو گئی اس سے صاف پیدا ہوا کہ ہنگلاج دیہی اس رانا پر بہت راضی اور خوش ہوتی ہے جب وہ اچھا ہو کر یعنی صحت پا کر ہنگلاج سے واپس آیا اس نے عورت چارن مذکورہ کے گھر والوں کو ترغیب دی کہ اس کو ہمراہ میوار چلیں جب وہ یہاں آئے تو اس نے اراضی ملا ان کی بودوباش کے واسطے عطا کی اور حکم دیا کہ ان کی تجارت جملہ حبوب اور مصالح سے بری رہے اور بنظر اس کے کہ وہ عورت قدرتی جو اس عورت کو رانا کی کی تھی

یادگار رہی یہ حکم دیا کہ عورات چارن اپنے مالک کو قید مثل مذکورہ بالا کیا کریں *

اس آبادی نے جس میں اب کئی ہزار آدمی و دونوں فرقوں کے یعنی مرد اور عورت تھے ایک معاً ہمارے انگریز ان کم عمر کو نبایا جو خیال کرتے تھے کہ جملہ سیاہ رنگ یعنی ہندوستانی یکساں ہیں اور لائق توجہ کے نہیں ہیں یہ قابل تعریف کے ہے کہ کیسے خوش وہ گھر میں اور طبیعت سے معلوم ہوتے تھے کہ گرواؤں کی آبادی کے کوئی نشان زراعت کا پایا نہیں جاتا تھا تاہم جنگی ہنگام بعد باعث صورت اول کا ہے اور ملاحظہ مندرجہ سے وجہ تعافلی قوانین انقسام اراضی ملک میوار معلوم ہوتی ہے جب قدر گروہ انکا زیادہ ہوا انقسام اراضی بھی مطابق رسم ملک کج کے جاری رہا جب تک کہ نزاع و رباب حدود کے منہج جنگ عظیم ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی اور جو لوگ اوسمیں کام آئے تھے انکی بیوگان سہی ہوئیں اور بروقت چہا پر چڑھنے کے بنیال اسکے کہ پھر یہ بدبختی واقع نہوا و نھوں نے بددعا دی اوسکو جو کوئی اس روز سے علاوہ ملائیں کاشکامی کرے اس روز سے اراضی یہاں کی بے تردد پڑی ہے اسقدر لحاظ حکم سہی اوسوقت کا ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتی ہے اور ملک میوار میں سب سے بڑی قسم سہی کی ہے اور یہاں تک لحاظ اور پاسداری اسکی ہے کہ فرمان رانا میں یہ لکھا جاتا ہے کہ عہاستیوں کی آن *

یہ مانڈا یعنی کاروان جسمیں چار ہزار نرگاوان تھے اون خرابیوں میں بھی جو اس ملک میں درمیان ظلم مغل اور مرہٹہ کے قائم اور برقرار رہا تھا فائدہ اس کاروان کا جو نواح جنگ اور ان کو عموماً رسد سانی کرتا رہا اور انچوم حاصل اونکی کو بطور رعایا ادا کرتا تھا باعث اونکے تحفظ کا ہوا تھا اور اونکے گروہ کثیر ایسی قوت رکھتے تھے کہ گروہاے خرد خارتنگران اون پر دست برد بھی نہیں کر سکتے تھے اس حال کو ہی خوب جانتا ہے جسے اوس کاروان کو دیکھا ہو یہ ایک جگہ بہت مربع قیام کیا کرتے ہیں اونکی گون غلہ کی وہ ایک دوسرے کے سینے تک بلند چکر رکھتے ہیں اونمیں راستہ تھوڑا سا اونکی بناوٹ کے رکھنے لائق چھوڑتے تھے اور اس صورت سے قیام کرتے تھے کہ بطور مورچال اونکی گون رکھی جاتی تھیں جہشید خان ترک بیرجم نے بھی ایک تختی مفید قوم چارن ساکنان مرا کے لگا دی تھی اوسمیں لکھ دیا تھا کہ یہ لوگ ڈانڈ سے بری رکھے جاویں اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اونکے محاصل میں کچہ اضافہ نہوا اگر کوئی کرے گا اور اس گروہ کو بیچ اور تکلیف دیگا تو اوسکو سزا ہوگی مثل شد آمد قدیم چہرہ آفتاب اور ماتہا کجا بطور شہادت صداقت قول لکھا جاتا ہے بلکہ تھہر پر بھی کندہ کیا جاتا ہے نیز جنگلی بھیل اور کوہی میران پسندیدہ

نہ کلاچ کی نسبت اپنے دستخط اور تصدیق اونکے تحفظ اور بریت سزا یا جی کی کرتے ہیں اور صورت کا واؤ
بچہ گاؤ کی جو بہ طور شہادت کندہ ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ وجہ قتل نہیں ہیں
اور انکا مال حدود ملایین چوری بھی نہیں ہو سکتا *

مقام نمبر ۱۔ سات میل۔ زمین مثل سابق بہتر ہے مگر رانی کھیرہ سے نمبر ایک زمین میں نیلی سل کی
تہ ہے اور دریا کی تہ کے قریب تھوڑی زمین غیر قسم کی تھی جو کوہ سنگین سے ملتی تھی جس پر ایک دریا صاف
پانی کا پر از رہا ہی خرد تھا اور گاہ گاہ ایک خاص قسم کی ماہی بھی نمودار ہوتی تھی جسکو زبان انگریزی میں
ٹروٹ کہتے ہیں رانی کھیرہ جس میں ہمارا گذر ہوا نہایت شہر کلان اس ضلع کا ہے اوسے رانا کی رانی نے
جو والدہ حاکم حال میوار کی تھی اس شہر کو تعمیر کرایا تھا اور اپنے روپیہ سے اوسے مندر اور باؤ لی اور فرس
گلی کوچہ تیار کیے تھے گو علاقہ ویران میں آباد ہے مگر ہمارے پاس وہاں کے باشندگان کلان آئے
اور اونھوں نے نالش بھرتی کی نسبت ہنگی لیسراون کے کی کہ اوسنے ایک خوک مار کر باؤ لی میں
ڈال دیا تھا جس سے پانی اوسکا ناپاک ہو کر قابل خورد و نوش کے نہیں رہا تھا لہذا وہ لوگ دوسرے
موضع سے پانی لاتے تھے یہ باؤ لی شہر سے قریب نصف میل کے فاصلے پر ہے اور چونکہ وہ
شارع عام پر واقع ہے لہذا گروہ کونسل اور اونکے ہمراہی نے نہایت عقلمندی سے مقام واردات
قیام کیا تھا اور گوسوار ہی حاکم نمبر ۱ کی نظر آتی تھی اور وہ ہم سے ملاقات کے واسطے آتے تھے مگر یہ ممکن
کہ بغیر سماعت کرنے کل فریاد کے ہم وہاں سے نقل و حرکت کرتے اور اونھوں نے جو رعایاے میوار
اور اولاد رانا کی جو زیر حکم ترک تھی یہ درخواست کی تھی کہ اونکی حق رسی ہم کو ادین ہم اس حال کو درج نہیں
کرتے مگر نظر اظہار نتیجہ ہمنے ثبت کیا یعنی خوک کے بانی جی راج کی باؤ لی میں ڈالنے سے ظاہر ہے کہ
قوت رہن کی یہاں بہت تھی *

ہنگیان رانی کھیرہ نے اپنے حقوق مردہ جانوران شہر کے اپنی برادری کے لوگ باشندگان لیسراون کے ہاتھ
گرو رکھی تھی مگر ان ایام امن و امان میں وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو گئے رئیس لیسراون نے اپنی
رعایا کی جانبداری اختیار کی اور غالباً اوسنے یہ طریق بدلے کا بتایا لہذا ایک روز وقت صبح جب نمبر ۱ کا
کچہ خوف پیش نظر نہ رکھ کر مہر تھان مذکورین نے ایک خوک مارا اور یہ حرکت کمینہ آدمی کے مانند تجویز کر کے
ارادہ کیا کہ اوس مردہ خوک کو رانی کے شہر کی باؤ لی میں ڈال دے اور یہ حرکت کر کے وہ فوراً رو بھرا لاکر

حمایت رئیس مہیندین چلا گیا مگر ایسے کم نجات جیسا کہ کوئی کیا کر سکتا ہے جس نے باو ادش جہانم سابقہ سزا سے قطع دست و پا و بینی بریدگی کی پائی تھی اور اب یہ سزا اوسکو ہوئی کہ جلسہ عام میں سواری حشر چہرہ سیاہ کر کے ہار یا پوش کا گلے میں ڈال کر رانی کھیرہ سے خارج کیا گیا اب اس باؤ لی کو پاک کرتے ہیں یعنی پانی اوسکا نکال کر گنگا جل سے اوسکو پاک کرینگے بعد ازاں ایک برہمن کو دعوت کھلا کر رسم پاک کرنے کی ختم کرینگے قبل اسکے مہنے ایک نظر معابدان رانی کھیرہ کو ملاحظہ کیا جملہ ساخت جدید کو ہیں مگر ایک تختی کندہ سے پیدا ہوتا ہے کہ اس ملک میں لحاظ اور احسان مندی عامہ جایی ہے یہ تختی شہر کے عمائد نے لگائی ہے اوسپر لکھا ہے کہ کشنا نامی سنگتراش نے اپنے حرف زرا اور مشقت سے ان جملہ معابد کی مرمت جو افتادہ ہو گئے تھے کی تھی اور اس امر احسن کے جلد و میں اونہوں نے اوسکے اور اوسکی اولاد کے واسطے یہ مقرر کیا کہ ہر موضع کی دعوت خوش روزہ میں چند تھال مختلف اشیا کو مثل زعفران وتیل و گھی و نقد روپیہ دیے جائیں آہیں شہہ نہیں کہ یہ علامات صرف منہر اور پرانی کھیرہ کو نہیں ہیں مہنے پیشکش ان عمائد اور دیگر باشندگان شہر کی جس میں ایک ہانڈی جزرات کی اور چند کلمات دعائیہ تھے منظور کی اور روانہ آئندہ ہوئے کہ جاکر رئیس نمبر اسے جو منتظر ہمارا کھرا تھا ملاقات کریں ہمارے آنے میں جو کچھ وقفہ بوجہ مذکورہ بالا ہوا تھا تو وہ اس عرصہ میں اپنے گھوڑوں کو کا وہ پھرتے تھے اور بندوق اور بھالے کی ورزش کر رہے تھے خان اذکا اوسکیج میں تھا اوسیطح سر سواری بلا تکلفات ظاہری مہنے باہم دست بوسی کی یہ ٹھکان رئیس معلوم ہوتا ہے عمر اوسکی اوسط درجہ پر پہونچی تھی وضع اوسکی خاطر داری اور ملائمت آمیز تھی اور اپنے بزرگی یعنی جمشید و ورویہ جسے عارضہ و نبل پشت سے عرصہ طویل ہوا وفات پائی تھی مختلف قسم کا معلوم ہوتا ہے یہ خیال نسبت جمشید مرحوم کے اگر ہم اپنے دوستان میوار کا اعتبار کریں تو اوس نظم اور بدعت سے ثابت ہوگا جو اوسکے اس ملک میں جب وہ نائب امیر خان کا مدت تک رہا ہے مشہور ہیں خان مذکور کو نمبر ہمارا لے گیا اور ہندوستانی تواضع سے کہا کہ یہ مقام آپ کا یعنی ہمارا ہے اور اوسکو یہ ہدایت اوسکی نواب صاحب یعنی امیر خان نے جسکا وہ داماد تھا کی تھی کہ میں آپ کو مثل اوسکے تصور کروں۔ جواب اسکے جو ذمہ داری اور اعتبار ہم پر اس کلمہ سے رکھا گیا تھا اوسکو منظور کر کے ہم سواچ اسکے اور کچہ زبان پر نہیں لا سکتے تھے کہ جب کبھی موقع ہوگا تو ہم نسبت نمبر کے وہ کام کرینگے جو ہم

۵۷
 اوس حالت میں کرتے جو بمبیر اور اصل ہمارا اپنا علاقہ ہوتا اس جواب کے سننے سے خان مذکور کو یقین ہوا کہ اوس کے اطمینان موضع غیر محل پر نہیں رکھے گئے تھے اور جب چکو قابو اوسکی نفع رسانی کا دستیاب ہوا تو سہنے تحفظ حقوق دیکر جاگیر داران کا بھی فروگذاشت نہیں کیا جو اس کے علیحدہ کرنے کو جسکا ذکر تواریخ میواریں درج ہے اختیار رانا سے باہر ہوئے تھے خان مذکور نے ہمراہ مارے نیمہ گاہ تک آکر رخصت لی مگر شام کے وقت پھر آکر دیوتک ملاقی رہا اس ملاقات میں اوسنے گفتگو نسبت بہبودی اوس کے علاقہ مفوضہ کے اور امانیت سرحدات کے کی جو حال اب بیان کا ہی اوس سے لازم ہے کہ بیان کے اطمینان اور بہبودی کے امور عمل میں آویں مگر افسوس آتا ہے کہ ایسی زیریر جاگیر میوار کی ایسے ایک ظالم شہری کے ہاتھ میں جیسا امیر خان ہے اور جس نے اپنے مالک ہو لکڑی دغا کر کے حکومت دوامی اکثر علاقجات زیریر میوار اور امیر کی لی ہے اور کچھ خدمت اوس کے ض طور میں نہیں لایا رہے جب کبھی کوئی روز حساب طلبی پیش ہو تو اس امر کا خیال رکھنا پر ضرور ہے نیمبیر ایک شہر کلان ہے دیوار سنگین اوس کے گرد ہے اور چونکہ شائع عام مالوہ اور ہندوستان واقع ہے لہذا تجارت بھی وہاں اچھی ہے ایک سو مواضع سے زیادہ متعلق اس کے ہیں اور تخمیناً محاصل سالانہ کا تین لاکھ روپیہ ہے *

باب چہارم

پتھار یا زمین مرگ وسط ہند۔ وہاں سے کیفیت نظر۔ تحویل نہر۔ فوائد نہر جو ملک میوار کو مہصور دیگر عمارات کے فوائد باشندگان کو۔ علامات توہیات مذہبی پتھار۔ مندر سکھ دیو۔ دیت کا ہاڑ۔ یعنی استخوان جن۔ بیر جہاں پ یعنی دفن جنگ اور ملکیت پتھار۔ اوسکی پیداوار۔ پوست۔ نتائج مضر پوست کے ترقی کاشتکاری سے۔ بیان داخل ہونے اور طریق کاشتکاری افیون۔ اصل مقام کاشتکاری مذکور۔ تیاری افیون مہمت دم تباہی ویرانی میوار کی۔ تدابیر کاشتکاری اور تیاری افیون۔ اوسکی قیمت غیر مقرر۔ افیون خراب مقام کھانہ کی۔ نتائج بد استعمال افیون کے۔ فرائض حکومت اعلیٰ واسطے انسداد کاشتکاری مذکور۔ ممکنات ایسی تدبیر کے۔ انقسام فصول بد تدبیری گورنمنٹ درباب متاجری افیون *

مقام کینرو۔ تاریخ ۱۳۔ فوری۔ نو میل۔ ایک صورت جدید ملک میوار کی آجکی تاریخ ہمیں ظاہر ہوئی

جب ہماری منزل خرد آجکی طے ہوئی آخر منزل میں ہم ایک تپا پر چپے ہو قدرتی فہیل کلان واسطے تحفظ حد شرقی میوار کے تھی جیسے ہم اس کے نزدیک پہنچے تو سطح سطح اس بلند زمین کا جو مختلف ہیت کا کہہ اراولی سے تھا یکبارگی بصورت زمین سطح کے نظر آیا اگرچہ بلندی اسکی زیادہ چار سو فٹ سے اسکی مغربی بنیاد سے نہیں مگر تبدیلی بہت معلوم ہوتی ہے اور اسکی بلندی سے عجب رنگ رنگ کی صورت نظر آتی ہے خواہ اسکو منظر ذاتی یا ملکی یا تصویر کے دیکھو اور ہننے ایسی زمین کبھی نہیں دیکھی ہے اس مقام سے نظر دل اور جملہ مقامات عظیمہ تواریخ میوار پر گرتی ہے ہماری جانب بہت مقام چور حامی مذہب ہنود ہے بجانب مغرب کوہ کلان اراولی جو گرد دار الریاست جدید کے ہے اور جاے حفاظت شجاعان اور یہاں ہمارے قدموں کے نیچے یا زیر نگاہ جملہ علاقجات جدا شدہ جواب زیر حکم ترکان وحشی صفت یا مرہٹہ کے ہیں مثل جاو اور جیرن اور نیچ اور نیمبر اور کیری اور رتن گڈہ کس طرح کا اتفاق اور اولوالعزمی اسکے دیکھنے سے اس شخص کے پیش نظر ہوتی ہے جو مثل راجپوت اس عمدہ علاقے پر دلسوزی کرتا ہے جس زیر سطح اراضی پر ہننے گذر کیا ہے اور جو قریب ستر میل کے وسعت میں ایک سطح زمین بالائے کوہ سے دوسرے تک ہے وہ ایک مقام نشیب معلوم ہوتا ہے جس میں اکثر آبشار جاری ہیں جن میں پانی چشمہ ہائے کوہی سے پہونچتا ہے اور جس میں جا بجا ایسے ایسے شہر موجود ہیں جو کبھی نہایت شگفتہ اور آباد تھے مگر اب زیادہ تر غیر آباد ہوئے ہیں گو علامات ابتدا سے آبادی اور شگفتگی کی اب تک ظاہر ہیں اس بلندی پر سے ہننے اپنے خیالات اور ایک امر مفید کے مستحکم کیے یعنی تیاری ایک نہر کی جسکے ذریعہ سے دارالریاستہ قدیم اور جدید میوار شامل ہو جاتی اور جسکے باعث فصل و چند شگفتہ اور شاداب ہوتی اور اس کے دروازہ سے قحط خشک سالی واسطے ہمیشہ کے برطرف ہو جاتے ہننے چشم خود جملہ دور دریا سے پیرس کا اسکی ابتدا مقام اود سے ساگر سے قریب ایک میل کے فاصلے تک مقام چپور سے ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو فوائد اس نہر سے برسے کا راتے وہ قیاس سے باہر تھے کیا خیالات سنے راجپوت کے دلمین آتے جب وہ دیکھتا کہ بجائے زرگاوان کے جواب باہشگی اسباب تجارت لیجاتے ہیں کشتیان اس نہر میں چلتی ہوں اور اس کے کھیت کمی میل تک دونوں جانب نہر مذکور کے برہ یعنی راستہ آب بے آبیاری پاتے ہیں بجائے اسکے کہ اب وہ رہٹ سے جو اصل ہند کی ایجاد ہے پانی پاتے ہیں اگر ملاحظہ کنندگان کتاب ہذا نقشہ اس سرزمین کا دیکھیں گے تو اون کو

معلوم ہوگا کہ اس قدر آسانی اس اس کے سر انجام کرنے میں ہوتی اور انکو نقشہ سے دریافت ہوگا کہ دونہایت کلان چشمہ بفاصلہ چہ میل کے ایک دوسرے سے واقع ہیں ایک تو بنام پٹیولا اندر کی جانب آئیںڈیٹ بلند دوسرا چشمہ بیرونی بنام اوڑے ساگر ہے جس میں سے دریا سے پیرس نکلتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو گھاٹی اوڑے پور کی مثل ایک چشمہ کلان کے ہوتی بلکہ ایک مرتبہ کچہ تدبیر مناسبہ میں جو فرق آگیا تھا تو اس کے باعث قریب ایک ثلث غرق آب ہو گیا تھا چشمہ پٹیولا دوسرے چشمے کا مدد بلکہ باعث کہلاتا ہے گو دیگر چشمہ ہائے خود مقام سیلنا کی باڑی پر اوسمیں شامل ہوتے ہیں دونوں بارہ سے چودہ میل تک مدد میں اور بعض بعض مقام پر عمق پینتیس فٹ تک کا ہے اوسمیں دیگر آبشار جو کہ اروالی سے آتی ہیں شامل ہوتے ہیں اور پانی پہونچتا ہے چشمہ بیرونی سے مقام چوتھ تک فشیب ایسا ہے کہ چند بند درکار ہونگے اور مٹی جو نرم ہے لہذا فوج اس کام میں یعنی نہر کے بنانے میں کم ہوگا مصالحہ اور سامان بکثرت کوہ ہائے متصلہ اور جنگل میں ہے اور جو آبادیہائے جنگل کے باشندوں کے واسطے مزدوری پیدا ہوگی تو وہ بہتر حال میں ہو جائیں گی مگر روپیہ کہاں ہے اس وقت کمی زر کے باعث اور بوجہ عدمہ کی جو ہماری ابتداء سے بہبود نے اس غیر وقت کے کٹرا کرنے سے اٹھایا ہے ہماری تدبیر بھی مثل کٹرو کے جو صبح کو گرتا ہے نابود ہو گئی تاہم اپنے اس یقین کو ہم ترک نہیں کر سکتے کہ یہ امر اگر وقوع میں آوے تو اس سے صرف رانا اپنی مالگذاری کے ادا کرنے لائق نہ ہوگا بلکہ اپنے رعایا پر وہ رحم کرے گا جنکی بہبودگی ہماری اصل غرض اس محنت کشتی کی ہے *

بلندی تپا پر زمین زر ریز ہے پانی بخوبی بہا ہے اور جنگل بھی بہت ہے اور وہاں درختاں بہت و مہوہ و نریب ہوتے ہیں اور اگر ظاہر پیداوار اندازہ سے ہوتا ہم ہم یہ کہہ سکتے ہیں وہ برابر بہتر ارضی میوار کی ہے قدیم تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بہتر تربیت نباتات وسطی ہند کو اوپر مال اور تپا کہتے تھے نام اولین یعنی اوپر مال یعنی جبرین یعنی جرمنی ملک کے ایرلنڈ کے ہے اور تپا سے مراد سطح سطح زمین ہے *

بچ اکثر گوشہ ہائے اس زمین بلند کے جو زیادہ تر وسطی ہند میں واقع ہیں اکثر مقامات قدرتی خوبصورتی سے مزین ہیں اب بھی جو میں اس روز نامہ کی نقل کرتا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ بعد ختم ہونے اس کتاب کے دو سال اور اوس خوش اور لکھنے گمانی میں جہاں ایک روز بھی میں تندرست نہیں ہا ہوں قیام کروں تاکہ یہ امر اور ایک اور امر یعنی کشادہ کرنا کان آہن جادوہ کا وقوع میں لاؤں *

جس میں قہر نے کبھی نہ پہنچا تعلق سے خالی نہیں چھوڑا ہے جہاں کہیں کوئی غار یا چشمہ یا جھرنایا پانی کا بڑا
 دہان بلاشبہ علاماتِ خدا کی جو پیدا کنندہ اور کشندہ خلّاق ہے موجود ہیں *

بوجہ بیوقوفی ہمارے راہنما کے اور بسببِ عجیبِ حاضری ہمارے برہمن واقف حالاتِ قدیم بالگو بند نامی کے
 ہم سے توقع دیکھتے مندر سکھدیو جی کا فروگزاشت ہو گیا یہ مندر ایک غایتاً ایک کوہ میں واقع ہے اور
 جس استہسہم کوہ پر چڑھے تھے اوس سے قریب دو میل کے فاصلے پر واقع تھا بیچِ عذراں فروگزاشت کے
 اوسنے کہا کہ اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ جو مقام قیامِ نزدیک تھا لہذا وہاں سے پھر مندر سکھدیو جی میں
 اور ترکر جانا آسان ہو گا مگر واپس جانا اور نیز ضرورتِ دریافتِ احوالِ ہر اہمیانِ افیونی سے مانعِ امن کا
 مندر سکھدیو جی کا بیچ ایک عمیق غار کے ہے جنگلِ دہان بہت ہے اور ایک چشمہ آبِ قلعہ کوہ پر واقع ہے
 اوسکے کنارے پر مورتِ دیوتا کی یعنی سکھدیو کی قائم ہے متصل اوسکے اکثر غار یعنی گوہا فقر کے ہیں
 گہرے دیدنی ایک کنارہ آگے نکلا ہوا ہے جسکو دیت کا ہاڑ یعنی استخوان جن کہتے ہیں اوسپر سے
 وہ لوگ جو خواہاں آسائشِ نفس ہیں نیچے کودتے ہیں اور اس حرکت کو دیر چانپ کہتے ہیں اور
 یہ حرکت باداے منت جو ہوتی ہے جو کسی امر نیک کے واسطے لوگ مانتے ہیں سرچند اکثر کوڑنے والے
 گر کر مر جاتے ہیں مگر بعض مثالِ زندہ رہنے والوں کی وجہ ہے کہتے ہیں کہ اکثر یہ منت واسطے اولاد کے
 مانتے ہیں اور ہم سے بیان ایک غریب عورت کا بسجیدگی کیا گیا ہے جسکو صدمہ خواہشِ اولاد کا
 ایسا تھا کہ اوسنے منت کی تھی کہ وہ مع بچہ کے کودیگی اور راوی یہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی ایمانداری
 ایسی تھی کہ دونوں کودے مگر زندہ رہے ایک روعنِ فروش یعنی تیلی اخیر مرتبہ کودا تھا اور وہ بھی
 زندہ رہا اوسکے واسطے دیت کا ہاڑ فروش گلاب ہو گیا تھا اسقدر ایمانداری روعنِ فروش جاود کی
 بھی تھی اس ملک میں اکثر مقاماتِ مذہبی واقع ہیں خصوصاً مشہور مندر اور نکارنا تھہ واقع زبدا اور گرنارہ
 عرصہ ساٹھ سال کا گذرتا ہے کہ جملہ علاقجاتِ تابدریا سے چمبل متعلق میوار کے تھے اب جملہ علاقجاتِ
 باستانائے کنیر و قبضہ سیندھیا میں ہیں یہ کنیر و ایک شہر دارالریاست ایک علاقہ خروبا میں موضعِ کٹا
 جو تہذراتِ واقعات پھر رانا کو مل گیا ہے کہ اوسکا قبضہ مرہٹہ سے ٹکنا خالی از وقت نہ تھا اوسپر
 اول قبضہ کیا گیا اور بعد ازاں دوبارہ قبضہ کر لینے کے بیان کیے گئے ہم چاہتے ہیں کہ ایسی ہی
 کارروائی باقی ماندہ علاقجات کے نسبت بھی بروئے کار آئے مگر وہ بیچِ مستاجر ہی لالہ جی بلال کے تھی

جو شائق انتظام کا اور دوست ظالم سنگہ معمر کا تھا مگر ہم مرتبہ وہم یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ جملہ علما قبا سید
سیندھیا کے پاس بالعوض خرچہ جنگ کے رہیں تھے جو خرچہ کئی مرتبہ ادا بھی ہو چکا تھا پس جب
کوئی موقع پیش آوے تو اس تحریر پر لحاظ ہو کر تیار واقع مغرب دریا و چیل واپس میوا کو دیا جائے
ہم یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ فصل مقام کنیر و کا جوڑی نقصان تاریخ سوم وہ ہنگام
کھروٹے ہوا تھا جس کو رے نے تمام ملک مالوہ میں دست بردور کیا تھا اور گو فصل خربو کا
نقصان ہوا مگر فصل گندم جو دیشکر و پوست بکثرت تھی اور اس کا بہت کم نقصان ہوا اگر مرنہی ان خوشی
ہماری یہ تھی کہ فصل پوست جو نہایت مغربے اور جو ہر سال ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے بالعوض خود
تلف ہو جاتی +

کاشتکاری پوست جبکہ باعث اور زراعت کا آمد مسدود ہو گئی ہے اس قدر ترقی پر ہے کہ نہایت
باتہ قوانین کا اور سکے روکنے کو درکار ہے اور دیکھنے والے کو اس سے نہایت تعجب ہوتا ہے
جب قوانین محدودہ اس حکومت کے جاری اور ساری تھے تو ایک حد طریق متاجری میں قائم
کی گئی تھی گو اس سے نقصان راجہ کا تھا کیونکہ اصل آمدنی اوسکی محاصل اباخی سے تھی اور ایک
قاعدہ میوا کا یہ تھا کہ ہر ایک چرسہ زمین میں ایک بیگہ کاشت پوست ہوا کرے اور اوس قدر دیشکر
باقی غلہ مگر ہماری سرکار جو متاجری اس شے کی لیتی ہے اس سے ایسا اندیشہ مثل تب کے پیدا ہوا
کہ ہر طرف اس پیداوار کی کاشت کی ترقی ہونے لگی تھی کہ جہاں کبھی یہ شے کاشت نہیں کی جاتی تھی
وہاں بھی جاری ہو گئی اور جو کچھ مصلحت یا صاحب تدبیری ہماری مداخلت کی بیج اس امر کے ہو
اس میں بھی شبہ نہیں کہ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ اوبسنے کاشتکاروں کو ہوشیار اور دغا باز کر دیا +

ہماری رائے میں ایک مختصر بیان اس شے کا کہ کس طرح یہ داخل ہوئی اور کیونکر اسکی کاشتکاری ہوئی
جس شے نے باشندگان کی صورت اور سیرت خراب زیادہ تر و با اور جنگ سی کر دی تھی خالی از لطف کا
ہم احسانمند تواریخ شاہی بابر اور اکبر اور جہانگیر کے واسطے اطلاع صحیحہ در باب ابتداء کے لئے
اشجار ملک غیر ہندوستان میں ہیں اور ہم بدل تعریف مشہور خاندان تیمور کی کرتے ہیں جسکے بادشاہ
گو پیدائش اور تعلیم سے خود سر اور ہمہ وجہ قاتل راجو تانہ کے تھے مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سلسلہ
اچھی طبیعت کے اور تواریخ دان اور صاحب تدبیر اور جنگ آور بہ نسبت کسی اور خاندان کے تھے

ہندوؤں نے سلطنت ملک میں لگی تھی *

اکبر نے بھی طریق بابر کا اختیار کیا تھا اور وہ بامعناں ایران اور تاتار کو ہندوستان میں لایا اور اکثر سیوجات مثل شفتا کو اور بادام اور پتہ وغیرہ لکائے اور وہ بارہ ہوسے جاگیر کے روزنامچے سے ہکو آگہی حاصل ہوئی کہ تاتار کو ہندوستان میں اس کے عہد سلطنت میں آیا تھا مگر کب کاشکار ہی پوسٹ بمراد پیدا کرنے انہیں کے ہندوستان میں جاری ہوئی ہکو کہیں سے اطلاع نہیں ہو چکی یہ شے کسی زمانہ سے

لے بیچ جملہ فروع فنون آسائش و نزاکت و عیش زندگی کے وہ لابد گو سے سبقت راجپوت سے لیکے تھے کیونکہ راجپوت حدود توہاٹ زمینی میں گرفتار تھے دربار ہمدرد جس سے بادشاہان و غلامان تعلق رکھتے تھے نہایت تانہ اور درخشندہ بوجہ لیاقت اور نیز شان و شوکت کے دنیا میں ہوگا اور جس قدر ہدایات اور نصائح تعلیم ہوتے تھے انہیں اور ترقی بابر فتح ہند کے ان فنون کی جو صرف سیاحت اور تماشائے دنیا سے حاصل ہوتے تھے لہذا جب اس کی عقل اس کو تاریک ملک کاش سے ہندوستان میں لگ گئی عادت روزنامچہ لکھنے کی جو عہد تہذیب نے اپنے روزنامچے سے اس کو سکھائی تھی اور جس میں ہر ایک شے جدید اس کو معلوم ہوتی تھی اس نے کبھی ترک نہیں کی اور ایسے انقلاب میں بھی لگے کہ مہتان وسطی ہند میں اور میدان روشن ہند میں تھا اس کا قلم کبھی بیکار نہ تھا کوئی پیدائش حیوانی یا نباتاتی جو اس کے اپنے ملک سے مختلف تھی کبھی اس کی کتاب روزنامچے سے باہر نہیں رہی اور وہ ایک نوٹہ اور دلیل لیاقت شامانہ اس کی تھی جو کسی اور بادشاہ سے سرزد نہیں ہوئی تھی کیونکہ کوئی کتاب کسی زمانہ میں یا کسی ملک میں ایسی سبیل اور صاف صاف نہیں لکھی گئی تھی جیسی کتاب روزنامچہ بابر تھی اور نیز ایسے ملک میں جہاں ہر ایک امر میں مبالغہ ہوتا ہے جو کہ اس نے کیا یعنی اگر کسی سے ذاتی تکرار ہوئی جیسے اس کی زندگی اور مہبودی مہنی اور منحصر تھی یا اس نے جنگ کی تھی جس سے اس کو ہندوستان ملا تھا سب اس نے درج کیا ہے جو بیان وہ افہامات کا کرتا ہے جو اس نے اپنی مع تعمیر میر محمد جلدیان کو عطا کیے تھے بالخصوص اس کی تیاری کرنے پر دریاے گنگ جب وہ صرف تین سال سے حاکم ہندوستان میں تھا اسی سادگی سے وہ بیان اپنے فرزند وغیرہ اور انگوڑ کے ہندوستان میں لائیکا کرتا ہے اس کے دیکھنے سے ہم اپنی تعمیرات رفاه عام پر خیالات واجبی کریں اور ان کو چندان وثوق و برو سے تعمیرات بادشاہان آئندہ کو تدین جو صرف اس وقت میں پچیس سال کی عمر کا تھا اب جو اس کتاب کو ملاحظہ کریں اس سے توقع ہے کہ بدعائے خیر شرح کو یاد کریں جو اپنی طبیعت صاف اور قوت لیاقت سے روح بابر کو اپنے ترجمہ میں لایا *

✽ ولیم ارکین صاحب ساکن بلیک ٹون نے جو میرے دوست ہیں مجھ کو آمادہ اس کام پر کیا تھا اور ایک دوسرے کام پر جس کا ارادہ میں بعد ازین رکھتا ہوں یعنی ترجمہ چند کتب سے چند شاعر کے *

واسطے ادویہ کے یعنی معالجہ کو کاشت ہوتی ہو مگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکا استعمال بدو زربون عرصہ قلیل سے جاری ہوا ہی تین سو سال سے زیادہ عرصہ سے اسکا استعمال نہیں ہوتا تھا کیونکہ کسی کتاب قدیم نظم ہند میں اسکا استعمال مذکور نہیں ہے۔ همان کی خاطر داری اور تواضع میں ذکر میوار پیالہ کا لکھا ہے مگر کہیں عمل پانی کا تذکرہ نہیں ہے جس نے اب مقام آب گلاب کا حاصل کیا ہی قبل از اذخراع ہونے حکمت افیون کشی کے جیسا اب ہوتا ہی پوست نہایت طریق بدست استعمال ہوتا تھا یعنی اسکو کچل کر پانی میں کچھ عرصہ تک تر رکھتے تھے اور اسکا آب لال پیچتے تھے اسکو تجارت کو کہتے تھے اور اکثر پوست بھی کہتے تھے یہ طریق اب بھی مقامات بعیدہ راجپوتانہ میں مستعمل ہے جہاں اونکی جہالت اصلی اور بدگمانی اور سستی قدیم طریق کو جاری رکھتی ہے *

کاشت افیون اول دو آبہ میں ہوتی تھی یعنی درمیان علاقہ مابین چیل اور سیبری کے ابتدا سے انتہا تک اور گوا قوال قدیم سے پیدا ہے کہ یہی دو آبہ وسطی ہند میں جاے پیدائش پوست تھی مگر مدت سے اب اوپر صہر نہیں رہا ہے اور صرف ملک مالوہ میں اب جاری نہیں ہوا ہے بلکہ اکثر مقامات راجپوتانہ میں بھی اور خصوصاً میوار اور ہوتی میں جاری ہو گیا ہے اور گو سب اقوام یعنی کوہی اور جاٹ اور بنیا اور برہمن کاشت کرتے ہیں مگر اسکی کاشت میں وثوق قوم کوہی کو ہے جو قدیم کاشتکار پوست کی تھی اور یہ لوگ ایک خمس زیادہ افیون پوست سے نکال سکتے ہیں بہ نسبت اور اقوام کے جو کاشت کرتے ہیں *

یہ ایک عجیب امر ہے کہ کاشت پوست کی بخلاف بہودی عامہ ترقی پذیر ہوئی اور جس قدر جنگ اور دیا اور قحط کے شدید زیادہ ہوئے اور راجپوتانہ تباہ ہوا اور سیقدر کاشت اس شے زربون کی زیادہ ہوئی طریق غارت گیری نے جو بعد حکومت مغل کے بروئے کار آیا بہت جلد اس ملک خوش کو تباہ کیا اور رفتہ رفتہ صرف کاشت فائدہ بخش اشیا مثل جو گندم و نخود کو باقی رکھا تھا مگر آخر کار یہ زراعت بھی صرف اسقدر باقی رہی جسقدر واسطے خوراک کاشتکاران کے درکار تھی جو بجائے اسکے سب پوست کی کاشت کرنے لگے کیونکہ تھوڑی کاشت کی حفاظت وہ خود کر سکتے تھے یا مال بیچا سے اسکی حفاظت دوسرے شخص سے کرا سکتے تھے مگر حفاظت غلہ کی جسکو میدان وسیع درکار تھا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اسکو درو کرنے کی محنت سے فوج سواران اونکو علیحدہ رکھتی تھی اگر عقل کی میزان میں تولد جائے تو ظاہر ہوگا کہ اوسط نظم میوار کا برابر اوسط کاشت پوست کے تھا سمت ۱۸۴۰ء (سنہ ۱۲۵۷ھ) میں لوگ اس ملک سے جانے شروع ہوئے سمت ۱۸۵۶ء (سنہ ۱۲۷۴ھ) میں روانگی اونکی اقصی غایت کو پہنچی اور سمت ۱۸۶۴ء

(سٹلج) تک رفتہ رفتہ ملک خالی ہوتا گیا مگر خرچ اس شے کا یعنی پوست کا موافق پیداوار کے رہا اور
بازار ہائے ملک غیر میں اسکی فروخت ہوتی تھی +

جن اضلاع میں انتقال کنندہ جا کر آباد ہوئے یہ تھے یعنی سندھ اور کراچی اور دہلی وغیرہ واقع نالہا سے چمبل دریا
اجرا سے اونکے سچ ملک مالوہ پائین کے وہاں اونکو نسبت یہاں کے حفاظت اور مدارات زیادہ سخت
آپا صاحب اور اسکے والد کے حاصل ہوئی یہ دونوں مستاجر ان کلاں اس اراضی زریر کے تھے مگر یہ
نہیں ہو سکتی کہ آبادی جدید کو اس قطعہ اراضی میں حصہ نصیب ہوا ہو جو آبپاری جاہات جدید سے حاصل
کرتے تھے مگر آپا صاحب نے اونکو روپیہ واسطے اخراجات ضروری کے دیا اور قطعہ زمین معین کر دیں
جو گورنر پر تھے مگر بے تردد پڑی تھی اس زمین میں اونھوں نے جاہات جدید اپنے واسطے کندہ کیے اور
اونھوں نے کاشت گندم وجو کو بالکل ترک کر دیا اور صرف غلہ کی کاشت کرتے تھے اور یہی اونکی خوراک تھی
اور اس میں چنداں آب پاشی کی ضرورت بھی نہیں ہوتی اور علاوہ ازیں اس غلے کی زمین میں موقع کاشت
کرنے پوست کا باقی رہتا ہے اس کاشت میں اور نیشکر کی کاشت میں اونکی جملہ محنت صرف ہوتی تھی +
اب ہم طریق کاشتکاری تحریر کرتے ہیں جب پیداوار کی اور سن جمع کی جاتی ہے اسکی رخ اوکھا کر
جلا تے ہیں بعد ازاں کھیت کو سیلاب کرتے ہیں اور جب خوب تر ہو جاتا ہے تو اوس میں قلبہ رانی کرتے ہیں
بعد ازاں اوس میں پانس گوبر کی ڈالتے ہیں یہ پانس اونکے نزدیک نہایت بہتر ہوتی ہے اسکو بھی ایک طرح کی
ترکیب دیتے ہیں یعنی اسکو ایک غار میں جمع کرتے ہیں اور موسم برشکال میں اسکو گاہ گاہ لکڑی سے
خوب ملا دیتے ہیں اور تہ وبالا کر دیتے ہیں تاکہ گرمی اسکی دور ہو جاوے بعد ازاں اسکو کھیت میں ڈالکر
پھر قلبہ رانی اوپر کرتے ہیں اور وہ لوگ جنکے یہاں گاؤ وغیرہ نہیں ہوتے اور پانس خرید بھی نہیں کر سکتے
وہ لوگ بکری اور بھیر والوں کو معمولی اجرت دیکر اپنے کھیت میں بٹھالتے ہیں جب زمین کو قلبہ وغیرہ
تردو چھ یا سات مرتبہ کر لیتے ہیں اور مٹی خوب ملکر باریک ہو جاتی ہے تو اسکو کھار دیوں میں منقسم کر دیں
اور چھوٹی نالی واسطے پانی کے بناتے ہیں تاکہ پانی جلدی اور آسانی سے پہونچے بعد ازاں تخم پاشی کرتے ہیں
اور کھیت کو پھر پانی سے بھرتے ہیں اور بروز ہفتم پھر اسکو تر کرتے ہیں بروز ہفتم یا نہم اور بعض وقت
بروز یا نہم تخم کا نشو ہوتا ہے اور بروز ہشت و نہم جب اوس میں کچھ برگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں مگر وہ کچھ
پر مردہ سے معلوم ہوتے ہیں تو وہ اسکو ایک مرتبہ پھر پانی دیتے ہیں اور جب یہ نہی خشک ہو جاتی ہے

۶۵
تو عورات اور بچہ ہائے کم سن کھیتو نہیں جاتے ہیں اور درخت علیحدہ علیحدہ بفاصلہ آٹھ انچہ کرتی ہیں اور زمین گردا گرد کی آلہ کھری سے نرم کر دیتے ہیں یعنی کھیت کو نراتے ہیں اور سوقت درخت قریب تین انچہ کا ہو جاتا ہے بعد ایک مہینے کے پھر اسکو تھوڑا پانی دیتے ہیں اور جب یہ خشک ہو جاتا ہو تو پھر زمین نراتے ہیں پانچویں مرتبہ پانی پھر بعد قریب دس روز کے دیتے ہیں دو روز بعد اسکے جا بجا پھول نظر آنے لگتا ہے یہ نشان گویا پھر پانی دینے کا ہے اور اس پانی کو پھول پانی کہتے ہیں بعد اسکو چوبیس یا پچیس گھنٹہ کے بعد جلد پھول کھلتا ہے ہیں جب قریب نصف برگ گل گرجاتے ہیں تو پھر ایک پانی ایسا دیتے ہیں کہ زمین نرم ہو جائے اسکے بعد بہت جلد جلد برگ گل گرجاتے ہیں اور صرف ہودہ پوت باقی رہتے ہیں یہ بہت جلد کلان ہو جاتے ہیں اور عرصہ قلیل میں جب کوئی پھول باقی نہیں رہتا تو کچھ سفید گردہ دھوہ پر نمایاں ہو جاتا ہے جو نشان تیاری کا ہے یعنی اسوقت سوزن سے اسکو مشبک کرتے ہیں +

اب کھیت کو تین حصص میں منقسم کرتے ہیں ایک میں اول کار روانی مشبک کرنے کی شروع ہوتی ہے آلہ شبکہ میں تین سوزن ہوتی ہیں اور نوک اونکی بہت پہن ہوتی ہے اوپر سوت لپیٹ دیتے ہیں تاکہ زخم عمیق نہ ڈال دے کیونکہ زخم عمیق کے سبب عرق اندر دھوہ کے چلا جاتا ہے اور شگاف نیچے سے اوپر کو نکالتے ہیں اور عرق مثل دود نکلتا ہے وہ باہر جمع ہو جاتا ہے ہر ایک دھوہ کو تین مرتبہ شگاف دیتے ہیں یعنی تین روز برابر اور یہ کار روانی طلوع آفتاب کے وقت ہوتی ہے خلی صبح میں جبہ عرق جلدی منجمد ہو جاتا ہے تو اسکو چاقو سے اوتاہ لیتے ہیں بصر روز چارم پھر ایک مرتبہ شگاف دیتے ہیں تاکہ اگر کچھ عرق اور باقی ہو تو نکل آوے ہر صبح اس عرق برآمدہ کو ایک طرف میں جو تیل سے مچرب ہو جمع کرتے ہیں تاکہ خشک نہ ہو جائے جب سب عرق جمع ہو جاتا ہے تو صرف تخم باقی رہ جاتا ہے لہذا دھوہ پوست کو توڑ کر کھتہ پر لیجاتے ہیں اور زمین پر خشک ہونے کو پھیلا دیتے ہیں اور تھوڑا پانی اوپر چھڑکاتے ہیں اور ایک چادر اوپر ڈال دیتے ہیں اس حالت میں وہ صبح تک رکھے رہتے ہیں اور صبح کو مویشی اوپر چلا تے ہیں جس سے تخم سب نکل آتا ہے اسکو تو براے کشید روغن تیلی کے پاس بھیج دیتے ہیں اور جو پوست بچا ہے اسکو جلا ڈالتے ہیں اسوا سٹے کہ مویشی اسکو نہ کھاوے کیونکہ اس حالت میں بھی اوسمیں سمیت ہوتی ہے ملک میواری میں تیل پوست کا اکثر حیاغ میں جلاتے ہیں

نسبت اور تیل کے دو سیر عرق تخمیناً ایک من پوست کا ہے قیمت پوست دانہ کی اب بیس روپیہ فی مانی ہو
اور ایک مانی ایک سو بارہ من خام کی ہوتی ہے +

ایک بجیکھ مالوہ پیمائش شاہجہانی میں (حب جرب یعنی لاثہ ایک سو کیو بٹ کی ہوتی تھی) پانچ سیر
پندرہ سیر عرق تک نکلتا ہے (فی سیر سلیم شاہی پنٹیا لیس روپیہ کا ہوتا ہے) اگر اوسط اسکا پیدا ہو
تو اسکو اچھی پیداوار کہتے ہیں کاشتکار یا مستاجر اسکا ایسی حالت میں بنرخ بازار بدست کوٹھی
فروخت کرتا ہے مشتری اسکو تین پرت کے تھیلہ ہارے پارچہ سوئی میں بھر کر اپنے گھر لجاتا ہے
تپے پوست کے جمع کر کے وہ زمین پر دو تین انچھ اوپھی پھیلا دیتا ہے اور اوپر گولیاں اسکی
نی گولی پندرہ روپیہ بھر وزن کی بنا کر پھیلا دیتا ہے اور پانچ مہینے تک وہ اسطرح پھیلی رہتی ہیں تاکہ
نمی جاتی رہے اگر عرق تپلا ہوا یا دس مین تیل ملا ہو تو دس مین سات پھر باقی رہے گا لیکن اگر عرق بھی
اچھا ہے اور بلا غش ہے تو آٹھ پھر باقی رہتا ہے بعد ازیں بیوپاری لوگ جو بنام کوٹھی دار لکھے گئے ہیں
اسکو واسطے فروخت راجوٹانہ یا دیگر مالک کے فروخت کرتے ہیں +

سمت ۱۸۴۰ (سلسلہ ۱) سو سمت ۱۸۵۰ (سلسلہ ۲) تک بنرخ بازار افیون بحالت اولین سولہ روپیہ سی اکیس روپیہ
سلیم شاہی تک فی درمی کاشت کا فروخت کرتی تھی ایک درمی پانچ سیر خچہ کی ہوتی ہو اور ایک سیر نو روپیہ سلیم شاہی کا تھا
میں بنرخ افیون حالت اولین کا بہتر نمونہ نسبت افیون خچہ کو تصور کرتا ہوں اور سمت ۱۸۵۸ میں بنرخ پچیس روپیہ
ہو گیا تھا اور سمت ۱۸۶۰ میں تالیس روپیہ اور اسی طرح سمت ۱۸۶۵ تک ترقی پاتا گیا یعنی سلسلہ ۳ تک
اس سال میں بنرخ بیا لیس روپیہ ہو گیا تھا یعنی ایک سو شتر فیصدی زیادہ نسبت بنرخ سلسلہ ۲ کے
اور بعض خاص وجہ قدرتی اس ترقی بنرخ کے واسطے کہتے ہیں بعد ازان وہ رفتہ رفتہ کم ہونے لگا
اور سمت ۱۸۷۰ (سلسلہ ۴) میں کم ہو کر اونتیس روپیہ ہو گیا تھا سمت ۱۸۷۳ میں وہ پچتریس روپیہ
ہو گیا اور سمت ۱۸۷۵ میں جب اسکی روانگی لنگر گالان سندھ اور گجرات میں بلا فرحت
ہو گئی تھی (جہاں سے وہ چین اور آریپلیگو کو روانہ ہوتی تھی) وہ اڑتیس اور اونتالیس روپیہ
ہو گئی تھی اور اب تک (سمت ۱۸۷۶) وہ اوسی بنرخ پر قائم ہے +

بج کا منتقل کے (جس میں پرتاپ گدہ دیولا شامل ہے) اور جو قطعہ اوپر کنارہ دریائے سیہی کے
واقع ہے افیون بکثرت کاشت ہوتی ہے اور اوس میں آمیزش عجیب طرح سے کرتے ہیں یہ زمین

جو چین میں بنام افیون مالوہ فروخت ہوتی ہے اسے نرخی بازار بہت کم گریا ہے آمیزش اور سمین اس طرح ہوتی ہے
 قند سیاہ کو شیرہ بناتے ہیں اور گوند برابر ڈالکر اوسکے برابر افیون ساختہ مالتے ہیں اور اوسکو ایک طرف میں
 رکھ کر خوب جوش دیتے ہیں تاکہ خوب ملجاوے اور یکساں ہو جائے تب اوسکو اوتار کر خشک کرتے ہیں جب
 خوب خشک ہو جاتی ہے تو اوسکو خوب کوٹتے ہیں اور بعد ازاں تھیلہ یا سے پنبہ میں بند کر کے سبز چرسہ نہیں
 سہی تی ہیں اور مسکا منڈی میں فروخت کے واسطے روانہ کرتے ہیں قوم گسائین اس نواح کے اصل مشاہیر
 اس افیون آمیزش یافتہ کے ہیں اس قسم کی افیون کو نہایت مفرت رسان تصور کر کے اوسکا استعمال
 راجپوتانہ میں نہیں کرتے مشہور ہے کہ وہ جزائر اسپا میں جاتی ہے اور وہاں کاشتکاران اوسکو بالخصوص
 پانس بادام کے درختوں میں دیتے ہیں محصول راہداری افیون مالک ہندوستانی میں فی بارنگا و پرلیا جاتا ہے
 پس افیون خالص اور آمیزش دار دونوں پر برابر دنیا ہوتا ہے گسائین لوگ بہت افیون چوری لپھاتے ہیں
 یہ کیفیت اور ہماری دولت میں صحیح حال پیدائش اور ترقی اس سے مفرت رسان کا چالیس سال
 سے ہے اگر اب حکومت اعلیٰ بجائے اوسکی مستاجری کی اور اسوجہ سے اوسکی ترقی ہونے کی کوشش
 اوسکے انسداد میں از رو سے قوانین کریں یا بھی کریں کہ جس قدر چالیس سال پیشتر تھا اوسقدر رہے تو جو
 متور پیدا نہیں ہوتی ہیں وہ وجہ کافی واسطے اس امر رجحانہ کے ہماری تعریف کرنے کی رکھیں گے اور یہ امر
 ہماری خواہش کا نہیں بلکہ ہم پر فرض ہے کہ ہم ایسا ہی کریں اور محنت اور مشقت کی استطلب واسطے
 ترقی اور بہبود رونی اور نیل اور نیشکر اور دیگر پیداوار کی کریں جنکے باعث یہ ملک بجائے تباہ اور مفلس
 ہونیکے متمول اور تونگر ہو جائے گا ہم نے راجپوتانہ کو خرابی انتظام سے محفوظ رکھا ہے مگر جو زندگی بقدر ہے
 اگر ہم لوگوں کو انکی قوت دلی بہ اقصی بخشش اس اچھی اور عمدہ قوم کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں جیسا کہ صاحب نے
 نسبت ملک گریس کے کیا تھا یعنی یہ ملک گریس ہے مگر زندہ گریس نہیں ہے اسوجہ سے کہ دل کمزور
 ہو گئے ہیں اور جسم ضعیف اور کمزور عین جوانی میں ہو گئے ہیں جس قدر میری رسائی پہنچی میں نے وہی
 کام کیا جو میں نصیحت کرتا ہوں اور میں نے جیسا سابق مذکور ہوا ہے ایک اقرار نامہ رانا سے غریب بھاگنا تک
 لیا ہے کہ وہ ہرگز اپنی اولاد کو اس عادت میں نہیں ڈالیں گے اور جو صرف بیان سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا
 میں بیان ایک جزو کتاب میوار اور مالوہ کا تحریر کرتا ہوں جو صریحاً یا در پردہ استعمال میں آنے لگی ہے
 تقسیم فصل حسب تفصیل ذیل ہے۔ فی چرس یا چرسہ زمین میں پچیس سیکھ اراضی چاہیے اوسط گندم اور جو

اوتیس بجیکہ سے پچاس بجیکہ تک اور بھی زمین جسکو ماریا مال کہتے ہیں اور جو بارانی ہوتی ہے اوس میں کھجور
 کاشت ہوتا ہے اوس پچیس بجیکہ چارہ میں قانوناً ایک بجیکہ واسطے پوست یا افیون کے اور دس
 پندرہ بسودہ تک نیشکر مگر اس ایام بد نظمی اور فساد میں جب ہر ایک شخص اپنی اپنی رائے پر چلتا تھا لوگ
 دو بجیکہ افیون اور تین بجیکہ نیشکر کاشت کر لے لگے اور شاید دو بجیکہ جو بجائے پچیس بجیکہ کے واسطے
 پرورش عیال و اطفال کاشت کرتے تھے کیا تھوڑی قدرت حال انتظام کاشتکاری یہ ہے کہ کاشتکار
 بعض وقت خرابی اپنے عیال و اطفال کے واسطے خرید کرتے تھے تاکہ وہ اپنی سب محنت اسکی
 کاشت میں صرف کریں اگر بازار ہائے ملک خیر مسدود ہو جائیں اور قحط جو ہمیشہ ہوتا ہے واقع ہو
 کیا نتیجہ پیدا ہوگا کہ بہتر ملک ہند جو کدیم کی پیداوار کے واسطے مشہور تھا اب باغ لالہ ہو گیا ملک
 ہر وقت میں وہ لوگ اسکا خوب انتظام رکھتے ہیں اور گواہ اسکا قدیم حاکم ملک اضلاع مالوہ میں کاشت
 کرتا ہے جو ایشیائی مشہور سے متاجری میں واسطے کاشت افیون کے لیے ہیں کیونکہ وہ خود تجارت
 افیون کی کرتا ہے تاہم محکمہ یقین نہیں کہ وہ اس شے مفرت رسانی کو اپنے ملک میں داخل کرے
 نہایت خوشی کا یہ امر ہے کہ کچھ نشان دہائی انتظام قانونی ایام گذشتہ کا باقی ہے اور ظالم سنگھ سن
 چاہتا ہے کہ اس کے ملک کی ترقی غالباً قلبہ رانی سے ہوگی بہر حال ہماری متاجری باعث اس
 خرابی کی ترقی کا ہے کیونکہ جب یہ مشہور ہوا کہ کمپنی صاحب متاجر کلان افیون ہیں فوراً رانا اور کاشتکار
 نے بلکہ ہر ایک خاکروب نے اختیار بیوپار کیا تمام ملک مالوہ ایک جوش میں آیا مثل قوم وچ اور خرید
 و فروخت اون آدمیوں نے بھی کرنی شروع کی جنکے پاس کبھی ایک سیر افیون بھی نہیں رہتی تھی بقدر
 ترقی اسنے پکڑی ہے اسکا خیال ہو سکتا ہے جب نقشہ اوبسکا ملاحظہ کیا جاوے کہ فروخت اول سال
 متاجری ہماری میں دس لاکھ روپیہ سے زیادہ ہوئی جس میں ہماری رائے میں سرکار نے قریب چار لاکھ
 روپیہ کا نقصان حاصل کیا امید ہے کہ اب یہ امر خوب فہید میں آگیا ہوگا اور واضح قانون ولایت
 خیال کریں گے کہ اس تجارت کا قائم رکھنا ہماری آبرو اور منافع کے موافق نہیں ہے اور نہ ہماری انسانیت
 لائق ہے *

اگر جو وجہ ہم نے جمع کیے ہیں بروقت تحقیقات پایہ ثبوت کو پہنچیں تو تدابیر گذشتہ گورنمنٹ جو کسی وجہ سے

لے یہ یاد رہے کہ یہ تحریر بسہ موقع باہر جنوری سن ۱۸۵۷ء ہوئی تھی *

بروسے کا رآئی ہوں صرف اس خرابی کو ترقی دینگی اگر یہ بھی منظور کر دو کہ یہ توقیر ہماری مستاجری پٹر کے تحفظ کے واسطے ہے اور قرین انصاف بھی اسوجہ سے ہیں کہ حکومت ہائے ہندوستانی پر تاثر اوسکی ہوتی ہے یعنی مستاجران و کاشتکاران افیون پریم تاہم اور تدابیر بھی ممکن تھیں جو موافق ان کے بہتر ہوتیں اور اس قدر نتیجہ ہائے زبون اونسے پیدا نہیں ہوتے +

باب پنجم

دہلیشہر۔ رتن گڈہ کیری۔ آبادی چارن۔ اتواخرو۔ تھیر کڈہ پارا گڈہ۔ ڈونگرشہ۔ شیوسنگہ قاعدہ تبنیت کالامپگہ۔ امید پورہ و رئیس مقام مذکور۔ سنگونی۔ مندر بھوانی۔ قطعہ اراضی رانا موکل قدیم حال قوم ہارا۔ الو ہارا ہاوا۔ دانگرہو۔ عجیب تاثیر آفتاب اوپر ہواسے مقام تھپار + مقام دہلیشہر تاریخ ۱۲۔ ماہ جنوری سولہ میل اکہ شناخت موسم یعنی تھیرامیٹر ۲۶ درجہ بوقت نوشت ۵ گھنٹہ صبح۔ مقام کینرو سے دہلیشہر تک برابر نشیب ہے شاید برابر ایک ثلث زاویہ بلندی سطح قریب نصف فاصلہ تک زمین اچھی زریز اور سیر حاصل ہے مگر دوسرا نصف کوہ ہائے خرد سے پڑے دہلیشہر خوبصورتی سے آخر مقام نشیب پر واقع ہے اور ایک آبشار صفا جاری ہے بنجاب جنوب و رتھاسے لکری کلان مترکم ہیں حقوق بھومیاء بعض کچھوا ہا راجپوتوں کا ہے یہ لوگ ایک حصہ پیداوار کثیر کو دستہ ہیں صبح کو ہمارا گڈہ چند مواضع میں ہوا اور اکثر گروہ نیل گائے کے نظر آئے ہلو دیکھ کر وہ بامہنگی سے کنارہ کش ہوئے مگر سطح زمین پر اکثر تھپرتھے ہم انہی گھوڑوں کو بھیر نہیں سکتے تھے + تاریخ ۵۔ مقام رتن گڈہ کیری فاصلہ نویل۔ راستہ ایک کوہ صاف پر تھا ایک ندی اوس میں سے گذرتی تھی۔ دو میل کے فاصلہ پر دہلیشہر سے سرحد کینرو کی تھی اور چوڑائی موضع کیری کے نشیب اب بھی کیری تک تھا اور غالباً ایک سو فیٹ کی بلندی سے زیادہ یہ نسبت میدان میوار کے تھی راستہ تھرون پر اور جنگل میں تھا مگر جا بجا اچھی سیاہ زمین بھی نظر آتی تھی سہنے کنارہ دہلیشہر نالہ پر برابر سفر کیا راستہ میں جنگل بہت ہے اور ایک مقام پر نہایت خوبصورتی سے پانی گرتا تھا ہمارا گڈہ مواضع میں اور ایک آبادی قوم چارن میں ہوا سبھلہ اونکے ہمارے چند دوست مرلا کے تھے انھوں نے اپنے فرائض فراموش نہیں کیے تھے مگر چونکہ عورات اوس آبادی کی بانکی تھیں لہذا وہ ان قیام میں کچھ لطف نہ تھا پس سہنے مبلغ پانچ روپیہ اونکے برنجی کلس میں ڈال دیے اور وہ ان سے آگے کو روانہ ہوئے سواری کا سدا

کسیری کی بھی نزدیک تھی قریب دو سو سو ارب پیاوہ تھے یہ سب اسٹینٹ قلعہ بالا کے کوہ سے ہمارے استقبال کے واسطے آئے تھے کہ آکر ہکو غیمہ گاہ تک پہنچا دین یہ شخص شہ دار لالہ جی بلال کا ہے اور ہوشیار اور صاحب تدبیر ہے ہمارے خیمے متصل شہر کے نصب تھے وہاں ہکو وہ پنڈت لگیا اور بعد رسمیات تواضع و تکریم کے منجانب ہمارے دوست لالہ جی اور اوس کے راجہ سیندھیا کے (جنگل کپو دین) نے بارہ سال تک سفر کیا تھا وہ ہم سے رخصت ہوا اور استدعا کی کہ ہم بھی اوس کے قلعہ میں جاوین مگر چونکہ اوس میں کوئی شے قدیم تھی لہذا ہم نے مناسب مقصور نہیں کیا کہ اوسکی دعوت قبول کر کے اوس کے راجہ کے دل میں رشک پیدا کریں اور ہم نے بطائف الحیل نامنطور کیا *

چوراسی بن گن کسیری کے سمت ۱۸۲۸ (۱۲۷۷ شمسی) میں ۱۰ اوجی سیندھیا کو بالعوض خرچہ فرج کے دیا گیا تھا اور سمت ۱۸۳۲ تک اوسکی مالگذاری بدستی حساب میں آئی بعد ازاں وہ برجی تاپ داماد سیندھیا کو ملا اوسوقت سے وہ میوار سے علاحدہ ہو گیا دغا بازی رئیس بیگو نے جو منجملہ سولہ رئیسان رانا تھا اس جواہر کو اپنے تخت میں سے گم کر دیا اوس واسطے کہ اوس نے قبضہ اوپر چوراسی کے کیا جو ملحق اوس کے علاقے کے واقع دامن کوہ تھا اوس کے خارج کرنے کو رانا نے سیندھیا سے درخواست کی اور سیندھیا نے نہ صرف وہ چوراسی اپنے قبضے میں کی بلکہ خود بیگو کو بھی لے لیا بیگو پر جرمانہ سنگین کیا گیا اور اوس کے چالیس عمدہ موضع یا قریب نصف جاگیر کے واسطے اداسے جرمانہ رہن رکھے گئے اس بلندی پر سے تماشائیت عمدہ نظر آتا تھا اور پنڈت اپنے ہوائی مقام سے نیچے کسیری کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ

میں بادشاہوں سب کا ہون جو میرے زیر نگاہ ہے

ہم اوس کے اس استحقاق کا بدلہ مقابلہ کرنا اگر ہکو امید فتح مندی ہوتی *

اتوا آخر وہ فاصلہ آٹھ میل تحصر ما میسر وقت طلوع آفتاب ہم درجہ پر ہوا سے شمال تہذ جو ہمارے ہمارے ہونے چہرے پر لگتی تھی جب وہ بلندی رتن گدھ کو طے کرتے تھے بلندی اس دوہرے مقام کی چار سو فیٹ سے کم ہے گو پیدار راستہ سے وہ برابر پانچ فرلانگ کے ہے قلعہ اوپر ایک نوکدار چوٹی پہاڑ تعمیر کیا گیا ہے اور کام اوسکا اب تک درست بنا ہوا ہے وہ لوگ تعمیرات تازہ اطراف میں جان ممکن ہے تیار کرتے تھے مگر امنیت عامہ نے اسکو موقوف کر دیا دراصل یہ قلعہ چوبیس گھنٹہ بھی بمقابلہ دو توپ مارٹر لینے غبار کے قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ ایک مقام بلند متصل سے اوس کے اندر تک زد تھی ہم نے

اپنے قدیم ہمراہی سے دریافت کیا کہ یہ قلعہ کبھی حملہ فوج میں قائم رہا ہے یا نہیں اور سنے جواب دیا کہ نہیں اور یہ قلعہ اب تک کماری ہے یعنی کنوارہ اور یہ نام ہر ایک قلعہ کو اس وقت تک دیا جاتا تھا جب تک وہ کسی حملے میں قائم اور مستحکم نہیں رہتا تھا اور سکی بلندی سے ہکو نہایت عمدہ تماشا نظر آیا یہ بلند تر کنیر و سے ہے جسکی دیوار سرحد مختلف اور علیحدہ ہے نالہ جو دہار شیر سے آتا تھا یہاں سے نظر آتا تھا کہ کوہ سیاہ کے کنارے کنارے بہتا تھا اور سکے کنارے پر عمدہ فصل نمودار تھی اور درخت ہائے انہ اور وہ مترام تھے یہ ایک نامز عجیب ہے کہ جسقدر زیادہ بلندی پر ہم جاتے تھے اسیقدر کم نقصان فضل نظر آتا تھا گو بیشک قبل از موسم تیار اور پختہ نظر آتا تھا کشت زار گندم عمدہ تھی مگر جو کی بال سے پیدا تھا کہ اوسپر کچھ نقصان عائد ہوا ہے مہنے یہ بھی دیکھا کہ شاخا سے درخت مہوہ جو نیچے پھین اوکو نقصان پہونچا تھا برگ اور سکے پرمردہ اور خشک نظر آتے تھے مگر جو شاخ بلند پھین وہ آسیب سے محفوظ پھین مٹر (ہٹوئی) جو ساتھ جو کے بوئی گئی تھی کم و بیش نقصان پذیر ہوئی تھی مگر اوسقدر نہیں جسقدر کنیر و میں نقصان پہونچا تھا *

راستہ نہایت خراب ہے اگر اوسپر اطلاق راستہ کا کیا جاوے کمی میل تک پنڈت نے براہ ہرانی ہمارے واسطے راستہ بنوایا تھا جنگل کٹوا کر جو نہایت گنجان تھا اور جہان نیل گاہے اور شیر رہتے تھے اور وہ راستہ صرف ہمارے اسباب کے گزرنے لائق بنا تھا اس راستے سے کبھی فوج گزر نہیں کرتی تھی مگر ہم کو عجائبات دیکھنے تھے نہ آرام کرنا قریب چار میل کے فاصلے پر قلعہ سے ہم ایک اور بلندی مختصر پر چڑھ کر موضع اور پر پہونچے یہاں سے مہنے دیکھا کہ مقام مارا گڈہ بجانب چپ تھا اور یہ شکر کہ وہاں کچھ کندہ ہے مہنے اپنے ایک پنڈت کو بھیجا کہ جا کر نقل کر لاوے ایک میل اور سفر کر کے ہم اخیر سلسلہ کوہ تک پہونچے جو بطور خط کشتی چوڑی کبیری کے تھے وہاں سے مہنے ایک اور بلندی دیکھی جسپر ہم پس فردا جاوے نیکے اور جہان سے مہنے سنا کہ تہار رفتہ رفتہ پست ہو کر کنارہ چہل تک پہونچتا ہے جو مقام آخر ہمارے سفر کا قرار پایا ہے جیسے مہنے موضع امید پورہ سے گزر کیا جو جاگیر ماتحت بیگو کے ہے اور عمومی رئیس مقام بیگو اور سپر قابض ہے ہمارے استقبال کو ٹھاکر مع اپنے دورشتہ داران کے آیا و سب خوب سوار تھے بجالا ہاتھ میں اور پوشاک اونکی نیچی کرتہ اور ہرن کی کھال کی مرزئی بجائے خود کچھ بزارہ تھا اونھوں نے اپنے رئیس کی طرف سے سلام کہا اور ہمارے ہمراہ ہمارے خیمہ گاہ تک آکر رخصت ہوئے *

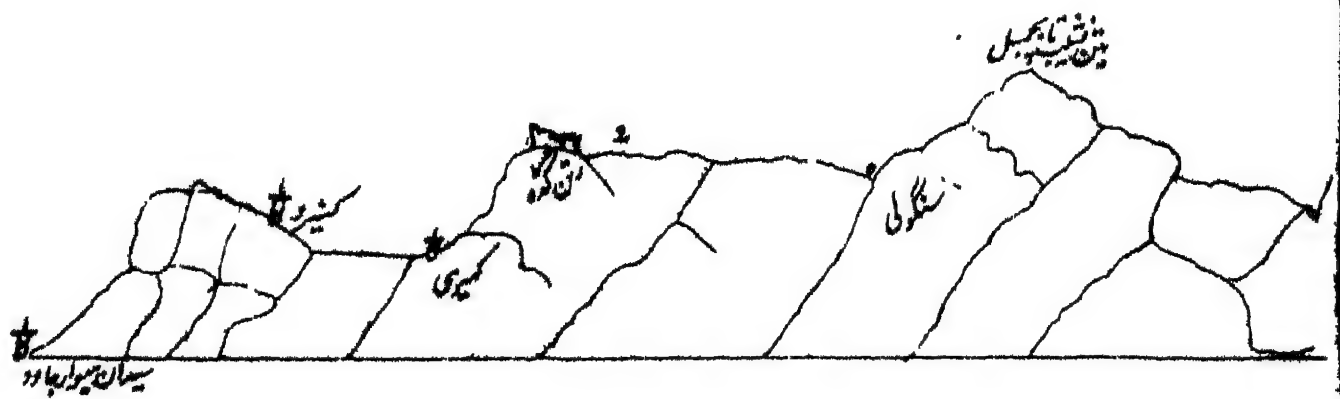
چھوٹا یعنی اتوا خرد بھی ایک ماتحت جاگیر دار ایسے خاندان کے یعنی میگماوٹ بیگو والہ کے پاس ہے

نام اوسکا دونگر سنگہ یعنی شیر کوہی ہے اور وہ ہمارے ہمراہ ہے یہ شخص مرت تک انیس کلان تھپار کا مشہور تھا
 ہمارے لوگوں نے اوسکا نام روورک دیہور کھا تھا اور بغیر ناز کرنے اپنی گزشتہ جنگجی کے وہ کبھی خواب میں
 بھی اپنی گزشتہ حرکات کی بدنامی نہیں دیکھتا تھا گو اوسنے گشت ملک میں دو روڈ بیک بارادہ جب یہ لینے
 روپیہ کے جو وہ اپنے مقام کوہی میں قیام کر کے صرف ضروریات میں کرتا تھا مگر یہ بھی اوسکے مصارف
 مرثیہ کی اعانت سے ہوتے تھے اور اوسکو صرف قوت دیکار ہے کہ وہ شہرت مثل اپنے بزرگ لاہیکر
 بیگو والہ کے حاصل کرے تاہم اوسکا نام اس ملک میں بخوف یاد کرتے تھے اور یہ لفظ کہ ڈونگر سنگہ آیا
 کافی اس امر کے واسطے تھا کہ باشندگان گردو لواح اپنے اسباب سے علیحدگی اختیار کریں یا اوسکے
 تحفظ کے واسطے سلاح بندی کریں دکھنی کے ساتھ اوسکو ایک وجہ واجبی تکرار کی تھی کیونکہ اکرا اوسکا واسطہ
 نہوتا تو وہ مالک ندو دانی مع اوسکے چوبیس مواضع کے جنکو سلیند ہیانے اوسوقت اوسکے جد یعنی
 دادا سے چھین لیا تھا جسوقت اسنے یہ کوہی ملک اوسکے مالک سے لیا تھا گویا ہونکر کوہی ملا تھا
 مگر ڈونگر کے والد نے برچھا لیکر کبھی اوسکو آرام نہیں دیا مگر اوسوقت کہ جب اوسنے متاجری دوامی
 چار مواضع موروثی کی اوسکو دی منجھ اوسکے دو مواضع بہر خاص ہونکر اور دو باقیانہ بہر مالکدار قریب
 بیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ جب دو پچھلے مواضع ضبط ہو گئے تو شیو سنگہ نے پیر اپنا برچھا سنبھالا
 اور اپنے فرزند ڈونگر سنگہ کو ہدایت بیج قانون معاوضہ ستانی کے کی اوسنے پیر چھپیک دی اور اپنے
 عیال و اطفال کو بنظر تحفظ پاس راجہ شاپور کے روانہ کیا اور دل معاوضہ ستانی پر باندہ بایہ دونوں ولد
 اور فرزند اور دیگر شجاع دلاں بغرض معاوضہ ستانی تا وسط ملک مالوہ تاخت و تاراج لیکئے اور وہاں سے
 مال غنما لاکر اپنے مقامات میں بیچ اتوا کے واپس آئے مگر گو اوسکا ہاتہ بخلاف ہر ایک شخص کے بلند
 ہوا تھا اوسنے کبھی اپنے خاص بیر یعنی دشمنی کو فراموش نہیں کیا اور اوسکو موروثی رضع ندو دانی سے
 بہت پیدا مرثیہ کو ہوتی تھی مگر شیو سنگہ کے ہر چار طرف اوسکے دشمن تھے جنہوں نے اتفاق کیا
 کہ اوسپر غالب آویں اور ایک روز وہ چند کاومیش بہت عمدہ اپنی مقام پناہ میں لیجا تا تھا کہ اتفاقاً ایک
 گروہ سواران نے جو جھاری میں حب الحکم بجا و معنی تھے اوسکا نرغہ کر لیا مگر یہ درونوں خوب اچھے
 سوار تھے اور سواروں میں سے نکلکر مندل گدہ کی طرف چلے سواروں نے تعاقب کیا وہ دونوں
 قریب موضع انیت کے پہنچ گئے تھے کہ جب شیو سنگہ نے اپنے گھوڑے نالے میں ڈالے اوسنے اوسکو

دعا دے، یعنی وہ گریٹے اور جب تک کہ وہ اوتھے برچھ مرٹھہ اسکے جسم کے پار ہو گیا مگر ڈونگر سنگہ
 خوش رہا۔ یہ سب تھا اور اپنے تعاقب کرنے والوں کو مغالطہ عبور نہ دیکر جو اپنے والد کی لاش کو اپنے
 رومال میں لپیٹ کر اپنے راستے سے جاؤسکو معلوم تھا پہاڑ پر چڑھ گیا اور بمقام ندووائی اپنے بزرگوں کے
 مقام مدفن میں جان اوسکے بزرگ جلائے گئے تھے اپنے والد کی لاش کو بوقت نصف شب جلا دیا
 اور بجائے فرو ہونے کے اسنے اور بھی ترقی خواہش معاوضہ ستانی کو دی اور وہ خواہش این ایام
 امنیت میں بھی جاری ہے اور اگر ہر ایک رئیس میوار کا مثل ڈونگر سنگہ کے کرتا تو مرٹھہ بہت کم
 میدان جنگ آجکے روز رکھتا جب صاحب اجنٹ ذکر نالشات سنگین کا جو متمم حال ندووائی جلا
 اوسکے کرتا تھا اوس سے بیان لاتے تو اوسکا صاف اور چست جواب یہ ہوتا تھا کہ مجبور وٹی تھا ہے
 اسیر یہ اونھوں نے اوس سے چھین لی ہے مگر حکومت ہو لکھ کی جو کبھی خیال تعدی وقوعہ کا نہیں
 کرتی تھی حاکمان مقام کے پاس نالشات بشور و شفقت کرتے تھے اور حاکم مذکور فیصلہ اولکا اوپر
 قاعدہ قبضہ کے اور ڈونگر کے طریق بسر اوقات کے کر سکتے تھے میری نسبت یہ ہے کہ میں اس امر
 اقبال کرنے میں تامل نہیں کرتا کہ میں لحاظ رئیسان میوار کا اوسقدر کرتا ہوں جسقدر انکی معاوضہ ستانی
 دشمنان دکنی سے ہے اور خوب دریاقت حال اونسکے بواعث اور موجبات عظیم و قوی کی بابت
 معاوضہ ستانی کے کر کے ہنہ نہایت گرا گرمی سے معاملہ شیر کو ہی یعنی ڈونگر سنگہ کا اختیار کیا اور چونکہ
 معاملہ (معرفت مٹر چرٹ و لیلی صاحب کے) ریاست ہو لکھ کے ہمارے فیصلے کے سپرد کیا ہنہ رئیس مذکور کو
 ایک جزو اوسکے موروثی علاقے کا بہرہ و زمین دلوادیا اور اوسکو الیا کر دیا کہ وہ اپنے برچھ کو تبدیل کر کے
 قلبہ کا پھل اوسوقت تک نہاتے جب تک کوئی موقع تازہ زیادتی کا پیدا ہو اس فیصلے نے ہکو ایک اور
 دلیل حق ملحقہ اراضی عطیہ کاشکار رعیت کے لانیفک ہونے کی اور اوسکی برتری اور اس عطیہ کے جو
 بادشاہ نے عطا کی ہو دستیاب ہوئی یہاں بعض حقوق زمین (بھوم) کے ایسے تھے جو بزرگان ونگر سنگہ
 بیچ شہر ندووائی کے حاصل کیے تھے اور اوسکی وہ زیادہ تر قدر نسبت خود مقام مذکور کے کرتا تھا ڈونگر سنگہ
 حال ایک دلیل عجیب عقائد تنبیت کی غالب آنے اور پر خوش نصیبی کی جو حق و لدیت سے پیدا ہوتی ہے
 گو وہ رتبہ حاصل نہو شیو سنگہ اور دولت سنگہ ماتحت جاگیر داران بگیو دونوں بھائی تھے برادر اول کے پاس
 ندووائی تھا اور دوسرے کے قبضے میں برادر دوم دولت سنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی اونسے ظالم سنگہ برادر دوم

ڈونگر سنگ کو تہنے کیا براور ڈونگر سنگ اس طرح بیس مقام راور وکا ہو گیا جسکی سالانہ مالگداری قریب چار ہزار روپیہ کے تھی اور ڈونگر سنگ کی ریاست مقام اتوا خرو اور بھوم ندوانی تھی ظالم سنگ پر اب زیادہ مہربانی اور سکے رئیس بگپو والہ فی سب اور وہ اسکا نو جدار ہے چ شکل و شبابت کے وہ بہتر ڈونگر سنگ سے ہے طویل قد اور خوب صورت ہے گفتگو میں دلیر اور طریق رئیسانہ رکھتا ہے ڈونگر سنگ مضبوط جسم کا سیاہ رنگ نقشہ نادرست گفتگو کن رہے کھتا تھا مگر بالکل نیک مزاج صاف دل اور بے شبہ تھا اور وہ جو ہمارے ہمراہ ہے اسے ہکو نہایت خوش روایات متعلق مقامات گرد و پیش سے کیا۔

مقام سنگولی تاریخ ۱۔ ماہ فروری۔ سارے آٹھ میل فاصلہ تھرا میٹر ۴۴ ڈگری یہ شہر دارالمریت ایک پٹہ کا ہے جہمین باون مواضع ضلع آنتری میں ہیں لفظ آنتری ایسی گھاٹی یعنی جبال کو کہتے ہیں جو درمیان دو کوہ کے واقع ہو آنتری میوار کی سرسبزی منحصر اور پرنالہ بھامنی کہ ہے یہ اکثر مقامات کے بیچ میں بہتا ہے اور دو مقام کلان میں گر کر شامل جمیل ہوتا ہے اور قریب تیس میل طول میں مقام چور تا بقدر کوہ ہے اور دس میل عرض میں اوسمیں تحفہ فصل گندم اور جو اور نخود اور نیشکر اور پوست کی پیدا ہوتی اور اوسمیں ایک سو مواضع خرد و کلان آباد ہیں مگر ایک نقشہ اس ملک کا خوب وضاحت کرے گا۔



مقام چور سے جو راستہ میدان میوار سے تاکوہ بلند تر تھار جاتا ہے اوسمیں کالا میگر بگپو والہ حکمران ہے اوس سے ایک اور خاندان منجلا اکثر فرقہ ہاے میوار کے لکھتا ہے جو اپنا نام اپنے موزوئی میگاوت سے اختیار کرتا ہے یہ فرقہ اور خاندان زیادہ ہوتے ہیں اسوجہ سے کہ کالا میگر اور اسکے بزرگ ایک فرع سنگاوت سے شمار کیے جاتے ہیں اور یہ سنگاوت ایک قسمت چوئادوت کی ہے جو اصل خاندان میوار کا ہی اولاد کالا میگر جسکا قلعہ بگپو اور پر سرے آنتری کے واقع ہے اب علاقہ تھار سے ڈیڑھ سو سپاہی مسلح سیڑیاؤ

جمع نہیں کر سکتے اور اسقدر اور اقوام بگیا نہ کے مثل راجپوت اور ہارا اور گورجنگو اراضی بالخصوص چاکری دی گئی تھی جمع کر سکتے تھے رئیس میگھاوت اب جاگیر بگومین میں موضع سے زیادہ نہیں رکھتا ہے گواہ میں اگر تردد ہو تو پچیس ہزار روپیہ سالانہ تک پیدا ہو سکتے ہیں باقی سب متوزق قبضہ مرہٹہ میں بذریعہ رہن جو قریب چالیس سال سے تھا ہے گو قریب دس مرتبہ زیادہ روپیہ ادا ہو چکا ہے وہ اس بھی ایک ثلث اپنے مقام سکنی کی پیداوار شامل کرتے تھے اور خود شہر بھی انکی دست اندازی سے خالی نہیں ہے وہاں بھی وہ ہمیشہ فساد کرتے رہتے ہیں ملک میوار کی بد نصیبی سے بڑی وجہ ہماری فوج کشی کی اور اس کے نتیجہ ملک گیری نے اخراج مرہٹہ غربی کنارہ چمیل سے چیمہری فتوحات کے فراموش ہو گیا ورنہ جملہ اراضی متفرق میوار تا بسرحد مالوہ رانا کو دوبارہ ملتا تو موضع خود تپار میں مکانات کھیرل کے ہیں اور دیوار پست تیرامید پورا گواہ میں عمومی رئیس رہتا ہے دیگر مقامات سے بہتر نہیں ہے اور خود رئیس کا مکان ایسا ہے کہ اس میں کوئی غریب کاشتکار انگلستان بھی جو دواش اختیار نہ کرے گو غرق مفلسی تھا مگر رئیس مذکور مع اپنے فرزند اور برادر زادہ اور پندرہ دیگر رشتہ داران اور لواحقان واسطے استقبال اپنے رئیس بگوا اور انگریزی صاحب اجنٹ کے آنے کوئی رئیس امید پورا ایک اچھی دلیل اس امر کی ہے کہ طرفی رئیسانہ تنک و شان مرتبہ یعنی دول سے برابر ہے اور سکا طریق اور دست خود داری ہر ایک وضع اور حرکت سے پیدا تھی پوشاک اوسکی اموارنگ کی تھی اور دستار بھی اوسی رنگ کی (یہ پوشاک پسندیدہ راجپوت کی ہے) اوسپر پوشش بطور زرہ پوست چیتے کی جو اوہنے خود شکار کیے تھے پہن کر اسطرح برچھ شفاعت ہاتھ میں اور ایک عمدہ مضبوط گھوڑے پر سوار جب کارین بھی مثل اوسکے ملک کے سادہ اور عمدہ تھا آیا دیکھو جاگیر دار امید پورا پوشاک شکاری پہنے ہوئے اور باقی اوسکے ہمراہی پیادہ خوش اور بے فکر مثل غزال صحرا سے تپارنا واقع لذات ہستنا سے عمل پانی جب وہ بگوا جاتے ہیں اور جنگی کل ضروریات خوراک و پوشاک و بارود و تاکو وغیرہ بخوبی آٹھ پوٹے اپنے اسی روپیہ سالانہ میں سرانجام ہو سکتے ہیں یہ گروہ ہمارے ہمراہ تاخیمہ گاہ آیا دستار ہاکی سرخ اور رومال ہلے سرخ اور قدر سے بارود انگریزی رئیس مذکور اور اوسکے فرزند اور برادر زادہ کو دیکر ہم

بخوشی با ہم رخصت ہوئے +

نشیب سنگو کی کا بہت ملائم ہے اور ہم اب زیادہ انٹی فٹ سے نیچے سطح اوہر کے جو نہایت بلند چوٹی

تہار کی ہے نہیں ہین اوسکے دیکھنے سے ہکو نہایت خوشی ہوئی مگر افسوس کہ ہمارے پاس بیرونیہ کا آل نہیں ہے شگولی ایسے ملک ہین جیسا یہ ہر ایک شہر کہلا سکتا ہے جہین پذیرہ سو آباؤ گھر ہین اور گرد ایک مضبوط دیوار ہے نہت خود اپنی خوش انتظامی کا اور گرد و نواح کی عدم اغیرت کا واسطے اس آبادی کی کثرت کے شکر گزار ہے چ وسط شہر کے دیوار باسے کلی ایک قلعہ کی تعمیر کردہ اور بارانظر شہر ہین ہنجا بلہ تعمیرات جدید جو نہت نئے تیار کرائی ہین اوسکے گرد ایک خندق عمیق سے مع پشتہ و فصیل گرداوسکا پونے دو میل کا ہے قریب ایک میل بجانب شمال و مغرب بقیہ مندر بجیا سنی بھوانی کا جو راجپوت کی دیہی ہے موجود ہے نہنے ایک تختی جس ہین مالک تہار کا دہرم وان ہونا کندہ ہے لیخے اوسنے معافی دوامی واسطے جوت بتی مندر کے عطا کی ہے دیکھی اوسپر یہ کندہ ہے سمت ۱۳۷۷ (سند ۱۲۷ ع) دوم اسوج روز جمعہ (بہر گوار) ہمارا جہ سری موکل جی واسطے جوت بجیا سنی بھوانی کے ڈیرہ بگیہ ارجی

۱۷۷۷ یہ ایک نام شکر چارج کا ہے اسکو سيارہ شام بھی کہتے ہین مگر دیکو نہایت زبون اور ناموزون معلوم ہوتا ہے جب یہ دریافت کہ یہ سارا جو نہایت خوبصورت جلد شارگان سے ہے بنام کانادوتا نے یک چشم مشہور ہے اسکی دوسری آنکھ وصال جہانی کے سبب ہوئی تھی جو اوسنے مسماۃ تارا زوجہ دوسرے دیتا کی چاہا تھا شکر چارج باوجود اسکے گور و جلد ارضی پیدائش کا ہے ہم یہ بالتحقیق کہہ سکتے ہین کہ جو ہندو اپنے دیوتاؤں کا حال حرون بحرف دریافت کرے تو اوسکا اعتقاد اس سے مستحکم نہیں ہو سکتا اب جو ہوشیار اور ذی علم ہندو ہے وہ اوسکو نجومی قصہ تصور کرتا ہے اور ایسا ہی اوسکو تصور کرنا چاہیے وہ اوسکو اوسی قسم کا تصور کرتا ہے جیسا حال سفر دریا ارگونات کا مگر سب گروہ شوالہ تین تیس کرور دیوتاؤں ہین اوسی اعتقاد سے جاتے ہین جیسے روم و ایلج اپنے خیمین کے اول قوم اور وہ نہایت سخت تھا اس عبادت کثرت دیتا باکی نسبت اور درباب روگردانی طبیعت ہندو کے اس عبادت سے لیا گیا تھا کہ ہندو اپنی شرف غایت خیال کر کے ایک عالم لغیب اور قادر مطلق اور لایزال خدا کی پرستش کریں یہ قدم رام موہن را سے نے لیا تھا وہ ایک ہدایت مجسم ہو گیا تھا اور امید ہے کہ پیشین گوئی فوائد نسل آدم ہین وہ اچھا عیسائی تھا گو برہمن ثابت قدم پرستش کر کے والا صرف پیدا کنندہ کا اور فیاض مخیر تھلی برو بار اور راج مگر نہایت سخت بیچ مقابلہ بدعت مذہبی کے جو اوسکو ایسے صدمہ دیتی تھی جیسے کسی شخص کو جو امور عظیمہ کے سرانجام کے واسطے پیدا ہوا ہو اس لیاقت طبیعت پراوسکی لیاقت علمی بھی بڑے مرتبہ کی تھی دل اوسکا صاف اور زود فہم فہم مستحکم تلاش علم ہین جد و جد بشیار مل قبضہ اختیار ہین سوائے اسکے لیاقت علمی ایسی تھی کہ وہ ایک ہی زبان نہیں بلکہ عبرانی و کرکے لاطین فارسی عربی اور زبان اپنے ملک کی لیخے سنکرت *

معانی عطا کی جو کوئی اسکو موقوف کرے گا بھوانی اوس سے سمجھکی یہ یادداشت اوس مشہور رانا موکل موہارا
کی ہے جسکی مرگ حسرت افزا بذریعہ قتل تواریخ مالک میوا زمین درج ہے *

موکل ایک نہایت مشہور رانا اس خاندان کا تھا اور اوسنے ایک جنگ سخت مقام راس پور کے
شیر شاہ شاہ دہلی کو شکست دی تھی وہ والد لعل بائی کا تھا جسکی نسبت ہمیں کچھ طعنہ آمیز بیان اور تواریخ
جسکی کچھ صفحہ ۲۰ کتاب انگریزی کو درج کیا ہو مگر شاعر سندی کی بھی جو بیان کرتا ہے کہ راجہ دیمرج نے بلا خیل
طعنہ کرنے راجہ جنگلی کے اوس سے شادی کی تھی کچھ شبہ تائید کی نسبت اس لعل کے اپنولین نہیں رکھتا تھا
تہا پھر یہاں قصہ اسے قوم ہارا کا بیان کرتا ہے جو زمانہ پیشین میں آکر اس پہاڑ پر آباد ہوئی تھی
اور یہاں اوبھون نے اپنی حفاظت کے واسطے بارہ قلعہ تعمیر کیے تھے وہ اب تک قائم ہیں کچھ قائم
اور کچھ افتادہ اور گو وہ آپ کو مالک تہا مشہور کرتے ہیں مگر بزرگی رانا سے میوار کے اب تک مخوف ہیں
اور اوسکی اطاعت بطور مالک کرتے ہیں منجملہ ان بارہ قلعہ کے ایک رتن گڈہ ہے جو اب تک با مکمل
ویران نہیں ہوا ہے گو ویران قلعہ دوم یعنی دووار گڈہ باعث جنگ خنزیر درمیان سنگھات و بگیو اور
سکناوت کو الیا راجہ تہا کے واقع ہے ہوا تھا قلعہ پارا انگریزوں نے تھوڑے فاصلے پر ان سے واقع ہے
مگر نہایت مشہور جملہ قلعہات کا قلعہ پادوا ہے جو کنارہ مغربی کوہ مذکور پر واقع ہے اور وہاں سے نگاہ
جملہ میدان میوار پر ہے گو چند صدی گزر گئی ہیں جبے قوم ہارا اس سطح زمین سے خارج کی گئی ہے
مگر نام آقا پادوا والہ کا اب تک زندہ ہے اور نیز وحشی بھیل بھی اوسکے نام سے واقف ہیں جو مثل
حیوانات کے جنگلی فواکہ پر بسر اوقات کرتے ہیں *

ہمارا ارادہ یہ ہے کہ دوسرے راستے سے تہا سے گذر کریں اور راستے میں مقام سکنی آلو کا ملاحظہ کریں
اور اسی اثنا میں ہم چند قصص آلو کے بیان کریں گے جو ہمارے رہنے نے ہمیں سفر اس مقام کے
مذکور کیے ہیں جان اوسکی نشان و شوکت ظہور میں آئی تھی *

۱۔ ہزارہ اس تحتہ کے ہم مطابقت سنیں ماضیہ کی کر سکتے ہیں بیچ صفحہ ۲۸۶ جلد اول انگریزی ہمارے تحریر کیا ہے کہ یہ سمت ۱۸۴۱ء میں
اسنے والد کی جگہ بیٹے رانا موکل کے گدی نشین ہوا یہ سمت دو سال پیشتر تاریخ عطیہ بابت جوت مندر مذکورہ بالا سے تھا مگر ایسے
سردار و اکثر اون لوگوں کے راستے میں آئے ہیں جو ملاحظہ تواریخ پیشین راجپوت کرتے ہیں یعنی راجپوتوں کی تواریخ قدیم میں
ایسے فرق اکثر ملاحظہ میں گذرتے ہیں *

ایک روز الوہاراشکا رستے اپنے مقام کو واپس آتا تھا راستے میں ایک چارن سے دو چار ہوا جس نے
 اوسکو دعادی اور عرض میں کہ نہیں بھینا منظور کیا مگر اوسکی دستار سرگوبہ درخوست محبوب تھی مگر اوس نے
 اوسکو منظور کیا تاکہ اوسکی خدمت اور ہجو کوئی سے محفوظ رہے چارن شا عزم کو کرنے دستار الوکی اپنے سر پہ
 رکھ کر کہا کہ ہزار سال زندہ رہو اور رخصت ہوا چارن مذکور بطرف مندو دروار الیاست مارو روانہ ہوا اور جب
 حضوری راجہ میں پہونچا اور راتھور کی بروی یعنی ترقی زبان پر لایا بعد ازاں اوس نے اپنی دستار دست چپکے
 اوتاری اور دست راست سے ہجو کیا یہ عجیب حرکت اوسکی دیکھ کر راجہ نے سبب دریافت کیا ہجو اب اس نے
 یہ کہا کہ دستار الوہار کی روئے زمین پر کسی کے آگے خم نہوگی ایسا ادب بہت ایک گناہم رئیس کو ہی سوا کا
 باعث خلی راجہ جگلی ہوا اور اوس نے بعد زبونی دستار مذکور ٹھوکر دئے دروازے کے باہر پھکوا دی لو
 اوسکی درخواست عجیب کو فراموش کر کے باسائیش آرام میں تھا کہ یہ دوست اوسکا پھر حاضر ہوا سر اوسکا ہرنب
 اور دستار لکڑ خورده اوسکی بغل میں تھی اوس نے حال راجہ راتھور کا بیان کیا اور بشور و شخت چاہا کہ بدلا اوسکا
 راتھور سے لیا جائے الوہر سنگرتنگ ہوا اور چارن کو طامست کی کہ اوس نے ناحق یہ خلی اوسکی نسبت حائد
 کرائی اور کہا کہ مجھے تجھے نہیں کہا تھا کہ زمین یا مولیشی یا روپیہ لے مگر تجھ کو سواے اس چٹھیرے پارہ پارچے
 اور کچھ پسند نہ آیا اور اب میرا سر جوابدہی اوس طعنہ کی کر گیا جو نسبت اس پارچہ کم قیمت کے سرزد ہوا ہے کیونکہ
 کوئی شے الوہار کی طعنہ کید کا بغیر دینے سزا کے نہیں سنے گی گو تھا کر بار وار ہے کیوں یہ طعنہ زن ہو
 اوس نے فوراً اپنے ہجوم جمع کیے اور فوراً پانچو پسران ایک خاندان سکے اور ایک مورث اسطے کے درمیان
 دیوار ہائے باودا جمع ہوئے اور آمادہ جانے کے ہوئے جان وہ لیجاے اوس نے اوسے حال ہم عظیم
 بیان کیا کیونکہ امید بازگشت کی دہان سے تھی اور اوس نے حکم دیا کہ ہر بار دن سب کے واسطے تیار ہو
 جو آمادہ اوس کے ساتھ مرنے کے ہوئے تھے یہ اول قوم معاوضہ ستانی کا جب ختم ہوا تو دن دعا لگی کا مقرر ہوا
 مگر قبل اسکے وہ خواہشمند اس امر کا ہوا کہ تحفظ اوس کے برادرزادہ کا مقدم ہے کیونکہ اوس کے کوئی اولاد نہ تھی
 اور یہ بھی وارث تہنہ باودا کا تھا لہذا اوس نے اسکو اندر قلعہ کے ایک مکان میں مقفل کر دیا وہاں تک سات
 دروازے تھے اور ساتوں مقفل تھے اور اوسکا کھانا پینا ہم کر کے خود روانہ ہوا +

راجہ مندو در واقع اس امر کا تھا کہ اوس نے ایک تکرار پیدائی ہے مگر اوسکو اس قدر لحاظ خفیہ نسبت کا راز
 رئیس کو ہی کے تھا کہ اوس نے کہا کہ جس قدر زمین پر ہمارا گذر کرے گا وہ سب برہمنان کو دان دیگی مگر اوس نے

جو اعانت فریب کو کم تصور نہیں کرتا تھا اپنی فوج کو بہت سوداگران اس پر مقبوس کر کے اس کے اسلحہ وغیرہ سارے
 گاڑیوں میں بھرے اور اس کے گھوڑے باگڈہ پر لے چلے اس بہت سے کاروان دشمن بلاشبہ کس طرح کے
 دارالریاست تک پہنچ گئے اور وہاں شب کو قیام کیا مگر صبح صادق میں گھوڑوں پر زین کر کے روانہ ہوئے
 اور آوازہ نقارہ ہارنے راجہ راٹھور کو نوم غفلت سے بیدار کیا جب وہ بیدار ہوا تو دریافت کیا کہ یہ کون
 شخص ایسا دلیر ہے جو دروازہ مندور پر اپنے نقارے پر چوب لگاتا ہے جواب یہ تھا کہ الوبار باودا والا ہی
 والدہ راجہ مارو نے (غالباً قوم چوہان سے تھی) اپنے فرزند سے پوچھا کہ کیا نیت اور سکی نسبت
 اپنے قول کے ہے جو اس نے کہا تھا کہ جان تک ہارا گذر کرے گا وہ زمین دان دیجاگی مگر راجہ اپنے
 قول پر ثابت قدم تھا اور اس قدر بزرگی دلیں رکھتا تھا کہ اس نے نہ چاہا کہ اپنے دشمن کے اوپر جو کم تعداد
 میں تھے فائدہ لے اور اس کی جنگجوئی جو آواز نقارہ اس نے چاہی تھی اس کا معاوضہ فوراً لے لہذا اس نے
 چاہا کہ جنگ وید ہو یعنی ایک ایک آدمی طرفین سے جنگ کرے اس کو پسند کیا اور شکر گزار اس کی
 السانیت کا ہوا اور اپنے رشتہ داران سے کہا کہ ہمارے رنج کے دفع کرنے کو پانچ سو سپاہی کی جان دے گا یہی
 فہرست تیار ہوئی اور پانچ سو چیدہ سپران سیوجی صف بستہ اپنے راجہ کے روبرو واسطے امتحان دیئے
 جو انہر دی قوم ہارا کے آماؤ ہوئے اور اب دولوں طرف سے ایک ایک پہلوان واسطے اس جنگ خوریز
 آگے بڑھا اسی عرصہ میں ایک نوجوان میدان میں آیا اس کا گھوڑا نہایت دم کرتا تھا اور اگر بیان کیا کہ
 کوئی راٹھور جن سے جنگ کرے گا پہلوانان نے اپنے برہمچے نیچے کر لیے اور خاموش کھڑے ہو گئے
 اس خاموشی کو اول رئیس ہار نے توڑا اور غل مچا کر یہ کہا اسے جو ان بیوقوف اور نافرمان ہزار تو یہاں
 خاندان الوبار کو نابود کرنے آیا ہے اس میں وارث متنبے باودا نے کہا کہ کا کا اس کو مرنے دو اگر
 تم اندیشے میں ہو اور میں تمہارے ہمراہ نہوں جنگو راٹھور یہ کلمہ دلیری جو ان ہارا سکر تبسم ہوا مگر جو ان ہارا
 شمشیر بدست میدان میں بڑھا اس کے بعد اس کا دشمن بھی میدان میں آیا اور ہر ایک طرف سے تکرار رہی
 کہ کون اول ضرب لگا دے آخر کار براہ و زراہ آکھنے منظور کیا مگر اس کی ضرب کو دوسری بار درکار تھی
 کیونکہ اس نے ایک ہی ضرب میں راٹھور کو دو ٹکڑے کیے دوسرا راٹھور اس کی جگہ آیا اس کو بھی وہی نصیب ہوا
 بعد تیسرا آیا اور پھر چوتھا اور اس طرح پچیس آدمی اس جو ان ہارا کے ترغیب ہوئے اس جو ان ہارا کی
 حیات بیشتر سے مربوط تھی یعنی جوانی بچپان سنی جسکی مورت دروازہ باودا پر ہے اس نے خود اس جو ان کو

سات قتل میں سے جہان اوسکے عموی نے اوسے بند کیا تھا نکال کر اوسکو دعا دی تھی کہ کسی مقام کی ضرب سے وہ کشتہ نہ ہوگا مگر گردن کی ضرب سے اور یہ دعا دیکھا اوسکو اوسکے عموی کی مدد کیواسطے اور پیدا کرنے شجاعت خاندان جسکی وہ بھوانی محافظ تھی بھیجا تھا الغرض وہ مقام بھی زخمی ہوا اور آلونے اپنے فرزند دلہندہ اور متنبے کو زمین پر گرا ہوا دیکھا والدہ راجہ راٹھور جسے یہ سب جنگ آوری دیکھی تھی اندیشہ کیا کہ تیسرے کہیں ایسی دلاوری اور شخصوں سے نہ ہو منو چکے روپہ و خورش زندگی ناپیر ہے لہذا اب شہ حکم دیا کہ جنگ موقوف ہوا اور ہر معروضہ کے رئیس ہتھار کو دھرم دیور کی دیجا سے اس پیغام سے عزت الکی ترقی پر ہوئی اوسنے اس پیغام کو منظور کیا اور رانی جدید اپنے ہمراہ لیکر مقام باودا کو واپس آیا شادی کا ثمرہ اوسکو یہ ہوا کہ ایک دختر اوسکے پیدا ہوئی مگر قسمت میں یہ لکھا تھا کہ خاندان آلونا بود ہو جائے جب یہ دختر عمر کھڑائی کو پہنچی اوسکی نسبت کی گئی اور مقام باودا ایک مرتبہ بھر مقام خوشی و عیش کا ہوا اور الو مندر میں گیا اور بھوانی کو شادی میں مدعو کیا سب طرف سے خوشی ہو رہی تھی اور درمیان انہوہ عرا جو دروازہ سخاوت پر جمع تھے ایک ضعیف عورت سن تھی یہ عورت دروازہ محل تک آئی اور پہرہ لے کر کہا کہ الو ہمارے جاکہ کہو کہ میں شادی میں آئی ہوں اور اس سے ملنا چاہتی ہوں مگر پہرہ والے نے اوسکو چھڑا اور کہا کہ چلی جا اور درمیان اوسکے اور ہوا کے کھڑی نہ رہ لینے اوسکے روپہ و زہ اوسنے پھر کہا کہ میں اوس سے ملو گی کیونکہ میری دعوت خاص اوسنے کی ہے مگر پہرے والے نے کچھ نہ سنا اور اوسکو بھیرتی سے اوسنے نکال دیا وہ عورت بد دعا دیتی ہوئی چلی گئی اور خاندان الو ہارا نا بود ہو گیا وہ عورت خود بھیاسنی تھی جسکو اونھوں نے اس طرح اوس گھر میں سے نکال دیا تھا جسکی وہ محافظ تھی ۛ

خوب نصیحت راجہ پوتوں کو اس سے حاصل ہوئی جنھوں نے مثل تباہ کن الو ہارا میں دیکھا کیا خون قواعد صافداری کثیر سے پیدا ہوتا ہے سوائے اسکے کوئی وقت ایسا متبرک اور کوئی شخص ایسا مکینہ تھا جو ایسا دعویٰ اوپر حاکم کے کرے بالفعل ہم بیان حالات الو ہارا اور بھیاسنی بھوانی پتھر سے جسکے مندر کو ہم بروقت مراجعت مقام ہارا واتی سے دیکھیں گے قلم کش ہوتے ہیں کیونکہ اوسوقت ہم دریا کرینگے کہ کون آکہ محافظت اوسنے یہ تحفظ شجاع وارث باودا کے جدا کر دیا تھا ۛ

تاریخ ۱۸۔ ماہ جنوری مقام دونگر موٹہ میل۔ آکہ تھرا میٹر ۸۴ ڈگری آجکی صبح تین رستے روپہ و آئی بجانج ۛ مشہور مقام مینال تھا جو کسی وقت دہرا ریاست اور پال کا تھا بجانب راست مگر راستہ سے علحدہ

قلعہ ہنیر واقع تھا یہ بھی کم شہرت میں نہیں تھا اور ہمارے روبرو ستارہ قطب اور کوٹہ تھا جسے وہ مقام ہر ہر ہم سفر کرتے تھے اور پہنے گرہ شش و پنج کو ٹوڑا اور سیدھے راستے سے عنان پھیر کر راستہ نشیب ہنیر درکا اختیار کیا اور بغیر عجب کر کے چیل کے قریب قریب راستہ اولین برابر کنارہ چپ کے زبکرا سے مقام کوٹہ پہنچے اور عینال کو چھوڑ دیا کہ بروقت مراجعت اودے پورا و سکو دیکھیں گے یہ راستہ ہمارا درمیان آتھری کے جسکی سرحد شمالی تک ہم پہنچ گئے تھے اور درمیان اودے اور بھامنی ندی کے واقع تھا زمین بھری مگر جنگل اوس میں بہت تھا کہیں کہیں چند قطعات اراضی درمیان شعبہ جمیل اور پہاڑ واقع تھے جبکہ سطح سیاہ میں اکثر نالوں نے عمق بہ آب بنالیا تھا اور وہ سب دریا سے بھامنی میں گرتے تھے منجملہ ایک کا نام رانی بوزکا کہاں تھا اسکے نام کا ترجمہ ہم نہیں کرتے اور یہ سرحد درمیان اراضی میگھاوت آتھری اور سکتاوت ہنیر در کے تھے *

ڈونگر موہوراو۔ ایک چوٹا پٹہ بارہ مواضع کا ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ پیداوار کا لگزارہی ہے مگر اب یہ منقسم ہو گیا ہے چھ مواضع متعلق ہر ایک شہر مذکورہ بالا کے ہو گئے ہیں یہ حصہ سکتاوت میں ہیں اور کٹان سکتاوت سکت سنگہ ابھی دربار سے واپس آیا ہے وہاں وہ تلوار بند بانی کے واسطے نسبت ملکیت پورا و کے گیا تھا بشن سنگہ ڈونگر موہوالہ مقام کوٹہ میں ہے وہاں وہ معتبر ظالم سنگہ کاہو اور کمانڈنٹ یعنی افسر سواران اودے ایک قلعہ اوپر چوٹی تیسرے پہاڑ تھار کے تعمیر کیا ہے اوسکی سفید دیوار باے شفاف بمقابلہ سیاہ و صاف پہاڑ کے جیسرہ واقع ہے خوب روشن معلوم ہوتی ہیں اور نمودار ہیں سکتاوت تھار کے خاندان بانسی سے ہیں یہ خود دوسرے درجے کے عمائد میوار سے ہیں اور رتبہ دونوں سرداران ڈونگر موہوراو کا سوم تھا یعنی جسکو وہ غول کہتے ہیں مگر اب کہ ہر ایک کو برائے نام ایک پٹہ زیادہ پنج ہزار روپیہ سالانہ کی جمع کا ہو گیا ہے لہذا وہ اب مرتبہ بتیسا کو پہنچ گئے ہیں یعنی بتیسا درجہ دوم کا *

دریا سے بھامنی جسکے کنارے ہکوا و کے اخیر تک بمقام ہنیر و رہوچا و کے کا عین نیچے دیوار ڈونگر موہوراو کے ہوتی ہے اور اوس سے صرف سرسبز اور زرخیز زمین نہیں ہوتی بلکہ خوشامانی اس ملک کو ہی میں بخشی ہے موسم اب پھر تبدیل ہوا معلوم ہوتا ہے اور انکو بہت مضر ہے جو مثل ہمارے بیماری بگڑی رکھتے ہیں اور جنکو بھیجوری کھرا قلعہ کوہ کا تا بطوع آفتاب سنا ہوتا ہے دوسری رو

بوقت صبح آٹھ ماہیٹر ۶۰ درجے پر تھا اور تین روز کے بعد ۲۷ درجے پر آگیا اور پھر ۴۰ درجے ہو گیا اور کئی روز تک اسی درجے پر رہا اور دوپہر کو ۵۰ درجے پر ہو جاتا تھا ایک روز بیشتر جب ہم تیار پر فیرے تھے تو وہ ۵۴ درجے پر تھا اور سہ پہر کو ۶۴ درجے پر ہو جاتا تھا اور جب ہم اوپر اوسکے پہنچ گئے تو ۶۰ اور ۹۰ درجے پر رہتا تھا پھر وہ گر کر ۴۰ درجے پر آگیا اور اب ہم سختی سردی سے لرزہ بر اندام ہیں سردی ہوا نہایت تکلیف دہ کل اور آج بھی ابر ہائے کھرا پنڈر پہنچتے ہیں اور جب آفتاب مطلع صاف کرتا ہے اور اونکو بلندی پر چھو برابر بلند کرتا ہے تو اونکا عجیب اثر پیدا ہوتا ہے کہ وہ صاف تھا اور آسمان تابندہ مگر لگے لگے ابر کراچی کو بہت باریک ہو گئے تھے اور نزدیک معلوم ہوتے تھے عجیب اور رنگارنگ ہیت پیدا کرتے تھے کوئی صورت جان میں ایسی نہیں جو وہ ہو پ میں معلوم نہیں ہوتی تھی کبھی گول اور نیچے اور سکے ترچھا اور کبھی برعکس اسکے اور کبھی سب ترچھا اور کبھی خلاف اوسکے اور کبھی متحرک اور کبھی مثل سیب کے اور کبھی گول مثل ہماری سپر کے اور کبھی مثل جزدائره اسطرح اوسکی ہیت بدیل ہوتی رہتی ہے جب تک وہ بلند تر ہو کر یہ سب صورتیں موقوف کرتا ہے یہ صورتیں اوسوقت خوب نظر آتی ہیں جب سطح فلک عمار اور ابر سے پاک ہوتا ہے اور کھرا بھی اس عرصہ میں قبل ازان حور تونسو ختم ہونیکے رفع ہو جاتا ہے *

باب ششم

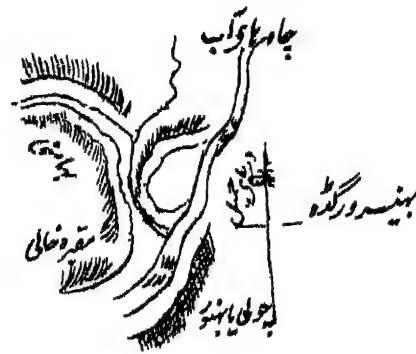
بہنیر درگدہ - انبارنگ علامت مذنن راجپوت - رگھوناتھ سنگہ بہنیر ور والا - قلعہ بہنیر ور - راستہ جو چیل نے دریاں پہاڑ کے بنائے ہے - حمیت اور وجہ تسمیہ بہنیر ور - چارن - راہبران رجاڑہ - رئیس نوجوان مقام ہودکا - نام آور میوار ہو جانا - معاوضہ لینا رانا کی جنگ کا ساتھ جیلیر کے اور بہنیر ور حاصل کرنا - مرگ بدعا - اوسکی ٹھکانی کی جو دختر اور رانا تھی - اوسکا جلاسے وطن ہونا - حال رئیسان قوم پر ہار مقام بہنیر ور - عجب اوسکے اخراج کا - لال سنگہ چنداوت کا بہنیر ور پانا - قتل کرنا اپنے دوست عمومی انا کا - مانسنگہ اوسکے فرزند کا گدی نشین ہونا - معتد ہونا - اور تنہا مغرور ہونا - خیالات نسبت صاحب تدبیری گورنمنٹ انگریزی نسبت ان لوگوں کے - حالات قدیم - نوشتجات مقام بہنیر ور - دابی - تماشا راتہ سے بطرف مقام ناسیرا - انبارنگ علامت مذنن ایک راجپوت کی - مذنن کبیشہ - راو لوگوں کی نسبت بتوجہ ہماری مداخلت کے - اونکی احسانمندی - انبارنگ علامت مذنن ایک رئیس بھی - کری پور تپاہ حال ملک - نوشتجات مقام سوترا - معاہدہ جیل - ویرانہ - توبار ہولی - کوٹہ - اوسکا بیان *

تاریخ ۱۹۔ ماہ فروری مقام ہینسہ ورگلٹ۔ دس میل چار فرلانگ آگہ تھرا میٹرا ۵ درجہ ہوا مرطوب اور لکلیف ۵
 اور راستہ خراب درمیان جنگل متراکم کے اگر محاطت میری دست کی نوتی تو ہمارا اسباب کبھی ہم تک نہیں پہنچتا
 ہمارا گزریج اکثر موضع کے ہوا جنہیں بارہ یا کچہ زیادہ مکان خس پوش تھے اول اولین کا ہمارے دست
 کم سن مسے مورچی گوراء والد کا تھا جو ایک جاگیر دار پر بارہ بجولی والد کا تھا (جو ایک منجھہ سولہ اعریان ہوا کرکھا)
 اوسکے قبضے میں چند بگیہ بھوم یعنی اراضی حصہ ہوتا یعنی موروثی واقع ہوا اوسکے تھا ہننے سابق ایک نقل
 شرائط جنہ پر مورچی کے پاس ایک موضع بیج جاگیر بجولی کے ہے تحریر کیا ہے بفاصلہ سات میل کے ڈوگر بوتے
 ہم ایک مقبرہ اہل اسلام پر پورنچے جہاں ایک ولی زندہ دفن ہو گیا تھا یہ ایک مقام بلند تر واقع ہے اور
 وہاں سے خوب تماشا جنگل کا نظر آتا ہے وہاں ایک کنڈ یعنی چشمہ متصل مقبرہ ہے اوس پر درخت نصبت
 وہاں ایک میلہ جزوی ہر قسم کے آدمی کا جمع ہوتا ہے کون شخص کچہ نہ کچہ برکت ایسے مقام سے منسوب نہیں
 کرے گا جہاں ایک ولی نے گو وہ مسلمان تھا اپنے گناہوں کے دور کرنے کو ایسی حرکت کی ہو جب ہم
 وہاں سے بجانب نشیب روانہ ہوئے تو آواز آب گوشت زدہ ہوئی اور تھوڑے عرصے میں اوپر کنارے
 بہا منی ندی کے وارد ہوئے یہ ندی یہاں قریب پچاس فیٹ کی بلندی سے نیچے گرتی ہے اوسکی دہا
 غضبناک منہگام موسم گرما اوس گھانس سے ظاہر ہے جو وہ درختوں پر قریب بیس فیٹ بلند پر چھوڑتی ہے
 یعنی جو گھانس اوسکے چڑباؤ کے ساتھ درختوں تک پہنچتی ہے اور منہگام اوتار کے وہاں رہ جاتی ہے
 اوس سے پیدا ہے کہ بیس فیٹ بلند بہ نسبت اوسکی دہار کے جہاں وہ اب ہے نشیب اس موقع پر سیدھا
 اس مقام نشیب سے بھی تا بہ تہ دریا سے چہل اوپر مال نہایت بلند سطح زمین جانا پسی ہو گا جہاں سے چہل
 اور دیگر دریا جاری ہوتے ہیں مگر نسبت ان سب کے ہم کچہ عرصہ میں صحیح اور کامل بیان کرینگے ہمارا گذر
 ایک انبار سنگ پر ہوا جو علامت مدفن ایک راجپوت کی تھی جو وہاں اپنے مقام کے تحفظ کرنے میں
 بمقابلہ قوم منیا ساکن کرار کے جو ایک مقام اوپر کنارہ بناس کے واقع ہے اور جہاں یہ قوم غارت گر کثرت
 آباد ہے سچ ایک تاخت اولن لوگون کے جو آخر تاخت اذکی واسطے خلل امنیت اس علاقے کے تھی قتل ہوا تھا
 ہر ایک مسافر یہاں ایک پتھر رکھتا ہے اور مہنے بھی ایک پتھر اوس میں ایزاد کر دیا +
 پتھر ہینسہ ور کا قبضہ رکھتا تھا شکہ میں ہے جو ایک منجھہ سولہ عائد میوار کے ہے اوس کا خطاب راوت ہے

یہ خطاب قدیمی راجپوتانہ کا کم مرتبہ راوی ہی ہنسیور ایک عمدہ جاگیر سوار سوجو راضی اوسکو متعلق ہوا اوسکی آمدنی سالانہ کہتی ہیں ایک لاکھ روپیہ کی ہے جو برابر پچاس ہزار پونڈ اچھو ملک یورپ کو ہے اور جب ہم یہ بیان کریں کہ ایک سوار مع اپنا سب اور دیگر اخراجات ضروری کی پچاس پونڈ میں ہنوبلی بسر کرتا ہی تو اوسکی قدر بخوبی فہم آسکتی ہے اوسکو ایک محصول میر سحر بھی معابر چمیل پر لگایا ہی اور اس سے بھی راضی نہو کر اوسنو فیصدی اور پر مال تجارت کو لگایا تھا اور اب تھوڑا عرصہ ہوا جب تک لیتا تھا ماورای اسکا ہر قسم کو سافر تو ایک محصول بنام نہاد کوٹ مریت کو لیتا تھا مگر ہم جو اوسکو تباہ حال کا خیال کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اوسکا مطالبہ بہت خفیف تھا یا آمدنی فضول خرچ ہوتی تھی یہی ایک دہر چمیل کی دور تک ہے اور جملہ مال تجارت مالوہ اور ہروٹی اور میوار کا ایسے علاقے سے گزر کرتا ہے وہ قسم نیارون کی جنگو شہنوی کہتے ہیں اور جو مدت سے شہر پورہ واقع میوار میں آباد ہیں جب وہ نکسا رنگل سے مالوہ یا بندلیکھنڈ کو لیجاتے ہیں تو وہ سواستے کسی اور راستے سے نہیں جاتے اونکا مانڈا چھ ہزار نرگاوان کا ہوتا ہے اور وہ کبھی کسی سال میں دو مرتبہ سے کم سفر نہیں کرتے اور اکثر تین مرتبہ بھی کرتے ہیں محصول راج پنج روپیہ فی سو نرگاوان پر بار کا ہے مگر جاگیر داران اوسکے محصول کوٹ مریت اور بھوم سے جو وہ بوجہ مالک ملک ہونیکے لیتا ہے راضی اور صابر نرکپڑیڑہ سو فیصدی معمولی محصول راہداری ریاست پر ایذا کرتے ہیں بنام نہاد دور رقم کے لینے ساڑھے تین روپیہ محصول معابر اور اسقدر بنام تہوئی لینے حفاظت بیج اپنے علاقے کے اور چونکہ ہروٹی ہمیشہ تحفظ کرتے ہیں (یہ امر کسی اور ریاست سرخو ہند میں نہیں ہے) لہذا گھاٹ چمیل کا باوجود اسقدر سنگین محاصل کے جو باعث دست کشی کا مشقت سے ہو سکتا ہے زیادہ تر پسندیدہ گزرگاہ تھا ہمارے دوست راوت نے یہ امر ضروری متصور کیا کہ جملہ محاصل جنگ برطرف کیے جاویں اور صرف وہ جنوبی رہے جو متعلق مقامات سرحدی کے بنا بر تحفظ ہے اور ایک جزو محصول میر سحر کا جو قریب دو سو برس گزرے اس جاگیر کو عطا ہوا تھا پس جیسے پندرہ فیصدی کے جواب تک لیا جاتا تھا مع محاصل راج اب نصف سے بھی کم رہ گیا اور مالگزار ہی چار چند ہو گئی *

قلعہ ہنسیور عجیب طرح سے اوپر کنارہ پہاڑ کے تعمیر ہے یہ پہاڑ ایک علیحدہ مقام تپار پر ہے جان سے ہم اوترے ہیں بجانب مشرق اوسکے ایک سل دریا سے چمیل کے اوپر آگئی ہے جان بلندی اوسکی دریا سے مذکور سے دو سو فیٹ سے زیادہ ہے دریا سے مذکور کی طغیانی بیج موسم گرمیہ کے تین فیٹ بلند

ہو جاتی ہے ہنسیروہ کی جانب مغرب بہا منی ندی واقع ہے اور جو رور سے گرتی ہے لہذا پہاڑ کو کاٹ ڈالا
اوس گوشہ تک جس میں یہ قلعہ واقع ہے اور تحفظ زیادہ تر قلعہ مذکور کا بواسطہ ایک درمیانی نالہ کے ہے
چونکہ غلطی سے یہ مقام بجانب غلط دریا سے بہا منی کے نقشے میں واقع ہوا ہے لہذا ہم اس غلطی کے
رفع کرنے کے لیے ایک نقشہ مقام تحریر کرتے ہیں +



صرف جانب شمال سے قابل رسائی کے ہے اور اس طرف پہاڑ گٹھا ہوا ہے اور مثل خندق کے یہ خندق
جو قریب تین سو گز دور ہے خوب پوشش کی صورت ہے اور دو چار گولی سیل کے جو دیوار سے اوپر قلعہ
سر کیے جاوین تو قلعہ والی بھپوری قلعہ سپرد کردین یہ پہاڑ ملائم اور ڈھیلے نیلگوں تختوں کا ہے کندہ کرنیوالوں کو
دیر اور درنگ نہیں ہوتی اگر دریا سے جو یہاں پانچو گز عریض ہے ارادہ یہاں آئیکا کرے تو نقصان
ہوگا وہ کبھی پایاب نہیں ہوتا اور اسکا تابندہ سبزی مائل پانی اب بھی چالیس فیٹ عمیق ہے جب موسم
برشکال میں اس کے پانی میں پانی جمع ہوتا ہے اور راستے میں اکثر چھوٹے چھوٹے دریا کوہ بند ہے
اور دیگر مقامات بلند سے اوسمیں شامل ہوتے ہیں تو اسکی تیزی از حد ہو جاتی ہے اور طغیانی اس کے
کنارے سے اوپر آ جاتی ہے اور سب زمین کوٹہ تابہ پائین بلند زمین ہر دقتی غرق آب کر دیتی ہے
اور اس زور سے بہتی ہے کہ اگر پہاڑ بھی ہو تو یہ جاوے قوت تحیلہ ضائع ہو جائے اگر وہ ارادہ لے سو
اٹھا کرے اس امر کا کرے کہ کس طرح قدرت اس سد راہ کارروائی پر سربر ہو سکتی ہے اور کس طرح یہ دریا
انپاراستہ ایسے سخت سد راہ میں بنا سکتا ہے جو نہر اسکی گھاٹی میں جاتی ہے وہ ایسی صاف اور
شفاف ہے گویا شیشے کی بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر جہتین سو فیٹ سے سات سو
فیٹ تک بلند ہے کوئی خیال اوپر علامات اس اتفاق اور اجتماع آب کے کرے قول شاعر کلام

نسبت دریا سے رون کے کیا کیا ہے صادق آتا ہے غمون اور سکایہ ہے کہ بلندی جو مثل ایسے ناشی کے معلوم ہوتی ہے جو بھارت علیحدہ ہوا ہے اور جسکا عمق ایسا پیچیدہ ہے کہ وہ پھر نکلے کا تو دل شکستہ ہو ہوگا امید ہے کہ ہم ابھی ایک صحیح واقفیت بلندی اس کوہ کی اور اس قلعہ کوہ بندہیا کی جہان سے چیل نکلتی ہے حاصل کرینگے مگر گو یہ دریا البتہ اپنے چشمے کے سطح سے نہایت نشیب میں ہے تاہم اس میں شبہ قلیل بھی نہیں ہے کہ بلندی اس قطعہ یعنی اوپر مال کی اسم باسم ہے یعنی بلند تر ملک مالوہ میں ہے ہم یہ سخن بعد حاصل کرنے واقفیت نسبت عام نشیب میں ہونی ملک مالوہ کی اس مقام تک کہتے ہیں اور اس سخن میں اس دریا کی دہار چاری تاہم کرتی ہے نیچے بہنیر در کے دہار کبھی سست نہیں ہے بلکہ اوپر اور نیچے کنار عواذ سکے تیس فیٹ سے پچاس فیٹ تک اوتار میں ہیں جو اوپر کا جانب دہار کا ہے اور سکو چوٹی کہتے ہیں اسوجہ سے کہ اوسمیں کثرت بھنور پڑتے ہیں اور انکے باعث اور سکو مثل زردا کے متبرک اس مقام پر تصور کرتے ہیں کہ برا بھنور چوٹی ہمیشہ کاٹ پڑتا ہے بہت سے پھر گرد اور گول اس دریا میں سے لیے جاوین وہ پانی کی رگڑ اور آپس کی ٹکرائی سے ہیئت مدور پیدا کرتے ہیں اور انکا صرف نام پاک رکھنیر اور سینڈور لگا دینے سے شکل بھیرون یعنی دیوتا لڑائی کا جسکو سپر کلان منو بھی کہتے ہیں بنجاتا ہے یہ مقام قریب دو میل اوپر کی طرف اوتار کے واقع ہے اور ایک اور بھی مقام بچ کو ترا کے قریب تین میل نیچے واقع ہے اور اکثر جھرنے پانی کے بھی ہیں ایک چادر آب متصل رام پور کے بھی ہے اور ایک دوسری قریب پانچ کوس بجانب شمال واقع چورتیا گڈہ جان اعلیٰ دریا پہاڑ میں جاتا ہے واقع ہے مقام مذکور پر مہنے سنا ہے کہ دریا سرگز سے زیادہ عرض نہیں ہے وہاں وہ درمیان دو پہاڑ کے جو سیدھی ہیں واقع ہو کہتے ہیں کہ ایک اور چادر آب یا جھرنہ درمیان رام پور اور اس مقام کے بچ کوہ جنابا کے ہے متصل اوٹل جان سے وہ شروع ہوتا ہے اگر یہ سب چادر آبشار ہیں گو صرف مثل جھرنے کے ہوں تو ہم صحیح خیال اختلاف سطح زمین کا درمیان پائین اوپر مال اور اراضی بلند بندہیا جان سے چیل نکلتی ہے کر سکتے ہیں اور ہم بھی دیکھتے ہیں کہ یہاں اکثر مقامات ایسے ہیں جان پہاڑ سیدھی کئی ہو فیٹ اور کوہ جنابا کے ہیں اگر یہی حال ہے تو یہ غار کبھی پانی نے نہیں کیے ہیں +

میوار بجانب شرق دریا بھی ہے اور زیادہ تر علاقہ بہنیر در کا مقابلہ اور سکے واقع ہے ایک چھوٹی ندی جسکو کرب کا کھال کہتے ہیں اراضی باراکو زمین سیو دیاسے علیحدہ کرتی ہے اور ایک کڈہ قدیم مقام

شیشا تلو کے سوسال کا موجود ہے اس سلسلے میں اور درمیان اوسکے اور چمیل کے یہ کونڈال کا واقعہ ہے
 اور زیادہ تر بطرف جنوب جانب رام پور یا پچیل کا ہے ان دونوں میں چوبیس مواضع بھنیر ور کے ہیں اور
 آگے اس زمین کے مالوہ بالا جسکو مالکی دیس کہتے ہیں جبین شہر حچیت اور سوکیت واقع ہیں سابق میں ازرو
 خرافیہ متعلق میوار کے تھا اب بھی وہ قبضہ سکناوت میں ہے گو ماتحت کوٹہ کے ہے *
 اقوال قدیم میں وجہ تسمیہ بھنیر ور کا اب تک موجود ہے اور اوسکی تعمیر کی تاریخ دوسری صدی سمت بکراجیت میں
 کہتے ہیں گو بعض اوسکو قبل اوسکے بھی بتاتے ہیں لیکن قبل شروع سمت بکراجیت یہ مقام آباد تھا
 یہ کس طرح ہو گا اس سے ایک امر عظیم دریافت ہوتا ہے یعنی قوم چارن اور سوکت میں بھی رہبر جوڑہ
 کی تھی اور یہ کہ یہ اوسکا برا راستہ آمد و رفت کا تھا لہذا بھنیر ور بجائے اسکے کہ تعمیر کردہ کسی قوی فتح نصیب
 راجہ کا ہو وہ تعمیر کردہ باتفاق دو شخصوں کا تھا یعنی بھنیا ساہ مہاجن اور مسے رورا چارن اور بنجارا اور
 یہ تعمیر انھوں نے واسطے حفاظت اپنے ٹانڈا یعنی کاروان کے بمقابلہ دزدان کوچی کے بنایا تھا اور
 یہاں وہ لوگ مع اپنے کاروان کے موسم ہر سال میں قیام کیا کرتے تھے کس قدر سلسلہ شجاعان نے اسکو اپنے
 قبضے میں قبل قائم ہونے ہارا کے کیا تھا جو ہارا اگر یہاں کے ویرانہ میں آباد ہوئے تھے معلوم نہیں
 گو قوم پر مار جو جہان میں پھیلی ہوئی تھی مذکور ہیں مگر اوسکے بعد از ان جو تبدیلی مالکان کی ہوئی اور
 اوس کے نام اور تواریخ میں بہت کم شبہ ہے چونکہ معاہدہ قوام دودیا اور پر مار اور راٹھور اور سکناوت
 اور چونداوت جنھوں نے ہمد تماش اور جد و جد براہ ہائے خطرناک راستہ شہرت دوامی پایا تھا اب تک
 نظر آتے ہیں نام دودیا کا سہنے اب تک ایک نشان باقی رکھا ہے گو آیا چاندنی ماہتاب اوس خاندان
 بھمی جو اوپر بھنور یعنی چوٹی چمیل کے بودو بانٹ رکھتے تھے ہم حالہ خیال کرتے ہیں مگر یہ حال اوسکے بعد
 آتے والے کا یعنی راٹھور کا نہ تھا جو ایک فرع خاندان ہووے تھا ساکن اوپر دریا سے نمکین جنگل اور
 جس سے گو وہ جاگیر دار مندور کا تھا مگر رانا نے حقیر تصور نہیں کر کے دختر اوسکی اپنی شادی میں بنظر
 نجابت نسل راجگان توج کے منظور کی ایک چھوٹا بھائی اوسکے ہمراہ چوتھک آیا فوراً بعد ازین راول
 جیسلمیر نے طعن اوپر اوسکے کی جو رئیس مقبولہ خاندان راجپوت کا تھا شجاعان میوار جمع ہوئے اور بیڑہ
 معاوضہ ستانی کا پیش ہوا جو نو جوان وارث ہووے آگے بڑھ کے اوسکا لیا چونکہ وہ صرف پندرہ سال کی
 عمر کا تھا لہذا منت اسماجت بے سود اوسکی کی گئی کہ وہ اوس مہم کو ترک کرے جو اوسنے غالباً

بوجہ تنازعات سابقہ اپنے خاندان اور بھئی کے اور یا سو م دہرم یعنی نمک حلالی کے جواو کے کہیں
 از طرف اپنے راجہ اور رشتہ داران کے تھی اور اس نے اختیار کی تھی مگر اس نے منظور نہیں کیا اور صرف
 یہ خواہش اوسکی تھی کہ اوسکے ہمراہ اوسکے دو رفیق ولی اور پانچ سو سوار جنگو پسند کرے کیے جاویں
 کس طرح اس نے جنگل طے کیا یا کس طرح اونہر ساتی رئیس بھیجی تاکہ پیدا کی بیان نہیں ہوا ہے کافی
 یہ ذکر ہے کہ وہ راول کا سر لایا اور راجہ چتور کے قدم پر دھو دیا اس خدمت کے عوض اوسکو علاقہ
 سو لمبر اعطا ہوا اور بعد ازاں (چونکہ اس نے مین جاگیر تبدیل نہیں ہوتی تھی) اوسکو ہنیر ور مین
 بدل دیا یہ نوجوان راٹھور یوگا فیوگما صاحبت مین ترقی پاتا رہا وہ اب بھی مراعات اور شادی کی وجہ سے
 برادر زادہ اپنے راجہ کا تھا اور راجہ نے واسطے اس خدمت کے ایک دختر خاندان راج کو جواو سکی
 اپنی نسل سے تھی راٹھور کی شادی مین دی مگر یہ عزت افزائی اوسکے حق مین آخر کار مضر ہوئی یعنی
 ایک روز رئیس مذکور اپنے دربار مین مقام ہنیر ورنج دیکھتا تھا ایک عجیب امر درپیش ہوا شاید شک نے
 ترغیب دیکر اوسکی رانی کو اس پر آمادہ کیا کہ اوس نے دربار مین اپنے درپچے سے جھانکا اس غلام وضع
 حرکت سے ناراض ہو کر اوس نے ایک ملازم ہمراہی کو باواز بند کہا کہ ٹھکرانی سے کہو کہ اگر اس کو شوق
 باہر آنیکا ہے تو وہ آوے ہم یہاں سے چلے جاؤنگے رانی نے تکرار اس الزام بے بنیاد مین کی اور
 بیان کیا کہ اوسکے خاوند کو غلطی ہوئی اور یہ الزام ایک اپنے ہمراہی خدمہ کے سر رکھا مگر اوسکو اسکا
 یقین نہیں ہوا لہذا رانی مذکورہ دیوار سے نیچے بھنور یعنی چولی مین کو ڈپری وہ مقام جہاں وہ دریا
 چمبل مین گری تھی اب تک بنام رانی گتا مشہور ہے جب یہ خبر رانا کو پہونچی کہ بوجہ ایک الزام بے بنیاد
 اوسکی ہمیشہ زادی نے خود کستی کی اور اس نے فوراً حکم دیا کہ راٹھور مذکور میوار سے جلائے وطن کیا جاوے
 مگر اس حکم کو اس نے بعد ازاں مسترد کیا شاید بوجہ خدمات سابقہ راٹھور مذکور ہنیر ور ضبط کر کے
 اوسکو ایک جاگیر خردنیری کی مع بیس موضع متعلقہ واقع بالائے پتہار جو زیادہ فاصلے پر ہنیر ور سے
 واقع نہ تھی اوسکو دی ۛ

بچے شگہ اولاد شجاع جسکا ذکر اس بیان مین ہے ابھی ہماری ملاقات کو آیا تھا ایک ہوشیار اور دلیر
 رئیس ہے کہ دل شکستگی بوجہ تبدیل ہو جانے لونی سے چمبل کو اوسکی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ کو اوس
 گروا گرو غارت گران مرہٹہ غلبہ آور تھے مگر بواسطہ قلعہ حبیبین وہ رہتا تھا اور باعانت برچھ جس سے وہ

۹۱
 اوس سے اوس طرح پیش آتا تھا جطرح وہ اوس سے سلوک رکھتے تھے اوسنے اپنے علاقہ خرد کو ایسے ہیست
 مضر آزادی میں محفوظ رکھا تھا اگر ہم نے خوب ملاحظہ فرمادیں تو تاریخ پاستانی کا نہ کیا ہوتا تو ہم بیانات مشہورہ سے
 جو نسبت ان شجاع آدمیوں کے ہمارے گوش زد ہوئے غلطی کر جاتے کیونکہ وہ لوگ غارتگران کو ہی نہیں
 کیے گئے ہیں اور سزاوارا اوس سزا کے قرار دیے گئے ہیں جو ایسے شخص کو ہوتی ہے کیونکہ ان کا اجتماع
 جو بوجہ اوس کے اپنے تحفظ اور معاوضہ ستانی مرثہ سرگردان کے تھا اور جنہوں نے اوس کے حقوق موردنی
 ضبط اور زائل کر دیے تھے ایک ایک نالشات کو جو بخلاف اوس کے درپیش ہوئیں دیا تھا ۛ

پراما رجب کو عوام پورا بھی کہتے ہیں بعد راجپوتوں کے قابض جاگیر پنیسور و رہوے کے قدر عرصہ تک راجپوتوں کے
 قبضہ میں یہ جاگیر رہی تحقیق نہیں ہے مگر جطرح جاگیر دارستانی نے اوس کو مع اپنی زندگی کے تلف کر دیا
 ایک اور علامت طریق قوم کی پیدا ہے اس موقع پر بھی ایک عورت جسکی تاثیر اور پر رئیسان راجپوتانہ کو
 نے بہت مقام بگیا بیان کی ہے باعث اس بدبختی کا ہوتی تھی پراما رجب کو رہوے شادی ساتھ دختر رئیس ہست
 بگیا کے کی تھی اور وہ دونوں خوش و خرم رہتے تھے ایک روز پچھلی کے کھیل میں باہم تکرار پیدا ہوئی
 اور میں پراما رجب سے بھارت اوس کے خاندان کو یاد کیا یہ طرز ایسا تھا کہ کوئی راجپوتی اسکو درگزر نہیں کرتی تھی
 پس بزرگوار اوسنے اپنے والد کو تحریر کیا قاصد جواب لیکر منور روانہ نہیں ہوا تھا کہ تقارے پر چوب
 واسطے اجتماع کبیر کے پری اولاد کا لایمکھ آواز پر آئی اور مواضع واقع برب دریا سے بہا منی اور تہار نے
 اپنے اپنے جنگ آواز تقارہ بگیا روانہ کیے جب وجہ تکرار کی گوش زد کی گئی ہر ایک کے دل میں اثر ہوا
 اور وہ فوراً واسطے معاوضہ ستانی کے روانہ ہوئے اور کاراستہ درمیان جنگل انتری کے تھا اور جب وہ
 چند گروہ کے فاصلے پر پنیسور کے پہنچے اوس خون نے اپنے اپنے گروہ علیحدہ کیے اور جب رئیس
 پیچیدہ راہ سے روانہ ہوا وارث بگیا نے راستہ بھامنی کا اختیار کیا اور جاگیر پراما رجب پر جو بے خبر حملہ آور
 ہو کر منور والد اوسکا اوسکے پاس نہیں پہنچا تھا کہ اوسنے اوسکو قتل کیا جب بدلا میگھاوت لے چکو تو
 پراما رجب نے اب ارادہ عوض لینے کا کیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ اوسکے خاندان کی عزت اور آبرو ایسی
 گراں قیمتی کے ساتھ قائم رکھی گئی ہے تو اوسکا غصہ محبت کے ساتھ تبدیل ہو گیا اور راجپوتانی مذکورہ نے
 ارادہ کیا کہ اپنی بیوقوفی کا ثمرہ اپنی جان دینے سے حاصل کرے لہذا حکم ہوا کہ ایک چٹا متصل مقام
 طغیانی دریا سے بہا منی و چیل بنائی جائے اور وہ اوس چٹا پر اپنے شوہر کی لاش لیکر چری اور اوسکو والد

خود اسکو آگ دی سہنے مقام متصل اس مقام کے کیا جہان یہ حال کندہ تھا +

اس جنگ نے قاعدہ گدی نشینی علاقہ بکھو کو تبدیل کر دیا اس نوجوان میگھاوت کی شجاعت نے رئیس معمر کو قسلی بعض امر افسوس انگیز آفات و فتنے کے دی اور بھرے دربار میں جہین جلد اولاد کا لالہ بکھو جمع تھی حقوق اولاد اکبر برطرف ہوئے اور اس شجاع نوجوان کی نسبت اسے زنی ہوئی اور مالک یعنی رئیس معمر رانا نے اس فیصلے کو منظور کیا جاگیر ماتحت چہانا جس میں سابق ضلع حال جاوہ شامل تھا پس کلان کو دی گئی جسکی اولاد تین سنگہ اب بھی ایک حصہ اوسمیں ماورائے خطاب راوت رکھتا ہے ان دونوں علاقہ جات میں نقصان مساوی از دست مرثیہ مثل دیگر علاقہ جات میوار کے واقع ہوا ہے +

جانشین رانا ایک پونداوت فرع کشاوت سے اور پسر خرد سولہ برس سے تھا اور لال سنگہ کے واسطے بہتر ہوتا اگر وہ زیادہ ہو س مہاراج اس کے کی نسبت اس کے نہ کرتا جو اسکو حقوق تولید حاصل تھے مگر لال جی راوت ایک نشان بیانات جرم میں تھا اور اب بھی بطور مثل اون لوگوں کے روبرو ظاہر کیا جاتا ہے جو نام نیک اینجھان اور حیات جاودان آجھان بعض عطیہ بے ثبات نصیب نہیں ہیں اوسنے عزت بنیس و رساتہ خوفشانی اپنے دوست قلبی عمومی راجہ کو خرید کی تھی +

مہاراجہ ناتہ جی ایک فرزند منجملہ سپران رانا سنگرام سنگہ کے اور برادر راجہ جگت سنگہ راجہ جگت سنگہ کا تھا بعد وفات جگت سنگہ کے اشتباہ نسبت اصلیت راجہ سنگہ اس کے جانشین کے پیدا ہوا پس ناتہ جی نے خواہش اس کے مرتبے کی دلیں کی مگر اسکی تدبیر بوجہ وفات راجہ سنگہ کے فسخ ہو گئیں راجہ سنگہ کا ایک پسر تھا جو بعد وفات اس کے پیدا ہوا تھا اسکا حال اور تنازعات جو اس کے عمومی مسے اسی بروئے کار لایا تھا اور جسے قبضہ گدی پر کر لیا تھا تمام وکمال بیان ہو چکے ہیں مسے ارتجاء فی الحقیقت قابض ہجرت تھا اگر دعویٰ پر اصلی رانا راجہ کا تھا اندیشہ اپنے عمومی ناتہ جی سر رکھتا تھا کیونکہ اسنے بھی ایک مرتبہ خواہش ریاست کی کی تھی مگر جب اسنے سنا کہ اسکا برادر زادہ یہ خیال دلیں رکھتا تھا کہ وہ سازش بخلات اس کے کر رہا تھا اسنے فوراً اپنی بلند نظری ترک کی اور خوشگام عجبے کا ہوا اپنی دوستگی شعروائی سے کرتا تھا اس فن سے بھی وہ ماہر تھا اور اپنے باغ میں جو تہ دریا سے بناس میں واقع تھا اور جہان وہ فالیز خریزہ کی کرتا تھا مصروف رہتا تھا یہ دریا سچے دیوار اس کے قلعہ بکھو کے جاری تھا مہتمن مصروفیت عبادت اور محبت اور لحاظ جو اسکی لیاقت اتنا

اور راجپوتی کے واسطے اوسکو حاصل تھی اب باعث اوسکے ضرر کی ہوئیں بچ شہا سے سرو کے من
ایک ملازم ہمراہ لیکر اوسکی عادت چشمہ پر جانے کی تھی اور وہاں سے پانی لا کر اپنے گل دیو یعنی خاندانی
دیوتا جگناتھ کے نہلانے اور پوجا کرنے کی تھی یہ کیفیت رانا کو کہی گئی کہ ایسی سخت عبادت اور نصرت
وہ مرد اپنے ارادہ ہائے بد میں دیوتا سے چاہتا ہے اسکی تحقیقات کے واسطے مسمار سی ایک
معتبر دوست ہمراہ لیکر مندر پر بھیجیں بد لکھ گیا اور زینے پر کھڑا ہوا ناتھ جی بھی تھوڑے عرصہ کے بعد
لوٹا پانی کا لیکر پہنچا اور جب وہ نزدیک آیا تو رانا رو برو ہو کر اوس سے کہنے لگا یہ ریاضت اور
اسقدر کثرت عبادت شاقہ کس واسطے ہے اگر واسطے گدی کے تمھاری ہو پس ہوا ہے چچا تو وہ تمھاری
یہ سکرار سی کس طرح بچو اس نہیں ہوا اور نہایت ملایمت سے جواب دہ ہوا کہ تم راجہ ہوا سے میرے عزیز
اور میں یہ عبادت اس نظر سے کرتا ہوں کہ یہ عبادت میری منظر و دیوتا کی ہوگی کیونکہ اوسنے ہمکو ایسا
رئیس عطا کیا ہے اور میری عبادت تمھاری بہودی اور بہتری کے واسطے ہے یہ دیانت داری
بے غائلہ شک و ریب نے رانا کا دوبارہ اطمینان کر دیا مگر رئیس ان دیو گدہ اور ہمیندرو وغیرہ نے
جناراض اس راجہ کی سخت اور تیز و تند مزاجی سے تھے کوشش کی کہ اوسکی خوش طبعی کا انسداد کریں
اور مہاراجہ کو بتایا کہ یہی صرف پناہ بمقابلہ اوسکے قتل کے ہے *

ایسے انسداد سے بری ہونے کو اسی نے آخر کار ارادہ کیا کہ اپنے عمومی کو قتل کرے مگر اوسکی نجات
اور قوت سے اندیشہ اس امر کے کرنے میں تھا لہذا اوسنے ایک شخص کو آمادہ کیا کہ شخص مذکور
درپردہ دوستی یہ امر قتل بلا خطرہ عمل میں لاسکتا تھا یہ شخص لال سنگھ تھا دوست قلبی مہاراجہ کا اور
اوسنے قطع نظر اسکے دشمن مہاراجہ سے بدلی تھی اور قسم دوستی کی مندر میں کھائی تھی یہ شخص ہر ایک
رازدہی اوسکا جانتا تھا اور اوسمیں کچھ فریب تھا بوقت نصف شب ایک آواز اوسنے ہنگام پوجا
میں سنی کہ اوسکا نام لیکر پکارتا ہے اوسنے سمجھا کہ کوئی اور شخص ایسی بیباکی نہیں کر سکتا تھا پس اوسنے
جواب دیا آؤ بھائی لال جی اسوقت تمکو کیا ایسا کام تھا جو تم آتے یہ کلمہ ناتھ جی کی زبان سے نکلا تھا
کہ جب اوسنے سجدہ اخیر پوجا رو برو دیوتا کے کیا کہ اوسکی گردن پر خنجر اوسکے دوست کا پڑا اور پورے
بشتوں کی سب خون میں ڈوب گئی اس خدمت کے جلد و میں قاتل کو جاگیر بنیسور انعام میں ملی اور
ایک نشست پر سولہ عائد میوار کے اوسکو حاصل ہوئی مگر چونکہ تعداد سولہ سے زائد نہیں ہو سکتی لہذا

استحقاق کزشت رئیس بانسی کا لحدم ہوئے اس طرح اوسنے ایک جرم پر دوسرا مرتبہ یہ کیا مگر اس امر نے اپنا بدلا دیدیا اور معاوضہ خون نہ آتا تھی لیا اور سیوار کو تباہ اور برباد کر دیا اور دریائے خون جاری کیے جو ابھی بوجہ دشمنی باہمی اقوام سکناوت اور حیوانات کے جاری ہو چکی تھی *
 لالچی زیادہ عرصہ تک ان اغراض کا لطف نہیں اٹھا سکا اوسکا جرم سہ چند ہمیشہ اوسکے لبیں تباہ تھا اس لیے بیماری سخت اٹے اوسکو مبتلا کیا کیونکہ اس سرزمین میں بھی جان ایسے واقعات اکثر یہیں آواز مظلوم سنی جاتی ہے حیات میں اوس دنیا باز کو کرم نے کھایا اور اوسکی بدنامی اب تک جاری ہو گو وہ مر گیا اور نجات اس کے یادگار نہ آتا تھی یا وہ کیجاتی ہے اور کہتے ہیں کہ وہ شخص ملامت مزاج کا شجاع اور متاوض تھا *

مانسنگہ سپر اس خونی آدمی کا جانشین مسند بنیمرور کا ہوا یہ سپاہی بے بدل تھا چنگ اوچین کے جان رانا میوار نے اخیر مقابلہ بابت آزادی کے کیا مانسنگہ زخمی شدید ہوا اور گرفتار ہو کر مرٹھ کی فوج میں بھیجا گیا جب اوسنے محاصرہ اودے پور کا کیا تھا جب اوسکے زخموں میں کچھ آرام نہ ہو سکا تو اوسکے دوستوں نے کوشش کی اوسکی رہائی کے معرفت اوس تو م کے جنکو باوراکتہ میں لپی اور کسی تدبیر سے اس ارادہ سے اوسکو اطلاع دی رئیس زخمی اپنی دلکی تسلی اس قید میں اوس امر آسایش سے لینے ناج سے کر رہا تھا اور طوائف کی آواز کی جو ایک پنجابی تھ گارہی تھی کر رہا تھا کہ ایک شخص بگیا نے اشارہ معلوم کیا دریافت حال کر کے وہ فوراً زبان پر لایا کہ اوسکے زخم پھر پھٹ گئے اور گدی پر لیٹ رہا اور اوسنے شمع گل کر دی اور جلد حاضرین کو گھبراہٹ اور تاریکی میں کر دیا اس میں باوراکتہ کا مطلب نکلا اسنے ایک دوست رئیس مذکور کو گدی پر رست اور دراز کر دیا اور رئیس مذکور کو ایک چادر میں لپیٹ کر اپنی پشت پر رکھ لیا اور درمیان فوج محاصرین گذر کر کے اوسکو شہر میں لے گیا رانا نے اپنی رہائی سے خوش ہو کر حکم دیا کہ سلامی سر ہو اور حاکم مرٹھ کو اوسوقت خبر اوسکی قیدی کی رہائی کی ہوتی جب اوسنے سلامی کا حال دریافت کیا اور در جواب اوسکے یہ حال سنا تبس جب کیا تو معلوم ہوا کہ ایک جاگیر دار مانسنگہ کا اوسکے عوض بستر میں سوتا ہے مگر یہ نہیں لکھا ہے کہ اوس جاگیر دار کی ایسی وفاداری کا جلدوا اوسکو کیا ملا پھری اس شجاع فرزند ایک نالائق والد کی بیچ تربیتی کے ہے لینے اوس مقام پر چھا

تین دریا چمیل اور بھامنی اور کہاں ملتے ہیں وہ جو بہت سبک اور تحفہ بنی ہے اس سے اوپر
 رونق اوس مقام کو ہو گئی رئیس حال رکھنا تھ سنگہ نے جو بعد انسنگہ کے گدی نشین ہوا تھا
 خوب اپنی آزادی ایسے وقت نازک میں بچائی بالوسیندہیا جسکا نام مدت تک یادگار رہے گا
 کہ وہ تباہ کنندہ اس ریاست کا تھا ہر ایک حکمت اپنی اوپر نہیں ور کے بروے کار لایا ہما مقام پر
 اوسکے مورچال کے نشان بجانب شمال و مغرب شہر نمودار ہیں مگر اوسپر حملہ بعد حملہ محصورین نے
 کیا اور شب کو اقوام کو ہی اوسپر شب فون مارے تھے مگر اوسکو مجبوری پریشان ہو کر بھاگ جانا پڑا
 ہم تو اسخ اس خاندان کی بغیر تحریر کرنے کیفیت سرسری نسبت نہایت عظیم تبدیلی بیچ
 اونکی طبائع کے جو بعد داخل ہونے حکومت انگریزی کے سچ اس آبادی عجیب کے بروے کار
 آتی ہے ختم نہیں کر سکتے یہ ہماری عادت تھی کہ جب کوئی رئیس اپنے خاندانی خوش روز مثل
 سالگرہ ہماری دعوت کرتا تو ہم اوسکے گھر جایا کرتے تھے اور ہم صاحب اجنٹ گورنمنٹ انگریزی کو
 بصورت دوست مبدل کر کے بے تکلف اور بلا شان سواری ظاہری جایا کرتی تھی درمیان ہمارے
 اکثر پکڑی بدل بھائیوں کے ایک ہمارا جے شودان سنگہ نہیرہ اور قابض اعزاز اور علاقہ ناتہ جی جکے
 پاس اب بھی علاقہ بگیو رہے تھے اور اوس سے ہکو ایک حصہ پیدا وار خیرہ جو وہ مثل اپنی واد کے
 نہایت مشقت کر کے لوتا تھا ملتا تھا جشن سالگرہ ہمارے دوست مذکور کا اوپر بالا خانہ محل کے جو بلب
 چشمہ اودے پور تعمیر تھا منقذ ہوا اور ہم بھی اوسکے برابر بیٹھے ہوئے جب گانا موقوف ہوتا تھا
 اوسکے اشعار بدیہ جنکی وہ نہایت تعریف کرتا تھا سنتے تھے اور چوہدار با واز بلند ہر ایک شخص کا نام
 جو مبارکباد دینے آتا تھا لیتا تھا ہکو ایک نام سنگہ نہایت تعجب ہو لے اوسنے با واز بلند کہا کہ ہمارا سلا
 رات رکھنا سنگہ جی کا مجرا لہو تعجب کا باعث یہ تھا کہ پوتا قاتل کا مبارکباد دینے پاس مقبول کے پوتے کو
 اور اوسکی گدی زانو سے دبائیو آیا ہم انصاف کے ساتھ یہ مثل بیچ ایسے اختلاف مضامین اونکی تواریخ
 تنازعات پر تحریر کر سکتے ہیں بغیر شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پانی پیتے ہیں ہم اسطرح تھوڑی توجہ سے
 بجانب حالات اور عادات ایسے خاندان دلچسپ عجیب فوائد عقلی اوسکو دے سکتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے
 کہ اکثر نیک خصلتوں کی فروع صرف محتاج آفتاب توجہ اور مہربانی کی تابش واسطے پختہ کرنے اونکو فو کہ کو ہیں
 اود واسطے ہماری اپنی بہتری کے اور نیز ہبودی انسانیت کے حکومت محافظ کو بیچ عمل میں لانے

انہی پرورش کے بچا ہیے کہ اون لوگوں میں ایسے آدمی مامور فرما دیں جنہیں ایسی رحمدلی نہ ہو کہ اونکو تھرا بطرف فراست اور باہم دلسوزی کے نہ کر سکے اور اونکو نصیحت تنبیہ نہ دے سکے یا اونکی فتوح کی داستان بروقت ضرورت نہ کر سکے نام ان قباجتون کا اب بھی تازہ ہے اور صرف دوبارہ ظہور بد نظمی واسطے خنجر کشی اور عمل کرنے کے درکار ہے مگر ہم جو اونکی اصل نیکی پر خیال کریں یا دو گار رفتہ رفتہ ضعیف ہو جاگی قبل اسکے کہ ہم کلیتہً تذکرہ جمیل کے جنگل کا ترک کریں ہمو یہ تحریر کرنا چاہیے کہ ہنیرور میں ایک اور شخص خونی یعنی مشہور علاء الدین جسکے حالات خوزیر میں سکندر ثانی بھیجے جسکی تواریخ و بنامی و نامی اسکے ذمے عائد ہوتی ہے ہم واقفیت بادشاہ غلی سے جو غارت کن اور غصہ ورتھا اور جس نے ہر ایک راجہ ہندو ملک ہندوستان پر فوج کشی کی تھی حاصل کرتے ہیں باتباع قوانین مذہب اونسے ارادہ قرار دیا تھا کہ خشت کے اوپر خشت کسی معاہدہ اور محل ہنیرور کی باقی نہ رہے ہر مقام پر پہنچے تلاش یاو گار بتوں کی کبی جسکا نام بھی شامل بنیاد ہنیرور کے ہے یعنی پرامار اور دودیا کی مگر تلاش ہماری بے سود ہوئی نشان اوس زمانے کے زائل ہو گئے ہیں یا عمارات جدید اوپر قائم ہو گئی ہیں البتہ ہمو دو کنڈی اس قسم کے دستیاب ہوئے وہ طلبہ کے ساتھ دیوار شہر نپاہ کے کام میں آئے تھے ایک یہ سمت ۱۱۷۹ (سکھ ۱۲۳۱) تھا مگر چونکہ حروف اوسکے جہن لوگوں کے تھے اونکے دریافت کرنے میں عرصہ اور محنت درکار تھی دوسرا کنڈہ اعلا سے قبل کا تھا اسپر بھی حروف جہن کنڈہ تھے مطلب اوس کنڈہ کا یہ تھا برزور پر بنیاد تھی ہمارا یان وراے راے سنگہ دیو نے بنام براعیش موضع تنگدہ بن ہیں یا جو اس پن کو بجال رکھیں گے وہ اوسکا شمار پاؤں گے اصل اسکی حروف بھون یہ ہے *

جس جلیا جد ہو بھومی

نس قیاد نہ ہو بھلنگ

سمت ۱۳۰۲ (سکھ ۱۲۶۶) یہ طریق ساسن یعنی غریبی عطیہ خاص ہے اور اسکو ساسن افیادت کہتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ پرامار جسکی یہ یادگار ہے جاگیر دار راجہ دہار کا تھا کیونکہ اوس راجہ کی قسمت اوپر درج ہے اس دریافت نے اعانت ہماری تلاش میں کی اور ہمارا معزز دوست اور گورو جسکے دل میں اب زیادہ خواہش حالات قدیمہ کے دریافت کی ہے ایک انعام گران بھانا حق واسطے اجازت کنڈہ کرنے مورت پارسنا تہ کے جو اسکا کلن دیا تھا پیش کیا اور کہا کہ کنڈہ اولیں بے شبہ یادگار اوسکے مندر کا ہے جب ہم

۹۵
اس مقام سے روانہ ہونے کو تھے (ہمارا اسباب روانہ ہو چکا تھا) یہ کو اطلاع پہونچی کہ چند مشہور مندر آئندے
ایک مقام پر جہاں نام بڑی ہے اور قدیم نام اوسکا دھول پور تھا موجود ہیں مندر بنام گنیش تھا ویو کر سہین
ایک لنگ بولی میں بھرتا ہے اور باعث تعجب اون لوگوں کا ہے جو درمیان جنگل میں تراکم اور رہتہ جنگلی میں
دلیری کر کے درشن کرنے وہاں جاتے ہیں جو ہم خود وہاں نہیں جاسکے تھے اپنے گورو کو روانہ کیا کہ جا کر
کنندہ جو وہاں ہے اور جو کیفیت وہاں کی دریافت ہو لیکر آوے +

مقام دہلی تاریخ ۱۲ جنوری گیارہ میل آٹھ ماہ میٹر ۲۸ ڈگری - ہم پھر تیسرے قلعہ کوہ پر گھاٹ نصیر اسے
چڑھے دامن اسکا ٹھیک پانچ میل کے فاصلے پر مقام ہنیرور سے تھا اور ساڑھو تین فرلانگ کی چڑائی تھی
راستہ وقت طلب تھا گورا سے میں نشیب و فراز تھے اور درمیان دو پہاڑوں کے واقع تھا یہی صرف
صحیح خیالی بلندی پہاڑ پہاڑ سطح آب وریا سے دیکھتا ہے درختا سے بلند نیچے سے اوپر تک پہاڑ کو موجود ہیں
اونہیں ہکو ہرگز راستہ نہیں ملتا اگر تیر ساری ہمراہ نہوئے سوائے چند درختان کلان تر مندی کے وہاں بہت
بلند درخت پنبہ پھل اور ساکھو کے تھے جو مثل جذامی کے بیج دیگر تروتانہ برادران کے نمودار تھا اور درخت
تیندو جو اس موسم میں خوب بارور ہے اور درخت دھو جو نہایت کارآمد ہوتا ہے سوائے انکے اور بھی اکثر
درخت چھوٹے اون میں ہیں اوسکی بلندی سے تماشا خوب نظر آتا تھا اوپر سے ہننے نیچے چڑھتی غبی چیل کو
اور قلعہ رگھونات کو دیکھا اور دریا سے سیاہ بہا منی کی جگہ گردش بیج گھاٹی آنتری کے اوسکی انتہا تک مقام
قبرستان قوم سکناوت نظر آتا تھا راستہ دہلی کا بہت اچھا ایسے ملک میں تھا اور جب ہمارے خیمے چاریل
فاصلے پر ہے تو ہننے عبور ایک نالے سے کیا جسکی ابتدا چشمہ منال سے کہتے ہیں جو مقام بلند تر ہے پانی کا
ہو گا یہ ندی ایک اور وجہ تخمینہ کرنے بلندی ہمارے مقام کی پیدا کرتی ہے سوائے ایک عام چادر کنارہ
غار پر سے جو گرتی ہے وہ ایک مناسب چادر کی صورت میں سو فیٹ تک نشیب میں بہتی جاتی ہے ہکو
نہ فرصت استفادہ تھی اور نہ موقع ملا کہ ہم اس ندی کے اخیر تک جو چھ میل تھی تراکم اشجار میں جاتی بلندی
گھاٹی نصیر سے ہننے نظر اور ایک مقبرہ بر اہل اسلام کے کی جس مقام سے زمین رفتہ رفتہ تابا خرنہارے
سفر کوٹہ کے نشیب میں ہوتی جاتی ہے +

دہلی مقام خط کشی درمیان میوار اور بوندی کے ہے اور وہ خوبصورت ریاست بوندی کے واقع ہے نہایت
خوشنک اور میں بہت ناور مٹی اور تھخہ گندم پیدا ہوتا ہے ہمارا گزشتہ سال انبار سنگ علامت مذکور کٹر راجہ کو

جیج تحفظ اپنی مولشی کے بمقام قوم مینا ساکن کرار کے قتل ہوئے تھے ہکو نہایت تعجب ہوا جب مہنے ایک انبار سنگ علامت مدفن ایک چارن کا دیکھا جس پر ایک صورت اوپر سنگ کے اوس چارن کی کندہ تھی اس ہئیت پر کہ برچھی اوسکی رکھی ہوئی تھی اور سپر آگے تھی غالباً یہ اپنے ٹانڈے کے تحفظ میں قتل ہوا ہوگا اس ملک میں نہایت بدعت راہزنوں کی تھی جو درمیان غار ہائے بناس واقع نشیب کوہ بجانب مغرب سکونت پذیر تھے جب ہم اس مقام پر کھڑے تھے ہمارے راہزن نے کہا کہ کون ایسا دلاور تھا جو اٹھارہ مہینے قبل اسکے پتہ پر گزر سکتا تھا قوم مینا نے اب کو واسطے صرف روٹی کے جو آپکے پاس ہے آپ کو قتل کر دیا ہوتا مگر اب آپ سونا اچھالتے چلی جائیے اس سبکدستی میں اونکا حصہ ہو جاتا یا وہ بالکل اوسکو کاٹ کر لیجاتے اور اب گوزیا دتی پیداوار نہیں ہے مگر کچھ شغل دندان دستیاب ہوتا ہے اور ہم اپنی گپری رات کو سر پر کھکر بغیر اس خون کے سوتے ہیں کہ صبح وہ جاتی نہیں رہیگی اہل راج رہنے عام کلمہ اولن آدمیوں کا ہے جنہوں نے کبھی روزانہ نیت نہیں دیکھا تھا جنکو تعلیم بیچ ایام بد فطمی اور غارتگری کے ہوئی ہے اور جو بعد ازان اس تبدیلی حکومت کا ثمرہ حاصل کیا ہے اور بالکل وہ صرف تماشائی تھے ایک مضمون چوہان نے کہا کہ ہکو عرض لینا چاہیے وہ جاگیر دار مورچی کا تھا اور ہمراہ پنج اور ونکے اوس ہر ار کیا کہ وہ ہکو بنیسور لیجاتا اور اوسوقت ہمے جدا ہوتا جب ہم اوسکو اجازت سرحد سے آگے جانے کی نہ دیتے ہکو نہایت ہنسی آئی جب مہنے جواب ایک شخص کا منجملہ اونکے شا جسکو مہنے گفتگو دلائل آمیز کر کے روکا تھا لیتے جب اوسنے ایک طویل طویل گفتگو درباب پنج اچھی گامیش کے کی جو ٹھاکر میسری نے اوسکی چھین کی تھی اور ہماری مدد اونکے واپس پانے میں چاہی تھی کہ یہ مقدمہ عرصہ دراز کا ہے اور قسم کنان یہ کہا کہ آؤ ٹھاکر صاحب اقبال کرو کہ تنے کبھی اپنا نقصان اور جگہ سے پورا نہیں کر لیا ہے اوسنے جواب دیا اوجھا جی میری بہت جاتی رہیں اور میں نے بہت چھین لین مگر رام دہائی اگر میں نے ایک گھانس کا تھکا بھی چوا ہوجیے تمہارا راج ہوا ہے میں راجپوت نہیں ہوں ہکو دریافت ہوا کہ وہ قوم کا بار تھا اور مہنے اوسکو کہا کہ وہ مثل اوسکے تھا اور اس سے برتری اوسکو دی کیونکہ اوما لک باودا کا تھا اور وہ اپنی خود پسندی کی شجی کم نہیں کرتا تھا مہنے اوسکو بہت کہا کہ اس قدر فاصلہ دراز تک وہ ہمراہ آئے تھے اب وہ واپس جاوین مگر انہوں نے نہ مانا ہمارے ہر ایک کلمہ رخصت کا چوہان یہ جواب دیتا تھا کہ آپ نے ہکو بہت آرام دیا اور یہ من کی چاکری ہے یعنی اپنے خوشی دل کی مہنے اسکو قبول کیا اور راستہ ساتھ حالات ایام گذشتہ کے طے کیا ہر ایک قدم راستہ

وہ واقف تھے اوپر ایک انبار سنگ علامت مدفن کے جو جنگل میں واقع تھا وہ سب ایک لحظہ ٹھہرے
وہ انبار و پلاش بھی ٹھاکر کے بھائی کے جمع کیا گیا تھا اور جو شخص اس کے پاس سے گزرا اس کی ایک پتھر
اوپر رکھا میں دیکھتا تھا کہ جو تاثیر ہمارے دلیں پہنی تھی وہی اثر اُن میں بھی پیدا ہوا تھا یا نہیں اور
شاید ویسا ہی ہوا ہو مگر انھوں نے ظاہر نہیں کیا چونکہ وہ اصلیت سے واقف تھے اُن کو وہ تعجب معلوم
نہیں ہوا مگر بہر حال وہ بالکل نا موافق ایک نقاش کے نہ تھا +

مقام کری پور تاریخ ۲۱۔ فروری ساڑھے نو میل۔ گھائی کری پور میں مقام کیا جو محصور ہر طرف سے ہے
اور جنگل ہے آکہ تھرا میٹراہ ڈگری گرجا اچھی اور صاف اور خوش آئند۔ راستہ نہایت برے جنگل
میں ہے نصف راستے پر سلسلہ گڑھ کوٹے کیا اس کی بلندی برابر نشیب دہلی کے تھی مگر وہاں سے ہم پر
نشیب میں تھا بمقام کری پور گئے۔ اس جنگل میں بھی اکثر مواضع خرد تھے مگر تمام ویران تھے
اور نشان آبادی کا صرف اُن لوگوں کے مدفن میں تھا جنھوں نے اپنے مقامات کو بمقابلہ خون آشام
میںوں کے جو گڑھ میں رہتے تھے تاہم اپنی بچا پاتاھانکی زیارت ہم نہ کام واپسی کرینگے +

آج صبح جب ہم نے سفر شروع کیا ایک میل طے کر کے ہم نے شہر سونترا اپنے دست بستہ کیجا
دیکھا جو ہمیشہ شامل دہلی کے رہا ہے جس سے نام پٹہ دہلی سونترا ضلع لویچا مشہور تھا ایک چارے
ہمارے نے اطلاع دی کہ اوس میں کندہ سنگ کیے ہیں لہذا ہم نے اپنے گورو اور ایک برہمن اپنے
ہمارے سے کہا کہ وہاں جاوین اس تلاش سے ایک ثبوت جدید حکومت عام پرمار کی اور فتح ایک
دوسرے شخص یعنی علارالدین سکندر ثانی کی پیدا ہوئی جی مذکور کو کوئی مندر ایسے طے جن میں کندہ تھو
اور کوئی مینار منجلد اُس کے تین پر سے جو ایک دوسرے کے مقابل تھے اوسے یہ کندہ نقل کیو +
سمت ۱۳۲۶ (سلسلہ ۳۶) پری تیزا اور فرزند دیولا پردی نے یا مذیشہ شرم واسطے دیوتاؤں کے اور برہمنان کے
اور مولیشی اور اپنی زوجہ کے اپنی حیات فروخت کی +

سمت ۱۳۴۶ (سلسلہ ۳۹) باہ اسادہ بدی یکم روز دوشنبہ قلعہ سونترا (سترون وورگ) پرمار اودا اور
کولا اور ہونانی واسطے اپنی گاداور زوجہ اور برہمن کے مع فرزند چندا کے اپنی حیات فروخت کی +
سمت ۱۳۴۷ (سلسلہ ۴۰) یکم اسادہ روز دوشنبہ بمقام سونترا گرام روگما سے چاروا نے بھٹ دیوتا
زوجہ و برہمن اپنی حیات فروخت کی +

عبارت: فصلہ ذیل جو ایک کنڈ یعنی چشمہ کے ایک پتھر پر کندہ ہوئی تھی نقل کی گئی ہے +
 سمت ۱۳۷۰ (۱۲۷۳ ع) متی اسارہ سووی یکم وہ جسکی شہرت لاثانی ہر بادشاہ مالک انس ہماراج ادھر ج
 سری علامہ الدین ذویع اپنی فوج تین ہزار فیصلہ لاکھ سوار اور جنگی رتھ اور سپاہ پیادگان بشمار کو مقام سانجھ واقع
 شمال سے مالوہ کرناٹ کنورہ جھالور جیلیمیر دو گنڈہ تیلنگ تاکنارہ دریا و شورا و رچندر پوری بجانب مشرق فتح کیے اور
 فتحیاب اور چلبہ راجگان کو زمین کو ہوا کر اسو مقام سترون دروگ مع بارہ شہر متعلقہ پر اراٹانیسی فتح کیا اور کو فرزند بلایا
 جسکی ورتیت یعنی مولد مقام سری ہارہی چشمہ کندہ کرایا یہ نوشتہ اور لکھا ہوا اور کندہ کیا ہوا سید پوا سنگرش (سور دہر کاہی +
 سچے چشمہ کے ایک اور کندہ نظر ٹرا مگر اسقدر فرصت نہ تھی کہ پانی خالی کیا جاتا کوئی دوسرا سیاح پتھار
 اسکو پورا کرے مقام سونتر یا جسکو سترون دروگ کہتے ہیں جہاں دشمن کی رسائی نہیں ہے ایک
 قلعہ متعلقہ قلعہ ہارے پر مار کے تھا اور بلاشبہ ماتحت چتور کے اسوقت میں تھا جب خاندان موری
 وہاں حکمران تھا اور یہ صرف ایک قصبہ وسطی ہند کا ہے جو تمام وکمال حکومت پر مار میں دریائے
 نربدا سے جہنا تک تھا یہ بیان از روئے تحریر کندہ اور اقوال قدیم سے پایہ ثبوت کو پہونچا ہے ہم یادہ
 حال اسکا بمقام مینال اور بھولی کے ہنگام واپسی اپنے مقام اور پرمال سماعت کرینگے ہمارا ارادہ ہے
 کہ کلیتہ واقفیت اسکی حاصل کریں +

مقام کوٹہ تاریخ ۲۲۔ ماہ فروری گیارہ میل تاکنارہ چمبل۔ اگرچہ ایک لکھ ابر بھی نمودار تھا مگر آفتاب
 جب تک ایک برسچے کے انداز سے بلند نہیں ہوا نظر نہیں آتا تھا کہ ایسا بھاری تھا اور اسکے ساتھ
 ہوا بھی سرد نہایت تیز جانب شمال و مغرب سے چلتی تھی نشیب راستے کا سلامی تاکنارہ دریا تھا
 مگر زاویہ یعنی گوشہ پر خیال اس امر سے ہو سکتا ہے کہ کلس محل کا گو ایک سو تیس فیٹ بلند
 دریا سے تھا مگر جب تک پانچ میل کنارہ باقی نہیں رہا اسوقت تک نظر نہیں آتا تھا جبکہ بنجر علاقہ
 سمٹنے لگے کیا وہ سب علاقہ بوندی میں تھا مگر علاقہ متصل کوٹہ کے جہاں اراضی نہ تارکی جو ذاتی علاقہ
 ظالم سنگہ نائب کا تھا اور یہی صرف علاقہ متعلقہ کوٹہ کا بجانب مغرب دریا ہے چمبل ہے مقام کری پور اور
 نیز یہ کل علاقہ مسکن قوم بھیل کا ہے اس قوم کا ایک نہایت ہوشیار آدمی آج صبح ہمارا راہبر تھا
 وہ کہتا ہے کہ وہ لوگ اسکو بابا کا نوند کہتے ہیں اور وہی لوگ راجہ اس کے اسوقت تھے جب تک
 اوکو راجپوتوں نے بیدخل کیا ہلکوا اسکا اعتبار کرنا چاہیے کیونکہ یہ علاقہ صرف لائق ان بھیلوں کے

اور انکے بھائی صحرائی وحشیوں کے تھا ہکو اسکے دیکھنے سے بھی خوشی حاصل ہوئی گو ہکو تمنا دوبارہ اس علاقے میں آنیکی باقی نہیں رہی نصف راہ پر ہمارا گدڑ ایک تپھر کے مکان بے سقف و بام کے ہوا اوسمیں دیوتا ان بھیلوں کا رکھا ہوا ہے یہ مکان بیچ خاردار جھاڑی بہم پیچیدہ کے واقع تھا اونکی شاخون پر جا سجا رنگین پارچے بندھے ہوئے تھے یہ منمت کے پارچے مسافر لوگ اس دیوتا کے نام سے واسطے تحفظ اپنی جملہ بلیات جنگل سے باندھتے تھے ہماری رائے میں ان بلیات سے یہی بھیل مراد ہیں +

ہکو بیان قلم انداز کرنا چاہیے (گو مہنے فکر تپہار کا ترک کر دیا ہے) کہ میان ہر ایک موضع کے سر پر شروع فصل بہار میں مقامات میلہ و تماشا مقرر ہیں اور یہ میلہ تا بہ ہولی جواب ختم ہوتی ہے ختم ہوتے ہیں اس سال موسم نہایت خراب تھا لہذا بجائے خوشی کے افسوس اس سال پیدا ہوا اس مقام میلہ میں ایک بلی پر ایک بوجہ گھانس یا لکڑی کا باندھتے ہیں اور بعضی جگہ اس بلی میں لکڑی عرض میں مثل ہاتھ کے باندھتے ہیں اور ایک جھنڈہ اوپر قائم کرتے ہیں مگر اکثر مقامات تپہار میں اس بلی کے عوض قلعہ بنام دیہی پیداوار ایتادہ کرتے ہیں اس سے دوسرا حاصل ہوتی ہیز ایک تو بلی میلہ فصل بہار اور دوسرے ہرن کے خوں دینے کو کہ اگر چھوٹے درخت غلہ کاٹ نڈالیں + صورت شہر کوٹہ کی نہایت دلچپ ہے اور دلمین خیال قبول اور ہوشیاری بہ نسبت اکثر شہر ہندوستان کے پیدا کرتے ہیں ایک مضبوط دیوار مع برج برابر تعمیر کی ہوتی ہے اور تھوڑے فاصلے پر دریا سے جسکے اخیر مقام جنوبی پر محل ایک قلعہ میں علیحدہ شہر سے بنا ہوا ہے جسکے کلس اور گاؤں مینار نہایت عمدہ صورت شہر کی پیدا کرتے ہیں اور اکثر اشیا زندہ اور غیر ذی روح کثرت سے نظر آتی ہیں درمیان دریا او شہر کے اکثر آدمی اپنے اپنے کاروبار میں مصروف نظر آئے مگر نگاہ آکر اخیر برج شمالی پر قرار پکڑتی ہے یہ برج بجائے خود ایک قلعہ خود ہے اور اس پر سے زود و نوں کناروں پر ہے مگر ہم اسکا حال زیادہ ترہج اپنے مقام کے جو بیان غالباً کچھ روز سے گاتھیر کرینگے +

باب ہفتم

ناموافقیت آب و ہوا سے کوٹہ - واقعات خیرایام مصنف کے وہاں قیام کا - جانور کوئل - بیان
مقام قیام - مقام مدفون خالی قوم ہارا - مسافران کوٹہ کی تلاش - تحقیقات پرتاوان سخت کا ہوا -
عام ناموافقیت آب و ہوا سے کوٹہ - آب چاہات کا مضر ہونا - غبار کا پیدا ہونا - مہاراد اور
نائب سے رخصت ہونا - نائب کا افسوس ظاہر کرنا - عبور چہیل کرنا - مست ہاتھی کتیری -
نائب کے موروثی علاقے - ندنا - استقبال مصنف جو مادہ ہو سنگہ لے کیا - راگ راجپوت -
پنجابی ٹپہ - تماشاطغولیت کی سیر کا بان ظالم سنگہ کا - تلیرا - نوگانوں - نزویک آنا راجہ بوندی کا -
سال ہماہیان بوندی - بوندی کا محل - ملاقات راجہ - بیماری ہمارے ہماہیوں کی - روانہ ہونا بوندی
مقام مدفون بیچ موضع ستور کے - دیبی خاندانی آسا پورنا - مندر بھوانی - کنارہ وریا سے بیچ - تھانو
تحریرات کندہ - جہاز پور - شاندار ہماہیان رئیس ہستی - عجیب بیماری مصنف *

مقام ندنا تاریخ ۱۰ - ماہ ستمبر ۱۸۷۱ء - یہ ایک روز رما کی کا تھا جس کے واسطے ہم سب نگران اور خیمہ داغ
اور اسکو ہم اپنی حیات دوبارہ تصور کرتے ہیں پچھلے چار مہینے ہمارے قیام بیچ کوٹہ کے مہینہ وبائی اور
بخار مہلک کے مقابلے میں گزرے کبھی کسی آدمی کی یاد میں ایسا خراب موسم کبھی نہیں آیا تھا اور یہ
حالت طبیعت اور جسم کی ایسی نہیں جس میں واقعات روزمرہ تحریر کیے جاوین اور اگرچہ عرصہ چھ مہینوں کا
ہمارے کوٹہ میں آنے سے باہر فروری گذشتہ تاریخ فروری کہ یوم روانگی ہمارا مقام مذکور سے ہے ایک
عرصہ واقعات خیر تھا مگر اس باعث سے کوئی علامت اون واقعات کی ہمارے دلیں باقی نہیں ہی
کہ اپنے سفر نامے میں درج کریں یہ عرصہ ایسا ہو گیا کہ گویا ہم نے کچھ کام نہیں کیا ان واقعات کے خلاصہ
ملاحظے کے واسطے ناظرین کتاب ہذا کو ہم حوالہ باب ششم کا کرتے ہیں اور سکے ملاحظے سے ناظرین کو
آگہی اور حالات اون لوگوں کے حاصل ہوگی جنہیں ہم بسر کرتے تھے یہ قصد کرنا کہ یاد سے وہ امر
تحریر کیے جائیں جنہیں سلسلہ سخن ہمارے ذاتی روزنامہ کا باقی رہے ہے سو ہے کیونکہ اس سفر نامہ
تحریر کرتے وقت بھی ہمارے جسم پر بخارا اور لرزہ موجود ہے اور ہمارے ایک دوست اور ہمراہی بھی
اسی بلا میں گرفتار ہیں گو ہم نے کئی مرتبہ اپنے مقام قیام کو تبدیل کیا مگر بیماری ہمارے ہمراہ رہتی تھی
ہم نے بسر ہوا سے گرم میں تاماہ جون اچھی طرح کی اور گو ہم نے ہر طرح کی تبدیلی موسم اطراف ہندوستان میں

دیکھی ہے مگر ہم کوئی موسم بمقابلہ ان چند روزہ ماہ جون کے جو بمقام کوٹہ ہمیں گزرے برابر تصور نہیں کر سکتے +
 تھوڑے عرصے کے بعد جب پہنے اپنا ڈیرہ کشت زار شمالی سے اٹھا کر کنارہ شور ساگر پر جو نزدیک
 بجانب مشرق شہر واقع ہے قائم کیا آسمان اسقدر نیلگون ہو گیا کہ اوسکی تابش نگاہ کو خیرہ کرتی تھی
 شب و روز میں ایک تل برابر ہوا بھی نہیں چلتی تھی کہ پتا یعنی برگ جنبش میں آوے مگر سکون اور ضبط
 مثل مرگ کے تھا آلہ تھرمائیٹر ۱۰۴ درجے پر اندر خیمے کے تھا اور جنبش نکھا جو ہوا پیدا کرتی تھی اوس
 اور بھی دم خفا ہوتا تھا اس سے ہم اوس حالت میں بھاگے جو نزدیک دیوانگی کے تھی اور جا کر
 کنارہ چشمہ پر جو باغات تھے اونہیں قیام اختیار کیا مگر وہاں بھی سایہ درخت ترمہندی اور کیلہ سرو
 قسلی افزا نہیں ہوتا تھا جانور منقار کھولے ہوئے اور بازو سستی سے ڈالے ہوئے مثل ہمارے پتھر
 اور بیدم تلاش مقام سرد کی کرتے تھے گھوڑے سر جھکائے ہوئے بغیر کھانے کھانے کے گھانے پر
 منہ ڈالے کھڑے تھے اس عام سکتہ حیات میں ایک آواز جو اس سکون سخت کو شکست کرتی تھی
 آواز کوئل کی تھی یہ آواز پہنے اب اول مرتبہ ہندوستان میں سنی اوسکی آواز خوش جو ایک حالت
 خاطر جمعی پیدا کرتی تھی ہلو اوس رنج سے جو حکومت سے رہتا تھا ایک گوہر اطمینان دیتی تھی پہنے
 ہمیشہ دیکھا ہے کہ یہ جانور اپنی آواز میں گرمی میں قریب دو گھنٹہ بجے کے کھولتا ہے اور تریب
 ایک گھنٹہ تک ٹھہر ٹھہر کے بولتا ہے بعد ازان پر دوا کر کے دوسری جگہ چلا جاتا ہے بعد ازیں ہم اس
 جانور کی آواز سے خوب واقف ہو گئے اور ہر روز موسم گرما میں بمقام اوسے پور جب ہم ایک موضع میں
 بیچ گھاٹی کے رہتے تھے اوسکی آواز صرف سنتے نہ تھے بلکہ اوسکو اکثر دیکھتے بھی تھے (یہ جانور
 مثل بھری کے ہوتا ہے شاید کچھ طویل اور خوبصورت اوس سے زیادہ ہوتا ہے اور منقار اوسکی
 سیدھی ہوتی ہے) +

خواندہ کتاب ہذا آبائی ہمارے مقام قیام کا تصور کر سکتا ہے مقام ہمارا گوشہ شمالی و مشرقی چشمہ پر تھا
 روبرو اوسکے وہ پریراد جو خیرہ تھا جس میں مکانات قابل موسم گرما تعمیر تھے (دیکھو تصویر کنارے کے
 نیچے تک باغ آراستہ تھے اور درختاے بلند و تنادر متر اکم تھے دیوار گردا گرد وسیع اور بلند اوسکے اوپر
 گنبد اور کلس مندرون اور مساجد کی دیوار کی ہواری میں فرق ڈالتے تھے اور گاہ گاہ اراضی فاصلہ
 اور بلند بعیدہ دیا سے چہل نظر آتے تھے نزدیک ہمارے ایک مقام متبرک مدفون اکثہ شجاعان

اس خاندان عمدہ کا تھا ہم اوپر مدفن قوم ہمارا کے گئے جو اگرچہ ایسے شاندار تھے جیسے ماروار اور
 میوار کے اور نیز اس خاندان کے رئیس بوندی کے مگر وہ مقابلہ اونکا بیچ یا دو کار ہر دل عزیز اور بادی
 اور بربادی کے جو تنازعات باہمی مین ہوتا ہے کرتے تھے یہ کثرت مدفن کی نزدیک پائشہر تک تھی
 اور عین چشمے کے ہند تک مگر چونکہ ہرگ درختان مین مستویہ مین لہذا نظر مین کم آتے مین ہم دیکھ کر بہت
 خوش ہوئے کہ اونکی خوب مرمت ہوتی ہے یہ بھی ایک امر خلاف رسم بیچ طبیعت نامیب کے تھا
 کیونکہ کون چیز اس قدر مزاج ہمارا کو زندہ رکھ سکتی ہے جنسی یہ علامات اونکے بزرگوں کی اور جو کچہ وجہ اس
 فعل کی ہو یہ دین نیکی کا ہے اور ہم بھی کلمات تعظیم نسبت من نامیب کے زبان پر لانے سے باز
 نہیں رہ سکتے وہ اب ایک مقبرہ یا سادہ اپنے راجہ مرحوم کی بنواتا ہے اور اگر یہ مدت تک قائم رہی
 تو بعض آئندہ مسافران کو موقع یہ کہنے کا بخشے گی کہ ہمارا و امید سنگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوڑنے
 برتری قوت اقصیٰ غایت مرتبہ کی حاصل کی ہے ہم بھی تعریف اپنی سے انکار نہیں کر سکتے کہ غنہ بھی
 اس بے خطرہ کار خود بینی مین کچہ مدد کی ہے کیونکہ ہم نے رانا میوار سے اجازت بنام نامیب حاصل کرادی ہے
 کہ حسبدرنگ مر اس کام کو واسطے اوسکو درکار ہو بلا قیمت اور بلا محصول کان مرمر واقع کنگرولی سے
 لے لے یہ درخواست وہ خود بر گھڑ غرور بوجہ تنازعات قدیمہ نہیں کر سکتا تھا ہمارے نزدیک باقا
 مادہ سنگہ کے بھی کئی ایک انگریزی اراضی کے تھے اون مین گل و ثمر خوشبو اور خوش ذائقہ تھے اور
 تختہ ہارے وسیع گلاب مگر یہ جملہ لذات ساتھ وبائی ہیفیہ اور تپ تجاری اور دیگر قسم کی تپ کی جو ہمار
 گرو پیش تھی کیا کیفیت بخشی اور یہ عوارض جسمانی بمقابلہ اون قبوچ دلی جھکے واسطے ہکو علاج کی
 تلاش کرنی ہوتی تھی اور جنگی کمی کے واسطے ہم کوشش کرتے تھے کہ زیادہ مضرت رسان نہ تھے
 اور انکا حال سہنے اپنی تحریرات مین جو سہنے اکثر اس مقام سے خدمت گورنمنٹ اعلیٰ روانہ کی مین

ایک گرنج پیش خیال کر سکتا ہے کہ کیا خوش آئندہ سفر ایسے دلچسپ خاندان مین ہو سکتا ہے اور کیسی
 خوشی خاطر دیکھنے ویرانہ عظمت گذشتہ سے اور اونکے مقبرہ وغیرہ مین اونکے حالات کے ملاحظہ
 کرنے سے اور سفر اوپر کنارہ ایسے دریاؤں کے مثل جہل اور بہامنی کے کرنے سے اور ان شجاع
 آدمیوں کی ہم راہی سے اور اونکی جاے ادب اور دوستی کی ہونے سے اور اپنے ماتحت کی حالت مین

بہبودی داخل کرنے سے حاصل ہوتی ہے مگر ایسی خوشی کی قیمت ایسی کران ہے کہ بہت کم خوشی
 اسے ادا کرینگے یعنی قیمت اس کے تارض دوامی ہے مگر ہماری اور ہمارے ملک کی خوش نصیبی سے
 اگر یہ عمدہ نفع بے مشقت یا چمن گل گلاب نہیں ہے تو ہم اس کو خارستان بھی نہیں بناتے اس
 تماشے کے دیکھنے سے ایک تحریک دلی پیدا ہوتی ہے جو قوت طبیعت اور جسم کو چالاک رکھتی ہے
 یہ تحریک دل خوش نصیبی سے زیادہ تر تاثیر انگیز بہ نسبت ہیضہ کے ہے اور جلد گردن و نواح میں تاثیر بخش
 کیسی تعریف کے ساتھ یہ تحریک دل آج صبح ظاہر ہوئی ہے ہمارے خواندہ کتاب ہذا اگر ہمارے
 ہمراہی کی سپاہ اور ان کے ملازمین کا ملاحظہ کرتے جب وہ عبور دریا سے چمبل کرتے تھے تو وہ ان کو
 مثل اون روحوں کے دیکھتی جو پل صراط طے کرتی ہیں اون میں ایک بھی متنفس ایسا تھا جو گرفتار
 پنچہ تپ و لرزہ نہوا ہو چنڈا اون میں کے دباے ہیضہ میں مبتلا ہوئے تھے اور نصف اون میں کے
 گرفتار درو طحال تھے تاہم گواؤں کی بروت ان کو ایک بار گران تھی یعنی ایسے ضعیف ہو گئے تھے
 کہ موئے بروت بھی ان کو گران معلوم ہوتے تھے مگر تاہم کہیں نگاہ ترش یا سرکہ جبینی پیدا نہ تھی
 جیسا تعجب تھا ویسا ہی خوش نظر آتا تھا کہ جو لوگ ابھی بستر تارض سے اٹھتے تھے وہ بھی ایسے
 چالاک نظر آتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی بیماری بجانب مشرق دریا و چمبل چھوڑی جائیں
 بشکل کوئی مقام ایسا بد آب و ہوا مثل کوٹہ کے موسم گرامین نہوگا جیسے دریا سے چمبل طغیانی
 آتا ہے پانی اس کا پہاڑ کے غاروں میں جمع ہو کر بہتا ہے اور چابات میں پانی زہر کانی عرق سبز
 وغیرہ برگھائے اشجار سے مالا مال ہو کر جمع ہوتا ہے اور چابات اوس نشیب کی زمین کے جہان
 ہمارا خیمہ تھا اس وجہ سے بلب ہو گئے تھے اور سطح زمین پر چکنی تہ ایسی جم جاتی ہے کہ وہ چمکتی ہے
 اور رنگ اس کا مثل رنگ سینہ کبوتر اور ہر ایک جال نیلگون میں کچہ طلائی جھلک معلوم ہوتی ہے
 مقام اوہ سے پور میں بھی موسم برشکال میں یہی حال ہوتا ہے اور اس کے نتائج بھی اسی قسم کے
 ہوتے ہیں یعنی تپ و لرزہ اور تپ تجاری وغیرہ اور جیسا ہم نے ذکر کیا ہے کوئی شخص انگریزی
 یا ہندوستانی نہیں بچتا یہ تپ بہت سخت ہوتی ہیں گو ملک نہیں مگر مشکل رفع ہوتی ہیں الا
 دوائے کلومل سے جو اکثر بیماریوں کو دور کرتی ہے *

چند روز اخیر ہمارے قیام کے رسوم رخصت وغیرہ میں گذرے بتلخ پنچم ہمراہ نائب ہم واسطے

انیہ ملاقات ہمارا اوکے گئے اور ہمارا اوصاف مع اپنے بھائیوں کے دوسرے روز ہماری ملاقات کے آئے اور تاریخ ہشتم اور نہم ہماری اور نائب کی اس طرح ملاقات ہوئی جس آدمی نے ایسے ایسے اوصاف دیکھے ہوں جو خواندہ نے اس کتاب میں ملاحظہ کیے اور وہ اب کنارہ گور ہو تو وہ اپنے افسوس کا ضبط نہیں کر سکتا اور سکی چٹان و اشک سے پر تھیں اور جب ہم نے اس کے دست لرزان کو جو اسے ہمارے گلے میں ڈالا تھا دبایا تو اس سے غلبہ اشک سے بولا نہیں جاتا تھا ہم اس حال کو خارج از تحریر کرتے اگر ہمارے یہ معلوم نہوتا کہ اس بیان میں اظہار نیک طبعیت ثابت ہے اور خود پسند نہیں ہے ہمارے اسکی سیرت اور طبیعت کے بیان میں کوشش کی ہے پس یہ رنگ بھی متروک کرنا بدنام تھا ہمارے معلوم ہوا کہ اسکو محبت ہمارے ساتھ ہے یہ اس کے بشرے سے اور گفتگو سے ثابت تھا مگر اسکی مقدار میں ہمارے آج کے دن تک شبہ تھا +

ہم مقام عبور دریا اپنے ہمراہیوں کے چند گھنٹہ بعد تک نہیں پہنچے کیونکہ تپ و لرزہ نے ہمارے گھبراہٹ تو ہم روانہ ہوئے کہ ہنوز گرمی جسم سے جدا نہیں ہوئی تھی نائب نے ایک سیرہ کلان ہمارے واسطے تیار کیا تھا اور سپر سوار ہو کر ہم فوراً دوسرے کنارے پہنچے مگر فتح بہادر فیل سواری ہمارا معلوم ہوا کہ اس مقام کو بہ نسبت اوڑے پور کے زیادہ تر بلند کرتا ہے بعد ازاں کہ ہودہ اور دیگر گدی وغیرہ اسکی ایک کشتی پر رکھی گئی وہ بخوشی دریا سے چہل میں کود پڑا اور عمیق پانی میں گیا اور وہاں اپنی خرطوم کو مثل فوارہ آب بنایا اور پانی میں کھیلنے لگا اور قریب ایک ثلث دریا طے کیا تھا کہ ایک مادہ فیل جبکہ عادت عبور دریا کی تھی اولیٰ بجانب کنارہ روانہ ہوئی اور فتح بہادر بھی اپنے مالک کا کچھ خیال نہ کر کے اس کے پیچھے اور ہر گوروانہ ہوا نہاد تے آنگس اسکی پشت گوش میں اور سر میں زور مارے مگر کچھ سود نہ بخشا بلکہ اس سے اور بھی غصہ ہاتھی کو آیا اور اس نے دو تین جھٹکے ایسے مارے کہ اسکا نہاد ت گر پڑا ہم نے اپنی خوش نصیبی سے کیونکہ ہمارے طاقت گھوڑے پر سوار ہوئی بھی نہ تھی ایک مادہ فیل پانی جبر بار لا دا جاتا تھا مگر ہم نے اوپر اپنا ہودہ رکھوایا اور وہ بار اس جنگجو ہاتھی پر رکھا گیا +

ہمارا گزر شہر کتیری میں جو متعلق راجہ گلاب سنگھ جہا لار شہ واز نائب کو تھا اور وہ ایک امرے کوڑے میں تھا ہوا یہ مقام خوب شگفتہ اور آسائش کا ہے اور مینار دار محل راج کا اور بھی اسکی رونق کو

ترقی بخشا تھا اور عالم تصویر نمودار ہوتا تھا ہمارا راستہ تند تا نک اسپے فروزہ میدان میں تھا اوسمین باغات
انبہ بکثرت تھے اسکے دیکھنے سے ہلو کچہ تعجب نہیں ہوا کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ یہ خاندانی علاقہ نائب کا تھا
اور مکان بادری کی رونق ہمیشہ محفوظ اور ملحوظ رہتی ہے اور اوسکا فرزند ماہو سنگہ بھی وہاں اکثر رہتا تھا
وہ ہمارے استقبال کو مقام کنیر نصف راہ تک آیا اور اپنے مکان تک لگیا +

مقام تندتا ایک اچھا نمونہ راجپوت رئیس کے مکان کا ہے ہم ایک دروازے میں گئے اوسکے اوپر
نوبت خانہ تھا اور اوسکے بعد ایک وسیع چوک تھا اوسکے گرد مکانات بنے ہوئے تھے اور طوئین
سب جاگیر دار رہتے تھے اس چوک کے وسط میں ایک چوترا علیحدہ محل سے تھا اوسکے گرد درختاے
سنگترہ اور گلہاے خوشبودار تھے اوسکے بیچ میں ایک حوض با فوارہ تھا اور اوسمین سے راہ آب بنی تھی
اوسمین سے پانی سب جگہ پہنچتا تھا اور ہمیشہ سنہری قائم تھی نیچے حراب اوس چوترا کے جب ہزاروں
آدمی مبارکباد دیتے تھے اور ٹوپ سلامی سر کرتے تھے اور باجہ بجاتا تھا اور ہر طرح کی آواز گوش زد ہوتی تھی
ہم وہاں بیٹھے اور فوراً رسم مبارکباد ادا ہو چکی اور ہمارے ہمراہی وہاں سے علیحدہ ہوئے کہ آواز طلبہ اور
سارنگی اور پنجابی ٹپہ نے ہماری سمع نوازی کی عجب ساوگی اس راگ میں ہے جس سے اوسکی اصلیت پیدا
اور گوزبان کی واتھیت بھی نہوتاہم ایک جاہل کو بھی لطف بخشی ہے خصوصاً جب بلا تکلف اور صفا
کوئی خواندہ اوسے ادا کرے جب مرثیہ دہرید سے راضی ہوتے ہیں اوسمین نہایت تیزی باکلی
درکار ہے راجپوت ٹپہ سے خوش ہوتا ہے اسکی آواز جب نشہ افیون میں گوش زد کرتے ہیں گویا ہفت
اونکو وہاں ہو جاتی ہے یہاں ہم درمیان درختاے سنگترہ مقام تندتا میں بیٹھے مگر فوارہ سے جو
درمیان ہمارے اور درختوں کے ایک تاریکی سی معلوم ہوتی تھی جیسے کہ اگر تا ہے اسطرح ہزاروں کا پا
گرتا تھا اور اوسکی سیاہی میں زلف اور چشمان روشن اور آواز خواندہ بالکل گویا بے لطف تھی کیونکہ
شدت لہزہ سے ہمارے دانت بجتے تھے +

ایسے رقبے میں جواب جوانان اور عورت کوٹہ سے پر ہے نائب نے اپنے گشتی گیر طلب فرمائے اور
اسی مقام میں جان ہم بیٹھے ہیں سری جی بوندی والہ نے ان شریوں سے زور آزمائی کی تھی جکا ذکر
تواریخ میں درج ہے ایک پاو گھنٹہ اور سہنے بقاعدہ ظاہر داری اور نیز ملجا فرزند نائب جو ہمارے استقبال
کے واسطے اسقدر فاصلے تک آیا تھا رخصت لی اور جلدی ایک پیالہ چائے طلب کیا +

مقام تلیر تاریخ ۱۱ ستمبر۔ درمیل بجانب شمال و مغرب تھا ہنہ سرحد علاقہ نائب اور علاقہ بوندی سے گزر کیا راستہ اچھا تھا راستے میں کھیت خوب عزوہ اور جنگل بھی اچھا تھا درخت پنبہ خوب شگفتہ اور شاواہ تھے تلیر ایک موضع کلان برب آب صفا واقع ہے اوسکے کنارے خوب جنگل سے منبرین مچھلی اوس میں بکثرت ہے۔ جتنے کہ ہمارے دوستوں نے بھی قسمت آزمائی چاہی تلیر اوس وکیل کی جاگیر میں ہے جو راجہ بوندی کی طرف سے ہمارے ہمراہ ہے ٹکڑا بٹک اوس میں ویرانہ کثرت سے ہے اور چونکہ شائع عام پر واقع ہے لہذا گروہ افواج اوس پر دست درازی کرتے ہیں *

مقام نواگانوں تاریخ ۱۲۔ ماہ جنوری۔ راستہ بہت اچھا گو کہ ایک پتھریلا اور بے سہارا ہے کہ چٹانیں خار کے گرد جاتے ہیں زمین زریز پانی کثرت سے اور جنگل بھی بہت ہے مگر آدمی واسطے تردد کر نیکی ورکار ہے مقام قیام لینے خیر گاہ ہمارا جہان تھا وہاں ایک درخت بھی تمازت آفتاب سے تنہا نظر نہی کو تھا ہم دوسرا وہوں پر سے گزرے جہاں راجپوت قتل ہوئے تھے گو کہ کچھ کندہ وہاں تھا اور کھیکو معلوم نہیں کہ اونکا حال کیا تھا *

مقام بوندی تاریخ ۱۳۔ ستمبر۔ علاقہ اور رہتہ مثل سابق مسلح صرف ایک نشیب تلیر سے کوہ بوندی ہے اس کوہ کی بلندی بڑے نامور سے پیدا ہے کہ لپٹے اوس سطح مسلح کا نہیں ہو سکتا جس سے دشمنی ہوتا، سلسلہ اس کوہ کا عموماً بجانب مشرق و شمال و مشرق سے گوا اور بھی قطار پہاڑ کی پیدا ہوتی ہیں اونکا رخ بیان کرنا کہ کس رخ جاتی ہیں ناممکن ہے *

جب ہم نزدیک دارا ریاست ہمارے پہونچے ایک ابرگر و دھبہ کا جو ہوا میں نمودار ہوا وہ گویا علامت نزدیک آنے راجہ کی تھی فوراً بعد ازین آواز نقارہ و توبری و آواز سم ستور سماعت میں آئی اور آخر کار سانڈنی سوار اور شتر سواروں نے تشریف آوری راجہ ظاہر کی راجہ گھوڑے پر سوار تھا فوراً میں اپنے ہاتھی سے اتر ا اور گوجھ میں اس قدر قوت تھی کہ متحمل تیزی اسپ جو ادیا جو ہماری سواری کا تھا ہوتا مگر یہ ایک جرم بے ادبی قابل معافی کے نہوتا اگر راجہ سے بلند تر سواری پر اوسکے رو برو جانا ہوتا میرے جو ادیا کی تیزی اور جنگجویی اس شاندار ہر بیان راجہ کو دیکھ کر اور زیادہ ہونی اونہیں سے ہر وقت ایک نہ ایک جوان ہارا نکلتا تھا اور اپنے فن سپاہگری اور سواری سے ایک جان کو فرضیت کرتا تھا اور چونکہ بیچ کا وہ اٹیرن وغیرہ کے ایک گھوڑا بھی راجپوتانہ میں ایسا تھا جو ہمارے

گھوڑے سے بہتر ہوتا لہذا ہماری نہایت تکلیف اور خوف کا باعث یہ ہوا کہ ہمارا گھوڑا بھی قسٹ
 اپنی تیزی دکھانے لگا ایک مرتبہ وہ اس قدر کودا کہ اوسنے اپنے پاؤں ایک چٹھے کی دیوار تک پہنچ
 رکھے۔ اور جب ہم نے اوسکو وہاں سے اوتاڑا تو اوسنے ایک ایسا سہارا کہ ہمارے سر میں لگا
 اور اس قدر سیدھا ہوا کہ ہمارے چابک سوا کی زبان سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ یا علی مدد اسکے بعد
 دو چار لمبی لیکر وہ ہمارے دوست راو راجہ کے نزدیک پہنچ گیا یہ دیکھ کر وہ فوراً گھوڑے سے اوتاڑا
 اور مجھے آکر بنگلیہ ہوا بعد از اسدی طرح ملاقات کرنے ساتھ دیگر روسا کے وہ پھر ہمارے پاس آیا اور
 تین مرتبہ پھر بشوق تمام بنگلیہ ہوا اور اپنی دوستی غایت درجہ کی ظاہر کر کے زبان پر لایا یہ آپکا گھر ہے
 جہاں آپ تشریف لائے ہیں اور چند کلمات محبت آمیز زبان پر لا کر رخصت خواہ ہو کر مجھے آگے
 قدمزن ہوا اوسکی ہمراہی تعجب خیز تھی نہ صرف زلیور جواہرات سے مگر حالت خوشی سے جو ادنیٰ طاری تھی جب
 ہمارے دوست نے اپنا برچھا درمیان آٹھ سو سوار اور پندرہ سو پیادہ کے پھیرا تو ہکو خیال اوس
 کا زار کا آیا جو اوسکے بزرگ بزرگ کی ایسے غول کے واسطے تحفظ اپنی نام آوری اور شہرت
 تا بعد از کئی ظہور میں لاسے تھے اور جو وہ بد وقت انعقاد عہد نامہ جسکی روسے فیاضی انگلستان نے
 اوسکے ملک کو آزادی دوبارہ بخشی تھی زبان پر لایا تھا وہ بھی یاد آیا یعنی میں بالعوض دوبارہ اپنے
 اپنے گھر کے کیا شکر گزاری زبان پر لا سکتا ہوں میرے بزرگ عہد شاہی میں مشہور تھے اور اکثر
 اولین کے صحیح خدمت گزاری کے جان بحق ہوئے شاید کوئی وقت ایسا بھی آوے کہ جو میرے
 دلیں ہے وہ ظہور میں آوے اگر میری خدمت گزاری درکار ہو میں اور میرے رئیس جلد آپ کی ہیں
 اور میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ تعمیل وعدہ سے پیچھے نہیں رہتے اگر موقع ہوتا ہم قریب
 پاؤ گھنٹہ تک ٹھہرے تاکہ گرد و غبار جس میں صرف راجپوت بلا وقت دم لے سکتے ہیں فرو ہو بعد از ان
 میں اپنے لائق اور ذی رتبہ دوست قدیم ہمارا جہ بکرا جیت کو ہمراہ لیے ہوئے بجانب خیمہ گاہ جاؤں
 کنارہ ایک تالاب آنروے شہر کے نصب تھا روانہ ہوئے +

نگاہ تابندہ محل بوندی کی جھڑپ سے اوسکے نزدیک جاؤ نہایت تعجب خیز بیچ ہندوستان کے ہے اور
 اوسکی خوبصورتی اور شان کے ظاہر کرنے کو مصوری زیادہ وسعت کے ساتھ بہ نسبت اوسکے جو اس
 کتاب میں ہوتی ہے مطلوب ہے یہی ملک راجپوتانہ کے جسکو نازاؤں پر اکثر تعمیرات و محلات عمدہ کی ہے

بوندی کا محل اول مرتبہ پر رکھا گیا ہے اور اسکی عمدگی بوجہ موقع مقام اور نیز تعمیرات جدید کے جو اس میں
 ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں ہے وہ ایک مجموعہ محلات کا ہے اور ہر ایک محل کا نام اس کے بانی مہانی کے
 اسم پر ہے اور باوجود کثرت محلات کے اس قدر موافق اور مناسب ایک دوسرے کے ہے اور فن تعمیر
 ایسا یکساں ہے کہ جو فاصلہ درمیان ہے وہ معلوم ہوتا ہے کہ حسب موقع چھوڑا گیا ہے اور
 اس سے اور بھی خوبصورتی کل کی پیدا ہوتی ہے چتر محل یعنی محل تعمیر کردہ راجہ چتر سال نہایت
 وسیع اور جدید تعمیر ہے اوسمین دو وسیع والاں اور اوسمین دو قطار ستونوں کی جو سنگ ابری کے
 بنی ہوئی ہیں اور راجہ کے اپنے علاقے کی کان سنگ سے نکالے گئے ہیں انہیں جاگیر داران جس جگہ
 کھڑے رہتے ہیں اور انہیں سے ہو کر راستہ دیوان خاص راجہ کا ہے وہاں سے تماشا خوب
 معلوم ہوتا ہے باغات اور محلات اور مستحکم بالا خانوں کے بے ہوسے ہیں منجملہ اسکے ایک مین
 راجہ سے ہماری ملاقات ہوئی جب ہم دوسرے روز ان کی باز دید کو گئے تھے جس نے محل بوندیکا دیکھا کہ
 وہ بہت آسانی سے باغات متعلق مقام سمیٹیس کا تصور کر سکتے ہیں بعد از طے کرنے پچیدہ راستہ
 ہم ان والاں کے قریب درمیان صفت دورویہ جاگیر داران جن کے بشرہ شجاعانہ اور خوش کے دیکھو
 ہکو نہایت خوشی حاصل ہوئی گذر کر اندر کے محل میں وارد ہوئے وہاں تھوڑی دیر درباب امور ملکی
 گفتگو کر کے راجہ ہکو ایک بالا خانے پر لے گیا وہاں ہکو نہایت تعجب ہوا جب ہم نے دیکھا کہ ایک
 دربار کھان بیچ سایہ درختان کلان اور ٹٹی انگور کے جمع ہے اور ایک عمدہ عوض سنگ مرمر پر از آب
 مصفا بنا ہوا ہے رئیس اور ہم اسی قریب ایک سو نفری کے صفت بستہ کھڑے تھے اور ان کے
 سرے پر ایک تخت رکھا تھا یہاں سے تماشا دور و نزدیک کا نہایت عمدہ نظر آتا تھا وہاں نو عرض
 جنکے نام جیت ساگر اور یریم ساگر تھے اور جنکے کنارے پر باغات آراستہ تھے موجود تھے اور فاصلے
 شہر کوڑ اور دونوں کنارہ چیل تھے اور ان بالا خانوں اور محلات سے آگے بلندی کوہ پر پھتری
 وہاں سے کی بیچ درختان متراکم کے تارگدہ کی دیوار سے بلند تر بنو دار تھی یہ بالا خانہ اوپر ایک
 وسیع برج کے ہے جسکی زردا و پر جنوب و مشرق کے راستہ گھاٹی پر ہے جہاں سے راستہ شہر کو جاتا ہے
 اور اچھر بھی اس قدر کثرت تعمیرات کی ہے کہ شہر سے کچھ خیال اسکی وسعت اور مقدار کا نہیں ہو سکتا
 اگر ہماری مرضی بھی ہوتی تاہم ارادہ بیان بوندی بے سود تھا دغا باز کردار نے دیوار بلو تارگدہ

۸۰۹
تعمیر کی اور راجہ بوندہ سنگھ نے شہر کے گرد دیوار بنوائی اسکی نسبت امید سنگھ کہتا تھا کہ ان دیواروں کی ضرورت بمقابلہ دشمن مساوی القوت کے نہیں ہے اور بمقابلہ قوی تر دشمن کے یہ تحفظ نہیں کر سکتیں بلکہ در صورتیکہ بوندی سے خارج ہو جائیں اور دوبارہ بوندی میں یہ دیوار سد راہ ہوگی شہر بوندی کا تحفظ اسکی دیوار ہائے کو ہی سے ہے +

تاریخ ۲۱۔ ماہ ستمبر۔ کچہ بوجہ کثرت کار اور کچہ بپاحت بیماری سہنے مجبوری یہاں ایک ہفتہ مقام کیا ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب جو چند روز سے بیمار تھے روز بروز حال اونکا خراب ہونے لگا آخر کار اونھوں نے توقع زلیت ترک کی کمری صاحب نے دیکھا کہ وہ کاغذ بیکار چاک کرتے ہیں اور اپنا وصیت نامہ تحریر کرتے ہیں یہ دیکھ کر وہ ہمارے پاس نہایت افسوس میں آئے میں اپنے بستر سے اٹھا کہ جا کر اپنے دوست کی تفہیم کروں مگر اونے غذا ترک کر دی تھی اور ضیعت ہو جاتا تھا کچہ مایوسی طبیعت اور کچہ بیماری سے سہنے اول اونکو دلائل مہولی سے تفہیم کیا مگر کچہ فائدہ شربت نہیں ہوا آخر کار سہنے خیال کیا کہ ایسا سخن کرنا چاہیے جس سے کچہ خفگی اونکو اوسے یہ خیال کہ کچہ سہنے اونکو طبع آزمائے گفتگو سنائی کہ یہ مایوسی مرد کے لائق نہیں ہے اور اوسکو لازم ہے کہ نصیحت مع مثال کری اس طریق سہنے اونکے رخساروں پر جوش خون پیدا کیا اور اس سے بہتر کیا کام ہوا کہ سہنے گرم جیلی جو مثل شوربا کے ہوتی ہے اونکی خلق سے اوتاردی اور خانسا مان کا لیخان کو مقرر کیا جو اونکا مصاحب اور رفیق تھا کہ اونکو اٹھاتا رہے اور کھلاتا رہے یہ کہہ کر ہم اوس سے رخصت ہوئے جب وہ کچہ اچھا ہوا تو کمری صاحب بیمار ہو گئے اور اونکو کوئی نصیحت یا طریق کار نہیں ہوا مگر جب سیاح و تیا م گذر گئی تو روانہ ہونا واجب آیا اور پاکلیان راجہ سے لیکر ہم بھر سفر کو روانہ ہوئے +

مقام کنارہ دریا سے بیچ تاریخ ۲۶۔ ماہ ستمبر فاصلہ دس میل۔ آجکے روز سہنے اپنے دوست شفیق راؤ راجہ کو رخصت کیا جو وقت ہم اپنے خیمے سے روانہ ہوئے ہکو دریافت ہوا کہ ہمارا راجہ تھانہ مع فوج کٹنجنٹ (ضابطہ) دبانا جو قریب سو سوار کے تھے ہمراہ ہمارے تابعدار جانیکے واسطے مقرر ہے ہمارا راستہ درمیان بانڈہ نال کے یعنی گھاٹی بانڈہ کے تھا جکا گلو متصل دارالریاست چارسوئیٹ کے عرض سے زیادہ نہیں تھا مگر رفتہ رفتہ زیادہ ہوتا گیا جب تک ہم بمقام ستور جو قریب دو میل کے فاصلے پر واقع ہے

پونچے دونوں جانب اس گھاٹی کے باغات بکثرت ہیں۔ ۱۔ مندر ہمارے خرو اور دفن جو بلند مقامات پر واقع ہیں اور اکثر مقامات میں جنگل بھی اچھا ہے ایک عالم تصویر پیدا کرتے ہیں یہ غلبہ دفن خوش قطعہ میں صرف گنبد سب سے پرست ہیں اور ستونوں پر کھڑے ہیں جن میں سو جا بانی کا نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔
مقام ستور میں پونچے تو گھائی سے آئے آگاہ خوبصورت قلعہ مارا کو بند کر دیا چکر دیکر اوسکے بروج اور رنگ بربینار کو نصف راہ کوہ تک اور کنگرہ مارا گنڈ اوسکے گرد مثل تاج کے نمودار تھے اور تھامنے غیر آیا کوہ میراجی جکے دہن میں شہر قدیم تھا اس تماشے کو ختم کرتا ہے اور بوندی یہاں سے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے پہاڑوں سے بند ہو گئی ستور ایک مقام متبرک تواریخ ہمارا من مذکور ہے اور یہاں اوسکے کل کی دیوی آسا یوزنا کا مکان ہے اس دیوی نے ایام ساکا اسی اور گوال گنڈ اور اسے آج کی تاریخ تک کبھی اونکو بالکل متروک نہیں کیا ہے اور اگرچہ اس کرامانی کی اکثر اپنی حرکات تبدیل کر کے حرکات کالی یا کئی کی اختیار کی ہیں تاہم اعتقاد اوسکے دیدن کا یہ ایک تبدیلی میں قائم اور ثابت رہا ہے نہایت قدامت اس ستور کی مشہور ہے اوسکا بیان یہ ہے کہ اسکا ذکر دہرہ شاست میں ہے اگر آیا ہو تو وہ متعلق قوم ہارا کے ہوگا اصل مندر یہاں بھوانی کا ہے اور اوسکا آسا یوزنا ایک نام مستخرج اوسکا ہے کوئی چیز قابل تعریف کے اس تعمیر میں نہیں ہے مگر اوسمیں اکثر مکانات بنام اشخاص ہارا موجود ہیں جو دہرم چھتری میں جان بحق ہوئے ہیں کوئی کندہ بہان نہیں ہے مگر شست برہمن بکثرت ہیں جو درختا سے براوریل کے سائے میں پڑے رہتے ہیں جب اونکو حسب دلخواہ دو تو وہ آمادہ پڑنے منتر بھوانی کے ہوتے ہیں خواہ واسطے بھلائی یا برائی کے وہ ہوتے اور صرف اس غرض سے ستور کی بھوانی مشہور ہے یہاں مقام ذکر کے ہم لوگ انو پونچے یہ ایک اچھا موضع ہے مگر چونکہ یہاں کوئی مقام قیام گاہ کا نہیں ہے ہمارے خیمے ایک میل کے فاصلے پر اوپر کنارہ دریائے میج نصب ہوئے تھے اس دریا کا گنڈ لاپانی نہایت تیزی کے ساتھ جاری تھا کیونکہ اکثر نالہ ہارے کو ہی موسم برشکال میں اوسمیں شامل ہوتے ہیں +

مقام تھانوہ تاریخ ۲۷ - ماہ ستمبر - یہ مقام ہمارا جہ ساونت سنگہ سپر کلان ہمارے دوست ہمارا جہ بکراجیت کینی والا کا ہے یہ بھی ایک اور دلیل ہے جس میں قواعد تہنیت نے فوقیت فرزند کو اوپر والد کے دی ہے اگر والد ایک مرتبہ میں واجب التعمیم ہے اور دوسرے موقع پر تعظیم کرنا ہوا ہے

کیونکہ ساونت سنگھ نے فیض خروہ سے فیض کلان مقام تھانہ میں ترقی پائی تھی قلعہ ساونت سنگھ کا جس سے مخالفت سے بدنامی کی ہے چھوٹا ہے مگر نچتہ چونکہ کاری کا ہے اور اوپر کنارہ ایک کوہ خروہ کے واقع ہے اور اسکی جاگیر میں سوائے تھانہ کے اور صرف چھ موضع خروہ میں مگر اسکو پچیس سواری نوکری دینی ہوتی ہے بیس ہندی کے ایک سواری جاگیر یعنی وہ جاگیر جس سے ایک سواری نوکری لیجئے ڈیانی سو روپیہ معاش کی ہوتی ہے بوقت سے پھر ہمارا چہ اپنے فرزند وارث کو ہماری ملاقات کے واسطے لایا یہ لڑکا خواجہ بورت چھ سال کی عمر کا ہے اور وہ تلوار کمر سے لگا کر اور سپر پشت سے باندھ کر اپنے گھوڑے کو کوہ و جبال پر مثل راجپوت صبح النوب پوہ کرتا ہے بیان ہننے اکثر تحریرات کندہ حاصل کی مگر کوئی تین سو سال سے زیادہ عرصے کی نہیں ہے *

مقام جہاز پور تاریخ ۲۸ ستمبر۔ بوقت صبح ہننے پھر ہمارا چہ کو مع اسکی ہمراہی فوج کے ہماری ہمراہی کے واسطے تائب سرد تیار پایا ہننے گواؤنسے کہا کہ اور جنوں نے کوئی دقیقہ ہمانداری کا فرو گذشت نہیں کیا مگر کچھ فائدہ اس سے مترتب نہیں ہوا کیونکہ اسکو ایسا ہی حکم تھا اور اسکو تعمیل اسکی واجب تھی ہم خوب جانتے تھے کہ قواعد مید و الون کے زیادہ تر استحکم بہ نسبت قواعد بش سنگھ کے تھے پس ہم قدم بقدم روانہ ہوئے اور قطع وقت بیچ گفتگو کے درباب نصف وحشی قوم اوس علاقہ کیاب میں ہم اب جاتے تھے سینے قوم منیہ جاپور کے اور کرار لینے قلعجات بنارس کے جو زمانہ دراز سے باعث خوف اوس ملک کے تھے اور جنوں نے میدان کو ساتھ مدفن ہائے قوم ہمارے زینت دی تھی جن ہمارے بیس تحفظ اسنے مال و متاع کے مقابلہ غارتگری اور انکی جان دی تھی قلعہ جہاز پور اسوقت تک نظر نہیں آتا تھا جب تک ہم گھاٹی میں نہیں پہنچے بلکہ دراصل اسوقت تک جب تک ہننے اسکو ملے نہیں کر لیا کیونکہ قلعہ مذکور اوپر ایک کوہ کے تعمیر ہے جو علیحدہ اس قطار کوہ سے ہے اور اسکی مشرقی رو ہے اور وہ تحفظ کامل اس مقام کلان لینے دروازہ میوار کا کرتا ہے یہ ضلع چوراسی کہلاتا ہے یعنی اسمین چوراسی شہر میں اور چوراسی انقسام علاقہ ہر جانب ہے اور نہ اسمین کسی قدر موضع درمیان کے اور تین سو ساٹھ کے ہے جہاز پور میں درحقیقت سو شہر سے زائد نہیں ماورائے اکثر یونوں کے یعنی موضع خروہ کے آبادی اس میں کلیتہً قدیم بیڈوں کی ہے اور وہ لوگ چار نہر کہٹھالینے کمان دیکھتے ہنر اور انکی مدد یا دشمنی قابل حقارت کے نہیں ہے اسکی تحقیقات خوب ظالم سنگھ کو ہو چکی ہے جسکے پاس

۸۱۲
 یہ ضلع پندرہ سال رہا تھا اور میان اس کل ضلع کے جہین جس قدر زمین میدانی ہے اوس قدر کوہی ہے
 صرف مینا مالک اراضی ہیں اور ہمیں رانا کی بھی کچھ جایداد سواسے دو تالاب بود لوہاری کے نہیں ہے
 اور یہ دونوں ظالم سنگہ نے اپنے عہد قبضہ داری میں مینوں سے چھین لیے تھے *
 اوپر سرحد کے ہکو فوج تعیناتی جوا ز پور ملی اوسکی سرداری میں من رئیس مقام لٹی کا اور اوسکا بیٹہ
 ارجن تھی جبکا ذکر مہنچ سفر کوٹہ کے لکھا ہے وہ بہت اچھی فوج سواروں کی تھی اور گواؤں کی تقرری برابر
 ہماری ہماری فوج ہر گنتی مگر اسکے دیکھنے سے ایک اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ صرف ایک مقام پر ایسی
 ایک گروہ جمع ہوئی تھی کہ رانا دو سال پیشتر اسکے اس قدر فوج اپنے پاس بھی خواہ واسطے ملاحظہ
 یا تحفظ کے جمع نہیں کر سکتا تھا لہذا نظر اسکے اول مرتبہ ہونے کے یہ بہت اچھی تھی ہماری طاقت کو
 مالی مہتمم سو بھارام بھی آیا یہ شخص برادر زادہ دیوان کا ہے اور بہت اچھا آدمی ہے مگر لیاقت
 ایسے ملک کے انتظام کی نہیں رکھتا اوسکے ہمراہ اکثر ناگ یعنی افسر قوم مینا کے تھے یہاں اکثر
 امور کارروائی اور تواریخی کے بہت لحیب ہیں لہذا ہم چاروں یہاں مقام کر کے اپنے بیمار اور مادی
 ہمراہیوں کو آرام دینگے *

۸۱۳
 لہ باشدے مینا ہانکے ایک بہت اچھی دلیل مسئلہ منو کے ہیں یعنی استحقاق زمین اوسکا ہے جسے اول توہ شگافی کر کے
 اوسکا تردد کیا ہونچیا بان راجپوت دعویٰ خراج زمین کرتے ہیں اور لیتے ہیں اور اگر وہ اس سے زائد طلب کریں
 تو اوند کو یہ لوگ اپنے طریق تحفظ سے عقل سکھا دیں یعنی آتش زنی اور خود قربانی اور ترک زمین بالمشارکت سمجھنے
 بوجہ مینی کرنے اپنی دلائل کے اوپر انتظام اہل اسلام کے فقیاب شخص کے ایک امر صریح کو پوشیدہ کر دیا ہے اگر ہم
 اوسکے مثل کی پیروی کریں جبکا مسئلہ قانون شمشیر کا تھا تو کریں مگر بکو قوت اور حق کو مخلوط کرنا چاہیے رسم اور
 رواج ہندوستان کا ملاحظہ کرو جان اب تک نشان اصلیت کے باقی ہیں تو صریح ظاہر ہوگا کہ حق اراضی کا شکار کا ہے
 اور کاشتکار بلاے وطنی میں بھی حق پوتا کی بھوم اوسی طریق بلا تکرار سے رکھتا ہے جیسے کوئی سفید انگلستان کا
 مگر کرنیل برگ صاحب نے اس امر کا تعضیہ اوسکے نزدیک کر دیا ہے جو بدگمانی سے بے بھر نہیں ہیں *

باب ہشتم

محجب صدقہ عیالات مصنف - اشتباہ زہرہ دی - سفر مندیل گڈہ - احوال کرار - حالات نہایت ملک
قوم مینا کار عیالے شرمونہ - تماشا راستہ - سامن یعنی اراضی دہرم ارتھ - قلعہ امیر گڈہ کما چورا
اوسکی عظمت سابقہ - ہماری واجبی صاحب تدبیری نسبت فوج جاگیر داری علاقجات اوس نواح کو -
مقام دیتو - مقام مان پورہ - علامات دوبارہ ہونے بہبودی کی - وارد ہونا بیچ مندیل گڈہ کو -
دوسرہ - ہمارے گروہ جو پیچھے تھے - اجتماع ہونا ویل - بیان مندیل گڈہ - دوبارہ
تعمیر ہونا اوسکا - ایک شخص خاندان تکشاک سے - تواریخ سابقہ مندیل گڈہ - نسب نامہ کی
تتمتی سنگ - نسب نامہ اقوام - مندیل گڈہ کا راٹھور کوونیا اور نگ زریب کا - دوبارہ چل کرنا
رانا کا - محاصل کا قائم ہونا - عطایات بے حساب - مقام بجٹیہ - مصنف کا دوبارہ شامل
اسنے گروہ کے ہونا - برسلایا - اکولا - ویرانی ملک - کندہ - ہمیر گڈہ - سیورہ - تماشا عظیم
میراج - شہادت یعنی اظہار احسان مندی منجانب باشندگان کلان مقام لورہ - شگفتہ حالت مروئی
رہی حالات قدیمہ - قانون عجیب چھوہ - ملک ویران - کندہ - کان من - سو نور -
ترینی - مندر پارس ناتھ - ویران حال ملک - کیرا - مولی - ملک بجر - مقام شکار
نہرا گڈا - بلندی توس و میرتا - اتمام سفر دوم

مقام جہاز پور تاریخ یکم اکتوبر - میرا تحریر روزنامہ قریب تھا کہ کل کی تاریخ سے ختم ہو جانا دنگن اور
کیری صاحب جواب تک بیمار اور وقت بستر تھے میرے رشتہ دار کپتان واہمارے ساتھ کھانا کھاتے
پیتے کرتے ولزہ نے میری اشتباہ بالکل موقوف کر دی تھی اور میں صرف دیکھتا رہا میں نے
خواہش کی کی روٹی کی کی تھی مگر دو لقمے بھی نہیں کھاتے تھے کہ کچھ عجیب حالت میری ہوئی
معلوم ہوتا تھا کہ میرا سرا سقد رکلان ہوتا جاتا ہے کہ صرف تمام فیمین بھر جاؤنگا میری زبان
اور لب اینٹھتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ وہم کرتے ہیں اور گو مجھ کو کچھ اندیشہ تھا اور نہ میری عقل
کچھ متور گیا تھا مگر میں نے خیال کیا کہ یہ ابتداء سے علامات اوس سخت صدمے کی ہیں جو میرے
اوپر چند سال گذشتہ سے عائد ہوتے تھے اور جبکہ باعث میں قریب الگ ہو گیا تھا میں نے کپتان
وا صاحب کو کہا کہ جاؤں مگر وہ ہنوز روانہ نہیں ہوئے تھے کہ میرا خلق بند ہونے لگا اور میں نے خیال کیا

کہ مرگ نزدیک آئی مگر میں اٹھ اٹھا اور میں نے چوب خیمے کی بکری اسی عرصے میں میرا رشتہ دار مذکور
ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لیکر دوبارہ آیا میں نے اشارے سے اذکو کہا کہ مجھے دق نہ کریں مگر بجایا اسکو اذھون نے
کچھ دوا پانی میں ملا کر میری حلق سے اوتا دوی اس دوائے سحر کا کام کیا ایک تھمبے شکل آئی
اور خفا سے گلو موقوف ہو گیا میں بستر پر گر گیا اور قریب دو بجے صبح کے بیدار ہوا بالکل عرق میں
غرق تھا اور کچھ علامت علالت کی باقی نہ تھی مگر یہ نتیجہ کیونکر پیدا ہوا بیان نہیں ہو سکتا تھا
ڈاکٹر نے خیال کیا کہ مجھ کو زہر دیا گیا تھا مگر میں اسکو منظور نہیں کر سکتا تھا اور اگر یہ امر صحیح تھا تو زہر
روٹی میں ہو گا چونکہ اس شخص کے ملازم رکھنے میں اندیشہ تھا جس نے وہ روٹی بنائی تھی لہذا باورچی موقوف
کیا گیا یہ میری خوش نصیبی تھی کہ علامات ایسی ظاہر تھی کہ کپتان صاحب بصرحت اذکا بیان کر سکے
اور زیادہ تر خوش نصیبی کا امر یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب نبی وغیرہ لیکر شکار باہی کو نہیں گئے تھے کیونکہ اس
کارروائی میں پانچ منٹ بھی نہیں گزرے یہ چوتھا مرتبہ میرے میواڑ کے آنے سے تھا کہ میں قریب المگر
ہو نہا تھا *

مقام کجوری تاریخ دوم ماہ اکتوبر۔ آجکی صبح میں نے اپنے بیمار دوست کو بیان چھوڑا کہ باعانت جدیگر
بسر کریں اور مجھے کچھ کام مندیل گڈہ میں تھا جو مقام راتہ سے باہر تھا اور ایک مقام تجیز کیا جان
میں اونسے بعد ختم کرنے کام کے جا ملتا یہ میرا اول مرتبہ تھا کہ کجوری پا لگی میں بند ہو کر میں نے قطع
راہ کی تپ نولزہ وادی دو ماہ گذشتہ نے جسم کو نہایت شکستہ کر دیا تھا چیرا کثر یہ صدمات عام ہوئی تھی
اب ہم علاقہ کور میں ہوئے یہ نام جلد علاقے کا جو دونوں کنارہ دریائے بناس پر واقع ہے تاکہ نہارہ
کوہ تھا اور میرا راتہ ایک چھوٹی قوم میں سے گذرا جو خاندان اور پیشے کے چور تھے مگر اذکا کٹھالی
کمان اور گئی تھی اور تیر ترکش میں رنگ آکود ہو گئے تھے ہماری سلطنت بیج مشرق کے خیالی کمانگتی ہی
جب ایک تناد لایت زابہرامی چند سواران رسالہ سکینر صاحب جگ کھالی کجوری کے سفر کرے جان
صرف تین سال گذرے کہ ہر ایک پتھر ایک ایسی مجازی کو پوشیدہ رکھتا تھا جو اسکی لوشی پر آمادہ تھے
اور اب حال میں ہم ایک اشارے میں چار ہزار کماندار خواہ تحفظ اور خواہ لوشنے کے واسطے جمع کر سکتے ہیں
گو قوم غنائے جب خیال کیا کہ اونسے حقوق کا لحاظ رہتا ہے وہ رعایا سے مال گزار ہو گئے اور اپنے سو
پر تو نہیں کہتے ہیں کہ اٹل راج (یعنی حکومت جاری دایا رہے) ہمارے پاس افسران دنیا بکثرت جمع ہو

اور رانا کے نام سے پہنچے سنج پگری اور رمال اونکو دے کیونکہ ہمارے قوسط سے جو رانا نے علاقہ جہانگدہ دوبارہ پایا تھا اوسے اوسکا بندوبست بھی ہمارے سپرد کر دیا تھا ہم نے ان مینو کو قدرتی پیدائش وراثت کیا تھا جنھوں نے اول مرتبہ آپ کو شریک مجمع بجائے خارجی ہونیکے پایا اور یہ مسئلہ کہ مہربانی سے دل بجانب مہربانی مائل ہوتا ہے ایسے استحکام کے ساتھ نصف وحشی کراروں کے ولین بن گئے ہیں جیسے فیصلہ باشندگان ملک غیر میں جاگیرین ہے +

ہزار راستہ درمیان ایک کم عریض گھاٹی کے تھا ناقابل الزراعت گو کسی کسی مقام پر نزدیک آبادی کے ایک قطعہ سبز نظر آتا تھا تاشائے صحرائی نظر آتا تھا اور ہوائے سرد صبح ہمارے جسم ضعیف کو قوت بخشی تھی اکثر مقام پر نشیب گھاٹی میں درختوں سے کھان ستر اکھ میں اور بلندی کوہ تک چلے گئے ہیں اور پرمغان صحرائی نوزدن تھے اور ہم ہر لمحہ خیال کرتے تھے کہ خراسان بھی جو موافق صحبت مینو کے ہیں صبح کی چل چلی یا ہوا خوری میں نظر آویں گے جیسے ہم نزدیک کجوری کے پہونچے گھاٹی عریض اور چوڑی ہو گئی اس قدر کہ وہ ایک مقام باواں ہزار میگہ کا کھلا سکتا ہے یہ بھی ایک دلیل عقلندی بزرگان سلف کی ہے کہ یہ قطعہ زمین ساسن یعنی جاگیر و ہم ارتھ برہمنوں میں تھی مگر رانہ زبان کرار کہ وہ دہم حصہ مال مینا کا گھاٹ رانی کے نام پر خیرات کرتے تھے مگر کچھ لحاظ نسبت بیکار باشندگان میدان کے لینے برہمنان کے نہیں رکھتے اور یہ نیت صرف قوم مینا کی نہیں ہے بلکہ بھومی راجپوت بھی کچھ خیال بدو عاسے معابد پر نہ کر کے جس قدر اچھی زمین کجوری کی تھی اوسپر قابض اور متصرف ہو گئے تھے اور جزوی حصہ باواں ہزار لینے قریب ستر ہزار انگریزی ایکڑ زمین قابل الزراعت ہے +

مقام کچھ لایا کچھ تاریخ سوم اکتوبر - راستہ خراب - ہزار راستہ درمیان اوسی گھاٹی کے تھا گاگاہ بجانب مغرب وسیع ہوتی تھی نصف راہ پر ہمارا گذر قلعہ امرگدہ پر ہوا یہاں کارپس راوت دلیل سنگ آپ مع اپنی سپاہ کے جہانگدہ میں کارگزاری کرتا ہے مگر اوسکا عمومی ہاڑ سنگ جو ہمارے گروہ کا بڑا دوست ہے (جسکو ہمارے ہمراہی سب شیر کو پی کہتے ہیں) ہمارے استقبال کو آیا کہ ہم قلعہ میں لیجاوے مگر میں بہت بیمار تھا ورنہ میں کئی وجہ سے خواہشمند دیکھنے اس قلعہ کا تھا جو کچھ مشہور مقام ایک بچہ میواڑ کا ہے جسکے معانیہ کی میں نے تائید بمقابلہ اوسکے ذی قوت ہنسایہ شاہ پور کے کی تھی جسکا ذکر جلد اول صفحہ ۸۲ کتاب انگریزی میں درج ہے یہ قلعہ قابل حملہ کرنے کے نہیں ہے

۸۱۶
 کیونکہ ایک تنہا پہاڑ پر تعمیر کیا گیا ہے اور صرف ایک جانب سے راستہ چھپیدہ راستہ اوپر جانے کا ہے
 ورنہ ہر طرف جنگل متراکم ایسا ہے کہ اوسمیں گزرنا ممکن ہے یہ ایک طریق تحفظ پسندیدہ قوم مینا کا ہے
 اگر ہر ایک قلعہ میں جو اس علاقے میں بکثرت ہیں یہی طریق اختیار کیا جاوے تو زیادہ تر حکومت بیکار
 ہو جاوے ہم صرف اسقدر دیکھنے قلعہ دلیل سے خوش ہوئے اور آخر نشیب سے ایک عمدہ شاکیا
 سامنے کی زمین پر مدفن رانا ارسہ کا و سدا گھاٹی میں بنا ہوا ہے یہ گھاٹی چلی جاتی ہے اور بجانب مندیل گڈہ
 پھیلتی جاتی ہے اور اس مندیل گڈہ کی نیلگون قطار پہاڑوں کی فاصلے سے نمودار ہے کہ وہ بجانب سمت
 جابجا شکستہ جمع تھے اور جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی ہر طرف بقاعدہ اجتماع بڑی پہاڑوں کا نظر آتا تھا
 ہمارا اب ارادہ واسطے دوبارہ آباد کرنے اس ضلع کے ہے جو نہایت کلان علاقہ میوار کا ہے لہذا ہمیں
 جملہ ہومیاء اور پھیل تین سو ساٹھ شہر و نکو بمقام ریاست مندیل گڈہ جمع کیا ہے میرے دوست چارنگ نہ
 جو قائم مقام اپنے عموی کا ہے اس موقع پر صرف باروت کا کیا یعنی سلامی دی بہارجی اپنے پھیلیان
 سوار ہمارے پاس آیا اوسکا ارادہ ہے کہ ہمارے ساتھ مندیل گڈہ تک جاوے اور اوسنے کہا کہ یہ بہت
 صرف اسیلے ہے کہ اوسکے خاندان پر واجب اور لازم ہے بلکہ موافق حکم اوسکے راہ یعنی رانا کے ہی
 جسکا وفادار اور گر مجبوش اور شجاع مددگار پہاڑ سنگ وقت خرابی میں تھا درحقیقت مندیل گڈہ کے
 ہومیاء عموماً مستحق تعریف کے ہیں کہ اونھوں نے اس قلعہ کو وقت بدبختی میں بغیر حکم اور اعانت
 قائم رکھا ہے +

کچھرا ایک شہر چھ ہزار روپیہ سالانہ مالگزاری کا جمعندی میوار میں درج ہے اب ایک موضع محروک
 برابر رہ گیا ہے ایام سلفت میں ایک بڑا مقام ہوگا کیونکہ تمام گرد اوسکے فاصلہ بعیدہ تک علاقہات
 تعمیر کلان نمودار ہیں اور ایک مقام ظاہر مدفن خاندان معلوم ہوتا ہے یہ شہر ایک نہایت کلان شہر کے
 کنارہ مغربی پر واقع تھا مگر اب بوجہ محفلت کے وہ چشمہ صرف دلدل رہ گیا ہے اور نصف راہ کوہ پر
 پیچ جھاری دھوکے علامات مندر کی نمایان ہیں مگر حال اوسکا ہمراہ آبادی کے تلف ہو گیا ہوا ہے ان پر
 ہمیشہ بدو عاقلہ باسے باشندگان ملک غیر اور غارت گری قوم مینا ساکن کرار کی رہی ہے اس طرح ایک
 قطعہ زمین جسکی زر ریزی اوسکی اراضی سردیر سے پیدا ہے اب بالکل غیر تردد پڑی ہے کچھ رہتہ
 شاہ پورا کا اس ضلع میں ہے جسکا رئیس دو مالکوں کی خدمت گزاری کرتا ہے اسوجہ سے کہ وہ خراج گزار

اجمیر کا بابت شاہ پورا کے ہے اور خود جاگیر دار میوار کا ہے اور ایک علاقہ قریب چالیس ہزار روپیہ سالانہ مالگنداری کا مندیل گڈہ میں رکھتا ہے یہ دو سال سے بوجہ اسکے انکار کرنے اور رد کرنے طلب اور سے پور کے اور بابت اس کے قتل زبون رئیس امر گڈہ کے ضبط ہو گیا ہے یہ حال ایسا کہ ہکا جاری رہنا چاہیے جب ہم نے اس ملک کو مرٹھہ کے قبضہ و دخل سے آزاد کیا تھا تو ہم کو لازم تھا کہ جزوی خراج جو اوپر گرد نواح کے رئیسوں کے جو اندر حدود ضلع اجمیر کے واقع نہ تھے لگا ہوا تھا اور جس کے قائم رکھنے سے تکرار دوا می ساتھ راجگان کے توسط جاگیر داران رہتی ہے ترک کر دیتے اس رسائی ظاہری پر گمان کر کے راجہ شاہ پورا نے اپنے راجہ کی طلبی کو رد کیا اور آپ کو رعایا سے اجمیر قرار دیا اور جب تک اس کو یہ نہ معلوم ہوا کہ اوپر دو گونہ فرائض عائد ہوتی ہیں اس وقت تک وہ دارالریاست میں حاضر نہیں ہوا اور ضبطی علاقہ مندیل گڈہ نے صرف سکون رئیس شاہ پورا پر غلبہ کیا اس کو چوراسی شاہ پورا میں ایسی رعایا کے واسطے جیسا وہ تھا اور جو مالک ملک نمبر کو اپنے ملکی مالک پر فوقیت دیتا تھا بہت تھا ہم سفارش کرتے ہیں کہ اسٹور ریٹیان بارو جو آئروے کوہ اراولی رہتے ہیں اور جو خراج گذار اجمیر کے ہیں اور اس بوجہ سے صرف اس کو سمجھتے ہیں دوبارہ اپنے اصلی رئیس کے ماتحت کیے جاویں اور اس تبدیلی سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہے اور وہ اس کو غنیمت تصور کریں گے۔

مقام دینو تاریخ ۹۔ ماہ اکتوبر۔ ہمارا قیام کچور میں بوجہ زیادتی تپ و لہرزہ و طحال کے جو بلاشبہ بوجہ زبونی مقام درمیان نمی اور خجل کے زیادہ ہو گئی تھی ہوا مگر یہ مقام بہت تندرستی کا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہاں بہو میا اور رعیت کو جمع کر کے کوشش کریں کہ الزام ایسی اچھی زمین کے غیر آباد اور غیر تر دور رہنے کا دفع ہو مقام دینو جو پٹہ منضبطہ شاہ پورا میں سے ہے ایک شہر دو ہزار گھر کا ہے مگر عموماً ویران ہے۔

مقام نان پورا تاریخ ۱۵۔ بعد قیام ایک ہفتہ کے ہم اس مقام میں وارد ہوئے قریب ایک میل بجانب جنوب و مغرب شہر اوپر کنارہ دریا سے بناس (غلطی سے مانپورا مقام صحیحہ نقشہ درج نہیں ہے) جملہ باشندگان مانپورا ہمارے استقبال کے واسطے باہر شہر کے آئے عورتاں برنجی ظروف آب لے دیکھو جلد اول صفحہ ۳۴ کتاب انگریزی۔

یعنی کلسہ سر پر لیے ہوئے تھیں مگر سرد سیلیون کا مجھ خوش نہیں آتا تھا اور تب دلرزہ نے یہاں تک مجھ کو ناتوان کر دیا تھا کہ میں اونکی اس مہربانی کا بدل بھی نہیں کر سکا آجکی تاریخ مجھے قدرے صحت ہے اور کل کے روز آرام کر کے ہم اوس کام کو شروع کرینگے جسکے واسطے ہم یہاں آئے ہیں مندیل گڈہ یہاں سے تین کوس کے فاصلے پر ہے جھو نہایت خوشی اس سے ہوئی کہ کچھ علامات بہبودی مانپورا میں نمودار تھیں چند قطعات نیشکر لگا کر روزانہ کرتے تھے +

مقام مندیل گڈہ تاریخ ۱۶ و ۱۷ - اوپر گھاٹی کے چکر قریب نصف میل کے فاصلے پر شہر سے قیام کیا شہر سے حاکم مع اپنے ہمراہی کے ہماری ملاقات کو آیا مگر میں اس قدر ضعیف اور ناتوان ہو گیا تھا کہ میں قلعہ پر چڑھ نہ سکا اس سے جھو افسوس رہا یہ قطعہ کی سطح اندیشہ ناک نہیں ہے قریب چار فرلانگ طول میں ہے اور ایک دیوار چھوٹی سی گرواد سکے اور بروج گرد قلعہ کوہ کے بنے ہوئے ہیں مکان حاکم بجانب مغرب معلوم ہوتا ہے اور اس مقام پر صاحب اجنٹ کوٹہ سے اوسکے زینے چھوٹ گئے تھے اونکو یہ بطور علامت فتحیابی اپنے پاس رکھتے ہیں آج روز دسہرہ ہے یعنی یوم مبارک رام چندر مگر دعوت میری ضائع ہوئی کیونکہ نور ذر سے میرا کھانا ترک ہے کپتان اضا پھر کل کے روز میرے پاس آگئے نہایت بیمار معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے دوستوں کا خصوصاً مشر کری صاحب کا حال زیوں بیان کرتے ہیں کری صاحب بہت ضعیف ہوتے جاتے ہیں اونھوں نے اونکو بمقام بحیت جو مقام ملاقات ہد گمر برب دریا سے بناس جہاں ہم کل کے روز اونکے ملاقات کرینگے مقرر ہوا تھا چھوڑ کر یہاں آئے تھے جو وقت وہ میرے پاس آئی اور وقت میں اپنی چارپائی پر پڑا تھا اور قریب تین کوڑی جونک یعنی زلو میرے بجانب چپ پٹلی کے لگی ہوئی تھیں یہ جونک جھو مقام مندیل گڈہ میں دستیاب ہوئی تھیں مگر اس پر بھی جو کیفیت زبانی ہومیا اور پٹیل اس ضلع کی معلوم ہوتی تھی درج کر رہا تھا بہت سے ہومیا اور پٹیل میرے خیمے کے

سے درم طحال ضرورت پدلرزہ طویل میں پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے جو جھو لاق تھیں مجھے طحالی عرب شکم میں معلوم ہوتی تھی اور ایسی سخت تھی جیسے پتھر ہوتا ہے ہا خراج خون سے وہ کم ہوگئی تھی اور اکثر اسوجہ سے کم ہو جاتی ہے جسے جونک بھی بہت لگائیں اگر نی جونک نے دیرہ دیرہ پیا بھر بھی غن پایا تو بھی بہت ہوتا ہے ہوا اس معالجے کو خود پسند کیا تھا کیونکہ ہا بر حکیم نے دو علاج بتائے تھے ایک تو جلانا اور دوسرے جونک لگانا جسے اسکو سہل تصور کر کے پسند کیا تھا +

۸۱۹
 اندر تھے اور اکثر جوق جوق باہر کھڑے تھے باوجود اسکے اپنی مرضی کے موافق رہنے اس کام کو
 نہ انجام دیا اور اگر گہی نام بیچ تفصیل کا شکار می جو اس قطع خوش میں مریج ہے حاصل کی اوسکا
 بیان اگر مجھ میں توانائی آئی تو رور قیام اول مریج صفحہ کرڈکا +

مندیل گڈہ کی تعمیر ایک رئیس قوم بالنوت نے کی تھی جو ایک روح خاندان سولانکی یا چالوک کی تھی
 جنھوں نے ایک عمدہ خاندان راجگان انھلوارا (نہروالا) پٹن کو اپنے میں سے دیا تھا جنھوں نے
 حکومتیں مغربی علاقہ جات برب دریا سے شوریس صدی سے چودہ صدی تک کی تھی وہ لوگ خاندان
 تکشک سے تھے اور جو مع تین اور اقوام کے برہمن ہو گئے تھے قوم بالنوت مندیل گڈہ ایک
 فرع اوس خاندان کی تھی جو ساکن ٹونک تھو دبا برب دریا سے بناس تھے اور جنگے اشعار قدیمہ میں
 نام اوسکا تکشک اور اونکی زبان میں تکت پورہ یعنی شہر تکشک سانپ مشہور تھا گوا قوال قدیمہ سے
 ظاہر ہے کہ سولانکی تھو اس کے چنگامے مذہبی بارہ صدی کے پٹن سے آئے تھے مگر غالب یہ ہے
 کہ اس فرع نے شمال سے آئے ہوئے قیام کیا کیونکہ اونکے نسب نامہ سے پیدا ہے کہ مقام
 حکومت اوسکا لوکوٹ واقع پنجاب تھا درحقیقت یہ ایک عجیب امر واقعی ہے جس سے اقوام
 اگنی کل کی اصل اندر ستھک یعنی قوم ستھک جو ہندوستان میں آکر آباد ہوئی تھی معلوم ہوتی ہے
 اور یہ مخیدہ ہو سکتا ہے کہ اونکی اصل شمال سے تھی بخلاف اونکے پیدا ہونے اگن سے دراصل عمدہ
 خود ستائی برہمن کی کبھی کسی موقع پر ایسی بڑی نہیں ہے جیسی اوس موقع پر جب وہ بزرگی قوم چوہانکی
 اس بیان سے اوپر دیگر سورج نبسی کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ عورت سے پیدا ہوئے ہیں مگر آکپو یعنی
 چوہان کو برہمن نے بنایا ہے یہ ایک دلیل تبدیلی اصلیت کی ہے مگر اوپر کچھ کیفیت تحریر کرنی ضرور
 نہیں بخلاف اس پیدائش مثل قصہ کے کہ انھل گڈہ مقام ابو سے پیدا ہوئے ہیں اقوال قدیمہ نفی اس
 نسب نامہ برہمن کی کرتے ہیں اور اونکی آمد شمال سے قائم کرتے ہیں یہ کیسے چرچ ہو مگر جو فرع آکر یہ مقام
 مندیل گڈہ آباد ہوئی تھی اوسے اپنا نام اس علاقے کو دیا اور اب بھی بعض لوگ اسکو بالنوت کہتے ہیں

۱۰
 لہ مقام ٹونک تھو لائق دیکھنے کے ہے نقاش ایک کتاب صنعت اور نقاشی کی میان جمع کر سکتا ہے قطع نظر اسکے
 ایک قسم کا سنگ نقش قیمت بڑی ناز و شگفتگی پیدا ہوتا ہے اور غار گوکرن جو مشہور تواریخ بیلیدیا جیر والہ میں جو نامی
 راجگان چوہان میں سے تھا مذکور ہے بیان موجود ہے یہ بھی لائق دید ہے +

۸۶۰
 بانی مہانی بھسہ اول جو مقام اپنے قبضے میں لایا لا پورہ تھا یہ ایک شہر نہایت قدیم ہے ایک بھیل اسکا
 نوکر تھا نام اسکا مندو تھا یہ مخالفت نیشکر کی خاک حوالی سے کرتا تھا کہ اوستے ایک خاک فختہ دیکھا
 اور یہ ارادہ کر کے کہ تیرا دسکو مار سے اوستہ ایک پتھر پہ بھال تیر کی تیز کرنی شروع کی اس آٹنا میں سکو
 نہایت ہمتیاب ہوا جب اوستہ دیکھا کہ وہ سونے کا ہو گیا یہ دیکھ کر وہ اپنے مالک کے پاس گیا اور
 مالک اس کے ساتھ مقام مذکور پر آیا اور پتھر کو دیکھا اور خاک کو بھی سوتا پایا اوستہ پتھر اٹھا لیا اور
 خاک بھی فوراً بعد اسکے غائب ہو گیا جب پاس پتھر اس کے ماتہ لگا تو اوستہ دیوار مندیل گڈہ کی
 بنائی اور اسکا نام اپنے ملازم بھیل کے نام پر رکھا اوس سے ایک امرنا انصافی کا نسبت ایک
 رعایا کے ہوا جس کے باعث مندیل گڈہ اوس سے اور اوسکی اولاد سے ضبط ہو گیا یہ رعایا ایک جگہ تھا
 اور اس کے پاس ایک گھوڑی ایسی چالاک تھی کہ وہ جیتے سے زیادہ بھاگتی تھی خواہ اس غرض سے
 کہ وہ فقیر گوشہ نشین کو ایسی گھوڑی رکھتی مناسب تھی یا کسی اور وجہ سے ہوا یہ کا ذکر نہیں معلوم ہوتا
 مگر اوستہ زبردستی وہ گھوڑی اوس سے چھین لی جوگی نے جا کر نالاش راہ سے کی راہ نے ایک
 فوج بھیج کر بالنوت کو مندیل گڈہ سے خارج کر دیا اب اوسکی اولاد دہویا درجہ خرد کے مقامات جاو
 اور کہا چرو دین ہیں اور گوسفٹ کا شکار ہیں مگر خطاب اول کا اب بھی راہ ہے اکثر حصہ اس قسم کے
 رجوارے میں عام ہیں اونسے حال بنیاد اکثر مقامات قدیمہ کا معلوم ہوتا ہے اور یہ قصص اونکی
 دولت کافی کا اکثر اظہار کرتے ہیں جس کے حاصل کرنے سے یا بدل ہو جانے سے اونکے مذہبی لوگوں کے
 قصص تیار کر لیے ہیں *

ہکو دو تختی کلان باو لی سنگ مرمر واقع کچور امین ملین اوٹمین پشت نامہ خاندان سولانکی کا کندہ تھا
 اوس کے پڑے ہوئے کو ایک عرصہ دیکار ہے مگر احوال قدیمہ میں نام راہ بھیم اور اوس کے فرزند برن انہل مارا
 والے کا بہت مشہور ہے اونسے اکثر فروع خاندان پیدا ہوئیں اور اگرچہ نام اول الذکر سے صرف
 خاندانہا سے راہگان ہوئے مگر دوسرے کا نام بہت مشہور بوجہ پیدا ہونے مختلف اقوام کو یعنی
 ارجن سے دوبرے برن یعنی اقوام ہیں اور شودر کی پیدا ہوئے اوس سے بگھیر وال مہاجن
 جنھوں نے جین مت اختیار کیا تھا پیدا ہوئے اور نیز گوجر سوتی کتوریو کے اور زرگر یعنی سنار
 کوکین کے اور بھیل اگن پنور یعنی میوار اور نیز مومیدانا واقع کوٹہ کے ہوئے ہکو معلوم نہیں ہوا کہ نام

برن شکر کا جو قوم مخلوط کو کہتے ہیں اسی برن سے یا اوسکی بداصل اولاد سے قائم ہوا ہے
 قوم بگھیر وال ساڑھے بارہ ذات مہاجنان ہیں سے ہے انہیں خاندانہاے ترکاڑو پیدا
 ہوئے ہیں اور انہیں سے اکثر وں نے جین مت یعنی مذہب جین کا اختیار کیا ہے گو یہ
 راجپوت سے پیدا ہیں یہ امر نہایت عظیم اس خاندان کے زیادہ تر باشندگان کا دریافت ہوا
 نسل تھوڑا روکی اب تک موضع خردلسی میں سکونت رکھتی ہیں اور دوا اور فروغ جنگے پاس
 زیادہ مقبوضہ تھوڑی اور جہاز پور میں تھا اب وہ موضع مرچا کٹیا اور متوار واقع چتور قبضہ
 میں رکھتے ہیں اور اس جملہ انقلابات میں جنہیں اونس کے علاقجات اونسے جاتے رہے انھوں نے
 نام راوکا قائم رکھا ہے اور کوئی راجہ رجواڑہ اونسے رشتہ کرنے کو معیوب یا ناقص نہیں سمجھتا
 اس طرحی اصالت نسبت اس ملک میں خیال کیجاتی ہے کہ کو اب خیال کرنا چاہیے کہ بالنوت
 منجانب میوار قابض تھے کیونکہ مندیل گڈ جزو اندرونی اوس ریاست کا بیچ ایام شگفتگی اور ہجو
 خاندان انہل وارا کے تھا گو تحریرات کندہ چتور میں مزار فتح کا پایا جاتا ہے اور اس حالت میں ہمارے
 سوال کا بیان اور دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ بالنوت کو اوس کے بزرگ یعنی راجہ کہا رہاں نے دہل
 مندیل گڈہ کے کیا تھا (اس کما رہاں کا ذکر بیچ صفحہ ۹۷، جلد اول انگریزی کے تحریر ہے)
 بیچ سمت ۵۵ء (۱۹۱۹ء) کے اورنگ زیب ظالم نے مندیل گڈہ رئیس اٹھوڑ مقام لنگن کو جب کام
 دوا جی تھا دیا اسنے اس علاقے کو اپنے بھائیوں میں منقسم کر دیا اور کچھ محصول اوسکا واسطے مصار
 انتظام ملکی اور مرمت قلعہ کے باقی نہیں رکھا اس نقص کے دفعیہ کے واسطے اوسنے ایک محصول
 بنام دوترا یا دسوترا یعنی دہم حصہ کل قیمت پیداوار پر اپنے بھو میا بھائیوں پر قائم کیا جب رانا
 فتحیاب بیچ خارج کرنے فوج قلعہ دار ہی شاہی کے ہوا تو اوسکو بڑی دقت اور مشکلات بمقابلہ جاگیر داران
 راٹھوڑ کے ہوئی لہذا اوسنے اونکو پٹہ اپنے اپنے علاقے کا اوپر اوسی دسوترا کے دیا مگر جب اوسکو
 معلوم ہوا کہ اس میں داخلہ بیچ دیکھنے پیداوار وغیرہ کے ہوتی ہے اور فصل بد میں تکرار اور فوٹ
 مزارعہ کی ہوتی ہے اوسکے بالتعوض اس دسوترا کے نوکری ایک سوار اور ایک پیدل کی فی پنج سو
 محصول پر مقرر کی اور کچھ جزوی روپیہ بھی قائم رکھا جس سے اونکی مطابعت پیدا رہے *
 ان ایام مفسدہ میں روگیرا اوسکے اپنے رشتہ داران بھومیا مثل راناوت اور کناوت اور سکتاوت پر

پنجن سو سال پہلے حقوق بزور شمشیر اور سوت میں قائم کیے تھے جب یہ علاقہ ماتحت بادشاہ تھا
 ان کے واسطے اور واسطے پر مبطوح راٹھور سے کیا تھا رانا نے ان کی ماصلات کی منظوری اور پروا کرنے
 بعض نذرانہ کے کی لینے نذرانہ بھوم بر جو بر کر یا تر سولہ یعنی یک سالہ دس سالہ تھا یک سالہ تو
 اون لوگوں سے لیا جاتا تھا جنکے پاس صرف ایک موضع تھا اور دس سالہ اور دس لیا جاتا تھا جنکے پاس
 ایک سے زائد مواضع تھے پس اگر گڈہ دو ہزار پانسو روپیہ پرا در المددہ پندرہ سو پرا در تین سو
 تیرہ سو پرا در جو پنجرا و چودہ سو پر بشرح سہ سالہ قائم ہوا اور واسطے اور مواضع بھی تشخیص ہو گئے انھوں نے
 زبردستی سے اپنی اراضی حاصل کی تھی اور یہ لوگ جب منڈیل گڈہ پر کچھ اندیشہ طاری ہوتا تو مع اپنی
 رعایا کے جا کر اسکا تحفظ کرتے اور دس روز تک اپنے پاس سے صرف ضروریات کرتے اگر دس روز سے
 زائد قیام کرنے کا موقع ہوتا تو بعد دس روز کے ریاست سے اونکو خوراک ملتی تھی سوائے اسکے اور بھی
 نذرانہ ہومیا لوگوں سے لیا جاتا تھا مثل لواسا یعنی خرچہ انکار چیان اور عصا ہرواران اور جھنڈہ داران
 اور نیز مشعل چیان فوج قلعہ داری اور نیز ایک نذرانہ بنام کھر لکر یعنی قلبہ اور گھانس مالی یعنی چراگاہ تھا
 انکی شرح مقررہ نہیں ہے اسکا حصر اور پر قوت کے ہے یعنی جس قدر تحصیل کر سکتے تھے لیتے تھے
 لہذا عمدہ زمین منڈیل گڈہ کی پاس نکیان ہومیا کہ ہے *

اسی ایام میں عہد راجا جلی جکت سنگہ ثانی کے یہ ہوا کہ امید سنگہ شاہ پورا والے کو بہتر مواضع یعنی
 پنجم حصہ کل علاقہ منڈیل گڈہ کا صرف اوپر نذرانہ تین ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ گھانس مالی اور
 پانسو روپیہ نذرانہ نائب اور دو سو روپیہ نذرانہ چودہری کے ملا اس بلے پروائی سے علاقہات
 دیے گئے تھے اس خاندان کے پاس سمت ۱۸۴۳ تک یہ علاقہ رہا جب سوم جی دیوان نے
 واسطے حاصل کرنے مدد کے سچ سرکشی چوڑاوت کے اوکو معاف کر دیا اور سوائے اسکے دو ماتحت
 جاگیر دانگرو اور پورا واقع کوہ کی اور علاقہ زر نیز گیونچا واقع کھیری عطا کیا جسکے جلدو میں اونے
 اوس سے عہد پیمان خدمت گزاری چار سو سوار کا لیا اور اس عہدے کا ایفا صرف ایک رئیس
 خاندان نے کیا جو اپنی فوج کی سرداری میں بیچ جنگ اور جین کے قتل ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اوکی
 اولاد اسی خدمت گزاری کے عوض معافی چاہتی ہے رئیس حال وہان کا دیوانہ ہے مگر تھوڑے عرصے

بت تبدیلیاں حالات ہو میا میں واقع ہوتی ہیں اور یہ نذرانہ تباہ کن ایک محاصل موافق عادات
راجپوت کے ہو گیا ہے یعنی خدمت گزاری بیچ قلم مندی گڈہ اور جہاز پور کے اور ایک رقم نقدی
اون لوگوں سے جو نہایت غریب ہیں اور جو ایک گھوڑا بھی نہیں دے سکتے *

مقام بحیثیت تاریخ ۱۸۔ فاصلہ آٹھ میل۔ ایک موضع کلان اور کٹارے ہماری ندی بریں کے
جو اودے ساگر سے آتی ہے ہمارا ہستہ عمدہ زرین زمین پر تھا اور اوپر مثل سابق گھانس عمدہ
لگی تھی میان میں پھر اپنے بیمار دوستوں سے ملا جملہ بہت علیل تھے ڈاکٹر صاحب اچھو تھے
مگر کیری صاحب نہایت نازک حالت میں تھے *

مقام برسلباس تاریخ ۱۹۔ راستہ نہایت زرین میدان میواریں تھا مگر سب جنگل اور گھانس تھی
ہمارا جہ ہماری ملاقات کو باہر آیا یہ شخص نہایت خوش خلق اور خوش مزاج راجپوت ہے یہ خاندان
راناوت سے ہے اولاد رانا امر سنگھ اور فرج کلان خاندان شاہ پورا سے اسکے والد اور دادا دونوں
شاہجہان کی طرف سے مقابلہ اورنگ زیب قتل ہوئے تھے لہذا اس کا حق خاندانی تلف ہو گیا
مگر اس کے پاس پانچ مواضع برسلباس میں ہیں مہنے مقام متصل چھتری اور کئی بزرگان شجاع کو کیا
مقام امباہ تاریخ ۲۱۔ بفاصلہ ساڑھے چھ میل۔ راستہ اوپر ایک قطعہ تباہ کے تھا
کھیت تر و تازہ بکثرت گیاہ اور ویرانی تھی میں نے ایک برہمن کو بمقام اکولا جو بفاصلہ دو کوس
واقع تھا روانہ کیا اور اکثر تحریرات کندہ نقل کرائی وہ جملہ تحریرات معافی یا عطا و حقوق بنام
نقاشان شہر مذکور تھی لہذا اس کو چھپکا اکولا لکھتے ہیں تاکہ تمیز اس میں اور دوسرے مقام مہنام میں کیا
مہنے مقام برسلباس میں کیا اکثر لوگ ہماری ملاقات کو آئے اور گفتگو سے دلچسپ سا تھے
ہمارا جہ کے بیان آئی مگر تپ و لرزہ نے دل کو نہایت مغموم کر رکھا تھا ہم کچھ توجہ نسبت آتہ
پیر و میٹر یا پیر میو لیٹر کے نہیں کر سکتے آتہ پیر میو لیٹر کا روزنامہ بابو میس رکھتا ہے اور اس کی
ہوشیاری پر بھکوا اعتبار ہے *

مقام مہیر گڈہ تاریخ ۲۲۔ یہ شہر متعلق بریم دیو کے ہے جو قوم سے راناوت ہے اور شہر زند
دریج سنگھ کا جو اصل صلاح کار راجگان سولہ راج پور کشی سمت ۱۸۴۳ کے تھا جس سال میں
اس کو یہ ملا تھا رئیس حال ایک مجنون ہے ہمیشہ بدست رہتا ہے اور چونکہ اس نے قوم باور کو

جسکا پیشہ زردی ہے اپنی ملازمی سے موقوف نہیں کیا لہذا جب ایامِ غنیمت دوبارہ آئے تو اس سے
 دو شہر جنگی سالانہ آمدنی سات ہزار روپیہ تھی چھپن گئے بلاشبہ اس سوارزرو سے عہد نامہ شائع مقام
 ہمیر گڑھ بھی لے لیا تھا مگر وہ بطریقِ نادرت کوشش بیچ ملتوی رکھانے اس عہد کے اور مقام
 رکھنے قبضہ اس شہر کے عمل میں لایا یہ شہر نہایت شگفتہ ملک میوار کا ہے اوسمیں قریب آٹھ سو
 گھر سکنی آباد ہیں اور کارگیران چھٹیٹ اور دوپٹہ اوس قسم کے جیسے جملہ راجپوتانہ میں اور رہتے ہیں
 اکثر اون میں رہتے ہیں اوسمیں ایک بہت عمدہ تالاب ہے بطورِ وغیرہ اوسمیں بکثرت ہیں اونکو کوئی
 تکلیف نہیں دیتا اور وہ سنگھارہ اور نیلو فرکی بلیون میں بلا فراحت رہتی ہیں ایک قدیم شہر میانکا
 بکروں ہے اسکا حال قدامت ہکو دو تحریرات کندہ سے دریافت ہوا اور اوسے بھی ایک دلیل
 اجراء سے قواعد اخراجات پائی جاتی ہے *

مقام سیانوتاریخ ۲۳۔ بفاصلہ آٹھ میل اور تین فرلانگ۔ اب ہم عین وسط میوار میں ہیں میدان
 جان تک نگاہ پہنچتی ہے نظر آتے ہیں علامات ابتداء سے بہبودی ظاہر تھی مگر پچیس سال گذشتہ کی
 جو خرابیاں تھیں اونکی درستی کے واسطے چند سال درکار ہیں ہمارا گدبج اور جہانوار املی نریو میں ہوا یہ
 مقامات بوجہ عہد نامہ شائع کے دیے گئے تھے اور مقام آخر الذکر مع سیانورٹیس بہدیسر سو لگو گئے تھے
 یہاں سے تماشا خوب نظر آتا ہے یعنی کوہستان اودے پور فاصلے پر اور کوہستان پورا اور کورلام
 اونکے بروج کے ہمارے دست راست کی طرف اور خیالی قلعہ کوہ برک علیحدہ میدان سے نظر آتی تھی
 اب ہم نزدیک مقام آسایش کے آتے تھے اور آسایش ہم سب کو نہایت مطلوب تھی اگرچہ ہکو اندیشہ
 کہ کیرتی صاحب کا آرام دوامی ہوگا ہمنے ایک خوبصورت میراج جانور دیکھا جو موسم سرما کا خبر رسان تھا
 سلسلہ کوہ پور ہزاروں صورتوں کا تھا اور قلعہ کوہ برک بکثرت چیمیدہ تھا کوئی شے زیادہ خوش آئند
 آرام رسان بہ نسبت دیکھنے انقلابات ان چند روزہ اشیاء کے جو علامات ہماری اپنی حالت روزینہ کی
 بھی تھیں دراصل یہ اول صبح سہا تھی نیچا پیت مقام پور کی مع اشخاص کلان مقام مذکور جو قریب پچاس
 آدمیوں کے تھے اس راستہ ہماری ملاقات کو آئے اور اونھوں نے ظہار اہتزاز خاطر اور احسانندی اپنی
 ظاہر کی کوئی اور وجہ اس سے زیادہ قابلِ اظہار اس امر کے نہیں ہے جس میں اسکی تعمیل کیجاوے
 دیکھو کیا اونھوں نے بیان کیا سبواب ہمارے سوال کے ہم اونکی زبان بندی تحریر کرتے ہیں ہمنے

۲۵
 اونے کہا کہ کیون تم اس قدر فاصلے پر اپنے مکان سے آئے جواب دیا کہ جب آپ اول یہاں آئے تھے تو ہمارے شہر میں دو سو گھر بھی آباد نہ تھے اور اب بارہ سو گھر آباد ہیں رانا ہمارا راجہ ہے مگر آپ ہمارے پریشہ کے برابر ہیں کشت زار ہماری شگفتہ اور شاوان ہیں تجارت پھر ترقی پر ہے اور ہمیں اب شاید کی رسوم بھی نہیں لیجاتی ہیں ہم بہت خوش ہیں اور ہم آپ کو یہ کہتے آئے ہیں پانچ کوس اور پانسو کوس کیا یہ بمقابلہ اوسکے جو آپ نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہے ہم نے کہا کہ اے دوستو جو تم نے کہا وہ سب صحیح ہے مگر تم بھی اسکا خیال رکھو یہ کہہ کر ہم نے اوندکو نصیحت کی کہ باہمی نزاع اس شہر خوش پور سے علیحدہ کھنا یہ شکروہ رخصت ہوئے اور دس ہل پیادہ پا جانے کو آمادہ ہوئے :

جیسے پنچایت شہر مذکور ہمیں رخصت ہوئی اور سوقت سے ساڑھے سات بجے تک بابا منگروٹ الہ اور شہاکر براوردو والہ ہمیں گفتگو کرتے رہے اس ٹھاکر کے فرزند کو جس نے قلعہ اجیر سے قید سے رہا کرایا تھا ہکو مکان بھی معلوم ہوا مگر کیا چارہ تھا یہ ممکن نہیں کہ کوئی رئیس چند میل کے فاصلے سے نیت نیک اور تحریک محبت سے آوے اور اوس سے ملاقات اور گفتگو نہ کیا ورنہ اب وہ رخصت ہوئے تو ہم نے بن بننے کافی پیکر چارپائی پر استراحت کی :

مقام زمینی تاریخ ۲۳۔ اکتوبر۔ سیدھا اور معمولی راستہ ساڑھے تیرہ میل کا ہے مگر ہم نے جو راہ پیچیدہ مقام مرولی اختیار کیا لہذا ہکو پندرہ میل پڑا اگر ہم راستہ معمولی سے جاتے تو ہم کنارہ دریا سے بناس پر سارا راستہ طے کرتے مگر بوجہ بالا نصف راہ کے بعد ہم اوسکے کنارہ ماے پر نشیب سے علیحدہ ہوئے اور دریا سے مذکور ہمارے شمال و مشرق کی جانب روان ہوا اسی سال کا شکاری نسبت سال گذشتہ نہایت ترقی پر تھی مگر اب بھی بہت جگل ہے گھانس اور جھاڑی اور سین موجود ہے اور اونیں جا بجا رعیت بفاصلہ مدد گیر نمایان ہے مقام مرولی ایک ویرانہ میں آباد اور شگفتہ ہے اور ساوان قلعے جاری ہیں اور جب ہم سواری میں آئے تھے اور سوقت صرف بارہ قلعے جاری تھے اور مقام رسمی میں اب شہر گھر بجائے بیس گھر کے جو سابق بروقت ہمارے آئیے تھے آباد ہیں اور ہکو امید ہے کہ چند سال میں نہ نہایت کثرت سے آباد ہو جاوے گا دریا سے بناس میں ہکو چند خوشنما ہی دستیاب ہوئیں چند اونیں کی اون مچھلیوں کے برابر تھیں جو ہکو سال گذشتہ ہونا میں ملی تھیں کلان تراون میں کی تھیں روپیہ بھر یا قریب

لے جب انا شادی دہ گئی تھی اور ایک پوتی کی اچھا جلیبیر اور بیگانہ اور بن گندہ کو ساتھ کرتا تھا تو وہ اپنی رعایا سے ہم انگذاری لیتا تھا

ایک سیر کے وزن کی اور تہہ انچہ طویل اور نہایت چھٹیں تھیں ہمارا دوست نوم ڈیوڈ سٹوارٹ ہم سے زیادہ تر فائدہ سندھ کی شکاریں ہوا لہذا اپنے اونکو جال سے پکڑا یہ کھیل شکاریوں کا سانہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسم اونکے کھانے کا ہے *

مقام بھی نہایت خوش آئند ہے اور اوقات قدیمہ سے اسکی قدامت قائم ہوتی ہے اور نسبت راجہ چند سے دیتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ یہ آیا ہمارا چندراوتی کا تھا یا چوہان اہلند کا نشانہات ایام گذشتہ وہاں موجود ہیں مگر ان ملک و زمین جہاں اب قدامت کا ایک مدلیغ تک ہوتا ہے جہنے دیکھا کہ مندرجہ کنہہ مندرجہ ہو کہ تعمیرات جدید اونکی جگہ قائم ہوئی ہیں درمیان باغات بھی کے ہو کر گڑے قوانین اہل مذہب کے ملے جلسے مانع تھی کہ کوئی عورت اپنے گھر کے اندر کوئی چیز یا دینے دعوت دیہاتی کی نہ لیجاوے اور مہنے ایک تختی بھی دیکھی ہے جہاں باشندگان بھی نے لگائی تھی اور سے یہ راست معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ علاج زیادتی کا رکھتے تھے اور سکاہ ضمون یہ ہے محرمہ تجارتی ماخاں و نقاشان و جہلہ نجایت مقام بھی ۔ چونکہ تحصیلدار محاصل نے زیادتی اور پاکیزہ نام تجارت کے کی اور محال بے تعداد اور پختہ اور زیرہ پارچہ کے لیا لہذا اوشہ یہ مقام چھوڑ دیا مگر چونکہ ابکار ریاست نے اسی طریق سے قسم کھائی کہ وہ آئندہ ایسی زیادتی نہیں کرے گا اور اسکو پھر لا کر آباد کیا اور خدا کو گواہ لہذا ہم جہلہ نے یہ تختی لگائی کہ یادگار رہے متی اسارہ تہ سمت ۱۸۱۹ *

چودہ سال گذرے جبے مہنے اول قدم میوارمین رکھا تھا اور سوقت ہمارا عہدہ چھوٹا سپاہ ہر اہی صاحب ریڈنٹ مین تھا اور (مشرکیم مر سر ساکن میوس بلیک) اور سوقت سے ہمارا خیال متوجہ تواریخ میوار اور اہ سکے گرد و نواح کے علاقجات کے تھا *

مقام جیسو تاریخ ۲۴۔ فاصلہ چودہ میل مگر سیدھے راستے سے بارہ سے زیادہ تھا یہ مقام ایام سلطنت ایک مشہور شہر تھا اور نہایت عمدہ زمین مہند کے وسط میں واقع تھا پانی نزدیک مگر جب ہم آئے تھے اور سوقت ایک گھر بھی اوسمین آباد تھا اور اب اسمین اسی گھر آباد ہیں ہمارا راستہ اس چودہ میل میں ہوا اور پوزمین غیر آباد کے تھا جہاں آمد و رفت بھی نہ تھی دریا سے بناس ہمراہ ہمارے نصف راہ تک رہا بعد ازان مقام کلوند سے ہمارے دست راست کی جانب رہا یہاں مہنے اکثر گڑے دیکھے اور لکایان ہم آئندہ کریں گے ہمارا گذر نزدیک کانہا سے مس مقام دریہ مین ہوا مگر وہ سب غرق آب ہیں اور

کندہ کرنے والے سب غرقِ لُجہ قنا ہو گئے ہیں †

مقام سنوار تاریخ ۲۵۔ فاصلہ سیدھی راہ سے براہِ لونی روہ سڑھے بارہ میل کا ہے مگر ہم پیدار راستے سے واسطے دیکھنے اوس مشہور میدانِ جنگ کے گئے جہاں راول سمیرسی چوڑوالہ اور بھولا بھیم انہل وارا پٹن سے جنگ ہوئی تھی جسکا ذکر سکے چند شاعر نے اپنی کتاب رس میں تحریر کیا یہ میدان مشہور مثل دیگر اس قسم کے جو کبھی ایک باغ میوار تھا اب اوس میں درخت پلاس یعنی ڈھاکھ اور گیاه کلان لگی ہے اور صرف وجہ شہرت اسکی اب اوسکا موقع مقام ہے شاعر مذکور اس جنگ کا حال تحریر کرتا ہے کہ کھیت گریا میں ہوئے تھے اور سولائی بوشکست کھانے کے عبور دریا کر گیا تھا۔ یعنی دریا سے بناس جو یہاں سے چند میل کے فاصلے پر بجانب جنوب جاری ہے تھڑے فاصلے پر یہاں سے مقام سنگم ہے یعنی وہ تمام جہاں دریا سے بیرس اور بناس وٹن ملے ہیں اور اس میں ایک اور چھوٹی ندی شامل ہو کر تربنی ہوئی اس مقام تربنی پر ایک مندر ہمارا دیو کا بنا ہے †

مقام گریا ایک مندر مشہور تیسویں اوتار مذہب جین یعنی پارساتھ کا بنا ہے یہاں پہنچے چند کندھے دیکھے کسی میں بنا اس مندر کی سمت ۱۱۰۰ اور کسی سے سمت ۱۳۰۰ اور کسی سے ۱۳۵۰ ظاہر ہوتا ہے پو جاری یہاں کے غریب اور بیوقوف ہیں مگر وہ اوسکا حال بیان کرتے ہیں اور جیسا وہ کہتے ہیں ویسا ہی ہم بھی تحریر کرتے ہیں مندر خوش آئند ہے اور گونا گویا اسی زمانے میں بنا ہے جب شہر تعمیر تترل پر تھا مگر پھر بھی بارہ صدی کی عمارات کا بہت اچھا نمونہ ہے اوس میں دو گنبد ہیں اور ستون سنگ بہت کثرت سے ہیں سنگ مذکور بہت سخت اور جلا پذیر ہیں اوپر ستونوں کے حروف جین میں جو اونکے گورو کے تھے کندہ ہے بروج مساوی الوسعت میں ہر ایک قریب تیس فیٹ کا ہے اور قریب چالیس فیٹ بلند ایک میں پارس کی مورت ہے اور دوسرے میں اوسکے چیلون کے دروازے کے برابر ایک تعمیر بطور برائکہ ہے جس میں ستون بکثرت بنے ہوئے ہیں اور اونپر کندہ ہے اس سے زیادہ رونق کل مندر کی ہے مگر یہ مندر ایک ویرانے میں تعمیر ہے تیس سال کا عرصہ گذرا کہ ان میدانوں میں فصل جو رہوتی تھی اور ایسی کلان ہوتی تھی کہ ہاتھی بھی اوس میں نایاب ہو جاوے گا اب اوس میں راستہ قدم بہر کا بھی نہیں ہے اور ہم مشکل پاکی پر گئے کہونکہ ہم ابھی لائق

۱۰۔ بی اسپ کے نہیں ہیں) ہماری پالکی کے اوپر تک گھانس پہنچتی تھی اور درخت بول بھی بہت ہیں
 ان کے خاروں سے ہکو نہایت تکلیف ہوئی مقام کریا جس میں سابق چھ سو گھر تھے اب صرف ساڑھے
 بیس اور انہیں کے بھی نصف سے زیادہ اس وقت سے آباد ہوئے ہیں جیسے ہم یہاں آئے عورت
 کریا ہکو مبارکباد دینے باہر آئیں اور پانی ہمراہ لائیں فاصلہ مقام رسمی سے کریا تک سات میل کا ہے
 اور وہاں سے سنوار تک نو میل کا یہ مقام سنوار ایک اولاد میوار کے پاس ہے یعنی ہمارا جہ دولت سنگہ
 جواب قلعہ دار مقام کو طیر کا ہے یہ شہر ہمارے دوست ہمارا جہ کا چھوٹا ہے اور حالت شگفتگی میں ہمیں
 یہاں ایک قلعہ خرو ہے اور اسمیں اوسنے بمقابلہ کردہ وحشیان یعنی جنگلی قوم کے جو ملک میں مدت تک
 غارت گری کرتے تھے قائم رکھا ایک تحریر کی نقل کی اوس سے دریافت ہوا کہ سمت ۱۸۲۶ میں
 ستا جری تاکو کی موقوف ہوئی ۴

مقام ماو لی تاریخ ۲۶۔ ساڑھے سات میل۔ مثل سابق سب اراضی خیر در میان سنوار اور ماو لی کے
 کو ان دونوں مقاموں میں علامات مشقت پیدا ہیں یہ مقام سابق برا شہر تھا اور کتب و قریب ہاں
 روپیہ سالانہ اسکی جمع تھی مگر اب سات سو بھی تحصیل نہیں ہوتے آبادی اس میں قریب اسی گھر پر قوم
 کے ہیں نصف انہیں کے بعد جلائے وطنی ایام دراز مقامات مالوہ اور خاندیس سے دوبارہ طلب ہوئے ہیں
 اور اونہوں نے آکر ایک صورت جدید مقام ماو لی کو بوجہ کاشتکاری نیشکر بخشی ہے رانی کا صاحب
 مگر وفاداران میں سے نہیں ہے اس مقام میں ایک نہایت تحفہ ماو لی سنگ درمر کی تعمیر کردہ بانی جی راج
 یعنی والدہ رانا سے حال اور ہمیشہ رانا کی ہے ہمیشہ کی جاگیر میں یہی ایک کتہہ سمت ۳، ۴ کا
 مضمون جین کے مذہب کے مطابق ہے یعنی یہ کہ چار حصے برشکال میں آسیا سے زمین کشی جابی
 نہ رہے تاکہ اقسام حیوانات نہ ہو ۴

مقامات بلند توں اور میرتا تاریخ ۲۷۔ ساڑھے چودہ میل۔ آخر کار ہمارے سفر خطر کا انجام یہی ہے
 اب ہم اس مقام سے حرکت نہیں کرینگے جب تک ہم دریائے شور کا عزم واسطے روانگی اپنی آبائی
 ولایت کے نہ کرینگے ہمارا راستہ مثل سابق میدانہاں غیر تردد میں تھا ہکو زیادہ تعجب ہوتا تھا جب ہم
 دیکھتے تھے کہ وہاں مقامات شکار ناہنگرا موجود تھے اسپ باج راج یعنی گھوڑا راجہ کا جو ہماری اریجن
 معلوم ہوتا تھا کہ اوسنے اپنی عقل جوانی سے دریافت کر لیا ہے کہ اوسکا سفر اتمام کو پہنچا اسو اسطرح

اوس راستے کو اور اپنے ہمراہیوں کے جدا ہونے میں کس کرتا تھا جب پہنچے اوسکو راستہ محلات این
 رانا کی جانب پھیرا جہاں بلا تصنع بوم سپاہی دروازہ تھا اور جو گر کر دریا سے باہمی کو روکتا تھا جسکا غل
 اس سے ٹکرا کر جو ہوتا تھا اور بھی تھس پیدا کرتا تھا گو اوسکی دیرانی کو دیکھ کر افسوس آتا تھا ہر سال
 عہد اوسکے انہدام میں ہوتا تھا اور تیزی ہر جگہ قائم ہو کر اوسکی دیوار کو شکستہ کرتی تھی مکانات
 اصطلبل تیش گھوڑوں کے جو سب سنگین تھے اور مقامات چارہ بھی اب ایک ڈھیر ویرانہ کا ہے بموجب
 اقوال قدیم اس مقام پر سمنے ہر ت دانے نے بھال جادو کی اوپر بزرگ سیو دیا کے گیاڑہ سال گذری ماری تھی
 مگر اوکا عہد گذر گیا اور اب اس مثل پر خیال کرنا چاہیے کہ آیا وہ پھر اپنا عہد شروع کرے گیے یا سب طح
 منہدم ہوتے جاؤں گے جیسے محلات ناہنگرا دیوار ہا سے اس رمنہ راج کی اب حیوانات شکاری کو دور
 طرف جانے سے نہیں روکتین ایک بڑے ٹوک نے ہمارے راستے پر گذر کیا اوسکے تعاقب میں
 کوئی شکاری تھا ہمارا خون بھی سرد ہو رہا تھا اور ہم آرام چاہتے تھے جب ہم نزدیک اپنے قدیم
 مقام کے وارد ہوئے ہمارے ہمسایہ میرتا اور دیگر دیہات قرب وجوار سے آدمی ہماری استقبال کو
 آتے اذکر آگ آگ و ہولی توس کی اور نقارہ تھا اور عورات اپنے اپنے لوٹے اور دیگر ظروف
 پر از آب لیکر بکھو مبارکباد دینے آئین پہنے ایک ایک روپیہ ہر ایک کے لوٹے میں ڈال دیا او
 جلدی مقام آرام کو واسطے آسائش جسم و اماندہ کے چلے گئے *
 غریب مستر کری معلوم ہوتا ہے کہ پھر کبھی سفر نہیں کرے گا روح اوسکی بہت تحلیل ہو گئی ہے
 اور ہم سب مثل پنجر کے ہو گئے تھے یعنی صرف پوست اور استخوان ہمارے باقی تھے *

باب نہم

مصنف کا یہ مجبوری بوندی جانا۔ وجہ سفر۔ مرگ انا قیہ را اورا جہ جسے اپنے فرزند کو سپرد
 مصنف کے کیا تھا۔ دبا سے ہیضہ۔ اوسکی غارت گری۔ عجیب طریق اوسکے اخراج کرنے کا
 کوٹہ اور بوندی سے۔ موسم خراب۔ مرگ مصنف کے ہاتھی کی۔ مقام پوہونا۔ بھیلوارا۔
 استقبال مصنف۔ حال شہر مقابلہ حال سابق۔ امور اونکی ترقی زیادہ کے۔ خیالات اوسکی
 ترقی پر۔ جہاز پور۔ دشواری راستہ۔ وارد ہونا بوندی میں۔ صورت دربار۔ ملاقات ساتھ

راوراجہ خردسال۔ متابعت مصنف *

مقام اودے پور تاریخ ماہ جولائی ۱۸۲۱ء - جب سمجھے بیان اپنے سفر کا ماہ اکتوبر گزشتہ
 ختم کیا تھا تو کھلوا امید نعتی کہ ہم پھر اپنا پیر رکاب میں دینگے مگر براہ نبی واسطے روانگی قدیم
 انگلستان کے مگر جو نہار جو ہمارے راجپوت دوست اوسوقت ساتھ آہ سرو کے کہتے ہیں جب
 تقدیر غالب خلافت اونکی اراوے کے ظہور میں لاتی ہے ہم صرف منتظر اسکے تھے کہ ایام گریا
 ختم ہوں تاکہ شکستہ جسم کو جو ایک وقت نہایت مضبوط تھا زیادہ تر موافق آب و ہوا میں لیجا میں
 مگر اب یہ ثابت کرنا باقی رہا ہے کہ آیا پیشین گوئی ہمارے دوست لئیٹنٹ ڈکن صاحب کی منصہ
 شہود میں آتی ہے یا نہیں یعنی اونھوں نے یہ کہا تھا کہ تم مرجاؤ گے اگرچہ مہینے اور اس
 منز میں رہو گے بیچارہ کمری صاحب اوپر بلندی میرتا کے قبر میں ہے ڈاکٹر صاحب خود مقام
 کیپ کو جاتے ہیں کیونکہ وہ نصف مردہ تپ کوٹھ سے ہو گئے ہیں اور گویا یہ بھی کافی اونکے
 واسطے نمھانا رواونکے رخسار سے پر نکل آیا ہے جس سے وہ ناکارہ ہو گئے ہیں ہمارا براؤز
 کپتان صاحب بمقام کوٹھ مبتلا اوسی مرض میں ہیں اور میں پھر چند روز میں تنہا اسی موسم گرما
 میں سروقتی جاؤنگا +

چند روز گزرے کہ میرے پاس ایک تحریر ضروری بوندی سے آئی اوسمیں مرگ اتفاقہ ہمارے
 دوست مغز را اور راجہ کی مذکور ہے اور اوسنے وقت نزاع ہکوا اپنے فرزند صغیر سن کا محافظ قرار دیا
 اور درخواست کی ہے کہ ہم نگران اوسکے اور بوندی کی بیہود کے رہیں ہمراہ چٹھی معمولی دیوان کے
 ایک چٹھی رانی کی طرف سے تھی یعنی والدہ راجہ صغیر سن اور راجہ صغیر سن کی بھی یا اوسکی طرف سے
 دو چار سطور اوسمیں درج تھیں یہ دونوں تائید وصیت راجہ مرحوم کی کرتی ہیں اور ہکویا دیوانی
 کرتی ہیں کہ اندیشہ صغیر سن کی کیسے ہیں اور کیسی علامات گرد و پیش اوسکے ہیں یہ درخواست قابل
 رد کرنے کے نعتی لہذا حکم ہوا کہ فوراً سواری میرتا کو جاوے اور دیوان سے مقام ماولی کو جو پچیس
 میل کے فاصلے پر واقع تھا اور دیوان ہم اونسے جا ملین گے راجہ مذکور لقمہ مری یعنی وبا
 ہیضہ کا ہوا جو اوس نواح میں شائع سے غارت کر رہی ہے وہ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں اور
 بہترین وجہ کہ اگر مہینے ایسے وقت میں جو نہایت مشہور اونکی تواریخ میں ہے اوسکے دشمن
 غارت کن کو تباہ کیا جسے مدت سے اونکی آرام اور آسائش کو تلف کیا تھا مہینے موت یعنی

اونہیں داخل کی یہ بیماری اول ہماری فوج میں بیچ شمالی ہند کے ظاہر ہوئی تھی اور گو پہلے اول یہ خیال
غوش کیا تھا کہ یہ بیماری صرف اونکو ہوتی ہے جو جادہ اعتدال سے گزر جاتے ہیں یا جنکو نڈا ہوا وقت
یا پارچہ پوشیدنی حسب ضرورت میسر نہیں آتے مگر بعد یہ امر جلدی منکشف ہو گیا کہ مری لجاؤ کسی شخص کا
نہیں کرتی اور راجہ اور کاشتکار اور ولایت لڑا اور ہندوستانی اور قوی اور ضعیف اور پر خور اور فاو کٹر
کوئی اوسکے اثر سے نہیں بچتا میں اپنے چار رفیق دلی اور افسران کا ذکر کر سکتا ہوں جو عین جانی میں
اس بیماری سے تلف ہو گئے اور جو ریاست میرے زیر حکومت ہے اوسکے محلات میں دو جگہ اسکا
زور ہوا اور راجہ اودے پور نے تو صحت پائی مگر بوندی کے رادے کے دن پورے ہو گئے اس میں نہایت
استقلال کے ساتھ تھل کیا اور عین شدائد بیماری میں جب انسان کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اوسنے
کبھی خود داری ہاتھ سے نہیں دی بلکہ ہر وقت تکلیف میں اوسنے گفتگو دربارہ اپنی ریاست خرد کے کی
اور جمہوریت خاطر ہدایت واسطے کارروائی آئندہ کے کی اوسنے خاص کر یہ خواہش کی کہ کوئی اوسکی راہ
اوسکے ہمراہ سستی نہوا اور جب وہ دم والپین پورا کرے تو ہکو بوندی میں وہ لوگ طلب کریں کیونکہ اوسنے
لالچی کو یعنی اپنے پیارے فرزند کو ہماری گود دیا ہے جب ہم سفر گذشتہ میں بوندی میں تھے تو ہمکو نہیں
آتی تھی جب ہمارے دوست نے کچھ رسوم اواسکیے کہ وہاں مری اونکی دارالریاستہ میں نہ آوے اسکا
ذکر کرنا سہنے اسوقت فرو گذاشت کیا تھا اور نیز اون رسوم کا جو نائب اس باسو کوٹہ کو محفوظ رکھنے
کے لیے ظہور میں لایا تھا مگر یہ فرو گذاشت نہونی چاہیں یعنی اونھوں نے برہمنان اور منجھان اور دیگر
واقع کاران منتر شاستر کو جمع کیا اور ایک بڑی پوجا کی گئی اور بلدان یعنی قربانی کی گئی اور حکم ہوا تو
یعنی جلائے وطنی بنام مری زبان پر آیا مطابق اسکے ایک سواری اوسکے واسطے تیار ہوتی اور
علامات موتہ جب قدر ہوتی ہیں وہ سب اوسمیں رکھی گئیں اوسکو سیاہ رنگ دیا اور دو جوڑی زرگان
سیاہ رنگ اوسمیں لگائے گئے تھیلہ ہارے غلہ گاڑی مذکور میں رکھے گئے (وہ تھیلے بھی سیاہ رنگ کے
تھے) تاکہ بیماری مذکور گر سنہ نجاوے اور گاڑیاں بھی سوگواری کی پوشاک پہن کر تھیں اوسکے پیچھے
اور لوگ غلہ مچاتے جاتے تھے اسطرح مری کو چمیل پارہ پونچا دیا اور بھگم گرو وہ پہر قدیم شہر کوٹہ میں
نہ رکھے فوراً جب ہمارے دوست مرحوم نے سنا کہ وہ اس دارالریاستہ سے باستہ بوندی نکال دی گئی
اوسنے دانا یان شہر کو جمع کیا اور کہا کہ تدابیر عمل میں لانی چاہیں جس سے وہ دبان نہ آوے مطابق اسکے

بہت قدر آب گنگ میسر آیا جمع کیا گیا اور وہ پودروارہ دکن کے رکھا گیا اس طرح کہ ایک ایک قطرہ اس کا ٹپکتا رہے تاکہ اس کی برکت سے کوئی خرابی نہ آوے خواہ آب گنگ کہہ دو گیا یا مری نے کچھ خیال اس متبرک پانی کا نہیں کیا وہ آخر کار داخل محل ہوئی +

مقام پونپا یا پونپونا تاریخ ۲۵ - جولائی - دیروز نہایت تکلیف کا دن تھا ہم دارالریاست سے عین بائیسین سوار ہوئے اور درمیان راستہ میرتا اور ماولی کے مہنے دیکھا کہ ہمارا ہاتھی مرا پڑا تھا منزل دراز اور دانگی اتفاقہ اور بارگران باعث مرگ اس کی ہوئی اس روز مہنے نہایت تکلیف کھچی اور شب کو اور بھی زیادہ

لے مہنے دیگر مقامات میں حال اس دبا کا تحریر کیا ہے جس سے واضح ہوگا کہ تمام ہندوستان میں یہ بیماری اسی نام سے مشہور ہے اور یہ کوئی عجیب نتیجہ ہماری کوشش ثبوت کا نہیں ہے کہ ہندو لوگ تحریرات تواریخی موجود رکھتے ہیں جنکی وجہ سے ہم نشان دے سکتے ہیں کہ یہ وبا ہندوستان میں قریب دو سو برس سے ہے صفحہ ۶ کتاب انگریزی میں اس طرح تواریخ میوار میں درج ہے یہ ساکا سو جت کا یعنی سلخ بندی سپاہ مذکور اس وقت میں ہوئی تھی جب سمت ۱۳۷۱ آخر ہوا اور سمت ۱۳۸۰

یعنی ۱۸۱۷ء شروع ہوا اس منگامے میں تنوار اور مری نے با اتفاق میدان کو صاف کیا اور ہم صاحب اپنی کتاب میں اسطرح کی بیماری کا ہونا ۱۸۱۷ء میں تحریر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ہوئی تھی اور اس زور شور سے تھی کہ پانچ پانچ سو آدمی ایک روز میں فوج شاہی یقیم گوا میں تلف ہوئے تھے اور پھر تواریخ میوار جلد اول صفحہ ۳۹۰ کتاب انگریزی میں اسکا مذکور ہوا ہے کہ بیس سال پیشتر سے یہ وبا اقلات مردم کرتی تھی یعنی سمت ۱۷۷۱ء (۱۸۱۷ء) میں پس عرصہ بیس سال میں مہنے

اسکا ذکر ہندوستان کے جنوبی حصہ میں درج ہے ہند میں کیا ہوا اور یہ کہ کم تعجب بغیر حال اس بیماری کا نہیں ہے اور ایسا موافق وقت آجکی تاریخ تک اور اندر اوقات متفقہ اس عرصہ کثیر کے کہ قریب ۱۸۹۰ء کے اسطرح کی وبا اقلات مردم ولایت انگلستان

کر رہی تھی بلکہ شبہ نہیں ہے کہ اور بھی سپاہ اس وبا کی بچہ بیانات شاعران یا تواریخ اہل اسلام میں دریافت ہوں جب ہم خیال اوپر حالات مہمصری مذکورہ بالا کے کرتے ہیں اور یہ کبھی ہمارے خیال میں نہ آتا اگر مری ہمارے دروازے تک نہ پہنچی ہوتی

ہمارے پاس کئی بیمار قریب الگ رہیں مگر کبھی خیال اس کے قریب سے عائد ہونیکا نہیں کیا اور اسکا ذکر کرنا بلا ثبوت قرار دے دو گویا علاج از رحم ولی انسانی ہو مگر جہاں تکما جائے تو الزام دہندہ ہے اس ملک خارج از فہم میں خود بینی بہت ہے بغیر تعیناتی

سپاہ گرد ہر ایک شخص کے اس دارالریاست میں اول راجہ اورے پور اس دبا کا مبتلا ہوا تھا اس سے ہر ایک دلیل حاصل ہوئی کہ اسکا اثر بغیر الحاق اور صحت کے بھی پیدا ہوتا ہے ہم اب اعادہ اس کے بیان کا نہیں کریں گے (دیکھو صفحہ ۶۸)

اور وہ توجہ طلب ہے کہ تحریر ایک صحیح کی ہے یعنی اسکی نہیں ہے جو مبتلا اس دبا کا ہوا ہو +

تخلیف ہوتی شب کو ہمارے سرد اس نور سے چلی کہ منیج ہمارے خیمہ زمین ریگ سے اوکھڑ نہیں اور خیمہ ہمارے اوپر گر گیا ہم چوب خیمہ سے بچ رہے اور اسکے ایک جزو کو ہم نے پردہ خیمہ میں لگا دیا جس سے خفا سے دم ہمارا نہوا اگر دیش شور و غل رنج و الم کا سنائی دیتا تھا کچھ نہیں آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا گھنٹے بڑے چھوٹ گئے اور شتر غل مچا رہے تھے ہلکا ایک طرح کا اطمینان اس سے ہوا کہ سب باب ہمارا قبل از طلوع آفتاب جمع ہو گیا کہ سب تر تھا اور وزن دو چنڈاؤ نکا ہو گیا تھا مگر ہم روانہ واسطے مقام بونہا کو ہوئے وہاں پہنچے سنا تھا کہ یہاں کی نسبت آرام زیادہ ملے گا یہ راستہ ہم نے اس واسطے اختیار کیا کہ یہ ہمارا اخیر سفر واسطے دیکھنے ہماری اپنی شے قائم کردہ کے ہو گا دیکھنے بازار بیلوار کا مقام بونہا ہے یا کبھی مقام زریہ تھا مگر برہمنان نے بوجہ ہمیشہ رانا بذریعہ ایک سند مصنوعی کے حاصل کیا ہے اور اپنا پیشہ قائم رکھا ہے مگر اپنی بد نصیبی سے اونھوں نے اپنی پاک گوہری کو داغ آگیا اور ایک درد قاتل کو کسی وجہ سے پناہ دی لہذا مستوجب ضبطی ہوئے اور ہلکوا امید ہے کہ کوئی اور امر بدستور استناد رضا مندی چاند بہا سے کے عائد نہ ہو ۛ

مقام بیلوار اتاریخ ۲۶ - جولائی - ورون نہایت مرہبان ہوا اور اس نے دور دراز تک جملہ ظروف آب گمانی بند کر رکھے اور ہم نے نرک اور شان کے ساتھ اپنے اچھے شہر بیلوار میں قدم رکھا اور یہ دن ایسا عمدہ موسم دیا کہ تھا کہ آفتاب ابر میں سے نکلتا تھا ۛ

ہمارا استقبال مثل تکلفات ہندوستان کے ہوا جملہ باشندگان ہمراہ ہما جان کلان اور ان کے آگے عورات اپنا اپنا کاسہ یعنی ظروف آب لیے ہوئے ایک میل کے فاصلے تک ہمارے استقبال کو آئے اور اس شہر میں ہلکے گئے جہاں چند سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ایک بھی گھر آباد نہ تھا ہمارا گذر بازار کلان میں سے ہوا جملہ ساکنان ذی دہل ہمراہ ہمارے تھے اور اونھوں نے اپنی اپنی دکان میں قیمتی ریشمی پارچہ اور دیگر اشیائے نفیسہ ہمارے دکھانے کو آویزان کیے یہ طریق نسبت اپنے مری کے مرعی ہوتا ہے اس طرح ہلکے ہماری خیمہ گاہ تک پہنچا کر رخصت ہوئے ہم نے حاضری کھائی اور وہ لوگ پھر سہ پہر کو آئے چونکہ خیمے میں دہم حصہ اونکا بھی نہیں آسکتا تھا لہذا ہم نے قنات او سکی گھلوادین اور جو آسکا وہ ہمارے سلام کو اور مبارکباد دینے کو اندر آیا ہر لحظہ ہلکے اندیشہ تھا کہ خیمہ ہمارے اوپر گر جائیگا کیونکہ صد بلاتہ ہر ایک رسی پر پڑنے تھے اور اپنی اپنی طرف او سکو کھینچتے تھے اسوجہ سے کہ انکو شوق تھا

کہ ان کی زمین و زمینان صاحب اور ایک نو قوس کے مہا بنار میں کیا ہوتا ہے یعنی ذوق اور سوال اور میری
 یاجمین اور وٹا زمین میں چھٹے گفتگو درباب تدبیر فرائض شہر نے او کی محاسن کے اور زیادتی آزادی تجارت
 ملک جو کے پیش کی چھٹے خواب انا کہ وہ سال کا محاسن میں تباہی و بربادی شہر نیاہ کے دیا جاوے گا
 اندر اس سے اور غفلت نے کوئی وجہ نیاہ کے باعث انکار کیا ایک وجہ خاص یہ تھی کہ اس دیکھارے
 وہ آزادی آمد رفت جو ہمارا غنا تھا ساقط ہو جاوے گی اور بلا غمد کوئی آمد رفت نہیں کر سکے گا
 چھٹے اور ان میں کو طلب کیا جنکے پر و کار محافظت اس شہر کا تھا اور روبرو جملہ اجتماع کے اونے کہا
 کہ کوئی مالش غفلت کی نسبت اونکے منہ کی چاہتی ہے اور وہ لوگ بجائے دیوار شہر نیاہ میں رہتے
 یہ سب ہمارے دوست رخصت ہو گیا ارادہ بھی دل میں نہیں رکھتے تھے مگر چھٹے وہ تحفہ طلب کیے
 ہوئے تھے اونکے دینے کو رکھے تھے اور محط پران بھی طلب کیا یہ علامت عمدہ اس امر کی ہے کہ
 اس آیت (یوسف ۲۰) بعد ان میں وہ لوگ سب دعا دیتے ہوئے رخصت ہوئے اور کہتے تھے کہ
 آپ کا راجہ و کام رہے +

مقام ہیلوار شاید ایک دلیل عظیم جلیلہ میں اس تبدیلی کی سبب جو ہمارا اثر عظیم صحرہ قلیل
 چار سال کے بروئے کالایا ہے اور اکثر لوگوں کو یہ امر پیرا قیاس معلوم ہوگا کہ اندر اس عرصہ کے
 ایک منڈی عظیم قائم ہو اور تین ہزار کھ جنہیں بارہ سو گھر تجارتان اور اہل حرفہ کے آباد ہوں اور
 بازار کلان دوبارہ تعمیر ہو جائے اجناس ہر شہر کی وہاں دستیاب ہوں اور منڈی ہر قدر روپیہ
 ہر ایک شہر ہند کے نام وہاں ملے اور یہ سب بخوش انتظامی اور خوش اسلوبی ہوں گویا کہ یہ
 زمانہ ہمارے دراز سہ آمیتہ آمیتہ بروئے کار آئے ہیں اور ہر ایک اور دلیل یقینی سوائے اونکے
 جو ہر کو حاصل ہوئی ہیں استحکام اور عدم اتلاف انتظام قیام اس ملک کے حاصل ہوئی ہے اور بہت کم
 حکمت یا خرم واسطے دوبارہ اخراج کیے انتظام اور یہودی کے عام بد نظمی اور تکلیف سے درکار
 ہر کو کچھ تامل اس کہنے میں نہیں ہے کہ اگر اب وہ وقت نہ آیا ہو تا جب مداخلت پر امور ملکی میوار کے
 ممنوع ہو اور کلان کی زندگی کی ایک مرتبہ پھر روانہ کیا ہے اور انتظام درست عمل میں آئے تو یہ مقام
 منڈی کلان کلان ہوتا ہے ہوں ہو جائے گا اور دس ہزار گھر اس میں آباد ہو جائیں گے یہ مقام ایسا ہی
 لائق اجتماع ہونے کے ہے مگر جب ہم یہ یقین اپنے دل میں جاگزیں کرتے ہیں تو ہر کو اندیشہ اس امر کا بھی

کرنا چاہیے کہ جس عدم پاسداری کے سبب تنازعات تجارتان طریق جاریہ محل آسائش عام ہو رہے
روکے گئے ہیں معدوم ہو کر وہ سردھری اور فریب داخل ہونگے جو کسی طرح گروہ معمول سے علیحدہ
نہیں ہو سکتے ۛ

منہ الوداع ہیلوارا اوراوسکے باشندگان کو بدعاسے بہبود کیا ۛ

مقام ہیلوارا تاریخ ۲۸۔ گوچکو فرصت کم ہے اور موسم بھی پھر خراب ہونے لگا مگر ہم اس درخواست
محبت آمیز باشندگان ہیلوارا کو رو نہیں کر سکے کہ ایک روزہ اور یا دنیں قیام کریں اور ہر حال ہماری
حالت مزاج اور مصروفیت مقتضی اسکی نہیں ہوتی کہ ہم اولن ونا جان شہر مذکور میں ایک شیربرگ
مانند بغیر تکلیف طبیعت کے ہو جاویں اور ہماری صرف جسمانی تکلیف کا معاوضہ بخوبی اس امر
ہو گیا کہ منہ کلیتہً واقفیت ہر قسم اور ہر فرقہ کے باشندہ علاقہ رجاڑا سے حاصل کی ۛ

مقام جہاز پور تاریخ ۲۹۔ یہ منزل کلان بیچ بارش باران کے طے ہوئی جنگل میں پانی بھر اٹھا
اور راستے سب شکستہ ہو گئے تھے اور گو سمجھنے زیادہ اسباب اپنے ہمراہ نہیں لیا تھا مگر جب قدر
جزوی ہمارے ہمراہ تھا وہ سب نہایت خراب ہو گیا تھا بھنگی والہ ظروف باورچی خانہ کا مع بھنگی
گر پڑا اور اسباب ٹوٹ گیا ہمارا گذرا دیراوس زمین کے ہوا جان سال گذشتہ ہمارا مقام ہوا تھا
اور جو جو واقعہ وہاں ہوئے تھے اونکا کچھ کچھ حال دوبارہ ہمارے دلیں آیا ہم اور سیلچ نزدیک
لینے بربلہ چشمہ تھے رانا نے نقارہ بند کیا اور کئی روپیہ کی زعفران چڑھانے کا وعدہ مندرجین
اور وشنو میں واسطے ہماری صحت کے کیا ہمارا قرابت دار کہتیاں صاحب بعد جدائی چند روز
ہمارے پاس واسطے لینے رخصت اخیر کے آیا مگر منہ ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ہماری را سے میں
صاحب موصوف غلطی پر تھے اور ہم یہاں پھر اون خرابیوں کے اور تکالیف کے واسطے آئے
جنسے ہم تھوڑا عرصہ ہوا بھاگی کر چلے گئے تھے اور جنگل بسبب اکثر ہمارے ہمراہی ماورائے بیچارہ
کیری صاحب کے لاچار ہو گئے تھے ۛ

مقام بوندی تاریخ ۳۱۔ ایک اور منزل دراز نے ہمارا سفر اختتام کو پہنچایا اور باوجود کثرت بارش کے
ہماری ملاقات کے واسطے تین میل دیوان اور رئیسان کلان آئے اولسے منہ بلالیا کثرت
بارش باران بھنگیری کی جگہ پیشتر روانہ ہوئے کہ ہمارے نزدیک آنے کی اطلاع دین مگر مارا وفا دار

دوست قدیم ہمارا جہ بکرما جیت جسکی صفائی اور دیانت داری نسبت امور متعلقہ اس کے مالک نے کوئی
 دیکھ کر ہم اسکا بڑا لحاظ کرتے تھے وہ ہمارے برابر پہلو بہ پہلو سوار چلا اور جو جو انقلاب ہو تو ہم اسکا
 کرتا گیا اور جو اندیشہ نسبت رام سنگھ صغیرین کے منجانب آیا وہ ہمارے خوش آئینہ اور لوگوں کے تھا
 جو بظاہر بتا جیت میں حاضر تھے سب بیان کیا اور اس جہاندیدہ سپاہی نے کہا کہ آپ ہم سب کو بہ
 جانتے ہیں اور کسی شخص کے سخن پر زیادہ تر اتنا نہ مانے گا وہ یہ سب کلمے اس طرح کہتا تھا کہ نہایت
 فہم میں آتے تھے کیونکہ کسی شخص سے اسکو ترغیب اس کے سازش میں نہ کیا ہونے کی نہیں
 ہو سکتی تھی اور نہ وہ اس اعتبار کو ضائع کر سکتا تھا جو واسطے حفاظت اس کے صغیرین راجہ کے
 رکھا گیا تھا گو اسکو سوائے اس خطاب کے کوئی عمدہ جملہ یا نیکنامی کی امید نہ تھی کہ اسکا نام بکرما
 نملک حلال مشہور تھا ۔

کہ لیا نڈا اور پشان، شوکت تماشاکے نہیں ہوا اور وہ گزر گیا اسکا تذکرہ تمام و کمال سابق ہو چکا ہے گو
 ہر ایک موقع پر ایک ایک شے پیدا اس مقام سے نظر آتی تھی یہاں سے محلات اور محل اسلوب
 نگاہ میں آتے تھے مگر چونکہ آج صبح وہ پھر نمودار ہوئے تھے اور اسے پیدا تھی اور ہر برج سے علامات
 سو گواہی نمایاں تھی اور اسکی ہیئت ایسی نظر آتی تھی جتنی اسکی تھی جو اس میں سکونت کرتے تھے
 مگر چونکہ ہم کو مناسب تھا کہ جلدی یہ ظاہر کریں (اسی وجہ سے ہم پہلے روز میں ایسے موسم خراب دن
 اور سے پورے بوندی پہونچے تھے) کہ دیکھو کس طرح کا خیال بہبودی اپنے راجگان صغیرین کا کوئی نہایت
 انگریزی کو ہے ہم تیز قدم بجانب محلات اسی پوشاک سفر میں سوار ہوئے تاکہ ملاقات کر کے رسوم
 بوجہ وفات راجہ کے ادا کریں ۔

مہنے دیکھا کہ راجہ صغیرین اور اسکا بھائی گوپال سنگھ ایک دربار معقول میں بیٹھا ہے اور جب ہم دیکر باہر
 پاس سے گزرے جو دونوں جانب ستونہا سے بارہ درمی کے استادہ تھے تو مہنے دیکھا کہ صورت الم کی
 اور امید کی اور اسے پیدا تھی جب اونھوں نے ہم کو سلام کیا اور گو طریق تعزیت محبت کو بوجہ غم کے ظاہر
 نہیں ہونے دیتے مگر اس مجمع میں مہنے استقلال طبیعت مانا جو واسطے عزاداری کے بانتظار آمد
 اس شخص کے بیٹھے تھے جو واسطے تعزیت پر سی اور تسلی اور تشفی کرنے کے آتا تھا اور جس سے دلکو
 تقویت کی امید تھی گو ہم واقع طریق رسوم ماتم سے تھے جو وقت حضرت داؤد سے جو واسطے تشفی

۸۳۴
 ہن لیسر بادشاہ اولاد میں کے ہنگام وفات والد بادشاہ مذکور کے گئے تھے اور جو ایک نقل ماتم دار کی تھی مگر اسکی صورت اس موقع پر تبدیل ہو گئی تھی جب ہم شریک ماتم رئیس قوم باراہوسے *
 سمنے وہ سچ بیان کیا جو ہکو حادثہ وفات راجہ سے ہوا تھا اور اوسمیں سمنے یہی کہا کہ خباب گورنر جنرل تھا
 بھی اسکے شریک ہونگے اور یہ بھی کہا کہ یہ ایک صورت اطمینان کی ہے کہ اوسکا جانشین یقین ہے
 اور اوسکے عالم صغرسن میں گورنر جنرل بہادر بجائے اوسکے والد کے بیچ ہر ایک امر مہبود کے رہیں گے
 اور بیچ اسطرح جلدی سے ایفائے وعدہ امور ریاست اور دوستی کے مطابق وصیت نامہ اوسکے والد
 مرحوم کے سمنے اظہار رنج اور توجہ خاص گورنمنٹ بیچ مہبودی روز افزون ہوندی کے کیا اور کہا کہ شکر
 خدا کا ہے کہ وہ وقت اب گزر گیا جب صغرسن اوسکے باعث تخلل مہبودی ہوتی اور اب یہ واقعہ ایر بھی
 رو چند فکر اور توجہ ہماری گورنمنٹ کی مبذول کرے گا اور ایسے ہی اور بھی کلمات زبان پر آئے جنکا
 اعادہ ضرور نہیں اصغر سن نے بطر پسندیدہ اور گفتار حمیدہ جواب دیا اور اس کلمے پر ختم کلام کیا کہ میرے
 والد نے مجھ کو آپ کی گود والا ہے اور میری بہتری آپ کے اختیار میں بالیقین تصور کی ہے بعد ازاں
 چند ہدایات دیگر رعایاں کو کر کے ہم اوس مقام پر آئے جو واسطے ہمارے قیام کے مقرر ہوا تھا اور
 جو زیادہ فاصلے پر محلات سے تھا یہاں سمنے ہر شے ضروری اور آسائش کی باتیں شایستہ آراستہ
 اور آمادہ پائی اور سمنے ابھی اپنی پوشاک بھی تبدیل نہیں کی تھی کہ خبر دی گئی کہ کھانا تیار ہے جو ہمارے
 واسطے راجہ نے بھیجا تھا اور اوسنے ہماری زیادہ توقیر کے باعث ایک برہمن کو اول ہی بھیجا تھا
 کہ اگر ہکو خبر دے اور راستے میں پانی چھڑکایا گیا تھا تا کہ کوئی بدی نزدیک نہ آئے *

باب دہم

رسوم راج تلک - لیاقت ذاتی راجہ اور اوسکے بھائیوں کی - تلک لگانا - تلک اول مصنف
 کتاب ہذا نے بحیثیت نائب گورنمنٹ انگلنڈی کو لکایا - رسوم - پیغام والدہ راجہ - بلونت راو کو تراوا
 - نہورا - وزیر - اختیارات اور مزاج ان دونوں عمدہ داران کے - انتظام جو مصنف کتاب ہذا نے کیا -
 ملاقات اور گفتگو ساتھ رانی کے - تحریری اور تواریخی تلاش مصنف - مالگذاری ہوندی - اوسکی
 امید آئندہ - روانگی بجانب مقام کوٹہ - حالات فروع خود مقام باراہ - راوتا - طریق
 شکار ہوتی *

ماہ اگست تا ریچ پنجم۔ رسوم راج تلک راو راجہ صغرسن ملوئی رکھی گئی تھی جب رانی والدہ اور راجہ نے ہمارا ارادہ بوندی میں آنے کا حال سنا تھا۔ اور جو ساون کی تیج نزدیک تھی لہذا یہ قرار پایا تھا کہ دوسرے روز اس کے تلک لگایا جاوے گا اور چونکہ ایام درمیان رسوم تعزیت اور رسوم تہنیت کے ان ریاستوں میں تھوڑے ہوتے ہیں لہذا یہ بدھمن تصور کیا جاتا ہے کہ پہلے بھی آثار غم شریک رسوم اس روز خوش کے کیا جاوے جو نزدیک قوم ہار کے سب سے زیادہ خوش روز ہے اور جہین نام شہر شرکت کرتا ہے رانی والدہ نے ایک پیغام ہمارے پاس بھیجا کہ ہم بھی ہمراہ اس کے فرزند کے شریک میل تیج ہوں اس دعوت کو منہ نہایت خوشی سے منظور کیا اور رانی والدہ نے ہم سے یہ بھی کہلا بھیجا کہ یہ ایک رسم بھارتہ میں ہے کہ جو نزدیک تر رشتہ دار یا کوئی راجہ قریب جوار ہوتا ہو وہ ایسے موقع پر بارہ روز کے بعد وفات کے تعزیت دار کو فہالیش کرتا ہے کہ وہ علامات غم والہ ترک کرے مطابق اسکے منہ ایک پوشاک رنگین اور ایک دستار اور سر پہ مرصع تیار کر کے بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ راجہ کو فہالیش کرو کہ اب دستار سفید دور کرے مطابق اس فہالیش کے راجہ وہ پوشاک پہن کر دربار میں آیا اور میں اس کے ہمراہ قدیم محلات بوندی قدیم میں گیا کیونکہ ایسے مقام میں اب تک یہ خوش روز کہا جاتا ہے *

راجہ خرد ہار کا نام رام سنگھ تھا اس نام کا ایک راجہ زبردست اس خاندان میں ہو گیا ہے اور سیر نیام اوسکار کھا گیا تھا اور راجہ سلف نے اپنی جریدہ نمک حلالی پر اپنے خون سے سج میدان دھو پور کے مہر کی تھی یہ راجہ اب گیارہ برس کی عمر کا ہے رنگ زو گورہ ہے اور چہرے سے آثار زندہ دلی اور ہوشیار پیدا اور اسکی طبیعت ایسی مستقل اور بڑبار ہے کہ ایسی عمر میں صرف مالک مشرقی میں نظر آتی ہی گو پائل اوسکا برادر جو دوسری رانی سے ہے چند ماہ اس سے خرد ہے بہت ہوشیار اور جسم سے چالاکی اور رنگ و صاف ہے اور کچھ ایک داغ چھپک چہرے پر نمایاں ہیں ایک تیرا لکھا اور ہر چار سال کی عمر کا اور یہ کو غیر منگو سے پیدا ہے مگر اسکی تربیت بھی مثل اس کے با عزا اور تکریم ہوتی تھی مگر اب چنداں لحاظ اسکا نہ ہوگا *

سواری بڑے دھوم دھام سے تھی رئیس اور اس کے ہمراہی خوب آراستہ اس کے اسباب حملہ فوٹیا اس روز کے واسطے بنے تھے اور باشندگان بھی اچھی اچھی پوشاک پہن کر تھے اور کھو دیکھ کر نہایت خوشی حاصل ہوتی تھی ایسی خوشی بوندی میں کبھی سو برس سے نہیں ہوتی تھی درحقیقت ہکو بھی یقین نہ تھا

اور ہمارے نزدیک یہ امر ممکن بھی تھا کہ چار سال کے عرصہ میں ایسی تبدیلی بشرہ اور تعداد باشندگان میں
 برورے کار آمدی کے بعد قیام خیر منٹ کے ہم رخصت ہوئے تاکہ ہمارے قیام سے کچھ تامل لوگوں کو اظہار
 خوشی خاطر میں جو ایسے روز یہاں ہوتی ہے نہو (دیکھو حال روز تہج کا بیچ جلد اول انگریزی صفحہ ۹۷۵ کو)
 روز دوم واسطے راج تلک کے مقرر ہوا تھا کہ پتان و صاحب جو بوجہ طور فساد ریاست مقام
 اودے پور سے بجاہ و سمبر گذشتہ کوٹہ بھیجے گئے تھے آجکے روز ہمارے پاس واسطے شرکت جلسہ کے
 آئے گو بوجہ ناموافقیت آب و ہوا سے کوٹہ جو اس موسم میں وہاں بہت خراب ہو جاتی ہے نہایت
 زبون حال میں تھے ہم بمقام راج محل جہاں جملہ اولاد دیوبنگو کو راج تلک لگایا جاتا تھا گئے ہر ایک شہر میں
 جد ہر سے ہمارا گذر ہوتا تھا جوق جوق باشندگان جو بخوش پوشاکی جمع تھے ہمکو بخوشی خاطر سلام اور مبارکباد
 دیتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ جو مشقت منجانب مختار گورنمنٹ محافظ نسبت اور سکے راجہ خرد سال کے
 طور میں آتی تھی اوس سے اونکو نہایت اتہنازدل حاصل ہوتا تھا صحن پائین اور گرد محلات کے بھی جملہ
 ملازمین ہمارا بہ کثرت جمع تھے اور جب ہم سواری سے اترے تو وہ آواز بلند لفظ جے جے زبان پر لائے
 اور اندر محل کے بھی جہاں راجہ خرد سال پوجا کرتا تھا اور اوسکے گرد پوجا کرتے تھے اجتماع بکثرت تھا
 وہاں چمنے اور سکے بھائی ہمارا راجہ گوپال سنگہ اور بلونت سنگہ گوترا والہ اور رئیس درجنہ اول بوندی
 اور رئیسان کیرین اور تھانا اور من بکراجیت اور نیر قابل ادب رئیس دوگرہی (فرزند سری جی) عمومی کلان
 راجہ خرد سال کو دیکھا ان لوگوں نے جملہ انقلابات جو ملک میں واقع ہوئے تھے دیکھے تھے لہذا وہ
 قدر اغیت حال کی خوب جانتے تھے اس من کی زبان سے جسکو دونوں وقت بیہودی کی یاد تھی
 یہ لفظ سنگر نہایت اطمینان اور خوشی خاطر حاصل ہوتی تھی کہ شکر پریشہ کا ہے کہ وہ اپنے ملک کی پھر
 آزادی اور اختیارات سر خودی دیکھنے کو زندہ رہا تھا اسطرح ہم گفتگو سے دلاویز ہا ہم کرتے رہے جب تک
 پوجا وغیرہ محل میں ہوتی تھی جب محل میں پوجا ہو چکی تو ہم سے لوگوں نے کہا کہ راجہ خرد سال کو لاؤ
 اور مسند پر جو اس موقع کے واسطے مقرر تھی بٹھاؤ اس عرصہ میں اکثر رسوم مذہبی ادا ہوئیں اور پروٹ
 اور بیس خاندان کو اپنا گرو منظور کر کے راجہ نے اونکی پیشانی پر تلک لگایا اس ملک سے وہ مستحق
 اسکے ہوئے کہ راجہ کی پیشانی پر تلک لگا دین اور اوسکو حکم دہم شاستر سے آگہی دین جسکے مطابق وہ
 آئندہ حکومت قوم ہاراک کی کرے راجہ خرد سال نے ان جملہ رسوم کو ساتھ عجیب درستی اور قاعدہ کو اور خودی

انجام دیا اور جب یہ جملہ رسوم ادا ہو چکیں مجمع کھڑا ہوا اور انھوں نے ہکو کہا کہ راجہ کو گدی پر لے چلو جو ایک شامیائے کے نیچے جہان سے نظر صحن بیرونی پر اور زیادہ تر شہر پر پہنچتی تھی لگی تھی چونکہ وہ بلند زیادہ تھی اور راجہ خود وہاں پہنچ نہیں سکتا تھا لہذا ہم نے اونٹھا کر اوپر بٹھا دیا اس عرصہ میں گھر و حکام کرتا تھا ایک رکابی لایا اور سینہ صندل سودہ اور عطر رکھا تھا نیچے اپنی میاں انگشت ترکہ کے اوپر پیشانی راجہ کے تھک لگایا بعد ازاں اونکی کمر سے تلوار باندھی اور کلمہ مبارکباد و منجانب اپنی گورنمنٹ کے زبان پر لایا اور بآواز بلند تاکہ جملہ حضار گوش زد کریں یہ کہا کہ گورنمنٹ انگریزی کبھی اپنی توجہ دلی جملہ امور سے جو باعث بہبودی ہوندی اور خاندان راجہ خرد سال کے ہونگے نامرعی نہیں کیسکی یہ سنکر آواز شور و غل منظوری مجمع حضار سے جو نجوش لباسی وہاں حاضر تھے بلند ہوئی اور سلامی توپ کی آواز جو قلعہ تاراگٹھ سے سر ہوئی پہاڑوں سے دو بالا ہوئی بعد ازاں ہم نے جاہرات مثل سرچ اور یارمر و ارید اور دیگر ہکی ہپائی اور اکیس کشتی شال وغیرہ پانچ نفیسہ کی پیش کیں اور ایک ہاتھی اور دو گھوڑے نہایت عمدہ مع ساز و سامان مکلف جنین سے ایک کا ساز نقرہ تھا اور دوسرا بلع کا اونٹنی کا بھی مٹھی زرکار کی تھی وسط صحن میں زیر شامیائے لاکر کھڑے کیے گئے یہ ایک خلعت لائق اور موافق مرتبہ دونوں فریق کے یعنی دینے والے اور لینے والے کے تھا یہ جملہ رسوم ادا کر کے جنگے واسطے ہمارے دوست قدیم ہمارا راجہ بکراجیت نے ہکو ترغیب عمل میں لانے کی دی تھی اور اپنی طرف سے مبارکباد دیکر بوجہ اسکے کہ میں اسکے والد کا دوست اور اسکا محافظ تھا رخصت ہوا تاکہ اور رئیس وہاں آکر اور دیگر رئیسان خاندان جمع ہو کر اسی قسم کے مراسم ادا کریں کیونکہ تلک کرنے کے وقت وہ اسکی گدی نشینی کا اقبال کریں اپنی متابعت اور تک حلالی کا وعدہ کیا کرتے ہیں ہمارے پاس گوپال سنگھ براہ راجہ آیا جس نے ساختہ مجھے کہا کہ اسکا کوئی مربی سوائے ہمارے نہیں ہے اور جو رئیس بعد اداے رسوم واپس آئے انھوں نے ہکو مبارکباد دی اور کہا کہ جو رسوم ہم نے ادا کیے تھے وہ ادا کیے حسب دستور تھے اور ہر ایک رئیس نے ہکو بحیثیت مختار حکومت اعظم ندرودی بعد ازاں ہم نے ہمارا راجہ اور محی ہارا کو سلام کیا اور ہم وہاں سے رخصت ہوئے اور راجہ بعد ازاں مع سواری موجودہ جملہ عابد شہر اور مقام سنورین گیا اور وہاں پیشکش ادا کیے

دوسرے روز ہمارے پاس پیغام رانی صاحبہ والدہ راجہ کا اس مضمون کا آیا بعد ازیں لینے دعا کہلا بھیجا

کہ او کو نہایت تعجب ہے کہ مہنے اب تک کوئی پیغام اس کے پاس نہیں بھیجا جس سے او کی تسکین اس رخ
 و محن میں ہوتی اور جس سے وعدہ او کی اور اس کے فرزند کی حفاظت کا کیا جاتا اور یہ کہ ہر چند او کو
 اس امر میں عدم اطمینان نہیں ہے مگر پیغام تسلی بخش ہوتا جو اب اس کے مہنے کو ملا بھیجا کہ مہنے جو یہ غلطی کی
 صرف بنظر خلاف طبع ہونے کے تھی اور ہم منتظر صرف اس اطلاع کے تھے کہ ہمارا پیغام بھیجا او کے
 مر محبوب طبع ہوتا اور او کو معلوم ہے کہ ایسے امین ہو جو بقدر وقت عائد ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ
 ہم اپنے ملازم سے ایسی حالت میں کام نہیں لیتے جب ہم خدمت دیوان وغیرہ سے لے سکتے ہیں
 اور چونکہ ہم کو اندیشہ پند کرنے کسی ایک کا او نہیں سے ہے لہذا اگر وہ اپنی رانی صاحبہ و ن چار و کو منظور
 کریں تو ہم ایک معتبر لیغے اخبار نویس او کے ہمراہ کر کے اپنا پیغام اس کے پاس بھیجیں اور لکھا تفکر کیا
 ہے وہ تھا کیونکہ علامات بے انتظامی کو مغلوب ہو گئی تھیں مگر کلمۃ نابود اور معدوم نہیں ہوتی تھیں
 اور او کو اندیشہ بلند نظری اور مفیدہ پردازی رئیس اعظم بلونت راو کو ترا والا سے تھا جو تمام
 عمر راجہ مرحوم کے ایک خارا او کے پہلو میں تھا یہ بدکردار مگر شجاع راجپوت نے عرصہ قریب بارہ
 سال کا گذرتا ہے کہ حملہ کر کے روز روشن میں مقام تنیوا کو لے لیا تھا یہ مقام خاص قلعہ بوندی کا
 اور کئی مرتبہ گو اس کے واپس لینے کا ارادہ ہوا مگر او نے تبتل عظیم شکست دیکر اب تک خلاف را
 راجہ اپنے قبضے میں رکھا اور اعتبار اپنی فوج پر اور ملک مرہٹہ پر رکھتا تھا اور دراصل اگر ذریعہ
 طلبی میں انقلاب نہو جاتا تو وہ ہرگز متابعت طلبی حاضری نہیں کرتا اور نہ بغیر طلب کے وہ اسکا
 اور اب بھی اس کے آنے سے جس قدر تعجب ہوا او سی قدر تعجب بھی تھا بلونت سنگہ کا بوندی میں آنا
 اکثر رئیس کہتے تھے کہ مثل انقلاب زمانہ ہے کیونکہ یہ سنگہ او سی قدر تعجب اور اندیشہ نہیں ہوتا اگر
 کوئی کہتا کہ ایک شیر جنگل سے واسطے مبارکباد دینے راجہ کے آیا ہے رانی صاحبہ اپنے دیوان
 بہورا شنبہورام سے راضی نہ تھی اور او کا مالک مرحوم تھا کیونکہ چند روز قبل وفات راجہ کے آئے
 اپنی نارضا مندی ظاہر کی تھی جب او کو حکم ہوا تھا کہ اپنا حساب مال پیش کرے اور بنظر اس کے کہ ان
 اشخاص کے روبرو نگرانی رہے راور راجہ مرحوم نے گورنمنٹ انگریزی کے صاحب اجنٹ کو محافط ریاست
 اور او کے فرزند کا تاسن بلوغ اس کے نامزد کیا تھا اور رانی صاحبہ والدہ راجہ نے عاجزی سے
 درخواست کی کہ اسکی خواہش کے مطابق عملدرآمد ہو خوش نصیبی سے چوہان چند آدمی ایسی بھی بکھر

جنہر اعمتا و کیا جاتا تھا خصوصاً مسکے گو بند رام جو وکیل حاضر باش صاحب اجنٹ تھا یہ شخص سادہ مزاج اور
 دیانت دار اور نیک نیت تھا گو برابر بہو را کے بیچ لیاقت اور فریب کے نہ تھا اور دبا بہا سے بھی
 ایسا ہی تھا جو قلعہ و اتارا گڈہ کا تھا اور وہ مثل اپنی قوم کے اطاعت مجسم ہے اور ایک چندر بھا
 نایک بھی تھا جو ایک کم ورجہ سے مرتبہ مصاحبت اور ذی اختیاری کو پہنچا تھا اور چونکہ تیز اور
 فہم پذیر اور وفادار تھا لہذا وہ بطور روک کے اوپر بہو را کے رکھا گیا تھا تاکہ کچھ ہوشیاری
 بہو را کی پیش رفت نہ ہو اور وہ خواجہ سراسے محلات بھی اسی قسم کے تھے یہ دونوں ملازم مستبہ تھے
 اور خوب واقف جملہ امور ریاست سے تھے +

ایسا سامان میرے اختیار میں تھا اور اس قدر مقبہ آدمی کافی واسطے اس چھوٹی ریاست کے تھے
 مطابق وصیت راجہ مرحوم کے اور درخواست رانی صاحبہ والدہ راجہ حال کے صاحب اجنٹ نے
 کلیۃً تمہید اختیارات ان اہلکاران میں کی مانعت اس امر کی فرمائی کہ آمدنی ریاست کی شامل
 آمدنی تجارت فیر نہ ہو اور حکم دیا کہ آئندہ وہ روپیہ کش بندر یعنی خزانہ محل میں رکھا جاوے اور ایک
 ترکیب چک لینے سید وغیرہ کی واسطے آمدنی اور خرچ کے مقرر کی اور چار و نو فرداً فرداً اور
 بالاجمال ذمہ دار حساب کتاب کا کیا مگر اوسنے بالکل تبدیلی نہیں کی اور کسیکو موقوف یا نارہن نہ دیا
 گواہوں کو گون کو ترقی دینے سے جو ریاست میں دیانت دار مشہور تھے اوسنے اور بھی استحکام
 اونکی نیک نیتی کو بخشا اور اونکو موقع وسیع اوسکے کام میں لانے کا دیا مگر اوسکی ترکیب عام بندگی
 بعد از اس انتظام کے بڑی فکر رانی کو واسطے جانے بلونت راو کے تھی اور چونکہ اوس سے تکرار نسبت
 اس فکر کے کرنا بیفائدہ تھا اوسنے یہ کہا کہ جب رسوم ملک ختم ہو جائیں تو ہر ایک رئیس اپنی اپنی
 ریاست کو زحمت کیے جاویں اور ہم بروقت موقع دربار دوم اون لوگوں کو نیا دینگے کیا اونکو
 کرنا چاہیے اور اونکو تفہیم کرنیکے کہ رسم قدیم کو ملحوظ رکھنا ضرور ہے اور یہ سب بخوبی ترین وجہ
 عمل میں آیا +

گو دن را کھی کا آخر ماہ حال میں تھا مگر والدہ راجہ صغرسن نے ایک را کھی خاندانی محبت یعنی گرو
 ماتہ سے ہمارے پاس بھیجی یہ علامت بھائی کی ہوتی ہے یعنی رانی صاحبہ نے ہکدا پنا بھائی منظور کیا
 تو صغرسن راجہ ہمارا بھانجا لینے پسر مشیر ہوا اس علامت محبت کے ساتھ رانی کے معرفت دیوانوں کے

ایک خواہش ظاہر کی کہ ہم محل میں جا کر اس سے ملاقات کریں اور اسکو چند امور نسبت لالچی کی بہبودی کے لئے کہیں اور وہ جملہ امور دود و گفتگو میں خوب طے ہو گئے بلاشبہ ہم نے اپنی استرضاطا ہر کی اور بہورا اور خواجہ سرا یا ان معتبر کو ہمراہ لیکر میں گیا اور قریب تین گھنٹہ کے گفتگو ساتھ ہماری ہمیشہ مقبولہ کے ایک پردہ درمیان تھا اور اسکی گفتگو عقلمندی کی اور مدلل تھی اور اسکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب واقف کار روائی حکومت سے اور ہر ایک شخص کی نیت سے تھی اور ان جملہ امور میں اسنے گفتگو بہت صاف اور قطعی کی اسنے بالخصوص انقسام کار کو پسند کیا اور کہا بوجہ اس روک باہمی کے اور بیاعتنا اسکے کہ ہم کو نہایت خیال جملہ امور متعلقہ حرمت و آبرو سے بوندی کا ہے اور اسکو بالکل اطمینان ہوا اب اسکی کوئی خواہش باقی نہیں رہی وہ یہ بھی زبان پر لایا کہ اسکو اعتبار ہماری دوستی کا نسبت مرحوم کے جو ہمارا نہایت لحاظ کرتا تھا ہم نے اس اثنائ میں اکثر امور اسکی ہدایت کی واسطے بیان کیے اور اسکو نصیحت کی کہ ایسی غلطی مت کرنا کہ اون صلاح کاروں سے خط کتابت اور صلح جوئی کرے جو کچھ تعلق اغراض رکھتے ہوں یا حایل ہوں اور سب سے مقدم یہ ہے کہ روسا کو جمع کر کے اور اسکی معمولی صلاح کے موافق حکومت بالقسام نہ کرنا سمجھنے ظاہر کیا کہ مطالب سوقت میں بخوبی حاصل ہوگا جب وہ اپنی خواہش کا اظہار دوسرے پر نہیں کریں گے مگر اسوقت جب چاروں دیوان موجود ہوں اور صلاح دی کہ وہ اپنی رائے مستحکم کے موافق کار روائی کرے اور جملہ تفکرات نسبت بہبودی اپنے فرزند کے ترک کر دے اور ہمیشہ یاد رکھے کیا ہماری گورنمنٹ نے واسطے رفاہ بوندی کے کیا ہے اکثر اوقات اس گفتگو میں بہورا چلا جاتا تھا پس رانی کی زبان برابر چلتی تھی شاید عطر پاں اور اسکی اسلیس یعنی دعا کی جو معرفت ایک سہیلی کے اسنے ہمارے پاس بھیجے اسنے ہمارے رخصت کیا اور یہ کلمہ بار بار زبان پر لاتی تھی کہ مت فراموش کرو کہ لالچی اب تمہاری گود ہے یعنی مشتبہ ہے +

میں اپنے ہمراہ بیان کے ساتھ واپس آیا گفتگو سے میں نہایت خوش تھا اور رانی کی لیاقت اور خیالات سے ایک نئی میرے دل میں نسبت اس کے پیدا ہوا یہ رانی جیسا ہم نے سابق بیان کیا ہے قوم کی راٹھور ہے اور خاندان کشن گڈہ واقع ماروار سے یہ سب میں خود بخود چار رانی ہمارے بیوہ را اوراجہ مرحوم پر گزرتا ہے میں ٹبری ہی کیونکہ وہ والدہ اور محافظہ راجہ صفر سن کی ہے +

ہم مقام بوندی میں نصف ماہ آگست تک مقیم رہے اور ایک طریق رہت اور ہدایات نیک ریاست کو دیکر ہم دیوان سے روانہ ہوئے بروقت رخصت یہ نصیحت کی کہ ہم آپ کو مختار واسطے نگرانی سبودی راجہ تالپن شانزہ سالگی پر شروع سن بلوغ قوم راجپوت میں شمار کیا جاتا ہے تصور کریں اور یہ اختیار بحیثیت اجٹھی گونیشٹ تصور نہیں کریں بلکہ برکھڑ خواہش راجہ مرحوم اور باسٹرخارانی کا پرہیز تصور فرمایا اور یہ مشہور کیا کہ انکو تعجب نہ کرنا چاہیے اگر ہم ہر سال اولے حساب بچت کا تالپن بلوغ راجہ کے طلب کیا کریں اور نہ پتہ ہو کہ وہ کسے وراثت میں کیا کہ اس کے محاورہ مستعمل ہیں جو وہ اس وقت کام لایا تھا جب رہائش حسب نشانہ نامہ اس ریاست کو وہ اراضی دلائی جو مدت سے ان کے قبضے سے باہر تھی یعنی اب پھر ہمارے چشمہ تالاب طغیانی کرینگے اور پھر ایک مرتبہ کنول کے پھول پانی کے اوپر نظر آونگے وہ بھی اس اصطلاح کو فراموش نہیں کر گیا تھا اور اسے مع اپنے شریک ابھکاران کے اقرار کیا کہ وہ کوشش بلینج بروئے کار لاو گیا درمیان چند ہمارے قیام کے ہمارے پاس اکثر پیغام راجہ صنوسن کے معرفت طلائی جریب یعنی دہا ہاسے کے ساتھ القاب مامون صاحب کے آتے تھے اسی عرصے میں اس نے ہمارے پاس نمونے اپنی تحریر کے دیوناگری اور فارسی کے بھیجے گو فارسی میں صرف وہ قاعدہ یعنی الف بے لکھتا تھا اور وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اسکو ہمارے خیمے کے سامنے پھیرتا تھا اور خیال اور فکر اسکو اس امر کی تھی کہ مامون صاحب یعنی ہم اسکی سواری کی نسبت کیسا خیال کرتے ہیں بعد ازیں ہمارے پاس رانی والدہ راجہ حال آئی اور مبارکباد دی کہ لالچی نے اول مرتبہ خوک صحرائی کا شکار کیا یہ ایک فعل بیان ایسا تھا کہ اس موقع پر جلد قوم ہارائیرات دیتے تھے یہ رسم اس رسم کو یاد دلاتی ہے جو جوانان ملک میڈینین کی نسبت ہوا کرتی تھی یعنی جب تک ایسا جوان خوک صحرائی قتل نہیں کرتا تھا اس وقت تک وہ قابل تذکرہ درمیان مجمع کے نہیں ہوتا تھا ۔

جب ہم شریک ایسے جلسوں کے ہوتے تھے اور اعانت امور ملکی میں دیتے تھے ہمارے وقت فرصت مصروف بہ حاصل کرنے اس آگہی کے اقوال قدیمہ یا تحریرات حال سے تھے جس سے تواریخ گذشتہ اس خاندان کی منکشف ہو اور ہم اس غرض سے مقبرہ یعنی جائے مدفون خاندان ہذا کو دیگر مقامات مشہورہ کو جا کر دیکھتے تھے اور ہر طرف آدمی بہ تلاش تحریرات کندہ کے روانہ کرتے تھے یہ طریق ہمارا نہایت تعجب خیز دربار بوندی کو تھا اور وہ کچھ خیال نہیں کر سکتے تھے کہ ہم استقدر توجہ

اس کام میں کیوں کرتے ہیں +

اب تک آمدنی خالصہ بوندی کی تین لاکھ روپیہ سے زائد نہیں ہے اور ابھی کچھ عرصہ درکار ہے جب آمدنی خالصہ اور دیہات جاگیر داری پانچ لاکھ سے زائد پیدا ہوگی اور منجملہ علاقہ خالصہ کے انتی ہزار روپیہ سالانہ بابت اس علاقہ کے گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہے جو قبضہ سلید ہیامین تھا اور جو اسے برو سے عہد نامہ شائع چھوڑ دیا تھا باوجود قلت آمدنی کے را اور اجمہر حوم ہر صیفہ اپنی حکومت کو نہایت عمدہ ہمت پر رکھتا تھا اسکے پاس سات سو سوار ذاتی اور پٹیت کے تھے اور مع فوج قلعہ داری کے اسکے گولہ انداز اور (طنبی) بارہ انوائپ کے قریب دو ہزار سات سو پیادگان تنخواہ دار یہ جملہ قریب تین یا چار ہزار آدمی تھے اور بابت مصارف محلات اور اہلکاران ریاست اور تنخواہ فوج قلعہ داری علاقہ جات علیحدہ تھی جسکی آمدنی اسکے مصارف کو مکتفی تھی اب امنیت بلا انفصال مطلوب تھی یہ بوندی اپنی حالت درست سچ رجائے میں پیدا کر لیتی +

مقام رونا تاریخ ۱۹ - نومبر - تاریخ ۱۲ - ماہ اگست ہم واسطے کوٹہ کے روانہ ہوئے اور ہکو دریافت ہوا کہ فروع خرد قوم بارہ آسائش اور آرام نہیں رکھتی تھیں جو بوندی میں تھا مگر ان امور کا ذکر ہم مقام پر نہیں کریں گے صرف اسقدر بیان کرتے ہیں کہ تین ماہ گذشتہ نہایت تکلیف کی ہماری زندگی کی تھی تنازعہ باہمی اور وفات دوستان درشتہ داران اور زور و ہراس اور ہم حملہ نہایت ضعیف اور ناتوان بوجہ پٹ لوزہ و فکر و تکان سفر سے تھے +

یہ مقام رونا جسپر ہمارا مقام ہے اون امور تقویت دل کی یاد دلاتا ہے اسی مقام پر ہم نے قیام سچ فوج کشی شائع کے بیچ وسط آمدورفت افواج دوست و دشمن میں کیا تھا +

۱۰ واسطے بیان ان واقعات کے دیکھو باب یاد ہم تواریخ کوٹہ +

۱۱ اسی مقام سے ہم نے تیس نفر بندوچی اپنے ہمراہی سے بیعت دو سو نفری کارپرداز کے اور دو شتران کے واسطے منتشر کرنے ایک گروہ پندار کے جو ہماری فوج سے شکست کھا کر گئے تھے بھیجے تھے کہ ہمارے گروہ خود نے فوج لگی سے پیش قدمی کی اور جب وہ قریب دشمن کے پہنچے اونکو دریافت ہوا کہ سچاے پانچ سو نفری کے وہاں پندرہ سو نفری دشمن کی تھی مگر وہ کسی طرح بیدل نہیں ہوئے اور چونکہ لکلیک یہ اوپر جا پہنچے اور خون نے ساتھ گولے ایک مرتبہ قبل از طلوع آفتاب سر کیے اور ہر طرح اونکو زور و بغاوت لایا بعد ازاں ہر ایک دشمن غار مگروں کے گھوڑوں پر سوار ہو کر اور ایک ایک شتر پہاڑ سے ہمراہ لیکر وہ

چونکہ ہم اب نزدیک خاص رستہ ہرقتی کے تھے راج رانائے کہا کہ وہ ہکو وہ ترکیب دکھاتا جس طرح وہاں بڑا شکار ہوتا تھا وہ مقام تجویز ہوا جو ایک سلسلہ برابر اوس سلسلہ کوہ کے چلا جاتا تھا جو ہرقتی مالوہ سے علیحدہ کرتا ہے بوقت سہ پہر جو وقت مقرر ہوا تھا بھراہی اکثر افسران فوج نیچے نہیں چڑھیں گئے اور عرصہ میں واپس آئے اس روز انھوں نے ساٹھ میل راہ طے کی اور اپنی تعداد نفری سے قریب چار چند نفری تھیں قتل کی کوئی فصل ارباب تک اس قدر کاشت محتاجی دلا وہی کامع گروہ غارت گران کے وقوع میں نہیں آیا تھا جیسا اس موقع پر اولے ظہور میں آیا کیونکہ وقت صبح تاریکی فرو ہوئی اور انھوں نے دیکھا کہ کس قدر جزوی آدمی تھے جنھوں نے ادن کو رو لٹا کر کیا تھا کہ کالی سندھ میں چلے گئے تھے قریب چار سو نفری اونہیں کی پھرتی اور حملہ آور ہوئی مگر ہمارے سپاہی گھڑوں پر اترے اور جب وہ لوگ پستول کی مار پڑنے اور انھوں نے ایک مرتبہ بناوٹی سرکین جو کافی برہمی برداروں کے اٹھا دینے کو تھی اس موقع پر جو شور وغل ہوا اوس سے اونکی دوستی معلوم ہوئی اور جب دیر سے سے باہر انکو مبارکباد دینے نکلے تو دیکھا کہ فوج کا پردار تھی اور درختوں پر تاشہ بین بیٹھی تھی کہ ایسے جزوی گروہ قیاب کی داخلت دیکھیں جو مال لٹا لٹا ہوا لائے تھے مال لٹا فروخت ہو کر زرقمیت اور سکا ہر ایک سپاہی پر منقسم ہوا اور اس قدر تھا کہ فی نفر کو چھ یا آٹھ چھینے کی خواہ برابر لگے ہی صرف انعام نہیں ملا بلکہ لارڈ ہسٹنگ بہادر نے جلد افسران غیر منقسم کو اور چند نفری سپاہ کی ترقی کی اور سب کی تنخواہ زیادہ کر دی ۔

اس قسم کا نتیجہ عجیب و غریب تھا وہ لوگ ملک کے جواب تک مثل پٹارا کے اپنے شیرازہ کو لوٹنے کا ارادہ کرتے تھے جلد اس پٹارا جو چھوٹ گیا تھا اور انکو ملا لیکر قیام گاہ کا پردار پر لائے اور چونکہ کار پردار کیسی مال لٹا اپنے خزانے میں جمع نہیں کرتا تھا لہذا اوسنے وہ جملہ اسباب ہمارے نیچے پر بھیجا کہ جو مناسب ہو اور سطح وہ صرف میں آوے گرنے بھی جو یہ خیال کیا کہ ہمارا اشتقاق اوس پر نہیں ہوتا ہے تجویز کی کہ ایک پل اوس روپیہ سے بنام لارڈ ہسٹنگ صاحب تیار کیا جاوے اوسین ہر ملک کا اسباب تھا اکثر کشتہ وغیرہ نذر تھے اور سکے ہر ایک عہد کا (جنسے سلسلہ بادشاہان مغلیہ کا معلوم ہو سکتا تھا) اور پانچ یا چھ ہزار روپے ہر قسم کی تھی کار پردار نے جاری تجویز پسند کی ایک پل پندرہ محراب کا اور دریائے بجانب مشرق کو تہ جہاں ہوا ایک ہزار فیٹ عرض تھا بنایا گیا اور گو اس قدر خوبصورت نہیں ہے جس قدر مضبوط اور کارآمد ہے مگر وہ یادگار اوس سپاہی شجاع اور صاحب تدبیر افسر کا رہے گا جس نے ہندوستان کو نپارا کی دست برد سے آزاد کیا تھا اب وہ تعریف انسانی سے محبتا لیتا ہے وہ زندہ نہیں ہے مگر مصنف کتاب لٹا کو نڈا اپنے اوپر اس بات کا ہے کہ اوسنے یہ امر تجویز کیا اور اسکا نقشہ بنایا اور اسکی نگرانی تا اختتام عمل میں لایا جس سے نیکنامی اوسنے حاصل کی ۔

ایک ہمارا قدیم دوست میجر راپس تھا) ہم شکار گاہ کو روانہ ہوئے یہ نصف راہ بلندی پر تعمیر تھی آدھی مچھت پٹی ہوئی تھی اور دیوار بنی تھی جس پر شکاری اپنی بندوق رکھ دیتے تھے بیان ہم کچھ دیر منتظر رہے کبھی کبھی ہرن نظر پڑتے تھے آخر کار آواز شکاریاں ہمارے گوش تک پہنچی اور وہ رفتہ رفتہ تبدیل بشور و غل ہوئی اور فقارے بجتے تھے اور سب طرح کی آواز مختلف آنے لگی کئی قسم کے ہرن کو دتے ہوئے وحشت زدہ آئے اور چلے گئے اور اونکے بعد نیل گائے اور بارہنگا برنگ سرخ اور داغدار چند صحرائی فوک بھی گزر گئے آخر کار جب شکاری نزدیک پہنچے تو ایک گروہ حیوانات کا جنہیں چند سیاہ روئے چرغ نظر آئے اور یہ کھڑے ہو گئے جب اونھوں نے دیکھا کہ اونکے دونوں طرف کاش تیز ہے اس گروہ میں مگر کوئی بشر تھا جس سے ہلکویک گونہ ناامیدی ہوئی مگر عجیب و غریب ہلک صحرائی چند آدمیوں نے دیکھا اور بازار قتل گرم ہوا اور سکا نتیجہ اول ہلکوم معلوم ہوا مگر بعد ازاں ہم نے اپنے خیمے پر آکر دیکھا کہ چہ شتر بار ہرن ہر قسم کے رکھے ہیں ہمارے دوست میجر راپس نے اس ترکیب کی جو شکاریوں کے مانند تھی اور جو واسطے مالکان صحرائے عمل میں لاتے تھے تعریف نہیں کی اور گوشت بہتر انکس شخص کیواسطے ایک مرتبہ کرنے کے تھا مگر بعض خیال کرتے ہیں کہ شکار فوک برچھے سے خوب ہوتا ہے بہر حال یہ ایک خوش تماشا تھا وحشت حیوانات کی اور اونکی ناموافقیت بچ اجماع میجوری کے اور شور و غل اور آواز باجہ چار پالں آئیتی جنھوں نے ہمراہ معمولی گروہ شکاریاں کے ہو کر ایک ایک زنجیرہ بلندی کوہ سے گھاٹی میں ہو کر دوسرے کو مقابل کی بلندی تک بنا دیا تھا اوس سے وہ اثر ولین پیدا ہوا جب کار پر داز خود وہ شور و غل سکر جوہ خود آپ دیکھ نہیں سکتا تھا کہ باتسانی اوسکا دفع ہونا مشکل تھا یہ شکار ایک قسم کی جنگ خود ہے اور وہ بالکل خالی اندیشے ہی بھی نہیں ہے خصوصاً بکائیوں کو مگر جنھے کوئی واقعہ نہیں سنا ہے بوٹی دار پارچہ نیل گائے کا کھایا وہ مثل موٹے گوشت گاؤں کے تھا +

یہ بیان ہے کہ کسی نہ کسی طرح شکار میں ریاست کا دولاکھ روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے کار پر داز کے ملازم سرکاری و دومی حسب تفصیل ہیں پچیس نفر خیار دو سو ہنگائیوالے پانچ سو نفری بروقت متوجہ فرست رکھی جاتی ہے مگر اصل مصارف و دعوت میں ہوتا ہے جو بعد شکار ہوتی ہے ہزاروں آدمی آکر کھاتے ہیں اور انعام اون لوگوں کو دیا جاتا ہے جنھے کار پر داز خوش ہوتا ہے یہ ایک طریق

اور سنے اختیار کیا تھا جس سے قوم ہارا اوس سے راضی رہتی تھی وہ اس امر میں فتیاب بھی تھا مگر تعجب یہ ہے کہ گویا موقع دستیاب ہوتا تھا مگر کوئی ایسے شخص سے فراغت حاصل نہیں کرتا تھا جسے اس قدر عرصہ تک اونپر زیادتی اور ظلم کیا تھا *

اب ہم فکر کارپردار کا ملتوی رکھتے ہیں ہمارا ارادہ ہے کہ اس عرصہ میں جب تک ہمارا وہیوار سے واپس آویں ہم دورہ مالوہ بالا میں کریں جہاں ہم چمبل کا گزناج چنگل تھراکم پھل کے دیکھیں گے *

باب یازدہم

گذر مکندرا - تماشا بالا سے گھاٹ سے بیچ پھل کے - نشانات جو بنجارہ لوگ لگاتے تھے - مکانات اہمیت جوگی - اونکی صورت متوحش - مصنف کا چلہ ہونا - سردار مقام - اوسکا بیان اصل بزرگ سینہ ویاس سے - مندر کلان برولی - خیالات نسبت اوسکے تعمیر کنندہ کے - مقام برولی * ہم قبل از طلوع آفتاب روانہ ہو کر بیچ گھاٹی مشہور مکندرا کے گذرے اور ایک نظر اوپر راستہ میدان مالوہ کے والی اس گھاٹی کے ہم بلدی بجانب دست راست پھرے اور دامن میں اس سلسلہ کوہ کے گذرے جو ہروٹی کو مالوہ سے علیحدہ کرتا ہے یہ ایک میدان واضح ہے اور کوہ طرح دونوں جانب سے آئے ہیں کبچ میں ایک گوشے کے طور پر بنجاتا ہے اور یہ گوشہ وہاں ختم ہوتا جہاں راستہ اوپر کوہستان پھل کے جاتا ہے *

آفتاب اوسوقت طلوع ہوا جب ہم بلندی کوہ کو طے کر چکے تھے لہذا ہم نے ایک گھنٹہ اوس برج قیام کیا جو واسطے حفاظت قبر ہائے کوہ کے بنا ہے اور پھل گھاٹی پر نظر کی نگاہ دونوں جانب قدرتی دیوار سحر کرتی تھی جسکی چوٹیں اکثر مواضع آباد تھے اور نگاہ وہاں تک جاتی تھی جہاں تک حد نگاہ بنجاب مشرق تھی سہنے اس سطح زمین بالا سے کوہ پر گذر کیا جو چڑھائی پر تھی اور جہیں جنگل بہت تھا اور جب ہم شروع نشیب پر پہونچے تو آفتاب نے اوس سد نگاہ کو دور کیا جہیں سے ہم نے ابھی گذر کیا تھا اور شعاع آفتاب جھپٹوٹے گذری تو اوسنے قلعہ ہنسیس در کو روشن کیا اور قلعہ جدیدہ دنگر مو اوس تاریکی میں مثل سفید بقمہ کے نظر آتا تھا جو اوسوقت تک ہمارے میں موجود تھی *

لے دراصل وہ تھا جسکے معنی سدرہ یا گذر گاہ یا راستہ یا دروازہ ہے اور مکند نام کرشن کا ہے مکندرا اور دواکانا تھے

ایک ہی معنی رکھتے ہیں یعنی راستہ یا دروازہ کرشن کا *

ہم ایک قدرتی راستہ سے اترے پہاڑ یہاں بالکل صاف تھا نہ کچھ مٹی تھی اور نہ سبزی چھوٹے ستون یا سختی سنگ بلا کندہ جو ایک انبار سنگ کے بیچ میں رکھی جاتی تھی علامات قتل گاہ اور سوت کی تھی جب راجہ ہیل اپنا محصول مسافروں سے اپنے علاقے میں لیتا تھا مگر وہ نشان بنجاروں نے واسطے راہنمائی اپنے ٹانڈا کے مقرر کر رکھے تھے کیونکہ اوس جنگل میں راستہ تھا جو ہم زیادہ نشیب میں گئے اور ہمارے چاروں طرف جنگل اور پہاڑ ہو گیا بروج بہنیر و ہاری نظر سے غائب ہو گئے اور جب ہم نیچے کھاٹی کے پہونچے اول جسر ہاری نگاہ پڑی وہ ایک مکان فقیرانہ تھا جسکو رئیس بہنیر ورنے بنوایا تھا اوسکو جہلکا کہتے ہیں ہمارا گذر اس تنہا مکان کے قریب ہوا جسکی چھت پر ایک گروہ فقرا آگ کے گرد شعاع آفتاب میں گرم ہوئے کو بیٹھے تھے اونکی صحرائی صورت موافق دیگر اشیاء گروہ و نواح کے تھی اونکے جے ہوئے بال اور داڑھی یعنی ریش و بروت نے کبھی نہ بے شانہ نہیں دکھایا تھا اونکے تمام جسم پر بھبھوت لگی تھی اور جو ایک پارچہ اونکی کمر کے گرد بندھا ہوا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسے ایک گروہ کے متعلق ہیں جنکو انسانیت کا کچھ خیال ہے اونکی عمر بیچ پیشہ پرستش خیر بوج گذرتی تھی اور اونکی بسر چند قطعات زمین کی پیداوار سے ہوتی تھی جو رئیس بہنیر ورنے اس مقام پرستش کے مصارف کے واسطے عطا کی تھی اور یا اوس سے جو اونکے مربی یا شہر والے اور مسافر اونکو دیتے تھے رئیس اس مقام کا جو کچھ ایک زندہ دل تھا مگر صورت اوسکی بھی مثل اونکے صحرائی تھی اور جسکی عمر قریب ساٹھ برس کے ہوگی ہمارے پاس دعا دینے آیا اور حکم چاہا مگر اوسنے اول مجھکو اپنا چیلانا یا اور بھبھوت کا ٹیکا میری پیشانی پر لگایا یہ بھبھوت اوسنے ایک ڈھاک کی توپکو دونے میں سے نکالی تھی اور ہم نے اس امر کو بسنجیدگی منظور کیا یعنی ٹیکا لگانے دیا یہ مسن آدمی معلوم ہوا کہ ایک کتاب روان قصص گذشتہ کی ہے اور اوسکی گفتگو نہایت طول طویل ہو گئی جس طبعیت کو وقت ہونو لگی مداخلت اور قطعہ کلام اوسکا بیکار تھا وہ رئیس بھی کتا جاتا تھا اور بغرض اسکے کہ تواریخ حکومت انایا سلف پر گفتگو پہونچے ہم نے مجبوری شروع گفتگو ابتداء پیدایش دنیا سے کی اور دیوتاؤں کا حال بیان کر کے جنگ ہارے سر اور سور اور دیوتا اور دیت جو پورانوں میں ہیں مذکور کیے اور انھوں سیتاجی کا جب اوسکا لڑکا جاتا رہا تھا اوسکا لیجانا راون کا اور جملہ حال جنگما سے متکاثرہ جو اوسکے دوبارہ لینے کے واسطے وقوع میں آئی تھیں بیان ہوئیں جب آخر کار نسب نامہ خاندان شروع ہوا

مگر اس عجیب شخص نے جملہ حالات اور مختلف موثران اور بنایان بنا سے خاندانہاے دت وراے
و کو ملوت و اہریا و سیو دیا زبانی بیان کر دیا اس سیو دیا پر آکر وہ خاموش ہو گیا اور ایک قصہ ہنر
بیان کیا جس سے وجہ تسمیہ اس گروہ کے نام کی معلوم ہو ہم او سکودیل میں تحریر کرتے ہیں جو ایک
نمونہ واقفیت حالات تواریخی اس گوشہ نشین کا ہے *

اس جنگل میں ایک قدیم رانا سے چور نے ایک گوٹ یعنی دعوت شکار کی اور جو شکاراؤ نے کیا تھا
وہ دعوتیوں کو کھلایا چونکہ خود نہایت گرسنہ تھا او نے شتاب زدگی سے ایک پارچہ گوشت نکل لیا
اوس گوشت میں ایک قسم کی گس لپٹی تھی وہ بھی حلق میں چلی گئی اور اوسکے سینے میں جا کر نہایت
تکلیف دینے لگی طبیب طلب ہوا اوس دانا بید نے خفیہ حکم دیا کہ کسی گاؤ کا ایک کان کا ٹکڑا کاٹا
اوس سے صرف رانا کی جانب ہی ہوگی جب یہ حرام پارچہ آیا بید مذکور نے اوسکو ایک باریک پارچہ بنفید
لپیٹ کر اور ایک ڈورا اوس میں باندھ کر رانا کو دیا کہ اوسکو حلق سے نیچے اوتارے جب وہ سینے میں
پہنچا تو گس مذکور اوس پر آکر جم گئی اور اوسکے ساتھ بذریعہ ڈور کے باہر کھینچ آئی بید کو بہت کچھ انعام
مگر رانا کو نہایت تعجب اس معاملے سے ہوا تھا اور او نے اسے اصرار کیا کہ علاج اور ادویہ بیان کرے
جب اوسکو معلوم ہوا کہ ایک پارچہ گوشت حرام اوسکے لب میں یعنی وہ میں گیا تھا او نے غم کیا
کہ ایسا سخت پاداش اوسکا کرنا چاہیے جیسا گناہ عظیم ہے اور حکم دیا کہ سیدہ گرم کر کے پلایا جائے
مطابق اس حکم کے ایک طرف آتش پر رکھا گیا اور اوس میں آوہ سیرسیہ گھلایا گیا گاؤ اوسکو کہا گیا کہ
اوسکا گناہ نا وائستہ ہوا ہے اور معاف ہو جائے گا مگر او نے نہ مانا اور کشادہ دلی سے وہ سیدہ
حلق سے نیچے اوتار دیا مگر خیال کرنے کا مقام ہے کہ سیدہ مذکور مثل آب سرد اوسکی حلق سے
اوتار گیا اوس روز سے نام اس خورقے کا اہریا سے سیو دیا ہو گیا وہ مسن جوگی اس قصے کو اوس
یقین کے ساتھ معتبر تصور کرتا تھا بطور وہ اپنی موجودگی پر اعتبار رکھتا تھا مہنے بھی اوسکو حکم دیا کہ
ایسے ایسے بیانات کرتا جاوے جب تک ایک ایک مندر برولی کا پتہ نہیں سے جو اوسکو گھیری ہوئی تھے
منو وار ہوا انقلاب عظیم نظر آیا کچھ عرصہ سے ہارباڈستہ اوپر کنارہ ایک ندی خرد کے چلا جاتا تھا جسے
ایک تہ پھار میں بنالی تھی اور اوس پر ہم چلتے تھے اور وہی ندی گویا ہماری راہنما اس مندر کی تھی جب ہم
نزدیک اس مکان متبرک کے آئے اب بھی اوسی ندی پر چلتے تھے ہم ایک سطح سطح پر پہنچے جس پر

درختا سے کلاں کو روا برا نہ کے تھے اونپر کبھی آ رہ یا تبر نہین لگا تھا ہم فوراً گھوڑے سے اترے
 اور زینے پر چڑھ کر مندر کے صحن تک پہنچے اور سبکی عجیب اور رنگارنگ کی کاریگری کا بیان غیر ممکن ہے
 بان البتہ قلم نقاش کچھ کام کر سکتا ہے مگر اس میں بھی محنت اور مشقت بہت ہوگی فن تعمیر معلوم ہوتا
 کہ یہاں ختم ہو گیا اور کھوشاید یہ اول مرتبہ ہے کہ ہمارے دلیں یقین خوبصورتی تعمیرات ہند منقش ہوا
 ستون اور چہت اور باہر کی پوشش جس میں ہر ایک پتھر مثل ایک مندر رخرو کے تھا اور ایک اوپر
 دوسرے کے رکھا ہوا تھا اور آخر میں ایک کلس اوپر بنا تھا جس پر ہماری توجہ مائل ہوئی جو کندہ ہر ایک
 ستون پر تھا اور اسکے بیان کرنے کو ایک دفتر چاہیے اور سب مندر باوجود قدامت کے عمدہ حفاظت میں
 رہا ہے یہ باعث دو وجہ کے ہے ایک تو وہ کوہ متقلہ سے جو نہایت مضبوط سنگ ہے کندہ کیا گیا
 (اوس میں کندہ کرنا بھی نہایت دشوار ہے) اور دوسری نظر اسکے کہ اہل اسلام کو ایک وجہ اپنی
 قاعدہ بت شکنی سے اصراف کرنے کی ملی اونھوں نے کل مندر کو سنگ مرمر یا سیاہ پونڈیکر
 بنایا کہ جان نہایت صدمہ موسم کا ہو نہایت تھا وہاں البتہ وہ کہنے ہو گیا تھا مگر وہاں بھی کنارے
 اسکے ایسے صاف اور تیز ہو گئے تھو گویا کل کے روز وہ تیار ہوئے تھے ۛ

مندریکلاں مقام بروہی شیوکا تھا جسکی علامات ہر جگہ نمودار ہیں وہ ایک رقبہ قریب دوسو چھاس گز
 مربع میں تعمیر ہے اسکے گرد ایک دیوار سنگین ناتراشیدہ اور بلا مصالحہ کی بنی تھی اس دیوار کی باہر
 درختا سے کلاں ہیں اور اکثر مندر رخرو اور چشمہ متبرک ہیں اول جو چیز اس رقبے میں پہنچ کر نظر پڑی
 ایک منیار تھا جو زمین پر سے تعمیر کیا گیا تھا اور اسکے گرد ایک مارکلاں کندہ تھا اور اسکے سر پر
 ایک پردہ کندہ تھا دروازہ جواب ویران ہو گیا ہے نہایت عجیب ہوگا جو جو بیچ اب باقی اندر
 پڑی ہے نہایت دلچسپ ہے متجلہ انکے ایک چیز سالم تھی اس سے خوبصورتی اور ذوق فن
 ظاہر تھا اصل مورت اوس میں نشو کی ہے اور انکی شکلی یعنی پارتی جی کی مع انکے ہر اہویں کے
 شیوکی مورت ایک کنول کے پھول پر کھڑی ہے اور مار بطور ہار کے گرد اسکے گلو کے پڑے ہیں
 اسکے دست راست میں ڈورو ہو ہے اور چونکہ یہ دیوتا جنگ کا ہے لہذا اسکی آواز سو وہ جنگ آواز کے
 دل بڑھاتا ہے اسکے دست چپ میں کھڑ ہے یعنی کھوپڑی آدمی کی اس میں وہ خون مشتولان
 نوش کرتا ہوتا ہے وہاں تہ اسکے شکستہ ہو گئے ہیں اس سے پیدا ہے کہ اہل اسلام بھی جلسے یہ فعل

منسوب کیا گیا ہے اس فن کا لحاظ رکھتے تھے ہاچل کی دختر اپنے سوامی کے دست چپ کیٹ
ایک کچھوے پر کھڑی ہیں بال سر کے حلقہ در حلقہ بنے ہوئے اور گوشوارہ سید کے زیب گوش
تھے ہر ایک عضو اور کا ایسا صاف اور مناسبت کے ساتھ بنا تھا جو خاص فن منہ کا تھا اور وہ
طریق فنون جدید میں نہیں ہے دونوں کے جسم پر زیور اور آراستگی پھولوں سے بنی ہے کوئی قسم
پارچہ کا نہیں بنا ہے مستحکم اور مردانہ صورت بابا آدم کی (یہ سمجھنے ایک راجپوت سے شاکہ وہ چھوٹا
کوکتا تھا) مختلف نازک اور زنانہ ہیئت اور اسکی شکستہ سے تھا ہار اور کنول کے پھول باہم پیچیدہ
بخوش اسلوبی اور انکے سر پر تھے اور اس مندر کے خانہ بکثرت بنے ہوئے ہیں اور انہیں قضاویہ
رکھی ہوئی ہیں نہایت عمدہ اور انہیں ایک صورت گراس کی ہے یعنی تصویر شیر کی جسکے سر پر شلخ
بنی ہوئی ہے اور ہر ایک خانہ کبچہ میں حد حاصل پھول کے ہار بنے ہیں نہایت تراکت اور
خوش اسلوبی سے اور کو ترتیب اور ترکیب دیا ہے یہ جانور ایسا عمدہ بنا ہے کہ لائق فن ملک پور کی
منجملہ دیگر تصاویر کے اکثر سر شکستہ ہیں ایک تصویر ایک غرت گرین کی ہے جو تار بجا رہا ہے اور اس کے
اوپر کے خانے میں دو ہرن اس صورت سے بنے ہیں کہ گویا وہ کھڑے تار بننے ہیں کپتان و احدا
ایک تصویر کے کھینچے میں مصروف ہیں اور انکی راسے اتفاق ہماری راسے کے ساتھ بیچ اس امر کے
کہتی ہے کہ یہ ایک نمونہ لاثانی فن تعمیر کا ہے اور انکے کچھ ٹکڑے بھی پڑے ہیں خصوصاً سر اکشر
تصاویر کے ہیں اور وہ اگر ولایت کے کنووا پر رکھا جاوے تو کچھ بد صورت نہ معلوم ہو یہ جملہ
تصاویر اور بھری ہوئی ہیں جتنے کہ تختی سے بالکل جدا معلوم ہوتی ہیں اس ٹکڑے پر جو اڑ فیٹ
تین فیٹ تھا اصل تصاویر قریب تین فیٹ کے تھیں *

وہ سبلی حصہ اسکا قریب تمام و کمال کے ہے یعنی پورا ہے اور قریب بارہ فیٹ سے تین فیٹ کا ہر
یعنے بارہ طول میں اور تین عرض میں اور سب بھی تصاویر اسی قسم کی ہیں اور اکثر انہیں کی سبکت لوگوں کی
میں جنکے پاس انکے آگے نوازندگی بھی بنے ہوئے ہیں گویا وہ تعریف اور توصیف شیوا اور پاربتی کی
گاتے ہیں نزدیک اندھوڑ واڑہ کے ایک مندر خروچر بھوج کا ہے اسکو بھی اہل اسلام نے ناقص کر دیا
دو ہاتھ شکستہ کر دیے ہیں ہیل اسکو دیہی بتاتے ہیں اور نہایت اندیشہ دلین رکھتے ہیں اسوجہ اسکی
پیشانی پر بہت سیندور ملا ہوا ہے *



مقام پردلی حصہ کا رشتہ گاہ - ج ۲ - ۸۵۲

بجانب چپ اصل مندر سے گذر کر ایک اور مندر قریب قیس فیٹ بلند ہے وہ مندر راست مٹا یعنی سٹ ہو چکی
دیہی کا ہوا اہل اسلام متعصب نے اسکے جملہ ماتہ شکستہ کر ڈالے ہیں اور سر بھی جدا کر دیا ہے وہ ایک میت
مہا سوز نامی کو دیا ہے ہوئے کھڑی ہے اور اسکا سر کچھ فلے پر رقبے میں پڑا ہے اور شیر سواری
دیہی جی اب تک اسکو پکڑے ہوئے کھڑا ہے جو گنی اور اپسراجکا ذکر راجپوت کی اشعار جنگ میں ہوتا
بھی ہوئی ہیں *

بجانب راست مندر تر موڑتی کا ہے سچ میں چہرہ برہا کا ہے مگر خراب اور شکستہ کیا ہوا ہے اور چہرہ نشین کا
بھی اسی حالت میں ہے جو محافظ دنیا ہے مگر چہرہ شیو کا جو ناس کر نیا لا ہے صحیح اور سالم ہے تاج جو
اس تر موڑتی کے سر پر ہے صحیح اور سالم ہے اور نہایت عمدہ بنا ہوا ہے فن حکاک اس سے زیادہ
نہیں ہو سکتا اگر وہ مار باے سیاہ پیشانی شیو پر مثل زلف زیب دے رہے ہیں یہ سب ایک گرہ میں
بندھے ہوئے ہیں اور اسکی سچ میں سر ایک مردے کا بطور زیور لگا ہوا ہے تاج پر نہایت عمدہ اور کثر
اقسام کی کاریگری کی ہوئی ہے ایک میں دو گھوڑے شانہ بشانہ چپان اور پھر علیحدہ ہو کر ایک مردے
سر کے ساتھ دونوں شامل ہو گئے ہیں ایک بازوے شکستہ ایک گدیئے جانور مردہ خوار کی جانب نشان
دیتا ہے جو جانور اسکو کھانے آتا ہے اور مار باے سیاہ نالہ کرنے والے کی گردن اور ہاتھ میں
لپٹے ہوئے ہیں اور دمان ہا دیونیم واسے اوسمیں ایک دانت اور زبان نظر آتی ہے اور زبان
اس طرح پیچ کھاتے ہوتی ہے کہ اسکو دیکھ کر خون معلوم ہوتا ہے القصد یہ سب عمارت عظیم ہے
اور موڑتین اوسمیں ساڑھے چھ چھ فیٹ بلند ہیں تصویر بہت اور بھری ہوئی ہیں یہ سب اس لائی
ہے کہ اونسے خاکا لیا جاوے *

اب ہم اصل مندر کے قریب پہنچے یہ مندر اٹھاون فیٹ بلند ہے اور قدیم طریق کا بنا ہوا ہے
جیسے قدیم مندر شیو کے ہوتے ہیں گنبد یعنی مٹھ جہین دیوتا کی مورت ہے اور جسکے اوپر سکھ
لگا ہوا ہے مربع اکیس فیٹ ہے مگر منڈپ اور جملہ تعمیر اسکی چوالیس سے اکیس فیٹ ہے ایک نقشہ
اسکا تیار کردہ مسے گھاسی کاریگر کا (یہ شخص بھام اور سے پور روزانہ محنت مشغل خیاط اور نجار اور دیگر
اہل حرفہ کے کرتا ہے) خوب آگئی اسکی ٹہیت کی دیکھا گیا اسکی خوبصورتی اور خوش اسلوبی اسکی

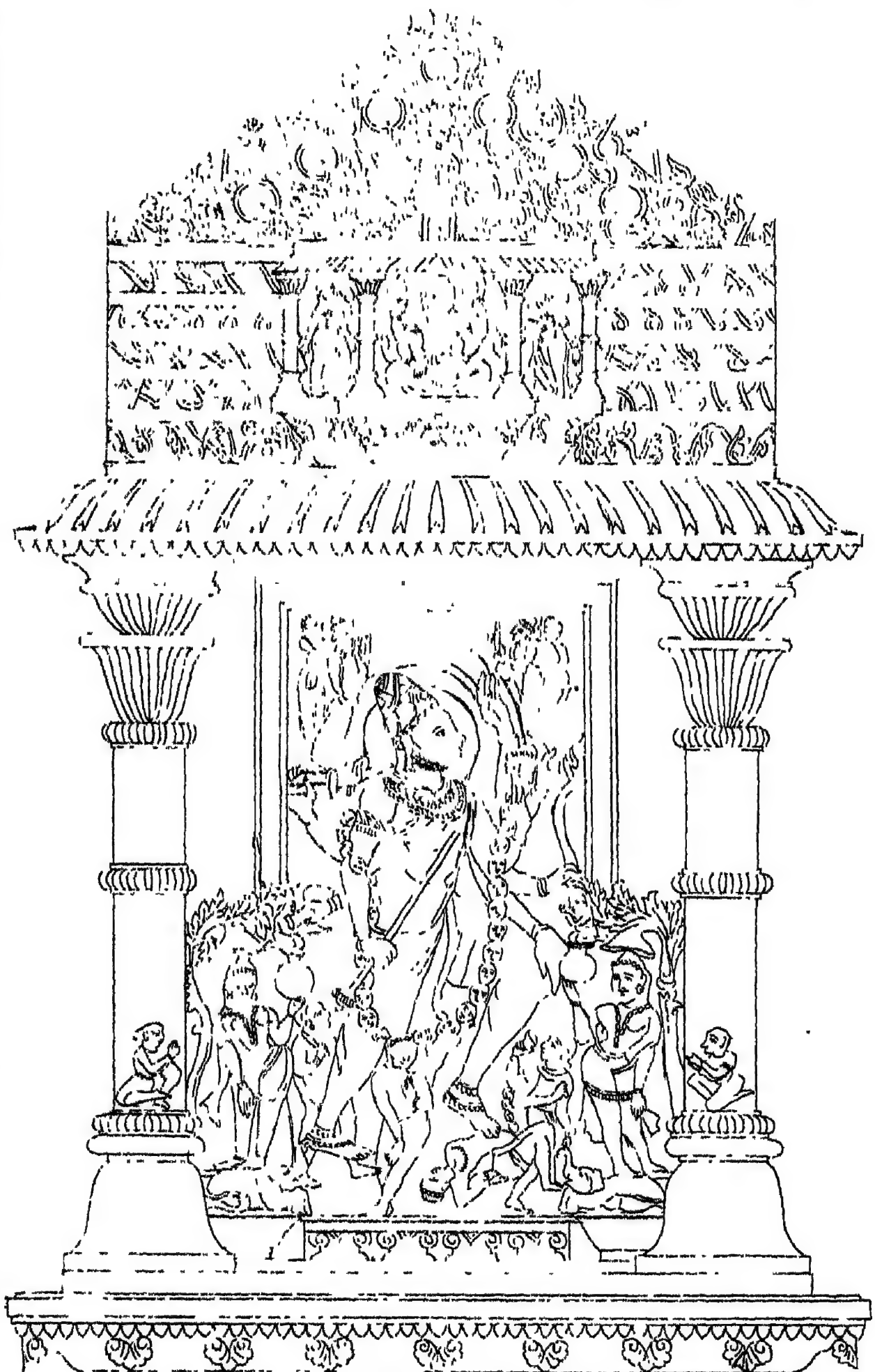
لے تر موڑتی کی صورت ایسی تھی کہ ایک سو میں تین چہرے برہا بشن اور شیو کے تھے *

پیدائش کی سارے منڈپ کے اوپر اور اندر موڑتیں دیوتاؤں کی بنی ہوئی ہیں علامات مہادیو جی کی جو دینے والا اور لینے والا جان کا ہے باہر کی جانب ایک طاق میں بطرف جنوب یہ دیوتا مسلحہ بمقابلہ دیتوں کے بنا ہوا ہے موند مالا اسکے گلے میں تاہر انوکھائی ہے اور سات ہاتھوں میں اسلحہ اور حربہ ہیں اسکے سر پر کلاہ گاودم سانپوں کی بنی ہوئی ہے اور گرد کلاہ مذکور کے بطور حاشیہ کو پہنا لگی ہوئی ہیں اور ایک کھپر ہاتھ میں ہے اور دیت مردہ گرد پڑے ہیں بجانب بہت ایک جو گنی خون پی رہی ہے پیالہ اسکے لب کے برابر لگا ہوا ہے مگر اسکے بشرے سے تشنگی پیدا ہے اور نیچے بجانب چپ ایک عورت کا چہرہ بنا ہوا ہے اسکو مرگ لینے کا لگتے ہیں صرف پوست اور آٹھوان اور ایک کھری اسکے ہاتھ میں ہے اور سین سجائے شام کے ایک کھوپری لگی ہوئی ہے اس سے اسکی صفت مرگ کی پیدا ہے +

بجانب مغرب مہادیو کی دوسری صورت بنی ہوئی ہے نہایت خوبصورت اور نازک اسکی چہرہ رحم پیدا گویا یہ تصویر اسوقت کی ہے جب وہ مسماۃ میرا کو جو پہاڑ کی دیہی تھی شادی کے واسطے ترغیب دینے گئی تھی اذکا تاج نہایت تانہہ جواہرات کا بنا ہوا ہے اور اذکا بارسانپوں کا جواہر کے گلے میں لٹکا ہوا ہے اور سین دوسرے میں ناگ کے گلے ہوئے ہیں اور ناندی سوار کا آواز ڈمرو کی بعد شوق سن رہا ہے صرف کھپر اور گرگ اور تلواریں جو ہمیشہ اسکے پاس رہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوتا غونی ہیں +

بجانب شمال ایک صورت ہے جو کال اور اسکے ہمراہی کی ہے دیہاتی اسکو سمجھتی مانتا کہتے ہیں ضعیف اور برہنہ اسکا بار بھی مثل اسکے مالک کے کھوپڑیوں کا تھا نزدیک اسکے دو آدمی بنے ہوئے ہیں انکی حالت ترس کی ہے یہ دونوں تضادیر ایسی اچھی بنی ہیں کہ انکو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کچھ بیان انکا میں کرتا ہوں اور یہ صحیح ہے وہاں انکے نیم وا اور کچھ کھائے ہوئے اور گواں لٹکے انکی بوجھ مرگ بند ہیں مگر چہرے سے تکلیف پیدا ہے اور ایک جانور گوشت خور انکے جسم مردہ کے نزدیک آتا ہی اور ایک صورت قوی ہیکل اور تندرست برعکس اسکے اسکے قدموں کے نیچے پڑی ہے +

لے کسی اور جگہ کہنے یہ علامت کال کے ہاتھ میں نہیں دیکھی ہے یہ بجائے دھانتی کے ہے جو ہلوگ اسکے ہاتھ میں بناتے ہیں اور یہ امر ہندوستان میں کسیکو معلوم نہیں ہے +



مقام بروہی رند رنگ تراشیدہ کے بیرونی گوشہ کی تصویر - ۱۵۵ ج ۲

یہ ایک بیان ضعیف اور طاقتور کا ہے جو باہر کی جانب مندر کے بنے ہوئے ہیں جہاں
مینا سادہ اور مستحکم اوپر کو جاتے ہیں بنڈا اسکے کہ یہ بیان زیادہ تر روشن ہو ہم جزوی بیان بقاعد
تعمیر ذیل میں درج کرتے ہیں اول اس مندر کا جس میں مورت دیوتا کی ہے بعد ازان منڈپ کا
جسکو بروناں کہتے ہیں سومی مقام گرد مندر جسکو سبھا مندر کہتے ہیں ہم شروع سبھا مندر سے
کرتے ہیں گو وہ باہر خطیہ بیان سے ہے۔

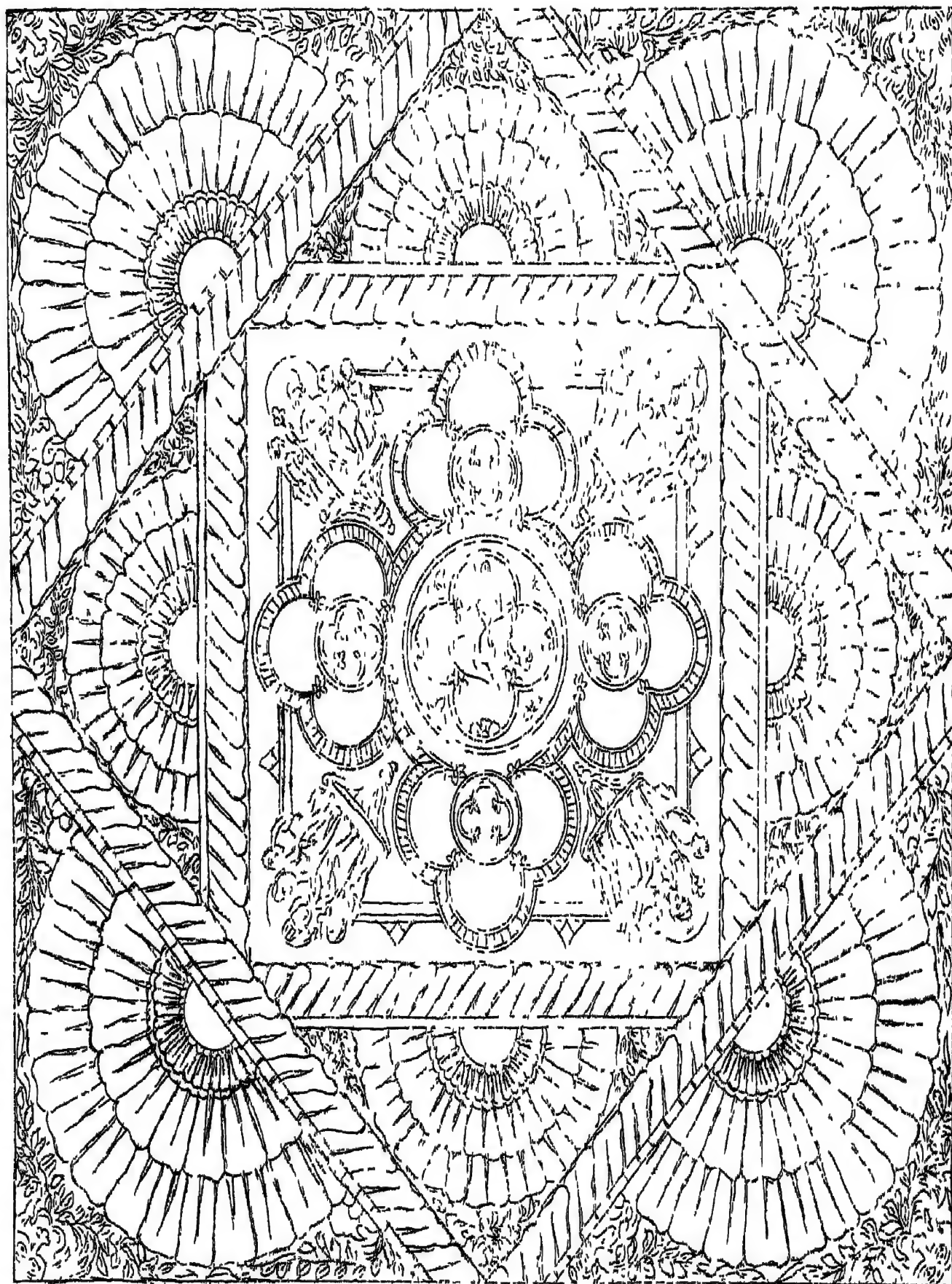
مثلاً جہاں رونا بال شیو کے اوکسانج بجانب مشرق ہے اور سبھا مندر کئی فیٹ آگے منڈپ تک ہے
اسکے سامنے کے رخ چار بڑے ستون ہیں انکا نقشہ سمجھ گما سہی نے نہایت نا درست دیا ہے
ستون چوکور دونوں جانب دروازہ منڈپ کے بنے ہوئے ہیں اوپر محراب مندر کی قائم ہوتی ہے
اور درمیان ان ستونوں کے اور سامنے کے ستونوں کے ایک ستون بنا ہوا ہے یہ ستون قریب
اٹھارہ فیٹ بلند ہیں اسکا حال بخوبی نقشے سے دریافت ہوگا (دیکھو نقشہ) اندازہ سب کا
مناسب ہے اور گوموٹاپن اوکنا اوپر اور نیچے موافق اس انداز کے نہیں ہے جو یونان میں
مقرر ہے مگر خوش اسلوبی اور مناسبت باہمی کی کمی نہیں ہے بلکہ نہایت شان انفس پیدا ہے
درمیان ان ستونوں کے قضاویر مرد اور عورت بکثرت کندہ ہیں اونہیں وہ شیر شاخدار جس کو
گراس کہتے ہیں گویا حد فاصل بنا ہوا ہے محراب اندرونی جو قدیم مندر و نہیں ہمیشہ ہوتی ہے ایسی
جیسے دو دائرے متفرق قطر سے پیدا ہو کر باہم ملتے ہیں اس قسم کی محراب گاتھک اور سیرینکالیکر
نبا کرتے ہیں مگر یہ طریق اصلی قدیم مندروں میں ہوتا ہے اسکی چوٹی پر صورت گراس کی بنی ہے
اوسکے باہر کی جانب اجتماع مورتوں کا ہے جنکے ہاتھ میں خیرین اور اسطرح بنی ہیں کہ وہ اوپر کھینچ
جا کر یا ہم پوست ہو گئی ہیں اور اس شکل سے کہ گویا وہ اس گراس کو مارا چاہتی ہیں چھت منڈپ کی
جو نقشے میں مندر سے بالکل جدا نہیں کھینچی ہوئی ہے قابل بیان کے نہیں ہے اوسکے مختلف اجزا
بخوبی پیمائش کرنے چاہیں تاکہ اوکنا بیان کچھ کیا جاوے جملہ زیور تزیین جو بنتی ہیں اونہیں ایسی مناسبت
ہم دیکھ رہے کہ ہم نے کہیں ایسی نہیں دیکھی ہے نیز مورت ہاتھی کی جو بنی ہے ایسی مناسبت اعضا کی
ہی ہے اور ایسی اچھی کندہ کی ہوئی ہے کہ اس سے بہتر کہیں نظر نہیں آتی۔

چھت دونوں سبھا مندر اور منڈپ کی نہایت خوبصورت ہیں چھت سبھا مندر کی ایک اجتماع

تصاویر سے اس سے بہتر نہیں ہو سکتا (دیکھو نقشہ) نقشہ ہمارے ہندوستانی نقاش مسے گھی
 کی لیاقت سے باہر ہے وہ صرف نقل ایک اصل سے کر سکتا ہے باہر کی طرف یعنی اوپر کی طرف
 چھت کا ہم کچھ بیان نہیں کرتے صرف اس قدر کہ فن نقاشی کا ایک عجیب واقعہ یہ ہے کہ ایک سلسلہ
 تصاویر سے کہ ایک دوسرے سے مخلوط ہے اور ایک دوسری پر نیچے اور پر تک سلسلہ چلا گیا ہے
 مقام متبرک پر مورت دیوتا کی ہے جسکو یہاں والے روری برولی کہتے ہیں یہ تخریب
 بالی روری کا ہے یعنی بالائے دیوتا یہاں ایک پتھر پر جسکو روری کہتے ہیں بنا ہے اور یہ پتھر
 آج پھیل سے جسکی یہاں چولی ہے رگرگر گول ہو گیا ہے اور اسی چولی کے قریب مندر مذکور تعمیر
 کیا گیا ہے اور غالباً اسی باعث سے یہاں بنا ہے یہ روری کہیں جہی ہوئی نہیں ہے ایک
 غار میں اندر دیو یونی کے پری ہے اور ایسی موافق وزن سے رکھی گئی ہے کہ اگر ذرا بھی حرکت
 دیجائے تو وہ غلطان غلطان ایک عرصہ تک چلی جائے اور اس عرصہ میں وہاں کے پنڈے اور سکی
 تعریف میں اشوک پڑھتے ہیں یعنی اسکی استقامت طویل کہتے ہیں من پنڈا وہاں کا جو درت
 برولی کا پوجاری ہے درمیان دیگر کلمات عجایب انگیز زبان پر لایا کہ سابق وہ اپنی انگشت خنصری
 ایک ذرا سی حرکت دینے میں اسکو بہت دوز تک غلطان کر سکتا تھا مگر اب سارے جسم کی قوت
 وہ اسکو اور سقدر نہیں لوڑھکا سکتا ہے *

بعض با ایمان تجارتی نے یہ خیال کیا کہ مندر بال روری میں پاربتی کی مورت سے رونق دو بالا دینی چاہیے
 اور اسنے ایک مورت بنوا کر وہاں استھاپت کر دی مگر ظاہر ہوا کہ یہ امر خلافت دیوتا کے ہوا کیونکہ وہیں
 تجارتی کے جملہ معاملات برعکس ہونے لگے اول اسکی زوجہ نے انتقال کیا بعد ازاں اس کے فرزند
 وفات پائی بعد وہ خود دیوالیا ہو گیا درحقیقت وہ قابل سزایابی کے تھا کیونکہ اسنے ہانچل کی
 دختر کی شبیہ بنوائی جس سے اسکی اصل نیکی اور حسن پوشیدہ ہو گیا تھا یہ وہی زیادہ تر مشابہت
 چچ برگر متری سے بہ نسبت دختر نیال سے رکھتی ہے *

روبرو سے مندر برولی کے مگر قریب بیس گرن کے فاصلے پر ایک اور عمارت کلان ہے جسکو سنگھاپوری کہتے ہیں
 لہ چوری کے اصل معنی اس قسم کے نہیں ہیں مگر بیان موقع کے معنی سے مراد ہے لفظ چوری اس مقام کو کہتے ہیں جہاں مرد
 استخوان یا مردہ سالم رکھا جاتا ہے اور بیان لفظ سنگھار کے ساتھ مستعمل ہوا ہے سنگھار کے معنی آرایش کے ہیں *



مقام بروی - سقف و پلیز سندج ۲ - ۱۵۶.

یہ مربع قریب چالیس فیٹ کا ہے اور ہر طرف دو بڑے ستونوں پر قائم ہے اور سب طرف سے کھلا لیغے واسے اور گو وہ نزاکت ان ستونوں میں نہیں ہے جو مندر کلان میں ہے مگر اونپر بھی تصاویر بکثرت کندہ ہیں اور چھت پر بھی تصاویر ہیں وسط صحن میں ایک چوترہ قریب بارہ فیٹ مربع ہے اور بموجب اقوال سلف اس مقام پر شادی راجہ ہون کی ساتہ دختر ایک راجپوت کے جس پر راجہ مدت سے منقون تھا ہوتی تھی اور اس شادی کی یادگار کے طور پر یہ تعمیر وسیع تیار ہوتی تھی باہر کی چھت (جسکو ہنود سکر کہتے ہیں ہر ایک مندر کی چولی کو یہ لوگ اسی لفظ سے تعبیر کرتے ہیں) ایک جزو مینار کا ہے اور سرفرن نقاشی اور حکاکی بہت صرف میں آیا ہے حتیٰ کہ ہر ایک سنگ پارہ بجائے خود ایک مندر خرو ہے عمدہ کندہ تصاویر اور سپر ہیں اور درجہ بدرجہ کم ہو کر سکر میں جا بلا، اور ایسا موافق ایک دوسرے کے پیوست ہوا ہے کہ مقام روئیدگی گیاہ بھی اوس میں باقی نہیں ہے اور اسی وجہ سے بیاعت تادی ایام کے کچھ نقصان اوسکا نہیں ہوا ہے *

وسط میں درمیان چوری اور اصل مندر کے ایک چوترہ ہے جس پر نندیشیر بنا ہوا ہے اور اس ہیئت کو کہ وہ سر جھکاتے ہوئے اپنے مالک یعنی ایشور کے رو برو کھڑا ہے مگر نہایت شکستہ اور خراب یہ سواری دیوتا کی ہو گئی ہے دم اوسکی توڑ ڈالی ہو سکر کا ہر ایک جزو باقی رہ گیا ہے صرف اوسکی موٹا کالا اور کٹھنالا سے جو اوسکے گلے میں بنی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سواری شیو کی ہے *

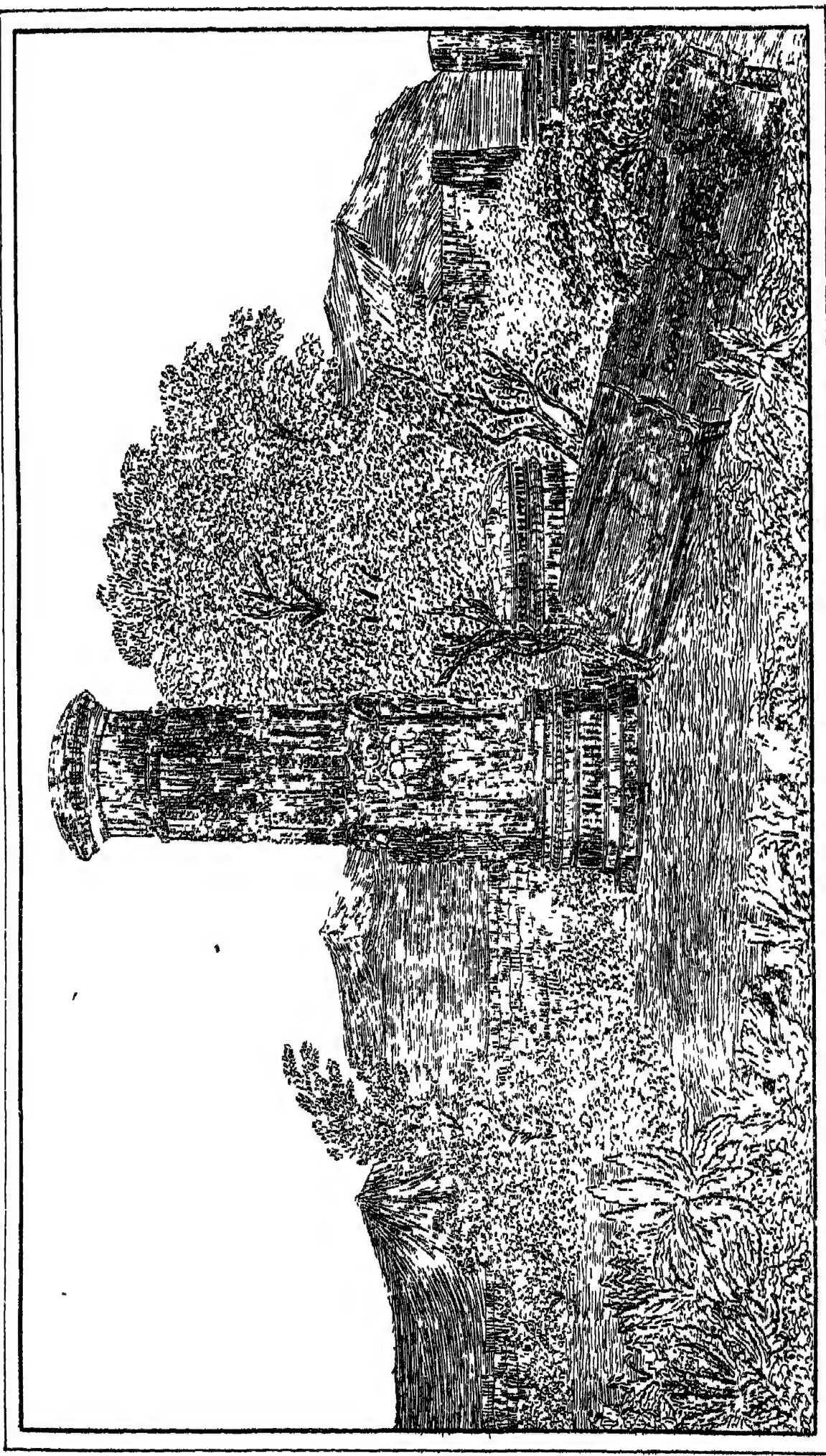
گرد مندر مہادیو کے اور چھوٹے چھوٹے استھان دیوتاؤں کے بنے ہیں منجملہ اونکے گنیش دیوتا دانائی کا مقدم ہے مندر اس دو اربال مہادیو کا عین شمال کی طرف ہے صحیح میں بقاصلہ مساوی میاں چوری اور اصل مندر کے مگر یہ دانائے مجسم تھے تا نارت شکن کے ہاتہ سے محفوظ نہیں رہے اوسکا ایک دانت جسکی تعریف ایسے شوق سے مسے چند کبیشتر کرتا ہے توڑ گیا ہے اور اوسکی اعضا بھی جدا جدا کیے گئے ہیں اور وہ انہی چوکی کو نیچر لیت پر پڑا ہے مگر مورت بھی وقت مرگ لینے شکستگی کے اپنے دست راست میں لڈو لیے ہوئے ہے جو اوسکو دعوت شادی میں ملا تھا *

نزدیک مورت شکستہ گنیش کے اوس مقام پر جہاں سے مساوات جانے پر ہے مورت نارو کی بنی ہوئی ہے جسے پاربتی کو نصیحت کی تھی اوسکی ہاتہ میں اب بھی ہیں لینے بنیا موجود ہے اوسکی آواز سے وہ اپنی مالکینی کے فرزند کو خوش کرتا تھا مگر تارا وسمین نہیں ہیں مگر ایک تو نیا جو تیلی سے ملکر بنی تھا ہے

بجانب دکن یعنی جنوب دوستوں میں ایک کھڑا ہے اور دوسرا اگر ہوا ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابتدا دوسرے مندر کی ہویا غالباً بوجہ اونکے نہایت تحفہ ہونے کے کہ ایسا اب تک کوئی نظر نہیں آیا ہے شاید اوپر ایک شہیر رکھ کر بالذات واسطے ناراین کے بنایا جاتا (دیکھ نقشہ) اور کماطح گو کم از کم قریب ایک ہزار سال سے ہوا اور پانی میں پڑے ہیں صاف ہے اور کم خراب ہوا ہے ایسا استحکام اس سنگ کو ہے مگر تعجب یہ ہے کہ ایسے سخت، تھمر گو کندہ کیونکر کیا ہوگا اور انکو آلات ایسے کہاں سے دستیاب ہوئے جن سے اونھوں نے اسکو ایسی نزاکت سے درست اور صورت بخشی ہے یہاں ایک باؤلی ہے دیوتاؤں کے اور آدمیوں کے پانی لینے کو بنی ہوگی، عین وسط صحن مربع میں کندہ ہے مگر اب پر از پارہ ہا سے تراشیدہ ہے *

اب ہم راجہ ہون کے صحن کو چھوڑ کر مہادیو کے کند کو اور دیگر عجائبات کو دیکھنے جاتے ہیں اوس دروازے سے باہر آکر جس سے ہم داخل ہوئے تھے ہم نے عبور سیاندھی کا کیا اور ایک اچھے قطعہ زمین سے گزر کر ہم اوس کند پر پہنچے یہ کند ساٹھ فیٹ مربع ہے پانی اوس میں کباب بھرا ہوا ہے اور زنیہ نیچے اترنے کو بنے ہوئے ہیں اوس میں کتول طلائی اور نفقہ رنگ کے شکستہ ہیں وسط میں اوس کند کے ایک مندر خرد اوس دیوتا کا ہے جو پانی میں خوش رہتا ہے اور ایک بند سابق بنا ہوا تھا جس سے گزر کر مندر تک جاتے تھے مگر وہ بند اب شکستہ ہو گیا ہے لہذا کوئی اب وہاں نہیں جاتا جو دروازہ مشرق کی جانب ہے وہاں دوستوں خوش اسلوب اور نازک بنے ہوئے ہیں الغرض وہ سب سادہ اور یوزون بنا ہوا ہے *

دیگر مندر ہا سے خرد گرد کند کے بنے ہوئے ہیں منجلہ اونکے ایک مندر میں ہم گئے مگر جگہ پر یہ خیال تھا کہ ایسی سادہ تعمیر میں کوئی شے عجیب نظر آویگی مگر وہاں بھی عجائبات تھیں مندر سادہ تھا بلکہ ایک دالان سادہ خالی از نقش کاری کہنا چاہیے اوس میں ایک تصویر ناراین کی اسطرح کندہ تھی کہ وہ پانی میں تیر رہی ہے ناراین اوپر میں ناگ کے آرام کرتے ہیں اور میں ناگ کے ہزار سر اوپر ناراین کے سایہ کر رہے ہیں اور ناراین کے قدموں کے برابر لمبی جی بٹھی ہیں اور منظر اسکی ہیں کہ ناراین آرام سے بیدار ہوں اور اکثر گن جگنا نصف جسم انسان کا اور نصف ماہی کا تھا ناراین کو پلنگ



بقید عمارت مند قدیم مقام بودی قریب و یا سے چھیل - ۲۰۸-۸۵

۸۹۰
 سوتی ہوئی تصویر بنائی ہے کہ شیش ناگ کے چچ جسم کے موافق جیسے وہ سوتی ہیں بنی ہے۔
 اوسکا بیچ خصوصاً نیچے گردن کے ایسا بنا ہے کہ گویا اصلی سانپ معلوم ہوتا ہے اور جو داغ بہتر
 جرم کے ہیں وہ بھی مناسب جسم مار کے ہیں اوسکے ہمارے جواپہرا اور سنگیہ اور دیائی گھڑیہ
 وغیرہ نے ہیں اوس سے ہم یہ امر طے کر سکتے ہیں کہ جس نزاکت سے یہ سب بنی ہیں اس سے
 بہتر کبھی نہیں موجود ہوتی ہیں یہ سب ایک پتھر پر بنی ہوئے ہیں جنکی صفائی اور جلا شل شائستگی کے
 نگر اوس سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

طول اس پلنگ آبی کا یعنی شیش ناگ کی پشت کا جیسے ناراین سوتے ہیں قریب آٹھ فیٹ کے ہو
 اور عرض قریب دو فیٹ کے اور بلندی اوسکی قریب تین فیٹ کے ہے اور مورت تاج سر پر لکیر
 چار فیٹ ہے ہمارا ارادہ مصمم یہ ہوا کہ ناراین کو اوسکی آرام میں تکلیف دیکر دوسرے مقام پر
 اوسکو لیجاوین اس امر میں کچھ پاپ نہیں ہوگا کیونکہ اب جس حال شکستگی میں وہ ہے اوس میں اوسکو
 قطع نظر نمونہ فن حکاکی کے صرف پیر کے برابر تصور کرتے ہیں۔

تمام گرد و کندے کے پارہ مندرون کے ہیں جو چھوٹے چھوٹے دیوتاؤن کے ستھے ایک سنگ پارہ پر
 جو متعلق کسی چہت کے ہوگا دو مورتیں بنی ہوئی ہیں ایک مرد کی اور دوسری عورت کی یہ خوبصورتی
 میں بے مثل ہیں سر پر دے کے ایک خود مثل گریس یعنی یونانیوں کے بنا ہوا ہے اور اوسکے
 کنارے نہایت سادگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ترتیب ہوئے ہیں القصہ چند کاریگر اگرچہ
 محنت کریں تو کچھ خاکہ اس عجائبات بروئی کا بن سکتا ہے۔

سکوئی تواریخ یا اقوال قدیم موجود نہیں جس سے دریافت ہو کہ کسکے نام اور کسکے واسطے یہ تعمیر ہوئی تھی
 جو شجرہ انساب یا تواریخ خاندان موجود ہیں وہ قابل فہم کے نہیں ہیں کیونکہ گویا وہ اس ملک میں
 بڑا مشہور ہو گیا ہے مگر یہ آسان نہیں کہ اوسکے تعلق کا ساتھ دیوتاؤن کے بیان صداقت بنیان
 کیا جاوے اگر ہم اس اقوال سے ربط کو اوسکو ساتھ نسبت دین جس سابق درباب اوسکی حکمرانی کے بمقام
 ہنسیسور کیا گیا ہے اور خصوصاً اوسکے ساتھ جو جلد اول کتاب ہذا میں اوسوقت درج ہوا ہے جب سمنگت سی
 حاکم قوم ہون شامل فہرست اولن چوراسی ماتحت راجاؤن کے کیا گیا تھا جنہوں نے تحفظ مقام چورکا بٹھا
 اول منج کشی اہل اسلام آٹھ صدی میں کیا تھا تو یہ انھارے حال مبدل باظہار احوال ہو جاتا ہے نام ہون کا

اکثر اقوال قدیم میں مذکور ہے اور تحریر قدیم مونگیر کا ذکر بھی ہو چکا ہے اور نیز اس اقبال مفید کا کہ یہ قوم
 پنجملہ چھتیس خاندان راج راجپوتان ہے اور چونکہ سچ تواریخ قدیم ملک جتور کے اونھون نے دراصل نام
 راجہ ہون کا انگت سی لکھا ہے جسکے معنی مطابق بیان اونکے مورخ دگوین کے گروہ کلان ہے تو ہم
 اپنے یقین کو اس امر میں باطل نہیں کر سکتے کہ اس زمانہ میں ملک ہندوستان میں قوم ہون آباد تھی
 مگر گوراجہ ہون نے قدر فنون کی کی ہو ہم مشکل یہ خیال کر سکتے ہیں کہ اسنے کچہ تعلیم کاریگریوں کو اپنی طرف
 دی ہو یا اونکو کوئی ترکیب بتائی ہو جنھون نے ایک ملک میں ایک بھی تصویر تیار نہیں بنائی جس سے
 تصدیق اونکے قاعدہ اور اصول فن کی ہو غالباً یہ اسے ہے کہ کبھی گریس یعنی یونانی کاریگری اس ملک
 میں آئے تھے اور اونھون نے بموجب قاعدہ ہند کے کام بنایا تھا اس گمان کی تصدیق اور بھی ہوتی ہے
 یعنی از روئے تواریخ کے معلوم ہوتا ہے کہ فوج گریس یعنی یونان بادشاہ سلیوکس نے باعانت پوار راجہ
 اوجین کے بھیجی تھی جسکی اولاد کتابت ساتھ بادشاہ ادگسٹس کے بھی رکھتی تھی پس جیسا مئے سابق
 مذکور کیا ہے کہ غالباً مندر کو ملیر جو بالکل مطابق کاریگری ہندوستان کے نہیں بنے ہیں اونھیں لوگوں نے
 بنایا تھا بہکو دو کندہ سنگ پارہ طے اور نام اکثر سیاحان کے جو اوپر فرش اور دیوار ہائے عمارت کو درج ہیں
 جنکی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات آٹھ سو برس گزرے جب وہ یہاں آئے تھے ایک اونھیں سے
 نام فرزند علیسی کا ہے جو دہاول نگری سے آیا تھا دوسرا نام حروف جین میں درج ہے اوسکی تاریخ
 تیرہ کاتک سمت ۹۸۱ یا ۱۰۰۰ء ہے افسوس کہ یہ صرف ایک پارہ سنگ ہے اور اوسپر حروف پنج
 اشلوک تعریف سدھیشہر ہادیو کی جو قدیم جوگیوں کا دیوتا تھا درج ہیں صرف ایک حصہ نام کا باقی
 رہ گیا ہے اور گو ہمارا قدیم گرو جو ہارے ساتھ ہے اسقدر دلیری نہیں رکھتا کہ اوسکے معنی ہمو بخیر
 اعانت اپنی کتاب دیا کرن کے جوہ اور دے پور میں چھوڑ آیا ہے تباوے مگر اور جوہ کافی اسکے
 ثبوت کی ہیں کہ وہ کسی نیڈت نے جسے روری برولی آکر درشن اس مندر میں کیا بیچ تعریف دیوتا
 اور مقام کے کہے ہیں جسقدر ہمو فرصت ہے اس سے زیادہ وقت اور فرصت درکار ہے جو
 اس سے زیادہ تحقیقات عمل میں آوے اور نہایت عمدہ امر ہو اگر ہمو وقت عمدہ ادگسٹس ہندوستان ہو
 اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک شخص کے عہد میں یہ تیار نہیں ہوا ہوگا کیونکہ خرچہ اسکا ایک سال کی آمدنی
 لے اسکا نقشہ مجائب خادہ رائل ایشی ایکہ موسائی میں رکھا گیا ہے +

جنہوں نے سلطنت ملک میں کی تھی *

اکبر نے بھی طریق بابر کا اختیار کیا تھا اور وہ بامعنا نان ایران اور تاتار کو ہندوستان میں لایا اور اکثر مسیوحیات مثل شفقنار اور بادام اور پستہ وغیرہ لگائے اور وہ بارہ ہوسے جاگیر کے روزنامہ سے ہموک آگئی حاصل ہوئی کہ تھاکو ہندوستان میں اس کے عہد سلطنت میں آیا تھا مگر کب کا شکاری پست بمراد پیدا کرنے افیون کے ہندوستان میں جاری ہوئی ہموک کہیں سے اطلاع نہیں ہو چکی یہ سنے کسی زمانہ سے

لے بیچ جملہ فروع فنون آسائش و نزاکت و عیش زندگی کے وہ لادگوئے سبقت راجپوت سے لگئے تھے کیونکہ راجپوت حدود توہمت نہیں مین گرفتار تھے دربار ہر قدر جس سے بادشاہان فرغانہ تعلق رکھتے تھے نہایت تابندہ اور درخشندہ بوجہ لیاقت اور نیز شان و شوکت کے دنیا میں ہوگا اور جس قدر ہدایات اور نصائح تعلیم ہوتے تھے انہیں اور ترقی بابر فتح ہند نے ان فنون ہی جو صرف سیاحت اور تماشائے دنیا سے حاصل ہوتے تھے لہذا جب اس کی عقل اس کو تاریک کاش سے ہندوستان میں لگئی عادت روزنامہ لکھنے کی جو حضرت تیمور نے اپنے روزنامہ سے اس کو سکھائی تھی اور جس میں ہر ایک شے جدید اس کو معلوم ہوتی تھی اس نے کبھی ترک نہیں کی اور ایسے انقلاب میں بھی لیغے کہ مہتان وسطی ہند میں اور میدان روشن ہند میں تھا اس کا قلم کبھی بیکار نہ تھا کوئی پیدائش حیوانی یا نباتاتی جو اس کے اپنے ملک سے مختلف تھی کبھی اس کی کتاب روزنامہ سے باہر نہیں رہی اور وہ ایک نمونہ اور دلیل لیاقت شامانہ اس کی تھی جو کسی اور بادشاہ سے سرزد نہیں ہوئی تھی کیونکہ کوئی کتاب کسی زمانہ میں یا کسی ملک میں ایسی سبیط اور صاف صاف نہیں لکھی گئی تھی جیسی کتاب روزنامہ بابر تھی اور نیز ایسے ملک میں جہاں ہر ایک امر میں مبالغہ ہوتا ہے جو کچھ اس نے کیا لیغے اگر کسی سے ذاتی تکرار ہوئی جبر اس کی زندگی اور بہبودی مبنی اور منحصر تھی یا اس نے جنگ کی تھی جس سے اس کو ہندوستان ملا تھا سب اس نے دوج کیا ہے جو بیان وہ افغانات کا کرتا ہے جو اس نے اپنی مع تعمیر میر محمد جلبان کو عطا کیو تھے بالعوض اس کی تیاری کرنے پل دریائے گنگ جب وہ صرف تین سال سے حاکم ہندوستان میں تھا اسی سادگی سے وہ بیان اپنے خروپڑہ وغیرہ اور انگور کے ہندوستان میں لائیکا کرتا ہے اس کے دیکھنے سے ہم اپنی تعمیرات رفاه عام پر خیالات واجبی کریں اور ان کو چندان وثوق و بروئے تعمیرات بادشاہان آنروم و شہ کو تدین جو صرف اس وقت بین پچیس سال کی عمر کا تھا اب جو اس کتاب کو ملاحظہ کریں اس سے توقع ہے کہ بدعائے خیر مترجم کو یاد کریں جو اپنی طبیعت صاف اور قوت لیاقت سے روح بابر کو اپنے ترجمہ میں لایا *

ولیم ارسلن صاحب ساکن بلیک تنوں نے جو میرے دوست ہیں مجھ کو آدہ اس کام پر کیا تھا اور ایک دوسرے کام پر

جس کا ارادہ میں بعد ان میں رکھتا ہوں لیغے ترجمہ چند کتب سے چند شاعر کے *

تاریخ سوم ماہ دسمبر۔ چند روز بمقام بروہی واسطے تعریف کرنے فن انسان کے قیام کر کے ہم واسطے
 دیکھنے دیکھنے عجائبات قدرتی یعنی چوٹی ہنور دریا سے چمبل روانہ ہوئے تین میل تک ہم کو راستہ
 کاٹ کر واسطے شتر اور اس کے بنانا پڑا اسکو طے کر کے آواز پانی کی ہمارے گوش زد ہوئے لگی
 تھے کہ ہم ایک خشک کنارہ کو ہی دریا پر جا کر کھڑے ہوئے ہمارا خیمہ اور ہماری ایک مقام بلند پر
 قائم ہوئے جس مقام سے نگاہ ایک عجیب کار قدرت پر پڑتی تھی وہ ایسا دلاور عجیب موقع تھا
 کہ بیان اسکا قدرت قلم سے باہر ہے ہماری پشت پر ایک جنگل نہایت تراکم تھا اور سامنے
 پتھار کے پھسلنے والے پتھر تھے بجانب چپ دریا نہایت وسیع مثل تالاب عظیم تراکم بد بختی کلا
 اور قدرے بجانب راست دریا سے چرتی بازور و شور جو منجملہ سولہ دریا ہا سے متبرکہ ہند ہے اور یہاں
 عرض اسکا اسقدر کم ہے کہ ایک آدمی بھی اس کے دونوں کناروں پر پر کر کھڑا ہو سکتا ہے
 سے کوئی ایسی شے نظر نہیں آتی تھی جس سے حرکت سطح آب چشمہ کو معلوم ہو مگر جب ہم نزدیک
 ہوا تو اب آہونچے تو وہاں دیکھا کہ کس قدر عمیق تہ دریا نے وہاں پہاڑ میں کاٹی ہے یہ مقام
 شروع بھرنوں کا ہے اس کے کنارے چلتے چلتے کئی چادر آب نظر آتی ہیں اور پانی عرض ہوتا جاتا
 اور آواز پانی کی زیادہ شور انگیز ہوتی جاتی ہے وہاں تک کہ جہاں دریا چارنا لہ ہا سے آب میں منقسم
 ہو جاتا ہے اوس سے آگے جا کر ایک پہاڑ تنہا نظر آتا ہے اوس پہاڑ پانی شفاف کی کچھ بلندی تک
 چڑھتی ہے اور آفتاب کی شعاع اوس موج میں رنگ دکھاتی ہے یہاں یہ چارون نالے جو
 علیحدہ علیحدہ بہتے ہیں ایک مقام پر گرتے ہیں اور پھر کچھ ہو کر سب بہتے ہیں اور پہاڑ کے کناروں
 جوش کرتے ہیں اور اس پہاڑ کی لوک جا بجا پانی میں نکلتی ہے اور مقابلہ کف دریا سے جو نیچے ہنور
 پیدا ہوتا ہی کرتی ہیں اہم مقام اجتماع آب ہو اگرچہ دریا کی ہو جاتی ہیں اور اگر پہاڑ کو بہتی ہیں اور آج
 کنارہ ہی علیحدہ کرتی ہیں اور پھر بجانب شمال کوہ مذکورہ دونوں پھر شامل ہو کر ایک چادر آب کے
 طور پر نیچے گرتی ہیں *



ایک درخت دونوں کناروں پر رکھا ہے اور اسکی رعایت سے سیاح قلعہ کوہ تک پہنچ سکتا ہے جہاں
 سطح بالکل مسطح ہے اور اسکو چوترا ٹھا کر ریاست بہنیرور بھی کہتے ہیں ٹھا کر نہ کہ۔ جو ہم گریا دیان موت
 کیا کرتا تھا اور فی الحقیقت اس سے بہتر کوئی مقام مناسب ایسے امر کے واسطے خیال میں نہیں آتا
 اس مقام پر جو آواز آب جریان سے دلوں تسکین ہوتی تھی اور چشم اور پاؤں کشا کے بدقابل تصویر کے تھیں
 لیکن نہایت عمدہ تھیں پڑتی تھی جو کہ ہاے ابر سے اوپر قطرات آب کے جو چادر کے گرنے سے اوجھتے
 تھے نمایان ہوتی تھی رئیس بہنیرور مع اپنے دربار خرد کے امرت پان کرتا تھا اس ہر وقت یہ خیال
 کرتا ہوگا کہ یہ امرت جو پانی نیچے او سکے جریان ہے اور ہمیں سے متعہ کے نکالا گیا ہے +

اس پانی کی چولی سے گذر کر دریا کوہ کے دہن میں بہتا ہے جسکی وسعت کم سوہت ہونے قریب
 پندرہ فیٹ کے ہو جاتی ہے مگر اس میں نہایت زور شور سے دریا بہتا ہے اور اسی طرح اس مقام تک
 پہنچتا ہے جہاں متصل مقام بہنیرور کے اور سکوزمین نرم ملتی ہے اور یہاں وہاں قدرتی قوتیں ہیں
 ایک جہاز جنگی کلان تر جسکا نام مین اوت وار ہے روان ہو سکتا ہے فاصلہ اس پتے سے جکاؤ کر
 سالت ہو چکا ہے اس کوہ تک قریب ایک میل کے ہے اور اختلاف بلند جہاز و فیت کے اندر اور اصلی
 جھڑنا قریب ساٹھ میل بلند ہے یہ ایک امر عجیب ہے کہ ایسے دریا سے ذخیرہ کی تہ میں سو میل جاری ہو
 صرف قریب تین گز عرض میں ہو بھنور پانی کے بڑے بڑے غاروں میں بہن جو تیس اور چالیس فیٹ
 عمیق ہیں اور بعض بعض غار میں باہم زمین کے نیچے راستہ اشتال کا ہے اور اوہ میں روڑیاں لیکن
 سنگ پارہ ان غاروں میں غلطان غلطان پانی کے زور سے بہتی ہیں منجملہ انکے ایک روڑی کی پوجا
 بمقام بال روڑی ہوتی ہے کئی میل تک نیچے جانب کوٹہ کے پہاڑ میں اکثر چولی پانی کی واقع ہیں اور
 انہیں موافق اس کے مقدار اور قوت پانی کے اسی قسم کی روڑی بھری ہیں +

یہاں سے دریا سے جبل درمیان کوہ کے بہتا ہے تا بمقام کوٹہ جہاں قدرت لباس تھ میں نمایان ہے
 تاشا یہاں کا گو صحرائی اور نشیب و فراز کا ہے گر نہایت عظیم اور بزرگ ہے اگر مجھ کو ایک علاقہ میاں میں
 تو میں مقام بہنیرور کو پسند کروں اور وہاں دعوت احباب کی درمیان تاریکی قطرات آب جو جبل کی چادر
 گرنے سے اڑتی ہیں نہایت خوشی سے کروں +

تاریخ چارم دسمبر - چند روز سے تہا ایک راستے کے صاف کرنے میں مصروف ہیں جو تا بمقام گنگا بہرہ

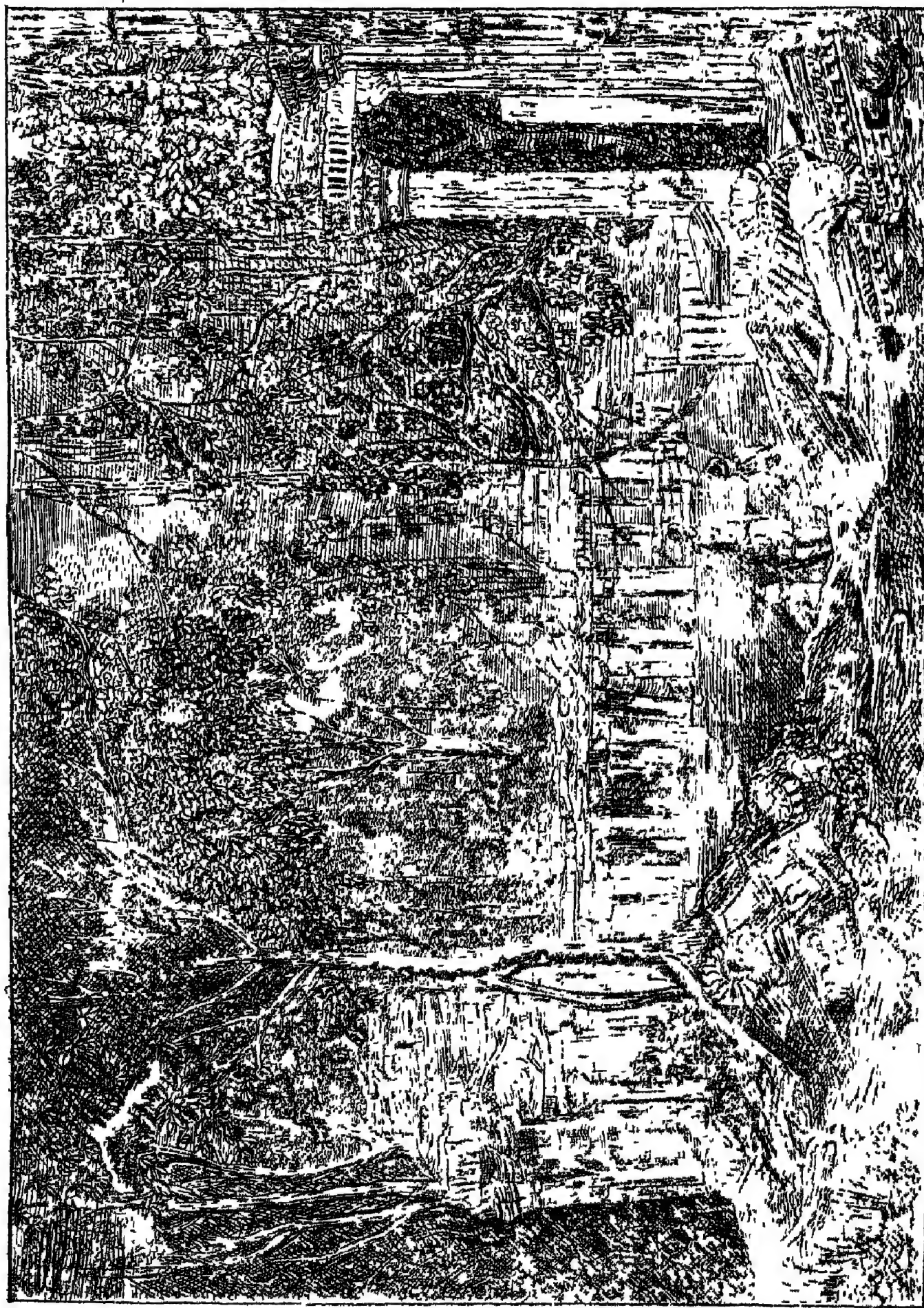
صاف بتا ہے یہ ایک اور مقام مشہور اس جنگل میں ہے مگر بالکل غیر آباد ہے اب ہم نے راستہ ایک جنگل کا اختیار کیا تیار کھان ہے جانب جنوب تھا اور دریا بجانب راست کم نمایان تھا بجانب چپ ہمارے ویرانہ ایک چار دیواری کا جسکا نام رانا کوٹ ہے واقع تھا یہ غالباً رمنہ یا چراگاہ ہوگی بوقت طلوع آفتاب ہم ایک موضع میں پہونچے جسکا نام کھیرلی تھا یہاں سے ہمارے راستے کا رخ یکایک تبدیل ہو گیا یعنی بجانب جنوب و مشرق ہوا دریا ہم سے بفاصلہ ہو گیا اور راستہ بالکل جھاڑی اور پھاڑ میں تھا آخر کار ایک نہایت باغ عظیم درختان کھان کا پیش آیا اس کے چار طرف دیوار شکستہ تھی اس سے معلوم ہوا کہ یہی مقام ہماری تلاش کا تھا یعنی گنگا بہیو +

عجیب ایک تماشہ ہکو نظر آیا جب ہم دیوار شکستہ کو طے کر کے اندر گئے اور راستے میں اندر دیوار کے ہکو پارہ ہا سے صناعی قدیم پر گذر کرنا پڑا معلوم ہوتا ہے کہ گنگا بہیو یا دائرہ گنگا زاریان یعنی جاتریوں نے پسند کیا تھا جو مہادیو کے راستوں کو جاتے تھے کہ وہاں سے آکر یہاں آرام کریں کیونکہ یہ مقام سرسبز اس گھاٹی کوہ میں ہے اور یہاں چشمہ زار سے چند آبشار ہر وقت جاری رہتے تھے اور اس مقام کو سرسبز اور شاداب رکھتے تھے +

اصل شے ویدنی یہاں ایک مندر پیدا کنندہ کے نام کا ہے یہ مندر درمیان ترکون مندرون کے جو چھوٹے چھوٹے گرداؤں کے بنے ہیں واقع ہے یہ زیادہ تر مثل چھتریوں کے معلوم ہوتے ہیں جو قدیم خاندان کے بنی تھیں نہ مثل مندر چھوٹے دیوتاؤں کے فرق درمیان کاریگری اور صناعی مندر کھان اور مندر ہا سے خود کے گرداؤں کے گرد ہیں نہایت درجے کا ہے اصل مندر قدیم کو مسکار کر کے ایک اور مندر سادہ بنایا گیا ہے اور وہ خوش قطعہ بھی نہیں ہے اور اس میں کوئی چیز صنعت قدیم کی سوا سبھا مندر کے (جسکی تصویر کھچی گئی ہے) موجود نہیں ہے اس کے ستون خط دار ہیں اور ستون کے اوپر کے حصہ سے (جسکی نقب لکڑی اور لٹی پڑی ہیں) صناعی بکثرت ظاہر ہوتی ہے روبرو مندر کے ایک طرف مدور ہے او میں ہر وقت پانی بھرا رہتا ہے اور نکلکراؤ میں سے باہر بہتا رہتا ہے اسبوج سے نام بہیو کا جسکے معنی دائرے کے ہیں اوپر نام چشمہ کے جسکو ایک جزو گنگا قرار دیتے ہیں رکھا گیا ہے اسکی پانی کے اوپر پھول بکثرت چڑھائے جاتی ہیں خصوصاً وہ پھول کنول کو جسکو کام وہن کہتے ہیں +

۱۰ اس پارہ ستون کو اولٹی طرف سے دیکھنا چاہیے کہ اصل کوشش اور صنعت کاریگری دریافت ہو +

اصل مندر جو ہے اس سے وہی صناعی اور لیاقت پائی جاتی ہے جو تعمیرات برونی سے نمایاں
اور آراستگی زیور مثل برونی کے ہے یہاں ہم نے آروننگ مورت مہا دیو اور پاربتی کی پتانی اور ان کے ہمراہ
گراس اور ناگنی وغیرہ سب بنے ہوئے تھے گو یہ اوسط تمام کو نہیں پہنچتے تھے جیسے مقام برونی میں جن
کسی قدر عرصہ اس مندر کو بنے ہوئے ہوا ہو اس لئے ایک مقام پر فرشتہ میں نام ایک جاتری کا دیکھا تاہم
سمت ۱۱۰۰ (شلع درج ہے) وہ کئی سو برس بعد اس کے بنایا گیا ہے جو گرد اور اسکے بنے ہیں ان کی
سادگی ساخت میں ہم ایک نمونہ عجیب صناعی قدیم ہنود کا دیکھتے ہیں اور انہیں بھی ہم اختلاف پائی ہیں
جسکی ہم تصویر لکھتے ہیں اس سے پیدا ہے کہ اس کے ستونوں سے ایک طرح کی بلند نظری جج فنون کے
بہ نسبت زیادہ تر لیاقت اور شوق کے بمقابلہ چیت مینار دار کے جو قدیم مندر بال ہو میں بنی ہیں ہوتا
منجملہ ان مندر ہاے خود کے پانچ مندر ہر ایک گوشہ کا ان کے بنے ہیں اور باستثنائے ان کے جو بجانب
مشرق موجود ہیں جملہ ویران ہو گئے ہیں دروازے ان مندروں کے جگہ احاطے کچھ ہوئے ہیں
اندر کو بجانب مندر کلان ہیں اور ہر ایک میں ایک سادہ نیچا چوترا ہے جیسر گن مہادیو کے ترتیب
رکھے ہیں ساخت ان جملہ مندروں کی ایک عرصہ کے بعد ساخت برونی کے ہے اور کاریگری بھی بڑی کی
نسبت کم ہے مگر اس سے بہت بہتر ہے جو اب ہندو کاریگری بنا سکتے ہیں غالباً وہ اس عہد کے ہیں
(دس صدی کے) جسکے بعد کی کوئی صناعی ہنود کے فن کی معلوم نہیں ہوتی چونکہ اب یہ مقام بالکل
متروک ہے اور شیر اور خوک صحرائی صرف باشندے اس مقام گنگا بیو کے ہیں امدام مذہم ہے ادبی
یا جرم خلاف مذہب کے متصور نہ ہونگے اگر ہم چند نمونہ صناعی سلف کو کسی اور مقام پر لیا کر پام کرین
زمانہ بھی ساتھ ترک خوشخوار کے متفق بیج ضائع کرنے اس نمونہ صناعی کے ہو گیا ہے جہاں کہیں
شق پڑ گئی ہے وہاں سبزہ پیدا ہو گیا ہے کھا ایک اچھا نمونہ ایک درخت کلان کو رو سے پیدا ہے جو اب
انحطاط پر ہے مگر بہت کلان ہے اور منڈپ کلان پر پیدا ہوا ہے اور اسکو اوپر سے نیچے تک
پارہ اور شق کر دیا ہے اسکی شاخ نے جملہ دیوتاؤں پر جو وہاں جمع کیے ہوئے ہیں سایہ کر رکھا ہے
اس حال سے بھی عمر کثیر اس درخت کی ثابت ہوتی ہے کہ یہ درخت ہزار برس تک رہتا ہے
لے جنکو تعجب اس حال سے پیدا ہوا ہو وہ اسکے دیکھو سے اطمینان کر سکتے ہیں کیونکہ اکثر ان کے عجائب خانہ شاہی ایشیائیک سوسائٹی میں
رکھی ہیں اسے معلوم ہوتا ہے کہ فن اب زوال پر ہے اور یہی ہوتا ہے جو برونی کے ہیں اور جو نہایت عمدہ ہیں ۛ



مندرنگه باورد و سحرانی کجیل بمقام سواد - ج ۲ - ۱۹۶



نمایی از باغ و تالار

قدیم مندر بھی ایک اور درخت کو رد کی دست برد سے اسی حال کو پہونچا ہے اور سکی شاخوں نے اسکو بالکل وبالیا ہے سنگما۔ پرانی چھت بھی قریب گر گئی ہے اور گوسجا مندر کچے مانے تک ابھی قائم رہے ہے مگر باقی اور سب تعمیر زمانے کے ہاتھ سے مسمار ہوتی جاتی ہے +

ہم کو بتانا چاہیے کہ اسمین دو احاطے ہیں ایک اندرونی اور ایک بیرونی اور اندرونی احاطے میں درختاں عظیم متاع کم ہیں اور اونپر امر ہل چڑھی ہوئی ہے یہ ہمارے دیو کے پسندیدہ ہیں۔ سب مندر پر پھلی اور لٹھی ہوئی ہے یہ درخت قوم مفت خور کا شایع ہے اور کاتھ متقل پنج لے میرے جسم کے برابر گندہ ہوئے ہفتے سات گمرہ اوسمیں دیکھیں ظاہر امر ایک گرہ ایک سال کے نشوونما پر وال تھی مگر اب سب بھی وہ کل درخت پر نہیں چڑھی تھی قریب نصف درخت کے ڈھچھی تھی وہ خوشبودار درخت کیتی کی کثرت متقل کنڈ کے پیدا ہوتی ہے اور میمون جوق در جوق وہاں جمع تھے وہی صوف گویا باشندے اوس باغ کیتی کے تھے احاطہ بیرونی جو فاصلے پر ہے اوسمیں اکثر چھتری اور عورت کی ہیں جو واسطے منفرت اپنے شوہروں کے ستی ہو گئی ہیں بعض بعض ان چھتریوں پر تین تین چار چار بتلیان بنی ہوئی ہیں جس سے معلوم ہو کہ اس قدر سستی انہیں ہوتی ہیں اس ویرانے میں ہر ایک پھر کے اولٹانے میں اور دیکھتے میں ایک عینے کا عرصہ اور ایک کمپنی سفر مینا کی درکار ہے کہ ہر ایک جزو صناعی کو جو اولٹھی پڑی ہے اسکو اٹھوا کر دیکھا جائے مگر اس محنت پر بھی ہمو انعام اس حدت کے واسطے نہیں مل سکتا لہذا ہم نے حکم دیا کہ راستہ صاف کیا جاوے تاکہ ہم اس جنگل میں سے نکلیں +

مقام ناولی تاریخ ۵۔ دسمبر فاصلہ بارہ میل۔ راستہ برابر جنگل میں ہے اور نہایت دشوار گزار بلکہ ناممکن الگڑ ہے مگر باعانت تہر راستہ بنایا گیا نصف راہ پر ہر حد بندی سرور اور سجا پنورانی ہے جو ایک قدیم جاگیر میوار کی ہے مگر اب متعلق ہو کر کے ہے ناولی مقام بہت آرام کا ہے اس کے مغرب کی جانب نشانات ایک قلوہ کے موجود ہیں +

بوقت شام ہم تاکا جی کے کنڈ کو دیکھنے گئے یعنی چٹہ تکشک ناگ بادشاہ ماران یہ مقام قریب دو میل بجانب مشرق ناولی ہے راستہ جنگل میں سے ہے اوپر پتھار کے اور کوئی شے قابل تلاش یا دید کے معلوم نہیں ہوئی مگر جب ایک کنارہ پتھار پر پہونچے جس کے نیچے نماز قریب دو سو فیٹ عمیق تھا اوسمیں درختاں کلان موجود تھے اور یہاں بھی درخت کو رد گرہ دار بڑے بڑے تھے نشیب کا راستہ تھوڑے پر تھا

۸۶۸
 اور قریب نصف راہ نشیب طے کر کے ایک سطح نمودار ہوتا ہے اور سپرد و مند رنبے ہوئے ہیں ایک
 صورت تکشک کی ہے اور دوسرے میں نہتتر بید کی جو سمندر میں سے متھک پیدا ہوا تھا کٹھنی چشمہ
 اخیر غار میں قریب دو سو فیٹ دور ہے اور کوا تھا کہتے ہیں یعنی نہایت عمیق ہے اور اسکی تہ نہیں
 اور اگر ہم اس کے پانی کے رنگ وغیرہ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت عمیق ہوگا اور میں نے
 قریب سو فیٹ کے رنبے ہیں اور اس کے بعد ایک تھکر چوڑی ہے اور وہ چوڑی مقام دیوتا کا ہے
 بجانب مغرب ایک ندی نکلتی ہے اور کوا تکمیل یعنی سانپ کہتے ہیں اور یہ ندی کٹی میل تک پیچ و پچ
 جا کر قریب سو فیٹ نیچے سطح پتھار کے ہنگلاج گڑھ کے شرقی جانب کو دھوتی ہے اور آخر شش
 شامل امجار ہو جاتی ہے جسے گھاسی جوکا ریگہ بند و ہمارے ہمراہ ہے تکشک اور نہتتر بید کی تصویر
 کھینچتا ہے بلندی پتھار سے ہم قلعہ ہنگلاج دیکھ سکتے ہیں جسکی تعریف لازولیک صاحب نے بیچ
 جنگ مرٹھ کے لکھی ہے اور جسر تسلط اور قبضہ کپتان بچس صاحب نے بیعت چند سپاہ توخا نہ
 بنگالہ کے کر لیا تھا *

مقام بھا پورہ تاریخ ۶۔ ماہ دسمبر فاصلہ آٹھ میل۔ یہ راستہ بہت خوش آئند تھا ہر قدم پر چیزیں
 دیدنی نظر آتی تھیں رو میل راہ جنگل کی طے کر کے ہم ایک کنارہ پتھار پر پہونچے دور تک راستہ ایک
 دہر پر تھا جسکی دونوں جانب فار بڑے بڑے تھے جو اس مقام پر جہاں وہ دہر ختم ہوتی ہے اور جہاں
 نشیب کوہ شروع ہوتا ہے جسکو گھاٹ کہتے ہیں بطور گھاٹی یعنی شعبہ جبل نمودار ہوتی ہے اور
 رفتہ رفتہ تا مقام بھا پورہ وسیع ہوتی جاتی ہے گھاٹ پر نشان ایک قدیم قلعہ کے تھے جسکو اندو گڑھ
 کہتے ہیں یہ قلعہ اس علاقے میں بہت مدت پیشتر کا عہد غارتگری ان قوم چندراوت میوار کے ہوگا اور اسکی
 چند ٹکڑوں سے ہنر کار گیران مثل برونی پیدا ہے اور ہر چند تلاش کسی تحریر کنندہ کی عمل میں آتی مگر کچھ
 فائدہ مترتب نہوا یعنی کوئی کندہ یہاں دستیاب نہیں ہوا اس مقام سے دہن کوہ بجانب مغرب
 مقام رامپورہ سے تا بہ لاسا گھاٹ اور تارا پور اور جادو جہاں ہم سال گذشتہ میں گئے تھے نظر آتا تھا *
 یہ امر خوشی کا تھا کہ بعد مہفتہ ایسے مقامات ویرانہ اور قدرت نمائی کے رہنے کے جہاں باقی کبھی
 قدم یورپین یعنی ولایت ذرا کا نہیں آیا تھا کشت زار ستر اور باشندگان میدان دیکھنے میں آئے ایسی
 تبدیلی موقع سے ہر ایک شخص کو خوشی خاطر حاصل ہوتی ہوئی حکماء طہیان دیکھنے سطح سطح اور کشت زار



بجند شاه اران بر تواره انجیر - ج ۲ - ۲۶۸

ملک برولی سے حاصل ہوئی اور یہ بھی باعث تشلی کا تھا کہ اس عالم سکوت کو ترک کر کے ہم چہل کی چولی اور گنگا کنڈ اور مندر کشک تک جو اس دشوار گزار دروگ میں واقع ہیں پہنچے *

نزدیک بہانپورہ کے ہمنے ایک ندی کو عبور کیا جسکو ایوا کہتے ہیں جو گھاٹی میں سے نکلتی ہے اس کے نزدیک چھتری جبوت راوہو لکر کی ہے اور مقام کے طق جہان او سے کار نمایاں سج جنگ فوج انگیزی جسکو او سے اپنے ملائے سے نکال دیا تھا کیے تھے کاریگری اسکی موافق مرٹھو کی بے تیزی

تھی یہ ایک محراب دار تعمیر اور چھت ایک تہ خانہ کے تھی اور تراشے ہوئے پتھر کی بنی ہے اسکی تعریف صرف استحکام اور مضبوطی کی ہی وہاں اس بخوف رئیس کی مورت اس کے اصلی قدر کے برابر

بنی ہے مورت بیٹھی ہوئی ہے چھوٹی سی دستار سر پر اس سے کچھ خوبصورتی یا کوئی امر لائق تعریف ایسے شخص کے ظاہر نہیں ہوتا جسے عہد نامہ لیک صاحب کے ساتھ بمقام چوہترہ سکندر کے کیا تھا اور سکے گرد ایک مختصر اور بوزون قلعه بنا ہوا ہے اور سین بروج بھی ہیں اندر اس کے منڈی اور رستوں

بنے ہوئے ہیں بطور دہرم سالانہ مقام خیرات زوار اور مسافر اور بالا خانہ پر چند غبارہ پڑی ہیں * بجانب راست اس مقام کے جہان لاش جبوت راو کی رکھی ہے ایک اور خرد چھتری

تعمیر ہے اور سین لاش اسکی ہمیشہ کی ہے جو عرصہ قلیل کے بعد جبوت راو کے فوت ہوئی تھی دروازہ اس مکان کے اندر جانے کا جو ہے اس کے اوپر متحد دکر سے بنے ہیں اور اندر دروازہ کو ایک خوبصورت

مسی توپ رکھی ہے جسکا نام کالی ہے ایک اور مکان تھوڑے عرصے کا بجانب راست دروازہ بنا ہوا ہے وہاں پوجا واسطے منفرت جبوت راو کے تمام دن ہوتی ہے اس کے روبرو ایک مکان

روشنی کا بنا ہے اور سین چوبیس چراغ ہمیشہ روشن رہتے ہیں ایک مورت سفید پوشاک پہنے ہوئے اس مکان میں کھڑی ہے اس کے پیچھے دیوار پر تصویر جبوت راو کی بنی ہے اس نہایت سے

کہ جس گھوڑے پر وہ ہنگام جنگ و جدل سوار ہوتا تھا اور جس گھوڑے کا نام موہو تھا اور سپر سوار کا اور چوہر ایک شخص اور سپر کرتا ہے اور خد شکاران مع ظروف فقرہ ہمراہ اور برہمن قابلین پر بیٹھے ہو

کچھ رہے ہیں * ہم مالک کو دیکھ کر اس کے موہو کو دیکھنے گئے اور کچھ طویلہ نزدیک چھتری ہو لکر کے رہے اور سنے

اسکو کئی جدال و قتال میں سواری دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مثل اپنے مالک کے فرنگیوں کو

ناپسند کرتا تھا کیونکہ جب میں نے اسکی گردنی اوتاری اور میں اس کے نزدیک گیا اسنو کھنوتی دہائی
 اور غصہ کیا مگر آخر کار وہ ملائم ہوا اور میں نے ہاتھ اسکی پیشانی پر پھیرا مویا رنگ کا کیت ہی مشہور
 بہیمرا تھل کا اور تھل اپنے مالک کے خاص باشندہ ہمارا بشر اسکو اعضا نہایت مناسب درخوش اسلوب
 ہر چند چوہہ بالشت تھا اور تین چوڑا مگر اس کے ہاتھوں سے معلوم ہوتا تھا کیا اسنو کیا تھا اسکا چہرہ نمونہ کے
 موافق تھا اور اصل کھیت کان چھوٹی اور نوکدار آنکھ بڑی اور ابھری ہوئی اور تھو تھنا ایسا چھوٹا تھا
 کہ چائے کے پیالے میں وہ پانی پی سکتا تھا وہ اب بھی خوب تیار ہو کر مہنی دزہ بہت کی کہ اسکی پوش
 اور بستر بہتر ہونا چاہیے اسکو اونھون نے فوراً منظور کر لیا اسکا پسندیدہ فیل بھی تھل مویا کی پیش خوار تھا
 ایسے ایسے امور جزوی میں بھی ہم دیکھتے تھے کہ ایسے ہی خیالات اس بارہ میں تمام جانیں جا رہی تھیں
 بھانپورہ ایک شہر پانچ ہزار گھر کا ہے گرد اس کے ایک دیوار ہے اور وہ اب تک قائم
 اور بحالت عرش اسلوبی ہے باشندے وہاں کے ظاہر راضی ساتھ انتظام ملائم تانتیا جوگ کوہن
 جو دیوان حال دربار ہو کر کا ہے مگر اون جملہ باشندوں کو یقین واثق اس امر کا ہے کہ یہ انیت
 اور آسائش صرف بوجہ حکومت ناگران یعنی انگریزی کے ہے ہم نہایت راضی باشندگان دی عزت
 بھانپورہ کی ملاقات سے ہیں جو تجارت اور ماہجن اور اہل حرفہ تھے اور وہ سب ہمراہ اپنے حاکم کے
 ہماری ملاقات کو آئے تھے اور اسقدر تواضع اور تکریم پیش آئے کہ ہمارے اپنے ملک یعنی
 میوار کے باشندے اس سے زیادہ تر تواضع اور تکریم کے ساتھ پیش نہیں آ سکتے تھے وہ اہل
 اونھون نے قدیم رشتے کو فراموش نہیں کیا ہے یعنی راو بھانپورہ کا گو ایک علاقہ غرور و شہرتی اپنے
 قبضے میں رکھتا ہے مگر منجملہ رعایاں کلان میوار سے تھا اور ابابانک اسکو تک بابت آمد کی اپنے
 قدیم مالک کے ہاتھ سے لکھایا جاتا ہے اور گو قریب سو برس گزرے کہ ہو کر حاکم عامل میان کا ہے
 مگر یہاں واسطہ اور سلسلہ قوت عظیم رکھتا ہے

مقصود گروٹ تانچہ نہاد و سمیر نہاد اصلہ تیرہ میل بجانب جنوب و جنوب و مشرق اس سے خوشی حال
 ہوتی ہے کہ اب میدان مالوہ میں قدم فرما ہوئے اور وہ فعل جاتا رہا کہ ہر قدم چہرہ آواز آتی تھی کہ
 کھڑک رہے اوس رائے کا یہ حال تھا کہ اگر اچانک ناگ زمین سے کھڑکی اور طرف نائل ہو تو ضرور آدھا
 ٹھوکر کھا کر پڑے ایک عجیب اختلاف ذاتی یہ زمین اس مقام کے اور زمین ہر دلی کے پیدا ہے یہاں

گو ہمیشہ جنگ و جدل کا بازار گرم رہتا ہے تاہم میدانِ ہما سے بھر میں ہم پاتے ہیں کہ ہر ایک باشندہ اپنے مسکن جس پوش میں خوش دل ہے اور وہاں گو آن پورنا کی دیار رہتی ہے مگر رعیت نہایت ناراض اور تباہ ہے یہ دیکھ کر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس اختلاف کا باعث کیا ہے ہمنو اسکی وجہ آئندہ بیان کی تو گروت ایک شہر شگفتہ بارہ سو گھر کا ہے دارا ریاست ایک ٹپہ کا یا ایک جزو رام پور کا اور رام پور سے ایک حاکم بیان کے انتظام کے واسطے بھیجا جاتا ہے اسکے گرد بھی دیوار فصیل کی ہو مگر باشندے وہاں کے خیال کرتے ہیں کہ اب اونکو بہتر حفاظت بہ نسبت دیوار کے حاصل ہے بیان کوئی شے قدیمی نہیں ہے مگر مولیٰ اور اوسکا قلعہ قدیم جو قریب نصف راہ پر آجکی منزل میں واقع ہے کچھ سامان واسطے ہماری کتاب یادداشت کے سرانجام کر سکتا ہے خصوصاً ایک نقش تو بن جو ایک قائم ہے اور ٹکڑے تعمیر کے جو ہر طرف پڑے ہوئے ہیں اسکی نسبت کچھ اقوال قدیم بیان نہیں کرتے صرف اسقدر حکو دریافت ہوا کہ یہ مقام مسکن ایک راجہ کا تھا جسکا نام ساتل پاتل تھا اور یہ راجہ عہد پانڈوان میں حکمران تھا +

ہمکو نہایت تعجب اس امر سے ہوا کہ بیان میدان میں سنگریزے ابری ہر رنگ اور ہر صورت کے نظر آنے اور وہ ابری دار بھی تھے اور صاف بھی تھے بعضے کچھ روشن تھے اور بعض سیاہ اور اکثر آب منجمد دیکھا کہیں سخت اور کہیں نرم بعض میں اب تک برگ گیاہ یا بیج گیاہ جسپر وہ منجمد ہوا تھا موجود اور نظر آتے تھے مگر کہیں پہاڑ نظر نہیں آتا تھا جنگی پردی کے باعث یہ انجا آب اس میدان صاف میں متخیل کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چہل نے طغیانی کر کے اس سطح میدان کو غرق آب کر دیا ہوا اور پانی گھاٹ میں رکھ کر کسی وجہ سے منجمد ہو گیا ہوا اور بیان کوئی ندی یا نالہ بھی نہیں ہے جس سے وہ صاف ہو جاتا بیان مٹی بھی ایسی نہیں ہے جس سے یہ پانی جمع ہو کیونکہ اگر تھوڑی دور کندہ کیا جاوے تو تختہ سنگ نکل آتے ہیں +

مقام غار ہلے دھونڈا تا پنج ماہ دسمبر۔ بچانپ جنوب دس ڈگری بچانپ مغرب اور فاصلہ یہاں یہ علاقہ ہلکویا دھویار کی ڈلاتا ہے سطح زمین اوسی قسم کا ہے اور زور زری بھی دلیا ہی ہے اور مثل منزل دیروڑہ آبن میں بھی سنگریزہ ابری بہت ہیں جب ہم نزدیک اپنے محل پلاس کے یعنی نماز ہاے دھونڈا کے پہونچے ایک پہاڑی پر ہمارا گذر ہوا اوسپر جنگل ڈبک کا تھا اور اسی میں سے راستہ

تاکہ وہ جاتا تھا ہمارا خیمہ شمالی تہ پر غار کے نصب تھا اور اسکے نزدیک ایک تحفہ تالاب واقع تھا میان
 عجائبات ایسے ایسے تھے کہ اشتہار سے حاضرین پر غالب آئے تھے اور جب تک ہم نے اپنی تحریک خیا
 بتلاشی عجائبات کو خاموش نہیں کیا اور سوت تک حاضرین نہیں کھائی +

یہ پہاڑ دو سے تین میل تک مدور ہے بجانب شمال وہ بطور کنارے کے ہے اور تدریجاً بلند ہوتا جاتا
 اور بلندی قریب ایک سو پچاس فیٹ کے ہے بلندی پر سے ایک کنارہ سیدھا قریب تیس فیٹ بلند
 معلوم ہوتا ہے چوٹی اور اسکی جھکمرگ کہتے ہیں سطح سے اور اوپر درخت بڑے بڑے ہیں اور
 بجانب جنوب شکل اس کوہ کی مثل نعل اس کے ہے اور کنارے اور اسکے بجانب جنوب مائل ہیں
 اور اسی قسم کی تفصیل قدرتی گرد اور اسکے ہے جسمیں غار بکثرت ہیں ہم نے ایک سو تر غار خود شمار کیے
 ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ غار گویا دروازے مندر و نکلے اور مسکن قدیم باشندگان غار کے ہیں اس
 پہاڑ میں براؤڈ آہن کے خانے بنے ہوئے ہیں اور ایسے آئینہ اور مخلوط ہیں کہ اوپر چلا سکتی ہو
 یہاں نشانات ایک شہر کے بھی ہیں باہر اور اندر پہاڑ کے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہمہ ایک
 دوسرے کے ہیں اگر ہم نشانات دیوار سے قیاس کریں جو نو فیٹ عرض ہوا اور از قسم سا کلو ہیں
 تعمیر ہوئی ہے صرف بڑے بڑے لمبے پتھر بغیر چونہ وغیرہ مصالحہ کے لگے ہوئے ہیں ہم یہ خیال
 کر سکتے ہیں کہ یہ غار ریاضت کیشان کی سکونت کے واسطے بنے تھے مگر اسکے برعکس ثبوت
 بیاحت کثرت اور فصاحت غار ان کے پیدا ہوتا ہے +

جب ہم کنارہ شیر کے نزدیک پہونچے تو ہم اس کے دامن کے گرد گئے آخر کار ہم ایک ٹکاؤ کوہ پر
 پہونچے جو اوپر سے نیچے تک کھلا ہوا تھا یہ ایک دروازہ راستے کا معلوم ہوا جو قریب سو گز
 طویل اور چار عرض تھا اسکے بعد ایک چوڑا باصحن نظر آیا جو قریب سو فیٹ طویل اور تشریف
 عرض میں تھا اور قریب تینتیس فیٹ بلند القصد یہ ایک سطح وسیع پہاڑ کندہ تھا جس کے وسط میں
 ایک چوڑی گلی تھی جس پر کچھ درخت تھے اور اس کے راستے کے دو ان زینہ عجائبات
 کے گزشتہ شمال سے مغرب کی طرف سے اور پھر سے قلعہ کوہ پر جاتے ہیں جس کے پہاڑ چوٹی بلند کی بلند ہے
 غار کہ مٹی میان معلوم نہیں ہوتی مگر ہم نے نہایت عمدہ درخت پیل اور بڑا اور تر مندی کے
 میان دیکھے جس کے مانند ہم نے کبھی نہیں دیکھے تھے +

نقشہ زمین مندر معمولی ہے یعنی ایک مندر اور منڈپ اور سبھا مندر جسکو یہاں بگودا کہتے ہیں اور اونکی ساخت میں سادگی اور مضبوطی نقشہ اور عمل میں ہے ستون اور اونکے سر جو خوب منقش ہیں اونکا بیان علیحدہ ہوگا اور یہاں بہت مورتیں ہیں اور پھول بھی کٹے ہوئے ہیں اونسے ذوق حسین پیدا تھا خصوصاً بیچ نقش و نگار چھپت کے اگر یہ چیزیں میدان کے علاقے میں ہوتیں اور باقاعده باہم رکھی جاتیں تو عجائبات میں داخل ہوتیں مگر جب یہ خیال کیا جاوے کہ یہ سب ایک جسم میں اور خشکی میں ہیں وہ ایسی ہے کہ اوسمیں کچھ کاریگری کسی کاریگری کی ظاہر نہیں ہو سکتی فرش جملہ صنعت کو عجیب تر تصور کرنا چاہیے +

بشنو جسکو یہاں چتر بھوج کی صورت سے پوجتے ہیں ایک چوتراہ پر اونکی مورت ہے پوشاک اونکی زرد رنگ کی ہے یعنی پتھری ہے جسکو وہ بہت پسند کرتے ہیں اسوجہ سے اونکا ایک نام پانڈورنگ ہے پانڈو زرد رنگ کو کہتے ہیں مندر کھان کی گرد دیوتا چھوٹے چھوٹے اس سلسلہ سے رکھے ہوئے ہیں اول دروازے میں جاتے ہی پولیا میں بجانب راست گنیش اونکے نزدیک سرسوتی جنگا تخت زبان پر ہے اور بجانب چپ دو فرزند توام کالی کے یعنی بھیرو ایک تو کال بھیرو اور دوسرا گور بھیرو انسے کچھ آگے جا کے ایک مندر ہے اوسمیں پانچ منجلہ دس مہابدیا ہیں جو ہمراہ کالی کے رہتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی علامت اور سواری سے شناخت ہو سکتی ہے مثل نرگا و انسان و فیل و گا و میش و طاوس مہابدیا سب گہا تک ہیں اور اونکے منتر واسطے وضع ہونے دشمن کے جلتے ہیں اور اونکے نام اور منتر لکھ کر بوقت جنگ جنگ آوروں کے بازو پر بطور تعویذ باندھ دیتے ہیں +

پشت مندر پر تین مندر اور میں منجلہ انکے جو بیچ کا مندر ہے اوسمیں مورت ناراین کی اور پسیناگ کے ہے اور لچھی اونکے قدموں کے برابر ہے اور اونکے نزدیک دودیت یعنی رکشس باہم لڑتی ہیں اور ایک دوسری مورت لچھی کی بھاگتی ہوئی بنی ہے اور گردن پیچھے کو پھری ہوئی ہے گویا وہ اندیشناک ہو کر پیچھے اون دونوں دیتوں کے جاتی ہے اور بھاگتی جاتی ہے ناراین کی مورت کے گرد اور چھوٹی چھوٹی مورتیں ہیں جو سرگ کے گویوں کی ہیں اور وہ ناراین کو گاکر سولاہ ہیں اور باجے بجاتے ہیں مثل مری و بن اور میور یعنی منہ جنگ اور تال اور مردنگ انکی آواز پر

ایک سانپ پیدا ہوا اور بخوشی دل و جمعیت خاطر اپنا کچھ ہلاتا ہے جنوبی مندر بھی مثل مندر کھان کے
 پہاڑ میں تراشا ہوا ہے لیکن اوسمیں جو مورتیں ہیں وہ تہار کے سنگ کی تراشی ہوئی ہیں لہذا وہ
 موافق دیگر اجزاء کے نہیں ہیں دراصل ایک مورت ہما دیو سے جو دہلیز سے پیدا ہوئی ہے اور جس پر
 چتر بھیج بشتو کی نظر کرتی ہے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ یہ مندر دراصل پیدا کنندہ کے نام کا ہے *
 ہم بذریعہ زنیہ جو پہاڑ میں تراشے ہوئے ہیں بجانب جنوب اوپر گئے وہاں سے جو اوس
 شق کوہ سے جو وہاں بھی ہم نے میدان واقع آنرو دیہا سے چہل کا خوب تماشا کیا جسے کہ مندر سورا اور
 سوندوارا بھی یہاں سے نظر آتے تھے اس مقام سے چند قدم پیچھے جا کر اور بجانب چپ توجہ کر
 ہم ایک غار میں پہونچے جسکی چھت اوس قسم کے ستونوں پر قائم تھی جنکو قوم جین کے متبرک پہاڑ
 نام سے تعبیر کرتے ہیں یہاں ایک امر عجیب کا اور بیان کرنا لازم آیا یعنی یہاں جسقدر مندر وغیرہ
 اوسمیں ایک طرف تو علامات مذہب بودہ اور جین ہیں اور دوسری جانب شیوی اور ریشنوی غار کے
 دروازے پر متصل اسکے بڑی بڑی مورتیں اور ہیں کوئی کھڑی ہے اور کوئی بیٹھی ہے اونسے بلا آمین
 شک و ریب علامات مذہب بودہ اور جین کی نمایان تھیں مگر اسمیں بجانب جنوب ہر ایک شے
 پانڈو کی کہلاتی ہے اور ایک مورت جھکی ہوئی دس فیٹ طول میں نبی ہے اوسکا ہاتھ نیچے سر کے
 رکھا ہوا ہے گویا وہ مورت سوتی ہے اسکو بھییم کے فرزند کی مورت کہتے ہیں جو بموجب اقوال قدیم
 صرف ایک گھنٹہ کی عمر کا تھا یہ سنگ ہمارے ہمراہی زبان پر لائے کہ یہ کسقدر طویل ہوتا اگر نو عینے کا ہوتا
 جملہ مجمع مور تو نکا پانچ پانڈو کہلاتے ہیں اقوال قدیم کی رو سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ نواس ہوئی تھی
 تو وہ اپنی جلا سے وطنی میں یہاں آکر رہے تھے اور جو پانچ مور تو نکلے سوا اور مورتیں ہیں وہ گویا
 اونکی خدمتگار ہیں *

ہم نہایت خوش ہیں کہ ہمارا قدیم جین گرو ہمارے ہمراہ تھا اوسنے صحیح حال انکا نسبت اقوال مقامی کے
 بیان کیا اولکا بیان یہ ہے کہ یہ مورتیں جین کے بزرگ آدمیوں کی ہیں جنہوں نے مرتبہ مردان خدا کا
 پایا تھا اور جو پانچ مورتیں ہیں وہ مشہور تر جو بیس بزرگوں کی ہیں جنکو پنج تیر تھے کہتے ہیں یعنی رشب دیو
 بزرگ اول سنت ناتہ سولہوان نیم ناتہ بانسوان پارس ناتہ تیسوان اور جہانیر جو بیسوان بزرگ ہے
 ہر ایک کا مقام متبرک یعنی تیر تھے جداگانہ ہے اور ہر ایک کی علامت بھی جدا ہے یعنی نرگا و کیکی اور

سیاہ چلتا دوسرے کی سنگھ کی اور کسکا مار برقع دار اور شیران علامات سے جو تختی پر لٹنے چوکی مورت پر
 بنی ہن صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کس بزرگ کی مورت ہے وہاں ایک مورت چندر پر بھو کی بھی
 بیٹھی ہوئی بنی ہے یہ بھی اپنی علامت ماہ نو لٹنے ہلال سے شناخت ہوتا ہے یہ سب مورتیں
 دس گیارہ فیٹ کی بلند ہن وہ مورت جو جھکی ہوئی بنی ہے اسکا حال ہمارا دوست کہتا ہے کہ
 ایک بزرگ کی ہے جو شور و شغف دنیا سے ناپایدا کر کے واسطے مرتبہ مراضوں کے حاصل کرنے کو
 ترک کرتا ہے جب یہ حال اسکا ہوا تو اندر کا تخت زلزلے میں آیا اور اسنے حکم دیا کہ اس بزرگ کو
 چھیر سمندر کی راہ دیو لو کہ کو لیجا دین بموجب اسکے جملہ اندر لوک کے باشندے اس کے دیو لو کہ
 لیجانے کے واسطے روانہ ہوئے *

نزدیک اس مندر بزرگان جین کے غار دھو منار کا ہے جہاں تک یہاں سے راستہ بھی جاتا
 اسکو یہاں کے لوگ بھیم کا بازار کہتے ہن طول اس غار کا قریب سو فیٹ کے ہے اور عرض اسی فیٹ
 اگرچہ ہر ایک چیز جو اس غار میں ہے اس سردار پانڈو کے نام سے مشہور ہے مگر جملہ چیز موافق
 طریق مذہب بودہ کے ہے سچ کا مکان بنام سلخہ خانہ یا خزانہ بھی مشہور ہے اسکا راستہ ایک چوک میں سوجھ
 جو قریب بیس فیٹ کے مربع ہے وہ دو ستونوں پر قائم ہے اور اوس میں چار طاق بنے ہوئے ہن
 مگر اب وہ خالی ہن غالباً یہ طاق واسطے مورتوں کے بنے ہونگے اسکے آگے سلخہ خانہ ہے یہ ایک مکان
 تیس فیٹ طول اور پندرہ فیٹ عرض میں ہے آخر میں اسکے ایک دگھوپ ہے جسپر چھت قائم ہے
 یہ عجیب ستون اگر ہم انکو ستون کے نام سے تعبیر کر سکتے ہن بنام اس کے متبرک کوہ کے مشہور ہن
 یعنی سومیر چونکہ یہ پہاڑ آدنا تھہ یعنی بزرگ اول کے نام سے متبرک شمار کیا جاتا ہے لہذا ہم قیاس
 کر سکتے ہن کہ آدنا تھہ کی پوجا یہاں ہوتی ہوگی ایک دھرم سائیکس فیٹ عرض اس مکان کے گرد
 بنا ہوا ہے اس کے نیچے قطار ستون مربع کی ہے جو سب پہاڑ سے تراشے ہوئے ہن اور باہر کی طرف
 بہت خانہ ہاے مربع تعمیر ہن جو جین کے مذہب کے سیوکوں کے واسطے بنے ہن منجھانکے ایک خانہ
 ایک دگھوپ کے اوپر قائم ہے اور دوسرے خانے میں پارساتہ کی دو مورتیں بنی ہن ایک جڑو
 بھیم کے خزانے کی چھت کا گر گیا ہے اسلئے سقف آسمان کی کوہ کے شگاف میں سے نمایاں ہے
 اسکا باعث ایک گور یا جو کو بھی کہتے ہن جسکی مورت اوپر چوٹی برولی کے مندر کے بنی ہوئی ہے

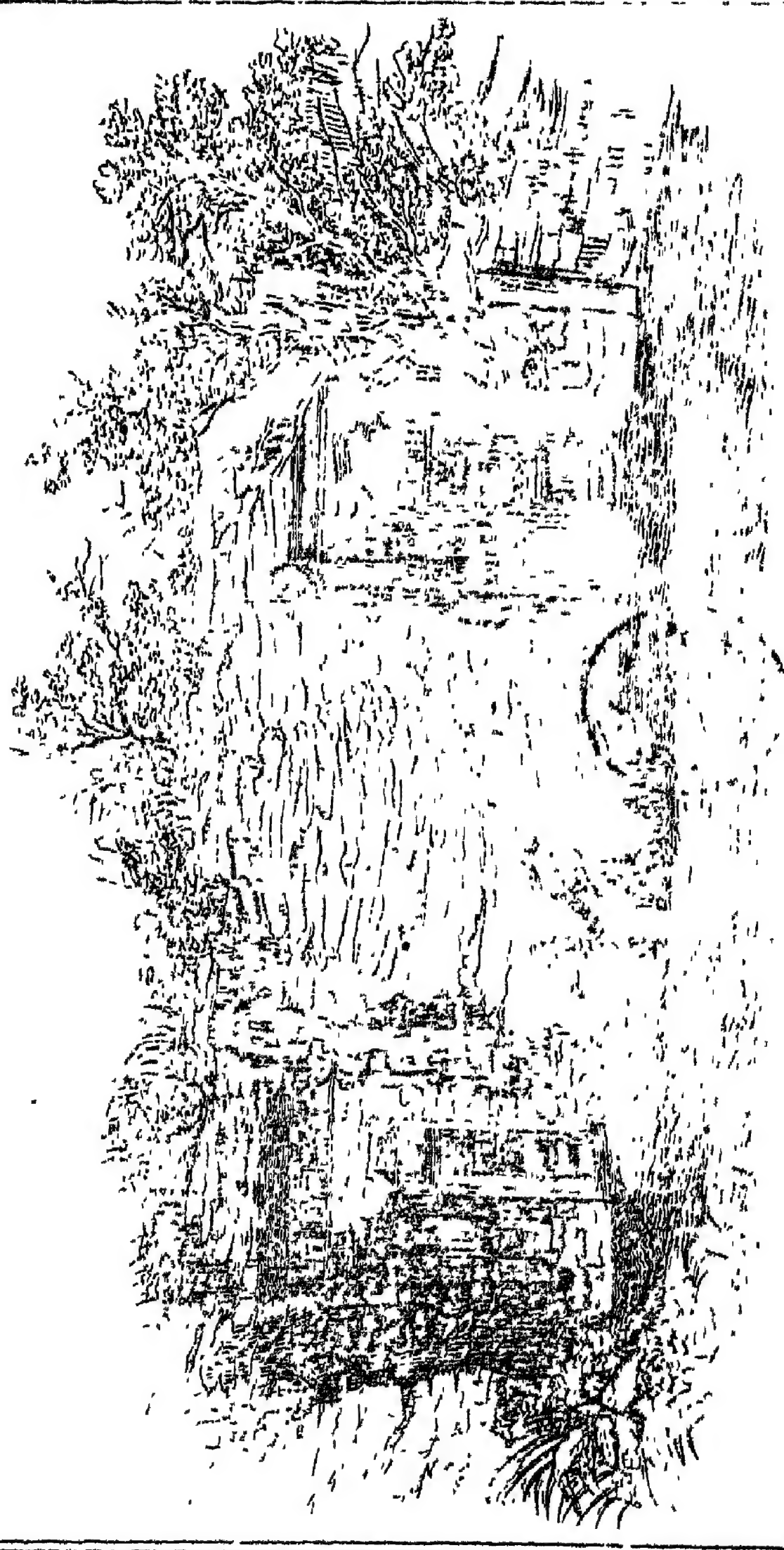
یہ دشمن پانڈوکا تھا جس نے اونکی سلطنت لے لی تھی متصل سلج خانہ کے مکان راج لوک لیئے ریواس کا ہی
مگر اس مقام پر قول قدیم غلطی پر ہے کیونکہ سوائے مسماۃ دروپدی کے جو ہمراہ پانڈوان نبواس میں
گئی تھی مسماۃ کونتی والدہ نہیں گئی تھی +

اور بھی جانب راست یا جنوب و مغرب ایک اور مکان سقف و بام کا تعمیر ہے تیس فیٹ سے چودہ
فیٹ ہے اور وسط میں سولہ فیٹ بلند ہے اس کے نیچے ایک اور مورت لیٹے ستون سویر کا بنا ہوا ہے
اس غار میں ایک درخت بڑے بڑے ٹکڑی ہے اور نشوونما سقف تک کر کے خار کے منہ کی راہ سے
باہر نکل آیا ہے اور وہاں سے سیدھا اوپر کو جا کر اس قدر پھیل گیا ہے کہ کل غار کے اوپر سایہ فگن ہے
(دیکھو تصویر) گرد اس کے اکثر باسدا لائے لیئے مکانات جتیونکے بنے ہوئے ہیں وہ بھی مثل مورت ہا
بزرگان کھڑے ہیں +

مگر یہ امکان سے باہر ہے اور اسکا ارادہ بھی کرنا محض بیکار ہے کہ بیان کافی اس شہر زیر زمین مقام
دھونمار کیا جائے اس امر سے مگر یہ روشن اور ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان میں غار کی پرستش
کیا کرتے تھے اور اگرچہ شان و شوکت میں یہ غار موافق غار ہا سے ایلورا اور کارلی یا سالت کے
نہیں ہیں مگر بنظر قدامت یہ اونسے فائق تر ہیں جو مندر تیر تھا کار یا ایشران مذہب جین کا ہے
ایک نمونہ بیوہ رمانہ بیوہ کا ہے جس وقت میں فن تعمیر بائکاسی عالم طفولیت میں تھا مگر تمام
ایک قوت اختراعی اور اصلی ہیئت اشیا کی ایسی ہے کہ ہندوستان میں کوئی شے ایسی اسطر علی
نہیں ہے مہنے ناحق تحریرات کندہ کی تلاش کی مگر چند حروف جدا گانہ اس قدیم طرح کے جو
پڑھے نہیں جاتے اور جو ہر ایک تعمیر عہد پانڈو پر نظر آتے ہیں جا بجا نظر پڑے کہ خز و نقاشی کے
دامن کوہ میں پڑے تھے مگر یہ ساخت اور مصالحہ میں اونسے مختلف تھے جو کوہ پر تھے لقصہ
مقام دھونمار نہایت لائق دیکھنے کے ہے یہ ایک عجیب مقام اس ضلع میں ہے اور عجائبات
اسمیں بکثرت ہیں +

لہ غلطی سے مہنے نام چندولی کا جو ایک موضع متصل ہے بجائے دھونمار کے درج کیا ہے +

مدرسه انور و قریه ابودمشک در حیدرآباد و قریه ابودمشک - ۱۶۶۹



باب تیسرہ دہم

راستہ اوس زمین پر جس راستہ مولسوں صاحب واپس آئے تھے۔ جنگ پھیلی۔ شجاعت امرنگہ ہارا
 رئیس کو ہلا۔ کارروائی جنرل مولسوں صاحب کی بیچ پہاڑ کے۔ کنواری۔ شگفتہ شکل ملک کی۔
 جھالرا پاٹن۔ مندر۔ مراعات نسبت تجارت شہر کے۔ تدابیر شایستہ نائب کی بیچ قائم کرنے
 اس بازار کے۔ عام ملاقات باشندگان پاٹن۔ شہر قدیم۔ بیانات نسبت اوسکی بنیاد کے۔
 کثرت ویرانہ ہاے قدیم کی۔ عمدہ نقاشی اور کاریگری مندر۔ تحریرات کندہ۔ عبور قدرتی حشر
 ہرقتی اور مالوہ کا کرنا۔ چھاؤنی فوج کوٹہ۔ چھاؤنی نڈارا۔ گگرون۔ ڈابن پور۔ گھاٹ مکندرا۔
 تحریرات کندہ۔ حالات رئیسان گھاٹ۔ چھاؤنی بھیم۔ ویرانہ۔ اسلمہ راجگان قوم ہارا۔ دہسی مقام
 کوٹہ۔ شکار میدان۔ مولف کتاب ہذا پر حملہ آور ہونا ایک نوک صحرائی کا۔ ویرانہ مقام اکھل گڈہ +
 مقام بیچ پہاڑ تاریخ دہم ماہ دسمبر۔ ہم دیروز واپس بمقام گروٹ آئے اور آج صبح وہاں سے
 روانہ ہو کر دس میل کی منزل بجانب شمال و شمال مشرق طے کی زمین قابل یادگار ہے اس مقام
 گروٹ ہی مولسوں صاحب کی واپسی شروع ہوئی تھی یہ ایک واقعہ ایسا مشہور تواریخ انگریزی ہند
 میں ہے جسے واپسی بادشاہ زلوفن کی مقام گریس یعنی یونان میں واپسی اول الذکر کا سہ سالہ
 فوج نے کوئی یادگار نہیں قائم کیا ہے گو تحریر زلوفن خود اوس بدنامی کو کم نہیں کر سکتی جو اوس
 واقعہ تباہی خیر کے اور پرشہرت اور نیکنامی ہماری فوج کی عائد کی ہے ہو لکر مقام برتاپ گڈہ میں تھا
 جب اوسنے خبر آمد فوج انگریزی کی سماعت کی اور فوراً روانہ مند سورہا اور وہاں صرف گھوڑوں کو
 ذرا دم دیکر اوسنے عبور دریا سے چھل اور اگھاٹ سے کیا اور بلا توقف روانہ گروٹ کا ہوا جو قریب
 پچاس میل کے فاصلے پر واقع تھا کیفیت مقامی سے دریافت ہوا کہ مولسوں صاحب ہو لکر کی آمد سے
 ناواقف تھا لہذا اوس روز روانہ مقام چند واسو ہوتا تھا مگر معلوم نہیں کس مطلب کے واسطے
 مقام مذکور کو جانا تھا کہ اس عرصہ میں اوسنے خبر نزدیکی دشمن کی سنی اور بلا توقف اور انتظار انکی آمد کے
 حکم دیا کہ واپس جا کر گھاٹ مکندرا پر قابض ہوں اور لیوکن صاحب کو مع فوج سواران غیر آئین اور فوج کوٹہ
 جیسین اکثر ہزارا رجوت تھے وہاں چھوڑا تا کہ اوسکی واپسی میں تحفظ رہے فوج ہو لکر میں اس ہزار سوار
 اوسکے چار غول تھے اور ہر ایک غول جدا جدا جنگ آزمائی کرتا تھا غول ماتحت۔ خان بنگش کے

جنوب کی جانب سے اوپر فوج لیوکن صاحب کے حملہ آور ہوا اور غول ہرناتہ دادا اٹھانپور کی طرف سے
 فوج کوٹہ پر تاخت لایا لیوکن صاحب نے شل شجاع کے اپنا تحفظ کیا اور ان کے حملہ کو روکا بلکہ ان کو لوپس پا کیا
 اور خود اوپر حملہ آور ہوا اس جنگ و جدل میں او سکوزخم کاری اوسنی کی پا لگیا وہ کسی سپاہی سے
 پہونچا جس شخص نے ہلکا اطلاع اس جنگ کی دی وہ بھی خود شریک جنگ بمقابلہ اس سپاہی شجاع کو تھا
 اوسنے مقام جنگ بھی دکھایا اور درخت حودہ جسکے نزدیک صاحب موصوف زمین پر گرے تھے
 فوج کوٹہ بسر کردگی رئیس کو بلا کے تھی جو قوم کا بار اٹھا اور نام اوسکا امر سنگہ تھا جسوقت او سکوز
 حکم افسر انگریزی کا پہونچا اوسنے تیاری شل قدیم طریق متابعت قوم بار شروع کی مقام اوسنے
 اپنی فوج کے واسطے قریب پاوکوس کے فاصلے پر بجانب مغرب مقام لیوکن صاحب کے پسند کیا
 یہ مقام اوپر کنارہ شمالی امجار کے واقع تھا اوسکی جانب کی حفاظت موضع پیلے سے تھی یہ موضع
 ایک بلندی پر آباد تھا اور نشیب دریا تک تھا جسکے کنارہ پست و بلند تحفظ کرنے اگر حملہ سامنوس
 ہوتا اس مقام پر امر سنگہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور غاشیہ زمین پر بچھا کر بیٹھا اوسکے گرد ایک ہزار
 سپاہی موجود تھے بیان اوسنے ارادہ کیا کہ امجار کے راستے کا حفظ کرے اوسکے سپاہی زیادہ تر
 بیدل تھے اور انھوں نے مقابلہ دشمن کا بنا دیق سے کیا اور دریا کو انکی لاشوں سے پر کیا
 اور نزدیک تھا کہ دشمن کو شکست دے کہ ایک گولی اوسکی پیشانی پر لگی اور دوسری سینے میں
 بجانب راست اسکے صدر سے وہ زمین پر گر گیا مگر فوراً پھرا اٹھا اور ایک شکر بنانے کے
 کو لوپر جھک کر کھڑا ہوا اور سپاہ کو دلیری دی کہ حملہ کریں اوسنے جو بھکاری ظاہر نہیں کی اس
 سپاہ کو کچھ اندیشہ معلوم نہیں ہوا مگر یہ حکم آخر اور کوشش آخر اس بار کی تھی تو اور بجانب دشمن
 اٹھا کہ وہ گر گیا اور سرد ہو گیا سارے چار سو سپاہی اوسکو ساتھ مقتول یا مجروح ہوئے منجملہ مجروحین
 تیس پولیٹیا بھی تھا جو مرتبہ ریاست میں بعد کو بلا کے مرتبہ رکھتا تھا اور بخشی فوج کوٹہ مقید ہوا
 اور اوس سنے بہ دتی ۱۰ لاکھ روپیہ کا تمسک واسطے اوسکی بانی کے اور بطور جربانہ واسطے
 انکی جانبداری انگریز ان کے لکھا گیا +

ایک سادہ خام چھتری اس مقام پر بنی ہے جہاں یہ شجاع ہار اٹھا ایک چوہترہ وہاں ہے جسکو
 جہ جہار کہتے ہیں اور سپر ایک سوار تلخہ بند مع اسب بنا ہوا ہے یہ علامت معمولی ایسے موقع پر ہوتی ہے

کہ مرٹھ کے پیدل ہرگز حملہ نہیں کرتے اور جبونت راو مثل دیوانہ کے اپنی دستا زمین پر سے مارتا تھا اور اپنے سواروں میں سے شجاع لوگوں کو پکارتا تھا اور آمادہ کرتا تھا ان سواروں کے ہاتھ سے آذیکا۔ سنگلیہ صاحب اور ان کے ہمراہ سپاہی قتل ہوئے تھے یہ ایک نصیحت ہے جس سے ہکو فائدہ حاصل کرتا چاہیے یعنی ایسے شخص کو ہرگز افسری سپاہ پر مامور نہیں کرنا چاہیے جو سپاہی کو نہیں سمجھتا اور نہ اونپر اعتبار کرتا ہو اور انکی لیاقت اور پاسداری نہ جانتا ہو +

مقام پنج پہاڑ۔ ایک شہر سنگفتہ اور آبادان ہے اور اون چار اضلاع میں جو ہکو ہتھاق جنگ حاصل ہوئے ہیں اور جنکو منہ ہو لکر سے لیکر نائب کے حوالے کیے ہیں اول مرتبہ کا ہے ان اضلاع کے دینے سے منہ بار احسانندی سے سکدوشی حاصل کی اتنی مواضع متعلق پنج پہاڑ ہیں گواد سے کبھی کم از چاس ہزار روپیہ وصول نہیں ہوتا ہے مگر وہ لائق دو چند آمدنی کی ہیں اس شہر میں دو ہزار گھر آباد ہیں اور ایک بازار وسیع جس میں ہتھول تجارت اور مہاجن آباد ہیں اور میں ہے یہ سب ہماری ملاقات کو آئے وہ سبچ پھر مثل تحقیق جکا ذکر سابق منازل میں بھی ہوا ہے یہاں بھی زمین میں کثرت ہے +

مقام کنوارا تاریخ ۱۱۔ ماہ دسمبر۔ بفاصلہ تیرہ میل سبانب شمال و مشرق مشرق سے اس منزل میں بار گندا چھی زر زر زمین پر ہوا اور میں سنگفتہ فصل گندم و نخود پیدا تھی اور جو ابھی بہت تھی ایسے میدانوں میں جہاں جنگ سے لکھ کوئی ہر وقت ہوتی ہے ایسی فصل کا نظر آتا بہت کم ہوتا ہے اور اس فصل کے سبب یہ شہر یعنی کنوارا جسکے معنی اراضی گندم کے ہیں اسم با مسے ہو گیا ہے یہ موضع اولہا کے جو چار میل کے فاصلے پر سبانب جنوب ہے منہ گذرا و پر اس شارع کے کیا جو مقام اوچین سے براہ درہ ہندوستان کو جاتا ہے اس مقام سے مقام سونیل جو ایک شہر گڑھی تین میل سبانب دست راست ہمارے رہا +

مقام جھارا پاشن تاریخ ۱۲۔ ماہ دسمبر۔ بفاصلہ دس میل سبانب شمال شمالی مشرق راستہ ویسی ہی زمین زر زر پر چھوڑ دیا ہے چندر بھاگا کیا جسکا چشمہ یہاں سے صرف دو میل کے فاصلے پر ہے اور منجملہ دیگر پہاڑوں کے پہاڑ دو را فتادہ ریلینو ہکو دکھایا گیا یہ وہ مقام ہے جہاں بھیل لوگ سابق پناہ گزین ہوا کرتے تھے اور جسکے چار ہزار کماندار واسطے غارت گری کے ملک مالوہ میں جایا کرتے تھے

انکو ظالم سنگہ نے پنج دہن سے تباہ کر دیا ہے +

جہاں لاپاشن آباد کردہ نائب ہے جب ہم اوسکے نزدیک پہونچے اوسکی مرہانی سے یہ عزت اور نمبر ہمارا ہوا کہ شہر کے باہر ایک میل کے فاصلے پر فوجدار یعنی جسکو کل اختیارات فوجداری حاصل تھے اور ایک کونسل یعنی جن لوگوں کے مشورہ اور صلاح سے کام و ہانکا ہوتا تھا اور جملہ متمول باشندگان ہماری ملاقات کو آئے اس عزت کی مشکوری ادا ہوئی کیونکہ یہی ایک شہر ہندوستان میں ہے جس میں کچھ عداوت آزادی انتظام کی موجود ہے زیر کہ باشندگان کو اختیار تحریر کرنے قواعد صفائی وغیرہ متعلقہ شہر حاصل تھی اور یہ امر زیادہ تر اسوجہ سے قابل شہرت اور نیکنامی کے ہے کہ اونسکے قواعد تجارت کی ملاہیت ایک نہایت سخت حاکم سے عطا ہوئی تھی جسکا ثانی سختی اور زیادتی میں کل ہندوستان میں نہ تھا گو یہ مراعات منظور کی آزادی نہ تھی مگر ایک امر صاحب تدبیری کا تھا اس امر کی اجازت اور اختیارات بطع وصول معاوضہ کے تھی جو حاصل ہوتا تھا یا جسکی توقع حاصل ہونے کی تھی اور وصول بھی بہت ہوتا تھا طرفین سے مراسم سلام کے ادا ہوسے اور ہمنے وعدہ کیا کہ شام کو خیمے پر پھر ملاقات دیر تک ہوگی اور حکم دیا کہ شہر کے انہوہ کو کم کیا جاوے تاکہ ہم شہر کے اندر سے جاوین اور ہمنے گذر شہر میں کیا سلامی فصیل شہر سے سر ہوئی یہ شہر قریب مربع گے ہے اور گرد و دیوار استحکم مع برج کے تعمیر کی گئی ہے اور اتوار پر اسپر خرچی میں نقشہ زمین کا صاف ہے چوپڑ کا بازار بنا ہے دو بازار ہاے کلان وسط میں ایک دوسرے کو اسطرح قطع کرتے ہیں کہ مقام انقطاع پر زاویہ قائمہ پیدا ہوتا ہے اور سواے انکے دیگر بازار ہاے خود بٹھا صلہ مساوی ایک دوسرے کے منبے ہوئے ہیں بازار کلان جنوب سے شمال کی طرف جاتا ہے ہمنے گذر اس بازار کلان میں کیا اور مقام انقطاع پر ہونچے یہاں ایک وسیع چھت پر ایک مندر کلان چتر بھیج بنا ہوا ہے جسکی بلندی کم از کم نوے فیٹ کی ہوگی گنبد رنگ مرمر اور ستوندار منڈپ اور ہمناسبت قطعات تعمیر مذکور نے ہماری نگاہ کو کشش کی مگر چونکہ اوسکی مرمت عرصہ قلیل سے ہوئی تھی اور سفیدی کی گئی تھی ہمنے چند ان توجہ اوس جانب نکی بنیال اسکے کہ مندر جدید ہوگا اور اوس سے کچھ حال تواریخی قدیم دریافت ہوگا اس مقام سے دروازہ شمالی تک دور وہ قطار مکانات کی جو ایک وضع پر ب تیار ہوئے تھے اور اونسے آسائش اور آرام باشندگان ظاہر ہوتا تھا اور یہ بازار جو قریب ایک میل طول میں ہے جان ختم ہوتا ہے وہاں ایک مندر نائب نے اپنے دیوتا دارکانا تھہ کے نام بنوایا ہے جو مورت یہاں

تھام کی گئی ہے وہ قدیم شہر میں سے کھودی گئی تھی اور نائب کے پاس بمقام کوڑ گئی نائب نے کہا کہ جس نام سے یہ دیوتا چاہے گا اور جس مقام پر اسکی خوشی ہوگی وہی نام اور وہی مقام تجویز ہوگا یہ لکھو اور جو بہت نام دیوتا کے پرچہ ہمارے کاغذ پر لکھے اور ایک گڑھے یعنی غار میں وہ پرچے ڈال دیے پوجاری جو اول پرچہ اٹھایا اوسمیں نام گوپال جی کا تھا پس ایک مندر کلان اور پرکنار سے ایسے ایک تالاب تیار ہوا جس سے بہتر کوئی اور تالاب ہندوستان میں نہ تھا اور ایسی ترکیب اوسمیں رکھی کہ اسکا پانی جسوقت بند کو بندہ دین تو بلند ہو کر مندر مذکور کے گرد بہ جائے *

بیچ بازار شمالی کے جو بقا صلہ مساوی بازار اول الذکر کے ہے مگر منور تمام و کمال تیار نہیں ہوا ہے ایک خوبصورت مندر بنام سولہوین اوتار قوم جین کے بنا ہے یہ بھی ہکو بعد ازین دریافت ہوا کہ قدیم تھا مگر اب مرہٹ اسکی ہوئی تھی اور منجملہ ایک سو آٹھ مندروں کے یہ ایک مندر تھا جنکے گھنٹے قدیم شہر میں بلند آوازہ ہوا کرتے تھے اور اسیدوہ سے اسکا نام جھالراپاٹن رکھا گیا یعنی شہر گھنٹوں کا اور جو باقی لکھا گیا تھا وہ غلط ہے یعنی بنام قوم نائب اسکا نام رکھا گیا تھا یعنی شہر جھالاجو قوم نائب کی تھی اس امر کی ناواقفیت سے ہم نے کچھ توجہ اونپر نہ کی کہ یہ مندر اوسی وقت کے تھے جب اونکی بنیاد جدید ڈالی گئی تھی ہم نے کچھ عرصہ تک ساہ منی رام کے مکان پر جو فوجدار شہر تھا قیام کیا اور تعریف ہر ایک شے کی جو ہم نے دیکھی تھی زبان پر لائے اور یہ امید ظاہر کی کہ اوسکے انتظام کی وجہ سے بہبودی شہر دوچار ایسے ہنگام انیت میں ہوگی بعد از ان ہم رخصت ہوئے روبرو اونکے مکان کے ایک ستون سنگ پر احکام نسبت حقوق شہر کے کتدہ ہیں (یہ احکام جلد اول انگریزی کی صفحہ ۲۰۵ میں درج ہیں) اونکی سادگی پر تبسم آتا ہے مگر حکیم اونہیں سے قواعد قدیم ترقی تجارت کے پیدا کر سکتا ہے جنکے باعث آزاد شہر ہمارے ملک یورپ باعث عام آزادی کے ہوئے تھے بعض بعض کے حقوق بہت محدود کیے گئے تھے تا اونکی نگرانی اشتباہا ایسی تجویز ہوئی تھی اور جو ایک گروہ کو یکجا کیا گیا تھا یہ ایک دلیل کافی اونکے قیام کی اور تحفظ خلافت انفساخ کی تھی حال جنگ دواچی باعث اشتعال دیکھائی کا ہوا اور موجب اس ملامت کا اور اب جو انیت اور صلح جاری ہے اوسکی کارروائی بخوبی ہوگی اگر ایمان میں فرق آیا تو ثابہی پاٹن کی پیش پا افتادہ ہے *

جب نائب نے موقع وقت کو غنیمت سمجھ کر طلبی متمولان قرب وجوار کی واسطے آباد ہونے بیچ اس بازار جدید کی

اوسنے دانائی سے اونکی عقل کے موافق کام کرنا ایک بہتر طریقہ اپنے عہود کے ایفا کرنا تصور کیا اور موافق قانون کے جسکو چارٹر کہتے ہیں دیوار تفصیل گرو کی تعمیر شروع ہوئی اور ایک دستہ فوج کافی وہاں بسر کردگی ایک شخص مشہور اور قابل ادب کے تعینات کی اوسنے چاہات کندہ کرائے اور چشمہ قدیم کے باندہ کی مرمت کی اور جملہ معابد اقوام مختلفہ کی مرمت اور جدید معابد بھرت زر ریاست تعمیر کرائے اور تعمیرات سکنتی کی کیاں ہو اور استحکام کی نظر سے اوسنے روپیہ نصف لاکھ کی برابر لوگوں کو دیا کہ نصف پنا صرف کر کے تعمیرات موافق تیار کرادین مگر سب سے زیادہ مراعات اوسکی یہ تھی کہ اوسنے انتظام عدالت اور پولیس کلیتہً باختیار رؤسا باشندگان کے چھوڑ دیا تھا اور ان لوگوں نے اپنے اعتبار کی ترقی کیواسطے یہ تجویز کی کہ روپیہ جرمانہ اور ضبطی کا بجائے اسکے کہ طعیر طمع اور باعث مداخلت بیجا ہو دو اڑکھانہ کے مندر کے مصارف میں خرچ ہوا کرے ۔

یہ بیان کرنا واجب ہے کہ حاکم اعلیٰ ساہمنی رام جو فرقہ بٹینو سے ہے اوسکے ہمراہ مسیہ گمانی رام قوم اور سوال فرقہ مذہب جین تھا اور ہر ایک کی عدالت جداگانہ اپنے اپنے فرقہ کیواسطے تھی اور جب کوئی امر عام پیش ہوتا تھا تو دونوں شریک ہو کر بطور کونسل کے تحریر کیا کرتے تھے اور وہ دونوں باہم خوشدلی سرانجام کار کرتے تھے اور ہر ایک نے ایک ایک پورہ یا موضع داخلی خود آباد کیا ہے اور اپنی اپنی اولاد کے نام سے اوسکو مشہور کیا ہے اور چوتھیا یعنی ممبر اس کونسل کے حسب رتبت پسند کیے جاتے تھے اور حاکم اعلیٰ بھی حسب اسے باشندگان کے پسند اور نامزد ہوتے تھے یہ شہر گھٹنوکا یعنی جھالرا پٹن کو کہ اور حاجت کسی امر آزادی کی باقی نہیں ہے اسطرح بیچ عرصہ قلیل بیس سال کے اوسنے ایک ایسا شہر آباد کیا ہے جس میں چھ ہزار گھر آسائش اور آرام کے تیار ہو گئے اور باشندے بھی اوس میں کم از کم پچیس ہزار ہونگے مگر قاعدہ موروثی جو اس قدر قوی ان ملکوں میں ہے اور جو اگرچہ باعث اکثر قبوح کا ہے مگر اوس سے اکثر کارا حس بھی رونما ہوتے ہیں اور جنہوں ان رہتوں کو تباہی اور بربادی سے محفوظ رکھا ہو وہ بالاتفاق عامہ حکومت منی رام اور گمانی رام کے سر سے اوتا کر اوسکے لڑکوں کے سر پر رکھے گا باعث جسکے اگر انہیں ویسی ہی ہوشیاری اور عقل منو جیسی اوسکے بزرگوں میں تھی میزنگین جو علامت حکومت ہے اور نیز دیگر حقوق جھالرا پٹن بیکار ہو جائینگے سرکار کی طرف سے صرف حاکم شہر میں یہ رستہ میں یعنی ایک تو کمانڈنٹ یعنی افسر فوج اور دوسرا

تخصیص حاصل مگر ان دونوں کو اس قدر رشک اور کاسہ ہے کہ اگر وہ کچھ بھی مداخلت کرے تو اس شخص پر جبراً نہ ہوتا ہے جو حاصل معمولی اس عذر سے ادا کرے کہ وہ کچھ مداخلت کرے گا +

اس طرح کا حال خلاصہ انتظام اندرونی کا ہے جسکی کیفیت ہم نے ابھی نہایت خوش بیانی و تحریر کی ہے اور ملاقات جملہ متمول اور لائق پاٹن کی ہوئی ہے اول ملاقات کو مہاجن آئے بعد ازاں دلالان اور اور بیہ والے مذہب بٹینو کے ان سبکی ملاقات بنام کوٹھی ہر ایک کے ہوئی بعدہ تجاران اور سوال کی ملاقات اسطرح ہوئی ہم نے دونوں فرقوں کو صبر مراتب بطرح وہ ملاقات کو آئے تھے اور سنی قاعدے سے بٹھایا من بعد تجاران آئے اور چوتھیا اور ہر ایک نے اپنے اپنے گروہ کی طرف سونڈر گزرائی بعد ان کے اہل حرفہ زرگر مس گرہنے ٹھٹھیرے رنگریر حلوائی جسے کہ نوبت ملاقات حجام اور وٹھنڈورہ آئے تک کی پہونچی +

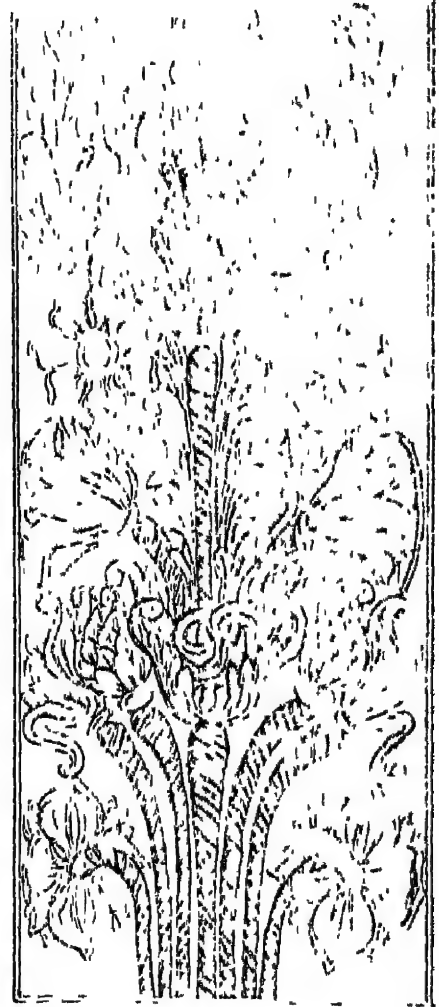
حقوق کاشتکاری ظاہر اہم مقام پاٹن کسی دستوری پر اور ماتحت حقوق تجارت کے تھے قدیم ٹپل ہندوئی گوسب کے پیچھے تھے مگر اس گروہ میں کم نہ تھے رشتہ داری ضیعت نے بھی اپنے دین کو ادا کیا اور ان کے طریق حیا و شرم سے فقرہ برک کا یاد آتا ہے جو مقابلے میں دوسری ریاست قریب کے تحریر ہوا تھا یعنی زبونی کی زیادتی اگر دفع ہو تو نصف بدنامی اور سکی رفع ہو جاتی ہے ساہ منی رام نے خود انتظام باہر کا کیا اور اپنے شریک کے سپرد حجلہ رسوم ملاقات کی کی گروہ زرگران نے ایک کپتی بارود کی فقرہ بصورت ماہی بطور نذر پیش کی اسکے اوپر تمام کام زنجیرہ بنا تھا اسکو ہم اپنے پاس اس غرض سے نہیں رکھتے کہ ساخت میں صناعی اچھی تھی مگر بطور یادگار ایسے روز خوش اور ملاقات دلکش کے رکھین گے اور جس ترتیب سے وہ آئے تھے اسی ترتیب سے رخصت بھی ہوئے اور ان کے آگے آگے روشن چوکی اور جھنڈہ اور ٹرنی اور نقارہ بجاتھا +

یہ حال جھالرا پاٹن کا ہے خدا کرے کہ بدبختی اور سکی دیواروں سے دور رہے اور باندھب اور خلافت دونوں بنظر مبہود عامہ باتفاق رہیں اور نہ اپنی دشمنی سے ترقی مشاہدات اس بازار کو آزاد شہر بنا یورپ سے بخشین +

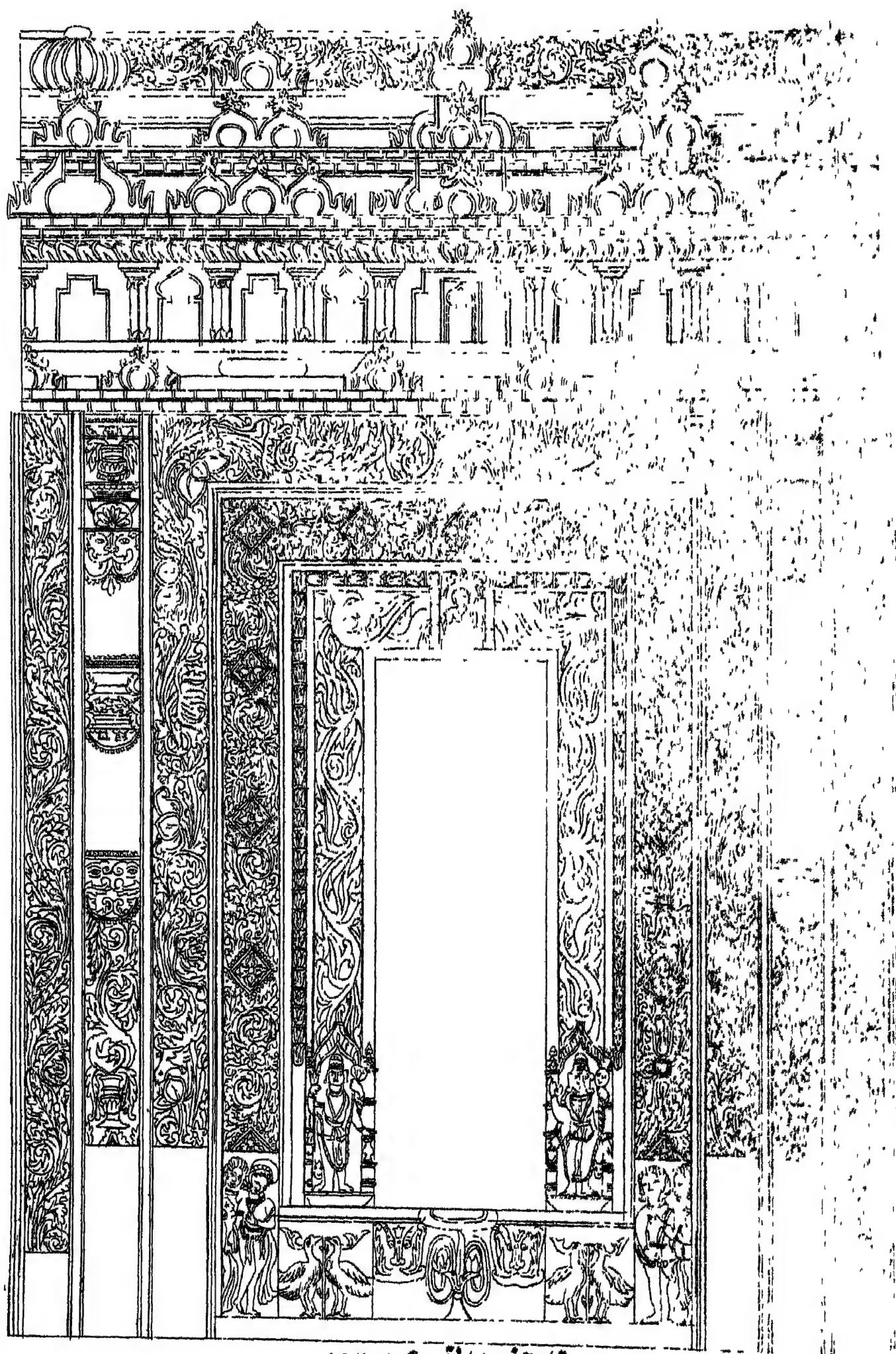
جب قدر چکو دریافت ہوا اس سے پیدا ہے کہ انصاف ایسا عدل کے ساتھ تقسیم ہوتا ہے جیسے اجتماع ساکنین سے یعنی سوسائٹی سے ہوتا ہے مگر کہاں ایسی سوسائٹی ہے جو پابند قیود رہے

اور احکام قوانین میں نگرانہ کر کے مقام جھالراپٹن اب ایک بازار کلان مالوہ بالا کا ہے اور تمام تجارت شہر کا وسطی جو اس بازار کی مساوات سے تا بمقام اندر واقع تھی اب اس شہر میں ہونے لگی گویہ بازار شائع عام پر بروقت آبادی قائم نہیں ہوا تھا مگر اس قباحت کا معاوضہ ایک راستے کے تیار ہونے سے ہو گیا آدنی محصول نمک ہی سمیں بہت آتا ہوگا کیونکہ تمام نمک نکسار جوارہ مغربی اسی بازار سے ہو کر بجانب جنوب و مشرق جاتا ہے مگر یہ بازار کسی شے کی تجارت کے واسطے مشہور نہیں ہے الایہ بازار مقام قیام اشیاء تجارت کا ہے *

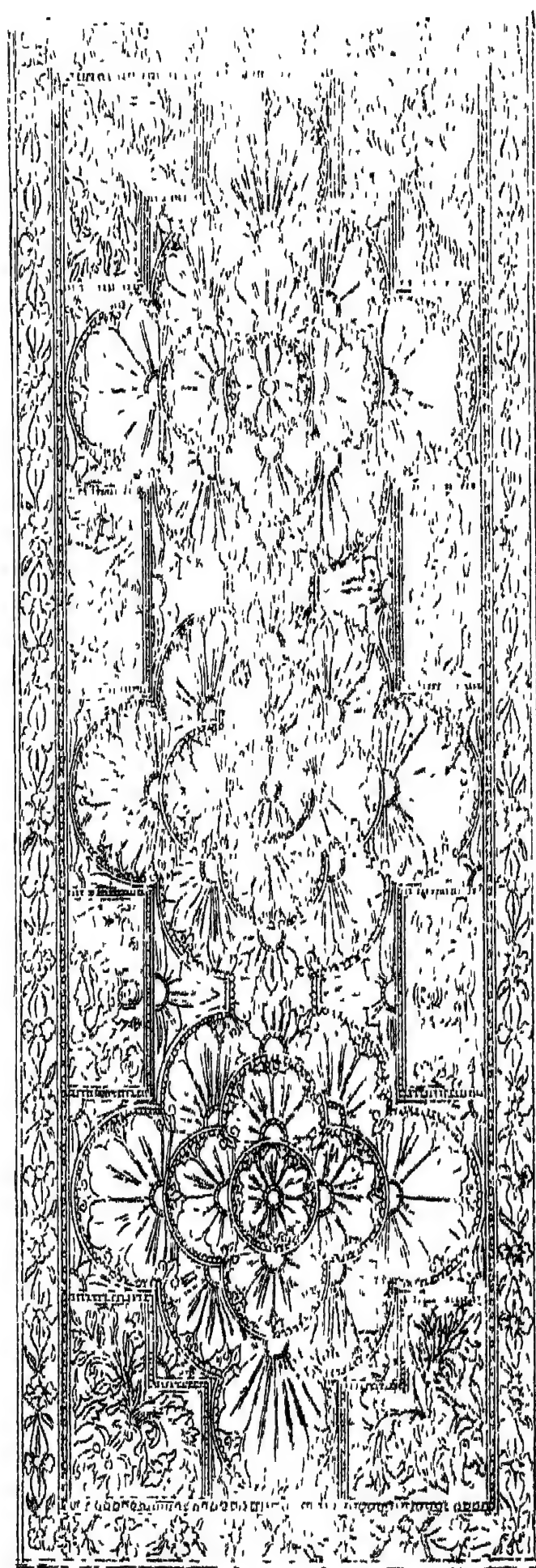
میں شہر جدید کا حال بہت بیان کیا اب پھر ملو توجہ نسبت شہر قدیم کے کرنی چاہیے جس کا نام گوکنا تیا شہر گھنٹہ یعنی جھالراپٹن ہے مگر اس کا نام چندراوتی بھی ہے اور جو ندی اوسمیں جاری ہے اوسکو چندر بھگا کہتے ہیں میان بکثرت شجرے اور حالات بزرگان دستیاب ہوتے ہیں اوس سے ہم تصحیح تحریرات کی کر سکتے ہیں بعض تحریرات میں پھر نام راجہ ہون کا لکھا ہے کہ وہ بانی شہر تھا اگرچہ پور نہیں کچھ صحت سے بنا اس شہر کی منسوب ساتھ دختر چندر سین کے جو راجہ مالوہ قوم کا پرمار تھا کرتے ہیں ایک تحریر میں ان دونوں سے علیحدہ ہی لکھا ہے اور اسکی بنا کو ایک غریب آدمی سے منسوب کیا ہے یعنی ایک شخص مسے جو سے جو ایک ہمیمہ فروش قوم اور سے تھا اس طرح کہ وہ ایک روز ہمیمہ تراشی کر کے اپنے گھر واپس آتا تھا کہ راستے میں اوس کا تبر ایک چھر پر گر گیا وہ پارس تھا اوس سے لگتے ہی تبر اپنی طلافی ہو گیا پس اس شگ کی بدد سے اوس نے شہر ماہ یعنی چندراوتی تعمیر کیا اور چشمہ دھانکا اب تک اوسکے نام سے مشہور ہے یعنی جو اور کا تالاب اور کیرٹہ کہتے ہیں کہ بھیجی پانڈو نے اس شہر کی بنا والی تھی اوس وقت جب وہ مع اپنے براوران کے جب اونکے عہود کو رو سے ہو گئے تھے اس شکل میں گوشہ غزلت اختیار کیا تھا مگر اوسکے دشمنوں نے اوسکی عبادت سے اندیشہ کر کے اوسکے رفیق کو واسطے خلل اندازی کے بھیجا اوس دوست نے جو دیت تھا شکل خاک کی پیدا کی اور جیسے ہی وہ جلدی اوسکے فریب سے نکل کے جنگل میں گیا کہ بھیجی نے ایک تیرا لیا مارا کہ وہ زمین پر گر گیا اور جس جگہ وہ گر تھا اوس مقام سے چندر بھگا نکلی ہے القصہ کوئی اسکا بانی ہو مگر ملو نہایت کم اشتباہ ان اقوال قدیم پر ہے کہ جو دور کو جو بنیرہ آدیا راجہ مالوہ کا تھا ہمیمہ تراش قائم کیا ہے کیونکہ اس راجہ کا نام صرف ایک ہی کندہ میں درج نہیں ہے جو ملو میان دستیاب ہوا ہے بلکہ میں نے اسکا نام ہر ایک شہر قدیم وسطی ہند میں



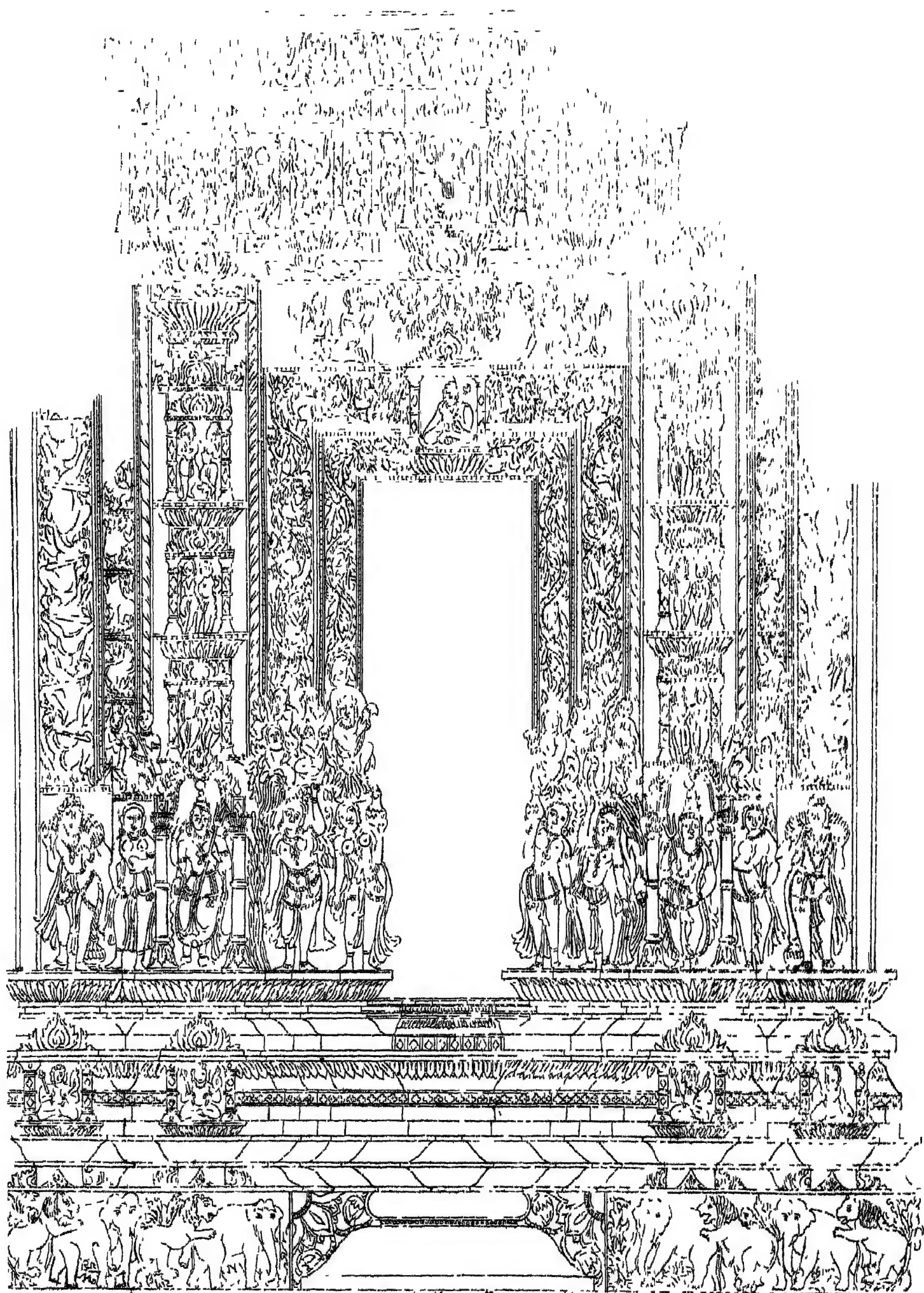
مندرجہ ذیل مقام چندر اوتی کے پتروں پر نقش و نگار مع ۲-۹۹۹



دروازه معبد مقام چندروانی ج ۲-۱۸۶



کارشکرتاش به نقش و نگار بمقام چنبره داتی ج ۲-۸۸۶



در دانه مندر مقام چنبره اوقی خاص مقام پرستش ج ۲-۱۱۶

سب چھت اور ستون اور دیگر زیور وغیرہ کے نقشے بناویگا انکا بیان صرف نقشے سے ہو سکتا ہے (دیکھو تصویر)
 انہیں کے ایک مندر میں اب تک سنگمار چوراہا موجود ہے لہذا وہ جگہ ملک ایشیا میں نہایت عمدہ تصور ہوتا
 گو بوجہ شان و عظمت کے نہیں کیونکہ وہ صرف ایک خانہ چھوٹی مورتوں کا ہے جو گرد مندر کلان کے
 ہوتی ہیں مگر باعث نقشکاری کندہ کے جس سے بہتر کوئی صنایع مالک یورپ تیار نہیں کر سکتا
 (دیکھو تصویر) ہر ایک میں ایک مندر سادہ ہے قریب میں فیٹ مربع اور اسکے آگے ایک سجھامند
 اور ایک والاں کلان ستونوں کا آگے کی طرف واسطے پوجاری اور پوجا کرنے والوں کے اور ہر ایک
 ستون انہیں کا دوسرے سے جدا نقشکاری کا ہے دروازہ اوسکا خصوصاً لائق تعریف کے ہے کیونکہ
 اوسیں صنایع ایک خاص قسم کی ہوئی ہے اور گل و برگ جو بنے ہوئے ہیں وہ نہایت کامل اور عمدہ ہیں
 نہایت افسوس کا مقام ہے کہ کوئی صنایع اہل یورپ نے چھاپہ اور خاکا اس کامل نقشکاری اور
 فن تعمیر کا نہیں لیا ہے ورنہ لوہے سے خیالات جدید پیدا ہوتے اور اوس سرزمین کو جو بنام بھوانی
 دی گئی ہے اس الزام سے بری کرتے کہ اوس سے سوائے بد صورتی کے کوئی اور امر حاصل
 نہیں ہوا اور بھوناز اس امر پر ہے کہ وہ یعنی بھوانی ایسے الزام سے محفوظ رہ سکتی ہے *
 جب تک ہم ہمراہ گھاسی اسکے اس دیرانے میں رہے ہمنے اپنے گرو اور برہمنان کو روانہ کیا
 کہ جا کر تلاش تحریرات کندہ کی کریں مگر اکثر تحریرات اور ہزاروں مورتیں دیوتاؤں کی جو قدیم پائین کے
 ویران شدہ معابد میں سے تھیں شہر جدید میں اور اوسکی دیوار شہر نپاہ کی تعمیر میں صرف ہو گئی ہیں
 تاہم ہماری تلاش کلیتہً بے سود نہیں ہوئی *

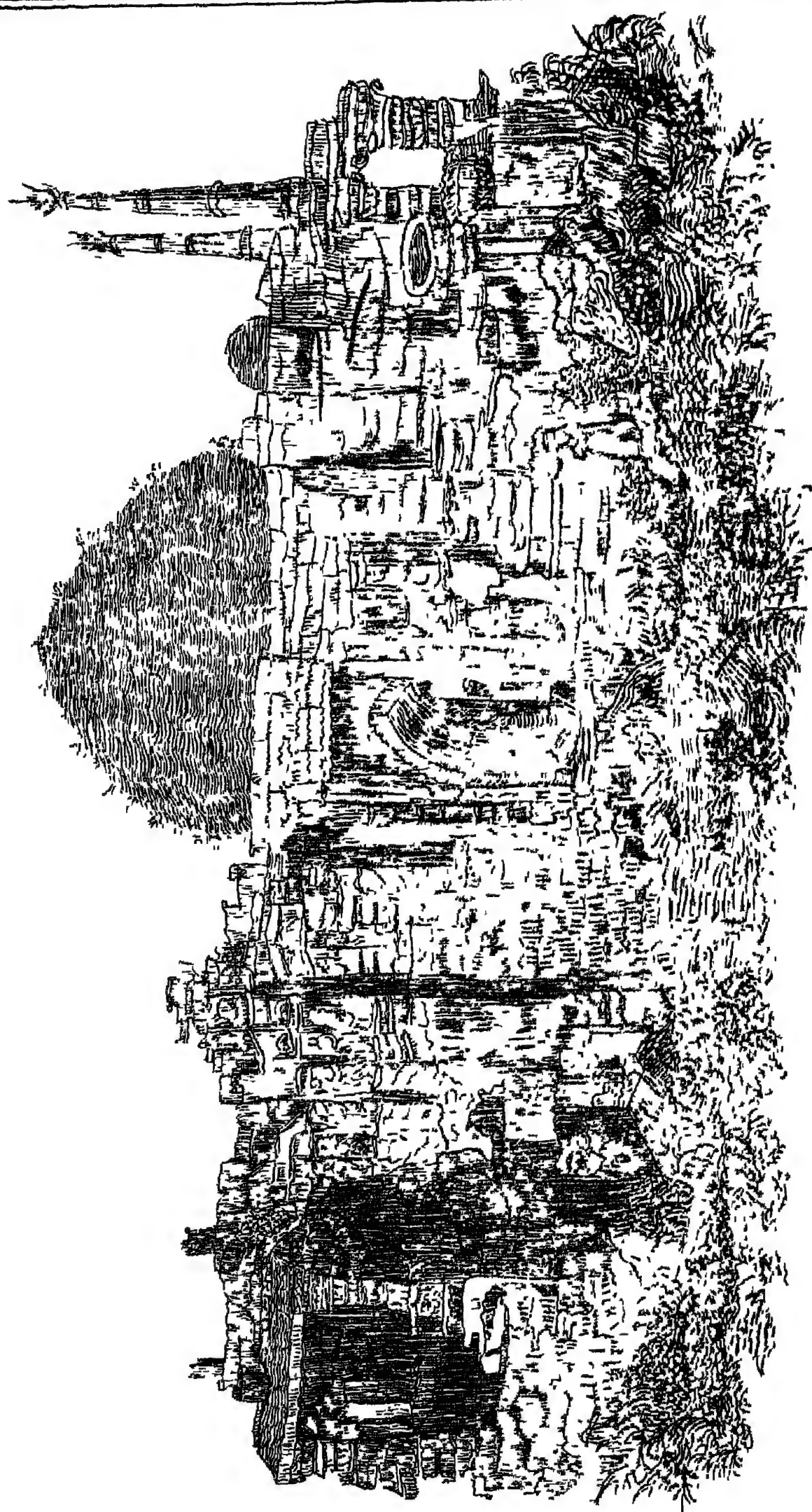
سب سے قدیم کندہ سمت ۴۸۰ء (۹۲۲ ع) کا ہے جس میں نام راجہ درگا نکل یا سلاح قلعہ کا ہی بہت
 طویل ہے اور اوس خط کلزار میں لکھی ہوئی ہے جو خاص اہل بودہ اور جین کے اس ملک میں کندہ
 پائے گئے ہیں اوس میں حوالہ اوس قول مقامی کا جو نسبت پانڈوارجن کے مشہور ہے کیا گیا ہے
 اصل نقشے گھاسی کے میرے کتاب فروش مشرٹ اور کالکٹن کے پامال میں ہے اور کپتان صاحب کے نقشات بھی
 اوس کے پاس ہیں اونسے پیدا ہوگا کہ اگر اونسے کچھ بھی فرق نقل میں ہوا تو وہ باعث خرابی اور بدنامی اصل کا ہوگا
 وہ ان نقشوں سے زیادہ بڑے ہیں اور ہماری خواہش یہ ہے کہ عوام سطح ایک صحیح خیال اور فنون کا کریں جو
 ایک زمانے میں ہندوستان میں جاری تھے *

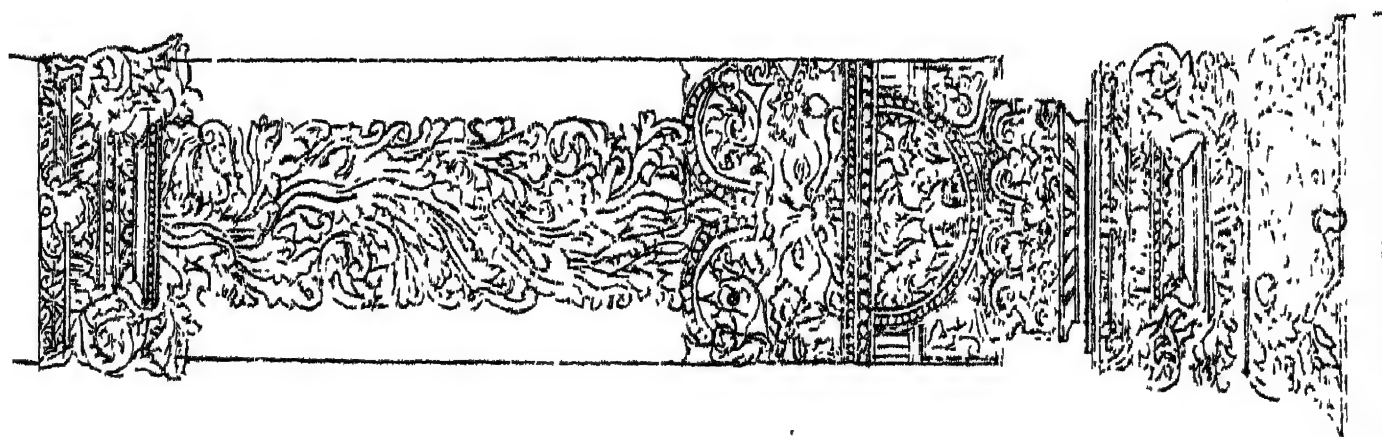
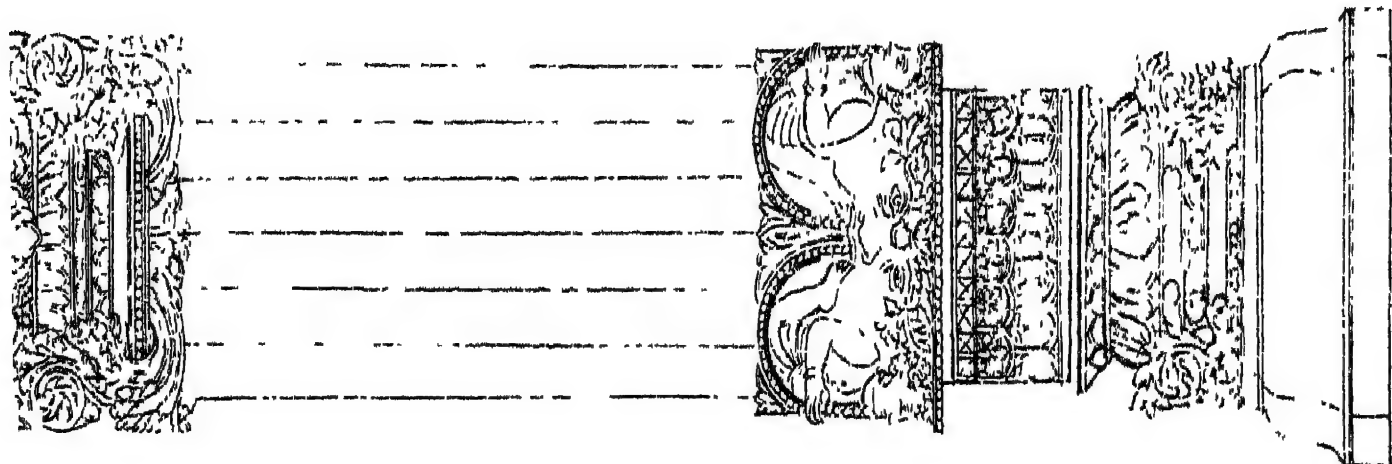
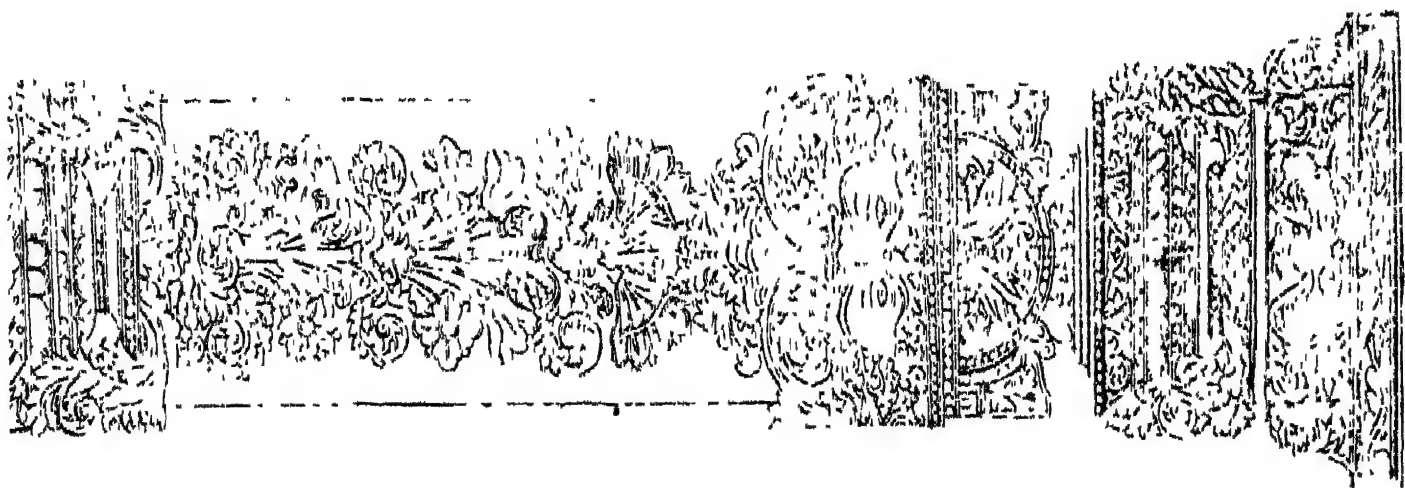
اور حال اسکی جنگ کا درودہ دیت سو جو بہت خوک مقابلہ آ رہا تھا درج ہو اور یہ لکھا ہوا کہ جس مقام پر بارہ مذکور
 زخمی ہوا تھا اور جس جگہ اسکا خون گرا تھا وہاں ایک صورت پیدا ہوئی تھی اور چونکہ وہ مقام زخمی ہونے والی
 کھیت سو پیدا ہوئی تھی لہذا اسکی اولاد کو کھیتی کہتے تھے اور اس کے خاندان میں سو کرشن بھٹ کھیتی تھا
 جسکا فرزند نام کیا کہ تھا اسکی مشابحت کس سو دیسا سے لکھو شمرہ کل روی زمین کا حاصل تھا اور کہنے اپنے
 بہت دشمنوں کو فتح کیا تھا اسکا ایک فرزند کیا کہ نام تھا یہ اوس دیوتا کے برابر تھا جو زمین کو اٹھاسے
 ہوئے ہے اور داناں میں مثل ہما دیوتا تھا اس کے نام سے بچہ بسے دشمن غنہ لگی میں آجاتے تھے
 وہ اوتار ربودہ کا معلوم ہوتا تھا اور مثل سمندر جو تابش مانتا ہے یعنی چاندنی سے ترقی کرتا ہے ہماری
 عقل و دانش ترقی پذیر ہوتی ہے جب اسکی نظر ہماری لیاقت پر گرتی ہے اس کے شعر میں امرت
 بھرا تھا چیت سے چیت تک اس کے بیان ہوم ہوتا تھا یعنی سال بھر لہذا اندر بے اولاد رہا آفرنی
 زمین اتفاقاً ایزاد ہوئی اور اسکی نیکی تینوں دنیا پر سایہ افکن تھی جو روشنی اس کے دشمن کے قیل سوا
 دانت میں تھی وہ جاتی رہی اور جو ہاتہ اسکو مارتا تھا کہ آگے بڑھے وہ کند ہو گیا تھا کون ایسی زمین
 تھی کہ اسکا حکم وہاں تھا اسطرح کا سری کیا کہ تھا جب وہ ملک غیر میں جاتا تھا تو اس کے دشمنوں کی
 زوجگان کے دلوں سے خوشی دور ہو جاتی تھی اس کے جملہ ارادے پورے ہونے +

سمت ۴۸ (۹۲) جلیقہ سودی پور ناشی کو یہ کندہ مندر میں گپت نے جو میرہ بھاٹ گنیشتر
 منزل والہ کا اور فرزند ہر گپت کا تھا کہ یہ تحریر کندہ بعد سری درگا نکل راجہ کے ہوئی تھی اسکو سلام
 پہونچے کوئی پیشانی روشن نہیں جو ربور سے دیوتاؤں کے اور گرو کے اور عورت کے غم نہیں ہوتی
 یہ کندہ مسے اولک سنگ تراش سے کندہ کیا +

ہم کچہ خیالات نسبت اس عجیب کندہ کے لکھتے ہیں ہکو معلوم ہوتا ہے کہ یہودہ بیان پیدائش اس
 کھیتی کا خون بارہ مینے خوک سے جو دیت کا قائم مقام یا خود دیت بلباس دیگر تھا ایک اور
 بیان قیاسی اس امر کا ہے کہ خاندان کلان ہنود میں خاندان شمالی آکر داخل ہوئے تھے نام بارہ کا
 جو ایک نام قدیم قوم انڈو ستھک کا ہے یہ نہایت عمدہ بات ہے کہ تواریخ جیلیر میں بارہ مذکور ہوا ہے
 اس میں اس شخص کے ایک اور دلیل بھی گرو کو گونگی سے یعنی یہ لوگ دیوتاؤں کو شریک رسوم پوجا کے کرتے تھے پس اندر میں

اپنی اندرانی کے پاس نہیں جاسکا اور بے اولاد رہا +





جس ریاست نے عہد شروع تواریخ جادو بھٹی کے مقابلہ اوس کے ہندوستان میں آئیکا کیا تھا اور دونوں نام
تکشک اور کیاک کے اصلی تائار میں نام اول الذکر کے معنی سانپ کے ہیں اور اسم دوم یعنی کیاک کے آسمان
اور ہر جگہ اس ملک میں شہادت اسکی موجود ہے کہ بیان ایسی قوم رہتی تھی جسکا طریق پرستش مار کا تھا اور
اور جس قوم کا نام تکشک ہو گیا تھا اور انکی تحریرات ایسے حروف میں جنکے سرے محو ہیں ہر جگہ وسطی
مغربی ہند میں پائی جاتی ہیں اگر ہم اسکو شریک اوس جملہ مضامین کے کریں جو ہم نے در باب راجہ ہون
بھدراتی والہ اور انگلت سی ہن کی جسے اوس عہد میں خدمتگداری راناسے چوڑکی کی تھی جب ذکر
ایک قوج کشتی کا وسطی ایشیاسے ہوا ہے کیا ہے تو ہم کو خواہ مخواہ یہ نتیجہ مستخرج کرنا ہوتا ہے کہ یہ تحریر کنندہ
(اور سوا ہے اسکے اکثر اور کندہ) ایک یا دو کارستہک اور تائار راجہ کی ہے جو مع راجہ جیت سا پور والہ کے
شریک اور مخلوط ہندو میں ہو گئے تھے *

دوسرا کندہ قدیم بعد کندہ مذکورہ بالا کے ایک مندرجین سے شہر جدید میں دستیاب ہوا اسکی تاریخ سوم
سمت ۱۱۰۳ (سنہ ۱۷۲۰) کی ہے مگر اس میں صرف نام ایک درشن کرنے والے کا کندہ ہے جو اس
مندرجین آیا تھا *

نزدیک بند اور ساگر اکثر چھتریان موتا کی ہیں جنکو نیا کہتے ہیں اور جن کے گرد کی ہیں ایک میں تاریخ
سوم ماگھ سمت ۱۰۶۶ (سنہ ۱۷۰۹) کی ہے اس روز سری منت دیو چلایا چارج سری مان دیو کا
جہان سے گزر گیا تھا صندوق اچارج کا اسطرح بنا ہوا ہے جیسے کوئی درس کتب کرتا ہے اور
ایک کتاب وا ایک تھونی پر روبرو اوسکے رکھی ہے گویا وہ تھونی صندوق یا مینر کتاب کے کھنکھانے
اور یہی ایک علامت نیا پر جن کے چھتر یوں پر ہوتا ہے *

نزدیک اوسکے ایک اور نیا ہے جسے نام دیو ندر اچارج کا لکھا ہے اور سمت ۱۱۵۰ *

اور ایک تیسرے کنار دیو کی ہے جو کرو خاندان کمار چندر اچارج کا تھا جسے ترک جہان بر وزیر خشیہ مول
نچتر سمت ۱۳۸۹ میں کیا *

سوائے اسکے اکثر اور چھتریان بھی تھیں مگر چونکہ انہیں بھی مثل مذکورہ بالا کوئی سند تواریخی

۱۷ دیکھو جلد اول انگریزی صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۷ *

۱۸ دیکھو تحریر کنندہ جلد اول انگریزی صفحہ ۹۵ *

کنندہ نہ تھی اس واسطے اسکا ذکر متروک القلم ہوا +

مقام نراین پور تاریخ ۱۳۔ ماہ دسمبر فاصلہ گیارہ میل۔ بوقت صبح روانہ ہوئے اور قریب ایک کوس مسافت شمال شہر اوس سرحد قدرتی ہرقتی اور مالوہ پر چڑھے مقام شروع فرازی پر گوندو واقع ہے یہ موضع سابق جاگیر کمانی راوین تھا یہ ایک شجاع خاندان سلف کا تھا اور نصف کوس آگے جا کر مقام شیب اتری کا تھا اس گھاٹی میں ہمارا راستہ شمال کی جانب تھا سلسلے بجانب شمال و مغرب مقام گوگردن دوسرے سلسلہ کوہ پر تائی میں نمودار تھا اور مقام بیکو جو نہایت قدیم مقام سہہ اور اول دارالریاست قوم کیچھی کا تھا پانچ کوس بجانب مشرق تبا تے تھے ہماری میں خواہش ہوئی کہ اس شہر کو دیکھیں جو قول قدیم وسطی ہند میں بہت مشہور ہے اور اوس میں اور اوس کے گرد و پیش اکثر چیزیں لائق دیکھنے کے تھیں مگر وقت کم تھا لہذا ہم اپنے راستے پر چلے جس پر فیج ملار الدین غوری نے اس وقت گزر کیا تھا جب اوس نے محاصرہ اچلدا کا پانچ کوس کے کیا تھا یہ گھاٹی تین میل وسیع ہے اور زمین زریز اور تماشا ومان قابل تصویر کے تھا جنگل و دھون طرف آواز طاؤس سے گونج رہا تھا اور تیربول رہے تھے اور صحرائی مرغ بھی بلند آواز تھے اور صبح کی بانگ دے رہے تھے اور آفتاب کے واپس آنے سے خوشی کر رہے تھے ایسے اتری نے گھاٹی کو نائب نے اپنی چھاؤنی کے واسطے پسند کیا تھا اور پانچ سال تعمیر وہ اسی گھاٹی میں رہا آخر کار اس گھاٹی نے بہت اور سامان شہر کا حاصل کیا تھا اوس میں کوچہ اور بازار بن گئے تھے اور مکانات تحفہ تعمیر ہوئے تھے اور سامان دیوار شہر نپاہ کا بہت جلد اور تاکید کے ساتھ جمع ہوتا تھا مگر یہ امید نہیں کہ وہ اسکی تیدی تک زندہ رہے یہ مقام اوس نے خوب پسند کیا تھا جو اوپر کنارہ اجمار کے واقع ہے اور وسط راہ درمیان قلعہ گوگردن اور جھالرا پان کوی تھوڑے فاصلے پر بجانب مغرب نائب کی چھاؤنی کے پڑاؤ کی چھاؤنی واقع ہے جہاں پیران کریم خان جو رئیس اعظم اوس گروہ کا تھا رہتے تھے کیونکہ اسے تنازعات اور فساد کے ہنگام میں نائب سن رسیدہ اتفاق شیطان سے بھی کر لیتا اگر اوس کے ہمراہ کوئی گروہ فارت گران ہوتا چکونماہیت خوشی ہوئی کہ اس چھاؤنی میں جو صورت دوامی کی پیدا کرتی تھی ایک عید گاہ بنائی جاتی ہے کیونکہ وہ شہر لوگ جو قرانی کرتے تھے اور بیگناہ عورات کو بھی قتل کرتے تھے نماز پنجگانہ ضرور ادا کرتے تھے +

ہم نے عبور دریا باہر مشتمل وہ اور امجار کا کیا جو میدان مالوہ میں سیلان کو کے باہر کے زنجیر سے گزر کر
آتری گوگردن میں بہ گیا تھا اور وہاں اوس کے مغرب کی طرف سے گزر کر اوسکو شہر سے جدا کر دیا تھا
بعد ازاں خود جا کر کاشی سندھ میں شریک ہو گیا تھا ۛ



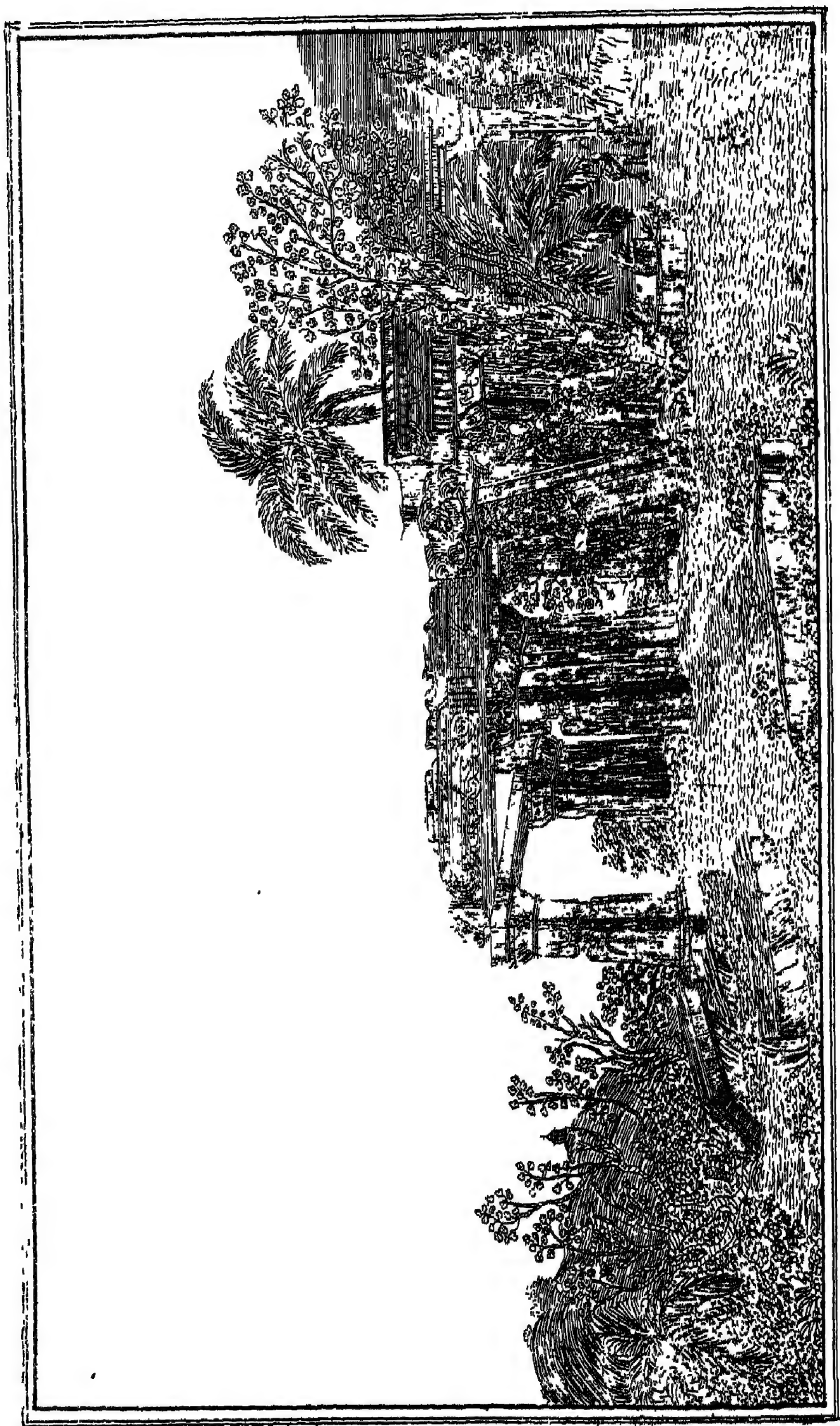
جب تک تم نزدیک گوگردن کے پہنچو اوسوقت تک شہر اور قلعہ شامل معلوم ہوتا ہے اور ایک شہ
مستحکم اور عجیب نظر آتی ہے مگر جب پہاڑ کے اوپر چڑھو تو استحکام اس مقام کا نظر آتا ہے اور پہاڑ بہت
بلندی تک حرکت آب سے کٹ گیا ہے چڑھائی بلندی کوہ کی ایسی درجہ بدرجہ ہے کہ ہکو اوس سے
کمالی تعجب پیدا ہوا اور نیز جب ہم نے بجانب شمال نگاہ کی تو ہم نے دیکھا کہ کالی سندھ قلعہ اور شہر کی
شمال کی جانب ٹکراتی ہے اور وہاں سے بجانب شمال بطور مارچ جاری ہوتی ہے عمق اوسکا قریب
دوسو فٹ نیچے سطح گھاٹی کے ہے اور تین قطاروں میں جاری ہے اور ہر ایک غار اس میں مثل
ایک خندق کلان نظر آتی ہے بعد ازاں دریا میدان بے تردد ہر دوئی میں جاتا ہے جیسے ہم برابر
شہر کے گذرے ہماری سلامی تفصیل کی توہین سے سر ہوئی اور حاکم قلعہ جو حسب الحکم راجہ باہر ہماری
ملاقات کو آیا تھا ہکو اندر ہمراہ اپنے لے گیا اور گو باہر حاکم مذکور اور خواہش طبع سے ہم اس مقام
مشہور کے دیکھنے کو گئے مگر ہم نے کوشش بیج حاصل کرنے آگہی کے اوپر اصل حال اس مقام مستحکم
نائب کے نہیں کی کسی جانب سے دشمن اس کے نزدیک آئے وہ اوسکو مثل زرگاوس کے شاخون سے
پکڑنے لگا اور بذریعہ ناپاک کرنے آب دریا کے ساتھ آمیزش خون کا وکی یعنی غلام الدین خونی اور جابر
قریب پانچ سو سال گذرے اقوام کچی اور اچلہ سے اس مقام کو لیا تھا ان اقوام کے خاندان کا یہاں

بیان کرتا ہے محل ہوگا علاوہ قدیم اتفاق کے گوگرد^{۸۹۲} کے گرد و پیش ایسی شان و شوکت معلوم ہوتی ہے کہ وہ لائق دیکھنے کے ہے اور تماشا شمال کی طرف سے بہتر نسبت اس مقام کے تماشے کے ہوگا جہاں سے ہم نے اسکو دیکھا *

ہم نے پہاڑ پہاڑ آخر شہر تک گذر کیا اور وہاں سے دوسری آنتری لینے گھاٹی میں اترے اور ٹھیک مغرب کی طرف راہ سپر ہو کر ہم اپنے مقام قیام پر پہنچے اور کے پونچے یہ گھاٹی چار سو سے چھ سو گز تک عریض ہے اور تہ در تہ اور زراعت نہایت عمدہ ہے اس کے تنگ و واسطے اور نیز واسطے شکار کو نائب فی ہفت زکثیر عمیق خندق دامن کوہ میں ہر طرف کاٹی ہیں جنکے اوپر ہرن اور خوک گذر نہیں کر سکتے اور جنگل جو پہاڑ کے اوپر ہے ایسا مہلک ہے کہ حیوانات صحرائی کا بھی گذر اوس میں دشوار ہے ہمارا گذر کئی چھاؤنیوں میں جہاں نائب اپنی اچھی اچھی فوج جمع کر سکتا ہے بعض انہیں کی اوپر قلعہ کوہ کے واقع ہیں اور ان سب چھاؤنیوں میں چابوت اور تالاب موجود ہیں جنکو پوکتے ہیں *

مقام کندراتا ریخ ۱۲ - ماہ دسمبر فاصلہ دس میل - بوقت صبح اور پگھاٹی کے ہم روانہ ہوئے اور وسط راہ نرائن پور اور درہ کے ہمنے دیران قلعہ گھاٹی کا دیکھا اسکا نام گھاٹی اس واسطے ہوا کہ وہ ایک قلعہ کوہ پر تعمیر کیا گیا ہے اور اوسکی زراعت گھاٹی پر ہے بوجہ درجہ بدرجہ چڑھائی گھاٹی کے اور باعث نیچے ہونے پہاڑ کے ہم چندان خیال استحکام اس گھاٹی کا نہیں کرتے تھے مگر یہ خیال ہمارا دفع ہو گیا جب ہم اوپر چڑھے اور وہاں سے ہم نے دیکھا کہ ہم کئی سو فیٹ بلند پہاڑ پر جسکی جانب بالکل کٹی ہوئی ہے کھڑے ہیں اور وہاں سے جملہ میدانہاں سے بالوہ پر نظر جاتی ہے اور ہمارے قدموں کے نیچے گھاٹی لینے آنتری امجار کی واقع ہے اور برابر جنگل تک چلی گئی ہے جو جنگل نائب نے ہر ایک گھاٹی کے سرے پر قائم رکھا ہے *

اقوال بکثرت نسبت واقعات حاکمان گھاٹی اقوام کھچی اور ہاراکے مشہور ہیں اور اونسے نشان مہاراج جو کھچی کے گھوڑے کا نام تھا اوسوقت کا بیان ہوتا ہے جب وہ مسلمان حملہ آور ان پر دوڑا تھا یہاں اور بھی بہت چھپڑیاں مقتولوں کی ہیں اور اکثر مندر ہائے خرو نشینا اور پاربتی کے مندر انکے ایک ہیں ہر ایک تصویر کندہ نظر آتی جس میں صرف نام مہاراج مذکور کا درج نہیں تھا بلکہ یہ عجیب امر کہ جب ایک مندر میں تھا پناہ بشوکی ہوئی تھی اوسوقت چار پشت موجود تھیں کندہ یہ ہے *



بیچ سمت ۱۶۵۰ سا کا ۱۵۱۲ اوس سال میں جب کو سو مہینہ کہتے ہیں سورج دکھانے تینا موسم سرما کا ماہ خوش
 اسوج (یعنی کوہ) کرشن پچھ برزیکشنبہ چھتیس گھڑی دن مان ایسے وقت خوش میں کبھی قوم چہان
 مہاراج سری راوت نرسنگھ دیوسنے سے اپنے فرزند سری راوت مہاراج اور اسکے فرزند سری چندر سین اور
 اسکے پسر کلیان داس یہ سوالہ بنایا اوکو مبارک ہو محمد جے سزنام کندہ بدست گلدہو جی کرشن گرو دلش
 قصص سجد شجاعان سے جو اپنے ملک کے تحفظ میں قتل ہوئے ہیں درگزر کر کے ہم صرف ایک کا
 بیان کرتے ہیں یعنی گمان سنگھ اولاد ساونت ہاراجو حال ہم لکھتے ہیں وہ اوس زمانے کا پوجہ راودرجن سال
 راجہ کوٹہ کا تھا اور عہد نو جدار ایک راٹھور راجپوت جے سنگھ گزنی والے کے پاس تھا بوجہ اس فوجدار کے
 گمان سنگھ اس گھاٹی کے تحفظ کی حرمت سے عاری ہو گیا تھا اور اوسکا علاقہ بھی ضبط ہو گیا تھا
 گمان سنگھ اپنے گھر واپس دربار راجہ سے آتا تھا دل اوسکا نہایت مغموم تھا کہ راستے میں وہ فوجدار
 مذکورہ سے جو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ آتا تھا ملا شب تاریک تھی اور ایک مشعلچی آگے آگے اوسکے
 چلتا تھا گمان سنگھ نے مشعلچی کو زمین پر دسے مارا اور سانگ آہنی سے راٹھور مذکور کو پالنگی میں
 پوند کر دیا اور وہاں سے دروازے پر آیا اور کہا کہ راو صاحب کا حکم ہے کہ جب تک وہ وہیں نہ آوے
 اوسوقت تک کوئی اوس راہ سے گزر نہ کرے جب وہ اپنے علاقے میں پہنچا تو اپنے عیال و اطفال
 اور رب سامان اور اسباب لیکر جانب اودے پور روانہ ہوا اور رانا کے پاس سرن یعنی مامن پانیا
 اور رانا نے اوسکو کچھ علاقہ واسطے اوسکے اور اوسکے ہمراہیوں کی پرورش کے عطا کیا اور دیور میں
 گمان سنگھ اوسوقت تک رہا جب تک راجہ ایشری سنگھ جیپور والے نے محاصرہ کوٹہ کا کیا اب اوسنے
 رانا سے اجازت چاہی کہ وہ جاگر خطاط کوٹہ کی کرے اودے پور سے روانہ ہو کر اوسنے تہار سے
 گزر گیا اور بجانب کوٹہ روانہ ہوا مگر کوٹہ چار طرف سے محصور تھا اسنے غم بالجوڑم کیا کہ یا تو کوٹہ پہنچے
 اور یا جان دے یہ مصمم ارادہ کر کے اوسنے حکم دیا کہ نقارے پرچوب دیجائے اور دشمن کی فوج
 اندر سے راہ سپر ہوا راجہ جیپور نے دریافت کیا کہ کون شخص ایسا دلیر ہے جو ہمارے خیمے کے متصل
 نقارے پرچوب دیتا ہوا جاتا ہے جب اوسکو اطلاع ہوئی کہ راوت گھاٹی والا ہے اودے پور سے
 آتا ہے تو اوسنے کہا کہ ہم چاہتے ہیں اوس سے ملاقات کریں کیونکہ اوسنے اپنے والد سنا تھا
 کہ اس شخص نے بلا امانت اسلحہ کے شیر کو قتل کیا تھا یہ حکم ہارا کے پاس پہنچا اوسنے متابعت کی

اور کہا کہ وہ اپنے ہمراہی لیکر حاضر ہو گا، سبکی بردقت ملاقات بہت تواضع اور تکریم ہوئی اور وعدہ ہوا کہ جیپور میں اسکو علاقہ کثیر دیا جاتا اگر وہ ہمراہ رہتا اور سو پوہی راجہ نے کہا کہ اسکی قیمت اسکو کوٹہ میں لیجاتی ہے اور وہ کوٹہ کو اسقدر عرصے میں لے لیگا جس عرصے میں کوئی پان کھاتا ہے یہ سنگر گمان سنگہ کو جذبہ آیا اور اسنے کہا میرا سلام لیجیے ہمارا ج میں ہزار ہا راکے سر کوٹہ کے ساتھ ہیں راجہ نے حکم دیا کہ کوئی اس سے مور چال پر یا فوج میں مزاحم نہوجب وہ دریا پر پہونچا تو اسنے باواز بلند یہ کہا کہ رات گھاٹی کا ایک کشتی چاہتا ہے وہ اپنے راجہ کے پاس جائیگا اور وہ جب گیا تو اسنے دیکھا کہ راجہ ایک دیوار کے عقب میں بیٹھا ہوا اپنی فوج کو دلیری واسطے تحفظ ملک کے کر رہا ہے اسی عرصے میں ایک خبر آئی کہ ایک مقام پر دیوار شکست ہو گئی راجہ کو اسقدر ہمت بھی اپنے نہ دی کہ وہ تعریف اس کے سوام دہرم کی کرتا اور سلام کر کے اپنے ہمراہی لیکر اس مقام شکستہ پر گیا اور اپنی سانگ آہنی وہاں جا کر گاڑ دی اس قسم کے بار ازمانہ سابق کے تھے مگر اولاد رات گھاٹی کی اب نہایت محتاج ہو گئی ہے زمین انکی چھن گئی اور نہایت تنگی سے اب انکو کھانا ملتا ہے +

ہم اس گھاٹی سے آگے بڑھے جہیں اکثر خون راجپوت گرتا تھا اور یہاں کی زمین کو تر کرتا تھا اور بمقام درہ وارد ہوئے باہر درہ کے نائب مقیم تھا اور بمقام پر جہاں سے تین سہنے کا عرصہ گزرا کہ ہم روانہ سفر ہوئے تھے اتفاقاً ہکو دریافت ہوا کہ اوپر گھاٹی کے تھوڑے فاصلے پر اس راستہ پر جہاں سے ہم ابھی آئے تھے کچھ ویرانہ قدیم بنام چوڑا جیم موجود ہے اور اس میں فن سنگ تراشی و تعمیر بہت صوف ہوا ہے بلکہ آج تک دیسی کوئی تعمیر نہیں دیکھی تھی وہ ایک جزو تعمیر شدت کا ہے اس تعمیر کا کچھ باقی نہیں ہے کیونکہ اسباب اور بلبہ اسکا کسی راجہ کوٹہ نے رنگ محل میں صرف کیا تھا جو اسنے ایک بھیلنی طوائف کے واسطے تعمیر کیا تھا ستون سے نہایت اصلیت اور قدامت معلوم ہوتی ہے اور تعمیر منہدی اور مصری دونوں یہاں شامل ہیں اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ متصل چوڑا جہان پانڈو جیم نے اپنی شادی کی تھی دوستوں ہیں کہ اسنے نقشہ کسی تعمیر کا معلوم نہیں ہوتا یعنی وہ ستون کسی تعمیر کے معلوم نہیں ہوتے صرف ستون تنہا بنے تھے مگر تادی اپام سے انکے سر پر سٹی اور گھانٹس پیدا ہو گئی ہے ہر قدم پر جو چار لینے چھتری نظر آتی تھی اور چونکہ یہ درہ بلند محل رہتا

لے دیکھو نمونہ جو ہکو افسوس ہے کہ اصل ستون کی نقل مطابق اصل کے نہیں ہے +



ستون کهنه دره کندره - ج ۲ - ۱۹۵

و کمین اور شمالی ہندوستان کا تھا لہذا یہ مشہور مقام ہوگا اور غالباً زمانہ سلطنت میں کوئی شہزادہ اسکی قدرتی دیواروں میں آباد ہوگا اس شہر میں جا بجا ہیکو نشان قواعد مضیدہ اور ساوہ راجگان ہمارے نمودار ہوئے اور جب نائب نے اپنا ایک ستون بنایا جس میں اوسنے اپنی دست اندازی سے انکار کیا اوسکو اکثر قواعد ایسے ملے جنکا مراعہ اوسکو کرنا پڑا +

یہ حال سننے سابق اور سکے سوانحہ عمری میں درج کیا ہے مگر ہم بیان ایک ترجمہ اوس قواعد کندہ کا کرتے ہیں جو سننے اس درے میں کندہ پایا اور جو جملہ ریاست بیرونی میں مشترک ہے +
ترجمہ - ہمارا وحی کشور سنگہ حکم دیتے ہیں +

بنام

ماہجان و تاجران و کاشتکاران و دیگر اقوام باشندہ مکندرا

سوقت میں اطمینان رکھو اور ماہجانی و تجارت و ثباتی و قرض و داد و ستد و کاشتکاری کرو اور خوش اور مرفہ الحال رہو کیونکہ جملہ ڈانڈ سرکار نے موقوف اور معاف کر دیے جرم کی سزا مطابق اوسکی حیثیت کے ہوگی جملہ اہلکاران معتبر و پیش و پواری و ساسری یعنی شب گرد و چکیدار اور متصدی کو خدمت گزاری کا انعام ملے گا اور واسطے جرم کے سزایاب ہونگے منجملہ اوسکے کوئی مجرم زیادہ ثانی کا یار شوت کا تاجران وغیرہ سے نہوگا اس قاعدے کی تعمیل کی قسم اوس چیز کی ہے جو ہندو مسلمان پاک تصور کیا جاتا ہے یہ حکم زبان مبارک راجہ کا ہے اور حکم نانا جی ظالم سنگہ عموی مادہو سنگہ کے متی اسوج دہم روز ووشنبہ سہت ۱۷۷۱ء (۱۷۷۱ء)

چند روز قیام کرے ہم واپس کوٹہ کو براہ شہر پنج پہاڑا و آئندہ پور کے گئے یہ دونوں شہر کلان اور شگفتہ اور پرکنارہ و ریابا سے صاف واقع ہیں +

مادہو سنگہ سرداری مہارایان و نشان مع چھہ ضرب توپ و دیل تک ہماری ملاقات کو آیا اور ہمارے مقام قدیم تک جو باغ میں بجانب مشرق شہر واقع تھا ہمارے ہمراہ رہا جو چھہ مہینے ہم بانتظار نتیجہ تجاویز جنگا و کر اکثر مقام پر پہنچا ہے بیان رہے ہم نے تلاش کی کہ اکثر ارم و لبشگی پیدا کیے تاکہ خیالات متوحش و رباب ہنیدہ کے جو گرد و نواح میں جاری تھا افسے دور ہوں اس موسم میں اکثر مرغابی صحرائی غلہ نوکے کھانے کو اترتی ہیں اور ہیکو خوشی و وحید اوسکے شکار کرنے اور کھانے سے حاصل ہوتی تھی گاہ گاہ ہیکو شکار بھی

میسر ہوتا تھا اور کبھی ہم اونکو نائب سک چیوان سے نکال کر تھتہ اور سنگ فری سے تعاقب شمال
 ولوٹ مری یعنی روباہ اور خگوش کا کرتے تھے ایک بندہ نوک صحرائی کا ہمارے مقام سے پانچ میل کے فاصلے پر
 واقع تھا اور ایک مکان موسم گرا کے لائق وہاں (دیکھو نقشہ) ایک چشمہ آب کے وسط میں بنا ہوا تھا جانور
 یہاں ایسے مانوس تھے اسوجہ سے کہ اونکو آدمی دانہ کھلایا کرتے تھے کہ اونکا شکار کرنا بھی عادت شکاری
 بعید معلوم ہوتا تھا ایک مرتبہ ہمارا ونے دریا کی سیر کا تھہ کیا میں بوجہ بیماری شریک اونکا منہو سکا اکثر شکاری
 اور ہانکنے والے دونوں کنارے پر گئے اور جو شیر اور بچہ وہاں آرام کرتے تھے اونکو وہاں سے ہانکا
 جو وقت وہ جانور کنارے پر آتے اور سیوقت کشتی سے گولی اونکو مار دیتے ایک مرتبہ مہنے بوجہ دیکھنے
 شکار کے اور نیز بپاعت دیکھنے قلعہ اکھل گٹھ کے جو بفاصلہ چھ میل بجانب جنوب شہر واقع تھا تنہا ارادہ
 روانگی کا کیا اس سیر میں گواندیشہ کسی امر کا تھا مگر خوشی راجہ حاصل ہوئی اس مقام پر دریا پاروں سے
 بند ہوا ہے جو پار میں سو فیٹ بلند ہیں اور درمیان ویرانہ کے یہ جانوران صحرائی پناہ گزین ہوتے تھے
 چونکہ جس کنارے پر ہم تھے اوپر شکار بہت نہیں تھا لہذا مہنے ارادہ کیا کہ دوسرے کنارے پر دریا جو
 کر کے جاوین اسلیے کچہ لکڑیاں وہاں پڑی تھیں مہنے اونکو جمع کر کے ایک بیڑہ بنایا مگر چند قدم کنارے کو
 آگے بڑھا تھا کہ ہم اوپر ڈوبنے لگے اور مجبوری ڈاکٹر سے علیحدگی کا اندیشہ ہوا گو مہنے بعد ازان کشتی اوکے
 لانے کو بھیجی اور کچہ عرصے میں اپنے جملہ ہمراہی اور سامان کو عبور کرا دیا چونکہ نائب کے شکاری ہمراہ تھے
 جو وحوش صحرائی کے مقامات سے واقف تھے لہذا مہنے اونکو اوپر کی طرف دریا کے روانہ کیا اور خود راستہ میں
 ٹیلوں کے نیچے قیام کیا کیونکہ سوائے اس راستے کے اور کوئی راستہ اونکے بھل گئے کا تھا قریب نصف گھنٹہ کو
 ہلکویہاں گذرا تھا کہ جب آواز شکاریوں کی گوش زد ہوئی اور فوراً ایک ریچھ یعنی خرس سال خوردہ جسکی رئیس سفید
 بسبب عمر کے ہو گئی تھی آہستہ آہستہ اس راستے سے نکلا اسکو دیکھ کر جو خوشی کپتان صاحب اور ڈاکٹر صاحب
 ہوئی اوکو ہم روک نہ سکے اور وہ قبل دیکھنے اس خرس کے آجکی صبح کی بکاری کی بہت گفتگو کر رہے تھے
 اور میں چاہتا تھا کہ ان سے علیحدہ کسی مقام محفوظ میں جا کر قیام کروں اور یہ فعل میں ختم نہیں کر چکا تھا مہنے
 مقام ائیت میں نہیں پہنچا تھا کہ اون دونوں صاحبوں نے گولی چلائی مگر دونوں نے خطا کی اور خرس کو
 نہایت غصے میں میرے اوپر حملہ آور ہوا جب دس قدم کا فاصلہ رہ گیا میں نے اوپر گولی چلائی اور اوکو
 بازو کو مجروح کیا وہ زمین پر گرا اور فوراً پھر کھڑا ہو کر منہ کھول کر میری جانب حملہ آور ہوا اب ایک ہمارے

ہر ایک نے سانگ سے اوپر ضرب ماری اور ہلکے بچا لیا سانگ اور کوئی کارخم کھا کر اقبال و خیران غدار ہا
 کوہ میں متواری ہو گیا بعد ہمارے واپس آنے کے پہنچے بقیہ روز ویرانہ اکھل گئے مین گذرنا یہاں ایک
 ڈھیر لہنے انبار سنگ ہا سے ناتراشیدہ کا اور بلا مصالحہ کے پڑا ہے غالباً یہ ایک قلعہ اصلی باشندگان ہیل کا
 ہوگا دونوں قلعہ کوہ پر جنگل ہے اور اوسمیں بہت شکار واسطے راجگان کوٹہ کے سب ایک مقام مشہور گوٹری
 شہرت اوسکی نہیں ہے چند کوس کے فاصلے پر بجانب جنوب اس مقام کے واقع ہے جسکو جین پرماد پور کہتے ہیں
 یہاں ایک چادر پانی کی ہے جو چیل میں گرتی ہے اور چیل کے کنارے یہاں کہتے ہیں چھ سو فٹ سے
 زیادہ بلند ہیں ہندوستان میں بہت کم مقام زیادہ تعریف کے لائق بہ نسبت دور کے دریا مقام کوٹہ سے
 مقام ہینسور تک ہیں یہاں دونوں مداح قدرت اور صنائع نقش بند بہت اشیاء غور طلب دیکھ سکتے ہیں
 پہنچے ہر طرف آدمی واسطے تلاش تحریرات کندہ کے روانہ کیے بعض کندہ ایسے حروف میں ہیں کہ
 اونکو کوئی نہیں جانتا منجملہ اونکے ایک نہایت دلچسپ کندہ ایک راجہ جت کا جو کنسوا سے آیا تھا
 جداول میں لکھا گیا ہے *

باب چار دہم

دیکھنا مقام مینال کو۔ تفصیل حالت زبون جسکو بستی کہتے ہیں۔ مقام بجولی۔ تحریرات کندہ۔
 قدیم تواریخ بجولی۔ شہادت اس امر کی کہ چوہان نے تخت دہلی بادشاہان تاتار سے چھین لیا تھا۔
 معابد مذہب جین۔ تحریرات کندہ۔ مندر ہاے شیو۔ کثرت ویرانہ۔ رئیس بجولی۔ دختر رئیس کوہ
 جوتی ہوئی تھی۔ مقام مینال یا مینال۔ اوسکا موقع لائق تصویر۔ تحریرات پرٹھی راج چوہان۔
 کندہ مطابقت واقعات زمانہ بے معینہ۔ روانگی بمقام بگیو۔ مقام بادوا۔ قلعہ ابولہار۔ شجرہ
 رئیس مذکور۔ بدو عاے سنی جسکی شادی نہیں ہوئی تھی۔ یادداشت باراب تک مطابقت اقوال قدیم
 رکھتی ہے۔ مقام بادوا سے روانہ ہو کر وارد مقام بگیو ہوئے *

بماہ فروری ہم پھر روانہ اود سے پور ہوئے اور چند روز بمقام بوندی قیام کر کے اور وہاں ہر شے کو خوب و خواہ
 پاکر پہنچے راستہ تیار کا اختیار کیا اور ارادہ مصمم واسطے دیکھنے مقام مینال کے ولیمین کیا قریب نومیل پنجاب
 شمال اس طرف مقام مذکور کے پہنچے بمقام بجولی قیام کیا یہ مقام ایک جاگیر منجلیہ جاگیر ہادی کلان
 میوار کے ہے رئیس یہاں کا قوم کا پرار اور خطاب اوسکا راو ہے یہ خاندان جو دراصل راو جکینر متصل کیا تھا

بیچ محمد امیر سنگ کلان کے میوار میں آئے تھے مع اپنی بیٹی کے اسکو عہد قریب دو سو سال کا گذرا ہوگا رانا نے جو راداسو کاکی دختر سے شادی کی اوستے پانچ لاکھ سالانہ کی جاگیر اسکو دی تھیں سابق (جلد اول انگریزی صفحہ ۸۰ میں) اس لفظ کے معنی بیان کیے ہیں کہ اس سے مراد تاجدار ہی ہے گو تا بعد ارمی خفیف قسم کی اور بھی جسکی اصل و اسی ہے آباد ہونے والے سے مراد ہے اصل اسکی و اس یعنی مقام بود و باش اور وند یعنی آباد ہونا ہے مگر اسمین فرق در میان باشندہ ازادانہ یعنی بخوشی خود اور فردور بجاری کے نہیں ہے اور جس مقام پر جوارہ میں یہ لفظ کام میں آتا ہے اس سے مراد شخص قسم دوم سی ہوتی ہے تاہم عجیب تر یہ ہے کہ اس نالت میں کہ نظامی کی علامت پائی نہیں جاتی اور اسے کوئی کام جبریہ نہیں لیا جاتا اور نہ کوئی شخص جہادہ اپنے کام کسی دوسرے کو ہے وہ محصول معمولی ادا کرتا ہے اور صرف قید اسقدر ہے کہ اسکو اپنے واسے یعنی گھر میں رہنا فرض ہے اور یہی فرض خود ایک زنجیر دل کی بھولی کے واسطے کافی ہے +

بھولی (وجیا والی) بیچ اس ویرانہ کے واقع ہے جو اس اوپر پال میں بکثرت ہے جو اکثر تحریرات کندہ تھیں یہاں پائین اول میں ہکوا کا قدیم نام پسند کرنا لازم آیا یعنی اچھو ریا مور کر و نام اخیر ابھی کہا جاتا ہے اور نام اول صرف سنگ کندہ ہی پر ہے یہ سرحد مغربی پر ازاقوال قدیمہ چوہان سے ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطیع اجمیر کے تھے کیونکہ بیان کے کندون میں اکثر مشہور نام اس خاندان کے تحریر ہیں مثل بلسیدلو و سوار و پرتھی راج اور خاصکر شجاعت اور خدا پرستی اور نوراج مور کر و والے کی اور اسکی اولاد بہر راج اور کونت پال کے کندہ ہیں یہ جملہ راجہ مہضر اپنے عاشق مزاج اور رشتہ دار راجہ پرتھی راج راجہ دہلی اور اجمیر کے ہیں +

ایک تحریر میں کندہ جنگ ہائے خاندان چور ہے اور وہ ایسی غلو ط طرح مذکور ہیں کہ فرق کرنا در میان گھلوٹ اور چوہان کے دشوار معلوم ہوتا ہے اسکی ابتدا تعریف ساکبری جننی مانا سوسے جو مان پیدائش کی اور محافظ خاندان (سکھ) کی اور قلعہ ہائے شہمہ کی (دوگ) اور کوہستان اور ویرانہ کی ہے ذکر نام ہا چوہان (وج گوتر) کا کر کے اوسمیں ذکر سرحد بابا راج بند ہاترینی یا بابا راجہ بند ہا چل کا ہے جو بانی مہانی خاندان رانا سے میوار تھے مگر جو نام اس کے بعد مذکور ہیں وہ اس کے خاندان سے تعلق نہیں رکھتے اس سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ چوہان اوپر پال مطیع چور اور وقت میں تھے چونکہ تکرار قدامت

یہاں بے محل نہوگی لہذا ہم صرف آخر مضمون اوسکا مذکور کرتے ہیں یہ ذکر کونت پال نبیرہ ارنو راج کا جسے تیل پور کو فتح اور تباہ کیا تھا اور جسکی جنگ کی شہرت دارالریاستہ دہلی میں بالا بہا سے کے دروازہ پر کاندہ ہے اوسکے برادر گلان کا فرزند پر تھی راج تھا اسنے ایک ڈھیر طلا کا جمع کر کے خیرات کیا تھا اور بمقام مور کرو ایک مندر پار سنا تھہ کا بنوایا تھا اور درجہ شاہی سموار میں جو اسنے حاصل کیا لہذا اوسکا نام سموار مشہور ہوا اوسکی یادگار میں یہ مندر بنایا گیا تھا اور موضع رلیو نا بربل رلیو اوسکے مضار کیواسطے مقرر ہوا سمت ۱۲۲۶ (سلسلہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال کہ آیا چوہان نے زبردستی حصہ تواریسے دہلی لی تھی طے ہو جاتا ہے اور عجب تر یہ ہے کہ نہایت فاصلے کے علاقہ فوجات سے ہلکو ثبوت اوس امر کا حاصل ہوتا ہے جو مشہور کبیشہ چند نے بیان کیا ہے تحریر کنندہ جو مقام اسی (دہلی) اور مینار دہلی پر ہے وہ جملہ اسی عہد میں کندہ ہوئے تھے (دیکھو صفحہ ۴۵۲ کتاب انگریزی) مگر جب توجہ بجا دروازہ بالا بہا سے کے جو قدیم دارالریاستہ قوم گملوٹ کا ملک ساراشتر میں تھا کیجائے تو عجب حال دریا ہوتا ہے اور اوس سے مطابقت اس امر کی ہوتی ہے کہ جب پر تھی راج نے بدلا اپنی والدہ سموار کے قتل کا لیا جو جنگ راجہ ساراشتر اور گجرات میں قتل ہوا تھا کونت پال نے اوس موقع کو غنیمت تصور کیا کہ اپنا حصہ شریک فتح دہلی حاصل کرے چند مذکور اطلاع دیتا ہے کہ اوسنے فتح جملہ گجرات کی بہولا بھیم سے کی تھی *

ہم دو امر دیگر کی اطلاع جو امر عظیم ہیں دستیہ ہیں اول یہ کہ مور کرو قدیم نام بجولی کا تھا اور دومی یہ کہ راجہ چوہان مذہب جین میں تھا اور بموجب قول چند کبیشہ کے یہ کچھ امر خاص تھا کیونکہ اوسکی تحریر سے یہ لگتی حاصل ہوتی ہے کہ اوسنے اپنے فرزند سازنگ دیو کو اسوجہ سے اجیر سے خارج کر دیا تھا کہ اسنے طریق مذہب بودہ اختیار کیا تھا *

مقام مور کرو جو قریب نصف میل بجانب مشرق بجولی کے واقع ہے اب ویران ہے مگر اب بھی وہاں نشان کوٹ یعنی قلعہ اور محلات کے جنگو نو چوکی کہتے ہیں موجود ہیں اور پانچ مندرون سے کم پار سنا تھہ بتونکے جو ٹیلیوان اوتار مذہب جین کا تھا اور یہ سب نہایت عظیم اور صناعی کے ہیں مگر بمقابلہ مندر پار بروہی سے نہیں کر سکتے درحقیقت ہر جگہ یہ امر پید ا ہے کہ تعمیر کنندہ میں کوئی امر متعلق نقشہ یا کاریگری قبل گیارہ صدی کے قابل تعریف تھا منجملہ ہمارے متصدیوں کے ایک متصدی جو لیاقت

نقشہ کشی کی رکھتا تھا اسکے نقشہ کھینچنے میں ضرورت ہے اور ہمارا جین گرو بھی دو تحریرات کندہ کی نقل کرنے میں جو ہمارے میں کندہ ہیں شقت کر رہا ہے ایک نسبت خاندان چوہان کے ہے اور دوسرا سانکھ لوران میں سے متعلق اپنے مذہب جین کے ہے وہ پندرہ فیٹ طویل اور پانچ عریض ہے اور باون ٹکڑوں کے ہیں اور اول کا گیارہ فیٹ چھ انچ طویل اور تین فیٹ چھ انچ عریض ہے پس اس میں اشرف کو بہت کام ہے ایک ندی درمیان ویرانہ کے جاری ہے جسکو منداگنی کہتے ہیں وہاں ایک کنڈ بھی نزدیک مندر بارہو کے ہے اور دو نعمتیں بھی وہاں ہیں مگر اب ویران ہیں ان جگہ نشانات سے دریافت ہوتا ہے کہ جین فرقہ دگبر سے تھے نسب نامہ اندر کوٹ قدیم کے ہے *

اس میں تین اور مندر شیو کے اس سے بھی زیادہ عظمت کے متصل شہر کے ہیں مگر ان میں کچھ کندہ نہیں ہے گو ایک میں جو متصل کنڈ کے ہے جسکو ریواتی کہتے ہیں خدا پرستی ایک رئیس گوہیل کا جسکا نام راہل تھا اور جس نے ایک قطعہ زمین آتری میں اس مندر کے نام دی تھی اور اسکی حدود محدود کرومی تھیں اور دیگر رئیسوں کو ترغیب (یہ ترغیب بے سود نہ تھی کیونکہ اوروں نے بھی اس طرح کے عطایات کیے ہیں) دینے زمین کی اپنی تحریر میں کی تھی اور یہ لکھا تھا کہ جو کوئی اسکا متبع کرے گا اور یہ دھادی تھی کہ جو کوئی ریواتی میں غسل کرے گا وہ عزیز مالک مکان مذکور کا ہوگا اور اسکا اولاد جو قطعہ جدید بھونی کاٹھ مصالحہ ویرانہ قدیم مندر بارے مقام مور کرو سے تعمیر ہوا ہے اور موتیوں دیوتاؤں کی اور دیوتاؤں کی مخلوط لگی ہوئی ہیں یہ امر بیان عام ہے جیسا کہ میں نے مکرر بیان کیا ہے اس سے بہتر کوئی اور شے منظر اسکی نہیں ہو سکتی کہ ہنود چندان بزرگی ہو تو انکی یا بتوں کی نہیں جانتے بلکہ انکو ایک نقل ایسی قوت یا صفت پروردگار کی تصور کرتے ہیں جسکو وہ راضی کیا چاہتے ہیں اور بعد پوجا کرنے کے اور نیوید لگانے کو اس کے خیال میں وہ مورت پھر پھر کی تپھر ہو جاتی ہے اور اسکو بجائے تپھر کے بلاشبہ یا شک کے کام میں لاتے ہیں تمام گرد و پیش کئی میل تک نشان ایام گذشتہ کے نظر آتے ہیں بمقام درولی جو قریب چار میل بجانب جنوب واقع ہے ایک

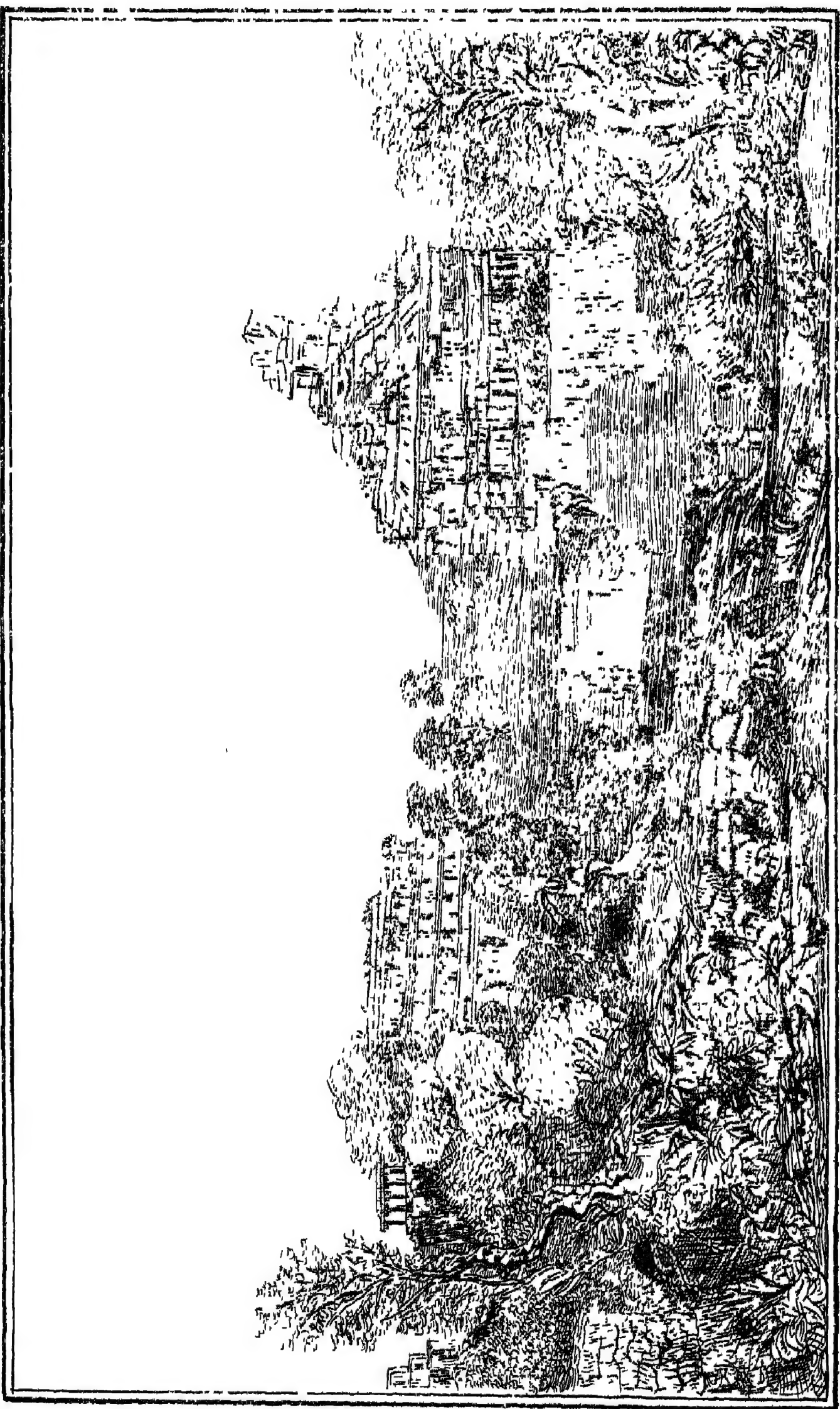
جسکو فرصت اس قدر تھی کہ ہم انکے مضامین سے آگاہی حاصل کریں مگر انکو مع دیگر کندہ کے ہون صاحبوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جسکو شوق ادب کے دریافت کا ہوا اور میں بغیر حاضری اپنے گرو کے مثل ایک جاز کے ہوں جیسے نما یا تپال ہوں

(جیسا چند کبیر کہتا ہے) بیچ بھر (شکرت) آگاہی کے *

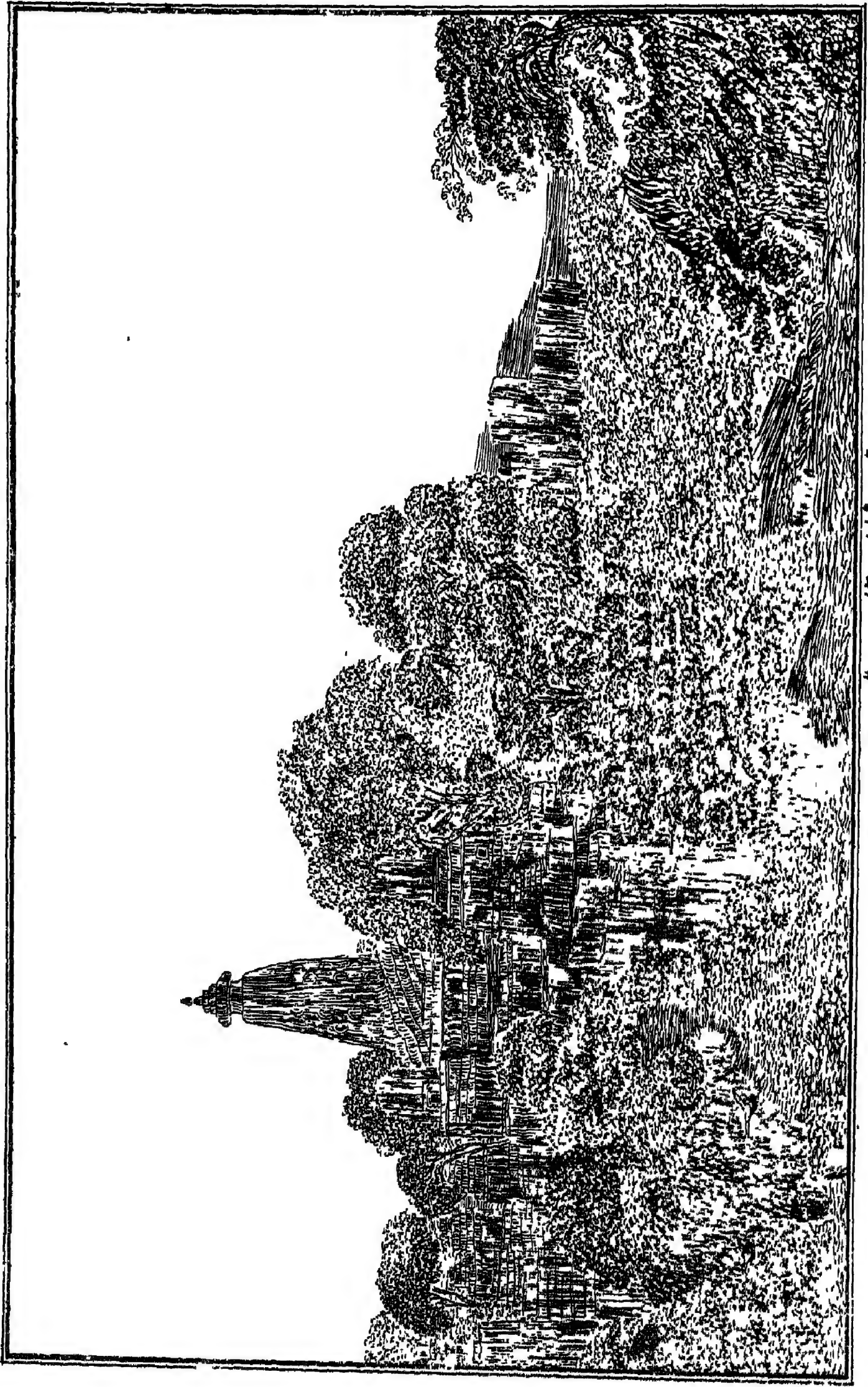
تحریر کنندہ ہے سمت ۹۰۰ (سٹریٹ) کی گروہ کوچہ کار آمد نہیں ہے اور پھر مقام تسوا جو دو میل اور بھی
 بجانب جنوب واقع ہے چار مندر اور ایک کنڈ اور ایک ٹورن یعنی محراب فتح ہے مگر کوئی کنڈہ وہاں
 نہیں ہے بمقام جہولہا قریب چھ میل کے فاصلے پر سات مندر سے کم نہیں ہیں اور ایک کنڈ ہے مگر یہ
 ایک ڈھیر دیرانے کا ہے یہاں ابا گھاٹی کے جو ایک راستہ نشیب کا قلعہ کوہ سے ہے علامات ایک قدیم قلعہ
 اور مندر کی ہیں اور چار پانچ اور مقاموں کا نام سنا ہے جو سب اندر فاصلہ پانچ میل کے مقام بھونی سے
 واقع ہیں اور انہیں ہر ایک مقام پر دو یا تین مندر ویران ہیں اقوال مشہورہ سے نام ویران کنندہ کا
 معلوم نہیں ہوتا اور چونکہ تادمی ایام سے معلوم نہیں ہوتا ہم بلاشبہ اس بدنامی کو منقسم درمیان
 اول برحوت شکنان کے یعنی علاء الدین غوری اور اورنگ زیب کے کرتے ہیں بادشاہ اول لکڑ کا
 نام بغیر لفظ خونی کے کوئی نہیں آیتا اور دوسرے کو کال جن یعنی دیت جو دشمن کرشن کا تھا کہ وہیں
 رئیس بھونی اب بہت کم ہو گیا ہے یعنی آمدنی اسکی بہت کم ہو گئی ہے اور اسکا علاقہ اگر ترو
 کیا جاوے پچاس ہزار روپیہ سالانہ پیدا کر سکتا ہے مگر وہ اسکو آبلہ و نہیں کر سکتا اور زیادہ بیان ہو وہاں
 قائم نہیں کر سکتا جب تک وہ اون افتادہ مور تون کو جو گرداوس کے پڑی ہیں زندہ نہ کرے اسکی خیر
 راجہ امر اسے منسوب ہوئی تھی اور یہ گورن سترہ سال کی عمر کی تھی جب اسکا شوہر فوت ہو گیا مگر اسکو
 جس قدر ترغیب محفوظ رہنے کی دی گئی وہ خلاف اس کے سستی ہونے سے باز نہ رہی (دیکھو ٹرنسکریپشن رائٹ
 ایٹی ایک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۱۵۲) ہم نے بہت محکم دلائل معرفت اس کے عمومی کے جو بمقام او دیو پور
 پیش کیں اور یہ بھی وعدہ کیا کہ ہم کوشش کر کو اسکو علاقہ کو ایزاد کر دینگے ہکو یقین ہے کہ اسکی مفلسی
 زیادہ تر باعث اس ارادے کا ہوئی تھی مگر اس نے ایک نہ مانا وہ ثابت اور قائم اپنے شوہر کے گناہ
 بخشنا نے پر رہی دو یا تین روز قیام کر کے ہم پھر روانہ تلاش کنندہ ہائے قدیم اور خوبصورت چیزوں کے
 ہو کر اور ہکو وہ بمقام ذیل دستیاب ہوئیں یعنی۔

مقام مینال تاریخ ۲۱۔ فروری۔ یہ امر نہایت خوشی کا ہے کہ جو چیز قوت اور قدرت قلم سے زائد تھی
 اسکو نیپل جیکہ نقشبندی مین لا سکتا ہے لہذا ہم اس پر تعمیری عجائب مینال محول کر کے مختصر بیان
 اس کے موقع کا کرتے ہیں اس امر کا خیال کرنا مشکل ہے کہ کس وجہ سے خاندان راجگان پتورا اور
 اجیر کو ترغیب ایسے ایک مقام کے پسند کرنے کی اسلئے جاگیر اپنے خاندان کے لوگوں کے ہوئی تھی

جو موسم گرامین بوجہ انعکاس شعاع آفتاب سنگ ہائے کوہ سے مثل بھی بیٹھے کوڑھ آہنگران ہو جاتا ہوگا
 اقوال قدیم سے البتہ ظاہر ہے کہ بوجہ بلندی کے صرف ہم خواہاں ایسے مقام پر تعمیر نہوانے کے ہوئے
 نام کا وجہ تسمیہ مقام سے بیٹھے مہال سے ہے جسکے معنی غار کلان کے ہیں جو مغربی جانب تپار کے تھا
 اوسمین غار قریب چار سو فیٹ عمیق ہے اوسمین نہایت تنڈی سے ایک چادر آب گرتی ہے اور گویا
 وہ صرف ایک ندی خرو کے شال ہے مگر موسم برشکال میں وہ ایک عجیب شے دیدنی ہوگی اس گھاٹی میں
 داخل ہونا موت کے برابر ہے تاریک مثل اربیس برگ ہائے کلان شاخاے پیچیدہ پر رکھی ہوئی اور
 امریل اور سپر ٹری ہوئی اور سب طرح کے باشندگان جنگل کو تحفظ گرمی و سردی کا اسے حاصل تھا باشندگان
 جنگل سے مراد وحش و طیور صحرائی سے ہے عین کنارہ بلندی پر جو غار کے سرے پر ہے اجتماع مندروں
 اور مکانون کا ہے جنکو بنام پرتھی راج کہتے ہیں (دیکھو تصویر) اور جو انکے مقابلے پر دوسری
 طرف ہیں انکو سمیرسی چور والے سے منسوب کرتے ہیں جو براہدزن راج دہلی اور اجمیر قوم چوہا کا تھا
 اور جس راجہ دہلی کی زوجہ پرتھی بائی نام کو مع اوسکے شوہر اور براہدور کے چند کبیشتر نے اتر کر دیا ہے
 اسمقام پر جو کڑھ کلان درمیان تھا یہ دونوں نمونہ مستحکم خاندان راجپوت مع اپنے عیال و اطفال کے آکر
 باہم ملاقات کرتے تھے اور چند روز عیش و عشرت میں بسر کرتے تھے اور شبہ نہیں کہ یہاں باہم گفتگو
 درباب انتظام ہندوستان کے کرتے ہونگے اگر ہم یقین کو کام میں لاویں اور ہکو کوئی وجہ سبب
 کرنے کی بھی پائی نہیں جاتی تو یہ بیان چند کبیشتر کا صحیح ہے کہ اگر پرتھی راج صلاح اور مشورہ اس
 پولیس ہند کا اس صفت سے سمیرسی دشمن اور دوست کے خیال میں تھا) اختیار کرتا تو اہل اسلام
 ہرگز حاکم ہند کے نمونے مگر شجاعت مستقل اور گرجویشی جنگ آوری پر پرتھی راج نے سب کو غرق کر دیا اور
 جب دانائی اور شجاعت اوسکو تباہی سے محفوظ نہ کر سکی تو شجاع راجہ چوہرا نے قتل پر ایک قہر مگر گوتھا
 یہ دونوں اوپر کنارہ سکر کے قتل ہوئے جان شجاعان ہر قوم راجپوتانہ قتل ہوئے تھے درحقیقت انکو
 بقول چند کبیشتر کے وہ پرے بیٹھے قیامت تھی اور یہ میدان بھی اخیر واسطے آزادی قوم کے اختیار
 ہوا تھا ہکو جسے اوسکے اشعار کو دیکھا تھا اور اوس رحمہ لی کو کام میں لایا تھا جو ہر ایک شخص جو
 حالات راجپوت ملاحظہ کرے گا فرو گذاشت نہ کرے گا اس ویرانے سے بھی نعم و اندوہ پیدا تھا
 موسم بھی یہ ایسا تھا کہ ہر ایک خیر مہیا نکی اس اندوہ کو قائم کرتی تھی درخت بھی جو گرد اس ویرانہ اور



مقام سواد حرمه - پینال - ج ۲ - ۹۰۲



علامات شجاعان کے مترادف تھے بے برگ و بار ہونے کی وجہ سے اور بہت افسردگی اور خزانہ سے اس ماتم عام کے شریک معلوم ہوتے تھے +

ہم کو اکثر تحریرات گندہ مقام ہمال میں دستیاب ہوئیں منجملہ ان کے ایک کا ترجمہ اب ہم یہاں درج کرتے ہیں کہ اس سے بعد ازین صحت شجرہ قوم ہارا کی ہو سکے گی جبکہ حالات اوسین درج ہیں +

نام آسا پورنا (یعنی ہماری امید کی پورا کرنے والی) کل پٹی (دیوی خاندان) اس قوم کی حبلی مہربانی سے خزانہ ہائے مستور ظاہر ہوتے ہیں اور جبکی قوت دینے سے اکثر راجگان چوہان نے دنیا پر

حکومت کی ہے جس خاندان کا بھنور دہن تھا جسے میدان و غامین اپنی خواہش فتح کو حاصل کیا تھا اوسکے خاندان کی قوم ہارا ہیں جنہیں کا مسے کولن تھا جو مشہور اور نجیب النسل و نون خاندان کا تھا

جبکی شہرت اور نیک نامی مثل ماہتاب کے روشن ہے اوس سے جیپال پیدا ہوا جس نے اپنے پہلے جنم کی نیک کرداری کا ثمرہ اس جنم میں بصورت راجہ حاصل کیا اور اوسکی رعایا دعا مانگتی تھی کہ اوسکے

سوا سے کسی دوسرے راجہ کو نہ دیکھیں اوس سے دیوراج ہوا اوس نے جو سوال کسی نے اوس سے کیا اوسکو پورا کیا اور اوسکی خواہش یہ تھی کہ انسان کو خوش رکھے وہ رقص و سرود سے بہت خوش ہوتا

اسکا مندر زندہ ہر راجہ تھا اوسکا جسم آگ کا تھا جسے میدان جنگ میں نام بمقابلہ راجگان رو سے زمین یعنی (بھوم ایشور) پیدا کیا اور مال لیا اوسکے دو منزلیہ مکانات سے نکال لایا اس سے رئیس بجاودا

پیدا ہوئے اور یہاں کی اراضی کی پیداوار سے ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا تھا دیوراج سورت پال پیدا ہوا ۱۵ یہ وہی راجہ ہے جو کہ ازنا تہ گیا تھا (دیکھو صفحہ ۴۵۶ کتاب انگریزی) و فرزند نیسی جو راجہ مقام اسیر سے آیا تھا اسی کا نام شاید یہاں

بھنور دہن رکھا ہے یہ راجہ سمت ۱۳۵۳ (شمار ۱۳۵۳) میں تھا +

۱۶ جیپال وہی راجہ ہوگا جسکو گنگا گنگت سو تواریخ میں بگوکتوہین (صفحہ ۴۵۶ کتاب انگریزی) اور بہ بنیرہ نہ تھا بلکہ فرزند کولن کا تھا جسکا وطن ذکر ہے کہ اوس نے مینال یعنی ہمال کو لیا تھا +

۱۷ دیو فرزند بنگو کا ہے (صفحہ ۴۵۶ کتاب انگریزی) اور بانی مہانی بونڈی بیچ سمت ۱۳۹۸ یا ۱۳۹۹ ع

۱۸ ہر راجہ پسر کلان دیو کا حاکم بادشاہ ہوا جو اوسکو دیا تھا جو بعد ازین اپنی ملک مفتوحہ بونڈی میں ہو لگا دیکھو صفحہ ۴۵۶ کتاب انگریزی + ۱۹ ہر راجہ کو بارہ فرزند تھے منجملہ انکو جو پسر کلان بنام اربار مشہور تھا وہ لک ببادشاہ ہوا دیکھو یادداشت صفحہ ۴۵۶ کتاب انگریزی +

۲۰ اسمقام سے ہم راستہ نشیب کو جو سید ہا تھا ترک کر کے واپس مقام ریوا کو جاتے ہیں ریت پال غالباً اولاد ایک فرزند منجملہ

جسے سرکشونکو سزنگون اور پامال کیا مثل کیل فرزند ان سگارا اسکا فرزند کلہن تھا جو رئیس قوم ہوا اور اسکا فرزند کوتل مثل دہرم راج کو تھا اسکا ایک برادر کوچک تھا اسکا نام دیدا تھا کوتل کو اپنی زوجہ چل بی بی ہو ایک فرزند پیدا ہوا مثل اولاد سمندر کے خوبصورت تھا اور نام اسکا ہادیو تھا وہ (فہم و فراست مین) مثل سمندر تھا اور میدان جنگ مین مثل سمیر قائم جو دو عطا مین کلب برچھ اندر کا اوسنے گرد و غبار سم ستوران خون دشمن سے فرو کیا جو تلوار اس کے بازو قوی مین بھی وہ چشم اعدا کو خیرہ کرتی تھی یعنی جب وہ اوپر سر می شاہ کے اٹھی اس راجہ فریسی میدیا پت کو رہا کر آیا اور کتھیا کو اسکو دست و قبضہ اسطرح نکال دیا جطرح چندر راہو کے منہ سے نکلتا ہے اوسنے سلطان کی فوج کو پامال کیا جطرح نرگا و نکلے کو پامال کرتا ہے جطرح وائون نے سمندر کو مٹھا تھا اوسطرح اسنے میدان جنگ کو مٹھا اور رتن یعنی جواہر فتح کا فرزند بادشاہ سے چھین کر کتھیا رئیس مردم کو دیا اوسکی شہرت عرب و وعا وسط سے تابدا من سطح زمین مثل جزات پاک اور صاف تھی اسکا ایک فرزند درجن نامی تھا اسکو اوسنے خطاب جیوراج کا دیا اس کے دو بھائی سویت سال اور کو مہجہ کرن نامی تھے *

بارہ فرزند ان ہراج تھا جاگیر اوسکی مینال ماتحت باوا داتھی *

۱۷ اصل کتاب مین خوبصورت مثل چندر کا لکھا ہے جو اولاد سمندر کی ہے مذہب ہنود مین چندر ابھی پوتا نہیں ہے اور فرزند سمندر کا ہے اس سے کبیشرون کو خوب اصطلاح ہم پہنچی ہے یعنی سمندر اپنے فرزند کو دیکھ کر بہت خوش ہو کر بڑھتا ہے وہ ترقی آپ مراد ہے جسکو جوار بھاٹا کہتے ہین *

۱۸ یہ امی شاہ صرف پٹیان شاہنشاہ جایون ہو سکتا ہے جسے چندر فرس کے واسطے بدنامی سے شہرت پائی تھی اور ہادیو راجہ بارامانال کا جسے راجہ کیدی کو رہا کر آیا تھا منجھ جاگیر داران کلان یا شاید سپہ سالار افواج میوار (میدیا پت) کا تھا اس حال کے دریافت کرنے سے شائقین حالات قدیمہ کو خوشی حاصل ہوگی جسے ایک عجیب قصے سے دریافت کیا ہوا ہے جسکی تفصیل ہم بیان ہادیو مین درج کرینگے کہ ایک مرتبہ اوسنے اپنی رہائی غسوب بہارا کی اور ایک امداد موقع پراوسنے اسکی جان لی تھی اور یہ جو مذکور ہے کہ اوسنے اپنے فرزند درجن کو اپنا جانشین کیا تھا خطاب جیوراج اور اپنی حیات مین یہ بعد از قیاس نہیں کہ اوسنے اپنے عفو جرم خلاف مالک کے واسطے یہ کیا ہو کہ گدی مینال کی ترک کی ہو *

۱۹ اس مقام پر یہ صاف مقولہ ہے کہ ہادیو نے اپنے فرزند کو جیوراج بنا کر باقی عمر اپنی اوس مندر مین بسر کی جسکو اوسنے خود تعمیر کیا تھا *

یہاں بمقام مہال مہادیو نے ایک مندر بنایا تھا جسکی نقش دیواروں میں یہ خزانہ یعنی تحریہ کندہ تعبہ تھا
 یعنی یہ مندر ایک نمونہ جان کا ہے جسکی سکھ نے چوٹی مثل جواہر کے تانبہ سے دل مہادیو کا متوجہ
 عبادت بمقام مہال جو مثل کیلا س کے تھا ہوا اور یہاں برہمن اکثر رسوم و طرق مذہبی ادا کرتے ہیں
 جب تک فن سپاہی قائم ہے نام آوری مہادیو کی کبھی کم نہوگی اور جب تک گنگا جاری ہے اور میر
 پریت قائم ہے یا دواشت مہادیو کی مہال میں قائم اور ثابت رہے یہ دعا مہادیو جی سے مہادیو نے
 کی تھی اور بذریعہ دہیش برہمن ساکن خیرکوٹ (حقیر) نے یہ پرسٹ بنائی۔

ارگ گون چندر اندو

ہفتم ماہ بیساکھ سودی کو مسے بیروہول نامی سنگ تراش نے جو ماہر فن سنگ تراشی سے تھا یہ مندر
 تعمیر کیا *

تاریخ مستور جو چار الفاظ محوۃ بالامین سے مستخرج ہوتی ہے کہ عجیب جزو اس تحریر کا نہیں ہے اور اسکو
 سننے اور سوقت دیکھا بھی تھا جب ہم تواریخ بوندی مرتب کرتے تھے اور یہ بھی ایک دلیل قوی صحت
 تواریخ منظومہ منوہ ہے *

ارگ آفتاب کو کہتے ہیں اور اس سے مراد بارہ ہیں اور گون تین عداوت طبعی کو کہتے ہیں اور چندر
 اور اندو مترادف ہیں اس سے مراد ایک سے ہے اسطرح۔

ارگ گون چندر اندو

اور خزانہ مستور جسکا حوالہ اس تحریر میں ہے منقلب پڑنا چاہیے مگر آیا میرا ترجمہ یا سنگ تراش ہوا تھا
 اگر محو سمت ۱۴۴۶ ایک گوشے میں دریافت نہوتے تو محو ہرگز اس خزانے کی قدر معلوم نہوتی اکثر
 کندے بیکار ہو گئے جسکی تواریخ اسطرح پردے میں دھج ہوئی ہے اور ہم ذیل میں ایک یادداشت
 اولن احمقوں کی دھج کرتے ہیں جو خاص مقررہ ہیں تاکہ اس سے اعانت اور ون کو اس کے فہم کر نہیں

حاصل ہو *

لے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی جگہ کوئی اب تک دل سے فراوانش نہیں کی ہے *

۱۰ اندر (چندرا) ۱

ہکو زیادہ تر معلومات ایک اور تحریر یو یو آر نوڈیو (آر نوڈیو) کی دریافت ہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس تمام اوپر مال جاگیر میں ماتحت اجیر کے تھا اور اس کا نام بہت مشہور کندہ بھولی میں ہے اس کا اس قدر کمنا کافی ہے کہ اوہیں یہ درج ہے کہ یہ دروازہ مینال کا بنایا گیا تھا اس کو شہر سیور بھی کہتے ہیں اور مایچ او سکی یہ ہے *

اند ۱ اند ۱ اند ۹ اند ۳

اتھل یعنی اگن یعنی آتش بجائے تین کے ہے اس سے مراد چشم سومی حاد یو ہے جس سے پر لے ہوگا تند بجائے نو کے یعنی نو تند اور نو کے قدیم تواریخی حال ہے اندو یعنی ماتھاب چندرما اوپر بھی بیان ہو چکا ایک سے مراد ہے پس اس سب کو اگر منقلب پڑھا جائے تو سمت ۱۱۹۳ یا ۱۱۹۴ ع نکلے ہیں *

بج مندر سیری کے ہکو ایک پارہ کندہ اور دستیاب ہوا جس میں سمت ۲-۱۲ درج ہیں اور تکریم میں سیری اور اولی راج کی ہے اور غیر نام پر تھی راج کا جس نے ملچھون کو غارت کیا تھا ۱ اور آخر میں نام سائوت سنگہ کا ہے *

۱	پکھ	(دو ہفتہ)	۱
۲	نیر	(تین لکھ شوی)	۲
۳	بید	(چار کتب بکر ہند)	۳
۴	سور	(پانچ تیر کام کے)	۴
۵	سٹ	(چھ موسم دو چیتے کے فی موسم کے)	۵
۶	جلدی	(سات ہند)	۶
۷	سدہ	(آٹھ)	۷
۸	ندہ	(نویسارہ)	۸
۹	گول	(دگوشتہ ہا زین)	۹
۱۰	رودر	(نام شینو)	۱۰
۱۱	ارگ	(آفتاب)	۱۱
۱۲			۱۲

مقام بگوماہ فروری - ہم نے وقت صبح اسی کنارہ پہاڑ پر کوچ کیا مگر باعث جنگ عظیم اور تیراکم کے ہم میدان میدان کو دیکھ نہ سکے جب تک ہم اوسکی چوٹی پر نہ پہنچے جان کبھی کسی وقت میں قلعہ الوہارا کا بنا ہوا تھا مگر دیوار باودا خاموش تھی اور الوہارا کے صحن میں ویرانگی موجود تھی مگر ہم نشان اس مشہور مکان ایسے شجاع شخص کا دیکھ سکتے تھے جس میں ایک قلعہ بیرونی تھا اور ایک اندر کا قلعہ ایک سوستر کیوٹ طول میں اور ایک سو بارہ عرض میں تھا یہاں ویرانہ تین مندر مذہب جین کے ہیں ایک شیوا اور دوسرے ہنومان اور تیسرے دہرم راج کا اور تالاب بھی تین میں منجھلہ اوسکے ایک اب تک محفوظ دست زمانہ سے رہا ہے اور مرمت اوسکی ہوتی جاتی ہے اور ایک کمر کا نشان بھی یہاں موجود ہے جسکو اندھیری کوٹھری کتو میں شاید یہ وہ کوٹھری ہے جان بیٹھکر الوہا نے برادر زادہ کی جنگ جونی جنگ میں کیا کرتا تھا یہ مقام ایسے موقع پر ہے کہ اوسکی نظریات میدان موار پر گرتی تھی اور نیزار نیو گھاٹی جو پہاڑ سے نیچے تا بمقام بگوماہ جاتی تھی نیچے اور کنارہ پہاڑ کے اور چوٹی کے سرے پر ہے ایک بڑی مورت جو گنی مانا کی بی بی ہے عین کنارہ پہاڑ پر اور وہاں سے خوب تماشا قریب کا نظر آتا ہے یہاں پہاڑ ایسے پھیلے ہیں کہ اون سے ایک گوشہ نہایت عمق کا پیدا ہوتا ہے اور اسی طرف اوسکے بلند ہیں اور اونہیں غار اور جھلری نیچے تک ہیں میدان نیچے کا بھی پر از درختاں تیراکم کا اور ان پر حوام بل چڑھی ہے گویا ایک شامیانہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک مبسوط ہے اور اگر اوسکے چوبین دور کیجا میں تو ایسا وسیع والان نکل آوے کہ اوسمیں ہیں ہزار آدمی جمع ہو سکیں +

اس تماشا گاہ پر ہماری رانی گھاتی بیٹھ کر نیچے تماشا کرتی ہے مگر اب نہ تو دشمن ہے جس کا مقابلہ ہوگا اور نہ کوئی فریج باودا جس کا تحفظ کیا جاوے ہم نے یہ تحقیق نہیں سنا کہ کسی قلعہ الوہارا کو مسما کیا گیا ہو یا یہ فعل مالک اعلیٰ چوہر کا معلوم ہوتا ہے جسکی زمین پر یہ تعمیر ہوا تھا اب وہ بچ جاگیر بگوماہ کے ہے ہم نے ابھی بیان اؤ کے خاندانی حالات کا کیا ہے دوسرا جو بگوماہ مقام پر معلوم ہوا وہ بھی عجیل متصور نہوگا +

منجھلہ چوبیس قلعجات ماتحت باودا کے ایک قلعہ میں لالچی رشتہ دار اکو رہتا ہے اوسکی ایک دختر بھی جسکی شادی کانار جیل اوسنے اپنے مالک علاقہ کے پاس بیٹھے رانا چوہر کے بھیجا مگر اوسنے نامنظور کیا اور گرو خاندانی اتیری میں چلا آتا تھا کہ اوسکو وارث چوہر ملا جو شکار سے واپس آتا تھا اوسنے جو جال بیچ اقرائی شخص من کاٹا اوسنے چاہا کہ اوسکے غم کو رفع کرے یعنی خود علامات شاہ کو منظور کرے

اس ارادے سے اوسنے گرو مذکور کو رخصت کیا اور کہا کہ وہ جلدی اپنی منسوبہ کو لینے آوے گا
 مطابق اسکے اوسنے اپنے ہمراہ اچھے اچھے لائق اور ذیشان ہمراہ لیکر اور ایک بھاٹ جو راجہ
 پاس جاتا تھا ہمراہ لیکر روانہ ہوا داکا ہوا بھیجیم سین کبیشتر ایک شخص ساکن بنارس تھا اتفاقاً براہ
 میوار کچ بوج کو جاتا تھا اوسوقت میں جب جملہ کبیشتر و نکو حکم اخراج میوار تھا ایسا حکم ہم دیکھتے ہیں
 کہ اکثر نسبت اس فرقے کے آدمیوں کے اس ملک میں ہوا کرتا ہے وجہ اس جلاسے وطنی کی
 یہ تھی کہ ایک مورت دیوتا کی ایک تالاب میں سے جکا پانی صاف ہوتا تھا نکلی تھی وہ ایسی خوبصورت
 تھی کہ ہر ایک آنکھ اوپر فریفتہ ہوتی تھی مگر اوسکے ہاتھ عجیب طرح سے بنے ہوئے تھے یعنی ایک ہاتھ
 اوپر کو تھا اور دوسرا نیچے اور تیسرا سیدھا کھڑا تھا یعنی جو اوسکو دیکھتا تھا اوسکی جانب وہ معلوم
 ہوتا تھا کہ کچہ بتاتا ہے جو دیوار پر لکھا ہوا تھا اوس سے چاہ بابل کی امانت کی دل سردی زیادہ ہوتی
 بہ نسبت اس مورت پتر بھیج کے چار طرف سے تعبیر دینے والے اور پیشین گوئی طلب ہوئے مگر کوئی بھاٹ
 یا چارن یا تیز رہنم اس مورت کے ان ہاتھوں کا سبب بیان نہ کر سکا جب تک کہ آخر کار کبیشتر جارجیا
 پہونچا اور اس حال کو بیان کیا اوسنے کہا کہ جو انکلی اوسکی اوپر کو ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ اندر
 ایک ہے اور جو نیچے کو ہاتھ ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ نیچے پاتال میں ایک راجہ ہے اور تیسرا ہاتھ
 جو سید باز ناکی طرف ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ یہاں درمیان کا (مید پات) مالک تو ہے چونکہ
 یہ بھو گول کے حساب سے بھی صحیح تھا لہذا اوسکی تعبیر مقبول ہوئی اور یہاں تک اوسکی قدر ہوئی کہ
 وہ پت بردی یعنی رئیس کبیشتر و نکا ہو گیا یہ عہد ہمیر کا تھا جسے اوسکی گفتگو اور سفارش سے دوبارہ
 اوسکی برادری کبیشتر و نکو طلب کر کے آباد کیا اور اس رعایت کا عوض یہ اوسنے کیا کہ اوسنے آب حیات
 نیکنا می کسی دوسرے ذی روح کو نہ دیا یعنی نیکنا می دوبارہ طلب کرنے بھاٹوں کی نے اوسکا نام
 یاوگا کر دیا اور یہ بھی بھاٹ ہمراہ وارث چتور کے واسطے قبول کرنے دختر باودا گیا تھا قلعہ باراکا
 مجمع سے پڑ تھا آواز خوشی اور فرحت کی سب قلعہ میں بھری ہوئی تھی اور جب قدر کبیشتر آئے تھے
 ان سب کو انعام وغیرہ سے مالا مال کیا اور بھیجیم سین پیشکش رئیس تہار سے انکا زہ کر سکا یعنی
 ایک گھوڑا مع ساز اور پارچہ ہارے پر تکلف اور ایک کیسہ پر زرت تھا (چونکہ وہ کبیشتر باراکا تھا
 جسے یہ قصہ مجھے کھاتا تھا اوسنے کہا کہ اگر یہ اوسکے پاس مال و اسباب لا آتا تھا مگر عادت کی خلاف

کون کر سکتا ہے پہلوگ منگتا ہیں اور کبیشتر بھی ہیں) پس بعد بہت تکرار کے اوسنے اجازت دی کہ یہ پیشکش رکھا جاوے مگر اوسکے دل نے گناہ چشم پر غنت کی اور اس جرم کے کفارہ کیواسطے اوسنے خنجر اپنے سینے میں مارا شور و غل مچا کہ کبیشتر چوڑکا مارا گیا یہ خبر اوسکے راجکار کو اوسوقت پہونچی جسوقت ہتیلی ہو رہی تھی لیکن شوہر وزن و دونوں ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے یہ سنا اوسنے ہاتھ زوجہ کا چھوڑ دیا اور بدلا چاہا اب بار کا وقت رنجیدہ ہونے کا تھا اور ایسے وقت میں شادی کا قطع کرنا اوس طعنہ اور بھیمتی کو دوبالا کرتا تھا جو اوسکے والد نے انکار شادی سے کیا تھا اور ایسا امر تھا کہ قتل کبیشتر بھی موجب واجب اسکا نہیں ہو سکتا تھا وارث چوڑ کو فوراً باہر بادا کے لے گئے مگر وہ جلدی مع افواج چوڑ واپس آیا اور جنگ اور مقام پر شروع ہوئی جان خوشی کی دعوت عرصہ قلیل قبل اسکے ہو رہی تھی ماہ پھاگن نزدیک آیا اور شکارا ہیرا ملتوی نہیں رہ سکا گو دشمن چار طرف سے لالچی والد دختر ساتھ چیدہ دستہ فوج کے ایک نوک کے شکار کے واسطے بمقام گوری واقع میدان کو گئی کیا مگر کیسی نے یہ سنا اوسپر حملہ کیا چونکہ ہاراستند ہر قسم کے امر کے واسطے تھا لیکن جنگ مدارات ہارنے اس جنگ نامساوی کو قبول کیا اور والد اور عاشق دختر ہر طرف سے برچھ ہاتھ میں لیکر گھس گئے اور زخم کھا کر زمین پر گرے *

چتا اندر دیوار ہاودا کے تیار ہوئیں اور ہمراہی اپنے اپنے مالک کی لاش اٹھا کر وہاں لے گئے ایک پر راجہ چوڑ رکھا گیا اور دوسری پر ہارارشتہ داراوسکا اور جب دختر کو جسکی شادی بھی تمام موافق رسوم کے نہیں ہوئی تھی راجہ کی لاش لیکر ایک پر چڑھی اوسکی والدہ اوس تیان سوختہ ہو گئی جیسراوسکے والد کی لاش رکھی گئی تھی اس موقع پر یہ بدو عادی گئی تھی کہ رانا اور ہار گزرا ہیرا کی شکار گاہ میں موسم بہار کیجا نہواکرین ورنہ قتل نتیجہ اوسکا ہوگا ہتھے حالات ہار میں دو واقعات جدید تحریر کیے ہیں اور پورا کرنے کو چوتھے مصرع قطعہ کے اوتھوں کے شکست رانا مدیکل کو مذکور کیا ہے (کہا کہ ہونے بیچ تواریخ کے دیکھو صفحہ انگریزی ۴۶۳) *

ہا مو موکل ماریا
لالا کتیا ران
سو جارتن سنگھ ریا
اجل ارسى ران

اس قطعہ کو ٹپکھراؤ لاؤ بار اپنی رنجش دلی سے کچھ تشفی اور تسلی پاتی ہوگی جو رنج او سکوا او پر دیکھو
ویرانہ بیاودا کے اور اوسکے چوبیس قلعجات ماتحت کے جنہیں سے ایک مین بھی اب بار کا نام
نہیں ہے ہوتا ہوگا *

وہاں وہ قائم ہے مثل دل بزرگ
گو ضعیف ہو گیا ہو مگر گروہ جلا سنگون نہیں ہوتا
کیکی رسائی نہیں مگر باوجریان کی
اور ہم جلیس ابرسیاہ کے ہے

یہ ویرانہ استغاثہ قوم بار سے کرتا ہے ہم اون چھپات سے ثبوت کر سکتے ہیں جو ہمارے پاس
بماہ اکتوبر گذشتہ آئی تھیں جب بتا جت حکم رانی گھائی ایک گروہ اوسکے مندر پر جمع ہوا کہ
اوسکے حکم کی تعمیل کرے جو کچھ حکم اوسکا ہو *

خلاصہ اخبار مرقومہ مقام بونڈی تاریخ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء۔ احکام بنام جملہ رئیسان روانہ ہوئے
کہ بمقام دارالریاست جمع ہو کر شریک ہو بار دوسرہ ہوں جملہ رئیس اور زمیندار جمع ہوئے ہشتنار
ٹھا کر رہنے جواب ذیل ارسال کیا منہ ایک پیغام مہری بھوانی بیاودا کا وصول کیا جکا حکم ہے کہ
قلعہ رانی زمین مین آئندہ نہ کرو اور اپنے گھوڑے اور مویشی فروخت کر کے در قیمت سے چونسٹھ
گلاویش اور بتیس زرخید کر کے قربانی مانا جی کے واسطے بھیج دو اگر ہم یہ کرینگے تو بیاودا دوبارہ
ہمارے قبضے مین آجاوے گا فوراً جب یہ خبر مشہر ہوئی مطابق اسکے اکثر آدمی بونڈی سے اور کوئٹہ
شریک اونسکے ہوئے ٹھا کر رہنے کھانا دو سو آدمی متصل مورت مانا جی کے تیار کرایا سجاوی دو سو
پانچ سو آدمی جمع ہوئے اور برکت ایسی ہوئی کہ اون سب نے خوب سیر ہوئے کھایا بلکہ کچھ باقی بھی بگیا
جس سے لوگوں کو یقین ہوا کہ جو پیغام مانا جی کا تھا وہ صحیح اور راست تھا *

بیان بالا مقام بونڈی سے حاصل ہوا تھا مگر بیان ذیل میرے قدیم دوست اور وفادار بہمن بالگو بند
جوا وسوقت مقام موقع پر تھا تاریخ یکم کار تک مقام منیال چند روز گذرے کہ ایک بڑی قربانی جو گنی مانا کو
ہوئی تھی اکتیس گلاویش اور ترین بڑی قربانی ہوئی اور دو بکرون کے تین بارانے اپنی تلوارین مارین
۱۵ یہ تعداد (مطابق چند کثیر کے) مقررہ دی ہے جو مالک چونسٹھ جو گنی کی ہے *

مگر ان کا ایک بال بھی قطع نہیں ہوا یہ دیکھ کر جمع حضار متعجب ہوئے بعد ازیں یہ کبریٰ چھڑو دیے گئے کہ
 جہان چاہیں چرا کرین اور ان کو اتر کھٹے لگے +
 اسپر کوئی حرف زن نہ ہوا یہ بالگو بند اور نہ جی گیا بنجی جو اس کے ہمراہ تھا لہذا اب وقت ضائع کرنا
 مناسب تھا مگر انسداد فساد پانچ سوشجاع ہار کا ضرور آیا کیونکہ یہ خیال میں تھا کہ یہ لوگ بتا بہت
 احکام بھوانی جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قربانی اوسکی کی جسکے مقبول ہونے کی دلیل صاف
 از روئے بیان بالاتھی اور مہنے پیغام راجہ کو بھیجا کہ گروہ کو منتشر کروین اور انھوں نے ویسا ہی کیا
 اس سے یہ ظاہر ہے کہ کیسا آسان یہ امر ہے کہ اوپر دل سادہ شجاعان کو کسی چیز کا اثر پیدا کروین +
 ہم اس مقام سے روانہ ہوئے ہمارے ولیمین اکثر خیالات نسبت ان دیواروں خاموش مقام باوڈ
 تھے مہنے اپنا راستہ پیچیدہ نیچے کوہ پر نشیب و فراز کے طے کیا اور ایک نگاہ رنگداری اوپر والذہ کنیوں
 اور بعد تھوڑے راستے دروازہ گھاٹی کے طے کر کے ایک اچھے باغ میں متصل شہر بیگو کے قیام کیا
 راوت مقام مذکور جو اولاد ابرسیاہ کی تھا ہماری ملاقات کو باہر آیا مگر اب تک وہ اوس خوشی سے قہقہ
 نہیں ہے جو اوسکو ہونے والی ہے یعنی دوبارہ حاصل ہونا نصف سے زیادہ علاقہ کا جو اسے
 پچ قبضہ مرثیہ سینہ ہیا کے تھا +

باب پانزدہم

مقام بیگو - واردات عجیب مصنف کو عائد ہوئی - انظار و پسند احسانندی راوت - اخراج مرثیہ
 بیگو سے - علاقہ راوت کا ضبط ہونا - دوبارہ ملنا اشی - چور - چراغ اکبر - خیالات اوپر ویرانہ
 چور کے - بیان شہر کتاب کھان رس سے اور خیالات سے - گشت شہر کی - اصلیت بکراوت
 تحریرات کندہ - فقیر مسن - واپس آنا اووے پور میں - اصنام +
 مقام بیگو تاریخ ۲۶ - فروزی اتفاقات ایسے واقع ہوئے تھے کہ نو سو ننانوے بسوہ میں پھر قلم کو
 ہاتھ میں نہ لیتا اور ایک بسوہ شاید پھر قلم مری ہاتھ میں آتا یعنی دو روز گذرے کہ ہم مع جملہ سامان
 شان و شوکت جو مناسب وقت اور موقع تھا ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کہ جا کر رئیس کو اس کے بزرگوں کا
 علاقہ پھر حوالے کریں جس سے وہ زبردستی اور فریب سے زیادہ ازسی سال سے بیدخل تھا جب ہمارے
 آنے کا حال اور وجہ معلوم ہوئی تو پسران کالا میگھ ہر طرف سے جمع ہوئے مگر ہونا بغیر وقوع میں

نہیں رہتی قدیم قلعہ بیگو کے گرد ایک وسیع اور عریض خندق تھی اور ہر ایک پل لکڑی کا بنا ہوا ہے اور
 شہر کو قلعہ کے شامل کرتا ہے چوبدار ہماری ہر اسی کامیاب باتھی نشان آگے جاتا تھا اور اسے گزر
 دروازے میں سے کیا اس کے پیچھے ہمارا باتھی تھا ہمنے حکم دیا کہ باتھی دروازے میں سے لیجاو
 گو جہاوت یعنی فیلیبان نے عرض کی کہ باتھی مع ہوج او سین سے نہیں جاوے گا مگر ہمنے پھر حکم دیا
 کہ آگے بڑھاوے اور اگر اس سے باتھی نہیں جاتا تو وہ او تر پڑے آواز جو پل کے اوپر چلنے سے
 پیدا ہوتی اور خندق جو دونوں طرف نظر آتی اسے باتھی چونکا اور نہایت تیز آگے کو بھاگا اور
 فیلیبان نے ہر چند روکا مگر وہ نہ رکا جب ہم نزدیک دروازے کے آئے تو ہمنے دیکھا کہ دروازہ جاری
 آنکھ کو برابر آتا ہے اس سے ہکو خوف ہوا کہ اب اجل آگئی مگر ہمنے یہ کیا کہ اپنے دونوں ہوج میں
 اڑا دیے اور دونوں ہاتھ دروازے میں لگائے کہ اس حرکت سے شاید باتھی رے کے مگر وہ نہ رکا اور
 زور سے جوا ندر گیا تو بیا عث قوت پا ہوج ٹوٹ گیا اور ہم نیچے پل پر بے حس و حرکت گر پڑے اور
 باتھی اندر چلا گیا جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے محبت سے جو مجھے اٹھایا تو میں ہوشیار آیا
 گوا انہوں نے کچھ بھی جان میرے جسم میں باقی نہیں سمجھی جب انہوں نے مجھے پالکی میں ڈال کر
 خیمے کی جانب روانہ کیا میں کچھ دیر کے بعد ہوشیار آیا مگر تمام جسم میرا قیہ سا ہو گیا تھا یہ میرا جانبر ہونا
 عجیب تھا اور سوائے حافظ حقیقی کے اور کون ایسے موقع پر بچا سکتا تھا کیونکہ نظر بچنے کو تراشی کر
 اگر میں ایک جوبھی کسی جانب سر کر گزرتا تو برچی کی بھال جو دروازے میں لگی ہوئی تھیں اون پر
 میں گزرتا اور وہ میرے جسم میں ترازو ہو جاتیں فوراً بعد میرے پونچنے کے رات جی مع اپنے
 برادران کے خیمے میں آئے اور نہایت تاسف اس واقعہ کا کرتے تھے اور ہشکل میں نے انکو
 اپنے بستر سے علحدہ کیا یعنی رخصت کیا تعجب میرا اس سے زیادہ ہوا جب دو روز کے بعد پھر میں
 اس کام کے سرانجام کرنے کو گیا جہاں اس روز مجھے کرنا تھا میں نے دیکھا کہ وہ عمدہ دروازہ جو تعمیر
 کرایا ہوا کالا میگو کا تھا مسار کیا گیا تھا ہم او سین سے گزر کر محلات کی طرف گئے ایک وسیع
 بالا خانے پر پہنچے جہاں سے دربار بیگو کا نظر آتا تھا رات ہمارے پاس آیا اور اسے آکر
 کلید قلعہ ہمارے سپرد کر دیں ہمنے پھر انکو واپس دین اور نہایت افسوس کیا کہ اس نے بلا تامل
 دروازہ کو مسار کر دیا اور جو واقعہ ہوا وہ ہونہار تھا اور ہماری بیوقوفی سے وہ واقعہ وقوع میں آیا تھا

مگر اوسنے اسکو نہ مانا اور کہا کہ وہ ہرگز اوسپر نظر رحم سے نہیں دیکھ سکتے جس نے ایسے شخص کی جان لی تھی جس نے۔ اوندکو جان بخشی تھی علاقہ واپس شدہ پاس سیندھیا کے بابت زرعلی بندری کے رہن تھا اور رات کے پاس کاغذ مکمل تھے جنکی رو سے اوسکو اختیار دیا گیا تھا کہ جب زرعلی بندری ادا ہو جائے اوسوقت وہ علاقہ پاوے جب سلطنت انصاف کی اس ملک میں قائم ہوئی اوس نے تمک پیش کیا اور ثابت کیا کہ روپیہ دو چند اوندکو وصول ہو چکا ہے اور درخواست کی کہ سرکار انگلشیہ سیندھیا سے کہیں کہ معاملہ طے کر دے اس معاملے میں جوابات وکد جوابات اور رد جوابات بیشمار باہم گزرے آخر کار رات جی نے تنگ ہو کر ایک صحیح انصاف اپنے اختیار سے کیا یعنی ایک روز حملہ کر کے مقام مذکور چھین لیا اس میں چند جانوں کا اتلاف بھی ہوا مگر اوسنے سیندھیا کو نکال دیا جنھوں نے ایک تعمیر مستحکم اوسکی آنکھوں کے سامنے بنائی تھی اب بنظر طرز کار روانی مناسب آیا کہ اس حملہ آور کی سزا دی جائے مطابق اس کارروائی کے علاقہ بیکو ضبط ہو کر رانا کا جھنڈا اوسپر قائم کیا گیا رئیس نے کوئے اس جملہ کارروائی کو نہایت خندہ پیشانی سے منظور کیا اس معاملے پر نظر کر کے جو قرین انصاف تھا مہنے ایک خوب مقدمہ اوپر سیندھیا کے قائم کیا گواہوں نے تذکرہ کو اخذ اس کا کیا مگر کبھی کوئی کاغذ پیش نہیں کیا مہنے چند ماہ اور گزار کر تمک پر دستخط کیے اور علاقہ بیکو اوسکے اصلی مالک کے سپرد کیا ہم اس امر کے کرنے سے نہایت خوش ہوئے کیونکہ رات نے اول دستخط اوس کاغذ عہد نامہ ماہ مئی ۱۸۵۷ء پر کیے جو شروع بہبودی میوار کا باعث تھا *

مقام بستی تاریخ ۲۷- ماہ فروری - نہایت تکلیف اور درد میں مہنے مجبور ہی سفر بالنگی میں کیا اور گو ہکو یہ خیال تھا کہ یہ سفر باعث زیادہ تر شستگی جسم کا ہوگا مگر مہنے ولین کہا کہ کچھ بھی قوت واسطے سفر حقیر کے باقی رہے تو بہتر ہے اور افاقان و خیران ہم وہاں تک پہنچکر اوسپر ایک نظر الوداع کریں مقام حقیر - ہمارا دل اوچھلنے لگا جب ہم نزدیک دارا ریاست قدیم قریہ سیو یا گئے پہنچے جہاں ہر ایک تپھر کنگرہ ہائے بلند مستحکم کا اوس شان شجاعت کو یاد دلاتا تھا جس سے مقام مذکور پر تھا اسی جانب سے افواج شاہی زیر حکم علا اور اکبر واسطے مطیع الاحکام کرنے اولاد رام کو حملہ آور ہوئی تھی مگر ضبط اسکا جواب اوندھونے نے دیا تھا اوسکا حال رانا اوس کی اور رانا پرتاپ کے حالات سے جواب بھی مذکور ہو چکے ہیں واضح ہوتا ہے مگر ایک علامت آخر حقیر کی آج صبح کے سفر میں

ہنہ دیکھی جیادگار اوس میدان کو وسطے آئندہ کے کرتی ہے جہاں شاہنشاہ اعظم ہند بلکہ کل اشیا
 ایک جھنڈہ سبز نم ہی ایتادہ کو کے اپنا خیمہ وہاں نصب کیا گرد جسکے اوسکے ہمراہی شہید فتح کرنے
 شہر کے ہوئے تھے یہ علامت جواب بھی قائم اور ثابت ہے مثل ایک مینار کے ہے جسکو بعض
 چراغدان اور بعض اکبر کا دیا کہتے ہیں دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اوسکی تعمیر میں تھیں نہایت
 عمدگی سے پایا گیا ہے اور قریب پینتیس فٹ بلند ہے اور ہر ایک جانب بارہ فیٹ چڑھا ہے
 مگر بلندی پر کم ہوتا جاتا ہے اور آخر کار چوٹی پر تین یا چار فیٹ ہے اوسپر ایک چراغدان کلان
 رکھا جاتا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ شاہی خیمہ وہاں ہے اور جو گم کردہ راہ ہوتے تھے
 وہ بھی اوسکے دیکھنے سے اپنے مقام پر فوج شاہی میں آجاتے تھے ایک زینہ اندر کی طرف
 بنا ہوا تھا جسکے ذریعے سے اوپر مینار کے چڑھ سکتے تھے ہماری عین خواہش یہ تھی کہ اوس
 زینے پر چڑھیں جسپر قدم اکبر کا پڑا تھا مگر طاقت نے قوت نہیں بخشی لہذا ہم نے اپنی راہ روی جاری رکھی
 اور تیلیسی کوہ چتور سے گزر کیا یہاں ہم اپنی پالکی سے باہر آئے اور ارادہ اوسپر چڑھنے کا کیا
 اوسہی قبل بد باطن پر جس سے سابق چشم زخم ہو چکا تھا اور پانچون دروازوں سے ہنہ گزرنا چاہا
 مگر فرق اسقدر تھا کہ اس مرتبہ اوس باطنی پر وہ ہوجھتا جس سے روک ہمارے پھسل جانے میں
 ہوتی تاہم اوپر گزرنے پر ایک دروازے کے میں خواہ مخواہ سر جھکا لیتا تھا گو وہ باندتر
 ہمارے سر سے تھا میں جلدی اپنے پیچھے کی جانب روانہ ہوا جاو پر کنارہ سورج کڈ کے نصب تھا اور
 چونکہ اکثر نشانات قدیم زمانے کے موجود تھے ہم تصور میں غرق ہو گئے ہم اونکو شام تک دیکھتے رہے
 جب تک آخر شعاع آفتاب گرد چتور کے نازل ہو کر اوسکی غم فرسودہ ہیئت کو مثل روشنی خفیت کے جو
 چہرہ غم پتانہ ہوتی ہے روشن کرتی تھی ہم اس تنہا اور شاندار مینار کو جسکی زبان حال سے یہ تراوش
 پاتا ہے کہ جو کام بیان بروے کار آئے ہیں اور آدمی یہاں کام آئے ہیں وہ لائق محو اور فراموش
 کرنے کے نہیں ہے بغیر ایک آہ سرو کے بخیال اوسکی شان و شوکت گزشتہ کے نہیں دیکھ سکتے
 مگر بے سود ہنہ اپنے قلم کو سیاہی میں ترک کیا کہ جو ہمارے دلیں ہے وہ زبان قلم پر آوے کیونکہ
 جہاں کہیں نگاہ کرتی تھی وہاں صد با صورتیں زمانہ گزشتہ کی دلیں آتی تھیں اور خیالات بھاب
 خاطر میں گزرتے تھے اور جملہ لائق تحریر کرنے کے تھے اسی حالت میں کچھ عرصہ تک میں دیکھتا رہا جب کہ

سایہ شب نے رفتہ رفتہ مندر اور ستون یعنی نینار اور محلات کو پرودہ تاریکی میں مستور کیا اور جب ہم نے اپنے کانہ کو لپٹیا تو کلام اوس شاعر با کشف قوم اسرائیل میری یاد میں گزرا یعنی کس طرح وہ شہر تنہا بیٹھا ہے جو آدمیوں سے بھرا ہوا تھا کیسے وہ مثل بیوہ کے ہو گیا ہے وہ جو اقوام میں بزرگی اور بزرگی مثل رانی تھی اب وہ کس طرح بیوہ ہو گئی ہے *

مگر ہم خواندہ کتاب ہذا کو خیالات سے منظر حالات نہ رکھ کر کچھ بیان ویرانہ قدیم کا جو بیان ہے کرتی ہیں ہم شروع بیان چور سے کرتے ہیں جو کتاب کہاں رس میں جواب ہمارے رد ہو رکھی ہے مذکور ہوا ہے از کتاب کہاں رس - چتر کوٹ چوراسی قلعجات میں بابت استحکام کے مشہور ہے جس پہاڑ پر وہ تعمیر ہوا ہے وہ سطح سطح اس طرح زمین سے نکلا ہے جیسے تلک یعنی فشقہ اوپر پیشانی اونی یعنی زمین کے کسی دشمن کا چٹکل اوپر نہیں پہنچ سکتا اور نہ جاگیر وارو ہانکے رئیس کے کوئی بھی خیال اندیشہ دلمین رکھتے ہیں گنگا اوسکی چوٹی سے جاری ہوتی ہے اور ایسے پیچیدہ راستے اوسکے فراز جانیکے ہیں کہ اگر تم وہاں تک پہنچ بھی جاؤ تو امید باریں آنے کی باقی نہیں رہتی اوسکے بروج حفاظت پہاڑ پر قائم کیے گئے ہیں اوسمیں جو رہتے ہیں وہ کبھی خواب میں بھی اندیشناک نہیں ہوتے اور نہیں چونک اٹھتے اوسکے کوٹھار یعنی بیوتات غلہ مالا مال اور پرہیز اور اوسکے تالاب اور حوض اور چابوت ملتب بلکہ طغیانی پرہیز رام چندر خود بیان بارہ برس رہے یہاں چوراسی بازار ہیں اور اکثر مکتب واسطے لفظان کے اور مدرسے واسطے علم ہر قسم کے متصدی قوم بیدر بہت ہیں اور اٹھارہ قسمن کے اہل حرفہ (اسمقام پر کتاب مذکور میں نام ہر ایک درخت کا اور جھاڑی کا اور پھول کا لکھا ہے جو اندر اور گرواس قلعہ کے ہیں) سب اقوام میں گھلوٹ راہ (دہانی) ہیں فوج سوار اور پیادہ بکثرت اوسکے ہمراہ ہے اور جملہ جہتیں اقم ام راجپوت اوسکی خدمت گزار ہیں حاضر رہتے ہیں اور وہ اونہیں گویا باعث ریب و عزت ہے (جہتیں کلپان کا شکام *

کتاب کلپان میں یعنی تواریخ راوت کہاں نو صدی میں تالیف ہوئی تھی اور شاعر مولف نے اوسمیں مبالغہ نہیں کیا ہے کیونکہ جملہ محلات راجگان ہند مقابلہ چور کا قبل اوسکے بیوہ ہوئے تھے کہ نہیں کر سکتے تھے مگر اب ہجو کتاب مذکور سے قلم پیر کر کچھ عالی نشین لکھنا چاہیے مقام چور ایک علیہ پہاڑ پر جو اوس قسم پہاڑ ہے واقع ہے اور پہاڑ سے وہ قریب تین میل کے فاصلے پر ہے اور درمیان

ان دونوں کے ایک زریزہ گھاٹی واقع ہے جس میں علاقہ جات بچے پورا اور گوالیار اور بنگو کے ہیں باقی
بکثرت ہیں مگر زمانہ دراز قلم و قہدی سے اب ویران ہیں کوہ مذکور جنوب و جنوب مغرب سے شمال
و شمال مشرق کی طرف ہے اندرونی طول اور بلندی کے تین میل اور دو فرلانگ ہے اور زیادہ
از زیادہ عرض وسطی بارہ سو گز دامن کوہ میں دریا دسکا جہان جہاری بکثرت ہے اور اوپر چوٹی کوہ
چلی گئی ہے اور جس میں شیر اور ہرن اور خوک اور نیز شیر بہر پھرتے ہیں کہیں کہیں آٹھ میل سے زیادہ
اور گوشہ بلندی اسکی سلامی چڑھائی کا ۴۵ ڈگری تلہٹی یعنی ترانی بجانب مغرب ہے جس میں بعض
جگہ دوہرا راستہ معلوم ہوتا ہے اور اس جانب بڑی بڑی چیریں بکثرت ہیں (دیکھو تصویر جلد اول
کتاب انگریزی صفحہ ۳۲۸) مینار فتح اور محلات چرنک مووی اور رانا ریل اور مندر کلان انا موکل
اور سو میناروں کا قلعہ گھلوٹ اور مکانات جیل اور پٹو کے جو چوٹی پہاڑ پر جو باہر کو نکلے ہوئے ہیں
تعمیر کیے گئے ہیں سب ایک یادگار لائق تعریف ہیں جن پر سے نظر میدان پر گر سکتی ہے
طول زائد چتور کا اوسط سطح بالا سے کوہ جو اسکی بلندی سے علیحدہ ہے اور جو کسی مقام پر زیادہ
چار سو فیٹ سے نہیں ہے اور چار سو فیٹ بھی صرف بجانب شمال ہے چار سو فیٹ کی بجانب مشرق
دروازہ سورج پال وہ تین سو سے کم ہے اور جنوب کے آخر مقام پر پہاڑ ایسا کم عریض ہے کہ وہ برابر
اوس کلان ٹیلے کے ہے جسکو چوڑی کہتے ہیں ان دونوں میں فصل صرف ایک سو پاس گز کا ہی
یہ بھی شامل چتور کے ہے مگر عقلندی سے اسکو علیحدہ رکھا ہے اور دیوار گردا گرد یعنی فصیل
قلعہ سے بھی باہر رکھا گیا ہے یہ ایک موقع ضعیف ہے جس سے حملہ آور دشمن کو فائدہ حاصل
ہوا تھا اسپر ماجی سیندھیانے اپنا تو سچا نہ قائم کیا تھا جب رانا نے کہا تھا کہ اپنے جاگیر دار
سرکش سولہ کو خارج کر دیں (جلد اول انگریزی صفحہ ۴۴۶) تو سچا نہ مرثہ اور نیز پچیدہ راستہ
فراز سے ظاہر ہے کہ سمت ۱۸۴۸ (۱۹۲۷ء) میں بھی اونکو مرد لائق انجینئر ونسی ملی تھی ایسے
مقام سے علار الدین تانا بہنے حملہ کیا تھا اور اوس سے وہ لوگ چوڑی کو غروب کرتے ہیں اور کہتی ہیں
کہ اوسنے اپنی حکمت سے اسکو تیار کیا تھا اور شروع ایک فلوں فی ٹو گری مٹی سے کر کے ایک ہر
فی ٹو گری تک دیا تھا اسکی تیاری میں درحقیقت بارہ برس صرف ہوئے ہونگے جو اقوال قدیمہ
پیدا ہے کہ اعلا کا محاصرہ اس عرصہ تک رہا تھا گو ہمیں شبہ نہیں کہ اوسنے مبالغہ اس میں زیادہ کیا ہی

اور وہاں اپنی منجلیق لگائی تھی اوس طرح جس طرح اوس نے قلعہ راہن متصل رتھبور کو فتح کیا تھا *
 دو تین روزان دیرانوں میں سیر کر کے ہمنے سب کا نقشہ کھینچا شروع کیا اور علمی طریق سے
 کل رقبے کو کھینچا اور ہر ایک مندر یا جو تعمیر کچھ تھی رکھتی تھی یا اقوال قدیمہ سے کچھ حال اون کا
 معلوم ہوتا تھا اوسکو ہمیں اپنا پو مقام پر لکھا اول خط چڑھائی کا عین شمال کی طرف ہے اور آگے
 دوسرے گوشے کی ایک شخص تین دروازوں میں سے گزر کرتا ہے اور درمیان پچھلے دروازے کے
 جسکو پھوٹا دوار کہتے ہیں اور چارم کے جو نام ہنومان پال مشہور ہے ایک مقام متبرک مذکورہ
 تواریخ چتور ہے جہاں اوسکے ہمیشہ زندہ محافظان جیل اور پو قتل ہوئے تھے ایک چھوٹی چتر
 یادگار اول الذکر یعنی جیل کی ہے اور ایک جو چار چتر صورت ایک جنگ آور سوار کی مع گھوڑے
 اور برجہ ہاتھ کھنچی ہے اس سے سیسویا کی یاد آتی ہے جہاں نوجوان رئیس امیت کا قتل
 ہوا تھا متصل اسکے ایک اور چتری ہے ایک سادہ گنبد ستون پر ایسا دہ ہے اوسمیں ستون
 شہید راگودی کی جو مثل دیوتا پوتر میوار کا متصور ہوتا تھا رکھی ہیں (دیکھو صفحہ انگریزی ۲۷۸)
 تین اور دیوار طے کر کے ہم رام پال تک پہنچے جو سب میں بلند ہے اور ایک عمدہ اور خوش قطع
 درخانہ یعنی بارہ دری کا راستہ ادھر سے ہے اس بارہ دری میں راجگان چتور روز کلان میں جمع
 ہوا کرتے تھے اور اسی بارہ دری میں عقل چور یعنی راجہ با عقل و فرہنگ چتور نے رانا رسی سے
 کیا تھا کہ اب اوسکا اقبال زوال پر ہے رام پال کے گرد بچھ کر رہنے ایک حکم مجربہ سرکش بھیجیو لبر
 دیکھا یہ شخص چاہتا تھا کہ مور یعنی چتر چتور کا اپنے سر پر رکھے اسکا اظہار نہایت عمدگی سے اوسکے
 بزرگ چوند نے کئی سو برس پیشتر کیا تھا مگر یہ اوسوقت میں اوسنے لگایا تھا جب وہ نامک حلال
 اپنے راجہ کا تھا اور اوسنے یہ حکم اپنے مالک کے نام سے اور نیز اپنے نام سے جاری کیا تھا
 اوسکی رو سے بگارشہ والوں کی اور ڈانڈہ موقوف کیا گیا تھا اور ایک عطیہ اراضی مسے کو سوند
 بنجار کو کی گئی تھی یہ بنجار نہایت ہر دل عزیز تھا اور اوسنے اپنے خراج سے دروازہ رام پال میں بنا کر
 لگایا تھا اور صورت گاوار و رخوک بنی ہوئی ہے گویا شہادت صداقت اور قیام حکم مذکور کی تھی
 بعد اوسکے جب ہم مغرب کی طرف بچھ کر بجانب جنوب روانہ ہوئے تو اول مندر تلسی بھوانی کا
 متصل تو نہانہ چوراکے ہکو ملا یہاں تھوڑی کہنہ اتواب نشان غارتگری چتور اب تک موجود ہیں

بعدہ مکانات پر وہت راجہ نظر آئے جو صاف اور آرام دہ اور مستحکم بنے ہوئے تھے اور نزدیک
 اوسکے مکان مسانی کا تھا یعنی افسر اصل کا اور ملحق اوسکے اکثر اہلکاران خانگی رانا کے مکانات
 بنے ہوئے تھے مگر تعمیر عمدہ اور لائق دید نو لکھا بھنڈا رہے یہ بجائے خود ایک قلعہ خرد ہے
 اوسکے گرد دیوار تختہ اور بلند اور اوپر برج تعمیر ہیں اور یہ جملہ تعمیر مصالحہ دیرانہ قدیم سے
 تیار ہوتی ہیں اوسکے نام سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ مقام خزانہ کا ہوگا کیونکہ بھنڈا رکے معنی
 میں ہیں مگر مشہور یہ ہے کہ مقام مذکور سکون مسے بن بیر کا تھا جسے ریاست چھین لی تھی اوسکے
 گوشہ شمال و مشرق میں ایک مندر خرد ہے تھا ویر عمدہ اوسمیں نبی ہیں نام اوسکا سنگمار چوراہے
 بیان سے ہم محلات رانا یان دیکھنے آگے بڑھے اور یہ محلات گورانا راسے مل کے بنائے ہوئے
 مشہور ہیں مگر اوسکی ساخت مثل تعمیرات قدیمہ کے ہے وہ سادہ اور وسیع اور عمدہ مناسبت کو
 بنا ہے صرف تکلف اوسکے برج اور مورچال میں ہے جو جملہ نقش ہیں اوس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ فن تعمیر راجپوت بھی نہایت عمدہ قبل ازدا خلعت اہل اسلام تھا مکانات محراب دار اور گول یعنی
 پارچہ اور بیرونی سلامی دیوار میں اصلیت تعمیر ختور کا نشان دیتی ہیں محنت کش گھاسی نے جملہ مکانات
 سکنی کا مکان خیرنگ موری سے تانبہ محلات جیل پوہار سے واسطے نقشہ بنایا ایک صحن گرد محلات کو
 اور اوس صحن میں ایک مندر خرد دیو جی کا ہے اور اسی دیو کی برکت سے رانا سا لکانے فتوحات
 حاصل کی تھیں یہ دیو جو مشہور عام نہیں ہے مگر کہتے ہیں کہ منجملہ گیارہ خاندان یعنی مہاراجا کی اور وہ جو
 مشہور جنگ آور ہوج نام تھا اوسمیں اوسکی برکت تھی اوسکو اوتارا اوسکا کہتے تھے اوسکا والد ایک
 چرمان تھا اور والدہ گوجر کی قوم سے تھی اسوجہ سے ایک نیا فرقہ اوزکا بنام بگراوت جاری ہوا قصہ
 اس دیو کا منجملہ اول قصص توہات مذہبی ہوگا جسکو بہ ادب سب سنتے ہیں اور ہمارے خیالی میں
 بالیقین اوزکو جانتے ہیں اوتار بگراوت جب عرض لینے قدیم تنازعات کے بمقابلہ پر بارن تھی
 جاتا تھا نزدیک چتور کے آیا اور جو رانا سا لکانا اوسکی بزرگی سے واقف تھا اوسکی تعظیم اور توقیر شایستگی
 اسکے عرض دیو جی نے ایک تعویذ رانا سا لکانا کو دیا جسکی برکت سے جب تک اوسنے تعمیل احکام اور
 ارشادات دیو جی کی اوسوقت تک ہمیشہ فتح اور فیروز می نصیب اوسکے رہی یہ تعویذ ایک کپڑے میں

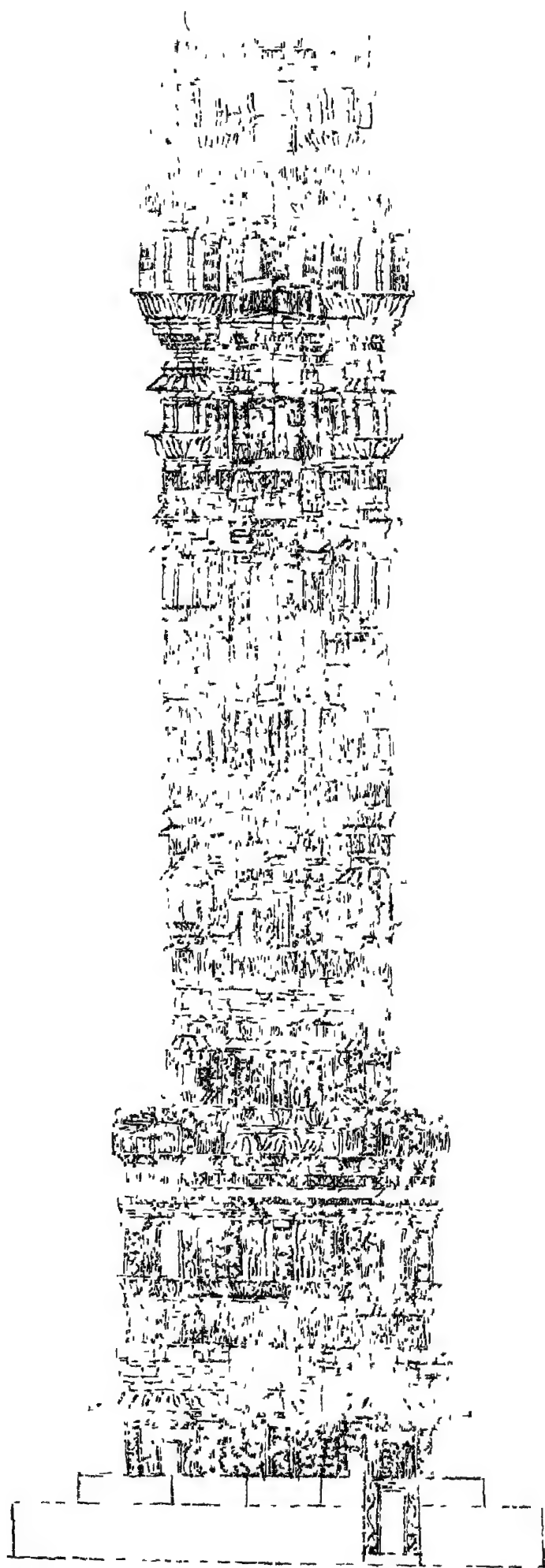
۱۔ دیکھو تصویر جلد اول صفحہ ۲۶ کتاب انگریزی خاکا اسکا ہے

لیٹ کر گلے میں بہن کر رکھا تھا اور اوسمیں یہ تاکید تھی کہ وہ اولٹا نہ جاسے دیوچی کو قوت مرد کے
زندہ کرنے کی تھی اور رانا مذکور کو اپنی قدرت اور طاقت دکھانے کے واسطے اوسنے اپنے ہاتھ میں
ایک پٹا اوس لیا اور جس قدر اس وقت چوڑی میں مرے تھے اونکو وہ پر لگایا وہ زندہ ہو گئے یہ قوت
دیوچی کی دیکھ کر رانا ساگکا فتوحات میں مشغول ہوا اور تباہ بیانا فتح کرتا چلا گیا جب ایک روز پلاکمال میں
نعل کرتا تھا کہ تعویذ پھسل کر گر گیا اور فوراً ایک آواز گوش زد ہوئی کہ دشمن جانی قریب ہے ایسے موثر
سیسودیا کے دل نسبت صداقت اس قصے کے ہیں کہ دیوچی بھی جان اور دیوتاؤں کی مورتیں رکھی
جاتی ہیں اوسمیں اوسکی مورت بھی رکھتے ہیں اور کبھی اونکی منسلح ہیں بھی اوس چراغ کا تیل کم تھا
جو ہر وقت روبرو سے یس بگراوت کے روشن رہتا ہے اور اوسکی مورت نیلگون گھوڑے پر سوار
برجھا ہاتھ میں اب تک جاسے تعظیم ہے اس نظر سے کہ ہماری طرف خیال نیک ہوئے تین روپے
اوس بزرگ کے مذن پر بنام ساگکا شجاع کے رکھے جو ساگکا مخالفت بابر شاہ کا تھا جو دشمن جانی
اوسکا تھا جس نے پلاکمال واقع بیانا میں تعویذ دیوچی کا ضائع کیا ۔

بعد صحن خانہ رانا راسے مل کے ہم دوندروں سے کلان پر پہنچے جو سرکیش کے تھے منجملہ اونکے ایک
تعمیر کردہ رانا کو پہو کا تھا اور دوسرا اوسکی رانی کا جو شاعرہ وقت تھی بنام میرا بانی اوسنے اپنی شہادت
سام ناتھ کے نام کا بنوایا تھا جس نے کسی اور مقام پر اس با اعتقاد عورت کی خوشی عبادت کا تذکرہ کیا ہی
یہ اپنے دیوتا کے روبرو رقص تک کرتی تھی اور اسی مندر میں اوسنے دلچسپ حیات سپرد کی تھی ہر چہ
کہ اوسکے دل اور فکرم کا یہ جوش تھا کہ ایک روز دیوتا آپ اپنی چوکی سے اوترا اور اوس سے بغلیں ہوا
اس بغلیں میں اوسنے اس جہان فانی کو ترک کیا یہ کلمہ دیوتا نے را دہا تہ وقت بغلیں میں زبان پلایا
کہ میرا تجکو مبارک ہو اس کلمے کے ختم ہوتے ہی رشتہ حیات اوسکا ختم ہو گیا یہ بیان لائق اوس منصفہ
لیکھنے گیت گوہر کے ہے جو کہتے ہیں کہ لائق جے دیوا کے بھی تھے ۔

یہ دونوں مندر قدیم مندروں کے مصالحہ کہنے سے تعمیر ہوئے تھے کہتے ہیں یہ جملہ مصالحہ تعمیر ایک قدیم
شہر کے ویرانہ سے لایا گیا تھا جسکو نگر کہتے ہیں اور جو تین کوس کو فاصلے پر بجانب شمال چوہ کے واقع ہے
اسے ہماری رائی میں یہ ایک مندر کو کہتے ہیں امر پائی ثبوت کو پہنچے گا کہ یہ ملک شکر ہے جسکی ہم مدت سے تلاش میں ہیں
اور جسکے باعث ہر برٹ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ چوہر نیکیل پورس (پوارکا) تھا ۔

متصل ان مندروں کے جو کوہ شاہ نے تعمیر کرائے تھے دو تالاب کلان بڑے بڑے کنڈوں کے
 بنے ہوئے ہیں ہر ایک اول میں کا ایک سو پچیس فیٹ طول میں اور پچاس فیٹ عرض میں ہے اور
 پچاس فیٹ عمیق کہتے ہیں کہ یہ تالاب بروقت شادی لاری ہوا کے ساتھ اجل کیسی گگن وادی
 کندہ کی گئی تھی اور اوس میں تیل اور گھی بھرا گیا تھا جو اس جلسے کے جمع بین صرف میں آیا تھا
 اب ہم متصل کہیرت کہنہ کے ہیں وہ مینار جو دانا کو بہونے اور وقت تعمیر کیا تھا جب
 اسکی شکست مع افواج شتمہ مالوہ اور گجرات کے ہوئی تھی صرف ایک تعمیر تمام ہندوستان میں
 اسکی برابری کر سکتی ہے یعنی قطب صاحب کی مینار واقع دہلی مگر وہ مینار کو بہت بلند ہی مگر اسقدر
 صناعتی اوس میں نہیں ہے یہ مینار ایک سو بائیس فیٹ بلند ہے اور ہر ایک کھنڈ یعنی درجے کا عرض
 بنیاد کا پینٹیشن فیٹ ہے اور چوٹی پر یعنی آخر بلندی پر نیچے چھت کے سارے سترہ فیٹ یہ مینار
 ایک وسیع سطح پر تعمیر ہوا ہے جو بیالیس فیٹ مربع ہے اسکے نو کھنڈ یا درجے ہیں اور ہر درجے کے
 آخر میں دروازے بنے ہوئے ہیں اور ان جگہ دروازوں کے آگے ایک فیٹ ستونوں پر شاؤ
 تعمیر ہے الغرض اسکا بیان کرنا غیر ممکن ہے لہذا ایک خاکا اسکا جو گھاسی نے تیار کیا ہے اور جس
 کچھ صناعتی اسکی ظاہر ہوتی ہے کافی متصور ہوا اس میں خاص کر سنگ سرخ اور بانسی لگا ہوا ہے
 جو خوب جلا پذیر ہو سکتا ہے یہ ایک ڈھیر تعمیر کا معلوم ہوتا ہے اور خیال میں نہیں آسکتا مگر ان
 دو کون کے بیان سے جو وہاں قرب وجوار میں سکونت رکھتے ہیں انکا بیان ہے کہ جب قدر دینوتا
 سب کی سورتیں اس میں بنی ہوئی ہیں نوین کھنڈ یعنی درجہ نم میں جبکہ ہننے ذکر کیا ہو کہ سارے سترہ فیٹ
 مربع ہے ستون بکثرت بنے ہوئے ہیں اور ان پر ایک چھت قائم ہوئی ہے اس چھت کے نیچے
 مورت کھنیا کی اوس منڈل میں بنی ہے جگہ گو بیان گرداؤ کے ساز بائے سرود ہاتھ میں لیے ہوئے
 رقص کرتی ہیں نیچے اسکے ایک گول چوکی نہیں پر قائم ہے گرد اس کمرے کے سیاہ سنگ پر جلائیات
 اناسے چور بنا ہوا ہے مگر قوم کا تھہ سب کو شکستہ اور خراب کر دیا ہے صرف ایک تختی ثابت ہی
 اور اوس پر تین شلوک جبکہ مضمون ذیل میں درج ہوتا ہے کہندہ ہیں *
 مضمون شلوک ۱۷۲ - زمین کو زلزلے میں ڈالکر مالکان کو جو کھنڈ اور مالوہ دونوں سلطان مع افواج
 موج مثل سحر و خارا اور مید پت کے حملہ آور ہوئے کنبھہ کرن نے میدان کو روشنی بخشی کہاں تک



بقام چتو ریل کھیا — ج ۲ — ۹۲۰

اوسکی تعریف کیجائے افواج دشمن میں کنبہ کرن مثل شیر کے یا مثل آتش کے بچ جنگل خشک کو کام کرتا تھا
مضمون شلوک ۱۸۳۔ جب تک آفتاب زمین کو گرمی پہونچاتا ہے اوسوقت تک نیکنامی
اور نام آوری کو مہورا ناکی قائم ہے جب تک ہمارے شمالی اپنی بنیاد پر قائم ہے یا جب تک ہمارے قیام
جب تک بحر آب زمین کی گردن کا بار رہے اوسوقت تک کو مہو کا اقبال دائم اور قائم رہے حالات
اوسکی حکومت اور شان و شوکت اوسکے ملک کی ہمیشہ جاری رہے سات برس پندرہ سو پر گذرے تھے
جب رانا کو مہو نے یہ زلف پیشانی چتور پر رکھی روشن مثل شعاع آفتاب ہنگام طلوع توریں مثل
مالک زمین بلند ہوتا ہے +

سبع سمت ۱۵۱۵ اندر برہما کا تعمیر ہوا تھا اور اس سال دہم ماہ ماگھ روز پنجشنبہ کو کچھ نچھتر اوپر لاجت
چتر کوٹ کے یہ مینار یعنی کبیرت کنبہ اتمام کو پہونچا یہ کس سے مشابہ ہے کون چتور کو مائل دیکھنے
میر کا ساتھ حقارت کے کرتا ہے پھر چتر کوٹ کس سے مشابہ ہے جسکی بلندی سے چشمہ ہائے آب
دوام جاری رہتے ہیں ایک پارہ الماس جسکی تابندگی دیکھنے سے آنکھ کو روشنی اور خوشی حاصل ہوتی ہے
جس میں بکثرت مندر بھگوان کے ہیں اور زمین درخت ہائے خوشبو نصب ہیں جن پر ہزار ہا گس جمع ہوتی ہیں
اور جہان ہوا نرم ہر وقت چلتی ہے یہ لاجنب قلو (اچل دروگ) مہا اندر نو اپنے ماٹھ سے بنایا تھا +
کس قدر اور شلوک ہونگے جن میں کا یہ ۱۸۳ وان شلوک ہے ہم صرف خیال کر سکتے ہیں گو اوسکو مضمون
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخیر شلوک ہوگا +

اس بلند مقام سے تماشا لائق دید نظر آتا ہے نگاہ دور تک میدان مالوہ میں گذر کرتی ہے چند سال گذرے
برق نے کنبہ کو نقصان پہونچایا تھا مگر خفیف کوئی نشان نقصانی کا ظاہر نہیں ہے گو چند بنیاں پھیل
اوس شوق میں پیدا ہو گئی ہیں جہاں اندر کا استر گرا تھا کہتے ہیں کہ نوے لاکھ روپیہ یا قریب ایک کروڑ
روپیہ کے ہمیں صرف ہوا تھا اور یہ منجملہ کاربای عظیمہ رانا کو مہو ایک تعمیر اندر چتور کی ہے مندر ہائے
سری کرشن چشمہ جسکو کورم ساگر کہتے ہیں مندر اور چشمہ کو کراپو مہا دیو بھی اوسکے تعمیر کردہ ہیں اوسنے
فصیل مستحکمہ کو عظیمہ کو تعمیر بھی بنایا تھا جس مقام پر دارالریاست منتقل کی گئی تھی مشہور ہے کہ جواہر
بکثرت جو راجگان گجرات کا تھا محمد بیگ نے لوٹا تھا جب اوسنے کو طہیر کو فتح کیا اور یہاں سے وہ
چالیس ہزار قیدی لے گیا تھا +

متصل اسکے مندر کلان برہما کا بھی تعمیر ہے جو کو مہو نے اپنے والد موکل کے نام بنوایا تھا جن نام سے وہ مشہور ہے اور اسکی تصویر جو اندر ہے اسکی صرف پوجا ہوتی ہے معام ہوتا ہے کہ گویا کو مہو ایک خدا پرست تھا کیونکہ وہ صرف ایک پیدائندہ کی پرستش کیا کرتا تھا گواہ اسکی رانی میرا بانی پشتر مرلید ہر کی کرتی تھی متصل مندر برہما کے ایک چار باغ ہے جان استخوان شجاعان کی مسجے باپ سے لیکر تانبہ بانی مہانی اووے پور و فن تھیں اکثر ادون مین کی ظاہر مین قابل دید مین مگر ہم مجبوری سہ قدر پر جس قدر سہنے اوپر بیان کیا ہے کفایت کرتے ہیں کیونکہ ہمارے تواریخ گوئے وفات پانی :

ان مکانات ویران مین سے راستہ نشیب و فراز کا ایک مقام بلند تک جاتا ہے اندر گھاٹی کوہ کے جہان سے ایک چشمہ ہمیشہ جاری رہتا ہے جسکو لوگ نگھہ کہتے ہیں اور ایک درخت عظیمہ بڑے سایہ میں یہ چشمہ نکلتا ہے ایک جانب گھاٹی کے ایک سائہ میں و فر راستہ جاری ہے جسکو رانی بہید رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ راستہ ایک مکان تک پاتا مین جاتا ہے جس میں بہت کرے بنے ہوئے ہیں یہ مقام اوس غم اندوز جوار کا ہے جس موقع پر غلام الدین نے چور کو لوٹا تھا اور رانیان سب سوختہ ہو کر مر گئی تھیں اور اوس روز سے وہاں اسکا بند کرا دیا گیا :

اور اوپر چڑھ کے سہنے دیگر تعمیرات دیکھیں جو بنام جبل اور پٹو کے مشہور تھیں اور مندر کا لکا دیہی کا دیکھا اسکو بہت قدیم مندر چتور مین کہتے ہیں اور محمد موری مین بھی یہ موجود تھا جنکے بعد خاندان گملوٹ یہاں آئے تھے مگر ایک ہی کندہ صرف یہاں نظر آیا جو ذیل مین لکھا جاتا ہے :

سمت ۱۵۴۴ ماگھ سووی پنجمی سواتی پنچتر کا لوا اور کیم سنگ تراشان نے مع چھتیس نفر دیگر (جنکے نام بھی درج ہیں) سورج کند کو وسیع کیا جو متصل مندر کا لکا دیہی کے ہے وہاں سے سہنے گذر بجانب چیتری چدا کے جو بانی خاندان چداوت تھا کیا جس نے اپنا استحقاق نسی اپنے والد سن کے خوش کر نیکو ترک کیا تھا تھوڑی دور آگے جا کر محلات رانا بھیم اور پدمنی کو مین (دیکھو تصویر جلد اول صفحہ ۲۶ کتاب گیری) آگے اسکے اندر ایک احاطہ سنگی کے وہ مقام ہے جان فتحیاب کو مہو نے راجہ مالوہ کو قید کیا تھا اور ملحق اوسکے محلات راوان اور ریسان رام پورہ ہیں :

بجانب جنوب کچہ پیشتر جا کر ایک مقام نہایت دلچسپ ہے یعنی تالاب اور محلات چترنگ موری قدیم پوار حاکم چتور جسکا ذکر سہنے ابھی درج کیا ہے اندر تالاب کے منقسم اوپر مکانات محدودہ و منفش کے ہیز

نہایت عمدہ مگر جو صناعی بروئی میں ہے اس کے برابر نہیں ہے گو اسی خاندان کے حکم سے بنے ہیں چونکہ ہم اب اندر دو سو گز کے فاصلے کے جنوبی برج سے ہیں لہذا ہنواؤں محلات کی طرف سے جو کبھی جاگیر دار چتور تھے گذر کیا تفصیل یہ ہے سروہی بوندی سونت لونا دارا سے چوگان تک جہاں چوگان میں اب بھی میلہ دسہرے کا فوج جزوی قلعہ داری چتور کرتی ہے متصل اسکے ایک عمدہ تالاب اکیسویں عمیق ہے اس کے کنارے پر منقش تعمیرات تختہ بنی ہوئی ہیں اور پانی سے طرب ہے :

تھڑا اور قریب وسط مقام کے ایک مشہور مربع مینار ہے جسکو خواہیں کہتے کہتے ہیں سارھے پتھر فیٹ بلند اور تیس فیٹ کا قطر نیچے ہے اور پندرہ فیٹ کا قطر اوپر بلندی پر اور مذہب جین کی موثر میں اوسمیں بنی ہوئی ہیں یہ مقام بہت قدیم ہے اور ہکو ایک پارہ تحریر کندہ نیچے اس کے دستیاب ہوا جس سے ظاہر ہے کہ یہ مقام بنام آدنا تہ فیضے اول اوتار منجھہ جو ہیں اوتار مذہب جین کا ہے کندہ یہ ہے سری آدنا تھہ اور چوبیس جین ایشور پوندریک گنیش اور سورج اور نویارگان تمھاری حفاظت کریں سمت ۹۵۳ (۱۱۷۷ ع) ماہ بیا کھ سووی پور ناشی روز پنجشنبہ :

ہکو ایک اور کندہ قدیم متصل قدیم مندر کو کریشیر ہادیو کے دستیاب ہوا سمت ۸۱۱ ماگھ سووی پور پنجشنبہ (۱۱۷۷ ع) راجہ کو کریشیر نے یہ مندر تیار اور چیمہ کندہ کرایا :

ہیان اور بھی اکثر تحریرات جین ہیں مگر انبار ویرانہ میں ہکو کوئی کار آمد کندہ نہیں ملا ایک کندہ سنت ناتہ کے مندر میں مضمون ذیل تھا سمت ۵۰۵ (۱۱۷۷ ع) سری ہارا نا موکل جسکے فرزند کنجھہ کرن کے خزانچی بنام ساہ کولا اسکا پسر بندری رتن اور زوجہ بیلین دیہی نے یہ مندر سنت ناتہ کا تعمیر کرایا اور رئیس کو ترا کچھ کا بنام چراج پورا اور اسکا وارث راج سری جن چندر سورجی نے یہ تحریر لکھائی :

متصل سورج پال دروازہ وسطی مشرق ایک چلتی ہے جہیں استخوان سہی داس رئیس چنداوت کے رکھے گئے ہیں یہ رئیس اس دروازے پر اسوقت میں قتل ہوا تھا جب بہادر شاہ شہر لوٹا تھا :

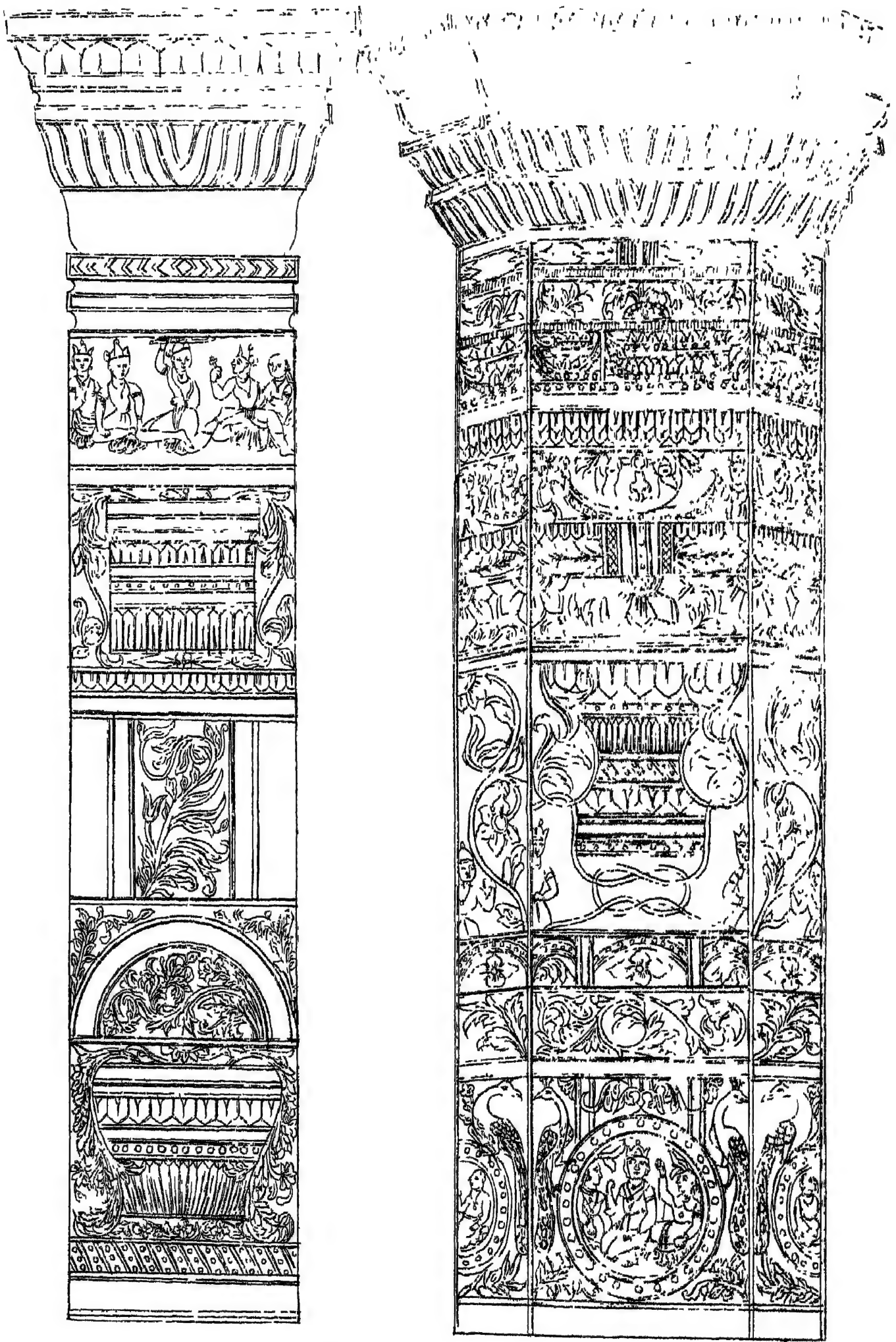
بجانب شمال و مغرب ایک قلعہ مسلم ہے دیوار اور برج اس کے ایک خاص قسم کے ہیں اور نئے قدیم بعیدہ اس تعمیر کی پیدا ہے کہتے ہیں کہ یہ مقام قدیم محل قوم موہری اور رانا یان چتور کا تھا مگر اب ہکو اس تذکرے کو ختم کرنا چاہیے لہذا ہم اس خیال اور بیان پر ختم کرتے ہیں کہ کوئی شخص ایک قدیم

اسمیں نہیں رکھ سکتا جان کوئی نہ کوئی چیز قدیم زمانے کی اوسکے پیر کے نیچے نہ آوے +
مینا رگرے ہوئے اور مور تین شکستہ اور منتشر

پھیلے ہوئے مثل کشکان فوج مغلوب

آیا مگر قبل از ترک کرنے اسمقام کے ذکر کے جس میں نشانات زمانہ قدیم پیش نظر ہیں مہکوبیان کرنا لازمی
کہ اسمقام پر پہننے ایک شخص دیکھا جسکی عمر اگر چہ کوٹ مین کچہ راستی اور صادق بیانی ہے تو
ایک سو ساٹھ برس کی ہے یہ عجیب شخص ایک فقیر ہے جو ہمیشہ سے مندر و نہیں رہتا ہے اور
من باشندگان شہر اسکا ذکر اسطرچہ کرتے ہیں اور ایک نجار ہے جسکی عمر نوے سال کی ہوگی وہ
بیان کرتا ہے کہ اوسنے بابا جی کو بوڑھا دیکھا ہے اور لڑکے اوس سے ڈرا کرتے تھے مگر ہم کو وہ
قریب ستر برس کے معلوم ہوتا ہے ہم جب اوسکی ملاقات کو گئے تو وہ ایک باشندہ شہر کے ساتھ
جو سر کھیل رہا تھا جب ہماری ملاقات اس عجیب شخص سے ہوئی اوسنے مجھے تھوڑی دیر تک دیکھا
اور پوچھا کیا چاہتے ہو اسقدر کہہ کر پھر کھینے میں مصروف ہوا جب بازی ختم ہوئی میں نے اس
خدارسیدہ کو نذر دی (بیان دیوانگی اور خدارسیدگی ایک ہی بات ہے) اوسنے لیکر جو وہاں کھڑے
اونہیں پھینک دی اور ویرانے کی طرف بھاگا اور ایک دو سالہ کسی نے اوسکو دیا تھا اوسکو
جھاڑی میں کھینچتا ہوا لے گیا جب اوس سے کچہ روک معلوم ہوئی تو اوسکو بھی چھوڑ کر جنگل میں
بھاگ گیا اسوجہ سے کوئی شخص اوس سے کی طرح کی فراحت نہیں کرتا ہے اور جب اوسکو ضرورت
کھانے پینے کی ہوتی ہے تو فوراً اوسکو مہیا کر دیتے ہیں میں نے ایک لحظہ کے واسطے اوس سے
کہا کہ کچہ حال زمانہ سلف کا اگر یاد ہو تو بتاؤ اوسنے کچہ ذکر ادینا بیگ اور پنجاب کا کیا (لوگ کہتے ہیں
کہ وہ باشندہ پنجاب کا ہے) اور کچہ اوس عجیب خدارسیدہ نے نہیں کہا +

مقام اوسے پور تا پنج ۸۔ ماہ مارچ سلسلہ ۱۲۔ ہم ایک مرتبہ پھر اوس مقام میں وارد ہوئے جو
دارالریاست منہدویت کی ہے اور مہکواب یہاں سے کوئی واردات کہیں اور نہ لیجاگی مگر جب ہم
اپنے وطن کی ہوا خوری کو جاوینگے اب مہکوا آرام چاہیے کیونکہ ہمارے پچھلے پندرہ سال ایک سلسلہ
ایسی محنت اور مشقت اور واقعات کا ہوا ہے جیسے اس ہمارے جزوی سفر کے حالات میں مذکور ہیں
کمان کو اوتار رکھنا چاہیے ورنہ وہ شکست ہو جاوگی اور موقع واقعات نویسی کا اور دنیاوی غریب



ستون قلعه چنور - ج ۲ - ۹۲۷

تلف ہو جائے گا مہنے چند روز بمقام میر تقیام کیا اور ہمارا مکان اس عرصہ میں قریب تیاری کے ہو گیا باغ بہت آراستہ درخت آڑو اور سیب اور سنگترہ اور زانچ اور لیمو اور دیگر قسم تر شاوہ جملہ شگفتہ اور اون سے تاثیر آفتاب عالیاں نمایان شریفہ اور انار اور کیلا اور دیگر درخت ہاے فواکہ بھی نشوونما پر آمادہ تھے منجملہ ان درختوں کے اکثر درخت آگرہ اور لکھنؤ اور کانپور سے آئے تھے مگر بعض تحفہ آڑو وہ ہے جو ہمارے گوالیار کے باغ سے آئے تھے یعنی اون درختوں کے بنیرہ ہین یعنی تیسرے مرتبہ پیدا ہوئے ہین وہاں سے ایک جگہ اور لگا کر پھر بیان لگاؤ گئی ہین جب ہم سرائے میں گوالیار سے روانہ ہوئے تھے ہم چند استخوان آڑو کے ہمراہ لائے تھے اونکو مہنے باغ رنگ پیاری میں جہاں ہمارا مقام قیام اودے پور میں ہے لگایا تھا یہ نہایت عمدہ اور تحفہ ہین مہنے کبھی ایسے پیشتر نہیں دیکھے تھے اونکے استخوان پھر لیکر مہنے باغ میرتا میں لگائے تھے اون میں بھی اب ثمر پیدا ہوئے مگر ایک سال کے عرصے میں دریافت ہوگا کہ یہ بھی ویسے ہی ہین جیسے مقام راور میں یا میان ہین سبز ترکاری بھی اسی طرح شگفتہ تھی ہنے کبھی ہائے بہتر گو بھی یا پھول گو بھی یا کلمہ وغیرہ نہیں دیکھے تھے اور اوسکو ہمارے راجپوت دوست کہتے ہین کہ اونکے سبز سے بہتر ہین دیوانجی نے (رانا) ٹھیکہ ترکاری کا لیا ہے جسکو وہ کہتا ہئی سب ترکاریوں میں اول ہے ہماری کشتی بھی اودے ساگر میں آگئی اور ہکو امید تھی کہ کمی آڑو سیر و شکار میں بخوشی گذرینگے اوسکے خزانہ میں سیر کرینگے اور شکار ماہی کرینگے مگر یہ جملہ خیالات ہماری خام خیالی کے تھے کیونکہ غریب گیری مرحوم زمین میں تھا اور ذلک صاحب اب تک قنبر اور واسطے تبدیلی آب و ہوا کے کیپ آف گوڈ ہوپ جاتا ہے یا برک صاحب جسکو ہم کوڑہ میں چھوڑ آئے تھے اپنا حال زربون بوجہ بیماری اور رہنمائی کے کہتا ہے اور ہم میان تھنا صرف ایک ہویلا اوس قسم کے ہین جو ہمارا تھا یعنی صرف پوست اور استخوان ہمارے باقی رہ گئے ہین اور جو جو کام مہنے سکیمے ہین اور جو مشقت مہنے اوس میں اوٹھائی ہے وہ سب ہکو خواب و خیال اور تکلیف طبع معلوم ہوتے ہین اور یہ ہماری دلہستگی کا کام زیادہ کلان امور کے روبرو حقیقت ویسے ہی ہین جنے ہم خیال کرتے ہین ہمارا بیان رہنا گویا موت کے منہ میں جانا ہے اور ڈاکٹر صاحب باصرار کہتے ہین کہ کیفیت بیماری کی گورنمنٹ میں لکھنی ضرور ہے اور اسے مکان کا

انتظام کرنا کہ وقت روانگی سرج نہوا ورمہا مئی واسطے روانگی کے قرار پایا اس میرے غم نے رانا کو نہایت رنج دیا مگر وہ ہکوتین سال کی رخصت دستیہ ہیں اور انکی ہمیشہ چاند جی بانی چاہتی ہیں کہ ہم ولایت سے شادی کر کے اپنی نیم کو بھی ہمراہ لاویں تاکہ وہ اونسے محبت کریں *
ہم بخوشی تکلفات دربار کو فرو گذاشت کرتے مگر بیان تندرستی بھی تل تکلفات اور قواعد راجوت ہوتی ہی اور رانا راجہ جوان سنگد مع دیگر سیسودیا سواران کے ہماری پیشوائی کے واسطے باہر آئے اور رانا کا کہا آپ گھر آئے یہ اذ نکا بیان دلی محبت کا تھا اور اونسے ہمارے گرد بنظر مرحمت دیکھا مگر ہمارے ہمراہیوں کو شاید نہیں دیکھا کیونکہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب دونوں اونکے بڑے دوست تھے آخر کار جب اونسے ہکو جو اویا پر سوار دیکھا تو دریافت کیا کہ باج راج کہاں ہے یعنی وہ گھڑا جو رانا نے دیا تھا مگر باج راج مر گیا تھا اور کوٹہ میں دفن تھا اوسکی موت سکر پر تھی نا تھا کی زبان سو بے اختیار یہ کلمہ نکلا ہے ہے بڑا سوچ پن بھلا منو کہ چاہئے نہایت افسوس کا مقام ہے وہ بہت اچھا منو کہ یعنی آدمی تھا نیکی صفات باج راج کی اب زبان پر آئیں اور اوسوقت تک اوسکی گفتگو رہی خب ہم سوچ پال دروازے پر پہونچے بیان سے رانا نے ہکو رخصت اپنے مقام پر جانے کی دی اور وہ خود اپنی سواری لے گئے *

اسپ باج راج لائق اس گفتگو کے اور اس نام کے تھا وہ نہایت شکیل تھا اور سب اوسکو پیار کرتے تھے یعنی جو اوسکو دیکھتا تھا پسند کرتا تھا اور اوسکی مرگ باعث رنج حوام ہوئی کیونکہ وہ بھی اوسقدر مشہور تھا جسقدر اوسکا مالک یعنی رانا تھا شور و غل تاسف جو ہمارے سپاہی اور ملازمین میں پیدا ہوا جب اونھوں نے یہ واقعہ باج راج کا سنا تعجب خیر تھا جلد مردان اوسکی لاش کے ہمراہ تھے بعضے گریہ و زاری کرتے تھے اور جب اوسکی لاش جو پارچہ میں لپیٹی ہوئی تھی قبر میں رکھی گئی اور اوسکو مٹی دینے لگے اوسکا سائیس قبر میں کو دہرا اور غم میں دیوانہ ہو گیا تھا سہنے اوسکی ایال کے چند بال تراش کر اپنے پاس بطور یادگار رکھے کیونکہ سہنے تھامی عمر میں ایسا جانور نہیں دیکھا تھا اور چند روز میں سہنے دیکھا کہ کچھ تھپڑا دے سکے گرد جمع ہو گئے ہیں اور قبل از ہمارے کوٹہ سے روانہ ہونے کے وہ تھپڑ جمع ہو کر ایک عمدہ چوڑا بن گیا تھا قریب بیس فیٹ مربع اور چار فیٹ بلند اوپر ایک بل تھپڑ کی رکھی گئی اور اوس سل پر تصویر باج راج کی اوسی قد کی جس قد کا وہ تھا کندہ ہوئی

ہم اس توجہ کے مشکور ہوئے مگر نائب کوٹہ کو ایسا اصرار ہوا کہ اس نے بیان کیا کہ وہ باج راج کی لیاقت خوب جانتا ہے اور وہ ایسی قبر اور سکی بنوا دینگا کہ اس کے مالک کو خیال بھی ویسی قبر کا نہ ہوگا مگر اسپین شاید سمجھے اس کے خیال کو منقسم کر دیا گو یہاں کوئی راجہ رجواڑے کا اور سقدر مغرور اپنی گھوڑی کا جس قدر رئیس کوٹہ تھا پانڈو کے وقت سے دیوبانگو بوندی والے کے عہد تک اکثر لڑائی واسطے گھوڑوں کے ہوتی ہے اور ہم قدر گھوڑے کی جو راجپوتوں کو ہے اس کلام سے جو شجاع ہارنے بادشاہ کو دہی سے کیا تھا زیادہ تر کسی اور تقریر سے ظاہر نہیں کر سکتے یعنی تین چیزیں کسی جوت سے طلب نہ کرنا ایک تو اس کا گھوڑا دوسرے اس کی منکوہ اور تیسرے اس کی تلوار *

چند روز میں ہم دارالریاست سے روانہ ہو کر جاگیر ہارارانی میں جائینگے جو ہمیشہ راجہ کوٹہ کی ہے اور جس کا جگنو زیور ہمارے پاس بطور علامت برادر موجود ہے اس کی جلد رسوم کو اور اون کے جملہ ترجات کو اور اس کے جملہ کارہائے عظیم و توقیر اور دوستانہ کو جس کے باعث یہ ملک بگوبیکا نہ نہیں معلوم ہوتا ہم اب الوداع کہنے کو ہیں آیا الوداع آخری یہ ہوگا یا نہیں یہ اسی کتاب میں لکھا ہے جو دانا سے برحق نے انسان کی پیشانی میں لکھ دیا ہے مگر جان ہم جاؤنگے اور جب تک ہم زندہ رہیں گے کوئی مقام اور کسی قدر تادمی ایام یادگار گھاٹی اوڑھے پور کو کم نہیں کر سکتو کہ

۱۔ عجب اتفاق ہے کہ جس روز ہم نے یہ سفر ختم کیا اسی تاریخ پہنے ایک اور کتاب ختم کی تھی جس کے باعث ہم محبت اور خوشی کامل نصیب ہوئی تھی یعنی تاریخ ۸۔ ماہ مارچ ۱۲۷۲ھ پہنے طے راستہ کر کے اوڑھے پور میں ورود کیا تھا اور ۸۔ ماہ مارچ ۱۲۷۲ھ ہم یہ آخر صفحہ اس اپنے سفر کا تحریر کرتے ہیں باہ مارچ ہزاری کتاب شائع ہوتی ہے اور ہم باہ مارچ پیدا ہوئے تھے اور ماہ مارچ میں روانہ واسطے ہندوستان کے ولایت سے ہوئے تھے اور ماہ مارچ میں پہنے کنارہ ہندوستان کو یعنی خبریہ سیلون کو دیکھا تھا مگر اس وقت سے آج تک کس قدر انقلابات چرخ و دار نے دکھائے وہ ہاتہ جسے اس کتاب میں تصاویر بنائی تھیں اور جگنام اون تعمیرات سے جس کے نشانات زمانے کے ہاتہ سج رہے تھے یادگار زمانہ رہے گا اب مرگ سے سرد ہو گیا ہے کپتان صاحب بعد ہمارے قریب چھ مہینے کو بنگلہستان روانہ ہوئے وہ بہت بیمار اور ضعیف تھے ہم اور وہ ولایت میں ملے اور دونوں باتفاق لندن میں اور بلجیم میں اور فرانس میں رہے اور گودان عجائبات نے نئے نئے دیکھنے میں آئے اور ہمیشہ گفتگو راجپوتانہ کی بیان آتی تھی کپتان صاحب پھر واپس ہندوستان کو آئے اور درجہ اعلیٰ اپنا انھوں نے حاصل کیا اور اپنی رجسٹری کی سرداری میں

پس کیا ذکر فراموشی کا ہے *

یعنی رجسٹر دہم سواران غیر آئیں جو متراستہ تہہ بابت سے سفر کرتا تھا جب اس علاقے میں پہونچا جان سمجھنے باتفاق خوش گذران کی تھی تو راجہ دنی نے انکو ملاقات کے واسطے طلب کیا (دیکھو تصویر جلد اول) کہ ملاقات کر کے دوستی قدیمہ کو نوی بخشین گو نہایت خوشی سے ہمارا برادر زادہ ملاقات کو جاتا تھا اگر بد نصیبی اور سکے ہمراہ تھی اور سکے چند افسر اسکے ہمراہ تھے ہمارے چڑھتے ہوئے وہ گر گیا اور ایسی ضرب اور سکو پہونچی کہ قطع اعضا ضرور ہوا یہ تشریح اعضا ایسی چھٹی تھی کہ بعد دور زندہ کے وہ ڈولی میں سوار ہو کر رگڑا ہوا مگر جب مقام پر پہونچا اور اس کے دوست نے پردہ ڈولی کا اٹھایا تو اسکو مردہ پایا اسکی خاک میوار میں رہی وہاں ایک قبر اس کے ہمراہی افسروں نے اس کے نام کی بنوادی ہے وہ اس محنت کے مستحق ہونے تک زندہ رہا ورنہ وہ قدر دانی اسکی کرتا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ خانگی طور پر جسکی محنت زیادہ بہ نسبت کپتان و اصحاب ہو اور جو تعریف اور سکے درست اور کمانڈر جنرل مشرطامس برٹن نے دور دور ہوئی کی ہو اسکی اسکا طریق خدمتگذاری ظاہر ہے یعنی وہ نہایت عمدہ افسر سواران تھا اسکا ثانی کوئی ہمراہی میں ہماری نہیں رہا کچھ عذر خواہی واسطے تحریر کرنے لیاقت اور وصف ایسے شخص کے درکار نہیں جو اس سے رشتہ یگانگت ہمارے ہمراہ پریشہ دوستی بیس سال تک رہا تھا فقط تاریخ ۸ - ماہ مارچ ۱۹۳۲ء -

تتمہ جات

تتمہ نمبر ۱

چٹھی منجانب جو سنگہ امیر والہ۔ بنام۔ رانا سنگرام سنگہ میوار والہ۔ درباب مقام ایدر کے

سری رام جی

سری سیتا رام جی

نسب میں درباراودی پور میں تھا آپ فی حکم دیا تھا کہ میوار میرا گھری اور مقام ایدر دروازہ میوار کا
اور اسکے حاصل کر نیکی واسطی قابو میں رہنا چاہیے اور سوت سوسین قابو میں تھا آپ کے نائب
میارام فی پھر درباب اسکو تحریر کیا ہوا اور ولایت راسو نے چٹھی مجکو پڑھ سانی سنگرام نے گفتگو
اس امر میں ساتھ ہمارا جہاں سنگہ کے کی اور وہ آپ کی جملہ تجویزات سے موافقت کر کے پر گئے مذکور
نہ کر تے ہیں اور انکی تحریر اس باب میں ہم روایت اسکے پہونچتی ہے +

ہمارا جہاں سنگہ کی درخواست یہ ہو کہ آپ ایسا انتظام کریں کہ اند سنگہ قابض حال زندہ نہ رہے
کیونکہ بغیر اسکو مرنے کو آپ کا قبضہ لاجنب نہوگا اور یہ آپ کے اختیار میں ہی میری خواہش بھی
یہ ہو کہ آپ خود وہاں جاویں اور اگر آپ کے نزدیک اسکی ضرورت نہو تو وہاں بھی اسکو حکم ہو اور

لے رام اور سیتا جگانام راجہ لکھتا ہے بڑے بزرگ کچھرا با خاندان کے ہیں جس خاندان کا راجہ جیسنگہ رئیس ہے ہم نے
القاب آداب متروک القلم کیا ہے +

۱۱ طرز عبارت سے صاف پیدا ہے کس بزرگی اور تعظیم کے ساتھ رانا میوار کو یہ دونوں راجگان جو بدرانا کے عظمت
اور مرتبہ میں علاقہ راجوٹانہ میں کلان ہیں ایک سو برس گزرے لکھتے تھے +

۱۲ اس فکر عظیم کا بیان شجرۂ انساب راسخو سو جو صفحہ ۳۱ کتاب انگریز میں درج ہے پیدا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اند سنگہ
جس سے اس جہاں سنگہ مرئی کش انفرانج حاصل کیا چاہتا ہے اوسکا بھائی ہے اور بیگناہ اور بلا شرکت اوس جرم میں ہے اور
جسکی اولاد گو متنبے ایدر کی ہے مگر بارواری وارث بعیدہ بھی ہے +

محصول یہ سطور
حاشیہ پر خط خارج
راجہ لکھی گئیں

میرا جہاں سنگہ کی ولایت میں تھا کہ اند سنگہ قابض حال زندہ نہ رہے
کیونکہ بغیر اسکو مرنے کو آپ کا قبضہ لاجنب نہوگا اور یہ آپ کے اختیار میں ہی میری خواہش بھی
یہ ہو کہ آپ خود وہاں جاویں اور اگر آپ کے نزدیک اسکی ضرورت نہو تو وہاں بھی اسکو حکم ہو اور

فوج معقول اوسکے نزدیک تصنیات کیجائے اور جلد راستہ ہائے نفوذ مسدود کر کے اب اوسکو قتل کرین
مقدم یہ ہے کہ وہ زندہ فرار نہ ہو جائے اسکا خیال ضرور رہے فقط
اساڑہ بدی سستی (۲۲ ماہ گریا) سمت ۱۷۸۴ (۱۷۸۴ء)
خلاصہ

پرگنہ ایدر مہاراجہ اسبھے سنگ کی جاگیر میں ہے اور وہ نذر حضور کرتے ہیں اگر وہ کسی اور کو دیا جائے تو
اسکا خیال رہے کہ منصب دار قبضہ پائے۔ ۸۔ سمت ۱۷۸۴
تمہ نمبر ۲

عہد نامہ فیما بین انریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ مانسنگہ بہا اور راجہ جودہ پور۔ بذریعہ کنویناٹ
جگراج مہاراج کنویرتھ سنگہ بہا اور منعقدہ مشرچارلس تھیو فیلس ٹیکٹ صاحب منجانب انریبل کمپنی باعتبار
اختیارات عطیہ ہزار ٹیک میلنسی، سوٹ لوہل مارکولس آف ہیشنگ کے جی گورنر جنرل اور بیاس
بشن رام اور بیاس اسبھے رام منجانب مہاراجہ مانسنگہ بہا اور باعتبار اختیارات عطیہ مہاراجہ اور
جگراج مہاراج کنویر صاحب مذکور۔

شرط اول۔ فیما بین انریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ مانسنگہ اور اوسکے ورثہ اور جانشینان
کو دوستی دوامی اور اتفاق اور یگانگت رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست
اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جائیں گے۔

شرط دوم۔ گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ ریاست اور ملک جودہ پور کی حفاظت کریگی
شرط سوم۔ مہاراجہ مانسنگہ اور اوسکے ورثہ اور جانشینان با اتفاق گورنمنٹ انگریزی کا ردوائی
کرنیکے اور اوسکو اپنا بزرگ تصور کریں گے اور کسی اور رئیس یا ریاست کے ساتھ واسطہ نہیں رکھیں گے
شرط چارم۔ مہاراجہ اور اوسکے ورثہ اور جانشینان کسی رئیس یا ریاست کے ساتھ بغیر منظوری اور
آگہی گورنمنٹ انگریزی کے عہد و پیمان نہیں کریں گے مگر اوسکی مدامی دوستانہ تحریر ساتھ دوستانہ اور
رشتہ داران کے جاری رہیں گی۔

شرط پنجم۔ مہاراجہ اور اوسکے ورثہ اور جانشینان کسی پڑیا دتی یا قبضہ عصباً نہیں کریں گے اور اگر اتفاقاً
کسی سے نزاع پیدا ہوگی تو اوسکا تصفیہ اور تجویز محول گورنمنٹ انگریزی کیجا دیگی۔

شرط ششم۔ جو خراج آج تک ریاست جودہ پور سے سیندھیا کو ملتا تھا اور جسکی ضرورت جداگانہ منسلک اسکے ہے اسلئے دوام کے وہ روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاوے گا اور جو عہد نامہ ریاست جودہ پور نے ساتھ سیندھیا کے نسبت اس خراج کے کیا ہے وہ منسوخ متعین ہوگا۔

شرط ہفتم۔۔۔ جو ہمارا جہ ظاہر کرتے ہیں کہ علاوہ خراج جو سیندھیا کو ریاست جودہ پور سے دیا جاتا تھا اور کوئی محصول کسی اور ریاست کو نہیں دیا جاتا ہے اور وعدہ کرتے ہیں کہ خراج مذکور گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاوے گا لہذا اگر کوئی سیندھیا یا کوئی اور ریاست دعویٰ خراج کا کرے گی تو گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتی ہے کہ وہ اسکا جواب دیگی۔

شرط ہشتم۔ ریاست جودہ پور ہنگام طلب پندرہ سو سواروں سے خدمت گورنمنٹ انگریزی کرے گی اور بوقت ضرورت کل فوج جودہ پور شامل فوج انگریزی ہوگی باستثنائے اسقدر سپاہیان کے جو اس انتظام ملک کے ضرور ہونگے۔

شرط نہم۔ ہمارا جہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان حاکم کل اپنے ملک کے رہیں گے اور حکومت انگریزی اس ریاست میں داخل نہوگی۔

شرط دہم۔ یہ عہد نامہ دس شرائط کا جو بمقام دہلی ختم ہو کر تیار ہوا تو دستخط اور مہر سٹراچس تھیوٹنس ٹیکٹ صاحب نے اور بیاس لشن رام اور بیاس ابھے رام نے اوپر کیے اور نقول مصدقہ ہر ایک سیلنسی گورنر جنرل بہادر اور راج راجیشتر ہمارا جہ مانسنگہ بہادر اور جگراج ہمارا جہ کنور خیم سنگہ بہادر چھ مہینے کے اندر تاریخ ہمارے باہم حوالہ کیجاوے گی۔ تیار ہوا بمقام دہلی تاریخ ششم ماہ جنوری سالہ اع سی ٹی ٹیکٹ رزیدنٹ

(دستخط و مہر) بیاس لشن رام
بیاس ابھے رام

تتمہ نمبر ۳

عہد نامہ راجہ جیسلمیر

عہد نامہ فیوہن آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہمارا اول مولراج بہادر راجہ جیسلمیر عقدہ منجا آب میل کمپنی معرفت سٹراچس تھیوٹنس ٹیکٹ صاحب باعتبار اختیار است عطیہ ہر ایک سیلنسی موسٹ فوہل

مارکولس آف ہیشنگ کے جی گورنر جنرل غیرہ اور منجانب ہمارا جہ دہراج ہمارا اول مولراج بہادر دست
 مصر موتی رام اور ٹھاکر دولت سنگہ مطابق اختیارات کل عطیہ ہمارا اول *
 شرط اول - فیما بین آنریبل انگریزی کمپنی اور ہمارا اول مولراج بہادر راجہ جیسلمیر اور ان کے ورثہ اور
 جانشینان کے دوستی و دوا می اور اتفاق اور یگانگت جاری رہیگی *
 شرط دوم - اولاد ہمارا اول مولراج کی گدی نشین ریاست جیسلمیر کی ہوگی *
 شرط سوم - در حالیکہ کوئی فوج کشی سخت واسطے غارت کرنے ریاست جیسلمیر کے پیش آوے یا
 کوئی اور امر مخاطرہ ریاست وقوع میں آوے تو گورنمنٹ انگریزی کوشش مانع عمل میں لاکر محافظت
 ریاست مذکور کی کریگی بشرطیکہ وجہ تنازع منجانب راجہ جیسلمیر نہ ہوگا *
 شرط چارم - ہمارا اول اور ان کے ورثہ اور جانشینان ہمیشہ باتفاق گورنمنٹ انگریزی ضد متکذاری
 کرنے اور اسکی بزرگی کا اعتراف کریں گے *

شرط پنجم - یہ عہد نامہ پانچ شرائط کا طے ہو کر اس پر ہر اور دستخط مسٹر چارلس تھیوفلس ٹیکٹ صاحب
 اور مصر موتی رام اور ٹھاکر دولت سنگہ کے ہوسے نقل مصدقہ اسکی بدستخط ہر ایک یلنسی موٹ ٹوبل
 گورنر جنرل اور ہمارا جہ دہراج ہمارا اول مولراج بہادر جہ عرصہ چہ ہفتہ کے تاریخ ہر اسو با ہم حال کیا گیگی *

المرقوم مقام دہلی ۱۲ - ماہ دسمبر ۱۸۵۷ء

مہر سی ٹی ٹیکٹ دستخط مصر موتی رام

مہر ٹھاکر دولت سنگہ

دستخط سی ٹی ایم

تمہ نمبر ۴

عہد نامہ فیما بین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہمارا جہ سوانی جگت سنگہ بہادر راجہ جیسلمیر منعقدہ
 مسٹر چارلس تھیوفلس ٹیکٹ صاحب منجانب آنریبل کمپنی باعتبار اختیارات عطیہ ہر ایک یلنسی موٹ ٹوبل
 مارکولس ہیشنگ کے جی گورنر جنرل غیرہ اور ٹھاکر بیری سال ناماوت منجانب راجہ را جیندر
 سری ہمارا جہ دہراج سوانی جگت سنگہ بہادر مطابق اختیارات عطیہ راجہ صاحب *
 شرط اول - دوستی و دوا می اور اتفاق اور یگانگت فیما بین آنریبل کمپنی اور ہمارا جہ جگت سنگہ

اور اونکے ورثہ اور جانشینان کے رہیگی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن
فریق ثانی کے بھی گردانے جاوینگے *

شرط دوم - گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ حفاظت علاقہ جیپور کی کرگی اور اس ریاست کے
دشمن کو خارج کر دیگی *

شرط سوم - ہمارا جہ سوانی جگت سنگھ اور اونکے ورثہ اور جانشینان باتفاق گورنمنٹ انگریزی
کارروائی کرنیگے اور اسکی بزرگی کا اعتراف کرنیگے اور کسی یا ریاست سے واسطہ
نہیں رکھیں گے *

شرط چارم - ہمارا جہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی ریاست سے صلح اور عہد بغیر منظر
اور آگہی گورنمنٹ انگریزی کے نہیں کرنیگے مگر کتابت دوستانہ معمولی ساتھ دوستانہ اور ورثہ داران
جاری رہے گی *

شرط پنجم - ہمارا جہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان دست اندازی کسی پر نہیں کرنیگے اور اگر اتفاقاً
کوئی تنازع کسی سے پیدا ہو تو وہ رجوع بانصاف اور تجویز گورنمنٹ انگریزی کیا جاوے گا *

شرط ششم - خراج واسطے دوام کے ریاست جیپور سے گورنمنٹ انگریزی کو ملا کرے گا بذریعہ
خزانہ دہلی مطابق تفصیل ذیل کے *

سال اول تاریخ ہذا سے بظرف غارت گری جو اس ریاست جیپور کی سا لہا سال سے ہوتی چلی آتی ہے
خراج معاف ہوگا *

سال دوم	چار لاکھ روپیہ راج الوقت دہلی
سال سوم	پانچ لاکھ
سال چارم	چھ لاکھ
سال پنجم	سات لاکھ
سال ششم	آٹھ لاکھ

بعد ازاں آٹھ لاکھ روپیہ راج الوقت دہلی سالانہ اس وقت تک ادا ہوگا جب تک آمدنی ریاست کی
چالیس لاکھ سے زائد نہ ہوگی *

اور جب راجہ کی آمدنی چالیس لاکھ سے زائد ہو جاوے گی تو پانچ آنہ ایزادی کے سواست آٹھ لاکھ روپیہ
مذکورہ بالا ادا ہوا کرینگے *

شرط ہفتم - ریاست جیپور حسب لیاقت بدرخواست گورنمنٹ انگریزی فوج دیا کرینگے *
شرط ہشتم - ہمارا راجہ اور اس کے ورثہ اور جانشینان اس ملک کے اور امتحان کے حاکم کل رہینگے
جیسے قدیم الا یام سے رہے ہین اور انتظام دیوانی و فوجداری وغیرہ انگریزی اس ملک میں جاری ہوگا
شرط نہم - بشرطیکہ ہمارا راجہ محبت دلی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کرینگے اور انکی بہبود اور فائدہ
نظر اور توجہ رہینگے *

شرط دہم - یہ عہد نامہ دس شرائط کا جوڑے ہوا اور اس پر دستخط اور مہر مشر چارلس تھیوفلس میکلف صاحب
اور شھاکر راول بیری سال ناناوت کے ہوسے اسکی نقل مصدقہ ہنریکسیلنسی موٹ نوبل گورنر جنرل
اور راجہ راجیندر سری ہمارا راجہ سوانی جگت سنگہ بہادر کے ایک عہدے کے عہدے میں تاریخ ہذا
باہم حوالے کیجا وینگے - المرقوم مقام دہلی تاریخ ۲ - ماہ اپریل سن ۱۸۵۷ء
دستخط و مہر سی ٹی میکلف زریڈنٹ
مہر شھاکر راول بیری سال ناناوت

تتمہ نمبر ۵

یہ کاغذ بہت طویل طویل تھا لہذا اس مقام پر فرو گذاشت کیا گیا *

تتمہ نمبر ۶

عہد نامہ فیما بین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور ہمارا و امید سنگہ بہادر راجہ کوٹہ اور اس کے
ورثہ اور جانشینان معرفت راجہ رانا ظالم سنگہ بہادر منصرم ریاست مذکور فریق ثانی منقرہ منجانب
آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت مشر چارلس تھیوفلس میکلف صاحب باعتبار اختیارات کل
عطیہ ہنریکسیلنسی موٹ نوبل کرکولس آف ہیسٹنگ کے جی گورنر جنرل بہادر اور منجانب ہمارا و امید سنگہ بہادر
معرفت ہمارا راجہ شیو دین سنگہ ساہ جیون رام اور لالہ بھول چند باعتبار اختیارات کل عطیہ ہمارا و مذکور
اور اس کے منصرم راجہ رانا مذکورہ بالا *

شرط اول - دوستی دوامی اور اتفاق اور یکا لگت فیما بین گورنمنٹ انگریزی ایک فریق اور ہمارا و امید سنگہ بہادر

اور اونکے ورثہ اور جانشینان فریق ثانی جاری رہیگی *

شرط دوم۔ دوست اور دشمن ہر ایک فریق معاہدہ یکساں تصور ہونگے *

شرط سوم۔ گورنمنٹ انگریزی منظور کرتی ہے کہ وہ ریاست اور ملک کوٹہ کو اپنے خطہ میں لےگی *

شرط چارم۔ ہمارا اور اونکے ورثہ اور جانشینان ہمیشہ باتفاق گورنمنٹ انگریزی کے کرینگے اور اسکی بزرگی سے اعتراف کرینگے اور بعد ازین کچھ واسطہ ساتھ رئیس یا ریاست کے زکھیم کے جنکے ساتھ اتفاق

اور مصالحت کوٹہ کی اب تک تھی *

شرط پنجم۔ ہمارا اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی رئیس یا ریاست سے وغیرہ بغیر منظوری گورنمنٹ

انگریزی نہیں کرینگے مگر ادھکی معمولی دوستانہ کتابت دوست اور ورثہ داران کے ساتھ جاری رہیگی *

شرط ششم۔ ہمارا اور اونکے ورثہ اور جانشینان دست اندازی کسی پرنس کرینگے اور اگر اقبال کا

کوئی تنازع کسی سے پیدا ہو جو بوجہ ہمارا اسکے یا دوسرے شخص کے پیدا ہوا ہو تصفیہ ایسے تنازعات کا

حوالہ الٹی گورنمنٹ انگریزی کیا جاوے گا *

شرط ہفتم۔ جو خراج اب تک ریاست کوٹہ سے رئیسان مرہٹہ کو ملتا تھا قابل پیشوا پسند ہیا ہو لکرا اور

پور اسکے وہ بمقام دہلی واسطے ہمیشہ کے گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاوے گا مطابق فہرست علیحدہ منسلکہ *

شرط ہشتم۔ کوئی اور ریاست استحقاق خراج ستانی کا ریاست کوٹہ سے نہیں رکھے گی اور اگر کوئی

ریاست اس قسم کا دعویٰ پیش کرے گی گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ اسکا جواب اوسکو دیگی *

شرط نہم۔ افواج ریاست کوٹہ مطابق اپنی لیاقت کے بزرخواست گورنمنٹ انگریزی دیجاوے گی *

شرط دہم۔ ہمارا اور اونکے ورثہ اور جانشینان حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام دیوانی اور

فوجداری گورنمنٹ انگریزی اس ریاست میں داخل نہوگا *

شرط یازدہم۔ یہ عہد نامہ گیارہ شرائط کا بمقام دہلی ختم ہوا اور راجہ بدستخط اور مہر شہر چارلس فیلس شکیف صاحب

ایک فریق اور ہمارا راجہ شیوان سنگھ ساہ جیون رام اور لالہ پول پند فریق ثانی کے ہوئے اور نقل مصدقہ

اوسکی بدستخط ہر ایک سیلنسی موسٹ لوبلی گورنر جنرل بہادر اور ہمارا امید سنگھ بہادر اور اونکے منہم راج برانا

ظالم سنگھ ایک عینے کے عرصے میں تاریخ ہذا سے باہم عہد کیا دینگے۔ المرقوم بمقام دہلی تاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء

دستخط سی ٹی شکیف زرنڈنٹ *

تمہ نمبر ۷

عہد نامہ فیما بین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہمارا اور راجہ بشن سنگہ بہا اور راجہ بوندی منعقدہ کیتا
جیمس ٹاڈ صاحب منجانب انگریز کمپنی باعتبار اختیارات کل عطیہ ہزار ایکسینسی موسٹ نوبل مارکوسٹ
ہیشینگ کے گورنر جنرل بہادر اور بہورا تولارام منجانب راجہ باعتبار اختیارات کل عطیہ راجہ مذکور
شرط اول - دم و وامی اور اتفاق اور یگانگت فیما بین گورنمنٹ انگریزی ایک فریق اور راجہ بوندی
اور اونکے ورثہ ابا نشینان فریق ثانی جاری رہے گی *

شرط دوم - گورنمنٹ انگریزی علاقہ راجہ بوندی کے تحفظ کا ذمہ لیتی ہے *
شرط سوم - راجہ بھی بزرگی گورنمنٹ انگریزی منظور کر کے واسطے ہمیشہ کے باتفاق اونکے کام کریں
وہ دست اندازی کسی پر نہیں کریں گے اور وہ کیسے ساتھ عہد و پیمان بلامضی گورنمنٹ انگریزی کو نہیں لیں گے
اگر اتفاق کوئی تنازعہ سے ہوا ہو وہ رجوع بہ ثالثی اور تجویز گورنمنٹ انگریزی کیا جاوے گا راجہ حاکم
کل اپنے ملک کا رہے اور انتظام انگریزی اوسمیں داخل نہوگا *

شرط چارم - گورنمنٹ انگریزی بخوشی خود وہ خراج راجہ اور اسکی اولاد کو معاف کرتی ہے جو راجہ بہا
ہو کر کو دیتا تھا اور جو ہمارا ہو کر نے گورنمنٹ انگریزی کے حوالے کر دیتا تھا اور گورنمنٹ انگریزی بحق
ریاست بوندی وہ زمین بھی ملا کرتی ہے جواب تک ہمارا راجہ ہو کر کے قبضے میں اندر حدود علاقہ مذکور کے
تحتی مطابق فہرست منسلکہ (نمبر) *

شرط پنجم - راجہ بوندی بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ کو وہ خراج اور مصلحت ادا کریں گے
جو وہ اب تک ہمارا راجہ سیندھیا کو مطابق فہرست (نمبر ۲) ادا کرتے تھے *

شرط ششم - راجہ بوندی بدزخواست گورنمنٹ انگریزی فوج حسب لیاقت اپنے دینگے *

شرط ہفتم - عہد نامہ حال سات شرائط کا بمقام بوندی طو ہوا اور اوپر دستخط اور مہر کیتا جیمس ٹاڈ صاحب
اور بہورا تولارام کے ہوئے اور نقل مہدقہ اسکی دستخط ہزار ایکسینسی موسٹ نوبل مارکوسٹ گورنر جنرل اور ہمارا
راجہ بوندی ایک مہینے کے عرصہ میں تاریخ ہمارے باہم حوالہ کیا ویکلی *

المقدم مقام بوندی تاریخ دہم ماہ فروری سن ۱۸۴۷ مطابق چہارم ماہ ربیع الثانی سن ۱۲۶۷ ہجری اور پنجم ماہ ماہ صدی سمت ۱۸۴۷ بکرا جیتی فقط

تملک نامہ مازور اجستان جلد دوم

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ اس شخص جو دعا کا نام دے کہ یہ ایک قلمبرو قلمبرو سے فرزند آئے۔ دوسری جگہ صحیح ہے۔

ردیف	اسم	تاریخ	محل	ملاحظات	ردیف	اسم	تاریخ	محل	ملاحظات	ردیف	اسم	تاریخ	محل	ملاحظات
۱	۱	۱
۲	۲	۲
۳	۳	۳
۴	۴	۴
۵	۵	۵
۶	۶	۶
۷	۷	۷
۸	۸	۸
۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

توضیحات: ...

توضیحات: ...

صنف	سطر	حلقہ	صحیح	نقطہ بندی	کیفیت	صنف	سطر	حلقہ	صحیح	نقطہ بندی	کیفیت	صنف	سطر	حلقہ	صحیح	نقطہ بندی	کیفیت
۱	۱۰۳	۱	۱۰۱	۲۳	۱۰۱	۱	۱۰۳	۱	۱۰۱	۲۳	۱۰۱	۱	۱۰۳	۱	۱۰۱	۲۳	۱۰۱
۲	۱۰۴	۲	۱۰۲	۲۴	۱۰۲	۲	۱۰۴	۲	۱۰۲	۲۴	۱۰۲	۲	۱۰۴	۲	۱۰۲	۲۴	۱۰۲
۳	۱۰۵	۳	۱۰۳	۲۵	۱۰۳	۳	۱۰۵	۳	۱۰۳	۲۵	۱۰۳	۳	۱۰۵	۳	۱۰۳	۲۵	۱۰۳
۴	۱۰۶	۴	۱۰۴	۲۶	۱۰۴	۴	۱۰۶	۴	۱۰۴	۲۶	۱۰۴	۴	۱۰۶	۴	۱۰۴	۲۶	۱۰۴
۵	۱۰۷	۵	۱۰۵	۲۷	۱۰۵	۵	۱۰۷	۵	۱۰۵	۲۷	۱۰۵	۵	۱۰۷	۵	۱۰۵	۲۷	۱۰۵
۶	۱۰۸	۶	۱۰۶	۲۸	۱۰۶	۶	۱۰۸	۶	۱۰۶	۲۸	۱۰۶	۶	۱۰۸	۶	۱۰۶	۲۸	۱۰۶
۷	۱۰۹	۷	۱۰۷	۲۹	۱۰۷	۷	۱۰۹	۷	۱۰۷	۲۹	۱۰۷	۷	۱۰۹	۷	۱۰۷	۲۹	۱۰۷
۸	۱۱۰	۸	۱۰۸	۳۰	۱۰۸	۸	۱۱۰	۸	۱۰۸	۳۰	۱۰۸	۸	۱۱۰	۸	۱۰۸	۳۰	۱۰۸
۹	۱۱۱	۹	۱۰۹	۳۱	۱۰۹	۹	۱۱۱	۹	۱۰۹	۳۱	۱۰۹	۹	۱۱۱	۹	۱۰۹	۳۱	۱۰۹
۱۰	۱۱۲	۱۰	۱۱۰	۳۲	۱۱۰	۱۰	۱۱۲	۱۰	۱۱۰	۳۲	۱۱۰	۱۰	۱۱۲	۱۰	۱۱۰	۳۲	۱۱۰
۱۱	۱۱۳	۱۱	۱۱۱	۳۳	۱۱۱	۱۱	۱۱۳	۱۱	۱۱۱	۳۳	۱۱۱	۱۱	۱۱۳	۱۱	۱۱۱	۳۳	۱۱۱
۱۲	۱۱۴	۱۲	۱۱۲	۳۴	۱۱۲	۱۲	۱۱۴	۱۲	۱۱۲	۳۴	۱۱۲	۱۲	۱۱۴	۱۲	۱۱۲	۳۴	۱۱۲
۱۳	۱۱۵	۱۳	۱۱۳	۳۵	۱۱۳	۱۳	۱۱۵	۱۳	۱۱۳	۳۵	۱۱۳	۱۳	۱۱۵	۱۳	۱۱۳	۳۵	۱۱۳
۱۴	۱۱۶	۱۴	۱۱۴	۳۶	۱۱۴	۱۴	۱۱۶	۱۴	۱۱۴	۳۶	۱۱۴	۱۴	۱۱۶	۱۴	۱۱۴	۳۶	۱۱۴
۱۵	۱۱۷	۱۵	۱۱۵	۳۷	۱۱۵	۱۵	۱۱۷	۱۵	۱۱۵	۳۷	۱۱۵	۱۵	۱۱۷	۱۵	۱۱۵	۳۷	۱۱۵
۱۶	۱۱۸	۱۶	۱۱۶	۳۸	۱۱۶	۱۶	۱۱۸	۱۶	۱۱۶	۳۸	۱۱۶	۱۶	۱۱۸	۱۶	۱۱۶	۳۸	۱۱۶
۱۷	۱۱۹	۱۷	۱۱۷	۳۹	۱۱۷	۱۷	۱۱۹	۱۷	۱۱۷	۳۹	۱۱۷	۱۷	۱۱۹	۱۷	۱۱۷	۳۹	۱۱۷
۱۸	۱۲۰	۱۸	۱۱۸	۴۰	۱۱۸	۱۸	۱۲۰	۱۸	۱۱۸	۴۰	۱۱۸	۱۸	۱۲۰	۱۸	۱۱۸	۴۰	۱۱۸
۱۹	۱۲۱	۱۹	۱۱۹	۴۱	۱۱۹	۱۹	۱۲۱	۱۹	۱۱۹	۴۱	۱۱۹	۱۹	۱۲۱	۱۹	۱۱۹	۴۱	۱۱۹
۲۰	۱۲۲	۲۰	۱۲۰	۴۲	۱۲۰	۲۰	۱۲۲	۲۰	۱۲۰	۴۲	۱۲۰	۲۰	۱۲۲	۲۰	۱۲۰	۴۲	۱۲۰
۲۱	۱۲۳	۲۱	۱۲۱	۴۳	۱۲۱	۲۱	۱۲۳	۲۱	۱۲۱	۴۳	۱۲۱	۲۱	۱۲۳	۲۱	۱۲۱	۴۳	۱۲۱
۲۲	۱۲۴	۲۲	۱۲۲	۴۴	۱۲۲	۲۲	۱۲۴	۲۲									

[illegible]

صفحہ	سطر	خط	صحیح	خط بندی	کیفیت	صفحہ	سطر	خط	صحیح	خط بندی	کیفیت
۱۳۰	۲۱	بلوارا	توارا			۱۶	۶۰	کوجا سن	کوجا سن		
۱۳۱	۱	سونی	سونی			۱۷	۱۹	برہوا	برہوا		
۱۳۲	۵	سنو	سنو			۱۸	۲۳	نیچو	نیچو		
۱۳۳	۲۰	پوتن	پوتن			۱۹	۲۳	برہوا	برہوا		
۱۳۴	۱۳	لیٹن	لیٹن			۲۰	۱۹۱	اوتارا	اوتارا		
۱۳۵	۱۵	ہودی	ہودی			۲۱	۲۳	پیتا	پیتا		
۱۳۶	۲۰	سنگوی	سنگوی			۲۲	۱۸	سنگوی	سنگوی		
۱۳۷	۲۱	پیار	پیار			۲۳	۱۱	ہوا	ہوا		
۱۳۸	۱۹	پاسان	پاسان			۲۴	۱۹۲	سیسی	سیسی		
۱۳۹	۱۸	پاسان	پاسان			۲۵	۱۸	پاسان	پاسان		
۱۴۰	۱	لگلی	لگلی			۲۶	۱۹۳	فلودی	فلودی		
۱۴۱	۲۱	کک	کک			۲۷	۱۹۴	پیتا	پیتا		
۱۴۲	۱۱	سیوانو	سیوانو			۲۸	۱۹۵	پیتا	پیتا		
۱۴۳	۱۸	ککلیس	ککلیس			۲۹	۲۰	پیتا	پیتا		
۱۴۴	۲۳	برہوا	برہوا			۳۰	۲۱	اسرو	اسرو		
۱۴۵	۱	نیچو	نیچو			۳۱	۱۹۶	نامزد	نامزد		
۱۴۶	۲	برہوا	برہوا			۳۲	۱۹۷	سنگوی	سنگوی		
۱۴۷	۲	فریب	فریب			۳۳	۱۹۸	پشت	پشت		
۱۴۸	۲	چپکسی	چپکسی			۳۴	۱۹۹	نوا	نوا		
۱۴۹	۲	ککلی	ککلی			۳۵	۱۹۹	اگلی	اگلی		
۱۵۰	۹	اسبر	اسبر			۳۶	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۱	۱۰	حد	حد			۳۷	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۲	۲	ہلدرا	ہلدرا			۳۸	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۳	۱۶	شتا	شتا			۳۹	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۴	۱۸	یاتی	یاتی			۴۰	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۵	۱	ککلی	ککلی			۴۱	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۶	۱۱	رہوا	رہوا			۴۲	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۷	۱۸	سیوچی	سیوچی			۴۳	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۸	۲	گنورا	گنورا			۴۴	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۵۹	۱	نیچو	نیچو			۴۵	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۰	۱	اوسرت	اوسرت			۴۶	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۱	۸	حالی	حالی			۴۷	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۲	۱۵	چپکسی	چپکسی			۴۸	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۳	۱۴	وہوڈا	وہوڈا			۴۹	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۴	۲۰	اسم	اسم			۵۰	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۵	۲۴	بری	بری			۵۱	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۶	۱۹	وہا	وہا			۵۲	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۷	۲۰	اوپک	اوپک			۵۳	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۸	۱۰	ککلی	ککلی			۵۴	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۶۹	۱۲	جنگ	جنگ			۵۵	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۷۰	۱۴	خالا	خالا			۵۶	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۷۱	۱۸	حالا	حالا			۵۷	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۷۲	۲۰	ہوئی	ہوئی			۵۸	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۷۳	۲۱	رانی	رانی			۵۹	۱۹۹	نیچو	نیچو		
۱۷۴	۱۹	پیتا	پیتا			۶۰	۱۹۹	نیچو	نیچو		

خط نامہ نادر اہستان
بلد دوم

مرسل
یعنی تحصیل دار

نام پرکند واقع
مارواڑ

نام مقام واقع
بارواڑ

قسمے ازیم
اتسام ایشی

نام پرکند واقع
تیسرے ازکندم

رشیہ کاٹھا

نام پرکند واقع
رشیہ کاٹھا

نام پرکند واقع
رشیہ کاٹھا

نام پرکند واقع
رشیہ کاٹھا

نام پرکند واقع
رشیہ کاٹھا

[illegible]

صنف	سفر	خلع	صمیم	نجانندی	کیفیت	صنف	سفر	خلع	صمیم	نجانندی	کیفیت
۲۳۳۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۳۳۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۳۳۱	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۲۳۳۲	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۳۳۲	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۲۳۳۳	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲۳۳۳	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۲۳۳۴	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۲۳۳۴	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۲۳۳۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۲۳۳۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۲۳۳۶	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲۳۳۶	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۲۳۳۷	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۲۳۳۷	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۲۳۳۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۳۳۸	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۲۳۳۹	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲۳۳۹	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۲۳۴۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۲۳۴۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲۳۴۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۳۴۱	۹	۹	۹	۹	۹	۲۳۴۲	۹	۹	۹	۹	۹
۲۳۴۲	۸	۸	۸	۸	۸	۲۳۴۳	۸	۸	۸	۸	۸
۲۳۴۳	۷	۷	۷	۷	۷	۲۳۴۴	۷	۷	۷	۷	۷
۲۳۴۴	۶	۶	۶	۶	۶	۲۳۴۵	۶	۶	۶	۶	۶
۲۳۴۵	۵	۵	۵	۵	۵	۲۳۴۶	۵	۵	۵	۵	۵
۲۳۴۶	۴	۴	۴	۴	۴	۲۳۴۷	۴	۴	۴	۴	۴
۲۳۴۷	۳	۳	۳	۳	۳	۲۳۴۸	۳	۳	۳	۳	۳
۲۳۴۸	۲	۲	۲	۲	۲	۲۳۴۹	۲	۲	۲	۲	۲
۲۳۴۹	۱	۱	۱	۱	۱	۲۳۵۰	۱	۱	۱	۱	۱
۲۳۵۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۳۵۱	۰	۰	۰	۰	۰

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

卷之六

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

صفر	سطر	خط	جمع	تجدیدی	کیفیت	صفر	سطر	خط	جمع	تجدیدی	کیفیت	صفر	سطر	خط	جمع	تجدیدی	کیفیت
۹	۸۱۳	بجینہ			نام وضع علامتہ	۲	۸۲۲	المدورہ			نام وضع علامتہ	۹	۸۱۳	بجینہ			کیفیت
۱۰	۸۱۴	بریلایا			نام وضع علامتہ	۳	۸۲۳	تینتیر			نام وضع علامتہ	۱۰	۸۱۴	بریلایا			کیفیت
۱۱	۸۱۵	اکولا			نام وضع علامتہ	۴	۸۲۴	جوہر خالو			نام وضع علامتہ	۱۱	۸۱۵	اکولا			کیفیت
۱۲	۸۱۶	سیورہ			نام وضع علامتہ	۵	۸۲۵	لوہا			نام وضع علامتہ	۱۲	۸۱۶	سیورہ			کیفیت
۱۳	۸۱۷	پورہ			نام وضع علامتہ	۶	۸۲۶	کمرنگر			نام وضع علامتہ	۱۳	۸۱۷	پورہ			کیفیت
۱۴	۸۱۸	مروہ			نام وضع علامتہ	۷	۸۲۷	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۴	۸۱۸	مروہ			کیفیت
۱۵	۸۱۹	جھوہ			نام وضع علامتہ	۸	۸۲۸	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۵	۸۱۹	جھوہ			کیفیت
۱۶	۸۲۰	سولوار			نام وضع علامتہ	۹	۸۲۹	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۶	۸۲۰	سولوار			کیفیت
۱۷	۸۲۱	کریا			نام وضع علامتہ	۱۰	۸۳۰	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۷	۸۲۱	کریا			کیفیت
۱۸	۸۲۲	موسی			نام وضع علامتہ	۱۱	۸۳۱	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۸	۸۲۲	موسی			کیفیت
۱۹	۸۲۳	نیراگرا			نام وضع علامتہ	۱۲	۸۳۲	گروہ			نام وضع علامتہ	۱۹	۸۲۳	نیراگرا			کیفیت
۲۰	۸۲۴	نوس			نام وضع علامتہ	۱۳	۸۳۳	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۰	۸۲۴	نوس			کیفیت
۲۱	۸۲۵	سیرا			نام وضع علامتہ	۱۴	۸۳۴	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۱	۸۲۵	سیرا			کیفیت
۲۲	۸۲۶	منڈیل			نام وضع علامتہ	۱۵	۸۳۵	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۲	۸۲۶	منڈیل			کیفیت
۲۳	۸۲۷	کراہ			نام وضع علامتہ	۱۶	۸۳۶	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۳	۸۲۷	کراہ			کیفیت
۲۴	۸۲۸	کراہ			نام وضع علامتہ	۱۷	۸۳۷	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۴	۸۲۸	کراہ			کیفیت
۲۵	۸۲۹	کراہ			نام وضع علامتہ	۱۸	۸۳۸	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۵	۸۲۹	کراہ			کیفیت
۲۶	۸۳۰	منڈیل			نام وضع علامتہ	۱۹	۸۳۹	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۶	۸۳۰	منڈیل			کیفیت
۲۷	۸۳۱	کراہ			نام وضع علامتہ	۲۰	۸۴۰	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۷	۸۳۱	کراہ			کیفیت
۲۸	۸۳۲	منڈیل			نام وضع علامتہ	۲۱	۸۴۱	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۸	۸۳۲	منڈیل			کیفیت
۲۹	۸۳۳	کراہ			نام وضع علامتہ	۲۲	۸۴۲	گروہ			نام وضع علامتہ	۲۹	۸۳۳	کراہ			کیفیت
۳۰	۸۳۴	منڈیل			نام وضع علامتہ	۲۳	۸۴۳	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۰	۸۳۴	منڈیل			کیفیت
۳۱	۸۳۵	کراہ			نام وضع علامتہ	۲۴	۸۴۴	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۱	۸۳۵	کراہ			کیفیت
۳۲	۸۳۶	منڈیل			نام وضع علامتہ	۲۵	۸۴۵	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۲	۸۳۶	منڈیل			کیفیت
۳۳	۸۳۷	کراہ			نام وضع علامتہ	۲۶	۸۴۶	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۳	۸۳۷	کراہ			کیفیت
۳۴	۸۳۸	منڈیل			نام وضع علامتہ	۲۷	۸۴۷	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۴	۸۳۸	منڈیل			کیفیت
۳۵	۸۳۹	کراہ			نام وضع علامتہ	۲۸	۸۴۸	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۵	۸۳۹	کراہ			کیفیت
۳۶	۸۴۰	منڈیل			نام وضع علامتہ	۲۹	۸۴۹	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۶	۸۴۰	منڈیل			کیفیت
۳۷	۸۴۱	کراہ			نام وضع علامتہ	۳۰	۸۵۰	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۷	۸۴۱	کراہ			کیفیت
۳۸	۸۴۲	منڈیل			نام وضع علامتہ	۳۱	۸۵۱	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۸	۸۴۲	منڈیل			کیفیت
۳۹	۸۴۳	کراہ			نام وضع علامتہ	۳۲	۸۵۲	گروہ			نام وضع علامتہ	۳۹	۸۴۳	کراہ			کیفیت
۴۰	۸۴۴	منڈیل			نام وضع علامتہ	۳۳	۸۵۳	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۰	۸۴۴	منڈیل			کیفیت
۴۱	۸۴۵	کراہ			نام وضع علامتہ	۳۴	۸۵۴	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۱	۸۴۵	کراہ			کیفیت
۴۲	۸۴۶	منڈیل			نام وضع علامتہ	۳۵	۸۵۵	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۲	۸۴۶	منڈیل			کیفیت
۴۳	۸۴۷	کراہ			نام وضع علامتہ	۳۶	۸۵۶	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۳	۸۴۷	کراہ			کیفیت
۴۴	۸۴۸	منڈیل			نام وضع علامتہ	۳۷	۸۵۷	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۴	۸۴۸	منڈیل			کیفیت
۴۵	۸۴۹	کراہ			نام وضع علامتہ	۳۸	۸۵۸	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۵	۸۴۹	کراہ			کیفیت
۴۶	۸۵۰	منڈیل			نام وضع علامتہ	۳۹	۸۵۹	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۶	۸۵۰	منڈیل			کیفیت
۴۷	۸۵۱	کراہ			نام وضع علامتہ	۴۰	۸۶۰	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۷	۸۵۱	کراہ			کیفیت
۴۸	۸۵۲	منڈیل			نام وضع علامتہ	۴۱	۸۶۱	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۸	۸۵۲	منڈیل			کیفیت
۴۹	۸۵۳	کراہ			نام وضع علامتہ	۴۲	۸۶۲	گروہ			نام وضع علامتہ	۴۹	۸۵۳	کراہ			کیفیت
۵۰	۸۵۴	منڈیل			نام وضع علامتہ	۴۳	۸۶۳	گروہ			نام وضع علامتہ	۵۰	۸۵۴	منڈیل			کیفیت

نام وضع علامتہ

نام وضع علامتہ

[illegible]

[illegible]